حسبنا الله ونعم الوکیل

الافاضات

شرح اردو

شارح مولانا محمد افتخار علی سابق مدرس دار العلوم دیوبند

کتب خانہ مجیدیہ ملتان فون 543841

حسبنا الله ونعم الوكيل
الافاضات
شرح اردو
المقامات
شارح مولانا محمد افتخار علی سابق مدرس دار العلوم دیوبند
کتب خانہ مجیدیہ ملتان
فون 543841
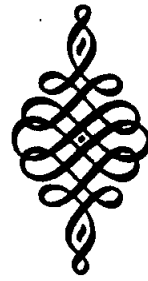
1/1

نام کتاب	افاضات شرح مقامات
شرح	مولانا محمد افتخار علی سابق مدرس دار العلوم دیوبند
کتابت	محمد نذیر خوشنویس
تصحیح	مولانا عبد الرشید
باہتمام	حافظ بلال احمد شاہد
ناشر	کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
پریس	حسینیہ پریس ملتان
طبع اول	2004ء
ہدیہ	

ملنے کے پتے

☆ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ قاسمیہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ عمر فاروق بالمقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

☆ کتب خانہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللهم انی احمدک حمداً کما حمدت واثنی علیک ثناء کما اثنیت واصلی واسلم علی سید العالم من نبی عدنان الذی رتل القرآن بافصح بیان واصدق تبیان وعلی الہ واصحابہ وذریاتہ ذوی الجود والاحسان اما بعد فان علوم العربیۃ من اجل العلوم قدراً وارفعها شرفاً لان الانسان بہا یقتدر علی استنباط الاحکام من کتاب اللہ عزوجل ومن احادیث رسولہ الکریم فمن شاء ان یقتدر علیهما فعلیہ ان یتعلمها بقلب صمیم صدعلم الادب یحترز بہ عن جمیع انواع الخطأ فی کلام العرب لفظاً وکتابۃً وذلک ان فائدۃ التخاطب والمحاورات فی افادۃ العلوم واستفادتها لم تتبین للطالبین الا بالالفاظ والکتابۃ واحوالهما کان ضبط احوالهما مما اعتنی بہ العلما فاستخرجوا من احوالهما علوماً سموها بالعلوم الادبیۃ یتعرف منها النفاهم عما فی الضمائر (تقسیم الادب وانواع العلوم الادبیۃ)

الادب نوعان نفسی وکسبی. فالنفسی بتوفیق اللہ تعالیٰ یهبہ لمن یرید وهو ما کان من محاسن الافعال الدالۃ علی کرام الطباع والکسبی ما استفادتہ الانفس من المحاسن الاقوال الآخذۃ باعنۃ القلوب والاسماع واما سماع واما تقسیم الادب الکسبی فانهم اختلفوا فی اقسامہ فذکر ابن الانباری انها ثمانیۃ وقسمہ العلامۃ الجرجانی الی اثنی عشر قسماً **فصل** فی تحقیق موضوع علم الادب وارکانہ اعلم ان طریق تحصیل علم الادب موجود فی کتاب تسمیٰ بحسن التوسل صنفہ بعض الادباء فقال یحفظ القرآن العزیز اولاً وبتظن ان الدماغ تضعف بحفظ القرآن اقول انہ غلط محض بل یزید بہ القوۃ فی الاعضاء والجوارح وغیرها ثم اجدہ کثرۃ حفظ الاحادیث ثم حفظ قصائد واشعار المختلفۃ فهذہ الشرائط تحصیل المناسبۃ لعلم الادب ولیس لعلم الادب موضوع ولیس موضوعہ الحکایات وغیرها فقال البعض موضوعہ الشعر قیل انہ النثر وقال استادی عمی المکرم (حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی محمد اعزاز علی شیخ الادب والفقہ) نور اللہ مرقدہ) شان الموضوع لا یکون نفس الذات فالشعر وان کان موضوعاً باعتبار الوزن فلا یصح لانہ یکون موضوع العروض تعلمہ وقال ابن خلدونؒ فی کتابہ الموضوع العلم الادب واعترض المعترضون علی علم الادب من انہ لا موضوع لہ فاقول باللہ التوفیق ان علم الادب کما هو اسم العلوم شتی وکذا الادب اسم لاثنی عشرۃ علماء (علم لغت صرف واشتقاق ونحو معانی وبیان وعروض وقافیہ وعلم رسم الخط وقرض الشعر ای تقطیعہ انشاء نثر من الخطب والرسائل. ومحاضرات ای علم التاریخ، لانہ لیس منها امر مشترک کما قال ابن الحاجب فی المستثنیٰ واما ضرورۃ علم الادب فظاهرۃ فقال سیدنا وشیخنا وادیبنا واستاذ الاساتذۃ وامام المحدثین مولانا شیخ الہند محمود حسن صدر المدرسین فی دار العلوم الدیوبند قدس اللہ سرہ ان فی اقلیم الادب لانبیاء القرآن العزیز داخل تحت نصابهم فلسان العربیۃ لا یحصل الکمال فیہ بغیر علم الادب ورجح البعض المعقول علی الادب اقول انهما متساویان لان فی المعقول قد یبقی شبهات الخصم کذلک فی علم الادب کما فی تفسیر الاتقان اتدعون بعلا وتذرون احسن الخالقین الخ فقیل لم لم یقل وتدعون احسن الخالقین من ودع یدع یحصل صنعۃ التعریف فجوابہ تعهد الاعلی الادیب، فقیل، ان الاهم هو المعنی لا الصنعۃ اللفظیۃ کما هو الظاهر وکذا ههنا والفرق ان وذر یجیٔ بمعنے ترک الشیٔ عمداً واما ودع یجیٔ ترک الشیٔ بغیر عمد وقیل انہ اعلم عمداً اکان او خطأً فالزجر انما هو کما فی قولہ تعالیٰ لان الزجر انما یکون فی العمد لیشتد الملامۃ والناس علی ثلثۃ اقسام واصناف للبعض کمال فی الادب وبعضهم متوسطین لبعضهم لا تعلق ولا تعلق ولا ممارسۃ لهم بالادب وکذلک اهل المعقول فالناقصون یذمون غیرهم ولنعم ما قیل ؎ اذا اتتک مذمتی من ناقص. فهی الشهادۃ لی بانی کامل وتحدی القرآن لیس بالدلائل العقلیۃ قیل لهم فاتوا بسورۃ امتحاناً لعقولهم

وکان یقول استادی عمی المکرم متعنا اللہ لطول حیاتہ وبقاءانہ اعترض علی قولہ تعالیٰ أتتخذنا ہزوا المجیٔ رجل کامل بغیر اطلاع المنازعۃ امتحانا فجعل موسیٰ یقول اجلس علی یمینی فاذا یجیٔ بیمینہ یجلس بنفسہ فی ذلک الموضع ویقول لا اجلس فی یساری فاذا بلغ الیہ یقول مثل الاول علم جرّا فقال الرجل غضبا أتتخذنا ہزوا واقتضٰی المنازعۃ ولا یحصل الادب بمطالعۃ الکتب کما قیل سے ولنا نان لہا اظفار ذئب + فقال بعض الرجال ان اسنانہا کاظفار ذئب عن السبع فتحیر السائل وذہب الی الادیب فقال انہ تشبیہ بالثریا العلم الادب۔

شرف الادب ومنافعہ اول اللغات لغۃ العرب وکل لغۃ سواہا حدثت بعدہا اما توفیقاً او استدلالاً قال تعالیٰ لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی وہذا لسان عربی مبین انا انزلنٰہ قرآنا عربیا وغیر ذلک من الآیات وردی ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبّوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی وفی روایۃ عن عمرؓ انہ قال تعلموا العربیۃ فانہا من دینکم وقال اکثم بن صیفی الرجل بلا ادب شخص بغیر آلۃ وجسد بلا روح وقیل الادب اکرم الجواہر طبیعۃً وانفسہا قیمۃً فاطلبوہ فانہ زیادۃٌ فی الفضل والنباہۃ ومادۃ للعقل ودلیل علی المرؤۃ ومبنۃ للرأی والصواب وصاحب فی الغربۃ وانیس فی الوحدۃ وجمال فی المحافل واذا اکرمک الناس بمال اوسلطان فلا یعجبک ذلک فان الکرامۃ تزول اولہما ویعجبک اذا اکرموک لدین او ادب وقال الشاعر سے لیس الجمال باثواب تزیننا۔ ان الجمال جمال العلم والادب۔ لیس الیتیم الذی قد مات والدہ۔ بل الیتیم یتیم العلم والحسب ❖ ❖

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم آمین یارب العالمین۔ وانا العبد المفتقر الی ربہ الولی محمد افتخار علی بن منشی محمد امتزاج علی غفرلہ ولوالدیہ آمین۔

بیان حالات صاحب مقامات حریری ابو محمد قاسم بن علی محمد بن عثمان البصری الامام ابو محمد الحریری۔ یہ شہر بصرہ کے قریب قصبہ مشان (بفتح المیم والشین بعد الالف نون) کے اندر ۴۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور یہ نہایت ذکی ہوشیار۔ نازک خیال اور فصاحت و بلاغت میں یکتا اور ماہر فن تھے اور علم لغت امثال اور نحو۔ معانی۔ بیان۔ بدیع میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور خود ان کی مقامات حریری ان کی قابلیت کی مکمل اور روشن دلیل ہے جس کی آج تک کوئی نظیر پیدا نہ کر سکا اور خود علامہ زمخشریؒ نے ان کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں سے اقسم باللہ وایاتہ + ومشعر الحج ومیقاتہ ان الحریریؒ بان نکتب بالتبر مقاماتہ معجزۃ تعجز کل الوریٰ، ولو سریٰ فی ضوء مشکاتہ۔ مقامات کا طرز اگرچہ علامہ بدیع کا ایجاد کردہ ہے اور حریری اس فن ادب میں ان کے متبع کیے جاتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ علامہ حریری نے جو کام کیا ہے وہ بے مثال ہے اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مقامات بدیع کا مرتبہ علاوہ سبقت زمانہ کے بھی مقامات حریری سے بہت بلند ہے۔ اور اس کو فصاحت اور سلاست روانی میں جو فخر حاصل ہے وہ اس کو ہرگز نہیں ہو سکتا تھا یہاں تک کہ ایک شخص سے دریافت کیا گیا کہ علامہ بدیع اور حریری میں کونسا بڑھا ہوا ہے تو اس نے یہ جواب دیا کہ بھائی بدیع تو بدیع الزمان تھا اور بیچارے حریری کو بدیع الیوم بننا ہی نصیب نہ ہوا چہ جائیکہ وہ بدیع الزمان ہوتا خود حریری نے اپنے مقامات کے خطبہ میں بدیع کو سباق الغایات کہا ہے اور اپنے آپ کو ضالع (لنگڑا ٹٹو) قرار دیا ہے یہ حقیقت میں حریری کی منکسر المزاجی ہے۔ اور یہ منجانب اللہ بات ہے کہ آئینہ سکندری کی طرح مقامات حریری کی شہرت ہو گئی اور علوم درسیہ میں یہ کتاب خصوصیت سے مع شرح حل لغات و توضیح

مطالب پڑھائی جاتی ہے اور ہر شخص کا کام اس کے پڑھانے کا نہیں ہے. تاوقتیکہ وہ علم ادب سے بخوبی ماہر نہ ہو. اور قابلیت وملکہ لیاقت کی وجہ سے مقامات بدیعی کو فضیلت ہے اور صاحب مقامات بدیع کا یہ اصول تھا کہ وہ اپنے شاگردوں سے مضمون کو دریافت فرما کر اس پر عبارت اور جملہ بولنا شروع کر دیتے تو ان کے تلامذہ لکھنے لگتے اور بعض مقامات صاحب بدیع کے بہت ہی مشکل ہیں جن کو ادیب ہی سمجھ سکتا ہے. اور مقامات حریری کا جو درجہ بڑھا ہے وہ محض اس وجہ سے کہ گھر جا کر دیں. مقامے بنا کر بھیجتے تھے اور اب متبنی پر ان کو فوقیت ہے اس کتاب کے لکھنے کا واقعہ یہ ہے. کہ ان کے بیٹے ابوالقاسم عبداللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ بنی حرام (یہ ایک عرب کا قبیلہ ہے) کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شیخ چادر اوڑھے ہوئے جس کے ساتھ سفر کا سامان تھا اور وہ بہت بری اور شکستہ حالت میں تھا مسجد میں آیا تو لوگوں نے اس سے یہ دریافت کیا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو اس نے یہ جواب دیا کہ سروج سے ہے. اس سے لوگوں نے اس کی کُنیت دریافت کی تو اس نے ابوزید بتائی تو میرے باپ نے اڑتالیسواں مقامہ (المعروفتہ بالحرامیتہ) لکھا اور اس کو ابوزید کی طرف منسوب کیا اس کی بہت شہرت ہوئی تو وزیر شرف الدین خاں ابونصر نوشیروان ابن خالد بن محمد قاشانی کو جو مسترشد باللہ کا وزیر تھا اس مقامہ کی خبر ہوئی تو اس کو بہت تعجب ہوا تو اس نے میرے والد کے پاس یہ خبر بھیجی کہ اس کے بعد کہ آپ ایک اور دو مقامے اضافہ کر دیں تو بہت ہی مناسب ہے میرے باپ نے وزیر کی بات اور اس کے حکم کو نہ ٹالتے ہوئے پچاس مقامے پورے کر دیئے اسی کی طرف صاحب مقامات نے اپنے خطبہ میں اشارہ کیا ہے. فاشارمن اشارتہ حکم وطاعتہ غنم + الی ان الشیٔ مقامات اتلو فیہا تلو البدیع + وان لم یدرک الظالع شاؤ الضلیع + اور بھی مختلف روایتیں ہیں جو جو بسبب خوف طوالت کے ان کو چھوڑ دیا ہے. غرضیکہ اس وزیر موصوف کا انتقال رجب ۵۲۲ھ میں ہوا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حریری نے جب اپنے چالیس مقامے بنا لئے اور وہ بصرہ سے بغداد پہونچے تو کسی ادیب نے ان کی یہ تصنیف پسند نہ کی اور یہ کہا کہ یہ تصنیف کسی مغربی ادیب فصیح بلیغ کی ہے اور اس کو اس کے یہ اوراق مل گئے ہیں تو اس نے اپنی طرف اس کو منسوب کر لیا ہے. اس کو وہاں کے وزیر نے اپنے محل میں بلایا اور اس سے یہ پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو. تو اس نے جواب میں کہا کہ میں ادیب اور صاحب قلم ہوں. اور میں آپ کے سامنے رسالہ تصنیف کر سکتا ہوں تو وزیر نے کہا بہت خوب دوات قلم حاضر ہے یہ دوات قلم حاضر ہے یہ دوات اور کاغذ کو لے کر محل کے کونے میں لکھنے کے لیے بیٹھ گئے اور بہت دیر تک بیٹھے سوچتے رہے مگر ایک لفظ بھی نہ لکھ سکے تو بہت ہی شرمندہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور وزیر کے پاس پہونچے وہاں خاموش رہے تو وزیر موصوف نے دو شعر پڑھے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ شعر ابومحمد بن احمد کے ہیں. جو ابن جکینا الحریمی البغدادی شاعر کے نام سے مشہور تھے. وہ شعر یہ ہیں ؎ شیخ الناس ربیعۃ الفرس بنتف عشنوتہ من الھوس ÷ انطقہ اللہ بالمشان کما + رماہ الدیوان بالخرس درحقیقت بات یہ ہے کہ حریری کو یہ خیال تھا کہ میں ربیعۃ الفرس سے ہوں اور اس کی عادت یہ تھی کہ مضمون کو سوچتے جاتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کے بال نوچا کرتے جب صاحب مقامات اپنے شہر مطان بصرہ میں پہونچے تو انہوں نے دس مقامے اور بنائے اور وزیر موصوف کے پاس بھیجے اور عذر یہ لکھا کہ میں وہاں آپ کے جاہ وجلال کے رعب سے کچھ نہ لکھ سکا اور میں مرعوب ہو گیا تھا. صاحب مقامات حریری کی اور عمدہ تصنیفات بھی ہیں منجملہ اس کے ایک کتاب درۃ الغواص فی اوہام الخواص ہے اور منحتہ العرب ہے جو نحو میں ہے اور وہ منظوم ہے اور اس کے علاوہ اور مختلف شروح آپ نے بسط اور تفصیل سے لکھی ہیں اور عربی دیوان ورسائل بھی آپ کے

ہیں۔ آپ کی وفات ۵۱۶ھ ہجری بصرہ میں بنی طرفہ کے محلہ میں ہوئی اور آپ نے دو دا دلاو چھوڑی غرضیکہ تبحر علمیہ کیساتھ آپ نہایت ظریف الطبع اور ہنس مکھ اور خوش مزاج بھی تھے چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک شخص ان کی شہرت سن کر ان سے ملنے آیا چونکہ حریری بدقسمتی سے نہایت کریہ المنظر اور بدصورت تھے اس لیے وہ بیچارہ ان کو نہ پہچان سکا۔ اور اس نے خود حریری سے حریری کو دریافت کیا اس نے یہ قطعہ فی البدیہہ پڑھا ؎

ما انت اول حیکو غرہ القمر، ورائد لمجبیہ خضرۃ الدمن دفاختر لنصرا نی غیراخی رجل ممنل المعیدی فما سمع بی دلا ترنی نخوالله اعلم بحقیقۃ الحال۔ توضیح صنائع وبدائع۔

(۱) طباق ۔تطبیق ۔مطابقت ۔تضاد ۔تکافو ایک ہی صنعت کے کئی نام ہیں اہل معانی کی اصطلاح میں وہ ایسے معنے کا کسی شعر یا فقرہ میں جمع کر لینا طباق کہلاتا ہے جن میں آپس میں فی الجملہ تقابل ہو خواہ وہ تقابل حقیقی ہو یا اعتباری اور خواہ وہ تقابل تضاد ہو یا تقابل ایجاب وسلب یا تقابل علوم ملکہ یا تقابل تضایف یا اس کے مشابہ ہو جیسے شاعر حماسی کہتا ہے ؎

لَئِنْ سَاءَنِی اَنْ نِلْتَنِي بِمُسَاءَةٍ لَقَدْ سَرَّنِي اِنِّي خَطَرْتُ بِبَالِكَ

اس شعر میں سارنی اور سرنی میں طباق ہے۔

(۲) مناسبت کی دو قسمیں ہیں معنوی۔ لفظی۔ مناسبت معنوی تو یہ ہے کہ متکلم کسی معنی کو شروع کرے پھر اپنے اس کلام کو پورا کرے ایسے مضمون سے جو معنی اس کے مناسب ہو نہ کہ لفظاً جیسے کہ قاضی فاضل کا شعر ہے ؎

لئن بت فی بحر من الفکر سابحًا فانسان عینی فی الدموع غریق

اس مثالی شعر میں مناسبت معنویہ سابح اور غریق میں ہے مگر اس مناسبت معنویہ اور مراعاۃ نظیر میں فرق غیر ہے مناسبت لفظیہ کی دو قسمیں ہیں تامہ اور غیر تامہ یہ ہے کہ دو یا چند کلمہ باوجود ہموزن ہونے کے مقفیٰ بھی ہوں جیسے کہ ابن ہانی اُندلسی کا شعر ہے۔

دھوالبس وقوانس وفوارس وکوانس واوانس وعقائل

اور غیر تامہ یہ ہے کہ کلمات ہموزن تو ہوں مگر مُقفّٰی نہ ہوں جیسے کہ ابوتمام کا شعر ہے ؎

مھَا الوَحْشِ اِلاَّ اَنَّ ھَاتَا اَوَانِسٌ قَنَا الخَطِّ اِلاَّ اَنَّ تِلْكَ ذَوَابِلُ

اس شعر میں مہا اور قنا میں مناسبت تامہ ہے اور وحش خط اور اوانس اور ذوابل میں مناسبت غیر تامہ ہے۔

(۳) تصریع کے لغوی معنی دروازہ میں چوکھٹ لگانے کے ہیں اصطلاحًا نام ہے اول اور ثانی مصرع کے آخری دو جزوں کے برابر ہونے کا وزن میں روی میں اعراب میں اور اس صنعت کے لیے شعراء عرب نے قصیدہ کے مطلع ہی کو مستحسن سمجھا ہے۔

تصریع کی چھ قسمیں ہیں (۱) قسم اول کو تصریع کامل بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں یہ شرط ہے کہ دونوں مصرعوں میں سے ہر ایک مصرع سمجھے جانے میں مستقل ہو امرأ القیس کہتا ہے ؎

افاطم مھلاً بعض ھذا التدلل فان کنت قد ازمعت صرمی فاجملی

(۲) قسم ثانی یہ ہے کہ پہلے مصرع کو دوسرے مصرع کی حاجت تو نہ ہو لیکن جب دوسرا مصرع اس کے ساتھ لگا دیا جائے تو بے تعلق بھی نہ ہو بلکہ دونوں میں مناسبت معلوم ہو جیسے کہ سعد الدین بن العربی کا شعر ہے ؎

یاقوت خدك فلقلوب مفرح اى الجوانح نحوه لا تجمح

(۳) قسم ثالث یہ ہے کہ دونوں مصرع اس طرح پر مستقل ہوں کہ ان میں سے جس کو چاہیں پہلا مصرع بنا دیں اور جس کو چاہیں دوسرا جیسے کہ ابو تمام کا شعر ہے ؎

لا انت انت ولا الديار ديار خفت الهوى وتقضت الاوطار

(۴) قسم رابع یہ ہے کہ پہلے مصرع کے معنے اوس وقت تک سمجھ میں نہ آویں جب تک کہ دوسرے مصرع کو اس کے ساتھ نہ ملا لیا جاوے اس کو تصریع ناقص بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ ابن نبیہ کا شعر ہے ؎

اما نا ايها القمر المطل خفى جفنك اسياف تسيل ـ

(۵) قسم خامس یہ ہے کہ دونوں مصرعوں کے آخر میں ایک ہی لفظ ہو اور اس کو تصریع مکرر کہا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ دونوں مصرعوں میں اگرچہ لفظ ایک ہو لیکن معنے دونوں جگہ مختلف ہوں ابن نبیہ کہتا ہے ؎

من كان قوس بناله من حاجب ما للقلوب اذا رنا من حاجب

اس شعر میں حاجت اول بمعنی حاجب چشم (ابرو) سے حاجب ثانی اما مانع ہے دوسری قسم یہ ہے کہ دونوں مصرعوں میں دونوں لفظوں کے ایک ہی معنے ہوں عبید بن الابرص کہتا ہے ؎

وكل ذى غيبة يؤب وغائب الموت لا يئوب

(۶) قسم سادس یہ ہے کہ مصرع اول کسی ایسی صفت پر معلق ہو جس کا ذکر مصرع ثانی میں کیا گیا ہے یہ بھی واضح رہے کہ صفت سے مراد نعت نحوی نہیں ہے عبد العزیز کا شعر ہے ؎

اقسمت ماخذه القانى من الخجل ارق من ومعى الجارى ومن غزلى

(۴) اجناس لاحق وہ ہے کہ دو لفظ ایسے جمع ہو جاویں کہ جن میں ایک حرف اوسط کلمہ میں سے یا اول میں سے یا آخر میں سے بدل لیا گیا ہو مگر مبدل اور مبدل منہ دونوں کے مخارج علیحدہ ہوں ورنہ اگر مبدل اور مبدل منہ ایک ہی مخرج کے ہوں گے تو وہ تجنیس لاحق نہ ہو گی بلکہ اس کو تجنیس مضارع کہیں گے کسی کا شعر ہے ؎

سل طائرا صدع الفواد بسحرة اتراه غرد صادعا ام صادحا

صادعا صادحا میں عین اور حا کا فرق ہے مگر دونوں حرف حلقی ہونے میں برابر ہیں اس کو اجناس مضارع کہیں گے اجناس لاحق کی مثال؎

شوقى لذلك المحيا الزاهر الزاهى شوقى شديد وجسمى الواهن الواهى

اسهرت طرفى وولهت الفواد هوى فالطرف والقلب بين الساهر الساهى

سنهيب قلبى وسهنى ان يبوح بما يلقى فوا اسفا للناهب الناهى

(۵) اجناس مصحف وہ ہے کہ کسی شعر یا کسی فقرہ میں دو لفظ باعتبار وضع کے تو متماثل ہوں لیکن ان کے نقطوں میں اختلاف ہو اور وہ اختلاف اس طرح ہو کہ اگر ان کو لکھا جاوے تو وہ دو صورتوں کے لفظ نظر آویں اس طرح پر کہ ان میں سے ہر ایک حرف نقطوں میں دوسرے کا مخالف ہو جیسے ؎

فان حلوا فليس لهم مفز　　　وان رحلوا فليس لهم مفز

(۶) مراعاۃ النظیر اسی کو تناسب توافق۔ ائتلاف موافاۃ۔ تلفیق بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ناظم یا ناثر ایک چیز کو مع اس کے مناسبات کے ذکر کرے لیکن مناسبت تضاد کی نہ ہو یہ قید اس وجہ سے لگا دی گئی ہے تاکہ مطابقت خارج ہو جاوے) خواہ مناسبت لفظی اور اور معنوی دونوں طرح ہو یا لفظ لفظ اور معنی معنی کے لیے اس واسطے کہ مقصد یہ ہے کہ کسی ایک چیز کو اس کے ایسے مناسب کے ساتھ جمع کیا جاوے جو اس کی نوع کا ہو جیسے محمد بن الفیاض کا شعر ہے ؎

قم فاسقني بين خفق الناي والعود　　　ولا تنبع طيب موجود بمفقود

نحن الشهود وخفق العود خاطبنا　　　تزوج ابن غمام بنت عنقود

(۷) تشبیہ اہل معانی کی اصطلاح میں حرف کاف (یا کسی ایسے کلمہ سے جو اس کا ہم معنے ہو) کے ذریعے سے اس بات کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں کہ فلاں چیز فلاں چیز کے فلاں معنی میں شریک ہے۔ کاف وغیرہ کا لفظوں میں ہونا ضروری نہیں ہے لفظاً ہو یا تقدیراً جس چیز کو دوسری چیز کے شریک ظاہر کیا جاتا ہے اوس کو مشبہ کہتے ہیں اور جس کے ساتھ شریک بتایا جاتا ہے اوس کو مشبہ بہ کہا جاتا ہے اور جس معنے میں شریک کہا جاتا ہے اس کو وجہ شبہ کہا جاتا ہے۔

(۸) تعدیل اہل معانی کی اصطلاح میں چند اسمائے مفردہ کو ایک سیاق پر بیان کرنے کا نام ہے جیسے کہ متنبی کا شعر ہے ؎

فالخيل والليل والبيداء تعرفني　　　والسيف والرمح والقرطاس والقلم

(۹) اقتباس یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام منظوم یا غیر منظوم میں حدیث یا قرآن کے الفاظ بغیر تغیر کثیر کے لادے مگر اس طرح پر کہ اس میں اشارہ اس بات کی طرف نہ ہو کہ یہ الفاظ قرآن یا حدیث کے ہیں اقتباس کی تین قسمیں ہیں (۱) مقبول۔ اقتباس مقبول وہ ہے جو کہ خطبوں اور مواعظ عہود نبی علیہ السلام کی مدح وغیرہ میں ہو چونکہ اس کے جواز اور عدم جواز میں کلام ہوا ہے بعض کی رائے ہے۔ کہ اقتباس ناجائز ہے اس لیے ہم اس کی مثال میں امام ابو منصور عبد القاہر بن طاہر تمیمی بغدادی کے شعر پیش کرتے ہیں تاکہ ایک طرف اقتباس کو توضیح ہو تو دوسرے طرف اس کے جواز پر روشنی پڑے امام ابو منصور کبار ائمہ شافعیہ میں سے ہیں ان کا ذکر شیخ تاج الدین سبکی نے طبقات شافعیہ میں کیا ہے ؎

يا من عدا ثم اعتدى ثم اقترف　　　ثم انتهى ثم ارعوى ثم اعترف

ابشر بقول الله في اياته　　　ان ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف

(۲) مباح۔ اقتباس مباح وہ ہے کہ غزلوں رسائل قصص میں ہو جیسے کہ کسی شاعر کا قول ہے ؎

تجرد للحمام عن قشر لؤلؤ　　　والبس من ثوب الملاحة ملبوسا

وقد جرد الموسى لتزيين رأسه　　　فقلت لقد اوتيت سؤلك يا موسى

(۳) مردود۔ اقتباس مردود وہ ہے کہ جس میں تشبیہ باللہ تعالیٰ یا اس کے کلام پاک یا نبی علیہ السلام اور ان کے اقوال مقدسہ کے ساتھ استخفاف واستغصار لازم آتا ہو جیسے کہ ایک صاحب نے آخرت کے نتیجہ کو پس پشت ڈال کر فرمایا ہے ؎

اوحى الى عشاقه طرفه　　　هيهات هيهات لما توعدون

وسادقہ ینطق من خلفہ　　　لمثل ذا فلیعمل العاملون

(۱۰) التہذیب والتادیب. یہ قسم سنتیحنات بدیع میں سے ہے اور یہ نام ہے ہر کلام منقح اور محرر کا یعنی متکلم کا اپنے کلام میں خوب اچھی طرح سے غور و خوض کر لینا اور وہ نظم ہو یا نثر مگر اس میں تہذیب اور تنقیح اعلیٰ درجہ کی کر لی گئی ہو اور جس لفظ کا رد و بدل کرنا ضروری ہو اس کا رد و بدل کر دینا اور نیز اس کے معانی غریبہ نہ ہوں اور اعراب میں اشکال پسند نہ کیا گیا ہو بلکہ سلاست کا لحاظ رکھا گیا اور جو ثقیل الفاظ اس میں موجود ہوں ان کو نکال دیا گیا ہو اور یہ ضروری نہیں کہ ان کے معانی میں جدت ہو اور اگر کوئی کلام ایسا ہو کہ اس میں کسی لفظ کے بجائے دوسرا لفظ رکھنا یا الفاظ کا تقدم و تاخر یا کسی معنی کی زیادتی یا کسی لفظ کی کمی یا مقصود شاعر میں اغلاق (جس کی توضیح مناسب تھی) کا دور کرنا کلام کے حسن کو بڑھاتا ہو تو ایسا کلام اس صنعت میں داخل ہونے کے قابل نہیں جیسے ؎

ذات علی الخلق رب الخلق شرفہا　　　قدرًا والبسہا ثوبًا من العصم

(۱۱) کلام جامع وہ ایسے شعر میں ہوتا ہے کہ جس کے تمام الفاظ حکمت. نصیحت تنبیہ وغیرہ سے پر ہوں مگر وہ ان حقائق میں سے ہوں جو قائم مقام امثال کے ہیں جیسے کہ ابو فراس ہمدانی کا قول ہے ؎

اذا کان غیر اللہ فی عدۃ الفتیٰ　　　اتتہ الرزایا من وجوہ الفوائد

(۱۲) استعارہ معنے موضوع لہ کو چھوڑ کر معنی مجازی لینے کا نام ہے پھر جو علاقہ مصحح موجود ہے اگر وہ غیر تشبیہ ہے مثلاً سبب حاجیت وغیرہ تو اس کو مجاز مرسل کہتے ہیں اور نہیں تو استعارہ ہے. استعارہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی چیز کو کسی چیز سے نفس میں تشبیہ دی اور مشبہ و مشبہ بہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو ذکر کیا جاوے اور دوسرے کو حذف کیا جاوے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں (۱) استعارہ تحقیقیہ اس کو استعارہ مصرحہ بھی کہتے ہیں. استعارہ مصرحہ یہ ہے کہ مشبہ بہ مذکور ہو اور مشبہ متروک ہو لیکن مشبہ حساً یا عقلاً متحقق ضرور ہو جیسے زہیر بن ابی سلمٰے کا قول ہے ؎

لدی اسد شاکی السلاح مقذف　　　لہ لبد اظفارہ لم تقلم

تو یہاں اسد مشبہ بہ ہے اور رجل شجاع مشبہ. مشبہ کو متروک کیا گیا اور ظاہر ہے کہ رجل حساً امر متحقق ہے اور متحقق عقلاً کی مثال خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے فاذاقہا اللہ لباس الجوع والخوف. یہاں لباس مشبہ بہ ہے اور وہ ضرر جو کہ بھوک کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے مشبہ بہ ہے بھوک مشبہ بہ نہیں ہے اور وہ ظاہر ہے کہ عقلی ہے (۲ و ۳) استعارہ بالکنایۃ اور استعارہ تخییلیہ ان کی صورت یہ ہے کہ کسی چیز کو کسی چیز سے تشبیہ ذہن میں دی جاوے اور ارکان تشبیہ میں سے سوا مشبہ کے کسی کو بھی ذکر نہ کیا جاوے لیکن اس تشبیہ کا جو ذہن میں ہے استعارہ بالکنایہ نام ہوگا یا استعارہ مکنیہ اور مشبہ بہ کے خاصہ کو مشبہ کے لیے ثابت کرنا استعارہ تخییلیہ ہوگا (۴) استعارہ ترشیحیہ وہ یہ ہے کہ مشبہ کے لیے ایسی چیز کا اثبات کیا جاوے کہ جو مناسبات و ملائمات مشبہ بہ میں سے ہو ان تینوں کی مثال ابی ذویب ہذلی کا مشہور قول ہے ؎

واذا المنیۃ انشبت اظفارہا　　　الفیت کل تمیمۃ لا تنفع

شاعر نے اپنے ذہن میں موت کو کسی پھاڑ کھانے والے جانور سے تشبیہ دے رکھی ہے اس واسطے کہ جس طرح درندہ جانور ہلاک کر دیتا ہے ایسی ہی موت بھی اس ذہنی تشبیہ کو ظاہر کرنے کے لیے اس نے اظفارہ (ناخن) جو کہ سبع کے لوازم میں سے ہیں مشبہ یعنی موت

کے پیسے ثابت کئے چونکہ مشبہ کا ذکر نہیں ہے اس لئے موت کی تشبیہ سبع سے استعارہ بالکنایہ ہوا اور اظفار کا اثبات منیۃ کے لیے استعارہ تخیلیہ اور انشاب کا ثبوت منیۃ کے لیے ہے کہ ملائمات مشبہ بہ میں سے ہے استعارہ ترشیحیہ ہے (۱۳) تقسیم اس کا اطلاق تین امور پر ہوتا ہے (۱) متکلم ان تمام معنے کو احاطہ کرے کہ جن کو اس نے شروع کیا بعض اہل بدیع کا یہ ہی مذہب ہے مثال یہ ہے۔ ؎

والراح فی راح الحبیب یدیرھا — فی فتیۃ جعلوا المسرۃ مغنما

فسقاتنا تحکی البدور وراحنا — یحکی الشموس ونحن نحکی الانجما

(۲) اولاً متعدد کو ذکر کرنا اوس کے بعد تمام ان چیزوں کو ذکر کرنا جو ان کے مناسب ہوں علےٰ سبیل التعیین جیسے صلاح صفدی کا قول یہ ہے ؎

وثلاثۃ کلفوا بحب ثلاثۃ — فاعجب لایھم اشدوا کلفا

کلفی بحبك اذ کلفت بجفوتی — وبعد انا کلفت العذاقال واسوفا

لاعاذلی یدع الملام ولا انا — ادع الغرام وانت لاتدع الجفا

(۳) کسی چیز کی حالتوں کو ذکر کر کے اس کے مناسب احکام کو بیان کرنا اس میں اقسام کے استیفار کی شرط نہیں ہے متنبی کا شعر ہے

ساطلب حقی بالقنا و شمائخ — کانھم من طول مالثموا مُرْدُ

ثقال اذا لاقوا خفاف اذا دعوا — کثیرا ذا اشدوا قلیل اذا عُدّوا

(۱۴) تفریق یہ ہے کہ متکلم ایک قسم کی دو چیزوں کو بیان کرے اور پھر ان میں یوں بعد ظاہر کرے کہ اس کے مقصود میں مدح یا مذمت تشبیب ہو یا کچھ اور افائدہ حاصل ہو جیسے ابو نصر بن بنانۃ کا قول ہے ؎

حاشاك ان تدعیك العرب احدھا — یامن ثری قدمیہ طینۃ العرب

فان یکن لك وجه مثل اوجھھم — عند العیان فلیس الصفر کالذھب

وان یکن لك نطق مثل نطقھم — فلیس مثل کلام اللہ فی الکتب

(۱۵) حسن تخلص ایک صفت ہے جس کا شمار محاسن ادب میں سے کیا جاتا ہے اور اسی سے شاعر کی جودت طبع کا حال معلوم ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ صفت سے متکلم اپنی نظم کے شروع میں عورتوں سے حسن وعشق کا ذکر یا زمانہ پر اپنا اظہار فخر یا زمانہ کی شکایت شروع کرے یا اسی قسم کا کوئی ایسا مضمون جو کہ نہایت لطافت کے ساتھ مادح کی مدح یا مقصود شاعر تک پہنچا دے اور اس تمہیدی مضمون سے اپنے اصلی مقصود کی طرف ایسا منتقل ہو کہ سننے والے کو اس کا احساس بھی نہ ہو کہ شاعر کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ اب جب کہ مضمون منقول عنہ اور منقول الیہ میں مناسبت تام ہوتی ہے تو وہ نشاط سامع کا سبب زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے سامع مابعد کے مضمون کو خوب توجہ سے سنتا ہے۔

(۱۶) اشارہ اہل معانی کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ متکلم تھوڑے کلام سے معانی کثیرہ کی طرف اشارہ کرے کہ جیسے ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے اس واسطے کہ متکلم جس بات کو اشارہ سے بتا رہا ہے اس میں اگر زبان سے کام لے تو بہت سے الفاظ زبان سے نکالنے کا محتاج ہو جیسے ابو العلاء المعری کا قول ہے ؎

منك الصدود ومنی بالصدود رضا — من ذا علی بھذا فی ھواك قضی

بی منك مالو بعیت الشمس ما طلعت   من الکابة او بالبرق ما ومضا

(۱۷) التفات سکاکی رحمہ کے نزدیک تکلم یا خطاب یا غیبت میں سے کسی ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے کا نام ہے بشرطیکہ مقتضائے ظاہر کسی ایک سے کام لینا ہو با وجود اس کے اُس کو چھوڑ کر دوسرے کو کام میں لایا گیا ہو۔ جیسے امرؤ القیس کا قول ہے ؎ تطاول لیلك بالا ثمد۔ اس واسطے کہ یہاں ظاہر کا مقتضے یہ تھا کہ تطاول لیلی کہا جاتا مگر اولی یہ ہے کہ یوں کہا جاوے کہ تکلم خطاب غیبت ان تینوں میں سے کسی ایک ذریعہ سے مافی الضمیر کو ادا کیا جاوے، اور اس سے قبل دوسرے کے ذریعہ مافی الضمیر کو ادا کیا جا چکا ہو یہ دوسرا طرز خلاف ظاہر ہو ظاہر کا مقتضا یہ ہی ہو کہ اُس دوسرے طرز کے خلاف کسی اور طرز سے مضمون کو ادا کیا جاتا اس واسطے کہ التفات اسالیب ثلاثہ (تکلم، خطاب غیبت) میں سے کسی ایک اسلوب پر کلام کر لینے کے بعد دوسرے اسلوب کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ہے مگر وہ اسلوب ایسا ہو کہ مخاطب کی توجہ اس طرف نہ ہو اس سے غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ مخاطب سننے میں زیادہ توجہ اور غور سے کام لے جب یہ معلوم ہو چکا تو اگر اس قید کا اعتبار نہ کیا جاوے تو تغیر میں ایسی صورت بھی داخل ہو جائے گی جو فی الواقع التفات میں داخل نہیں ہے جیسے انا زید وانت عمرو وانتم رجال وانت الذی فعل کما ونحن الذین صبحوا الصباحا۔

(۱۸) طاعت وعصیان۔ اصطلاح میں طاعت وعصیان اوس کو کہتے ہیں کہ شاعر کوئی شعر تصنیف کرے اور اس شعر میں بدیع کی کسی نوع لانے کا خیال ہو مگر اس کے ارکان میں سے بعض رکن آسکتے ہوں یا کوئی مانع اس کو شعر میں لانے سے مانع ہو اس لیے شاعر بجائے اس صفت کے کہ جس کے لانے کا اس نے ارادہ کر لیا تھا بدیع کی کوئی دوسری صنعت شعر میں لے آوے جیسے کہ متنبی کا شعر ہے ؎

یردید اعن ثوبہا وھو قادر   ویعصی الھوی فی طیفہا وھو راقد

متنبی کا ارادہ تھا کہ یردید اعن ثوبہا وھو مستیقظ کہے کہ شعر میں صنعت طباق حاصل ہو جاوے اس واسطے کہ دوسرے مصرعہ میں راقد موجود ہے مگر درن کی وجہ سے یہ ارادہ پورا نہ کر سکا لہذا اس نے لفظ قادر کو اختیار کیا اور اس کو مستیقظ کا قائم مقام کر لیا اس واسطے کہ اس میں یقظتہ (بیداری) کے معنے مع شئی زائد ہیں اور اس کے ساتھ ہی قلب البعض بھی ہے تو مطابقت تو نہ ہو سکی مگر قلب البعض ہو سکا۔

(۱۹) ارادف یہ ہے کہ متکلم کسی معنی کا ارادہ کرے اور اس معنے کو اس کے لفظ موضوع لہ سے تعبیر نہ کرے بلکہ کسی ایسے لفظ سے تعبیر کرے کہ وہ اس کا ردیف ہو اور اس کے معنے کو ادا کر سکے مثال بحتری کا قول ہے ؎

فاوجرتہ اخری فاجللت نصلہا   بحیث یکون اللب والرعب والحقد   مکان لب ورعب سے مراد قلب ہے۔

(۲۰) تلمیح یہ ہے کہ متکلم کسی شعر میں یا کسی نقرہ میں قصہ معلوم یا نکتہ مشہورہ یا کسی ایسے شعر مشہور کی طرف اشارہ کرے جو متواتراً منقول ہو مثلاً عمر بن الوردی کے اشعار کہ جو اس نے فی البدیہہ اس وقت پڑھے کہ جب اس کے پاس سے ایک خوبصورت امرد لڑکا ہو کر گزرا اور اتفاق سے اس کے کان میں ایک بالی پڑی ہوئی تھی ؎

قد قلت لما مر بی + مقرطق یحکی القمر + ھذا ابو لولؤۃ + منہ خذوا ثار عمر

اس میں تلمیح ہے ابو لولوۃ زنجی کے واقعہ کی طرف کہ اس نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تھا۔ تمت با لخیر بعون اللہ وکرمہ وانا العبد المفتقر الی ربہ الولی محمد افتخار علی غفرلہ ولوالدیہ والمشائخ اجمعین پروفیسر فیض عام انٹر کالج میرٹھ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الترجمۃ والمطالب حامداً باسمہ تعالیٰ ومُصلیاً۔ بسم ۔ بسم میں باء حرف جر ہے اور یہ چند معنے میں مستعمل ہوتی ہے باء الصاق کے لئے آتی ہے اور استعانت کے لیے بھی اور یہاں یہی مراد ہے اور مصاحبت کے لیے جیسے قولہ تعالےٰ قیل

تشریح لغات یا نوح اھبط بسلام منا و برکات ای وا ذہب بسلام اور باء سببیت کے لیے جیسے قولہ تعالیٰ وکلاً اخذنا بذنبہ اور باء ول کے لیے جیسے باع الکفر بالایمان اور باء مقابلہ کے لیے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے قد زوجتکہا بما معک من القرآن اور باء مجاوزت کے لیے جیسے قولہ تعالیٰ فاسئل بہ خبیراً اور باء تبعیض کے لیے جیسے قولہ تعالیٰ وامسحوا برؤسکم اور باء قسم کے لیے جیسے باللہ اور باء غایت کے لیے جیسے قد احسن بی ای الی اور باء تاکید کے لیے جیسے قولہ تعالیٰ کفی باللہ شہیداً اور باء تعدیہ کے لیے جیسے قولہ تعالےٰ ذہب اللہ بنورہم اور یہاں اس کے متعلق اختلاف ہے بعض یہ فرماتے ہیں کہ اس کا متعلق ابتداء فعل عام محذوف ہے اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ عموم کے لیے کوئی قرینہ ہونا چاہیئے اور یہاں اس کے لیے کوئی قرینہ نہیں ہے تو علامہ بیضاویؒ یہ فرماتے ہیں کہ قرینہ حالیہ سے جیسا قرینہ ہو فعل مقدر مانا جا سکتا ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ محذوف یا تو اول میں ہوتا ہے یا آخر میں قال استاذی عمی المکرم متعنا اللہ بطول حیاتہ وبقائہ احسن اور عمدہ یہی ہے کہ آخر میں مقدر مانا جائے اس لیے کہ تبرک اوّل کلام لفظ اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس سے معانی کے انحصار کا فائدہ ہوگا۔ پھر باء کے معنے میں اختلاف ہے۔ قال استاذی عمی المکرم مدظلہ العالی یہاں باء استعانت کے لیے ہے ای اصنف مستعیناً باللہ اور کبھی باء برکت کے لیے بھی ہوتی ہے۔ تو اس کے معنے متبرک ہونے کے ہوں گے اور بعض اصحاب یہاں باء کو مصاحبت کے معنے میں لیتے ہیں واللہ اعلم، واعلم ان الباء متعلقۃ بما جعل التسمیۃ مبتدأ لہ فیقدر الابتداء والقراءۃ کقولہ تعالےٰ بسم اللہ مجریہا ومُرسٰہا وقولہ صلے اللہ علیہ وسلم بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی ربنا توکلنا وانما قدر العامل مؤخراً افادۃ للحصر ورداً علے المشرکین حیث کانوا یقولون باسم اللات والعزےٰ نفعل کذا اسم اس میں اختلاف ہے۔ یہ ناقص ہے یا مثال اور بصریوں کے مذہب کو ترجیح ہے وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ عندی مذہب الفریقین متساویان کوفیون کے نزدیک یہ اسم ہے مشتق ہے بمعنے علامت یا وسیم سے بمعنے جمیل وخوب صورت اور اس کی تصغیر وسیم آتی ہے اور جمع اوسام اور بصریوں کے نزدیک یہ سموٌ سے مشتق ہے بمعنے بلندی یقال سما سُمُوّاً ای علا دار نفع اور یہ نصر سے آتا ہے ومنہ السماء جوارض کا مقابل ہے یہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی مستعمل ہوتا ہے اور یہ اسم جنس ہے واحد اور جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے والجمع سموات کما فی قولہ تعالیٰ والسماء منفطر بہ واذا السماء انشقت، وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ تعالےٰ ان اخراج المناسبۃ بینہما لان الحروف الاصلی یظہر اثرہ اینما کانت مادہ کما قیل فی شعور معناہ العسل وکذلک المشورۃ لان فیہا الشفاء کما فی العسل یکون الشفاء وایضاً کما یکون التکلیف فی اخذ العسل من ایذاء النحل وکذلک یکون فی المشورۃ دفی اخراج المناسبۃ لدیہ من کثرۃ اللغۃ فالحروف الاصلیہ کالنہر کما فی معنے ضرب وبمعنی ضرب المثل وعشی علی وجہ الارض وکذلک المضراب ای الۃ

المزامیر وستار بجانے کا آلہ فمن قال ان اصلہ سمو فاستدل بجمعہ اسامی واسماء وسمی والکوفیون قائلون بانہ فیہا القلب واستشہدوا الوسم یسم بمعنی سمی یسم وکذلک میسام ای من کان واتفقا اسماء کل شئ اللہ اسم علم للباری جل جلالہ وہو المختار واللہ ہو الذات المستجمع لجمیع صفات الکمال پھر اس میں اختلاف ہے کہ یہ اجوف وادی ہے یا مہموز الفا یا مثال وادی ہے بعض یہ فرماتے ہیں آلہ یا لہ الالہۃ سے مشتق ہے آلہ یا لہ بمعنی عبد یعبد عبادۃ از فتح کما قرأ ابن عباسؓ ویذرک والٰہتک ای عبادتک اور الٰہ فعال کے وزن پر ہے ہے جو مفعول (ای مالوہ) کے معنے ہیں جیسے کہ امام معنے میں مفعول کے

یعنے مؤتم کے بعض یہ فرماتے ہیں کہ آلہ یا الہ سے مشتق ہے بمعنی تحیر اور یہ سمع سے آتا ہے لان العقول تتحیر فی عظمۃ اللہ تعالیٰ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ الہ کذا سے مشتق ہے بمعنے لجار ہٗ اضطر الیہ لان سبحانہ تعالیٰ المصرع الذی یجار الیہ فی کل امر اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ ولہ سے مشتق ہے اس کے معنے حیرت اور خوف کے آتے ہیں اور یہ ولہان سے ماخود ہے۔
پھر اس کلمہ کی حقیقت میں اختلاف ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ یہ عبرانی ہے یا عربی ہونے کی صورت میں مضمر ہے یا مظہر اور مظہر آنے کی صورت میں یہ مشتق ہے یا اسم جامد علم اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ علم غیر مشتق ہے الرحمٰن یہ مبالغہ کے لیے ہے اور رحیم یہ بھی مبالغہ کے لیے ہے تو رحمٰن کو رحیم پر مقدم کرنے کی کیا وجہ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ رحمٰن علم کی طرح ہے اور رحیم یہ صفت ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ علم صفت پر مقدم ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ رحمٰن رحیم سے کم اور کیف کے لحاظ سے زیادہ بلیغ ہے اس لیے کہ رحمٰن الدنیا والآخرۃ کہا جاتا ہے اور کیف کے لحاظ سے اس لیے کہ رحمٰن کی کیفیت رحیم سے بڑی ہے اور تیسرے یہ کہ رحیم رحمٰن کے لیے متمم (پورا کرنے والا ہے) اس سے مراد بزرگی اور احسان ہے اور رحمٰن یہ اللہ ہی کے لیے مختص ہے کما فی قولہ تعالیٰ ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن یا یہ وجہ کہ رحمٰن عام ہے مومن اور کافر اور دنیا اور آخرت سب کے لیے ہے اور رحیم خاص مومنین کے لیے کقولہ تعالیٰ وکان بالمومنین رحیما یا یہ محض آخرت کے لیے اس لیے کہ وہاں کفار پر وہ رحم نہیں کرے گا۔ رحمٰن یہ رحمت سے مشتق ہے (بفتح الراء وسکون المہملۃ ومحرکۃ بمعنے رقت ومہربانی ونرمی وبخشش) از سمع یقال رَحِمَ رَحْمَۃً ومرحمۃ ورُحْمًا جب کہ وہ اوس پر مہربانی اور نرمی کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا عَلَّمْتَ مِنَ الْبَيَانِ ۔ وَاَلْهَمْتَ مِنَ التِّبْيَانِ ۔

الترجمۃ والمطالب	اے اللہ ہم تیری حمد کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم کو فصاحت کلام سکھلائی اور تو نے ہمارے دلوں میں بات کے ظاہر کرنے کی کیفیت کا القا کیا
تشریح لغات	لہ اللھم اس کی اصل میں دو قول ہیں بصریوں کے نزدیک اس کی اصل یا اللہ ہے حرف ندا کو حذف کر کے میم مشدد عوض میں زائد کر دیا گیا اور کوفیوں کے نزدیک مشدد جملہ ہے اس کی اصل یا اللہ آمنا

بالخیر ہے جملہ۔ آمنا بالخیر میں سے میم مشدد باقی رکھ کر باقی سارے جملہ کو حذف کر دیا لیکن یہ قول دو وجہ سے ضعیف ہے اول یہ کہ اس طرح پر تخفیف لغت عرب میں نہیں پائی جاتی دوسری بات یہ کہ دعا میں انحصار لازم آتا ہے حالانکہ اس کے بعد اور بھی

دعائیں کی جاتی ہیں اور بعض نے اس اختلاف سے گھبرا کر منجملہ اسماء باری تعالیٰ شمار کیا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کے خلاف ہے اور بصریوں کا قول زیادہ صحیح ہے اور اللہم میں دو لغت ہیں اَللّٰھُمَّ اور لَاھُمَّ ای بالہمزۃ و بغیر الہمزۃ) کما فی قول الشاعر لَاھُمَّ لا ادری انت الدار۔ کذا فی الصراح ۳ نحمدک حمد بہ شکر سے عام ہے اور یہ ذم کی نقیض ہے اس لیے کہ خواہ حمد صفات پر ہو یا احسان پر اور شکر یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے اور ثنا صرف زبان سے ہوتی ہے۔ حمد کی یہ تعریف ہے ھو الوصف بالجمیل الاختیاری وقال استاذی عمی المکرم ان ھذا المعنی لایعلق بالقلب وفی الاصل ھو الوصف بالجمیل ولا انکرا طلاقہ علی الاختیاری وانما البحث فی المعنی اللغوی وانما زید قید الاختیاری بالاستعانۃ ای باستعانۃ العقل لان المدح یکون علی الاختیاری اور بعض نے اس طرح پر فرق کیا ہے کہ ثناء اپنے مثل کی کی جاتی ہے اور حمد اعلیٰ اور افضل کی لیکن حمد محض اُن چیزوں کی جاتی ہے جن کو زندہ کہہ سکتے ہیں اور مدح عام ہے زندہ کی ہو یا مردہ کی یقال مدحت اللؤلؤ علی صفاتہ از سمع یقال حمد حمدًا و محمدۃً تحمدًا و محمدًا جب کہ وہ تعریف کرے اور حمد کا صلہ جب علیٰ ہوتا ہے تو اس کے معنے مدح کے ہوتے ہیں، یقال حمدت علی الف درہم وقال استاذی عمی المکرم وانما وجہ اتیان صیغۃ الجمع فقال البہائی فی کشکولہ تحت قولہ ایاک نعبد و ایاک نستعین و ہو نکتۃ لطیفۃ تبتنی علی مسئلۃ الفقہ ان من باع شیئا واشتراہ المشتری وعلم المشتری ان فی المبیع عیبا فلا یجوز لہ ان ینتخب شیئا محمدۃ وتیرک الردی بل یرد الجمیع اوان یاخذ المعیب لتنجوا البائع والمشتری من النقصان وہذہ استحالۃ بین العباد وبین اللہ عزوجل کما فی قولہ تعالیٰ ان اللہ اشتری الخ فلماء ھن المشتری ہو اللہ تعالیٰ سہ رحمت حق بہانہ می جوید۔ فکان فی نحمدک جمیع الحامدین داخلین فحمدنا قابل للرد لان اعمالنا کلہا ناقصۃ الا انہا لایرد لان حمد العابدین المقربین ایضًا فی المجموع فاختار الحریری ہذا الطریق ۵ ما علمت یہ ما موصول اور مصدریہ اور موصوفہ تینوں ہو سکتا ہے اور علمت اس کا مصدر تعلیم ہے از باب تفعیل بمعنے سکھلانا اور تعلیم دینا بتلانا یہ عِلم سے ماخوذ ہے۔ جو جہل کی ضد ہے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے اور علم کے معنے کسی چیز کی حقیقت کے جاننے کے آتے ہیں واعلم ان العلم ادراکٌ بالقلب والشعور ادراک بالحواس والمعرفۃ مسبوقۃ بنسیان حاصل بعد العلم ولذا لایقال للہ تعالیٰ انہ عالمٌ دون عارف ۲ من البیان یہ ما علمت کا بیان ہے بیان کے معنے ظاہر کرنے کے ہیں اور یہ نطق سے عام ہے اور بیان انسان کے ساتھ خاص ہے اور کلام کو بھی بیان کہہ دیتے ہیں اس لیے کہ وہ اپنے مقصود کو اس کلام کے ذریعہ سے ظاہر کر دیتا ہے اور مجمل کلام اور مبہم کلام کی شرح بھی بیان کی جاتی ہے کما فی قولہ تعالیٰ ثم اِنَّ علینا بیانہ، بیان اور تبیان میں یہ فرق ہے کہ بیان مافی الضمیر کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں اور تبیان اظہار ما فی الضمیر مع الدلیل کو کہتے ہیں یقال بان یبین بیانا وبَیَانًا وتبیانًا ای انکشع از ضرب اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اس کے مزید چار ہیں ابان یبین از باب افعال و بَیَّنَ یُبَیِّنُ از باب تفعیل وتَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ از باب تفعل واستبان یستبین از باب استفعال ۷ والہمت واو چند معنے کے لیے آتا ہے عطف کے لیے اس کا کام محض جمع کر دینا ہے اور حالیہ کے لیے یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور فعلیہ پر بھی اور استینافیہ کے لیے اور معیت کے لیے اور قسمیہ کے لیے اور رُبّ کے معنیٰ میں اور یہ الاّ کے بعد زائد آتا ہے ۸ الہمت اس کا مصدر الہام ہے اور الہام کے

یہ معنی آتے ہیں الالہامُ القاءُ شئ وا لقاء الخیر فی القلب ماالقاہ اللہ فی القلب کے ہیں یقال اَلہمہ اللہ یہ لازم بھی آتا ہے اور اس کا مجرد لہم فہیم از فہم از سمع قاعدہ یہ ہے جتنے مزید ہوتے ہیں ان میں ان کے مجردوں کا ضرور اثر باقی رہتا ہے جیسے کھلونے مختلف سانچوں میں ڈھالے جاتے ہیں لیکن وہی اثر یعنی شیرینی سب میں موجود اور باقی رہتی ہے ایسا ہی یہاں پر ہے اور اسی سے الہام بنایا گیا ہے اور یہ لہَمَ سے ماخوذ ہے بمعنے نگلنا اور یہ الہام میں موجود ہے اور الہام اور لہوم میں بھی اثر پایا جاتا ہے اس لیے کہ لہوم کے معنے بہت کھانے کے آتے ہیں اور کبھی الہام شر کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے کما فی قولہ تعالیٰ فالہمہا فجورہا الخ ۵ التبیان بیان اور تبیان یہ دونوں مصدر بان یَبِیْنُ کے ہیں اور بعض یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ بیان کے معنے خود سمجھنے اور غیر کو سمجھانے کے ہیں اور تبیان کے معنے خود اپنے آپ سمجھنے کے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ تبیان بیان سے زیادہ بلیغ ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ایک کو دوسری کی جگہ پر استعمال کر لیتے ہیں کما فی قولہ تعالیٰ وانزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شئ۔

كَمَا نَحْمَدُكَ عَلٰى مَا اَسْبَغْتَ مِنَ الْعَطَاءِ ۔ وَاَسْبَلْتَ مِنَ الْغِطَاءِ

الترجمة والمطالب	اسی طرح ہم تیری تعریف کرتے ہیں جس طرح کہ تو نے ہم پر بخشش کی تکمیل کی اور تو نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دیا۔

تشریح لغات ۱ اسبغت یہ اسباغ سے ماخوذ ہے از باب افعال اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے تمام کرنا و کامل کرنا یقال اسبغ اللہ علیہ النعمۃ یعنی اوس پر تمام نعمت تمام کی ویقال سبغ الشئ سبوغاً ای تم فہو سابغ" ویقال سبغت الدرع جب کہ زرہ پوری ہو جائے وسبغ الثوب ای طال الی الارض ۲ العطاء یہ اسم مصدر ہے بمعنے عطاء و بخشش کرنا بالمد ویقصر والجمع اعطیۃ اور یہ وادی ہے وجمع الجمع اعطیاتٌ از نصر یقال عطاہ عطواً ای ناولہ ۳ اسبلت اس کا مصدر اسبال ہے بمعنی لٹکا دینا اور یہ سبل سے ماخوذ ہے بمعنے چھوڑ دینا یقال سبلت العین الدموع جب کہ وہ آنسو بہانے لگے ویقال سبلت السماء الماء جبکہ بارش ہو ویقال اسبل الستر جبکہ پردہ چھوڑ دے ۴ الغطاء بکسر الغین المعجمہ یہ فعال کے وزن پر ہے اور فعال اکثر مفعول کے معنے میں آتا ہے جیسے کتاب مکتوب کے معنے میں اور امام ماموم کے معنے میں اور کبھی فاعل کے معنے میں بھی آتا ہے اور غطا غاطی (ڈھانپنے والا) کے معنے میں بھی ہو سکتا ہے اور مُغطی کے معنی میں بھی ڈھانپا ہوا لیکن یہاں مراد مایُغطیٰ یہ یعنی پردہ ہے اور غطیۃ خاص عورت کے پردہ کو بھی کہتے ہیں ولقولہ تعالیٰ فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید اور یہ نصر سے آتا ہے یقال غطا یغطو اً وغطواً بمعنے ڈھکنا و چھپانا۔

وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شِرَّةِ اللَّسَنِ ۔ وَفُضُوْلِ الْهَذَرِ ۔ كَمَا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ ۔ وَفُضُوْحِ الْحَصَرِ ۔

الترجمة والمطالب	اور ہم تجھ سے گفتگو کی تیزی اور ناقابل التفات کلام (بیہودہ گوئی) کی زیادتی سے (ایسی ہی) پناہ مانگتے ہیں جیسے لکنت کے عیب سے اور محل گفتگو میں زبان بند ہو جانے کی رسوائی سے۔

تشریح لغات ۱ نعوذ یقال عاذ یعوذ اعیاذاً ومعاذۃ از نصر بمعنی پناہ مانگنا ومنہ المعاذ یہ مصدر ہے بمعنی عوذ (پناہ)، اور

طرف بھی بمعنی جائے پناہ ومنہ التعویذ یقال عاذ فلان ای الجأ الیہ واعتصم وتعلق بہ وفی التنزیل اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین وانی عذت بربی وربکم ان ترجمون وقل اعوذ برب الناس ومعاذ اللہ ان ناخذ ۲ شرۃ بالکسر بمعنی تیزی چنگاری کا اڑنا وغصہ ولالچ اور اصل میں شرۃ وہ شعلہ جو آگ سے نکلے ومنہ شرۃ گنتف یعنی حریص یقال شرۃ شرا وشررا وشرورا وشرارۃ ای اتصف بالشر والتی منہ الشر فہو شرٌ وھی شرۃ والجمع اشرار وشرار واشراء از نصر وضرب والشر بالفتح ضد الخیر ایضاً ۳ لَسَن بفتحتین بمعنے زبان آوری وفصاحت زبان یقال لَسِنَ لَسَنًا ای فصح وجاء بلسانہ از سمع والجمع اَلسِنَۃٌ وَالسُنٌ ولُسُنٌ ولسانات وفی التنزیل واختلاف السنتکم ویقال فلان لسان القوم ای افصحہم واعلمہم تقریرًا ولَسْن بزبان گرفتن آمدہ از نصر تقول لَسَنْتُہٗ اذا اخذتہ بلسانک والمعنے انی اعوذ بک من کثرۃ حرص الفصاحۃ الذی یلہینی عن جائز الکلام وغیر جائزہ ویشغلنی عن تمیز الکفر فی الایمان کما ہو عادۃ الحریصین فی الفصاحۃ کما قال بعض شعراء الہندیۃ ؎ زندگی اپنی تو اس حال میں گزری غالب ÷ ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے وقال الآخر ؎ دیا تیرے مریضوں کو خدا نے بھی جواب ÷ واعلم ان لحدۃ اللسان وفصاحتہ مراتب ولکل منہا اسمٌ فاذا کان الرجل حاد اللسان قادر الکلام فہو ذرب اللسان وفتیق اللسان فاذا کان جید اللسان فہو لسن فاذا کان یضع لسانہ حیث اراد فہو ذلیق فاذا کان فصیحا بین اللہجۃ فہو مذاق فاذا کان مع حدۃ لسانہ بلیغا فہو مسلاقٌ فاذا کان لا تعترض لسانہ عقدۃ فہو مصقعٌ وغیر ذلک ۴ فضول یہ فضل سے مشتق ہے اور فضل کے معنی زیادتی کے جو اعتدال سے زیادہ ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک محمود جیسے علم کی زیادتی اور دوسرے مذموم جیسے جہالت کی وجہ سے غصہ کی زیادتی اور فضل کا زیادہ تر اطلاق اچھی بات پر ہوتا ہے۔ اور فضول کا زیادہ تر استعمال بری بات پر ہوتا ہے یقال فضل فضلًا ای زاد از نصر وسمع ۵ الھذر بفتحتین بمعنے بیہودہ اور لغو کلام اور بکسر الذال بمعنی بیہودہ کہنا یقال ہذر الرجل فی کلامہ ہذرًا ای ہذی ہذیانًا از نصر وضرب وہذر کلامہ ای کثر فی الخطار والباطل از سمع کما میں کاف جارہ ہے اور ما مصدریہ ہے۔ ۶ معرۃ اس کے اصلی معنی وہ اونٹ جس کو خارش ہو جائے اور یہ عیب ہے اس لیے اس کے معنے عیب کے ہو گئے اور کبھی اس کے معنی گناہ کے بھی آجاتے ہیں وفی التنزیل فتصیبکم منہم معرۃ بغیر علم ای فتصیبکم مَعَرَّۃٌ یقال عَرَّ الجمل عَرًّا ای جرب از نصر وضرب یقال اعترہ واعتراہ ای اعترض للمعروف من غیر ان تسأل وفی التنزیل واطعموا القانع والمعتر ای الذی یسال والذی لا یسأل ۷ اللکن یہ مصدر ہے یقال لکن یلکن لکنا ولکنۃ ولکونا ولکونۃ ولکنا ای عیّ وثقل لسانہ بمعنی اٹک اٹک کر بات کرنا از سمع ومنہ الکونۃ ۸ فضوح ای نعوذ بک من عیب العجز فی النطق واحتباس اللسان عند الکلام بحیث تبق ساکتًا۔ فضوح یہ مصدر ہے بمعنی عیب کا ظاہر ہونا یقال فضحہ فضحا ای کشف علیہ از فتح منہ الفضیحۃ بمعنے رسوائی وفی التنزیل ان ہؤلاء ضیفی فلا تفضحون ۹ الحصر وہو العجز عن الکلام بالرعب اوغیرہ من الحزن والسرور یعنی جو بات کرتے ہوئے رک جائے۔ یقال حصر حصرًا ای عجز فی النطق از سمع وحصر صدرہ ای ضاق وفی التنزیل حصرت صدورہم ای ضاقت بالبخل والجبن ومنہ الحصیر بمعنے السجن کقولہ تعالیٰ وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا اور فضوح الحصر میں صنعت تقابلہ ہے

وَنَسْتَكْفِي بِكَ الْإِفْتِتَانَ بِإِطْرَاءِ الْمَادِحِ ۔ وَإِغْضَاءِ الْمُسَامِحِ ۔ كَمَا نَسْتَكْفِي بِكَ الْإِنْتِصَابَ لِإِزْرَاءِ الْقَادِحِ ۔ وَهَتْكِ الْفَاضِحِ

التَرجمۃ والمطالب	ہم تجھ سے (اس) فتنہ میں پڑنے سے جو بسبب تعریف کرنے والے کے مبالغہ اور چشم پوشی کرنے والے

کے نظر نیچی کرنے سے (پیدا ہوتا ہے) ایسے ہی ہم کفایت چاہتے ہیں جیسے عیب گیر کی عیب گیری اور رسوا کرنے والے کی پردہ دری کا نشانہ بننے سے۔

تشریح لغات

لہ نستکفی اس کا مصدر استکفاء آتا ہے اور اس میں س ت طلب کے لیے ہے یقال کفی الشئی کفایۃ ای حصل بہ الاستغناء عما سواہ وکفی الشئ فلانا ای قنع فلان بذلک الشئی واستغنی بہ عن غیرہ وفی التنزیل کفی باللہ شہیدا ای شہادۃ اللہ تغنی عن غیرہا وکفی اللہ المومنین القتال وکفی بنا حاسبین وفسیکفیکہم اللہ از ضرب ؎۲ الافتنان اس میں دو لکھتے ہیں ایک تو افتنان بالناء اور دوسرا افتنان بالنون افتنان بالناء صحیح ہے بمعنے ہیں پڑنا اور افتنان یہ فتن محرکۃ سے ماخوذ ہوگا جس کے معنی شاخ کے ہیں۔ ہے والجمع افتان ومنہ یقال افننت الشجر اذا صارت ذات اغصان کثیرۃ اور افتنان بالناء کا ثلاثی مجرد ضرب سے آتا ہے یقال فتن الرجل فتنا وفتونا جب وہ فتنہ میں پڑے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے وفی التنزیل وفتناک فتونا ومنہم من یقول ائذن لی ولا تفتنی واصل الفتن ادخال الذہب النار لتظہر جودتہ من روائتہ ؎۳ اطراء یہ تشدید سے نہیں ہے جیسا کہ نسخہ میں موجود ہے بلکہ یہ اطراء باب افعال سے ہے یقال اطراہ ای بالغ المدح ومنہ محاورۃ اہل الحرب یقال ای اثبنتہ ما بالغ فی المدح یقال طری طرادۃ وطراۃ وطرائۃ وطراءۃ ای صار بینا از کرم وسمع ومنہ لحما طریا طر یطر سے از فتح ؎۵ مادح یہ مدح سے مشتق ہے۔ از فتح مدح اور حمد میں یہ فرق ہے کہ مدح غیر حی کی بھی ہوتی ہے۔ اور حمد خاص حی کی ہوتی ہے اس کے لیے مجازا اس کا استعمال اوس معنی میں بھی ہوجاتا ہے ؎۶ اغضاء یہ مصدر ہے از افعال بمعنی چشم پوشی کرنا اور اصلی ان کے معنے تجاوز عن سیئات احد منہ کے ہیں یقال اغضی علی الامر ای سکت وصبر ؎۷ المسامح یہ سمح سے مشتق ہے از فتح بمعنے تساہل و درگذر کرنے والا واصلہ سمح یکذا سماحۃ وسموحۃ سماحا ای اجاد واعطی وسہل ویقال سامحہ فی الامر بالامر ای ساہلہ فیہ ذکرہ لہ ؎۸ الانتصاب مصدر ہے بمعنی کھڑا ہونا و نشانہ بننا و نصب ہونا و بلند ہونا و قائم ہونا و سامنے ہوجانا اور یہاں اس کے معنے لوگوں کے کلام کا نشانہ بننا ہے یقال نصبہ نصبا ای اقامہ از ضرب ویقال انتصب فلان جب کہ وہ نشانہ بنے اور سمع سے جو آتا ہے۔ اوس کے معنے تھکنے اور مشقت میں پڑنے کے آتے ہیں وفی التنزیل لا یمسنا فیہا نصب ولقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا فاذا فرغت فانصب ؎۹ لازرا، یہ ناقص یائی ہے از ضرب اور یہ زری سے ماخوذ ہے بمعنی حقیر کرنا یقال زری بہ وزراہ ای احتقرہ، اور یہ کبھی متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور کبھی با سے بھی متعدی ہوجاتا ہے، یقال زری علیہ زریا وزرایۃ جب کہ اس کو حقیر کرے ویقال ازری علیہ ای عابہ وازدراہ　ای احتقرہ واستخف وفی التنزیل تزدری اعینکم ؎۱۰ القادح از فتح یہ قدح سے مشتق ہے بمعنے عیب وطعنہ یقال قدح فیہ ای عابہ ویقال قدح فی عرضہ یعنی اس کی آبرو کو بٹہ لگا دیا اور اوس کو طعنہ دیا منہ قدح فی نسبہ یعنی اوس کے نسب میں عیب لگایا ؎۱۱ ہتک یہ مصدر ہے از ضرب بمعنے پردہ دری اور یہ ستر کی ضد ہے یقال ہتک الستر جبکہ وہ پردہ پھاڑ دے وہتک اللہ ستر الفاجر جب کہ اوس کو رسوا کرے۔ ؎۱۲ الفاضح یہ فضح سے ماخوذ ہے از فتح بمعنے رسوا کرنا الفاضح وہو الذی شہر عیوبک (یعنی وہ شخص جو تمہارے عیب کی شہرت دے)

وَنَسْتَغْفِرُكَ مِنْ سُوْقِ الشَّهَوَاتِ. اِلٰى سُوْقِ الشُّبُهَاتِ. كَمَا نَسْتَغْفِرُكَ مِنْ نَقْلِ الْخُطُوَاتِ اِلٰى خِطَطِ الْخَطِيْئَاتِ، وَنَسْتَوْهِبُ مِنْكَ تَوْفِيْقًا قَائِدًا اِلَى الرُّشْدِ.

الترجمة والمطالب اور تجھ سے (اپنی) خواہشات نفسانی کے شبہات کے بازار کی طرف لے جانے سے ہم ایسے ہی پناہ اور معافی چاہتے ہیں جیسے کہ گناہوں کی زمین میں قدم بڑھانے سے اور ہم تجھ سے راہ ہدایت کی طرف لے جانے والی توفیق چاہتے ہیں۔

تشریح لغات لہ نستغفرک اس کا مصدر استغفار ہے۔ از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور یہ ماخوذ غفر سے ہے معنے چھپانے کے ہیں از ضرب یقال غفر الشی غفراً ای سترہ وغفرلہ ذنبہ وغُفُراناً ومغفرۃ وغفوراً ای عفاعنہ ۲ہ سوق یہ مصدر ہے اس کے معنے ہنکانے کے آتے ہیں سوق اور قود میں فرق ہے سوق کے معنے پیچھے سے ہانکنے ہیں اور قود کے معنی گلے میں رسی ڈال کر آگے سے کھینچنا ومنہ القائد والسائق یقال ساقہ سوقاً وسیاقاً ومساقاً اذا حثہا علے السیر من خلف فہو سائق وا لجمع ساقۃٌ وسُوّاقٌ وسائقون از نصر وفی التنزیل کل نفس معہا سائق وشہید۔ الشہوات یہ شہوۃ کی جمع ہے اور شہوت کے اصلی معنے حرکۃ النفس طلباً للملائم کے ہیں یعنی نفس کا خواہشات کی طرف متوجہ ہونا اور یہ نصر سے آتا ہے یقال شہا یشہو واز سمع یقال شہی یشہی شہوۃ واشتہی الشی یعنی محبت کی اور شہوت کے معنے کبھی بری خواہش کے بھی آجاتے ہیں۔ من سوق الشہوات میں فاعل کی طرف اضافت ہے اس سے حرام شہوت مراد ہیں ای نستغفرک عن ان تسوق شہواتنا الی سوق الحرام وفی التنزیل ولکم فیہا ماتشتہی انفسکم ۳ہ سوق بمعنی بازار اور اس کی اصل تعریف یہ ہے ہو موضع فی المدن وغیرہا یُباعُ فیہ الامتعۃ وایضاً محلُّ البیع والشراء والجمع اسواق وفی التنزیل مال ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق ۴ہ الشبہات بحرکۃ وبالسکون یہ شبہۃ کی جمع ہے اور اصل میں شبہ کی یہ تعریف ہے ما یلتبس حِلُّہ بحرمتہ وَحقّہ بباطلہ وصحتہ بفسادہ ۵ہ نقل یہ مصدر ہے اس کے معنی منتقل کر دینے کے ہیں از نصر ۶ہ الخطوات قال استاذی مدظلہ العالی یہ خطوۃ کی جمع ہے بمعنے ایک قدم چلنا تو اس وقت یہ مَرَّۃٌ کے لیے ہوگا یا اس کے معنی محض قدم کے ہیں کما فی اساس المحکمات وقال الشارح معنے الخطوات بضم الخاء المعجمۃ مسافۃ ما بین القدمین والجمع خُطًی وخطُوات از نصر وفی التنزیل ولا تتبعوا خطوات الشیطان ۷ہ خطط یہ خِطَّۃٌ کی جمع ہے فِعلَۃٌ کے وزن پر اور فِعلَۃٌ کا وزن عموم کے لیے ہوتا ہے جیسے ہجۃٌ ومضغۃٌ وقال عمی المکرم مدظلہ اس کے دو معنے آتے ہیں اس کے اوّل معنی یہ ہیں الارض الذی نزلہا ولم ینزلہا احدٌ اور دوسرے اس کے معنی ہیں الارض التی یخطط الرجل لنفسہ (یعنی بادشاہ کسی کو خط کھینچ کر زمین دے) وعند استاذی المعنی الاول احسن وفی التنزیل ولا تخطّہ بیمینک یقال خط الشی خطاً ای کتبہ ورسم علیہ خطاً او علامۃ ۸ہ الخطیات یہ خطیئۃٌ کی جمع ہے ایک خطا ہے اور دوسرے اثم اور تیسرے ذنب اثم تو گناہ کبیرہ کو کہتے ہیں اور خطا گناہ صغیرہ کو اور ذنب عام ہے وفی التنزیل احاطت بہ خطیئۃ ومن یکسب خطیئۃ او اثما الخ اور خطیئۃ کی جمع خطایا بھی آتی ہے واصلہ خطی خطاءً ای ضد اصاب وخطی خطاءً وخطاءۃً ای اتی بذنب وضلّ از سمع ۹ہ نستوہب اس کا مصدر استیہاب ہے اس کے معنی ہبہ طلب کرنے کے ہیں۔ یقال وہب الرجل مالا دوہب لہ مالاً وہبا دہبۃً دھو ہبۃ ای عطاہ بلاعوض وفی التنزیل ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب والحمد للہ الذی وہب لی علی الکبر اسماعیل واسحاق۔ ایک توفیق ہے۔ اور دوسرا رشد تیسرا رشاد ان میں فرق ہے رشد کہتے ہیں۔ الاستقامۃ علی طریق الحق مع استقامۃ تام کو اور رشاد کہتے ہیں ہو العمل بموجب العقل اور توفیق کہا کرتے ہیں کسی خیر کام کے لیے اسباب کا مہیا کر دینا رشد عام ہے اور توفیق خاص لان اللہ تعالیٰ ارشد الکفار بالرسل ولم یوفقہم اللہ توفیقا از حسب یحسب یقال وفق الامر ونفّاً ای صار صواباً موافقاً للمراد ووفق الامر ای صادفہ موافقا ووفقہ اللہ للخیر ای ہداہ والہمہ وفی التنزیل وما توفیقی الا باللہ ۱۰ہ قائداً ای جالباً الی الہدایۃ والقودُ نقیض السوق از نصر یقال قاد یقود قوداً وقیاداً وقیاداۃً وقیادۃً ومقادۃً وقیدودۃً یعنی اوس کی

تکیل یا رسی پکڑ کر وہ آگے چلا۔ الرشد یہ مصدر ہے بمعنی ہدایت یہ غیٌ کی نقیض ہے یقال رَشَدَ رُشداً ای اہتدیٰ و استقام از نصر و سمع وفی التنزیل قد تبین الرشد من الغی وَتعلمُ وَیرَشدون وفان آنستم منہم رُشداً ولقد آتینا ابراہیم رشدہ من قبل اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ رشد بالفتح یہ رشد سے خاص ہے اس لیے کہ رُشد کا اطلاق امور دینوی اور اُخروی پر ہوتا ہے اور رَشَد (بالفتح) کا اطلاق نفقط امور اخروی پر ہوتا ہے ومنہ الراشد والرشید وفی التنزیل اولئک ہم الراشدون وما امر فرعون برشید۔

وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الْحَقِّ۔ وَلِسَانًا مُتَحَلِّيًا بِالصِّدْقِ وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا بِالْحُجَّةِ۔ وَاِصَابَةً ذَائِدَةً عَنِ الزَّيْغِ۔ وَعَزِيمَةً قَاهِرَةً عَنْ هَوَى النَّفْسِ۔ وَبَصِيرَةً نُدْرِكُ بِهَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ ۔

الترجمۃ والمطالب اور حق کے ساتھ (طرف) پھر جانے والا دل ہو اور سچائی سے آراستہ زبان ہو اور دلیلوں سے مضبوط گفتگو ہو اور امر حق جو کجروی سے بچانے والا ہو اور خواہشات نفسانی پر غالب آ جانے والا ارادہ اور نورانی بصیرت (یعنی قلب کی روشنی) عطا فرما جس کے ذریعہ سے ہم مرتبہ کو پہچانیں۔

تشریح لغات لہ قلبا قلب کے معنی دل کے ہیں اور چونکہ دل میں خیالات پلٹتے رہتے ہیں اس لیے اس کے معنے پلٹنے کے آجاتے ہیں اور حدیث میں ہے قلب الانسان بین اصبعی الرحمٰن یقلب کیف یشاء اور اسی سے شاعر کا شعر ہے۔

وما سمی الانسانُ الا لانسہٖ ۞ وما القلبُ الا انہ یتقلبُ، قلب کی جمع اقلبُ قلوب آتی ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ قلب اور فؤاد ایک ہے اور قلب کے معنے علم اور روح اور شجاعت کے بھی آجاتے ہیں وفی التنزیل وبلغت القلوب الحناجر ای الارواح وان فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہ قلبٌ ای علم وفہم وتطمئن بہ قلوبہم ای لتثبت بہ شجاعتکم ویزول خوفکم واصلہ قلب الشئ قلباً ای حَوَّلہٗ عن حالتہ از ضرب منہ انقلب بمعنی انصرف ؎ مع، یہ کلمہ ہے جو مصاحبت اور اجتماع پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسم ہے کبھی ساکن اور کبھی منون پڑھا جاتا ہے کقولہم جاؤا معاً وقال الزجاج فی قولہ انا معکم یہاں یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے ؎ الحق مصدر ہے یہ باطل کی ضد ہے بمعنے یقین، انصاف موجود ثابت والجمع حقائق وحقوقٌ وفی التنزیل ولا تلبسوا الحق بالباطل اور حق اور صدق میں فرق اس کے ضد کے اعتبار سے ہے یعنی صدق کی ضد کذب ہے اور حق کی ضد باطل ہے اور بعضوں نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ حق خارج کا مطابق ہوتا ہے اس چیز سے جو ذہن میں ہے اور صدق اس کا عکس ہے واصلہ حق یحقٌ بمعنے ثبت از ضرب وفی التنزیل الحاقۃُ ما الحاقۃ ای القیامۃ اس لیے کہ قیامت یقین سے ثابت ہے اور ثواب کی یہ تعریف ہے ہو الامر الثابت الذی لا یسوغ انکارہ اور بعضوں نے حق اور صدق میں یہ فرق کیا ہے کہ حق کا اطلاق اعتقادیات پر ہوتا ہے اور صدق کا قول پر واللہ اعلم ؎ لسانا قدمر تحقیقہ لسان آلہ نطق یعنی بات کو کہتے ہیں والجمع الُسنٌ والسنۃ ولُسُنٌ ولسانات اور اس کے معنی زبان کے بھی آتے ہیں ؎ متحلیاً یہ حلاوت سے ماخوذ ہوتا ہے تو اس کے معنی شیرینی کے ہوتے ہیں یقال تحلی ای صار ذا حلاوۃ اور کبھی یہ حلیہ سے مشتق ہوتا ہے بمعنی ہیبت ومنہ تحلی بمعنے زینت یقال حُلیتِ المرأۃ حَلیاً۔ وفی التنزیل من حلیہم عجلاً الخ ویحلون فیہا من اساور من ذہب ؎ بالصدق یہ کذب کی نقیض ہے یقال صَدَق یصدق صدقاً وصِدقاً ای نقیض کذب از نصر ویقال صدق فی وعدہ ای انفذہٗ وصدقہ النصیحۃ او المحبۃ ای اخلصہا وصدقہ الحدیث ای انباہٗ بالصدق وصدق فی الحملۃ یعنی اس نے بہادری کا اظہار کیا ؎ نطقا نطق کا اطلاق کلام اور سمجھ اور کلمات کے معلوم کرنے پر کیا جاتا ہے اور عرف میں بولنے کو کہتے ہیں

وفی التنزیل مالکم لاتنطقون یقال نطق نطقاً ومنطقاً ونطوقاً جب کہ وہ آواز اور حروف کے ساتھ زبان سے کلام کرے از ضرب ومنہ الناطق بولنے والا ومنہ المنطق ۸؎ مؤیّداً یہ اید سے مشتق ہے اس کے معنی قوی اور سخت قوت کے ہیں اس کا مصدر تایید ہے وفی التنزیل واذ ایدتک بروح القدس یقال آدیئید ایداً وآداً ای اذا اشتد وصلب از ضرب وفی التنزیل والسماء بنیناها بایدٍ ای بقوۃٍ واذکر عبدنا داؤد ذا الاید ای ذاالقوۃ ولا یؤدہ حفظهما ای لا یثقلہ اور یہ لایؤدُ اَودٌ سے مشتق ہے اس کے معنے بھاری ہونے کے آتے ہیں از نصر ۹؎ بالحجۃ بمعنے برہان دلیل وغلبہ اور دلیل کو حجت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے مقابل پر غالب آجاتا ہے اور اس کی جمع حجج وحجاج آتی ہے از نصر ویقال حاجّہ۔ فحجّہ ای نازعہ فغلب علی وفی التنزیل فللہ الحجۃ البالغۃ وتلک حجتنا ۱۰؎ واصابۃ اس کے اصلی معنی الوصول الی الثواب کے ہیں اور مجرد صاب یصوب صوباً وصیبوبۃ از نصر بمعنی صواب کے پہنچنے کے ہیں اور یہ خطا کی ضد ہے یقال صاب السہم نحو الرمیۃ واصابہ ای اتجہ ولم یخطی ۱۱؎ ذائدۃ بالذال بمعنی دافعۃ دفع کرنے والا و روکنے والا از نصر یقال زدتہ عن کذا ای دفعتہ ومنعتہ اور ایک ذو دقعۃ میں ہے جو خاص معنی کے لیے مستعمل ہے اور ضرب سے آتا ہے اوس کے معنی بڑھ جانے اور زیادہ ہونے کے آتے ہیں ۱۲؎ الزیغ بمعنے حق سے باطل کی طرف پھر جانا اور کج ہونا یقال زاغ یزیغ (از ضرب) زیغا وزیغانا وزیغونۃ ای مال وفی التنزیل مازاغ البصر وما طغی ۱۳؎ عزیمۃ بمعنے موکد ارادہ اور اس کے اصلی معنی حق اور واجب کے بھی آجاتے ہیں والجمع عزمات ۱۴؎ قاہرۃ کے معنے غالب ہو جانے کے آتے ہیں جب کہ اس کے صلہ میں علے آئے یا متعدی بنفسہ ہو اس لیے یہاں عن غلط ہے ے یقال قہرہ قہراً ای غلبہ اور یہ فتح سے آتا ہے وفی التنزیل فاما الیتیم فلا تقہر۔ ہوی بمعنے عشق، محبت، خواہش و مائل ہونا از سمع والجمع اہواءٌ اور امام راغب یہ فرماتے ہیں۔ ہوی کے معنے نفس کا خواہش کی طرف مائل ہونا اور ہوی یہوی ہویاً بالضم کے معنے چھیڑنے کے آتے ہیں اور ہویاً بالفتح کے معنے اترنے کے آتے ہیں۔ اور بعضوں نے اس کا عکس کر دیا ہے اور ہُوِیّاً کے معنے تیز رفتاری کے بھی آتے ہیں وفی التنزیل فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم نفس بمعنی روح۔ خون۔ جسم وعظمت وارادہ اور جب اس کے معنے روح کے ہوں گے تو یہ مونث ہوگا اور جب جسم مراد ہوگا۔ تو مذکر ہوگا والجمع انفسٌ ونفوسٌ ۱۵؎ بصیرۃ بصیرت اور بصر میں بعضوں نے فرق کیا ہے بصیرت تو قلب کا فعل ہے اور بصر حاسہ کا فعل ہے والجمع بصائر از کرم وفی التنزیل بصرت بمالم یبصروا بہ ویقال ابصرت بالعین وبَصُرتُ بَصَراً اور بَصارۃً جب کہ اس کو قلب سے دیکھے ۱۶؎ ندرک از افعال اور ادراک مصدر بمعنی پالینا یقال ادرک المسئلۃ جب کہ وہ اس کو جان لے وادرک الشئ ببصرہ جب کہ اوس کو دیکھے اس کے معنے پیچھے سے پکڑ لینے اور میوہ پک جانے کے بھی معنی آتے ہیں ۱۷؎ عرفان علم اور معرفت کے معنے میں آتا ہے بعضوں نے فرق بیان کیا ہے علم کہا کرتے ہیں کلیات کے جاننے کو اور معرفت جزئیات کے جاننے کو از ضرب وقال بعضہم انّ العرفان والمعرفۃ ادراک الشئ بتفکر وتدبر یا ثرہ اور یہ علم سے خاص ہے اور اس کی ضد انکار ہے یقال فلان یعرف اللہ ولا یقال یعلم اللہ لانہ تعالیٰ یدرک باثارہ لا بذاتہ وفی التنزیل فلما جاءہم ماعرفوا فعرفہم وہم لہ منکرون اور علم کی ضد جہل بھی ہے ومنہ المعروف والمعارف ۱۸؎ القدر بمعنے مبلغ شئ وطاقت وعزت وبزرگی ووقار ومرتبہ اور کسی چیز کا دوسری چیز کے بغیر کمی زیادتی کے بالکل برابر ہونا از ضرب یقال قدر قدراً جب کہ وہ مرتبہ کو پہچانے وفی التنزیل قد جعل اللہ لکل شئ قدراً۔

وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ إِلَى الدِّرَايَةِ۔ وَتَعْضُدَنَا بِالْإِعَانَةِ عَلَى الْإِبَانَةِ وَتَعْصِمَنَا مِنَ

الْغَوَايَةِ فِي الرِّوَايَةِ۔ وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاهَةِ فِي الْفُكَاهَةِ۔

الترجمۃ والمطالب اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ علم اور سمجھ کا راستہ دکھا کر ہماری (امداد) اور مشکلات دور کرنے میں سہارا دے کر تو ہماری مدد کر اور ہمیں روایت (پچھلی باتیں دھراتے) میں گمراہ ہونے سے بچا اور ہم کو مزاح میں جہالت پر اتر آنے سے تو روک۔

تشریح لغات لہ تسعدنا از باب افعال اسعاد اس کا مصدر بمعنی موافقت کرنا و مدد کرنا اور اس کے معنی سعید بنانے کے بھی آتے ہیں یقال اسعدتہ ای وافقتہٗ و اعنتہٗ وجعلتہ سعیدًا والمساعدۃ المعاونۃ فیمایظن بہ سعادۃ والسعادۃ معاونۃ الامور الآلہیۃ للانسان علے نیل الخیر اور سعادت کی ضد شقاوت ہے از سمع وفی التنزیل فمنہم شقی وسعید اور فتح سے اس کے معنی بابرکت ہونے کے آتے ہیں۔ یقال سعد سعدًا وسعودًا جب کہ وہ بابرکت ہو ؂ بالہدایۃ بمعنے ہدایت کرنا اور کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے اور یہ ضلالت کی ضد ہے اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے۔ جیسے اہدنا الصراط المستقیم و ہدیناہ النجدین اور یہ کبھی لام کے ذریعہ سے متعدی ہوتا ہے جیسے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وقل اللہ یہدی للحق اور کبھی الیٰ کے ذریعہ سے متعدی ہوتا ہے جیسے اہدنا الی سواء الصراط از ضرب ؂ الدرایۃ بمعنے جاننا اور تکلف ومشقت سے جاننا درایت اور فہم میں تھوڑا سا فرق ہے درایت خاص ہے اور فہم عام درایت ملکہ سمجھ کو کہتے ہیں اور فہم ایک بات کے سمجھنے کو اور درایت کا اطلاق اللہ کے علم پر جائز نہیں ہے یقال دری الشئ وبالشئ دریًا ودرایۃً ودریۃً دور یانًا جب کہ وہ جانے از ضرب وفی التنزیل وان ادری لعلہٗ فتنۃ لکم وماکنت تدری ماالکتاب وماادراک ماالیلۃ القدر ؂ تعضدنا یہ عضد سے مشتق ہے بمعنی بازو از نصر بمعنی اعانت و مدد کرنا یقال عضدہ عضدًا ای اعانہ ؂ بالاعانۃ یہ مصدر ہے بمعنی مدد کرنا یقال اعانہ علی الشئ یعنی اوس نے مدد کی از نصر وفی التنزیل فاعینونی بقوۃ واعانہ علیہ قوم آخرون اور استعانت کے معنے مدد چاہنے کے آتے ہیں واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ ؂ ابانۃ یہ مصدر ہے بمعنے بیان کرنا و وضاحت کرنا یقال ابان الشئ ای اوضحہ از افعال ؂ تعصمنا یہ عصمت سے ماخوذ ہے بمعنے بچانا و محفوظ رکھنا یقال عصمہٗ عصمًا ای منعہ وحفظہ از ضرب وفی التنزیل سآوی الی جبل یعصمنی من الماء ؂ غوایۃ یہ مصدر ہے بمعنی گمراہی غوایت اور غباوت میں فرق ہے غوایت کہتے ہیں سمجھ ہو مگر ٹیڑھی ہوا اور غباوت کہا کرتے ہیں جس میں سرے سے سمجھ ہی نہ ہو از ضرب وسمع وفی التنزیل وعصٰی آدم ربہ فغوٰی ای جہل وقیل خاب وقیل فسد عنہ یقال غوی غیًا غوایۃ ای ضل وہلک وخاب واغواہ ای اضلہ ؂ الروایۃ روایت کے یہ معنی ہیں نقل الکلام عن المروی عنہ الی المروی علیہ اور کبھی اس کے معنی کلام کے بھی آجاتے ہیں از ضرب یقال روی یروی روایۃً بمعنے کلام نقل کرنا ورد ے الحدیث یعنی حدیث نقل کی ؂ تصرفنا صرف اس کا مصدر ہے از ضرب بمعنی رد کرنا ودفع کرنا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا وفی التنزیل ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبہم ؂ السفاہۃ بمعنے جہالت کے ساتھ بیوقوفی و بمعنے بداخلاقی و جہالت از سمع یقال سفہ یسفہ سفہًا بمعنے جہالت کے ساتھ اس نے بیوقوفی کی وفی التنزیل ولا تؤتوا السفہاء اموالکم اور سفیہ کے معنے بداخلاق اور بیوقوف کے ہیں والجمع سفاہ وسفہاءٗ اور نصر سے اس کے معنے ذلیل اور حقیر کرنے کے بھی آتے ہیں یقال سفہ سفہا جب کہ اوس کو ذلیل اور حقیر کرے اور کرم سے اس کے معنی جاہل اور سفیہ ہونے کے آتے ہیں یقال سفہ سفاہۃً وسفاہًا جب کہ وہ جاہل اور سفیہ ہو ؂ الفکاہۃ بمعنی مذاق، ہنسی، دل لگی، خوش طبعی

فکاہت اورظرافت میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے فکاہت کہا کرتے ہیں مزے کی باتیں کرنا خواہ اوس سے نفع ہو یا نہ ہو بخلاف ظرافت کے اس میں نفع ہو اور علم کی بات ہو وفی التنزیل فظلتم تفکھون ای تعاطون ای تعاطون الفکاہتہ وقیل تتناولون الفاکہتہ یقال نکہ الرجل فکہا دفکاہتہ ای کان طیب النفس مزاحاً ضحوکاً مضحکاً از سمع ویقال فلان من افکہ الناس۔ یعنی بہت زیادہ مزاح کرنیوالا

حَتّٰی نَأمَنَ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ۔ وَنُكْفٰی غَوَائِلَ الزَّخْرَفَةِ۔ فَلَا نَرِدَ مَوْرِدَ مَأْثَمَةٍ۔ وَلَا نَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ۔ وَلَا نُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَلَا مَعْتَبَةٍ۔ وَلَا نُلْجَأَ اِلٰی مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ۔

الترجمۃ والمطالب یہاں تک کہ ہم زبان کی تراشی ہوئی (بیہودہ گوئی) اور چکنی چپڑی باتوں کے شر سے ہم محفوظ رکھے جائیں پس نہ تو ہم گناہ کی جگہ اتریں اور نہ ہم پشیمانی کی جگہ کھڑے ہوں نہ ہم بدانجامی اور خفگی کے ساتھ ماخوذ ہوں اور نہ ہم کو بے سوچے سمجھے کوئی بات کہہ کر اوس کے عذر کرنے کی ضرورت واقع ہو۔

تشریح لغات ۱؎ نامن یہ امن سے ماخوذ ہے بمعنی مطمئن و بے خوف ہونا یقال امن اَمْناً واَمْناً واماناً وامانۃً بمعنے مطمئن و بے خوف ہوا از سمع اور ایک امانت ہے جو خیانت کی ضد ہے وہ کرم سے آتا ہے اور ایک ایمان ہے جو کفر کی ضد ہے ۲؎ حصائد یہ حصیدۃ کی جمع ہے وہ کھیتی جو کاٹی جائے

اور حصائد السنۃ سے مراد وہ برا کلام ہے جو غیر شخص کے بارے میں کہا جائے از ضرب ونصر ویقال احتصد الزرع جب کہ درانتی وغیرہ سے اوس کو کاٹے ۳؎ نکفے اس کا مصدر کفایت آتا ہے از ضرب بمعنی کافی ہونا ۴؎ غوائل یہ غائلۃٌ کی جمع ہے بمعنی حادثہ اور ہلاک کرنے والی مصیبت واصلہ، غالہٗ غولاً ای اہلکہ من حیث لا یدری از نصر یعنی اچانک اور غفلت سے جبکہ کسی کو قتل کر دے ۵؎ الزخرفۃ بمعنے کلام کو جھوٹ سے مزین کرنا اور خوف سے ماخوذ ہے جس کے معنے سونے کے ہیں اور چونکہ سونے میں زینت ہوتی ہے اس لیے اب اس کے معنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنے کے ہو گئے ہیں وفی التنزیل حتیٰ اذا اخذت الارض زخرفہا ای زینتہا بالانوار ۶؎ فلا نرد یہ ورود سے مشتق ہے ورود کے معنی وارد ہونا اترنا اور پانی پینے کے لیے گھاٹ پر پہنچنا اور ورود کا مقابل صدور ہے جس کے معنے گھاٹ پر سے لوٹنے کے ہیں از ضرب یقال ورد یرِدُ وروداً بمعنی پانی پر آنا ۷؎ مورد بمعنے جائے ورود اور پانی کا گھاٹ اور پانی کا راستہ والجمع موارد وفی التنزیل فلما ورد ماء مدین۔ وفی الحدیث اتقوا لبراز فی الموارد ای الطرق ۸؎ ماثم بمعنے گناہ وخطا جس کا کرنا درست نہ ہو اور اثم بمعنے گناہ والجمع آثام اور ماثم کی جمع ماثِم آتی ہے واصلہٗ اِثْمَ اِثْماً واثاماً ماثماً ای فعل مالایحل فعلہ از سمع۔ اثم اور عقاب میں تھوڑا سا فرق ہے اثم وہ ہے۔ جو برا کام انسان کرے اور عقاب وہ ہے جو برا کام انسان کرے اور اس میں گناہ بھی ہو اور یہ گناہ اوس سے کبھی قصداً ہو جاتا ہے اور کبھی سہواً ۹؎ ولا نقف وقوف اس کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا رکنا اور یہ جلوس کی ضد ہے از ضرب اور یہ لازم اور

متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی سکون حاصل کرنے کے بھی آتے ہیں اور فقہاء کے نزدیک اس کے معنی اور آتے ہیں اور اسی طرح عروض والوں کی اصطلاح میں وقف کے اور معنے آتے ہیں یقال وقف وقفاً و وقوفاً بمعنے وہ ٹھیرا ومنہ الموقف بمعنے ٹھیرنے کی جگہ و فی التنزیل وقفوھم انھم مسئولون ۹ مندمۃ ندامت کے معنے پشیمان ہونا افسوس کرنا توبہ کرنا اور اس کے معنے رائے کے بدلنے کی وجہ سے افسوس کرنے کے بھی آتے ہیں یقال ندم علی الشئی ندماً و ندامۃً جب کہ وہ پشیمان ہوا اور افسوس کرے از سمع ۱۰ مندمۃ کے معنے وہ چیز جو پشیمانی میں مبتلا کرے و فی التنزیل فاصبح من النادمین ۱۱ ولا ترھق یہ ارہاق سے مشتق ہے بمعنے تکلیف مالا یطاق کے ہیں اور اس کے معنی بیوقوف ہونے اور برا فعل کرنے اور ظلم کرنے کے آتے ہیں۔ و فی التنزیل فلا یخاف بخسا ولا رھقا ای ظلماً یقال رھقہ رھقا ای غشیہ از سمع و فی التنزیل لا یرھق وجوھھم قتر ولا ذلۃ و فی التنزیل فزادوھم رھقاً ای سفھاً و طغیاناً ۱۲ بتبعۃ بمعنے برے انجام والجمع تبعات از سمع یقال تبعتہ تبعاً و تباعاً و تباعۃً ای تفوت اثرہ یعنی کسی کے ساتھ چلنا اور تابعدار ہونا و فی التنزیل فمن تبع ھدای ۱۳ معتبۃ بمعنے غصہ و عتاب یقال عتب عتباً و عتاباً و معتبۃ یعنی اوس نے اوس پر غصہ کیا از ضرب و نصر ۱۴ ولا تلجا اس کا مصدر الجاء ہے بمعنے مجبور کرنا مضطر کرنا یقال الجاء الیہ لجاء از فتح ای لاذ الیہ واعتصم بہ واعتضد بہ والجاء ہ الی کذا ای اضطرہ الیہ معذرۃ یہ عذر سے مشتق ہے بمعنے ہی الحجۃ التی یعتذر بہا بمعنے عذر کرنا والجمع معاذیر و فی التنزیل ولو القیٰ معاذیرہ عذر وہ ہے جو انسان اپنے قصور کا اقرار کرے جس سے اس کی غلطی معاف ہو جائے اس عذر کی تین قسمیں ہیں یا تو وہ یہ کہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا یا اس کے کرنے کی وجہ بتلائے یا یہ کہے کہ میں نے کیا اب میں نہیں کروں گا یہ تیسری صورت توبہ کی ہے پس ہر توبہ عذر ہو سکتا ہے اور اس کا عکس نہیں۔ یقال اعتذرت ای اتیت بعذرۃ و عذرتہ عذراً او معذرۃ ای قبلت عذرہ از ضرب و فی التنزیل یعتذرون الیکم یہ بادرۃ یہ اصل میں صفت ہے اس میں اسمیت کی تغلیب و صفیت پر ہو گئی وہ کلام جو انسان غصہ کی حالت میں زبان سے بے اختیاری میں کہے یقال بدرت الیہ و بادرت ای اسرعت از نصر و فی التنزیل لا تا کلوا اسرافاً و بداراً ای مسارعۃ اور بادرۃ کی جمع بوادر آتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ حَقِّقْ لَنَا ھٰذِہِ الْمُنْیَۃَ۔ وَاَنِلْنَا ھٰذِہِ الْبُغْیَۃَ۔ وَلَا تُضْحِنَا عَنْ ظِلِّکَ السَّابِغِ وَلَا تَجْعَلْنَا مُضْغَۃً لِلْمَاضِغِ۔ فَقَدْ مَدَدْنَا اِلَیْکَ یَدَ الْمَسْئَلَۃِ۔ وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِکَانَۃِ لَکَ وَالْمَسْکَنَۃِ۔

الترجمۃ والمطالب اے خدا تعالیٰ تو ہماری یہ آرزو پوری کر اور ہمارا یہ مطلب پورا کر اور اپنے ہر چیز پر اپنے چھائے ہوئے سائے سے تو ہمیں جدا نہ کر۔ اور چبانے والے (حاسد) کے واسطے ہم کو گوشت کا ٹکڑا (باعث حسد) نہ بنا ہم تیری طرف سوال کا ہاتھ بڑھائے ہوئے ہیں اور ہم تیرے سامنے اپنی عاجزی اور بیچارگی کا اقرار کر چکے ہیں۔

تشریح لغات

۱ے اللہم اس کی تحقیق کی جا چکی ہے پھر اللہم کی تکرار کی گئی ہے یہ ندا پر بھی مستعمل ہوتا ہے اور تمکین الجواب فی نفس السامع کے موقع کے لیے بھی آتا ہے اور استثنا وامر عجیب کے لیے بھی ای اللہم ان یکون ہذا ۲ے فحقق ہیں فا فصیحتہ ہے اور یہاں شرط محذوف ہے ای اللہم ان کان ہذا ہو الحق الخ ۳ے البنیۃ بمعنے آرزو وہی ما تمنیٰ الرجل والجمع مُنیٰ والامنیۃ الصورۃ الحاصلۃ فی النفس من الشیٔ والجمع امانی از ضرب اور بعضوں نے مُنیۃ اور اُمنیۃ میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ مُنیۃ چھوٹی باتوں کو اور امنیۃ بڑی باتوں کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۴ے انلنا انالۃ اس کا مصدر ہے اور یہ نَالَ ینال سے ماخوذ ہے اس کا مصدر نیل ہے یہ یائی ہے از ضرب بمعنے دینا و پانا یا یہ نَوَلۃ سے ماخوذ ہے بمعنے عطاء جید بنا۔ یقال نلت الشیٔ نیلا و نالاً و نالۃ فانلتہ ایاہ و انلت لہ وفی التنزیل وہموا بما لم ینالوا ولن ینال اللہ لحومہا ولا دِمائُہا۔ ولا ینالون من عدو نیلاً ۵ے البغیۃ بمعنے حاجت، مقصود۔ مطلوب از ضرب یقال بغے یبغی بغاء بغیاً و بُغیٰ و بغیۃ و بغیۃ یعنی اس کو طلب کیا۔ بغی کی دو قسمیں ہیں ایک بغی محمود ہے عدل کا احسان کی طرف تجاوز کرنا اور فرض کا نفل کی طرف تجاوز کرنا اور دوسری قسم بغی مذموم ہے حق کا باطل کی طرف تجاوز کرنا وفی التنزیل یبغون فی الارض بغیر الحق تو یہاں بغی کو بغیر الحق کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور بغی کبھی بغیر صلہ کے بھی آتا ہے اور کبھی صلہ سے اور کبھی علے بھی اس کے صلہ میں آتا ہے ۶ے ولا تفضحنا یہ افضح یفضح سے جو فضح سے مشتق ہے بمعنے زائل کرنا اس کے بعد کبھی عن نہیں آتا ہے اور اگر آتا ہے تو اس کے اندر تضمین ہو جاتی ہے یقال ضحے ضحواً و ضحوّاً و ضحیّاً ای ابرز الشمس واصابتہ الشمس یعنی ظاہر ہونا اور دھوپ میں آنا و ضحا الامر ای بدا و ظہر و ضحی ضحےً و ضحاءً ای اصابہ الشمس و برز للشمس از سمع وفی التنزیل انک لا تظمأ فیہا و لا تضحےٰ۔ والشمس و ضحاہا۔ والاعشیّۃ او ضحاہا ومنہ الضحے اس وقت کہ سورج نکلے ومنہ الضحاء چاشت کا وقت ۷ے ظلک ظل۔ بمعنے سایہ۔ والجمع اظلالٌ و ظلالٌ و ظللٌ و ظلولٌ وفی التنزیل یتفیّؤ ظلالہ و ظللٌ من النار و ظلالہم بالغدو والاصال ظل اور فیٔ میں فرق ہے ظل وہ سایہ جو گھٹتا اور بڑھتا ہو اور فیٔ اصل سایہ کو کہتے ہیں وقال بعضہم الظل ما کان قبل الشمس ضد الضحے والفیٔ بعد الزوال۔ یقال ظلُّ الجنۃ ولا یقال فیہا لان الشمس لا تعاقب ظلہا۔ وظلّ یظلّ از سمع ظلالہ جبکہ سایہ کرے ۸ے السابغ والجمع سوابغ از نصر یقال اسبغ اللہ علیہ النعمۃ یعنی تمام کی سابغ بمعنے کامل اور پورا ۹ے ولا تجعلنا از فتح جعل بمعنے کام کرنا اور جعل کے معنے خلق کے بھی آتے ہیں جیسے الحمد للہ الذی جعل کل شیٔ ای خلق کل شیٔ اور اس کے معنے اعتقاد کے بھی آتے ہیں تو یہ اس وقت متعدی بدو مفعول ہوتا ہے جیسے وجعلوا الملٰئکۃ الذین ہم عباد الرحمٰن الخ اور وضع اور اعطے کی معنی میں بھی آتا ہے جیسے واجعل لی لسان صدق مُضغۃٌ گوشت وغیرہ کا ٹکڑا جو دانت سے چبایا جائے وفی التنزیل فخلقنا العلقۃ مضغۃً والجمع مضغ از فتح و نصر ۱۰ے مدد کرنا اس کا مصدر مدٌّ ہے۔ از نصر یقال مدّ یمدّ مدّاً جب کہ وہ ہاتھ بڑھائے یقال مدّ یدہ و مدّ اللہ عمرہ اللہ اس کی عمر دراز کرے اور مدّ کا استعمال زیادہ تر مکروہ میں ہوتا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے نمدّ لہ من العذاب مدّاً و یمدہم فی طغیانہم یعمہون ۱۱ے ید بمعنے ہاتھ وقال ابو اسحاق الید من اطراف الاصابع الی الکف اور یہ مؤنث ہے اس کا لام کلمہ محذوف ہے اور یہ اصل میں یدیٌ تھا اس کی جمع ایدٍ و یدیٌّ آتی ہے اور اس کے معنے احسان کے بھی آتے ہیں تو اس کی جمع اَیادی آتی ہے اور ایادی یہ جمع کی جمع ہے ۱۲ے المسئلۃ یہ سوال سے مشتق ہے از فتح یقال سال یسال سؤالاً و مسئلۃً جب کہ وہ سوال کرے اور مانگے اور مسئلہ کی جمع مسائل آتی ہے اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور دو مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے جیسے سالتُ اللہ نعمۃً اور یہ جب استخبار کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے تو مفعول اول کی طرف بنفسہ

اور ثانی کی طرف عن کے ذریعہ سے متعدی ہوتا ہے جیسے سالتہ عن حالہ اور کبھی اس میں ہمزہ حذف ہوجاتا ہے جیسے سال یسال خاف یخاف کی طرح ومنہ السائل بمعنے بھکاری فقیر، مانگنے والا و بخشش طلب کرنے والا اور سائل کی جمع سائلون آتی ہے فی التنزیل سأل سائل الخ ؎ نجعنا۔ نجع یبخع فتح بمعنے ذلیل ہونا اور سمع سے آتا ہے تو اس کے معنے عاجزی سے اقرار کرنے کے ہوتے ہیں یقال نجع نجعتہ ای اقر، ونجع نفسہ ای قتل نفسہ وفی التنزیل فلعلک باخع نفسک علی آثارہم ؎ بالاستکانۃ اس کے معنے عاجزی اور ذلت کے ہیں۔ اور یہ استفعال کے وزن پر ہے اس کی اصل کو ن ہے یعنی کان یکون کونا معنے وجداز نصر یقال استکان ای ذلّ وخضع اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اس کی اصل کین ہے اور کین کے معنے لحم الفرج کے ہیں ای صار مثلاً فی الحقارۃ والتذلل اور بعض یہ فرماتے ہیں اس کی اصل سکون ہے اور استکان افتعال کے وزن پر ہے وفی التنزیل فما ضعفوا وما استکانوا۔ والمسکنۃ بمعنے فقر، و ذلت وضعف و بیچارگی یقال سکن وسکن سکونۃ ای صار مسکیناً از نصر و کرم وفی التنزیل ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ۔

وَاسْتَنْزِلْنَا كَرَمَكَ الْجَمَّ. وَفَضْلَكَ الَّذِيْ عَمَّ. بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ. وَالشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ. الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ وَاَعْلَيْتَ دَرَجَتَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔

الترجمۃ والمطالب اور ہم تیری بے انتہا بخشش اور تیری عام بزرگی کے نزول سے پہلے تو ہم اپنی عاجزی طلب اور امید کی پونجی (کا اظہار کرتے ہیں) پھر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم خواستگار ہیں جو آپ سب انسانوں کے سردار ہیں اور میدان حشر میں ایسی شفاعت کرنے والے ہیں کہ جن کی شفاعت مقبول ہوچکی ہے جن کی ذات گرامی پر حضرت انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ تو نے ختم کر دیا ہے اور جن کا تو مرتبہ اور درجہ علیین میں بلند کر چکا ہے۔

تشریح لغات ؎ استنزلنا استنزال اس کا مصدر ہے اس میں س ت طلب کے لیے ہے اوپر سے نیچے آنا اور اس کے معنے مطلق آنے کے بھی آتے ہیں اس کا مجرد نزول ہے از ضرب بمعنے اترنا یقال نزل بہ الحق یعنی نازل ہوا۔ ونزل فلان عن الحق یعنی اس نے چھوڑ دیا وانزل اللہ کلامہ علی انبیائہ یعنی اللہ نے وحی بھیجی اور اس کی معنے زکام کے بھی آتے ہیں یقال نزل الرجل نزلۃ ای اصابہ زکام از سمع ؎ کرم بمعنے سخاوت از کرم یقال کرم کرماً وکرامۃً یعنی اس نے سخاوت کی اور یہ لوم کی ضد ہے ومنہ الکریم یہ خدا کا نام ہے ای صاحب کرم ویقال رجل کریم یعنی سخی آدمی اور صاحب تبریزی نے کرم کے لیے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ کرم ایسا وصف ہے جیسے پانی کے لیے عذوبۃ (میٹھا پن) ہونا کریم اس کو کہتے ہیں جس میں سب اوصاف موجود ہوں وہ باخلق ہو۔۔۔ اور خوش طبع ہو وغیرہ ؎ جم بمعنے کثیر یہ صفت کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور مصدر بھی والجمع جمام وجموم۔ فی التنزیل وتحبون المال حباً جماً۔ یقال جم المار جموماً ای جمع بکثرۃ از نصر وضرب ؎ فضل یہ مصدر ہے از نصر وسمع بمعنے بزرگی۔ واحسان وبڑائی۔ والجمع افضال ؎ عم از نصر یہ خصوص کی ضد ہے عموم اس کا مصدر ہے)

بمعنے عام ہونا یقال عمّ المطرُ الارض یعنی بارش عام ہوگئی وجاء القوم عامۃً یعنی تمام قوم آئی وعمّ الشیٔ عموماً ای شمل الجماعۃ اور اس کے معنے بہت ہونے کے اور دستار باندھنے کے بھی آتے ہیں ۵؎ بضراعۃ یہ مصدر ہے۔ بمعنے عاجزی کرنا دگڑ گڑانا یقال ضرع لہ والیہ ضراعۃً اذا اذلّ وخضع وسالہ ان یعطیہ وفی التنزیل فلولا اذ جاءہم بأسنا تضرّعوا۔ وادعوا ربّکم تضرّعًا و خفیۃ از فتح۔ ۶؎ الطلب ایک چیز کو تلاش کرنا اور ڈھونڈنا از نصر۔ یقال طلب الشیٔ طلباً اس نے ڈھونڈا اور اس کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا وطلب الیہ اس کی طرف رغبت کی منہ الطالب والمطلوب اور طلبٌ کے معنے بہت تلاش کرنے کے ہیں ۸؎ بضاعۃ مال کا وہ حصہ جو تجارت کے واسطے ہو۔ سرمایہ۔ پونجی وفی التنزیل وجئنا ببضاعۃٍ مزجاۃٍ والجمع بضائع یقال استبضع ای اتخذ البضاعۃ اور بضع کے اصلی معنے قطع کرنے کے ہیں یقال بضع الشیٔ فابضعُ ای قطعہ فانقطع از فتح۔ ۹؎ الامل بمعنے امید والجمع آمالٌ یقال آملہٗ وَاَمَلہٗ ای جاہٗ وتمناہ والمصدر الامل از نصر ثم یہ حرف عطف ہے اور یہ ترتیب مع التراخی کے لیے ہے اور کبھی ثُمّ بھی کر لیتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں تا لاحق کر دیتے ہیں اور صاحب تبریزی نے فرق کیا ہے جب تا نہیں ہوتی تو یہ بین المفردین پر داخل ہوتا ہے ورنہ نہیں ۱۰؎ بالتوسل یہ مصدر ہے بمعنے وسیلہ پکڑنا۔ یقال وَسَلَ وسیلۃً وتُوَسّلَ وَ وسّلَ الی اللہ بعمَلٍ یعنی اس نے ایسا عمل کیا جس سے اُس نے خدا کا تقرب حاصل کیا والوسیلۃ ما یتقرب بہ الی الغیر والجمع وُسُلٌ ووسائل ووسل بمحمدٌ یہ حمد سے ماخوذ ہے اور یہ مبالغہ کے لیے ہے محمدٌ بمعنے ستودہ شد لیکن محمدؐ پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سب اسمائے مشتقہ پر الف لام داخل ہوتا ہے۔ محمدؐ کے یہ معنے ہیں جس میں اچھی خصلتیں زیادہ ہوں آپ کا نام نام محمدؐ ہے اور حامد اور احمد اور حمید اور حماد اور حمد ہے ۱۱؎ سیّد بمعنے سردار والجمع سادۃ یقال سادہم سوْدًا وسُوْدُدًا و سِیَادۃً وسیدودۃً ای صار سیدہم از نصر وفی التنزیل والفیا سیدہا لدے الباب وانا اطعنا سادتنا و یقال سادقومہ جبکہ وہ قوم کا سردار اور حاکم ہو جائے ۱۲؎ البشر بمعنے مخلوق (یعنی انسان) اس کا اطلاق مذکر اور مؤنث اور واحد جمع سب پر ہوتا ہے اور یہ لبشرۃ سے مشتق ہے جس کے معنے ظاہر جلد کے ہیں از نصر والجمع البشارُ وفی التنزیل انؤمن لبشرین مثلنا۔ ۱۳؎ الشفیع بمعنے شفاعت کرنے والا وسفارش کرنے والا یقال شفع لہ شفاعۃً یعنی اس کی شفاعت کی والجمع شُفَعَاءُ وفی التنزیل من یشفع شفاعۃ حسنۃً اور مشفع اسم مفعول کا صیغہ جس کی شفاعت قبول کی جائے۔ از فتح یقال شفع بفلان اور شفع فیہ الی زید ای طلب من زید ان یعاونہ وشفع علیہ بالعداوۃ ای اعان علیہ والمصدر الشفاعۃ از باب فتح۔ اور حدیث میں ہے اشفع یا محمدؐ تشفع یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی یہ میدانِ حشر کا واقعہ ہے ۱۴؎ المحشر بفتح الشین وکسر الشین اکٹھا ہونے کی جگہ۔ میدانِ قیامت۔ از ضرب ونصر یقال حشر الناس لوگوں کو جمع کیا۔ وفی التنزیل وحشر لسلیمان جنودہ اور حاشر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی ہے ۱۵؎ ختمت ختم مصدر از ضرب بمعنے آخر کو پہونچا دینا و بمعنے مہر لگانا و بمعنے فارغ ہونا یقال ختم الشیٔ ای بلغ آخرہ وفی التنزیل خاتم النبیینؐ ای آخرہم وختم علے الشئے ای طبع۔ وختم الکتاب یعنی کتاب سب پڑھ لی وفی التنزیل ختم اللہ علے قلوبہم ۱۶؎ النبیین۔ نبی بمعنے خبر دینے والا اور الہام آلٰہی کے ذریعہ پوشیدہ اور آئندہ امور کی خبر دینے والا۔ اس میں دوؔ قول ہیں بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ مہموز ہے نباء سے ماخوذ ہے بمعنے خبر اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا جیسے بریۃ اور ذریۃ میں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ ناقص وادی ہے اور یہ نبوۃ یا بنادۃ سے ماخوذ ہے بمعنے بلندی۔ یقال بنا والشیٔ ای ارتفع

اور نبی کی۔ جمع انبیاءؑ اور نباء (فقہار کے وزن پر) آتی ہے ؎۱۸ اعلیت اس کا مصدر اعلاءٌ ہے بمعنے بلند کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال علا یعلو علواً فی المکان اور سمع سیمع سے یقال عَلِی یعلی علا۔۔۔۔ یہ سفل کی ضد ہے اور بعضوں نے یہ بیان کیا ہے کہ علا عام ہے اسس کا استعمال محمود اور مذموم دونوں میں ہوتا ہے اور علی کا استعمال فقط محمود میں ہوتا ہے وفی التنزیل ان فرعون عَلا فی الارض وتعالٰی فی الارض فاستکبر وا وکانوا قوماً عالین اور علیٌ علاءٌ سے یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انہ ہو العلی الکبیر اور عَلِیؓ کی جمع عِلیَۃٌ مثل صبیۃٌ آتی ہے ؎۱۸ درجۃ بمعنے مرتبہ والجمع درجاتٌ ودرجٌ اور اس کے معنے سیڑھی اور طبقہ کے بھی آتے ہیں اور سمع سے آتا ہے یقال درج یدرج درجاً یعنی وہ بلند مرتبہ ہوا۔ داز نصر وضرب یقال دَرج درجاناً یعنی وہ درجوں پر چڑھا وفی التنزیل وللرجال علیھن درجۃٌ ؎۱۹ علیین یہ جنت میں ایک اچھے مقام کا نام ہے۔ جیسے کہ دوزخ میں سجین برے مقام کا نام ہے یا وہ دفتر ہے جہاں نیکوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں یا وہ طبقہ جس میں اچھے لوگ ہیں اور یہ عِلّیَۃٌ کی۔ جمع علیین ہے۔

وَوَصَفْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ الْمُبِيْنِ. فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ. وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الْهَادِيْنَ. وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ شَادُوا الدِّيْنَ.

الترجمۃ والمطالب

اور جس کی تو نے تعریف اپنی کتاب مُبین (قرآن شریف) میں کی ہے اور اے خدا تو سب سے زیادہ سچ کہنے والا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تم کو سارے عالم (جہان) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ آنحضرتؐ پر اور آپ کی رہنما آل اور ان اصحاب پر جنہوں نے دین کو محکم اور مضبوط کیا ہے۔ تو اپنی رحمت نازل فرما۔

تشریح لغات

؎۱ وصفتہ وصف یصف از ضرب اس کا مصدر وصف اور صفت آتا ہے بمعنے صفت بیان کرنا اور بیان کرنا وصف اور صفت میں فرق ہے وصف ما قام بالواصف کو کہتے ہیں اور صفت مَا قام بالموصوف کو وفی التنزیل سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون۔ وربنا الرحمٰن المستعان علی ما تصفون ؎۲ کتابٌ یہ فعال کے وزن پر ہے اور فعالٌ اکثر مفعول کے معنے میں آتا ہے جیسے امام بمعنے ما یقتدیٰ یہ اسی طرح کتاب معنے میں مکتوب کے ہے والجمع کتبٌ وکُتُبٌ وفی التنزیل والطور وکتاب مسطور یقال کتب کتابۃً ای صَوّرَ فیہ اللفظ وفی التنزیل فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ویقال کتب بمعنے اوجب کما فی التنزیل کتب علیکم الصیام از نصر ؎۳ المبین ابانت مصدر بمعنے بیان کرنا وظاہر کرنا از افعال یقال ابان الشئ ای اظہرہ واوضحہ وقطعہ وفصلہ وابان الشئُ ای اتضح اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ؎۴ فقلت اسس کا مصدر قول ہے بمعنے کہنا از نصر یقال قال یقول قولاً وقالاً وقیلاً ومقالۃً اذا تکلم وتلفظ۔ قول عام ہے اس کا استعمال خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے۔ اور قیل اور قال کا استعمال خاص کر شر میں ہوتا ہے۔ اور قال روایت کے معنے میں آتا ہے جیسے قال عنہ ای رویٰ اور اعتقاد کے معنے میں آتا ہے جیسے وقالوا انا للہ ای اعتقدوا اور افتراء کے معنے میں آتا ہے جیسے و یقولون علی اللہ الکذبَ ای یفترون اور قال اَلْہَمَ کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے قلنا یاذا القرنین ای الہمنا اور قالَ سَخّرَ کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قلنا یانار کُونی برداً وسلاما

علےٰ ابراہیم اور تصور کے معنے بھی آتا ہے جیسے قال لنفسہ ای تصوّر۔ اور اس کا مصدر قیلولت بھی آتا ہے تو اس وقت یہ یائی ہوگا بمعنے قیلولہ کرنا ۵ القائلین یہ قائل کی جمع ہے اور اس کی جمع قُولٌ اور قُیَّلٌ بھی آتی ہے ۶ وما ارسلنا اس کا مصدر ارسال آتا ہے از افعال بمعنے بھیجنا اور چھوڑنا یقال ارسل القول ای مطلق چھوڑا اور کوئی قید نہیں لگائی وارسل بہ والیہ یعنی اس کو متوجہ کیا۔ ۷ رحمۃ اس کے معنے رقت قلب اور احسان اور مغفرت کے آتے ہیں از سمع ۸ العالمین یہ عالم کی جمع ہے والعالَمْ بالفتح بمعنے الخلق کلہ اور عالم کی جمع عوالم اور عالمون علالم بھی آتی ہے اور بعض عالم کے معنے یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد انس اور جان ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ہے لیکون للعالمین نذیرا اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ انسان اور جنات کے لیے نذیر بنا کر بھیجے گئے۔ ۹ فصل تصلیۃً اس کا مصدر ہے اور یہ ماخوذ صلاء سے ہے جس کے معنے سرین کے ہیں اور چونکہ صلوٰۃ میں تحریک سرین ہوتی ہے اور بعض اس کو صلاء بالمد سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنے گرم پتھر کے ہیں اور بعض صلوٰۃ سے اس کو ماخوذ مانتے ہیں صلوٰۃ کے معنے دعا بالخیر اور تسبیح کے ہیں اور بعض اس کے معنے تعظیم اور تکریم کے فرماتے ہیں اور بعض اس کے معنے پوری تعریف کے کہتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے اُولٰئک علیہم صلوٰتٌ من ربہم ورحمۃ ۱۰ آلہ اس کے استعمال اور لفظ میں اختلاف ہے بعض یہ فرماتے ہیں کہ آل اور اہل ایک لفظ ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اصل میں اوَلٌ تھا اس میں آل کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے اور اہل عام ہے از نصر وضرب ۱۱ واصحابہ یہ صحب کی جمع ہے اور صحب یہ صاحب کی جمع ہے اور صاحب کی جمع صُحبانٌ وصحابٌ آتی ہے اور اصحاب کی جمع اصاحیب آتی ہے وفی التنزیل وما صاحبکم بمجنونٍ ولا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ یقال صحبہ صحبۃً ای عاشرہ از سمع ۱۲ شادوا یہ اجوف یائی ہے از ضرب یہ شید سے مشتق ہے بمعنے گچ وچونہ سے عمارت کو مضبوط کرنا وفی التنزیل وقصر مشید۔ ویقال شاد البناءَ وشیدًا البناء جب کہ وہ اوسکی تعمیر کو بلند کرے اٹھائے۔ ۱۳ الدین بمعنے شریعت۔ وبدلہ۔ وجزا۔ وعادتٌ وحساب، دین کی جمع ادیان آتی ہے یقال دانہ دینا ای جازاہ وفی التنزیل مالک یوم الدین از ضرب ومنہ کما تدین تدان اور یہاں دین سے مراد شریعت اور مذہب دین اسلام ہے۔

وَاجْعَلْنَا لِهَدْيِهٖ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِيْنَ. وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهٖ وَمَحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ. وَبَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ جَرٰى بِبَعْضِ اَنْدِيَةِ الْاَدَبِ الَّذِيْ رَكَدَتْ فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ رِيْحُهٗ. وَخَبَتْ مَصَابِيْحُهٗ

الترجمۃ والمطالب اور ہمکو ان کی اور ان کے آل واصحاب کے طریقے کے اتباع (پیروی) کی توفیق دے اور ہم کو اُن کی اور اُن کے تمام آل واصحاب کی محبت سے نفع بخش بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے اور دعاء کو قبول کرنا تجھے لائق اور سزاوار ہے۔ اور اس کے بعد یہ عرض حال ہے کہ بعض ادبی مجلسوں میں وہ ادب جس کی ہوا آج کل ٹھیری ہوئی ہے اور جس کی شمعیں گل ہو چکی ہیں۔

تشریح لغات ۱ ہدیہ مصدر ہے بمعنے ہدایت والجمع اہدیۃٌ ۲ متبعین اتباع مصدر ہے از باب افتعال بمعنے پیروی کرنا

وفی الحدیث امرنا اتباع الجنائز۔ ۳ؔ وانفعنا نفع مصدر ہے اور یہ ضرر کی ضد ہے بمعنے بہتری نفع وفائدہ از فتح یقال نفع ینفع نفعاً
جب کہ نفع اور فائدہ ہو۔ ونفعہ بکذا جبکہ وہ نفع پہونچائے وانتفع بہ وعنہ یعنی اس نے نفع حاصل کیا اور نافع خداوند تعالیٰ کا نام ہے
یعنی وہ ذات جو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے نفع پہونچائے ومنہ المنفعۃ والجمع منافع ۴ؔ بحبۃ محبت یہ بغض کی نقیض ہے یقال
حبّہٗ حُبّاً وحِبّاً بالضم والکسر یعنی اس نے محبت کی از ضرب ۵ؔ شئی بمعنے وہ چیز جو جانی جاسکے خبر دی جاسکے والجمع اشیاوات واشاوات
واشایا واشارے اور بعض اس کی جمع اشیایا اور اشادہ فرماتے ہیں از فتح وفی التنزیل لا تسأ لوا عن اشیاء وفی الحدیث ماشاء اللہ کان
مالم یشأ لم یکن ۶ؔ بالاجابۃ یہ مصدر ہے بمعنے قبول کرنا از نصر اس کے مصدر یہ بھی آتے ہیں اجاباً اور اجابۃً اور جوبۃً اور جیبۃً وجیابۃً
بمعنے قطع کرنا اور اسی سے جواب ہے چونکہ سوال ختم اور قطع ہو جاتا ہے۔ وفی التنزیل اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۷ؔ جدیر بمعنے
لائق والجمع جدیرون وجُدراء مثل فقہاء یقال جدُر جدارۃ بمعنے لائق ہوا اور اس کا وہ اہل ہوا از کرم۔ ویقالُ جدیر بکذا اولکذا یعنی وہ اس کے
لائق اور اس کے اہل ہے ۸ؔ وبعد اس کے بعد فا ہے یا تو ہم اما کے لیے فالاتے ہیں یا اما مقدر ہے۔ اور یہاں یہ دونوں صورتیں مفقود
ہیں لامحالہ اس کی توجیہ کی جائے گی۔ ای فانہ فی آخر الکتاب، اور بعد یہ قبل کی ضد ہے وفی التنزیل وللہ الامر من قبل ومن بعد ۹ؔ جرے فعل
ماضی از ضرب یقال جری جریاً وجریۃً وجریاناً بمعنے جاری ہونا رواں ہونا۔ وچلنا یقال جرے المیزاب وجرے النہر وجری الفرس
وجرے الی الشئی یعنی اس کی طرف قصد کیا۔ وفی التنزیل ہذہ الانہار تجری من تحتی ۱۰ؔ ببعض بمعنے شی کا جز ویقال بعض اللیالی بمعنے راتوں
کے ایک رات والجمع ابعاض وقیل بعض الشئی ای کلہ وفی التنزیل وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ای کلّ الذی یعدکم ۱۱ؔ
اَندِیَۃٌ یہ ندیٌّ کی جمع ہے اور اس کے مثل نادی ہے والجمع اندیۃٌ واندائٌ وفی التنزیل وتاتون فی نادیکم المنکر۔ ولیدع نادیہٗ۔ ای
عشیرتہ اور یہ اصل میں ندوت القوم ندوًا سے مشتق ہے بمعنے جمعتہم فی المجلس کے ہیں یقال ندوت فی المجلس ای حضرت فیہ اور
متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از نصر۔ والنادی والندوۃ مکان اجتماع الناس للحدیث والسمر ۱۲ؔ الادب ہو علم یحترز بہ
من الخلل فی کلام العرب لفظاً وکتابۃً۔ ادب کے اصلی معنے دعا کے ہیں۔ یقال ادبہم ادباً ای دعاہم الیٰ طعامہ اور ادب کو ادب اس لیے
کہا جاتا ہے کہ اچھی چیز کی طرف بلایا جاتا ہے اور اس سے بُری باتوں سے روکا جاتا ہے از ضرب اور بہ کرم سے آتا ہے تو اس کے
معنے ادیب عالم ہوتے کے آتے ہیں یقال ادُبَ ادباً ای صار ادیباً عالماً ۱۳ؔ رکدت اس کا مصدر رکود آتا ہے بمعنے ٹھیرنا و
ساکن ہونا یقال رکدت ای سکنت از نصر وفی التنزیل فیظللن رواکد علی ظہرہ ۱۴ؔ العصر مصدر دن رات، دن کا آخری حصّہ سورج
کے سُرخ رہنے تک اور صبح۔ گروہ کنبہ یقال فوتی عصرہ ای رہط والجمع اَعصُرٌ وعصور اور عصران کے معنے صبح اور شام اور دن رات
کے آتے ہیں ویقال جاء فی عصرٍ ایعنی وہ دیر سے آیا تو اس کی جمع عُصُوْر اور عُصُرٌ اور اعصَارٌ آتی ہے اور اعصار جمع کی جمع اعاصر
آتی ہے ۱۵ؔ ریح بمعنے ہوا۔ اور خوشگوار ہوا۔ والجمع ریاحٌ و رواح اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ چلنے والی ہوا کو ریح کہتے ہیں
کلام پاک میں تو اس سے ریح (ہوا کے بھیجنے) کا ذکر آیا ہے۔ ارسال مراد عذاب ہے جیسے انا ارسلنا علیہم ریحاً صرصراً
اور جہاں جمع کے لفظ سے ریح کا کلام پاک میں ذکر آیا ہے تو اُس سے مراد رحمت ہے جیسے وارسلنا الریاح لواقح
ویرسل الریاح الخ۔ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ریح بری ہوا کو کہتے ہیں اور ریاح اچھی ہوا کو واللہ اعلم ۱۶ؔ خبت ای
طفئت وسکنت یقال خبا یخبو خبوًا وخبوۃ بمعنے آگ کا بجھنا وفی التنزیل کلما خبت زدناہم سعیرا از نصر ۱۷ؔ مصابیحہ یہ مصباح

کی جمع ہے بمعنے لمپ وچراغ از سمع یقال صَبِحَ صبحًا وصُبحۃً یعنی چمک دار اور روشن ہوا واز کرم یقال صبح صباحۃً بمعنے چمک دار اور صاحب جمال ہوا سراج اور مصباح میں تھوڑا سا فرق ہے سراج تو وہ جو مائل بسرخی ہوا اور مصباح روشن چراغ جو مائل بسفیدی ہو وقال بعضہم ان المصباح بمعنے القراط الذی تراہ فی القندیل والسراج التی فیہا الفتیلۃ والدہن۔ وفی التنزیل فیہا مصباح۔ ولقد زیّنّا السماء الدنیا بمصابیح۔

ذِكْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِيْ ابْتَدَعَهَا بَدِيْعُ الزَّمَانِ. وَعَلَّامَةُ هَمَذَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَعَزٰى إِلٰى أَبِي الْفَتْحِ الْإِسْكَنْدَرِيِّ نَشْأَتَهَا وَإِلٰى عِيْسَى بْنِ هِشَامٍ رِوَايَتَهَا. وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ. وَنَكِرَةٌ لَا تَتَعَرَّفُ. فَأَشَارَ مَنْ إِشَارَتُهُ حُكْمٌ. وَطَاعَتُهُ غُنْمٌ.

الترجمۃ والمطالب

اس مقامات کا ذکر چھیڑ جن کو سب سے پہلے علامہ بدیع الزمان ہمدانی نے ایجاد کیا ہے اور ابو الفتح اسکندری کی طرف اس کی انشاء منسوب ہے اور عیسےٰ بن ہشام کی طرف اس کی روایت ہے جو دونوں گمنام اور نامعلوم غیر مشہور ہستیاں ہیں اور ایسا نکرہ ہے کہ معرفہ کیا ہی نہیں جاسکتا اس پر مجھے ایک ایسے شخص نے اشارہ کیا جس کا اشارہ حکم اور جس کی اطاعت (حکم کا ماننا) میرے لیے غنیمت ہے۔

تشریح لغات

لہ ذکر از نصر اس کا مصدر ذکر بالکسر ہے بمعنے زبان سے یاد کرنا اور ذکر بضم الذال کے معنے دل سے یاد کرنے کے ہیں۔ ۲ المقامات یہ مقامہ کی جمع ہے مجلس اور مجتمع قوم کے معنے آتے ہیں والحدیث الذی یجتمع الناس لسمعہ۔ اور مقامات بالفتح والضم دونوں طرح مستعمل ہے اگر اس کا مضاف الیہ اپنے اصلی موقع پر ہے تو اس کو بالفتح پڑھیں گے۔ ورنہ بالضم پڑھیں گے۔ ۳ ابتداع از انتعال بمعنے بے مادہ اور بے مثل پیدا کرنا یقال بدع الشیٔ بدعاً وابتدعہ ای اخترعہ از فتح ۴ بدیع یقال بدع الشیٔ بداعۃً وبُدوعًا ای صار بدیعا از کرم ۵ الزمان وہو اسم لقلیل الوقت وکثیرہ والجمع ازمنۃ وازمانٌ وازمنۃٌ وقیل الزمان یکون شہرین الی ستۃ اشہر والدہر لا ینقطع ۶ علامۃ یہ عالم کا مبالغہ ہے اور یہ تا اور بغیر تا دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بمعنے بہت علم والا والجمع علّامون وعلّام۔ ۷ ہمدان بفتح الہاء والمیم یہ خراسان میں ایک شہر ہے یہ دال مہملہ اور ذال معجمہ دونوں طرح پر ہے مگر ذال صحیح ہے۔ ۸ رحمہ اللہ یہ جملہ دعائیہ ہے۔ ۹ عزاے بمعنے نسبت کیا ومنسوب کیا از نصر یقال عزاے یعزو واز ضرب عزاے یعزی عزیا بمعنے منسوب کیا۔ یقال عزاے نفسہ الے بنی فلاں ای نسبہ الیہم ۱۰ ابو الفتح مقامات بدیع میں بمنزلہ ابو زید کے ہے اور عیسےٰ بمنزلہ حارث کے ہے ۱۱ نشاتہا بمعنے صنعت وکاریگری یقال نشاء نشاءً ونشوءً ونشاۃً ای یحیی وانشاء الخلق وفی التنزیل ان علیہ النشاۃ الاخرے از فتح۔ ومنہ علم الانشاء یقال انشاء زید ای قال شعراً وخطب خطبۃً فاجاد فیہما ۱۲ کلاہما کلا لفظ میں مفرد ہے اور معنے میں تثنیہ ہے ای عیسےٰ وابو الفتح ۱۳ مجہول اس کا مصدر جہل ہے یہ علم کی ضد ہے از سمع یقال جہل جہلاً وجہالۃً یعنی وہ بیوقوف اور احمق ہوا وتجاہل

یعنی بے تکلف اس نے جہل کا اظہار کیا۔ ۱۳ لا یعرف از ضرب اس کا مصدر عرفان آتا ہے اس کے معنے جزئیات اور کلیات کے جاننے کے ہیں یا اس کے معنے مطلق جاننے کے ہیں علامہ بدیع الزمان کا یہ رویہ اور طرز تھا کہ وہ ابو الفتح کے قصائص بیان کرتا ہے اور عیسیٰ بن ہشام کو راوی بناتا تھا تو حریری نے اُس پر چوٹ کی کہ وہ دونوں یعنی عیسیٰ اور ابو الفتح مجہول اور نکرہ ہیں اور وہ ایسے نکرہ ہیں کہ کبھی وہ معرفہ نہیں بن سکتے اور یہ اعتراض تو حریری پر بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے یہاں مقامات کے مقامہ میں ابو زید اور حارث کا ذکر ہے وہ دونوں مجہول ہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ حارث کے معنے کھیتی کرنے والے یا غم کرنے والے کے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کسی نہ کسی غم میں مبتلا ضرور ہے اور کوئی نہ کوئی ارادہ کرتا ہی ہے تو یہ ہر ایک میں پایا جاتا ہے تو وہ نکرۃ لاتتعرف کیسے ہوا اور ابو زید یہ حریری کے زمانہ میں ایک فقیر کا نام تھا۔ جو جواب اور باتوں میں بے مثل تھا۔ ۱۵ نکرۃ یہ معرفۃ کی ضد ہے بمعنے عام چیز اور جاہل ہوتا اور نہ پہچاننا یقال نکرا الامر نکرًا ونکورًا ونکیرًا بمعنے جاہل ہوا اور اس نے نہ پہچانا وفی التنزیل نکرہم واوجس منہم خیفۃ از سمع ۱۶ فاشار اشارہ یہ تصریح کی ضد ہے اور اس کا مجرد شور ہے جس کے معنے شہد کے ہیں اور اسی سے مشتق مشورہ ہے اس لیے کہ اس میں مکھی جمع ہو کر شہد پیدا کرتی ہیں اس طرح لوگ جمع ہو کر مشورہ میں ایک بات طے کر لیتے ہیں اور مشوار وہ آلہ ہے جس سے شہد اتارا جائے۔ یقال اشار بہ یعنی بتلایا۔ واشار الیہ وبیدہ اشارہ کیا۔ واشار علیہ حکم کیا۔ من سے اشارہ شرف الدین نوشیرواں بن خالد وزیر خلیفہ کی طرف ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کا حاکم بادشاہ تھا۔ ۱۷ حکم یہ مصدر ہے بمعنے فرمان وحکم والجمع احکام یقال حکم حکما وحکومۃ یعنی حکم دیا وحکم بالرجل وللرجل وحکم علیہ یعنی حکم دیا اور فیصلہ دیا از نصر ۱۸ طاعۃ طاعت کے معنے خوشی سے مان لینا۔ طاعت یہ طلوع سے مشتق ہے اور یہ کرہ کی نقیض ہے، والجمع طاعات وفی التنزیل ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرہا۔ یقال طاع لہ طوعًا ای انقاد لہ از نصر وسمع اور طاعت کے معنے بھلائی کے بھی آتے ہیں وفی التنزیل ویقولون طاعۃ ۱۹ غنم یہ غنیمت کا نام ہے یقال غنم الشئ غنمًا ای فاز بہ ونالہ بلا بدل از سمع وفی التنزیل فکلوا مما غنمتم حلالًا طیبًا واعلموا انما غنمتم من شئ اور مغنم کے معنے غنیمت کے ہیں وفی التنزیل فعند اللہ مغانم کثیرۃ۔

إِلَى أَنْ أُنْشِئَ مَقَامَاتٍ أَتْلُو فِيهَا تِلْوَ الْبَدِيعِ. وَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِيعِ. فَذَاكَرْتُهُ بِمَا قِيلَ فِيمَنْ أَلَّفَ بَيْنَ كَلِمَتَيْنِ. وَنَظَمَ بَيْتًا أَوْ بَيْتَيْنِ. وَاسْتَقَلْتُ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الَّذِي يَحَارُ فِيهِ الْفَهْمُ. وَيَفْرُطُ الْوَهْمُ. وَيُسْبَرُ بِهِ غَوْرُ الْعَقْلِ. وَتَتَبَيَّنُ قِيمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ.

الترجمۃ والمطالب کہ میں بھی بدیع کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چند مقامے لکھوں اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ لنگڑا ٹٹو تیز رو گھوڑے کی دوڑ (چال) کو نہیں پہونچ سکتا چنانچہ میں نے اس کو وہ مقولہ یاد دلایا جو کلموں کو جوڑنے والوں اور ایک یا دو بیت نظم کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے (من صنف فقد استہدف)، اور میں نے اس مقام سے درگزر کرنا چاہا جہاں عقل حیران رہ جاتی ہے اور وہم پیش قدمی کرتا ہے۔ اور انسان کی عقل کی انتہا معلوم ہوتی ہے جس میں مرد

فضیلت کی قیمت ظاہر ہو جاتی ہے۔

تشریح لغات

[۱] الشئ انشاء مصدر ہے بمعنے پیدا کرنا اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنے کاریگری اور کرم بکرم سے آتا ہے بمعنے پیدا ہونا در نیا ہونا انشا راور تالیف اور تصنیف میں فرق ہے تالیف کہتے ہیں کسی غیر کے کلام کو جمع کرنا اور تصنیف وہ ہے جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضامین مختلف ہوں اور انشاء یہ ہے جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضمون ایک ہی ہو اور انشاء کبھی انشاد کے مقابلہ میں بھی آتا ہے۔ تو انشاء کے معنے یہ ہوں گے وہ شعر جو پڑھے خود اس کے بنائے ہوئے. (تصنیف کئے ہوئے) ہوں اور انشاد کے معنے مطلق شعر پڑھنے کے بھی آتے ہیں خواہ اپنے ہوں یا کسی اور کے [۲] اتلو اس کا مصدر تلو آتا ہے بمعنے پیچھے چلنا یقال تلاہ تلوًا ای تبعہ وتلاہ تلاوۃ ای قرأ از نصر وفی التنزیل واتبعوا ما تتلو الشیاطین اور تلو کے اصلی معنے بکری کے بچہ کے آتے ہیں۔ جب کہ اس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلے والجمع اتلاء [۳] الظالع بمعنے لنگڑا بیل والجمع ظلّع یقال ظلع البعیر ظلعًا جب کہ اونٹ لنگڑا چلے از فتح [۴] شاد بمعنے قدم وچال وانتہا. ومدت۔ یقال شادی القوم شأوًا ای سبقھم از نصر [۵] الضلیع بمعنے تندرست وقوی ومضبوط دپسلی والا گھوڑا۔ یقال ضلع ضلاعۃ ای صار قویا از کرم والجمع ضلع مثل قفل [۶] بما قیل ای ومن صنف فقد استہدف [۷] الف ماضی معروف کا صیغہ اس کا مصدر تالیف ہے بمعنی جمع کرنا۔ واصلہ الف فلانا الفا والفہ ایلافا ای انس بہ واحبّہ، از سمع وفی التنزیل لایلاف قریش [۸] بین ظرف ہے اور اس کے معنے وسط اور درمیان کے آتے ہیں [۹] کلمتین یہ کلمۃ کا تثنیہ ہے الکلمۃ لفظ تدل علی المعنی (وہ لفظ خواہ مفرد ہو یا مرکب) اور کلمۃ کی جمع کلم اور کلمات آتی ہے [۱۰] نظم از ضرب یقال نظم نظمًا ونظامًا بمعنے لڑی میں پرو یا [۱۱] ونظم الشعر یعنی اس نے کلام موزوں ومقفیٰ نظم کیا یا شعر پڑھے ونظم اللؤلؤ یعنی ترتیب وار موتی کو لڑی میں اس نے پرو دیا ونظم الشی الی الشی یعنی ملا یا [۱۲] بیتًا بیت. شعر۔ اور دو مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ یقال بیت القصیدہ یعنی قصیدہ کا سب سے زیادہ نفیس شعر والجمع بیوت وابیات [۱۳] استقلت اس میں ہمزہ سلب کے لیے ہے اور اس کے معنے بات کو واپس لینے کے ہیں اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجرد اس کا قول ہوگا جو دادی ہے لیکن حقیقت میں یہ یائی ہے اور اصحاب لغت اس کا مجرد قیل بتاتے ہیں اور صاحب صحاح نے اس کا مادہ ق ی لام لکھا ہے یقال قالہ البیع قیلًا واقالہ اقالۃ ای فسخہ از ضرب [۱۴] بحار حار یحار از سمع۔ اس کے مصدر حیرًا اور حیرۃ اور حیرانًا اور حیرًا آتے ہیں بمعنے متردد وحیران ہونا اور کسی چیز کو دیکھ کر آنکھوں پر پردہ سا پڑ جانا۔ یقال حار حیرۃ ای تحیّر وفی التنزیل فی الارض حیران [۱۵] الفہم بمعنے سمجھ و دانائی، وعقل اور کسی چیز کا تصور وخیال کرنا والجمع فہوم۔ از سمع یقال فہم فہمًا وفہامۃ وفہامیۃ جب کہ وہ سمجھے منہ الفہم بمعنے صاحب فہم والجمع فہماء [۱۶] یفرط از نصر بمعنے زیادہ ہونا یقال فرط منہ قول فرطًا ای صدر منہ بغیر رویۃ فہم اور فرط کے معنے سبق کے بھی آتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے، ان یفرط علینا ویقال فرّط فی الامر تفریطًا ای تقصّر وفی التنزیل ما فرطنا فی الکتاب ویقال فرط، جب کہ وہ اس پر غالب ہو جائے [۱۷] الوھم یہ مصدر ہے بمعنے وہم اور خدشہ جو دل میں گزرے اور قوت وہمیہ کو بھی کو وہم کہتے ہیں والجمع اوہام اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال وہم الشئ وہما یعنی اس کا تصور اور خیال کیا اور سمع سے بھی آتا ہے جیسے کہا جاتا ہے وہم فی الحساب وہمًا جب کہ وہ بھول جائے [۱۸] ولیسبر سبر ایہ مصدر بمعنے امتحان لینا اور آزمانا۔ از نصر وضرب اور اس کے اصلی معنے زخم کی گہرائی کے اور پانی کی گہرائی کے معلوم کرنے کے ہیں اور اسبار اور استنبار کے یہ بھی

معنے آتے ہیں یقال سبر الامر ای جربہ اور اسبار اور سبر اور سبار کے معنے وہ آلہ جس سے زخم کی گہرائی معلوم کریں شاہ غور بمعنے گہرائی یقال غار الماء غوراً از نصر ای ذہب فی الارض وغارت عینہ ای دخلت فی الراس وغار فی الامر ای دقق النظر فیہ و فی التنزیل قل ارایتم ان اصبح ماء کم غوراً و یقال عرفت غور المسئلۃ یعنی میں مسئلہ کی حقیقت سمجھ گیا ۱۵ العقل یہ حمق کی ضد ہے بمعنے منع اور عقل کو عقل اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ لغویات سے روکنے والی ہے اور علم اور سمجھ کے بھی اسی کے معنے آتے ہیں والجمع عقول از ضرب و فی التنزیل وما یعقلہا الا العالمون ۔ ویقال عقلت الشئ عقلاً ای فہمتہ وتدبرت فیہ ۱۶ تبیین از باب تفعل اس کا مصدر تبین آتا ہے بمعنے ظاہر ہونا و فی التنزیل قد تبین الرشد من الغی ۱۷ قیمتہ قیمت اور ثمن میں فرق ہے ثمن وہ ہے جو متعاقدان مقرر کر دیں اور اس پر وہ راضی ہو جائیں اور قیمت وہ ہے جو واقع میں اس کا مول ہو ۔ اور قیمت کی جمع قیم آتی ہے اور ثمن کی جمع اثمان آتی ہے ۱۸ المرء بتثلیث المیم یعنی امرءٌ بمعنے مرد اور امرءٌ میں ما قبل اخیر حرکت میں آخر کا تابع ہوگا ۔ اگر مفتوح ہوا تو ما قبل آخر بھی مفتوح ہوگا اور اگر مکسور ہوا تو مکسور اور مضموم ہوا تو مضموم اور اس کی جمع رجالٌ من غیر لفظہ آتی ہے ۔

وَيَضْطَرُّ صَاحِبُهُ إِلَى أَنْ يَكُونَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ. أَوْ جَالِبِ رَجْلٍ وَخَيْلٍ. وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ. أَوْ أُقِيلَ لَهُ عِثَارٌ. فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ. وَلَا أَعْفَى مِنَ الْمَقَالَةِ. لَبَّيْتُ دَعْوَتَهُ تَلْبِيَةَ الْمُطِيعِ. وَبَذَلْتُ فِي مُطَاوَعَتِهِ جُهْدَ الْمُسْتَطِيعِ. وَأَنْشَأْتُ عَلَى مَا أُعَانِيهِ مِنْ قَرِيحَةٍ جَامِدَةٍ.

الترجمۃ والمطالب اور اس کام کا کرنے والا (یعنی مصنف) ایسا پریشان و بیقرار ہوتا ہے جیسے رات میں لکڑیاں چننے والا یا پیادوں وسواروں کا کھینچنے والا اور بہت بولنے والا (کو اس کرنے والا) شخص غلطیوں سے بہت کم سلامت رہتا ہے اور اس کی لغزشوں سے بہت ہی کم اعراض کیا جاتا ہے مگر جب مجھ کو معافی نہ دی گئی اور اس سے درگزر نہ کی گئی تو میں فرمانبردار کی طرح (مجبوراً) لبیک کہکر ایک صاحب استطاعت کی طرح اپنی کوشش کو اس کی خدمت میں صرف کرنے لگا ، اور اپنی پستہ طبیعت کے باوجود جس کو میں برداشت کر رہا ہوں میں نے (یہ مقامے) لکھ دیئے ۔

تشریح لغات ۱ یضطر اس کا مصدر اضطرار ہے بمعنے مجبور ہونا اور مجبور کرنا یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور اس کا مجرد ضر ہے جس کے معنے نقصان کے ہیں جو نفع کی ضد ہے یقال ضرّہ ضرّاً یعنی اس کو نقصان پہونچایا و فی التنزیل فمن اضطر غیر باغ ولا عاد ۔ ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم ولن ضرہ اقرب من نفعہ و یقال ضرّہ الی کذا یعنی اس کو مجبور اور مضطر کیا از نصر ۲ حاطب از نصر بمعنے لکڑیاں آگ جلانے کیلئے جمع کرنا اور حاطب کی اضافت لیل کی طرف فی کے معنے میں ہے اور حاطب لیل کے ساتھ اوس شخص کو تشبیہ دیتے ہیں جو نافع بھی ہو اور ضار بھی وجہ شبہ موجود ہے جیسے کوئی شخص لکڑیاں جمع کرے اچھی بھی اور بری کا بھی یہاں یہ مراد ہے جیسا رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا نہ تو وہ سانپ کے ڈسنے اور بچھو کے ڈنگ مارنے سے محفوظ رہ سکتا ہے اسی طرح مصنف بھی اپنے

تصنیف میں اچھا اور بُرا لکھنے سے احتیاط نہیں کرسکتا ہے۔ یقال حطب فلانٌ اذا اجتمع الحطب وفی التنزیل حمالۃ الحطب و کانوا لجہنم حطباً ۳ؐ لیل بمعنے رات اور غروبِ آفتاب سے طلوع فجر یا طلوع آفتاب تک کو لیل کہتے ہیں یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے والجمع لیالی ولیائل۔ لیلۃٌ کے معنے ایک رات کے ہیں والجمع لیلات ۴ؐ جالب از ضرب ونصر بمعنے کھینچنے والا اور تاجر کو جالب اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اِدھر اور اُدھر سے مال جمع کر کے کھینچ لاتا ہے اور جلب کے اصلی معنے سوق الشی من موضع الی موضع کے ہیں وفی الحدیث لاجلب ولا جنب ۵ؐ رجل۔ یہ راجل کی جمع ہے بمعنے پیادہ چلنے والا اور یہ فارس کی ضد ہے اور اس کی جمع رجال بھی آتی ہے وفی التنزیل فرجالاً او رکباناً اور رجالۃٌ علے وزن علامہ اور رُجّال مثل خُدام وارجلۃ وارجل اراجیل بھی جمع آتی ہیں یقال رجل رجلاای سار راجلاً راکباً از سمع خیل بمعنے گھوڑا و گھوڑے کا سوار (لا واحد من لفظ) اور ابو عبیدہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا واحد خال ہے وفی التنزیل واجلب علیہم بخیلک ورجلک والخیل والبغال۔ ویقال اتتے بخیلہ ورجلہ یعنی وہ سواروں اور پیادوں سمیت آیا جالب رجل وخیل سے وہی مطلب ہے جو حاطب لیل کا ہے ۶ؐ قلما اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ ما کافہ اور اس نے قُل کو جو کہ فعل ہے عمل سے روک رکھا ہے اب وہ عمل نہیں کرتا (قال استاذی مدظلہ العالی) لیکن فعل کا عمل سے روکنا اور حرف کی وجہ سے روکنا اور فاعل کرنہ چاہنا یہ تینوں باتیں خلاف عقل ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ یہ ما مصدریہ ہے اور اس کے بعد کا جو فعل سلم ہے اس کو مصدر بنا دیا ہے اور وہ مصدر قل کا فاعل ہے اور قل بمعنے اندک اور عدم کے معنی میں آتا ہے ہکذا ذکرہ التبریزی فی شرح الحماسۃ قل صیغہ فعل ماضی یہ کثرت کی ضد ہے اس کے معنے کم ہونے کے ہیں یقال قل الرجل اس کا مال کم ہوگیا وقل الجسم اس کا جسم گھٹ گیا از ضرب وفی التنزیل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واذکروا اذ کنتم قلیلاً فکثرکم ۸ؐ سلم از سمع یقال سلم سلامۃ وسلاماً اذا اسلم من عیب او آفۃ ویقال سلمہ وسلم علیہ یعنی السلامُ علیکم کہا وسلّم بالامر یعنی وہ راضی ہوا وفی الحدیث منْ سلِمَ المسلمون من لسانہ ویدہ ۸ؐ مکثار بمعنے زیادہ گوئی بہ کثرت سے مشتق ہے اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہیں از کرم یقال کثر کثرۃً بمعنے بہت ہوا وفی التنزیل الہکم التکاثر ۹ؐ اقیل یقال اقال اللہ یعنی اللہ درگزر کرے ویقال اقیل لہ عثارای صفح عن عیبہ ۱۰ؐ عثار بمعنے لغزش وزلت یقال عثر عثارٌ وعثراً اذا سقط از ضرب ونصر وسمع وکرم ویقال عثر عثوراً ای اطلع علیہ من غیر طلب وفی التنزیل بمعنی الاطلاع فان عثر علے انہما استحقا اثما وکذلک اعثرنا علیہم ۱۱ؐ لم یسعف از افعال اس کا مصدر اسعاف ہے بمعنے موافقت کرنا وحاجت کو پورا کرنا۔ یقال اسعافہ لحاجتہ یعنی حاجت کو پورا کیا۔ واسعفہ علے الامر یعنی اس کی مدد کی واسعف الیہ یعنی اس کی طرف توجہ کی ۱۲ؐ ولا اعفے اعفاء اس کا مصدر آتا ہے افعال سے بمعنے معاف درگذر کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال عفے یعفو عفواً یعنی معاف کیا ویقال عفے عنہ ولہ ذنبہ یعنی اس کا قصور معاف کیا وعفا اللہ عنہ یعنی گناہوں کو خدا نے مٹا دیا وعفے عن الشئ اس سے وہ رُکا رہا وعفے عن الحق یعنی اس نے حق کو ساقط کیا وفی التنزیل عفا اللہ عنک ۱۳ؐ المقالہ از نصر اجوف واوی اور یہ قول سے مشتق ہے بمعنے کہنا ۱۴ؐ لبیت اس کا مصدر تلبیۃ ہے ای قلت لہ لبیک مثل ہلل ای قولہ لا الہ الا اللہ یعنی جواب دینا اور لبیک کہنا یقال لبّ بالمکان والبّ بہ اذا اقام وفی الحدیث لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک ۱۵ؐ دعوتہ بالفتح بمعنے پکارنا از نصر اور . . . . دعوے بفتح الدال بمعنے مال طلب کرنا اور بکسر الدال بمعنے نسب ثابت کرنا اور بضم الدال بمعنے میدان جنگ میں بلانا وفی التنزیل اجیب دعوۃ الداع اذا دعان واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی ۱۶ؐ المطیع اسم فاعل کا صیغہ از افعال بمعنے تابعدار اور یہ کرہ کی ضد ہے وفی التنزیل ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرہاً ۱۷ؐ بذلت

از نصر اس کا بذل مصدر ہے بمعنے خوشی سے خرچ کرنا اور یہ منع کی ضد ہے ۔ شہ فی مطاوعتہ یہ مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے موافقت کرنا اور کسی کے حکم کو ماننا ۔ ولہ جہد بالضم بمعنے مشقت اور بعض یہ فرماتے ہیں بالفتح کے معنے طاقت کے ہیں اور بالضم بمعنے مشقت یقال جھد فی الامر کام کی کوشش میں اس نے مشقت اٹھائی ومنہ الجہاد وہو استفراغ الجہد والطاقۃ فی فعۃ العدو ۔ از فتح ۔ وفی التنزیل والذین لایجدون الا جُہدہم ۔ ہے المستطیع اسم فاعل کا صیغہ از استفعال اس کا مصدر استطاعت ہے بمعنے طاقت وقدرت رکھنا وفی التنزیل فما اسطاعوا ان یظہروہ وما استطاعوا لہ نقبا ۔ لہ انشارت قدر تحقیقہ علے یہاں مع کے معنے ہیں ہے ۔ ۱۲ اعانیہ از مفاعلت اس کا مصدر معاناۃ ہے بمعنے مشقت اٹھانا اور اس کا مجرد عنا ہے از سمع یہ ناقص یائی ہے بمعنے مشقت میں پڑنا اور جو نصر سے آتا ہے یعنی عنا یعنو ناقص واوی اس کے معنے تابعدار ہونے کے آتے ہیں وفی التنزیل وعنت الوجوہ للحی القیوم ای خضعت ۔ ۱۳ من قریحہ من بہ ما کا بیان ہے یا یہ اعانیہ کا صلہ ہے قریحہ یہ سمع سے آتا ہے اس کا مصدر قرح آتا ہے جس کے معنے زخم کے ہیں اور طبیعت کو قریحہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی بھی مختلف حالت ہوتی ہے کبھی وہ غمزدہ ہوتی ہے اور کبھی خوش وقال استاذی مدظلہ یہ معنے لینا ٹھیک نہیں اس لیے کہ قریحہ تو اچھی اور خوش طبیعت کو کہتے ہیں اسی لیے اس کے معنے خیار کل شئ وادل ما یستخرج من البیر کے آتے ہیں ۔ والجمع قرائح ۔ ۱۴ جامدۃ از نصر یہ سیلان کی ضد ہے بمعنے جمی ہوئی چیز یقال جمد جمودا وجمدا یعنی چیز کا ٹھیرنا وجمنا وخشک ہونا ویقال جمدت یدہ یعنی وہ بخیل ہوا اور جمد کے معنے ٹھیرے ہوئے پانی اور برف کے آتے ہیں ۔

وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ ۔ وَرَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ ۔ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ ۔ خَمْسِيْنَ مَقَامَةً تَحْتَوِيْ عَلٰى جِدِّ الْقَوْلِ وَهَزْلِهٖ ۔ وَرَقِيْقِ اللَّفْظِ وَجَزْلِهٖ ۔ وَغُرَرِ الْبَيَانِ وَدُرَرِهٖ وَمُلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِهٖ

الترجمۃ والمطالب اور میری بجھی ہوئی ذکاوت اور گئی ہوئی فکر اور رنجیدہ کرنے والے غموں کے باوجود میں نے پچاس مقالے جن میں عمدہ اور دلخوش کن باتیں مذاق کی ہیں جو شیریں اور فصاحت کے الفاظ ہیں اور فصاحت بیان ہیں اور اس کے گوہر ہائے نایاب اور ادبی لطیفے اور ان کے نوادر وعجائبات سب کچھ اس میں موجود ہیں ۔

تشریح لغات لہ فطنۃ بمعنے تیز فہمی اور یہ غباوت کی ضد ہے از نصر فطنۃ اور قریحۃ میں یہ فرق ہے فطنۃ تیز فہمی کو کہتے ہیں اور قریحۃ اچھا سمجھنے کو کہتے ہیں خواہ طبیعت تیز ہو یا نہ ہو ۔ ۲ہ خامدۃ از نصر وسمع یقال خمدت النار ای سکن لہیبہا ولم یطفأ جمرہا وخمدت الحمی بخار کا جوش کم ہو گیا وخمد المریض یعنی مریض بے ہوش ہو گیا (مر گیا) اس کا مصدر خمود آتا ہے اس کے معنے آگ کے بجھنے کے ہیں مگر آگ باقی ہو اور حمود بالحاء المہملہ آگ کا بجھنا اسی طرح کہ کچھ بھی آگ باقی نہ رہے وفی التنزیل فاذا ہم خامدون رُویۃ بمعنے فکر کرنا اور قوت متفکرہ اور ردی کا مؤنث ہے والجمع روایا ۔ ۳ہ ناضبۃ از نصر نضب اس کا مصدر ہے بمعنے خشک ہونا اور پانی کا کم ہو کر گہرائی میں جانا یقال نضب الماء نضوبا ای غار فی الارض ۔ ۴ہ ہموم یہ ہم کی جمع ہے بمعنے ارادہ وغم یقال ہمۃ الامر ہما

ای الفرقۃ از نصر وفی التنزیل اذ ہَمّ قوم ان یبسطوا ولقد ہمت بہ وہمّ بہا ویقال ہمّ بالشئی اذا ارادہ وعزم علیہ ولم یفعل ناصبۃ اسم فاعل کا صیغہ نصیب مصدر بمعنے غم از سمع ۳ے خمیس مقامۃ خمیس بہ انشات کا مفعول ہے مقامہ بمعنی مجلس والجمع مقامات وقد مرّ تحقیقہ۔ ۴ے تحتوی اس کا مصدر احتواء ہے از افتعال بمعنے شامل ہونا اور جمع کرنا یقال حوی الشئی یحو یہ حوایۃً واحتوٰے علے الشئی ای جمعہ واحرزہ ازضرب ۵ے جد بالکسر مصدر کوشش کرنا اور یہ ہزل کی ضد ہے جو اصل میں اس قول کو کہتے ہیں کہ جس کا حکم اور معنے ہر دو متکلم کی مراد ہوں۔ یقال جَدَّ فی الامر جِدًّا ای حقق واہتم ازضرب ۶ے ہزل بمعنے مذاق اور یہ جد کی ضد ہے ازضرب ونصر یقال ہزل ہزلاً وہزل فی کلامہ یعنی اس نے مذاق کیا اور بیہودہ بکا۔ وفی التنزیل انہ لقول فصل وما ہو بالہزل ۷ے رقیق یہ غلیظ اور رقین کی نقیض ہے بمعنے باریک لکڑی اور جزل کے معنے موٹی لکڑی کے ہیں، اور کتاب والے رقیق سے مراد باریک لفظ لیتے ہیں اور جزل سے مراد موٹا لفظ اور اضافت رقیق کی لفظ کی طرف اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ ازضرب یقال رَقَّ یرِقّ رقۃً ورَقَّ لہ یعنی اس پر رحم کیا ۸ے اللفظ مصدرہ وہ کلمہ جو بولا جائے۔ کلام والجمع الفاظ اور لفظۃً ایک مرتبہ لفظ بولنا۔ اور وہ کلمہ جس کا تلفظ کیا جائے والجمع لفظات ازضرب وسمع یقال لفظ ولفظ بالشئی من فمہ یعنی اس کو پھینکا اور ڈالا فالشئی لفیظ وملفوظٌ وتلفظ بالکلام یعنی اس نے لفظ بولا ۹ے جزلہ رکیک کے خلاف کو جزل کہتے ہیں والجمع اجزالٌ وجزالٌ ویقال جزل الشئی جزالۃً ای عظم ازکرم ویقال جزل منطقہ ای فصح کلامہ ۱۰ے غُرر یہ غُرّۃ بتشدید الراء کی جمع ہے وہ سفیدی جو گھوڑے کے ماتھے پیشانی پر ہوتی ہے ویقال غُرّۃ الشئی ای خیارہ ویقال فلاں غُرّۃ قومہ ای شریف قومہ ویقال غرّ غرارۃً ای صار شریفا از سمع ویقال غرّۃ بمعنے خدع والجمع بالباطل از نصر وفی التنزیل ماغرک بربک الخ ولا یغرنکم باللہ الغرور۔ ویقال غَرّ وجہہ غررًا وغرارۃً ای صار ذاغُرّۃ وحسن از سمع اور غُرّۃً مہینہ کے پہلے تین روز کے معنے میں بھی آتا ہے۔ ۱۱ے درر یہ دُرّۃ کی جمع ہے بمعنے بڑا موتی اور اس میں تاء وحدت کی ہے اور دُرّ اسم جنس ہے اس کا اطلاق قلیل اور کثیر دونوں پر ہوتا ہے دُرّۃ بڑے موتی کو کہتے ہیں خواہ وہ چمک دار ہو یا نہ ہو اور لولو چمکدار کو کہتے ہیں خواہ وہ موتی بڑا ہو یا نہ ہو اور لولوۃ میں تاء وحدت کی ہے والجمع لآلی ۱۵ے ملح یہ ملحۃ کی جمع ہے بمعنے نمکین مزیدار اور ستھری بات والکلام الملیح ای مایستحسن ویستظرف وفی التنزیل ملح اجاج ازضرب وفتح یقال ملح الطعام یعنی کھانے میں اس نے نمک ڈالا واز کرم یقال ملح ملاحۃً وملوحۃً بمعنے خوش منظر ہوا ۱۶ے الاداب ملکۃ تعصم من کانت فیہ عما یُشینہ وبمعنے دانائی والجمع آداب۔ اور آداب کا اطلاق عام طور سے علوم اور معارف بالخصوص طریقہ پر بہترین اور اعلے دانائی کے علوم ومعارف پر بھی آتا ہے۔ ازکرم بمعنے عقلمند ہونا یقال ادب الرجل ادبا بمعنے وہ عقلمند اور صاحب ادب ہوا منہ الادیب ذتادّب عن فلاں یعنی اس نے اخلاق سیکھے وتادّب بہ یعنی اس نے اس کی اقتدا کی۔ ۱۸ے نوادر یہ نادرۃ کی جمع ہے بمعنے غرائب۔ کمیاب نہایت فصیح۔ ازنصر یقال ندر ندرًا وندورًا ویقال ندر الشئی یعنی وہ قلیل الوجود ہے وندر الکلام یہ فصیح کلام ہے اور خوب ہے اور غریب ہے۔ واندر یعنی وہ کلام نادر لایا۔

الیٰ ما وَشَّحْتُہَا بِہٖ مِنَ الْاٰیَاتِ۔ وَمَحَاسِنِ الْکِنَایَاتِ۔ وَرَصَّعْتُہٗ فِیْہَا مِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِیَّۃِ۔ وَاللَّطَائِفِ الْاَدَبِیَّۃِ۔ وَالْاَحَاجِیْ النَّحْوِیَّۃِ وَالْفَتَاوَی اللُّغَوِیَّۃِ۔

الترجمہ والمطالب یہاں تک کہ آیاتِ قرآنی اور کنایات نفیسہ سے میں نے اس کو مزین کیا ہے اور عربی امثالوں ادبی لطیفوں اور نحوی چیستانوں اور لغوی مسئلوں سے ہم نے اس کو مرصع (جڑاؤ) کیا ہے۔

تشریح لغات لو الٰی ما و شحتہا یہاں الٰی مع کے معنی میں ہے وشحتہا اس کا مصدر توشیح ہے اور یہ وشاح سے ماخوذ ہے جس کے معنے مزین کرنے کے ہیں اور اس کے معنے عورت کے ہار کے بھی آتے ہیں اس لیے کہ وہ عورت کے لیے زینت دار ہوتا ہے اور تلوار کے پرتلے کو بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ مرد کی زینت ہے یقال وشحتہا ای زینتہا ۲ہ الایات یہ آیۃ کی جمع ہے بمعنے نشانی وسمیت آلایۃ آیۃً لانہا علامۃٌ لانقطاع من کلام وآیات اللہ عجائبہ وفی التنزیل لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین ویقال آیۃ من الکتاب کلام منفصل جس میں لفظی فصل ہو اور آیت کی اصل میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ اویۃ سے ماخوذ ہے ۳ہ محاسن یہ حسن کی جمع ہے علی خلاف القیاس ہے بمعنے جمال وخوب صورتی از نصر وکرم یقال حسن حسنًا فہو حَسَنٌ والجمع حسانٌ وحُسانٌ ۴ہ الکنایات یہ کنایۃ بکسر الکاف کی جمع ہے اور کنایہ اصطلاح میں شئی معین کے اس طریقہ پر ادا کرنے کو کہتے ہیں کہ لفظ اس پر صراحۃً دلالت نہ کرے بلکہ ایسی طرز سے کوئی خاص طریقہ قائل کا ہوتا ہے جس کو وہ سمجھے اور کوئی دوسرا نہ سمجھے از نصر یقال کنا یکنو دکنا یکنی کنایۃ از ضرب یقال کنٰی بالشئی عن کذا یعنی اس نے اس طرح سے ذکر کیا اس کی کچھ اور مراد ہے ۵ہ رصّعتہ، از باب تفعیل یقال رصّع الشئی یعنی اس نے اندازہ سے لگایا۔ اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنے موتیوں کو جڑنا اور بعض کو بعض سے ملانا یقال رصّعہ ای نظمہ والصقت بعضہ ببعض ویقال تاجٌ مُرصّعٌ ای مزیّنٌ بجواہر از سمع بمعنے چمٹنا یقال رصع بہ الشئی رصعًا درصوعًا ای لزق بہ ۶ہ الامثال یہ مثل کی جمع ہے قول مشہور اور ضرب المثل کو کہتے ہیں ۷ہ العربیۃ یہ عرب کی طرف منسوب ہے اس میں یا اور تا نسبت کی ہے اصلی لفظ عَرَبٌ بفتح الراء وکسرہا ہے اور عرب کے لوگ دیگر اقوام کو خسیس جانا کرتے تھے اس لیے وہ ان کے ملک کو عجم سے تعبیر کیا کرتے ہیں یقال عرب عربًا وعروبۃً ای تکلّمَ بالعربیۃ ولم یلحن از کرم وفی التنزیل بلسان عربی مبین ۸ہ اللطائف یہ لطیفۃ کی جمع ہے بمعنے عجیب اور عمدہ بات اور وہ نکتہ جس کے بیان سے نفس میں خوشی ہو از نصر یقال لطف لطفًا ولطف بفلان یعنی اس نے نرمی کی واللطیفۃ وہی الکلام الذی یکون فی غایۃ الحسن ۹ہ الاحاجی یہ احجیّۃٌ کی جمع ہے مخفف اور مشدد بمعنے مغلق کلام جس کو چیستان اور پہیلی کہتے ہیں اور یہ حجار سے مشتق ہے جس کے معنے عقل کے ہیں اور احجیۃ میں بھی عقل آزمائی جاتی ہے معمہ اور لغز اور احجیۃ میں فرق ہے معمہ اس شعر یا مصرع کو کہتے ہیں جس میں کسی کا نام بھر دیا جائے اور سوال اس میں نہ ہو جیسے خذا لیمین من ہیم ولا تنقط علی امرئ فادرجہ نصارا اسما لمن کان بہ فخری اس سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نکلتا ہے اور لغز میں یہ بات بھی آتی ہے اور اس میں سوال بھی ہوتا ہے جیسے ما الشئی اذا افسد انحوّل غیرہ رشدا یعنی جب شراب فاسد ہو جاتی ہے تو وہ سرکہ بن جاتی ہے، اور احجیۃ یہ کہ لفظ بول کر اس سے اس کے مدلول کو مراد نہ لیا جائے بلکہ مناسبات سے جیسے ہمانہیں ذا ۱۰ہ والنحویۃ اس کی نسبت نحو کی طرف ہے علم النحو ہو اعراب الکلام العربی والمتکلم ینحو بہ منہاج کلا مہم افرادًا وترکیبًا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال نحا ینحو نحوًا ای قصد۔ ومنہ النحوی یعنی علم نحو کا عالم والجمع نحویون۔ ناحی علم نحو والے کو کہتے ہیں والجمع نحاۃٌ ۱۱ہ الفتاوی یہ فتویٰ کی جمع ہے اور فتویٰ شریعت کے حکم کو کہتے ہیں اور مفتی وہ جو مسائل شرعیہ کے متعلق جوابات دے اور یہ اصل میں فتٰی سے مشتق ہے جس کے معنے قوی جوان کے ہیں اس لیے کہ مفتی اپنے قوی دلائل سے اس کے

شبہ کو دور کرتا ہے وفی التنزیل ویستفتونک قل اللہ یفتیکم ا لخ ؁ اللغویۃ اس کی نسبت لغت کی طرف ہے اس میں یا اور تا نسبت کی ہے اور اصل کلمہ لغت ہے اور لغت کے یہ معنے ہیں الاصوات التی یعبّر بہا الناس عن اغراضہم اور اس کی اصل میں اختلاف ہے بعض لغو فرماتے ہیں اور بعض لغیٌ لیکن صحیح اول ہے اس لیے کہ جب اس کے ساتھ یا اور تا نسبت لگاتے ہیں تو لغویۃ بالواو پڑھتے ہیں۔

وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكَرَةِ. وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ. وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ. وَالْأَضَاحِيكِ الْمُلْهِيَةِ. مِمَّا أَمْلَيْتُ جَمِيعَهُ عَلَى لِسَانِ أَبِي زَيْدٍ السَّرُوجِيِّ. وَأَسْنَدْتُ رِوَايَتَهُ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هَمَّامٍ الْبَصْرِيِّ. وَمَا قَصَدْتُ بِالْإِحْمَاضِ فِيهِ إِلَّا تَنْشِيطَ قَارِئِيهِ.

الترجمۃ والمطالب اور جدید رسالوں اور مزین خطبوں اور رلانے والے وعظوں اور لہو ولعب میں ڈالنے والی ہنسی کی باتوں سے (میں نے اس کو مرصع کیا ہے) اور یہ تمام و کمال ابو زید سروجی کی زبان سے لکھا ہے اور اس کی روایت حارث بن ہمام بصری کی طرف منسوب ہے اور اس میں انتقال سے میرا مقصد محض پڑھنے والے کو خوش کرنا ہے۔

تشریح لغات ؎ الرسائل یہ رسالۃ کی جمع ہے بمعنے صحیفہ (ای ماصغر حجمہ، وکبر نفعہ) اور اس کی جمع رسالات اور رسائل بھی آتی ہے وفی التنزیل لقد ابلغتکم رسالات ربی ؁ المبتکرۃ اس کا مصدر ابتکار ہے بمعنے نئی ایجاد اور اس کا مجرد بکر ہے (جہاں) یہ تین حرف ب۔ک۔ر۔ ہوں گے تو جدید کے معنے ہوں گے جیسے باکورۃ بمعنے درخت کا نیا پھل اور نیا چھوٹا بچہ ومنہ البکرۃ صبح کی نئی روشنی اس کے معنے جدید۔ اور باکرہ اور دوشیزہ کے بھی آتے ہیں یقال ابتکر الفاکہۃ یعنی اس نے پہلا پھل کھایا از نصر اس کا مصدر بکور آتا ہے بمعنے متقدم ہونا اور بکرٌ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے ؁ الخطب یہ خطبۃٌ کی جمع ہے بمعنے مایقرء علی المنبر والجمع خطبات بضم الطاء وفتحہا اور خطبۃ بالکسر کے معنے عورت کے پاس نکاح کا پیغام پہونچانا والجمع خِطَبٌ بکسر الخاء المعجمۃ ومنہ الخطیب، والجمع خطباء مثل فقہاء از نصر اور خطاب کسی سے کلام کرنا .... یقال رجل خطیب یعنی یہ مرد بہت خطبہ پڑھتا ہے وخطب القوم، وفی القوم یعنی اس نے حاضرین کے سامنے خطبہ پڑھا ؁ المحبرۃ یہ تحبیر سے مشتق ہے بمعنی تزیین اور پاکیزہ اس کا مجرد حبر بکسر الحاء المہملۃ بمعنے زینت منقش چادر اور کسی چیز میں روشنی ڈالنا۔ یقال حبر الشیٔ ای زینۃ، دوشاہ از نصر ومنہ الحبیر ای الثوب الناعم الجدید ؁ المواعظ یہ موعظۃٌ کی جمع ہے بمعنے نصیحت وفی التنزیل فمن جاءہ موعظۃٌ من ربہ از ضرب یقال وعظ یعظ وعظاً وعظۃً یعنی اس نے نصیحت کی اور بھلی بات کہی اور اس کی سیرت کی اصلاح کی واتعظ یعنی اس نے نصیحت قبول کی منہ الواعظ والجمع واعظون وَوُعّاظٌ۔ وعظ کے اصلی معنے یہ ہیں وہ نصیحت جس میں خدا کا خوف شامل ہو وقال الخلیل، ہو التذکیر بالخیر فیما یرق لہ القلب وفی التنزیل یعظکم لعلکم تذکرون ؁ المبکیۃ اس کا مصدر ابکاء ہے از افعال بمعنے رولا دینا اور اس کا مجرد بکیٰ و بکاءٌ بالمد والقصر آتا ہے از ضرب یقال بکیٰ یبکی بکیً وبکاءً اذا سال الدمع عن حزن

یقال اذا کان الصوت اغلب و بالقصر یقال اذا کان الحزن اغلب وفی التنزیل فما بکت علیہم السماء والارض۔ فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً ؎ الاضاحیک۔ یہ اضحوکۃ کی جمع ہے۔ جس کے معنے بہت ہنسانے والے کے ہیں اور یہ سمع سے آتا ہے یقال ضحک ضحکاً وضِحکاً وضحکا یہ بکاء کی ضد ہے۔ یعنی جب کہ وہ ہنسے وفی التنزیل وامراٗتہ قائمۃ فضحکت ؎ الملہیۃ اس کا مصدر الہاءٌ ہے۔ از افعال خوشی میں ڈالنا اور بخشش کرنا اور اس کا مجرد لہو ہے از نصر بمعنے لہو ولعب یقال لہوتُ بالشیٔ الہو بہ لہواً اذا لعبت بہ وتشاغلت وغفلت بہ عن غیرہ ولہیت عن الشیٔ بلہے ولُہیّاً ولحیاناً اذا لہوت وترکت ذکرہ وغفلت عنہ واشتغلت از سمع وفی التنزیل الہاکم التکاثر ویا یہا الذین آمنوا لاتلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ؎ مما املیت ما یہ سائل اور اس کے بعد کے لیے بیان ہے املیت اس کا مصدر املاءٌ ہے۔ جس کے معنے لکھانے کے ہیں۔ املا اور املال مضاعف دونوں کے معنے ایک ہیں یقال املیت علیہ الکتاب یعنی میں نے اس سے کتاب لکھوائی اور املا وہ اقوال جو لکھائے جائیں ؎ جمیعہ اس کے معنے تمام واجتماع آدمیوں کی جماعت کے ہیں اور یہ تفریق کی ضد ہے اور یہ محض تاکید کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے یقال جاؤ جمیعہم ومنہ یوم الجمع یعنی قیامت کا دن۔ ؎ السروجی سروج میں یاء نسبتی لگا دی ہے یعنی سروج کا رہنے والا اور سروج ایک شہر ہے جو حرّان کے قریب واقع ہے ؎ واسندت اس کا مصدر اسناد ہے از افعال اس کے معنے نسبت کرنے اور تکیہ لگانے کے ہیں۔ یقال اسند الحدیث ای اذا رفعہ الی قائلہ۔ یعنی حدیث اس کی طرف نسبت کی۔ ؎ الحارث حارث سے مراد خود اپنی ذات کو مراد لیا ہے اس لیے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلکم حارث وکلکم ہمام۔ ؎ ما قصدت اس کا مصدر قصد ہے اس کے معنے ارادہ کرنے کے ہیں اور قصد افراط کی ضد کے معنے میں بھی آتا ہے یعنی میانہ روی وفی التنزیل واقصد فی مشیک یقال قصد الرجل وقصد الیہ وقصد لہٗ یعنی وہ اس کی طرف متوجہ ہوا ؎ بالاحماض اس کے معنے انتقال من اسلوب الی اسلوب آخر کے آتے ہیں اور اس کے معنی چار پایہ کا میٹھی گھاس کی چراگاہ سے کڑوے گھاس کی چراگاہ کی طرف انتقال کرنے کے بھی آتے ہیں احماض یہ مصدر ہے از افعال اور مانوس بات کا تذکرہ ہونا اور واقعی باتوں سے ہنر لبات کی طرف منتقل ہونا۔ یقال تحمّض الرجل یعنی وہ شخص ایک شیٔ سے دوسری شیٔ کی طرف منتقل ہوا ؎ تنشیط مصدر از تفعیل بمعنے خوش کرنا اور اس کا مجرد نشاط آتا ہے از سمع جس کے معنے اونٹ کی باگ نکال دینے اور چھوڑ دینے کے آتے ہیں اور یہ کسل کی ضد ہے بمعنے خوشی اور ضرب سے اس کے معنے نکل جانے کے آتے ہیں یقال نشط ینشط ای خرج من بلد الی بلد او من ارض الی ارض الناشط الثور الوحشی الذی یخرج من بلد الی بلد او من ارض الی ارض وفی التنزیل والناشطات نشطاً ای النجوم تنشط من برج الی برج کالثور الناشط ؎ قارئیہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کی جمع قارئون آتی ہے قرءٔ یقرءُ از فتح ویقرأ قراءۃ وقرآناً بمعنے پڑھنا۔ یقال قرأ علیہ السلام یعنی اس تک سلام پہونچایا وقرأ الشیٔ قرأناً بمعنے جمع کرنا اور بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کے آتے ہیں وفی التنزیل ان علینا جمعہ وقرآنہ۔ ای جمعہ وقرائتہ اور قاری کی جمع قرآءٌ آتی ہے جیسے کافر کفرۃٌ اور قرّاءٌ مثل کفار اور قرءٌ بالضم اسی سے آتا ہے جس کے معنے حیض وطہر کے آتے ہیں اور یہ اضداد میں سے ہے والجمع اَقراءٌ

واقرءٌ کافلسٍ وقرءٌ وفی التنزیل وثلثۃ قروءٍ۔

وَتَكْثِيرَ سَوَادِ طَالِبِيهِ۔ وَلَمْ أُودِعْهُ مِنَ الْأَشْعَارِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ. أَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَّةِ وَآخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ. ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرَجِيَّةِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور اس کے طالبوں کی جماعت میں اضافہ کرنے کے لیے کیا ہے اور میں نے اس میں کسی دوسرے شخص کا (ایک شعر بھی تحریر نہیں کیا ہے) بجز ان دو مفرد شعروں کے جن پر میں نے مقامہ حلوانیہ کی بنیاد رکھی ہے اور ان دو متصل شعروں (قطعہ) کے جن کو میں مقامہ کرجیہ کے ختم پر لایا ہوں۔

تشریح لغات

لہ تکثیر مصدر از تفعیل بمعنے زیادہ ہونا اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے وفی التنزیل الہاکم التکاثر (وقد مر تحقیقہ) تکثیر کم اور عدد کے اعتبار سے ہوتا ہے اور تعظیم کیفیت اور وصف کے اعتبار سے ہوتا ہے اور تعظیم کا مقابل تحقیر ہے اور تکثیر کا مقابل تقلیل ہے سے سواد بمعنے سیاہی وجسم وشخص اور بمعنی عوام آدمی اور جماعت کثیر یقال سواد الناس یعنی عوام اور یہاں یہ جماعت کے معنے میں ہے سے طالبیہ اسم فاعل کا صیغہ از نصر طالب کی جمع طَلَبَۃٌ اور طُلَّابٌ اور طَلَبٌ اور طَالِبٌ اور طلباء آتی ہے اور اس کے معنے طلب کرنے والے کے ہیں سے لم اودعہ اس کا مصدر ایداع ہے یہ ودیعت سے ماخوذ ہے یقال اودعہ مالاً ای دفعہ الیہ لیکون ودیعۃً عندہ، واودعہ ایضاً قبلہ منہ اور ودیعت اضداد میں سے ہے۔ اس کے معنے قبول کرنے اور ودیعت کسی کے پاس رکھنے کے آتے ہیں اور اسی سے تودیع ہے جس کے معنے رخصت کرنے کے آتے ہیں وفی التنزیل ما ودعک ربک اور اس کا مجرد ودع یدع ضرب سے آتا ہے جس کے معنے چھوڑنے کے ہیں ۵ الاشعار یہ شعر کی جمع ہے اور شعر کہنے والا شاعر ہوتا ہے۔ شعر وہ کلام جس میں وزن اور قافیہ کا لحاظ ہو والجمع شعراء وفی التنزیل والشعراء یتبعہم الغاوٗن، اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور اشعار کے معنے خبر اور بتلانے کے بھی آتے ہیں ۶ الاجنبیہ اجنبی میں یا مبالغہ کی ہے یعنی بہت نیا جیسا احمر سرخ اور احمری بہت سرخ اور یہ جنب یجنب نصر سے آتا ہے یقال جنب الرجل ای نحاہ (یعنی اُس کو دور کیا) ومنہ الاجتناب، اور اجنب کے معنے بیگانہ ہونے کے آتے ہیں والجمع اجانب۔ ۷ الابیتین سے مراد یہ ابیات ہیں۔ فکنت یہ انام ہموی واجتلی الخ اور اس کا قائل ایک ہے۔ یعنی ابن سکرہ ۸ فذ بن فذ بالذال المہملۃ صحیح ہے بمعنے منفرد و تنہا اس کے قائل دو ہیں ایک زیادی اور دوسرے بحتری ہے ۹ اسست کے معنے بنیاد رکھنے کے ہیں اس کا مجرد اساس ہے جس کے معنے بنیاد کے ہیں اور اساس اور بنیہ میں یہ فرق ہے کہ بنیہ تو مطلق نیچے کے عمارت کو کہتے ہیں اور اساس وہ بنیاد جو زمین میں مدفون ہو۔ یقال اسّس اذا بنی داراً اور ورفع حدود ہا من قواعدہا اور مجرد اس کا نصر سے آتا ہے والاسّ البناء اور اس کی جمع اساس احال کے وزن پر آتی ہے نلہ بنیۃ وہ چیز جو بنائی جائے والجمع بُنیٰ وبِنیٰ یقال فلان صحیح البنیۃ ای الفطرۃ

وبنیۃ الکلمۃ یعنی صیغہ اور مادہ جس پر بنا کی جائے از ضرب یقال بنے بنیا و بنا و بناءً و بنیانا و بنیۃ جب کہ وہ تعمیر کرے اسے اور بناء یہ ہدم کی ضد ہے ئلہ الحلوانیہ حلوان کی طرف اس کی نسبت ہے اور یہ ایک شہر نام ہے ۱۲ آخرین یہ آخر کا تثنیہ ہے جو اول اور متقدم کی ضد ہے والجمع آخرون۔ اس کا مؤنث آخری ہے والجمع آخر و اخریات اور آخر دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو کہتے ہیں اور یہ افعل کے وزن پر ہے اور یہ تاخر سے ہے وفی التنزیل فآخران یقومان مقامہما۔ ۱۳ توامین جڑواں بچے۔ اور وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے ہوں۔ والجمع توائم و توام یقال اتامت المرأۃ جب کہ عورت اپنے پیٹ سے دو بچے جنے ۱۴ ضمنتہما باب تفعیل سے ہے ای جعلتہما تضمنا یقال ضمن الشئ کالوعاء۔ یعنی اس کو برتن میں رکھا از سمع یقال ضمن الشئ ضمنا وضمانا یعنی وہ اس کا کفیل ہوا و یقال ضمن الشئ و بہ یعنی وہ اس کا کفیل ہوا۔ و یقال ضمنہ یعنی شامل ہوا۔ ۱۵ خواتم۔ یہ خاتمہ کی جمع ہے از ضرب بمعنے آخر۔ ۱۶ الکرجیۃ اس کی نسبت کرج کی طرف ہے اور کرج یہ ایک شہر کا نام ہے۔

وَمَا عَدَا ذٰلِكَ نَخَاطِرِيْ اَبُوْعُذْرِهٖ۔ وَمُقْتَضَبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ۔ وَهٰذَا مَعَ اعْتِرَافِيْ بِاَنَّ الْبَدِيْعَ رَحِمَهُ اللّٰهُ سَبَّاقُ غَايَاتٍ۔ وَصَاحِبُ اٰيَاتٍ۔ وَاَنَّ الْمُتَصَدِّيَ بَعْدَهٗ لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ۔ وَلَوْ اُوْتِيَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ۔

الترجمۃ والمطالب

علاوہ ازیں باقی اور اشعار کا موجد میرا ذہن ہے اور اس کے رطب و یابس (کھٹے میٹھے) کی بدیہہ گو خود میری زبان ہے یہ سب کچھ اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہ بدیع (علمی گھوڑ دوڑ کی مقرر کردہ) انتہا پر سب سے پہلے پہونچنے والا اور تمغہ یافتہ ہے اور میں اس بات کا بھی اقرار کرنے والا ہوں کہ بدیع کے بعد مقامات لکھنے کے درپے ہونے والا خواہ وہ قدامہ کی سی بلاغت ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

تشریح لغات

ا ۔ وما عدای ماسوائے ۲ ۔ خاطری خاطر وہ چیز جو دل میں کسی امر یا تدبیر کے لیے خطرہ پیدا ہو۔ والجمع خواطر از ضرب و نصر و یقال خطرہ اللہ ببالہ و علی بالہ و فی بالہ یعنی اس کو بھول جانے کے بعد یاد آیا ۳ ۔ ابوعذرہ پہلا کاری گر۔ موجد یقال ہوا ابو عذر ہذا الکلام یعنی اس کلام کا سہرا اسی کے سر ہے و یقال فلاں ابوعذرہا یعنی سب سے پہلا خاوند ہے ۴ ۔ مقتضب انتضاب اس کا مصدر ہے از افتعال یقال اقتضب الکلام یعنی اس نے فی البدیہہ کلام کہا و منہ القضیب بمعنے کٹی ہوئی ٹہنی۔ والجمع قضبان و قضبان۔ حلوہ یہ مُر کی نقیض ہے۔ بمعنی میٹھا۔ پاکیزہ خوشنما حلا یحلو از نصر و حلو یحلو از کرم و حلی یحلی از سمع حلاوۃ و حلوا و حلوانا۔ اس کا مصدر بمعنے میٹھا ہونا یا پاکیزہ ہونا و یقال حلی فی عینی و بعینی یعنی میری آنکھ میں بھلا معلوم ہوا ۵ ۔ مرہ یہ حلو کی ضد ہے بمعنے کڑوا تلخ از نصر و سمع مرارت کے معنے کڑوا ہونے کے ہیں ۶ ۔ اعتراف یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنے اقرار کرنا یقال اعترف زید یعنی زید نے اقرار کیا۔ ۷ ۔ سباق بمعنے بہت آگے سبقت کرنیوالا از ضرب یقال سبق سبقا یعنی وہ آگے

نکل گیا۔ وسبق الی کذا یعنی وہ خود آگے نکل گیا وسبق علے کذا یعنی وہ اس پر غالب آیا منہ السابق والجمع سابقون وسُبّاق۔ ؎۸ غایات یہ غَایَۃٌ کی جمع ہے بمعنے انتہا۔ ونشان وجھنڈا۔ وغرض ومطلب اور تیر جو دوڑنے کے میدان میں گاڑ دیا جائے۔ اور یہ آخر معنے یہاں مناسب ہیں۔ ؎۹ آیات یہ آیۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے نشانی وفی التنزیل ان فی ذلک لآیات ؎۱۰ المتصدی اس کا مصدر تصدی ہے از تفعل بمعنے درپے ہونا اور تصدد مضاعف کے معنے بھی پے درپے ہونے کے آتے ہیں۔ یقال تصدّ لَہٗ یعنی وہ اس کے درپے ہوا اور اس نے تعرض کیا ؎۱۱ اوتی اس کا مصدر ایتیان آتا ہے ازضرب بمعنے چھوٹے کو دینا اور اعطاء کے معنے مطلق دینے کے آتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اتیان آنے اور جانے میں عام ہے اور راغب میں اس کے معنے یہ تحریر کئے ہیں۔ کہ اتیان کے معنے آسانی سے آنے کے ہیں ؎۱۲ بلاغۃ کے معنے فصاحت کے ہیں یقال رجلٌ بلیغٌ ای فصیح والجمع بلغاء اور بلیغ کو بلیغ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجاتا ہے اور یہ کرم سے آتا ہے۔ یقال بلغ بلاغۃً ای صار بلیغًا اور نصر سے اس کے معنے پہونچنے کے آتے ہیں یقال بلغ بلوغا وبلاغا جب کہ وہ پہونچے وفی التنزیل ہذا ابلاغ مبین ؎۱۳ قدامۃ اس کا نام ابو الولید جعفر ہے اور یہ غایت درجہ بلیغ وفصیح تھا۔ اور اس کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام سر البلاغت ہے اور بلاغت کی وجہ سے ضرب المثل میں یہ مشہور ہوگئے ہیں۔

لَا یَغْتَرِفُ[1] اِلَّا مِنْ نُضَالَتِہٖ[2]۔ وَلَا یَسْرِیْ[3] ذٰلِكَ الْمَسْرٰی اِلَّا بِدَلَالَتِہٖ۔ وَلِلّٰہِ[4] دَرُّ الْقَائِلِ

فَلَوْ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً بِسُعْدٰى شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

وَلٰكِنْ بَكَتْ قَبْلِیْ فَهَيَّجَ لِیَ الْبُكَا بُكَاهَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

الترجمۃ والمطالب اُسی کے جھوٹے پانی سے چلو بھرے گا اور اُسی کی رہبری سے رہ رو بن سکے گا کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎ اگر میں کبوتری سے پہلے سعدیٰ کے عشق میں رونا تو ندامت سے قبل میں اپنے نفس کو شفا بخشتا لیکن وہ مجھ سے پہلے روئی اور اس کے رونے سے اس نے میرے رونے کو برانگیختہ کیا اس لیے مجھے کہنا پڑا کہ فضیلت سابق سبقت کرنے والے ہی کے لیے ہے۔

تشریح لغات ؎۱ لایغترف اغتراف اس کا مصدر ہے بمعنے چلو لینا اور ہاتھ میں پانی لینا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال غرف الماء بیدہ ای فاغترف منہ وفی التنزیل من اغترف غرفۃ بیدہ۔ ؎۲ من فضالتہ بالضم بچا ہوا پانی از نصر وسمع واما فَضِلَ یَفْضُلُ وھو شاذٌ لا یستعمل ؎۳ ولا یسری ازضرب یقال سریٰ یسری سُریً وسریانا ومسریً بمعنے رات کو چلنا فہو سارٍ والجمع سُرَاۃٌ وابن السُّراء رات کا مسافر ساریۃ وہ جماعت جو رات کے وقت سفر کرے تو مسراۓ کے معنے عام طور سے رات کے چلنے کے آتے ہیں اور سیر اللیل یہ کلمہ ہے جس کو عرب والے مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کرتے ہیں وفی التنزیل

سبحان الذی اسرای بعبدہ در القائل اصل میں دودھ کو کہتے ہیں اور دودھ چونکہ عربوں میں ہر ایک کو عزیز ہوتا ہے اب اس کے معنے میں کثیر کے استعمال کرنے لگے ہیں اور اس سے اوصاف حسنہ مراد لیتے ہیں اس موقع پر چار لفظ بولے جاتے ہیں للہ ہو۔ للہ دُرّان کل للہ دُرّہ ۳ لافض فوہ اور لافض فوہ یہ لفظ حسن اقوال پر دلالت کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کا منہ نہ کیا جائے اور للہ در القائل اگر مضاف الیہ کی طرف دیکھا جائے تو فقط قول ہی پر دلالت کرنے والا ہوگا اور اگر اس سے قطع نظر کی جائے تو یہ جمیع اوصاف کے حسن پر دلالت کرنے والا ہوگا۔ اور للہ درّہ یہ جمیع اوصاف کے حسن پر دلالت کرنے والا ہوتا ہے اور للہ ہو یہ اوصاف اور ذات دونوں کے حسن پر دلالت کرنے والا ہوتا ہے ۳ فلو قبل یہ لوبکت پر داخل ہے جو کہ بعد میں مذکور ہے اور قبل ظرف مقدم ہے یہ بکت کے متعلق ہے ضرورت شعر کی وجہ سے نہ حصر کی وجہ سے قبل کے معنے پہلے کے ہیں اور بعد کی نقیض ہے اور یہ ظرف زمان ہے معرب ہے اور قبل کی تصغیر قبیل آتی ہے اور اس کا مضاف کبھی حذف کر دیا جاتا ہے اس حالت میں بنا رعلے الضم اور اعراب دونوں صورتیں جائز ہیں خواہ تنوین لائیں یا بغیر تنوین کے جیسے مات الخلیفۃ و مات الوزیر قبل ومن قبل وقبلاً ومن قبل۔ وفی التنزیل للہ الامر من قبل ومن بعد ۵ مبکا یا یہ مصدر میمی ہے از بکی یبکی بکاءً از ضرب بمعنے رونے کی جگہ ۵ صبابۃ عشق۔ ورقۃ القلب من الہواء وشوق۔ ومجرت از سمع یقال صبّ یصبّ صبابۃ ویقال صبّ الیہ یعنی وہ اس پر عاشق ہوا یقال ورجل صبٌّ ورجلان صبان ورجال صبون وامراتان صبتا ن ونساء صبات ۷ ولسُعدیٰ یہ معشوقہ کا نام ہے ۸ شفیف از ضرب اس کا مصدر شفا، ہے۔ بمعنے شفا دینا اور استشفا از افتعال بمعنے شفا پانا۔ یقال شفی اللہ فلاناً من مرضہ یعنی خدا نے اس کو اچھا کر دیا اور اس کے مرض کو زائل کر دیا۔ ومنہ الشافی (یعنی شفا دینے والا یہ خدا کا نام ہے) والجواب الشافی یعنی قاطع اور مسکت جواب ۹ النفس اس میں الف لام عوض میں مضاف الیہ کے ہے یعنی نفسی۔ اور نفس کی جمع انفسٌ اور نفوسٌ آتی ہے وفی التنزیل اللہ یتوفی الانفس۔ ۱۰ التندم یہ ندامت سے مشتق ہے بمعنے پشیمان ہونا۔ اور اس میں الف ولام عوض میں مضاف الیہ کے ہے یعنی تندمی ۱۱ قبلی یہاں قبل کا مضاف الیہ اور یا کا مضاف محذوف ہے ای قبل بکائی ۱۲ فہیج از باب تفعل یقال فہیج تہییجاً بمعنی بھڑکایا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنے ہلنا و برانگیختہ ہونا یقال ہاج یہیج ہیاجاً بالکسر وہیجاناً بمعنے اس نے بھڑکایا غرضیکہ مجرد اور مزید دونوں کے معنے بھڑکانے کے ہیں لیکن مزید میں مبالغہ ہے یعنی زیادہ بھڑکانا۔ البکا مصدر رونا اول مفعول ہے اور ثانی فاعل ہے ۱۳ الفضل میں الف ولام استغراق کا ہے۔ ای کل الفضل فضل بمعنے فضیلت اور بزرگی ۱۴ للمتقدم اس کا خلاف متاخر ہے یقال تقدم القوم یعنی وہ آگے بڑھا۔ اور اس نے سبقت کی وقدم یقدم قدوماً یعنی وہ آگے بڑھا وقدم من سفرہ یعنی وہ سفر سے لوٹا از نصر واز سمع بمعنے بہادری کرنا۔ یقال قدم قدماً وقدوماً واز کرم یقال قدم قدماً وقدامۃً یعنی وہ اپنے وجود پر زمانہ دراز تک قائم رہا۔ ومنہ القدیم خلاف الحدیث یعنی پرانا۔ والجمع قدماء وقدامیٰ اور یہاں متے متقدم کے آگے ہونے والے کے ہیں۔ اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ از باب تفعل۔

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْهَذْرِ الَّذِيْ اَوْرَدْتُهٗ. وَالْمَوْرِدِ الَّذِيْ تَوَرَّدْتُهٗ. كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ. وَالْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهٖ بِكَفِّهٖ. فَاُلْحَقَ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا. اَلَّذِيْنَ ضَلَّ

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔

الترجمۃ والمطالب

اور میں امید کرتا ہوں کہ اس بے ہودہ گوئی میں جس میں پڑ چکا ہوں اور جس گھاٹ پر کہ میں اتر چکا ہوں (یعنی آچکا ہوں) میں اس شخص کی طرح نہ ہوں گا جو خود اپنے پیر میں کلہاڑی مارتا ہے۔ (یعنی جیسے اپنی موت کھر سے تلاش کرے) اور اپنی ناک اپنے ہاتھ سے کاٹتا ہے تاکہ میں بھی ان لوگوں میں شامل نہ کیا جاؤں۔ جو اپنے افعال اور اعمال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں یعنی محنت لوٹتے ہیں ہیں اور جن کی دنیوی زندگی میں کوشش بیکار ہوگئی ہے مگر ان کا گمان ہے کہ وہ اچھے کام کرتے ہیں۔

تشریح لغات

لہ ارجو از نصر اجوف واوی یقال رجا یرجو رجاءً و رجواً و رجاۃً و مرجاۃً ضد یئس یعنی اس نے امید کی۔ اور کبھی رجو اور رجاء کے معنے خوف کے بھی آتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے مالکم لا ترجون للہ وقارا ای لا تخافون للہ عظمۃً اور لیکن رجاء مقصور کے معنے طرف کے آتے ہیں والجمع ارجاءٌ جیسے قرآن شریف میں ہے والملک علی ارجائہا۔ سے الہذر بمعنے بیہودہ گوئی دقد مر تحقیقہ از نصر وضرب سے اور دتہ اس کا ابراد مصدر ہے بہ وردسے ماخوذ ہے یقال ورد یرد وروداً ای حضر یقال اور دہ غیرہ ای احضرہ وفی التنزیل وان منکم الا واردہا ومنہ مورد والجمع موارد سے تورد تہ از باب تفعل تورد اس کا مصدر ہے بمعنے زور سے بتکلف گھسجانا۔ سے الباحث از فتح اس کا مصدر بحث ہے بمعنے تحقیق کرنا وجستجو کرنا اور معدن جس میں سے سونا چاندی وغیرہ تلاش کیا جائے اور کھودا جائے اور بحث کی جمع ابحاث آتی ہے یقال بحث فی الارض یعنی اس نے گڑھا کھودا ومنہ المباحثۃ ایک دوسرے کو بحث میں آزمانا شہ عن حتفہ بظلفہ حتف کے معنے موت کے آتے ہیں والجمع حتوف۔ سے اور ظلف بالکسر بکری وہرن وغیرہ کے کھر کو کہتے ہیں والجمع اظلاف قال ابن السکیت یقال رجلُ الانسانِ قدمہ وحافر الفرس وخف البغل وخف البعیر والنعامۃ وظلف البقرۃ والشاۃ والظبی کالباحث عن حتفہ بظلفہ اب ضرب المثل ہے اس کا واقعہ یہ ہے ایک شخص جارہا تھا اس کو بھوک لگی اور اس کے ساتھ بکری تھی۔ مگر اس کے پاس چھری یا چاقو نہ تھا وہ جو اس کو ذبح کرتا بکری کی عادت اپنے کھر سے کھودنے کی ہوا کرتی ہے اس نے جو کھودا تو اتفاق سے چھری نکل آئی کوئی شخص بھول گیا تھا یا کسی کی گرگئی تھی وہ زمین میں دب گئی تھی تو اس شخص نے اس چھری سے اپنی بکری کو ذبح کردیا جب سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔ شہ والجادع اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال جدع جدعاً یعنی اس نے کاٹا وجدع فلاناً اس نے قید کیا واز سمع یقال جدع جدعاً وجدع الرجال اس نے اس کے ناک کان ہاتھ اور ہونٹ کاٹے فہو اجدع۔ ۹ مارن الانف نرمہ یعنی ناک کا بانسہ والجمع موارن سلہ انف بمعنے ناک۔ والجمع آنفٌ وآنافٌ وانوفٌ یقال انف الجبل جو حصہ نکلا ہوا ہو۔ وانف کل شیٔ ای اوّلہ ویقال مات حتف انفہ یعنی طبعی موت مرا۔ ورغم انفہ یعنی وہ ذلیل ہوا۔ والجادع الخ یہ ضرب المثل ہے اس شخص کے لیے جو خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرے اس کا قصہ یہ ہے کہ جذیمہ بن الابرش ایک بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے ملک کے لینے کے خاطر مسماۃ زبا کے باپ کو قتل کروادیا ایک عرصہ کے بعد زبا نے اپنا یہ پیغام اس کے پاس بھیجا کہ میں نے اپنے باپ کا خون معاف کیا اس شرط پر کہ تو مجھ سے نکاح کرے جذیمہ نے اس بات کو قبول کرلیا اس جذیمہ کا وزیر جس کا نام

قیصر تھا۔ اس نے جذیمہ کو بات سے روکا۔ مگر جذیمہ نے نہ مانا۔ جذیمہ نے نکاح کے ارادہ سے زبا کی طرف ارادہ کیا تو قیصر نے کہا کہ تم نے میری بات نہیں مانی تم کو کچھ علامات اور نشانیاں بتاتا ہوں اگر تم اس پر عمل کروگے تو اس میں تمہاری بھلائی ہے وہ علامات یہ ہیں جب اس کے ملک میں تم پہونچو اگر اس کی کثیر جماعت مع ہتیار بند تمہارے استقبال کو آئے تو تم سمجھنا کہ اس نے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا ہے اگر فقط چند آدمی لینے کو آئیں تو سمجھنا کوئی ڈر نہیں ہے جذیمہ نے اس کی اس علامتوں کو مان لیا اور قیصر کو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار کیا اور اس سے یہ کہا کہ اگر لشکر کثیر مل جائے۔ تو تم اپنا گھوڑا مجھے دے دینا تاکہ میں وہاں سے فرار ہو جاؤں جذیمہ وہاں پہونچا تو جماعت کثیر نے اس کا استقبال نہ کیا جب وہ زبا کے قلعہ تک پہونچا تو جماعت کثیر اس کو ملی جذیمہ وہاں سے نہ بھاگ سکا زبا نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ قیصر اپنے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر جذیمہ کے بھائی عمرو بن عدی کے پاس پہونچا اور اس نے یہ تدبیر کی کہ اس نے اپنی ناک کاٹی اور زبا کے پاس وہ قیصر یہ استغاثہ لے کر حاضر ہوا کہ جذیمہ کے بھائی نے میری ناک کاٹی ہے اس لیے کہ تو نے اس کے بھائی کو بعوض اپنے والد کے قصاص میں مروا دیا ہے اور تو اس کے پکڑوانے میں اور مارنے میں شریک ہے زبا نے اس کی عزت کی اور اس کو اپنا معتمد بنالیا اور اس نے خوب مزے اڑائے یہاں تک کہ زبا نے اس کو چند بار عراق کی طرف ساز و سامان لیکر تجارت کے لیے بھیجا آخری مرتبہ کچھ اشخاص کو وہ صندوق میں بندکر کے لایا اور زبا کو قتل کرتے میں کامیاب ہو گیا اس طرح زبا سے اپنے بادشاہ جذیمہ کا قصاص لیا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

ؔلہ بکفہ کف کے معنے ہاتھ کی ہتھیلی ہے والجمع اکفٌ وکفوفٌ وکفٌ۔ اور اہل عروض کے یہاں ساتویں حرف کو گرانے کا نام ہے جب کہ وہ ساکن ہو جیسے فاعلاتن کے نون کو از نصر یقال کف کفا وکفافۃً بمعنے جمع کرنا ولانا ؔلہ فَاُلحق اس کا مصدر الحاق ہے از افعال بمعنے ملا دینا واصلہ لحق یلحق لحاقًا از سمع وفی القنوت ان عذابک بالکفار ملحق ای لاحق ؔلہ بالاخسرین اگر الف ولام بمعنے الذی بغیر اسم مفعول اور فاعل کے صیغہ صفت پر بھی آتا ہے تو یہ الف ولام بمعنے الذین کے موصوف بن جائے گا۔ اخسرین اس کی صفت ہوگی اور جن کے نزدیک بغیر اسم فاعل اور اسم مفعول کے الف ولام الذی کے معنے میں نہیں آتا ہے تو اس وقت الذین کا موصوف محذوف مانیں گے ؔلہ الاخسرین یہ اخسر کی جمع ہے از سمع یقال خَسِرًا وخُسْرًا وخسارًا وخسارۃً وخسرانًا یہ ربح کی ضد ہے بمعنے ٹوٹا اٹھانا اور گمراہ ہونا اور ہلاک ہونا یقال خسر الرجلُ یعنی مرد لوٹے میں پڑا وفی التنزیل خسر الدنیا والاخرۃ وذلک ہو الخسران المبین۔ وان الانسان لفی خسر۔ ؔلہ اعمالا یہ عمل کی جمع ہے یہ اخسرین سے تمیز ہے عمل کے معنے کام کاج کرنے کے ہیں اور عملۃٌ کے معنے ایک مرتبہ کام کرنے کے ہیں از سمع یقال عمل عملاً یعنی اس نے کام کیا ویقال عمل الامیر علے البلاد یعنی وہ حاکم اور گورنر ہوا۔ منہ العامل کام کرنے والا گورنر اور حاکم۔ والجمع عُمّالٌ وعاملون۔ ؔلہ ضَلَّ از ضرب ضلال اور ضلالت اس کا مصدر آتا ہے یہ ہدایت کی ضد ہے بمعنے گمراہی اہل الحجاز کہتے ہیں کہ یہ سمع سے آتا ہے اور اہل نجد کہتے ہیں کہ یہ ضرب سے آتا ہے وفی التنزیل قل ان ضللت فانما اضل علے نفسی جوہری یہ فرماتے ہیں کہ اہل نجد کا لغت فصیح ہے منہ الضالُّ بمعنے گمراہ والجمع ضُلّالٌ وضالونَ ویقال ضَلَّ الشیُٔ عنہ یعنی گم ہو گئی وضَلَّ سعیُہ یعنی کامیاب نہیں ہوا ضَلَّ الشیُٔ تلف ہو گئی وضل الرجلُ یعنی مر گیا اور مٹی ہڈی رہ گئی۔ ؔلہ ضال اور ضَلَّ میں فرق ہے ضال وہ ہے جس کی راہ پانے کی امید نہ ہو اور ضل مطلق راہ گم کنندہ خواہ یہ راہ پائے یا نہ پائے ؔلہ سعیہم از فتح بمعنے کام کرنا وچلنا ودوڑنا یقال سعٰے الیہ یعنی اس نے ارادہ کیا واسعی المشی السریع وہو دون العدو والمشی اعم من ان یکون سریعًا اولا وفی التنزیل وسعٰے فی خرابہا ویسعون فی الارض فسادا۔ وقال الزجاج اصل السعی فی کلام العرب التصرف فی کل عمل ؔلہ الجبوۃ یہ

موت کی نقیض ہے۔ یقال حَیِیَ حیاۃ از سمع وحَیّ۔ یحیٰی وحَیَّ۔ یحیٰی بمعنے زندہ کیا ویقال حَیّاہُ اللہ بمعنے اس کو خدا سلامت رکھے منہ المُحَیّا بمعنے چہرہ ۳ الدنیا یہ آخرت کی نقیض ہے اس کا مصدر دنو غیر مہموز ہے دنا یدنو فہو دانٍ از نصر بمعنے نزدیک ہوا اور دنیا کو دنیا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ آخرت کے قریب ہے اور دنیا کی جمع دُنےٰ آتی ہے۔ ومنہ الا دنےٰ۔ اور جب اس کی نسبت دنیا کی طرف کریں گے تو دنیوی یا دنیاوی کہیں گے واز سمع دَنِیَ یَدنےٰ۔ دَنا ودَنایۃً بمعنے ضعیف ہونا وحقیر ہونا ۱۲۔ یحسبون از سمع وحسب یقال حسب حِسبانًا وحُسبانًا وحِسبۃً بمعنے گمان کرنا ای یظنون واز نصر یقال حسب حَسبًا وحسبانًا وحِسبۃً وحسابۃً بمعنے شمار کرنا ۱۲ صُنعًا بمعنے کام رزق۔ احسان۔ از فتح یقال صنع صَنعًا وصُنعًا جب کہ وہ کام کرے یقال صنع الشیٔ جب کہ وہ بنائے۔ واما الصنع فانہ یکون من الانسان باجادۃ۔

عَلٰى اَنِّىْ وَاِنْ اُغْمِضْ لِىَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِىْ. وَنَضَحَ عَنِّى الْمُحِبُّ الْمُحَابِىْ لَا اَكَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍ جَاهِلٍ. اَوْذِىْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ. يَضَعُ مِنِّىْ لِهٰذَا الْوَضْعِ. وَيَنْدُبُ اَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِى الشَّرْعِ.

الترجمۃ والمطالب علاوہ ازیں اگرچہ بتکلف اپنے کو غبی ظاہر کرنیوالا ذکی میری خاطر عیوب سے نظر بچا بھی لے یا میرا شریف دوست میری طرف (حملۂ دشمن) کو دفع بھی کر دے تاہم ناتجربہ کار جاہل اور بے تکلف نادان بن جانے والے کینہ ور سے میں (کسی طرح) چھٹکارہ نہیں پا سکتا وہ تو ان مقامات کی وجہ سے میرا مرتبہ گھٹائے گا اور پکار پکار کر یہ کہے گا کہ یہ منہیات شرع میں سے (جھوٹ) ہے۔

تشریح لغات ۱ اغمض اغماض اس کا مصدر ہے بمعنے آنکھ بند کرنا خواہ اس لیے کہ وہ کسی کو نہ دیکھے یا ویسے ہی بند رکھے اور اصطلاح میں اغماض کے معنے عیب سے درگذر کرنے کے معنے آتے ہیں یقال اغمض عن الشیٔ یعنی اس سے درگذر کی اور چشم پوشی کی واغمض علے کذا یعنی اس نے برداشت کیا اور اس سے راضی ہوا از نصر وفی التنزیل الا ان تغمضوا فیہ ۲ الفطن یہ صفت مشبہ ہے بمعنے صاحب فطنت رچالاک، ہوشیار۔ وصاحب فہم۔ وقد مر تحقیقہ ۳ المتغابی اس کا مصدر تغابی ہے بمعنے جان بوجھ کر غبی بننا اس کا مجرد غباوت آتا ہے بمعنے کم فہمی از سمع یقال غبی۔ یغبی غباوۃً بمعنے کند ذہن ہونا وجاہل ہونا ومنہ الغبی بمعنے کند ذہن جاہل والجمع اغبیاءُ واغباءُ ۵ نضح از فتح یقال نَضَحَ ینضح نَضحًا بمعنے دور کیا و دفع کیا۔ ۶ المحب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال یقال احبّہ ای ودّہٗ وحبّہ یعنی اس سے محبت کی وحبّ الشیٔ ای رغبہ وقد مر تحقیقہ ۷ المحابی اس کا مصدر محاباۃ ہے بمعنے دوستی کرنا اور کسی کو اپنا حق معاف کرنا اس کا مجرد حبا آتا ہے جس کے معنے مطلق عطا یا قلیل عطا کے ہیں یقال حابی الرجل محاباۃ وحبًا۔ یعنی اس کی مدد کی اور اس کو خاص بنا لیا اور حبا یحبو نصر سے آتا ہے جس کے معنے بغیر بدلے کے عطا کرنے کے ہیں یقال حباہ عن کذا یعنی اس کو روکا وحباہ اس کی طرف داری کی۔ اور اس کو روکا۔ ۸ لا اکاد کا دیکا دکودًا ومکادًا ومکادۃً از فتح بمعنے

قریب ہونا۔ اور کام نہ کرنا یقال کا د یضرب یعنی وہ مارنا چاہتا ہے لیکن اس نے مارا نہیں اور یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ان شاذونادر داخل ہوتا ہے اور کر نیکے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قرآن شریف میں اکاد اخفیہا ای ارید اخفیہا۔ ۹ خلص از نصر یقال خلص خلوصًا وخلاصًا بمعنے خالص ہونا ونجات پانا وسالم رہنا۔ ۱۰ غمر بالضم وسکون المیم بمعنے ناتجربہ کار والجمع اغمار از کرم۔ ۱۱ جاہل بمعنے ابلہ وناتجربہ کار یہ علم کی ضد ہے اور جہل سے ماخوذ ہے از سمع اور جاہل کی جمع جُہَّل مثل عنق اور جُہَّل مثل رکع اور جُہّال مثل کفار اور جہلاء آتی ہے اور اسی سے متجاہل ہے جو بتکلف اپنے آپ جاہل بنے۔ ۱۲ غمر بالکسر بمعنے کینہ وپیاس والجمع اغمار اور پہلے غمر کو بالکسر اور بالضم دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور ثانی کو فقط بالکسر ہی پڑھیں گے اگر پہلے غمر کو بالکسر پڑھا تو اس میں تجنیس مماثل ہوگی اور اگر پہلے کو بالضم پڑھیں گے تو اس میں تجنیس تحریف ہوگی۔ ۱۳ یضع از فتح بمعنے روک دینا اور اس کے معنے اختراع کرنے کے بھی آتے ہیں یقال ہذا حدیث موضوع ای مخترع اور وضع خط سے عام ہے وفی التنزیل وضعہا للانام یعنی زمین کو مخلوق کے لیے بنایا یقال وضعت الدابۃ ای اسرعت واوضعہا متعدمنہ اور اس کے معنے ذلیل کرنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال وضع الرجلُ وضعًا یعنی اس کو ذلیل کیا۔ ویقال وضع نفسہ یعنی اپنے آپ کو ذلیل کیا اور یہ وضع رفع کی ضد ہے بمعنے کم کرنا گرانا۔ ۱۴ لہذا الوضع وضع کے معنے موضوع کے ہیں اس صورت میں لہذا پر جو لام ہے وہ زائد ہوگا۔ اگر اس کے معنے مصدری لیے جائیں تو یہ لام صلہ ہوگا تو اس وقت وضع کے معنے تصنیف کرنے کے ہوں گے۔ ۱۵ یند داس کا مصدر تندید ہے بمعنے مشہور کرنا اور صاحب اساس الحکمات نے اس کے معنے عیب کے مشہور کرنے کے بیان کئے ہیں اور تندید یہ ند سے بھی ماخوذ ہوسکتا ہے جس کے معنے شریک بنانے کے ہیں۔ یقال نَدَّدَ بالشئی یعنی اس کی اشاعت کی یعنی لوگوں میں شہرت دی۔ ونَدَّد بفلان یعنی اس کے عیوب کی صراحت کی اور اس کو گالیاں دیں۔ واصلہ من نَدَّا البعیر وبتَندوُّا اذا شرد (جب کہ وہ نافرمانی کرے) از ضرب ۱۶ مناہی یہ مَنہیٌّ کی جمع ہے بمعنے امر ممنوع اور یہ نہی امر کی ضد ہے نہی ینہی از فتح اس کا مصدر نہی آتا ہے اور وادی بھی مستعمل ہے یقال نہاہ ینہوہ نہوًا بمعنے روکنا ومنع کرنا وجھڑکنا خواہ قول سے ہو یا فعل سے ویقال نہی ینہٰی از سمع جیسے یقال ونہی عن الحاجۃ جب کہ وہ حاجت سے رو کے۔ وفی التنزیل وینہٰی عن الفحشاء والمنکر۔ ای یحث علٰی فعل الخیر ویزجر عن الشر۔ ۱۷ الشرع مصدر بمعنے شریعت ودین۔ ومنہ الشریعۃ بمعنے سنت واحکام باری تعالٰی والجمع شرائع یقال شرع شرعًا وشروعًا بمعنے شروع کرنا۔ وابتدا کرنا۔ سید ھا کرنا وقریب ہونا وجھانکنا۔ وفی التنزیل شرع لکم من الدین الخ ای اظہر۔

وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْيَاءَ بِعَيْنِ الْمَعْقُوْلِ۔ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِيْ مَبَانِي الْاُصُوْلِ. نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فِيْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ۔ وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ. عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ ۔

الترجمۃ المطالب مگر جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اصل کلام میں وہ وقت نظر سے کام لیتا ہے وہ ضرور ان مقامات کو رشتہ فوائد میں پروئے گا۔ اور ان حکایات (کہانیوں) میں شمار کرے گا جو چار پایوں اور جمادات کی زبان میں لکھی گئی ہیں (مثل کلیلہ ودمنہ وغیرہ۔

تشریح لغات

لہ نقد از نصر اس کا مصدر نقد ہے بمعنے پرکھنا اور خود نقد کے معنے پرکھی ہوئی چیز کے بھی آتے ہیں قال اللیث
النقد تمییز الدراہم واعطاء ہا انسانا واخذ ہا لانتقا داور نقد خلاف نسیئۃ کے معنے میں بھی آتا ہے یقال نقد الرجل نقداً یعنی اس
نے کلام کے محاسن اور اس کے عیوب ظاہر کئے ونقد فلاناً نفلاں یعنی اسی وقت اس نے قیمت ادا کر دی ونقد درہماً یعنی اس کو درہم دیئے
ےہ الاشیاء یہ شئی کی جمع ہے اس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں وجہ یہ ہے یہ اصل میں شیاءٌ تھا اور اس میں الف ممدودہ یہ غیر منصرف کا سبب
ہے۔ وقال البعض یہ شئی کی جمع ہے اس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں وجہ یہ ہے یہ اصل میں قلب مکانی ہے وقال البعض یہ اشیاء افعال کے وزن
پر ہے اور ہر صورت میں فعلاء کی مشابہت اس میں ضرور ہے اور شافیہ میں اس کی وضاحت موجود ہے بوجہ خوف طوالت اس کو چھوڑا جاتا ہے ۳ہ بعین
بمعنے آنکھ۔ تپلی اور پلک وغیرہ کے مجموعہ کو بھی کہتے ہیں۔ زانو وچشمہ گھٹنہ وسونا۔ اور اس کے معنے خیارُ کل شئی کے بھی آتے ہیں۔
یہ مؤنث ہے والجمع اعیانٌ واعین اور اعینات یہ جمع کی جمع ہے وفی التنزیل لہم اعینٌ یبصرون بہا اور عین کی تصغیر عُیَینۃ آتی ہے اور اسی
وجہ سے ذوالعیینتین جاسوس کو کہتے ہیں ۴ہ المعقول یہ عقل سے مشتق ہے از ضرب یقال مالہ معقولٌ ای عقل اور یہ مصدر ہے۔ جو مفعول
کے وزن پر ہے جیسے میسور اور معسور وفی التنزیل وما یعقلہا الا العالمون۔ ۵ہ انعم از باب افعال انعام مصدر بمعنے باریک نظر سے وغور
سے تحقیق سے دیکھنا اور امعان بہت دیر تک فکر اور غور کرنا۔ یقال انعم النظر فی الشئی اذا اطال الفکرۃ فیہ اور اس کا مجرد سمع سے آتا
ہے۔ ۶ہ النظر مصدر بمعنے آنکھ سے دیکھنا وبصر وبصیرت یقال نظر ینظر نظراً ونظراناً ومنظراً ومنظرۃً ای اذا نظر الیہ وفی التنزیل واغرقنا
آل فرعون وانتم تنظرون۔ رؤیت اور نظر میں فرق ہے رؤیت تو مرئی کے ادراک کو کہتے ہیں اور نظر آنکھ سے متوجہ ہو کر دیکھنے کو کہتے
ہیں ۷ہ مبانی یہ مبنے کی جمع ہے بامبنی کی جمع بمعنے ماینتہی الیہ غیرہ اور مبانی بمعنے اصول مجموعہ وقواعد معلوم والمبانی ای فیما بنیت علیہ
اصول الکلام ۸ہ الاصول یہ اصل کی جمع ہے یقال اصل الشئی ای صار ذا اصل اور یہ کرم سے آتا ہے ۹ہ نظم وقد مر تحقیقہ فی قولہ نظم بیتاً
۱۰ہ سلک وہ دھاگہ جس میں موتی وغیرہ پروئے جائیں اور کلیات میں ہے کہ سلک خیط سے خاص اور سمط سے عام ہے اس لیے کہ خیط
کا اطلاق دھاگہ پر بھی کیا جاتا ہے جس میں موتی وغیرہ پروئے جائیں اسی طرح دھاگہ پر ہوتا ہے جس سے کپڑا سیا جاتا ہے اور سلک کا
اطلاق خاص موتی وغیرہ کے دھاگہ پرونے پر ہوتا ہے اور سمط وہ دھاگہ ہے جس میں جواہرات پروئے جائیں۔ اور اسی سے سلک ہے
جس کے معنے وہ دھاگہ جس سے سیا جائے۔ ۱۱ہ الافادات استفادہ اور افادہ میں فرق ہے۔ افادہ۔ فائدہ دینا، اور استفادہ فائدہ
حاصل کرنا۔ اور افادہ کا اطلاق معلم کے لیے اور استفادہ کا متعلم کے لیے اور یہ فاد یفید سے مشتق ہے بمعنے فائدہ دینا از ضرب یقال
فادت لہ فائدۃ یعنی اس کو فائدہ حاصل ہوا ۱۲ہ سلکہا یہ فعل ماضی ہے یقال سلک الطریق ای اذا ذہب فیہ از نصر وسلک الشئی فی الشئی
ای ادخلہ فیہ وفی التنزیل کذلک سلکناہ فی قلوب المجرمین ۱۳ہ مسالک بمعنے راستہ والجمع مسالک ۱۴ہ الموضوعات یہ موضوع کی جمع
ہے بمعنے مخترعات الف ولام جو اس پر داخل ہے وہ الذین کے معنے میں ہے ۱۵ہ العجماوات یہ عجماء کی جمع ہے بمعنے گونگا اس
سے مراد بہائم ہیں ۱۶ہ جمادات یہ جمادی کی جمع ہے اور یہ جمود سے مشتق ہے جس کے معنے جمنے کے ہیں۔ جمادات وہ اشیاء
جس میں نہ حیات ہو اور نہ نشو ونما تو یہاں الموضوعات الخ سے وہ تصانیف ہیں جو چوپاؤں۔ پتھروں وغیرہ کی زبانیں ہیں جو الی
حقیقت کچھ نہیں ہوا کرتی اس سے مصنف رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ یہ واقعات جن کو مقامہ میں ظاہر کیا گیا ہے اگرچہ وہ ظاہری
صورت میں ہیں مگر طالب علموں کو اس سے سکھلانا اور ان کی استعداد قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے اور یہ بھی ظاہر کرنا ہے

کہ نثر میں ان کی کتاب جیسی قابلیت ہوجائے تاکہ وہ اپنے مضمون کو نثر میں مقفی بنا سکیں۔ اور مطالب کی باتیں ان کے مضمون میں ہوں۔

وَلَمْ يُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهٗ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ۔ اَوْ اَثَّمَ رُوَاتَهَا فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ۔ ثُمَّ اِذَا كَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ وَبِهَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّيْنِيَّاتِ فَاَيُّ حَرَجٍ عَلٰى مَنْ اَنْشَاَ مُلَحًا لِلتَّنْبِيْهِ۔ لَا لِلتَّمْوِيْهِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور ایسا کوئی شخص سننے میں نہیں آیا جس کے سننے سے اس نے بیزاری ظاہر کی ہو یا اس کی روایت کرنے والوں کو اس نے کسی وقت میں گنہگار ٹھیرایا ہو جب کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور نیتوں سے اعمال منعقد ہوا کرتے ہیں تو پھر اس شخص پر کیا الزام ہے جو ظرافت آمیز کلام کو ملمع کاری کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو متنبہ کرنے کے لیے تحریر کرے

تشریح لغات

لہ ولم یسمع از سمع یقال سمع سمعًا وسماعًا وسماعۃً اس نے سنا اور اصل میں سمع وہ قوت سامعہ ہے جو کان میں ہے اس کے ذریعہ سے معلوم کرے اور سنے۔ منہ السامعُ اور یہ متعدی بنفسہ بھی آتا ہے اور متعدی بیا، بھی آتا ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ نبا بہ نبوۃ سے ماخوذ ہے بمعنے ارتفع من الارض اور اس کے معنے اچٹ جانے کے بھی آتے ہیں اور نبوۃٌ کے معنے نفرت کرنے کے بھی آتے ہیں یقال بناعنہ بصرہ ینبوای تجافٰی ولم ینظر الیہ کانہ حقرہم ولم یرفع بہم از فتح یقال بنا بنوءً بمعنے دور ہوا وجدا ہوا یقال نبا سمعی عن کذا یعنی اس نے مکروہ سمجھا۔ ویقال نبا طبعہ عن الشئ ای نفر عنہ ولم یقبلہ ؁ سمعہ سمع کے معنے کان کے ہیں۔ والجمع اسماعٌ اور یہ اصل میں مصدر ہے اس کا اطلاق واحد اور جمع پر بھی ہوتا ہے وفی التنزیل ختم اللہ علٰی قلوبہم وعلٰی سمعہم اور اسماع کی جمع اسامع اور اسامیع بھی آتی ہے وفی التنزیل قد سمع اللہ قول التی تجادلک۔ ؁ الحکایات بہ حکایۃٌ کی جمع ہے بمعنے نقل کرنا اور اس کے معنے محکی اسم مفعول کے بھی آتے ہیں ؁ ثَمَّ اس کا مصدر اثیم ہے۔ از تفعیل اس کے معنے گناہ کی طرف نسبت کرنے کے ہیں جیسے تکفیر کے معنے کفر کے طرف نسبت کرنے کے ہیں اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے ؁ رواتہا بہ راوی کی جمع ہے جیسے دعاۃٌ داعی کی جمع ہے بمعنے نقل کرنے والا ؁ وقت مصدر زمانہ کی مقدار والجمع اوقات اور یہ وعد سے آتا ہے یقال وقتہٗ فہو موقوتٌ اذا بیّن لہ وقتا وفی التنزیل کتابًا موقوتًا ای مؤقتًا ومقدار ومنہ التوقیت ای تحدیدُ الاوقات وقت اور اوان اور حین میں فرق ہے وقت زمانہ کی مقدار کو کہتے ہیں جو کسی کام کے لیے اس وقت کا مقرر کر لیا جائے۔ اور اوان اور حین وہ زمانہ ہے جو تھوڑا ہو یا بہت خواہ وہ کسی وقت کے لیے مقرر کیا جائے ؁ الاعمال بہ عمل کی جمع ہے بمعنے کام از سمع ؁ بالنیات بہ نیۃٌ کی جمع ہے بمعنے ارادہ و قصد وبجنتہ ارادہ۔ اور کبھی یا کو مخفف بھی کر لیتے ہیں۔ یعنی نیۃٌ از ضرب وفی الحدیث انما الاعمال بالنیات ؁ وبہا انعقاد بہا یہ انعقاد کے متعلق ہے اور اس کی تقدیم تحصر کے لیے ہے انعقاد یہ مصدر ہے از انفعال اور یہ عقد کا مطاوع ہے بمعنے خالص ہونا اور کسی امر کو کوشش سے حاصل کرنے کو عقد کہتے ہیں اور اس کے حاصل ہو جانے کو انعقاد کہتے ہیں۔ ؁ العقود۔ یہ عقد کی جمع ہے اس کے معنے عہد کے آتے ہیں وفی التنزیل یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود واصلہ العقد وہو نقیضُ الحلّ از ضرب

۱۲؎ حرج بمعنے گناہ۔ اعتراض۔ تنگی از سمع وقال ابن الاثیر الحرج فی الاصل الضیق و یقع علے الاثم والحرام یقال حرج علیہ الشئی یعنی وہ چیز اس پر حرام ہوگئی وفی التنزیل لیس علے الاعمے حرج ۱۳؎ ملحًایہ ملحۃ کی جمع ہے حدیث کی نمکینی اور مزیدار بات کو کہتے ہیں ۱۴؎ للتنبیہ اس کے معنے سوئے ہوئے کو جگانے اور خبر دار کرنے کے آتے ہیں اور اس کے معنے غافل کے بھی آتے ہیں از سمع یقال للامر نبہت ای فطنت وہوالامر تنسا ہ ونبّہ من الغفلۃ یعنی وہ اپنی غفلت سے بیدار ہوا ۱۵؎ للتمویہ اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے کسی چیز پر ملمع کرنا اور وہ بات جو بظاہر اچھی معلوم ہو اور وہ واقع میں بری ہو اور یہ اخیر معنے یہاں مراد ہیں یقال المتیہُ طلا السیف ای بما الذہب۔

ویقال موہ الشئ بماء الذہب والفضۃ ونحوہما یعنی اس نے سونے چاندی وغیرہ کا اس پر پانی چڑھایا وموّہ علیہ الامر اوالخبر یعنی اس نے جھوٹ بولا اور خلاف واقعہ پہنچایا اور یہ ماہ یموہ جو نصر سے آتا ہے اس سے ماخوذ ہے یقال ماہ میوہ موھًا یعنی اس نے پانی ملایا۔

وَنَحَا بِهَا مَنْحَى التَّهْذِيبِ لَا الْأَكَاذِيبِ. وَهَلْ هُوَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنِ انْتَدَبَ لِتَعْلِيمٍ. أَوْ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ: شعر

عَلٰى أَنَّنِي رَاضٍ بِأَنْ أَحْمِلَ الْهَوٰى ... وَأَخْلُصَ مِنْهُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيَا

الترجمۃ والمطالب

اور اس سے مقصد جھوٹی باتیں ہی نہیں بلکہ اخلاق کو سنوارنا مقصود ہو۔ وہ انشا پرداز تو اس طریقہ میں اس شخص کا ہم مرتبہ ہے جو علم سکھائے یا وہ سیدھے راستہ پر پہنچائے۔ شعر۔ علاوہ ازیں میں اس بات پر خوش ہوں کہ میں خواہشات نفسانی کو برداشت کروں اور اس کے شر سے اس طرح چھوٹ جاؤں کہ مجھے نہ تو کوئی فائدہ پہونچے اور نہ نقصان۔

تشریح لغات

۱؎ نحا ای قصد مقصد التہذیب نحا نحوا از نصر منہ النحو ۲؎ التہذیب از تفعیل اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ہذّب الشجر یعنی کاٹ چھانٹ کر درست کر دیا وہذّب الرجل اس کے اخلاق کو عیبوں سے پاک کیا۔ ۳؎ اکاذیب یہ اکذوبۃ کی جمع ہے بمعنے بڑا جھوٹ اور یہ کذب کا مبالغہ ہے۔ از ضرب یقال کذب کذبًا وکذبۃ وکذابًا وکذابًا یہ صدق کی ضد ہے کسی چیز کے متعلق دیدہ ودانستہ غلط خبر دینا وکذب الرائی یعنی اس نے خلاف واقعہ حکم دیا وکذبہ اس کو جھٹلایا منہ الکاذب وفی التنزیل ماکذب الفواد ۴؎ انتدب از افتعال یقال انتدب للامر فانتدب اس کو بلایا چنانچہ اس نے قبول کیا۔ از نصر یقال ندب ندبًا وندب فلانا للامر والی الامر یعنی اس کو بلایا اور ابھارا۔ ویقال ندبہ للامر فانتدب لہ ای دعاہ لہ فاجاب ۵؎ صراط سراط اور زراط کے معنے راستہ کے ہیں۔ والجمع صُرُطٌ۔ وفی التنزیل اہدنا الصراط المستقیم العلو ذفر یعقوب بالسین ۶؎ راض از سمع والجمع رضاۃ یقال رضی رضی ورضی ورضوانا ومرضاۃ یقال رضی عنہ وعلیہ یعنی وہ راضی ہوا اور خوش ہوا یہ سخط کی ضد ہے جیسے محبت کی ضد بغض ہے۔ فہو رضیّ والجمع ارضا ورضی الشئی وبہ یعنی اس کو اختیار کیا اور قناعت کی ورضی اللہ عن فلاں ورضی عنہ یعنی اس کو قبول کیا اور ثواب کا ارادہ کیا۔ والرضا۔ بمعنے دل کی خوشی۔ علی اننی میں علے مع کے معنے میں ہے

اور راقِیٌ یہ اَنَّ کی خبر ہے۔ ؎ احمل ازضرب یقال حمل حملاً و حملانا بمعنے اٹھانا۔ و یقال حمل الغضب یعنی اُس نے ظاہر کیا اور تحمل کیا اور بردباری کی و حمل الشئ علے الآخر یعنی اس نے اس کے حکم میں لاحق کیا۔ و حمل بہ یعنی وہ اس کا کفیل ہوا و حملہ و احملہ یعنی اس نے اس کی مدد کی۔ ؎ الھواے بمعنے خواہشات نفسانی وقد مر تحقیقہ۔ الھوائے میں الف و لام عوض ہیں مضاف الیہ کے ہے ؎ اخلص بمعنے چھٹکارا پاؤں۔ یقال خلص الشئ وخلص خلاصًا، اذا کان قد نشب ثم نجا وسلم از سمع وخلص ای صار خالصًا وخلص الیہ بمعنی اس کی طرف خالص ہوا از نصر ؎ لاعلیَّ و لا لیا علیَّ کا کلمہ ضرر کے لیے اور لام نفع کے لیے واصلہ لا ہُوَ علیَّ و لا ہُوَ لِی ہے، اور ان میں ایک صنعت ہے جس کو طباق تطبیق تضاد اور تطابق و توافق اور مطابقت کہا جاتا ہے۔ اور لیا میں الف اشباع کا ہے۔ اور یہ اصل میں لی تھا۔

وَبِاللهِ اَعْتَضِدُ۔ فِيْمَا اَعْتَمِدُ۔ وَاَعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ وَاَسْتَرْشِدُ۔ اِلٰى مَا يُرْشِدُ۔ فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَيْهِ۔ وَلَا الْاِسْتِعَانَةُ اِلَّا بِهٖ۔ وَلَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا مِنْهُ۔

الترجمۃ والمطالب اور میں اپنے مقصود میں خدا ہی سے مدد چاہتا ہوں اور ہر اس چیز سے جو عیب دار بناتی ہے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں اس سے رشد و ہدایت کا خواستگار ہوں کیونکہ اس کی ہی طرف پناہ کی جگہ ہے اور اسی سے استعانۃ (مدد چاہی جاتی ہے) کی امید اور اُسی کی طرف سے توفیق ہے۔

تشریح لغات ؎ اعتضد اس کا مصدر اعتضاد ہے از افتعال بمعنے امداد چاہنا اور یہ عضد سے مشتق ہے از نصر بمعنے اعانت کرنا و مدد کرنا ؎ اعتمد اس کا مصدر اعتماد ہے از افتعال بمعنے قصد کرنا بھروسہ کرنا تکیہ لگانا۔ اور یہ عمد سے مشتق ہے از ضرب یقال عمد السقف یعنی اس نے ستون پر قائم کیا ٹیک لگائی۔ و اعمد الشئ۔ الی الشئ یعنی اس نے اس کے کرنے کا ارادہ کیا یقال عمد یعمد عمدًا و عمدہ و عمد الیہ عمدًا جب کہ وہ ارادہ کرے اور یہ خطا کی ضد ہے و فی التنزیل و من یقتل مؤمنًا متعمدًا ؎ اعتصم اعتصام مصدر از افتعال۔ یقال اعتصم فلاں باللہ اذا امتنع ومنہ العصمۃ۔ عصمت کے معنے حفاظت کے آتے ہیں یقال عصمۃ اذا نعصم و اعتصمت باللہ اذا امتنعت بلطفہ من المعصیۃ از ضرب ؎ یصم اور یہ وصم سے مشتق ہے۔ وصم کے معنے عیب حسب پر لگانے کے آتے ہیں۔ اور مطلق عیب کے معنے بھی آتے ہیں۔ از ضرب یقال وصم یصم وصمًا اذا عابہ۔ و یقال رجل موصوم الحسب یعنی اس کے حسب میں عیب اور کھوٹ ہو۔ ؎ استرشد از استفعال اس کا مصدر راسترشاد ہے۔ اس میں س ت طلب کے لیے ہے بمعنے ہدایت طلب کرنا اور یہ رشد سے مشتق ہے۔ ؎ یُرشِدُ از افعال اس کا مصدر ارشاد آتا ہے جس کے معنے بھلائی بتلانے اور ہدایت کرنے کے آتے ہیں ؎ فما المفزع اس میں ما نافیہ ہے۔ المفزع بمعنے جائے پناہ اور یہ فزع سے مشتق ہے۔ جس کے معنے گھبرانے کے ہیں۔ یقال فزع فزعًا از سمع بمعنے اس نے دہشت کھائی اور اس نے خوف کیا و یقال فزع الیہ اس نے فریاد کی اور ٹھکانا پکڑا اور فریاد رسی کی۔ ؎ الاستعانۃ یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنے مدد چاہنا اور اصل اس کی عون ہے جس کے معنے مدد کے آتے ہیں اس میں جمع اور مؤنث برابر ہیں۔ و فی التنزیل

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ ؂ التوفیق یہ مصدر ہے اس کا مجرد حسب سے آتا ہے یقال وفق یفق وفقاً بمعنے ٹھیک ہونا اور منشاد کے مطابق ہونا۔ ویقال کسبہٗ وفق عیالہ یعنی وہ عیال کے لیے کافی ہے ومنہ الموفقُ بمعنے توفیق دیا گیا۔ اور راستہ بتایا گیا۔

وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا هُوَ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ۔ وَهُوَ نِعْمَ الْمُعِيْنُ۔

الترجمۃ والمطالب اور وہی ملجا و ماویٰ ہے اور بس اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں اسی کی طرف لوٹتا ہوں۔ ہم سب اُسی سے امداد کے طالب ہیں (حق تو یہ ہے) کہ وہ ہی بہتر معاون اور مددگار ہے۔

تشریح لغات الموئل بمعنے جائے پناہ اور جائے نجات اور یہ وال یئل سے ہے۔ از ضرب یقال وَاَلَ من کذا ای طلبَ النجاۃَ یعنی اس نے نجات طلب کی دوائل الیہ یعنی اس نے پناہ لی ؂ توکلت اس کا مصدر توکل ہے، از باب تفعل توکل کے یہ معنے ہیں اپنے کام کو کسی پر امید کر کے چھوڑ دینا (یعنی کوئی غیر پر بھروسہ کرنا) وفی التنزیل ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ یقال اتکل علے فلان فی امرہ ای اعتمدہ ووکلہ الی نفسہ من ایفاء العھد اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ بمعنے سونپنا سپرد کرنا۔ اور اس پر چھوڑنا۔ ؂ انیب از افعال اس کا مصدر انابت آتا ہے جس کے معنے رجوع کرنے کے ہیں۔ یقال ناب فلانٌ الی اللہ تعالےٰ واناب الیہ انابۃً ای تاب ولزم الطاعۃ واناب ای ناب وَرَجَعَ۔ فی التنزیل وانیبوا الی ربکم واسلموا ومنہ النوائب جمع نائبۃ بمعنے مصیبت وحوادثات زمانہ نستعین از باب استفعال اس کا استعانت مصدر ہے بمعنے مدد چاہنا وقدم تحقیقہ، یقال استعان فلانًا بفلان یعنی اس نے مدد طلب کی۔ نعم یہ انشاء مدح کے لیے آتا ہے جیسے نعم الرجل زید ونعم رجلاً زیدٌ اور کبھی کبھی تثنیہ اور جمع بھی ہے آتے ہیں اور کبھی نعم کے آخر میں ما لاحق کر دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم المعین از افعال بمعنے مدد کرنا اس کا مصدر اعانت ہے یقال اعانہ علے الشئی جبکہ وہ مدد کرے۔

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلَى الصَّنْعَانِيَّةُ :. حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ لَمَّا اقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ۔ وَاَنْاَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ۔ طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ۔ اِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ۔

الترجمۃ والمطالب پہلی مجلس صنعانیہ ہے جو منسوب الی الصنعاء ہے۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں جب سفر کے اونٹ کی گردن پر سوار ہوا (میں اونٹ پر سفر کے ارادہ سے سوار ہوا) اور میری نقیری و مفلسی نے مجھ کو اپنے ہم عصروں اور ہم عمروں سے دور کیا تو مجھ کو زمانہ کے حوادثات نے صنعاء یمن کی طرف پھینک دیا (تو میں صنعاء یمن میں جا پہنچا۔)

تشریح لغات المقامۃ بالفتح بمعنی مجلس اور سرداری اور آدمیوں کے گروہ اور خطبہ اور نصیحت کے معنے میں بھی آتا ہے، اور اس کلام فصیح کو بھی کہتے ہیں جس کو اہل مجلس بذوق وشوق قاعدًا وقائمًا سنیں والجمع مقامات الاُولیٰ یہ اول کا مؤنث ہے

اور اُخریٰ کی نقیض ہے۔ واالجمع اُوَلُ واولیات ۲؎ الصّنعانیتہ صنعا، ایک موضع کا نام ہے۔ اس میں یا ر نسبت کی ہے۔ اور نون اس میں خلاف قیاس زائد ہے چونکہ اس مقامے میں ابو زید کے حالات اس موضع کے متعلق بیان کئے جائیں گے۔ اس لیے مقامے کو اس موضع کی طرف منسوب کر دیا ہے۔

(فائدہ) جو مقامہ ہر دہائی کا اول ہوگا۔ مثلاً پہلا گیارواں واکیسواں واکتالیسواں ان مقاموں میں مواعظ وپند کی باتیں ہوں گی۔ اور ہر مقامہ جو دہائی کے درجہ میں پانچواں ہوگا۔ جیسے دسواں اور پندرہواں وبیسواں وپچیسواں وتیسواں اس میں تمسخر آمیز باتیں ہوں گی، اور جو مقامہ دہائی کے چھٹے درجہ میں ہوگا۔ جیسے چھٹا وبارہواں واٹھارواں وغیرہ اس میں ادب کی باتیں ہوں گی۔ اور دوسرے حریری نے یہ اختیار کیا ہے کہ جس مقامے میں جس جگہ یا جس شخص کا قصہ بیان کیا ہے۔ اس مقامے کو اسکی طرف منسوب کر دیا ہے۔

صنعاء دو جگہ ہیں ایک یمن میں دوسری شام میں جو دمشق کے قریب ہے۔ جب اول مراد ہو تو اس کو صنعا ریمن کہتے ہیں اور جب ثانی مراد ہو تو اس کو صنعا، دمشق یا شام کہتے ہیں۔ یہاں اول مراد ہے اسی کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ قیاس تو یہ تھا کہ صنعائیہ یا ہمزہ آتا لیکن خلاف قیاس صنعانیہ کر لیا ہے۔

۳؎ حدث اس کا مصدر تحدیث ہے از باب تفعیل اس کے معنے مطلق باتیں کرنا ہیں خواہ وہ اچھی ہوں یا بری یقال حدث کذا یعنی بیان کیا۔ اور محدثین اس کو افعال واقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کرتے ہیں۔ ہر وہ کلام جو انسان کو پہونچے خواہ کانوں کے کے ذریعہ سے ہو یا وحی کے طریقے پر سوتے میں ہو خواہ جاگتے میں اسں کو حدیث کہتے ہیں ۴؎ الحارث یہ فاعل ہے واالجمع حراثٌ وحوارث اس کے اصلی معنے زمین میں بیج ڈالنے کے ہیں کما قال تعالے افرأیتم ما تحرثون از نصر حریری نے حارث اور ہمام اور ابو زید کو جو اختیار کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے، واحبُّ الاسماؐ الی اللہ عبید اللہ وعبدالرحمٰن اصدقہا الحارث وہمام واقبحہا الحرب ومرۃ اور آپ نے سچے ہونے کی وجہ بھی بتلائی ہے کہ کلکم حارث وکلکم ہمام یعنی ہر شخص کسب کرنے والا ہے۔ اور بہت اہتمام کرتا ہے مصنف نے اپنی ذات کو کاسب یعنی حارث بن ہمام کہا ہے اور پھر ہمام بمعنے کثیر الاہتمام ہو سکتا ہے اور اسی وجہ سے اس نے بصرہ جو حریری کا شہر ہے اس کی طرف منسوب کیا ہے ہاں ابو زید کو زمانہ کی رکنیت قرار دی ہے اور یہ ابو القاسم کا قول ہے ابو زید ایک مرد مشہور کا نام بھی ہے ۵؎ ابنؔ بیٹا واالجمع بنون وابنا اور اس کی تصغیر بُنَیّ آتی ہے ہمامؔ ہم سے ماخوذ بمعنے ارادہ کما جاء فی القرآن ولقد ہمّت بہ وَہَمّ بہاؔ وہمّوا بما لم ینالوا۔ ہمام وہ شخص جو ارادہ کرے وہ اس کو پورا کر کے ہی چھوڑے از نصر ۱۲ قال صیغہ ماضی قول مصدر بمعنے کہنا از نصر ۶؎ لما علامہ مختصر المعانی نے لما کو ظرفیت اذ کے معنے میں کہا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں زمانہ ماضی پر دلالت کرتے ہیں اور لمّا کا استعمال ادوات شرط کی طرح ہوتا ہے جیسے ادوات شرط میں تعلیق ہوتی ہے ایسے ہی لما میں صرف لو اور لما کے اندر فرق صرف یہ ہے کہ لو دلالت کرتا ہے۔ انتفاء ثانی پر بہ سبب انتفاء اول کے لما ثبوت ثانی پر بہ سبب ثبوت اول کے اور لما کے مابعد فعل ماضی ضرور ہوگا خواہ وہ لفظاً ہو یا معنےً اور سیبویہ نے لما کو اعجب الماب کہا ہے کیونکہ جب یہ ماضی پر داخل ہوتا ہے تو اس کے معنے شرط کے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس کے معنے نفی کے ہوتے ہیں اور جب اسم یا حرف پر داخل ہوتا ہے تو استثناء کے معنے ہوتے ہیں ۱۲ ۷؎ اقتعدت اقتعاد مصدر از افتعال مجرد از نصر بمعنے بیٹھ جانا اصل اس کی قعود ہے۔ جو قیام کی ضد ہے اور ابو زید نے یہ کہا ہے کہ قعدَ

الانسان ای قام وجلس یعنی قعود اور قیام دونوں معنے میں مستعمل ہوتا ہے اور یہ اضداد سے ہے ۱۲ غارب یہ جامد ہے مشتق نہیں ہے اس کے معنے مقدم سنام الابل کے ہیں یعنی کوہان کا اگلا حصہ اور صحاح جوہری نے یہ کہا ہے کہ گردن اور درمیان کا جو حصہ ہے یعنی مابین سنام البعیر والعنق اور دونوں کا مقصود متحد ہے اگرچہ الفاظ مختلف ہوگئے اور اس کی جمع غوارب آتی ہے ۱۲ الاغتراب وطن سے دور ہونا اور بے وطن ہونا مجرد از نصر۔ انانتنی صیغہ واحد مؤنث غائب از افعال مصدر اناء بمعنے دور کرنا اور اس کا مجرد دو باب سے آتا ہے از نصر ناقص وادی واز فتح ناقص یائی وکما جاء فی القرآن واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ بمعنے دور کرنا۔ ۱۲ المتربۃ بہ فقر وفاقہ کے معنے میں آتا ہے اور محتاجی اور فقیری کے بھی معنی آتے ہیں اور یہ مکرمۃ کے وزن پر ہے۔ کما جاء فی القرآن مسکیناً ذا متربۃ۔ اور یہ ترب سے ماخوذ ہے از سمع یقال ترب الشئ اذا اصابہ تراب ویقال قرب المکان اذا کثر ترابہ اور حدیث میں آیا ہے تربت یداک یہ دعا کے موقع پر مستعمل ہے اور معنے یہ ہیں کہ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ومنہ التراب ۱۲ الاتراب ترب بالکسر کی جمع بمعنے من ولد معک یعنی ہم عصر وہم عمر جس کو لنگوٹیا یار کہتے ہیں۔ توأم اور ترب میں فرق ہے توأم تو اس کو کہتے ہیں جو ایک شکم سے یکے بعد دیگرے پیدا ہوں اور ترب وہ ہے خواہ بطن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین سے لیکن ہم عمر یا قریب العمر ہوں۔ قرآن شریف میں ہے۔ وکواعب اتراباً۔ وطوحت تطویح مصدر از تفعیل بمعنے پریشان ہونا اور ہوا میں پھینک دینے کے معنے میں بھی آتا ہے۔ ۱۲ اطوائح یہ جمع طائح کی ہے اسم فاعل ہے باب تفعیل اور یہ قاعدہ ہے کہ کبھی ایسا کرتے ہیں کہ مزید سے حروف زوائد دور کرکے مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ لاتے ہیں۔ جیسے کہ یہاں پر ہے اور مطوحات مطوحۃ کی جمع معنے حوادثات زمانہ ومنہ قیل الشاعر قبتبانا۔ تطیح الطوائح الزمن زمانہ کی جمع ہے۔ اس کی جمع ازمن وازمان ازمنۃ وازمن وزمن آتی ہے اور سمع سے آتا ہے اس کے معنے اپاہج کے ہوتے ہیں۔ ۱۲ صنعاء صنعاء دو ہیں۔ ایک تو دمشق میں اور دوسرا یمن میں یمن کی طرف جب منسوب کرتے ہیں تو یمانی کہتے ہیں۔ ومنہ السیف الیمانی یعنی تلوار ۱۲ الیمن جب اس میں نسبت کی جاتی ہے تو یمان ویمن ویمنی کہا جاتا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے ایک صنعاء مشق میں ہے۔ اس واسطے یمن کی طرف اضافت کردی ہے۔ ۱۲ محمد افتخار علی غفرلہ۔

فَمُذْ خَلَتْهَا خَاوِيَ الْوِفَاضِ. بَادِيَ الْإِنْفَاضِ. لَا أَمْلِكُ بُلْغَةً. وَلَا أَجِدُ فِي جِرَابِي مُضْغَةً. طَفِقْتُ أَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ. وَأَجُوْلُ فِي حَوْمَاتِهَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ۔

الترجمۃ والمطالب

چنانچہ میں وہاں اس حال میں داخل ہوا کہ میرا زاد راہ توشہ دان ختم ہوچکا تھا اور اس کے جھاڑنے کا وقت ظاہر ہونے والا تھا (یعنی بالکل خالی ہوگیا تھا) اور میں قوت مایہ الکفاف کا بھی مالک نہ تھا اور میں اپنے توشہ دان (جھولی) میں ایک نوالہ بھی نہ پاتا تھا تو میں نے سرگردان عاشق کی طرح اس کے راستوں کو طے کرنا اور پیاسے جانور کی طرح اس کے میدانوں میں گشت کرنا شروع کیا۔

تشریح لغات

لہ فدخلتہا دخول مصدر از نصر بمعنے داخل ہونا وفی التنزیل قولہ تعالے من دخلہ کان آمنا وقولہ تعالے

یدخلون فی دین اللہ افواجا اور دخول یہ خروج کی ضد ہے۔ داور دخل کے معنے عیب اور مکر کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ ولا تتخذوا ایمانکم دخلا بینکم اور اسی میں مدخل ہے۔ کقولہ تعالیٰ رب ادخلنی مدخل صدق بمعنے داخل ہونا عام ہے۔ خواہ دخول فی المکان ہو یا فی الزمان یا فی الاعمال ۲؎ خاوی۔ یہ صیغہ اسم فاعل کا ہے بمعنے خالی سے ماخوذ ہے۔ ازضرب خوی یخوی خواءً بمعنے خلا و سقط کقولہ تعالیٰ فہی خاویۃ علی عروشہا ای خالیۃ وقیل ساقطۃ علی سقوفہا و یقال خوی اذا سقط دخلا دفی التنزیل قولہ تعالیٰ فی قصۃ عاد کانہم اعجاز نخل خاویۃ خاوی۔ جو چیز جس کی وجہ سے آباد تھی اس کے چلے جانے کے بعد حیران اور پریشان ہو جائے جیسے کہ خوت الدار عن اہلہا۔ یہاں پر دار اہل دار کی وجہ سے آباد تھا۔ لیکن اہل دار دار کو چھوڑ کر چلے گئے تو دار ویران ہو جائے گا۔ بخلاف خالی کے جو چیز آباد جس وجہ سے تھی اگر وہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جائیں تو اس کو خالی نہ کہا جائے جیسے خلا المفازۃ عن الاسد تو اگر شیر جنگل چھوڑ کر دوسری جگہ بود و باش اختیار کرے تو یہ نہ کہا جائے گا کہ وہ جنگل اس کے جانے کی وجہ سے ویران ہو گیا۔ یہ خاوی اور خالی میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اور ضرب سے معنے پیٹ خالی ہونے اور بھوکا ہونے کے آتے ہیں۔ اور از سمع یقال خَوِیَ خَیًّا و خَوْیًا و خوایۃً ای فرغ دخلا ۳؎ الوفاض یہ وفضۃ کی جمع بمعنے چمڑے کا تیر دان اور چمڑے کا تھیلہ جس کا اسفل حصہ مستوی ہو اور وہ تھیلہ جس میں چرواہے اپنا سامان اور کھانا رکھتے ہیں (توشہ دان) اور وفاض مصدر بھی مفاعلۃ کا ہے۔ یقال وافض یوافض موافضۃً وفاضًا اس کے معنے جھاڑ دینے اور بستر کے برابر کرنے کے ہیں جس پر بیٹھا جائے اور وفاض اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی ٹھہرا ہو اور اس کھال کو بھی جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں اور ضرب سے اس کے معنے جلدی کرنے اور دوڑنے کے آتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ کانہم الی نصب یوفضون یہاں توشہ دان کے معنے ہیں۔ ۴؎ بادی ناقص واوی از نصر بمعنے ظاہر ہونا مصدر بدوًا و بدوًّا و بداءۃً یقال بدا الشئ یبدو ای ظہر ظہورًا بینًا و ابدیتہ ای اظہرتہ و فی القرآن بادی الرائ ای فی ظاہر الرائ ۱۲۔ ۵؎ الانفاض بمعنے جھاڑ دینا یقال انفض الرجل اذا فنی زادہ ومالہ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور یہ لازمی متعدی دونوں طرح سے آتا ہے یقال انفض جرابہ توشہ دان جھاڑنے کا وقت قریب آگیا ۶؎ لا املک ازضرب بمعنے مالک شدن یقال ملک الشئ ملکا و مُلکا و مملکۃ و ملکۃ اوس پر اس کا ایسا قبضہ ہو جائے جس کی وجہ سے وہ تن تنہا اس کے تصرف پر قدرت رکھے وفی التنزیل قولہ تعالیٰ۔ الا ما ملکت ایمانکم وقولہ تعالیٰ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا ۷؎ بلغۃ و ہو مقدار ما یبلغ بہ من العیش الی المنزل یعنی ایسا تھوڑا توشہ کہ جس سے آدمی اپنی زندگی بسر کر سکے ذرا و قلیل ما بہ الکفاف ولا یفضل واصلہ بلغ یبلغ بلوغا و بلاغا فی التنزیل قولہ تعالیٰ فاذا بلغن اجلہن از نصر ۸؎ لا اجد ازضرب وحسب مصدر وجدًا و وُجدًا و وجودًا و وِجدانًا بمعنے مطلوب کو پا لینا اور نبی عامر کے لغت میں از نصر جب اس کے معنے پا لینے کے ہوتے ہیں تو یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور جب اس کے معنے غصہ کے ہوں گے۔ تو متعدی بعلی ہوگا اور جب اس کے معنے غمگین پانے کے ہوں گے تو یہ متعدی با سے ہوگا۔ اور وجد علم کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ افعال قلوب سے ہوگا۔ اور اس کا مصدر وجد ہوگا اور اس کے دو مفعول ہوں گے جیسے وجدتک کلاما صادقا اور ضرب سے مالدار ہونے کے معنے بھی آتے ہیں۔ ومنہ الحدیث لم یجد الصائم علی المفطر والوجد بالحرکات الثلث والسعۃ وفی التنزیل اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم وقرئ بالثلث ۹؎ جرابی توشہ دان خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا والجمع اجربۃ و جُرُب و جرب علی وزن قفل وعنق۔ وفاض اور جراب میں عام خاص کا فرق ہے وفاض خاص ہے یعنی وہ توشہ دان جو خاص چمڑے کا ہو اور جراب عام ہے خواہ چمڑے کا ہو یا لکڑی کا۔ اور سفط بمعنے چھوٹا صندوقچہ ڈبیہ۔ سنگھار دان۔ عطر دان اور ڈبی

تھیلا اور سفطٌ بمعنے زنبیل چمڑے کا تھیلا۔ پٹارہ اور جراب کے معنے تلوار کے میان کے اور چمڑے کے برتن اور کنویں کے جوف کے بھی آتے ہیں۔ [10] مُضغۃ۔ وہ گوشت کا ٹکڑا جو چبایا ہوا والجمع مُضَغٌ ومُضُغَات وہی قطعہ لحم وقیل تکون المضغۃ غیر اللحم وفی التنزیل فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما وفی الحدیث ان فی ابن آدم مضغۃ اذا اصلحت صلح الجسد کلہ یعنی القلب۔
[11] طفقتُ از سمع وضرب یقال طفق طفقا ای جعل ویفعل وشرع وہو من افعال المقاربہ بمعنے شروع کرنا اور کام کرنے لگنا وفی التنزیل وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ وقال تعالیٰ فطفق مسحًا بالسوق والاعناق ویقال طفق بمرادہ یعنی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا [12] جوّب اجوف واوی از نصر مصدر جوبًا یقال جاب البلاد جوبًا ای قطعہا سیرًا شہروں کے کو قطع کیا۔ اور شہروں کا سفر کیا۔ وفی التنزیل وثمود الذین جابوا الصخر بالواد اور جب اس کو باب افعال میں استعمال کریں گے۔ تو اس کے معنے جواب دینے کے ہوں گے۔ اس کی وجہ مناسبت ظاہر ہے۔ چونکہ جواب بھی سوال کو قطع کر دیتا ہے اس لیے جواب میں قطعتُ کے معنے موجود ہیں۔
[13] طرقاتہا یہ طریق کی جمع ہے بمعنے راستہ اور مذکر مونث میں یکساں ہے یقال الطریق الاعظم والطریق العظمیٰ اسی طرح سبیل ہے والجمع اطرقۃٌ واطرفاء وطرقٌ اور جمع الجمع الطرقات۔ اور یہ نصر سے آتا ہے اس کے تین معنے آتے ہیں۔ بمعنے کھٹکھٹانا یقال طرقت الباب اور رات میں آنا۔ اور جفتی کرنا اور مہمان کے معنے میں بھی آتے ہیں۔ ومنہ الطارق اور اس کے معنے مکدر ہونے کے بھی آتے ہیں یقال طرق الماء اذا انکدر۔ [14] مثلَ اس کی جمع امثال آتی ہے مثل اور مثال میں فرق ہے مثل کہتے ہیں جو تمام خفیفت میں شریک ہو جیسے لیس کمثلہ شئ اور مثال اس کو کہتے ہیں جو بعض اغراض میں شریک ہو جیسے انسان نے دیوار پر نقش کئے تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں۔ اس کا مثل نہیں ہے [15] الہائم المتحیر از ضرب یقال ہام فی الامر یہیم اذا تحیّر ہائم بمعنے حیران ومتحیر والمصدر ہیم وہومًا وہیمان وتہیانا قال تعالےٰ فی کل واد یہیمون درجل ہائم والجمع ہُیَّمٌ وہیامٌ کقولہ تعالیٰ فشاربون شرب الہیم ورجل ہیمان ای عطشان والجمع ہیامٌ مثل عطشان وعطاش وظمآن وظماء [16] اجول اجوف واوی از نصر یقال جال جولًا وجولًا وجولانًا وجلانًا اذا طاف فی المکان یعنی طواف کیا اور گھومنا ویقال تجوّل فی الارض بمعنے بہت زیادہ گھومنا ویقال جال واجتال اذا ذہب وجاء [17] فی حوماتہا حومتہ لکل شئ معظمہ حومتہ زمین کے معظم حصہ کو کہتے ہیں یہ عام ہے جیسے وسط بھی کہتے ہیں۔ ومنہ حومتہ البحر معظمہ ومنہ حومتہ القتال ومنہ حومتہ الجندل اور اس کے معنے گھومنے کے بھی آتے ہیں یقال ہام علی الشئ وحولہ حومًا وحومانًا بمعنے گھومنا ویقال حام حول غرضہ وعلیہ اذا طلب وحوّم فی الامر جب وہ ہمیشہ گھومتا رہے اور حُوَمٌ وہ شراب جو سر میں چکر لگاتی اور گھومتی ہو ویقال حومتہ البحر جب کہ پانی زور وشور سے چلتا ہو [18] الحائم اجوف واوی از نصر مصدر حائم والجمع حُوَّمٌ وہ شخص جسے بہت زیادہ پیاس ہو اندرونی سوزش ہو جس کی وجہ سے وہ چکر لگا کر گھومے یا جانور کا چکر لگانا پانی پینے کے لیے مونث حائمۃ جمع حوائم وحومًا وحیامًا وحیومًا فلہذا قال المحشی فی حاشیتہ طائر اذا اشتد بہ العطش درد الماء فحام علیہ حتے یفرق وہو یشربہ فان نالہ الماء تساقط ریشہ ۱۲

دَاَرُوْدُ [1] فِیْ مَسَارِحِ [2] لَمَحَاتِیْ [3] وَمَسَایِحِ [4] غَدَوَاتِیْ [5] وَرَوْحَاتِیْ [6]. کَرِیْمًا اُخْلِقُ [7] لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ [8] وَاَبُوْحُ [9] اِلَیْهِ بِحَاجَتِیْ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ [10] رُؤْیَتُهٗ غُمَّتِیْ [11] - وَتُرْوِیْ [12] رِوَایَتُهٗ غُلَّتِیْ [13].

الترجمۃ المطالب

اور اپنے پیش نظر (سوالوں)، کی چراگاہوں اور اپنے صبح شام چلنے پھرنے کی جگہوں میں کسی ایسے سخی داتا کو تلاش کرنے لگا جس کے سامنے میں اپنی آبرو کو پرانہ کردوں اور میں اس کی طرف اپنی حاجت سے جاؤں (دستِ سوال دراز کروں)، یا کسی ایسے ادیب کی تلاش میں جس کا دیدار میرا غم دور کردے اور جس کا بیان اور بات چیت میری پیاس بجھائے۔

تشریح لغات

لہ ارود از نصر رود سے ماخوذ ہے اور یہ اجوف وادی ہے اس کے اصلی معنے پانی اور گھاس کے طلب کرنے کے ہیں ای طلب الما والکلاء یہاں پر معنے طلب اور تلاش کے ہیں ومنہ الارادۃ والمراودۃ وہی ان تنازع غیرک فی الارادۃ فترید غیر ما برید اذ تردد غیر ما برد وقال تعالیٰ ہی راودتنی عن نفسی تراود فتاہا عن نفسہ ومنہ الارتیاد کسی بڑے مکان کا تلاش کرنا
ومنہ قول الشاعر قال اور آئد ہم ارسوئد اولبا ومنہ راد الارض یعنی ایسی زمین تلاش کی جہاں پانی گھاس وغیرہ ہو اور فروکش ہونے کے قابل ہو ومنہ رادت الابل مختلف طریقے پر چرا رہے ہیں۔ یعنی کوئی آ رہا ہے اور کوئی جا رہا ہے ومنہ الرائد والجمع رادۃٌ ورُوّادٌ اور رائدون بمعنے جاسوس اور وہ قاصد جو قوم سے پہلے جاکر جائے قیام تلاش کرے۔ ۲ہ مسارح۔ یہ مسرح کی جمع ہے بمعنے چراگاہ اور مصدر میمی چراگاہ پر چرنے کے لیے چھوڑ دینے کے معنے میں آتا ہے از باب فتح مصدر سرحًا وسروحًا بمعنے چرنا اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے قال فی قولہ تعالیٰ حین تریحون وحین تسرحون ومنہ یقال سرحت الماشیۃ ای اخرجتہا بالغداۃ الی المرعے ومنہ سرح السیل یعنی آہستہ آہستہ بہ رہا ہے ۱۲۰۔
۳ہ لمحاتی لمحۃ کی جمع ہے اصلی معنے گوشۂ چشم سے دیکھنے کے ہیں یقال لمح الیہ یلمح لمحًا ای اختلاس النظر واللمحۃ النظرۃ بالعجلۃ قال الفراء فی قولہ تعالیٰ کلمح بالبصر قال الخطفۃ بالبصر وقیل لا یکون اللمح الامن بعید اور یہ فتح سے آتا ہے بمعنے جھپا کے سے دیکھنا اور فقہ اللغۃ میں یہ ہے جب انسان کسی شئی کو پوری آنکھ سے دیکھے اس کو عنہ کہتے ہیں۔ اور اگر گوشہ چشم سے دیکھے اس کو لخطفۃ کہتے ہیں اور اگر جلدی سے دیکھے اس کو لمحۃ کہتے ہیں ۴ہ مسارح مسیح کی جمع دجال کو بھی مسیح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی زمین پر بہت پھرے گا۔ اور حضرت عیسےٰ کو مسیح اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ بہت سیر کرتے تھے۔ آپ کا کوئی مکان نہ تھا۔ از ضرب مصدر سیاحۃ وسبوح وسیحان وسیح بمعنے چلنا پھرنا کما جاء فی القرآن المجید فسیحوا فی الارض ای سیروا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ فعائل کے وزن پر ہے مسیحۃ کی جمع بروزن فعلۃ بمعنے مسح کیا گیا اب یہ چرنے چرانے یا چراگاہ کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہ مفاعل کے وزن پر ہے مسیحۃ کی جمع بر وزن مفعلۃ سیاحت سے بمعنے سیر کرنا یقال ساح فی الارض اذا سار فی الارض لعبادۃ والترہیب وفی الحدیث لاسیاحۃ فی الاسلام ارادہ مفارقۃ الامصار ترک شہود الجمعۃ والجماعات وقیل اراد الذین یسعون فی الارض بالشر والنمیمۃ والافساد بین الناس وسیاحۃ ہذہ الامۃ الصیام ولزوم المساجد وقولہ تعالیٰ الحامدون السائحون وقال سائحات ثیبات وابکارا قال الزجاج ای الصائمون باجماع اہل التفسیر قیل انما قیل للصائم سائح لان الذی یسیح متعبد یسیح ولازاد معہ انما یطعم اذا وجد الزاد والصائم لا یطعم ایضاً فلشبہہ سمی سائحًا والسیح الماء الظاہر الجاری علی الارض وفی حدیث الزکاۃ ماسقی بالسیح ففیہ العشر ای الماء الجاری وجمعہ سیوحٌ واسیاحٌ ۵ہ غدوات غداۃ کی جمع ہے وہی ما بین صلاۃ الصبح وطلوع الشمس اذا البکرۃ بمعنے سویرا تڑکا والغد نقیض الرواح والغدوۃ من اول النہار وقوبل الغد بآخر الشئ کما قال تعالےٰ بالغداۃ والعشی وقوبل الغدو بالرواح کما قال تعالےٰ غدوہا شہر ورواحہا شہر ۱۲ اور قرآن شریف میں ہے۔ بالغدو والآصال وفی الحدیث لغدوۃٌ او روحۃٌ

فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیہا اور غدو کے معنے صبح کے وقت چلنے کے ہیں، اور یہ رواح کی نقیض ہے اور غدوۃ کی جمع غدیٰ آتی ہے اور غدیۃ کی جمع غدایا آتی ہے جیسے عشیۃ وعشایا اور اسی سے غداء ہے وہ کھانا جو صبح کو اول دن میں کھایا جائے، اور یہ عشا کی نقیض ہے اور اس کی جمع اغدیۃ آتی ہے اور مجرد نصر سے آتا ہے۔ ــه ورواحاتی روحۃ کی جمع بمعنے ایک مرتبہ جانا اور شام کے وقت جانا اور یہ ضد صباح کی ہے، ومنہ لیلۃ روحۃ ای طیبۃ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے آنا جانا وآخر دن میں آنا وآخر دن میں جانا اس کا اطلاق سورج ڈھلنے سے رات تک ہوتا ہے اور شام کے وقت کام کرنا اس کا مصدر رواحًا اور روحًا آتا ہے۔ جو غدا لبغدد کی ضد ہے ومنہ یقال المال غاد ورائح واعلم ان الصبح یکون بعد الفجر وہو اول النہار فیل سمی بذلک لحمرتہ ثم الصباح ہو اول ساعات النہار والبکور یکون بعد الصباح وقبل طلوع الشمس ثم الغدو بعد طلوعہا ثم الضحیٰ ــه کریما کریم اور جواد میں فرق ہے کریم تو وہ شخص جو بغیر سوال کے کسی کو دے اور جواد وہ شخص جو سوال کرنے پر دے، نفس اعطاء میں یہ دونوں شریک ہیں وایضاً الکریم الذی یفعل الفعل لنفع غیرہ بلا نفع یعود الیہ والسخی الذی یجمع ولا یمنع وینفع ولہٰذا لا یقال للہ تعالیٰ سخی بل یقال کریم جواد کریم بمعنے خلیق وسخی مگر تبریزی نے کہا ہے کریم وہ شخص ہے جو جمیع صفات حمیدہ کا جامع ہو اور یہ لئیم کی ضد ہے والجمع کرام وکرماء اور کریم سے آتا ہے واعلم ان الکریم اذا اسند الی اللہ تعالیٰ فہو اسم لاحسانہ وانعامہ کقولہ تعالیٰ ان ربی غنی کریم واذا وصف بہ الانسان فہو اسم للاخلاق والافعال الحمیدۃ التی تظہر منہ ولا یقال ہو کریم حتے یظہر ذلک منہ قال بعض العلماء لا یقال الکرم الا فی المحاسن الکبیرۃ بخلاف الحریۃ فانہا اعم لکل شئ شرف فی ذاتہ فانہ یوصف بالکرم کما جاء فی القرآن العظیم وقل لہما قولا کریما۔ ۱۲

ــه اعلم ان تقسیم اللیل والنہار علی اربع وعشرین ساعات لیست من احداثات　　فساعات النہار اسماءھا۔ الشروق[۱] ثم البکور[۲] ثم الغدوۃ[۳] ثم الضحیٰ[۴] ثم الہاجرۃ[۵] ثم الظہیرۃ[۶] ثم الرواح[۷] ثم العصر[۸] ثم القصر[۹] ثم الاصیل[۱۰] ثم العشی[۱۱] ثم الغروب[۱۲] وساعات اللیل اسماءہا۔ الشفق[۱] ثم الغسق[۲] ثم العتمۃ[۳] ثم السدفۃ[۴] ثم الفحمۃ[۵] ثم الزلۃ[۶] ثم الزلفۃ[۷] ثم البہرۃ[۸] ثم السحر[۹] ثم الفجر[۱۰] ثم الصبح[۱۱] ثم الصباح[۱۲]۔ ہکذا فی فقہ اللغۃ۔

ــه اخلق واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اخلاق ہے بمعنے پرانا ہونا و پرانا کرنا اور یہاں اول معنے مراد ہیں اور یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ یقال خلق الشئ خلاقۃ از باب کرم واخلق الثوب یعنی کپڑا پرانا ہوگیا واخلق الشباب یعنی جوانی ڈھل گئی۔ اور اس کے معنے چکنا کر دینے کے بھی آتے ہیں یقال اخلقتہ ای املسۃ اور نصر سے جو اس کا مجرد آتا ہے اس کے معنی پیدا کرنے کے ہیں۔

ــه دیباجتی یہ دیباجہ کا معرب ہے جس کے معنے اوّل کل شئ وخیار کل شئ کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد چہرہ ہے یا رخسار ہے اور اس کی وجہ مناسبت ظاہر ہے۔ دیباج اصل میں اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کا تانا بانا خالص ریشم کا ہو چونکہ اس سے مقصد عمدہ ہے اس لیے اب اس کے معنے اول کل شئ وخیار کل شئ کے ہو گئے اور اسی لیے رخسارہ کو بھی کہتے ہیں چونکہ اول ملاقات میں اس کی نظر رخ پر پڑتی ہے اس میں من وجہ اولیت موجود ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کے دیباچہ کو دیباچہ کہتے ہیں، کہ اس میں بھی اولیت موجود ہے کیونکہ وہ بھی چہرہ کی طرح دیکھا جاتا ہے والجمع دبابیج ودیابیج اور صاحب اقرب الموارد نے یہ کہا ہے کہ اخلق استعمال اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب کوئی اپنا حالِ زار کسی کو سنائے یہاں کنایہ سوال اور ذات سے ہے۔ ــه البوح واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اور یہ اجوف وادی ہے از نصر اور یہ باء کے ذریعہ سے متعدی ہو جاتا ہے یقال باح الشئ یعنی چیز ظاہر ہوئی۔ اور اس کا مصدر بوحًا اور بؤوحًا اور بوحۃ آتا ہے ومنہ قول الشاعر ۔ کم باح باسمی بعد ما کتم الہوٰے۔

بحاجتی حاجت کے معنے غرض اور ضرورت کے ہیں والجمع حاج بحذف التاء وحاجات وحوائج وحوجٌ از نصر اس کے معنے محتاج ہونے کے ہیں۔ یقال حاج یحوجُ حوجاً ادآدیب بمعنے ظریف وعقل مند وصاحب ادب والجمع ادباء مثل فقہا از کرم تفرج از باب تفعیل بمعنی کھولدینا اور کسی کا غم دور کرنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے منہ فرجۃ الوستہ بین الجبلین اور فَرَجٌ اور فَرَجٌ دونوں کے معنے ایک ہیں اور گھوڑوں کے درمیان میں جو کشادگی کی ہوتی ہے اس کے معنے میں بھی آتا ہے ومنہ یقال فرَّجَ اللہ الغم ای ازالہ رُویتہ آنکھ سے دیکھنا یہ ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے اور علم کے معنے میں دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے از باب فتح ۳ غمتی بمعنے اندوہ وغم ومشتبہ امر یقال غمۃٌ ای احریۃٌ از نصر والجمع غُمَمٌ ۴ تری یہ اراواءٌ سے مشتق ہے۔ از باب افعال بمعنے سیراب کرنا۔ واصلہ ردی من الماء واللبن یروی رَیًّا وریًّا درِدیً وتروّی دار توی ان سب کے معنے ایک ہیں اور یہ سمع سے آتا ہے۔ ومنہ یوم الترویۃ اور ضرب سے اس کے معنے روایت کرنے اور نقل کرنے کے معنے آتے ہیں ۵ غلتی غلتہ اور غُلٌ اور غلٌ ان سب کے معنے سخت پیاس وشدت تشنگی کے آتے ہیں اور یہ سمع سے آتا ہے یقال غلَّ یغلُّ غلتہٌ اذا اشتد عطشہ اوّل جو پیاس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو عطش کہتے ہیں اس کے بعد ظمأ اس کے بعد صدی۔ اس کے بعد غُلہ اس کے بعد لھبتہ اس کے بعد صیام۔ اس کے بعد اُدام۔ اس کے بعد جوآد (یہ آخر درجہ ہے جو انسان کے لیے قاتل ہے) اور غلّہ بالفتح کے معنے ماحصل اور پیداوار کو کہتے ہیں۔ والجمع غلّات وغللٌ اور بالکسر بمعنے طوق جو قیدیوں کے گردن میں ڈالا جائے۔ والجمع غلل واغلالٌ کما جاء فی القرآن المجید انا جعلنا فی اعناقہم اغلالاً۔

حَتّٰی۱ اَدَّتْنِیْ خَاتِمَةُ۲ الْمَطَافِ۳. وَهَدَتْنِیْ فَاتِحَةُ۴ الْاَلْطَافِ۵ اِلٰی نَادٍ۶ رَحِیْبٍ۷ مُحْتَوٍ۸ عَلٰی زِحَامٍ۹ وَنَحِیْبٍ۱۰. فَوَلَجْتُ۱۱ غَابَةَ۱۲ الْجَمْعِ۱۳ لِاَسْبُرَ۱۴ مَجْلَبَةَ۱۵ الدَّمْعِ۱۶ فَرَاَیْتُ۱۷ فِیْ بُهْرَةِ۱۸ الْحَلْقَةِ۱۹ شَخْصًا۲۰ شَخْتَ۲۱ الْخِلْقَةِ.

الترجمۃ المطالب

یہاں تک کہ میرے آخری پھیرنے (یا انتہائی گھومنے) اور خدا کی شروع مہربانیوں نے مجھے ایک وسیع (کشادہ) مجلس کی طرف پہونچا دیا۔ (راستہ دکھلایا) جس میں بہت سے آدمی تھے اور اس میں رونے کی آواز تھی۔ میں اس رونے کا سبب معلوم کرنے کے لیے بدقت تمام اس بھیڑ میں گھس گیا میں نے دیکھا کہ آدمیوں کے بیچ میں ایک لاغر سرشت (کمزور خلقت) شخص ہے۔

تشریح لغات

۱ حتیٰ ادتنی حتےٰ یہ اجول کے لیے غایت ہے اور ہدتنی کا عطف جملہ ادتنی پر ہے ادتنی اس کا مصدر تادیۃ ہے بمعنے اوصلتنی یقال فلان ادّے ای ادا اوصل بمعنے پہنچا دینا و پورا کرنا و یقال وناد لہ من حقہ جب کہ اس کا پورا پورا حق ادا کر دیا جائے۔ اور اس کا ثلاثی ضرب سے آتا ہے ۲ خاتمہ بمعنے شئی کے آخیر کو کہتے ہیں یقال خاتمۃُ الشئ اے انقضے الشئ وآخرہ والجمع خواتیم وخاتمات ویقال خاتم القوم بالفتح والکسر ای آخرہم ومنہ قولہ تعالےٰ خاتم النبیین

ای ختم النبیین یعنی نبوت کو ختم کیا ۔ ؎ المطاف یہ مصدر میمی ہے اور طواف سے ماخوذ ہے بمعنے شئے کے گرد اگرد پھرتے کے ہیں از باب نصر بمعنے گھومنا و چکر کھانا و پھرنا ومنہ قولہ تعالٰے یطاف علیہم بآنیۃ فطاف علیہم طائف والطائف لایکون الا باللیل ویقال طاف بالقوم وعلیہم یطوف طوفاً وطوافاً ومطافاً اذا دار حولہم ۔ فاتحۃ ہر چیز کے اول کو کہتے ہیں والجمع فواتح اور اس کا مجرد فتح سے آیا ہے کقولہ تعالٰے انا فتحنا لک فتحا و ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ وربنا افتح بیننا وبین قومنا الخ یہ اغلاق کی ضد ہے ومنہ یوم الفتح قیامت کا دن ؎ الطاف بفتح ہمزہ وکسرہا یہ لطف کی جمع ہے بمعنے مہربانی اور بکسر الالف یہ باب افعال کا مصدر ہے ۔ بمعنے کسی کے سامنے تضرع اور عاجزی سے سوال کرنا ۔ یقال لطف فلان نفلان او بفلان یلطف اذا رفق یہ لطفا از نصر اور لطُفَ بالضم یہ کرم سے آتا ہے یقال لطف یلطف لطافۃً فمعناہ صغر ورق ۔ اللَطَفُ بفتح اللام اور طاء یہ لطف میں ایک لغت ہے ۔ اور لطیف کے ساتھ جب جسم وصف کیا جائے ۔ تو اس سے ثقیل کی ضد مراد ہوتی ہے وقد یعبر باللطیف عما لا تدرکہ الحاسۃ ؎ ارجۃ نادٍ اس کی اصل ندیٌ بندو ہے جس کے معنی مجلس یقال ؎ رحب الشئ رُحباً ورحابۃً فہو رحبٌ ورحیبٌ ورُحاب دار رحبٌ اذا اتسع ویقال ارحبۃ ای وسّعۃ از کرم ومنہ قولہم مرحبا واہلا ای رَبدت مکاناً رحباً ومنہ قولہ تعالٰے ضاقت علیہم الارض بما رحبت ومنہ یقال رحیب المصدر ای وسیعہ ومنہ مکان رحبٌ ای کشادہ مکان ومنہ رحب الباع اور الذراع یعنی سخی ومنہ رحب الفہم ای وسیع العقل ؎ محتو اسم فاعل کا صیغہ از باب افتعال بمعنے شامل ہونے والا یقال حوی الشئ یحویہ حیّاً وحَوایۃً ازضرب ویقال احتواہ واحتوا علیہ اذا جمعہ واحرزہ ومنہ الحوایا یہ حویۃ کی جمع ہے بمعنے آنت وفی التنزیل قال تعالٰے او الحوایا او ما اختلط بعظم ؎ زحام بمعنے مجمع بھیڑ وازدحام اور یہ مصدر ہے از باب فتح ومنہ یوم الزحام قیامت کا دن ؎ نحیب النحیب وہو صوت البکاء یعنی خوب زور سے رونا اور النحبُ اور نحیبٌ یہ دونوں مصدر ہیں ۔ از فتح وضرب ۔ یقال نحب الرجل یعنی وہ زور سے رو دیا اور نحب کے معنے مدت اور وقت اور موت کے بھی آتے ہیں ۔ یقال قضے فلان نحبہ یعنی وہ مرگیا ومنہ قولہ تعالٰے ومنہم من قضے نحبہ ومنہم من ینتظر ؎ تولجت یہ مشتق ولوج سے ہے ۔ یہ مثال وادی ہے اور اس کا مصدر ولجاً بھی آتا ہے بمعنے تنگی میں داخل ہونا قال تعالٰی حتی یلج الجمل فی سم الخیاط از ضرب ومنہ مولج بمعنے مدخل ومنہ ایلاج از باب افعال بمعنے داخل کرنا ولوج اور دخول میں تھوڑا سا فرق ہے ۔ ولوج اعیان اور معانی دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور دخول محض اعیان کے لیے تو ولوج عام ہے اور دخول خاص ومنہ ولاّجٌ ای کثیر الدخول ؎ غابۃ اصل میں گنجان درختوں کے دشوار گذار جنگل کو کہتے ہیں (بن) کیونکہ بن کے اندر کی چیز غائب ہو جاتی ہے ۔ والجمع غابات ومنہ قولہ تعالٰی فی غیابۃ الجب اور یہاں اس سے مراد وسط اور درمیان کا حصہ ہے اس کا مادہ (غ ی ب) ہے ۔ ؎ الجمع ۔ اس کے معنے آدمیوں کی جماعت کے ہیں اور اس کی جمع جموع آتی ہے اور یہ مصدر بھی ہے بوت سے آتا ہے ۔ ؎ لاَسْبُرَ یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے ۔ اور لام بمعنے لاَنْ ہے اور یہ سبر سے ماخوذ ہے بمعنے تجربہ اور خبر اور حقیقت امر کے نکالنے کے ہیں اور سبر مصدر ہے یقال سبر الجرح یسبرہ سبراً ای نظر مقدارہ بعرف غَوْرَہٗ اور یہاں اس کے معنے آزمانے کے ہیں از باب نصر وضرب ؎ مجلبۃ اس میں دو نسخے ہیں ایک تو بالجیم المعجمۃ اور دوسرے بالحاء المہملۃ اول تو جلب سے ماخوذ ہے جس کے معنے کھینچنے اور ابھارنے کے ہیں ۔ یقال جلب الشئ یجلب جَلْباً وجَلَباً واجتلب ای ساقہ من موضع الی موضع آخر مجلب واجتلب از نصر وضرب اور دوسرا حلب سے ماخوذ ہوگا جس کے معنے دودھ کے دوہنے کے ہیں ۔ کیونکہ محلب اس برتن کو کہتے ہیں جس میں دودھ دوہا جاتا ہے ۔ اور جتنے مصدر مفعلۃ کے وزن پر آتے ہیں ۔ ان میں سبب کے معنے ہوتے ہیں جیسے مجنبۃ

یعنی سبب ضرب وغیرہ ۲۱؎ الدمع آنسو از باب فتح وسمع یقال دمعت العین دمعًا ودمعانا اذا اسال ومعہل والجمع دُمُوعٌ واَدْمُعٌ ۲۲؎ فرأیت واحد متکلم کا صیغہ از باب فتح رؤیۃ مصدر بمعنے دیکھنا اور اس کا استعمال رویت قلبی اور رویت بصری دونوں میں ہوتا ہے اور ایک رُوَیْبَۃ آتا ہے جس کے معنے کبد و تلی کے ہیں اور اسی سے یہ چیستان ہے رأیتہ لما رآیت اس میں اول ماخوذ رئینۃ سے ہے اور دوسرا رویت سے ہے۔

۲۳؎ بُہرۃٌ بمعنے وسط و درمیان یقال بہرۃ کل شیئ ای وسطہ وابہار اللیلُ ابہیرارًا اذا انتصف اور امام اصمعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ بہرۃ الشئ سے ماخوذ ہے اور اسی طرح ابہار النہار اور یہ اس وقت جب کہ سورج بلند ہو جائے اور بہرۃ کی جمع اَبْہرٌ اور بُہَرٌ بروزن ظُلَمٌ اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے جس کے معنے غلبہ کے آتے ہیں یقال بہر بہرًا ای قہرہ وغلبہ۔ اور بہرہ کا مدخول بہ چیزیں ہوتی ہیں۔ جیسے لیل وادی فرس وحلقہ یقال بہرۃ الوادی وبہرۃ الفرس وبہرۃ اللیل وبہرۃ الحلقۃ ۲۴؎ الحلقۃ حلقۃ ہر گول چیز کو کہتے ہیں اور اس کی جمع حِلَقٌ وحَلَقٌ وحلاقٌ وحلقاتٌ ومنہ یقال حلق الطائر جب کہ طائر حلقہ اور دائرہ بناتا ہو ویقال تحلق القوم جب کہ قوم حلقہ باندھ کر بیٹھے اور حلقہ مصدر بھی ہے جس کے معنے بال مونڈنے کے ہیں ۲۵؎ شخصیا لغت کے اعتبار سے اس کا اطلاق تمام اجسام پر آتا ہے لیکن استعمال میں اس کی تخصیص ہوگئی ہے خاص انسان کے ہی جسم کو کہتے ہیں والجمع اشخصٌ واشخاصٌ وشخوصٌ وشخاصٌ پس شخص کے معنے جسم کے ہیں جس سے اس کی ذات مراد ہوا کرتی ہے اور یہ فتح سے آتا ہے اور جسم عام ہے ۲۶؎ شختٌ وہ پید الشی دُبلا پتلا ہو نہ کہ جو کسی مرض سے دبلا ہو جائے وقیل ہو الدقیق من کل شئی حتے یقال لدقیق العنق والقوائم شختٌ شختۃٌ والجمع شخاتٌ اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے۔ یقال شخُت شخوتۃ فہو شخیتٌ وشخیت ۲۷؎ الخلقۃ بالکسر بمعنے پید الشی والجمع خِلَقٌ۔ اور کبھی خلق کے معنے نئی چیز کے پیدا کرنے کے آتے ہیں۔ جیسے قولہ تعالیٰ خلق السموات والارض ای ابدعہا بدلیل قولہ تعالیٰ بدیع السموات والارض اور کبھی اس کے معنے ایک چیز کو ایک چیز سے ایجاد کرنے کے آتے ہیں۔ جیسے قولہ تعالیٰ خلقکم من نفس واحدۃ وخلق الانسان من نطفۃ وخلق الانسان من سلالۃ اور کبھی اس کے معنے کذب اور جھوٹ کے آتے ہیں جیسے قولہ تعالیٰ وتخلقون افکا اور یہ نصر سے آتا ہے۔

عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ. وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ. وَهُوَ يَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ. وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ. اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ. وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ.

الترجمۃ المطالب

اسباب سفر (عصا اور اپنے کپڑے) لیے ہوئے وہ زار وقطار رو رہا ہے اور اپنے الفاظ کے جواہروں سے مقفے کلام کو مزین اور اپنے مدلل وعظ سے کانوں کو زجر و توبیخ نے کھٹکھٹا رہا ہے (متوجہ کر رہا ہے)، مختلف لوگ اس کو اس طرح گھیرے ہوئے ہیں جیسے ہالہ (کنڈل) چاند کو یا چھلکی شگوفہ کو گھیری ہوتی ہے۔

تشریح لغات

۱؎ اھبنۃ یہ "فُعلۃٌ" کے وزن پر ہے اس کے معنے مانیاھب یہ یعنی سامان کے ہیں اور والجمع اُھَبٌ بعض ادباء یہ فرماتے ہیں کہ سامان سفر کو کہتے ہیں اور یہ اہاب سے ماخوذ ہے بمعنے جلد غیر مدبوغ (یعنی کچا چمڑہ جو دباغت نہ دیا گیا ہو) یقال اھَبَ وتاھَبَ للامر یعنی وہ اپنی تیاری کے لیے تیار ہوا ۲؎ السیاحۃ مصدر ہے بمعنے چلنا وسفر کرنا اور بعض ادبا اس کے معنے عبادت کے بھی لیتے ہیں۔ یقال ساح فی الارض ای عبد دقد مر تحقیقۃ فی تحت قولہ سایح الخ ۳؎ رَنَّۃٌ اور رنین کے معنے آواز اور آواز کرنے کے ہیں۔ ازضرب ابن اعرابی فرماتے ہیں۔ رنّۃ آواز کو کہتے ہیں، خواہ وہ خوشی کی ہو یا غم کی۔ والجمع رنات اور رنین مصدر ہے اور منجد میں ہے کہ رنّۃ عام آواز کو کہتے ہیں۔ یا خاص کمان وغیرہ کی آواز کو اور رنین مطلق آواز کو یا غمگین آواز کو کہتے ہیں وقال العلامۃ الثعالبی اذا خرج المکروب اوالمریض صوتا دقیقا فہوالرنین فاذا اخفاہ فہوالھنین فاذا اظھرہ فخرج خافیا فہوالحنین فاذا زاد فیہ فہوالانین فان زاد فی رفعہ فہوالحتین فاذا زفربہ وفتح الانین فہوالزفیر فاذا امدالنفس ثم رمی بہ فہوالشہیق فاذا تردد نفسہ فی المصدر عند خروج الروح فہوالحشرجۃ۔

۴؎ النیاحۃ میت کے اوصاف بیان کر کے اس کو رونا۔ (ھوالبکا علی المیت) یقال ناحت المرأۃ تنوح نوحًا ونواحا ونیاحًا ونیاحۃً ومناحًا اذابکے علی المیت از نصر منہ النائحۃ وہ عورت جو خوب چیخ کر روئے والجمع نُوَّحٌ وانواحٌ ونُوَّحٌ ونوائح۔ ونائحات ۵؎ یطبع از باب فتح بمعنے ڈھالنا۔ دمہر لگانا۔ پیدا کرنا۔ طبع کے اصل معنے پگھلانے کے ہیں یقال طبع الشیٔ کسی صورت سے ڈھالا۔ وطبع علیہ یعنی اس پر مہر لگائی کما جاء فی القرآن طبع اللہ علی قلوبہم وطبع الدرہم یعنی نقش کئے وطبع السیف یعنی تلوار کو بنایا۔ و ڈھالا۔ وطبع اللہ الخلق یعنی خدا نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اس کا مصدر طبع آتا ہے ومنہ الطبیعۃ بمعنے سرشت وعادت والجمع طبائع ۶؎ الاسجاع یہ سَجْعٌ کی جمع ہے اصل میں کبوتر کے آواز کے معنے آتے ہیں۔ اب اس کا استعمال خود اصل کلمات اور مقفےٰ کلام پر ہونے لگا ہے۔ (یعنی قافیہ والی عبارت) اور یہ فتح سے آتا ہے ومنہ الساجعۃ والسجوع کبوتر کو کہتے ہیں والجمع سُجّعٌ وسواجع ۷؎ بزواجر زجر سے مشتق ہے۔ بمعنے جھڑکنا ورد کنا یقال زجرہ یزجرہ زجراً از نصر وازدجرہ فانزجر اور دجا ریہ متعدی ہے اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے یقال زجر عن کذا وکذا یعنی ان امور کے واقع ہونے سے اس کو ڈرایا۔ یہاں پر اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ای واعظ زاجرۃ۔ ۸؎ وعظ یہ مصدر ہے۔ ازضرب بمعنی نصیحت اور عمدہ نصیحت جس سے خدا کی طرف لگاؤ ہو اور جس سے دل نرم ہو منہ الواعظ بمعنے نصیحت کرنے والا۔ والجمع واعظون ووعاظ۔ ومنہ الموعظۃ وہ نصیحت جس سے سخت دل نرم ہو جائے۔ اور آنسو بہنے لگے اور یہ وہ اچھے اعمال کرنے لگے۔ ۹؎ احاطت یہ ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنے احاطہ (گھیرنا) از باب نصر اور حفاظت کرنے کے معنے بھی آتے ہیں۔ یقال حاطہ یحوطہ حوطًا وحِیطۃً وحیاطۃً اذا حفظ لعہدہ ومنہ الحائط بمعنے دیوار و باغ کیونکہ وہ دیوار مکان کی حفاظت کرتی ہے والجمع حوائط اور حائط کے معنے محاط کے بھی آتے ہیں اور جواجوف وادی آتا ہے۔ اس کے معنے گھومنے کے ہیں۔ ۱۰؎ اخلاط یہ خَلِطٌ بالکسر کی جمع ہے وہوالجمع بین اجزاء الشیئ یعنی شئ کے اجزاء کو اکٹھا کرنا اور ملانا از باب ضرب اور ایک خلط اطباء کی اصطلاح میں ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے ۱۱؎ الزمر اس کا واحد زُمْرَۃٌ ہے بمعنے گروہ و فوج اور آدمیوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔ وقیل الجماعۃ فی تفرقۃ ۱۲؎ الہالۃ یہ وادی ہے۔ وہ دائرہ جو چاند کے پاس ہوتا ہے والجمع ھالاتٌ اور طفاوۃ یہ اس کی ضد ہے طفاوۃ دائرہ شمس کو کہتے ہیں۔

۱۳ القمر بمعنے چاند۔ ہلال پہلی دوسری تیسری تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں، اور بدر چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ اور قمر اس کے علاوہ یعنی تیسری تاریخ کے بعد اور پندرھویں سے آخر تک کو قمر کہتے ہیں۔ ومنہ القمران بمعنے چاند اور سورج ومنہ یقال قمر الشیء اذا اشتد بیاضہ والمصدر قمرٌ بفتح اللام از باب سمع۔

۱۴ والاکمام کم بکسر الکاف کی جمع بمعنے پھل کا چھلکا اور اس کی جمع۔ اکمّۃ وکمامٌ واکامٌ واکامیم آتی ہے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ بمعنے چھپانا و ڈھکنا۔ اور کمٌ بالضم بمعنے آستین اور بمعنے مخرج الیدین من القمیص کے ہیں۔ اور کم بالفتح بمعنے مقدار وتعداد کے لیے آتا ہے۔ ۱۵ بالثمر ثمر کی جمع ثمار آتی ہے۔ بمعنے پھل اور اس جمع کی جمع اثمار آتی ہے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال ثمر واثمر الشجر یعنی پکنے سے پہلے پھل نکلے یقال وقد ثمر الثمر وثمر ثموراً فھو ثامرٌ۔

فَدَلَفْتُ[۱] اِلَیْہِ لِاَقْتَبِسَ[۲] مِنْ فَوَائِدِہٖ[۳]۔ وَاَلْتَقِطَ[۴] بَعْضَ[۵] فَرَائِدِہٖ[۶]۔ فَسَمِعْتُہٗ۔ یَقُوْلُ حِیْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِہٖ۔ وَھَدَرَتْ شَقَاشِقُ ارْتِجَالِہٖ۔

الترجمۃ والمطالب

پس میں بھی کھسکتا ہوا اس کے پاس چلا گیا تاکہ میں اس کے فوائد سے مستفید ہوں اور اس کے یکتا موتیوں (فوائد علمیہ) میں سے بعض کچھ باتیں جمع کروں میں نے سنا کہ وہ اپنی جگہ گشت کرتے ہوئے فی البدیہہ یہ فصیح کلام گفتگو کر رہا ہے۔

تشریح لغات

۱ فدلفت واحد متکلم کا صیغہ ہے دلف اس کا مصدر بمعنے آہستہ چلنا اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔ یقال دلف الشیخ بمشیتہ از باب ضرب ویقال لقہ یدلف دلفًا ودلفانًا ودلیفًا ودلوفًا اذا مشے وقارب الخطو وقیل الدلیف فوق الدبیب ہذا تقسیم المشی اما ترتیبہ فھکذا الدبیب ثم المشی ثم السعی ثم الایفاض ثم الہرولۃ ثم العدو ثم الشد وہذا الترتیب مخصوص بمشی الانسان۔ اور دلف اضداد میں سے ہے، اس کے معنے آہستہ چلنے اور زور سے چلنے کے بھی آتے ہیں ۲ لاقتبس اقتباس مصدر از باب افتعال بمعنے روشنی سے فائدہ اٹھانا اور روشنی حاصل کرنا اس کا مجرد قبس ہے۔ قبس بالتحریک بمعنی پارہ آتش والقبس۔ بالسکون بمعنے آتش گرفتن۔ از باب ضرب اس کے دو معنے آتے ہیں، ایک تو آگ میں سے کچھ آگ لینا اور دوسرے آگ کو بھڑکا دینا۔ یقال قبس منہ النار یعنی اس سے چنگاری لی اور از باب سمع بمعنے اونٹنی کا زیادہ حاملہ ہونا یقال قبست الناقۃ ای حملت الناقۃ۔

۳ من فوائدہ یہ فائدہ کی جمع ہے۔ اور یہ وادی ہے۔ از نصر بمعنے ثابت رہنا و چلا جانا تو اس وقت یہ اضداد میں سے ہوگا۔ اور لغت میں تصریح ہے کہ فائدہ جو مشہور ہے وہ یائی ہے جو فید سے مشتق ہے از ضرب اس کے دو معنے آتے ہیں۔ ایک یہ کہ کسی کو کوئی چیز بغیر عوض کے دیدینا اور دوسرے اس کے یہ معنے ہیں کہ کسی کو کوئی چیز حاصل ہو بعض نے یہ فرمایا کہ مال یا علم حاصل ہو ۴ والتقط اس کا مصدر التقاط ہے بمعنے راستہ میں سے کوئی چیز زمین سے اٹھا لینا اور یہ لقط سے مشتق ہے اس کا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے لغت کے اعتبار سے لقط اور لقیط میں کوئی فرق نہیں بلکہ دونوں کے معنے کل ما یوجد دہر وہ چیز جو اٹھالی جائے)

کے ہیں اور فقہاء رحہم اللہ کے یہاں فرق ہے کہ اگر غیر جاندار چیز کو اٹھالے جائے تو وہ لقطہ ہے۔ اور اگر جاندار کو اٹھائے تو
تو وہ لقیط ہے اور لکل ساقطۃ لاقطۃٌ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ منہ سے کوئی بات نکلے اس بات کا کوئی نہ کوئی سننے
والا ضرور ہوتا ہے۔ لہذا سوچ سمجھ کر بات کہنا چاہیئے ؀۵ بعض اس کی جمع ابعاض آتی ہے یقال بعض طائفۃ یعنی گروہ کے تھوڑے
آدمی۔ وفی التنزیل یلتقطہ بعض السیارۃ ؀۶ فرائدہ یہ فریدۃ کی جمع ہے بمعنے یکتا موتی اور یہ بہت ہی قیمتی ہوتا ہے ای لؤلؤ
عظمتہ من فرد یفرد فرداۃً بفتح الفاء بمعنے انفراد اور فریدۃ کے معنے یہ بھی آتے ہیں وہ عورت جو حسن میں یکتا (بے نظیر) ہو اور فرائد
کے بعض ادباء دو معنے بیان کرتے ہیں ایک معنے یہ کہ دو موتیوں کے درمیان جو ایک چیز فاصل ہے ان دونوں کے مثل بیچ میں کوئی بہتر
وعمدہ چیز لگا دی جائے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ جن موتیوں میں فصل کر دیا جائے۔ ومنہ یقال اُتے بالفرائد وہ ایسے الفاظ لایا ہے
جو انتہا ئے فصاحت پر دلالت کرتے ہیں۔

؀۷ خبّ۔ اس کا مصدر خبٌ اور خببٌ آتا ہے۔ از نصر۔ یقال خب فی مجالہ ای اخذ فی کلامہ والخبب العَدْوُ السہل یعنی لپک کر چلنا
اور دوڑنا اور اس کے معنے بلند ہونے کے بھی آتے ہیں۔ یقال خبّ واختب الفرس فی عدوہ یعنی گھوڑا اپنے دونوں پاؤں پا اور
کبھی دونوں ہاتھوں پر کھڑا ہو گیا اور اس کے معنے یوں یا دیہ ایک چال کا نام ہے) دوڑنے کے بھی آتے ہیں وملخص الترتیب الخبب
ثم التقریب ثم الجاح ثم الاحضار ثم الارخاء ثم الاہذاب ثم الاہاج اور سمع سے اس کے معنے مکاری کے آتے ہیں۔

؀۸ مجالہ یہ اسم ظرف ہے بمعنے پھرنے کی جگہ یہ جولان سے مشتق ہے ای موضع الجولان ؀۹ ہدرت از ضرب یقال ہدر ہدرًا العتی
کبوتر کا آواز نکالنا اور غٹر غوں کرنا۔ اور اونٹ کی آواز کو بھی کہتے ہیں منہ یقال ہدیر حمام دہدیر بعیر واصل الہدیر ان یُرَدِّدَ البعیر صوتہ فی
حنجرتہ وہدر البعیر ہدیر اذا صوت واعلم ان الناقۃ اذا صبخت قیل رغت فاذا طربت فی اثر ولدہا قیل حنّتْ فاذا امدت حنینًا قیل
سجرت فاذا امدت الحنین علے جہۃ واحدۃ قیل سجعت فاذا بلغ الذکر من الابل الہدیر ای بلغ ان یردد الصوت فی حنجرتہ اوّل مرتبۃ
فیقال کش فاذا ازاد علیہ قیل کشکش وقشقش فاذا افصح بالہدیر قیل ہدر ؀۱۰ شقاشق۔ یہ شِقْشِقَۃٌ بالکسر کی جمع ہے۔ فی الاصل مایخرجہ
البعیر من فیہ اذا ہاج یعنی اونٹ کے منہ سے مستی کے وقت جو جھاگ نکلتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں۔ اور اسی طرح جب آدمی بات کرتا
ہے تو اس کے منہ سے لعاب وجھاگ نکلا کرتے ہیں۔ اس سے مراد غایت درجہ کی فصاحت ہوا کرتی ہے یقال فلاں شقشقۃ قومہ ای
فصیحہم وبلیغہم اور شریف اور فصیح کے یہاں معنے مراد ہیں، اور اس کے معنے قوم کے سردار اور قوم کے شریف کے بھی آتے ہیں۔ یقال
فلاں شقشقۃ قومہ ای سید قومہ اور بالفتح کے معنے نر شتر کے آواز کرنے کے ہیں۔

ارتجالہ ارتجال کلام فی البدیہہ کو کہتے ہیں۔ یعنی بغیر سوچے سمجھے کوئی بات کہنا۔ بشرطیکہ وہ اچھا بھی ہو اس کا ثلاثی مجرد رجل بفتحتین
آتا ہے از نصر بمعنے پاپیادہ چلنا اور بکری وغیرہ کے پیر باندھنا۔

اَیُّھَا[۱] السَّادِرُ[۲] فِیْ غُلَوَائِہٖ[۳]۔ السَّادِلُ[۴] ثَوْبَ[۵] خُیَلَائِہٖ[۶]۔ اَلْجَامِحُ[۷] فِیْ جَہَالَاتِہٖ۔ اَلْجَانِحُ[۸] اِلٰی
خُزَعْبُلَاتِہٖ[۹]۔ اِلَامَ[۱۰] تَسْتَمِرُّ[۱۱] عَلٰی غَیِّکَ[۱۲]۔ وَتَسْتَمْرِئُ[۱۳] مَرْعٰی بَغْیِکَ۔

5/1

الترجمة المطالب

اے حد سے تجاوز (بڑھنے) کرنے میں بیباک۔ اے تکبر کے دراز دامن کو لٹکانے والے اے اپنی جہالت میں سرکشی کرنے والے یعنے امور باطلہ (بیہودہ باتوں) کی طرف مائل ہونیوالے تو اپنی گمراہی پر کب تک ثابت قدم رہے گا۔ (جما رہے گا) اور اپنی بغاوت کی چراگاہ کو تو کب تک پسند کرتا رہے گا۔ (اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے) کب تک تو اپنے ظلم کی چراگاہ کو ہضم کرتا رہے گا۔

تشریح لغات

لہ ایہا جب منادے معرف باللام ہو تو اس کے فاصلہ کے لیے یا آتی ہے مشہور تو یہ ہے۔ کہ ایہا مذکر کے لیے اور ایتہا مؤنث کے لیے۔ لہ السادر الذی ولا یہتم لشیٔ وَ لَا یُبَالِی بما صنع یقال سدر سدراً سدارۃً اذا تحیر وکان لا یُبالی بما یصنع یعنی جو عواقب امور کی پروانہ کرے یعنی بیباک اور وہ بے شرم جس کو کسی سے شرم نہ ہو اور جو چاہے وہ کرے یہ سدر سے ماخوذ ہے جس کے معنے بیباک کے ہیں از سمع اور نصر سے اس کے معنے لٹکا دینے کے آتے ہیں یقال سدرت الثوب او الشعر یعنی میں نے کپڑے کو لٹکا دیئے اور ضرب سے اس کے معنے پھاڑ دینے کے آتے ہیں یقال سدرت الثوب یعنی میں نے کپڑے کو پھاڑ دیا۔ لہ غلوائہ یہ غلو سے مشتق ہے یعنے حد سے زیادہ تجاوز کرنا اور بڑھ جانا از نصر اس کا اکثر استعمال شر میں ہوتا ہے۔ واز سمع یعنے جوش مارنا اور حد سے زیادہ تجاوز کرنا عام ہے۔ کہ تجاوز فی الشر ہو یا بالخیر منہ یقال غلا بالدین یعنی وہ نہایت سخت اور متشدد ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھ گیا لہ السادل یہ سدل سے ماخوذ ہے جس کے معنے لٹکانے کے ہیں۔ از باب نصر واز ضرب یعنے پھاڑ دینا یقال سدلت الثوب ای شققتہ ومنہ فی الحدیث نہی عن السدل فی الصلوٰۃ اور اسی سے سَدل ثوب فقہ میں ہے جس کی ممانعت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ منہ ارخی اللیل سدولہ یعنی تاریکی نے اپنے پردے چھوڑ دیئے لہ ثوب یعنے کپڑا و لباس والجمع اثوابٌ وثیابٌ وثُوبٌ ومنہ الثواب کپڑا بیچنے والا لہ خیلاء یہ ماخوذ خیال سے ہے۔ یا خال سے اس کے دو معنے آتے ہیں۔ عجب (تکبر) وخود پسندی (غرور) واصلہ خال الشیٔ یخال وخیلۃ وخِیلاً وخالاً وخَیلاً ناً ومخیلۃً ومخالۃً وخیلولۃً ای ظعنہ از سمع منہ رجل اخائل یعنی متکبر آدمی لہ الجامح۔ یہ جمح سے ماخوذ ہے یعنے سرکشی کرنا از فتح الجامح ای الذی یرکب ہواہ فلا یمکن ردّہ کالفرس الجامح یقال جمح الفرس بصاحبہ وجمح الیہ ای اسرع کقولہ تعالیٰ لَوَلَّوا الیہ وہم یجمحون۔ اور جمحت المرأۃ اذا نشزت جب کہ عورت بغیر اجازت خاوند کے کہیں چلی جائے۔ اور جموح سرکش گھوڑے کو کہتے ہیں۔ اور جمح کے معنے کشیدن عنان بزور کے بھی آتے ہیں از ضرب اور بعضوں نے اس کے معنے گھوڑے کی گردن کھینچنے کے بھی بیان کئے ہیں۔ یقال جمح الفرس جب کہ گھوڑا سوار کے خلاف چلا جائے اور اس کے قابو سے باہر ہو جائے۔ واعلم ان الفرس الجموح لہ معنیان احدہما عیب ہو اذا کان یرکب راسہ لا ینثنیہ شیٔ فہذا من الجماح العیوب والثانی النشیط السریع وہو ممدوح لہ الجانح یہ جنح سے ماخوذ ہے۔ یعنے مائل ہونا و جھکنا از فتح و نصر اور جب اس کے صلہ میں عن اور الے آتا ہے تو اس کے معنے میلان کرنے کے ہوتے ہیں۔ یقال جنحت الیہ اذا مالت وجنحت ما ای اعرضت وفی التنزیل وان جنحوا للسلم فاجنح لہا لہ خزعبلات یہ خزعبلۃ کی جمع ہے۔ بضم الخا المعجمۃ وکسر الباء المعجمۃ یعنے الاحادیث المستظرفۃ ویعنے قول باطل و قول مزخرف۔ اور خزعبلۃ اور خزعبلۃ کے معنے جھوٹ بات کے آتے ہیں۔ والجمع خزعبلات وخزعبیلات۔ الام یہ قاعدہ ہے کہ جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہو تو الف قرأت اور کتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں

لشرطیکہ اس کے بعد لفظ ذانہ ہو۔ جیسے عم یتساءلون وم خلق ولم تقولون ولم تفعلون الاثم یہ الٹے اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے
د رصراح است کہ گاہے الف راازما حذف کنند وقتیکہ بروحرفے داخل نمایند کحو لم وم وحتام وعم واز اں ست عم یتساءلون وکذا قال
ابن الاثیر۔ تستمر از باب استفعال اس کا مصدر استمرار آتا ہے۔ اس میں س ت طلب کے لیے ہے بمعنے تستدیم وتمقی ؎ غیک غی اور
غوایت مصدر ہیں دونوں کے معنے گمراہی اور ہلاکت کے ہیں۔ از ضرب وسمع ۔

لتستمرءُ اس کا مصدر استمراء ہے اور یہ ماخوذ مَرِیٌ سے ہے اس کے اصلی معنے یہ ہیں کہ جو کھانا آسانی سے ہضم ہوجائے یہاں
پر اس کے معنے ہضم ہونے کے ہیں، اور اس کے معنے خوشگوار کے بھی آتے ہیں اور یہ تین بابوں سے آتا ہے۔ ایک تو سمع سے جس
کے معنے عورت کے مانند ہوجانے کے ہیں۔ کمایقال مرأ الرجل اذا صار کالمرأۃ اور فتح سے اس کے معنے کھانا کھانے کے ہیں یقال مرأ الرجل
اذا اکل اور کرم سے اس کے معنے صاحب مروت ہونے کے ہیں کمایقال مرء الرجل مرأۃ اذا صار ذا مروۃ ومنہ قولہ تعالیٰ کلوہ ھنیئا مریئا
؎ مرعےٰ یہ مشتق ہے۔ رَعیٌ سے جس کے معنی چراگاہ کے ہیں۔ اس کا مصدر رعایت آتا ہے۔ ومنہ رعیت الابل جبکہ اونٹ کو چراگاہ
میں چرنے کے لیے چھوڑا جائے۔ اور یہ اسم ظرف اور مصدر میمی بھی ہوسکتا ہے ومنہ الراعی والجمع رعاۃ ورُعاءٌ ورعیانٌ بمعنے چرانے
کے لیے چھوڑا جائے رعے یرعے الکلاء رعیًا ورعایۃ مرعے جب کہ چراگاہ میں چرنے کے لیے چھوڑا جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مرعے
سے مراد گھاس ہو کقولہ تعالےٰ والذی اخرج المرعےٰ والرعی فی الاصل حفظ الحیوان بالغذاء ؎ بغیک بغی کے معنے بغاوت اور سرکشی
اور تجاوز کرنے کے اور نافرمانی اور فساد کے آتے ہیں اور نصر سے اس کے معنے ظلم کرنے کے آتے ہیں۔ یقال یبغے علیہ یعنی اس
پر ظلم کیا اور ضرب سے اس کے معنے طلب کرنے کے اور حق سے عدول کرنے کے آتے ہیں۔ منہ قولہ تعالےٰ غیر باغ ولا عاد وفی التنزیل
قولہ تعالےٰ یبغون فی الارض بغیر الحق۔ وانما بغیکم علےٰ انفسکم فان بغت احدھما علے الاخرے فقاتلوا التی تبغی الخ ۔

وَحَتَّامَ تَتَنَاهٰى فِيْ زَهْوِكَ۔ وَلَا تَنْتَهِيْ عَنْ لَهْوِكَ۔ تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ۔ وَتَجْتَرِئُ بِقُبْحِ سِيْرَتِكَ عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ۔

الترجمۃ المطالب اور تو اپنی کبر اور نخوت کی انتہا کب تک پہنچے گا اور تو کب تک اپنے کھیل کود سے باز نہ آئے گا۔ تو اپنے گناہ کے باعث مالک تقدیر (خدا تعالیٰ) سے لڑائی (مقابلہ) کرتا ہے۔ اور تو اپنی بُری عادتوں کی وجہ سے اپنے بھید جاننے والے (خدا) پر دلیر ہوتا ہے۔

تشریح لغات ؎ حتام، قدمر تحقیقہ فی الام اور یہ حتی اور ما سے مرکب ہے ؎ تتناھی ہے اس کا مصدر تناہی ہے بمعنے انتہا کو پہنچنا ای۔ تبلغ النہایہ والنہایۃ غایۃ الشی وآخرہ لان آخرہ ینہا وعن التمادی فیرتدع والنہی بابہٗ فتح
وفی التنزیل قولہ تعالےٰ ونہی النفس عن الھوے وارایت الذی ینہٰے عبدا الخ ؎ فی زھوک زھو تکبر اور فخر اور باطل اور غرور اور خود
پسندی کے اس کے معنے آتے ہیں اور زہو (واوی) کا مجرد ہمیشہ مجہول تکبر کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ یقال زہی فلان اذا تکبر

5/2

والباب از نصر اس کا مصدر زہُوًّا اور زُہوًّا اور زُہاءً آتا ہے اور زہا کے معنے مقدار کے بھی آتے ہیں یقال عندی زہا خمسین ٹے ولاتنتہی یہ نہی سے مشتق ہے بمعنے روکنا منع کرنا یا یہ ماخوذ نہوۃ سے ہے اور اس کو نہیتہ کر لیا ہے، کما یقال اولی النہی ای ذاعقل وفی التنزیل وان لم تنتہوا عما یقولون الخ ۵ تبارز اس کا مصدر مبارزت ہے از باب مفاعلت اور براز اور بروز سے ماخوذ ہے جس کے معنے ظاہر ہونے کے ہیں از نصر مگر اب غالب استعمال لڑائی کے معنے میں آتا ہے مناسبت ظاہر ہے اور براز کے معنے وسیع اور کھلے ہوئے میدان کے بھی ہیں ومنہ البراز بمعنے پاخانہ (بیت الخلاء) کما فی الحدیث کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا ارادالبراز انطلق حتی لایراہ احدٌ ٹہ بمعنیک اس میں با یا تو استعانت کے لیے ہے۔ یا مصاحبت کے لیے والجمع معاصی بمعنے گناہ ولغزش اور معصیت کے معنے اطاعت سے نکلنے اور حکم کی مخالفت کرنے اور نافرمانی کے آتے ہیں اور معاصی یہ عصیان سے مشتق ہے اور یہ یائی ہے۔ از نصر بمعنے نافرمانی کے اور ایک واوی آتا ہے از نصر عصو اس کا مصدر ہے بمعنے لکڑی یا تلوار سے مارنا یقال عصوتہ یعنی میں نے اس کو عصا سے مارا دکما یقال عصوت السیف یعنی میں نے اس کو تلوار سے مارا۔ والفرق بین الزلۃ والمعصیۃ ان المعصیۃ فعل محرّم مع العلم بحرمتہ بخلاف الزلۃ فانہا فعل الحرام عن قصد الحلال وفی الزلۃ یوجد قصد الفعل لاقصد العصیان وقیل الزلۃ فعل الصغائر۔ والکبیرۃ ماکان حراماً محضا شرع علیہا عقوبۃ محضۃ بنص قاطع فی الدنیا والاخرۃ ٹہ مالک ناصیتک یہ کمال قدرت سے کنایہ ہے۔ یقال فلاں مالک ناصیتہ یعنی وہ قادر ہے اور اس کے ہاتھ سے چھڑانے پر کوئی قدرت نہیں رکھتا ہے اور جس شخص کے ناصیہ کو پکڑ لیتے ہیں تو وہ حرکت جُنبش پر قدرت نہیں رکھتا ہکذا فی حاشیۃ المقامات اور مالک اور ملک کا فرق سورہ بقرہ کی تفسیر میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی قدس سرہ نے بہت بسط اور تفصیل سے بیان کیا ہے، فلیراجع ثمہ لغت میں یوں فرق کیا ہے۔ کہ ملک کے اندر زیادہ مبالغہ ہے اس لیے کہ ملک الروم کہہ سکتے ہیں نہ مالک الروم تو مبالغہ کی زیادتی اس میں زیادہ ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ مالک اندر زیادہ مبالغہ ہے اس لیے کہ جو شخص دراہم ودنانیر کا مالک ہو اس کو تو مالک الدراہم والدنانیر کہہ سکتے ہیں نہ ملک الدراہم والدنانیر مالک سے مراد اللہ تبارک وتعالےٰ ہیں۔ اور ناصیۃ یہ فاعلۃ کے وزن پر ہے۔ جو مفعولۃ کے معنے میں ہے۔ والجمع نواصی بمعنے مقدم شعر الرأس سر کا اگلا حصہ یقال نصاہ نصواً اذا قبض علے ناصیتہ وقیل ازنصر الملک ہو الذی لہ الامر والنہی والمالک ہو القادر علے التصرف دون ان یمنعہ احد اور علامہ محقق طوسی کی یہ رائے ہے کہ مالک ابلغ ہے اس واسطے کہ مالک ملکوں میں تصرف کر سکتا ہے۔ جو چاہے وہ کرے۔ بخلاف پادشاہ کے کہ وہ کسی کو قتل نہیں کر سکتا اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ملک ابلغ ہے اس واسطے کہ وہ احتواء علے الکثیر ہوتا ہے۔ بخلاف مالک کے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ملک ذوی العقول ہوتا ہے اس واسطے کہ عقلاء کو غیر عقلاء پر فضیلت ہے ہکذا افادنا العلامۃ شیخ الادب عمی المحترم مدظلہ العالی۔

۵ تجتری اس کا مصدر اجتراءٌ آتا ہے از باب افتعال بمعنے جرأت ودلیری کرنا وبے باک ہونا اور یہ جرأت سے ماخوذ ہے۔ از کرم اس کے مصدر جسراءۃً وجراءۃً وجُرأۃً آتے ہیں یقال جرء علیہ یعنی اس پر بڑھا اور جھپٹا اور اس پر جرأت کی ۵ بقبح اس میں با مصاحبت یا استعانت کے لیے ہے۔ اور یہ حُسن کی ضد ہے بمعنے برائی۔ القبح ضد الحسن یکون فی الصورۃ والافعال والکذب یکون فی الاقوال والخبث از کرم یقال قبح قبحا وقبوحاً وقباحۃ وقباحاً بمعنے برا ہونا ومنہ یقال قبحہ اللہ عن الخیر یعنی دور کیا وصد اکیا منہ القبیح بمعنے عمل قبیح۔ ٹہ سیر تک سیرت۔ اس کی جمع سیر آتی ہے بمعنے عادت وطریقہ وہیئت از ضرب وفی التنزیل۔ سیرتہا الاولی ومنہ سیرۃ

الرجل یعنی اس کے اعمال کی حالت۔ [۱۱] عالم فاعل کے وزن پر بہت جاننے والا اور بہت بڑا عالم والجمع علماء وعَلّامٌ از سمع وفی التنزیل عالم الغیب والشہادۃ وانما یخشے اللہ من عبادہ العلماء [۱۲] سر برنگ یہ فعیلۃٌ کے وزن پر ہے سر وہ بھید جس کے اظہار سے نقصان ہو والجمع اسرارٌ اور سریرۃ وہ بھید جس کے اظہار سے نقصان نہ ہو والجمع سرائر وسرائرُ الشیٔ ای کتمہ واظہرہ من الاضداد اور سر بر کے معنے تخت کے بھی آتے ہیں۔ والجمع سُررٌ۔

وَتَتَوَارٰی عَنْ قَرِیْبِكَ. وَاَنْتَ بِمَرْاٰی رَقِیْبِكَ. وَتَسْتَخْفِیْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ. وَمَا تَخْفٰی خَافِیَةٌ عَلٰی مَلِیْكِكَ. اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ. اِذَا اٰنَ ارْتِحَالُكَ. اَوْ یُنْقِذُكَ مَالُكَ. حِیْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ.

الترجمۃ والمطالب

اور تو اپنے عزیز وقریب سے چھپنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تو اپنے محافظ (خدا تعالیٰ) کا دیکھا بھالا ہے۔ تو اپنے غلام سے اپنے کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے (اشارۃ الیٰ قولہ تعالیٰ ویستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وہو معہم الاٰیۃ) یعنی گناہ کا تو ارادہ رکھتا ہے حالانکہ تیری کوئی پوشیدہ چیز بھی تیرے مالک (خدا) سے چھپی ہوئی نہیں ہے کیا تو نے یہ خیال کر لیا ہے کہ جب تیری موت آئے گی تو یہ تیری حالت (مال وعزت) تجھ کو کچھ نفع پہنچائے گی؟ یا جب تیرے اعمال وافعال تجھ کو ہلاک کریں گے تو تیرا مال تجھ کو رہائی دلائے گا۔ یعنی چھڑائے گا۔ یا خلاصی دلائے گا۔

تشریح لغات

[۱] تواریٰ۔ اس کا مصدر تواریٰ ہے بمعنے چھپ جانا یقال توارےٰ عنہ یعنی چھپ گیا یعنی آڑ میں ہو گیا۔ ویقال واریتُ الشیٔ ای سترت ومنہ قولہ تعالیٰ یواری سوآتکم وریشا وحتّٰی توارت بالحجاب اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے وقال الخلیل الوریٰ الانام الذین علی وجہ الارض فی ہذا الوقت فکانہم یسترون الارض باشخاصہم یا یہ ماخوذ وراء سے ہے۔ جو اضداد میں سے ہے یا یہ ماخوذ وری سے ہے بمعنے مخلوق [۲] قریبک بمعنے نزدیک وقریب قریب یہ بعید کی ضد ہے۔ والجمع اقرباءُ وقرباً وباہ کرم وفی التنزیل منہ قولہ تعالیٰ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین والقریب یستوی فیہ الذکر والانثیٰ والفرد والجمع [۳] ومرائی اسم ظرف ہے رویت سے از فتح بمعنے دیکھنا مرائے بمعنے دیکھنے کی جگہ یہاں مراد سامنے ہے [۴] رقیبک رقیب بمعنے محافظ ونگہبان ونگران ومنتظر اور اس کے معنے چچازاد بھائی کے بھی آتے ہیں اور ایک معشوق کے جو دو دوست ہوں ہر ایک کو رقیب کہتے ہیں۔ والجمع رقباء اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور یہ نصر سے آتا ہے یقال رقب رقوباً رقابۃ رقباناً [۵] وتستخفی اس کا مصدر استخفاءٌ ہے اس میں س ت طلب کے لیے ہے۔ اور یہ ماخوذ خفیہ یا خفاء سے ہے از باب سمع اس میں دا د حالیہ ہے خفا اور استخفا کے معنے چھپ جانے کے آتے ہیں۔ یقال خفے خفاءً وخُفیۃً وخِفیۃً اذا خفے [۶] مملوکَ غلام اور باندی کو کہتے ہیں۔ والجمع ممالیک ما تخفی مانافیہ تخفی یہ خفا سے مشتق ہے بمعنے پوشیدہ رہنا از سمع [۸] خافیۃ بمعنے پوشیدہ شیٔ اور علانیۃ کی ضد ہے وفی التنزیل قولہ تعالیٰ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم [۹] ملیکک ملیک یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے کما قال تعالیٰ ملیک مقتدر ابو العلاء معری نے بیان کیا ہے کہ

ملیک کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بمعنے شاہنشاہ بخلاف ملک کے کہ اس میں مبالغہ زیادہ نہیں ہے ؎ ۃ أتظن میں ہمزہ استفہام انکاری کے لیے ہے۔ تظن اس کا مصدر ظن از نصر ہے یہ افعال قلوب میں سے ہے۔ بمعنے گمان کرنا وفی التنزیل وتظنون باللہ الظنونا اور اس کے معنے علم کے بھی آتے ہیں۔ کقولہ تعالٰی انی ظننت انی ملاق حسابیہ ای علمت وظنوا انہم قد کذبوا ای علموا ؎ سنفعک اس میں س تطلب کے لیے ہے۔ تنفع اس کا مصدر نفع ہے۔ از فتح بمعنے نفع دینا اور یہ ضر کی نقیض ہے۔ وفی التنزیل قولہ تعالٰی لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا ولا یملکون لانفسہم ضرا ولا نفعا ؎ حالک حال بمعنے کیفیت وحالت۔ وکسی چیز کی صفت والجمع احوال واحولۃ اور حالت کی جمع حالات آتی ہے۔ اور حال یہ حول سے مشتق ہے جس کے معنے پلٹنے اور بدلنے کے ہیں اور اسی سے حول سال کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ختم ہو کر لوٹ آتا ہے۔ اور اس میں تغیر ہوتا ہے۔ ومنہ التحول بمعنی بھیرنا ؎ آن حروف اصلی (ا ی ن) ماخذ ہے۔ اور یہ این سے ہے بمعنے وقت کا آنا از ضرب وفی التنزیل قولہ تعالٰی الم یان للذین آمنوا اب اس کے حروف کی ترتیب اس طرح ہوگی۔ (ا ن ی) تو اس وقت یہ ناقص یائی ہوگا۔ یقال آن یئین اینا بمعنی حان وقرب یا بہ ضرب حان اور شان ایک ہیں۔ مگر شان کا استعمال بڑے امور کے لیے ہوتا ہے۔ کقولہ تعالٰی کل یوم ہو فی شان ؎ ارتحالک ارتحال کے معنے کوچ کرنے کے ہیں اور منتقل ہونے کے ہیں اور یہاں اس سے مراد مرنا ہے۔ از فتح اور یہ رحل سے ماخوذ ہے۔ یقال رحل عن المکان اس کو چھوڑا ورحل الی المکان وہ اس مکان کی طرف منتقل ہوا ومنہ الراحل بمعنے کوچ کرنے والا۔ والجمع راحلون ورُحّل ورُحّال ؎ ینقذک انقاذ اس کا مصدر ہے۔ از باب افعال بمعنے رہائی وچھٹکارا پانا وچھڑا دینا اور اس کا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے جانور یا درندہ سے کوئی چیز چھڑا لینا۔ یقال انقذ ینقذ نقذا بمعنے نجا۔ (یعنی نجات دلائی) ؎ مالک مال اس کی جمع اموال آتی ہے۔ مال وہ شئے جو ملکیت میں ہو یقال مال الرجل یمول ویمال مولا ومؤولا ای صار ذا مال بابہ نصر وسمع اور یہ اصل میں میل سے مشتق ہے لانہ یمیل الیہ القلب۔ وفی التنزیل قولہ تعالٰی انما اموالکم واولادکم الخ ؎ حین حین اجل روح اور آن اور وقت میں یہ فرق ہے ان المیقات ما قدر لیعمل فیہ عمل من الاعمال بخلاف الوقت فانہ اعم قدر اولا واکثر استعمالہ فی الماضی والحین ہو الدہر او وقت مبہم یصلح لجمیع الازمان طال او قصر والآن الوقت الذی انت فیہ والاجل الوقت المعین والروح من الدہر الوقت الطویل والا بارۃ المدۃ الطویلۃ الغیر الموقتۃ واعلم ان الحین الدہر وقیل وقت مبہم وقیل اربعین سنۃ او سبع سنین او سنتین او ستۃ اشہر او شہرین والجمع احیان وجمع الجمع احایین وفی التنزیل ہل اتی علی الانسان حین من الدہر۔ ؎ تبقیک اس کا مصدر ابقاء ہے اور یہ وبق وبقاء سے مشتق ہے۔ بمعنے ہلاک ہونا اور یہ ضرب اور حسب سے آتا ہے وفی التنزیل جعلنا بینہم موبقا ؎ اعمالک یہ عمل کی جمع ہے بمعنے کام یہ چند الفاظ ہیں۔ بظاہر دو مرادف معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن آپس میں ان میں فرق ہے۔ فعل سب سے عام ہے ہر چیز کے کام کو کہتے ہیں۔ وہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری ذی روح ہو یا غیر ذی روح اور عمل اس سے خاص ہے۔ یہ خاص جاندار کے لیے بولا جاتا ہے اور صنع یہ سب سے خاص ہے جو خاص انسان کے لیے اطلاق کیا جاتا ہے۔

اَوْ یُغْنِیْ عَنْکَ نَدَمُکَ۔ اِذَا زَلَّتْ قَدَمُکَ۔ اَوْ یَعْطِفُ عَلَیْکَ مَعْشَرُکَ۔ یَوْمَ یَضُمُّکَ مَحْشَرُکَ۔ ھَلَّا انْتَھَجْتَ مَحَجَّۃَ اھْتِدَائِکَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَۃَ دَائِکَ۔ وَفَلَلْتَ شَبَاۃَ اِعْتِدَائِکَ۔ وَقَدَعْتَ نَفْسَکَ فَھِیَ اَکْبَرُ اَعْدَائِکَ۔

الترجمۃ والمطالب

یا جب تیرے قدم لڑکھڑاتے دپھسلتے . لگیں تو تیری پشیمانی تجھ کو نفع دے گی یا جس روز تجھے محشر جمع کرے گا تو کیا تیری قوم تیرے ساتھ مہربانی سے پیش آئے گی تو اپنے ہدایت کے رستہ کو کیوں نہیں اختیار کرتا اور تو اپنے مرض کے علاج میں کس لیے جلدی نہیں کرتا اور تو اپنے ظلم کی تیز (دھار) کو کس لیے کند نہیں کرتا اور تو اپنے نفس سے کیوں نہیں بچتا (رُکتا) کیونکہ وہ تیرا بڑا دشمن ہے ۔

تشریح لغات

[۱] یغنی اغناء سے ہے بمعنی بے نیاز و بے پرواہ کرنا ۔ وفی التنزیل لن یغنوا عنک من اللہ شیئًا ای لم ینفع ولم یجزی یقال اغنے الرجل عنہ یعنی کافی ہوا و اغنے الرجل عنہ کذا یعنی دور کیا وجدا کیا از سمع بمعنے مالدار ہونا . یقال غنی غناءً وغنۃ بمعنے مالدار ہوا و دولت مند ہوا ومنہ الغنی بمعنے دولت مند والجمع اغنیاء [۲] نَدَمُکَ ندم مصدر بمعنے ندامت از سمع [۳] زَلَّتْ ازباب ضرب وسمع اصلہ زللت مصدر زلل وزَلّۃٌ بمعنے پھسلنا وفی التنزیل فازلہما الشیطان والزلۃ فی الاصل استرسال الرِّجل من غیر قصد و قیل للذنب من غیر قصد زَلّۃٌ تشبیہا بزلۃ الرجل ومنہ زلّ عن الحق والصواب یعنی وہ منحرف ہوا ۔ پھر ازلّۃ ایک مرتبہ پھسلنا گرنا ۔ خطا والجمع زلاتٌ قدمکَ یہ زیادہ تر نا نیثًا استعمال ہوتا ہے ۔ اور مذکر ہیں کم والجمع اقدام وقیل قدامٌ وفی التنزیل قولہ تعالے بالنواصی والاقدام وربنا افرغ علینا صبرًا وثبت اقدامنا الخ [۴] یعطف ازضرب یقال عطف عطفًا وعطوفًا جب کہ وہ مہربانی کرے ویقال عطف علیہ اس کی صلہ میں اکثر آتا ہے ۔ اور عن بھی آتا ہے ۔ جب کہ وہ اس کی طرف مائل ہوا اور جھکے وعطف عنہ جب کہ وہ پھیرے وعطف العنان جب کہ وہ موڑے اور لوٹائے اور کبھی اس کے صلہ میں علے بھی آجاتا ہے ۔ لیکن یہ نقصان اور نفع دونوں کے لیے آتا ہے ۔ یقال عطفت علیہ یعنی میں نے اس پر مہربانی یا اس کے صلہ نے نقصان پہنچایا اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے ۔ والعطف حُبٌّ معہ شفقۃ والشفقۃ صرف الہمۃ الی ازالۃ المکروہ من الناس وقیل الشفقۃ عطفٌ مع خوفٍ ولہذا لایوصف اللہ تعالے بالشفقۃ [۵] معشرکَ معشر بمعنے گروہ گھر والے اور اس کا اطلاق جن اور انس دونوں پر ہوتا ہے ۔ کما قال اللہ تعالے یامعشر الجن والانس والجمع معاشر ۔ معشر اور عشیرۃ میں بعضوں نے فرق کیا ہے معشر کے معنے اقربا اور حمایت کرنے والے کے ہیں ۔ اور عشیرۃ کے معنے ساتھ رہنے والے اور پہنچاننے والے کے ہیں ۔ اور عشیرۃ یہ سب سے عام ہے ۔ جو بھی اس کے ساتھ رہنے والے ہوں خواہ وہ کنبہ ہو یا قبیلہ یا باپ کے قریبی اولاد ہو والعشیر الجماعۃ العظیمۃ سمیت بہا لبلوغہا غایۃ الکثرۃ فان العشر ہو العدد الکامل الکثیر والمرکب الجماعۃ رکبانًا او مشاۃً اور کاب الابل والفوج الجماعۃ المارّۃ بسرعۃ واللفیف الجماعات من قبائل شتّے [۶] یضمک ضم یضم از نصر بمعنے ملنا ومنہ الحدیث لاتضامون فی رؤیتہ یقال ضم الشیٔ الیہ یعنی پہنچا ضم علے الشیٔ اس پر قبضہ کیا وضم فلانا الیہ یعنی اس نے ساتھی بنایا ۔

[۸] محشرکَ بمعنے اٹھانا وجمع کرنا والجمع محاشر ۔ محشر آن جائے گرد آمدن اور روز قیامت [۹] ہَلاَّ یہ کلمہ تحضیض ہے ۔ اور یہ ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کے لیے آتا ہے ۔ یہ ہل اور لا سے مرکب ہے جب یہ ماضی پر داخل ہوتا ہے تو اس سے ترک فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے جیسے ہلا آمنت تو کیوں ایمان نہیں لایا اور جب یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو یہ ابھارنے کے لیے ہوتا ہے جیسے ہلا تؤمن تو کیوں ایمان نہیں لاتا اور بعض یہ فرماتے ہیں ۔ کہ یہ اسم برائے ہے [۱۰] اَنْتَہِجُ یہ انتہاج سے ماخوذ ہے بمعنے چلنا و قصد کرنا اور ثلاثی مجرد نہج یہ فتح سے آتا ہے ۔ والنہج والمنہاج الطریق الواضح ومنہ قولہ تعالے لکل جعلنا منکم

شرعۃ ومنہاجا یقال نہج الامر نہجا ونہوجًا ای وضح ومنہ نہج وا نہج الطریق والامر یعنی واضح اور آشکارا ہوا۔

لہ محجّۃ یہ حجت سے ماخوذ ہے۔ بمعنے مقصد وقصد طریق اور یہ مفعلۃ کے وزن پر ہے۔ اور اس کے معنے ہدایت کے راستہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ الحجۃ بمعنے مقصد کما قال اللہ تعالیٰ فللہ الحجۃ البالغۃ۔ اور ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال حجّہ اذا قصدہ ۱۲ اہتدائک باب افتعال کا مصدر بمعنے راستہ پانا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنے راستہ دکھلانا وفی التنزیل قولہ تعالیٰ من اہتدیٰ فانما یہتدی لنفسہ ۱۳ عجلت از باب تفعیل اس کا مصدر تعجیل بمعنے جلدی کرنا اور عجلت سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی یہ بطوء کی ضد ہے اور یہ سمع سے آتا ہے وفی التنزیل اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ ولا تعجل بالقرآن وما اعجلک عن قومک اور عاجلۃ بمعنے دنیا میں جلدی یہ آجلۃ (دیر) کی نقیض ہے کما جاء فی التنزیل من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا مانشاء لمن نرید ومنہ عاجلٌ وعجلٌ بمعنے جلدی کرنے والا اور سرعت اور عجلت میں یہ فرق بیان کیا ہے۔ العجلۃ تقدیم بالعمل قبل وقتہ وہو مذموم والسرعۃ تقدیم الشئ فی اقرب اوقاتہ وہو محمود ۱۴ معالجۃ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے اور اس کا مصدر علاجا بھی آتا ہے اس کے معنے علاج کے ہیں اور افعال جوارح سے کام کرنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال عالج المریض یعنی دوا کی اور اس کا علاج کیا۔ یقال عالجہ علجًا ای غلبہ فی المعالجۃ اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ ۱۵ دائک یہ اجوف دادی ہے بمعنے مرض و بیماری و دکھ وتکلیف والجمع ادولۃ والداء اسم جامع لکل مرض اوعیب ظاہرًا او باطنا والوباء المرض العام قال فی الکلیات الداء مایکون فی الجوف والکبد والریۃ والمرض مایکون فی سائر البدن والاطباء جعلوا الالم من الاعراض دون الامراض ثم ان احوال العلیل جعلوا لہا ترتیبًا فاول مایکون المریض ہو علیل ثم سقیم ومریض ثم وتنبہٗ ثم وتف ثم حرضٌ ومحرَضٌ وہکذا الزمانۃ لہا ترتیبًا فاذا کان الانسان مبتلی بالزمانۃ فہو زمن فاذا زادت زمانتہ فہو ضمن فاذا تعدتہ فہو مقعد فاذا لم یکن لہ تراک فہو معصوب اور یہ فتح سے آتا ہے۔ یقال داء یداء داءً بمعنے بیمار ہونا۔ فللت ۱۶ یہ فلول سے مشتق ہے بمعنے کند کر دینا وتوڑنا از نصر یقال فلَّ یُفلُّ فلًّا وفلَّ السیفَ یعنی تلوار کو کند کیا۔ اور فلٌّ وفلل کے معنے تلوار کی دھار کے کند ہونے کے ہیں۔

۱۷ شباۃ مادہ ش ب بمعنے دھار کی تیزی وتلوار کی نوک والجمع شبواتٌ وشباءٌ وشبا یشبو شبوا از نصر یقال شبا الشئ یعنی بلند ہوئی ۱۸ اعتدائک۔ یہ عدو سے مشتق بمعنے دوڑنا یا یہ عدوان سے ماخوذ بمعنے حد سے تجاوز کرنا یقال اعتدی الحق وعن الحق وفوق الحق یعنی اس نے تجاوز کیا واعتدیٰ وتعدّٰی علےٰ فلان اس نے اس پر ظلم کیا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ ۱۹ قدعت قدع مصدر از فتح بمعنے روکنا و باز رکھنا یقال قدعت ای منعت وکففت نفسک اور اس کے معنے گھوڑے کے لگام کھینچنے کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ القدیع وہ نہر جو تیزی سے جاری ہو اور قدَع کے معنے نابینا کے بھی آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی چلنے سے روک دیا جاتا ہے ۲۰ نفسک، بمعنے ذات ونفس نفس کی جمع انفس اور نفوس آتی ہے ومنہ النفیسۃ کما قال الشاعر ؎ ابقے زریق للثغور محمدات ابقے نفیسٌ للنفیس نفیسا ۲۱ اکبر یہ کبر سے ماخوذ ہے جو صغر کی ضد ہے۔ بمعنے زیادہ بڑا والجمع اکابر واکبرون ومنہ یقال اکابر القوم ای شرفاہم از نصر عمر میں بڑا ہونے کے معنے میں آتا ہے۔ اور کرم سے آتا ہے اس کے معنے مرتبہ میں بڑے ہونے کے آتے ہیں۔ ومنہ یقال کبر علیہ الامر جبکہ وہ شاق اور مشکل بھاری ہو کما جاء فی التنزیل وان کان کبر علیکم مقامی وتذکیری بآیات اللہ الخ۔ اعدائک عدو بمعنے دشمن جو صدیق کی ضد ہے۔ اور اعداد یہ عدو کی جمع ہے۔ اور اس کا اطلاق واحد

اور جمع دونوں پر ہوتا ہے کما جاء فی القرآن انہم عدو لی اور عدد کی جمع اعادٍ اور عِدیٰ اور عُدیٰ اور عُداۃٌ بھی آتی ہے۔

اَمَا الْحِمَامُ مِيعَادُكَ - فَمَا اِعْدَادُكَ - وَبِالْمَشِيْبِ اِنْذَارُكَ - فَمَا اَعْذَارُكَ - وَفِي اللَّحْدِ مَقِيْلُكَ فَمَا قِيْلُكَ - وَاِلَى اللهِ مَصِيْرُكَ - فَمَنْ نَصِيْرُكَ - طَالَمَا اَيْقَظَكَ الدَّهْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ -

الترجمة والمطالب

کیا موت تیرا وعدہ نہیں! پس تیرے پاس وہاں کے لیے کونسا توشہ ہے! کیا بڑھاپے سے تجھ کو خوف نہیں، پس تیرے پاس کیا عذر ہے۔ کیا تجھے قبر میں سونا نہیں۔ پس تجھے اس میں کیا قیل وقال (پس وپیش) ہے کیا تجھے خدا کی طرف لوٹنا نہیں۔ پس تیرا کونسا مددگار ہے ایک عرصہ سے زمانہ تجھے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا رہا ہے۔ اور تُو ہے کہ بتکلف سونا بنگیا اور تجھے وعظ ونصیحت کھینچ رہے ہیں اور تُو ہے کہ بے تکلف پیچھے ہٹا جا رہا ہے۔

تشریح لغات

لہ اَمَا میں ہمزہ استفہام انکاری کا ہے اور ما نافیہ ہے۔ یعنی الیس الموت وعدک وقال السرائشی اما حرف اخبار واستفتاح ٢ٍ الحمام بالکسر بمعنے موت اور بالفتح بمعنے کبوتر وقمری وہر جانور جس کے گلے میں طوق ہو وا الجمع حمامات اور حُمام بالضم کے معنے مطلق بخار کے یا ہر جانور کے بخار کو یا خاص گھوڑے کے بخار کو کہتے ہیں۔ اور حَمّام بالفتح والتشدید مبہم بمعنے نہانے کی جگہ۔ حمام مبتتر۔ جبکہ ان سب کے معنے موت کے آتے ہیں۔ ومنہ یقال حَمَّ حُمَّ حم اللہ کذا ای قدرہ وقضاہ لہ از نصر ٣ہ میعادک۔ میعاد وعدہ کی جگہ بہ مفعال کے وزن پر ہے اور یہ وعدہ سے ہے اور یہ اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی وعدہ کا وقت اور مصدر بھی بمعنے جائے وعدہ کما جاء فی التنزیل ان اللہ لا یخلف المیعاد مجرد از ضرب ٤ہ اعدادك بالفتح عدد کی جمع بمعنے تعداد وبالکسر باب افعال کا مصدر اور یہ عُدّۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنے سامان سفر یا عدٌّ سے بمعنے تعداد کرنا۔ عِدّۃٌ اور اُھبَۃٌ دونوں کے معنے سامان کے ہیں مگر اس میں تھوڑا سا فرق ہے۔ عدۃ وہ سامان جس کی تعداد شمار کی جا سکے بخلاف اھبۃ کے اس کی تعداد شمار نہیں کی جا سکتی۔ مجرد از نصر وفی التنزیل قولہ تعالیٰ اعدوا لہم ما استطعتم ۵ہ بالمشیب ایک وادی آتا ہے از نصر یقال شاب یشوب شوبا بمعنے آمیزش کرنا منہ الشوائب بمعنے حوادث اور ایک یائی آتا ہے۔ از ضرب یقال شاب یشیب شیبًا و شیبۃً بمعنے بالوں کا سفید ہونا اور یہ شباب کی ضد ہے (بوڑھا ہونا) وفی التنزیل اشتعل الراس شیبًا مشیب میں فرق ہے۔ شیب یہ شعر کی صفت ہے۔ ای بیاض الشعر فی الوجہ اور مشیب یہ رجال کی صفت ہے المشیب ہو دخول الرجل فی حد الشیب ولا یقال للمراۃ التی ابیض شعرہا شیبا بل شمطاء۔ ویقال شاب الرجل ثم شمط ثم کبر ثم توجہ ثم ولف ثم دبّ ثم مجّ ثم ہدج ثم ثلّب ثم الموت ٦ہ انذارک انذار کے اصل معنے یہ ہیں کہ تم یہ کام کرلو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اب اس کے معنے اور ڈرانے کے ہو گئے ہیں۔ وفی التنزیل وانذرہم یوم الازفۃ یقال نذر بالشیء ویالعدو تدرا علم فخذرہ از سمع الفرق بین الانذار والاعلام ان الانذار اعلام مع تخویف فکل منذر معلم ولیس بالعکس ومنہ النذیر والمنذر ٧ہ اعذارک بفتح الہمزۃ یہ عذر کی جمع ہے۔ بمعنے عذر کرنا اور اگر بالکسر ہے تو یہ مصدر ہوگا بمعنے عذر کا

ظاہر کرنا۔ (صبورۃ الرجل ذا عذر) ؎ لحد لحدٌ اور لُحدٌ بالضم اس کے اصلی معنے مائل ہونے کے ہیں۔ اس سے مراد قبر کا کونا ہے (قبر یا قبر کا بغلی حصہ) والجمع لحُودٌ والحادٌ اور چونکہ قبر بھی میلان کی جگہ ہوتی ہے اس لیے اس کو لحد کہتے ہیں۔ اور شق صندوقی قبر کو کہتے ہیں۔ ومنہ فی الحدیث اللحد لنا والشق لغیرنا از فتح یقال لحد المیت جب کہ میت کو دفن کیا ولحد اللحدَ للمیت جب کہ میت کے لیے لحد کھودے ومنہ لاحِدٌ قبر کھو دینے والا ؎ مقیلک یہ اسم ظرف ہے۔ قیلولۃ سے بمعنے خواب گاہ وآرام کرنے کی جگہ از ضرب وفی التنزیل اصحاب الجنۃ یومئذٍ خیر مستقرا واحسن مقیلاً۔ حریری کے اوپر اعتراض کیا گیا ہے کہ جب اعمال برے ہوئے تو قبر خواب گاہ اور آرام کی جگہ کہاں ہوئی وہ تو عذاب کی جگہ ہوئی بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ قافیہ کی وجہ سے یہ لایا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ کلام مجید میں اس کی نظیر ملتی ہے۔ فبشرھم بعذاب الیم ؎ قیلک اس کے اندر اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مصدر ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ اس کا مصدر قول ہے اور قیل اسم مفعول کے معنے میں ہے جیسے ذبح مذبوح کے معنے میں بمعنے گفتگو۔ اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ قیل اسم مصدر ہے ؎ مصیرک اس کا مصدر صیرورت ہے از ضرب یقال صار صیرا وصیرورۃً ومصیراً بمعنے لوٹنا وپھرنا ومنتقل ہونا وصار زیدٌ غنیاً یعنی حالت فقر سے حالت غنا کی طرف سے منتقل ہوا اور صار افعال ناقصہ میں سے بھی ہے بمعنے ہوا۔ نصیرک نصیر بمعنے ناصر و مددگار یہ نصرت سے صفت کا صیغہ ہے بمعنے مظلوم کی مدد کرنے والا اور نصیر کی جمع انصار آتی ہے۔ جیسے شریف کی جمع اشراف اور اس کی جمع نصراء بھی آتی ہے۔ اور ناصرہ کی جمع نصار ونصر وانصار ومنہ انصار النبی ومنہ النصرانی شہر ناصرہ کی طرف اس کی نسبت خلافِ قیاس ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دین کا مقلد والجمع نصاریٰ اور مؤنث کے لیے نصرانیۃٌ آتا ہے۔ ومنہ النصیر جو فدیہ ومال دے کر کسی کو چھوڑا لائے ؎ طالما اس میں ما کافہ ہے اسی طرح قلّما ہے۔ یہ اور ما کو طالما اور قلما میں ملا کر کہتے ہیں۔ نحو ربما وانما اور یہ مذہب ابن جنی ودیگر محققین کا ہے طالما کے اندر اختلاف ہے محشی نے یہ بیان کیا ہے کہ ما کافہ ہے وقال استاذی عمی المکرم کہ ما کافہ کیوں کہا جائے جب کہ یہاں ما مصدریہ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ الغاء عمل بلا ضرورت حسن نہیں ہے تو اب اس کے یہ معنے ہوں گے کہ طالما ایقاظ الدہر ایاک۔ طال فعل ہے بمعنے طویل ہونا اور اس میں ما مصدریہ زائد ہے۔ ؎ ایقظک اس کا مصدر ایقاظ ہے اور بابُ ہے۔ بمعنے جگا دینا اور یہ یقظۃ سے ماخوذ ہے جو نوم کی نقیض ہے از سمع وکرم وفی التنزیل تحسبھم ایقاظا وھم رقود۔ اور اس کی صفت کے یہ صیغے ہیں۔ یقُظٌ یقَظٌ یقظانٌ یقَظۃٌ یقال الیقظۃ فایقظ ؎ الدہر دہر بسکون الہاء وفتحہا بمعنے زمانہ ہمارے امام صاحب یہ فرماتے ہیں لا ادری الدہر والعصر مگر بعض اہل لغت نے یہ تصریح کی ہے ان القرن فیہ اختلاف والاصح انہ مائۃ سنۃ والدہر الزمان الطویل والامد الممدود الف سنۃ والجیلُ عند المولدین یطلق علی مائۃ سنۃ وعلی اہل زمان واحد وعصر مثل الدہر وحقیقۃ یقال انہا اربعون سنۃ وقیل ثمانون والطبق قرن من الزمان او عشرون سنۃ۔ والجمع بہ دہور وادہُرٌ ولم یسمع ادہار وفی الحدیث لاتسبّوا الدہر فان اللہ ہو الدّہرُ ؎ تناعست اس کا مصدر تناعس ہے از باب تفاعل اور نعاس سے مشتق ہے یا یہ فتح ونصر نعاس اور سنۃ اور نوم میں فرق ہے۔ نعاس اردو میں اونگھ کو کہتے ہیں یعنی وہ نیند جو ابتدائی حالت میں سونے کی وجہ سے سر میں گرانی اور بوجھل پن پیدا ہو جائے اور سنۃ (س ن) اس کا مادہ نیند جس میں آنکھ بند ہو جانے کو اور جس میں پلک جھپکنے لگیں اور نومَ مطلقًا وہ نیند جس میں انسان خوب غافل ہو جائے ومراتب النوم علی ہذا الترتیب النعاس ثم الوسن ثم الترنیق ثم الکریٰ والغمض ثم التغفیق ثم الاغفاء ثم التہویم والاغراء والتہجاع ثم الرقاد ثم الہجود والہجوع

والہبوع ثم التسبیح ۵۲ وجذبک جذب اس کا مصدر یہ دفع کی ضد ہے بمعنے کھینچنا از ضرب بقال جذبہ اذا جرّہ الیٰ نفسہ اور جذب کے معنے یہ ہیں۔ اپنے نفع کے لیے کسی چیز کو کھینچنا اور جذب عام ہے منہ الجاذب فاعل بمعنے کھینچنے والا والجمع جواذب وجذاب۔ واعلم انہم یقولون جذبہ اذا جرّہ الیٰ نفسہ وسحبہ اذا جرّہ علی الارض وقادہ اذا جرّہ من امامہ وساقہ اذا دفعہ من خلفہ ودعّہ اذا دفعہ بعنفٍ وہبزہ ونحزہ اذا دفعہ بشدۃٍ وجفاء وکذلک زبنہ وکبتہ اذا جمع علیہ ثوبہ عند صدرہ وقبض علیہ بجذۃ وعتلہ اذا القی فی عنقہ شیئًا واخذ بقودہ بعنف شدید نہرہ اذا زجرہ بغلظ طردہ اذا نفاہ لسخط حدّہ اذا منعہ یرتق زخہ، وصکّہ وکمہ، اذا دفعہ وہو بضرب ۵۳ الوعظ مصدر بمعنے نصیحت از ضرب فذمّر تحقیقہ ۵۴ فتقاعست باب تفاعل سے یہ قعس محرکۃ سے ماخوذ ہے۔ قعس کے معنے خروج الصدر و دخول الظہر پیٹ میں گڑھا ہوجانا کہ پشت اندر گھس جائے اور سینہ آگے کو نکل آئے۔ یہ حدب (کبڑا) کی ضد ہے۔ بقال تقاعس عن الامر ای تاخر وامتنع اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے اور اس کے صفت کے صیغے یہ آتے ہیں اقعس، قعس، وقعس بالفتح والکسر والجمع قعس

وَتَجَلَّتْ[۱] لَكَ الْعِبَرُ[۲] فَتَعَامَيْتَ[۳] وَحَصْحَصَ[۴] لَكَ الْحَقُّ فَتَمَارَيْتَ[۵]۔ وَأَذْكَرَكَ[۶] الْمَوْتُ[۷] فَتَنَاسَيْتَ[۸]۔ وَأَمْكَنَكَ[۹] أَنْ تُوَاسِيَ[۱۰] فَمَا آسَيْتَ۔ تُؤْثِرُ[۱۱] فَلْسًا[۱۲] تُوعِيهِ[۱۳]۔ عَلٰى ذِكْرٍ تَعِيهِ[۱۴]۔ وَتَخْتَارُ[۱۵] قَصْرًا[۱۶] تُعْلِيهِ[۱۷] عَلٰى بِرٍّ[۱۸] تُولِيهِ[۱۹]۔

الترجمۃ والمطالب

اور سامانِ عبرت تیرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں مگر تو ہے کہ بے تکلف اندھا بنا جا رہا ہے حق تیرے لیے ظاہر ہو رہا ہے اور تو خواہ مخواہ شک میں پڑا ہوا ہے موت تجھے (اپنی) یاد دلا رہی ہے اور تو ہے کہ زبردستی اس کو بھلائے ہوئے ہے تو اگر چاہے تو غمخواری کر سکتا ہے مگر کبھی نہیں کرتا تو اپنے جمع کئے مال کو اپنے محفوظ علم وذکر کے مقابلہ میں اختیار کرتا ہے اور اپنے بلند مکان کو اپنی بخشش کے مقابلہ میں زیادہ پسند کرتا ہے۔

تشریح لغات

۱ تجلّت یہ تجلی سے مشتق ہے اور یہ وادی ہے بقال جلا یجلو جلاءً بمعنے وضح یعنی ظاہر ہوا اور از نصر جلا السیف یعنی تلوار کو مانجھی اور اس کو جلا کی اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح پر آتا ہے۔ اور تجلی کے معنے سرمہ کے بھی آتے ہیں ۲ العبر یہ عبرت کی جمع ہے بمعنی دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جتنے فِعْلَۃٌ کے وزن پر آئیں گے۔ ان کی جمع فِعَلٌ کے وزن پر آئے گی۔ اور عبرت کے معنے ایک مرتبہ آنسو بہاتے کے بھی آتے ہیں۔ وفی التنزیل فاعتبروا یا اولی الابصار ۳ فتعامیت یہ عمی سے ماخوذ ہے از باب تفاعل بمعنے بے تکلف اندھا بننا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنے اندھا ہونا واز ضرب آنکھ کا بالکل جاتا رہنا اور آنکھ سے پانی کا بہنا اور قلب کی روشنی کا فنا ہونا (یعنی جاہل ہونا) کقولہ تعالیٰ وما یستوی الاعمیٰ والبصیر ۴ حصحص از نصر یہ متعدی ہے اور یہ حصّ سے ماخوذ ہے وہو ذہاب الشعر فنبین ما تحتہ یعنی بال کا گر جانا اور جب

سر سے بال گر جاتے ہیں تو سر ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کے معنے ظاہر ہونے کے ہو گئے اور صاحب اقرب الموارد نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ایسی چیز کا ظاہر ہونا جو مخفی اور پوشیدہ ہو ومنہ الآن حصحص الحق اور بعض حصۃ سے ماخوذ مانتے ہیں ای بانت حصۃ الحق من حصۃ الباطل یقال حصحص منہ کذا ای صارت حصتی منہ فتماریت ؎ تماری یتماری یہ باب تفاعل سے آتا ہے یہ ناقص یائی ہے یہ مریۃ سے ماخوذ ہے یعنے شک کرنا وجھگڑا کرنا وفی التنزیل فبای آلاء ربک تتمارٰے ویقال مراہ حقہ ای جحدہ از ضرب وفی التنزیل افتمارونہ علے مایری ؎ اذکرک یہ ذکر سے مشتق ہے یعنے یاد کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے واعلم ان الذکر بالضم یکون بالقلب وبالکسر یکون باللسان والتذکیر بالقلب والتذکرۃ لاتکون الا باللسان قالہ المرزوقی الذکر یعنے الذکر باللسان وبالقلب۔ ؎ الموت یعنے مرنا یہ حیات کی ضد ہے وفی التنزیل کل نفس ذائقۃ الموت وایضاً لنحیی بہ بلدۃ میتا یقال رجل میت وقوم موتے۔ والجمع اموات ومیتون بالتشدید والتخفیف از نصر و سمع منہ الموت الابیض موت طبعی، والموت الاحمر شہادت کی موت۔ والموت الاسود گلا گھونٹ کر مرنا ؎ فتناسیت: تناسی اس کا مصدر ہے از باب تفاعل اور نسیان سے ماخوذ ہے معنیٰ یہ تکلف بھول جانا اور یہ حفظ کی ضد ہے۔ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے۔ یقال الشیئ نسیاً ونسیاناً ونسوۃً ونساوۃ ونساوۃ جب کہ بے تکلف بھولے ومنہ تناسے الشیئ اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ بھول گیا ہے۔

؎ وامکنک از باب افعال یقال امکن الامر فلاناً وفلان یعنی وہ اس پر قدرت رکھتا ہے اور اس کا کرنا آسان ہے۔ ؎ تواسی اس کا مصدر مواساۃ ہے از باب مفاعلت یعنے غمخواری کرنا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یعنے غمگین ہونا یقال اسی لہ وعلیہ یعنے حزن لہ وفی التنزیل فلا تاس علے القوم الکافرین۔ اور اس کے معنے دوا کرنے کے بھی آتے ہیں یقال اسی الجرح سواً واسًا اذا داوہ اور واسی بالواو اور آسی بالہمزۃ یہ دونوں طریقہ سے مستعمل ہے ؎ تؤثر اس کا مصدر ایثار آتا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ غیر کی ضرورت پر ترجیح اور فضیلت دینا اور اس کا مجرد ضرب اور نصر سے آتا ہے یعنے نقل کرنا ونشان کرنا یقال اثر یاثر اثراً واثرۃً ومنہ اثر الحدیث یعنی حدیث کا نقل کرنا ومنہ القول الماثور ؎ فلسا۔ یعنے تانبے یا پیتل کا پیسہ (جو رائج الوقت ہے) والجمع افلس وفلوس اور بکسر الفاء یہ ایک بت کا نام اور بالفتح جزیہ کی رسید کے معنے میں آتا ہے۔ اس کا مجرد مستعمل نہیں ہوتا اس کا مزید باب افعال سے آتا ہے۔ یقال افلس ای لم یبق لہ مال ای لیس معہ فلس ؎ توعیہ یہ ایعاءٌ سے ماخوذ ہے اور یہ وعیٌ سے مشتق ہے یعنے نگاہ رکھنا اور جمع کرنا یا یہ وعاء سے ماخوذ یعنے برتن مجرد اس کا ضرب سے آتا ہے۔ یقال اوعے ایعاءً یعنی اُسنے حفاظت کی اور جمع کیا اور برتن میں رکھا ویقال وعیٰ یعی وعیاً یعنے اُسے جمع کیا اور اس کی حفاظت کی ومنہ وعے العظم ٹوٹنے کے بعد ہڈی جڑ گئی وفی الحدیث لاتوعی فیوعی اللّٰہ علیک ؎ تعبۃ وعیٰ یعنی از ضرب یعنے حفاظت کرنا۔ الوعی ان تحفظ الشیٔ بنفسک والابعاءُ ان تحفظ فی بدغیرک والرعایۃ ابلغ من الحفظ فانہ یختص بالباطن والحفظ یستعمل فی حفظ الظاہر یقال وعیت العلم واوعیت المتاع فی الوعاء والوقایۃ کالوعایۃ ؎ تختار اصلہ خار الشیٔ خیراً ای اختارہ یہ باب افتعال سے ہے اس کا مصدر اختیار آتا ہے یعنے پسند کرنا و اختیار کرنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے وفی التنزیل واختار موسے قومہ ؎ قصرًا یعنے محل والجمع قصور، والقصر ہو المنزل وقیل کل بیت من حجر وفی التنزیل ویجعل لک قصوراً۔ لانہ تقصر فیہ الحرام ای تحلیس وھہنا المراد البناء الرفیع الذی یسکنہ الملوک ؎ تعلیہ اس کا مصدر اعلاءٌ آتا ہے از باب افعال اور یہ علو سے ماخوذ ہے

بمعنے بلند کرنا از نصر ۸ بر بکسر الباء ا المعجمۃ بمعنے نیکی واحسان وفراخی دراستی و بھلائی۔ اورسوغات کے معنے بھی آتے ہیں اور بالفتح کے معنے خشک جنگل بڑا نیک اور مہربان اور بضم الباء کے معنے گیہوں کے آتے ہیں قال ابومنصورالبر بالکسر خیرالدنیا والآخرۃ وفی التنزیل لن تنالوا البر حتے تنفقوا ولیس البران تولوا واتامرون الناس بالبر والبر بالکسر الجبر وبالفتح من اسماء اللہ تعالےٰ وفی التنزیل انہ ھو البَرُّ الرحیم ۹ لہ تولیہ۔ اس کا مصدر ایلاء ہے بمعنے عطا کرنا وقسم کھانا اور یہ ماخوذ ولیٌ سے ہے۔

بمعنے والی ہونا اور قدرت پانا از حسب بجسب یقال ولی یلی ولایۃ　　بمعنی تعطیہ دولی الشیئ وعلیہ یعنی اس کو انجام دیا، اور اس کا وہ مالک ہوا۔ دولی الرجل علیہ اس کی مدد کی۔

وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيْهِ۔ اِلٰى زَادٍ تَسْتَهْدِيْهِ۔ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِيْهِ عَلٰى ثَوَابٍ تَشْتَرِيْهِ۔ يَوَاقِيْتُ الصِّلَاتِ اَعْلَقُ بِقَلْبِكَ مِنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ۔ وَمُغَالَاةُ الصَّدُقَاتِ۔ اٰثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاةِ الصَّدَقَاتِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور تو اپنے مطلوب رہنما سے ہدیہ مطلوب (تحفہ تحائف کے توشوں) کی طرف رجوع کرتا ہے اور تو تے اپنے مرغوب کپڑوں کی محبت کو اپنے ثواب کی خریداری پر غالب کرلیا ہے اور بخششوں کے موتی تیرے دل کو اوقاتِ نماز سے زیادہ محبوب ہیں اور مہنگے مہرباندھنا تیرے نزدیک پے در پے صدقہ دینے سے زیادہ اچھے ہیں۔

تشریح لغات

لہ وترغب یہ رغبت سے ماخوذ ہے از سمع اس کے صلہ میں عن اور الے اور فی اور با آتا ہے جب اس کے صلہ میں عن آتا ہے تو اس کے معنے اعراض من الشیئ کے ہوتے ہیں اور جب الے آتا ہے تو اس کے معنے رغبت فی الشیئ یعنی میلان اور خواہش کے ہوتے ہیں۔ اور جب فی آتا ہے تو زیادہ رغبت فی الشیئ کے یعنی زیادہ مبالغہ کے ساتھ خواہش کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور جب با اس کے صلہ میں آتی ہے تو اس کے معنے ترجیح علے الشیئ کے ہوتے ہیں۔ وفی التنزیل ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم الامن سَفِہ نفسہ رَغِبَ اور رال اور ذہب تینوں یکساں مستعمل ہوتے ہیں۔ کما قال الشاعر لہ

رایتُ الناس قد رغبوا ـــــ الی من عندہ ذہب
ومَن لاعندہ ذہب ـــــ نعتہُ الناس قد ذھبوا
رایت النّاس قد مالو + الےٰ من عِنْدہٗ مال ؛ ومن لاعندہ مالٌ + نعتہ الناس قد مالُو
رایتُ النّاس قد ذھبوا ـــــ الےٰ من عندہ ذہب،

ویقال رغب عنہ رغباً ورُغباً ورغبۃً اذا اعرض عنہ ومنہ الحدیث النکاح من سُنّتی فمن رغب عن سُنّتی فلیس منی اوکما قال۔

ہاد۔ ۲ یہ ہدایت سے بمعنے ہدایت کرنے والا از ضرب ۳ تستہدیہ اس کا مصدر استہداء ہے بمعنے طلب ہدایت اس میں

س ت طلب کے لیے ہے اور یہ ماخوذ ہدایت سے ہے بمعنے راستہ دکھلانا وراہ طلب کرنا وفی التنزیل انک لاتہدی من اَحْبَبْتَ ولکن اللہ یہدی من یشاء۔ ۴ زاد ہو طعام السفر والحضر (توشہ) والجمع ازوادٌ وازودۃٌ الیاء علی غیر القیاس اور یہ وادی ہے۔ از نصر بمعنے زاد راہ دینا۔ وفی التنزیل وَتزودوا فان خیر الزاد التقوی ۵ تستہدیہ یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر استہداء ہے۔ بمعنے ہدیہ طلب کرنا۔ اس میں سے ت طلب کے لیے ہے۔ ای تطلب ان یہدی الیک اس میں اور پہلے تستہدیہ میں تجنیس مماثل ہے۔ یعنی توشہ طلب کرنا اور دونوں کا مصدر استہداء ہے۔ ۶ وتُغَلِّبَ اس کا مصدر تغلیب ہے۔ بمعنے غالب کرنا۔ یعنی کسی کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھانا۔ یعنی ایک کو غالب اور دوسرے کو مغلوب کرنا۔ یقال غلب الرجل غلب علیہ یعنی وہ اس پر غالب ہوا۔ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ اور اس کے مصدر یہ آتے ہیں۔ یقال غلب غلبًا وغلبًا وَغلبًا وغلبۃً جب کہ وہ اس پر غالب ہو۔ حُبّ ۷ بالضم بمعنے محبت اور بالفتح بمعنے دانہ اور بالکسر بمعنے دوست (عاشق معشوق) والفرق بین المودۃ والمحبۃ المودۃُ لمن ہو فلک والمحبۃ لمن دونک ۸ ثوبَ بمعنے کپڑا ولباس والجمع اثوابٌ وثیاب واثوبٌ ۹ تشتہیہ اس کا مصدر اشتہاء ہے اور یہ ہوا سے ماخوذ ہے۔ از سمع بمعنے خواہش کرنا یقال شہی یشتہی شہوۃً اذا احبَّ ورغب وفی التنزیل لھم فیہا ما یشتہون ۱۰ ثواب۔ ثواب یہ عذاب کے مقابلہ میں آتا ہے۔ اور صواب یہ خطا کے مقابلے میں آتا ہے اب ثواب ہر کام کے بدلے کو کہتے ہیں خواہ وہ اچھا ہو یا برا لیکن اس کے استعمال میں دو تخصیص ہوتی ہیں۔ ایک تو اچھے کام کے بدلے کو کہیں گے۔ اور دوسرے اس کا بدلہ عام ہے خواہ وہ دنیا میں ملے یا آخرت میں بخلاف جزا کے۔ اس کا اطلاق آخرت کے بدلے ہی پر کیا جاتا ہے ثوب اور ثواب میں تجنیس زائد ہے اور ثواب یہ نصر سے آتا ہے۔ والثواب ہو۔ جزاء الطاعۃ وکذلک المثوبۃ والثواب مطلق الجزاء خیرا کان اوشرا واکثر استعمالہ فی ثواب الاخرۃ والاجر الجزاء علی العمل علی سبیل العقد والجزاءُ اعم من ان یکون بالعقد اولاً والجعلُ عام فیما یعطی العامل علی عملہ ثم سمی بہ ما یعطی المجاہد لیستعین بہ علی جہادہ والنوال خاص فی جعلٌ السفینۃ ۱۱ تشتریہ اس کا مصدر اشتراء ہے۔ اور شراء سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنے خریدنا اور شرا اضداد میں سے ہے۔ یعنی بیچنا اور فروخت کرنا یقال شرٰے یشری شراءً وشرًے وشراء بمعنے اسے بیچا اور خریدا۔ وفی التنزیل وشروہ بثمن ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ تشتہیہ اور تشتریہ میں تجنیس لاحق ہے ۱۲ یواقیت یہ یاقوت کی جمع ہے یاقوت ایک قسم کا پتھر عمدہ و بیش قیمتی ہے۔ خواہ وہ سرخ ہو یا زرد یا سبز اور اس کی بات یہ مشہور ہے۔ کہ یاقوت سرخ ہوتا ہے اور اس جگہ اس سے مراد ہے نفیس عطایا ہیں۔ اور اس کا واحد یاقوتۃٌ آتا ہے وفی التنزیل کَاَنَّہُنَّ الیاقوت والمرجان ۱۳ الصِّلَات یہ صلۃٌ کی جمع ہے بمعنے عطیہ واحسان وانعام اور یہ مثال وادی ہے۔ از ضرب یقال وصل وصلاً وصِلۃً یہ اصل میں وصل تھا جیسے عدۃ بمعنے مایوصل بہ یعنی جس کے ذریعہ سے ایک آدمی دوسرے سے ملے۔ یعنی عطایا وہدایا اور ایک صلات ناقص وادی ہے وہ صلو الفتح سے مشتق ہے وہ پتھر جو گرم کرکے اس پر کوئی چیز بھونی جائے ۱۴ اَعْلَقُ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ علاقہ سے بمعنے مرغوب تر از سمع علق وہ شیٔ نفیس جس کو دی جائے اس کے دینے سے دل دکھے ۱۵ بقلبک قلب بمعنے دل والجمع قلوبٌ۔ مواقیت یہ میقات کی جمع ہے۔ میقات یا تو اس وقت کو کہیں گے جو کسی کام کے لیے مقرر ہو یا وہ جگہ جو کسی کام کے لیے مقرر ہو یہاں پر مطلق وقت کے معنے ہیں اور یہ ظرف زمان اور ظرف مکان دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے ومنہ میقات الحج یا یہ ضرب ۱۶ الصلوٰۃ یہ وادی ہے ماخوذ ہے صلو سے بمعنے تحریکا

الصلوین یا اس کے معنے گرم پتھر کے آتے ہیں، اور اس کے اصلی معنے لغت میں دعا کے ہیں۔ اب اس کا اطلاق مجازاً کے معنے میں ہونے لگا ہے اور شرع کے اعتبار سے بالعکس ۔ [۱۳] مغالاۃ یہ غلو سے ماخوذ ہے بمعنے حد سے بڑھ جانا وگراں کر دینا و بڑھا دینا یقال غلت القدر جبکہ ہانڈی جوش مارے۔ اور اس کے افعال غلا یغلو آتے ہیں۔ وفی التنزیل لاتغلوا فی دینکم [۱۴] الصدقات یہ صَدَقَۃٌ وصُدَقَۃ کی جمع بھی ہے۔ صدقہ وہ کہلاتا ہے جو ہم کسی فقیر محتاج کو دیں تاکہ ہم کو ثواب ملے یا وہ جس سے عرف میں ثواب مقصود ہو۔ بخلاف حصّہ کے اس میں ثواب مقصود نہیں ہوتا اور صدقات یہ جمع ہے۔ صُدُقَۃ بضم الصاد وفتح الدال کی یہ عورت کے مہر کو کہتے ہیں۔ وہکذا اصداق بفتح الصاد وکسرہا دہنا المراد معناہ الاخیر اثر [۱۵] یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اثر سے بمعنے ترجیح وافضل از نصر وضرب [۱۶] موالات یہ مفاعلت کا مصدر ہے۔ بمعنے پے در پے دینا اور اس کے معنے دوستی کے بھی آتے ہیں [۱۷] الصدقات یہ صدقۃ کی جمع ہے الصدقۃ ما یرجے فیہا الثواب بخلاف العطیۃ ولذا یقال متصدِّقٌ ویقال مُعْطِی۔

وَصِحَافُ[۱] الْأَلْوَانِ۔ اَشْهٰی[۲] اِلَیْكَ مِنْ صَحَائِفِ[۳] الْاَدْیَانِ۔ وَدُعَابَةُ[۴] الْاَقْرَانِ اٰنَسُ[۵] لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ[۶] الْقُرْاٰنِ۔ تَاْمُرُ بِالْعُرْفِ[۷] وَتَنْتَهِكُ حِمَاهُ۔ وَتَحْمِیْ عَنِ النُّكْرِ وَلَا تَتَحَامَاهُ۔ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ[۸] ثُمَّ تَغْشَاهُ۔ وَتَخْشَى النَّاسَ[۹] وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ۔

الترجمۃ والمطالب

اور کتب دینیہ سے مرغن کھانوں کے پیالے تجھے زیادہ پسند ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت سے تجھے بھائی بندوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا زیادہ پسند ہے تو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتا ہے۔ مگر تو خود اس کی معزز جگہ کو بے آبرو کرتا ہے۔ اور دوسروں کو برائی سے روکتا ہے مگر تو خود نہیں رکتا اوروں کو ظلم سے تو دور کرنا چاہتا ہے اور تو خود اس کے قریب ہوتا ہے۔ تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ خدا سے ڈرنا تیرے لیے زیادہ لائق ہے۔

تشریح لغات

[۱] وصحاف بکسر الصاد یہ صحفۃ کی جمع ہے صحفۃ وہ پیالہ جس میں پانچ آدمی کھا سکیں۔ وفی التنزیل یطاف علیہم بصحاف من ذہب الصحیفۃ بالتصغیر ما تشبع الرجل [۱۸] المنکلۃ تشبع الرجلین والثلاثۃ قال الکسائی اعظم القصاع الجفنۃ السفیحۃ اصغرہا وقال بعضہم الدسیعۃ اکبرہا وقال الثعالبی فی ترتیب القصاع اولہا الفیحۃ ثم الصحفۃ ثم المنکلۃ ثم الصحیفۃ ثم القصعۃ ثم الجفنۃ [۲] الالوان۔ یہ لون کی جمع ہے۔ بمعنے رنگ برنگ اس میں الف ولام مضاف الیہ کے عوض میں ہے۔ یقال عندہ لون من الثیاب واتی بالوان من الاحادیث یعنی نوع نوع اور قسم قسم کی چیز وہ لایا۔

[۳] اشہی اسم تفضیل کا صیغہ بمعنے زیادہ خواہش اور زیادہ مرغوب از سمع۔ صحائف [۴] یہ صحیفۃ کی جمع اصل میں وہ جو کتاب پر لکھا جائے۔ پھر صحیفہ کے معنے مصحوف یعنی کتاب کے آنے لگے از نصر وفی التنزیل فی صحف مکرمۃ۔ والمصحف ما جمعت فیہ الصحف۔ [۵] الادیان۔ یہ دین کی جمع ہے۔ وہی کلمۃ تجمع انواع التعبد الاعتقادیۃ والقولیۃ والفعلیۃ [۶] دُعَابَۃٌ۔ یہ اسم بھی ہو سکتا ہے۔ اور مصدر بھی از فتح بمعنے قول مضحک و خوش طبعی و مذاق و ظرافت یہ مشہور بضم الدال ہے لیکن بفتح الدال صحیح ہے یقال دعب یدعب دعبًا

دعابۃً بمعنے دفع کرنا و مذاق کرنا ۵ الاقرآن۔ اس کے اندر اختلاف ہے منتہی الارب میں ہے کہ یہ قرن بفتح القاف وسکون الراء کی جمع ہے اور قرن کے معنے من تیشا وبک رسنا۔ یعنی ہم عمرو ہم عصر اور صاحب جوہری نے لکھا ہے کہ یہ قرنٌ کی جمع ہے۔ قرن اس کو کہیں گے جو شجاعت میں برابر ہو ای ہو کنسک فی الشجاعۃ اور قرن کے معنے سینگ کے بھی آتے ہیں۔ والجمع قرون ومنہ وحید القرن۔ بمعنے گینڈا اور قرون کے معنے زمانہ کے اور تنو برس کے بھی آتے ہیں۔ ازضرب یقال قرن قرناً وقرن الشیٔ و بالشیٔ بمعنے ملایا اور باندھا۔ وقرن اسیرین یعنی ایک رستی میں۔ جمع کیا از نصر قرن قراناً وقرن الفرس یعنی دونوں پاؤں کے سُم باندھے واز سمع یقال قرنِ قرناً اس کی بھویں ملی ہوئیں ۶ انس یہ انس سے ماخوذ ہے اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنے زیادہ مانوس از سمع وضرب وکرم یقال آنستُ بفلان انساً وانُسَتہٗ بمعنے میں مانوس ہوا ۷ تلاوۃ مصدر بمعنے پڑھنا و تلاوت کرنا از نصر وفی التنزیل تیلونہ حق تلاوتہ ۸ القرآن۔ یہ قرأت سے مشتق ہے یہ فعلان کے وزن پر ہے بمعنے مقروٌ یا اس کو قران بکسر القاف سے مشتق مانا جائے۔ تو اس وقت اس کے معنے جمع کرنے کے ہوں گے۔ ای مجموع اوراس کے معنے قمتم الشیٔ اسے الشیٔ کے بھی آتے ہیں اور کیونکہ بعض کے نزدیک یہ مہموز ہے۔ اس کے حروف اصلی اقراء ہے تو بمعنے مقرؤٌ یہ صحیح ہے۔ (ق ر ن) تو اس کے معنے مقرون کے ہوں گے کیونکہ قرآن بعض بعض سے ملا ہوا ہے ولانہ یجمع القصص والامر والنہی والوعد والوعید والآیات والسور وفی التنزیل ان علینا جمعہ وقرآنہ ۹ تامر۔ یہ امر سے مشتق ہے۔ بمعنے حکم کرنا از نصر یقال امر امراً بمعنے حکم کرنا یقال امرہ الشیٔ وامر بالشیٔ وامرہ ان یفعل بان یفعل یعنی اس نے حکم کیا۔ واز سمع بمعنے امیر ہونا و مالدار ہونا تو اس وقت اس کا مصدر امر ہوگا اور کرم سے بمعنے صاحب امیر ہونا۔ ۱۰ العرف عُرف بالضم بمعنے اچھی بات وسخاوت واصطلاح اور یہ کر کی ضد ہے عرف اور معروف میں یہ فرق ہے عرف کے معنے اچھی بات کے ہیں۔ عام ہے کہ وہ اخلاقی ہو یا مذہبی بخلاف معروف کے، اور عرف بالفتح بمعنے خوشبو اور عرف بالکسر کے معنے صبر کے آتے ہیں۔ ازضرب وفی التنزیل۔ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر ۱۱ تنتھک انتہاک مصدر از افتعال بمعنے پردہ دری کرنا اور اس کے معنے چاک کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اور ثلاثی مجرد نہتک آتا ہے۔ ازحسب وسمع وفتح یقال نہک نہکتہ نہاکتہٗ ونہکاً بمعنے پہاڑ دینا و ذلیل کرنا و لاغر کرنا یقال نہکتہ الجمع ای ہزلتہ قال الاصمعی النہک ان تبالغ فی العمل خان شممت وبالغت فی شتم العرض قیل انتہک عرضہ ۱۲ حماہ حمے عذے کے وزن پر بمعنے المکان الذی منع منہ تعظیما اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جس میں گھاس کھڑی ہوتی ہے اور اس کو بادشاہ نے اپنے گھوڑوں کے لیے خاص کر لیا ہو اور لوگوں کو وہاں پر آنے سے منع کر دیا ہو۔ اس سے مراد عزت ہے۔ وفی الحدیث لاحمے الا اللہ ورسولہ یقال حماہ حمیہ حمیًا وحمایۃً ای دفع عنہ ومنعہ ازضرب وحمے المریض مایضرہ حمیۃً ای منع اباہ وحمے النہارُ بالکسر وحمی التنور ای اشتد حرہ از سمع۔ وفی التنزیل یوم یحمے علیہا ونار حامیۃ ۱۳ وتحمی بمعنے تمنع بمعنے روکنا یہ ماخوذ حمت المریض الطعام سے یعنی میں نے مریض کو کھانے سے روکا۔ وازضرب ویقال حمے الشیٔ عن الشیٔ اس سے بچالیا ۱۴ النکر بالضم یہ صفت کا صیغہ بمعنے منکر اور یہ عرف کی ضد ہے۔ یعنی بری بات جیسے عرف صفت کا صیغہ ہے۔ بمعنے معروف ۱۵ ولا تحاماہ اس کا مصدر تحامی آتا ہے از باب تفاعل بمعنے بچنا و باز رہنا و دور ہونا اور یہ لازمی ہے ۱۶ تزحزح از بعثر بمعنے پیچھے ہٹنا و دفع کرنا و روکنا و جدا ہونا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنے دور ہونا۔ اور نصر سے بمعنے دور کرنا۔ وفی التنزیل وما ھو بمزحزحہ من العذاب۔ فمن زحزح واصلہ زح الشیٔ ای دفعہ او جذبہ فی عجلتہ۔

۱۷ الظلم یہ مصدر ہے۔ بالضم وسکون اللام بمعنے التصرف فی حق الغیر وبمعنے وضع الشیٔ فی غیر محلہ والجور وھو خلاف الاستقامت فی

الحکم اور بالکسر بمعنے برف۔ یقال ظلم ظلماً ومظلمۃ (از ضرب) بمعنے ظلم کیا اور اس کا حق کم کیا۔ ومن امثال العرب فی الشبہ من اشبہ اباہ فما ظلم ای ما وضع الشبہ فی غیر موضعہ وفی المثل من استرع الذئب فقد ظلم واصل الظلم الجور۔

والظلم جمع ظلمۃ۔ وظلمۃ وایضا الظلم بفتح اللام الثلاث اللیالی الاخیرۃ من الشھر واز سمع یقال ظلم اللیل ظلما واظلم ای صار مظلما۔ بمعنے اندھیرا ہو گیا ۔ تغشاہ یہ ماخوذ ہے غشی سے بمعنے ڈھانپنا وارتکاب کرنا اس کا مصدر غشیٌ اور غشیانٌ وغشیانٌ آتا ہے از نصر واز سمع مصدر غشاوۃ بمعنی ڈھکنا ومنہ الغاشیۃ للقیامۃ وکقولہ تعالٰے ھل اتاک حدیث الغاشیۃ تغشی اور تخشٰے ہیں مضارع ہے اور تخشٰے اور تخشٰے ہیں صنعت تصدیر ہے۔

لہ تخشٰے از سمع بمعنے تخاف والخشیۃ اشد من الخوف قال الطوسی الخوف تالم النفس من العقاب المتوقع بسبب ارتکاب المنہیات والتقصیر فی الطاعات والخشیۃ تالم القلب بسبب توقع مکروہ فی المستقبل یکون تارۃً بکثرۃ الجنایۃ من العبد وتارۃً بمعرفۃ جلال اللہ تعالٰے وہیبتہ وفی التنزیل یخشون ربھم ویخافون سوء العذاب والخوف ھو توقع الوعید ۲؎ الناس یہ انسان کی جمع ہے۔ یطلق علی الانس والجن بخلاف الانس ۳؎ احق اسم تفضیل کا صیغہ بمعنے زیادہ حق دار وفی التنزیل لشہادتنا احق من شہادتہما از ضرب قال ابو اسحاق یقال حق الامر یحق ویحق حقًا ای ثبت از نصر وضرب ۴؎ تخشاہ از سمع من خشی یخشٰی بمعنے ڈرنا وقد مرّ تحقیقہ وفی التنزیل انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وخشینا ان یرہقہما۔

ثُمَّ اَنْشَدَ ؎ تَبًّا لِطَالِبِ دُنْیَا　　ثَنٰی اِلَیْھَا انْصِبَابَہٗ

مَا یَسْتَفِیْقُ غَرَامًا　　بِھَا وَفَرْطَ صَبَابَہْ

وَلَوْ دَرٰی لَکَفَاہُ　　مِمَّا یَرُوْمُ صُبَابَہْ

ثُمَّ اِنَّہٗ لَبَّدَ عَجَاجَتَہٗ۔ وَغَیَّضَ مُجَاجَتَہٗ۔ وَاعْتَضَدَ شَکْوَتَہٗ۔ وَتَأَبَّطَ ھِرَاوَتَہٗ۔

الترجمۃ والمطالب اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے۔ دنیا کا طالب (چاہنے والا) ہلاک ہو جسے اس دنیا کی طرف اپنے شوق کو مائل کیا ہے۔ اور یہ سبب شیفتگی اور زیادہ محبت کی وجہ سے ہوش میں آنا نہیں چاہتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جان لے تو اس کے لیے ادنٰی سی شئی بھی جس کو وہ چاہتا ہے کافی ہو سکتی ہے۔ پھر جب اس نے اپنے غبار کو ہٹایا اور اپنے لعاب دہن کو سکھایا (باز رکھا) وہ چپ ہوا تو اس نے اپنے مشکیزہ کو کاندھی پر لٹکایا اور اپنا سونٹا (لاٹھی) بغل میں لیا۔

تشریح لغات اَنْشَدَ انشاد مصدر از افعال انشاء اور انشاد میں فرق ہے۔ انشاء اپنے شعر پڑھنے کو کہتے ہیں اور انشاد عام ہے خواہ اپنے شعر ہوں یا غیر کے شعر۔ عرب کا محاورہ ہے نشد الضالۃ ونشد انا ای طلبہا وانا ناشد الطالب اور یہ

نشید سے مشتق ہے۔ بمعنے آواز بلند کرنا اور اسی طرح معرف ہے۔ وہ تعریف کی وجہ سے آواز کو بلند کرتا ہے اس کو منشد بھی کہتے ہیں۔ اور اسی سے انشاد شعر ہے۔ مجرد اس کا نصر سے آتا ہے ۔ تباً یہ مصدر ہے۔ اور مفعول مطلق ہے جس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے جب کہ اس کی نسبت فاعل یا مفعول کی طرف ہو خواہ وہ اضافت بذریعہ حرف جر کے ہو۔ یا بغیر حرف جر کے ہذا قول الزمخشریؒ۔ اور یہ تب مشتق ہے تبّ فلاناً سے ای اھلکہ او تبّ الشیءُ ای قطعہ اور اس کا مصدر تبٌّ اور تبابٌ اور تببٌ اور تبیبٌ آتا ہے۔ اور یہ لازم اور متعدی مستعمل ہوتا ہے یقال تباً لہ ای الزمہ اللہ خسراناً وھلاکاً وتبت یداہ ای خسرتا وفی التنزیل وما کید فرعون الا فی تباب از باب نصر بمعنے کاٹ ڈالنا واز ضرب بمعنے ہلاک کرنا ۔ دنیا یا یہ ماخوذ ہے دُنُوٌّ سے بمعنے قریب ہونا جو آخرت سے قریب ہے۔ یا جزاء حساب سے قریب ہے یا یہ ماخوذ دناوت سے ہے بمعنے ذلیل ہونا والجمع دُنیٰ اگر انسان عمل صالح کرے تو اُسے قرب خدا وندی حاصل ہوتا ہے اور جو وہ برے اعمال کرے تو اسے قرب شیطان حاصل ہوتا ہے ۔ ثنیٰ از ضرب بمعنے موڑنا پٹنا وروکنا اور یہ مشتق ہے یلثنت الشیءُ اذا حبینۃ وعطفۃ وطویتہ سے یقال اثنے ای انعطف ومنہ الثناء بمعنے تعریف کیونکہ تعریف کرنے والا اپنے دل کو لوٹاتا ہے۔ واز فتح بمعنے دُگنا کرنا و پسلنا اس کا مصدر ثنیٌ ہوگا واز ضرب مصدر ثنا موڑنا بالکسر اس کے معنے اونٹ کے زانو کو رسی سے باندھنا ۔ الصبابۃ یہ ماخوذ ہے ۔ انصبّ علیہ الماء یقال صببت الماء فانصبت اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے بہا دینا اور یہاں پر اس کے معنے بہنے کے ہیں چونکہ یہ لازمی ہے۔ اور باب افعال سے اس کے معنے مائل ہونا و شوق سے بوجہ عشق تیز چلنا اور اس میں ہا ضمیر کی ہے ۔ یستفیق یہ استفاقہ سے ماخوذ ہے۔ اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے۔ اس کا مجرد فاق یفوق نصر سے آتا ہے۔ بمعنے ہوش میں آجانا یقال استفاق من غشیتہ اذا رجع الیٰ عقلہ یعنی بیدار ہونا۔ و ہوش میں آنا ویقال افاق المریض یعنی یعنی مریض نے صحت پائی۔ وافاق من مرضہ واستفاق الرجل من نومہ او مرضہ او غفلۃ یعنی وہ بیدار ہوا اور اس کی صحت واپس ہوئی۔ ۔ غراماً الغرام ہو شدۃ حب لازم لہ اس سے مراد شیفتگی و فریفتگی ہے یہ غرم سے مشتق ہے غرم کے معنے میلان کے ہیں اور اس کے عاشق کے معنے بھی آتے ہیں۔ ومنہ المغرم بمعنے العاشق اور غرام کے معنے کبھی ہلاک ہونے کے بھی آتے ہیں۔ اور تاوان کے بھی ومنہ غریم بمعنے قرض خواہ وفی التنزیل ان عذابھا کان غراما ای دائما وانا لمغرمون از سمع یقال غرم فی التجارۃ یعنی اس نے تجارت میں ٹوٹا اٹھایا ۔ فرطاً بالسکون بمعنے زیادتی ومجاوزۃ الحد اور فرطاً کا عطف غراماً پر ہے ۔ صبابۃ بالتاء یا لفتح بمعنے رقۃ الشوق اور اس کے معنے عشق کے آتے ہیں یہ صبّ یصبُّ کا مصدر ہے۔ از سمع۔ اور یہ جب نصر سے آتا ہے۔ تو اس کے معنے بہنے اور بہا دینے کے آتے ہیں۔ ومنہ کما قال الشاعر ۔ دار الصبابۃ مالہ من راق۔ ای مرض العشق ۔ ولو دری اس میں لو حرف شرط ہے۔ اس کی جزا محذوف ہے ای مایطلع علیہ دری یہ درایت سے ہے بمعنے جاننا سمجھنا وقد مر تحقیقہ ۔ لکفاہ اللام یجواب لو کفے کفایت سے بمعنے کافی ہونا از ضرب یروم اجوف وادی مرام وروم مصدر۔ از نصر بمعنے قصد کرنا منہ المرام بمعنے مقصد ۔ صُبابتہ بالضم بمعنے بقیۃ کل شیءٍ اور اس کے معنے پانی یا شراب کے تلچھٹ کے بھی آتے ہیں۔ اور تھوڑی سی چیز کے اور وہ چیز جو بچ جائے اور یہ کفاہ کا فاعل ہے اور اس میں تاء اصلی ہے جو حالت وقفی میں ہا ہوگئی ہے اور اس کے معنے تھوڑے پانی اور تھوڑے دودھ کے جو برتن میں رہ جائے یہ بھی آتے ہیں۔ از نصر ۔ لبّد فعل ماضی کا صیغہ اس کا مصدر تلبید آتا ہے۔ بمعنے چلتے چلتے ٹھہر جانا اور بات کرتے کرتے بند ہو جانا اور غبار جھاڑنا اور تسکین دینا اور کھڑا کر دینا اس کا مجرد نصر و ضرب وسمع سے آتا ہے بمعنے ٹھہرنا و بمعنے بات

ختم کرنا علے سبیل التشہیر اس طرح پر کہ غبار ٹھہرا ہی تھا۔ اور وہ متاثر ہوتا تھا اس کو تشبیہ دی ہے۔ فرس سے۔ با فارس سے یقال لبّد بالمکان و بلبُد ای اقام بہ و لزق و لبّد بالشئ یعنی چمٹ گیا۔ ۱۵ عجاجتہ اس کا واحد عجاجٌ ہے۔ بمعنے گرد و غبار جو طویل اور عظیم ہو اور اس کے معنے دھوئیں کے بھی آتے ہیں اور اس میں تہ اور غبرت کا فرق ہے واحد کے لیے عجاجۃٌ بولتے ہیں۔ اور جمع کے لیے اعجاج اور یہ زیادہ خاص ہے۔ یعنی بڑے غبار کو بخلاف عجاجۃ کے۔ یہ مطلق غبار کو کہتے ہیں۔ و یقال عجّ یعجّ و عجاً و عجیجاً از نصر یقال عجّ الغبار آثارہٗ و اعجّت الریم ای اشتدت فاثارت الغبار ۱۶ عبیقَ غبیقَ اصل میں اس بچہ کو کہتے ہیں جو کہ ناتمام پیدا ہو اب اس کو باب تفعیل میں لے گئے اس کے معنے پانی میں خشک کر دینے کے ہو گئے۔ از ضرب یقال غاض الماء غیضاً و مغیضاً و متاضاً۔ اذ انقص اور غار فذہب و منہ تغییضٌ۔ و یقال غیّضَ ای جففَ ریقہ یعنی قل کلامہ و سکت و غاض الثمن ای نقص ۱۷ مجاجتہ یہ مجّ سے ماخوذ ہے۔ یہ بالضم ہے فعال کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے اصل میں اس تھوک کو کہتے ہیں۔ جو بات کرتے وقت منہ سے (جھاگ) نکلے۔ از نصر یقال مجّ فی الماء جبکہ تھوک دیا ہو۔ دارا دالشارع مایسیل من الانف والعین و قال استاذی عمی المکرم و معناہ الحقیقی ظاہر لا حاجتہ الی التکلف۔ و یقال مجّ الشراب من فیہ ای رماہ بہ از نصر و یقال للمطر مجاج المزن و للعسل مجاج النحل و المجّ الرمی بالریق و التفل اقل منہ و النفث البزاق بلا ریق و ہو اقل من التفل و النبذ الرمی لشئ من یدک امامک او خلفک ۱۸ اعتقدہ یہ عقد سے مشتق ہے عقد کے معنے بازو میں رکھ لینے اور کندھے پر رکھ لینے کے ہیں ۱۹ شکوتہ بالفتح بمعنے مشکیزہ اس کے اصلی معنے یہ ہیں بکری کے بچہ کی کھال کی مشک بنوالی جائے۔ اور وطب اس کے خلاف ہے اور اس کے معنے گود میں لینے کے مجازاً آتے ہیں۔ وقیل ہو وعاءٌ من آدم یبرد فیہ الماء و یحبس فیہ اللبن و الجمع شکواتٌ و شکاءٌ اور اس کے معنے چمڑے کے ڈول اور چھاگل کے بھی آتے ہیں ۲۰ تابّط یہ مشتق ہے ابط سے ہے بمعنے بغل یقال تابط ہراوتہ ای فعل عصاہ تحت ابطہ تابّط کے یہ معنے ہوئے کہ بغل میں اس نے دبا لیا و التابط ان یدخل الثوب تحت یدہ الیمنے فیلقیہ علی منکبہ الایسر و مثلہ الاضطباع۔ و منہا السدلُ ہو اسبال الثوب من غیر ان یضم جانبیہ بین یدیہ و التلبب ان یجمع ثوبہ عند صدرہٖ نحرہٖ و التلفع ان یشتمل ثوبہ حتے یتجلل بہ جدہ و ہو اشتمال الصماء عند العرب لانہ یرفع جانبا منہ تکون فیہ فرجتہ و القبوع ان یدخل راسہ فی قمیصہ اور رداءٍ کما یفعل القنفذ الا ذو مال التعطی بالثوب حتے یستر البدن کلہ و کذلک الاستغثاء و الاستغشاء ان یاخذ الثوب من خلفہ الی الفخذین اے قدام ۲۱ ہراوتہ بمعنے عصا و لاٹھی۔ موٹا ڈنڈا۔ قیل اذا طالت و صحمت فہی الہراوۃ و العکاز عصا ذات زُجٍ (نیچے لوہا لگا ہو) فی اسفلہا و المحجنُ العصاء المعوّجۃُ و الجمع ہراویٰ علے القیاس مثل مطایا و ہُرِیٌّ علے غیر القیاس اور مجرد اس کا نصر سے آتا ہے۔

فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰى تَحَفُّزِهٖ۔ وَرَاَتْ تَاَهُّبَهٗ۔ لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِهٖ۔ اَدْخَلَ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدَهٗ فِىْ جَيْبِهٖ۔ فَاَفْعَمَ لَهٗ سَجْلًا مِّنْ سَيْبِهٖ۔ وَقَالَ اصْرِفْ هٰذَا فِىْ نَفَقَتِكَ اَوْ فَرِّقْهُ عَلٰى رُفْقَتِكَ۔ فَقَبِلَهٗ مِنْهُمْ مُغْضِيًا۔ وَانْثَنٰى عَنْهُمْ مُّثْنِيًا۔

الترجمۃ والمطالب	پس جب کہ لوگوں نے اس کے جانے کا ارادہ کیا اور اپنی جگہ چھوڑنے کا قصد دیکھا تو ہر ایک نے اپنی اپنی

جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اپنی بخشش سے اس کا زنبیل بھر دیا اور کہا کہ تو اپنے خرچ میں لایا تو اپنے دوستوں میں تقسیم کردیا۔
تو اس نے اس رقم کو اپنی آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبول کیا۔ اور ان کی بہت سی تعریف کرتے ہوئے وہ رخصت ہوا

تشریح لغات

[۱] رنت یہ دعْت کے وزن پر ہے اس کا مصدر نوْرٌ نوار ہے اور یا یہ رنا یرنو اسے مشتق ہے اس کا مصدر نوٌّ رُنُوٌّا ز نصر بمعنے دیکھنا اور بعض اس کی تخصیص کرتے ہیں گوشہ چشم سے دیکھنا اور بعض فرماتے ہیں کہ خوب تیزی کے ساتھ ہرن کی طرح دیکھنا یقال رزنہ ورنوت الیہ ورنوت لہ یعنی میں نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھا منہ ارناء بمعنے جمال تحفزہ از باب تفعل یہ حفز سے ماخوذ ہے بمعنے جمع کرنا اسی سے لازم تحفز آتا ہے اس کے اصلی معنے دو زانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کے ہیں۔ یعنی اکڑوں بیٹھے پھر کھڑا ہو جائے۔ اور تحفز کے معنے سامان کے اوپر جلدی کے بھی آتے ہیں۔ اور یہ ضرب سے آتا ہے بمعنے آمادگی وتیاری

[۳] رأت اس کا فاعل جماعت ہے اور یہ رؤیۃ سے مشتق ہے۔ از فتح بمعنے دیکھنا قدمتر تحقیقہ [۵] تاہب۔ یہ اہبۃ سے ماخوذ ہے بمعنے آمادگی ومنہ اُہبَۃٌ سفر کے سامان کو کہتے ہیں۔ یا مطلق تیاری کو [۵] لمزآبلہ چھوڑنا وجدائی کرنا اور یہ زوال سے مشتق ہے۔ یقال زال الشیٔ ویزیلُ زیلاً وازالۂ وزیلۂ فتزیل ای فرّقہ فتفرق از ضرب۔ یقال زال عن مکانہ یعنی ہٹایا اور جدا کیا وما زالت افعل وہ ہمیشہ کرتا رہا۔

[۶] مرکز یہ رکز سے ماخوذ ہے بمعنے گاڑ دینا ومنہ رکاز جو فقہ میں ہے بمعنے قطعی ذہب وفضۃ تخرج من الارض اوالمعدن وفی الحدیث فی الرکاز الخمس۔ ومنہ مرکز۔ جو نقطہ ہوتا ہے۔ از نصر وضرب یقال مرکز الرجال ای موضعہ ادخل۔ یہ ادخال سے ہے از افعال اور اس کا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے داخل ہونا [۸] ید کے دو معنے آتے ہیں۔ ایک معنے احسان اور نعمت کے دوسرے معنے عضو مخصوص کے (یعنی ہاتھ کے) البتہ اس کی جمع میں فرق ہے۔ احسان کے معنے کی جمع ایادی آتی ہے اور ید بمعنے احسان واکثر ما یطلق علے النعم لیدی وایادی [۹] جیبہ جیب یائی ہے۔ بمعنے گریبان یقال جیب القمیص والدرع والجمع جیوب [۱۰] افعم　اس کا مصدر افعامٌ آتا ہے بمعنے بھر دینا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ واز کرم بمعنے بھر جانا اور یہ لازم آتا ہے واز سمع بمعنے ناراض کرنا یقال فعم یفعم فعامۃ وفعومۃ ای امتلاء [۱۱] سجل بفتح السین وکسرہا اور اس میں تین لغت ہیں۔ سَجل بالفتح پانی کا بڑا ڈول جو بھرا ہوا ہو۔ والجمع سجال وسجلات اور سِجل بکسر السین پستان کو کہتے ہیں اور سُجل بضم السین اس ناقہ کو کہتے ہیں جس کا پستان لٹکا ہوا ہو۔ اور اس میں دودھ بھرا ہوا ہو اور دلو۔ خالی ڈول کو کہتے ہیں والجمع ادل وادلات والسلم الدلو التی لہا عروۃ واحدۃ۔ والغرب الدلو العظیمۃ۔ [۱۲] سیبہ۔ سیب کے معنے عطا کے آتے ہیں۔ والجمع سیوبٌ از ضرب یقال ساب یسیب سیبًا بمعنے جاری ہونا اور چاروں طرف کو بہنا ویقال سابت الدابۃ جہاں وہ چاہے۔ چرے پھرے ومنہ السائبۃ وہ اونٹنی منت اور نذر کے وجہ سے زمانہ جاہلیت میں چھوڑ دی جایا کرتی تھی۔ یا اس لیے کہ اس کے پانچ بچے پیدا ہو چکے تھے سب کے سب مادہ نہ تو اس سے سواری کا کام لیا جاتا تھا اور نہ اس کا دودھ اس کے بچہ اور مہمان کے کسی اور مصرف میں آتا ہے اور گھاس پانی وغیرہ کی کوئی روک ٹوک نہیں تھی جہاں چاہتی چرتی پھرتی تھی۔

[۱۳] اصرف۔ یہ امر حاضر کا صیغہ صرف سے مشتق بمعنے خرچ کرنا از نصر [۱۴] نفقتک بمعنے خرچ کرنا والجمع نفقات ونفاقٌ یقال نفق نفاقًا نفقًا بمعنے فلّ ونقص وقیل نفد وفنی وذہب از نصر وسمع اور نفق کے معنے خاص اپنی حاجت اور ضرورت کے اندر خرچ

کرنا کیونکہ نفقہ خرچہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ خرچ کیا جاتا ہے ۵ے فِرَقاً اس کا تفریق مصدر ہے از تفعیل بمعنے جدا کرنا بقال فرّق یفرّق فانفرق وتفرق افترق از نصر ۶ے رفقتک رُفقۃ وہ مسافر جو سفر میں ساتھ ہو جائے یا مطلق دوست والجمع رُفق کغُتبۃ ورفق بکسر دستاق کگتاب۔ ولا یقال لقوم رفقۃ الاماداموا منضمین فی مجلس واحد فی مسیر واحد فاذا تفرقوا ازال عنہم اسم الرفقۃ ولم یذھب عنہم اسم الرفیق۔ تقبلہ اس کا مصدر قبول با لفتح ہے۔ از سمع یقال قبل قبُولاً وقبُولاً وقبل الشیٔ یعنی قبول کیا اور مانا وفی التنزیل۔ فتقبلھا ربھا بقبول حسن۔

۸ے مغضیًا یہ اغضاء سے ماخوذ ہے۔ از باب افعال بمعنے چشم پوشی کرنا اور یہ حیاء سے کنایہ ہے اور یہ حال کی وجہ سے منصوب ہے۔ یقال فلان یغض لہذا الامرای کارۃ یعنی قبلُ ذلک العطاء کارہاً یظہرانہ لا یریدہ یقال اغضی الرجل وغضی ای اطبق جفنیہ علے حدقیہ وا غضٰے عیناً علے القذٰی ای صبر علے اذیٰ واغضے عنہ طرفہ ای سدّہ اور صدّہ ولا غضاء یتعدیٰ ویلزم اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ۹ے انثنیٰ اس کا مجرد ثنی یثنی ضرب سے آتا ہے اس کا مصدر انثناء ہے۔ از افعال بمعنے جانا یقال انثنٰے ای رجع وانصرف جفنیہ حیاءً ۱۰ے مثنیًا اس کا مصدر اثنا ر آتا ہے۔ از باب افعال اور اس کا مجرد ثناء ہے بمعنے تعریف کرنا یقال اثنٰے علیہ یعنی اس کی تعریف کی اور ثنا ر کے معنے تعریف کے آتے ہیں۔

وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهُ. لِيَخْفَى عَلَيْهِ مَهْيَعُهُ. وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتْبَعُهُ. لِكَيْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهُ. قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَاتَّبَعْتُهُ مُوَارِيًا عَنْهُ عِيَانِي. وَقَفَوْتُ اِثْرَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَرَانِي. حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ. فَانْسَابَ فِيْهَا عَلٰى غَرَارَةٍ.

الترجمۃ المطالب اور اس نے اپنے پیچھے آنے والوں کو الوداع کہا تاکہ ان پر اس کا راستہ مخفی رہے۔ اور اس نے اپنے ساتھ آنے والوں کو رخصت کیا تاکہ وہ اس کا مکان نہ پہچانیں (حارث بن ہمام) کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے اپنے جسم کو چھپاتے ہوئے اس طرح چلا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے یہاں تک کہ وہ ایک غار پر پہنچا اور اس میں بے دھڑک گھس گیا۔

تشریح لغات ۱ے وجعل بمعنے اخذ وطفق اور یہ افعال مقاربہ سے ہے۔ اور یہ صَیّر کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے کقولہ تعالےٰ وجعلنی نبیا وکقولہ تعالےٰ فجعلہم کعصف ماکول۔ اور قول اور کسی چیز پر حکم کرنے کے معنے میں بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالےٰ وجعلوا الملائکۃ الذین ہم عباد الرحمٰن اناثاً اور یہ خلق کے معنے بھی آتا ہے کقولہ تعالےٰ وجعلنا من الماء کل شئ حی۔ اور یہ یقین کے معنے میں بھی آتا ہے۔ جیسے جعل البصرۃ بغدادا ای ظنہا ومنہ الجُعلُ بمعنے مزدوری ۲ے یُوَدِّعُ از باب تفعیل بمعنے رخصت کرنا و چھوڑنا تودیع اس کا مصدر آتا ہے۔ اس کا استعمال مسافر اور مقیم دونوں کے لیے ہوتا ہے یقال ودعت المسافر وودع المسافر الناس والتودیع یکون للحی والمیت اور مجرد اس کا فتح سے آتا ہے۔ وفی التنزیل ما ودعک ربک وما قلےٰ ای ما ترکک ۳ے یشیعہ اس کا مصدر تشییع آتا ہے بمعنے مسافر کو رخصت کرنا۔ اور اس کو پہنچانے جاتا بوجہ تعظیم اور اس کی بڑائی کے لیے والتشییع والمشایعۃ بمعنے

واحد یقال شیّعہ ای خرج معہ عند رحیلہ لیودعہ ویبلغہ منزلہ وقیل ہوان یخرج معہ یرید صحبتہ وایناسہ اسے موضع مّا اوراس کا مجرد ضرب
سے آتا ہے۔ یقال شاع یشیع شیاعًا بمعنے پیچھا کرنا اوراس کے ساتھ ساتھ چلنا وفی التنزیل وان من شیعتہ لابراہیم وقال المحشی ان
یشیّع بمعنے پیروی کرنا۔ کذا فی القاموس اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس تشییع کو باب تفعیل سے لیں جس کے معنے گروہ ہوجانے اور شاخ
در شاخ ہونیکے ہیں۔ اور شیعہ صاحبان اپنے آپ کو حضرت علی رضؓ کے اولاد سے ملاتے ہیں۔ وہ شیعہ سے ماخوذ ہے یقال شیّع فلان
ای تفرق وفی التنزیل ثم لننزعن من کل شیعۃ ٥ ہیعۃ۔ بفتح المیم از ضرب وسمع ہو طریق البین الواضح یعنی کشادہ اور ظاہر راستہ والجمع مہایع
اس کے اصلی معنے فرش وغیرہ کے بچھانے کے ہیں۔ اس کے بعد تخصیص کرکے اس کے معنے گھر بنانے کے ہوگئے اب اس کے معنے
جائے منزل کے ہیں۔ قال عمی المکرم۔ یہ ہاع یہیع سے مشتق ہے۔ اذا انبسط از ضرب اور واوی نصر سے آتا ہے جس کے معنے تنے کرنے
اور پھیل جانے اور بزدلی کے آنے اور راستہ پر چلتے ہوئے ڈرنے کے بھی آتے ہیں اور محققین یہ فرماتے ہیں کہ مفعلۃ کا وزن سبب بیان
کرنے کے لیے آتا ہے تو مہیعۃ کے معنے بزدلی کے سبب کے ہوں گے اور راستہ بھی خوف اور بزدلی کا سبب ہوتا ہے۔ اس لیے
انبساط کے سبب کے معنے کے راستہ کے معنے قرار دیئے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ونبیّن لک اسماء الطرق المرصاد والنجد
الطریق الواضح۔ وکذلک الصراط والجادۃ والنہج واللقم۔ والمحجۃ وسط الطریق ومعظمہ۔ اللاحب الطریق الموطا المہیع الطریق الواسع
الوہم الطریق الذی یرد فیہ الموارد۔ الشارع الطریق الاعظم المنفتح والشعب الطریق فی الجبل۔ والخلّ الطریق فی الرمل۔ المخرف الطریق
فی الاشجار۔ النیسب الطریق المستقیم وہکذا العیسان الطریق الواضح المستقیم ٥ ویسرّب اس کا مصدر تسریب آتا ہے۔ تسریب
کے اصلی معنے جانوروں کے گلے کے آتے ہیں اور یہ سارب سے ماخوذ ہے جس کے معنے بہت اچھی طرح سے دیکھنے کے ہیں یا یہ
سرب سے ماخوذ ہے بمعنے سوراخ اور سرب جانوروں کے قطع قطع کرکے چھوڑنے کو بھی کہتے ہیں۔ پھر اس کے معنے مطلقًا چھوڑنے
کے ہوگئے ہیں یا یہ ماخوذ سرب سے جس کے معنے اونٹوں وعورتوں وہرنوں کی جماعت کے آتے ہیں۔ یقال سرب یسرب سروبا ای خرج
اور یہ نصر سے آتا ہے بمعنے نکلنا اور پانی کا بہنا یہاں اس کے معنے رخصت کرنے اور چھوڑنے کے ہیں ٥ یتبعہ" تبع۔ تبع از سمع
یقال تبع الشیٔ تباعًا وتبعًا وتبعت الشیٔ بتوعًا ای سرت فی اثرہ ٥ لکی حرف تعلیل ہے جب یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو یہ
اپنے مابعد کو بتقدیر ان نصب دیتا ہے لیکن اس کا زیادہ استعمال لام کئی کے بعد ہوتا ہے جیسے جئت لکی تکرمنی ٥ مَربَعہ۔ یہ
ربیع سے مشتق ہے والجمع مرابع مربع بمعنے مکان اور مربع اونٹ کا بچہ جو موسم ربیع میں پیدا ہو اور اس کے معنے منزل اور گھر
اور بارش کے بھی آتے ہیں والجمع اربُعٌ ورُبوعٌ وارباعٌ ورباعٌ ویقال ربع بالمکان ای اقام بہ والمکان یربع ربعًا منہ از فتح ٥
فاتبعتہ، اس کا مصدر اتباع ہے بمعنے تابعداری کرنا۔ اور پیچھے پیچھے چلنا ٥ مواریا، اس کا مصدر موارات آتا ہے۔ از مفاعلت
بمعنے چھپنا یا یہ ماخوذ ورا سے بمعنے خلف وقدام یہ اضداد میں سے ہے ای اتقی الیبان وراء ظہرہ ویقال واریتہ ووریتہ دونوں کے
معنے ایک ہیں وفی التنزیل ما ووری عنہما ٥ عیانی بمعین کی۔ جمع ہے بمعنے ذات وچشم اور خود اس کے معنے دیکھنے کے بھی آتے ہیں یہاں
پر جسم کے معنے مراد ہیں۔ ٥ قفوت یہ متکلم کا صیغہ ہے یہ قفا یقفو سے اس کا مصدر قفوًا اور قفوٌّ آتا ہے از نصر یہ لازم اور متعدی
آتا ہے بمعنے پیچھے جانے کے ہیں۔ یقال قفیتہ غیری وبغیری واز ضرب بمعنے گدی اور پشت پر مارنے کے آتے ہیں ٥ اثرہ بکسر
الالف وفتح الالف، بمعنے نشان قدم وعلامت والاثر بقیۃ الشیٔ والجمع آثار" واثور" یقال خرجت فی اثرہ واثرہ ای بعدہ اور

اَثر جو بالضم کے معنے زخم کے اچھا ہونے کے بعد جو نشان باقی رہے جاتا ہے اس کے آتے ہیں ومنہ الفتیرُ الاثرالبقی رہ جانا [۴] حیث یہ ظرف مبہم مضموم ہے اور بعض عرب اس کو فتحہ دیتے ہیں وفی التنزیل ولا یفلح الساحر حیث اتے [۵] مغارہ بمعنے غار اور مطلق گڑھے کے معنے آتے ہیں۔ والجمع غیرانٌ اغوارٌ۔ اور یہ اصل میں غار الماءُ سے مشتق ہے۔ یقال غار الماءُ غورًا ای اذہب فی الارض از نصر وفی التنزیل أرأیتم ان اصبح ماؤکم غورًا ای غائرًا [۶] فانساب یہ انسیاب سے ماخوذ ہے انسیاب کے معنے اچانک داخل ہو جانے کے ہیں۔ اور اس کے معنے سیلانُ الشی علی وجہ الارض کے ہیں۔ ہکذا قالہ الشریشی اور اس کے معنے سانپ کے سوراخ میں گھس جانے کے بھی آتے ہیں تو اس وقت یہ نسیب سے مشتق ہوگا یقال انسبت الحیۃ ومنہ انساب الماء اذا مشے علی الارض۔ اور یہ نصر سے آتا ہے وانساب فلانٌ یعنی لوٹا اور واپس ہوا۔ [۷] غرارۃ یہ غَرَّ یغُرُّ کا مصدر ہے بمعنے کسی کو غفلت سے دھوکہ دینا اور لالچ باطل دینا اور اسی سے غرور بالضم مصدر آتا ہے جس کے معنے دھوکے کے ہیں۔ اور غرور بالفتح بمعنے دھوکے کے ہیں۔ جو انسان کو شیطان دے۔ وفی التنزیل لا یغرنکم باللہ الغرور ای الشیطان وغَرَّ یغَرُّ غرارًا سمع سے آتا ہے اس کے معنے سفید ہونے کے آتے ہیں یقال غرّ وجہہ والاغر الابیض والجمع غُرٌّ غُرّان۔

فَاَمْهَلْتُهٗ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ. وَغَسَّلَ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ. فَوَجَدْتُهٗ مُثَافِنًا لِتِلْمِيْذٍ. عَلٰى خُبْزٍ سَمِيْذٍ. وَجَدْيٍ حَنِيْذٍ. وَقُبَالَتَهُمَا خَابِيَةُ نَبِيْذٍ. فَقُلْتُ لَهٗ يَا هٰذَا اَيَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ. وَهٰذَا مَخْبَرُكَ۔

الترجمۃ والمطالب میں بھی اتنی دیر رُکا کہ اس نے جوتیاں اتاریں اور پاؤں دھوئے میں یکایک اس غار میں داخل ہو گیا تو میں نے اُس کو ایک شاگرد کے پاس برابر بیٹھا ہوا پایا اس کے سامنے سفید چپاتی اور بکری کے بچہ کا بھنا ہوا گوشت تھا اور میں نے یہ دیکھا کہ دوسری طرف) ان کے مقابلہ میں ایک شراب کا خم (مٹکا) رکھا ہے میں یہ دیکھ کر کہنے لگا اے کمینہ کیا وہ تیرا ظاہر (وعظ) تھا اور یہ تیرا باطن ہے۔

تشریح لغات [۱] فامہلتہ از باب افعال بمعنے مہلت دینا چھوڑنا اور المَہْلُ والمَہَلُ والمُہْلَۃُ سب کے معنے ایک ہیں [۲] ریثما اس کا ریث مصدر ہے از ضرب اور ما اس میں مصدر یہ ہے۔ اس کا استعمال ما اور بغیر ما دونوں طرح پر ہوتا ہے مگر اس کا اکثر استعمال ما کے ساتھ ہوتا ہے اس کے معنے اب مقدار و اندازہ کے آتے ہیں۔ ای قدر ما وساعۃ ما [۳] خلع از فتح اس کا مصدر خلع ما آتا ہے بمعنے نکالنا اور اتارنا وفی التنزیل فاخلع نعلیک الخ اور اس کے معنے اتارنے اور خلعت دینے کے ہیں [۴] نعلیہ نعل کے معنے جوتہ کے ہیں اور یہ نعل کا تثنیہ ہے والجمع نِعالٌ اور یہ سمع سے آتا ہے۔ یقال نعل ینعَلُ نعلاً وانتعل ای لبس النعل [۵] غسلَ از ضرب اس کا مصدر غَسْلٌ بالفتح اور بالضم غُسْل آتا ہے۔ غسلٌ بالضم کے معنے تمام بدن دھونے کے ہیں اور غسل بالفتح یہ عام ہے اور غُسْلٌ کے معنے میل کے دور کرنے کے آتے ہیں عام اس سے کہ وہ کپڑوں پر ہو یا بدن پر [۶] رجلیہ یہ رِجْل بالکسر کا تثنیہ

ہے بمعنے پیر والجمع ارجلٌ والرجل من اصل الفخذ الی القدم ۷؎ ماہجمت یہ ہجوم سے مشتق ہے۔ ہجوم کے معنے اچانک داخل ہونے کے ہیں یعنی اس کی اجازت بغیر داخل ہونا از نصر اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ۸؎ مثافنا یہ ثفنۃٌ سے مشتق ہے بمعنے زانو اور زانو سے زانو ملاکر بیٹھنا اور یہ باب مفاعلت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ثافنہ سے یقال ثافنت الرجل مثافنۃً ای صاحبتہ لایخفیٰ علیّ شئٌ من امرہ وذلک ان تصحبہ حتی تعلم امرہ وثقن الشئ ثیفۃ ای لزمہ ازضرب ۹؎ تلمیذ بمعنے شاگرد اصل اس کے یہ معنے آتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردے۔ والجمع تلاند وتلامذۃ وتلامیذ وتلام ۱۰؎ خبز بالضم بمعنے روٹی تازی و چپاتی۔ اور اس کے معنے گھی میں تلے ہوئے پراٹھے کے بھی آتے ہیں۔ اور خبز بالفتح یہ خبز الخبز کا مصدر ہے بمعنے بنانا اور پکانا ازضرب۔ ۱۱؎ سمید بالدال المہملۃ وبالذال المعجمۃ یہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اس کے معنے میدے کی روٹی کے آتے ہیں اور یہ فعیل کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے اور اس کے معنے خود سفید گیہوں کے بھی آتے ہیں۔ اور یہ دال کے ساتھ زیادہ فصیح ہے۔ ۱۲؎ وجدی بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو والجمع اجدٍ وجداءٌ ۱۳؎ حنیذ اس کا مصدر حنذ ہے اس گرم پتھر کو کہتے ہیں جس پر گوشت کو رکھدیا جائے اور بھن جائے ازضرب یقال حنذ الجدی ای شوبتہ فعیل کے وزن پر ہے۔ جو مفعول کے معنے میں ہے اور پتھر پر گوشت کو رکھدیا جائے اس کے معنے میں بھی آتے ہیں واعلم اذا غیبت اللحم وفی الجمر لیشوٰی فہو مملول فاذا اشوی علی الحجارۃ المحماۃ فہو حنیذ فاذالم یتعالیٰ نضجہ فہو مضہبٌ۔ فاذا اروا سے التنور کے یتم نضجہ فہو مشبّط فاذا شوی علی الجمر بالعجلۃ فہو محسوسٌ فاذا خرج من التنور بقطر فہو رشراس داذا نقے فی العرصۃ فہو معرّضٌ فاذا القی علی الجمر فہو معرّضٌ ۱۴؎ وقبالتہا یہ قبل سے ماخوذ ہے بمعنے مقابل وسامنے ۱۵؎ خابیۃ یہ ناقص یائی ہے۔ بمعنے مٹکا یا بڑی ٹھلیا و مٹکا والجمع الخوابی والخوابیُ اور یہ خبات سے مشتق ہے۔ مگر عرب والے ہمزہ کو چھوڑ کر استعمال کرتے ہیں۔ بمعنے چھپانا و پوشیدہ کرنا ومنہ بنت الخابیۃ بمعنے شراب ازفتح ۱۶؎ نبیذ اس کے معنے مطلقاً پھینک دینے کے ہیں۔ ازضرب اور جس پانی کو چھوارے وغیرہ نکال کر پھینک دیا جائے اب یہ شراب کے معنے میں مستعمل ہونے لگا ہے۔ والجمع انبذۃ ومنہ بیع المنابذۃ نہی عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان النبذ یکون من الزبیب والضہبا وما کان من العنب والسکر من التمر والفنذید من الفند والتبغ من العسل والسرکۃ من الذرۃ۔ اور اس نبیذ کی چار قسمیں ہیں۔ ایک سرفع وہ جو ترش ہو اور مانع وہ جو زیادہ سرخ ہو اور خالق وہ جو زیادہ خراب ہو۔ اور کبیس وہ جو بہت خالص اور عمدہ ہو۔

۱۷؎ یاہذا یہ تحقیر کے لیے ہے۔ جیسے ماہذا فلان اور اس میں یا ندا ئیہ ہے یا یہ اسم اشارہ تحقیر کے لیے ہے ۱۸؎ ایکون اس میں ہمزہ استفہام انکاری کے لیے ہے، اور یہ افعال ناقصہ سے ہے۔ اس کا مصدر کون ہے بمعنے ہونا۔ ۱۹؎ ذاک۔ ذاک بمعنے ذلک ہے یا یہ متوسط کے معنے میں ہے۔ ای ذلک الوعظ ۲۰؎ خبر ظاہر حال کو کہتے ہیں۔ یقال خبر یخبر خبرًا وخبرۃً وخبراً بمعنے علم اور یہ نصر سے آتا ہے ومنہ المخبر بمعنے تجربہ و آزمائش باطن کو کہتے ہیں اور یہ خبر خود سنی ہوئی بات کو بھی کہتے ہیں۔ اور خبر کا اطلاق کبھی باطن پر بھی ہوجاتا ہے۔ خبر سے کنایۃ دینوی باتیں ہیں ۲۱؎ تخبرک بمعنے کسی شئ کی حقیقت کو خبر یا تجربہ سے کسی بات کو جاننا کہ محض نظری طریقہ سے۔ یقال خبر الشئ، اس نے تجربہ سے معلوم کرلیا دقدر تحقیقہ۔

فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ ۔ وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۔ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ اِلَيَّ حَتّٰى خِفْتُ اَنْ يَّسْطُوَ عَلَيَّ ۔ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ ۔ وَتَوَارٰى اُوَارُهٗ ۔ اَنْشَدَ ۔

لَبِسْتُ الْخَمِيْصَةَ اَبْغِي الْخَبِيْصَةَ ۔۔۔ وَاَنْشَبْتُ شِصِّيْ فِيْ كُلِّ شِيْصَةٍ

الترجمۃ والمطالب وہ یہ سُن کر آگ بگولہ ہوگیا اور قریب تھا کہ غصہ سے پھٹ پڑے یعنی اس کے جوڑ الگ ہوجائیں اور وہ مجھے غضب آلود نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ یہاں تک مجھے اس کا خوف ہوا کہ وہ مجھ پر سخت حملہ کرے گا۔ جب اس کی آتش غضب بجھ گئی یعنی تھمی اور اس کے غصہ کی گرمی کی آگ، جاتی رہی تو اس نے یہ شعر پڑھے ؎

میں کالے منقش کمبل کو اوڑھ کر حلوہ تلاش کرتا ہوں ۔ اور میں نے ہر شکار پر اپنا جال لگا دیا ہے دیا کانٹا لٹکا رکھا ہے)

تشریح لغات فزفر۔ ازضرب بمعنے لمبے لمبے سانس لینا۔ اس کا مصدر زفر اور زفیر آتا ہے یقال زفر الرجل یعنی آدمی لمبے سانس کھینچے وزفر الحمار گدھا بولنے لگا۔ ؁ زفرۃ اور زفرۃ کے معنے زور سے سانس لینا اور گرم سانس کے ہیں اور اس کے معنے دھوپ میں جلنے اور شدت گرمی کی وجہ سے۔ پیاس لگنے کے بھی آتے ہیں اور بلند آواز کے بھی معنے آتے ہیں۔ ؁ القیظ مصدر بمعنے سخت گرمی۔ اور موسم گرم کا ابھار۔ وفی الحاشیۃ ہو شدۃ حر الصیف ازضرب بمعنے دخل فی القیظ یعنی وہ گرمی میں داخل ہوا والجمع اقیاظ وقیوظ۔ یقال قدقاظ یومنا ای اشتد حرہ ۔منہ یوم قائظ یہ دن بہت سخت گرمی کا ہے ؁ کاد یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر عن داخل نہیں ہوتا ؁ یتمیز یہ باب تفعل سے اس کا مصدر تمیز ہے بمعنے ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا اور خود اس کے معنے الگ ہوجانے کے بھی آتے ہیں۔ یقال تمیز فلان من الغیظ غصہ میں اس کا جوڑ الگ ہوگیا۔

وفی التنزیل تکاد تمیز من الغیظ اور یہ اصل میں ماز الشی یمیز اسے مشتق ہے ای فصل بعضہ بعضاً وفی التنزیل حتے یمیز الخبیث من الطیب ازضرب ؁ غیظ بمعنے غصہ ازضرب اور اس کے اصلی معنے یہ ہیں کہ انسان کو غصہ آئے اور وہ اس کی برداشت سے باہر ہو وقیل الغیظ وہو الغضب الکائن فی الباطن وقیل ہو اشد من الغضب وقیل ہو صورتہ ؁ لم یزل یہ زال یزدل زوالاً سے ماخوذ ہے بمعنے ہمیشہ رہا۔ ازنصر ؁ یحملق بمعنے یحد نظرہ من شدۃ الغیظ از بعثر اس کا مصدر حملاق، حملوق، حملاق آتا ہے اور بری اور تیز نظر سے دیکھنے کے معنے آتے ہیں اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے معنی بھی آتے ہیں ؁ خفت۔ خاف یخاف سے ازسمع خوف مصدر بمعنی ڈرنا وفی التنزیل وآما من خاف مقام ربہ الخ ؁ یسطو یہ سطوۃ سے ماخوذ ہے ازنصر بمعنے حملہ کرنا وغصہ ہونا وغالب ہونا یقال سطوت علیہ ای علیت ویقال سطا یسطو سطواً وسطوۃ علیہ وبہ یعنی وہ اس پر کودا اور اس پر حملہ کیا اور اس پر زبردستی کی ؁ ان خبت میں ان زائدہ ہے ۔ خبت بمعنے سکنت وفی التنزیل خبت زدناہم سعیرا ازنصر یقال خبا یخبو خبواً وخبواً بمعنے آگ بجھ گئی ویقال خبا لہ یعنی اس کی تیزی ختم ہوگئی ؁ نار بمعنے آگ اس کی تصغیر نویرۃ آتی ہے والجمع انور، ونیران ونور، ونیرۃ ونیار، واصلہ نار ینور نوراً بمعنے اضاء ازنصر (ن ور) اس کے حروف اصلی ہیں یہاں اس کے غضب کو نار سے تشبیہ دی ہے۔

۱۳ اُدارہ بالضم گرمی پیاس۔ اور سورج کی گرمی اور اس کی لپٹ الاُوار حرالنار والشمس فاستعیر للتغیظ والجمع اُوُر۔ انشدہ یہ اصل میں نشدت الضالۃ نشدۃ ونشدانا سے مشتق ہے۔ ازضرب بمعنے بلند آواز کرنا ومنہ نشد الشعر وانشدہ یعنی اس نے شعر پڑھا۔ ۱۵ لبست ازسمع اس کا مصدر لُبس بالضم آتا ہے۔ بمعنے کپڑا پہننا۔ منہ اللباس جو چیز کہ پہنی جائے خواہ وہ کپڑا ہو یا درع ہو یا ہتھیار والجمع لُبُس والبسۃ منہ لباس التقوٰے ومنہ لباس الرجل ای امراتہ ولباس المراۃ ای زوجہا وفی التنزیل ہن لباس لکم وانتم لباس لہن وازضرب۔ اس کا مصدر لبس بالفتح ہے بمعنے فتنہ ودھوکہ میں ڈالنا۔ وفی التنزیل ہم فی لبس جدید ای فی اشتباہ جدید اور اس کے معنے ملانے کے بھی آتے ہیں وفی التنزیل ولا تلبسوا الحق بالباطل۔

۱۶ الخمیصۃ یہ خمیص کا مونث ہے بمعنے منقش چوکور سیاہ کمبل والجمع خمائص واعلم انہم وضعوا للاکسیۃ اسماء مختلفۃ فالملاءۃ کساء معلم من خز اوصوف۔ والبُرد کساء غلیظ مخطط یصلح للجنازۃ وغیرہ۔ المشملۃ کساء یشتمل بہ دون القطیفۃ۔ المرط کساء من خز اوصوف یوتزربہ المطرف کساء فی طرفیہ علمان۔ السبیجۃ والسبیجہ کساء۔ ۱۷ اسود الخبیصۃ بمعنے لطیف حلوا یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے مفعولۃ کے معنے میں یعنی وہ حلوا جس میں چھوارے وغیرہ ملا دیئے گئے ہوں اور خود گھی ملا کر کھاتے ہوں یقال خبص الشئ بالشئ خبصًا ای خلطہ یعنی وہ حلوا بنایا ازضرب ۱۸ انشبت اس کا مصدر انشاب ہے اس کے معنے پنجہ گڑھ دینے اور مضبوط کرنے اور لٹکانے کے آتے ہیں۔ یقال انشبتہ انا ای اعلقتہ اس کا مجرد سمع سے آتا ہے اور یہ نشب سے ماخوذ ہے، جس کے معنے پنجہ گڑھ دینے کے آتے ہیں اور اس کے معنے جال کے بھی آتے ہیں۔ یقال نشب الصید فی الحبالۃ ای اذا وقع فیہا ۱۹ شصی شصّ بالفتح وہ ٹیڑھا لوہا جس سے چھوارے توڑے جائیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے کانٹے کو کہتے ہیں والجمع شصوص اور اس کے معنے چور کے بھی آتے ہیں اور بالکسر وہ لوہا جو لکڑی میں لگا ہو اور اس سے پھل وغیرہ توڑا جائے ویقال شص الانسان یشص شصًا اذا عض نواجذہ علے الشئ ازضرب ۲۰ کل کل۔ اس کا مضاف الیہ اگر مفرد نکرہ ہو یا معرفہ جمع ہو تو یہ تعمیم افرادی کے لیے ہوگا۔ جیسے انتقال ماہیت سے ماہیت کی طرف یا ایک حالت سے دوسری حالت کے لیے جیسے وکلہم آتیہ یوم القیامۃ فردًا۔ اور اگر اس کا مدخول مفرد معرفہ ہو تو وہ تعمیم اجزاء کے لیے ہوگا۔ جیسے کل زید حسن میں زید کا ہر فرد حسن ہے ۲۱ شیصہ وہی اخبث السمک یعنی خبیث مچھلی یا یہ قسم ہے۔ ایک ردی چھوارے کی اور بعض اس کے معنے ردی چھوارے کے فرماتے ہیں۔ اور اس کے معنے شکار کے بھی آتے ہیں۔ والجمع شیص بغیر تاء۔

وَصَيَّرْتُ وَعْظِيَ اُحْبُوْلَةً ‎ ‎ اُرِيْغُ الْقَنِيْصَ بِهَا وَالْقَنِيْصَةَ ‎ ‎ وَاَلْجَاَنِيَ الدَّهْرُ حَتّٰى وَلَجْتُ

بِلُطْفِ احْتِيَالِيْ عَلَى اللَّيْثِ عِيْصَهُ ‎ ‎ عَلٰۤى اَنَّنِيْ لَمْ اَهَبْ صَرْفَهٗ ‎ ‎ وَلَا ابْنَضَبَتْ لِيْ مِنْهُ فَرِيْصَةٌ

ترجمۃ والمطالب اور میں نے اپنے وعظ کو دھوکے کا جال بنالیا ہے جس کے ذریعہ میں ہر نرو مادہ کو شکار کرتا ہوں زمانے نے مجھے اس قدر پریشان کیا کہ میں تنگ آکر اپنے پاکیزہ حیلہ سے شیر کی کچھار تک پہنچ گیا۔ (داخل ہوگیا) مگر باوجود ان تمام باتوں کے، پھر بھی میں کبھی اس کی (یعنی زمانہ) کی گردشوں سے نہ ڈرا۔ اور اس کے خوف سے میرے شانہ کا گوشت کبھی بھی نہیں پھڑکا۔

تشریح لغات

لہ وَصَيَّرتُ ازباب تفعیل اس کا مصدر تصییر ہے اور یہ صیرورت سے بنالیا ہے۔ صیرورت کے معنے ایک حالت سے دوسری حالت یا ایک ہیئت سے دوسری ہیئت کی طرف پھیر دیتے کے ہیں ۲ه وعظ مصدر بمعنے نصیحت ازضرب ۳ه تحقیق اُحْبُولَۃٌ یہ حبل سے ماخوذ ہے جس کے معنے رسّی کے ہیں اور یہاں اس سے مراد جال کے ہیں۔ والجمع حبائل من حبلت الصید حبلاً ای صادہٗ بالحبالۃ ازنصر ۴ه اَرِیغ اس کا مصدر اراغۃ ہے اور یہ راغ یروغ۔ دروغا نا سے مشتق ہے۔ ازنصر بمعنے طلب کرنا مائل ہونا اور اراغۃ کے معنے مائل کرنے اور طلب کرنے کے آتے ہیں وقال الفراء لایقال للذی یرجع راغ اِلاّ ان یکون مخفیاً رجوعہ وفی التنزیل فراغ علیہم ضرباً بالیمین ای رجع مخفیاً رجوعہ ویقال راغ الرجل عن الطریق ازراہ مگر راستہ چھوڑ کر چھپا چھپا چل رہا ہے ۵ه القنیص شکار۔ وما یصاد من الوحش وہذا مثل وانما اراد ما یا خذ الناس بالحیل ازضرب۔ قنیص نرشکار کو کہتے ہیں۔ اور قنیصۃ مادہ شکار کو۔ اس میں تشریح ہے آیا یہ مطلق شکار کو کہتے ہیں یا مخصوص ہے۔ بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ مطلق ہے۔ مچھلی کے شکار کو کہتے ہیں۔ اور یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ اور یہ اضداد میں سے ہے۔ یہاں اس کی ضمیر احبولۃ کی طرف راجع ہے ۶ه الجاءنی ازباب افعال بمعنے مجبور کرنا اور حاجت مند بنایا اور یہاں ضرورت شعری سے ہمزہ ساکن پڑھا گیا ہے۔ اور ہمزہ مفتوحہ کو الف سے خلاف قیاس بدل لیا ہے اور اس کا مجرد سمع اور فتح سے آتا ہے ۷ه دہر۔ بمعنے زمانہ قَدْ مَرّ تحقیقہ ۸ه وَلَجْتُ اس کا ولوج مصدر ہے بمعنے داخل ہونا اور یہ مثال وادی ہے ازنصر ۹ه لطف۔ بمعنے مہربانی والجمع الطاف اور اس کے معنے پاکیزہ اور لطیف ہونے اور پاک وصاف رہنے کے بھی آتے ہیں۔ ۱۰ه احتیالی۔ یہ حیلہ سے مشتق ہے۔ بمعنے تدبیر وحیلہ سازی اور یہ نصر سے آتا ہے۔ ومنہ الحُوَّل بمعنے البصیر بتحویل الامور ۱۱ه اللیث۔ بمعنے شیر والجمع لیوث اور سے مراد بخیل لوگ ہیں۔ اور اس کے اور نام بھی آتے ہیں جیسے غضنفر اسد ضرغام سید الوحش وغیرہ ۱۲ه عیصہ۔ اس میں ہا ضمیر کی ہے اور عیص کے معنے شیر کی جھاڑی کے ہیں۔ اور اس کے اصلی معنے الکثیر المُلْتَفُّ مِنَ الشجر کے ہیں۔ (جہاں درخت جنگل میں بہت ہوں اور وہ پاس پاس ہوں) اس سے مراد شیر کے رہنے کی جگہ کے ہیں۔ والجمع عیصان واعیاص وعلینا ان نذکر ہہنا اسماء اماکن ضروب من الحیوان فاعلم ان الوطن للناس والمراح للابل۔ والا صطبل للدواب والزرب للغنم والعرین للاسد والوجار للذئب والضبع۔ والمکو للارنب والکناس للوحش ذالاً وحیٰ للنعامۃ والاُفحوص للقطا والعش للطیر والقریۃ للنمل والنافقاء للیربوع والکور للزنابیر والخلیۃ للنحل والجحر (بتقدم الجیم المعجمۃ) للضب والحیۃ ثم اعلم ان مکان الطیر اذاکان علی شجر فہو وکرۃ فاذا کان فی جبل اوجدار فہو وکن فاذا کان فی کن فہو عش فاذا کان علی وجہ الارض فہو افحوص والمحضنۃ الحمامۃ والمیقعۃ المکان الذی یقع علیہ البازی ۱۳ه لم اہب از سمع اور یہ ہیبت اور مہابت سے ماخوذ ہے یقال ہاب یہاب ہیبۃ ومہابۃ ۱۴ه صرفہ بالفتح بمعنے حوادثات وانقلاب زمانہ والجمع صروف ازضرب بمعنے پھرنا ولوٹنا۔ منہ صرف المال بمعنے اس نے مال خرچ کیا۔ اس کی ضمیر الجاءنی کی طرف ہے ۱۵ه نَبَضَتْ ازضرب یقال نبض ینبض نبضاً ونبضانا بمعنے تحرک۔ یعنی حرکت کرنا ہلنا اور کانپنا اور جب یہ نصر سے آتا ہے تو اس کے معنے زمین کے اندر بیٹھنے اور زمین میں چلے جانے کے آتے ہیں ومنہ یقال للطبیب نبّاض۔ فریصتہ شانہ کے گوشت کو کہتے ہیں۔ والفریصۃ ہی لحم یکون بین الجنب والکتف ومن شانہا ان ترتعد عند الفزع والجمع فریص وفرائص ویقال فرص فرصاً از سمع وازضرب یقال فراص الرجل ای اصاب فریصتہ وازنصر بمعنے القطع یقال فرص الجلد ای شقہ اور فریستہ سین سے اس کے معنے جو شکار پھاڑ دیا گیا ہو۔ والجمع فرائس۔

وَلَا شَرَعَتْ بِيْ عَلٰى مَوْرِدٍ يُدَنِّسُ عِرْضِيْ نَفْسٌ حَرِيْصَةٌ
وَلَوْ اَنْصَفَ الدَّهْرُ فِيْ حُكْمِهٖ لَمَا مَلَّكَ الْحُكْمَ اَهْلَ النَّقِيْصَةِ
ثُمَّ قَالَ لِيْ اُدْنُ فَكُلْ۔ وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ۔ فَالْتَفَتُّ اِلٰى تِلْمِيْذِهٖ ۔

الترجمۃ والمطالب

اور میرا حریص نفس مجھے کسی ایسے گھاٹ پر نہ لے گیا جو میری آبرو پر بٹہ لگاتا۔ اگر زمانہ اپنے حکم میں انصاف کرتا تو وہ ہرگز کمینوں (یا عیب والوں ذلیلوں) کو حاکم نہ بناتا۔ پھر وہ مجھ سے بولا کہ تو مجھ سے قریب ہو اور کہا اور اگر چاہے تو کھڑا ہو اور (جو کچھ کہنا ہو) کہہ تو میں اس کے شاگرد کی طرف متوجہ ہوا۔

تشریح لغات

لہ شرعت از فتح بمعنے داخل ہونا و داخل کرنا یقال شرع فی الامر والماء اذا دخل فیہ اور اس کے صلہ میں علے نہیں آتا اور یہاں یہ ذہاب اور نزول کے معنے تضمین کر لیا گیا ہے اور جب یہ با کے ساتھ متعدی ہوگا۔ تو اس کے معنے داخل کرنے کے ہوں گے یقال شرع للقوم یعنی راستہ نکالا اور یہاں علے مع کے معنے میں ہے۔ ٹہ مورد یہ ورد سے مشتق ہے بمعنے گھاٹی یا گھاٹ کے ہیں از ضرب منہ الورود والصدر والجمع موارد وفی التنزیل فلما ورد ماء مدین۔ ٹہ یدنس از تفعیل اور اس کا مصدر تدنیس ہے بمعنے ملا کر دنیا میلا ہو جانا دنسؔ تحرکۃ بمعنے میل والجمع ادناس ومنہ یقال دنس الرجل عرضہ ای اذا فعل ما یشینہ ویعیبہ واصلہ دنس یدنس و تسا ای اتسخ (از سمع) ٹہ عرضی بالکسر بمعنے آبرو جان ونفس والجمع اعراض یقال عرض الرجل قبل حسبہ وقیل نفسہ وقیل خلیقتہ المحمودۃ۔ ویقال خیر المال ما دفع بہ العرض اور یہ بتثلیثہ مستعمل ہے بالفتح بمعنے چوڑائی جو طویل کی ضد ہے اور بالضم بمعنے مال واسباب اور بالکسر بمعنے عزت ونفس وذات وجان وجسم وآبرو ٹہ نفسؔ نفسؔ کی جمع انفاس اور نفوسؔ آتی ہے بمعنے روح اور جسم اور شخص انسان، اگر نفس سے روح مراد لی جائے تو یہ مؤنث ہے اگر شخص انسان مراد لیا جائے تو یہ مذکر ہے ٹہ حریصۃ یہ حرص سے مشتق ہے، اور یہ صفت کا صیغہ ہے از ضرب یقال حرص حرصًا واحرص واحترص علے الشیٔ بمعنے لالچ کیا حریص بمعنے شرت حرص ولالچ۔ ٹہ انصف۔ انصاف از باب افعال بمعنے انصاف کرنا یقال انصف الرجل یعنی وہ عادل ہے اور یہ نصف ینصف نصفًا سے مشتق ہے ای اخذ نصفہ از نصر ٹہ دھر بمعنے زمانہ والجمع اومار دھور وقد مرّ تحقیقہ ٹہ حکمہ مصدر بمعنے حکم کرنا از نصر یقال حکم حکمًا وحکومۃً ای حکم بالامر وحاکمہ الی الحاکم بمعنے دعوے دائر کیا اور نالش کی لما لما میں ما نافیہ ہے ٹہ ملک از باب تفعیل تملیک مصدر بمعنے مالک بنانا یقال ملّک القوم فلانا یعنی اس نے بادشاہ بنایا۔ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے ٹلہ اھل اس کی تصغیر اُھَیْلٌ آتی ہے بدلیل اہیل یقال ہو اہل لکذا ای مستحق ومستوجب لہ اس میں واحد اور جمع سب برابر ہیں، وفی التنزیل ہو اہل التقوٰے واہل المغفرۃ ٹلہ النقیصۃ۔ یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے مفعولۃ کے معنے میں ہے۔ ای منقوصۃ بمعنے نقصان وعیب والجمع نقائص اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ اور یہ لازم متعدی آتا ہے۔ ٹلہ ادن یہ امر حاضر کا صیغہ ہے دنا یدنو سے از نصر بمعنے قریب ہونا اس کا مصدر دُنُوٌّ ہے ومنہ الدنیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزاء وحساب سے۔ ٹلہ فکل اور بعض نسخوں میں وکل ہے دونوں کے معنے ایک ہیں محض واد اور فا کا فرق ہے یہ امر

حاضر کا صیغہ ہے اکل یا کل سے از نصر اس کا مصدر اکل ہے۔ بمعنے کھانا واعلم ان الاکل للانسان والقرم للصبی والهمس للعجوز۔ والدرداء والمج للشاة والتقرم للظبی والبلع للطلم ری الذکر من النعام واللحس للسوس والجرد للجراد ۵ شئت یہ شاء یشاء سے ہے۔ از سمع بمعنے چاہنا اور اس کا مفعول یہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے ۶ فقم یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر قیام ہے بمعنے کھڑا ہونا اور یہ اجوف واوی ہے از نصر اور یہ جلوس کی نقیض ہے اور اس کا استعمال عزم کے معنے میں بھی ہوتا ہے۔ وفی التنزیل وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ ای لما عزم۔ اور کبھی یہ محافظت اور اصلاح کے معنے میں بھی آتا ہے کما فی التنزیل الرجال قوامون علی النساء۔ اور کبھی یہ وقوف اور ثبات رہنے کے معنے میں بھی آتا ہے کما یقال للماشی قف لی ای تحبس مکانک حتے آتیک وکذلک قم لی بمعنے قف لی کما فی التنزیل واذا اظلم علیھم قاموا ای فی مکانھم غیر متقدمین ولا متاخرین ویقال قام عندھم الحق ای ثبت ویقال قام الماء اذا ثبت متحیرا لا یجد منفذا او اذا جمد ایضا وقامت السوق اذا انفقت ونامت واذا کسرت وسوق قائمۃ کاسرہ وسوق قائمۃ نافقہ ۷ قل یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا قول مصدر آتا ہے بمعنے کہنا از نصر اور اسی سے چیستان ہے قال زید تحت الشجرۃ نقض وضوءھا تو یہ قال قیلولۃ سے مشتق ہے بمعنے قیلولہ کرنا تو اس کے معنے قیلولہ کے بھی آتے ہیں مگر مصدر میں فرق ہوتا ہے۔ ۸ فالتفت۔ اس کا مصدر التفات ہے۔ از افتعال اور یہ لفتۃ سے ماخوذ ہے۔ بمعنے گوشۂ چشم سے دیکھنا اور اس کے خود معنی جانب کے بھی آتے ہیں اور اب اس کے معنی متوجہ ہونے کے ہو گئے ہیں کیونکہ انسان گوشۂ چشم ہی سے متوجہ ہوا کرتا ہے وجہ مناسبت ظاہر ہے اور اگر اس کے مؤخر عین کے معنے لیے جائیں تو یہ بھی صحیح ہے۔ اس لیے اس کے معنے جب بھی گوشۂ چشم سے دیکھنے کے ہوں گے۔ یقال الفتت وتلفت الیہ یعنی اس نے اپنے چہرے کو اس کی طرف مائل کر دیا ۹ تلمیذ بالکسر وھو فصیح بخلاف الفتح لانہ یستعمل قلیلا۔ اور تلمیذ کے معنی خادم کے بھی آتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ تلمیذ اس شخص کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے۔ والجمع تلامیذ وتلامذۃ وتلامی وتلام اور یہ باب بعثر سے آتا ہے۔ وقدمر تحقیقہ۔

وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَنْ يُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰى. لِتُخْبِرَنِّي مَنْ ذَا. فَقَالَ هٰذَا اَبُوْزَيْدِ السَّرُوْجِيُّ سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ. وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ. فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ اَتَيْتُ. وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَأَيْتُ

الترجمة والمطالب

اور اس سے میں نے کہا کہ میں تجھ کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس سے تکالیف کے دور کرنے کی استدعا (درخواست) کی جاتی ہے۔ کہ تو مجھے بتا کہ یہ کون شخص ہے یہ سنکر وہ کہنے لگا یہ ابو زید سروجی غریبوں (مسافروں) کے چراغ اور ادیبوں کے سرتاج ہیں میں اس کے بعد جس طرح آیا تھا اسی طرح لوٹا اور اپنے اس چشم دید واقعہ سے میں نے اپنے تعجبات کو پورا کیا (یعنی مجھے اس کے بعد کسی اور عجیب کے دیکھنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔)

تشریح لغات

۱ عزمت عزم اس کا مصدر عزم آتا ہے از ضرب بمعنے مصمم ارادہ کرنا اس کے مصدر یہ بھی آتے ہیں۔ عزما۔ عزما

معزماً معزماً عزيماً عزيمة وعزماناً اور اس کے معنے قسم دینے کے بھی آتے ہیں جب کہ اس کا صلہ علےٰ آتا ہے۔ تو یہاں علےٰ موجود ہے اس لیے اس کے معنے قسم دینے کے ہیں ؎ یستدفع اس کا مصدر استدفاع ہے بمعنے بہت زیادہ دفع کرنا جدا کرنا روکرنا اس میں (س ت) مبالغہ کے لیے ہے۔ نہ طلب کے لیے از فتح اس کا مصدر دفعٌ اور دفاعٌ آتا ہے والدفعُ قد یکون الی جهة الغدام والتخلف واثر دلا یکون الی جهة التخلف والدفعُ صرف الشیٔ قبل الورود والرفعُ صرف الشیٔ بعد وروده اور دفع جب الی سے متعدی ہوتا ہے تو اس کے معنے مائل کرنے کے ہوتے ہیں کما فی قوله تعالےٰ فادفعوا الیهم اموالهم اور یہ جب عن سے متعدی ہوتا ہے تو اس کے معنے حمایت کے ہوتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے۔ ان الله یدافع عن الذین آمنوا۔ ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ؎ الاذیٰ یہ اذیت سے ہے بمعنے تکلیف دینا۔ از باب سمع اور اذا سے خود نجاست وگندی چیز کو بھی کہتے ہیں جو تکلیف دے اور اس کے معنے تکلیف کے بھی آتے ہیں کما فی قوله تعالےٰ قل هو اذًى۔ اور اس کے مصدر اذًى واذاةً آتے ہیں یقال اذیت بالشیٔ اذًى واذاةً واذیةً ای تاذیت به فانا اذای متاذ ؎ تستخبرنی یہ اخبار سے مشتق ہے از باب افعال بمعنے خبر دینا اور بتلانا اور یہ صفت کا صیغہ ہے امر کے معنے میں ہے یہ جملہ انشائیہ ہے یا خبر بعد خبر ہے از سمع ؎ من ذا یا تو یہ استفہام ہے۔ یا ذا کا اسم اشارہ ہے۔ اور ذا کا اشارہ واعظ کی طرف ہے ؎ هذا یا تو یہ مبتدا۔ اور یہ ابوزید خبر ہے۔ اور یا یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے اور ہذا کو تعظیم کے لیے لایا گیا ہے۔ ؎ السروجی میں ی نسبت کی ہے بمعنے سروج کا رہنے والا۔ ؎ سراج۔ سراج یہ واحد ہے۔ بمعنے چراغ وقندیل والجمع سُرُجٌ سراج اور مصباح میں فرق ہے۔ سراج بہت بڑے چراغ کو کہتے ہیں اور اس میں روشنی زیادہ ہوتی ہے۔ اور مصباح وہ چھوٹا چراغ ہے جس میں روشنی کم ہو والجمع مصابیح۔ والمسرجة التی فیها الفتیل یقال وقد اسرجت السراج اسراجاً وفی التنزیل وداعیاً الی الله باذنه وسراجاً منیراً۔ اور اس کا ثلاثی مجرد نصر سے آتا ہے جس کے معنے جھوٹ بولنے کے آتے ہیں۔ ؎ الغرباء یہ غریب کی جمع ہے۔ غریب مسافر اور مفلس کو کہتے ہیں یا اس سے مراد طالب علم ہیں لانه غرباء فی العلم اور اس کے معنے اجنبی اور مسافر کے بھی آتے ہیں اور اس کا یہ مطلب ہے کہ ابوزید غریبوں کے واسطے چراغ ہے اس سے لوگ ہدایت پاتے ہیں ؎ تاج یہ واوی ہے بمعنے شاہی ٹوپی جس میں جواہرات جڑے ہوں۔ والجمع تیجانٌ واتوُجٌ واتواجٌ اور تیجانٌ اس کی مشہور جمع ہے۔ ؎ الادباء یہ ادیب کی جمع ہے۔ ادیب وہ ہے جو ملکہ فصاحت اور بلاغت اور کلام ونثر میں رکھتا ہو اور یہ ادب یادب ادباً نصر سے آتا ہے ؎ فانصرفت یہ انصراف سے مشتق ہے از باب انفعال بمعنے لوٹنا ؎ اتیت یہ اتیان سے مشتق ہے۔ از ضرب بمعنے آنا اور یہ علم ہے آنے جانے میں وفی مفردات الراغب الاتیان المجئی بسهولة یقال اتیته اتیاً واتیاناً واتیانة وماتاةً ای جئت۔ اور یہ کبھی کان کے معنے بھی آتا ہے جیسے قرآن میں ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ ای حیث کان اور اس کے معنے قریب کے آتے ہیں جیسے قرآن میں اتیٰ امر الله فلا تستعجلوه اور اس کے معنے ہلاک کرنے کے اور بنیاد گرانے کے بھی آتے ہیں۔ جیسے قوله تعالےٰ فاتی الله بنیانهم من القواعد ای هدم وقلع بنیانهم من قواعده واساسه ویقال اتی علیه الدهر ای اهلکه ؎ وقضیت یہ قضاء سے مشتق ہے بمعنے تمام کرنا اور پورا کرنا از ضرب وفی التنزیل فلما قضیٰ موسیٰ الاجل ای اتم اور یہ حکم کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قوله تعالےٰ وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاه اور یہ کام کے

معنے میں بھی آتا ہے جیسے قولہ تعالےٰ فاقض ما انت قاض ای فاعمل ما انت عامل اور پہونچانے کے معنے میں بھی آتا ہے۔ جیسے قولہ تعالےٰ وقضینا الیہ ذلک الامر اور بیان کے معنے میں بھی آتا ہے۔ جیسے قولہ تعالےٰ ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیہ وحیہ۔ ای قبل ان یبتین لک بیانہ اور پیدا کرنے کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے فقضٰھن سبع سموات اور کام کے پورا کرنے کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قضیتُ حاجتی اور ادا کرنے کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے قولہ تعالےٰ وفا ذا قضیت الصلوٰۃ الخ اور فصل حکم کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے قولہ تعالےٰ ولولا اجلٌ مُسمیً لقضی بینہم ای بفصل الحکم بینہم اور موت کے معنے میں بھی آتا ہے۔ جیسے قضٰی نحبہ ای مات ۵؎ تعجّب بمعنی تعجب یہاں معنے زیادہ تعجب کرنے کے ہیں والجمع اعجابٌ از سمع و فی التنزیل وان تعجب فعجبٌ قولہم۔ ۶؎ رایت بہ رویت سے مشتق ہے۔ از فتح بمعنے دیکھنا اور رئیہ سے جو ماخوذ ہوتا ہے۔ اس کے معنے جگر اور پھیپھڑے پر مارنے کے آتے ہیں اور اسی سے یہ چیستان ہے لما رایتُ رائیتُ اول رائیت جگر پر مارنے کے معنے میں ہے اور دوسرا یہ رویت سے ہے بمعنے دیکھنا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اَلْمَقَامَةُ[۱] الثَّانِيَةُ[۲] الْحُلْوَانِيَّةُ[۳]

حَكَى[۴] الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ كَلِفْتُ مُذْ مِيْطَتْ عَنِّي التَّمَائِمُ. وَنِيْطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ[۵]. بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ. وَاُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ[۶] الطَّلَبِ. لِاَعْلَقَ[۷] مِنْهُ بِمَا يَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً[۸] بَيْنَ الْاَنَامِ[۹]. وَمُزْنَةً[۱۰] عِنْدَ الْاُوَامِ.

الترجمۃ والمطالب حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ جب سے میرے تعویز اتارے گئے اور دستار باندھی گئی تھی (یعنی میں سن تمیز کو پہونچا تھا) میں اس روز سے اس بات کا مشتاق تھا کہ میں کسی ادبی مجلس میں جاؤں اور اس کی تلاش میں میں نے اپنی طلب کی سانڈنی کو لاغر کر دیا تھا تاکہ مجھ میں وہ بات پیدا ہو جائے جو لوگوں میں میری عزت ہو اور پیاس کے وقت بارش کا کام دے۔

تشریح لغات ۱؎ المقامۃ۔ بالفتح بمعنے مجلس اور مقام اور وہ جگہ جہاں آدمی اکھٹے ہوں والجمع مقامات وقد مرّ تحقیقہ۔ الثانیۃ ۲؎ یہ ثانی کا مؤنث ہے بمعنے دوسرا اور ثانیہ وقیقہ کے ساٹھویں حصہ ۱/۶۰ کو بھی کہتے ہیں۔ والجمع ثوانی ۳؎ الحلوانیہ یہ حلوان کی طرف منسوب ہے یہ ایک شہر کا نام ہے۔ اس کو حلوان بن عمرو نے بسایا تھا اور یہ اسی کی نام سے مشہور ہے ۴؎ حکی از ضرب یقال حکے حکایۃً بمعنے نقل کیا ویقال حکے عنہ الکلام یعنی اس کو نقل کیا ۵؎ کلفتَ از سمع بمعنے عاشق ہونا کلف، اور ہوے اور علاقہ ان سب کے معنے محبت کے آتے ہیں۔ مگر ان میں کچھ تھوڑا فرق ہے۔ کلف۔ سب سے زیادہ درجہ کی محبت کو کہتے ہیں۔ جو چھوٹ نہ سکے اور کم درجہ کی محبت کو ہویٰ کہتے ہیں۔ اور یہ علاقہ

بہت زیادہ درجہ کی محبت کو کہتے ہیں۔ اور کلفت یہ خود کلف سے مشتق ہے جس کے معنے منہ کے جھلس جانے کے آتے ہیں۔ واعلم ان للحب مراتب ولکل منہا اسماءٌ فاوّلُ مراتب الحب الہوی ثم العلاقۃ وہی الحب اللازم ثم الکلف وہو شدۃ الحُبِّ ثم العشق وہو اسم لما فضل عن المقدار الذی اسم الحب ثم الشغف وہو احراق القلب مع لذۃ یجدہا وکذلک اللوعۃ واللاعج فان تلک حرقۃ الہوی وہذا ہو الہوی المحرق ثم الشغف وہو ان یبلغ الحب شغاف القلب وہی جلدۃ دونہ وقد قرئتا جمیعا وشغفہا حبا ثم الجوی الباطن ثم التیم وہو ان یستعبدہ الحب ومنہ سُمّیَ تیم اللہ ای عبد اللہ ومنہ رجل متیم ثم التبل وہو ان یسقمہ الہوی ومنہ رجل متبول ثم التدلیہ وہو ذہاب العقل من الہوی ومنہ رجلٌ ومدلہٌ ثم الہیوم وہو ان یذہب علی وجہہ بغلبۃ الہوی علیہ ومنہ رجل ہائم۔

ے مُذ میطت۔ ای رفعت واز یلت بمعنے زائل کرنا دفع کرنا وہٹانا و دور کرنا۔ یقال ماط عنی میطاً ومیاطا از ضرب یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بمعنے بعد وذہب دنحّے واذھب۔ واز افعال یقال اماط اماطۃً یعنی اس کو دور کیا اور جُدا کیا۔ التمائم یہ تمیمۃٌ کی جمع ہے۔ اس کے اصلی معنے تمام کرنے کے ہیں۔ اب اس کے معنے تعویذ کے آتے ہیں، چونکہ وہ علاج کو تمام کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ تعویذ یا مہرہ وغیرہ جو بچوں کے گلے میں نظر بد اور آسیب وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لیے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کی جمع تمیمات بھی آتی ہے ۸ نیطت از نصر یقال ناط ینوط نوطاً دنیاطاً بمعنی لٹکانا ومتعلق ہونا ومتعلق کرنا یقال نیط علیہ الشئ یعنی وہ چیز لٹکا دی گئی۔ ۹ العمائم یہ عمامہ کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع عمام بھی آتی ہے۔ عمامہ صافہ اور پگڑی کو کہتے ہیں جو سر پر باندھا جاتا ہے۔ واز نصر یقال عمّ یعُمّ بمعنے عام ہونا یقال عُمّ راسہ یعنی اس کی پگڑی باندھی گئی۔ اَغشی از سمع بمعنے ڈھانپنا وآنا ۱۰ معان۔ اس کے حروف اصلی (م ع ن) ہے بمعنے منزل، گھر اور شام میں ایک کتب خانہ ہے جس کا نام معان الادب ہے، یا اس سے مطلق کتب خانہ مراد لیا جائے ۱۱ اُنضی اس کا مصدر انضاء ہے۔ بمعنے لاغر کرنا و لاغر کر دینا اور یہ نضو سے مشتق ہے۔ جس کے معنے دبلے اونٹ کے ہیں والجمع انضاءٌ وجمع الجمع اناضی یقال نضا ثوبہ عنہ نضواً ای خلعہ والقاہ از نصر ۱۲ رکاب۔ یہ راحلۃٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے بمعنے اونٹنی کی سواری کے ہیں۔ واز سمع یقال رکب البحر یعنی دریا کا اس نے سفر کیا ۱۳ لا علق ای لا لزم یقال علِق الشئ علقاً وعلق بہ علاقۃً وعلوقۃ ای لزمہ از سمع ومنہ العلق بمعنے جما ہوا خون ۱۴ زینۃ یہ شین کی ضد ہے۔ بمعنے رونق وزینت اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال زان یزین زینًا یعنی اس نے زینت دی۔ ۱۵ الانام بمعنے خلقت یعنی جن وانس وفی التنزیل والارض وضعہا للانام۔ والجمع اینم وانام۔ یہ تین لفظ ہیں انام۔ وآنام (بمد الہمزۃ) وابیم بمعنے مخلوق ۱۶ مزنۃً بالضم مزن کا ٹکڑا بمعنی بادل و برسنے والا بادل والجمع مزن وبالکسر مزن بمعنی سفید چیونٹی۔ اُوام بمعنے سخت پیاس و پیاس کی گرمی اصلہ آم یوُم وُمًا ای اشد عطشا۔

کُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهِ۔ وَالطَّمَعِ فِي تَقَمُّصِ لِبَاسِهِ۔ أُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ

أَسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ۔ وَأَتَعَلَّلُ بِعَسَى وَلَعَلَّ۔ فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ۔ وَقَدْ بَلَوْتُ الْإِخْوَانَ

وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ۔ وَخَبَرْتُ مَا شَانَ وَزَانَ ۔

الترجمة والمطالب میں اس کے سیکھنے کے شوق اور اس کے لباس کے کرتے پہننے کی طمع میں ہر بڑے اور چھوٹے سے میں مباحثہ کرتا اور ہر بڑی چھوٹی بارش سے میں سیرابی چاہتا تھا اور علی وعل (امید وطمع) سے اپنے نفس کو میں آرزومند بناتا تھا پس اسی حالت میں میں جب شہر حلوان میں مقیم ہوا اور دوستوں کے آزمانے اور ان کے مرتبے پہچاننے سے میں فارغ ہوا اور اچھی اور بُری باتوں میں میں امتیاز کرنے لگا۔

تشریح لغات لہ اللہج مصدر بمعنے زیادتی حرص ولالچ۔ یقال لہج بالشئ ای اغری بہ از سمع۔ ۲ہ الطمع یہ یاس کی ضد ہے۔ بمعنے حرص لالچ۔ امید۔ ودانشن از سمع یقال طمع طمعاً وطماعاً۔ وطَمَاعَۃً وطَمَاعِیَۃً بالتخفیف والتشدید یعنی اس نے لالچ کی ۳ہ تقمص یہ قمیص سے مشتق ہے بمعنے پہننا یا قمیص پہننا والجمع۔ اقمصۃ وقمص وفی التنزیل ان کان قمیصہ قُدَّ من دُبُرٍ۔ ۴ہ اباحث یہ مفاعلت سے ہے اور یہ بحث سے مشتق ہے یقال بحث عن الشئ وبحثہ بحثاً ای سال از فتح اور بحث کے معنے کھودنے اور تلاش کرنے کے بھی آتے ہیں۔ وفی التنزیل فبعث اللہ غراباً یبحث فی الارض ۵ہ جل۔ یہ جلیل سے مشتق ہے۔ جس کے معنے مرتبہ میں بڑے ہونے کے ہیں اور اس کے معنے عظیم الشان کے بھی آتے ہیں یقال جَلَّ الشئ یجل جلالاً وجلالۃ وہو جَلٌّ وجلیلٌ واجلہ ای عظمہ ویقال جَلَّ فلانٌ فی عینی ای عظم ضد حقر از ضرب ۶ہ قل یہ قلیل سے مشتق ہے جس کے معنے حقیر ہونے کے ہیں یقال قَلَّ یقل قلۃً فھو قلیلٌ قلت یہ کثرت کی ضد ہے۔ از ضرب حریری پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ جَلَّ کے معنے حقیر آتا ہے نہ قَلَّ۔ اور یہاں حریری نے محض قافیہ وتجنیس کے لحاظ سے لے آتے ہیں اور حقیقت بات یہ ہے۔ کہ بعض کتب لغت میں یہ تصریح ہے کہ قل حقر کے معنے میں بھی آتا ہے بکذا افاد استاذی عمی المکرم مدظلہ العالی ۷ہ استسقی۔ اس کے معنے طلب کرنے کے آتے ہیں۔ اور یہ سقی سے مشتق ہے۔ جس کے معنے سیراب کردینے کے ہیں۔ یقال سقاہ سقیاً وسقّاہ واسقاہ یعنی اس کو سیراب کیا اور پانی پلایا۔ وفی التنزیل وسقاھم ربھم شراباً طھوراً اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ واستسقیٰ من النھر یعنی اس نے نہر سے پانی لیا ۸ہ اُلو بل افراد اللغۃ میں اس طرح بیان کیا کہ سب سے ضعیف بوندوں کی بارش کو رش کہتے ہیں۔ اس کے بعد طل۔ اس کے بعد رذاذ اس کے بعد ہطل۔ اس کے بعد تہتان اس کے بعد وبل یا وابل اور بعض نے یوں بیان کیا ہے کہ سب سے ضعیف طل اس کے بعد طش اس کے بعد رذاذ اس کے بعد دیمۃ۔ اس کے بعد نفش اس کے بعد وبل وفی التنزیل کمثل جنۃ بربوۃ اصابہا وابل تو یہاں طل اور وبل مقابل ہو گئے ہیں۔ اس میں طباق ہے۔ اور وبل یا وابل خوب زور کی بارش کو کہتے ہیں۔ یقال وبلت السماء الارض وبلاً یعنی جب کہ بارش خوب زور کی ہو از ضرب ۹ہ طل کم بارش کو کہتے ہیں۔ والجمع طلال وطلل وفی التنزیل فان لم یصبہا وابل فطل یقال طلت السماء الارض یعنی ننھی ننھی بوندوں کی بارش ہوئی از نصر ۱۰ہ العلل یہ دو سے ماخوذ ہو سکتا ہے۔ یا علالۃ سے جس کے معنے شئ اندک (تھوڑی شی) کے ہیں یا یہ علت سے جس

کے معنے بہانہ و بہانہ پکڑنے کے بھی آتے ہیں۔ یا عُلالۃٌ سے جس کے معنے تمسک اور دلیل پکڑنے کے ہیں، وہی یہ معنے یہاں مراد لیے جا سکتے ہیں اور خود اس کے معنے تَعَلَّ کے بھی آتے ہیں یقال تعلّل بکذا یعنی وہ مشغول ہوا اور وہ دلیل ظاہر کرکے اس پر ثابت رہا یا یہ عَلَّ یُعِلُّ سے ہے از نصر جس کے معنے دودھ دوبارہ پینے یا متواتر پینے کے ہیں۔ اور خود اس کا استعمال مطلق قلیل یقال اَعَلَّ الرجلُ یعنی اس نے گھونٹ گھونٹ کر پلایا۔ ؁۱ لعلّی و لعل یہ فعل بھی ہیں اور صرف بھی اور یہاں لول کراُن سے جملہ مراد لیا ہے۔ یعنی عسیٰ کے رجائی وَلَعَلَّ لنا ان یحصل رجائی علے کے معنے قریب اور نزدیک کے ہیں وفی التنزیل قل عسیٰ ان یکون روف لکم اور علے کے معنے امید اور یقین کے بھی آتے ہیں۔ جیسے قرآن شریف میں ہے علےٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ الخ اور لَعَلَّ کے معنے امید اور توقع کے آتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے، لعلکم تذکرون۔ و لعلکم تتقون ؁۲ حللت اس کا مصدر حلول ہے جس کے معنے نازل ہونے اور اترنے کے آتے ہیں اور اس کے معنے کسی چیز کے حلال ہونے کے بھی اور احرام حج کے ختم کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ از نصر ؁۳ حلوانُ بالضم یہ بغداد میں ایک شہر ہے اس کا بانی حلوان بن عمران تھا اس کے طرف منسوب ہے ؁۴ بلوتَ از نصر اس کے معنے آزمانے اور امتحان کرنے کے آتے ہیں۔ وفی التنزیل وفی ذلکم بلاء من ربکم عظیم ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ اور جب یہ سمع سے آتا ہے۔ اور اس کے معنے پرانا ہونے کے آتے ہیں۔ یقال بلیٰ الثوبُ۔ یعنی کپڑا پرانا ہوا ؁۵ الاخوآن یہ اخ کی جمع ہے۔ بمعنے بھائی اور اس کی جمع اُخوان بضم الہمزۃ واخوۃٌ بکسر الہمزۃ وضمہا وُ اخُونُ وآخاءٌ بھی آتی ہے۔ اور اس کا فعل نصر سے آتا ہے، اور یہ وادی ہے یقال اخوتُ فلانا اُخوۃً ای اتخذتہ اخاً۔ وفی التنزیل انما المؤمنون اخوۃ۔ ؁۶ سبرت اس کا مصدر سبر آتا ہے جس کے معنے آزمانے کے ہیں۔ از نصر یقال سبرت ای اختبرتُ۔ ؁۷ الاوزان یہ وزن کی جمع ہے جس کے معنے بوجھ کے ہیں یقال ہذا رجلٌ راجحُ الوزن یعنی وہ کامل العقل اور پوری رائے والا ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال وزن یزن وزناً وزنۃ ووزن الشئ یعنی اس نے تولا وفی التنزیل واذا کالوہم اَوْ وَّزَنُوہم یخسرون ؁۸ خبرت از کرم بمعنے تجربہ کرنا و آزمانا یقال خبرت ای عرفت۔ اور یہ نصر سے بھی آتا ہے اس کے یہ مصدر خبرٌ اور خبرۃٌ بکسر الخاء وفتحہا و مخبرٌ بضم الیاء وفتحہا آتے ہیں ؁۹ ماشآن ما موصولہ ہے اور شان یہ اجوف یائی ہے اس کا مصدر شین ہے جس کے معنے عیب لگانے کے آتے ہیں اور یہ زین کے خلاف ہے اس کے معنے زینت دینے کے آتے ہیں۔ از ضرب شان اور زان ان دونوں فعلوں کے مفعول با محذوف ہیں یا اس کی تقدیر شانہا وزینہا ہے، اور اس میں ہا کی ضمیر حلوان کی طرف راجع ہے یا اس کی تقدیر شانہم وزانہم ہے۔ توہم کی ضمیر اخوان کی طرف راجع ہوگی یا اس کی یوں تقدیر ہے، شانتی وزانتی یا شان الناس وزان الناس، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اَلْفَيْتُ بِهَا اَبَا زَيْدِنِ السَّرُوْجِيَّ يَتَقَلَّبُ فِيْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ۔ وَيَخْبِطُ فِيْ اَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ۔ فَيَدَّعِيْ تَارَةً اَنَّهٗ مِنْ اٰلِ سَاسَانَ۔ وَيَعْتَزِيْ مَرَّةً اِلٰى اَقْيَالِ غَسَّانَ وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِيْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ۔ وَيَلْبَسُ حِيْنًا كِبْرَ الْكُبَرَاءِ۔

الترجمۃ المطالب

تو مَیں نے وہاں ابوزید سروجی کو دیکھا (پایا) جو اپنے نسب میں مختلف البیانی سے کام لے رہا ہے اور کمائی کے راستہ میں لڑکھڑاتا پھرتا ہے (ڈھیلا چلتا ہے)، کبھی وہ کہتا ہے۔ کہ ساسان کی اولاد سے ہوں۔ اور کبھی کہتا ہے۔ کہ شاہان غسان کی۔ کبھی وہ شاعروں کے لباس میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی وہ بزرگوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔

تشریح لغات

لہ الفیت۔ اس کا مصدر الفاءٌ ہے جس کے معنے پا لینے کے آتے ہیں اور وجدان کے معنے مطلق پا لینے کے آتے ہیں۔ اس کا مجرد لفاءٌ آتا ہے جس کے معنے حقیر شی کے آتے ہیں کیونکہ جو چیز انسان پائے وہ بھی بعد حصول حقیر معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس لیے اس کے معنے پا لینے کے ہو گئے ہیں ٢ہ ینقلب، از باب تفعل بمعنے لوٹنا پوٹنا ٣ہ ای ینتوع وفی التنزیل فلا یغررک تقلبھم فی البلاد او یاخذھم فی تقلبھم۔ قوالب۔ یہ قالب کی جمع ہے بکسر اللام و فتحہا بمعنے سانچہ اور قلبوت وہ سانچہ جو جوتے بناتے وقت اس میں کیا جائے۔ وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ تحقیق یہ ہے کہ بالفتح والکسر دونوں کے معنے سانچے کے آتے ہیں۔ اور صحیح نسخوں میں قوالیب بالیاء ہے تو اس میں یہ اشکال ہوتا ہے۔ کہ بالیاء یہ قالب کی جمع نہیں آتی ہے تو اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ ضرورت وزن کی وجہ سے ایسا کیا گیا اور اس میں الف اشباع کا بڑھا دیا ورنہ یہ اصل میں بغیر یاء کے تھا۔ واللہ اعلم ٤ہ الانتساب یہ انفعال کا مصدر ہے بمعنے منسوب ہونا اور نسبت بیان کرنا واصلہ نسبت فلانًا الی ابیہ نسبًا ای عزوتہ الیہ ازضرب ونصر وفی التنزیل وجعلہ نسبًا وصہرًا یخبط ٥ہ۔ ازضرب اس کے معنے درخت کے پتے جھاڑنے کے آتے ہیں۔ لیکن استعمال میں یہ معنے مراد نہیں لیتے ہیں بلکہ اونٹنی کا پیاس کی وجہ سے ادھر اُدھر پاؤں مارنے اور اندھی اونٹنی کے بیر مارنے کے آتے ہیں۔ اسالیب ٦ہ یہ اسلوب کی جمع ہے۔ بمعنے طرز، طریقہ، فن۔ اور اس کے معنے شیر کی گردن کے بھی آتے ہیں ٧ہ الاکتساب۔ یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنے حاصل کرنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال کسب کسبًا وکسبًا وتکسّب واکتسب یعنی اُس نے حاصل کیا۔ اور کما یا یقال کسب الشیٔ یعنی اس نے جمع کیا ٨ہ فیدعی ازباب افتعال یہ دعوٰے سے مشتق ہے اس کا مصدر دَعْوَۃٌ بالفتح اور بالکسر آتا ہے دَعْوَۃٌ بالفتح کے معنے کسی اور کے دعوٰے کرنے کے آتے ہیں۔ اور دِعْوَۃٌ بالکسر کے معنے نسب کے دعوٰے کے آتے ہیں۔ یہاں پر معنے دعوٰے کرنے کے ہیں ٩ہ تارۃً بعض کے نزدیک یہ واوی ہے اور بعض کے نزدیک یائی بمعنے مرتبہ والجمع تورۃٌ وتیر وتارات ١٠ہ ساسان یہ شاہان فارس کا لقب ہے جو مغلوب ہو کر بھاگ گیا تھا تو اس کے قبیلہ والوں نے یہ کہا کہ ہم آل ساسان میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے ١١ہ یعتزی از افتعال اس کا مصدر اعتزاءٌ آتا ہے بمعنے نسبت بیان کرنا ١٢ہ اقیال یہ قیل بالتشدید والتخفیف کی جمع ہے اور جو لفظ اس وزن پر ہوتا ہے اس میں یہ دونوں طریقے ہوتے ہیں یعنی تخفیف وتشدید جیسے میّت ومیت وجید قیل یہ اصل میں قیول تھا۔ اور اس میں یہ قول مشہور ہے۔ کہ قیل بڑے بادشاہ کو کہتے ہیں۔ وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ لیکن تحقیق یہ ہے کہ قیل کے معنے وزیر کے آتے ہیں۔ اس میں مناسبت ظاہر ہے۔ اس لیے کہ جو وہ حکم کرتا ہے۔ وہ نافذ ہو جاتا ہے ١٣ہ غسان از نصر بمعنے چھپانا اور غسان ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے۔ اس لیے کہ وہ مشہور تھا۔ اور دوسرے قبیلہ اس کے مقابلہ

7/2 میں ہیچ تھے۔ گویا وہ ان کو چھپانے والا تھا۔ یَبرُزُ از نصر اس کا مصدر بروز آتا ہے۔ جس کے معنے ظاہر ہونے اور نکلنے کے
واصلہ بَرَزَ یَبرُزُ بروزاً ای خرج اے ابرازؔ[۱۵]۔ طوراً بمعنے ایک مرتبہ۔ کبھی والجمع اطوار وفی التنزیل واللہ خلقکم اطواراً [۱۶]
شعار۔ عرب کی یہ عادت تھی جو بڑا ہوتا تھا۔ وہ زیادہ کپڑے پہنتا تھا۔ اور سب سے بڑا تین کپڑے پہنتا تھا۔ سب سے
اوپر والے کو ظہار کہتے تھے۔ اس لیے کہ وہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور وسط والے کو دثار کہتے ہیں۔ اور نیچے والے کو اشعار
کہتے تھے۔ کیونکہ وہ بالوں سے یعنی جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے اس کے اصلی معنے تو یہ تھے اب شعار کے یہ معنے بھی آتے ہیں۔
اس کے معنے جامۃ جل الفرس یعنی گھوڑے کی جھول جسے گردنی کہتے ہیں اور وہ جامہ جو دستار کے نیچے عرب لوگ رکھ لیا کرتے
تھے تاکہ تیل سے محفوظ رہے اور اس کے معنے وہ علامت جیسے بجلی۔ درخت۔ بنیان وغیرہ جو جنگ میں لشکری اپنے شناخت
کے لیے متعین کرلیں۔ تاکہ آپس میں نہ لڑ پڑیں جیسے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اکبر متعین کرلیا تھا۔ جب رات میں
لڑائی ہوتی تھی۔ تو سب اللہ اکبر کہتے تھے۔ والجمع اشعرۃٌ وشعرٌ[۱۷] الشعراء یہ شاعر کی جمع ہے۔ وفی التنزیل الشعراء یتبعہم
الغاوون۔ اور اس کی تحقیق پہلے بیان ہوچکی ہے [۱۸] کبر بالکسر بمعنے بڑائی۔ وعظمت وبڑا گناہ ومنہ الکبیر جو صغیر کا عکس ہے
والجمع کبار وکبراء اور یہ کرم سے آتا ہے ویقال کبُرَ کبراً وکبُراً وکبارۃً یعنی وہ بڑا ہوا۔

بِبَدَاتِہٖ[۱] مَعَ تَلَوُّنِ[۲] حَالِہٖ[۳]۔ وَتَبَیُّنِ[۴] مُحَالِہٖ[۵]۔ یَتَحَلّٰی[۶] بِرُوَاءٍ[۷] وَرِوَایَۃٍ[۸]۔ وَمُدَارَاۃٍ[۹] وَدِرَایَۃٍ[۱۰]۔ وَ
بَلَاغَۃٍ[۱۱] رَائِعَۃٍ۔ وَبَدِیْہَۃٍ مُطَاوِعَۃٍ۔ وَاٰدَابٍ بَارِعَۃٍ[۱۲]۔ وَقَدَمٍ[۱۳] لِاَعْلَامِ[۱۴] الْعُلُوْمِ فَارِعَۃٍ۔

الترجمۃ والمطالب

مگر باوجود اپنے تغیر حالات اور ظاہر دروغ گوئی کے دہر بھی حسن صورت اور کمال روایت ملائمت اور عقل مندی اور تعجب میں ڈالنے والی بلاغت اور نفیس بدیہہ گوئی بزرگ آداب اور ان قدموں سے جو علوم کے پہاڑوں کو روند چکے تھے۔ راستہ تھا۔

تشریح لغات

[۱] بیدیہ علی اور غیر کے معنے میں آتا ہے یہ اسم لازماً انَّ اور اس کے معمولین کی طرف مضاف ہوتا ہے یقال فلاں کثیر المال بیدانہ بخیلٌ ای غیر انہ بخیلٌ [۲] تلوّن یہ باب تفعل کا مصدر ہے اور یہ لون سے
ماخوذ ہے جس کے معنے رنگ برنگ ہونے کے ہیں اور رنگ بدلنے سے حالت بدلتی جاتی ہے لہٰذا اس کے معنے تغیر اور
تبدل کے بھی آتے ہیں [۳] حالہ۔ حال کے معنے شان اور حالت کے آتے ہیں [۴] تبیّن یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنے ظاہر ہونا
وفی التنزیل قد تبین الرشد من الغی وقدم تحقیقہ [۵] محالہ بضم المیم اس کے معنے ناممکن اور باطل اور جھوٹ کے آتے ہیں
اور بکسر المیم کے معنے مکر اور فریب کے آتے ہیں۔ روے ابن شمیل عن الخلیل بن احمد انہ قال المحال بغیر شئی والمستقیم کلام لشئ
والغلط کلام لشئ لم تردہ واللغو کلام لشئ لیس من شانک والکذب کلام شئ تغرّ [۶] یتحلی یہ واوی بھی آتا ہے اور یائی بھی اگر
واوی ہو تو اس کا مصدر حلو آتا ہے بمعنے شیریں اور اگر یائی ہو تو اس کا مصدر حلیۃ آتا ہے۔ جیسا کہ یہاں ہے تو اس کے

معنے زیور اور زینت مزین ہونے کے آتے ہیں۔ اس لیے کہ زیور بہ زینت ہوتا ہے۔ یرواء بضم الراء بمعنے حسن منظر اور اصل میں یہ روی بروی سمع سے آتا ہے۔ ۸ه روایۃ بمعنے نقل الحدیث وقد مر تحقیقہ ۹ه مُداراۃ یہ مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے رعایت کرنا اور نرمی کرنا اور صلح کرنا۔ اور دھوکہ دینا۔ واصل المدارۃ من درے الصید دریًا یعنی اس کو دھوکہ دیا از ضرب ۱۰ه درایۃ یہ مصدر ہے بمعنی سمجھ یقال دریتہ ودریت بہ دریًا ودرایۃ ای علم بہ بضرب من الختل از ضرب ۱۱ه بلاغۃ یہ مصدر ہے یقال بلغ الرجل ای صار بلیغًا از کرم ۱۲ه راعۃ بمعنے گھبراہٹ اور تعجب میں ڈال دینا۔ یہ راع یروع سے ہے۔ اس کے معنے خوبصورت چیز کے آنکھوں میں بھلا معلوم ہونے کے ہیں۔ از نصر یقال راعہ الامر یعنی اس کو بھلا معلوم ہوا واصلہ راعۃ الشئ ای عجبہ حسنہ ورجل رائع بمعنے حسن الوجہ والجمع ارواع ۱۳ه بدیہۃ یہ مصدر بھی ہوسکتا ہے یعنی وہ کلام جو بلا سوچے کہے۔ لیکن وہ اچھا بھی ہو از فتح اس کا مصدر بداہت آتا ہے یقال بدھہ امرہ یبدھہ بدھًا وبداھۃً بمعنے فجاءہ امرٌ ۱۴ه مطاوعۃ یہ بکسر الواو بھی ہوسکتا ہے یعنی کلام فی البدیہہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے والا تھا۔ اور خود بخود اس سے صادر ہوتا تھا اور بفتح الواؤ بھی ہوسکتا ہے یعنی اس کلام فی البدیہہ کی اطاعت اور موافقت کی گئی تھی۔ اور اس کو لوگ جانتے تھے۔ یہ مطاوعۃ کرہٗ کی نقیض ہے۔ یقال طاعہ وطاع لہ طوعًا از نصر آداب یہ ادب کی جمع ہے۔ وقد مر تحقیقہ ۱۵ه بارعۃ بمعنی فوقیت لے جانا۔ اور کامل ہوجانا۔ یقال برع الرجل اذا فاق علی غیرہ اور اس کے معنے کبھی تعجب میں ڈالنے کے بھی آجاتے ہیں۔ والمصدر منہ بروع وبراعۃ از فتح وکرم ۱۶ه لاعلام یہاں لام عَلٰے کے معنے میں ہے ۱۷ه اعلام۔ یہ علم کی جمع ہے بمعنے علامت پہاڑ۔ یا پہاڑ کی چوٹی وجھنڈا۔ اگر اس کے معنے پہاڑ کے لیے جاویں تو اضافت مشبہ بہ کی مشبہ کی طرف ہوگی۔ اور اگر پہاڑ کی چوٹی کے معنے لیے جائیں۔ تو بعید ہیں جو علوم علم کی جمع ہے۔ اس کو پہاڑ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تو یہ استعارہ بالکنایہ ہوگا اور چوٹی کا اس کے لیے ثبوت استعارہ تخییلیہ ہوگا۔ اور فارعۃ بمعنے چڑھنے والا تو یہ استعارہ ترشیحیہ ہوگا لاقدام یہ مؤنث سماعی ہے۔ اس کی صنعت اعلام واقع ہورہی ہے۔ ۱۸ه فارعۃ۔ از فتح یقال فرع فرعًا فروعًا یعنی وہ چڑھا ویقال فرع الجبل یعنی وہ پہاڑ پر چڑھا وفرع عنہ ای نزل فرع یہ اضداد میں سے ہے۔ اس کے معنے اترنے اور چڑھنے دونوں کے آتے ہیں۔

فَكَانَ لِمَحَاسِنِ آلَاتِهٖ۔ يُلْبَسُ عَلٰى عِلَّاتِهٖ۔ وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهٖ۔ يُصْبٰى اِلٰى رُؤْيَتِهٖ وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهٖ۔ يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ۔ وَلِعُذُوْبَةِ اِيْرَادِهٖ۔ يُسْعَفُ بِمُرَادِهٖ۔ فَتَعَلَّقْتُ بِاَهْدَابِهٖ لِخَصَائِصِ آدَابِهٖ۔

الترجمۃ والمطالب لہٰذا اس کے (ان مذکورہ بالا) آلات (صفات) کی خوبی کی وجہ سے اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیا جاتا تھا۔ اور اس کے علم وروایات کی وسعت کے باعث اس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی اس کے قوتِ کلام کے سبب اس کے مقابلہ سے اعراض کیا جاتا تھا اور اس کے شیریں الزامات (اعتراضات) کے باعث اس کی خواہش وآرزو پوری کی جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے اس کے خصوصیت آداب کی وجہ سے اس کا دامن پکڑ لیا۔

تشریح لغات

آلاتہ۔ یہ آلۃٌ کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع آل بھی آتی ہے۔ آلۃ وہ جس کے ذریعہ سے کاروبار کیا جائے اوزار، ہتھیار۔ آلۃ یہ اصل میں الوۃٌ تھا اس میں تاعوض کی ہے ایک عوض ہوتا ہے۔ اور دوسرے بدل عوض اس کو کہتے ہیں کسی لفظ کو حذف کر کے اس کے بجائے کوئی اور لفظ بڑھا دیا جائے اور بدل اس کو کہتے ہیں کہ اس جگہ قائم کر دیا جائے۔ ۲ یلبس از سمع بمعنے کپڑا پہننا واز ضرب بمعنے ملجاتا اور مشتبہ ہونا یہاں پر یہ دونوں معنے بن سکتے ہیں ۳ عِلّاتِہ۔ یہ علۃ کی جمع ہے بمعنے حالت اور عیب لیکن عیب کے معنے محاورہ کے خلاف ہیں اور یہاں پر اس سے مراد بیماری ہے اور جوہری نے اس کے معنے علے کل حاہم کے بیان کئے ہیں۔ ۴ لَسُعَۃِ لسُوسعت کے معنے قدرت، طاقت اور سہولت کے آتے ہیں۔ یقال وسع یسع از سمع وحسب سَعَۃً وسِعَۃً بمعنے وسیع ہونا وگنجائش رکھنا۔ اور یہ ضیق کی ضد ہے یقال وسعت رحمۃُ اللہ کلَّ شی وعلے کل شیٔ یعنی وہ گھیرے ہوئے ہے وفی التنزیل واللہ واسع علیم ۵ یَصْبُو صُبُوّۃً آتا ہے بمعنے میلان کرنا اور ضرب سے اس کے معنے مائل ہونے کے آتے ہیں اور بچوں کو بھی صبی کہہ دیا جاتا ہے اس لیے کہ بچوں کی طبیعت ہر چیز کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہے یقال صبا الی اللہو صُبُوًا وصَبْوَۃً ای مال واشتاق ۶ لخلابۃ۔ اس کے معنے دھوکا دینے اور فریفتہ کرنے کے آتے ہیں یقال خلبہ خَلْبًا وخَلَابَۃً ای خدعہ از نصر ومنہ البرق الخُلَّبُ الذی لاغیث فیہ کانہ خادعٌ۔ عارَضَتہ یہ عرض سے مشتق ہے بمعنے کلمات ذوات عرض وپیش کرنا۔ وچہرہ اور فصاحت اور بلاغت فی الکلام کے اس کے معنے آتے ہیں از ضرب یقال عرض الشیٔ لفلان یعنی اس کو ظاہر کیا۔ وعرض علیہ اس کو دکھایا اور پیش کیا۔ وعارض معارضۃً وہ اس سے بچا۔ وعارض الکتابَ بالکتاب یعنی اس نے مقابلہ کیا۔ وعارضہ بمثل صنیعہ یعنی اُس نے ویسا ہی کر دکھایا ۸ یرغب از سمع بمعنے رغبت کرنا اور محبت سے ارادہ کرنا جب اس کے صلہ میں عن آتا ہے تو اس کے معنے اعراض کے آتے ہیں۔ یقال رغب عنہ یعنی اس نے اس سے اعراض کیا اور چھوڑ دیا۔ منہ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب عن سُنّتی فلیس منی۔ اور اگر یرغب کے بجائے یعرض ہوتا تو یعرض اور معارضۃ میں صنعت اشتقاق ہوتی ۹ معارَضَۃ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے مقابلہ ۱۰ لعَذوبتہ از کرم بمعنے شیریں کلام واز ضرب یقال عذب الرجل اذا ترک الاکل من شدۃ العطش وعذب عنہ اذا امتنع عنہ از سمع یقال عذب الماء عذبًا ای علاہ وکثیر ماءہ ۱۱ یسعَف اس کا مصدر سعف ہے۔ بمعنے کامیاب ہونا و پورا کیا جانا از فتح یقال سعف بمرادہ ای قضے حاجتہ وساعد مطلوبہ۔ ۱۲ فتعلقت۔ اس کا مصدر تعلق ہے۔ از تفعل یقال تعلق بہ جب کہ وہ اس کے ساتھ لٹکے واصلہ علق علقًا وعلاقۃً وعُلُوقًا کمامرّ از سمع ۱۳ باھدابہ یہ ہُدُبٌ اور ہُدْبٌ کی جمع ہے اور یہ دونوں ہدبتہ کی جمع ہیں، ہدبتہ وہ تاگہ جو کپڑے کے کنارے پر لٹکتا ہو اسی لیے پلک کے بال کو ہدبتہ کہتے ہیں۔ کیونکہ ویسا ہی یہ بال بھی کنارے پر لٹکتے ہوتے ہیں۔ از سمع یقال ہَدِبَ العین ہدبًا جب کہ پلک کے بال لانبے ہوں ۱۴ الخصائص یہ خاصیتہ کی جمع ہے۔ بمعنے مایختص بالشیٔ اور خاصیت کی جمع خاصیات وخصائص آتی ہے۔ واصلہ خص الشیٔ بالشیٔ خصیًا وخصوصًا وخصوصیتہ از نصر وفی التنزیل یختص برحمتہ من یشاء۔ ویقال خص فلانًا بالشیٔ یعنی اس کو فضیلت دی اور اس شیٔ کے واسطے اختیار کیا وخصَّ الشیٔ بنفسہ یعنی اس کو پسند کیا۔

وَنَافَسْتُ فِي مُصَافَاتِهٖ ۔ لِنَفَائِسِ صِفَاتِهٖ ۔ شعر

نَكَّتْتُ بِهٖ اَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَاجْتَلِيْ ۔ زَمَانِيْ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا

اَرٰى قُرْبَهٗ قُرْبٰى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً ۔ وَرُؤْيَتَهٗ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

الترجمة والمطالب

اور اس کے گران مایہ صفات کی وجہ سے میں اس کی دوستی کی طرف راغب ہو گیا۔ پس میں اس کی وجہ سے اپنے غموں کو دور کرتا۔ اور اپنے زمانہ کو خندہ اور روشن پاتا تھا۔ (دیکھتا تھا) میں اس کے پاس رہنے کو قرابت اور اس کے گھر کو بے پرواہ کرنے والا تھا اور اس کے دیدار کو سیرابی اور اس کی زندگی کو (اپنے حق میں) عام بارش خیال کرتا تھا۔

تشریح لغات

نافستُ از مفاعلت اس کا مصدر منافست ہے کسی نفیس چیز کی محبت کرنا چونکہ انسان جس چیز کی محبت کرتا ہے وہ اُسے نفیس ہی معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کے معنے کسی چیز کے محبت کرنے کے ہیں خواہ وہ کیسی ہی ہو۔ یقال نافس نفاسًا ومنافسۃً یعنی اس نے محبت کی ؎۲ مصافاتہ یہ مفاعلت کے وزن پر ہے جو مصدر ہے اور یہ صفو سے مشتق ہے مصافات کے معنے خالص طور پر دوستی کرنے کے ہیں۔ اور مداجات اور مداجنت کے معنے منافقانہ دشمنی کرنے کے ہیں اور مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال صفا یصفو صفوًا وصفاءً اور یہ کدورت کی نقیض ہے اور اس کے معنے صاف کے ہیں ؎۳ لنفائس۔ یہ نفیسۃٌ کی جمع ہے بمعنے نفیس وعمدہ اور یہ کرم سے آتا ہے۔ یقال نفس نفاسۃً ونفاسًا یعنی وہ چیز نفیس ہے اور اس کے مقابل خسیس ہے ؎۴۔ صفاتہ یہ صفت کی جمع ہے۔ بمعنے نعت۔ وقائم بالموصوف جیسے علم اور جمال اور جس علامت سے موصوف پہچانا جائے۔ از ضرب یقال وصف یصف وصفًا وصفۃً یعنی اس کی تعریف بیان کی ویقال وصف الشئ لہ وعلیہ ای حلّاہ۔ نکنت بہ میں با کا مجرور اور ہا کا مضاف محذوف ہے۔ ای بصحبتہ وبرویتہ ؎۵ اجلوہ از نصر اس کے معنے وطن سے نکالنے اور ظاہر ہونے اور روشن ہونے کے آتے ہیں۔ ومنہ جلا السیف اور اس کے معنے مانجھنے اور زنگ دور کرنے کے بھی آتے ہیں۔ یہاں متکلم نے اپنے دل کو تلوار سے تشبیہ دی ہے۔ اس بات میں کہ جیسے تلوار کسی چیز کے کاٹنے پر سیدھی ہوتی ہے اسی طرح انسان جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو دل بھی اس کے کرنے کے لیے سیدھا ہوتا ہے۔ تو یہاں استعارہ بالکنایہ ہے ؎۶ ہموی یہ ہم کی جمع ہے۔ جس کے معنے غم کے ہیں۔ یقال ہم الامر فلانًا ای اقلقہ وأحزنہٗ واعلم ان الہم حزن والکد حزن لایستطاع امضاؤہ۔ والبث اشد الحزن والکرب الغم الذی یاخذ بالنفس والسدم ہمّ۔ فی ندم۔ والاسیٰ واللہف حزن علی الشئ یفوت والوجوم ہم حزن یسکت صاحبہ والاسف حزن علی غضب والکآبۃ سوء الحال والانکسار مع الحزن والترح ضد الفرح ؎۸ اجتلی اس کا مصدر اجتلاءٌ ہے از افتعال بمعنے دیکھنا یقال اجتلی الشئ یعنی اس نے اس کی طرف نظر کی اس کے حروف اصل میں اختلاف ہے۔ بعض تو (ج ی ل) اور بعض (ج ل و) کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ؎۹ زمانی۔ اس کی جمع ازمنۃ اور ازمان آتی ہے۔ وقد مرّ تحقیقہ ؎۱۰ طلق۔ بمعنے کشادہ روشن وہنس مکھ چہرہ یقال طلق الرجل

طلاقۃٌ ای انبسط وجہہ ازکرم اور طلق کی جمع اطلاق آتی ہے ۱۱ الوجہ بمعنے چہرہ جس میں آنکھیں، ناک اور منہ شامل ہیں۔ والجمع اُوجہ" ووجوہٌ داجوہٌ ویقال وجہ الرجل وجاھۃً ای صار وجیہاً ازکرم ۱۲ ملتمع یہ لمع سے مشتق ہے جس کے معنے بجلی کے چمکنے کے ہیں یہاں اس کے معنے چمکنے کے ہیں یقال لمع البرق لمعًا ولمعانًا اذا اضاء از فتح ۱۳ الضیاء جس کے معنی روشنی کے ہیں، والجمع اضواءٌ ضیاء یہ اصل میں الف ممدودہ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے اس کو مقصوری کر لیا گیا۔ اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جب کسی کلمہ ممدودہ پر وقف کیا جائے تو اسے مقصوری پڑھتے ہیں، ضیاء روشن بالذات کو کہتے ہیں اور نور روشن بالعرض کو کہتے ہیں۔ وفی التنزیل ہو الذی جعل الشمس ضیاءً والقمر نوراً یقال ضاءت النار وضاء الشی ضَوْءًا بمعنے استنار اور اضاء یضئی یہ لازم اور متعدی آتا ہے وفی التنزیل فلما اضاءت ما حولہ از نصر ۱۴ قریہ یہ بعد کی نقیض ہے یقال قرب الشئ قربًا وقربانًا بمعنے قرب اور نزدیکی جگہ گھر اور مکان اور قرابت (یعنی رشتہ داری) کے معنے اس کے آتے ہیں۔ قرب اور قربٓ اور قریبٌ میں تجنیس مزمل ہے۔ قرب کا اطلاق مکان پر ہوتا ہے۔ اور قربت کا گھر پر اور قربٰی اور قرابت کا نسب پر ہوتا ہے اور کبھی ایک دوسرے پر مجازاً استعمال کر لیتے ہیں ۱۵ مغناہ مغنًا کے معنے منزل اور دار کے آتے ہیں۔ مغنیٰ اور دار میں فرق ہے۔ دار بہت وسیع اور دیواروں سے گھرے ہوئے گھر کو کہتے ہیں۔ اور مغنیٰ چھوٹا مکان جس میں انسان گزر کرے ۱۶ عنیۃ۔ بضم العین وکسرہا بمعنے بے پرواہ اور جو بے پرواہ کر دے اور یہ فعلۃ کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے یا فاعل کے معنے میں اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ۱۷ ریا بفتح الراء وکسرہا بمعنے سیرابی وتازگی اس کے حروف اصلی (ر و ی) ہے یہ مصدر ہے یا اسم ۱۸ مصدر محیاہ بمعنے چہرہ یا یہ حیاء بالمد سے ماخوذ ہے جس کے معنے شرم کے ہیں تو محیا کے معنے شرم کی جگہ کے ہوں گے۔ کیونکہ شرم کا اثر چہرہ پر زیادہ ہوتا ہے، اس لیے اس کو بھی محیا کہنے لگے یا یہ ماخوذ ہے، حیا بالقصر سے جس کے معنے بارش کے ہیں اور چونکہ چہرہ پر پسینہ آتا ہے گویا یہ بارش کی جگہ ہوئی تو اس صورت میں محیا اور حیا میں صنعت اشتقاق ہوگی اور محیّا بالتشدید کے معنے شراب کے آتے ہیں یا یہ اسم ظرف مکان ہے، یا مصدر۔ حیا بمعنے بارش اور تحیۃ" کے معنے بھی چہرہ کے ہیں۔ اور یہ تحیۃ" کا ظرف ہے۔ اور تحیت کے معنے سلام کے آتے ہیں وفی التنزیل واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا چونکہ سلام بھی چہرہ پر ہاتھ رکھ کر کیا کرتے ہیں۔ اس لیے چہرہ کو کہنے لگے اور محیا اور حیا میں تجنیس مطرف ہے اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ محیا مصدر میمی ہو بمعنے حیات کما فی قولہ تعالٰی قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین تو یہاں یہ معنے ہوں گے کہ اس کی حیات میرے لیے بارش تھی۔ ۱۹ حیا ہو من السماء المطر وذلک لان المطر اذا حیا الارض بعد موتہا فہو حیاء۔ واذا جاء عقب المحل او عند الحاجۃ فہو الغیث فاذا دام مع سکون فہو الدیمۃ والضرب فوق ذلک قلیلاً والھطل فوقہ فاذا زاد فہو التہلال والتہتان فاذا کان القطر مغاراً کانہ شدت فہو فسلفط فاذا کانت مطرۃ ضعیفۃ فہی الرحمۃ فاذا کان المطر مستمرا فہو الودق واذا کانت صغیرۃ یسیرۃ فہی الذہاب والہیمۃ فاذا کان ضخم القطر شدید الواقع فہو الوابل۔

وَلَبِثْنَا عَلٰی ذٰلِكَ بُرْهَةً. يُنْشِئُ لِي كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً. وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِي شُبْهَةً. إِلٰى أَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْإِمْلَاقِ. كَأْسَ الْفِرَاقِ. وَأَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ. بِتَطْلِيقِ الْعِرَاقِ. وَلَفَظَتْهُ

مَعَاذِ الْاِرْفَاقِ ۔ اِلٰی مَفَاوِزِ الْاٰفَاقِ ۔

الترجمۃ والمطالب اور میں ایک زمانے تک اسی حالت پر رہا وہ ہر روز میرا دل بہلاتا اور میرے دل سے شبہوں کو دور کرتا رہتا تھا، یہاں تک کہ تنگ دستی نے اس کے منہ سے فراق کا پیالہ ملادیا اور ایک ہڈی تک کے نہ ہونے (محتاجگی) نے اس کو عراق چھوڑنے پر آمادہ کر دیا۔ اس کی تہیدستی (سہولت کے نہ ہونے) نے اس کو دنیا کے جنگلوں کی طرف پھینکا۔

تشریح لغات لہ لَبِثْنَا۔ از سمع یقال لبث لَبْثًا و لبثًا و لِبَاثًا و لَبَاثۃً و لباثًا و لبثیثٰی بمعنے وہ ٹھیرا یقال لبث بالمکان اس نے مکان میں اقامت کی۔ قاعدہ یہ ہے جو باب سمع سے آئے تو لازمی اس کا مصدر متحرک العین ہوتا ہے۔ مگر یہ لازمی ہے اور اس کا مصدر بالسکون ہے اور جب اس کے بعد علے آتا ہے تو اس کے معنے امتداد کے ہوجاتے ہیں۔ جیسے لبثت علے الصلوۃ یعنی میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہا اسی طرح یہاں دوام کے معنے ملحوظ ہیں ٭ بُرْھَۃً بالضم والفتح مشہور یہ ہے کہ اس کے معنے زمانہ قلیل کے ہیں۔ لیکن تحقیق یہ ہے اس کے معنے مدت طویل کے آتے ہیں۔ والجمع بُرَہٌ و برھاتٌ۔ ٭ نُزْھَۃٌ۔ بمعنے دور ہونا۔ یقال فلاں نزہ یعنی وہ بری عادتوں سے دور ہے۔ اب اس کے معنے فائدے اور پاکیزگی کے ہوگئے ہیں۔ اور تنزہ کے اصلی معنے باغ میں جانے کے ہیں پھر اس کے معنے مطلق سیر کے ہوگئے ٭ یدرآء از فتح اس کا مصدر دَرْ بمعنے دفع کرنا۔ وفی التنزیل ویدرؤ عنہا العذاب ان تشہد الخ ویقال دراہ دراءً ای دفعہ ٭ جدحت۔ از فتح اس کا مصدر جدح ہے۔ بعض کتب لغت میں اس کے معنے مطلق ملانے کے لکھے ہیں بلکہ تحقیق یہ ہے کہ خاص ستوؤں کو دودھ یا پانی میں ملانے کے ہیں ومنہ المِجْدَحُ وہ آلہ جس سے ستو ملائے جائیں ٭ الاملاق بمعنے تنگدست ہونا و محتاج ہونا وفی التنزیل خشیۃ املاق۔ اور مجرد اس کا ملقۃٌ ہے۔ بمعنے سخت پتھر چونکہ مفلس بھی گویا سخت پتھر کا صاحب بن گیا ہے۔ اور اس سے کسی کو فیض نہیں یا یہ مَلَقٌ بفتح اللام سے ماخوذ ہے بمعنے کشادہ زمین چونکہ مفلس بھی زمین پر پڑا رہتا ہے اور خود ملقۃ کے معنے چکنے پتھر کے بھی آتے ہیں ٭ کاس دیہ مؤنث ہے۔ شراب سے بھرے ہوئے پیالہ کو کہتے ہیں۔ والجمع اکوسٌ وکوسٌ وکئاسٌ ٭ اغراہُ اس کا مصدر اغراء ہے۔ از افعال بمعنے برانگیختہ کرنا یقال اغراءٗ ای حرصہ داد لعہ از باب نصر بمعنے چمٹ جانا واز باب سمع بمعنے برانگیختہ ہونا اور سمع سے یائی بھی آتا ہے۔ بمعنے حوض کا سرد ہونا۔ اور مرد کا غصہ میں آجانا اور اس کے معنے حریص کے بھی آتے ہیں۔ اور اس کے دوسرے معنے کتے کو شکار پر بڑھکا دینا ٭ عدم بفتح العین وضمہا بمعنے گم کرنا اور یہ عدم وجود کے ضد کے معنے میں بھی آتا ہے۔ یقال عدمہ عدمًا فہو عدیمٌ از سمع وانفقد عدم الشئ بعد وجودہ اور یہ عدم سے خاص ہے ٭ العراق بضم العین یہ عرق کی جمع ہے وہ ہڈی جس پر گوشت نہ رہا ہو اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ عرق کی جمع اس وزن پر نہیں آتی ہے۔ یہ ان کا کہنا درست نہیں اس لیے کہ اس وزن پر جمع بہت پائی جاتی ہیں۔ جیسے رُبٌّ کی جمع رباب اور تُوام کی جمع توأم اور بعض یہ فرماتے ہیں۔ کہ عرق وہ ہڈی جس پر گوشت ہو بخلاف عظم کے جس پر گوشت نہ ہو ٭ تطلیق۔ یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنے چھوڑ دینا یقال طلقت ابلا دای

فارقتہا وطلقت القوم اسے ترک کرتھا۔ ؎۲ عراق بکسر العین یہ شہر کا نام ہے۔ وفی الحدیث انہ علیہ السلام وقت لاہل العراق ذات عرق ؎۳ لفظ از ضرب پھینک دینا یقال لفظتہ ای رمیتہ القیتہ۔ ؎۴ معاوزُ یا یہ معوز کی جمع ہے۔ اس کے معنے ضرورت کے وقت نہ ملنا یا یہ معوز مصدر میمی کی جمع ہے۔ بمعنے مطلق نا کامیابی اور سمع سے آتا ہے۔ اس کے معنے معدوم ہونے کے آتے ہیں۔ ؎۵ الارفاق یہ رفق سے ماخوذ ہے۔ بمعنے نفع دینا اور اٹھانا یا یہ رفیق سے ماخوذ ہے۔ بمعنے رفیق بنانا اور رفق یہ عنف کی ضد ہے ؎۶ مفاوز یہ مفازۃ کی جمع ہے بمعنے جنگل اور یہ فوز سے ماخوذ ہے جس کے معنے ہلاک ہونے کے ہیں۔ اور چونکہ جنگل میں ہلاکت کے سامان موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے اس کے معنے جنگل کے ہیں۔ والجمع مفازات ؎۷ الآفاق یہ افق کی جمع ہے بسکون الفاء بمعنے کنارۂ آسمان اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال افق یافق افقاً بمعنے آفاق میں گھومنا۔

وَنَظَمَهُ ؎۱ فِي سِلْكِ ؎۲ الرِّفَاقِ ؎۳۔ خُفُوقُ ؎۴ رَايَةِ ؎۵ الْإِخْفَاقِ ؎۶۔ فَشَحَذَ ؎۷ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ ؎۸ عَزْمَتِهِ ؎۹۔ وَظَعَنَ يَقْتَادُ الْقَلْبَ بِأَزِمَّتِهِ ؎۱۰ ۔

فَمَا رَاقَنِي مَنْ لَاقَنِي بَعْدَ بُعْدِهِ ؎۱۱ وَلَا شَاقَنِي مَنْ سَاقَنِي ؎۱۲ لِوِصَالِهِ
وَلَا لَاحَ لِي مُذْ نَدَّ ؎۱۳ نِدٌّ ؎۱۴ لِفَضْلِهِ وَلَا ذُو خِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِهِ

الترجمۃ والمطالب

اور اس کی نامرادی (بدبختی) نے ہمسفروں کے رشتے میں اس کو پرو دیا۔ لہٰذا اس نے کوچ کے لیے اپنے ارادے کی تلوار پر باڑھ رکھی (اور یہ مصمم ارادہ کر لیا) اور دلوں کو اپنی لگام (مٹھی) میں لیے ہوئے وہ چل دیا سو اس کے چلے جانے کے بعد کوئی ملنے والا شخص مجھے خوش نہ کر سکا۔ اور کوئی ایسا آدمی جو مجھے اپنی صحبت میں رکھے مشتاق نہ بنا سکا۔ اور جب سے وہ گیا اس وقت سے کوئی اس کی نظیر یا اس جیسا دوست مجھے نصیب نہ ہوا (ظاہر نہ ہوا)

تشریح لغات

نظمہ ؎۱۔ از ضرب نظم اس کا مصدر ہے۔ بمعنے موتی پرونا اور نظام وہ دھاگہ جس میں موتی پرو دیئے جائیں۔ والجمع نُظُم اور یہ متعدی بغیر جر کے ہوتا ہے ؎۲ سلک۔ وہ دھاگہ جس میں موتی پروتے ہیں۔ خواہ بالفعل ہو یا نہ ہو۔ اور خیط مطلق دھاگہ اور سمط وہ دھاگہ جس میں موتی بالفعل موجود ہوں اور سلک یہ سلکۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع الجمع اسلاک اور سلوک آتی ہے ؎۳ رفاق۔ یہ رفیق کی جمع ہے۔ جیسے کریم اور کرام۔ سفر کے دوست کے معنے آتے ہیں۔ اس جگہ اس سے مسافر مراد ہے۔ خفوق ؎۴۔ بمعنے حرکت کرنا۔ از ضرب یقال خفق یخفق خفقاً وخفوقاً وخفقاً جب وہ حرکت کرے۔ یقال اخفق الصیاد جب صیاد ناکام رہے ؎۵ رایۃ۔ بمعنے جھنڈا و نشان والجمع رایات ورائی اور یہ لوا سے بڑا ہوتا ہے ؎۶ الاخفاق۔ یہ مصدر ہے۔ بمعنے محروم ہونا اور نقصان میں رہنا ؎۷ فشحذ از فتح بمعنے چھری کا تیز کرنا۔ شحذ وہ پتھر جس پر چھری تیز کی جائے۔ شحیذ۔ تیز چھری یقال شحذ السکین شحذاً جب کہ وہ چھری کو تیز کرے ؎۸ غرار۔ تلوار نیزے تیر کی دھار اور بری کو کہتے ہیں۔ اور اس کی جمع اغرۃ آتی ہے ؎۹ عزمتہ۔ عزم کے معنے پختہ ارادہ کے آتے ہیں۔ یقال عزمت الامر وعزمت علیہ واعتزمت علیہ از ضرب وفی التنزیل

فاذا عزمت فتوکل علے اللہ۔ ۱۸ ظعن از فتح بمعنے کوچ کرنا یقال ظعن یظعن ظعناً وظعناً (بسکون العین وفتحہا) بمعنے کوچ کرنا وفی التنزیل یوم ظعنکم ویوم اقامتکم ۱۹ یقتاد اقتیاداً اس کا مصدر ہے۔ از افتعال یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ بمعنے اونٹ کو کھینچنا۔ اور اونٹ کی ناک میں جو لکڑی داخل کرتے ہیں۔ اس کو بُرَۃ کہتے ہیں۔ اور اس کے قریب جو چھوٹا سا دھاگہ ہوتا ہے اس کو مقود کہتے ہیں۔ اور بڑی مہار کو زمام کہتے ہیں ۲۰ ازمتہ۔ یہ زمام کی جمع ہے۔ بمعنے نکیل۔ لگام۔ باگ۔ از نصر یقال زمت الناقۃ اذا عقلت علیہا الزمام۔ ازمتہ کی ضمیر ظعن فاعل کی طرف ہے۔ اور قلب یہ قلبی کے معنے میں ہے تو اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ایک اونٹ کے لیے ایک رسی ہوتی ہے پھر مصنف یہاں جمع کیوں لائے۔ تو جواب یہ ہے کہ اپنے دل کو بہت سے اونٹوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور یا قلب یہ قلوب کے معنے میں ہے اور ازمتہ کی ضمیر قلب کی طرف راجع ہے تو اس وقت یہ معنے ہوں گے۔ کہ وہ کھینچتا تھا دل کو لوگوں کے ساتھ ان کی رسیوں کے ساتھ رافقنی۔ از نصر روق اس کا مصدر ہے یہ وادی ہے۔ بمعنے تعجب میں ڈالنا وخوشگوار ہونا وصاف ہونا اور یہ متعدی بنفسہ آتا ہے۔ یقال راقنی الشئ روقاً یعنی تعجب میں ڈالنا۔ لاقنی ۲۱ یہاں اس کے معنے ملنے کے نہیں ہیں۔ جب ملنے کے معنے میں آتا ہے۔ تو سمع سے آتا ہے اور یہ ناقص ہے اور اس جگہ اجوف ہے اس لیے اس کے معنے الصاق کے ہوں گے اور یہ ضرب سے آتا ہے ۲۲ لائق کے معنے بہت سے آتے ہیں۔ چمٹ جانا۔ دوات میں صوف ڈالنا۔ اور عورت کا اپنے خاوند کی طرف جھکنا۔ اور اس سے حصہ لینا۔ راقَ۔ اور لاقَ میں تجنیس لاحق ہے اور بعد بُعد میں تجنیس محرف ہے۔ اور اس میں بھی احتمال ہے کہ اس کو مشتق لا فانی سے مانا جائے۔ اور ضرورت شعری کی وجہ سے اس کو لاقنی کر لیا لاق یلیق یائی بمعنے روکنا اور وادی بمعنے نرم کرنا۔ بُعداً ۲۳ از کرم بُعداً واز سمع بَعَداً یہ قرب کی ضد ہے۔ بمعنے دور ہونا۔ مرنا، ہلاک ہونا وفی التنزیل الا بُعداً لمدین کما بعدت ثمود وللہ الامر من قبل ومن بعد ۲۴ شاقنی۔ اس کا مصدر شوق ہے یہ وادی ہے اور یہ متعدی بنفسہ ہے۔ از نصر اس کے معنے شوق میں ڈالنا ومنہ الشائق بمعنے معشوق اور یائی بھی آتا ہے یقال شقت الخیمۃ یعنی میں نے خیمہ کی طنابیں کھینچی اور شائق لغت کے اعتبار سے عاشق کو نہیں کہتے ہیں ہاں محاورہ میں اس کے یہ معنے لینا جائز ہیں اور شوق کے معنے یہ بھی آتے ہیں کسی چیز کی خواہش دل میں پیدا ہونا۔ یقال شاقنی الشئ یشوقنی ای ہاجنی فہو شائق وانا مشوق ۲۵ ساقنی اس کا مصدر سوق ہے بمعنے ہنکانا وچلانا وقدم تحقیقہ ۲۶ لوصالہ وصال کے معنے ملنے کے آتے ہیں۔ اور یہ قطع کی ضد ہے۔ وقدم تحقیقہ ۲۷ لاح یہ وادی ہے از نصر اس کا مصدر لوح ہے بمعنے ظاہر ہونا چمکنا۔ یقال لاح الرجل لوحاً ای برز وظہر ولاح لی امرک ای بان وضح ولاح السہیل اذا ابدا ۲۸ ندّ از ضرب بمعنے بُعد اونٹ کا بھاگ جانا یقال ندّ البعیر وندت الابل اذا نفرت وذہبت شروداً فمضت علے وجوہہا ندّاً وندیداً وندوداً ۲۹ والند۔ مثل الشئ الذی یضادہ وینادہ ای یخالفہ فی امورہ والجمع انداد تو ند کے معنے مثل کے ہیں اور وہ مثل جو آپس میں متضاد یعنی مقابل ہو ۳۰ خلال یا تو یہ خُلّۃ بالضم کی جمع ہے بمعنے دوستی یا یہ خَلّۃ بالفتح کی جمع ہے بمعنے خصلت یا یہ خِلّۃ بالکسر کی جمع ہے بمعنے محتاج ہونا و دوستی کرنا اور خود اس کے معنے تلوار کے بھی آتے ہیں۔ اول معنے کی جمع بالفتح آتی ہے، اور دوسرے معنے کی جمع بالضم یا بالعکس ۳۱ حاز۔ از نصر یہ وادی ہے بمعنے جمع کرنا یقال حاز ای جمع اور یائی ہو تو اس کے معنے اونٹ کے شدت سے تھکنے کے آتے ہیں۔ اس وقت یہ ضرب سے آتا ہے۔ ۳۲ خلالہ۔ یہ خَلّۃ بالفتح کی جمع ہے بمعنے خصلت یقال فیہ خَلّۃ حسنۃ او صالحۃ وفیہ خلۃ سیئۃ وفلاں کریم الخلال ولئیم الخلال وہی الخصال ویجمع علے خِلَل ایضاً۔

وَاسْتَسَرَ عَنِّي حِيْنًا۔ لَا اَعْرِفُ لَهٗ عَرِيْنًا۔ وَلَا اَجِدُ عَنْهُ مُبِيْنًا۔ فَلَمَّا اُبْتُ مِنْ غُرْبَتِيْ۔ اِلٰى مَنْبِتِ شُعْبَتِيْ۔ حَضَرْتُ دَارَ كُتُبِهَا الَّتِيْ هِيَ مُنْتَدَى الْمُتَاَدِّبِيْنَ۔ وَمُلْتَقَى الْقَاطِنِيْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِيْنَ۔ فَدَخَلَ ذُوْ لِحْيَةٍ كَثَّةٍ۔ وَهَيْئَةٍ رَثَّةٍ۔

الترجمة والمطالب

اور وہ ایک عرصہ دراز تک مجھ سے ایسا پوشیدہ رہا کہ نہ تو مجھے اس کا مکان معلوم ہوا اور نہ کوئی اس کی کوئی خبر دینے والا پس جب کہ میں اپنے سفر سے وطن کو لوٹا تو میں ایک کتب خانہ میں گیا جو ادب والوں کی انجمن اور مقیموں اور مسافروں کی ملاقات کی جگہ تھی (تو میں نے دیکھا) ایک گھنی ڈاڑھی والا شخص ایک کہنہ اور بوسیدہ (خراب) حالت میں آیا۔

تشریح لغات

[۱] اِسْتَسَرَّ از استفعال اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے بمعنے مبالغہ سے چھپنا اور یہ سر سے مشتق ہے۔ یقال استسر ای غاب واختفی [۲] حِيْنًا۔ اس کے اندر تنوین تعظیم کے لیے ہے بمعنے مطلق زمانہ وقت بلوغ الشی وحصولہ وفی التنزیل ہل اتی علی الانسان حین من الدھر والجمع احیان وجمع الجمع احایین یقال حان حین کذا ای قرب اوانہ ازضرب [۳] لا اعرف ازضرب علم اور معرفت دونوں ایک چیز ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں [۴] عرینا عرین اور عرینۃ شیر کی جھاڑی کو کہتے ہیں بشرطیکہ اس میں شیر بھی موجود ہوں۔ عرین کی جمع عُرُنٌ مثل عنق آتی ہے اور عرینۃ کی جمع عرائن آتی ہے غابۃ وہ جھاڑی جس میں شیر چھپ سکے اور معلوم نہ ہو۔ مُبِيْنًا اسم فاعل کا صیغہ از افعال اس کا مصدر ابانت ہے۔ بمعنے ظاہر کرنے والا فلما ابت۔ اس کا مصدر اَوْبٌ ہے بمعنے مطلق رجوع کرنا اور عود کے یہ معنے ہیں۔ حالت اولیٰ کی طرف رجوع کرنا از نصر ایب وہ لومڑی جو شکاری کو دیکھ کر پیچھے کو بھاگ گئی ہو یقال آبَ اِلَی الشیٔ ای رجع یؤب اوبًا وایابًا و اوبۃً فھو آئبٌ والجمع آئبون واوّابٌ وایّابٌ منہ وآباب بمعنی مرجع اور فلمّا۔ اس کے بارے میں سیبویہ نے یہ کہا ہے کہ تمام کلموں میں عجیب تر فلمّا ہے یہ اسم پر داخل ہونے سے متشنے ہوتا ہے غرضیکہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے [۵] غربت بالضم غربت اور غربٌ کے معنے سفر کے ہیں۔ اور اغتراب کے بھی یہ ہی معنے آتے ہیں اور تغریب کے معنے جلا وطن کے آتے ہیں۔ ازنصر [۶] مبنت بفتح المیم اور بکسر المیم یہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ بمعنے اوگنے کی جگہ از نصر یقال بنت نبتًا ونباتًا۔ یعنی وہ چیز اُگی اور زمین سے نکلی [۷] شعبتی شعبۃ یہ واحد ہے۔ بمعنے قبیلہ وشاخ اور یہاں اس سے مراد وطن ہے۔ ازفتح یقال شعب الشیٔ یعنی چیز کو جمع کیا۔ پراگندہ کیا۔ درست کیا۔ فاسد کیا۔ من الاضداد [۸] حضرت اس کا مصدر حضور ہے اور یہ غیب اور غیبۃ کی نقیض ہے بمعنے حاضر ہونا یقال حضر بمعنے حضورًا وحضارۃ یعنی وہ حاضر ہوا اور یہ متعدی بھی ہوتا ہے۔ فیقال حضرہ۔ ازنصر اور سمع سے جو آتا ہے۔ وہ غیر فصیح ہے [۹] دار کتبھا یہ مذکر اور مؤنث دونوں طریقوں پر مستعمل ہے۔ اور لیکن یہ مذکر کم مستعمل ہوتا ہے۔ بمعنے گھر ومسکن۔ والجمع اُدْوُرٌ وادؤرٌ وآدُرٌ ودِيَارٌ ودِيَارَةٌ ودِيَارَاتٌ ودِيْرَانٌ ودُوْرٌ ودَارَاتٌ والدارۃ اخص معناہا المحل یجمع البناء والعرصۃ وکل ارض واسعۃ بین الجبال والحلقۃ وھالۃ القمر والجمع دارات ودُوَرٌ دار کتبھا سے بعضوں نے اس سے مدرسۃ العلم مراد لیا ہے اور بعضوں نے کتبخانہ [۱۰] منتدیٰ یہ ظرف ہے بمعنے ادباء کی مجلس اور ادباء کا اجتماع واصلہ ندا القوم ندوًا ای اجتمع وتندوت القوم ای جمعتہم

فی النادی اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از نصر ۱۳ ملتقی اس کا اسم ظرف اور مصدر میمی سب ایک طرح پر ہے بمعنے ملاقات واصلہ لقی فلانٌ فلاناً از سمع اللقاء مقابلۃ الشئ ومصادفتہ ۱۴ القاطنین۔ ای المقیمین از نصر مقیم ہونا یقال قطن بالمکان اذا اقام فیہ ومنہ القاطن بمعنی مقیم ویقال اقطن المکان ویہ یعنی وہ اس میں ٹھہرا اور اس کو وطن بنا لیا لمتغربین۔ یہ غربت سے مشتق ہے یہ مسافر بن کے معنے میں ہے۔ لحیتہ ۱۵ بالکسر بمعنے ڈاڑھی والجمع لحیٰ ولُحیٰ بضم اللام وکسرہا۔ اور نسبت کے وقت لحویٌّ کہتے ہیں۔ وفی الحدیث اعفوا اللحیٰ الخ اور لحیتہ کے یہ بھی معنے آتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں بال جمتے ہوں (ٹھوڑی) کثۃ بمعنے گھنی و گنجان یقال کث اللحیۃ وکثیثہا جب کہ اس کی ڈاڑھی گھنی ہو از ضرب یقال کثّ یکثّ کثاثۃً وکثوثۃً بمعنے غلیظ و گھنا ہونا۔ ۱۶ ہیئتہ کسی چیز کی حالت وکیفیت وصورت وشکل اور علم الہیئت وہ علم جس سے اجرام سماوی کے احوال سے بحث کی جاتی ہے۔ اور اس کی جمع ہیئات آتی ہے۔ واصلہ ہا الرجلُ یہیٔ وَہَیَاءً وہُوَ یہیؤ ہیأۃً ای صار حسن الہیئۃ از ضرب وفتح وکرم ۱۸ رثتہ۔ بمعنے پرانا ہونا والبھا السقط من متاع البیت والجمع رثثٌ ورثاثٌ اور یہ رثاثۃ اور رثوثۃ سے مشتق یقال رثّ یرثّ رثاثۃ وارثّ وارثہ بمعنے بلی از ضرب۔

فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ۔ وَجَلَسَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ۔ ثُمَّ أَخَذَ يُبْدِي مَا فِي وِطَابِهِ۔ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِينَ بِفَصْلِ خِطَابِهِ۔ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيهِ مَا الْكِتَابُ الَّذِي تَنْظُرُ فِيهِ۔ فَقَالَ دِيوَانُ أَبِي عُبَادَةَ۔ الْمَشْهُودُ لَهُ بِالْإِجَادَةِ۔ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِيمَا لَمَحْتَهُ۔ عَلَى بَدِيعٍ اسْتَمْلَحْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ قَوْلُهُ ؎

الترجمۃ والمطالب اور بیٹھنے والوں کو سلام کر کے آخری صف میں بیٹھ گیا اور وہ اپنے ما فی الضمیر کو ظاہر کرنے لگا۔ اور لوگوں کو اپنے خطاب سے متعجب کرنے لگا پھر اس نے اپنے برابر والے شخص سے پوچھا کہ آپ کیا کتاب دیکھ رہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ابی عبادہ کا دیوان ہے جس کی پاکیزگی (مسلّم) (مانی ہوئی) ہے وہ بولا۔۔۔ کہ کیا آپ نے جس قدر دیکھا ہے۔ اس میں کوئی ملیح کلام (ندرت) کی جدت پائی ہے تو اس نے جواب دیا جی ہاں اس کا یہ شعر ؎

تشریح لغات الجلّاس یہ جالس کی جمع ہے اور اس کی جمع جلوس بھی آتی ہے اور یہ جلوس سے مشتق ہے اور جلیس بمعنے ہمنشین کی جمع جلساء اور جلّاس آتی ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال جلس جلوساً اور یہ قیام کی ضد ہے یعنی وہ بیٹھا۔ اُخریات۔ یہ اُخریٰ کی جمع ہے بمعنے اطراف یا یہاں موصوف محذوف ہے ای جماعات اخریات ۳ الناس بعضوں نے اس کی جمع الاناس کہی ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ کسی وقت عوض اور معوض ایک جگہ جمع نہیں ہوتے ہیں۔ ۴ اخذ یہ افعال قلوب سے ہے جو یہ شرع کے معنے میں ہے۔ ۵ یُبدی ای یظہر یقال بدا الشئ یبدو بدوًا و بدوّاً وبداً بمعنے ظہر ویقال ابدیتہ ای اظہرتہ وبادی الرائ ای ظاہرہ ویقال بدا لہ فی الامر بدوًا وبداءً ای انشاء فیہ رائ وفی التنزیل ثم بدا لہم من بعد ما رأوا

الاٰیات الخ وبدا القوم ای خرجوا الی البادیۃ از نصر ؎۵ وطا بہ وطَبٌ کی جمع ہے بمعنے مطلق مشک اور بعض کے نزدیک وطب چھوٹی مشک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ مشک جو بکری کی کھال کی ہو اور اس میں دودھ رکھا جائے اور اس کی جمع اَوطُبٌ اور اوطابٌ بھی آتی ہے واعلم ان السقاء واللقربۃ للماء والزق والزکوۃ للمود الخل والوطب والوطاب والمنخفق للبن والعکۃ والنحی للسمن والحمیت والمساب للزیت والبدیع للعسل ہذہ کلہا اسماء الاوعیۃ ؎۶ الحاضرین حاضر کے معنے موجود کے ہیں اور یہ غائب کی ضد ہے اور حاضر کے بمعنے شہر کے رہنے والے کے بھی آتے ہیں اور قرائے یہ بادی کی ضد ہے اور حاضر کی جمع حُضَرٌ وحضارٌ وحضورٌ وحضَرۃٌ از نصر۔ بفصل یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ای الموصوف بخطابہ الفصل ای القول الفاصل بین الحق والباطل او المفصول اور فیصَل کے معنے فیصلہ کے آتے ہیں۔ جو حاکم کسی مقدمے کا فیصلہ کرتا ہے۔ از ضرب ؎۹ یلیہ۔ اس کا مصدر ولی اور ولایت آتا ہے جس کے معنے قریب ہونے اور والی ہونے کے آتے ہیں۔ از ضرب یقال ولے فلانا ولیہ ولیًا بمعنے دَنَا وَقَرُبَ۔ اور حسب سے اس کے معنے قائم اور والی ہونے کے آتے ہیں اور باب تفعل سے جو تولی آتا ہے۔ اس کے معنے منہ پھیرنے کے آتے ہیں ؎۱۰ دیوان اس کے اصلی معنے کچہری وعدالت کے ہیں اس کے حروف اصلی (د دون) ہیں اور اس کی جمع دواوین آتی ہے اور بعض کے نزدیک یہ دون سے ماخوذ ہے۔ بمعنے جمع کرنا یقال دوّنتُ الکتاب اور بعض کے نزدیک یہ یائی ہے والجمع دیَابِیْنَ از نصر بمعنے ذلیل ہونا۔ یقال دان الرجلُ اذا صار خسیسًا اور ضرب سے اس کے معنے جزاء کے آتے ہیں۔ اور اصل میں یہ لفظ عجمی ہے بعد میں یہ عربی ہوا جب نوشیروان کا زمانہ آیا تو اس نے کارکنوں کو دیکھ کر کہا دیوانیاں نشستہ اند جب سے عدالت کو دیوان کہنے لگے۔ ؎۱۱ ابی عبادۃ ہو الولید بن عبادۃ البحتری من افصح الشعراء ؎۱۲ المشہود لہ، اس میں دو احتمال ہیں یا ضمیر کا مرجع ابو عبادۃ ہے تو اجادت فاعل کے معنے میں ہوگا اور اگر اس کا مرجع دیوان ہے تو اجادت مفعول کے معنے میں ہے۔ المشہود از سمع یقال شہد شہودًا بمعنے حاضر ہونا یقال شہد الشیءَ یعنی اس نے معائنہ اور مطالعہ کیا منہ الشاہد والجمع شہودٌ وشُہّدٌ واشہد بکذا یعنی اس نے قسم کھائی از سمع وکرم یقال شہد عند الحاکم لفلان وعلٰے فلان یعنی اس نے گواہی دی۔ ومنہ الشہید من اسماء اللہ تعالٰی۔ وہو الذی لا یغیب عن علمہ شیءٌ فاذا اعتبر العلم مطلقًا فہو العلیم واذا اضیف الی الامور الظاہرۃ فہو شہید ومنہ الشہادۃ بمعنے گواہی دینا ؎۱۳ بالاجادۃ یہ ماخوذ جودت سے ہے اور یہ وادی ہے از نصر بمعنے سخاوت کرنا اور جید کھرا ہونا یہ ردیٌ کی ضد ہے یقال اجاد ولے اتنے بالجید من القول او الفعل ویقال اجاد فلان فی عملہ وجاد عملہ یجود جودۃً ای حسن ؎۱۴ عثرت از نصر بمعنے جھوٹ بولنا اور اس کے صلہ میں لام آتا ہے تو اس کے معنے مطلع ہونے کے آتے ہیں۔ یقال عثر عثرًا وعثورًا یعنی اس نے اطلاع پائی اور وہ واقف ہوا والعثر الاطلاع علٰے سر الرجل وفی التنزیل وکذلک اعثرنا علیہم ؎۱۵ لمحۃ از فتح اس کے معنے نظر خفیف سے دیکھنا یعنی اشارہ سے یقال لمح الیہ ولمحہ یلمح لمحا والمح ای اختلس النظر واللمحۃ النظرۃ بالعجلۃ وفی التنزیل کلمح بالبصر ای لحظۃ بالبصر ؎۱۶ استملحتہ از استفعال اس میں س ت ظن کے لیے ہے اور یہ ماخوذ ملحٌ سے ہے بمعنے نمکین یقال ملح الطعام ای جعل فیہ ملحًا از فتح وملح الماءُ ملحًا وملوحۃً وملاحۃً ای صار مالحًا از نصر وکرم ؎۱۷ نعم یہ ماسبق کی تقریر کے لیے آتا ہے اور بل ایجاب نفی کے لیے آتا ہے۔

کَاَنَّمَا تَبَسَّمَ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُنَضَّدٍ اَوْ بَرَدٍ اَوْ اَقَاحٍ

فَإِنَّهُ أَبْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمُودَعِ فِيهِ فَقَالَ لَهُ يَا لَلْعَجَبِ۔ وَلِضَيْعَةِ الْأَدَبِ۔ لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ يَا هٰذَا ذَا وَرَمٍ۔ وَنَفَخْتَ فِي غَيْرِ ضَرَمٍ۔ أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْتِ النَّادِرِ الْجَامِعِ مُشْتَبِهَاتِ الثَّغْرِ وَأَنْشَدَ۔

الترجمۃ والمطالب گویا کہ وہ (محبوبہ) مسلسل موتیوں یا اولہ یا گل بابونہ سے ہنستی ہے (دیکھو) اس میں ابوعبادۃ نے بالکل نئی تشبیہات ودیعت رکھی ہیں وہ بولا علم ادب کے ضائع ہو جانے پر افسوس ہے آپ نے تو ورم والے کو موٹا تصور کر لیا اور بغیر لکڑیوں کے پھونکنا ہی شروع کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے تم نے اب تک دانتوں کے تشبیہوں کے جامع اور نادر (غریب) شعر سنے ہی نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے یہ شعر پڑھے۔

تشریح لغات کانما[1] مشہور تو یہ ہے کہ کانَّ تشبیہ کے لیے ہوتا ہے اس میں تحقیق یہ ہے کہ اگر اس کی خبر جامد ہوگی۔ تب تو یہ تشبیہ کے لیے ہوگا جیسے کان زیدا اسدٌ اور اگر خبر مشتق ہو تو یہ شک کے لیے ہوگا جیسے کانّ زیداً قائم اور یہ کبھی تحقیق کے لیے ہوتا ہے جیسے کان الارض لیس بہا ہشام۔ اور کبھی یہ تقریب کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے کانّ الشتاء مقبل[2] تبسم از ضرب یہ لبسم سے مشتق ہے۔ لبسم کے معنے اس طرح سے ہنسنا کہ تھوڑے سے دانت کھلیں اس کے اصلی معنے مطلقاً دانت نکالنے کے آتے ہیں یقال لبسمت البیہ باکیا او ضاحکاً منہ مُبْسَم ہونٹ یا آگے کے دانت۔ بَسّام بالتشدید اور بَسَام بالتخفیف بہت ہنسنے والا۔ وفی التنزیل فتبسم ضاحکا[3] لولؤ اس کا واحد لولؤۃٌ بمعنے موتی اور اس کے جمع لآلی بھی آتی ہے۔ لَآلٌ اور لَا لَاءٌ موتی بیچنے والے کو کہتے ہیں۔[4] منضَد۔ اس کا مصدر تنضید ہے۔ بمعنے تہ بتہ لپٹا ہوا اور تہ بتہ رکھنا یقال نضدت الشیٔ ای وضعتہ بالترتیب و یقال رائیٌ منضّدٌ یعنی محکم اور مضبوط رائی[5] او یا تو اس کو کثرت کے لیے مانا جائے تب اس سے غرض یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک پر اکتفا نہیں کی جاسکتی۔ (اوُ کا ترجمہ) فارسی یا ہے۔ اور یہ بکثرت فارسی میں ہے) تو یہاں یہ مطلب ہوگا فقط لولو یا برد تشبیہ کے لیے کافی نہیں اور اَو بل کے معنے میں بھی آتا ہے تو یہ بھی یہاں معنے بن سکتے ہیں یعنی پہلے دانتوں کو موتی ساتھ تشبیہ دی لیکن وہ ٹھنڈے نہیں ہوتے تو اوبل کے معنے لے کر اس میں ترقی کر کے اولے کے ساتھ تشبیہ دی لیکن اُولا بالکل سفید ہوتا ہے اور خالص سفید دانت (برے) مذموم ہوتے ہیں تو اس کو تشبیہ بابونہ سے دی جو گندم گوں ہوتا ہے۔ تشبیہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تشبیہ ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے جس میں مخاطب کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مشبہ ہے اور یہ مشبہ بہ جیسے زیدٌ کالاسد اور دوسرے اعلےٰ درجہ کی تشبیہ جس میں مخاطب کو مشبہ اور مشبہ بہ میں تمیز نہیں ہوتی جیسے زیدٌ اسد[6] برَد بالفتح اس کا واحد برُدۃٌ ہے جس کے معنے اُولے کے ہیں اور برد کے معنے سردی کے بھی آتے ہیں یہ نصر سے آتا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے لایذوقون فیہا بردًا ولا شرابًا۔ اور بُرد بالضم کے معنے چادر کے آتے ہیں[7] اقاحِ اس کے معنے گل بابونہ جو سرخی کی طرف مائل ہو اس کی جمع اقحوان یا قحوان آتی ہے اور اس کی جمع کی جمع اقاحی آتی ہے[8] المودَع یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از افعال بمعنے الموضوع یعنی رکھی گئے کے ہیں۔ یقال اودعہ مالًا ای دفعہ لیکون ودیعۃً وایضاً قبلہ منہ ودیعۃً اور یہ اضداد میں سے ہے۔ اور اس کا مجرد ضرب سے

آتا ہے ۵۰ للعجب اگر بفتح لام پڑھیں تو یہ مستغاث ہو جائے گا۔ ای احضر فہذا وقتک اور اگر بکسر لام پڑھیں تو مستغاث لہ ہو جائے گا۔ ای یا قوم احضروا لاجل العجیب۔ لضیعۃ ضیعۃ اور ضیاع یہ دونوں مصدر ہیں بمعنی ضائع ہونا۔ ہلاک ہونا اور یہ لازم ہے یقال ضاع الشیٔ ای ہلک از ضرب اور تضییع اور اضاعت یہ متعدی ہیں اور یہ ضیعۃ کے معنے زمین کے بھی آتے ہیں ۵۱ استسمنت یہ سمن سے مشتق ہے از سمع بمعنے چربی کا خوب ہونا اور موٹا ہونا اور یہ ہزال کی ضد ہے اور نصر سے جو آتا ہے اس کے معنے گھی ملانے کے آتے ہیں قد استسمنت ذا ورم یہ ایسے وقت پر بولا جاتا ہے۔ جب کہ بڑی چیز کو انسان اچھا سمجھے وفی التنزیل اننا فی سبع بقرات سمان ولا یسمن ولا یغنی من جوع ۵۲ ورم۔ از حسب یحسب بیماری سے جسم کا پھول اور سوج جانا۔ یقال ورم الجلد وتورم اور بعض لغت ہیں اس کو ضرب سے لکھا ہے۔ نفخت ۵۳۔ از نصر یقال نفخ یعنی اس نے منہ سے ہوا نکالی اور پھونک ماری۔ ویقال نفخ فی النار ونفخ النار بفمہ جب وہ آگ میں پھونکے۔ اس کے صلہ میں فی زیادہ آتا ہے ضرم۔ ۵۴ ایندھن اور وہ لکڑیاں یا چھپٹیاں جن سے آگ جلائی جائے اور اس کا واحد ضرمۃ ہے اور یہ اصل میں ضرمتُ النار ضرمًا سے مشتق ہے ای اشتعلت والتہبت از سمع ویقال نفخت فی غیر ضرم اذا عالج مالا فائدۃ فی علاجہ۔ این۔ اس پر اگر لفظ من داخل ہو تو مکان مدخل سے سوال ہوتا ہے۔ اور داخل ہونے کی صورت میں مکان مخرج سے سوال ہوتا ہے جیسے من این تو کہاں سے نکلا ہے اور کبھی یہ تفاوت کے لیے ہوتا ہے جیسے این زید من عمرو یعنی زید اور عمرو میں تفاوت ہے۔ ۵۵ الندر بسکون الدال یہ مصدر ہے بمعنے نادر وعجیب اور یہ نصر سے آتا ہے۔ یقال ندر الشیٔ ای قل وجودہ والمصادر ندرًا وندورًا ویقال ندر الکلام یعنی وہ فصیح اور غریب ہوا اور یہ کرم سے آتا ہے۔ اس کا مصدر ندارت آتا ہے۔ الجامع ۵۶ آہ شارح کہتا ہے کہ حریری نے تمام دانتوں کی تشبیہوں کو یہاں نہیں جمع کیا ہے بلکہ بعض تشبیہوں کو بتلایا ہے اس لیے کہ دانتوں کو آگ اور بجلی اور روشنی سے بھی تشبیہ دیتے ہیں ۵۷ ثغر۔ بمعنے دانت۔ اور صاحب صحاح نے اس کے معنے آگے کے دانت کے بیان کئے ہیں۔ اور صاحب قاموس نے مطلق دانت کے معنے بیان کئے ہیں۔ وقیل ہو اسم الاسنان کلہا ما دامت فی منابتہا قبل ان تسقط۔ وقیل ہی الاسنان کلہا کن فی منابتہا او لا والجمع ثغور یقال ثغرہ ای کسر اسنانہ فہو مثغور از فتح۔ یہاں یہ دو شعر ہیں اور جس کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ وہ ایک شعر ہے اور دو کا میدان بہ نسبت ایک کے وسیع ہوتا ہے اس لیے یہ آپس میں کوئی اولیت نہیں ہے وحقیقت میں مقصود شعر ثانی ہے اول کو بالتبع ذکر کیا گیا ہے۔ اور ثانی شعر پہلے شاعر کے شعر سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ اس میں انواع تشبیہ مذکور ہیں۔

---

۵ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسِمُهُ ۔ وَزَانَهُ شَنَبٌ نَاهِيكَ مِنْ شَنَبِ
يَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ ۔ وَعَنْ أَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبِ

فَاسْتَجَادَهُ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ. وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ. وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهُ أَوْ مَيِّتٌ

الترجمة والمطالب میری جان اُن دانتوں پر قربان ہو جنہوں نے منہ (کے حسن دلفروز میں) چار چاند لگا دیئے ہیں اور اس کو

ان کی اُس آبداری نے (جس کے ہوتے ہوئے کسی آب کی ضرورت نہیں) زینت دی رکھی ہے۔ وہ محبوب تازہ آبدار موتیوں اور اُولوں۔ گل یا بوتہ اور شگوفہ (کلی) اور حبابون (بلبلوں) سے ہنستا ہے حاضرین نے اس کو پسند کیا اور شیریں جانا اور مکرر پڑھوایا اور لکھ لینا چاہا پھر پوچھا کہ یہ کس کے شعر ہیں اور اس کا کہنے والا زندہ ہے یا مرگیا۔

تشریح لغات

الفِدَاء۔ بمعنے فدیہ یقال فداہ یفدیہ فداءً وفدًی ازضرب [2] راقَ۔ ازنصر اجوف وادی بمعنے اچھا اور صاف معلوم ہونا اور جب یہ اجوف یائی ہوتا ہے تو اس کے معنے بہانے کے آتے ہیں اس کا مصدر رافت آتا ہے ومنہ اراقۃ الدم [3] مبسمہ۔ یہ مصدر میمی ہے یا ظرف بمعنے ہنسنے کی جگہ (یعنی منہ) [4] شنب اس کے معنے دانتوں کی لطافت اور اس کی خوب صورتی اور تازگی اور خوشبو کے آتے ہیں۔ واعلم ان اسماء تذکر فی محاسن الاسنان منہا الشنب رقۃ الاسنان واستواؤھا وحسنہا الزنل حسن تنضید ہا وانساقہا۔ التفلیج تفرج مابینہا الشتت تفرقہا فی غیر تبا عدبل فی استواء وحسن ویقال منہ ثغر شتیت اذا کان مفلجًا ابیض حسنًا وغیر ذلک ازسمع یقال شَنِبَ الرجلُ یعنی اس کے دانت خوبصورت اور سفید ہیں [5] ناہیک بمعنے حسبک یعنی تجھ کو کافی ہے اور یہ مشتق ہے۔ قدنہی الرجلُ من اللحم وانہلے اذا اکتفے امنہ وشبع لانہ ینہاک ان تطلب غیرہ۔ اور اگر اس کو اپنی حالت پر رکھا جائے تو نہیٰ سے مشتق ہوگا یا اس کو نامی سے مشتق مانئے تو اس وقت یہ اسم فعل ہوگا۔ انتہٰہ کے معنے ہیں۔ [6] یفتر اس کا مصدر افتراء ہے بمعنے مسکرانا وبھاگنا واصلہ فرّ الدابۃ یفرُّ (بالضم) فراً جبکہ وہ دانت کھولے دفترّ عن اسنانہا ای کشف عن اسنانہا للنظر باسنانہا ازنصر [7] لولورطب وہ موتی جو سیپی سے تازہ نکالا گیا ہو نہ یہ کہ جو پانی میں موتی کو بھگو لیا ہو اور رطبَ یہ سمع اور کرم سے آتا ہے اور یہ یابس کی ضد ہے تری وتراوٹ۔ [8] طلّ۔ نئی کلی کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک کھجور کی نئی کوپل وکلی کو کہتے ہیں۔ جو سفید ہوتی ہے اس کا واحد طلعۃٌ ہے وفی التنزیل لہا طلع نضید۔ یقال طلع النخل طلوعًا ای بدا طلعہ ازنصر [9] حبَب۔ مراد وہ خطوط جو سرائی میں پانی ملانے سے پیدا ہوجائیں اور اس کے معنے بلبلہ کے آتے ہیں۔ اور حُباب جھاگ کو کہتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ حبب اور حباب ایک ہے۔ [10] فاستجادہ یہ جود سے ماخوذ ہے بمعنے بارش کا خوب برسنا۔ یقال جادت المطر یعنی پانی خوب برسا۔ ازنصر ومنہ الدرہم۔ الجید۔ یعنی کھرا اور صاف درہم اور یہاں یہ استفعال سے ہے اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور یہ معنے میں اچھا سمجھنے کے ہیں۔ [11] استحلاہ۔ یہ حلوہ سے مشتق ہے۔ ای وجدہٗ حُلوۃً، اور یہ باب استفعال سے ہے بمعنے شیریں اور اچھا سمجھنا اور اس کا مجرد نصر اور کرم اور سمع سے آتا ہے [12] استعادہ یہ استفعال سے ہے اس میں س ت طلب کے لیے ہے اس کے معنے طلب اعادہ کے ہیں۔ اور یہ عَود سے مشتق ہے۔ جس کے معنے لوٹنے کے ہیں ازنصر [13] استملاہ یہ استفعال سے ہے۔ اس کا مصدر استملا ہے بمعنے طلب املا کرنا (یعنی لکھوانا) [14] سئل اس کے صلہ میں عن نہیں آتا ورنہ اگر آجائے تو اس کے معنے کسی کی جانب سے سوال کرنے کے ہوتے ہیں یقال سال یسئل سُوالًا جب کہ وہ دریافت کرے [15] حیّ یہ میّت کی ضد ہے بمعنے زندہ اور اس کی جمع احیاءٌ آتی ہے [16] میتَ۔ بالتخفیف بمعنے مردہ اور مائت کے یہ معنے آتے ہیں۔ جو اب تک نہ مرا ہو اور میّت بالتشدید کے معنے یہ ہیں جو اب تک نہ مرے اور آئندہ مرے اور میّت بالتشدید کی جمع میّتون آتی ہے اور میت بالتخفیف کی جمع اموات اور موتیٰ اور مَیّتون بالتشدید والتخفیف آتی ہیں۔ ازنصر وسمع۔

فَقَالَ اَيْمُ اللهِ لَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ وَلَلصِّدْقُ حَقِيْقٌ بِاَنْ يُّسْتَمَعَ اِنَّهٗ يَا قَوْمُ - لَنَجِيُّكُمْ مُذُ الْيَوْمِ - قَالَ فَكَانَ الْجَمَاعَةُ ارْتَابَتْ بِعَزْوَتِهٖ - وَاَبَتْ تَصْدِيْقَ دَعْوَتِهٖ - فَتَوَجَّسَ مَا هَجَسَ فِيْ اَفْكَارِهِمْ - وَفَطِنَ لِمَا بَطَنَ مِنْ اِسْتِنْكَارِهِمْ - وَحَاذَرَ اَنْ يَّفْرُطَ اِلَيْهِ ذَمٌّ اَوْ يَلْحَقَهٗ وَصْمٌ - فَقَرَأَ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ -

الترجمۃ والمطالب وہ بولا کہ خدا کی قسم حق بات پیروی کے لائق ہے اور البتہ سچ بات کا سننا ہی زیادہ مناسب ہے۔ حضرات ان کا کہنے والا آج تم سے سرگوشیاں کر رہا ہے راوی کہتا ہے کہ جماعت اس کے اپنے شعر بنانے میں شک کرنے لگی اور اس کے دعوے کے یقین کرنے سے انکار کرنے لگی۔ وہ ان کے مافی الضمیر کو سمجھ گیا اور وہ ان کی چھپی ہوئی ناخوشی کو تاڑ گیا اس نے یہ خیال کیا کہ کہیں اس کی طرف مذمت (برائی) پیش قدمی نہ کر بیٹھے یا کوئی عیب اس کو نہ لاحق ہو جائے۔ پس اس نے یہ آیت پڑھی بے شک بعض ظن (گمان) گناہ ہوتا ہے۔

تشریح لغات لہ ایم اللہِ بفتح الہمزہ وکسرہا اس کی اصل ایمُ اللہ لازمُنۃٌ لی ہے اور یمین اللہ اور یہ یمین سے ماخوذ ہے جس کے معنے برکت یا قوت کے ہیں اور ایم اللہ کو ہیمُ اللہ بھی کہا جاتا ہے اور یہ اصل میں ایمن اللہ تھا ہمزہ کو ہا سے بدل لیا تو ہم اللہ ہو گیا اور بعض دفعہ محض میم پر اکتفا کرتے ہیں اور تمام حروف کو حذف کر دیتے ہیں پس اُمُ اللہ لیفعلن کذا بولتے ہیں۔ اور یہ اصل میں ایمُ اللہ ہے اور اس میں اور لغات ہیں اَیمُنُ اللہ ایمُنُ اللہِ (بفتح الہمزۃ وکسرہا وضم المیم) وَایمَنُ اللہ وایمُ اللہ (بفتح الہمزۃ وفتح المیم وکسرہا) وکذلک یقال مُن اللہ مثلثۃ المیم وَالنون دم اللہ مثلثۃ۔ ویقال ایضاً یمین اللہ لا افعل اور اگر یہاں اس کے معنے دست راست کے لیں تو پھر قسم محذوف نکالیں گے۔ ای اقسم ایم اللہ ؎ للحق میں حق مفعلہ ہے۔ اور اس میں لام تاکید کا ہے حق یہ باطل کی نقیض ہے۔ حق حقیقت کے موجود ہونے کے معنے میں آتا ہے۔ اور یہ صادق کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ للصدق۔ صدق تو اقوال میں ہوتا ہے اور وفا اقوال اور افعال دونوں میں ہوتا ہے۔ قد مرّ تحقیقہ ؎ حقیق ای جدیرٌ وحَرِیٌ یقال حَقَّ الاِمرُ ای اثبتہ وا وجبہ وحَقّ ای غلب علے الحق اور اس کا مصدر حقٌ آتا ہے۔ از نصر ویقال حق علیہ ان یفعل کذا ای وجب اس کا مصدر حقٌ اور حقۃٌ آتا ہے از ضرب ؎ یستمع اس کا مصدر الاستماعُ ہے از استفعال بمعنے غور و فکر سے سننا وفی التنزیل واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ ؎ یا قوم یہ اصل میں یا قومی تھا اس میں یا کو بسبب کثرت استعمال کے حذف کر دیا۔ قوم کا اطلاق انسانوں پر ہوتا ہے خواہ وہ مردوں کی جماعت ہو یا عورتوں کی (لوگوں کی جماعت) والجمع اقوامٌ اور اس کی جمع کی جمع آقاوم اور آقاویم اور اقائم آتی ہے وفی التنزیل کذبت قوم نوح ن المرسلین ؎ لنجیکم یا تو یہ نجوٰے سے ماخوذ ہے یا نجوۃٌ سے بمعنے سرگوشی کرنا اور وہ بات جس سے خوشی حاصل ہو والجمع انجیۃٌ وفی التنزیل خلصوا نجیا یقال نجا ینجو (از نصر) نجویٰ و نجوٰے و ناجیٰ یناجی مناجاۃً و نجاءً بمعنے سرگوشی کرنا و اپنا بھید ظاہر کرنا ؎ مذ الیوم اس کے اندر اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دونوں مستقل لفظ ہیں اور بعضوں نے یہ کہا کہ یہ مستقل لفظ نہیں ہیں۔ بلکہ مذ الگ ہے، اور یوم

الگ اسی سے منذ اور مذ ابتداء زمانے کے لیے آتے ہیں۔ یوم کی جمع ایام آتی ہے۔ اور اس کی جمع کی جمع ایادیم آتی ہے۔ وفی التنزیل
فعدۃ من ایام اُخر یوم اس کے معنے دن کے آتے ہیں اور کبھی اس سے مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے جیسے یوم الدین ۹ ارتابت
افتعال سے اگر اس کا مشتق رِیبَۃٌ ہو تو اس کے معنے تہمت لگانے کے آتے ہیں اور اگر ریب ہو تو اس کے معنے شک کرتے کے
آتے ہیں یقال ارتاب من الشئ یعنی اس نے اس میں شک کیا وارتاب بفلان۔ یعنی اس کو تہمت لگائی (یعنی اس سے ایسی شی دیکھی
جو شک میں ڈالتی تھی) اور یہ ضرب سے آتا ہے بمعنے شک میں ڈالنا وامر مکروہ دیکھنا۔ بغیر ذنبہ ازضرب بمعنے منسوب کرنا واز نصر و سمع
بمعنے انکار و ناپسند کرنا۔ یقال ابی الشئ وتابتے بمعنے ناپسند کیا اس کا مصدر اباءٌ واباءۃٌ ہے۔ دعوۃ اگر بضم الدار پڑھیں تو اس کے
صبر کرنا ضمیر کا مرجع۔ اگر رجل ہے تو اس وقت اضافت اسے الفاعل ہوگی اور اگر شعر ہو تو اضافت الی المفعول ہوگی ۱۱ ابت۔ ازفتح
تو اس کے معنے مقابل کو لڑائی میں بلانے کے ہوں گے اور اگر بالفتح پڑھیں تو اس کے معنے بلانے کے ہوں گے خواہ دعوت میں ہو یا مطلق
بلانا۔ اور اگر بالکسر پڑھیں تو اس کے معنے نسب ثابت کرنے کے ہوں گے یہاں اگر شعر کو لڑکی سے تشبیہہ دیں تو اس وقت استعارہ بالکنایہ
ہوگا۔ اور اگر اپنے آپ کو مراد لیں تو استعارہ تخییلیہ ہوگا۔ تَنَوْجَّسَ از تفعل اور یہ وجس سے ماخوذ ہے اس کے معنے نرم آواز سے بات
کرنے اور کان لگا کر سُننے اور پوشیدہ بات سمجھنے کے آتے ہیں۔ اور اس کے بعد لام اس کے صلہ میں آتا ہے۔ اور یہاں یہ متعدی بنفسہ
ہے۔ تو یہاں سب کو مسبب کے قائم کر لیا ہے توجس اور تفرس اور الہام میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے توجس تو کسی ظاہر قرینہ کو دیکھ
کر معلوم کرنا اور تفرس کسی خفی قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور الہام بغیر کسی قرینہ کے کسی بات کا معلوم کرنا۔ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے
یقال وجس یجِسُ وجسًا یعنی وہ پوشیدہ ہوا ۱۴ ہجس۔ از نصر وضرب ہجس مصدر بمعنے کسی بات کا خطرہ دل میں گزرنا۔ یقال ہجس الشئ
فی صدرہ یعنی اس کے دل میں خطرہ پیدا ہوا۔ اور ہاجس کے معنے دل کے آتے ہیں۔ ۱۵ افکار۔ ہم۔ یہ فکر کی جمع ہے یقال فکر من الشئ
وافکر فیہ وتفکر یہ بمعنے تامل اور اس کا مصدر فکر بالفتح آتا ہے، از نصر ۱۶ فطن از سمع بمعنے عقل مند ہونا اس کے مصدر فطن اور
فطانتہ اور فطون اور فطن آتے ہیں۔ اور یہ نصر سے بھی آتا ہے ۱۷ بطن از سمع بمعنے پوشیدہ ہونا۔ از نصر بمعنے بڑا پیٹ ہو جانا منہ
بطن بمعنے بڑے پیٹ والا۔ یقال بطن یبطن بطونا وبطنا یعنی اس نے چھپایا منہ الباطن جو ظاہر کی ضد ہے ۱۸ استنکار یہ استفعال کا
مصدر ہے بمعنے برا سمجھنا اور اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور یہ نکرٌ سے ماخوذ ہے یقال نکرہ نکرا اور یہ متعدی سمع سے مستعمل
ہوتا ہے۔ اور لازم یہ کرم سے آتا ہے۔ یقال نکرہ نکرا اور یہ متعدی سمع سے مستعمل ہوتا ہے۔ اور لازم یہ کرم سے آتا ہے۔ یقال نکر
نکارۃ واعلم ان الانکار یکون باللسان والقلب والجحود باللسان دون القلب ۱۹ حاذر از مفاعلت اس کا مصدر محاذرت ہے۔
بمعنے احتیاط کرنا اور شب کو بیدار رہنا اور ڈرنا یقال حاذر وحذر۔ (از سمع) حذرًا وحِذرًا بمعنے وہ اس سے ڈرا ویقال حذر الرجل
ومن الرجل یعنی وہ اس سے بچا وفی التنزیل یحذرکم اللہ ۲۰ ان یفرط یہاں پر من محذوف ہے اور یہ فرط سے مشتق ہے یقال فرطت
القوم فرطًا ای سبقتہم الی الماء وفرط علیہ ای عجل وعدا از نصر بمعنے زیادہ ہوتا ۲۱ ذم یہ مصدر ہے اور ذم مدح کی نقیض ہے یقال
ہے یقال ذمہ یذمہ ذمًا وذمۃً ومذمۃً بمعنے اس نے برائی کی۔ از نصر بمعنے برائی ومذمت وصم ۲۲ مصدر بمعنے عیب وعار والجمع وصوم
یقال وصم ازضرب وصمًا۔ ووصم الشئ یعنی اس نے عیب لگایا اور اس کو جلدی سے باندھ لیا۔ بمعنی فقراء از قرات بمعنے پڑھنا یقال
قراہ قرءًا وقراءۃً وقرانًا یعنی اس نے پڑھا۔ از فتح وفی التنزیل فاذا قراناہ فاتبع قرانہ اور قراءت تلاوت سے عام ہے

۶ اس لیے کہ تلاوت قرآن کے ساتھ مخصوص ہے ۷ ان بعض الظن اثم الخ یہ کلام مجید کی آیت سے اقتباس ہے محشی صاحب فرماتے ہیں کہ بعض یہاں پر کل کے معنے میں ہے لیکن یہ غلط ہے اس لیے کہ اگر ہر ظن اثم ہو تو معاذ اللہ نبی علیہ السلام کا قول ظن المؤمنین خیرا یہ کیسے صادق ہو۔

ثُمَّ قَالَ يَا رُوَاةَ الْقَرِيضِ۔ وَأُسَاةَ الْقَوْلِ الْمَرِيضِ۔ إِنَّ خُلَاصَةَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ وَيَدَ الْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّكِّ۔ وَقَدْ قِيلَ فِيمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ۔ عِنْدَ الِامْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ أَوْ يُهَانُ۔ وَهَا أَنَا قَدْ عَرَضْتُ خَبِيئَتِي لِلِاخْتِبَارِ۔ وَعَرَضْتُ حَقِيبَتِي عَلَى الِاعْتِبَارِ۔

الترجمة والمطالب

پھر وہ یہ کہنے لگا اے شعر کے نقل کرنے والو اے قول مریض کے طبیبو بے شک سونے کی پختگی پگھلانے سے ضرور ظاہر ہوجاتی ہے اور حق بات شک کی چادر کو یقیناً پھاڑ ڈالتی ہے ایک پرانہ مقولہ ہے کہ آزمائش کے وقت انسان یا تو سُرخ رو ہوتا ہے اور یا ذلیل اب تم ہوشیار ہوجاؤ میں اپنی پوشیدہ قابلیت کو امتحان کے لیے پیش کرتا ہوں اور اپنی گٹھڑی (کھول کر) آزمائش کے لیے سامنے ڈال دیتا ہوں۔

تشریح لغات

رواۃ بالضم یہ راوی کی جمع ہے اس کا مصدر روایت ہے اس کے معنے کلام کے نقل کرنے اور سیراب کرنے کے آتے ہیں اور اس کے معنے تازگی کے بھی آتے ہیں ۲ القریض۔ یہ فعیل کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے از ضرب بمعنے کاٹنا اور یہاں اس کے معنے شعر کے ہیں اور یہ قراضۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنے یہ ہیں وہ سونے کے ٹکڑے جو زیور بنانے کے بعد بچ جاتے ہیں اور شعر کو قریض اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آخر سے بہ سبب اس کی ہمواری کے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ گویا قینچی سے اس کی زبان کاٹ لی ہے قال الجوہری القریض قول الشعر خاصۃ یقال قرضت الشعر اذا قلتہ ۳ اُساۃ اور اسا یہ آسی کی جمع ہے بمعنے طبیب واصلہ اسا الجرح اسًا واسوًا اذا داواہ یعنی اس کا علاج کیا اور اس کی غمخواری کی از نصر اس کے حروف اصلی (ہمزہ سین واو) ہیں المریض سریشی نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ قول ہے جس کا راوی ضعیف ہو لیکن تحقیق یہ ہے کہ قول المریض اس قول کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی خرابی اور نقصان ہو اور مریض کی جمع مرضٰے اور مراضٰے اور مراض آتی ہے واصلہ الخروج عند الاعتدال از سمع و فی التنزیل ومن کان مریضا وان کنتم مرضٰے ۵ خلاصۃ بضم الخاء المعجمۃ وکسرہا بمعنے خالص چیز واصلہ خلص الشیٔ خلوصًا ای صار خالصًا خلاصًا قیمعتے وصل وخلص نجا وسلم از نصر۔ ۶ جوہر وہ پتھر جو نافع اور قیمتی ہو یہاں مراد سونا اور چاندی ہے اور جوہر یہ گوہر کا معرب ہے اور اس کی جمع جواہر آتی ہے۔ ۷ بالسبک یہ مصدر ہے بمعنے سونے اور چاندی کا گلانا وڈھالنا۔ سبکۃ پگھلائی ہوئی چاندی یقال سبک الذہب والفضۃ سبکًا ای ذوّبہ وافرغہ فی قالب فانسبک از نصر وضرب۔ ۸ تصدع۔ اس کا مصدر صدع ہے بمعنے پھاڑ دینا از فتح یقال صدع الشیٔ یعنی اس نے پھاڑا اور بعض کے نزدیک اس کے معنے درد میں مبتلا ہونے کے آتے ہیں منہ صُداع بمعنے درد سر واعلم ان اسماء

تستعمل للشق فی اشیاء مختلفۃ وہی اللحق فی الارض والہزم فی الصخر والصدع فی الزجاج والشق فی الثوب والقدح فی العود والفرج فی وسط الثغر واللحد فی جانبہ ۹ ردآ، وہ کپڑا جو عبا اور جبہ وغیرہ کے اوپر پہنا جائے چادر۔ والجمع اردیہ یقال تردّی بہ وارتدی ای لبس الرداء والفرق بین الرداء والازار۔ الرداء وہو مایکسو النصف الاعلیٰ والازار مایکسو النصف الاسفل وکلاہما جمیعاً یسمی حلّۃ۔ ۱۰ غبر از نصر بمعنے باقی رہنا اور گزر جانا اور ختم ہونا ومنہ غابر جو باقی اور ماضی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہ اضداد میں سے ہے یقال غبر الشئ یغبر غبوراً ای مکث وذہب ومضیٰ وغبر الشئ یغبر ای بقی۔ اور سمع سے جو آتا ہے اس کے معنے زخم کا اچھا ہونا۔ اور اندرونی فساد کا ظاہر ہونا اور کرم سے آتا ہے اس کے معنے غبار آلودہ ہونے کے آتے ہیں اور اسی سے غبر ہے غبر وہ پانی جو پینے سے کس قدر برتن میں بچ جائے۔ اور غبیرۃ کے معنے زمین کے آتے ہیں۔ اس لیے کہ لوگ اس سے گزر جاتے ہیں اور یہاں غبر کے معنے (گذرے ہوئے) کے ہیں ۱۱ من الزمان یہ ما کا بیان ہے۔ ۱۲ الامتحان یہ افتعال کا مصدر ہے اور یہ محنت سے مشتق ہے۔ از فتح بمعنے مشقت میں ڈالنا اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے یقال محنتہ وامتحنتہ بمنزلۃ خبرتہ واختبرتہ ای بلوتہ وابتلیتہ وفی التنزیل اولٰئک الذین امتحن اللہ اور محنت کے اصلی معنے کوڑا مارنے کے ہیں۔ یقال محنۃ عشرین سوطاً یعنی میں نے اس کے بیس کوڑے مارے۔ ۱۳ یہاں یہ مجہول کا صیغہ ہے اہانت اس کا مصدر ہے اور یہ اکرام کی ضد ہے یا تو یہ ہون سے ماخوذ ہے جس کے معنے آسان ہونے کے آتے ہیں یا یہ ہوان سے جس کے معنے ذلیل ہونے کے ہیں اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یہاں اس کے معنے ذلت کے ہیں۔ یقال ہان یہون ہواناً وہوناً ہونۃ وتہاون ای استخف ویقال رجل فیہ ہانیۃ ای ذلّ وضعف۔ ہا یہ حرف تنبیہ ہے اور یا یہ مرفوع ضمیر ہے جیسے ہا انتم ہا اولاء اور یہاں یہ حرف تنبیہ ہے ۱۴ عرضت۔ یہ باب تفعیل سے ہے اس کا مصدر تعریض ہے۔ بمعنے پیش کرنا۔ ومنبسط کرنا ونشانہ بنانا۔ اس کا مجرد عرض آتا ہے۔ از ضرب جس کے معنے لاحق ہونا وپیش آنے کے آتے ہیں۔ مجرد اور مزید دونوں کے صلہ میں لام آتا ہے تو اس کے معنے بیع وشرا کرنے کے آتے ہیں اور جب اس کے صلہ میں علےٰ آتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ عرضت الشئ علے البیع وعرضتہ للبیع اور مخفف را کے معنے ظاہر کرنے ہوتے ہیں۔ اور بتشدید الراء کے معنے نصبتہ کے ہوتے ہیں۔ ومنہ العرض بمعنے متاع واسباب۔ وعُرضۃ بالضم بمعنے نشانہ وفی التنزیل ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم اور عرض بالفتح بمعنے چوڑائی اور عرض بالکسر بمعنے آبرو ۱۵ خبیئتی یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے اور یہ خباءٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنے پوشیدہ کرنے کے ہیں اس سے مراد باطن ہے اس کا مجرد فتح سے آتا ہے۔ یقال خبأت الشئ خباءً ای سترتہ خبیئۃ کی جمع خبایا آتی ہے۔ ۱۶ لاختبار۔ یہ افتعال کا مصدر ہے اور یہ خبرت سے ماخوذ ہے جس کے معنے آزمانے اور تجربہ کرنے کے ہیں ۱۷ حقیبتی۔ وہ چمڑے کی گٹھری یا تھیلی جو اونٹ والا کجاوہ کے پیچھے اس کو باندھے اور جس میں مسافر لوگ اپنا توشہ رکھتے ہیں۔ والجمع حقائب واصلہ حقب الشئ حقباً بمعنے احتبس از سمع۔ ۱۸ الاعتبار۔ یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنے آزمانا واصل العبارۃ ہکذا ای عرضت ماعندی علے اغنیا رکم فاعتبروا اور یہ عبرت سے ماخوذ ہے۔ بمعنے آزمائش۔

فَابْتَدَرَ اَحَدُ مَنْ حَضَرَ وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلٰى مِنْوَالِهٖ. وَلَا سَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهٖ

فَاِنْ اٰثَرْتَ اِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ. فَانْظِمْ عَلٰی هٰذَا الْاُسْلُوْبِ. وَاَنْشَدَ ؎

فَاَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ　　وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَی الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

فَلَمْ یَکُنْ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ. حَتّٰی اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ ؎

الترجمۃ والمطالب یہ سُن کر فوراً ایک شخص حاضرینِ جلسہ میں سے اُٹھا اور کہنے لگا مجھے ایک ایسا شعر یاد ہے کہ (آج تک) اس جیسا شعر نہیں کہا گیا اور اس وقت تک کسی طبیعت نے اس کے مانند کہنے پر دلیری (جرأت) نہیں کی ہے اگر آپ لوگوں کے دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح پر شعر لکھے پھر اُس نے یہ شعر پڑھا۔ اس معشوقہ نے نرگس (آنکھ) سے موتی (اشک) برسا کر گلاب (رخسار) کو سیراب کیا۔ اور اس نے اولوں سے (دانتوں) سے عناب (سرانگشت) کو کاٹا (یہ افسوس کی حالت میں ہوتا ہے) اس کے بعد ایک سیکنڈ بھی نہ گذرا تھا کہ اس نے یہ نادر اشعار پڑھے۔

تشریح لغات ۱؎ فابتدر از افتعال اس کا مصدر ابتداء ہے بمعنے جلدی کرنا اور سبقت کرنا اس کا مجرد نصر سے آتا ہے وبَدَرٌ تحقیقہ۔ ۲؎ احَد بمعنے واحد، ایک، یکتا۔ اکیلا یقال فلانٌ اَحَدُ الاَحدین یعنی وہ عدیم المثال ہے اور اس میں مذکر اور مؤنث برابر ہیں وفی التنزیل قل ہو اللہ احد۔ احد کی جمع اُحادٌ اور اُحدانٌ آتی ہے۔ احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں تین تو معنوی اور دو لفظی معنوی تو یہ ہے کہ احد باری تعالےٰ کے لیے خاص ہے اور واحد یہ عام ہے اور دوسرا فرق بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ احد خاص ذوی العقول کے ساتھ ہے اور واحد عام ہے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ واحد کے مقابلہ میں تاء آتی ہے اور احد کے مقابلہ میں نہیں آتی اور فرق لفظی یہ ہے کہ واحد کی مؤنث واحدۃ آتی ہے۔ اور احد کی کوئی مونث نہیں۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ احد کی جمع آتی ہے اور واحد کی جمع نہیں آتی ہکذا قال استادنا شیخ الادب مدظلہ العالی۔ ۳؎ لم ینسج یہ نسج سے ماخوذ ہے، جس کے معنے کپڑا بُننے کے آتے ہیں یقال نسج الحائک الثوب ینسجہ نسجاً از نصر وضرب ومنہ النساج کپڑا بُننے والا یعنی جولاہا۔ ۴؎ منوالا منوال اس میں تین لغت ہیں۔ منوالٌ منولٌ نولٌ منوال وہ لکڑی جس سے جولاہے کپڑا ٹھوکتے ہیں جیسے ہندی بین ہاتا کہتے ہیں اور نول جبشیوں میں ایک ذلیل قوم ہوتی اور جولاہے بھی ہندوستان میں ایک قوم ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ منوال اور منول کی جمع مناول اور مناویل آتی ہے اور نول کی جمع انوال آتی ہے۔ ۵؎ سمحت۔ یہ سماح اور سماحت سے ماخوذ بمعنی بخشش یقال سمح بہ ای جاد وسمح لہ ای اعطاہ از فتح اور کرم سے سمح صار کے معنے ہیں آتا ہے ومنہ المسامحۃ والتسامح ۶؎ بمثالہ مثال اور مثل میں فرق ہے مثال تو وہ ہے جو بعض صفات ممثل لہ کے مشابہ ہو اور مثل میں من کل الوجہ مشابہ ہونا ضروری ہے جیسے گھوڑے کی تصویر دیوار پر ہو تو اس کو مثال کہہ سکتے ہیں نہ مثل ۷؎ اثرت۔ ایثار۔ اس کا مصدر ہے از افعال بمعنے ترجیح دینا واختیار کر لینا وفی التنزیل لقد اثرک اللہ علینا واصلہ اثر فلاناً ای اکرمہ والمصدر اثرٌ واثارۃٌ از نصر ۸؎ اختلاب۔ یہ افتعال کا مصدر ہے اور اس کا مجرد خلب اور خلابت ہے از نصر واصلہ خلبہ یخلبہ خلباً وخلابۃً ای خدعہ وخالبہ واختلبہ وختلبہ ای خادعہ تو خلابت کے معنے دھوکا دینے اور اچھے اقوال سے فریفتہ کرنے کے آتے ہیں ومنہ البرق الخُلّبُ اور خِلبُ بکسر الخاء وسکون اللام وہ جھلی جو دل میں ہوتی ہے۔

۹ الاسلوب بسلوب اصل میں طریق فی الجبل کو کہتے ہیں۔ اب مطلق طرز اور روش کو کہتے ہیں والجمع اسالیب۔ ۱۰ اَمطرَتْ برسایا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ بمعنے بارش ہونا مطارا در مطارۃ وہ کنواں جس میں پانی بہت ہو یقال مطرتِ یعنی مینہ برسا ومنہ سحاب ممطار بہت زیادہ برسنے والا ابر۔ ۱۱ لؤلؤ۔ یہاں پر آنسو کو موتی سے تشبیہ دی ہے والجمع لآلیٔ۔ ۱۲ نرجس یہ نرگس کا معرب ہے نرگس سفیدی مائل بزردی یا مطلق زردی اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ نرگس تو زرد ہوتی ہے، اور زرد آنکھ مذموم ہوتی ہے تو یہ تشبیہ درست نہ ہوئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ تشبیہ میں یہ ضروری نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ من کل الوجوہ تمام اوصاف میں برابر ہوں جیسے زید کا لاسد۔ یہاں آنکھوں کو مستی کے ساتھ تشبیہ دی ہے نرجس نون کے زیر کے ساتھ بھی مستعمل ہے، اس کا واحد نرجسۃ ہے۔ ۱۳ سقت۔ اس کا مصدر سقی ہے بمعنے سیراب کرنا از ضرب۔ سقا کا استعمال اہل جنت کے شراب کے لیے ہے۔ جیسے وسقاہم ربہم شرابا طہوراً اور اسقاء کا دنیا کے پانی کے لیے جیسے واسقیناہ ماءً غدقاً اور ابن سیدہ یہ فرماتے ہیں کہ اسقاہُ اور اسقاہ کے ایک ہی معنے ہیں ۱۴ ورد کے متعلق یہ مشہور ہے کہ گلاب کے خاص پھول کو کہتے ہیں لیکن بعض نے یہ تصریح کی ہے کہ ورد مطلق پھول کو کہتے ہیں یہاں رخسارہ کو گلاب سے تشبیہ دی ہے والجمع وُرُدٌ۔ وَرادٌ اور اَوْرادٌ۔ یقال وردت الشجرۃ اذا خرج نورہا ۱۵ عضت۔ از سمع وقیل از نصر و فتح من الشاذ دانت سے کاٹنا اور دانتوں سے پکڑنا یہ افسوس سے کنایہ ہے اور اس کے بعد علے آتا ہے یقال عض الحیۃ ولا یقال للعقرب اس لیے کہ وہ سانپ دانت سے کاٹتا ہے بخلاف بچھو کے وہ ڈنک مارتا ہے یقال عضضتہ وعضۃ وعضضت علیہ عضاً وعضاضاً جبکہ وہ دانت سے کاٹے واعلم انہ یقال کدمہ اذا عضہ بادنے فمہ کما یکدم الحمار وقیل ہو مختص بذی الخف والحافر وضغمہ ای عضہ وہو دون النہش والنہش اخذہ باضراسہ وعض بفیہا وایضاً العض من کل حیوان والکدم والزر من ذی الخف والحافر والنقر من الطیر واللسب من العقرب واللسع والنہش والنکز من الحیۃ الا ان النکز من الانف وسائر ما تقدم من بالناب۔ ۱۶ العناب یہ دوا کا نام ہے اس کا واحد عنابۃ ہے، اور عناب عنب کے بائع کو بھی کہتے ہیں۔ اور عناب بضم العین المہملۃ وتخفیف النون مرد طویل الانف کو کہتے ہیں اور اس کے معنے اونچے و نیچے پہاڑ کے بھی آتے ہیں وہذا من الاضداد اس شعر میں پانچ تشبیہیں ہیں۔ آنسوؤں کو موتی سے تشبیہ دی ہے۔ اور آنکھوں کو نرگس سے اور رخساروں کو گلاب کے پھول سے اور مہندی لگی ہوئی انگلیوں کے سروں کو عناب سے اور دانتوں کو اولے سے۔ ۱۷ البرد محرکۃ بمعنے اولہ یہ دانتوں سے کنایہ ہے ۱۸ لمح بمعنے آنکھوں کا جھپکنا اور اقتباس کہتے ہیں کسی کے کلام کو بعینہ یا تغییر یسیر کے ساتھ اپنے کلام میں لانا۔ ۱۹ البصر محرکۃ اس کی جمع ابصار آتی ہے۔ بمعنے آنکھ وفی التنزیل لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار ۲۰ اقرب یہ قرب سے مشتق ہے اور یہ بعد کی نقیض ہے یقال قرب الشیٔ یقرب فہو قریبٌ از کرم وسمع بمعنے نزدیک ہونا۔ اقرب اور اغرب میں مناسبت تامہ لفظیہ ہے مناسبت کی یہ تعریف ہے۔ کہ ہم وزن لے آئیں گے اگر دونوں ہم قافیہ بھی ہوں تو تامہ ہے ورنہ ناقصہ ہے۔ ۲۱ فاغرب یہ غرب سے ماخوذ ہے جس کے معنے نادر اور گھوڑے کی تیز چال کرنے کے (یعنی دوڑانے کے) آتے ہیں اور عجیب کلام کے بھی اور خود اس کے معنے غریب الوطن کے بھی آتے ہیں اور جب اس کو باب افعال میں لے جاتے ہیں تو اس کے معنے شئی عجیب وغریب لانے کے ہوتے ہیں یہاں یہ ہی معنے مراد ہیں۔ ویقال غرب الکلام غرابۃً بمعنے غمض وخفی از کرم۔

سَأَلْتُهَا حِيْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا　　　　اَلْقَانِي وَاِيْدَاعَ سَمْعِي اَطْيَبَ الْخَبَرِ
فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰى سَنَا قَمَرٍ　　　　وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرٍ

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهٖ - وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهٖ - فَلَمَّا اٰنَسَ اِسْتِيْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهٖ - وَانْصِبَابَهُمْ اِلٰى شِعْبِ اِكْرَامِهٖ - اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ بَيْتَيْنِ اٰخَرَيْنِ وَاَنْشَدَ ؎

الترجمۃ والمطالب

مجھے جس وقت محبوبہ ملی تو میں نے اس سے اس کے سرخ نقاب اٹھانے اور اچھی خبر سُننے کی خواہش کی اُس نے اس شفق (نقاب) کو جو آفتاب کی روشنی کو (حسن صورت کو) چھپائے ہوئے تھا دور کر دیا اور خوشبودار تنگ منہ سے اس نے موتی بکھیرے۔ حاضرین اس کی بدیہہ گوئی سے حیران ہو گئے اور اس کی پاکیزگی کلام کا اقرار کیا اس نے جب اپنے کلام کی طرف ان کی محبت اور اپنے احترام کی طرف ان کا شوق دیکھا تو اس نے ایک پل کے واسطے گردن جھکائی پھر کہنے لگا لیجئے دو شعر اور بھی حاضر ہیں اور اس نے یہ شعر پڑھے۔

تشریح لغات

لہ سالتہا۔ اس کا مابعد اگر مدخول عن ہوگا تو میٔول عنہ منہ ہوگا۔ اور مسٔول کوئی اور ہوگا جیسے سالت عنک ای عن احوالک اور اگر مابعد اس کا مدخول عن نہ ہو تو یہ مسٔول ہوگا۔ جیسے سالتک تو یہاں مسئول مخاطب ہے۔ سہ زرآت۔ از نصر یقال زارہ یزورہ زورًا وزیارۃً جب کہ وہ ملاقات کا ارادہ کرے۔ لوجہ التعظیم فہو زائر یعنی زیارت کرنے والا سہ نضوا از نصر بمعنے لاغر ہونا و دور کرنا و کھولنا یقال نضا ثوبہ نضوًا ای خلعہ والقاہ کہ برقعہا بکسر الباء و فتح القاف اس کے معنے آسمان کے آتے ہیں۔ اس میں تین لغت ہیں بُرقوع بُرقَع بُرقُع بضم الباء والقاف اور یہ آخری فصیح ہے اصل میں اس کے معنے برقع پہن لینے کے آتے ہیں۔ والجمع براقع۔ ۵ القانی۔ اس کے حروف اصلی (ق ون) ہیں وہ شاخ جس میں اپنے زیادہ ہوں اور خود اس کے معنے شدید الحمرۃ کے آتے ہیں۔ قانی تاکید الاحمر از فتح ہموز اللام زیادہ سرخ ہونا و از نصر ناقص وادی بمعنے جمع کرنا و از سمع بمعنے لازم ہونا اور یہ ناقص یائی۔ اس باب سے آتا ہے۔ یقال قنا لونہا یقنو قنوا ای احمر لونہا فہو قانی ای احمر۔ واعلم ان من عادۃ العرب انہم یستعملون للالوان اتباعا یؤکدون بہا معنے ہذہ الالوان فیقولون۔ اصفر فاقع و اخضر ناضر و احمر قانی ہذا ہو الاصل ولقد شاع استعمال ہذہ الاتباع مجردہ کما تری ہناک وفی التنزیل فاقع لونہا لہ ایداع یہ باب افعال کا مصدر ہے بمعنے ودیعت یعنی امانت رکھنا۔ کہ اطیب از ضرب یقال طاب یطیب طیبًا و طیبۃً و تطیابًا بمعنے لذیذ ہونا و شیریں ہونا۔ پاکیزہ ہونا۔ خوشنما ہونا۔ عمدہ ہونا۔ منہ الطیب بمعنے خوشبو۔ والجمع الطیاب و طیوب اور اطیب الجد من قبیل جرد قطیفۃ ہے۔ فزحزحت اس کا مصدر زحزحۃ ہے۔ از بعثر یبعثر بمعنے دور ہونا۹ شفق بمعنے حمرۃ یا بیاض علے اختلاف الاقوال۔ از سمع بمعنے خبر خواہی اور افعال سے بمعنے ڈرانا اور یہاں حمرت سے وہ سرخی مراد ہے جو شام کے وقت آسمان کے کناروں پر نظر آتی ہے نہ غشی ای غطی از سمع یقال غشیہ الامر غشادۃ و تغشاہ و اغشیۃ وغشیتہ ای تغطیتہ و منہ الغاشیۃ بمعنے القیامۃ لانہا تغشی الخلق

بافراغبا. ۱۱ سنا ممدوداً ومقصوداً یہ دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے ممدوداً کے معنے بجلی کی روشنی کے ہیں اور مقصور کے معنے بلندی اور رفعت کے ہیں واختلف عند البعض ہل ہی وادی او یائی فمن قائل یقول الاول ومن قائل یقول الثانی واللہ اعلم وفی التنزیل یکاد سنا برقہ یذہب بالابصار۔ یقال سنا البرق ای اضاء از نصر ۱۲ قمر از سمع اس کے معنے حیرت کے آتے ہیں اور اس کے لغوی معنے غلبہ کے آتے ہیں والجمع اقمار یہاں پر چہرہ کو قمر (چاند) سے تشبیہ دی ہے وفی التنزیل وانشق القمر ۱۳ ساقطت یہ اسقطت کے معنے میں ہے اس میں مشارکت نہیں ہے۔ اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال سقط الشیٔ ای وقع سقوطاً۔ ۱۴ خاتم۔ بمعنے انگوٹھی والجمع خواتم وخواتیم چونکہ معشوق بہت کم باتیں کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے۔ گویا ان کا منہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ کم بولتے ہیں۔ ۱۵ عطر۔ از سمع بمعنے خوشبو دار ہونا اس کا مصدر عطرۃٌ ہے یقال عطر عطرٌ یعنی وہ عطر میں بسا ہے۔ اس شعر میں برقع کو شفق سے تشبیہ دی اور چہرہ کو قمر سے اور باتوں کو موتیوں سے اور منہ کو انگوٹھی سے اوّل شعر میں تو پانچ تشبیہیں ہیں اور ثانی میں چار ہیں تو ظاہراً یہ شعر اس سے کم درجہ کا ہوا لیکن ثانی شعر میں پانچویں تشبیہ کو چھوڑ دیا ہے اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اس میں پانچویں تشبیہ ہے۔ وہ یہاں لانا مناسب نہیں اس لیے کہ یہ موقع فراق (جُدائی) کا ہے اور فراق کے وقت خوشی نہیں ہوا کرتی اور مہندی تو خوشی کے وقت لگائی جاتی ہے تو ایسے وقت میں عناب سے تشبیہ دینا ہرگز درست نہیں بلکہ بجائے اس تشبیہ کے وہ تشبیہ ہونی چاہیئے جو آئندہ شعر میں ہے ۱۶ فحار ای تحیر یقال حار بصرہ یحار حیرۃً وحیراناً ای تحیّر از سمع ۱۷ بنزاہتہ بمعنے پاکیزگی از سمع وکرم یقال نزُہ نزاہتہً یعنی وہ برائی اور ملامت سے دور ہے ۱۸ آنس یہ معنے میں علم کے ہے۔ اور اس کے معنے مانوس ہوتے اور دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال آنست منہ شیئاً ای علمتہ وآنست الصوت ای سمعتہ اور اس کی اصل اُنس ہے جو وحشت کی ضد ہے یقال انست بفلان او لبہ بمعنے فرحت والمصدر اُنسٌ مثل قفل وانَسَۃٌ وانَسٌ بفتح النون فیہما از سمع۔ انصباب[۱۹] انفعال کے وزن پر یہ مصدر ہے اس کے معنے مائل ہونے کے ہیں۔ اور یہ صبابتہ سے ماخوذ ہے از سمع وقد مرّ تحقیقہ ۲۰ شعب بالکسر اس کے معنے پہاڑی راستہ کے ہیں اور بعضوں نے اس کے معنے زمین میں پانی بہنے کے بیان کئے ہیں۔ والجمع شعابٌ اور اصل اس کی شعبٌ ہے جس کے معنے جمع اور تفریق اور اصلاح اور فساد کے ہیں۔ اور یہ اضداد میں سے ہے یقال شعبتہ تشعبہ شعباً فانشعب وشعبتہٗ فتشعّبَ اور میر فتح سے آتا ہے۔ اور شَعَبٌ بالفتح بمعنے قبیلہ بزرگ ۲۱ اطرق از افعال اطراق سے ہے جس کے معنے سکوت کے اور بعضوں نے یہ معنے یہاں کئے ہیں کہ خاموشی ڈر کی وجہ سے ہو یقال اطرق راسہ ای امالہ واسکنہ۔ یعنی اس نے سر جھکا لیا ۲۲ کطرفۃ العین یہ ضرب سے آتا ہے جس کے معنے آنکھ و پلک کے جھپکنے کے ہیں یقال طرف بصرہ یطرف طرفاً اذا اطبق احدٌ جفنیہ علی الاٰخر اور طرف کے معنے نظر کے آتے ہیں جو یہ تثنیہ اور جمع مستعمل نہیں ہوتا ہے وفی التنزیل لا یرتد الیہم طرفہم اور کبھی اس کی جمع اطراف بھی آجاتی ہے ۲۳ دونک یہ اسم فعل ہے جس کے معنے خذ کے ہیں یقال دونک الشیٔ ودونک بہ ای خذہ۔ اور دون یہ فوق کی بھی نقیض ہے اور دون کے معنے حقیر اور خسیس کے بھی آتے ہیں ۲۴ آخرین بکسر الخاء وفتحہا میں فرق ہے بفتح الخاء کو مطلق مغائر پر بولتے ہیں۔ وہ خواہ ماقبل کے جنس ہو یا نہ ہو اور بکسر الخاء مغائر جنس پر بولتے ہیں۔ جیسے جاء نی رجل وآخر بالکسر کا یہ مطلب ہے کہ دوسرا بھی آدمی ہے۔ اور بالفتح کے معنی مطلق دوسرے کے ہیں خواہ آدمی ہو یا نہ ہو اور اس میں دوسرا

فرق یہ ہے۔ کہ آخِر" بالکسر کا مؤنث آخِرَۃٌ ہے اور آخَر بالفتح کا اُخریٰ ہے۔

وَاَقْبَلَتْ یَوْمَ جُدَّ الْبَیْنُ فِیْ حُلَلٍ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ
فَلَاحَ لَیْلٌ عَلٰی صُبْحٍ اَقَلَّهُمَا غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِیْنَئِذٍ اِسْتَسْنَی الْقَوْمُ قِیْمَتَهٗ۔ وَاسْتَغْزَرُوْا دِیْمَتَهٗ۔ وَاَجْمَلُوْا عِشْرَتَهٗ۔ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهٗ۔ (قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِکَایَۃِ۔)

الترجمۃ والمطالب

جب فراق (جدائی) کا دن سیاہ لباس میں ظاہر ہوا تو وہ محبوبہ خاموش پشیمان کی طرح (دانتوں سے) انگلیاں کاٹتی ہوئی آئی۔ پس رات (زلف) دن پر (چہرہ) ظاہر ہوگئی جن کو اس کے شاخ (قد) نے بلند کیا تھا اور اس نے بلور کو (انگلیوں کو) مروارید (دانتوں) سے کاٹا۔ اب تو لوگ اس کو بیش قیمت اور اس کی بارش کو بہت زیادہ خیال کرنے لگے اور اس کے لیے مال جمع کرنے اور خلعت نوازی میں مصروف ہوئے۔ راوی کہتا ہے۔

تشریح لغات

۱ اَقْبَلَتْ۔ از افعال اس کا مصدر اقبال ہے بمعنے سامنے آنا اور یہ ادبار کی ضد ہے یقال اقبل علی الشئ قبلاً واقبل جبکہ وہ سامنے آئے اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ ۲ جُدَّ۔ یہ جد سے مشتق ہے بمعنے ثابت ومحقق ہونے کے ہیں اور یہ ہزل کی ضد ہے ۳ البین جدائی۔ ملاپ۔ اور یہ اضداد میں سے ہے یقال بان الرجل بینًا وبینونۃ ای فارق ووصل از ضرب ۴ حلل یہ حُلَّۃٌ کی جمع ہے بمعنے مطلق چادر یا یمنی چادر یا ازار یا اس کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ ۵ سود۔ یہ اسود کی جمع ہے بمعنے سیاہ اس کا مؤنث سوداء ہے اور اس کی جمع سُودان بھی آتی ہے اور یہ بیاض کی ضد ہے۔ ۶ تعض۔ اس کا مصدر عَضٌّ ہے جس کے معنے دانت سے کاٹنے کے ہیں از نصر ۷ بنان صاحب قاموس فرماتے ہیں۔ اس کے معنے اصابع کے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اطراف اصابع کو بنان کہتے ہیں (یعنی انگلیوں کے پورے) اس کا واحد بنانۃ ہے۔ ۸ الحصر یہ صفت کا صیغہ ہے حصر وہ شخص جو بولنا چاہے اور بول نہ سکے ۹ لاح از نصر اور یہ وادی ہے بمعنے ظاہر ہونا۔ ۱۰ لیل بمعنے رات والجمع لیالی یہاں بالوں کو لیل سے تشبیہ دی ہے ۱۱ علے صبح صبح اول دن کو کہتے ہیں اور یہ مساء کی ضد ہے والجمع اصباح اور یہ فتح سے آتا ہے والصباح ہو اول ساعات النہار والبکور یکون بعد الصباح وقیل طلوع الشمس ثم الغدوۃ بعد طلوعہا ثم ضحی اور یہاں چہرہ کو صبح سے تشبیہ دی ہے ۱۲ اقلہما یہ یا ماخوذ قُلَّۃٌ بالضم سے جس کے معنے بلندی کے ہیں۔ یا یہ ماخوذ قلت سے جس کے معنے قلیل ہونے کے ہیں یقال اقلہا ای رفعہا ویقال اقل الشئ ای حملہ از ضرب ۱۳ غصن۔ بالضم درخت کی ترشاخ والجمع غصون واغصان وغصنۃ اور یہاں قد کو غصن سے تشبیہ دی ہے ۱۴ ضرست از باب تفعیل بمعنے ڈاڑھوں سے خوب زور سے کاٹنا اور یہ ضرس سے مشتق ہے جس کے معنے ڈاڑھ اور دانت کے آتے ہیں یقال ضرست الرجل ضرسا وضرسۃ تضریبًا ای عضضتہ بالاضراس ازضرب اور ضرس کی جمع ضراس وضروس آتی ہے۔ ۱۵ البلور اس کے معنے شیشہ کے آتے ہیں

اور یہ کئی طرح مستعمل ہوتا ہے بلور کسنور. بلور کتنور، اور بلورۃ کسیطر یہ ایک قسم کا پتھر ہے ۱۵؎ بالدر یہاں دانت کو موتی سے تشبیہ دی ہے اور دُر کی جمع دُرر آتی ہے ۱۶؎ استسنی بمعنے بڑا اور بلند مرتبہ سمجھنا اور یہ سناء سے ماخوذ ہے جس کے معنے بلندی اور بیش قیمت سمجھنے کے ہیں اور یہ سمع سے آتا ہے یقال سنی لیسنی سناءً ای ارتفع وصار وارفعتہ یعنی بلند مرتبہ اور صاحب مرتبہ وہ ہوا ۱۸؎ استنزرہا یہ استفعال سے ہے اور یہ ماخوذ غزر یا غزارت سے ہے جس کے معنے زیادہ ہونے کے ہیں اور استغزر کے معنے زیادہ سمجھنے کے ہیں اس میں س ت طلب کے لیے ہے یا مبالغہ کے لیے اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے یقال غزر الشیء غزارۃ بمعنے کثر ۱۹؎ دیمتہ وہ بارش جو ہلکی اور لگاتار ہو یہ واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔ وقال خالدین جنیتہ ہو المطرالذی لارعد فیہ ولابرق تدوم یومہا والجمع دیم وقیل مطر یکون مع سکون وقیل یکون خمستہ او ستتہ وقیل یوماً ولیلۃً اواکثر واصلہ دام الشیء یدوم دوماً.

ودیمومتہ ازنصر ۲۰؎ اجملوا فعال یقال اجمل الشیء زیادہ کیا اور خوشنما کیا ازکرم منہ الجمال بمعنی خوبصورتی وخوب سیرت فہو جمیل ۲۱؎ عشرتہ بمعنے صحبت ومیل جول۔ والجمع عشر، ہو اسم للعاشرۃ بمعنے المخالطۃ ۲۲؎ جملوا ازباب تفعیل یقال جمل ای زین اور یہ جمال سے مشتق ہے جس کے معنے زینت اور خوبصورتی کے ہیں اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے ۲۳؎ قشرتہ بالکسر بمعنے کھال وچھلکا ولباس وپوشاک اس کا واحد قشر ہے قشور اور قشرۃ یہ اس سے خاص ہے یقال قشر الشیء یقشرہ ویقشرہ قشراً ای نزع قشرہ فالقشر ازضرب ونصر اور قشرۃ بالکسر وہ کپڑا جو پہنا جائے ولباس الرجل قشرۃ وکل ملبوس قشر۔

فَلَمَّا رَأَيْتُ تَلَهُّبَ[۱] جَذْوَتِهِ[۲]۔ وَتَأَلُّقَ[۳] جَلْوَتِهِ[۴]۔ أَمْعَنْتُ[۵] النَّظَرَ فِي تَوَسُّمِهِ[۶] وَسَرَّحْتُ[۷] الطَّرْفَ فِي مِيسَمِهِ۔ فَإِذَا هُوَ شَيْخُنَا السَّرُوجِيُّ۔ وَقَدْ أَقْمَرَ لَيْلَةُ الدَّجُوجِيِّ۔ فَهَنَّأْتُ نَفْسِي بِمَوْرِدِهِ۔ وَابْتَدَرْتُ اسْتِلَامَ يَدِهِ۔

الترجمۃ والمطالب کہ جب میں نے اس کے علم کے شعلے کو دہکتے اور اس کے چہرے کو چمکتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کے پہچاننے میں غور کیا اور اس کی علامتوں پر میں نے نظر دوڑائی پس وہ تو ہمارا شیخ سروجی نکلا۔ اس وقت تک تاریک رات سفید ہو چلی تھی (یعنی ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے) میں نے اس کی آمد پر اپنے نفس کو مبارکباد دی۔ اور میں نے بڑھ کر اس کے ہاتھ چومے۔

تشریح لغات ۱؎ تلہب۔ یہ تفعل کا مصدر ہے اور یہ لہب سے ماخوذ ہے بمعنے بھڑکتا ہوا شعلہ اور یہ سمع سے آتا ہے یقال لہبت النار لہباً ولہیباً ولہباناً ولہاباً جب کہ آگ بھڑکے اور روشن ہو ۲؎ جذوتہ، آگ کی دہکتی ہوئی چنگاری والجمع جذیً وجذیً۔ وجذاءٌ اور اس میں یہ جمع جذاءٌ قیاس کے موافق ہے اور جذیً یہ جمع خلاف قیاس ہے واصلہ جذا یجذو جذواً وجذوّاً واجذلے بمعنے ثبت قائماً ازنصر ۳؎ تألق یہ تفعل کا مصدر ہے۔ بمعنے چمکنا وروشن ہونا اور یہ الق سے ماخوذ ہے یقال الق البرق یالق القاً وابتقاً وتألق وائتلق جب کہ آگ روشن ہو اور چمکے۔ ازضرب ۴؎ جلوتہ۔ اس کے اصلی معنے یہ ہیں کسی عورت کا اپنے منہ سے نقاب اٹھا دینا یقال جلوت العروس اذا ازالت نقابہا واظہرت وجہہا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنے زنگ

دور کرنا اور عورتوں کا مزین اور خوب صورت کرنا اور خاوند کا اپنی عورت کی طرف اول اول دیکھنا اور اس کے معنے روشنی کے بھی آتے ہیں۔ ۵ امعنت۔ از افعال بمعنے غور سے دیکھنا۔ واصلہ معن الفرس اذا بالغ وادام النظر از فتح۔ النظر اور الجمع انظارٌ ۶ توسمہ اس کے معنے علامت سے پہچاننے کے ہیں اور یہ وسم سے ماخوذ ہے از ضرب جس کے معنے علامت کے ہیں اور جو کرم سے آتا ہے تو اس کا مصدر وسام اور وسامۃ آتا ہے جس کے معنے خوب صورت چہرے کے آتے ہیں ومنہ وسیم بمعنے خوبصورت سرحت۔ اس کا مصدر تسریح ہے یا یہ سرح سے ماخوذ ہے جس کے معنے جانوروں کے چرانے کے آتے ہیں یا یہ تسریح سے ماخوذ ہے جس کے معنے چھوڑنے کے ہیں یقال سرحت الطرف ای ارسلت النظر وفی التنزیل وتسریح باحسان ۸ الطرف بکسر الطاء بمعنے تیز گھوڑا اور بفتح الطاء بمعنے آنکھ وگوشۂ چشم ۹ میسم یہ اسم آلہ ہے وہ لوہا یا اور کوئی چیز جس سے داغا جائے اور اس کے معنے نشان اور حسن اور جمال کے بھی آتے ہیں والجمع میاسم۔ اور یہ دادی اور یائی بھی آتا ہے میسم یا تو یہ وسم سے ماخوذ ہے جس کے معنے علامت کے ہیں از ضرب اور یا یہ وسامۃ سے ماخوذ جس کے معنے خوبصورتی کے ہیں از کرم ۱۰ شیخا بمعنے بوڑھا۔ استاد، بزرگ۔ والجمع اشیاخٌ وشیخانٌ وشیوخٌ وشیخۃٌ ومشیخۃٌ ومشائخ واصلہ شاخ الرجل وشیخاً بالتحریک وشیخوخۃً اذا صار شیخا از ضرب ۱۱ قمر از افعال بمعنے قمر کے مانند ہونا یعنی روشن اور ماہتاب ہونا اور یہاں اس سے مراد سفید ہونا ہے ۱۲ الدجوجی یہ ماخوذ دجّ اور دجۃ سے ہے بمعنے تاریکی و اندھیری اس ہیں یا مبالغہ کی ہے اور دجوج تاریک رات کو کہتے ہیں اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال دجّ یدجّ دجیجاً ودجاناً منہ دجی اللیلُ و اَدجی اللیلُ یعنی رات تاریک ہوئی ۱۳ فھناک۔ اس کا مصدر تہنیت ہے، بمعنے مبارک باد دینا واصلہ ہنا الشیُٔ ہناای صار ھنیأ ای تیسر من غیر مشقۃ ولاعناء از کرم وفی التنزیل کلوا واشربوا ھنیئاً مریئاً بما کنتم تعملون وکلوہ ھنیئاً مریئاً اور ضرب سے اس کے معنے آسانی سے کھانا ہضم ہو جانے اور خوشگوار ہونے کے آتے ہیں اور فتح سے اس کے معنی معلوم کرنے کے آتے ہیں۔
۱۴ یہ مصدر ہے بمعنے آنا یقال درد علینا من بلد ای قدم ابتدرتُ۔ از افتعال اس کا مصدر ابتدار۔ ہے جلدی کرنے کے معنے آتے ہیں۔
۱۵ استلام، یہ استفعال کا مصدر ہے، اس کے معنے چومنے کے ہیں اور یہ سلمہ سے مشتق ہے، جس کے معنے پتھر کے ہیں ومنہ استلام الحجر اور اس کے معنے مطلق چومنے کے آتے ہیں۔ اور سمع سے اس کے معنے سلامت رہنے کے آتے ہیں۔ اور استلام کے اصلی معنے چھونے کے ہیں کیونکہ ہاتھ چومنے میں چھونا ہوتا ہے۔

وَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي اَحَالَ صِفَتَكَ حَتَّى جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ . وَاَيُّ شَيْءٍ شَيَّبَ لِحْيَتَكَ حَتَّى اَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ فَاَنْشَاءَ يَقُوْلُ

وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ　　وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ
اِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ　　فَفِيْ غَدٍ يَتَغَلَّبْ

الترجمۃ والمطالب اور میں نے اس سے یہ دریافت کیا کہ کیوں صاحب کس چیز نے آپ کی حالت اس قدر متغیر کر دی کہ میں آپ کو پہچان بھی نہ سکا اور کونسی چیز نے آپ کی ڈاڑھی سفید کر دی یہاں تک کہ میں آپ کی صورت پہچانتے

سے معذور رہا تو وہ یہ سن کر کہنے لگا سے بھائی انسان کو مصائب بوڑھا کر دیتے ہیں اور زمانہ لوگوں کے ساتھ حیلہ گری کرتا ہے۔ زمانہ اگر آج کسی شخص کا تابعدار ہو تو کل کو اس پر غالب آجائے گا۔

تشریح لغات ۱؎ احال۔ اس کا مصدر احالۃ آتا ہے از افعال بمعنے متغیر کرنا اور منتقل ہونا کرنا یقال حال الشئی حولاً ای تحول من حال الٰی حال اخرے ویقال حال علیہ الحول یعنی اس پر سال گزرا وحال القوسُ جب کہ وہ ٹھہرا ہو وحال الی المکان ای انتقل وحال بینھما ای صار حاجزاً اور یہ نصر سے آتا ہے۔ ۲؎ صفت بمعنے حالت والجمع صفات۔ ۳؎ شیب۔ اس کا مصدر تشییب ہے۔ از تفعیل بمعنے بوڑھا کرنا اور یہ شَابٌ کی ضد ہے واصلہ شَابَ شَیبۃً وشیبًا ومشیبًا ای ابیض شعرہ از ضرب ۴؎ حلیتک بکسر الحاء بمعنے زیور وبضم الحاء بمعنے خلعت یقال حُلیَۃُ الانسان ای ہیباتہ وظاہرہ والجمع حِلًی وحُلًی اور یہ نصر سے آتا ہے یقال حَلاَ یَحْلُوْ حلاوۃ بمعنے شیریں ہونا واز سمع بمعنے آراستہ ومزین ہونا لحیتہ اور حلیتہ میں تجنیس قلب بعض ہے۔ ۵؎ وقع اس کے متعلق بعضوں نے یہ کہا ہے کہ وقوع بالواد یہ لازم ہے اور بلا واؤ متعدی ہے۔ اور لیکن تحقیق یہ ہے کہ وقع بلا داد بھی کبھی لازم مستعمل ہوتا ہے۔ وقع بمعنے جنگ کرنا اور واقع ہونا اور ایقاع یہ متعدی ہے بمعنے ٹوٹ پڑنا حملہ کرنا اور بارش کا برسنا لیکن ان معنوں میں اس کا صلہ بدلتا رہتا ہے یقال وقع الشئی من یدی ای سقط اور اترنے کے معنی میں بھی آتا ہے کماء جاء فی القرآن ولما وقع علیھم الرجز ای اصابھم ونزل بھم اور واجب اور ثابت ہونے کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے اذا وقع علیھم القول اخرجنا لھم دابۃ یعنی واجب اور ثابت ہوا اور یہ ان تمام معنوں میں فتح سے آتا ہے الشوائب یہ شائبۃ کی جمع ہے بمعنے عیب۔ آلودگی۔ آمیزش۔ مصیبت، حوادث اور اس کے اصلی معنے یہ ہیں وہ مکدر شئی جو صاف چیز میں مل جائے اور اس سے مراد حوادث زمانہ ہے اور یہ ناقص وادی ہے۔ جو نصر سے آتا ہے یقال شاب الشئی شوبًا ای خلطہ ۶؎ بالناس یہ اُنس سے ماخوذ ہے بمعنے میل جول کرنا یہ اصل میں اُناس ہے۔ (بضم الہمزۃ) پھر ہمزہ کو حذف کر کے الف اور لام اس کے بجائے لے آئے اور یہ الف ولام کالجزء ہے جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔ ۷؎ قلب یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے بہت الٹنے پلٹنے والا پھر اس کے معنے دغا باز ومکار کے ہوگئے اس لیے کہ وہ الٹ پلٹ کر کے فریفتہ کرتا ہے ۸؎ دان از ضرب بمعنے مطیع و تابعدار ہونا اور اس کے معنے قرض دینے کے بھی آتے ہیں۔ ۱۰؎ تیغلب۔ از تفعل بمعنے غالب آنا واصلہ غلبہ یغلبہ غلبۃً وغلبًا بمعنے وہ غالب ہوا از ضرب (فائدہ) اس شعر میں ایک قسم کا مبالغہ ہے وہ یہ کہ جب انسان کسی کام کا عادی ہو جاتا ہے وہ کتنا ہی مشکل ہوا سے سہل معلوم ہوتا ہے اور فقہ کی کتابوں میں یہ ہے اگر کوئی کہے ۱۱؎ انت طالق غداً تو وہ جس جزء کی نیت کرے، یہ اس کی نیت لغو ہوگی اور صبح ہوتے ہی وہ عورت مطلقہ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ معیار ہے اور معیار میں تمام وقت کا لحاظ ہونا شرط ہے اور جب وہ فی غد کہے تو یہ ظرف ہوگا۔ تو اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ پس وہ جس جزء کی نیت کرے گا تو اس کی نیت صحیح ہوگی تو یہاں حریری نے ان دان یوما کہکر اس نے معیار مراد لیا ہے اگر وہ تمام دن مطیع رہا تب بھی کل غالب آجائے گا تو یہ بڑا ہی ظالم ہے۔

فَلَا تَثِقْ بِوَمِيضٍ　　مِنْ بَرْقِهٖ فَهُوَ خُلَّبُ　　وَاصْبِرْ إِذَا هُوَ أَضْرَى
بِكَ الْخُطُوبُ وَأَلَّبَ　　فَمَا عَلَى التِّبْرِ عَارٌ　　فِي النَّارِ حِينَ يُقَلَّبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَهٗ[16] ـ وَمُسْتَصْحِبًا[17] اَلْقُلُوْبَ[18] مَعَهٗ ـ

الترجمة والمطالب

لہٰذا تو اس کی (زمانہ کی) بجلی کی چمک پر بھروسہ نہ کر کیونکہ وہ بے باران ایک دھوکہ ہے اور جب وہ زمانہ تجھ پر مصیبتیں ڈالے اور جمع کر دے تو صبر سے کام لے کیونکہ خالص سونا اگر آگ پر لوٹا پوٹا جائے تو کوئی عیب کی بات نہیں۔ وہ یہ کہہ کر لوگوں کے دلوں کو اپنے ہمراہ لے کر چلتا بنا۔

تشریح لغات

[1] فلا تثق از حسب یہ مثال وادی ہے۔ اس کا مصدر وثوق ہے بمعنے بھروسہ کرنا وامین سمجھنا یقال وثق بہ ہے بمعنے بھروسہ کرنا وامین سمجھنا یقال وثق بہ یثق وثاقۃً وثقۃً ومنہ المیثاق بمعنے عہد موکد [2] ومیض وماض اور ومیض کے معنے بجلی کے چمکنے کے آتے ہیں یقال ومض البرق ومضًا وومیضًا ومضانًا اذا لمع لمعًا خفیفًا ولم یعترض فی نواحی الغیم از ضرب [3] برقۃ بجلی۔ والجمع بروق یقال برقت السماء تبرق برقًا وابرقت ای جاءت ببرق از نصر [4] خلّب وہ بجلی جو چمکے اور بارش نہ ہو اور وہ ابر جو گرگڑائے اور نہ برسے اور یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ خلابت سے ماخوذ ہے جس کے معنے دھوکا دینے کے ہیں اور چونکہ بے پانی کی بدلی انسان کو دھوکا دیتی ہے۔ اور برستی نہیں ہے لہٰذا اس کو خُلّب کہتے ہیں۔ واصبر[5] یہ صبر سے ماخوذ ہے جو جزع کی نقیض ہے یقال قد صبر فلان عند المصیبۃ صبرًا وصبرتہٗ یعنی اُس نے صبر کیا۔ از ضرب [6] اضریٰ ۔ اس کا مصدر اضراء ہے۔ جانوروں کا بھڑکانا اور سمع سے ناقص یائی ہے جس کے معنے شکار کرنے کے آتے ہیں واصلہ ضری الکلبُ یضری اذا اعتادہ اس کے معنے برانگیختہ کرنے اور کسی امر کا کسی کو عادی بنانے کے آتے ہیں۔ ضارّی شکاری کتے کو کہتے ہیں اس لیے کہ وہ بھی شکار کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور شیر کو بھی کہتے ہیں [7] الخطوب۔ یہ خطبٌ بفتح الخاء کی جمع ہے خطب مطلق امر کو کہتے ہیں خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا یا وہ محبوب ہو یا مکروہ لیکن استعمال میں بڑے اور مکروہ امر کو کہتے ہیں تو خطوب کے معنے حوادث کے ہوئے اس لیے کہ وہ بڑے اور مکروہ ہوتے ہیں وفی التنزیل قال فما خطبکم ایہا المرسلون [8] اَلَّبَ ۔ اس کا مصدر تالیب ہے از تفعیل بمعنے جمع کرنا اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ یقال اَلَبَ الیک القوم ای اتوک من جانب والبتُ الجیش ای جمعتہ والمصدر الَبٌ [9] علا اگر ما بعد مجرور ہوگا۔ تو صرف جار ہے اور اگر منصوب ہوگا تو علے کے لام پر فتح پڑھیں گے تو یہ اس وقت ماضی ہوگا۔ از نصر بمعنے مکان میں بلند ہونا اور اگر لام کو کسرہ پڑھیں تو یہ ماضی ہوگی از سمع بمعنے بلند مرتبہ ہونا اور یا متحرک ہو۔ اور ماقبل مکسور ہو تو اُسے ساکن پڑھیں گے۔ بتو تمیم تو بجائے فتح یاء کے بالسکون پڑھتے ہیں [10] تبر بالکسر بمعنے سونا جو پگھلا یا نہ گیا ہو اور جب پگھلا لیا جائے تو اس کو عین کہتے ہیں اور چاندی کے معنے میں بھی آتا ہے۔ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ معدنیات کی ہر چیز کو کہتے ہیں۔ از ضرب وسمع بمعنے ہلاک ہونا سونے کو تبر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ بھی ہلاک ہوتا ہے اس کا واحد تبرۃٌ ہے [11] عار بمعنے عیب یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر آتا ہے وادی بمعنے عیب دار ہونا اور یائی بمعنے متردد اور پریشان ہونا اور عار کی جمع اعیارٌ آتی ہے۔ یقال عار فلانًا عَیرًا ای عابہ از ضرب ومنہ العائرۃ وہ بکری جو نر کی تلاش میں جنگلوں میں پھرے [12] فی النار۔ بمعنے آگ اور اس کی جمع نیرانٌ آتی ہے۔ وقدم تحقیقہ اور فی یہ یُقلّبُ کے متعلق ہے اور چونکہ ظروف میں وسعت ہوتی ہے اس لیے اس کو آگے لے آئے [13] یقلب۔ از تفعیل اس کا مصدر تقلیب ہے بمعنے ڈھالنا [14] نہض، اس کا مصدر نہوضٌ اور نہضٌ ہے۔ از فتح بمعنے اٹھنا و کھڑا ہونا یقال نہض عن مکانہ یعنی وہ اس سے جدا ہوا

ونہض للامر یعنی وہ کام کے لیے کھڑا اور طیار ہوا نہض اسے عدوہ یعنی وہ دشمن کی طرف جھپٹا۔ ۵؎ مفارقۃ از مفاعلت بمعنے جُدا ہونا یقال فارقہ فراقاً و مفارقۃً ای باینہ وانفصل اور اس کا مجرد ضرب ونصر سے آتا ہے۔ بمعنے جدا ہونا اور سمع سے بمعنے ڈرنا۔ ۶؎ موضعہ یہ وضع سے مشتق ہے۔ بمعنے رکھنا یہاں اس سے مراد جگہ ہے اور موضع کی جمع مواضع آتی ہے۔ وفی التنزیل یحرفون الکلم عن مواضعہ ۷؎ مستنصحیاً از استفعال اور یہ صحبت سے ماخوذ ہے بمعنے ساتھ ہونا وساتھ رہنا اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے یا طلب کے لیے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ۸؎ القلوب یہ قلب کی جمع ہے بمعنے دل وقد مر تحقیقہ، کما قال الشاعر ؎ وماسمی الانسان الا لانسہ وما القلب الا انہ یتقلب۔

المقامة الثالثة الدينارية

رَوَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَظَمَنِي وَأَخْدَانًا لِي نَادٍ لَمْ يَخِبْ فِيهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْحُ زِنَادٍ وَلَا ذَكَتْ نَارُ عِنَادٍ - فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ أَطْرَافَ الْأَنَاشِيدِ - وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْأَسَانِيدِ إِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ - وَفِي مِشْيَتِهِ قَزَلٌ -

الترجمۃ والمطالب (تیسری مجلس جو دیناریتہ یا فیلیتہ کے نام مشہور ہے)۔ حارث بن ہمام نے روایت بیان کی کہ میں اور میرے چند دوست ایک ایسی مجلس میں اکٹھے ہوئے جس میں کوئی بھی سائل ناامید نہ ہوتا تھا۔ اور چقماق کی ضرب بے آگ دبیکار نہ جاتی تھی اس میں دشمنی کی آگ کبھی مشتعل نہ ہوتی تھی ایک روز ہم بیٹھے آپس میں اشعار کے دامن گھسیٹ رہے تھے۔ اور عجیب عجیب واقعات پر تبصرہ کر رہے تھے۔ کہ ہمارے پاس ایک لنگڑا شخص گدڑی پہنے ہوئے آیا۔

تشریح لغات ۱؎ نظمنی ای جمعنی یقال نظم اللؤلؤ نظماً ونظاماً ای الفہ وجمعہ فی سلک از ضرب یعنی لڑی میں موتیوں کو پرونا اور جمع کرنا ۲؎ اخداناً یہ خدن کی جمع ہے اور اس کے معنے خالص دوست اور سفر کے دوست اور عاشق اور معشوق کے آتے ہیں اور اس کی جمع خدناء بھی آتی ہے یقال خادنہ ای صاحبہ یعنی وہ اس کا ساتھی ہوا اور اس کو دوست رکھا وفی التنزیل ولامتخذات اخدان ۳؎ نادٍ بمعنے مطلق مجلس والجمع اندیۃ اور اس کی جمع اندیات اور نوادٍ آتی ہے اور بعض اس کے یہ معنے فرماتے ہیں کہ دن کے بیٹھنے کی مجلس کو کہتے ہیں او سمر بکسر المیم وفتحہا رات کی مجلس کو اور بعض کے نزدیک وہ مجلس جس میں آدمی موجود ہوں اور جب وہ چلے جائیں تو اُسے نادٍ نہیں گے ۴؎ لم یخب بکسر الخاء المعجمۃ اجوف یائی ہے از ضرب اس کا مصدر خیب اور خیبۃ ہے بمعنے محروم ہونا۔ ناکام رہنا اور بضم الخاء المعجمۃ یہ اجوف واوی ہے اس کا مصدر خوبٌ اور خوبۃ آتا ہے۔ از نصر بمعنے محتاج ہونا ۵؎ مناد۔ از مفاعلت یہ نداء سے ماخوذ ہے بمعنے ندا کرنے والا یعنی بلند آواز سے بلانے والا وفی التنزیل یوم تنادِ المنادِ یعنی اسرافیلؑ ۶؎ کبا یہ ناقص واوی ہے از نصر اس

کا مصدر کبُوّا اور کُبُوًّا آتا ہے بمعنے بے آگ ہونا یعنی روشن نہ ہونا اور اس کے معنے گھوڑے کے چوٹ کھا کر گرنے اور پتھر کو پتھر پر آگ نکالنے کے لیے مارنا اور اس سے آگ نہ نکلے ۵ قدح۔ عیب لگانا اور پتھر کو پتھر پر مارنا آگ نکالنے کے لیے از فتح یقال قدح النار بالزند یعنی اس نے چقماق سے آگ نکالنے کا ارادہ کیا ۔ ۸ زنا دیہ زند کی جمع ہے زند وہ پتھر جو آگ نکالنے کے لیے دوسرے پتھر پر مارا جائے عرب تین طرح سے آگ نکالتے تھے۔ لکڑی کو لکڑی پر مارنا۔ لوہے کو لوہے پر مارنا۔ پتھر کو پتھر پر مارنا۔ اوپر والے کو زندٌ کہتے ہیں۔ اور جس پر پتھر کو مارا ہے اس کو زندۃٌ کہتے ہیں اور دونوں کو زندان کہتے ہیں اور اس کی جمع ازنُدٌ اور ازنادٌ بھی آتی ہے۔ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ زند اور زندۃٌ ایک ہیں۔ اور ضرب اور نصر سے آتا ہے۔ تو اس کے معنے چقماق مار کر آگ نکالنے کے آتے ہیں یقال زند النار ۹ ذکت بالذال المعجمۃ آگ کا شعلہ مارنا یقال ذکا یذکو ذکوًا وذکاءً بالقصر یعنی آگ کی لپٹ تیز ہوئی اور خوب روشن ہوئی اجوف واوی از نصر اور بالزاء المعجمۃ بمعنے پاک کرنا اور سمع سے اس کے معنے ذکی ہونے کے آتے ہیں۔ یقال ذکی یذکی ذکاوۃً فھو ذکیٌّ ۱۰ نارٌ۔ یہ واوی ہے اس کی جمع نیران آتی ہے اور اس کی تصغیر نوبیرۃٌ آتی ہے۔ بمعنے آگ ۱۱ عنادٌ۔ یہ مفاعلت کا مصدر ہے۔ بمعنے دشمنی اصلہ عند الرجل عنداً وعنوداً ای طغیٰ وجاوز قدرہ ومنہ العنید (سرکش)، وفی التنزیل وخاب کل جبار عنید۔ ویقال عاندہ معاندۃ وعناداً ای فارقہ وعارضہ واصلہ عَنَدَ عن الطریق ای خالف الحق ورَدَّہٗ از نصر وضرب وسمع قال الراغب العنیدُ المعجب بما عندہ والمعاند الباھی بما عندہ ۱۲ فبینا یہ بین سے مشتق ہے بمعنے جدائی اس کے بعد کبھی الف بڑھا دیتے ہیں جیسے یہاں پر ہے اور کبھی ما کافہ کو بڑھا دیتے ہیں۔ جمہور اس کے مابعد کو مرفوع پڑھتے ہیں اس کے بعد مبتداء اور خبر ہوا کرتا ہے اور امام اصمعیؒ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے مابعد مجرور ہوگا ۱۳ تجاذب۔ از تفاعل آپس میں ایک دوسرے کو کھینچنے کے معنے ہیں اور یہ جذب سے ماخوذ ہے یقال جذب یجذبُ جذباً از ضرب نصر بمعنے کھینچنا اور یہ دفع کی ضد ہے یقال جذبہ ای حَوَّلَہٗ وجذب الشیٔ الی نفسہ جذباً ضد دفعہ عنہ ۱۴ اطراف۔ یہ طرف کی جمع ہے بمعنے کنارہ اور ہر چیز کے ختم کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اطاریف آتی ہے ومنہ الطُّرفُ جو طرفۃ کی جمع ہے۔ عجیب وغریب بات ۱۵ اناشید۔ یہ انشودۃٌ کی جمع ہے جس کو پڑھا جائے اور سنایا جائے جیسے اعاجیب اعجوبۃٌ کی جمع ہے۔ انشودہ وہ شعر جو آپس میں بیٹھ کر سناتے ہیں۔ ۱۶ تنوارُدُ اس کا مصدر توارد ہے از تفاعل بمعنے مزاحمت کرنا اور پانی پر جا کر ٹھہرے رہنا اور لوگوں سے سبقت کرنا اس لیے تاکہ میں پہلے پانی بھر لوں اس کا مجرد ورود ہے۔ جو صدور کی ضد ہے ۱۷ طرف یہ طرفۃ کی جمع ہے بمعنے نمکین۔ و نہایت خوب اور نئی بات۔ از کرم بمعنے نادر ہونا ۱۸ الاسانید یہ اسناد کی جمع ہے۔ بمعنے چٹان وچٹیل کے اور خود اس کے معنے کلام کے نقل کرنے کے آتے ہیں جیسا کہ احادیث میں مروج اور مستعمل ہے واصلہ سند الی الشیٔ سنوداً واستند الیہ بمعنے اعتمد علیہ از نصر ۱۹ وقف۔ از ضرب یقال وقف الرجل وقوفاً ای قام۔ یعنی ٹھہرنا اور کھڑا ہونا ویقال وقف فی المسئلۃ ای ارتاب ووقف علی الامر ای فہمہ واطلع علیہ ووقف القاری علی الکلمۃ وقفاً ای نطقھا ساکنۃ وقطعھا عما سبق ووقف الدار وقفاً ای حبسۃ فی سبیل اللہ ۲۰ سَمَلٌ۔ بھٹا پرانا کپڑا حوض میں بچا پانی پانی وا الجمع اسمالٌ اور یہ صفت کا صیغہ ہے کتف کے وزن یہ تینوں طرح پر مستعمل ہے۔ از سمع اس کا مصدر سمول اور سمولۃ آتا ہے از کرم اس کا مصدر سمالۃ آتا ہے۔ کپڑے کا پرانا کرنا یقال سَمُلَ الثوب سمالۃ ای اخلق وبلی ۲۱ مشیتۃ۔ یہ بفتح المیم وکسر المیم دونوں طرح مستعمل ہے مشیتۃ بالتشدید الیاء اس کے معنے چلنے کی ہیئت کے ہیں اور بغیر تشدید یاء اس کے معنے مرتبہ کے ہیں واصلہ مشی الرجل یمشی مشیاً وتمشاءً ای نقل القدم من مکان الی مکان بارادتہٖ سریعاً کان او بطیئاً از ضرب۔ اور مشی عام ہے خواہ وہ جلدی سے چلے یا دیر سے

اور سعی تیز دوڑ کر چلنے کو کہتے ہیں اور نقلۃ بہ مشی سے عام ہے ؎۲۸ قزل۔ بالتحریک لنگڑا پن بہت بُرا لنگڑا پن۔ واصلہ قزل بالکسر قزلاً و قزلاناً و قزل یقزل قزلاً از ضرب و سمع جب کہ وہ بہت لنگڑا ہو کر چلے جو زیادہ معیوب ہو۔ وقیل القزل رقتہ الساقین وذہاب لحمہا وقیل ہو مشیتہ المقطوع الرجل ولیس کذلک۔

فَقَالَ يَا أَخَايِرَ الذَّخَائِرِ۔ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ۔ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعَمُوْا اصْطِبَاحًا۔ وَانْظُرُوْا إِلٰى مَنْ كَانَ ذَا نَدِيٍّ وَنَدًى۔ وَجِدَةٍ وَجَدًى۔ وَعَقَارٍ وَقِرًى۔ وَمَقَارٍ وَقِرًى۔ فَمَا زَالَ بِهِ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ۔ وَحُرُبُ الْكُرُوْبِ۔ وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ۔ وَانْتِيَابُ النُّوَبِ السُّوْدِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور کہنے لگا کہ اے بہترین خزانوں (ذخیروں) اور اے اپنے خاندان کو خوشخبری دینے والو! خدا تمہاری صبح اچھی کرے اور تم صبح کی شراب سے خوشحال رہو تم اس شخص کی طرف نظر عنایت کرو جو کبھی مجلس و بخشش اور تونگری و عطا زمین و مواضعات اور خزانوں وطعام والا مہمان تھا مگر حوادثات کی ترشروئی اور غموں کی بوچھاڑیں حاسدوں کی بدخواہی کی چنگاریاں اور حوادثات عظیمہ کا پے در پے نزول ہمیشہ اس کے شامل رہیں۔

تشریح لغات

؎ اخائر یہ اخیار کی جمع ہے اور اخیار خیر بالتشدید والتخفیف کی جمع ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ اخیر کی جمع اخائر خلاف قیاس ہے واصلہ الخیر جو شر کی ضد ہے اور خیر کی جمع خیور آتی ہے یقال خار الشئ واختارہ خیرۃً وخیراً از ضرب اور اخیر یہ اسم تفضیل ہے اس کا مؤنث خوریٰ اور خیریٰ آتا ہے۔ ؎ الذخائر یہ ذخیرۃ کی جمع ہے بمعنے ذخیرہ ذخیرۃ اور ذخر وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور وہ بیش قیمتی ہو یقال ذخر الشئ یذخرہ ذخراً ای صانہ وجمعہ واذخرہ اور یہ نصر سے آتا ہے ؎ بشائر یہ بشارت بالکسر اور بالضم کی جمع ہے بمعنے خوش خبری اور بشارت بالکسر کے معنے خوشخبری کے ہیں۔ اور بشارت بالضم وہ مال جو خوشخبری کے وقت مخبر کو بطور انعام دیا جائے اور بشارت بالفتح کے معنے حسن اور جمال کے آتے ہیں واصلہ لبشرہ بالامر ای بشرہ از نصر و بشر بکذا از سمع بمعنے فرح اور خوشخبری دینے والے کو بشارت اور بشیر لے کہتے ہیں ؎ العشائر۔ یہ عشیرۃ کی جمع ہے بمعنے قبیلہ اور اس کی جمع عشیرات بھی آتی ہے وفی التنزیل وازواجکم وعشیرتکم ؎ عموا یہ یا وعم یعم سے ماخوذ ہے (از ضرب) اور یہ مثال واوی ہے بمعنے آرام سے شراب پینا یا یہ نعم ینعم سے ماخوذ ہے از حسب بمعنے صبح کے وقت نعمت میں ہونا یعنی تمام وقت نعمت میں ہونا اور صبح کی تخصیص اس لیے کی کہ عرب والے صبح کے وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ اور رات بھر گپ شپ میں گذار دیا کرتے تھے ؎ صباح بمعنے اول دن اور یہ مساء کی نقیض ہے۔ یقال عم صباحاً یعنی نعم عیش سے رہو صبح کے وقت اور صباح کے معنے یہ بھی آتے ہیں وہ شراب جو صبح کے وقت پی جائے اور یہ اس وقت صبوح کی جمع ہوگی اور باعموا بمعنے تل عموا اصباحاً کے معنے میں ہے تو اس وقت تل محذوف مانیں گے ؎ انعموا یہ افعال سے ہے اور اس کا مجرد فتح ونصر و سمع سے آتا ہے۔ اس کا مصدر نعمۃً ومنعماً آتا ہے واصلہ نعم الرجل نعمۃً ای رفہ عیشہ ولان وطاب ویقال نعمت بہذا ای فرحت بہ ونعم اللہ بک علیناً ای رضی عنک وافرء علیک من حسنہ ؎ اصطباحاً صبح کے وقت شراب پینا یا یہ صبوح سے

ماخوذ ہے اور صبوح صبح سے ماخوذ اور یہ اصطباحًا باب افتعال کا مصدر ہے اس میں تا کو طا سے بدل لیا ہے۔ والنمو اا صطباحًا کے یہ معنے ہوئے صبح کے وقت نہار اشراب پینا تم کو مبارک ہو۔ ۹ ے اے من سے مراد خود اپنی ذات ہے ۱۰ ے ندیّ بتشدید الیاء اور ندیٌ بالہمزہ اور نادی ان تینوں کے معنے مجلس کے آتے ہیں ۱۱ ے ندیٰ یہ مصدر ہے بمعنے بخشش۔ بزرگی بھلائی، تری، ازسمع یقال ندیٰ الشئ ندیً وندلۃً وندءاۃً بمعنے تر ہونا ازسمع ویقال ندے الارضُ یعنی زمین تر ہوئی اور اس پر شبنم پڑی ۱۲ ے وجدۃ بمعنے توانگری مالداری یہ وجد سے مشتق ہے اس میں واد کو حذف کر دیا۔ اور اس کے عوض (ت) لے آئے جیسے وعدٌ سے عدۃٌ۔ وجد کے معنے پالینے کے ہیں اس لیے وجد مال کو بھی کہتے ہیں ۱۳ ے جدٰی۔ بالکسر بمعنے عطا و بارش کثیر۔ یقال قدجدا علیہ یجدو جدًا واجداے فلاں اے اعطیٰ از نصر ۱۴ ے عقار بفتح العین المہملۃ یہ مصدر ہے بمعنے زمین و منزل واسباب والجمع عقاراتٌ اور عقار بضم العین کے معنے شراب کے آتے ہیں ۱۵ ے قرےٰ بضم القاف بہ قریہ بکسر القاف کی جمع ہے بمعنے گاؤں و بڑا شہر اور قریۃ یہ عام ہے اس کا اطلاق شہر پر بھی ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے۔ علے رجل من القریتین عظیم۔ واصلہ قرأ الیہ یقرؤ قروًا بمعنے قصدَ الیہ از نصر اور یہ جمع خلاف قیاس ہے اس واسطے کہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ اسکی جمع قراءٌ آتی۔ ومنہ قریتان۔ مکہ معظمہ اور طائف کو کہتے ہیں اور قریۃُ الانصار مدینہ طیبہ کو کہتے ہیں۔ ۱۶ ے مقارے یہ مقراۃ کی جمع ہے بمعنے حوض و بڑا پیالہ جس میں مہمان کو کھلائیں واصلہ قری الماء فی الحوض قریًا ای جمعہ ازضرب ویقال قری الضیف یعنی اس نے مہمان کی ضیافت کی ۱۷ ے وقری بالکسر مصدر بمعنے مہمانی کرنا کسی آنے والے کی اور رماد کے معنے وہ کھانا جو آگے آجائے ۱۸ ے قطوبٌ یہ مصدر ہے یقال قطوب الرجل قطبًا وقطوبًا وقطابۃً بمعنے ترش روئی کرنا اور ازضرب ۱۹ ے الخطوب یہ خطب کی جمع ہے بمعنے حوادث و مصائب ۲۰ ے حروب۔ یہ حربٌ کی جمع ہے بمعنے لڑائی واصلہ حَرَبَ رجلٌ رجلًا حَرَبًا بفتح الراء المہملۃ از نصر ای سلب مالہ وترکہ بلا شئی وہو نقیض السلم الکروبُ ۲۱ ے یہ کرب کی جمع ہے وہ مصیبت جس کی وجہ سے انسان سانس نہ لے سکے۔ اور اس کے معنے دکھ، غم۔ اور تکلیف کے آتے ہیں واصلہ کربہ علیہ الغمّ ای اشتد علیہ والمصدر کربٌ بسکون الراء المہملۃ از نصر ۲۲ ے شرر۔ بمعنے شعلہ۔ یا آگ کی چنگاری اس کا واحد شررۃٌ ہے واصلہ شرَّ یشرُّ شرًّا وشراوۃً وشرارًا بمعنے اتصفَ بالشر۔ والشر ضد الخیر یعنی برائی اور اس کی جمع شرورٌ آتی ہے۔ از نصر ۲۳ ے الحسود بفتح الحا، یہ حاسد کا مبالغہ ہے۔ جس کی عادت میں حسد بھرا ہوا ہو یہ مذکر اور مؤنث کے لیے برابر ہے۔ والجمع حُسُدٌ مثل عُنُقٌ واصلہ حسدتُ فلانًا حسدًا وحسادۃً ای تمنیت زوال نعمتہ و تحولھا الیَّ فانا حاسدٌ والجمع حُسّادٌ وحَسَدۃٌ وحُسّدٌ مثل رُکّعٍ از نصر و ضرب ۲۴ ے انتیاب۔ یہ افتعال کا مصدر ہے۔ بمعنے پے در پے آنا اس میں واد کو یا سے بدل لیا ہے۔ یقال انتابھم انتیابًا ای اتاہم مرّۃً بعد مرّۃ اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال ناب الرجل ینوب نوبًا و منابًا دہنا بادہ اس سے قائم مقام ہوا ۲۵ ے نُوَب، یہ نُوبۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے مصیبت یا یہ نوائب کی جمع ہے، وہ مصیبت جو ٹل نہ سکے قال الراغب النوب الرجوعُ مرۃً بعد مرۃ والانابۃ الرجوع الی اللہ بالتوبۃ واخلاص العمل وفی التنزیل وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۲۶ ے السود۔ یہ سوداء کی جمع ہے۔ بمعنے سیاہ اور یہ مشتق ہے، سود (بکسر الواد) یسودُ سودًا سے بمعنے صار اسود از سمع

حَتّٰی صَفِرَتِ الرَّاحَۃُ۔ وَقَرِعَتِ السَّاحَۃُ۔ وَغَارَ الْمَنْبَعُ۔ وَنَبَا الْمَرْبَعُ۔ وَاَقْوَی الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ۔ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ۔ وَاَعْوَلَ الْعِیَالُ۔ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ۔ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدٰی النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ۔ وَرَثٰی لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ۔

الترجمۃ والمطالب

یہاں تک کہ اس کا ہاتھ خالی ہو گیا اور صحن صاف ہو گیا اور اس کا چشمہ خشک ہو گیا اور اُس کا مکان رہنے کے قابل نہ رہا اس کی مجلس ویران ہو گئی اور اس کی خواب گاہ گرد آلود ہو گئی اور اس کی حالت بدل گئی اور اس کے اہل و عیال چیخنے لگے اور اس کے اصطبل خالی ہو گئے اور اس کی دولت کے آرزومند رحم کھانے لگے اور اس کے مال اور مویشی ہلاک ہو گئے اور اس کے حاسد اور بدخواہ بھی ہم پر رونے لگے۔

تشریح لغات

لہ صَفِرَت۔ از سمع بمعنے خالی ہونا یقال صَفِرَ الاناءُ صَفَرًا بالفتح وصفورًا ای خلا فہو صَفِرٌ منہ الصفیر چڑیا کی آواز ومنہ اناءٌ صافی یعنی خالی برتن اور یہ ضرب سے آواز کرنے کے معنے میں آتا ہے ےہ الراحَۃ۔ مصدر بمعنے خوشی اور جامد بمعنے ہتھیلی والجمع راحٌ وراحاتٌ اور یہ واوی ہے) واصلہ رَوِحَ رَوحًا بفتح الواو بمعنے التبع از سمع قرعت از سمع بمعنے خالی ہونا یقال قرع المکان قَرَعًا وقرعًا بالتحریک والسکون ای خلا (یعنی خالی ہوا) واز فتح بمعنے دروازہ کھٹکھٹانا ئے الساحۃ صحن و میدان و آنگن۔ والجمع سَاحٌ وسُوحٌ وساحات ھہ غار از نصر بمعنے پانی کا زمین میں جذب ہونا یقال غار لیغور (از نصر یہ وادی ہے) غورًا یعنی پانی زمین میں چلا گیا۔ وفی التنزیل ماءُکم غورًا۔ اور یائی ضرب اور سمع سے آتا ہے بمعنے لوٹنے کے ئہ المنبع بمعنے چشمہ پانی کا سوت اور ینبوع کے معنے بھی چشمہ کے آتے ہیں۔ واصلہ بمنبع الماءُ نبعا ونبوعًا ونبعانًا بالتحریک ای خرج من العین از فتح وفی التنزیل الم تران اللہ انزل من السماء ماءً فسلکہ ینابیع الخ ٹہ بنا از نصر یقال بنا ینبو بنوًا ونبوۃً بمعنے ناموافق ہوا اور یہ ماخوذ نبوۃ السیف سے ہے جس کے معنے ناموافق ہونے کے ہیں، یا یہ ما ارتفع من الارض کے معنے میں ہے یعنی اچٹ جانا شہ المربع وہ مکان جو موسم ربیع کے لیے تیار کیا جائے۔ اب اس کے معنے مطلق مکان کے ہو گئے ہیں والجمع مرابعُ اور یہ مشتق ہے۔ ربع بالمکان رَبعًا ای اقام فیہ از فتح ٹہ اقوی اس کے معنے خالی ہونے اور متفرق ہونے کے آتے ہیں یقال قوبت الدار قیًا وقوایۃ ای خلت من ساکنہا وقوی الرجلُ علی الامر قوۃً ضد ضعف یعنی قوی اور طاقت ور ہو گیا اور یہ دونوں معنے میں سمع سے آتا ہے۔ نلہ اقفض از افعال، یقال اقفض علیہ المجع ای تترب وخشن ویقال اقفض اللہ علیہ المجع یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ واصلہ قفض المکان والطعام قفضًا یعنی کھانا کنکری دار ہوا از نصر اقفض یہ قفض سے مشتق ہے جس کے معنے کنکری کے ہیں للہ المضجع۔ بمعنے بستر والجمع مضاجع اور اس کے معنے خواب گاہ کے بھی آتے ہیں۔ واصلہ ضجع الرجلُ ضجعًا وضجوعًا ای وضع جنبہ بالارض وتمدد از فتح ئلہ استحالت از استفعال یقال استحال الحالُ ای تغیرت۔ یعنی حالت کا بدل جانا اور متغیر ہو جانا ۱۳لہ اعول یہ عول سے مشتق ہے۔ وادی ہے۔ از نصر بمعنے چلا چلا کر رونا (اور یائی) بمعنے کثیر العیال ہونا اعال اور اعول اور اعیل ان تینوں کے معنے محتاج ہونے کے بھی آتے ہیں۔ وفی التنزیل ان خفتم عیلۃً فسوف یغنیکم اللہ العیال۔ از ضرب اس کا واحد عیّلٌ ہے (یتشدید یا) اور اس کی جمع عیائل اور عالۃٌ آتی ہے یقال عال عیالہٗ وعولًا ای کفاہم معاشہم از نصر عیال بالکسر بمعنے بال بچہ اور بالفتح وہ جو عیال کا ضامن ہو ٹلہ خلت از نصر یقال خلا الشیءُ یخلو خلوًا وخلاءً یعنی جب کہ وہ خالی ہو ویقال خلا یخلو خلوۃً وخلوًا وخلاءً یعنی وہ اس کے ساتھ تنہائی اور خلوت میں جمع ہوا وفی التنزیل واذا خلوا الی شیاطینہم ٹلہ المرابط۔ یہ مربط بفتح المیم کی جمع ہے بمعنے گھوڑا وچوپایہ باندھنے کی جگہ اور بکسر المیم بمعنے باندھنے کا آلہ اور یہ مشتق ہے۔ ربط بہ ای شدّہٗ یہ از ضرب ونصر ئلہ الغابط یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے غبط کرنے والا الاغبطۃ کی یہ تعریف ہے

9/2

کہ کسی کے اچھے حال کو دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ میرا حال بھی اس جیسا ہو جائے مگر اس کی اچھی حالت رہے اور اس سے وہ نعمت زائل نہ ہو ورنہ وہ حسد ہو جائے گا ومنہ قولہ علیہ السلام المومن یغبط و لا یحسد۔ ازضرب والجمع غبط مثل رُبغ یقال غبط ای اس نے غبطہ کیا۔ اودٰی ۱۸ اے ازافعال اس کا مصدر ایداءٌ ہے اس کے اصلی معنے بہا دینے کے ہیں۔ پھر اس سے مراد ہلاک ہونے کے معنے ہو گئے یقال اودٰی بالشئ یعنی اس کو تلف کیا واود ای۔ یہ ای اہلکہ ۱۹ الناطق یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے ازضرب یقال نطق نطقاً الیبی آواز سے بات کرنا جس کے معنے سمجھے جائیں یہاں ناطق سے مراد جانور ہیں۔ ای المال فیہ روح مثلاً الابل والنغم ۲۰ الصَّامِتُ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر صمت صموت ہے بمعنے چپکا ہونا اس سے مراد سونا چاندی ہے۔ یعنی وہ مال جس میں روح نہ ہو یقال صمت الرجلُ صماتاً ای سکت ازنصر۔ واعلم ان السکوت امساکٌ عن قول الحق والصمتُ امساکٌ عن قول الباطل ثم ان الصمت امساک اللسان مع المعرفۃ والکَیّ امساک اللسان عن القول مع الجہل ۲۱ رَثٰی ازضرب بمعنے رحم کرنا ومرثیہ کہنا دردنا۔ یقال رثٰی المیّت رثواً ورثٰی ورثیاً ورثا ورثایۃ ومرثیۃً ومرثاۃً ای بکاہٗ وعدد محاسنہ ازضرب ونصرورثٰی پر تو ایضاً ویقال رثٰی لہ یعنی اس نے اس کے اور پر شفقت اور مہربانی کی ۲۲ الشَّامِتَ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے دشمن کے ضرریا اس کی تکلیف پر خوش ہونا یقال شمت شماتاً وشماتۃً ای فرح ببلیتہ ازسمع ویقال شمت بفلاں یعنی وہ اس کی مصیبت اور تکلیف سے خوش ہوا وفی التنزیل فلا تشمت بی الاعداء۔ ومنہ شمت العاطس وشمت علیہ یعنی چھینکنے والے کے لیے اس نے یرحمک اللہ کہا۔ یا اس نے اس کے واسطے دعا کی کہ وہ اس حالت میں نہ رہے۔

وَآلَ بِنَا الدَّهْرُ الْمُوقِعُ. وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ. إِلَى أَنِ احْتَذَيْنَا الْوَجَى. وَاغْتَذَيْنَا الشَّجَى. وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوَى. وَطَوَيْنَا الْحَشَى عَلَى الطَّوَى. وَاكْتَحَلْنَا السُّهَادَ. وَاسْتَوْطَنَّا الْوِهَادَ. وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ. وَتَنَاسَيْنَا الْأَقْتَادَ.

الترجمۃ والمطالب

ہماری طرف مہلک زمانہ اور خاک میں ملا دینے والا فقر لوٹ پڑا یہاں تک کہ ہم نے پاؤں کے گھس کو اپنا جوتہ بنایا اور غم وغصہ کو اپنی غذا بنائی اور ہم نے اندرونی سوزش کو اپنے پیٹ میں جگہ دی۔ اور بھوک کی وجہ سے ہم نے آنتوں کو آپس میں لپیٹ لیا اور بیداری دجاگنے کا ہم نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا لیا اور ہم نے پست زمین کو اپنا وطن بنا لیا اور کانٹوں دار درخت کو ہم نے روندنا شروع کر دیا اور ہم نے اونٹوں کی سواری دیعنی پالانوں کی لکڑی) کو فراموش کر دیا۔

تشریح لغات

۱ آل۔ ازنصر یقال آل اوُلاً ومآلاً بمعنے لوٹنا وحملہ کرنا واز سمع بمعنے درگذر کرنا ۲ الموقع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر ایقاع ہے ازافعال بمعنے واقع کرنا حملہ کرنا نیزہ مارنا یقال اوقع الدہر علیہ یعنی اس نے پر حملہ کیا۔ الفقر ازکرم فقر بہ غنے کی ضد ہے یقال فَقُرَ یفقر فقارۃً ای ضد استغنیٰ وافتقر الیہ ای احتاج اور یہ فقارہ سے ماخوذ ہے جس کے معنے پشت کی ہڈی کے ہیں اب اس کے معنے محتاجی کے ہو گئے ومنہ الفقر والجمع فقراء ۳ المدقع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اگر یہ دقعاء سے ماخوذ ہو تو اس کے معنی مٹی میں ملا دینے اور مٹی میں گرا دینے کے آتے ہیں اور اگر دقعٌ سے ماخوذ

ہو تو اس کے معنے کسی حقیر چیز پر راضی ہونے کے آتے ہیں یقال دَقِعَ الرجلُ دَقَعاً ای لصق بالتراب فقراً وذُلّاً از سمع ویقال اوقعہ ای افقرہ واذلہٗ وادقع الرجلُ ای لصق بالاقعاء دای التراب) اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ ؎ احتذیا از افتعال اگر اس کا مجرد حَذْوٌ ہے تو اس کے معنے برابر ہونے کے آتے ہیں تو احتذاء کے معنے برابر کو دینے کے ہوں گے اور مقتدی کو محتذی بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ بھی امام کی برابری کرتا ہے اور اگر اس کا مجرد حذاءٌ بتائیں تو اس کے معنے جوتہ کے ہیں۔ تو اس وقت احتذاءٌ کے معنے جوتہ پہننے کے ہوں گے۔ اور یہ ماخوذ حذی النعل حذواً وحذاءً سے ای قطعہا علےٰ مثال یعنی جوتی نمونہ پر کاٹنا از نصر ؎ الوجے اسم مفعول بمعنے سودگی پا، اور اس کے اصلی معنے کھر کے گھس جانے کے آتے ہیں۔ اب مجازاً اس کے معنے گھسنے کے ہو گئے اور یہ مشتق ہے۔ دجے المال الشیُٔ وَجیً وتوجے ای ورق قدمہ از سمع ؎ الشجی مصدر وہ ہڈی جو حلق میں پھنس کر رہ جائے اور اس کے اصل معنے یہ ہیں رنج اور غم اور عشق کی سوزش کے ہیں اور یہ بری حالت سے کنایہ ہے۔ واصلہ شجی الرجل ای حزن شجی بالشجا ای اعترض الشجا بحلقہ فعصّ از سمع واماشجاہ شجواً واشجاہُ بمعنے احزنہ از نصر ؎ استبطنا از استفعال اس کا مصدر استبطان ہے بمعنے بڑا پیٹ کر لینا اور اس کا مجرد بطن وبطون نصر سے آتا ہے جس کے معنے پیٹ میں چھپا لینے کے آتے ہیں یقال بطن الشیٔ بطوناً وبطناً ای خفی ؎ الجواے مصدر اس کے معنے مطلق سوزش یا عشق کی سوزش کے آتے ہیں اور یہ مشتق ہے جوی جوئے ای اصابہ شدۃ وجدمن عشق اور حزن ویقال جوے الشیٔ اے کرہہٗ واجتوے البلدای کرہ المقام بہا از سمع ؎ طوتیا از سمع اس کا مصدر طوئے ہے۔ بمعنے بھوکا ہونا اور ضرب سے اس کا مصدر طیٌّ ہے بمعنے لپٹنا جو نشر کی ضد ہے ؎ الاحشاء یہ حشے کی جمع ہے بمعنے آنت۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہو یقال حشے یحشو از نصر حشواً بمعنے بھرا ویقال حشے الوسادۃ من القطن یعنی اس نے تکیہ کو روئی سے بھرا ؎ الطوے۔ یہ مصدر ہے اس کے معنے پلٹنے کے ہیں جس سے بھوک مراد ہے۔ یقال طوی الرجلُ طوئے واطوائے ای جاعَ از سمع ؎ اکتحلنا از افتعال بمعنے آنکھ میں سرمہ لگانا یقال کحل العین کحلاً وکحّلٗ واکتحل ای جعل فیہا کحلا از فتح ونصر منہ الکحلُ۔ بمعنے سرمہ اور مکحول العین وہ شخص جس کی پیدائشی آنکھیں سیاہ ہوں اور سرمیلی ہوں ؎ التسہّادَ۔ مصدر ہے۔ بمعنے نیند کم آنا اور یہ رُقاد کے خلاف ہے یقال سہدالرجلُ سہداً ای ارق ولم ینم اوقلّ نومہ از سمع۔ اور ساہد اور سہد بالضم وہ شخص جس کو نیند کم آئے اور ارق۔ وہ شخص جو کسی درد کی وجہ سے نہ سو سکے اور اس کو نیند کم آئے اور تہجد کسی نیک کام کے لیے جو انسان نہ سوئے اور سہر مطلق کم خوابی خواہ وہ کسی وجہ سے ہو کما قال۔ الشاعر ؎ طال لیلی حین وافانی السہر ؎ از استفعال از استفاعل بمعنے وطن بنا لینا اس میں س ت۔ طلب کے لیے ہے اس کا مجرد وطن ہے از ضرب یقال، وطن نفسہ علےٰ الامر اد للامر یعنی اس نے اس کام کے کرنے کے لیے اپنی نفس کو تیار رکھا۔ ووطن بالمکان وطناً ای اقام بہ ؎ الوہاد۔ بالکسر بمعنے پست زمین اور یہ دہدۃٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع اَوْہُدٌ اور وَہدٌ اور وہدان بھی آتی ہیں ؎ استوطانا از استفعال بمعنے نرم جاننا اس کا مجرد وطؤ یوطوٗ وطاءۃٌ کرمَ سے آتا ہے بمعنے نرم ہونا اور وطئی نرم زمین کو کہتے ہیں اور اسی سے واطئ وہ اونٹنی جو چال میں نرم چلے ؎ ہذا الامر ضرط القتاد۔ ببول کے کانٹے کو کہتے ہیں۔ یقال من دون ہذا الامر خرط القتاد یعنی یہ امر بہت سخت دشوار ہے۔ اس سے زیادہ تو ضرط قتا دہے ؎ اقتاد۔ یہ قتد بالتحریک کی جمع ہے جس کے معنے کجاوہ کی لکڑی کے آتے ہیں جس پر کپڑے وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور اس کی جمع اقتُدٌ اور قتود آتی ہے۔

وَاسْتَطَبْنَا الْحِيْنَ الْمُجْتَاحَ ۔ وَاسْتَبْطَانَا الْيَوْمَ الْمُتَاحَ ۔ فَهَلْ مِنْ حُرٍّ اٰسٍ ۔ اَوْ سَمْحٍ مُوَاسٍ ۔ فَوَالَّذِيْ اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ قَيْلَةَ ۔ لَقَدْ اَمْسَيْتُ اَخَا عَيْلَةَ ۔ لَا اَمْلِكُ بِيْتَ لَيْلَةٍ ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَاَوَيْتُ لِمَفَاقِرِهٖ ۔ وَاَوَيْتُ اِلَى اسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ ۔ فَاَبْرَزْتُ لَهٗ دِيْنَارًا ۔ وَقُلْتُ لَهٗ اخْتِبَارًا ۔

ف لَوَيْتُ

الترجمة والمطالب اور ہم نے ہلاک کرنے والی موت کو اچھا جانا۔ (اچھا سمجھا) اور ہم نے دیر میں سمجھا مقدر دن کو پورا کیا (آپ لوگوں میں) کوئی شریف غمخوار یا جواں مرد مدد گار ہے! اس خدا کی قسم جس نے مجھے قبیلہ یا مسماۃ قیلہ کے پیٹ سے پیدا کیا کہ میں محتاج اور فقیر ہوگیا ہوں۔ اور میرے پاس ایک رات کا قوت (روزی) بھی نہیں (حارث بن ہمام کہتا ہے) کہ مجھے اس کی محتاجگی کی وجہ سے رحم آیا ہے اور اس کے کلام مقفٰے کے نکاتے کا (سننے کا) میں مشتاق ہوا لہذا میں نے ایک اشرفی نکالی اور امتحاناً اس سے میں نے کہا۔

تشریح لغات [1] استطبنا از استفعال اس کا مجرد طیب ہے از ضرب بمعنے خوشبو دار اور اچھا سمجھنا [2] الحین از ضرب بفتح الحاء حین اور حِین اور عین ان سب کے معنے ہلاکت کے ہیں۔ یقال قد حان الرجل ای ہلک [3] المجتاح اسم مفعول کا صیغہ از افتعال بمعنے بیخ کنی کرنا یقال اجتاحہ ای استاصلہ اور یہ مشتق ہے جاح عن الطریق جوحا ای عدل عن الطریق اسے غیر ہا از نصر [4] استبطانا از افتعال استبطاءً اس کا مصدر ہے بمعنے ہم نے دیر کرنے والا پایا اور یہ بطوء الشیٔ بُطْئًا و بِطَاءً و بطوءً و اَبطأً ضد اَسْرَعَ از کرم [5] الیوم یوم کے معنے مطلق دن کے ہیں۔ اور الیوم کے معنے خاص آج کے دن کے ہیں [6] المتاح اسم مفعول بمعنے وہ دن مقدر جس میں موت انسان کی واقع ہو یقال اتیح لہ الشیٔ ای قدر لہ وہُیِّئَ لہ واتاح اللہ لہ خیراً وشراً وتاح لہ الشی یتیح ای تہیأ از ضرب [7] ہل اس پر اگر الف لام داخل ہو تو اس کے معنے رغبت کے ہیں ورنہ یہ حرف استفہام ہوتا ہے اور اس کے معنے استفہام کے ہوتے ہیں [8] حُر بمعنے شریف یہ عبد اور اسیر کی ضد ہے۔ اور اس کے معنے کریم کے بھی آتے ہیں والجمع احرار یقال حَرَّ العبدُ حراراً ای عتق وصار حُرًّا از سمع [9] آس اسم فاعل از اَسَا۔ یاسُو اسواً واَسَاءً از نصر بمعنے علاج کرنا از سمع غمگین ہونا منہ الآسی بمعنے طبیب والجمع اُساۃ واساۃ المونث آسیۃ وجمعہا اواس وآسیات، ومنہ الاُسْوَۃ والاِسْوَۃ بمعنے اقتداء وجمعہا اُساً واِساً بالضم والکسر اور اسا کے معنے دواء کے ہیں والجمع آسیۃ [10] سمح بمعنے کریم سخی کے ہیں والجمع سِماحٌ [11] یہ مُوَاس سے مشتق ہے جس کے معنے غمخواری کرنے کے ہیں۔ اور اس کے اصلی معنے ضروری حوائجوں میں مدد کرنے کے آتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک یہ عام ہے ضرورت میں مدد کرنا یا بے ضرورت حاجت کے وقت مدد کرنا۔ [12] استخرجنی از استفعال اس کے معنے حقیقی نکالنے کے ہیں اور اس کے مجازی معنی پیدا کرنے کے ہیں اور یہ دخول کی ضد ہے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے [13] قیلہ تبشدیدالیا وتخفیفہا یہ نام قبیلہ اور یہا درکا ہے مسماۃ قیلہ بنت الارقم الغاتبۃ۔ قبیلہ اوس اور خزرج اسی کے بطن سے ہیں

؁ امسیت از افعال امساءً اس کا مصدر ہے بمعنے شام کو جانا اور اس کے معنے حرُتُ کے (یعنی ہوتے کے بھی) آتے ہیں اور یہاں یہ ہی معنے مراد ہیں ؁ عیلتہ۔ کے معنے محتاجی کے ہیں جیساکہ قرآن شریف میں ہے وان خفتم عیلۃً اور یہ مشتق ہے عال یعیل عیلاً وعیلۃً وعیُولاً ای افتقر فھو عائلٌ ای ضد الغنی وفی التنزیل ووجدک عائلاً فاغنیٰ والجمع عالۃ۔ از ضرب ؁ بیت کسر الباء وہ تھوڑا سا کھانا جسے انسان کھا کر بسر کر سکے اور قوت عام ہے۔ لیلتہ۔ بمعنے رات والجمع لیالی ؁ فادیت۔ بمعنے رحم کرنا از ضرب اوی لہ اُوِیۃً دا بیّۃً وما دیۃً ای رق لہ ورحمہ ویقال اوی الی البیت اُوِیًّا وا داءً بمعنے نزل فیہ از ضرب اور اس کے صلہ میں الی بھی آتا ہے جب الی آتا ہے تو اس کے معنے رحم کرنے کے ہوتے اور یہ خود متعدی بنفسہٖ بھی ہوتا ہے وفی التنزیل۔ سآوی الی جبل یعصمنی من الماء ؁ لفاقرہ یہ فقر کی جمع خلاف قیاس ہے بمعنے محتاجی ؁ اویت از ضرب بمعنے میلان کرنا اور جب اس کے صلہ میں علے آتا ہے تو اس کے معنے میلان ہونے کے آتے ہیں اور یہ خود متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے۔ اور اگر لویتُ ہے تو یہ مشتق لوی یلوی لیًّا اور لیّاناً سے ہے جس کے معنے مائل ہونے کے ہیں اور موڑنے کے از ضرب ؁ استنباط یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنے نکالنا یقال استنبطہ ای اظہرہ بعد خفاء و اصلہ نبط الماءُ بنطاً ونبوطاً ای خرج ونبط الماءُ من البیر ای استخرجہ من البیر از نصر وضرب اور یہ متعدی، اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ؁ نقرہ یہ نقرۃ کی جمع قیاس کے موافق ہے۔ بمعنے پسندیدہ جملہ یا کلام اور قصیدہ کا بہترین بیت اور اس کے اصلی معنے پشت کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں۔ ؁ ابرزت۔ از افعال بمعنے ظاہر کرنا اس کا ثلاثی مجرد بروز ہے۔ از نصر بمعنے ظاہر ہونا۔ ؁ دینار، یہ اصل میں دنّار بتشدید النون ہے بدلیل جمع تکثیر ونانیر اور اس کی تصغیر دنینیر آتی ہے اور دینار کی جمع دنانیر آتی ہے ؁ اختبار، یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنے آزمانا یقال اختبرتُ یعنی میں نے اس کی آزمائش اور امتحان اور جانچ کی۔

اِنْ مَدَحْتَہٗ نَظْمًا۔ فَھُوَلَکَ حَتْمًا۔ فَانْبَرٰی یُنْشِدُ فِی الْحَالِ۔ مِنْ غَیْرِ انْتِحَالٍ ؎

اَکْرِمْ بِہٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُہٗ ‏ جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُہٗ ‏ مَاْثُوْرَۃٌ سُمْعَتُہٗ وَشُھْرَتُہٗ

قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰی اَسِرَّتُہٗ ‏ وَقَارَنَتْ نُجْحَ الْمَسَاعِیْ خَطْرَتُہٗ ‏ وَحُبِّبَتْ اِلَی الْاَنَامِ غُرَّتُہٗ

الترجمۃ والمطالب اگر تو اس کی نظم میں تعریف کر دے تو بلا شک وشبہ یہ تیری ہے یہ سنکر وہ اپنے یہ شعر پڑھتا ہوا آگے بڑھا سے یہ اشرفی کیا اچھی ہے جس کی زردی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اطراف دنیا میں بڑے لانبے لانبے سفر طے کئے ہوئے ہے۔ اس کی اچھائی اور خوبی تمام دنیا میں مشہور ہے اور اس کے نقوش میں مالداری کے بھید ودیعت رکھے گئے ہیں۔ اس کے قدم در رکھنے) کے ساتھ کوششوں کا پورا ہونا متصل (ملا ہوا) ہے اور اس کا چہرہ تمام زمانے کو محبوب اور پسند ہے۔

تشریح لغات ؁ نظمًا یا یہ ناظم کے معنے میں ہے حال ہے یا تمیز بمعنے نظم کرنا ؁ حتمًا حتم کے معنے یقینی اور وجوب کے ہیں یقال حتم الشیئَ یعنی اس نے مضبوط کیا وحتم الشیُ علیہ یعنی وہ شی اس پر واجب کی وحتم بالشیٔ اس نے حکم کیا اور

اصلی معنے اس کے احکام الامر کے ہیں از ضرب ۳ہ انبرے ۔ از انفعال اس کا مصدر انبراءٌ ہے بمعنے پیش آنا یقال انبرا ے ای اعترض وتقدم من بری القلم والسہم یبری بریًا فانبرا ے اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ والبَاراۃ والتباری المسابقۃ ۴ہ انتحال یہ مصدر ہے اس کا مجرد نُحلہ ہے بمعنے عطیہ یا یہ نحلٌ سے ماخوذ ہے بمعنے منسوب ہونا۔ از فتح تو انتحال کے یہ معنے ہوئے کسی غیر کے شعر کو اپنی طرف منسوب کر کے پڑھنا یقال نحل الرجلُ نحلاً بضم النون ای اعطاہ شیئًا ونحل القول وانتحلہ نحلاً ای اضاف قول الغیر الی نفسہ ۵ہ اکرم بہ یہ فعل تعجب ہے۔ افعِلْ بہ کے وزن پر۔ قال الفراء وتبعہ الزمخشری ان احسن امر لکل واحد بان یجعل زیدا احسنا وانما یجعلہ کذلک بان یصفہ بالحسن فکانہ قیل صِفْہُ بالحسن کیف شئت فان فیہ من جہات الحسن کل ما یمکن ان یکون فی شخص واحد۔ وقیل اِفعلْ مُغَیَّرۃٌ ، امر ومعناہ الماضی من افعل بمعنے صار ذا فعل و بہ فاعل عند سیبویہ والباء زائدۃ ۔ فلا ضمیر فی افعل وعند الاخفش مفعول ہے والباء للتعدیۃ والمعنی صَیِّرْہُ ذا حسن ۔ مثلاً ۔ اور لباء زائدۃ ففیہ ضمیر والمعنے احسن انت بزید او احسن انت زیدًا ای اجعلہ ای صفہ بالحسن (ہذا) ۶ہ اصفر ۔ تمیز ہے اور اگر اصفر کی ضمیر دنیا کی طرف راجع ہو تو اس وقت اصفر حال واقع ہوگا۔ راقتْ ۔ از نصر بمعنی صاف اچھا وپسندیدہ ہونا اس کا مصدر روقٌ ہے صفرۃ ۔ بالضم بمعنے زردی۔ جوّابٌ ۔ یہ جواب کا مبالغہ ہے از نصر بمعنے بہت قطع کرنے والا ۹ہ آفاق ۔ یہ افق کی جمع ہے ۔ بمعنے دنیا ۱۰ہ ترامت ۔ از تفاعل اس کا مصدر ترامی ہے بمعنے دور پھینک دینا اور آپس میں تیر اندازی کرنا اور دور ہونا۔ اور ترامی یہ رمیٌ سے مشتق ہے یقال ترامی الامر وترامی القوم ای رمی بعضہم بعضا از ضرب ۱۱ہ سفرتہ ۔ بفتح السین بمعنے سفر کرنا از ضرب یقال سفر الرجلُ سفورًا ای خرج الی السفر والاسم سَفَرٌ وہو سافر والجمع سَفْرٌ اور بضم السین کے معنے دسترخوان کے ہیں اور وہ کھانا جو مہمان کے سامنے لایا جائے اور توشۂ سفر کے بھی معنے آتے ہیں ۱۲ہ ماثورۃ اسم مفعول کا صیغہ بمعنے نقل کیا گیا یقال اثر الحدیث ای نقلہ اثرًا واثارۃً از نصر ۱۳ہ سمعتہ ۔ بالضم اس کے معنے آواز اور شہرت اور ذکر کے ہیں اور بالکسر کے معنے اچھے نام کے ہیں۔ ۱۴ہ شہرتہ ۔ بالضم بمعنے مشہور ہونا اور یہ مشتق ہے ۔ شَہَرہُ شہرًا وشُہرۃً تشہیرًا ای جعلہ مشہورًا از فتح اودعت از افعال اس کا مصدر ایداع بمعنے ودیعت وامانت رکھنا ۱۶ہ سِرہ بمعنے بھید۔ اور سینہ میں پوشیدہ بات کو بھی کہتے ہیں۔ والجمع اسرارٌ الغنیٰ ۔ یہ فقر کی ضد ہے یقال غَنِیَ الرجلُ غِنًی وغناءً وغنیانًا ای کثر مالہ از سمع ۔ ۱۸ہ اسرتہ یہ سرارٌ کی جمع ہے سُرٌّ اور سرارٌ بالکسر اور سِرَرٌ ان کے معنے پیشانی اور ہتھیلی اور چہرے کے خطوط کے ہیں والجمع اَسْرَۃٌ واسرارٌ اور اس کی جمع اساریر آتی ہے۔ ۱۹ہ قارنت ۔ از مفاعلت مقارنت اس کا مصدر بمعنے ساتھ رہنے وملانے کے آتے ہیں یقال قارنتہ ۔ قرانًا ای صاحبتہٗ اور یہ مشتق ہے قران الشئ بالشئ سے اور اس کے معنے ملانے کے ہیں اور یہ ضرب اور نصر سے آتا ہے ۲۰ہ نجح باطاء المہملۃ لا بالعین جیساکہ بعض نسخوں میں ہے نجح ۔ یہ خیبت کی ضد ہے بمعنے کامیابی اور یہ مشتق ہے۔ نجح الامرُ نجحًا بفتح النون وضمہا ونجاحًا ای تیسّر وسُہّل ویقال نجحت حاجتہٗ لان ونجح فلانٌ بحاجتہ ای فاز وظفر بہا از فتح ۲۱ہ المساعی ۔ یہ مسعے کی جمع ہے یہ مصدر میمی ہے۔ بمعنے کوشش واصلہ سَعَی الرجلُ سعیًا از فتح ۲۲ہ خطرتہ ۔ بمعنے حرکت کرنا اور یہ مشتق ہے خطر الرمحُ خطرانًا وخطیرًا ای اہتزّ از ضرب ۲۳ہ حُبِّبتُ ۔ از باب تفعیل بمعنے محبوب اور پسندیدہ جاننا ۲۴ہ الانام بمعنے مخلوق اور انیم بھی ضرورت شعری میں جائز ہے ۲۵ہ غرتہ ۔ بالضم گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی اور ہر چیز کے اول اور معظم کے معنے آتے ہیں یعنی غرۃُ الرجلُ یعنی مرد کا چہرہ والجمع غُرَرٌ واعلم ان لبیاض جَبہۃُ الفرس اسماء وہی القرحۃ اذا کان البیاض فی جبہتہ قدر الدرہم فاذا ازادت فہی الغُرّۃُ فان سالت ودلّت ولم تتجاوز العینین فہی العصفور فان بلغت الخیشوم

اے اقصے الانف ولم تبلغ الجحفلۃ (ای الشفۃ) فھی شمراخ فان ملأت الجبھۃ ولم تبلغ (العینین فھی الشادخۃ فان اخذت جمیع وجھہ غیر انہ ینظر فی سوادای عینیہ سوداء قیل لہ مبرقع فان رجعت غرتہ فی احدے شقیہ وجبیہ اے احد الخدین فھو لطیم وغیر ذلک واللہ تعالٰے اعلم۔

کاَنَّہَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُہٗ　یَصُوْلُ مَنْ حَوَتْہُ صُرَّتُہٗ　وَاِنْ تَفَانَتْ اَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُہٗ
یَا حَبَّذَا نُضَارُہٗ وَ نَضْرَتُہٗ　وَحَبَّذَا مَغْنَاتُہٗ وَ نُصْرَتُہٗ　کَمْ اٰمِرٍ بِہٖ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُہٗ
وَمُتْرَفٍ لَوْلَاہُ دَامَتْ حَسْرَتُہٗ　وَجَیْشِ ھَمٍّ ھَزَمَتْہُ کَرَّتُہٗ　وَبَدْرِ تِمٍّ اَنْزَلَتْہُ بَدْرَتُہٗ

الترجمۃ والمطالب اس کا پگھلا ہوا ٹکڑا گویا ایک دل کا ٹکڑا ہے جس کو جو شخص جمع کرلے وہ ہر چیز پر غالب آجاتا ہے اگرچہ اس کے رشتہ دار ہلاک یا سُست ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں اے وائے میری قوم) تم دیکھو اس کا خالص سونا اور رونق (تازگی) کس قدر اچھی ہے اس کی بے نیازی اور مدد کیا ہی اچھی ہے بہت سے حاکم ایسے ہیں جن کی امیری اُسی کی وجہ سے قائم ہے اور بہت سے مالدار ایسے ہیں کہ اگر یہ اشرفی نہ ہوتی تو ان کو ہمیشہ افسوس اور حسرت رہتی، اور بہت سے غموں کے لشکروں کو اس کے حملہ نے شکست دی ہے بہت سے ماہ کامل (یعنی جبین خوب صورت) کو اس کی تھیلی نے نیچا دکھایا ہے (اس کی وجہ سے ان کا غرور اور تکبر جاتا رہا) اور بہت سے زمانہ کے غضب ناک ایسے ہیں جن کے غصہ کی آگ بھڑک رہی ہے۔

تشریح لغات لہ نقرتہ۔ بالضم غیر مسبوک چاندی اور سونا و مطلق چاندی اور یہاں سونا مراد ہے جو پگھلا ہوا ہو والجمع نقر، ونقار۔ اور بالفتح کے معنے جانور کی چوں چوں کے ہیں اور بالکسر بمعنے آپس میں سوال جواب کرنا۔ یصول از نصر اجوف واوی بمعنے حملہ کرنا یقال صال علیہ صولاً وصولۃً جب وہ اس پر حملہ کرنے کے لیے کود سے اور اس پر حملہ کرے۔ حوتہ۔ حوی یحوی از ضرب حوایۃً وحویا جب کہ وہ جمع کرے یقال احتوی، واحتوی علیہ ای جمعہ۔ صرتہ بضم الصاد المھملۃ بمعنے تھیلی وہمیانی والجمع صرر۔ یقال صرّ الصرۃ یعنی اس نے تھیلی باندھی وصرّ الدراھم فی الصرۃ یعنی اس نے تھیلی میں دراہم رکھے۔ تفانت۔ تفانی مصدر تفاعل سے اور یہ مشتق ہے۔ فنا سے جو بقا کی ضد ہے از سمع یقال فنی یفنی فناءً بمعنے معدوم ہونا فنا ہونا ومنہ الشیخ الفانی بہت بوڑھا شیخ توانت از تفاعل توانی مصدر اور یہ مشتق ہے دنے یدنی دینا سے بمعنے ضعیف اور سُست ہونا از ضرب۔ و از سمع و نی یونے و نیا دنیا و ناء ونیۃ بمعنے تھکنا اور سُست ہونا۔ شہ عترتہ۔ عترت کے معنے اہل بیت کے ہیں اور عترت کے معنے اولاد اور رشتہ دار قریب جو دادا سے شروع ہو یہ بھی آتے ہیں۔ اور دادا اور اوپر والے رشتہ کو عشرت کہتے ہیں شہ یا حبذا تقدیرہ یاقومی تولوا حبذا۔ حبذا یہ مرکب ہے۔ حب فعل ماضی اور ذا اسم اشارے سے جو ہذا کے معنے میں ہے۔ اس کا فاعل ہے اور ترکیب کے بعد نعم کے معنے میں ہے۔ شہ نضارۃ بمعنے خالص سونا اور نضرت کے معنے تر و تازگی اور خوبصورتی کے آتے ہیں۔ یقال نضر نضرۃ و نضارۃ ای حسن وصار جمیلاً ویقال نضرہ اللہ ای جعلہ ناضرا اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے وفی التنزیل تعرف فی

وجہ ہم نفرۃ النعیم از نصر و سمع و کرم ۔ ؎ مغناہ، اس کا مصدر غنیٰ ہے یعنے بے پرواہی و بے نیازی اور اغناء کے معنے بے نیاز کرنے کے ہیں یقال اغنیتُ عنک مغناۃً فلان یعنی میں نے تجھ کو بے نیاز کیا فلاں شخص کے بے نیاز کی طرح ؎ نصرتہ ۔ نصرت مصدر ہے بمعنے مدد کرنا جب کہ اس کو نقصان پہنچ رہا ہو اور معونت عام ہے ؎ آمِر اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ امر سے ہے بمعنے حکم کرنا از نصر اور اس کا مصدر اَمْرٌ و اِمْرَۃ آتا ہے اور سمع کرم و نصر سے جو آتا ہے اس کے معنے امیر ہونے کے آتے ہیں۔ اس کا مصدر اِمْرَۃ اور امارۃ آتا ہے ؎ استتبّت۔ از استفعال یقال اِسْتَتَبَّ لہ الامرای تھیّأ واستقام اور اس کا مادہ تب اور تبابٌ ہے جس کے معنے نقصان اور ہلاک ہونے اور قطع کرنے کے آتے ہیں وفی التنزیل تبت یدا ابی لہب ؎ اَمَرَتہ از نصر و کرم و سمع یہ مصدر ہے بمعنے امیری و امیر ہونا ؎ مُترَف ہیں وادرثٌ کے معنے میں ہے اور مُترَف ناز پرور وہ اور نعمت میں ہونے کو کہتے ہیں یعنی صاحب نعمت اور خوش عیش ہونا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال ترف الرجل ترفاً فھو تَرِف وتریفٌ ای تنعم ؎ حسرتہ کے معنے شدت ندامت کے ہیں۔ اور بث ایسا غم جب تک وہ کسی سے نہ کہے وہ زائل نہ ہو اور حزن کسی کم شدت چیز پر غم کرنا وفی التنزیل وانہ لحسرۃٌ علے الکفرین یقال حَسِرَ علی الشیٔ حَسَرًا وحسرۃ وحراناً فھو حسیرٌ او حسرانٌ اذا اشتد ندامتہ از سمع والجمع حسرات ؎ جیش بمعنے لشکر والجمع جیوش اور یہ اجوف وادی ہے از نصر یہ اصل میں جوش تھا داد کو یا سے خلاف قیاس بدل لیا اور جوش کے معنے رات بھر چلتے رہنے کے ہیں چونکہ لشکر بھی رات کے وقت چلتا ہے تاکہ دشمن نہ معلوم کر سکے اس لیے اسے جیش کہتے ہیں۔ یا اس کی اصل جیّش بتشدید الیاء) ہے اس میں یاء کو حذف کر دیا جیسے میت میں یہاں پر یہ دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اور جاش یجیش یہ یائی بھی مستعمل ہوتا ہے جس کے معنے ہانڈی کی طرح جوش مارنے کے آتے ہیں۔ جیشٌ محفل وہ لشکر جس میں ایک ہزار سے چار ہزار تک آدمی ہوں اور عسکر مطلق لشکر کو کہتے ہیں اور سریّہ وہ لشکر ہے جو پانچ صوں میں چار سو تک ہوں اور کتیبہ وہ لشکر جو چار سو سے ایک ہزار تک ہوں۔ والجمع عساکر اور بعض یہ فرماتے ہیں خمیس بھی لشکر ہے۔ جو پانچ حصوں پر منقسم ہو میمنہ۔ جو جانب یمین ہو اور میسرہ جو جانب یسار ہو اور مقدم جو آگے ہو۔ اور قلب۔ جو وسط میں ہو اور خلف جو پیچھے ہو اور اس کی وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ کیونکہ خمیس خمس سے ماخوذ ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں خمیس وہ لشکر جس میں چار ہزار سے بارہ ہزار تک آدمی ہوں واللہ اعلم۔ ؎ ہزمتہ اس کا مصدر ہزم ہے از ضرب بمعنے گرا دینا۔ خراب کرنا۔ ؎ کرتہ کرّۃ کے معنے کوٹنا۔ وحملہ کرنا از نصر یقال حملۃ العرب کرٌّ وفرٌّ والناس یغلبون۔ (ترجمہ) حملہ عرب کا غالب آنا اور بھاگنا ہے یہاں فر کے معنے بھاگنے کے ہوئے اس کی حقیقت اور اصلیت یہ ہے عرب والے اس طریقہ پر حملہ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ تو وہ اچانک ٹوٹ پڑتے تھے اور پھر دوبارہ پیچھے ہٹ کر دوسرا حملہ کرتے تھے جلدی سے اسی حملہ کے لیے پیچھے ہٹنے کو فر کہتے ہیں۔ وہ یقال کرّ علے العدو یعنی اس نے دشمن پر حملہ کیا۔ اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ یقال کرہ وکرتہ ؎ بدر پورا چاند تیرہویں چودھویں پندرہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ تشبیہ یہ ہے کہ بدر کے معنے ظاہر ہونے کے ہیں اور یہ چاند بھی سورج کی طرح ان راتوں میں ٹھہرا رہتا ہے۔ والجمع بدورٌ تم ؎ بحرکات ثلثۃ تا اور میم مشدد یہ مصدر ہے بمعنے تمام ہونا اور بکسر التاء المنقوطۃ وتشدید المیم بمعنے زمین کے کھودنے کے از ضرب۔ ؎ بدرۃ اساس المحکمات یہ فرماتے ہیں کہ وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم آسکیں اور محشی نے یہ لکھا ہے کہ وہ تھیلی جس میں دس صاحب القاموس وہ تھیلی جس میں ایک ہزار درہم۔ یا سات ہزار دینار یا دس ہزار دینار آسکیں۔ والجمع بدورٌ وبدرٌ ؎ مستشیط از استفعال یقال استشاط یعنی وہ غصہ میں ہوا اس کے معنے اور جلدی کرنے کے بھی آتے ہیں اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال شاط الشیٔ شیطاً وشیاطۃً وشیطوطۃً ای احترق یعنی

وہ غضب ناک ہوا امۃ الشیطان اس لیے کہ وہ بھی بہت غضبناک ہے وقیل الشیطانُ یہ شطن سے مشتق ہے جس کے معنے دور ہوتے کے ہیں چونکہ یہ بھی خدا کی رحمت سے دور ہے ۲۳ تلظّی از تفعل اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال لظِیَ النارُ لظًی والتمظّتْ وتَلظّتْ ای التہبت اس کے معنے آگ کے شعلہ مارنے کے آتے ہیں اور غصہ سے آگ کے بھڑکنے کے بھی آتے ہیں وفی التنزیل وانہا لظے نزاعۃ للشوای ۵ جمرۃ آگ کی چنگاری اور آگ دھکتی ہوئی اور انگارہ۔ اس کا واحد جمر ہے والجمع جمر اور جب آگ ٹھنڈا ہو جائے اس کو فحم کہتے ہیں۔ اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال جمرہ یعنی اس نے اس کو چنگاری دی وجمّرَ اللحم یعنی اس نے گوشت کو انگاروں پر رکھا۔

أَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ ۔۔۔ وَكَمْ أَسِيرٍ أَسْلَمَتْهُ أُسْرَتُهُ
أَنْقَذَهُ حَتَّى صَفَتْ مَسَرَّتُهُ ۔۔۔ وَحَقِّ مَوْلًى أَبْدَعَتْهُ فِطْرَتُهُ
لَوْلَا التُّقَى لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهُ

ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ. بَعْدَ مَا أَنْشَدَهُ. وَقَالَ أَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ. وَسَحَّ خَالٌ إِذْ رَعَدَ. فَنَبَذْتُ الدِّينَارَ إِلَيْهِ. وَقُلْتُ خُذْهُ غَيْرَ مَأْسُوفٍ عَلَيْهِ۔

الترجمہ والمطالب

اس سے پوشیدہ اشرفی کا راز کہا (یعنی اس کا نام لیا) پس اس کے غصہ کی تیزی نرم ہوگئی (یعنی غصہ جاتا رہا) بہت سے قیدی جن کو ان کے رشتہ داروں نے چھوڑ دیا تھا ان کو اسی نے رہا کرا کر بہت زیادہ خوش کیا ہے اس خدا کی قسم جس نے اپنی قدرت سے اس کو پیدا کیا۔ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ ضرور کہتا کہ اشرفی کی بڑی قدرت ہے یہ پڑھ کر اس نے ہاتھ پھیلایا۔ اور کہنے لگا شریف آدمی جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے اور بادل جب گرجتا ہے تو برستا ہے میں نے یہ سن کر ایک اشرفی اس کی طرف پھینکی اور میں نے اس سے کہا کہ تو افسوس نہ کر بہ لے لے۔

تشریح لغات

۱ اَسَرَّ از افعال اس کا مصدر اسرار ہے بمعنے پوشیدہ سے بات کرنا وفی التنزیل واسروا النجویٰ ۲ نجویٰ وہ بھید جو دو شخص کے درمیان میں رہے (رکھنے والا اور سننے والا) اور وہ بات جو پوشیدہ کی جائے یقال نجوتہ نجوًے ونا جیتہ ای ساررتہ والاسم منہ النجوے از نصر یقال نجے الرجل اس شخص نے اس آدمی سے بھید کی باتیں کیں ۳ لانت اجوف یائی از ضرب لین مصدر بمعنے نرم ہونا اور یہ خشونت کی ضد ہے یقال لان الشئ لینا ولیانا یعنی وہ نرم ہوا اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ صلابت کی ضد ہے۔ از نصر اجوف واوی جس کے معنے نرم زمین پر چلنا کے ہیں۔ شرتہ۔ بالکسر بمعنے تیزی وغصہ ۴ اسیر بمعنی قیدی اور یہ اسر سے ماخوذ ہے جس کے معنے قید کی زنجیر سے جس کو باندھیں اور اسیر وہ قیدی جو زنجیروں سمیت بھاگ جائے والجمع اسرائُ واسراے واُسارا اے واصلہ اسَرۃ اسرًا واسارۃً ای شدہ بالاسار (والاسارُ الرباط) از ضرب ۵ اسرتہ گھر کے لوگ۔ کنبہ، وقبیلہ والجمع اسرٌ واُسُراتٌ بضم السین وفتحہا۔ ۶ انقذہ از افعال یقال انقذہ ای انجاہ یعنی اس کو نجات دلائی

داخلہ اور یہ مشتق ہے۔ نقذ ینقذ نقذاً سے جس کے معنے نجات پانے کے ہیں۔ از نصر۔ ۷ صفت۔ اصلہ الصفاء اور یہ کدر کی نقیض ہے۔ یقال صفا الشراب صفاءً وصفوًا ای صار خالصًا جس کے معنے صاف اور خالص ہونے کے ہیں اور یہ نصر سے آتا ہے ۸ سرّنہ۔ یہ مصدر میمی ہے۔ از نصر بمعنے خوش ہونا۔ اس کا مصدر سرور ہے۔ جو حزن کے خلاف ہے یقال سُرّ بہ ای صار مسرورًا ۹ مولےٰ۔ یہاں اس کے معنے خدا تعالیٰ کے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ صفت ہے اور بعض کے نزدیک یہ مصدر ہے۔ جو مصدر کہتے ہیں ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا مؤنث مولاۃٌ ہے کوئی علیحدہ نہیں تو اس کا جواب ہے کہ مولاۃ یہ موےٰ کا مؤنث نہیں ہے۔ یہ اصل میں مولیۃٌ تھا یا کو الف سے بدل لیا اس کے معنے آقا اور غلام اور ابن عم اور معتِق اور معتَقُ (بکسر التاء و بفتحہا) دونوں کے معنے آتے ہیں اور اس کے معنے مددگار، سردار، دوست صاحب۔ بیٹا، بھانجہ، خسر، اور داماد۔ پڑوسی اور مالک کے بھی آتے ہیں۔ والجمع موالی ۱۰ فطرتہ۔ پیدائش، سرشت، دین اسلام والمصدر فطرٌ وفی التنزیل فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا از نصر وضرب۔ یقال فطر فطرًا ویقال فطر الشئ یعنی اس کو چھیلا اور پھاڑا ویقال فطر الامر، یعنی اس کو گھڑا ۱۱ اتقٰی۔ یہ مصدر ہے بمعنے پرہیزگاری اور اللہ سے ڈرنا۔ یقال تقی یتقی تقیً وتقاءً وتقیۃً بمعنے اتقٰی واصلہ وقاہ اللہ السوء ای صانہ یعنی اس کا بچایا اور محفوظ رکھا۔ وقایۃً۔ ووقیاءً (ضرب) ۱۲ جلّت یہ جلیل سے مشتق ہے بمعنے بڑے کے ہیں۔ یقال جلّ الشئ جلالًا وجلالۃً ای عظم اور یہ ضرب سے آتا ہے اور جل یہ لفظ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ۱۳ بسط، بسط سے مشتق ہے اور یہ نقیض قبض کی ہے۔ اس کے معنے پھیلانے کے آتے ہیں وفی التنزیل واللہ یقبض ویبسط از نصر، ویقال بسط ثوبہ یعنی اس نے کپڑے پھیلائے ۱۴ انشد از افعال اس کا مصدر انشاد ہے۔ بمعنے اشعار پڑھنا ۱۵ انجز از افعال اس کا مصدر انجاز ہے۔ بمعنے پورا کرنا اور جلدی کرنا۔ یقال نجز الحاجۃ وانجزہا ای قضاہا ونجز الوعد وانجزہ ای وفاہ از نصر انجز از حرما وعدیہ مثل ایفاء وعدہ میں حر کے لیے عرب میں مستعمل ہے۔ ۱۶ حر۔ آزاد، کریم، شریف والجمع احرارٌ یقال حرّ یحرّ حرارًا ای اذا صار حرًّا از سمع وحرّ یحرّ بمعنے سخن ضد برد تو یہ نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ اور یہ متعدی اور لازم ہوتا ہے، حر یہ نکرہ ہے جب اثبات کے تحت میں ہو تو معرفہ ہوتا ہے ۱۷ ماوعد ما موصولہ اور مصدریہ اور موصوفہ یہاں تینوں ہو سکتا ہے۔ وعدہ از ضرب بمعنے وعدہ کرنا یقال وعدت الرجل خیرًا وشرًّا یعنی مرد نے خیر اور شر کا وعدہ کیا ۱۸ سحّ اس کا مصدر سحوح ہے۔ جس کے معنے پانی کا تیز چلنا اور جلدی کرنا اور برسنا ہیں۔ از نصر یقال سحّ الدمع والمطر والماء سحًّا وسحوحًا ای سال من فوق واشتد انصبابہ ۱۹ خال وہ ابر جو برسنے والا ہو والجمع خیلانٌ واصلہ خال الشئ یخال خیلًا وخیلۃً وخیلانًا وخیلًا ومخالۃً وخیلولۃً ای ظنّہ از سمع اور خال کے معنے ماموں کے بھی آتے ہیں۔ والجمع اخوال واخولۃ وخؤولٌ وخؤولۃٌ اور اجوف یائی یہ ضرب سے بھی آتا ہے جس کے معنے وہ تل جو حسینوں کے رخساروں پر ہوتے ہیں ۲۰ رعد رعدٌ مصدر بمعنے حرکت کرنا اور گرجنا از نصر و فتح یقال رعدت السماء رعدًا اور رعودًا اور عدت ای صوّتت للامطار از نصر واعلم انہم جعلوا الرعد اسماءً مرتبۃً فاول ما یقولون رعدت السماء ثم اذا زاد صوتہا قیل ارتجست فاذا زاد قیل ارزمت ودوت فاذا زاد واشتد قیل قصفت وقعقعت فاذا ابلغ النہایۃ قیل جلجلت ودہدہت۔ ۲۱ فنبذتُ اس کا مصدر نبذٌ ہے جس کے معنے پھینکنے کے ہیں یقال نبذت الشئ نبذًا ای طرحہ۔ از ضرب ومنہ النبیذ اس لیے کہ وہ بھی آدمی کو مست کر کے پھینک دیتی ہے ۲۲ خذہ۔ از نصر یقال اخذ یاخذ اخذًا بمعنے اس نے لیا اور پکڑا واصلہ الاخذ نقیض العطاء ۲۳ ماسوف۔ اسم مفعول کا صیغہ اسفٌ سے یہ حسرت اور غم اور افسوس کے معنے میں آتا ہے واصلہ اسف علیہ اسفًا فہو اسفٌ یعنی اس پر

افسوس اور غم کیا از سمع اور علیہ یہ ماسوف کا نائب فاعل ہے جیسے غیر المغضوب علیہم ہیں۔

فَوَضَعَهُ فِي فِيهِ۔ وَقَالَ بَارِكْ اللّٰهُمَّ فِيهِ۔ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْانْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِيَةِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِي مِنْ فُكَاهَتِهِ۔ نَشْوَةُ غَرَامٍ۔ سَهَّلَتْ عَلَيَّ ائْتِنَافَ اغْتِرَامٍ فَجَرَّدْتُ إِلَيْهِ دِينَارًا آخَرَ وَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَنْ تَذُمَّهُ ثُمَّ تَضُمَّهُ فَأَنْشَدَ مُرْتَجِلًا۔ وَشَدَا عَجِلًا الاشعار

الترجمۃ والمطالب اُس نے اُس کو اپنے منہ میں رکھا اور کہنے لگا اے خداوند تو اس کو اس میں برکت دے پھر وہ تعریف کر کے جانے لگا پھر اس کی خوش مذاقی (اور دل لگی) سے مجھے عشق کی مستی پیدا ہو گئی تھی جس نے میرے لیے از سر نو نقصان اٹھانا آسان کر دیا لہٰذا میں نے ایک اور اشرفی نکالی اور اس سے بولا کیا تو اب اس کی مذمت کر کے اس کو بھی کیا تو لینا چاہتا ہے اس نے فوراً یہ شعر پڑھے۔

تشریح لغات لہ فیہ۔ فو بحسب عامل بدلتا رہتا ہے فوہ۔ فاہ۔ فیہ۔ یعنی فمٌ فمہ فُوَیہ تصغیر الفوہ بمعنے الفم فَوَہٌ بمعنے سعۃ الفم۔ یعنی دانتوں کا ہونٹوں کے باہر نکلنا اور بڑا ہونا۔ فوہٌ۔ فاہٌ فیہ کی جمع افواہٌ آتی ہے فاہَ یفوہُ از نصر فوہاً وفاہٗ تفوّہ بکذا یعنی وہ بولا از سمع فَوَہاً دانت باہر کو نکلے ہوئے ہونا یعنی چوڑی یا چھ کا ہونا فیہ اور فیہ میں تجنیس متوفے ہے۔ بارکؒ۔ امر کا صیغہ از مفاعلت برکت سے بمعنے برکت کا ہونا۔ ۳ شمر از تفعیل تشمیر مصدر بمعنے دامن سمیٹنا اس سے مراد طیاری ومستعدی ہے یقال شَمَّرَ للامر ای اہتم بہ واصلہ شَمِرَ یشمرُ از نصر شمراً ای اسرع ۴ للانثناء از انفعال یہ مصدر ہے بمعنے لوٹنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے اور اس کا مصدر تنی ہے یقال ثنی الشیٔ ثنیاً ای ردہٗ وصرفہ ۵ توفیۃ۔ مصدر بمعنے پورا کرنا۔ تکمیل اور یہ عذر کی نقیض ہے یقال وفی یفی از ضرب۔ وفاءً یعنی اس نے پورا کیا یقال وفیٰ بالعہد او العہد یعنی اس نے پورا کیا اور اس کی حفاظت کی وفار کے معنے پورے کرنے کے ہیں مگر توفیہ میں مبالغہ ہے۔ وفی التنزیل اوفوا الکیل والمیزان الثناء کے معنے تعریف کرنے کے ہیں والجمع أثنیۃ ۶ منشأت از فتح وکرم اس کے معنے پیدا ہونے اور ظاہر ہونے کے ہیں۔ نشوۃ۔ بفتح النون وکسرہا جس کے معنے مستی اور بیہوشی کے ہیں اور یونس یہ فرماتے ہیں کہ یہ بکسر نون زیادہ مستعمل ہوتا ہے۔ یقال نشی الرجل من الشراب نشواً ونشوۃً بالحرکات الثلث فی النون ای سکر فہو نشوان از سمع اور نشوان کے بمعنے مست بدمست کے آتے ہیں ۸ غرام کے معنے شیفتگی اور عشق اور محبت کے ہیں یقال اغرم بالشیٔ ای ادلع بہ۔ ۹ سہلت از تفعیل بمعنے آسان ہونا واصلہ سہل الامر سہولۃً وسہالۃً ای لیسر ای ضد عسر وخشن فہو وسہلٌ وسہلٌ از کرم ۱۰ ائتناف مصدر ہے بمعنے از سر نو کرنا اور استیناف اور ائتناف دونوں کے معنے ایک ہیں واصلہ انف من الشیٔ والفہ انفاً بمعنے کرہہ از سمع ۱۱ اغترام۔ افتعال کا مصدر ہے۔ بمعنے تاوان دے دینا اور تاوان واجب کرنا تاوان بھرنا یقال اغترم الرجل ای اوجب علے نفسہ غرامۃ واصلہ غرم الدین غرماً وغرماً وغرامۃ ای اداہ از سمع ۱۲ جردت اس کا مصدر تجرید ہے

از تفعیل بمعنے ننگا کرنا اور لاغر کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ واصلہ جرد وَ جَرَدَ الجلدَ یعنی اس نے بال اکھیڑے وَجَرَدَ وَ جَرَدَ السیف یعنی اس نے تلوار نکالی اور سونتی وجَرَّدَہٗ من ثوبہٖ وجَرَّدَہٗ ثوبَہٗ یعنی اس کو ننگا کردیا و فی الحدیث اہل الجنۃ جرد مرد۔ تذممہ از نصر ذم اور ندمت مصدر بمعنے برائی کرنا۔ تضمہ ۔ اس کا مصدر ضم ہے۔ بمعنے لینا قبضہ کرنا یقال ضمہ الی نفسہ ضمًا ای قبضہ الیہ از نصر ۔ مرتجلا از افتعال بمعنے جلدی اور فی البدیہہ شعر پڑھنا یقال ارتجل الکلام ای تکلم بہ من غیر ان یہیئہ ای ترنم وغنی مسرعا شدا از نصر بمعنے زور سے گانا یقال شد بصوتہ شدًا ای مدّہٗ بغنا، او غیرہ والشادی المغنی والجمع شداہ وشادون از نصر عجل بمعنے جلدی اور یہ بطئ کی ضد ہے از سمع و فی التنزیل اعجلتم امر ربکم ولا تعجل بالقرآن ۔ اور یہ شدا کی ضمیر سے حال واقع ہے۔

تَبًّا لَهُ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقِ	❖	أَصْفَرَ ذِي وَجْهَيْنِ كَالْمُنَافِقِ
يَبْدُو بِوَصْفَيْنِ لِعَيْنِ الرَّامِقِ	❖	زِينَةَ مَعْشُوقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ
وَحُبُّهُ عِنْدَ ذَوِي الْحَقَائِقِ	❖	يَدْعُو إِلَى ارْتِكَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ
لَوْلَاهُ لَمْ تُقْطَعْ يَمِينُ سَارِقِ	❖	وَلَا بَدَتْ مَظْلَمَةٌ مِنْ فَاسِقِ
وَلَا اشْمَأَزَّ بَاخِلٌ مِنْ طَارِقِ	❖	وَلَا شَكَا الْمَمْطُولُ مَطْلَ الْعَائِقِ

الترجمة والمطالب وہ مکار منافق زرد دورخی اشرفی ہلاک ہو جو دیکھنے والے کی نظر میں دو وصفوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے کبھی زینت معشوق اور کبھی عاشق کے رنگ میں اور جس کی محبت اولیاءکرام کے نزدیک خدا کی نافرمانی کی طرف بلاتی ہے اگر وہ اشرفی نہ ہوتی تو چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور گناہ گار سے گناہ سرزد نہ ہوتے اور بخیل رات کے مہمان کے آنے سے رنجیدہ ترشرو نہ ہوتا اور قرض دار کے دیر کرنے کی شکایت نہ کرتا۔

تشریح لغات ۱ تبا۔ مصدر ہے بمعنے ہلاکت ونقصان ۲ خادع۔ اسم فاعل ہے اور یہ خدع سے مشتق ہے بمعنے دھوکہ دینا خادع۔ بمعنے دھوکہ دینے والا اور دھوکہ میں آنے والا از نصر یقال خدعہ خدعًا وخِدعًا بکسر الخاء وفتحہا ای ختلہ وارادبہ المکروہ من حیث لا یعلمہ ۳ مماذق وہ شخص جس کی دوستی صاف نہ ہو واصلہ مذق اللبن مذقًا ای خلطہ ومزجہ بالماء ومذق الود ای شابہ بکدر ولم یخلصہ یقال ماذق فلانا فی الود ای لم یخلص لہ الود والمصدر مذاق۔ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور مذیق۔ وہ دودھ جس میں پانی ملا ہوا ہو اور وہ شراب جس میں پانی ملا ہوا ہو ۴ اصفر از ضرب بمعنے سیٹی بجانا۔ اور چڑیا کی آواز کے معنے بھی آتے ہیں اس لیے کہ وہ بھی سیٹی کے مثل ہوتی ہے اور سمع سے اس کے معنی خالی ہونے کے آتے ہیں اور زرد ہونے کے اور یہاں اس کے معنے زرد ہونے کے ہیں ۵ وجہین یہ وجہ کا تثنیہ ہے بمعنے چہرہ یقال رجل ذو وجہین یعنی وہ شخص جس کے دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ یعنی منافق، ذی وجہین سے یا تو درہم اور دینار دونوں طرف کے نقش ونگار مراد ہیں۔ یا یہ کہ کبھی اس کے پاس ہے اور کبھی اس کے پاس۔ اور وجہ کی جمع اوجہ اور وجوہ اور اجوہ آتی ہیں۔ ویقال وجہ فلانا ای ضرب علی وجہہ وجہًا از ضرب ۶ المنافق

یہ نفق سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے ہلاک ہونے کے ہیں۔ از نصر اور منافق سے زیادہ کون ہلاک ہونے والا ہے اور نفق کے معنے رواج پکڑنے اور مشہور ہونے کے بھی آتے ہیں اور چونکہ منافق کی بات دونوں طرف (فریقین) میں مشہور ہوئی ہے۔ اور مشہور ہونے اور رائج ہونے کے معنے سمع سے آتا ہے ٨ العین۔ آنکھ۔ والجمع اعینٌ وعیونٌ ٩ الوامق۔ اس کے معنے عاشق کے ہیں اور بعض نسخوں میں رامق ہے یہ رمق سے ماخوذ ہے از نصر اپنی پوری آنکھوں سے محبوب کو دیکھنا، اور لمحۃ کے معنے گوشۂ چشم سے دیکھنے کے آتے ہیں۔ لمح کے اصلی معنے بجلی کے ہیں۔ اور پھر استعمال میں اس کے معنے جلدی سے دیکھنے کے ہوگئے ہیں۔ یقال وَمَقہ، ومقاً ومِقۃً ای احبّہ، از ضرب، معشوق۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے عشق سے بمعنے عاشق ہونا یقال عشقہ عشقاً از سمع ویقال رجل عاشق والجمع عشاقٌ وعاشقون، زینۃ معشوق الخ یہ وصفین سے بدل ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت تو اچھی ہوتی ہے پھر معشوق کی زینت کے ظاہر ہونے سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی تو اس کا جواب یہ ہے دینار کی تشبیہ مجموعہ لون عاشق اور زینت معشوق سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جز یعنی لون عاشق خراب ہے۔ اور ایک جز کے خراب ہونے سے کل خراب ہوجاتا ہے۔ ارتکاب۔ یہ افتعال کا مصدر ہے جس کے معنے کسی ناشائستہ فعل کے اختیار کرنے کے ہیں ١١ سخط۔ علما اور امیروں کے غصہ کو کہتے ہیں اور غضب عام ہے۔ خواہ غریب کا غصہ ہو یا امیر کا۔ اور سخط یہ رضا کی ضد ہے یقال سخط علے فلان سخطاً ای غضب علیہ وسخط الشئ ای کرہہ از سمع۔ ١٢ الخالق۔ یہ خلق سے ہے جس کے معنے پیدا کرنے والے کے ہیں۔ وفی التنزیل ہو اللہ الخالق الباری۔ از نصر ١٣ لم تقطع اس کا مصدر قطع ہے۔ از فتح بمعنے کاٹنا اور جدا کرنا و الگ کرنا یقال قطع یدہ یعنی اس نے اس کا ہاتھ کاٹا ١٤ یمین بمعنے داہنا ہاتھ یہ یسار کی ضد ہے۔ داہنی جانب والجمع ایمُنٌ وایمانٌ وایامِنُ وایامینُ یقال یمن الرجلُ وہ اس کی داہنی جانب سے آیا اور یمین کے معنے قسم کے بھی آتے ہیں تو اس کی جمع اَیمُنٌ وایمانٌ آتی ہے وفی التنزیل تاتوننا عن الیمین ١٥ سارق بمعنے چور یقال سَرَقَ سَرَقاً وسَرِقاً وسَرِقۃً وسرقاناً یعنی اس نے چرایا از ضرب واعلم ان الرجل اذا کان یسرق من الاحرار فاذا کان یقطع علے القوافل فہو لِصٌّ وقرضوبٌ فاذا کان یسرق الابل فہو خارب فاذا کان یسرق الغنم فہو احمص والجبیفۃ الشاۃ المسروقۃ فاذا کان یسرق الدراہم بین اصابعہ فہو قفّافٌ فاذا کان یشق الجیوب وغیرہا من الدراہم والدنانیر فہو طَرّارٌ فاذا کان یشق الجیوب وغیرہا من الدراہم والدنانیر فہو طَرّارٌ فاذا کان یدل اللصوص ویندس لہم فہو شصٌّ فاذا کان یاکل ویشرب معہم ویحفظ متاعہم ولا یسرق معہم فہو لغیفٌ ١٦ مظلمۃ۔ جو مظلوم کا حق کسی ظالم سے چھین لیا جائے۔ اس سے مراد گناہ ہے اور یہاں یہ مصدر میمی ہے۔ ظلم سے مشتق ہے جس کے معنے یہاں ظلم کے ہیں۔ از ضرب علم سے دراہم اور دنانیر مراد ہیں۔ جس سے فاسق زنا کاری اور شراب کے پینے میں گناہ میں ان کی وجہ سے مبتلا ہوتا ہے از سمع سے اس کا مصدر ظلم آتا ہے بمعنے اندھیرا ہونا اور روشنی کا جانا ١٧ فاسق بمعنے بدکار گنہگار۔ از نصر وکرم وضرب وجمع الفاسق فَسَقَۃٌ وفسّاقٌ ١٨ اشمأز فعل ماضی کا صیغہ افعیلال اس کے معنے بال کھڑا نے اور دل کے منقبض ہوجانے کے آتے ہیں جب کہ اس کو رباعی مزید میں سے مانا جائے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ ثلاثی مزید سے ہے اس کا مجرد شمر ہے۔ جو نصر سے آتا ہے۔ اس کے معنے نفرت کرنے اور مکروہ بُرا سمجھنے کے آتے ہیں ١٩ باخل از سمع بمعنے بخل کرنا وحسد کرنا۔ اور اس کی جمع بُخّال آتی ہے۔ یقال بخل بہ بخلاً ای ضد الکرم از سمع اور بخیل کی جمع بخلاء آتی ہے اور بخل کی کوئی جمع نہیں آتی ہے۔ واللہ اعلم ان لاوصاف البخل ترتیباً فالرجل بخیلٌ ثم مُسکٌ ثم لحزٌ اذا کان ضیق النفس شدید البخل ثم شحیحٌ اذا کان مع شدۃ بخلہ حریصاً ثم فاحشٌ

ثم حلزٌ اذا کان فی نہایۃ البخل ۲۰ طارق ۔اسم فاعل بمعنے رات کو آنے والا۔ اور دروازہ کو کھٹکھٹانے والا اور طارق کے معنے مہمان کے بھی آتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ رات کو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے یا وہ رات کے وقت آجاتا ہے۔ والجمع طُرقٌ و طراقٌ از نصر یقال طرق طرقًا وطروقًا جب کہ وہ رات میں آئے ۲۱ شکا۔ از نصر یقال شکاہ شکوًا وشکوے وشکاۃً وشکایۃً جب کہ وہ شکایت کرے ۲۲ الممطول۔ اسم مفعول کا صیغہ مطل سے کسی کے حق ادا کرنے میں تاخیر کرنا اور ممطول وہ شخص جس کے حق دینے میں دیر کی گئی ہو از نصر ۲۳ العالق۔ از نصر بہ وادی ہے بمعنے روکنا اور یائی ضرب سے آتا ہے۔ عاقق وہ شخص ہے جو کسی کا حق روکے رکھے والجمع عوائق وعُوّق۔ یقال عاقہٗ عن کذا یعنی اس کو روکا اور ہٹایا۔

وَلَا اُسْتَعِیْذُ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ ❊ وَشَرُّ مَا فِیْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ ❊ اَنْ لَیْسَ یُغْنِیْ عَنْكَ فِی الْمَضَائِقِ
اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ ❊ وَاهًا لِمَنْ یَقْذِفُهٗ مِنْ حَالِقٍ ❊ وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَی الْوَامِقِ
قَالَ لَهٗ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ ❊ لَا رَاْیَ فِیْ وَصْلِكَ لِیْ نَفَارِقِ ❊
فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَغْزَرَ وَبْلَكَ فَقَالَ وَالشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهٗ بِالدِّیْنَارِ الثَّانِیْ۔ وَقُلْتُ لَهٗ عَوِّذْهُمَا بِالْمَثَانِیْ۔

الترجمۃ والمطالب اور طعنہ مارنے والے حاسد سے کوئی شخص پناہ نہ مانگتا اس کی خراب عادتوں میں سے ایک بری عادت ہے کہ تنگی حال دیا تھیلی میں بند) تیرے کام نہیں آتی مگر جب کہ بھگوڑے غلام کی طرح بھاگے (یعنی جب کہ ہاتھ سے انسان خرچ کرے۔ جب کسی کو فائدہ ہو سکا ہے) کیا اچھا ہے وہ شخص جس نے اس کو بلندی سے پھینکا۔ اور جب اس نے ایک سچے دوست کی طرح اس سے اپنا راز کہا تو اس نے سچے حق گو کی طرح یہ جواب دیا کہ چل دور ہو میں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا۔ یہ سن کر میں نے اس سے کہا سبحان اللہ تیرا باران علم دعلم کی زیادتی) کس قدر کثیر ہے تو وہ بولا کہ شرط پوری کرنا لازم ہے۔ میں نے اس کو دوسری اشرفی بھی دے دی اور کہا کہ دونوں کو سورہ فاتحہ کے ساتھ تعویذ بنالے۔

تشریح لغات ۱ استعیذ۔ اس کا مصدر استعاذۃ از استفعال بمعنے پناہ طلب کرنا اس میں س ت طلب کے لیے ہے۔ اور یہ عوذ سے ماخوذ ہے ۲ حسود۔ یہ حسد کا مبالغہ ہے بمعنے بہت حسد کرنے والا ۳ راشق۔ اسم فاعل کا صیغہ یہ رشق سے ماخوذ ہے جس کے معنے دیکھنے کے ہیں۔ اور اس کے اصلی معنے سیدھے نشانہ پر تیر مارنے کے ہیں یقال رشقہ بالسہم والنبل رشقا ای رماہم از نصر۔ اور جو کرم سے آتا ہے۔ اس کا مصدر رَشاقۃ آتا ہے جس کے معنے لطیف اور خوب صورت ہونے کے آتے ہیں۔ اور ضرب سے اس کے معنے سیدھے قد والے ہونے کے آتے ہیں۔ اس کا مصدر بھی رَشاقۃ آتا ہے ۴ شر۔ مصدر بمعنے برائی والجمع شرور یہ ہر قسم کی برائی اور خطا کے لیے اسم جامع ہے۔ یقال ہو شرُّ الناس واشرار واشراء وہی شرۃ شرٌ یہاں مبتداء ہے اور اس کی خبر ان لیس ہے ۵ الخلائق۔ یہ خلیقۃ کی جمع ہے یعنی ایسی عادت انسانیہ جس کی وجہ سے انسان افعال سہولت کے ساتھ کر سکے۔ اور

اس کے معنے کنویں کے بھی آتے ہیں۔ جو کھودا جارہا ہو از نصر ۵۸ یُغْنِي از افعال بمعنے بے پرواہ کر دینا اور نفع دینا یقال ما یغنی عنک ہذا وما اغنی شیئاً یعنی وہ نافع نہیں ہے ۵۹ المَضَايِق۔ یہ مضیق کی جمع ہے بمعنے تنگ جگہ، و تنگی و مشکل کام دکھاٹی اور یہ سعۃ کی ضد ہے یقال ضاق الشیٔ یضیق ضیقاً وضیقاً جب کہ وہ تنگ ہو از ضرب اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ ظرف ہے اس سے مراد تنگ ہتھیلی ہے اس لیے کہ وہ بھی درہموں کے لیے تنگ جگہ ہے۔ اول صورت میں معنے یہ ہوں گے کہ یہ تکالیف میں نفع نہیں دیتا اور دوسری صورت میں معنے ہوں گے نفع نہیں دیتا حالانکہ وہ ہتھیلی میں ہے ۶۰ فَرَّ۔ از ضرب یقال فرّ فرّاً وفراراً ومفراً ومفرّاً جب کہ وہ بھاگے ۶۱ اٰبِق بھاگنے والا اور یہ اباق سے ماخوذ ہے بمعنے بھاگنا از ضرب و سمع پھر اٰبق کے معنے ———— خاص ہو گئے مولیٰ سے بھاگنے والا غلام۔ والجمع اُبّاق و اُبَّقٌ یقال ابق العبد یعنی مولے کے پاس سے غلام بھاگ گیا ۶۲ وَاٰہًا۔ یہ تعجب اور پسندیدگی کے موقع پر عمل خیر کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور آہاً افسوس ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے ۶۳ یقذفہ۔ از ضرب بمعنے تہمت لگانا اور بغیر سوچے سمجھے پھینک دینا۔ یقال قذفہ بکذا یعنی اس پر تہمت لگائی۔ وفی التنزیل۔ قل ان ربی یقذف بالحق ویقذفون بالغیب ۶۴ حالق نہایت بلند پہاڑ جس پر گھاس وغیرہ کچھ نہ ہو گویا وہ منڈا ہوا ہے۔ والجمع حَلَقَۃٌ یقال جاء من حالق یعنی وہ بلند جگہ سے آیا و منہ التحلیق بمعنے مونڈنا کما فی التنزیل محلقین رؤسکم ومقصرین الخ یہاں جو مِنْ داخل ہے وہ یقذف کا صلہ ہے، وقال استاذی مدظلہ، یہاں مونڈنے والے کے معنے مراد لیں اور اس کو حال بنائیں یقذفہ کی ضمیر منصوب سے اس لیے کہ اس میں مبالغہ بہت ہے ۶۵ ناجاہ۔ اس کا مصدر مناجات ہے از مفاعلت بمعنے آہستہ سے کلام کرنا ۶۶ الوامق بمعنے دوست و عاشق از ومق یمق مقۃً دو مقاً یعنی محبت کرنا منہ الومیق الموموق یعنی محبوب ۶۷ قول محقق صادق سے یا تو مراد کوئی مطلق محقق ہے یا اس سے مراد حضرت عمرؓ ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مراد حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں جیسا کہ مقامات حریری کی عربی شرح حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی میں موجود ہے واللہ اعلم۔ لا اری فی وصلک لی الخ بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ مقولہ حضرت عمرؓ کا اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ مقولہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے ۶۸ ما اغزر۔ یہ فعل تعجب ہے بمعنے کس قدر کثیر ہے واصلہ غزر الماء غزارۃً وغزراً جب کہ پانی وغیرہ بہت ہوا از کرم وغزرت الناقۃ اونٹنی کا بہت دودھ والی ہونا ۶۹ وبلک وبل کے معنے تیز بارش اور بڑی بوندوں کی بارش کے معنے آتے ہیں۔ اس سے یہ کنایہ زیادتی بلاغت اور معرفت علم ہے۔ از ضرب یقال وبلت السماء الارض جب کہ بہت بارش ہو ۷۰ والشرط یہ مصدر ہے بمعنے کسی چیز کو لازم کر دینا اور لازم پکڑنا والجمع شروط اور اس کی معنے کمینہ اور ذلیل کے بھی آتے ہیں۔ یقال ہو من شرط الناس واشرالمہم وہ رذیل یا شریف لوگوں میں سے ہے۔ اور یہاں یہ عبارت محذوف ہے والشرط املک لنفسک منک یا بہ املک علیک منک محذوف ہے اور والشرط الخ یہ جملہ سب سے پہلے افعی جرہمی حکیم عرب نے کہا تھا ان کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی وہ اس کے پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا تو افعی نے کہا والشرط املک لنفسک منک الخ ۷۱ نفحۃ۔ از فتح اس کا مصدر نفح نفوح نفاح اور نفحان ہے بمعنے خوشبو پھیلنا اور ہوا کا چلنا اور دینا یقال نفحہ بکذا ای اعطاہ ۷۲ عوذ۔ از باب تفعیل اس کا مصدر تعویذ ہے بمعنے پناہ دینا و پناہ مانگنا ۷۳ المثانی۔ یہ مثنیٰ بالقصر کی جمع ہے بمعنے بریط۔ باجہ کے پہلے تار کے بعد والا تار اور وادی کے موڑ کے بھی معنے آتے ہیں۔ اور مثانی قرآن کی آیتیں۔ یا مطلق کوئی سورت قرآن یا خاص سورہ فاتحہ اس لیے کہ وہ دو دفعہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں اور دوسرے مدینہ میں یا اس لیے کہ وہ دو دفعہ نماز میں پڑھی جاتی ہے بلکہ کئی مرتبہ

یا الحمد للہ ربّ العالمین پڑھیں ۔ واللہ اعلم۔

فَاَلْقَاهُ[1] فِیْ فَمِهٖ وَقَرَنَهٗ[2] بِتَوْاَمِهٖ ۔ وَانْكَفَاَ[3] يَحْمَدُ مَغْدَاهُ[4] وَيَمْدَحُ النَّادِيْ[5] وَنَدَاهُ[6] ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَنَاجَانِیْ[7] قَلْبِیْ بِاَنَّهٗ اَبُوْزَيْدٍ ۔ وَاَنَّ تَعَارُجَهٗ[8] لَكَيْدٌ[9] ۔ فَاسْتَعَدْتُّهٗ[10] وَقُلْتُ لَهٗ قَدْ عُرِفْتَ بِوَشْيِكَ[11] فَاسْتَقِمْ فِیْ مَشْيِكَ[12] فَقَالَ اِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِالْكِرَامِ وَحَيِيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ[13] فَقُلْتُ اَنَا الْحٰرِثُ فَكَيْفَ حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ[14] ۔

الترجمة والمطالب اس نے اس کو بھی دوسرے کے ساتھ منہ میں رکھ لیا اور اپنی صبح اور اس مجلس و بخشش کی تعریف کرتا ہوا چل دیا (حارث بن ہمام نے بیان کیا) اور میرے دل نے یہ کہا کہ ہو نہ ہو یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا پن ہونا ضرور کسی مکر سے ہے لہٰذا میں نے اس کو لوٹایا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت آپ اپنی رنگینی کلام سے پہچانے گئے اب آپ سیدھے سیدھے چلئے وہ بولا اگر تو ابن ہمام ہے تو خدا تجھے بزرگوں میں عزت کے ساتھ زندہ رکھے میں نے کہا میں حارث ہی ہوں۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ آپ پر یہ کیا مصیبت ہے ۔

تشریح لغات [1] فالقاہ ۔ لقے از افعال بمعنے طرح یقال القے الیہ القول و بالقول ای ابلغہ ایاہ والقے علیہ القول ای املاہ والقے الیہ السمع ای اصغے الیہ واصلہ لقی فلانا لقاءً از سمع اور یہ لقے متعدی بنفسہ ہے اور کبھی با کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتا ہے بمعنے ڈالنا [2] فمہ اور فم " بمعنے منہ اور یہ اصل میں فُوہٌ تھا۔ والجمع اَفواہٌ اور افعل کے اعتبار سے اس کی جمع اَفمامٌ آتی ہے۔ اور نسبت کی وجہ سے فمیٌّ اور فمویٌّ کہتے ہیں [3] قرنہ قرن مصدر بمعنے ملانا اور جمع کرنا یقال قَرَنَ الشیَٔ بالشی قرناً ای وصلہ الیہ از ضرب [4] بتوامہ وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے ایک ساتھ پیدا ہوں والجمع تَوَائِمُ وتوامٌ [5] انکفاء از انفعال اس کا مصدر انکفاء آتا ہے بمعنے واپس ہونا ولوٹنا یقال انکفاء القوم ای رجعوا وانکفاء فلان الے الشیٔ ای مال الیہ واصلہ کفاء کفاء ای انہزم وانصرف وکفاء عن القصد ای عدل وکفا الرجلَ ای طردہ از فتح [6] مغداہ ۔ یہ مصدر میمی ہے ۔ بمعنے صبح کا وقت از نصر [7] النادی ۔ اسم فاعل بمعنے مجلس اور جب تک لوگ اس میں موجود رہیں والجمع اندیۃٌ وَنوادٍ وجمع الجمع اندیات [8] ندی مصدر بمعنے بخشش وعطا وفضل وخیر والجمع انداءٌ واندیۃ [9] فناجانی ۔ از مفاعلت مناجات مصدر بمعنے آہستہ سے کان میں بات کہنا [10] تعارجہ یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنے بتکلف لنگڑا بننا واصلہ عَرِجَ الرجلُ وعَرَجَ عَرَجاً فہو اعرجٌ والجمع عُرجٌ وعرجانٌ از فتح [11] وسمع کید یہ مصدر ہے اس کے معنے مکر اور حیلہ کے آتے ہیں وفی التنزیل ان کیدکن عظیم والجمع کیادٌ ۔ از ضرب اور کید یہ حیلہ کی ایک قسم ہے کبھی یہ مذموم ہوتا ہے ۔ اور کبھی ممدوح اور اس کا اکثر استعمال ذم میں کیا جاتا ہے [12] فاستعدتہ از استفعال بمعنے دوبارہ لوٹوانا یقال استعدتہ ای طلبت رجوعہ وعودہ الٰی از نصر اور عود یہ بدءٌ کی ضد ہے [13] بوشیک یہ مصدر ہے بمعنے کپڑے کے نقش ونگار و منقش کپڑا از ضرب یقال وَشَی الثوبَ یعنی کپڑے کو منقش کیا ووشی الکلام یعنی وہ جھوٹ بولا اور اس کے معنے چغل خوری کے بھی آتے ہیں ۔ ویقال وشاہ ثوباً یعنی اس کو کپڑا پہنایا [14] مشیک بالفتح بمعنے چال ۔ رفتار ۔ از ضرب یقال مشی مشیاً وتمشیاً

جبکہ وہ چلے خواہ وہ تیزی سے ہو یا آہستہ [۵] اَسْتَقِمْ، امر حاضر کا صیغہ از استفعال بمعنے پختہ ہونا اور ٹھہرنا [۶] فَحَيِّيتَ از سمع اور اس میں ایک لغت ادغام سے بھی ہے یقال لہ حیاک اللہ واصلہ حَيِیَ حیاۃ ضدمات تحیّۃً ای قال لہ حیاک اللہ ای اطال عمرک اور سلام کرنے کے معنے میں بھی آتا ہے اور باقی رکھنے کے معنے میں بھی [۷] کرام یہ کریم کی جمع ہے بمعنے شریف جو لئیم کی ضد ہے اور اس کی جمع کرماء بھی آتی ہے [۸] والحوادث میں واؤ مع کے معنے میں ہے اور حوادث یہ حادثٌ کی جمع ہے جو چیزیں تم پر آئیں خواہ وہ خیر ہوں یا شر۔ یقال حوادث الدہر یعنی زمانہ کے مصائب۔

فَقَالَ اَتَقَلَّبُ فِی الْحَالَیْنِ بُؤْسٍ[۱] وَرَخَاءٍ[۲]۔ وَاَنْقَلِبُ مَعَ[۳] الرِّیْحَیْنِ زَعْزَعٍ[۴] وَرُخَاءٍ[۵]۔ فَقُلْتُ کَیْفَ اَدَّعَیْتَ[۶] الْقَزَلَ۔ وَمَا مِثْلُکَ مَنْ هَزَلَ[۷]۔ فَاسْتَسَرَّ[۸] بِشْرُهُ الَّذِیْ کَانَ تَجَلّٰی[۹]۔ ثُمَّ اَنْشَدَ حِیْنَ وَلّٰی[۱۰]۔

تَعَارَجْتُ لَا رَغْبَةً فِی الْعَرَجِ[۱۱]	وَلٰکِنْ لِاَقْرَعَ بَابَ[۱۲] الْفَرَجِ[۱۳]
وَاُلْقِیَ حَبْلِیْ عَلٰی غَارِبِیْ[۱۴]	وَاَسْلُکَ[۱۵] مَسْلَکَ مَنْ قَدْ مَرَجَ[۱۶]
فَاِنْ لَامَنِی[۱۷] الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا	فَلَیْسَ[۱۸] عَلٰی اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجٍ[۱۹]

الترجمۃ والمطالب پس اس نے کہا میں دو حالتوں میں رہتا ہوں کبھی سختی میں اور کبھی فراخی میں اور میں دو قسم کی ہواؤں میں پھرتا ہوں سخت تیز اور نرم و سرد میں میں نے کہا یہ تم بتاؤ کہ تم لنگڑے کیوں بنے ہو اور تو بھی بڑا ہی مسخرہ ہے یہ سُن کر اس کا کھلا ہوا چہرہ کملا گیا پھر اس نے جاتے وقت یہ شعر پڑھے سے میں لنگڑے پن کو اچھا سمجھ کر لنگڑا نہیں بنا ہوں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میں خوشحالی اور کشائش رزق کے دروازہ کو کھٹ کھٹاؤں میں اپنی رسی کو کاندھے پر ڈال کر ایسے چلتے بیل کی طرح (جدھر سینگ سماتے ہیں) چل دیتا ہوں تاکہ اگر قوم مجھ کو بُرا بھلا کہے تو میں یہ کہدوں (مجھے آپ معاف فرمایئے) لنگڑے کے لیے اس میں کوئی مضائقہ و حرج نہیں ہے۔

تشریح لغات [۱] بُؤس شدت و دکھ و رنج و فقر و فاقہ یقال بئس الرجل بأسًا و بُؤسًا و بئیسًا ای افتقر و اشتدت حاجتہ فہو بائس از سمع و فی التنزیل اخذناہم بالبأساء والضراء و قال الزجاج البأساء الجوع والضراء فی الاموال والبدن والبأساء ضد النعمۃ [۲] رخاء بمعنے وسعت عیش۔ و تن آسانی واصلہ رخا یرخا رخوًا ورخاءً ای اتسع وصار ہنیًا از نصر و فتح و سمع و کرم ومنہ الاسترخاء بؤس اور رخا، یہ دونوں بدل تفصیل ہیں بدل تفصیل وہ کہلاتا ہے جو مبدل منہ کی تفصیل کرے اور بُؤس اور رخاء میں صنعت طباق ہے [۳] مَعَ۔ اس کے اندر اختلاف ہے بعض نے یہ کہا کہ یہ حرف ہے اور حقیقت میں یہ اسم ہے قاعدہ یہ ہے جس اسم کے آخر میں حرف ہو اور ماقبل متحرک ہو وہ اسم ہوا کرتا ہے اور مع کا مضاف الیہ اصل اور منتوع ہوا کرتا ہے [۴] زعزع۔ وہ سخت ہوا جو درختوں کو ہلا دے اور ان کو گرا دے۔ یقال زعزعہ ای حرکہ شدیدًا اور اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا۔ [۵] رخاء بالضم نرم ہوا کو کہتے ہیں اور یہ زعزع کی ضد ہے۔ اور رَخاء اور رُخاء میں تجنیس محرف ہے و فی التنزیل فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاءً۔ واعلم ان الریح اذا وقعت بین الریحین فہی النکباء فاذا وقعت بین الجنوب والصبا فہی الجربیاء فاذا ہبت من جہات مختلفۃ فہی المتناوحۃ فاذا کانت

1 لینۃ فہی الریدانۃ فاذا جاءت بنفس ضعیف وروح فہی النسیم فاذا کانت شدیدۃ فہی العاصف والسیہوج فاذا کانت شدیدۃ ولہا زفزفۃ وہی الصوت فی الزفزافۃ فاذا حرکت الاغصان تحریکاً شدیداً وقلعت الاشجار فہی الزعزعان والزعزع والزعزاع فاذا جاءت بالحصباء فہی الحاصبۃ فاذا ہبت من الارض نحو السماء کالعمود فہی الاعصار یقال لہا زوبعۃ دا- زد لیۃ والوزو بعۃ ایضاً فاذا کانت باردۃ فہی الحرجف والصرصر والعریۃ فاذا کان مع برد ہا ندیا فہی البلیل فاذا کانت حارۃ وہی احر درد السموم فاذا لم تقلع شجرا ولم تحمل مسطرا فہی العقیم

[6] ادعیت ۔ اس کا مصدر ادعاء ہے بمعنے دعوے کرنا اور ناحق کسی چیز کو اپنے لیے ثابت کرنا واصلہ دعاہ دعاء ودعوٰے ای ناداہ واما دعاہ دعوۃً ومدعاۃً ای طلبہ بیاکل از نصر و یقال ادعیت الشئی یعنی میں نے کسی چیز کا دعوے کیا خواہ وہ سچ ہو یا جھوٹ [7] القزل بمعنے لنگڑا ہونا اس کے اصلی معنے وہ پنڈلی جو پتلی ہوگئی ہو یا لنگڑا پن مع پتلی پنڈلی کے از سمع [8] ہزل ۔ از ضرب ونصر اور یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے، اس کا مصدر ہزل ہے ۔ اور یہ جد کی ضد ہے ۔ وفی التنزیل انہ لقول فصل وما ہو بالہزل یقال ہزل فی کلامہ ہزلاً یعنی جب کوئی مذاق کرے [9] استنسر از استفعال استنسار مصدر بہت آہستہ سے بات کہنا اور اس میں س اور ت مبالغہ کے لیے ہے [10] لبشر بالکسر بمعنے چہرے کی کشادگی واصلہ بَشَرَ وَبَشَّرَ والبشر واستبشر بہ ولہ ای سُرّ از ضرب وسمع ۔ [11] تجلّے یہ وادی اور یائی دونوں طرح آتا ہے ۔ از باب تفعیل بمعنے ظاہر ہوا [12] ولّی اس کا مصدر تولیت ہے از تفعیل بمعنے پیٹھ پھیر لینا اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے وفی التنزیل یولوکم الادبار ۔ اور کبھی یہ اقبال کے معنے میں بھی آتا ہے ۔ جیسے اللہ تعالےٰ کا فرمان فَوَلِّ وجہک شطر المسجد الحرام اور اسی طرح ولکل وجہۃ ہو مولیہا [13] عرج از نصر عروج مصدر بمعنے اوپر کو چڑھنا از فتح وسمع بمعنے بید الشئی لنگڑا ہونا یہاں یہ مصدر ہے جس کے معنے لنگڑا بننے کے ہیں ۔ [14] باب بمعنے دروازہ ومنہ باب الکتاب ای ابتداء الکتاب والجمع ابوابٌ وبیبان ومنہ بوّابٌ بمعنے دربان ہونا دروازہ کو لازم پکڑنا یقال باب الرجل بوْباً ای صارلہ بوّاباً ای لازماً از باب نصر [15] الفرج محرکۃ بفتح الراء بمعنے کشادگی یقال فرج اللہ عنہ الغم ای کشفہ واذ ہبہ وبسکون الراء بمعنے شرم گاہ عورتٌ والمصدر منہ فرج از باب ضرب [16] حبلی بمعنے رسی اور باندھنے کی چیز والجمع حبالٌ والحُبلٌ وحُبُولٌ واحبالٌ وفیہ تلمیح الےٰ ما فی کتب الفقہ حبلک علےٰ غاربک معناہ امرک الیک اعمل ما شئت ۔ [17] غارب کندھا ۔ پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ اور ہر چیز کا اعلےٰ حصہ والجمع غوارب [18] واسلک　از نصر یقال سلک الطریق یعنی راستہ کی اتباع کرتے ہوئے چلنا واسلک الشئی فی الشئی کسی چیز کو کسی چیز میں داخل کرنا وسلکہ المکان واسلکہ المکان وفیہ وعلیہ یعنی کسی جگہ میں داخل کرنا ۔ [19] مسلک راستہ والجمع مَسالک [20] مرج از نصر اس کا مصدر مَرْجٌ آتا ہے یقال مرج الشئی بالشئی ای خلطہ وفی التنزیل مرج البحرین اور مَرْجٌ کے معنے جانوروں کے چراگاہ میں چھوڑ دینے کے بھی آتے ہیں ۔ یقال مرجت الدابۃ یعنی چوپایہ کو چراگاہ میں چرنے کے لیے چھوڑا ویقال مرج الکذب یعنی وہ جھوٹ میں ملوث ہوا [21] ۔ لامنی از نصر اس کا مصدر لوْمٌ ہے بمعنے ملامت کرنا یقال لامنی کذا وعلےٰ کذا یعنی اس کو جھڑکا اور ملامت کی [22] اعذروا از ضرب بمعنے عذر قبول کرنا اور اعتذار کے معنے عذر بیان کرنے کے ہیں ویقال اعتذر عن فلان یعنی کسی سے عذر قبول کرنے کو کہا [23] فلیس علےٰ عرج من حرج یہ قرآن شریف کی آیت کا اقتباس ہے لیس علےٰ الاعمےٰ حرج ولا علےٰ الاعرج حرج ولا علےٰ المریض حرج [24] حَرَج کے معنے گناہ اور تنگی، اور تنگ مکان جس میں درخت زیادہ ہوں ۔ یقال حرج الشئی یعنی چیز تنگ ہے وحرج علیہ الشئی یعنی وہ حرام ہوئی وحرج العین یعنی متاخذ بصر تنگ ہو گئے ۔ اور سب کا مصدر حَرَجٌ بفتح الراء آتا ہے اور سب معنوں میں یہ

سمع سے آتا ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ الدِّمْيَاطِيَّةُ

أَخْبَرَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ ظَعَنْتُ إِلَى دِمْيَاطٍ. عَامَ هَيَاطٍ وَمَيَاطٍ. وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوقُ الرَّخَاءِ مَوْمُوقُ الْإِخَاءِ. أَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ. وَأَجْتَلِي مَعَارِفَ السَّرَّاءِ. فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوا عَصَا الشِّقَاقِ. وَارْتَضَعُوا أَفَاوِيقَ الْوِفَاقِ. حَتّٰى لَاحُوا كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ فِي الْاِسْتِوَاءِ وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي الْتِئَامِ الْأَهْوَاءِ.

الترجمۃ والمطالب

(چوتھا مقامہ دمیاطیہ کی طرف منسوب ہے)

بیان کیا (خبر دی) حارث بن ہمام نے کہا کہ ہم نے ایک مرتبہ سختی اور اضطراب کے سال میں شہر دمیاط سے کوچ کیا میں اس وقت دولت مند تھا اور میری بھائی بندی (لوگوں کو) پسند تھی میں مالداری کی چادریں اوڑھتا اور خوشی کے چہرے دیکھتا تھا۔ لہذا میں نے چند ایسے دوستوں کو اپنا شریک سفر بنا لیا جنہوں نے مخالفت کی بیخ کنی کر دی تھی۔ اور اتفاق کا دودھ پیا تھا یہاں تک کہ وہ سب ہم پن میں کنگھی کے دندانوں کی طرح اور آرزوئیں پوری کرنے میں ہم ایک جان کی طرح ہو گئے تھے۔

تشریح لغات

[1] الدمیاطیہ کی نسبت دمیاط کی طرف ہے یہ شہر دریائے شور کے ساحل پر مصر سے تیس[3] فرسخ پر واقع ہے۔ [2] ظعنت ۔ از فتح ظعن مصدر ہے اور یہ اقامت کی ضد ہے یقال ظعنت ای رحلت اس کے معنے کوچ کرنے کے آتے ہیں [3] عام کے معنے سال کے ہیں والجمع عوام واصلہ عام یعوم عوما فی الماء ای سبح فیہ وعامت السفینۃ فی الماء ای سارت فیہ از نصر عام کا استعمال اس سال پر زیادہ ہوتا ہے جس میں سختی اور قحط ہو [4] ہیاط اصلہ ہاط یہیط ہیطا ای صح واجلب یعنی چیخنا اور فریاد کرنا اور شور کرنا۔ [5] میاط اصلہ ماط یمیط میطا ومیطانا واماط اماطۃ عن کذا ای ابتعد وتنحی یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے اور میاط کے معنے دفع کرنا اور جھڑکنا اور دور چلے جانے کے آتے ہیں یقال اصبحوا فی ہیاط ومیاط ای فی مجیٔ واضطراب از ضرب [6] رمقا مرموق۔ از نصر یقال رمقہ ای اذا اتبع بصرہ دادام الیہ یعنی دیکھا گیا [7] الرخاء مصدر بمعنے فراخی زندگی و زندگی کا آسودہ ہونا [8] مومق از ومق یمق اسم مفعول کا صیغہ بمعنے محبت کیا گیا [9] اخاء وادی بمعنے بھائی یا دوست بننا از نصر یقال اخا واخے اخاءً من الافعال واخے مواخاۃً من المفاعلۃ سب کے معنے بھائی یا دوست بننے کے ہیں۔ [10] اسحب از فتح یقال سحبہ سحبًا ای جرہ علی وجہ الارض والاسحاب مطاوع لہ سحب کے معنے زمین پر کھینچنے کے آتے ہیں [11] مطارف۔ یہ مُطرف یا مُطرَف کی جمع ہے بمعنے ریشمی منقش چادر واصلہ طرف الشی طرافۃ کان اوصار طریفا ای جدیدا از کرم [12] الثراء بمعنے مالداری وتوانگری واصلہ ثری المال ثراءً وثری

ای کثر وثرے الرجل ای کثر مالہ از نصر و سمع ؎۱۱ اجتلی از افتعال اس کا مصدر اجتلاء ہے بمعنے دیکھنا یقال اجتلے الشئی اس نے چیز کو دیکھا ؎۱۲ معارف۔ یہ معرف بفتح المیم وفتح الراء وکسرہا کی جمع ہے بمعنے چہرہ۔ ؎۱۵ السترا یہ سرور سے مشتق ہے بمعنے خوشی اور عیش کی فراخی اور یہ فراہ کی نقیض ؎۱۶ فرافقت۔ از مفاعلت اس کا مصدر مرافقت ہے بمعنے ایک دوسرے کا سفر میں دوست بن جانا ؎۱۷ صحبا۔ یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی اور صاحب کی جمع اصحاب وصحبہ وصحابٌ وصُحبان وصحابۃٌ وصحابَۃٌ بھی آتی ہیں ؎۱۸ شقوا از نصر اس کا مصدر شق آتا ہے بمعنے پھاڑنا پھیرنا یقال شقّ امرہ فانشق ای فرقہ فافترق وفی التنزیل ثم شققنا الارض شقًا واذا السماء انشقت وانشق القمر ؎۱۹ عصا یہ وادی ہے بمعنے لاٹھی والجمع عُصِیٌّ وعِصِیٌّ واصلہ عصا الرجل عصوًا ای ضربہ بالعصا وعصا الجرح ای شدہ از نصر وعَصِیَ الرجل عصًا ای اخذ العصا از سمع اور شق عصا یہ سرکشی سے کنایہ ہے ؎۲۰ الشقاق یہ مفاعلت کا مصدر ہے۔ بمعنے ایک دوسرے کو پھاڑ دینا مخالفت وعداوت اس سے مراد نااتفاقی ہے یقال شاقہ مشاقۃ وشقاقًا ای خالفہ ؎۲۱ ارتضعوا از افتعال بمعنے دودھ پینا رضاعت یہ لازم ہے اور ارضاع یہ متعدی ہے وفی التنزیل ویرضعن اولادھن حولین کاملین الخ واصلہ رضع الولد امہ رضعًا ورضاعًا ورضاعۃً ای مص ثدیہا از سمع وفتح ؎۲۲ افاویق یہ افواق کی جمع ہے اس میں سب کا اتفاق ہے پھر اس میں اختلاف ہوا ہے، یہ افواق کس کی جمع ہے بعض یہ فرماتے ہیں یہ فواق کی جمع ہے فواق وہ وقت جو پہلے اور دوسرے دودھ دینے کے درمیان رہتا ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں یہ فیقۃ" کی جمع ہے بمعنے دودھ قلیل ہکذا قال استادی عمی الکرم مدظلہ العالی۔ یقال ارضعنی افاویق برہ ای اخیار احسانہ ؎۲۳ الوفاق یہ خلاف اور نفاق کی ضد ہے۔ بمعنے موافق ہونا واتفاق کرنا یقال وافقہ موافقۃً ووفاقًا ای صادفہ موافقًا واصلہ وفق الامر وفقًا ای صار صوابا موافقا للمراد ووفق الامر ای صادفہ موافقا وفی التنزیل الا حمیمًا وغساقًا جزاءً وفاقًا اور ان سب معنے میں یہ حسب سے آیا ہے ومنہ التوفیق وفی التنزیل وما توفیقی الا باللہ ؎۲۴ لاحوا از نصر کا مصدر لوح ہے۔ بمعنے ظاہر ہونا یقال لاح الشئی یعنی چیز ظاہر ہوئی ولاح البرق یعنی بجلی چمکی ولاح النجم یعنی ستارہ نکلا ؎۲۵ کاسنان سن کی جمع ہے بمعنے دانت وعمر وسال والجمع اسنان واسنۃ" واسنٌ اور اس کے معنے درانتی یا کنگھی وغیرہ کے دندانے اور لہسن کے جوا اور قلم میں تراشنے کی جگہ اور ریڑھ کی ہڈیوں کے کنارے کے بھی آتے ہیں از نصر ؎۲۶ المشط بمعنے کنگھی اس میں پانچ لغت ہیں بحرکات ثلثۃ فی المیم وسکون شین ومشط بروزن کتف ومُشُطٌ ومِشطٌ والجمع مشاطٌ وامشاطٌ یقال مشط الشعر مشطًا ای سرّحہ وخلّص بعضہ من بعض از ضرب ؎۲۷ الاستوا یہ استفعال کا مصدر ہے برابری اور مستقیم رہنے کے معنے میں آتا ہے واصلہ سوی الامر الاصوااای استقام از سمع ؎۲۸ الواحدۃ۔ اصلہ وَحَدَ یَحِدُ وحدًا از ضرب ووحدۃً ووحودًا وحدًا بحدُ وحادۃً وحودۃ از کرم ای انفرد وصار وحیدا اوحدہ ای جعلہ واحدًا ووحّد اللہ تعالیٰ ای آمن بہ تعالیٰ وحدہ اوقال لا الہ الا اللہ ؎۲۹ التئام یہ افتعال کا مصدر ہے اس کے اصلی معنے زخم کے بھر جانے کے آتے ہیں اب اس کے معنے بھر جانے اور مل جانے کے ہوگئے یقال لام الشئی لامًا ای جمعہ از فتح ؎۳۰ الاہوا، یہ ہوے کی جمع ہے بمعنے خواہش عشق چاہے خیر ہو یا شر محبوب ومعشوق، محمود ہو یا مذموم مگر غیر محمود کا غلبہ ہے یقال فلاں اتبع ہواہ یعنی فلاں آدمی نے اپنے خواہش نفس کا اتباع کیا اور یہ مذمت کے وقت بولا جاتا ہے وہکذا یقال فلانٌ من اہل الاہواء فلاں شخص ان لوگوں میں سے ہے جو سیدھے راستہ سے ہٹ گیا ہے۔

وَكُنَّا مَعَ ذٰلِكَ نَسِيْرُ النَّجَاءَ۔ وَلَا نَرْحَلُ اِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ۔ وَاِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا۔ اَوْ وَرَدْنَا مَنْهَلًا۔ اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ۔ وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ۔ فَعَنَّ لَنَا اِعْمَالُ الرِّكَابِ۔ فِي لَيْلَةٍ فَتِيَّةِ الشَّبَابِ۔ غُدَافِيَّةِ الْاِهَابِ۔ فَاَسْرَيْنَا اِلٰى اَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهٗ وَسَلَتَ الصُّبْحُ خِضَابَهٗ۔

الترجمۃ والمطالب

ہم لوگ اسی اتحاد واتفاق کے ساتھ تیز روی سے سیر کرتے تھے اور ہمیشہ) تیز رو اونٹنی پر پالان اور کجاوے کستے تھے جب ہم کسی جگہ پر پہونچ کر قیام کرتے یا کسی پانی پر ٹھہرتے تھے تو بہت تھوڑی دیر اور ہم زیادہ نہ رُکتے تھے ایک مرتبہ اندھیری رات میں جو کوتے کے پروں کی طرح سیاہ تھی ہم کو سفر کرنے کا اتفاق ہوا پس ہم راتوں رات چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی جوانی (تاریکی) ختم ہوئی، اور صبح نے اپنا خضاب دھو ڈالا (یعنی صبح کی روشنی پھیل گئی)

تشریح لغات

لہ نسیر یہ سیر سے مشتق ہے از ضرب جس کے معنے رات اور دن میں جانے کے ہیں اور سُرا کے معنے خاص رات میں جانے کے ہیں ومن السیر السیارۃ بمعنے القافلۃ وفی التنزیل وجاءت سیارۃ الخ ۲ النجاء یہ مصدر بھی ہے جس کے معنے نجات دینے کے ہیں اور اس کے دوسرے معنے تیز رو اونٹنی کے بھی آتے ہیں اگر مصدر کے معنے یہاں مراد لیے جائیں تو اس وقت یہ مضاف الیہ ہوگا مفعول مطلق فعل محذوف کا ای نسیر سیر النجاۃ یعنی ہم سیر کرتے تھے، نجات دینے کا سیر اور دوسرے معنی کی صورت میں مقدر ماننے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی ہم سیر کرتے تھے تیز اونٹنی کا ۳ ہوجاء، یہ اہوج کا مؤنث ہے بمعنے تیز رفتار اونٹنی ای ناقۃ سریعۃ والجمع ہُوج یقال ہَوِجَ یَہْوَجُ ہَوَجًا اذا کان طویلا فی حمق وطیش از سمع منزل از ضرب بمعنے اترنا۔ منزل اترنے کی جگہ پھر منزل اس جگہ کو کہنے لگے ہیں جس میں کوٹھا اور مطبخ اور صحن مسقف ہو اور بیت فقط کوٹھری کو کہتے ہیں۔ اور دار وہ مکان جن میں بہت سے کوٹھے اور مطبخ اور صحن مسقف اور غیر مسقف ہوں اور حجرہ جس میں فقط صحن ہو اور کوٹھری (یعنی ہو چھوٹا کمرہ) ۵ منہلا منہل کے معنے پہلی دفعہ پانی پینے کے ہیں والجمع مناہل یقال نہلت الابل نہلًا ای شربت اول الشرب ویستعمل بمعنے العطش اور یہ اضداد میں سے ہے۔ از سمع۔ اور صاحب اقرب الموارد نے یہ بیان کیا ہے اس کے معنے اصل میں پہلی مرتبہ پانی پی لینے کے ہیں۔ اور جب پہلی مرتبہ پی لیتا ہے تو کبھی پیاس باقی رہ جاتی ہے، اس لیے اس کے معنے پیاس کے آنے لگے منزل اور منہل میں بعضوں نے یہ فرق بیان کیا ہے۔ منزل وہ جگہ جہاں انسان اُترے وہاں پانی ہو اور منہل وہ جگہ جہاں پانی نہ ہو لیکن تحقیق یہ ہے کہ دونوں وہاں بولے جاتے ہیں جہاں پانی ہو منزل کی جمع منازل آتی ہے ۶ اختلسنا از افتعال اختلاس مصدر بمعنے اُچک لینا یقال خلس الشی خلسًا واختلسہ ای سلبہ بمخاتلۃ وعاجلًا از ضرب ۷ لُبثًا، مصدر از سمع یقال لبث لَبْثًا ولُبْثًا ولَباثًا ولُباثًا ولباثۃ ولبثانًا ولبیثۃ بالمکان جبکہ وہ ٹھہرے۔ اور اقامت کرے۔ ویقال ما لبث ان فعل کذا یعنی اس نے ایسا کرنے میں تاخیر نہیں کی ۸ المکث، یہ مصدر ہے۔ بفتح المیم بمعنے مطلق ٹھہرنا وبضم المیم کسی کے انتظار میں ٹھہرنا از نصر ۹ فعنّ بتشدید النون یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے از نصر وضرب یقال عن لہ الشیٔ عنًّا وعنوانًا وعننًا واعتنّ ای ظہر امامہ واعترض ویقال عن عن الشیٔ ای اعرض عنہ ومنہ العنین اس لیے کہ اس کا عیب بھی ظاہر ہو جاتا ہے ۱۰ اعمال یہ عمل کی جمع ہے بمعنے عمل میں لانا، اور یہ سمع سے آتا ہے بمعنے

کام کرنا و محنت کرنا۔ الرکاب یا تو اس کا مفرد ہی نہیں یا اس کا واحد راحلہ ہے۔ اور یہ جمع من غیر لفظہ ہے اور پھر رکاب کی جمع الجمع رُکُبٌ مثل عُنُقٌ (بضم الکاف والراء) اور رکائب در کابات آتی ہے ۳؎ فتیۃ یہ فتی سے مشتق ہے بمعنے جوانی یقال فتی فَتِیَ ای کان فتیًا از سمع وہو فتیٌّ والجمع فِتیۃٌ وفتیان الشباب بمعنے جوانی یقال شبَّ فلانٌ شبابًا وشبیبۃً ای صار فتیًا از ضرب اور شبیب اور ہرم کی ضد ہے یقال الشباب شعبۃٌ من الجنون ۴؎ غدافیۃ یہ غداف کی طرف منسوب ہے بمعنے کالا کوا اور اس کے معنے لمبے کالے بال اور سیاہ بازو کے بھی آتے ہیں۔ اور بعض یہ فرماتے ہیں وہ کوا جو موسم گرما میں باہر نکلتا ہے اور وہ بہت کالا ہوتا ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں وہ پرندہ جس کو گدھ کہتے ہیں۔ والجمع غدفانٌ اور بعض یہ فرماتے ہیں یہ غُدَیفۃ بضم الغین سے ماخوذ ہے۔ غدف یغدف سے از نصر بمعنے بہت ہونا ان سب میں کثیر ہونے کی وجہ مناسبت ظاہر ہے اس لیے بڑے کوے میں بڑا ہونا اور دوسرے میں سیاہ ہونا اور تیسرے میں زیادہ عمر کا ظاہر ہے اس لیے کہ گدھ کی عمر بہت ہوتی ہے۔ ۵؎ الاہاب۔ بالکسر چمڑا یا کھال بغیر پکی ہوئی اور بعض اس کے معنے مطلق چمڑے کے فرماتے ہیں۔ والجمع اُہُبٌ واَہَبٌ وآہبۃٌ ۶؎ فاسر بنا۔ اس کا مصدر اسراءٌ ہے از افعال بمعنے رات کو چلنا اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے اور قرآن شریف میں متعدی با سے ہے جیسے سبحان الذی اسرٰی بعبدہ الخ ۷؎ نضا از نصر بمعنے کھینچنا یقال نضا ثوبہ ای جرّدہ از نصر ومنہ النضو دبلا اونٹ اس لیے کہ اس کا گوشت بھی کھنچا ہوتا ہے والجمع انضاءٌ ۸؎ شباب بمعنے جوانی یقال رجل شابٌّ والجمع شباب وشبّانٌ وشَبَبۃٌ ویقال امرأۃٌ شابّۃٌ والجمع وشبابٌ وشابّاتٌ وشوابٌّ وشابّ از نصر ۹؎ سلت از ضرب ونصر اس کا مصدر سَلْتٌ ہے جس کے معنے نکال پھینکنے اور دور کرنے کے آتے ہیں یقال سلت المرأۃ الخضاب عن یدہا جبکہ وہ خضاب کو اپنے ہاتھ سے چھٹا ڈالے اور صاف کر دے۔ ۱۰؎ خضاب یہ مطلق رنگ کو کہتے ہیں۔ بلکہ خاص مہندی کے رنگ کو کہتے ہیں۔ اس کو اگر مرد کی طرف مضاف کریں اور کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے یہ مراد ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی لگائی اور اگر اس کو عورت کی طرف مضاف کریں اور وہاں بھی کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے یہ مراد ہوتا ہے۔ کہ عورت نے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگائی ہے۔ یقال خضب الشیٔ خضبًا وخضّبَ ای لوّنہ از ضرب،،

فَحِیْنَ مَلِلْنَا السُّرٰی۔ وَمِلْنَا اِلَی الْکَرٰی۔ صَادَفْنَا اَرْضًا مُّخْضَلَّۃَ الرُّبٰی۔ مُعْتَلَّۃَ الصَّبَا۔ فَتَخَیَّرْنَاہَا مُنَاخًا لِلْعِیْسِ۔ وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِیْسِ۔ فَلَمَّا حَلَّہَا الْخَلِیْطُ۔ وَہَدَاَ بِہَا الْاَطِیْطُ وَالْغَطِیْطُ۔

الترجمۃ والمطالب جب رات کے سفر اور چلنے نے ہم کو پریشان کر دیا اور ہم سونے کی طرف مائل ہوئے تو ہم نے ایک سرسبز ٹیلہ پایا جس میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی تھی۔ اس کو ہم نے رات گذارنے اور سواریوں کو چھوڑنے کے لیے اختیار کیا پس جبکہ ہمراہی اسی جگہ پر اُترے پڑے اور اونٹوں اور سونے والے آدمیوں کی آوازیں (اور خراٹے) رک گئے۔

تشریح لغات ۱؎ مللنا یہ مَلَّ یَمَلُّ سے ہے از سمع یقال مَلَّ الرجلُ مَلَلاً ومَلالاً ومَلّۃً وملالۃً جب کہ وہ تھک جائے اور طبیعت کو تنگی ہو یقال مَلَّ الشیٔ ومن الشیٔ جب کہ وہ اس سے ملول ہو اور اس کا دل تنگ ہو اور اداس اور غمگین

ہو۔ ۳؎ السُّری رات کو چلنا یقال سرائے یسری سُرئے وسُریۃً وسرایۃً وسُرَیانًا ومَسرًے ای سار لیلاً از ضرب ۳؎ ملنا یہ مال یمیلُ سے ہے از ضرب بمعنے رجوع کرنا ورغبت کرنا یقال مال الے الشیٔ یعنی اس نے رغبت کی ویقال مال عنہ یعنی اس نے اعراض کیا۔ ۴؎ الکرآئے بمعنے اونگھ ۔ ونبند یقال کری الرجلُ کرًے ۔ ای نعس از سمع ۵؎ صادفنا از مفاعلت بمعنے پانا یقال صادفہ یعنی وہ اس کے مقابل ہوا خواہ بہ ارادہ یا بغیر ارادہ ۔ اور اس کا مجرد ضرب اور نصر سے آتا ہے یقال صدفًا وصدوفا بمعنے لوٹنا وپھرا دا ز ضرب صدفًا یقال صدف عنہ یعنی اس نے اعراض کیا۔ اور وہ رُکا وصدف فلانًا یعنی پھیر دیا اور لوٹا دیا ۶؎ ارضًا بمعنے زمین والجمع ارضون وأرُوضٌ وارضٌ وآراض یقال اتانا ابن ارضٍ یعنی ہمارے پاس غیر معروف النسب مسافر آیا ۷؎ مخضلۃ از افعلال بمعنے تر وتازہ وسبز ہونا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال خضل خضلاً واخضل واخضلَ واخضوضلَ بمعنے تر ہونا وغمناک یقال عیش خضلٌ بمعنے شاداب زندگی ۔ ۸؎ الرُّبا یہ ربوۃ بالحرت الثلث کی جمع ہے بمعنے ٹیلہ اور اس کی جمع رُبیّ مثل حُلیّ آتی ہے واصلہ ربا ءالمال ربا ءً ورُبُوًّا ای زاد رنما از نصر ۹؎ معتلۃ از افتعال اس کا مصدر اعتلال ہے ۔ آہستہ سے ہوا کا چلنا اور بیمار ہونا اول معنے لینے کی صورت میں کوئی استعارہ نہ ہوگا اور دوسرے معنے کی صورت میں صبا کو بیمار سے تشبیہ دی تو یہ استعارہ بالکنایہ ہوا یا یہ ماخوذ علل ہے جس کے معنے سیراب کرنے کے ہیں تو معتلۃ کے معنے سیراب کیا ہوا ٹیلہ ۔ یقال اعتلت الریح ای کانت لینۃ یعنی ہوا خوشگوار اور بھینی بھینی ہے ۱۰؎ الصّبا بکسر الصاد بمعنے جوشِ جوانی ۔ بفتح الصاد بمعنے پروا ہوا اور اس کا مقابل دیور ہے ۔ پچھوا ہوا) والجمع صبواتٌ واصباءٌ ۱۱؎ فتخیرنا ایک اختیار باب افتعال سے ہے جس کے معنے پسندیدہ جاننے کے ہیں اور کسی چیز کو پسند کر لینا اور یہاں یہ باب تفعل سے ہے جس کے معنے بے تکلف اچھا سمجھ لینے کے ہیں ۔ خواہ وہ نفس الامر میں اچھی ہو یا نہ ہو اس پر اعتراض ہوتا ہے ۔ جب وہ سرو سبز تھی ۔ تو وہ نفس الامر میں اچھی ہوئی تو اس لیے مناسب یہ تھا کہ اختر نا کہتا تو اس کا جواب یہ ہے ۔ جب ان کی وہ منزل ہی نہ تھی تو وہ گویا واقع میں اچھی نہ ہوئی ۔ اس لیے کہ انھیں اس کی تر وتازگی سے کیا فائدہ ہوا بلکہ اور حسرت رہ گئی ۔ مناخا ۱۲؎ یہ ظرف ہے باب افعال کا بمعنے جائے اقامت اور اونٹ بیٹھ جانے کی جگہ اور غیر پسندیدہ جگہ کے لیے کہا جاتا ہے ۔ ہذا مناخ سوء ومنہ اناخ الجمل یعنی اونٹ کو بٹھایا اور اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا ۱۳؎ للعیس سفید اونٹ جس میں خفیف سی سیاہی ہو اور بھورے رنگ کا اونٹ اور خاکی رنگ کے اونٹ کو کہتے ہیں ۔ اس کا واحد مذکر اعیسُ ہے ۔ اور اس کا واحد مؤنث عیساء آتا ہے ۔ یہ یائی ہے ۔ اور العیسُ عمدہ قسم کے اونٹ کو کہتے ہیں ۔ اور وادی نصر سے آتا ہے ۔ جس کے معنے حال بیان کرتے آتے ہیں اور عیس اسی سے ہے ۔ اور یہ اعوس تھا واو کو خلاف قیاس یا ر سے بدل لیا اور اعیس چونکہ ای رفتار میں اچھا ہوگا اس لیے اس کا اچھا حال بیان کریں گے ۱۴؎ محطلات از نصر مَحُطٌّ اور مَحُطَّۃٌ کے معنے اترنے کی جگہ اور قیام کی جگہ کے آتے ہیں یقال حطّہ حطًّا ای نزل وفی التنزیل وقولوا حِطَّۃٌ ۔ اور محط کی جمع محاطٌّ اور حالات آتی ہیں ۱۵؎ للتعریس کے مطلق اترنے یا رات کے آخیر حصہ میں سفر آرام کے لیے اترنا یا ماخوذ عرس سے ہے جس کے معنے دلہن کے ہیں واصلہ عَرِسَ عُرسًا وعَرَسَ عَرُسًا از نصر وسمع بمعنی خوشی ہونا ۱۶؎ حلّ از نصر وضرب اس کا مصدر حلول ہے جس کے معنی اترنے کے ہیں یقال حَلَّ حلاً وحَلَلاً المکان جب کہ وہ اترے ۱۷؎ الخلیط بمعنے شریک ساجھی و پڑوسی وشوہر وساتھی دوست وچچا زاد بھائی اور چیز جو کسی غیر سے مل جائے اور وہ قوم جو کسی امر پر جمع ہو جائیں اور اتفاق کر لیں اور اس کے معنے شریک فی الملک کے بھی آتے ہیں ۔ یعنی کسی مملوک چیز میں شریک ہوں ۔ والجمع خُلُطٌ وخلطاً اور اس کے معنے بھوسہ ملی ہوئی مٹی کے بھی آتے

ہیں دفی التنزیل و ان کتبیر اً مّن الخلطاء و بداء از فتح بمعنے آرام کرنا اور بچہ کا تھپکا کر سلانا یقال ہَدَأَ یَہدُأ ہدا و ہُدُوؤ یعنی سکون ہونا حرکت و آواز وغیرہ میں یقال ہدأ بالمکان جب کہ وہ اقامت کرے اور کبھی ہدا الف سے بدل کر بھی بولتے ہیں یقال ہدا الصبی جب کہ بچہ کو سلانے کے لیے تھپکی دیں ۷ لہ طیط وہ آواز جو دو جسم غیر ذی روح کے ملنے سے نکلے جیسے پتھر کو پتھر پر مارنے سے آواز پیدا ہوا ب اس کے معنے اونٹنی کے اوپر جو کجاوہ ہو اس کی آواز چڑ چڑ انے کو کہتے ہیں از ضرب۔ آلا طیط صوت الناقۃ والجمل والرحل اذا ثقلہ ما علیہ والصر یر صوت القلم والطست والسریر دالنعل والصرصرۃ صوت البازی والبط والخشخشۃ صوت حرکۃ القرطاس والثوب الجدید والدرع والصہصلق الصوت الشدید لمرأۃ والرعد والفرس۔ الجلجلۃ صوت البعر والرعد وحرکۃ الجلاجل والخفیف صوت حرکۃ الاغصان وجناح الطائر وحرکۃ الجۃ والصلیل والصلصلۃ صوت الحدید واللجام والسیف والدراہم والمسامیر والطنین صوت الذباب والبعوض والطنبور۔ والقعقعۃ والجلد الیابس والقرطاس ۸ لہ الغطیط وہو الصوت الذی یخرج مع نفس النائم یعنی سوتے خراٹے لینا اور خرخر کرنا یقال غَطَّ الرجلُ فی نومہ غَطًّا وغطیطاً فہو غاطٌّ جب کہ وہ خراٹے لے سونے کی حالت میں و یقال خطّ البعیر جب کہ اونٹ بلبلائے از ضرب۔

سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ. يَقُوْلُ بِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ. كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ فَقَالَ اَرْعَى الْجَارَ. وَلَوْ جَارَ. وَاَبْذُلُ الْوِصَالَ. لِمَنْ صَالَ. وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ. وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ. وَلَوْ جَرَّعَنِي الْحَمِيْمَ.

الترجمۃ والمطالب تو میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو اپنے افسانہ گو (ساتھی) سے کہہ رہا تھا تیرا اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہے؛ وہ بولا کہ میں اپنے پڑوسی کی ہمیشہ رعائت کرتا ہوں خواہ وہ مجھ پر ظلم ہی کیوں نہ کرے اور جو شخص مجھ پر حملہ کرے اس پر میں اپنی دوستی برتتا ہوں اور میں اپنے دوست سے چشم پوشی کرتا ہوں اگرچہ وہ عداوت اور دشمنی کرے اور میں اپنے قریب عزیز کو دوست رکھتا ہوں اگرچہ وہ مجھے گرم پانی ہی کیوں نہ پلائے۔ (تکلیف ہی کیوں نہ پہنچائے۔)

تشریح لغات لہ صیتاً سخت آواز کو کہتے ہیں یقال صَیِّتٌ وصائتٌ کمیّتٍ ومائتٍ واصل صات یصوت صوتاً بمعنے صائح وناولے از (نصر) اور یہ صیت سے مشتق ہے جس کے معنے آواز کے ہیں اور یہ اصل میں صیوت تھا اس میں واو کو یاء کو یا میں ادغام کر دیا سمیرہ وہ شخص جو رات میں باتیں کرے۔ یقال سمرہ سمراً وسموراً ای حدثہ لیلاً از نصر۔ اور اس کے معنے رات کو باتیں سنانے والے اور رات کو قصہ گو کے بھی آتے ہیں۔ اور ابنا سمیر کے معنے رات اور دن کے آتے ہیں اور جو سمع سے آتا ہے اس کے معنے گندم گون ہونے کے آتے ہیں تو یہ سمرۃ سے ماخوذ ہوگا اس لیے کہ رات کی روشنی گندم گون ہوتی ہے جب چاند چڑھا ہوا ہو سہ الرحال یہ رحل کی جمع ہے بمعنے کجاوے وسواری اور اس کی تصغیر رُحَیل آتی ہے جس کے معنے

یہ ہو تے ہیں کہ رحل پر کلام مجید رکھا جائے یقال عاد المسافر الی رحلہ یعنی مسافر اپنے قیام گاہ پر واپس آیا۔ ویقال حطّ رحلہٗ والقی رحلہ اسس نے اپنا کجاوہ آتارا اور سامان ڈالدیا یعنی اس نے اقامت کرلی ۵ سیرت۔ بمعنے عادت۔ طریقہ وطرز زندگی وہیئت یقال سیرۃ الرجل یعنی سوانح عمری۔ لوگوں کے ساتھ سلوک کی کیفیت یقال ہو حسن السیرۃ وہ اچھی عادت والا ہے۔ والجمع سیرٌ ۵ جیلک بالکسر۔ ایک قسم کے لوگوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ جیسے عربی، ترکی، چینی، ہندی اور زمانہ کے لوگ والجمع اجیالٌ اور بعض اس کے معنے یہ فرماتے ہیں ہو کل قوم یختصون بلغۃ جیرتک یہ جار کی جمع ہے بمعنے پڑوسی وہمسایہ یقال جاور ہ مجاورۃً وجوارًا وجِوارًا والکسر افصح یعنی اس کے پڑوس میں وہ تنہا رہتا ویقال جا ور المسجد یعنی اس نے اعتکاف کیا۔ اور جار کی جمع جیرانٌ اور جیرۃٌ اور جوارٌ اور اجوارٌ آتی ہے ۵ ارعے از فتح رعایت مصدر بمعنے حفاظت کرنا یقال رعے الامر رعایۃً اذا حفظ وفی التنزیل فما رعوہا حق رعایتہا ۵ جار بمعنے پڑوسی وہمسایۃ قدم تحقیقہ، ۹ جار یہ جور سے مشتق ہے جس کے معنے ظلم کے ہیں اور یہ عدل کی نقیض ہے یقال جار یجور جورًا جبکہ وہ اس پر ظلم کرے از نصر ۱۰ ابذل از نصر وضرب بمعنے خرچ کرنا اور یہ منع کی ضد ہے یقال بذل الشئ بذلاً جبکہ وہ دے۔ اور سخاوت کرے۔ ویقال بذل جہدہ جبکہ وہ پوری کوشش کرے ۱۱ الوصال یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے ملاقات وملنا یقال واصلہ وصالاً ومواصلۃً بمعنے تعلق رکھنا۔ ۱۲ صال از نصر اس کا مصدر صولٌ اور صولۃٌ آتا ہے بمعنے حملہ کرنا یقال صال علیہ بمعنے کود پڑا۔ وصال وصولاً وصیالاً وصالاً وصو ولا وصَیَلانًا ومصالۃً علیہ جب کہ اس پر حملہ کرے۔ اور زبردستی کرے ۱۳ احتمل از افتعال اس کا مصدر احتمال ہے۔ بمعنے برداشت کرنا۔ یقال احتمل الشئ جبکہ وہ اٹھائے واحتمل الامرُ جبکہ وہ کسی امر کی طاقت رکھے اور اس پر صبر کرے۔ ۱۴ الخلیط از ضرب یہاں اس کا مضاف محذوف ہے۔ ای ایذاء الخلیط اور خلیط کے معنے آمیزش کے آتے ہیں۔ والجمع خُلُطٌ وخلطاء اصل میں وہ شخص جو سفر میں ساتھ ہو ۱۵ ابدے۔ از افعال بمعنے ظاہر کرنا یقال ابدے الام یعنی اس نے ظاہر کیا وابدے فی کلامہ اس نے جرأت دکھلائی اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال بدا بدوًا وبداءً وبدوًا وبداءۃ بمعنے ظاہر ہوا ۱۶ التخلیط۔ اصل میں وہ شخص جو یہ ظاہر کرے کہ ہم دوست ہیں اور وہ اس کو تکلیف دے اور اس کے معنے فساد کے اور اچھی اور بری چیز کو ملا دینے کے بھی آتے ہیں۔ ۱۷ اودّ بتشدید الدال بمعنے دوست رکھنا یقال وددت فلانا ودًّا وودًّا وودًّا وودادۃً ومودّۃً وموددۃً ای احببتہ از سمع ۱۸ الحمیم۔ بمعنے قریب وعزیز ومخلص دوست والجمع احماء اور اس کے معنے گرم پانی اور ٹھنڈا پانی کے بھی آتے ہیں اور یہ اضداد میں سے ہے۔ والجمع حمائم ۱۹ تجرّع۔ از باب تفعیل اس کا مصدر تجریع ہے۔ بمعنے پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پینا۔ یقال جرع جرعًا وتجرّعہ واجترعہ ابتلعہ وقیل اذا تابع الجرع مرۃ بعد اخرٰی کالمتکارہ از سمع وفتح۔

وَاُنْصِلُ الشَّفِيْقَ عَلَى الشَّقِيْقِ . وَاَفِيْ لِلْعَشِيْرِ . وَاِنْ لَمْ يُكَافِيْ بِالْعَشِيْرِ . وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ لِلنَّزِيْلِ وَاَغْمُرُ الزَّمِيْلَ بِالْجَمِيْلِ . وَاُنْزِلُ سَمِيْرِيْ مَنْزِلَةَ اَمِيْرِيْ . وَاُحِلُّ اَنِيْسِيْ مَحَلَّ رَئِيْسِيْ . وَاُوْدِعُ مَعَارِفِيْ عَوَارِفِيْ . وَاُوْلِيْ مُرَافِقِيْ مَرَافِقِيْ ۔

الترجمة والمطالب

اور میں دوست کو حقیقی بھائی پر فضیلت دیتا ہوں اور میں اپنے ساتھی کا حق ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ نہ کرے۔ اور میں بڑی سے بڑی شئے کو اپنے مہمان کے لیے کم سمجھتا ہوں۔ اور اپنے ردیف یا دوست کو احسانات سے چھپا دیتا ہوں میں اپنے قصہ گو رفیق کو اپنے حاکم کی جگہ اتارتا ہوں اور اپنے دوست کو اپنے سردار کی جگہ رکھتا ہوں اور میں اپنے جاننے والوں پر بخشش کرتا ہوں اور میں اپنے ساتھی کی مدد کرتا ہوں۔

تشریح لغات

[۱] افضل۔ از باب تفعیل بمعنے بڑھانا و ترجیح دینا یقال فضّلہٗ علےٰ غیرہ یعنی میں نے اس پر فضل کا حکم لگایا اور اس کو بڑھایا [۲] الشفیق۔ بمعنے دوست اور یہ مشتق ہے شفق علیہ شفقاً سے ای حرص علے خیرہ از سمع وشفیقٌ وشفِقٌ وشفوق۔ ومنہ الشفقۃ۔ بمعنے مہربانی [۳] الشقیق بمعنے آدھا۔ وسگا بھائی۔ از نصر اس کا مصدر "شق" آتا ہے جس کے معنے پھاڑنے کے ہیں گویا وہ بھائی بھی ایک چرا ہوا ٹکڑا ہوتا ہے اپنے دوسرے بھائی سے یقال شقّ الشیٔ یعنی اس نے چیز کو الگ کیا اور اس نے پھاڑا اور چیرا اور شق العصا یہ جدائی سے کنایہ ہوتا ہے [۴] اَفِی۔ اس کا مصدر وفاءٌ ہے بمعنے پورا کرنا یقال وفی بالوعد والعہد یعنی اس نے وعدہ یا عہد کو پورا کیا از ضرب اور ایفار کے معنے بھی پورا کرنے کے آتے ہیں۔ وفی التنزیل فمن اوفےٰ بما عاہد علیہ اللہ [۵] العشیر بغیر تاء کے اس کے معنے قریب کے آتے ہیں۔ خواہ وہ اولاد ہو یا غیر ہو اور اس کے معنے بیوی اور خاوند کے بھی آتے ہیں۔ اور میل جول کرنے کے بھی معنی آتے ہیں۔ یقال عاشرہ ای خالطہٗ وصاحبہٗ والجمع عشراء [۶] لم یکافی از مفاعلت مکافاۃ مصدر بمعنے پورا کرنا یقال کافاہ علے الشیٔ مکافاۃ وکفاءً ای جازاہ وہذا کفاءہ ای مثلہ [۷] بالعشیر۔ بمعنے دسواں حصہ والجمع اعشار [۸] استقل استقلال مصدر از استفعال اور یہ قلت سے ماخوذ ہے۔ جو کثرت کی ضد ہے۔ یقال قلّ یقلّ قِلّۃً ہو قلیلٌ از ضرب [۹] الجزیل اس کے معنے بڑی عطا و بخشش کے آتے ہیں یقال جزل الشیٔ جزالۃً ای عظم از کرم والجمع اجزالٌ وجزالٌ [۱۰] للنزیل اترنے والا مہمان اور وہ کھانا جس میں برکت ہو والجمع نزلاء والنزلُ ما یعدُّ للنازل وفی التنزیل ھذا نزلہم یوم الدین فنزلٌ من حمیم [۱۱] اغمر۔ اس کا مصدر غمر ہے بمعنے ڈھانپنا و ڈھانکنا اور پانی کا بلند ہونا یقال غمرہ الماء غمراً ای اعلاہ از نصر و یقال غمر فلانا بفضلہ اس نے فلاں کو اپنے فضل و احسان سے ڈھانپ لیا [۱۲] الزمیل وہ دوسرا شخص جو اپنے ہمراہ ہوا ہو۔ ردیف جوڑی دار اور خاص پیچھے سوار ہونے والا واصلہ زملہ یزملہ زملاً ای اردفہ وعادلہ وتزمل بثوبہ ای تلفف وفی التنزیل یا ایہا المزمل [۱۳] بالجمیل یہ جمال سے مشتق ہے بمعنے خوبصورتی اور رونق اور جو صورت اور سیرت میں خوب ہو یقال جمل الرجل جمالاً فہو جمیل از کرم اور یہاں مضاف محذوف ہے۔ ای بالعطاء الجمیل [۱۴] سمیری وہ شخص جو رات میں رفیق کے ساتھ باتیں کرے۔ اور اس کو قصہ سنائے۔ وفی التنزیل قال فما خطبک۔ بسامری۔ [۱۵] امیر والجمع امراء بمعنے امیر و سردار و شریف واصلہ امر الرجل امراً وآمراً وامرۃً وامارۃً ای صار امیراً از سمع وکرم [۱۶] اُحِلّ اس کا مصدر احلال ہے بمعنے حلال کرنا اور احرام سے نکل جانا اور اُتارنا اور واجب کرنا اور گرہ کھولنا اور رحل پر پہنچ جانا اس کے یہ سب معنے آتے ہیں اور یہاں اس کے معنے اُتارنے کے ہیں [۱۷] انیس یہ اُنس سے مشتق ہے بمعنے میل جول اور انیس یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے آنیس اب اس معنی میں مستعمل ہونے لگا ہے جس سے محبت ہو جائے اور دل لگ جائے از سمع وضرب وکرم یقال اَنِسَ وَاَنُسَ وانساً وانسۃً وَانَسَ اَنَسًا۔ جب کہ وہ مانوس ہو وانس بہ والیہ جب کہ وہ اس سے محبت کرے اور اس کے دل کو

سکون ہو شہ محل بفتح الحاء بمعنے اترنے کی جگہ واترنا والجمع محالّ ؁ رئیس بمعنے سردار قوم وچودھری والجمع رُؤسار یقال روس ریاسۃً ای کان رئیساً وربئس القوم ورءاستہ ای کان رئیسہم ازکرم وسمع ؁ اودع ازافعال اس کا مصدر ایداع ہے۔ بمعنے ودیعت کرنا۔ امانت اور ودیعت میں فرق ہے امانت کا اطلاق شئی مہتم بالشان اور غیر مہتم بالشان پر کیا جاتا ہے۔ اور ودیعت کا اطلاق خاص مہتم بالشان پر کیا جاتا ہے ؁۔ معارفی یہ معرف کی جمع ہے چہرہ اور چہرے کے محاسن بفتح الراء وکسرہا، وہو وجہ الانسان بما یشتمل علیہ کانہ ظرف من عرف والمعارف محاسن الوجہ یقال ہم عزالمعارف وہم شم المعارف ومعارف الرجل اصحابہ وایضا یقال ہومن المعارف یعنی وہ مشہور لوگوں میں سے ہے ؁ عوارفی۔ یہ عارفتہ کی جمع ہے بمعنے عطیہ اور پہچاننے والا رزق اور احسان کے معنے بھی آتے ہیں یہاں عطیہ کے معنے ہیں۔ اور یہ فاعلۃ کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنے میں ہے ؁ اولی ایلاء اس کا مصدر ہے ازافعال بمعنے بخشش کرنا و بارش برسانا وقسم کھانا اور وہ بارش جو دوبارہ ہو ؁ مرافقی ازباب مفاعلت بمعنے دوستی کرنا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے۔ اور ازکرم ونصر بمعنے نرمی کرنا اور اس کے صلہ میں با اور لازم اور علے آتا ہے۔ یقال رفق بہ ولہ وعلیہ۔ ؁ مرافقی بفتح المیم بمعنے نفع اور یہ مرفق کی جمع ہے وفی التنزیل ویہیی لکم من امرکم مرفقا بمعنے النفع واصلہ رفق رفقاً ای نفعہ واعانہ ازنصر وارفق بہ ولہ وعلیہ رُفقاً ومَرفقاً ومرفقاً ای عاملہ بلطف ضد العنف ازنصر وکرم وسمع رُفقَ رفاقۃً ای صار الرجل رفیقاً ازکرم۔

وَاَلِیْنُ مَقَالِیْ لِلْقَالِیْ۔ وَاُدِیْمُ تَسَآلِیْ عَنِ السَّالِیْ۔ وَاَرْضٰی مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ۔ وَاَقْنَعُ مِنَ الْجَزَاءِ بِاَقَلِّ الْاَجْزَاءِ۔ وَلَا اَتَظَلَّمُ حِیْنَ اُظْلَمُ۔ وَلَا اَنْقِمُ وَلَوْ لَدَغَنِیَ الْاَرْقَمُ۔ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَیْکَ یَا بُنَیَّ اِنَّمَا یُضَنُّ بِالضَّنِیْنِ۔ وَیُنَافَسُ فِی الثَّمِیْنِ۔

الترجمۃ والمطالب اور اپنے دشمن سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہوں اور جو شخص میری طرف سے بے غم ہو میں اس کی اکثر جو خبر گیری کرتا رہتا ہوں۔ اور میں ذرا سی وفا پر خوش ہوجاتا ہوں اور تھوڑے سے بدلے پر قناعت کرلیتا ہوں۔ اور جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو میں اس کی کوئی شکایت نہیں کرتا اور میں کبھی بدلہ نہیں لیتا اگرچہ مجھ کو کوڑیالا سانپ ہی کیوں نہ کاٹے یہ سُن کر اس کا ساتھی بولا تعجب ہے اے میرے پیارے بیٹے بخیل (کنجوس) کے ساتھ بخل کیا جاتا ہے اور بیش بہا چیز کی طرف رغبت (خواہش) کی جاتی ہے۔

تشریح لغات ؁ اَلِینُ یہ لین سے مشتق ہے جس کے معنے نرمی کے ہیں ازضرب یقال لان الشئی لیناً ولیاناً ضد خشن اوصلب جب کہ چیز نرم ہوجائے وفی التنزیل فبما رحمۃ من اللّٰہ لنت لہم ؁ مقالی یہ مصدر میمی ہے۔ قول سے بمعنے بات کرنا ؁ للقالی۔ ازضرب دشمن بغض رکھنے والا یقال قلاہ قِلےً وقلاءً ای ابغضہ۔ وفی التنزیل ما ودعک ربک وما قلے۔ ؁ اُدیمُ اس کا مصدر ادامت ہے۔ یقال اوام الامر یعنی اس نے ہمیشہ وہ کام کیا اور یہ دوام سے ماخوذ ہے بمعنی مداومت کرنا ہمیشہ

کرنا۔ یقال دام الشیٔ یدوم ویدام دوماً ودواماً ای ثبت واستمر از نصر وسمع وفی التنزیل ما دامت السموات والارض ۵ تسآلی اس کے معنے مبالغۃ فی السوال یعنی بہت مانگنے کے ہیں۔ اور اس میں ت زائد ہے اور ت مبالغہ کے لیے بھی آتی ہے ۶ سالی بمعنی بے غم اور دوستی کو چھوڑنے والا۔ یقال سلاہ وسلاعنہ وسلیہ سلواً وسلُوّاً وسلیاً وسلواناً ای نسیہ واسلاہ واسلےعنہ فتسلے از نصر وسمع ۷ باللفاء بالفتح قلیل شیٔ اور حقیر شیٔ اور حق سے کم کے بھی معنے آتے ہیں۔ وقال ابن الاثیر الوفاء التمام واللفاء النقصان وفی التہذیب لفا حقہ اذا اعطے اقل من حقہ والمصدر لفاء از فتح یہ مہموز لام ہے ۸ اقنع ۔ بمعنے راضی اور خوشی ہوتا ہوں۔ ہیں یقال قَنِعَ یَقنَعُ قَنَعاً وقناعۃً ای رضی فہو قانع از سمع واما قَنَعَ بالفتح یقنع قنوعاً بمعنے ذلّ للسوال ۹ الجزاء کسی چیز کا بدلہ دینا یقال جزاہ بہ وعلیہ جزاءً ای کافاہ از ضرب واز فتح یقال جزءالشیٔ جزءاً یعنی اجزاء ہیں اس نے تقسیم کی اور اس کا ایک جز لیا ۱۰ الاجزاء یہ جز کی جمع ہے جس کے معنے بعض الشیٔ کے ہیں۔ اور یہ فتح سے آتا ہے۔ یقال لک فی ہذا عنا، وجز ۱۱ لا انظلم از تفعل اس کا مصدر تظلم ہے بمعنے ظلم کرنا اور ظلم کی شکایت کرنا یقال تظلم منہ یعنی اس نے ظلم کی شکایت کی ۱۲ اظلم۔ اس کا مصدر ظلم ہے از ضرب۔ والظلم فی الاصطلاح وضع الشیٔ فی غیر محلہ۔ یقال ظلماً ومظلمۃً جب کہ وہ اس پر ظلم کرے ۱۳ لا انقم از ضرب وسمع ای لااکرہ ولا اعتب یقال نقمت علیہ والنقم نقماً فانا ناقم علیہ وفی التنزیل وما نقموا منہم الا ان یؤمنوا ونقمۃ بالکسر ونقم من فلان الاحسان اذا جعلہ مما یؤدیہ الی کفر النعمۃ اور جب یہ من اور علیٰ سے متعدی ہوتا ہے تو اس کے معنی اور بُرا سمجھنے کے آتے ہیں ۱۴ لدغنی از فتح لدغ اور تلداغ آتے ہیں جس کے معنی زہریلے جانور کے کاٹنے کے آتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ لدغ سانپ کے کاٹنے کو اور لسع بچھو کے ڈسنے کو کہتے ہیں ۱۵ الارقم بہت زہریلا سانپ اور جس کے بدن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں، جس کو چتکوریا یا چیتل یا چتی دار سانپ کہتے ہیں والجمع اراقم اور اس کے مادہ کو رقشاء بالشین والمد کہتے ہیں اور رقماء نہیں کہتے واعلم ان للعض اسماء فالعض والضغم من کل حیوان والکدم والرزم من ذی الخف والحافر والنقر والنسر من الطیر واللسب من العقرب واللسع والنہش واللدغ والنکز من الحیۃ الا ان النکز بالانف وسائرما تقدم بالناب فقہ اللغۃ ۱۶ ویک میں کاف ضمیر خطاب کا ہے اور وی زجر کے لئے اور یہ تعجب کے لئے بھی آتا ہے اور بصریوں کے نزدیک یہ کلمہ وے مستقل زجر کے لیئے ہے اور اس میں کاف خطاب کا ہے اور کوفی اس کو اصل ویل کہتے ہیں اس میں سے لام حذف کر دیا گیا ہے اس کے بعد یہ کاف کی طرف مضاف کیا گیا اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ وے کلمہ زجر ہے اور کاف اس میں حرف جارہ ہے ۱۷ یا بُنَیَّ یہ ابن کی تصغیر ہے اصل میں یہ بُنَیوٌ تھا یہ بنی کی تصغیر ہے واؤ یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے واؤ کو یا کیا اور اس کی یا متکلم کی طرف اضافت کر دی تو تین یا جمع ہو گئیں اس میں سے ایک یا کو تخفیفاً گرا دیا اور پھر ایک یا کو دوسری یا میں ادغام کر دیا۔ بُنَیَّ ہو گیا ۱۸ یضنن۔ اس کا مصدر ضنٌّ ہے جس کے معنے بخل اور کنجوس کے ہیں یقال ضَنَّ بالشیٔ ضَنّاً وضِناً وضِنَّۃً ومَضَنَّۃً ای بخل از سمع وفی التنزیل وما ہو علی الغیب بضنین ۱۹ بالضنین کے معنے بخیل کے ہیں اور بالزاء کے معنے تہمت رکھنے کے آتے ہیں اور بالظاء کے معنے گمان اور یقین کرنے کے آتے ہیں۔ اور بالذال کے معنے ریشم کے پھسنے کے آتے ہیں۔ یقال ضُنَّ بہ ای بخل بہ وضُنَّ علیہ اس کو نقصان پہنچایا۔ ینافس از مفاعلت بمعنے رغبت کرنا واصلہ نفس الشیٔ نفاسۃً فہو نفیس ای صار مرغوباً والجمع لہ نفاس از کرم ۲۰ ثمین بالثاء المعجمۃ بمعنے بیش قیمتی اور ثمن کی جمع اثمانٌ اور اثمنۃٌ اور اثمن آتی ہے۔ یقال ثامنت الرجل فی المبیع ای ساومتہ اور بالسین المہملۃ اس کے معنے موٹے کے آتے ہیں۔

لٰکِنْ لَّااٰتِیْ غَیْرَ الْمُوَاتِیْ۔ وَلَا اَسِمُ الْعَاتِیْ بِمُرَاعَاتِیْ۔ وَلَا اُصَافِیْ مَنْ یَابٰی اِنْصَافِیْ۔ وَلَا اُوَاخِیْ مَنْ یُّلْغِیْ

اِلَّا وَاخِي[٩]. وَلَا اُمَالِي[١٠] مَنْ يُخَيِّبُ[١١] اٰمَالِي. وَلَا اُبَالِي[١٣] مَنْ صَرَمَ حِبَالِي[١٤]. وَلَا اُدَارِي[١٦] مَنْ جَهِلَ مِقْدَارِي[١٥] وَلَا اُعْطِي زِمَامِي[١٧] مَنْ يَخْفِرُ ذِمَامِي[١٨]. وَلَا اَبْذُلُ[١٩] وِدَادِي[٢٠] لِاَضْدَادِي[٢١]. وَلَا اَدَعُ[٢٢] اِيعَادِي[٢٣] لِلْمُعَادِي[٢٤].

الترجمة والمطالب

لیکن میں اپنے موافق کے علاوہ کسی شخص کے ساتھ احسان سے پیش نہیں آتا اور اپنے رعایت کا داغ اور مہر اور مہربانی کبھی اپنے دشمن پر صرف نہیں کرتا اور جو شخص میرے دینے سے انکار کرے میں بھی اس سے خالص محبت نہیں رکھتا اور جو شخص اسباب ذرائع محبت کو چھوڑ دے تو میں اس سے کبھی بھائی چارہ نہیں کرتا۔ اور جو شخص میری امیدیں پوری نہ کرے تو میں کبھی اس کی مدد نہیں کرتا جس نے میرا رشتہ محبت توڑ دیا میں اُس کی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جو شخص میری قدر و منزلت نہ پہچانتا ہو تو میں اس سے کبھی نرمی نہیں کرتا اور جو آدمی میرا عہد و پیمان توڑ دے تو میں اس کو کبھی اپنی مہار نہیں بخشتا اور میں اپنے دشمنوں پر اپنی محبت کبھی صرف نہیں کرتا اور میں اپنے دشمنوں کو ہمیشہ دھمکاتا رہتا ہوں۔

تشریح لغات

[١] المؤاتی از باب مفاعلت اس کا مصدر مواتات ہے۔ بمعنی مطیع ہونا اور موافق ہونا اور اس کی ماضی واتی بالواو دواتی بالہمزۃ اور اس کا مضارع یواتی بالواو آتا ہے یقال آتیتہ علی ذلک الاموا تاۃ اذا طاعتہ ووافقتہ۔ [٢] لا اسم یہ وسم سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنے علامت اور داغ لگانا اور یہاں خیر اور کرم کا ظاہر کرنا مراد ہے یقال وسمہ لیسمہ وسماً وسمۃً جب کہ اس پر داغ لگائے [٣] العاتی از نصر اس کا مصدر عُتُوّ ہے۔ وفی التنزیل وعتوا عتواً کبیراً والمراد ہمنا الجبارُ والمتمردُ الذی لا یقبل موعظۃً والجمع عتاۃ واصلہ عتا یعتو عُتوًّا وعتیًّا ای استکبر وجاوز الحد۔ [٤] یراعاتی باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے محافظت و رعایت کرنا یقال راع الامر جب کہ وہ حفاظت کرے [٥] لا اصافی از مفاعلت اس کا مصدر مصافات ہے بمعنے خالص دوستی کرنا۔ [٦] یابے اباءٌ اس کا مصدر ہے بمعنے انکار اور بے قدری کرنا اور ذلت کے کام سے بچنا یقال ابے الشئ یاباہ اباءً واباءۃً ای کرہہ۔ وفی التنزیل اَبیٰ واستکبر از فتح وضرب [٧] انصافی بمعنے عدل کرنا اور یہ نصف سے ماخوذ ہے چونکہ مدعی اور مدعا علیہ انصاف میں برابر رکھے جاتے ہیں۔ اور اس میں رعایت نہیں کی جاتی یقال انصف بین الرجلین ای عدل بینہما واصلہ نصف الشئ نصفاً ونصفاً ونصافاً ونِصافۃً ونَصافۃً ای قسمہ نصفین از نصر [٨] ولا آواخی از مفاعلہ اس کا مصدر مواخاۃ ہے اور یہ اخوت سے ماخوذ ہے جس کے معنے بھائی بنانے کے ہیں۔ یقال آخی الرجلُ مواخاۃً واخاءً دو خاجب کہ وہ بھائی بنائے اور بھائی چارہ کرے۔ [٨] یلغی از افعال اس کا مصدر الغاءٌ ہے۔ بمعنے لغو کرنا اور باطل کرنا یقال الغے الشئ ای ابطلہ ولغا الشئ لغواً بطل از نصر [٩] الاواخی یہ اخیۃ کی جمع ہے بمعنے اسباب۔ محبت [١٠] ولا اُمالِی از مفاعلہ اس کا مصدر ممالات ہے بمعنے مدد کرنا واصلہ الہمزۃ یقال مالانہ ای عاونتہ والمجرد ملاءۃ از فتح بمعنے پر کردن والمصادر ملاءٌ وملاءۃ وملاءۃ ویقال ملاءٌ علی الامری ساعدہ وشایعہ وعاونہ۔ [١١] یُخَیِّبُ از تفعیل بمعنے محروم کرنا یقال خیبہ اللہ جب کہ اللہ اس کو محروم کرے وفی التنزیل وخابَ کل جبارٍ عنید وقد خابَ من افتریٰ ۔ وتقدم تحقیقہ تحت قولہ یخب [١٢] آمالی۔ یہ امل کی جمع ہے بمعنے امید۔ [١٣] لا اُبالی از مفاعلہ اس کا مصدر مبالات ہے بمعنے پرواہ کرنا اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ نفی میں مستعمل ہوتا ہے وقال علی المکرم

مدظلہ یہ مثبت بھی مستعمل ہوتا ہے [۱] صَرَم ازضرب بمعنے کاٹنا یقال صرمت الشئی صَرمًا ای قطعتہ۔ اور صرم کے معنے دوست سے قطع تعلق کرنے کے آتے ہیں اور ہجر کے معنے معشوق سے قطع تعلق کرنے کے ہوتے ہیں اور قطع کے معنے کسی کام پر پختہ ارادہ کرنے کے آتے ہیں اور جوب قطع زبین یعنی سفر کرنے کو کہتے ہیں [۸] حبالی یہ حبل کی جمع ہے۔ بمعنے رسی۔ لا اداری اس کا مصدر مدارات ہے ازمفاعلہ بمعنے نرمی کرنا یقال داریت فلانًا ای لاینتہٗ ورفقت بہ اومن درای یدری دریا جس کے معنے حیلہ سے جاننے کے ہیں۔ ازضرب والمداراۃ المخالطۃ والملاطفۃ ایضًا [۱] جہل۔ ازسمع بمعنے نہ جاننا اور ان پڑھ ہونا وجہل علیہ یعنی وہ بیوقوف بنا اور بے وقوف ہوا اور اجڈپن کرنا اور اس کی صفت جاہل آتی ہے [۸] مقدار بمعنے توانائی واندازہ و پیمانہ والجمع مقادیر اور یہاں مراد اس سے قدر اور مرتبہ اور عزت ہے [۹] بالکسر جس سے کوئی چیز باندھی جائے مہار۔ باگ۔ نکیل لگام والجمع ازمنۃ" اور زمامُ النعل کے معنے جوتے کے تسمہ کے آتے ہیں اور زمام قومہ کے معنے سردار کے تے ہیں اور ذال سے اس کے معنے وعدہ کے آتے ہیں اور بالضاد المعجمۃ وہ چیز جو دو چیزوں کو آپس میں ملا دے [۱۰] بخفر و اخفار" صدرازافعال بمعنے وعدہ کو توڑنا یقال خفر العہد وخفر فلانًا جب کہ وہ عہد کو توڑے اور اس کے ساتھ بے وفائی کرے ز نصر وضرب والمصدر خَفرٌ و خفورٌ [۱۱] ذمامی بمعنے عہد اور امان اور تاوان اور حق اور مرتبہ والجمع اَذمّتہ" والذمۃ مثلہ والجمع ذمم" [۲۲] لاابذل اس کا مصدر بذل ہے جو منع کی ضد ہے بمعنے خرچ کرنا۔ یقال بذلہ بذلہ ای اعطاہ وجاد بہ ازنصر وضرب [۲۳] ودادی ں کے معنے محبت اور دوستی کے آتے ہیں۔ اور یہ مصدر ہے جو سمع سے آتا ہے۔ یقال ودّہٗ یودّہ وَدّا وِدادًا وِداوًا وَ ادۃ ومودّۃ وموددۃٌ وموددۃ بمعنے خواہش کرنا۔ اور محبت کرنا [۲۴] لاضدادی یہ ضد کی جمع ہے۔ بمعنے مخالف، دشمن فی التنزیل ویکون علیہم ضدًا ویقال ضادّہٗ ای خالفہ وضدّ فلانًا فی الخصومۃ ضدًا ای غلبہ۔ وضدّہٗ عن کذا ای دفعہ صرفہ ازنصر [۲۵] لا ادع۔ اس کا مصدر ودع ہے بمعنے چھوڑنا از فتح یقال ودع الشئی جب کہ وہ اس چیز کو چھوڑے ور اس فعل کے مصدر اور ماضی قلیل الاستعمال ہیں۔ [۲۶] ایعاد کے معنے ڈرانے اور دہمکانے کے آتے ہیں اور یہ افعال مصدر ہے۔ یقال اَوعدہٗ ایعادًا جب کہ وہ دھمکی کرے۔ اور وعدہ کرے وقال ابن سیدۃ وعدہ اورعدۃ یہ خیر میں ستعمل ہوتا ہے۔ اور ایعاد اور وعید یہ شر میں مستعمل ہوتا ہے اور جوہری یہ فرماتے ہیں کہ وعدہ کا استعمال خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے المعادی۔ ازمفاعلہ اس کا مصدر معاداۃ آتا ہے جس کے معنے ظاہرا اور باطن دونوں طرح سے دشمنی کرنے کے آتے ہیں، یقال عادیٰ فلانًا جبکہ وہ جھگڑا کرے اور وہ اس کا دشمن بھی ہو۔

وَلَا اَغْرِسُ [۱] الْاَیَادِیَ [۲] فِیْ اَرْضِ الْاَعَادِیْ [۳]۔ وَلَا اَسْمَحُ [۴] بِمُوَاسَاتِیْ [۵] لِمَنْ یَفْرَحُ [۶] بِمَسَائِتِیْ [۷]۔ وَلَا اَرٰی

اِلْتِفَاتِیْ۔ اِلٰی مَنْ یَّشْمَتُ بِوَفَاتِیْ۔ وَلَا اَخُصُّ بِحِبَائِیْ اِلَّا اَحِبَّائِیْ۔ وَلَا اَسْتَطِبُّ لِدَائِیْ۔
غَیْرَ اَوِدَّائِیْ وَلَا اُمَلِّکُ خُلَّتِیْ۔ مَنْ لَا یَسُدُّ خَلَّتِیْ۔

الترجمة والمطالب اور میں اعداد (دشمنوں) کی زمین میں کبھی نعمتوں کا درخت نہیں لگاتا اور جو شخص میری برائی سے خوش ہو میں اس کی کبھی غمخواری نہیں کرتا اور جو آدمی میری موت سے خوش ہو میں اس کی کبھی نظرِ عنایت سے نہیں دیکھتا میں سوائے اپنے احباب کے کسی کے ساتھ اپنی بخشش کو مخصوص نہیں کرتا اور میں اپنے دوستوں کے سوا کسی کو اپنے درد کا درمان (معالج) نہیں بناتا اور جو شخص میری محتاجی دور نہ کرے تو میں ہرگز اس سے خلوص سے نہیں ملتا۔

تشریح لغات [۱] لا اغرس غرس مصدر از ضرب بمعنے درخت لگانا یقال غرس الشجر غرسًا جب کہ وہ درخت لگائے اور غرس کی جمع اغراس آتی ہے [۲] الایادی یہ ایدی کی جمع الجمع ہے اور ایدی ید کی جمع ہے اور ایادی کا اکثر استعمال نعمت کے معنے میں ہوتا ہے ارض زمین والجمع ارضون وَ اُرُوضٌ واراض آراض الاعادی یہ مفرد اور جمع دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے عدد کی جمع اعداء آتی ہے اور اس کی جمع کی جمع اعادِ آتی ہے بمعنے دشمن [۳] لا اسحے از کرم و فتح اس کا مصدر سمح ہے بمعنی جوانمردی اور بہادری اور سخاوت کرنا [۵] مواساتی یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنے ہمدردی کرنا یقال آسے الرجل فی مالہ یعنی اُس نے اس کے ساتھ مالی ہمدردی کی [۶] بفرح یہ فرح سے مشتق ہے جو حُزْن کی ضد ہے بمعنے خوشی یقال فرح الرجل فرحًا از سمع [۷] بمسا آتی یہ مساءۃ کی جمع ہے جو اسم مصدر ہے جس کے معنے بُرائی کے ہیں۔ یقال ساء الاُمر فلانا سوءًا وسُوداً وسوائًا وسواءۃً وسوایۃ ومسائً ومساءۃ ای احزنہ اوفعل بہ مایکرہہ وساء بہ ظنًا ظن بہ السوء از نصر [۸] التفاتی یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنے جھکنا یقال التفت الیہ جب وہ اس کی طرف چہرہ پھیرے والتفت بوجہہ یمنۃً او یسرۃً جبکہ وہ اس کی طرف جھکے واصلہ لفتہ عن الشئی ای صرفہ والمصدر لفتٌ از ضرب وفی القرآن المجید لتلفتنا عما وجدنا علیہ آباءنا [۹] یشمت، اس کا مصدر شماتت ہے۔ جس کے معنے دشمن یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں از سمع ومنہ التشمیت وہو دعا للعاطس کانہ ازالہ الشماتہ عنہ بالدعاء لہ [۱۰] وفات جس کے معنے موت کے ہیں والجمع وَفیاتٌ وہو اسم من الوفاء وقد مرّ سابقًا [۱۱] ولا اَخُصُّ از نصر یقال خصّ شیئًا بالشئی خصًّا وخصوصًا وخصوصیۃً والفتح افصح ای افردہ بہ دون غیرہ [۱۲] بحبائی بالکسر۔ یہ مصدر ہے جس کے معنے عطا کے ہیں۔ یقال حباہ حبوًا وحبوۃً بکذا ای اعطاہ وحباہ عن کذا ای منعہ از نصر [۱۳] احبائی۔ یہ حبیب کی جمع ہے۔ بمعنے دوست اور عاشق معشوق اور حبیب کی جمع اَحِبَّۃٌ اور اَحباب بھی آتی ہیں [۱۴] لا استطب۔ از استفعال اس کا مصدر استطاب ہے بمعنے بہت مبالغہ سے علاج کرنا یقال استطبہ یعنی اس نے دوا تجویز کرائی۔ ومنہ الطبیب [۱۵] لدائی یہ مہموز لازم اور اجوف وادی ہے بمعنے بیماری والجمع ادواءٌ اوّدائی یہ ودید کی جمع ہے بمعنے محبت اور دوست رکھنے والے کے ہیں۔ اور اس کی جمع اودّۃٌ بھی آتی ہے اور ودید اسم جمع جو محبین کے معنے میں بھی آتا ہے۔ [۱۶] خلتی بالضم بمعنے دوستی و عادت و بیوی و محبوبہ

و دوست یہ واحد اور تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ ؎۱ یسُدُّ از نصر اس کا مصدر سَدٌّ ہے جس کے معنے روکنے کے آتے ہیں یقال سَدَّ الشیٔ ای منعہ وفی التنزیل وجعلنا من بین ایدیھم سَدًا ومن خلفھم سَدًّا ای حاجزًا ومانعا ؎۲ خلتی بالفتح بمعنے حاجت ومحتاجی والجمع خلالٌ وخَلَلٌ۔

وَلَا اُصَفِّیْ نِیَّتِیْ۔ لِمَنْ یَتَمَنّٰی مَنِیَّتِیْ۔ وَلَا اُخْلِصُ دُعَائِیْ لِمَنْ لَا یُفْعِمُ وِعَائِیْ۔ وَلَا اُفْرِغُ ثَنَائِیْ۔ عَلٰی مَنْ یُفَرِّغُ اِنَائِیْ۔ وَمَنْ حَکَمَ بِاَنْ اَبْذُلَ وَتَخْزُنَ۔ وَاَلِیْنَ وَتَخْشُنَ۔ وَاَذُوْبَ وَتَجْمُدَ۔ وَاَذْکُوَ وَتَخْمُدَ

استفہام انکاری ای لم یحکم احد بذلک لان ذلک لیس العدل ۱۲

الترجمۃ والمطالب

اور جو آدمی میری موت کا متمنی (خواہش مند) ہو میں ہرگز اس سے نیک نیتی نہیں کرتا اور جو شخص میرا برتن (زنبیل) نہ بھرے تو میں ہرگز اس کے لیے دعا نہیں کرتا اور جو آدمی میرا برتن خالی کر دے (میرے دل میں اس کی طرف سے جگہ نہ رہے) تو میں اس کی کبھی تعریف نہیں کرتا (تم یہ بتاؤ) کس نے کہا ہے کہ میں اپنا مال خرچ کرتا رہوں اور تو اپنا مال جمع کر کے رکھے اور میں نرمی سے پیش آتا رہوں اور تو سختی میرے ساتھ کئے جا اور میں پگھلتا رہوں اور تو جما رہے اور میں جلتا رہوں (پگھلتا رہوں) اور تو ٹھنڈا رہے۔

تشریح لغات

؎۱ لا اصفی از تفعیل اس کا مصدر تصفیۃ ہے بمعنے صاف اور خالص کرنا یقال صفّی الشیٔ تصفیۃً جبکہ وہ صاف اور ستھرا کرے ؎۲ نیتی۔ بمعنے ارادہ وقصد اور دل کا عزم والجمع نیات ؎۳ لا اخلص از افعال اس کا مصدر اخلاص ہے یقال اخلص الشیٔ بمعنے خلاصہ لینا وچن لینا ؎۴ دعا بمعنے دعا کرنا والجمع ادعیۃ ؎۵ لا یفعم از افعال اس کا مصدر افعام ہے۔ یقال افعم الانا جبکہ وہ پانی کو بھرے ویقال افعم المسک والبیت جبکہ خوشبو سے بھر دے ویقال افعم الرجل جبکہ خوشی سے بھر دے (یعنی خوش کر دے) ؎۶ دعائی برتن والجمع اوعیۃٌ وجمع الجمع اداع اور یہ ضرب سے آتا ہے جس کے معنے جمع کرنے حفاظت کرنے کے آتے ہیں۔ اس لیے کہ برتن بھی چیز کی حفاظت کرتا ہے ؎۷ لا افرغ از افعال اس کا مصدر افراغ ہے۔ یقال افرغ الماء ای صبّہ (یعنی پانی کو گرائے) واز سمع یقال فرغ الماءُ فراغًا جبکہ پانی گرے ؎۸ ثناء بمعنے تعریف والجمع اثنیۃٌ یہاں ثنا کو پانی سے تشبیہ دی ہے جس سے مراد تعریف ہے۔ ؎۹ یفرّغ از تفعیل اس کا مصدر تفریغ ہے بمعنے پانی کا گرانا یقال فرّغ الماء جبکہ وہ پانی کو گرائے۔ ویقال فرّغ الانا، جبکہ وہ برتن خالی کرے۔ ؎۱۰ انائی بمعنے برتن والجمع آنیۃٌ اور اس کی جمع الجمع اوانی آتی ہے ؎۱۱ ابذل از ضرب ونصر اس کا مصدر بذل آتا ہے یقال بذل الشی بذلاً جب کہ وہ دے اور سخاوت کرے ویقال بذل جھدہ جب کہ وہ پوری کوشش کرے ؎۱۲ تخزن۔ از نصر یقال خزن الشیٔ خزنًا ای احرزہ وجعلہ فی خزانۃ ویقال خزن المالُ جب کہ وہ مال کو جمع کرے والخزانۃ الموضع الذی یجمع فیہ المال والجمع خزائن ؎۱۳ الین۔ یہ لین سے مشتق ہے جو خشونت کی ضد ہے۔ یقال لان الشیٔ ولیانا فھو لین والجمع الینا از ضرب یہ یائی ہے ؎۱۴ تخشن از کرُم اس کا مصدر خشونت ہے۔ جس کے معنے سخت ہونے کے ہیں یقال خشُن خُشنَۃً وخشانۃً وخشونۃً ومخشنۃً جب کہ سخت اور کھردار

ہو وے ۵؎ اذوب از نصر اس کا مصدر ذوب ہے جس کے معنے پگھلنے کے ہیں اور یہ جمود کی ضد ہے یقال ذاب دمعہ ذوباً وذوباً جبکہ وہ آنسو پگھلے اور بہے ۶؎ تجمد۔ اس کا مصدر جمود ہے اور یہ ذوب کی ضد ہے یقال جمد الماء والدم جمداً وجموداً ای قام از نصر ۷؎ اذکر از نصر بمعنے بھڑکنا اور مستعمل ہونا ۸؎ تخمد از نصر یقال خمدت النار خموداً ای اسکن لہبہا ولم یطفأ جمرہا وہمدت ہموداً اذا اطفئ جمرہا وفی التنزیل فاذاہم خامدون ای ساکتون قد ماتوا وصاروا بمنزلۃ الرماد والخامد الہامد۔

لَا وَاللّٰہِ بَلْ نَتَوَازَنُ فِی الْمَقَالِ۔ وَزْنَ الْمِثْقَالِ۔ وَنَتَحَاذٰی فِی الْفِعَالِ۔ حَذْوَ النِّعَالِ۔ حَتّٰی نَامَنَ التَّغَابُنَ۔ وَنُکْفَی التَّضَاغُنَ۔ وَاِلَّا فَلِمَ اُعِلُّکَ وَتُعِلُّنِیْ۔ وَاُقِلُّکَ وَتَسْتَقِلُّنِیْ۔ وَاَجْتَرِحُ لَکَ وَتَجْرَحُنِیْ۔ وَاَسْرَحُ اِلَیْکَ وَتُسَرِّحُنِیْ۔

الترجمۃ والمطالب نہیں بخدا کسی نے نہیں کہا بلکہ ہم لوگ تو باتوں باتوں میں ایک ایک رتی کا وزن کر لیتے ہیں اور ہم اچھے کاموں میں اس طرح برابر رہتے ہیں جیسے دو جوتیاں آپس میں برابر ہوں یہاں تک کہ ہم نقصان سے مامون (محفوظ) اور کینہ سے بچ جاتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ میں تجھے سیراب کروں اور تو مجھے بیمار ڈالے اور میں تجھے بلند مرتبہ کرتا رہوں اس حال میں کہ تو مجھے حقیر خیال کرتا ہو۔ اور میں تیرے واسطے (یعنی تیرے نفع کے لیے) کمائی کروں اور تو میرے جگر کے (زخم) لگاتا رہے۔ میں تیرے پاس آؤں اور تو مجھے چھوڑ کر چلتا بنے۔

تشریح لغات ۱؎ نتوازن از باب تفاعل یقال وازنہ وزاناً وموازنۃً مقابل ہونا اور وزن میں برابر کرنا اور عمل کا بدلہ دینا اور دو چیزوں کے درمیان وزن معلوم کرنے کے لیے مقابلہ کرنا ۲؎ المقال یہ مصدر میمی ہے قول سے بمعنے گفتگو ۳؎ المثقال بوجھ خواہ کم ہو یا زیادہ۔ تولنا اور تول لیکن اصطلاح میں جو درہم کے برابر ہو (ساڑھے چار ماشہ) ہوتا ہے۔ ۴؎ نتحاذی از تفاعل یقال تحاذیا یعنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا ۵؎ الفعال یہ فعل کی جمع ہے بمعنے کام کرنا ۶؎ حذو یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اس کے معنے برابر اور مقابل کے آتے ہیں۔ یقال داری حذاء دارہ میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے ویقال جلس حذاءہ وبحذائہ یعنی وہ اس کے مقابل بیٹھا۔ منہ حذو النعل بالنعل ۷؎ النعال یہ نعل کی جمع ہے بمعنے جوتہ اور اس کی جمع انعل بھی آتی ہے واصلہ نعل فلانٌ نعلاً ای لبس النعل ویقال انتعل الارض ای سافر راجلاً حافیاً از سمع ۸؎ نامن از سمع یقال امن اَمناً واَمَناً واماناً واَمانۃً ای اطمأن وامن منہ سلم منہ ۹؎ التغابن یہ تفاعل کا مصدر ہے۔ بمعنے دھوکا دینا اور ایک دوسرے کو گھٹا دینا اور کسی دوسرے کی چیز چھین لینا یقال غبن فلاناً فی البیع والشراء غبناً وغَبَناً ای خدعہ، وغبن فلاناً ای نقصہ فی الثمن وغیرہ فہو غابن وذاک مغبون وتغابن القوم ای غبن بعضہم بعضاً از نصر وغبن الشیئ غبناً (از سمع) ای نسیہ وغلط فیہ وغبن رأیہ غبناً وغبانۃً ای قل ذکاءہ وضعف ۱۰؎ التضاغن یہ باب تفاعل کا مصدر ہے۔ بمعنے حسد کرنا اور کینہ دل میں رکھنا یقال تضاغن القوم ای تحاسدوا واصلہ ضغن علیہ ضغناً ای حقد وضغن الیہ ای مال از سمع ۱۱؎ الا یہ مرکب ہے ان شرطیہ اور لا نافیہ سے ۱۲؎ اعلک یہ

11/2

عل سے مشتق ہے بمعنے بار بار بلانا از نصر یقال علّہ بالشراب علاً وعلالاً وتعلّۃ ای سقاہ ثانیۃ وعلّ بنفسہ ای شرب ثانیۃ ۱۱؎ تعلّق از افعال اور یہ عَلّ یَعِلّ سے مشتق ہے یقال علّ من المرض یعنی وہ بیمار ہوا، از ضرب اور یہ اعلال متعدی ہے، بمعنے بیمار کرنا ۱۲؎ أقلک از افعال یقال أقلّ الشئ ای رفعہ وحملہ وفی التنزیل حتے اذا اقلت سحابا ۱۳؎ تستقلنی از استفعال اس کا مصدر استقلال ہے۔ بمعنے برداشت کرنا حقیر سمجھنا اور یہاں اس کے معنے حقیر سمجھنے کے ہیں۔ ۱۴؎ اجترح۔ از افتعال اجتراح مصدر بمعنے کمانا یقال جرح الشی واجترحہ ای کسبہ والجارح الکاسب ومنہ مال جارحۃ ای مال کاسب ۱۵؎ تجرحنی از فتح اس کا مصدر جرحاً آتا ہے بمعنے زخمی کرنا یقال جرحہ جرحاً یعنی اس کو زخمی کیا واز سمع بمعنے زخمی ہونا۔ اسرح۔ از فتح یہ مشتق ہے سرح یسرح سرحاً وسروحاً سے یقال سرح المواشی ای ذھبت ترعے وایضاً معناہ ارسلہا والتسرح الارسال اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۱۶؎ تسرحنی از باب تفعیل یقال سرّح الزوجۃ ای طلقہا۔ یعنی آزاد کر دینا اور چھوڑ دینا اور طلاق دینا۔

وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ[۱] اِنْصَافُ بِضَيْمٍ[۲]۔ وَاَنَّى تُشْرِقُ[۳] شَمْسٌ[۴] مَعَ غَيْمٍ[۵]۔ وَمَتٰى اَصْحَبَ[۶] وُدٌّ بِعَسْفٍ[۷]۔ وَاَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بِخُطَّةِ خَسْفٍ[۸]۔ وَلِلّٰهِ اَبُوكَ حَيْثُ يَقُولُ ؎

جَزَيْتُ[۹] مَنْ اَعْلَقَ بِیْ وُدَّهٗ	جَزَآءَ مَنْ يَبْنِیْ عَلٰٓی اُسِّهٖ
وَكِلْتُ[۱۰] لِلْخِلِّ كَمَا كَالَ لِیْ	عَلٰی وَفَاءِ الْكَيْلِ اَوْ بَخْسِهٖ

الترجمۃ والمطالب بھلا انصاف ظلم کے ساتھ کیونکر جمع ہو سکتا ہے اور آفتاب بادل میں کیسے چمک سکتا ہے، اور دوستی بے داد (ظلم) کے ساتھ کب قائم رہ سکتی ہے اور کونسا شریف آدمی ذلت پر راضی ہو سکتا ہے کیا کہنا، سبحان اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے پس اُس کی محبت کو دل میں بجائے بنیاد کے رکھ کر اس پر اپنی محبت کی بنا (بنیاد) ڈالتا ہوں اور اپنے دوست کے پیلے وفا کے پیمانہ کو ایسے ناپتا ہوں جتنی اس نے میرے پیلے کی ہے، بلکہ اس سے بھی کچھ کم۔

تشریح لغات ۱؎ یجتذب از افتعال اس کا مصدر اجتلاب ہے بمعنے کھینچنا اس کا مجرد نصر وضرب سے آتا ہے، یقال جلبہ جلباً وجلباً جب کہ وہ اس کو ہانک کر لائے ۲؎ بضیم کے معنے ظلم کے آتے ہیں والجمع ضیوم یقال ضامہ ضیماً ای قہرہ وظلمہ وضامہ حقہ ای انتقصہ ایاہ از ضرب واستضامہ ۳؎ ضیم اور ظلم میں فرق یہ ہے کہ ضیم متعدی بنفسہ نہیں ہوتا بخلاف ظلم کے جیسے وما ظلمناہم اور ضیم فقط مال کے چھیننے میں مستعمل ہوتا ہے بخلاف ظلم کے یہ عام ہے ۴؎ تشرق۔ از افعال یقال اشرقت الشمس وشرقت شرقاً وشروقاً ای طلعت از نصر اشراق کے دو معنے آتے ہیں ایک چمکنے اور نکلنے کے اور دوسرے اس کے معنے مشرق میں جانے کے ہیں ۵؎ شمس اس کی جمع شموس آتی ہے یقال الشمس الیوم شمساً ای ظہر فیہ الشمس از نصر وشح غیم۔ بمعنے بادل والجمع غیوم

وغیام بقال غامت السماء غیماً ای کانت ذات غیم ازضرب اور عین بالنون المعجمۃ کے معنے بھی بادل کے آتے ہیں، جیسا کہ کنز میں ہے وما فیہا عین بوم غین ۵ اصحب از افعال بمعنے مدد کرنا اور تابعدار ہونا یقال اصحب الرجل ای انقاد بعد صعوبتہ وانتاع واصحبتہ حفظہ واصحبہ عن کذا ای منعہ عنہ واصحبہ الشئ ای جعلہ معہ ۶ وَدّ بضم الواو فتح الواد بمعنے دوستی والجمع اوداء واوُدٌ واودٌ، یعسّف ہو فی الاصل ان یاخذ المسافر علی غیر طریق ولا جادۃ ولا علم فنقل الی الظلم والجور ای اس کے معنے ظلم کے آتے ہیں اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال عسف السلطان عسفاً جبکہ وہ ظلم کرے ۹ خُطّۃ بالضم بمعنے کام یقال تلک خطۃ لیست من بی یہ کام میری شان کا نہیں ہے وفی راسہ خطۃ اس کے سر میں کوئی خیال ہے بمعنے خصلت وجہالت ومشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ہو والجمع خطط یقال فلان بنی خطط المکارم یعنی فلاں شرافت اور بزرگی کے مقامات کی بنیاد رکھتا ہے اور خطہ بالکسرہ وہ زمین کہ جس پر سب سے پہلے تم آئے اور تم سے پہلے کوئی نہیں آیا اور زمین کا وہ حصہ جو کوئی اپنے لیے خاص کرے والجمع خِطط۔ خسف بمعنے ذلت اور زمین پر گر جانا اور چاند میں گرہن پڑنا اور نقصان اور نیچے اترنا اور کم ہونا چاند کی روشنی کا دھنسا یہ سب اس کے معنے آتے ہیں ازضرب ۱۱ واللہ ابوک۔ یہ کلمہ تعجب ہے اس کی تقدیر اللہ ابوک ہے اور یہ مدح کے وقت استعمال کرتے ہیں۔ اور ابوک سے مراد اس کا نفس ہے ۱۲ جزیت ازضرب بمعنے بدلہ دینا یقال جزی الرجل بکذا علی کذا جزاءً یعنی اس کو بدلہ دیا۔ وفی التنزیل واتقوا یوما لا تجزی نفس الخ ۱۳ اعلق از افعال بمعنے لٹکانا یقال اعلق الرجل جونک لگائی واعلق القوس یعنی کمان کو لٹکانے کے لیے علاقہ بنایا واعلق الصائد یعنی شکاری کے جال میں شکار کا پھنسنا واعلق الشئ بالشئ یعنی اس کو لٹکا دیا ۱۴ وُدّہ بالضم مصدر بمعنے دوستی ۱۵ اُسّہ بالحرکات الثلث بمعنے اصل البناء، والجمع اساس وفی التنزیل اسس بنیانہ الخ ازنصر اساس اور بناء اور بنیۃ میں فرق ہے بناء اور بنیۃ کا اطلاق ہر سافل پر عالی کے نسبت سے کیا جاتا ہے، اور اساس کا اطلاق اس بنیاد جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان اور بناء میں فرق ہے بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے ۱۶ کلت ازضرب یقال کال الطعام کیلاً ومکالاً ومکیلاً بمعنے کھانے کا اس نے اندازہ کیا یقال کال المعطی واکتال الآخذ وفی التنزیل ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ای لانفسہم واذا کالوہم ای لہم او وزنوہم یخسرون والکیل الشئ الذی یکال منہ اور اس کا ماضی مجہول کُوْل بالواو اور کِیْلَ بالیاء آتا ہے کیل اور اکتیال کے معنے ایک ہیں وقال استادی عمی الکرم مدظلہ کیل اور اکتیال میں فرق ہے کیل غیر کو ناپ کر دینا اور اکتیال غیر سے ناپ کر لینا ۱۷ للمَلّ بکسر الخاء وضمہا والجمع اخلال بمعنے دوست سواءٌ فیہ المذکر والمؤنث ۱۸ بخسہ از فتح اصل قیمت سے کم کرنا اور دراہم ناقصہ کے معنے بھی آتے ہیں وفی التنزیل وشروہ بثمن بخس ای الناقص یقال بخسہ حقہ بخساً ای نقصہ وظلمہ۔

وَكَمْ أَخٍ خَبَرْتُهُ وَشَرُّ الوَرَى | مَنْ يَوْمُهُ أَخْسَرُ مِنْ أَمْسِهِ | وَكُلُّ مَنْ يَطْلُبُ عِنْدِي جَنَى
فَمَالَهُ إِلَّا جَنَى غَرْسِهِ | لَا أَبْتَغِي الغَبْنَ وَلَا أَنْثَنِي | بِصَفْقَةِ المَغْبُونِ فِي حِسِّهِ
وَلَسْتُ بِالمُوجِبِ حَقًّا لِمَنْ | لَا يُوجِبُ الحَقَّ عَلَى نَفْسِهِ | وَرُبَّ مَذَّاقِ الهَوَى خَالَنِي
أَصْدُقُهُ الوُدَّ عَلَى لَبْسِهِ

الترجمۃ والمطالب

میں اُس کو نقصان نہیں پہنچاتا ہوں اور بدترین مخلوقات میں وہ شخص ہے جس کا آج کل سے برا ہوا اور جو شخص میرے پاس میوے کا طالب ہو کر آئے تو وہ شخص اپنے ہی لگائے ہوئے درخت کا میوہ پاسکتا ہے اور میں کسی شخص کو دھوکہ دینا نہیں چاہتا (دھوکہ دینے سے راضی نہیں ہوتا) اور نقصان والی بیع سے میں رجوع بھی نہیں کرتا۔ اور جو شخص میرا حق اپنے اوپر واجب نہ کرے میں کبھی اس کا حق (اپنے اوپر) واجب نہیں کرتا اکثر ذاتی اغراض کو شامل کرنے والے (دوست) یہ خیال کرتے ہیں کہ باوجود ان کے مکر اور دھوکہ کے پھر بھی میں ان سے سچی محبت رکھتا ہوں۔

تشریح لغات

[1] ولم اخسرہ از باب تفعیل بمعنے نقصان میں ڈالنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال خسر المیزان خسراً وخسراناً ای نقصہ وخسر المال ای ضیعہ ولا اخسر ضد ربح وضل وہلک از سمع۔ [2] شر یہ مصدر بھی اور صیغہ صفت بھی اور اسم تفضیل یہ تینوں طرح مستعمل ہوتا ہے شر خیر کی ضد ہے والجمع شرور وجمع علی اشرار وشرار واشراء وفی الحدیث نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔ [3] الورٰی یہ اسم وری کا ہے بمعنے ماسوئے اللہ۔ وموجود ومخلوق اور الوراے زمانہ کی کنیت کے معنے میں آتا ہے [4] یوم بمعنے دن وقت والجمع ایام اور اس کی جمع کی جمع ایادیم آتی ہے یقال ایام اللہ یعنی خدا کے دن (خدا کے انعامات یا سزائیں) [5] اخسر اسم تفضیل کا صیغہ از ضرب اس کا مصدر خسران ہے بمعنے ٹوٹے اور نقصان میں پڑنا۔ [6] امسِ مبنی علی الکسر ہے بمعنے گذرا ہوا دن اور مطلق زمانہ ماضی کے معنے میں بھی آتا ہے والجمع آمُسٌ وآموسٌ اور نسبت کے وقت اِمسِیٌّ کہیں گے۔ (خلاف قیاس) [7] اجتنا یہ مصدر ہے۔ بمعنے تازہ پھل اور توڑے ہوئے پھل کے معنے میں آتا ہے جنی الثمر جنیاً وجنیً ای تناولہ من الشجر فہو جان والجمع جناۃ وجناء والجنیٰ الرطب والعسل وفی التنزیل تساقط علیک رطبا جنیا وجمع الجنی اجناء اور اجنیۃ بھی منقول ہے از ضرب وجنے جنایۃ ای ارتکب ذنباً اور ان معنے میں بھی یہ ضرب سے آتا ہے اور فقہاء کی اصطلاح میں جنایت کے یہ معنے آتے ہیں ہاتھ پاؤں میں نقصان پہنچانا اور وہ چیز جس کے کرنے سے حالت احرام میں دم وغیرہ واجب ہو [8] غرسہ بالفتح بمعنے درخت لگانا والشجر الذی یُغرس والجمع اغراس واغراس۔ اور یہ مشتق ہے غرس الشجر غرساً واغراساً سے ای اثبتہ فی الارض از ضرب [9] الغبن بفتحتین وفتح الاول وسکون الثانی بمعنے مطلق نقصان اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ غَبَنٌ کے معنے نقصان عقل کے آتے ہیں اور غبن کے معنے نقصان فی المال کے آتے ہیں اور غبن مصدر بھی ہے۔ از نصر یقال غبنہ غبنا وغبنا فی البیع او الشراء یعنی اس کو اس نے دھوکہ دیا وغبنہ فلاناً یعنی قیمت وغیرہ میں اس کو نقصان پہنچایا [10] لا انثنی از انفعال بمعنے پھرنا واصلہ ثنی الشئ ثنیاً ای رد بعضہ علی بعض از ضرب۔ [11] بصفقۃ اصل میں اس کے معنے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کے آتے ہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں استحکام بیع کے لیے اہل عرب کا دستور تھا اب اس کے معنے بیع کے معاملہ کے آنے لگے ہیں۔ از نصر وضرب یقال صفق صفقاً اس نے اس طرح تالی بجائی کہ آواز سنی جائے یقال صفق الباب جبکہ وہ دروازہ کو کھولے اور بند کرے ہذا من الاضداد وصفق بیدیہ جبکہ وہ تالی بجائے۔ [12] المغبون میں الف ولام مضاف الیہ کے عوض میں ہے وہ شخص جو نقصان اٹھایا جائے از نصر [13] حسنہ جس کے معنے

ادراک کرنے اور پاؤں کی آہٹ اور قوت مدرکہ کے آتے ہیں یقال حسَّ بالشی حسًّا وحِسًّا حسیسًا واحسّ بہ واحسّہ ای شعر بہ از نصر وفی التنزیل فلما احسّ عیسیٰ منہم الکفر[۱۱] بالموجب از افتعال یہ متعدی ہے اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال وجب الشیٔ یجبُ وجوبًا ای لزم یعنی واجب ہوا اور ثابت ہوا اور ضروری ہوا[۵] حقًّا مصدر بمعنے سچائی۔ دراستی یقین وانصاف ثابت شدہ وہبہ مال اور ملک وہوشیاری وفیصل شدہ معاملہ والجمع حقوق[۱۳] الحق میں الف ولام مضاف الیہ کے عوض میں ہے ای حقی یا حق الناس اجیر یعنی حق الناس بہ زیادہ اچھا ہے[۷] مذاق ملانے والا اور غیر خالص دوستی کرنے والا از نصر یقال مذق اللبن مذقًا جبکہ دودھ میں پانی ملائے۔ اور مذق اور مذیق اور مذوق وہ دودھ جس میں پانی ملا ہو لیکن دودھ زیادہ ہو اور مزق بالزاء کے معنے توڑتے کے آتے ہیں اور مظق یا نظار المعجمۃ کے معنے مکار اور فریب دینے کے آتے ہیں[۸] الہوٰی، ہوی کا مصدر بمعنے خواہش عشق چاہے خیر ہو یا شر اور محبوب اور معشوق اور محمود ہو یا مذموم مگر غیر محمود کا غلبہ ہے۔ یقال فلان اتبع ہواہ یعنی فلاں نے اپنی خواہش نفس کا اتباع کیا اور یہ مذمت کے وقت بولا جاتا ہے۔[۹] خالنی از نصر یقال خال المواشی جب کہ وہ نگہبانی کرے وخال فلانٌ علی اہلہ جب کہ وہ امور کی تدبیر کرے۔ اور انتظام کے لیے کافی ہو از ضرب بمعنے خیال کرنا اس میں نون وقایہ ہے۔ اور اس میں یاء متکلم کی ضد ہے[۱۰] اصدقہ، از نصر یقال صَدَقَ صَدَقَ صدقًا وصِدقًا ومصدوقۃ وتصداقًا جب کہ وہ سچ بولے وصدق فی وعدہ ووعیدہ جبکہ وہ پورا کرے وصدق فی الحملۃ جب کہ وہ بہادری ظاہر کرے۔ وصدق النصیحۃ اوالمحبۃ جبکہ خالص نصیحت یا محبت کرے وصدق الحدیث جب کہ وہ سچی بات بیان کرے اور سچی خبر دے[۱۱] تثلیث الود بتثلیث الحرکات بمعنے محبت ودوستی والجمع اوداوٌ واُدٌّ واِدٌّ واُدٌّ۔ لبسہ[۱۲] یہ مصدر ہے بمعنے التباس وشبہ ودشواری وعدم وضاحت اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال لبسہ لبسًا جب کہ وہ شبہ میں ڈال دے۔ اور لُبس بالضم ایک قسم کا کپڑا اور لِبس بالکسر بمعنے لباس اور لبسہ کی ضمیر مذاق الہوٰ ہے کی طرف راجع ہے یا متکلم کی طرف ای علیٰ لبسی ایاہٗ۔

وَمَا دَرٰى مِنْ جَهْلِهٖ اَنَّنِيْ ｜ اَقْضِيْ غَرِيْمِيَ الدَّيْنَ مِنْ جِنْسِهٖ ｜ فَاهْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَالَ هَجْرًا لِقِلَى

وَهَبْهُ كَالْمَلْحُوْدِ فِيْ رَمْسِهٖ ｜ وَالْبَسْ لِمَنْ فِيْ وَصْلِهٖ لُبْسَةٌ ｜ لِبَاسَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ اُنْسِهٖ

وَلَا تُرَجِّ الْوُدَّ مِمَّنْ يَرٰى ｜ اَنَّكَ مُحْتَاجٌ اِلٰى فَلْسِهٖ

(قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَلَمَّا وَعَيْتُ مَادَارَ بَيْنَهُمَا تُقْتُ اِلٰى اَنْ اَعْرِفَ عَيْنَهُمَا.

الترجمۃ والمطالب

حالانکہ وہ منافق اپنی نادانی کی وجہ سے یہ نہیں جانتے کہ میں اپنے قرض خواہ کا قرضہ اسی کے مال سے جھڑاتا ہوں لہذا جو شخص تجھے بیوقوف بنائے تو اس سے دشمن کی طرح علیحدہ رہ اور اس کو مرا ہوا خاک گور میں خیال کر۔ اور جس شخص کی ملاقات میں شبہ ہو تو اس سے اس شخص کی طرح جس کی محبت سے اعراض کیا جاتا ہے، بچ اور جو آدمی تجھے اپنی دولت کا محتاج خیال کرے تو تو اس سے ہرگز محبت کا طمع (لالچ) مت رکھ۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب مجھے ان کی آپس کی بات چیت یاد آئی تو میں ان کے دیکھنے کا مشتاق (خواہش مند) ہوا)

تشریح لغات

۱؎ وما دراے۔ ای لم یدرا ور یہ ضرب سے آتا ہے یقال درے الشئی لبشئی دریاً ودِریاً دَریۃً و دِرْیۃً ودر یاناً و دریاناً ودُرایۃً جب کہ وہ حیلہ سے جانے ۲؎ من جملہ میں مِنْ سببیہ ہے جو اجل کے معنے میں ہے اور جہل مصدر ہے۔ از سمع یقال جہل جہلاً وجہالۃً جبکہ وہ اس کو نہ جانے وجہل علیہ یعنی وہ بے وقوف ہے۔ ۳؎ اقضٰی از ضرب یقال قضے الشئی یقضی قضاءً جبکہ مضبوطی سے اس کو بنائے ویقال قضے حاجتہ جبکہ وہ پورا کرے اور فارغ ہو وے وقضے وطرہ جبکہ وہ مراد کو پہنچے۔ وقضے الدین جبکہ وہ قرض ادا کرے ۴؎ غریم بمعنے دائن اور مدیون اور یہ اضداد میں سے ہے والجمع غرماء یقال غرم الرجل الدیۃ غُرماً وغرامۃ جب کہ وہ قرض ادا کرے وغرم فی التجارۃ جبکہ وہ تجارت میں نقصان اٹھائے از سمع الدین۵؎ بمعنے قرض والجمع دیون یقال دانہ ای اقرضہ ودان ہو استقرض فہو مشترک بین الاقراض والاستقراض یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے از ضرب وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ: دین اور قرض میں فرق ہے۔ دین میں تو مدت متعین ہوتی ہے اور قرض میں مدت متعین نہیں ہوتی ہے ۶؎ من جنس عام ماہیت جو انواع متعددہ کو حادی ہو جیسے حیوانیت جو انسان اور گھوڑے میں مشترک ہے۔ ایک صفت جیسے اونٹ بھائم کی جنس ہے۔ والجمع اجناس اور یہ نصر سے آتا ہے یقال جنس الثمر جنساً یعنی پھل سب پک گئے گویا وہ ایک جیسے ہو گئے اور مجانست کے معنے ہم شکل اور ہم جنس اور اتحاد فی الجنس کے آتے ہیں ۷؎ فاہجر از نصر یقال ہجر ہجراً وہجراناً دریہ وصل کی ضد ہے) جبکہ جدا کرے اور چھوڑے ویقال ہجر الشئی جبکہ اس چیز کو چھوڑ دے اور اس سے منہ موڑے۔ وہجر زوجتہ اس نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی لیکن اس نے طلاق نہیں دی والہجر والہجران مفارقۃ الانسان غیرہ اما بالبدن او باللسان او با لقلب ۸؎ استغباک از استفعال اس میں س ت ظن کے لیے ہے یعنی اس سے کم فہم سمجھا یا س ت اس میں معاملہ کے لیے ہے یعنی اس نے اس کے ساتھ غبی کا سا معاملہ کیا از سمع یقال استغباک غبیَ یغبیٰ وہ ناسمجھ ہو اور کند ذہن ہو اس کا مصدر غباوت ہے ۹؎ اقلٰے بہت سخت دشمنی وقال ابن سیدۃ ابن قلیتہ قلٰے وقلاءً ومقلیۃً ای البغضۃ وکرہتہ غایۃ الکراہتہ وترکتہ وفی التنزیل ما ودعک ربک وما قلٰے از ضرب ۱۰؎ وصبہ ای تسلم واجعلہ احسبہ ۱۱؎ الملحود وہ شخص جو قبر میں دفن کیا جائے یقال لحدہ ای دفنہ ولحد لہ والحد لہ ای عمل لہ لحداً واللحد البقر والحد الحاد ولحوداً از فتح وفی الحدیث الحدلنا والشق لغیرنا ۱۲؎ رمس اس کے اصلی معنے پوشیدہ کرنے کے ہیں پھر اس کا استعمال پرانی قبر اور نئی میں ہونے لگا ہے والجمع ارماس ورموس یقال رمسہ رمساً ای دفنہ واصلہ انہ طمس اثرہ از نصر وضرب ۱۳؎ والبس از سمع بمعنے لباس پہننا یقال لبس الثوب لبسا جبکہ وہ کپڑا پہنے اور یہاں اس سے مراد اختیار کرتا ہے۔ لبسۃ بالضم بمعنے شبہ و دشواری وعدم وضاحت ۱۴؎ انسۃ بالضم بمعنے محبت اور یہ وحشت کی ضد ہے از سمع وقدیر تحقیقہ ۱۵؎ ولا ترج از تفعیل بمعنے امید کرنا اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ وبمعنے امید دلانا ای لا تتوقع اور یہ رجاء سے مشتق ہے۔ اور یہ یاس کی نقیض ہے یقال رجاہ یرجوہ رجوًا ورجاءً ورجاۃً ومرجاۃً وقال ابن سیدۃ الرجاء الخوف وفی التنزیل مالکم لا ترجون للہ وقارا ای لا تخافون عظمتہ وقال الفراء الرجاء فی معنے الخوف لا یکون الا مع لفظ ما تقول مارجوتک ای ما خفتک ولا تقول رجوتک فی معنے خفتک از نصر۔ والارجاء التاخیر ومنہ المرجیۃ اسم طائفۃ لا یرون العذاب علے ذنوب المومن ویقولون لا یضیر علے مومن بذنوبہ واللہ اعلم ۱۶؎ یرے یہاں یہ معنے میں ظن اور اعتقاد کے ہیں ۱۷؎ محتاج از افعال یقال حاج الیہ حوجاً واحوج احتاج بمعنے افتقر الیہ از نصر ومنہ الحاجۃ والجمع حاج وحوج وحاجات وحوائج ۱۸؎ فلس بمعنے پیسہ اور وہ چھلکا جو مچھلی کے پیٹ

ہیں یا پیٹ پر ہوتا ہے۔ والجمع افلسٌ و فلوسٌ۔ ؂ وَعَیْتُ بمعنے حفظت اور یہ وعی یعی سے ہے جو ضرب سے آتا ہے یقال وعے الشیٔ وعیاً جبکہ وہ جمع کرے و وعے الحدیث جب کہ وہ قبول کرے اور غور کرے اور یاد کرے ؂ دَار از نصر اس کا مصدر دور ہے بمعنے پھرنا یقال دار دوراً و دوراناً بمعنے گھوما اور چکر کھایا ؂ تفت از نصر بمعنے مشتاق ہونا یقال تاقت نفسی الی الشیٔ توقاً ای اشتاقت یقال تاق الیہ جبکہ وہ مشتاق ہو۔ وفی الفقہ النکاح عند التوقان واجب یعنی جب کہ عورت کی طرف میلان اور اشتیاق ہو اس کے ساتھ ہی غلبہ شہوت ہو تو نکاح واجب ہے ؂ عینھا بمعنے شخص و ذات والجمع اعینٌ و عیونٌ و اعیانٌ و جمع اعینات۔

فَلَمَّا لَاحَ ابْنُ ذُكَاءَ - وَالْحَفَ الْجَوُّ الضِّيَاءَ - غَدَوْتُ قَبْلَ اسْتِقْلَالِ الرِّكَابِ - وَلَا اغْتِدَاءِ الْغُرَابِ وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِي صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ - وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوهَ بِالنَّظَرِ الْجَلِيِّ . إِلَى أَنْ لَمَحْتُ أَبَا زَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ - وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ - فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيَّا لَيْلَتِي . وَصَاحِبَا رِوَايَتِي -

معرفته

الترجمۃ والمطالب

لہذا جب صبح ہوگئی اور ہر طرف روشنی پھیل گئی تو میں روانہ ہونے اور کوؤں کے جاگنے سے پہلے اٹھا اور میں رات کی آواز کو تلاش کرنے لگا اور میں (ہر طرف) غور غور سے ان کو دیکھنے لگا یہاں تک کہ میں نے ابوزید اور اس کے لڑکے کو دو پھٹی ہوئی چادریں اوڑھے آپس میں بات کرتے ہوئے دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہی نہ ہوں میرے ہمراز شب اور صاحب روایت یہی ہیں۔

تشریح لغات

؂ لاح بمعنے ظاہر ہوا یقال لاح الشیٔ ای بدا و ظہر و لاح البرق ای اومض و لاح الیہ ای لمح الیہ اور اس کا مصدر لوحٌ آتا ہے۔ از نصر۔ ابن ذکار بالمد والقصر یہ سورج کا نام ہے غیر منصرف ہے اور اس پر الف ولام داخل نہیں ہوتا اور اس سے مراد صبح کا وقت ہے یقال ہذہ ذکا مطالعۃ اور یہ ذکت النار تذکو سے مشتق ہے۔ ویقال للصبح ابن ذکار لانہ من ضوئہا۔ ؂ از افعال بمعنے چمٹ جانا اور پیچھے پڑ جانا اور لحاف پہنا دینا اور یہ لحاف سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے مطلق کپڑے پہننے کے ہیں یقال الحفہ الثوب ای البسہ وطفہ الثوب لحفاً ای البسہ ایاہ از فتح اور یہ متعدی بیک مفعول بھی آتا ہے بمعنی لحاف پہننا اور متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے جس کے معنے کپڑے پہنانے کے ہیں۔ اور لحاف کے معنے رضائی کے بھی آتے ہیں۔ والجمع لُحُفٌ" ؂ الجو ما بین السماء والارض یعنی آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ۔ وکشادہ میدان منہ جو البیت یعنی گھر کا اندرونی حصہ اور جو الماء زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لیے کھودا جائے والجمع جواءٌ و اجواءٌ ؂ الضیاء بمعنے روشنی از نصر یقال ضاء القمر یضوء ضوءاً و ضوءاً و ضیاءً جبکہ چاند روشن ہو اور چمکے ویقال اضاءہ ای انارہ اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ؂ غدوت صبح کے وقت چلنا اور صبح کرنا یقال غدا الیہ غدواً و غدوّاً و اغتدی ای بکر والغدوّ نقیض الرواح ومعناہ سیر اول النہار از نصر ؂ الرکاب زین کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے والجمع رُکُبٌ الرکاب سواری کے اونٹ کے معنے بھی ہیں

آتا ہے اس کا واحد راحلۃ ہے والجمع رُکبٌ ور کاب در کاباتٌ ۸ ولا اغتدا، الغراب ای لم یکن اغتدائی کاغتدار الغراب، غراب کے معنے کوتے کے ہیں والجمع اغربۃٌ وغربانٌ واغرُبٌ وغرُبٌ اور غرابین یہ جمع کی جمع ہے ۹ استقری از استفعال استقرا، مصدر بمعنے تلاش کرنا اور یہ ماخوذ ہے قرے البلاد قرْیاً اور قرئے سے جبکہ شہر کو تلاش کرے از ضرب ۱۰ وصوب بمعنے جہت وسمت وجانب یقال فلاں مستقیم الصوب جبکہ وہ اپنے ارادے سے دائیں بائیں جانب مائل نہ ہو ۱۱ الصوت بمعنے آواز اور ہر قسم کا راگ والجمع اصواتٌ اور نحویون کے نزدیک اسمار اصوات وہ ہیں کہ جس سے کسی آواز کی حکایت کی جائے جیسے پتھر پر پتھر کی آواز کے لیے طوق اور یا جن سے جانور وغیرہ کو آواز دی جائے یا ڈانٹا جائے جیسے گھوڑے کے لیے ہلا اور خچر کے لیے عدس ۱۲ لیلی　　لیل بمعنے رات (مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔) اور اس کی جمع لیالی آتی ہے اور یا کی زیادتی کے ساتھ خلاف قیاس اس کی جمع لیائل بھی آتی ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیل واحد ہے اور جمع کے معنے میں ہے، اور اس کا واحد لیلۃ ہے جیسے تمر تمرۃ اور کہا گیا ہے کہ لیل مثل لیلۃ ہے جیسے کہ عشی اور عشیۃ مگر فرق یہ ہے کہ لیل نہار کے مقابل ہے، اور لیلۃ یوم کے مقابل، لیلی لیل کی جانب منسوب وہ شخص جو رات کو چلنا پسند کرے ۱۳ اتوسم از باب تفعل یقال توسم الشی جبکہ وہ فراست سے معلوم کرے، اور علامت طلب کرے اور پہچانے ویقال توسم فیہ الخیر۔ جبکہ کہ وہ بھلائی معلوم کرے وتوسم الرجل جبکہ وہ موسم بہار کی گھاس کو تلاش کرے اور توسم بالوسمۃ کے یہ معنے ہیں جبکہ وہ وسمہ لگائے ۱۴ الوجوہ یہ وجہ کی جمع ہے بمعنے چہرہ والجمع اَوجہٌ ووجوہٌ واجُوہٌ ۱۵ بالنظر الجلی یعنی ظاہر نظر، نظر یہ مصدر ہے۔ بمعنے نگاہ ودانائی وعلم النظر والاستدلال اور علم کلام ویقال فی ہذا الامر نظر یعنی عدم ظہور کی وجہ سے یہ امر محل غور ہے وبیننا نظرٌ، یعنی ہمارے درمیان اتنی قربت ہے کہ نگاہ پہنچ سکے۔ ۱۶ الجلی بمعنے واضح۔ ورروشن وصیقل کیا ہوا اور یہ جلیۃ کا مؤنث ہے یقال عین جلیۃٌ یعنی دیدہ بینا ۱۷ لمحت اس کا مصدر لمحٌ ہے از فتح یعنی دیکھنا یقال لمح البصرُ لمحاً جب کہ وہ نگاہ اٹھا کر دیکھے ولمح الرجلُ الشیٔ والی الشی جب کہ وہ دز دیدہ نظر سے دیکھے ولمح الشیٔ یا لبصر جب کہ وہ نگاہ ڈالے ۱۸ یتحادثان از باب تفاعل بمعنے پس میں باتیں کرنا واصلہ حدث الشیٔ حدوثا ای وقع۔ اور اس کا مجرد حدیث ہے بمعنے مطلق بات یا خاص بڑی بات یا حِدث بکسر الحاء بمعنے نئی بات یا حُدث بضم الحاء المہملۃ وہ بات جس کے سننے کے لیے لوگ جمع ہوں ۱۹ بردان یہ برد کا تثنیہ ہے اور اس کا واحد بردہ ہے۔ بمعنے دھاری دار چادر والجمع ابرادٌ وابرُدٌ وبُرودٌ یہاں اگر اس سے یہ مراد لیا جائے کہ دونوں کے پاس دو چادریں تھیں تو یہاں یہ مناسب نہیں اس لیے کہ غربت اور مفلسی اور ناداری یہ بتلاتی ہے کہ ایک چادر کا ہونا بھی وقت سے خالی نہیں بظاہر اس سے ایک چادر کا ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ اس طرح ہے جیسا خدا نے فرمایا ہے۔ فقد صغت قلوبکما ۲۰ رثان یہ رث کا تثنیہ ہے اور رث صیغہ صفت کا ہے جس کے معنے پرانے کپڑے کے ہیں۔ یقال رثَّ الثوب رثاثۃً ورثوثۃً ای بلی فہو رثٌ ورثیثٌ والجمع رثاثٌ از نصر ۲۱ نجیا بمعنے سرگوشی کرنے والا اور اس کے معنے بھید اور جس سے راز داری کی بات کی جائے اور حدی پڑھنے والے کی آواز اور بلند آواز سے جانور کو ہانکنے والا (نیز) ۲۲ صاحبا یہ صاحب کا تثنیہ ہے بمعنے ساتھی ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا اور اس کے معنے مالک وزیر اور گورنر کے بھی آتے ہیں۔ والجمع اصحُبٌ واصحابٌ وصحبۃٌ وصحابٌ وصُحبان وصحابۃٌ اور اصحاب کی جمع اصاحیب آتی ہے۔ ۲۳ روایتی۔ یہ مصدر ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال روی　　الحدیث روایۃً جبکہ وہ نقل کرے اور　　بیان کرے۔

فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا. رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا. وَاجْتَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ إِلَى رَحْلِي. وَالتَّحَكُّمَ فِي كُثْرِي وَقُلِّي. وَطَفِقْتُ أُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا. وَأَهُزُّ الْأَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا إِلَى أَنْ عُرِفَا بِالتَّخَالِّ. وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ. وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ. نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرَى. وَنَتَنَوَّرُ نِيرَانَ الْقِرَى.

الترجمۃ والمطالب

میں ان کے حسن خلق پر فریفتہ ہوکر ان کی پھٹی پرانی چادر دن پر رحم کھاتا ہوا ان کے پاس گیا اور ان کو اپنے قافلہ میں لاکر تھوڑے اور بہت مال میں تصرف کا مختار بنا دیا اور میں نے قافلہ کے سامنے لاکر ان کی بزرگی مشہور (بیان) کی اور ان کے واسطے پھل دار شاخوں کو میں نے ہلایا یہاں تک کہ وہ بخشش میں چھپ گئے اور دوست بنا لئے گئے ہم اس جگہ سے گاؤں کے مکانات اور مہمانی کی آگ دیکھ رہے تھے ۔

تشریح لغات

لہ قصدتہما قصد مصدر از ضرب یقال قصد الرجل ولہ والیہ قصداً جب کہ اس کی طرف توجہ کرے ۔ وقصد الیہ جب کہ وہ اعتماد کرے وقصد قصدہٗ جبکہ وہ اس کی طرف جاوے ۲ کلف ۔ بمعنے عاشق ہونا اور چہرہ کا جھائیں والا ہونا ۔ یقال کلف بالشئی کلفاً وکلفۃً فہو کلفٌ ای لہج بہ والکلف الولوع بالشئی مع شغل قلب ومشقۃ از سمع ۳ دماثتہما بمعنے خلق وحسن والا ہونا ۔ یقال دمث دماثۃ ای سہل خلقہ از کرم ودمث المکان دمثاً ای لان وسہل از سمع ۴ راثٍ از ضرب بمعنے رحم کرنے والا اور مہربانی کرنے والا ۵ رثاثتہما مصدر بمعنے کہنگی وبوسیدگی یہاں اس سے مراد بدحالی ہے ۶ اجتحتا اباحت مصدر از افعال بمعنے مباح کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ۔ وادی بمعنے ظاہر کرنا وظاہر ہونا اجتہما ای احللت لہما یقال ابحتک الشئی ای احللتہ لک واحلہ باح الشئی بوحاً وبُووحاً ای ظہر کما قال الشاعر ۔ کم باح بامی بعد ما کتم الہوے ۔ ۷ التحول یقال حال الشئی حُوُلاً وحُوُولاً ای تحول من حال الٰی حال از نصر ۸ رحلی مصدر بمعنے کجاوہ ومنزل وقیام گاہ یقال عاد المسافر الی رحلہ یعنی مسافر اپنے قیام گاہ پر واپس آیا وانقضا رحلہ جبکہ وہ اپنا کجاوہ اتارے اور سامان ڈال دے یعنی اقامت کرے ۔ والجمع رحالٌ وارحُلٌ ۹ التحکم ۔ مصدر از باب تفعل بمعنے مختار وحاکم بنانا یقال تحکم فی الامر یعنی بغیر وجہ ظاہر ہوئے اپنی رائے سے فیصلہ کیا ۔ اور حکم جاری کیا اور اپنی خواہش کے مطابق تصرف کیا ۱۰ الکثری بضم الکاف وسکون الثار بمعنے بہت کثیر اور بہتات ۔ یقال الحمد للہ علی القل والکثر یعنی قلت وکثرت پر اللہ کا شکر ہے ۱۱ قُلی بضم القاف بمعنے قلیل وکمتر ۱۲ طفقت از سمع وضرب یقال طفق طفقاً وطفوقاً ای یفعل کذا جبکہ وہ شروع کرے ۔ ۱۳ اُسَیِّرُ از تفعیل مصدر تسییر بمعنے چلانا ومشہور کرنا ۔ یقال سیر الرجل جبکہ وہ چلائے ۔ ۱۴ السَّیَّارَۃ ۔ بمعنے بہت سیر کرنے والا اور یہ السیار کا مؤنث ہے جس کے معنے قافلہ کے ہیں والجمع سیارات ۱۵ ہزاز نصر بمعنے ہلانا یقال ہز الشئی وبالشئی جب کہ وہ حرکت دے اور ہلائے ۔ وفی التنزیل وہزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا ۱۶ الاعواد یہ عود کی جمع ہے بمعنے لکڑی وٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو جس کو سلگایا جاتا ہے ۔ والجمع اعوادٌ وعیدانٌ ایضاً اور عود کے معنے لوٹنے کی آتے ہیں چونکہ شاخ بھی ایک دفعہ کاٹنے کے بعد دوبارہ آجاتی ہے ولہذا یقال للعید عید اس لیے کہ یہ دوبارہ ہر سال

میں لوٹ کر آتی ہے اور عید یہ بھی عَوْدٌ سے مشتق ہے اور یہ وادی ہے اگرچہ واو کو یا سے بدلنے کا کوئی قانون و قاعدہ نہیں اس لیے کہ عید اور عود میں فرق ہو جائے۔ ۱۸؎ التمرۃ از افعال اس کا مصدر اِثمار ہے بمعنے پھل دینا۔ غمرا از نصر بمعنے ڈھانپنا یقال غمر فلانا بفضلہ اس نے فلاں کو اپنے فضل اور احسان سے ڈھانپ لیا۔ ۱۹؎ بالنحلان بالضم بمعنے عطیہ وہبہ یقال نحلہ نُحلًا ای وہبہ از فتح ومنہ النِّحلۃ والنُّحلۃ بمعنے عطیہ والجمع نِحَلٌ ونُحَلٌ ۲۰؎ الخلان بالضم یہ خلیل کی جمع ہے بمعنے دوست اور اس کی جمع اخلاء آتی ہے وفی التنزیل الا خلاء یومئذ بعضہم ا ۲۱؎ بمعرس اسم ظرف بمعنے اخیر رات میں آرام لینے کے لیے اترنے کی جگہ ۲۲؎ بُنیان مصدر بالضم بمعنے دیوار وفی التنزیل کانہم بنیان مرصوص ۲۳؎ القرٰی۔ بالضم یہ قریۃ کی جمع بمعنے گاؤں۔ وجا ئبداد لوگوں کی جماعت ۲۴؎ تنوّرا از تفعیل اس کا مصدر تنور ہے۔ یقال تنور النار من بعید ای تبصرہا۔ یعنی دور سے دیکھنا وتنور الرجل کسی شخص کو آگ کے پاس ایسی جگہ سے دیکھنا کہ وہ اس کو نہ دیکھ رہا ہو۔ ۲۵؎ نیران۔ یہ نار کی جمع ہے بمعنے آگ اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی تصغیر نُوَیْرَۃٌ آتی ہے والجمع انور ونیران ونیرۃ۔ القرٰی بالکسر بمعنے مہمانی کا کھانا اور وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔

فَلَمَّا رَأَى أَبُو زَيْدٍ اِمْتِلَاءَ كِيْسِهٖ. وَانْجِلَاءَ بُؤْسِهٖ. قَالَ لِيْ إِنَّ بَدَنِيْ قَدِ اتَّسَخَ. وَدَرَنِيْ قَدْ رَسَخَ. أَفَتَأْذَنُ لِيْ فِيْ قَصْدِ قَرْيَةٍ لِأَسْتَحِمَّ. وَأَقْضِيَ هٰذَا الْمُهِمَّ. فَقُلْتُ إِذَا شِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ. وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ. فَقَالَ سَتَجِدُ مَطْلَعِيْ عَلَيْكَ. أَسْرَعَ مِنِ ارْتِدَادِ طَرْفِكَ إِلَيْكَ.

الترجمۃ والمطالب

پس جبکہ ابوزید نے اپنے جھولی بھرتے اور اپنی محتاجگی زائل ہوتے دیکھی تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ میرا بدن گرد آلود ہو رہا ہے اور میل بہت جم گیا ہے کیا آپ مجھے گاؤں میں جانے کی اجازت دے سکتے ہیں؟ تاکہ میں حمام میں جا کر غسل کر آؤں اور میں اپنی اس ضرورت سے فارغ ہو جاؤں میں بولا اگر تو چاہتا ہے جا اور جلد واپس آ وہ کہنے لگا ابھی تم مجھے ایک سیکنڈ میں اپنے پاس موجود پاؤ گے (یعنی آنکھ کے جھپکنے سے بھی پہلے میں واپس آجاؤں گا)

تشریح لغات

۱؎ اِمْتِلَاءَ مصدر از باب افتعال بمعنے بھر جانا اور ملاء بمعنے بھر دینے کے آتے ہیں یقال ملأ الشئ ملاءً فامتلاء از فتح ۲؎ کیسہ تھیلی۔ بٹوہ والجمع اکیاسٌ واصلہ کاس الغلام کیسًا وکیاسۃً ای صار فطنا از ضرب ۳؎ الانجلاء مصدر از انفعال بمعنے ظاہر ہونا ۴؎ بوس اور بائسٌ بمعنے سختی وتنگی ومحتاجی والجمع الابؤسُ ۵؎ بدنی انسان کا جسم والجمع ابدانٌ یقال بدن الرجل بدونًا وبَدْنًا وبُدْنًا از نصر وبَدُنَ بدانۃً وبُدانًا بمعنے عظم بدنہ لکثرۃ لحمہ باب از کرم ۶؎ اتسخ از افتعال اس کا مصدر اتساخ ہے بمعنے میلا ہونا یقال وسخ الجلد وسخًا وتوسخ والسخ ای صار ذا دنح وہو ما یعلو الثوب والجلد من الدرن وقلۃ التعہد بالمساء بابہ از سمع ووسخ وہ میل جو پسینہ کی وجہ سے جسم پر جم جائے والجمع اوساخٌ اور درن

عارضی میل اور بعض یہ فرماتے ہیں درن وہ میل جو نہ نہانے کی وجہ سے ہو اور وسخ وہ میل جو بوجہ گرد غبار کے ہو)[۸] دَرَنِی، محرکۃ میل کچیل والجمع اوران۔ دہا انتا نبہک باسماء ما یتولد فی بدن الانسان من الفضول دالا وساخ فاحفظ۔ اذا کان فی العین فہو رمص فاذا جف فہو غمص۔ فاذا کان فی الانف فہو مخاط فاذا جف فہو نعف فاذا کان فی الاسنان فہو حفر فاذا کان فی الشدقین عند الغضب وکثرۃ الکلام کالزبد فہو زبد فاذا کان فی الاذن فہو اُف فاذا کان فی الاظفار فہو تف فاذا کان فی الراس فہو خراز وصیریۃ وابریۃ فاذا کان فی سائر البدن فہو درن۔[۸] رسخ ازنصر یقال رسخ الشیٔ رسوخاً ای ثبت فی موضعہ یعنی پختہ ہونا[۹] افتاذن الہمزۃ للاستفہام تاذن از سمع یقال اذن بالشیٔ اذناً ای اباحہ (یعنی اجازت دی)، وَاَذِنَ بالشیٔ اَذَناً وَاَذَاناً وَاَذَانۃً ای علم کما فی قولہ تعالے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ واذنہ ای اعلمہ واذن لہ اَذْناً ای استمع[۱۰] قرینۃ بمعنے گاؤں والجمع قُرٰی وقریٰ۔[۱۱] لاستحم استحمام مصدر از استفعال۔ استحمام کے معنے بعض اصحاب لغت یہ فرماتے ہیں کہ اس کے معنے گرم پانی سے غسل کرنے کے ہیں لیکن پھر استعمال مطلق کسی پانی سے غسل کرنے کے ہو گئے وقال استاذی عمی المکرم رحمۃ اللہ علیہ کہ یہ ماخوذ حمیم سے ہے۔ اور حمیم گرم پانی کو بھی کہتے ہیں اور سرد پانی کو بھی تو مناسب ہے کہ استحمام کے دونوں معنے ہونا چاہیئے ایک اصلی اور دوسرا عارضی۔ اور یہ دونوں معنے اس کے لیے جا سکتے ہیں۔[۱۲] الہم اسم فاعل، شدید معاملہ اور مشغول کرنے والا معاملہ والجمع ہُہام[۱۳] السرعۃ یہ بطوء کی نقیض ہے۔ یقال سَرُعَ سُرْعۃً وسِرعاً وسرعاً وسراعۃً وسَارَعَ الیہ ای بادر الیہ از کرم وفی التنزیل وسارعوا الی مغفرۃ یا تو یہ مفعول ہیں فعل محذوف کے تقدیرہ ای اطلب الرجعۃ واطلب السرعۃ یا یہ دونوں مفعول مطلق فعل محذوف کے ہیں تقدیرہ اسرع السرعۃ وارجع الرجعۃ اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کے لیے مکرر لایا گیا جیسے سیر اسیراً[۱۴] میں الرجعۃ اصلہ رجع یرجع رجعاً ورجوعاً ورجعے ورجعاناً ومرجعاً ومرجعۃً جب کہ وہ لوٹے اور واپس ہو ازضرب[۱۵] مطلعی یہ ظرف بھی ہو سکتا ہے، اور مصدر میمی بھی بمعنے طلوع کرنا و آنا یقال طلع الرجل ای اتی[۱۶] بمعنی نظر کا پھرنا از افتعال یہ مصدر ہے یقال رد الشیٔ ردّاً ومردّاً ای صرفہ فارتد ای انصرف والاسم منہا الردۃ والردۃ ازنصر[۱۷] طرف بفتح الطاء والراء وسکون الراء قال صاحب الصراح بفتح الطاء والراء کے معنے کنارہ کے ہیں اور سکون الراء کے معنے آنکھ کی نگاہ کے ہیں وقال استاذی رحمۃ اللہ علیہ لیکن تحقیق یہ ہے کہ ہر دو لغت کے ہر دو معنے آتے ہیں اس جگہ صنعت توریہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنے ہوں ایک قریب دوسرے بعید اور مخاطب قریب کے معنے مراد لے اور متکلم بعید کے معنے مراد لے ایسا ہی یہاں پر طرف کے معنے قریب تو آنکھ جھپکنے کے ہیں اور اس کے بعید معنے آن (وقت) من الزمان کے ہیں یعنی میں اتنا جلدی آؤں گا جتنا کہ آن (وقت) زمانہ کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان زمانہ واپس نہیں آتی بقول شاعر ؎ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ پس یہ معنے ہوئے کہ میں واپس نہ آؤں گا۔ اور حارث یہ سمجھا کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے آئے گا پس حارث نے دھوکہ کھایا۔

ثُمَّ اسْتَنَّ[۱] اسْتِنَانَ الْجَوَادِ[۲] فِی الْمِضْمَارِ[۳]۔ وَقَالَ لِابْنِہٖ بَدَارِ[۴] بَدَارِ۔ وَلَمْ نَخَلْ اَنَّہٗ غَرَّ[۵]۔ وَطَلَبَ الْمَفَرَّ[۶]۔ فَلَبِثْنَا[۷] نَرْتُبُہٗ[۸] رِقْبَۃَ[۹] الْاَعْیَادِ[۱۰]۔ وَنَسْتَطْلِعُہٗ[۱۱] بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ[۱۲]۔ اِلٰی اَنْ هَرِمَ[۱۳] النَّهَارُ[۱۴]۔ وَكَادَ جُرْفُ[۱۵] الْيَوْمِ يَنْهَارُ[۱۶]۔ فَلَمَّا طَالَ[۱۷] اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ۔ وَلَاحَتِ[۱۸] الشَّمْسُ فِی الْاَطْمَارِ۔

الترجمة والمطالب

یہ کہہ کر اس نے میدان گھوڑے کی سی چوکڑیاں بھریں اور اپنے لڑکے سے بولا آجلد آ ہم یہ نہ سمجھے کہ وہ دھوکہ دے کر بھاگنا چاہتا ہے ہم عید کے چاند کی طرح بہت دیر اس کے منتظر رہے اور دشمن کو تلاش کرنے والی اور آب وگیاہ ڈھونڈھنے والی نظروں سے اس کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوا اور قریب تھا کہ وہ غائب ہو جائے پس جب مدت انتظار بہت طویل ہوگئی اور آفتاب پھٹے کپڑوں میں ظاہر ہوا (غروب ہونے لگا)

تشریح لغات

ؔلہ اسْتَنّ از افتعال اس کا مصدر استنان ہے بمعنے گھوڑے کا آگے پیچھے دوڑنا کودنا واصلہ سَنّ السکین سَنًّا ای شحذہ واحدّہٗ وسَنّ الرمح ای رکّب فیہ السنان وسَنّ الاسنان ای سَوّکھا (اس نے مسواک کی) وسَنّ الامر ای سَہّلہ وبَیّنہ واجراہ وسَنّ الطریقۃ ای سار فیہا وسَنّ السُّنّۃ ای وضعہا وسَنّ الطین ای عملہ (مٹی کا برتن اس نے بنایا) وسَنّ الشئ یعنی اس نے تصویر بنائی وسَنّ الماءَ او التراب یعنی اس نے پانی یا مٹی آہستہ آہستہ گرائی وسَنّ العینُ الدمع یعنی اس نے آنکھ کے آنسو بہائے وسَنّ الامیر رعیتہ یعنی امیر نے اپنی رعیت کا بہتر انتظام کیا وسَنّ فلانا طریقًا من الخیر یعنی فلاں شخص نے خیر کا طریقہ جاری کیا جس کو اس کی قوم پہلے سے نہیں جانتی تھی اور یہ سب ان معنوں میں نصر سے آتا ہے ؔلہ الجَوَاد عمدہ تیز رفتار گھوڑا والجمع اَجْوَادٌ واجاد وجمع الجمع اجاوِیدُ واصلہ جاد الشئ جَوْدَۃً وجُوْدَۃً ای صار جیّدًا والجمع جیاد از نصر ؔلہ المِضْمَار گھوڑ دوڑ کا میدان اور وسیع میدان اور مزمار بالزاء المعجمۃ بمعنے باجہ اور یہ تضمیر سے مشتق ہے، گھوڑے کو خوب کھلا کر موٹا کرنا اور بعد میں دوائیں کھلا کر دوڑانا تاکہ قوی اور مضبوط ہو جائے اور موٹاپا چلا جائے اس گھوڑے کو مضمر کہتے ہیں اور اس میدان کو مضمار کہتے ہیں واصلہ ضمر ضمورًا بمعنے ہزل وَدَقّ وقلّ لحمہ فہو ضامرٌ وفی التنزیل وعلی کل ضامر والجمع ضُمّرٌ، وہی ضامرۃ والجمع ضوامر از نصر وکرم ؔلہ بدارِ۔ یہ اسم فعل ہے۔ بمعنے ابدر التنزیل کہ جلدی کرو بمعنے اسرع من المبادرۃ ہذا الوزن قیاسی من الثلاثی لاسماء الافعال وقال سیبویہ ہو مطرد فی الثلاثی المجرد ای کثیر فکانہ قیاس لکثرتہ۔ وفی التنزیل ولا تاکلوہا اسرافًا وبدارًا ان یکبروا ؔلہ غَرّ۔ از نصر بمعنے دھوکا دینا یقال غَرّہٗ غرًّا وغرورًا وغِرّۃً ای خدعہ واطمعہ بالباطل ؔلہ المَفَرّ مصدر میمی بمعنے بھاگنا وفی التنزیل این المفر۔ یقال فرّ الرجلُ وفرارًا بمعنے ہرب از ضرب ؔلہ فلبثنا۔ اس کا مصدر لبث ہے۔ بمعنے ٹھہرنا از سمع یقال لبث بالمکان لبثا ولبثًا ولبثًا ولَبَاثًا ولباثا ولباثۃً ولبثانًا ولَبِیْثَۃً جب کہ وہ ٹھہرے۔ ویقال ما لبث ان فعل کذا یعنی اس نے ایسا کرنے میں تاخیر نہیں کی ؔلہ نرقبہ بمعنے انتظار کرنا یقال رَقَبہ رَقَبَۃً ورِقْبَۃً ورُقْبَانًا ورقوبًا ورُقوبًا ورِقابۃ ای انتظرہ از نصر وفی التنزیل ولم ترقب قولی ولا یرقبون فی مومن الًّا ولا ذمّۃ ؔلہ رِقبۃ مصدر بکسر الراء المہملۃ بمعنے انتظار کرنا ؔلہ الاعیاد یہ عید کی جمع ہے۔ اور عید کو اس وجہ سے عید کہتے ہیں، کہ وہ ہر سال میں لوٹ کر آتی ہے۔ ؔلہ نستطلعہ واستطلاع مصدر اگر اس کا مجرد طلع ہو تو اس کے معنے شگوفہ والا ہونے کے ہوں گے۔ یا یہ طلوعٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنے چمکنے والی شئی کے ہوں گے اور اگر اس کا مجرد طَلَعۃٌ ہو تو اس کے معنے اطلاع پانے کے ہوں گے۔ تو یہاں اس کے معنے اس کے آنے کی خبر پوچھنے کے ہیں۔ یقال طلع علی الامر طلوعًا واطلع علیہ ای علمہ از نصر ؔلہ بالطلائع یہ طَلِیْعَۃٌ کی جمع ہے وہ چھوٹا طائفہ جو باقی لشکر سے آگے بڑھ

گیا ہو انتظام کے لیے اور اس لیے تاکہ دشمن کے حالات معلوم ہو جائیں اور اس کو مقدمۃ الجیش بھی کہتے ہیں۔ اور ہراول بھی اور بعض نے تین چار آدمی کی تحدید کی ہے اور یہ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ ؁۳ کالرُّواد یہ رائد کی جمع ہے۔ وہ طائفہ جو لشکر کے لیے گھاس اور پانی طلب کرنے کے لیے گیا ہو۔ اب مطلق آگے بڑھنے کے آتے ہیں ؁۴ ہَرِمَ یہ ہرم سے ماخوذ ہے از سمع جس کے معنے بوڑھا ہونے اور کمزور ہونے کے ہیں۔ یقال ہَرِمَ ہَرَمًا　　داہرمہ اللہ فہو ہرم یہ صفت کا صیغہ ہے والجمع ہرمون وہرمے اور اس کا مؤنث ہرمۃ آتا ہے۔ والجمع ہرمات وہرمے ؁۵ النہار یہ لیل کی ضد ہے یعنے دن شرعی یعنی صبح سے لے کر مغرب تک اور روز والجمع أنہُر ؁۶ جرف بضم الجیم والراء وسکون الراء دریا کا وہ کنارہ جسے پانی نے کاٹ دیا ہو اور گرنے کے قریب ہو ومنہ فلاں یبنی علے جرف ہار لا یدری ما لیل من نہار۔ یعنی فلاں دریا کے گرتے ہوئے کنارے پر گھر بناتا ہے اور اسے لیل ونہار کی تمیز نہیں والجمع اَجراف وجُرُوفٌ وجِرَفۃٌ یقال جَرَفَ الشئَ یجرفہ جَرْفًا ای اکلہ کلّہ اومعظمہ از نصر و فی التنزیل علے شفا جرف ہار ؁۷ یہار از انفعال بمعنے منہدم ہو اور گرے یقال ہار الجُرُفُ والبناءُ ہیرًا وتہیّر ای انہدم وقیل اذا انصدع الجرفُ وہو ثابت بعد فی مکانہ فقد ہار فاذا اسقط فقد انہار وفی التنزیل فانہار بہ فی نار جہنم از ضرب یقال ہار البناء ای ہدمہ وانہدم۔ یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے والمصدر ہور از نصر والصفۃ منہ ہائرٌ وہارٍ وہار فلانا بالامر ای اتہمہ دہارہ بکذا ای ظنہ ؁۸ طال یہ طول سے مشتق ہے جو قصر کی نقیض ہے یقال طالَ طولاً فی الناس وغیرہم من الحیوان والموات وقال النحویون اصل طال فعل مثل کرم بدلیل اشتقاق الاسم منہ علے فعیل مثل طویل حملاً علے شرف فہو شریف وکرم فہو کریم ؁۹ الاَمَدُ بمعنے غایت آخری حد۔ والجمع آماد وفی التنزیل طال علیہم الامد یعنی ان کے اوپر مدت طویل ہو گئی۔ والفرق المعنوی بین الامد والابد ان الابد الزمان الذی لا نہایۃ لہ ولا یتغیر ولا ینحصر اور امد اگر مطلق ہو گا تو واقع میں اس کی کوئی نہایت ہو گی لیکن وہ معین نہ ہو گا۔ اور اگر یہ مقید ہو تو اس کی تعیین ہو گی ؁۱۰ لاحت از نصر یقال لاح الشئُ یلوح لوحًا جب کہ وہ ظاہر ہو ولاح البرقُ جبکہ بجلی چمکے ولاح النجم جبکہ ستارہ نکلے از نصر ؁۱۱ الاطمار اس کا واحد طمر ہے یعنے پرانا کپڑا یا پرانی چادر یقال لاحت الشمس فی الاطمار یعنی آفتاب زرد رنگ کا ہو گیا اور اس کی کچھ روشنی جاتی رہی اور یہ ضرب المثل ہے اور اطمار شمس سے حال واقع ہے۔

قُلْتُ لِاَصْحَابِیْ قَدْ تَنَاهَیْنَا فِی الْمُهْلَةِ . وَتَمَادَیْنَا فِی الرِّحْلَةِ . اِلٰی اَنْ اَضَعْنَا الزَّمَانَ . وَبَانَ اَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ . فَتَاَهَّبُوْا لِلظَّعَنِ . وَلَا تَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ . وَنَهَضْتُ لِاُحْدِجَ رَاحِلَتِیْ . وَاَتَحَمَّلَ بِرِحْلَتِیْ . فَوَجَدْتُ اَبَا زَیْدٍ قَدْ کَتَبَ عَلَی الْقَتَبِ . حِیْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ ؎

الترجمۃ والمطالب تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب تو انتظار کی حد ہو گئی اور کوچ کرنے میں بڑی تاخیر ہو چلی ہم نے (اتنا وقت بیکار ضائع کیا اور اب یہ ظاہر ہے کہ وہ جھوٹ بول گیا لہذا تم چلنے کی تیاری کرو اور روڑی کے سبزے پر تم مائل مت ہو (یعنی اس کے باطن کے برے ہونے پر تم گرویدہ نہ ہو) یہ کہکر میں اٹھا تاکہ میں اپنی اونٹنی پر کجاوہ کسوں اور سامان لادوں تو میں نے دیکھا کہ ابوزید جاتے وقت کجاوہ کی لکڑی پر یہ شعر لکھ گیا ہے۔

تشریح لغات

[۱] تناهینا از تفاعل اس کا مصدر تناہی ہے یقال تناھینا الشئ یعنی ہم انتہا کو پہنچے وتناہی الماءُ جبکہ پانی تالاب میں ٹھہرے وتناہی الخبر جبکہ خبر پہنچے [۲] المهلة مصدر بمعنے تاخیر کرنا، ودیر وآہستگی یقال مهل الرجلُ فی عمله مُهلاً ومَهَلةً ای عمله برفق ولم یعجل از فتح ومَهلَهُ وامهله ای رفق [۳] تمادینا از تفاعل مدی سے مشتق ہے بمعنے مدت اور غایت کے ہیں یقال مادّئے فلاناً ممادّاة جب کہ اس کو مہلت دی جائے وامد لے فلانا جبکہ اس کو مہلت دے وتمادیٰ فی غیه یعنی بہت دیر تک رہنا اور اصرار کرنا وتمادیٰ فی الامر جبکہ وہ انتہا کو پہونچے وتمادیٰ ای بلغ المدیٰ ای الغایة [۴] الرحلة یہ اسم مصدر ہے بمعنے کوچ کرنا اور چلے جانا یقال غدًا رحلتنا، یعنی کل ہمارا کوچ ہے (سفر ہے)، [۵] اضعنا از افعال یقال اضاعه اس کو ضائع کیا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ضاع یضیع ضیعًا وضَیْعةً وضیاعًا یعنی وہ ضائع اور تلف ہوئی یعنی بیکار ہوئی [۶] بان یہ یائی ہے۔ از ضرب یقال بان یبین بیانًا وتبیانا بمعنے ظاہر ہونا وواضح ہونا۔ واز ضرب بمعنے جدا ہونا اس کے مصدر بین وبیون وبینونة آتے ہیں [۷] مانَ اس کا مصدر مین ہے از ضرب یقال مان الرجلُ مینًا جب کہ جھوٹ بولے وجمع المَینِ مُیونٌ [۸] فتاهبوا اس کا مصدر تاہب ہے۔ اور تاہب یہ اُھبة سے ماخوذ ہے بمعنے سامان یقال تاھّبَ للامر جبکہ وہ تیار اور آمادہ ہو۔ اور اسی طرح تاھیب ہے۔ اس کا مجرد نہیں آتا ہے۔ [۹] للظعن یہ مصدر ہے بمعنے کوچ کرنا یقال ظعن ظعنًا وظَعَنًا وظعونا ای سار وارتحل از فتح [۱۰] دلاتلو والوے (وادیہ العین یائیہ اللام) یائی از ضرب لیًّا ولوًیًّا یقال لویتهٗ لیًّا ولویًا ای اماله وفی التنزیل لوّداروٴسهم۔ ویقال لوی الحبل جبکہ وہ رسی کو بٹے اور مروڑے [۱۱] خضرا اس کا موصوف محذوف ہے تقدیرہ علے نباتٍ خضراء الدمن۔ خضراء کے معنے زرد کے ہیں اور یہ اخضر کا مونث ہے یقال خضِر خضرًا ای صار اخضر از سمع وخضر الزرع جب کہ سرسبز شاداب ہو۔ الدِمَن یہ دِمنَة کی جمع ہے بمعنے روڑی گوبر، کہاد اور یہ ضرب المثل ہے جب کہ کسی شخص کا ظاہر ہو تو اچھا ہو اور اس کا باطن خراب ہو ویقال ہو دمن مال جبکہ وہ مال کا منتظم ہو اور دُمنة کے معنے گھر کے نشانات اور حوض کے بقیہ پانی اور کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ کے آتے ہیں [۱۲] نهضت۔ اس کا مصدر نہوض ہے۔ از فتح یقال نهض عن مکانه نهضًا ونهوضًا جبکہ وہ کھڑا ہو اور اٹھے ونهض الے عدوه جبکہ وہ دشمن پر جلدی سے حملہ کرے ونهض للامر جبکہ وہ مستعد ہو [۱۳] لاحدج از ضرب یقال حدج البعیرُ والناقة حدجًا وحداجًا جب کہ وہ اونٹ پر کجاوہ باندھے وحدج الاحمال جب کہ اونٹ پر باندھے وحدجه بالسهم جب کہ وہ تیر اندازی کرے۔ وحدجه بالذنب جب کہ وہ تہمت لگائے [۱۴] التحمل از تفعل یقال تحمّلَہ، تحملاً وتحمالاً جب کہ وہ اٹھائے وتحمل الامرَ جبکہ وہ برداشت کرے وتحمل القومُ جب کہ کوچ کرے۔ وتحمل الرجل جب کہ وہ بہادر بنے [۱۵] القتب۔ محرکة کجاوہ وا لجمع اقتابٌ اور اس کے معنے آنت کے بھی آتے ہیں یقال قتبه قتبًا ای اطعمه الامعاء المشویة واقتب البعیرَ ای شدّه علیه القتب از نصر [۱۶] شمّر از باب تفعیل یقال شمّر تشمیرًا جب کہ وہ تیز گذرے اور تیز چلے وشمر الثوبَ عن ساقیه جب کہ وہ کپڑا اٹھائے وشمّرَ للامر جبکہ وہ ارادہ کرے اور آمادہ ہو وشمّرَ فی الامر جب کہ وہ چستی کرے وشمّرَ الے المکان جب کہ وہ قصد کرے وشمّرت الحربُ جب کہ لڑائی سخت ہو [۱۷] للهرب یہ مصدر ہے بمعنے بھاگنا از نصر یقال هرَبَ هرَبًا وهرْبًا وهَرَبًا وهربانا جب کہ وہ بھاگے ویقال هرب فی مشیه، جب کہ وہ تیز چلے وهرب فی الارض جب کہ وہ دور تک جائے وهرب فی الامر جبکہ وہ مبالغہ کرے اور سمع سے اس کے معنے بوڑھا ہونے کے آتے ہیں۔

يَا مَنْ غَدَا اِلَى سَاعِدًا | وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرْ
لَا تَحْسَبَنْ اَنِّي نَأَيْتُكَ عَنْ مَلَالٍ اَوْ اَشَرْ
لٰكِنَّنِي مُذْ لَمْ اَزَلْ | مِمَّنْ اِذَا طَعِمَ انْتَشَرْ

قَالَ فَاَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ. لِيَعْذِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ. فَاُعْجِبُوْا بِخُرَافَتِهٖ. وَتَعَوَّذُوْا مِنْ اٰفَتِهٖ. ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّا. وَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ مِنَّا۔

الترجمۃ والمطالب

اے لوگوں کے پاس میرے معین و مددگار بن کر جانے والے تم ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ میں تم سے کسی رنج یا تکبر کی وجہ سے دور ہوا ہوں بلکہ میں تو ہمیشہ ان لوگوں میں سے ہوں کہ کھایا پیا اور چلتے بنے حارث بن ہمام نے کہا تو میں نے پالان کی لکڑیوں کو لوگوں سے پڑھوایا تاکہ جو لوگ مجھ پر خفا ہو رہے تھے وہ مجھے معذور سمجھیں سب لوگ اس کی اس واہیات بات سے متعجب ہوئے۔ اور اس کی شرارت اور آفت سے پناہ مانگنے لگے پھر ہم لوگ چل دیئے اور خدا معلوم کس نے ہماری طرف سے ابوزید سے بدلہ لیا۔

تشریح لغات

لہ غدا یہاں بہ صار کے معنے میں ہے اور اس کے معنے صبح کے وقت جانے کے بھی آتے ہیں۔ ٢ہ ساعدا اس کے اصلی معنے کلائی کے ہیں چونکہ کلائی سے انسان کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اس کے معنے معین اور مددگار کے آجاتے ہیں۔ اور اس کی جمع سواعد آتی ہے ومنہ یقال طائر شدید السواعد یعنی پرندہ مضبوط بازو والا۔ ٣ہ مساعد اس معنے مدد کرنے کے ہیں از باب مفاعلت یقال ساعدہ علے الامر جبکہ وہ کسی کی کام پر مدد کرے ومنہ لبیک وسعدیک ٤ہ دُوْنَ یا تو۔ یہ نزدیکی کے معنے میں ہے یا بہ غیر کے معنے میں ٥ہ نایتکَ از فتح بمعنے جدا ہونا یقال نأے عنہ نأ نا بمعنے بَعُدَ وفی التنزیل واذا انعمنا علے الانسان اعرض ونا بجانبہ اى تکبر واعرض ٦ہ عن ملال عن بہ تجاوز کے لیے بھی آتا ہے اور بدل اور تعلیل استعلاء کے لیے بھی ملال کے معنے تکلیف اور رنج کے ہیں از سمع یقال مللتُ الشئَ مَلَلاً وملالاً وملّۃً وملالۃً جبکہ وہ تنگ دل رنجیدہ ہو وَمَلَّ الرجلُ جب کہ اس کو رنج پہنچے ٧ہ اَشَرَ از سمع بمعنے تکبر کرنا واکڑنا واز ضرب بمعنے غصہ کی وجہ سے دانت پیسنا اور اس کے صفت کے صیغے یہ آتے ہیں۔ اُشُرٌ واشِرٌ واشرانٌ والجمع اشرون واُشرون واشارٰے ٨ہ طَعِمَ از سمع بمعنے کھانا کھانا یقال طَعِمَ الشئَ طُعْماً وطَعْماً اى ذاقہ وَطَعِمَ الشئَ طَعْمًا وطعاءً ما اذا اکلہ وشبعہ اور ممن اذا طعم یہ لکنّ کی خبر ہے اور مُذلم ازل مبتداء ہے اور اس کی خبر محذوف ہے اى مخلوق فیہ اور یہ تلمیع ہے۔ خداوند تعالٰے کے اس فرمان کی طرف فاذا طعمتم فانتشروا فی الارض ٩ہ انتشر از افتعال اى خرج وذہب یقال نشر الثوب نشراً اى بسطہ عند طواہ ونشر الخبر اى اذاعہ ونشر الشئَ اى فرّقہ ونشرت الریح اى ہبت از نصر وضرب ونشر اللہ الموتٰے نشراً ونشوراً اى احیاہم از نصر وانتشر الرجلُ ابتداء سفرہ وارتحل وانتشر الخبر اى اذاشاع وافشاء انتشر النہار اى طال وامتد وانتشر الابل اى تفرقت وانتشر الشئُ اى انبسط ١٠ہ اقرأت بمعنے پڑھنا پڑھانا یہاں اس کے معنے پڑھانے کے مجاز با لحذف ہیں۔ اى نقریٔ المکتوب علی القتب۔ خرافتہ خرافتہ اصل میں اس شخص کا نام ہے جس کو جن اٹھا کر لے گئے تھے۔ ان سے وہاں جاکر

عجیب عجیب باتیں دیکھیں جب وہ آیا اس نے لوگوں سے باتیں بیان کیں تو لوگوں نے اس کو نہ مانا تو پھر یہ لفظ بے ہودہ اور خراب بات میں مستعمل ہو گیا والجمع خرافات ومنہ قولہ علیہ السلام خرافۃ حق وہو اسم رجل من عذرۃ اور یہ سمع سے بھی آتا ہے یقال خرف الرجل خرفاً وخرف (کرم) خرافۃ ای فسد عقلہ من الکبر [۱۱] تعوذ والتعوذ اس کا مصدر ہے از باب تفعل بمعنے پناہ مانگنا اور حفاظت کی دعا کرنا واصلہ عاذ بالشئ عوذاً وعیاذاً ومعاذاً ای لاذ بہ ولجاء الیہ واعتصم [۱۲] آفۃ بمعنے مصیبت و دکھ والجمع آفات یقال آفہ او فامعنے افدہ از نصر [۱۳] اعتاض از افتعال بمعنے بدلہ لیا اور استعاض کے معنے بدلہ چاہنے کے ہیں یقال عاضہ بہ ومنہ عوضاً وعیاضاً ای اعطاہ بدلاً منہ اور یہ نصر سے آتا ہے۔ ومنہ العوض والجمع اعواض بمعنے بدلہ۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوفِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ سَمَرْتُ بِالْكُوفَةِ فِي لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْلَوْنَيْنِ. وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِنْ لُجَيْنٍ. مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ. وَسَحَبُوْا عَلٰى سَحْبَانَ ذَيْلَ النِّسْيَانِ. مَا فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ. وَلَا يُتَحَفَّظُ مِنْهُ.

الترجمۃ والمطالب

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ رات میں (جو نصف اندھیری اور نصف چاندنی تھی اور جس کا چاند چاندی کے پتر کی طرح تھا) شہر کوفہ میں چند ایسے دوستوں کے ساتھ جنہوں نے فصاحت اور بلاغت کا دودھ پیا اور سحبان جیسے شاعر پر دامن فراموشی ڈال رکھا تھا میں افسانہ گوئی میں مشغول تھا اس وقت ان میں سے ہر ایک شخص یا داور ناقابل اجتناب تھا۔

تشریح لغات

[۱] سمرت۔ یہ سمر سے مشتق ہے یقال سمر یسمر سمراً وسموراً از نصر ای لم ینم وتحدث لیلاً والسمر فی الاصل اللیل وسوادہ وظل القمر ای ظل ما یجز منوا القمر عن المکان کما لظاثم سمی الحال باسم المحل اور کہا جاتا ہے لا افعلہ ما سمر السمیر او ابن سمیر وابنا سمیر یعنی میں اس کو جب تک لوگ قصہ بیان کرتے رہیں گے، نہیں کروں گا یعنی کبھی نہیں کروں گا، وقال الشارح السریشی اس کے معنے جاگنے کے ہیں۔ اور خود اس کے چاندنی میں بیٹھ کر باتیں کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اور سمع سے اس کے معنے سفیدی اور سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونے گندم گوں ہونے کے آتے ہیں اور ضرب اور نصر سے اس کے معنے دودھ کو پانی ملا کر پتلا کرنے کے اور شراب پینے کے آتے ہیں [۲] بالکوفۃ یہ شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے بمعنے الرملۃ المستدیرۃ الحمراء یعنی ریت کے سرخ ٹیلہ کو کہتے ہیں اور اس کے معنے جمع ہونے کے بھی آتے ہیں اور یہ شہر کوفہ مشہور ہے۔ اس کو مسلمانوں نے اول سجایا ہے یقال تکوف الرمل اذا رکب بعضہا الی بعض سے یا یہ ماخوذ تکوف الرمل سے جبکہ ریت کے اونچے اور نیچے ڈھیر لگ جائیں جو گرنے کے قریب ہو جائیں۔ جہاں یہ کوفہ ہے وہاں پہلے بہت ٹیلے تھے منہ الکوفان والکوفان والکوفان بمعنے گول تو وہ ریت

وگول چیز۔ وعزت وشوکت وبلندی ومشقت وزرکل وبانس ولکڑی کا جھنڈا ویقال ظلوا فی کوفان من امرہم یعنی ان کا معاملہ گڑبڑ ہوگیا۔ وہم فی کوفان من ذلک ویقال الناس فی کُرُفَۃٍ من امرہم ۳؎ ادیمہا بمعنے گندم گون ہونا وپکاہوا چمڑا۔ اور ادیم النہار کے معنے دن کی روشنی کے ہیں یقال ظل ادیم النہار صائمًا یعنی وہ پورے دن روزے سے رہا اور ادیم الضحیٰ کے معنے چاشت کی ابتداء کے ہیں اور ادیم اللیل کے معنے رات کی تاریکی کے ہیں والادیم من السماء والارض یعنی آسمان اور زمین کا ظاہری حصہ والجمع اَدَمٌ واُدُمٌ وآدِمَۃٌ وآوام اور ادیم یہ اہاب کا مقابل ہے اہاب کے معنے کچی کھال کے ہیں اور اس کے معنے اوّلُ کل شیئٍ کے بھی آتے ہیں ۴؎ لونین یہ لون کا تثنیہ ہے بمعنے رنگ والجمع الوان دو رنگ کی رات ہونے کا یہ مطلب ہے۔ بعض تو یہ فرماتے ہیں کہ اوّل رات تھی اور اس کی چاندنی مستدیر نہ تھی بلکہ کسی پر سیاہی اور کسی پر سفیدی تھی اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اول رات تو سفید تھی اور آخر رات سیاہی ہے۔ یعنی چاندنی موجود تھی تو رات سفید تھی اور جب چاند غروب ہوگیا تو رات تاریک ہوگئی ۵؎ قَمَرَا بمعنی چاند تین رات کے بعد آخر ماہ تک قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال والجمع اقمارٌ منہ القمران بمعنے آفتاب وماہتاب واقمار العلم وشموسہ سے علماء مراد ہیں ۶؎ تعوَیذ بمعنے متعوذ (پناہ دینے والا) اس لیے کہ اس میں کلام الٰہی لکھا ہوا ہے یا اسم مفعول کے معنے ہیں والجمع تعاوید ۷؎ لجین بمعنے چاندی یہ تصغیر ہی کے وزن پر مستعمل ہے اور مجرد مستعمل نہیں ہوتا ہے اور یہ تصغیر تحقیر کے لیے نہیں ہے بلکہ پیار کے لیے یا تعظیم کے لیے جیسے کہ یا بُنَیَّ اور اس کے معنے بند کرنے کے بھی آتے ہیں از نصر وجہ مناسبت ظاہر ہے اس لیے کہ چاندی کو صندوق یا بکس میں بند کرکے رکھا جاتا ہے جیسے دینار کی حفاظت کی جاتی ہے ۸؎ رفقتہ۔ بفتح الراء وضم الراء المہملۃ بمعنے ساتھیوں کی جماعت والجمع رِفاقٌ ورفق وارفاقٌ ۹؎ غذوا۔ یہ غذا سے مشتق ہے بمعنے غذا دینا وپالنا یقال غذوت الصبی باللبن ای ربیتہٗ بہ وغذوت الرجل غذوا ای اعطیتہ غذاءً وجمع الغذاء اغذیۃٌ از نصر ۱۰؎ بلبان بکسر اللام ہو اللبن ای ہو المشروب وقیل انہٗ مختص بانسان بنی آدم وقیل ہو عام اور بفتح اللام بمعنے سینہ کے اور وسط الصدر ما بین الثدیین اور اعلے صدر کے معنے میں آتا ہے اور بضم اللام بمعنے کھیس وبیوسی وگوند خوشبودار۔ یقال ہو اخوہٗ بلبان امہ اور بلبن امہ نہیں کہا جاتا ہے۔ واصلہ لبنت القوم لبنًا ای سقیتہم اللبن فالبتنوا ای ارتضعُوا از نصر وضرب۔ وجمع اللبن البان

اور حلیب وہ دودھ جو ابھی دودھ دوہ کر رکھا ہو اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا ذائقہ بھی نہ بدلا ہو

اور خمیم بالخا المعجمۃ وہ دودھ جو تازہ دوہا گیا ہوا اور یہ حلیب سے بھی خاص ہے ۱۱؎ البیان یہ ضرب کا مصدر ہے یقال بان بیانًا وتبیانًا وتبیانًا جبکہ وہ ظاہر اور واضح ہو اور بیان اس فصیح گفتگو کو کہتے ہیں۔ جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔

۱۲؎ سحبًا۔ از فتح بمعنے زمین پر گھسیٹنا کھینچنا ومنہ السحاب لانہ یسحب الماء وفی التنزیل یوم یسحبون فی النار علے وجوہہم ۱۳؎ سحبان اس سے مراد سحبان بن وائل ہے اس میں سے ابن کو ضرورت کی وجہ سے حذف کر دیا ہے۔ اور اس کی عمر زیادہ ہوئی ہے اور یہ تقریر کرنے میں بہت ماہر تھا اور مکرر الفاظ زبان پر نہیں لاتا تھا اگر ضرورت پڑی تو دوسرے الفاظ سے اس کے معنے ادا کر دئے اب یہ فصاحت بلاغت میں ضرب المثل ہوگئی ہے۔ ۱۴؎ ذیل بمعنے دامن وآخر کل شیٔ الجمع اَذْیَالٌ وذُیُولٌ یقال ذال الثوب ذیلًا ای طُوّلہ از ضرب ۱۵؎ النسیان یہ مصدر ہے، سمع سے آتا ہے بمعنے بھولنا۔ یقال نَسِیَ الشیَٔ نَسْیًا ونسیانًا ونسایۃً ونِسْوَۃً جبکہ وہ بھولے۔ ذیل النسیان عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ زانی لوگ اس طرح سے عورتوں سے زنا کرتے تھے کہ زانیہ عورتیں اندھیرے مکان میں جاکر بیٹھ جاتی تھیں اور زانی زنا کرنے کے لیے آتے اور چلے جاتے نہ زانی کو معلوم ہوتا تھا کہ مزنیہ کون ہے اور نہ مزنیہ کو معلوم ہوتا

تھا کہ زانی کون ہے۔ لیکن زانی کے پیروں کے نشان جو راستہ میں پڑ جاتے تھے اس سے قیافہ شناس زانی کے پیروں کو دیکھ کر پہچان لیتے تھے تو زانیوں نے یہ کیا کہ جب وہ زنا کے لیے جاتے تو بہت بڑی لنگی باندھتے تھے وہ پیروں سے نیچے پڑی رہتی تھی اور اس سے قدموں کے نشان محو ہو جاتے تھے یہ ذیل النسیان کے لغوی معنے ہیں اور ہر جگہ یہ اسی معنے میں مستعمل ہوتا ہے ہکذا قال الستاذی محی الکرم مدظلہ العالی۔ یحفظ اس کا مصدر حفظ ہے از سمع اور نسیان کی نقیض ہے بمعنے یاد کرنا و حفظ کرنا یقال حفظ الشئ حفظاً ای تعاہدہ ولم یغفل عنہ۔ و تحفظ عنہ ومنہ جبکہ وہ پرہیز کرے و تحفظ بہ تحفظ الکتاب جبکہ وہ تھوڑا تھوڑا یاد کرے۔ (از تفعل) و قال استاذی مدظلہ اگر یہاں عنہ ہوتا تو زیادہ مناسب تھا۔

وَيَمِيْلُ الرَّفِيْقُ اِلَيْهِ وَلَا يَمِيْلُ عَنْهُ۔ فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ۔ اِلٰى اِنْ غَرَبَ الْقَمَرُ۔ وَغَلَبَ السَّهَرُ۔ فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّيْلُ الْبَهِيْمُ۔ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا التَّهْوِيْمُ۔ سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَةَ مُسْتَنْبِحٍ۔ ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ۔ فَقُلْنَا مَنِ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ۔ فَقَالَ ؎

الترجمۃ والمطالب

دوست اس کی طرف مائل ہوتے تھے اور اس سے وہ کبھی اعراض نہ کرتے تھے (اس کی) کہانیوں نے ہم کو فریفتہ اور گرویدہ بنا لیا یہاں تک کہ چاند غروب ہو گیا۔ اور ہم پر بیداری غالب رہی پس جب کہ رات نے اپنی تاریکی (افق عالم پر ہر چہار طرف) پھیلا دی۔ اور سونا (سونے کا وقت) بہت تھوڑا باقی رہ گیا تو ہیں نے دروازے پر کسی بھٹکے ہوئے مسافر کی آواز (کتے کے بھونکنے کی آواز کی طرح) اور اس کے بعد دروازہ کھلوانے کی دستک سنی تو ہم بولے کہ اس قدر اندھیری رات میں آنے والا کون شخص ہے تو اس نے جواب دیا۔

تشریح لغات

[۱] یمیل از ضرب یقال مال الی الشخص والی الشئ میلاً و میلاناً جبکہ وہ رغبت کرے اور اس کو دوست رکھے یقال مال عن الطریق جبکہ وہ اس کو چھوڑے [۲] فاستہوانا از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور یہ ہوی یہوی سے مشتق ہے از ضرب جس کے اوپر سے نیچے گرنے اور بلند ہونے اور چڑھنے کے معنے آتے ہیں اور استہواء کے معنے سرگشتہ و حیران بنا دینے و مدہوش کرنے اور عشق کو مزین کر کے دکھلانے کے آتے ہیں۔ وفی التنزیل کالذی استہوتہ الشیاطین ای حملتہ علے اتباع الہواء اور اس کا مجرد سمع سے بھی آتا ہے جس کے معنے عاشق ہونے کے آتے ہیں غرضیکہ استہواء دونوں سے مشتق ہو سکتا ہے۔ [۳] السمر یہ مصدر ہے بمعنے رات کے وقت گپ شپ کرنے والے لوگ یا باتیں کرنے والے لوگ [۴] غرب از نصر و سمع و کرم بمعنے غروب ہونا یقال غرب النجم جب کہ ستارہ غائب ہو جائے [۵] القمر بمعنے چاند۔ تین رات کے بعد اخیر ماہ تک قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال والجمع اقمار [۶] غلب یہ غلبۃ سے مشتق ہے از ضرب یقال غلب الرجلُ وغلبہ علیہ غلبًا وَغلَبًا وَغلبۃً و مغلبًا ، مغلبۃ و غلبے و غلبّۃ و غلابیۃ بمعنے اس پر مرد غالب آگیا یقال غلب علیہ الکرم یعنی کرم کا اس پر غلبہ ہو گیا گویا کہ وہ اس کی عادت ثانیہ ہے [۷] السہر بمعنے بیداری

وجاگنا۔ قال اللیث السہر امتناع النوم باللیل یقال سَہِرَ سَہَراً فہو ساہِرٌ ای لم ینم لیلاً واسہرہ الخ والمہ متعدمنہ از سمع ۵ رَوْقٌ یہ رواق سے ماخوذ ہے یا رُواق سے بمعنے برآمد وسائبان جہت سے لے کر نیچے تک کا پردہ تھا۔ اللیلُ اذا ظلم ومنہ روَّق الثوب اذا اصفاہ ومنہ رَوَّق فلان فی سلوس سے کسی چیز پر قیمت بڑھادی۔ رَوَّق بضاعتہ یعنی اس نے سامان بیچ کر عمدہ سامان خریدا۔ ۹ بہیم یہ بہمتہ سے ماخوذ ہے بمعنے سیاہ البہم ہو الذی لا ضوء فیہ اے الصباح یعنی تمام رات اندھیرا رہا اور صبح سے پہلے روشن نہیں ہوئی والجمع بُہُمٌ بروزن قفل وعنق ۸ لم یبق از سمع یقال بقی بقاءً واز ضرب بقے البقیا بمعنے ہمیشہ رہنا وثابت رہنا۔ اور بقاء یہ فناءٌ کی ضد ہے ۱۱ التہویم نیند یا اونگھ میں سر کو ہلانا اور اونگھنے میں جھونٹے لینا کم سونا۔ یقال ہَوَّم الرجلُ اذا ہز راسہ من النعاس ولا مجرد لہ یستعمل ۱۲ الباب بمعنے دروازہ والجمع ابوابٌ وبِیبانٌ یقال باب لہ یبُوبُ اًی صار بوّاباً لہ وملازماً لبابہ از نصر ۱۳ نباۃ آہستہ آواز یا کتوں کی آواز کو نباۃ کہتے ہیں از فتح یقال نبا نبأً ای صات صوتاً خفیفاً یا یہ نبوۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنے تلوار کے اچٹنے کے آتے ہیں ۱۴ استنباح مستنبح الاستنباح مصدر مستنبح وہ مہمان جو کتے کی سی آواز نکالے جب کہ وہ راستہ بھول جائے یا یہ نباح سے ماخوذ ہے جس کے معنے کتے کے بھونکنے کے آتے ہیں اور اس کے معنے مطلق چیخنے کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنے خود بھونکانے والے کے بھی آتے ہیں۔ اس میں اہمیت کی تغلیب وصفیت پر ہوگئی ہے۔ از فتح اصل میں بات یہ ہے کہ جب سفر میں مسافر راستہ بھول جاتے تھے تو رات کے وقت کتے کی آواز سے بھونکنے لگتے تھے تو مسافر کا لوگوں کو پتہ چل جاتا تھا واصلہ نبح الکلب نبحاً ونبیحاً ونباحاً بالضم ونباحاً بالکسر ونبوحاً جبکہ کتا بھونکنے۔ ۱۵ تلتہا از نصر بمعنے پیچھے چلنا اس کا مصدر تلُوٌّ ہے ومنہ تلاوۃ القرآن یا یہ تلوٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنے پیچھے ہونے کے آتے ہیں۔ منہ المقدم والتالی ومنہ تلو العبید لع۔ اور تِلْوٌ کے معنے اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا جائے اور وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلے والجمع اتلاءٌ اور اس کا مؤنث تِلوۃٌ آتا ہے ۱۶ صکۃ از نصر بمعنے زور سے مارنا اور طمانچہ مارنا اور دروازہ پر ہاتھ مارنا وفی التنزیل فصکت وجہہا اور صک جو چک کا معرب ہے اس کے معنے دستاویز اور اقرار نامہ کے آتے ہیں اور سمع سے جو آتا ہے اس کے معنے گھوڑے یا اونٹنی کے چلنے میں گھٹنے اور ایڑیوں کے ٹکرانے کے آتے ہیں۔ ۱۷ مستفتح۔ استفتاح مصدر از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے اس کا مجرد فتح آتا ہے بمعنے کھولنا اور استفتاح کے کھلوانے کے ہیں ۱۸ الملم الالمام مصدر از افعال بمعنے اترنے والا یقال لم بفلانٍ لماً الم بہ ای نزل وزارہ غباً از نصر ۱۹ المدلہم یہ ادلہام سے ہے جس کے معنے تاریکی کے ہیں یقال اِدْلَہَمَّ اللیلُ والظلامُ ای کثف واسود جب رات میں بہت اندھیرا ہو۔ اور شارح نے جو اس کو ماخوذ دہمتہ سے کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے ہکذا قال استاذی عمی المکرم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

يَا اَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا | وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا
اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا | اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا
قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اكْفَهَرَّا | حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
مِثْلَ هِلَالِ الْاُفُقِ حِيْنَ افْتَرَّا | وَقَدْ عَرَاقِنَاءَكُمْ مُعْتَرًّا

الترجمۃ والمطالب | اے اس مکان کے رہنے والو خدا تمہیں شر سے بچائے (محفوظ رکھے) اور جب تک تم زندہ رہو تم

کوئی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ اندھیری رات نے تمہارے مکان پر ایک غبار آلود اور پراگندہ بال مسافر کو بھیجا ہے۔ اس کا سفر اس قدر طویل تھا کہ وہ پہلی رات کے چاند کی طرح زرد اور کوزہ پشت (ٹیڑھی پیٹھ) ہو کر لوٹا ہے۔ اور تمہارے صحن مکان میں وہ سائل بن کر آیا ہے۔

تشریح لغات

لہ اہل کنبہ و رشتہ دار، و الجمع اہلون و آہال و اہلات و اہلات یقال اہل الرجل یعنی بیوی و اہل الامر یعنی حکام و اہل المذہب یعنی متبعین مذہب و اہل الوبر بدّو و اہل المدر و الحضر یعنی عرب کے شہری و اہل المکرمات ای ذو المکرمات و اہل البادیۃ ای سکانہا۔ ٹہ ذا المغنی ذا اسم اشارہ ہے المغنی بمعنے مکان و منزل یہ ماخوذ ہے غنی المکان سے جبکہ مقیم ہو اور مغنے کی جمع معانی آتی ہے یقال غنی بالدار و فی الدار جبکہ گھر میں مقیم ہو و فی التنزیل کان لم یغنوا فیہا ای لم یقیموا فیہا از سمع۔ سہ وقیتم از ضرب بمعنے بچانا و محفوظ کرنا یقال وقاہ اللہ وقیا و وقایۃً و واقیۃً ای صانہ۔ ٹہ شراً مصدر بمعنے برائی و الجمع شرور اور یہ ہر قسم کی برائی اور خطاء کے لیے اسم جامع ہے یقال ہو شر الناس و ہم شرار و اشرار و اشراً یعنی وہ لوگوں میں بہت بُرا ہے اور اس کی اصل اشر ہے، یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا ہے جیسے خیر میں۔ ٹہ لقیتم از سمع بمعنے ملاقات کرنا یقال لقی فلانا یلقاہ لقاءً و لقاءۃً و لقایۃً و لقاءۃً و لقیاناً و لقیاناً و لقیانۃً و لقیاً و لقیۃً و لقیۃً و لقی جبکہ وہ کسی سے ملاقات کرے۔ لہ ما لقیتم میں ما مادام کے معنے میں ہے لقی از سمع یقال لقی لقیاً و از ضرب یقال لقی لقیاً بمعنے ہمیشہ رہنا و ثابت رہنا۔ ضر بالضم الضاد قال ابو الدقیش الضر ضد النفع بفتح الضاد و فی التنزیل یدعوا لمن ضرہ اقرب من نفعہ و الضر بالضم بمعنے بدحالی و خراب حالت و فی التنزیل و اذا مس الانسان الضر دعانا یقال ضرہ ضراً و ضر بہ و اضر بہ و ضارۃً یعنی اس کو نقصان پہنچایا از نصر ضر بالضم و الجمع اضرار بمعنے صدمہ و نقصان پہنچانا اور اس کے معنے لاغری اور بدحالی کے بھی آتے ہیں اور بضم الضاد المعجمۃ و کسر ہا کے یہ معنے آتے ہیں کہ سوکن کر کے لانا یقال رجل ضراً ضرار یعنی مصیبت میں ایک مصیبت ہے۔ ٹہ دفع از فتح یقال دفعہ دفعاً و دفاعاً و مدفعاً ای نحّاہ و ابعدہ و ردّہ دو فعہ فی کذا دخلہ فیہ و دفع الیہ الشئی ای اداہ و دفع القول ای ردّہ۔ ٹہ اکفہر اس کا مصدر اکفہرار ہے یقال اکفہر اللیل یعنی رات سخت تاریک ہے و اکفہر الرجل یعنی مرد ترش رو ہے اکفہرار کے معنے تاریکی چھا جاتے اور شدت سواد اور سیاہی کے آتے ہیں۔ لہ ذراکم۔ بفتح الذال گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف اور جائے پناہ، اور ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو یقال اتخذت الحائط ذرےً لی یعنی میں نے دیوار کی پناہ لی، و انا فی ذرے فلاں یعنی میں فلاں کی پناہ اور حفاظت میں ہوں و ہو کریم الذرا ے وہ طبعاً کریم ہے الذرا ے وہ غلہ جس کا اوسان کیا جائے، و اصلہ ذرے الریح التراب تذروہ ذرواً و تذریہ ذریاً اطارتہ و اذہبتہ و فی التنزیل و الذاریات ذرواً یعنی الریاح از نصر و ضرب للہ شعثاً یعنی شعثلب، پراگندہ بال اور جس کے بال الجھے ہوئے ہوں یقال شعث شعرہ شعثاً و شعوثۃً ای اغبرّ و تلبد اگر فعل آتا ہے تو سمع سے آتا ہے اور یہ صفت کا صیغہ بھی آتا ہے یہاں یہ دفع کا مفعول بہ ہے للہ مغبر بمعنے غبار آلودہ ہوا و از نصر غبر غبوراً بمعنے مٹیلے رنگ کا ہوا اور گرد غبار چڑھا و از سمع اس کا مصدر اغبرار آتا ہے یقال غبراً الجرح یعنی فاسد طریقہ سے اندمال ہوا تھا پھر وہ ٹوٹ گیا یقال غبر الشئی غبراً ای علاہ الغبار و فی التنزیل دوجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ۔ للہ اخابہ اخسے

مشتق ہے۔ بمعنے بھائی وساتھی و دوست والجمع اِخوۃٌ وَ اِخوَۃٌ واخوانٌ واُخونٌ وآخاء اور بقول بعض الاخوان اخ کی جمع ہے۔ جو دوستی کے لحاظ سے بھائی کے معنے میں ہے۔ [۱۲] سفاریہ یا تو سفر کی جمع ہے، یا یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے۔ بمعنے مسافرت یقال سفرت سفوراً از نصر ای خرجت الی السفر وسافرت الی بلد یعنی میں نے ایک شہر کی طرف سفر کیا [۱۳] طبال یہ اجوف وادی از نصر بمعنی طویل ہونا [۱۴] اِسبَطَرّا اس کا مصدر اسبطراء ہے جس کے معنی پھیلنے و دراز ہوکر لیٹنے کے ہیں یقال اسبطرت الابل جبکہ اونٹ تیز چلے اور سبطر کے معنے تیز اور چالاک اور لیٹنے کے آتے ہیں یقال اسدٌ سبطرٌ بمعنی حملہ کرنے کے وقت شبیر دراز ہوتے والا وجمالٌ اسبطراتٌ یعنی لیٹے ہوئے اونٹ اس میں تا تانیث کی نہیں ہے [۱۵] اثنثنے از افعال اور یہ ثنیٌ سے ماخوذ ہے بمعنے موڑنا یقال ثنی الشئ ثنیاً جب کہ وہ موڑے اور لیٹنے تو عرب [۱۶] محقوقفا اس کا مصدر احقیقاف ہے۔ اخشیشان کے وزن پر اور یہ خقف سے ماخوذ ہے حقف وہ گھاس جو کمان کی طرح ٹیڑھی نکلے اور اس کے بعد وہ گرنے لگے اور اس کے معنے دراز وپیچیدہ تو وہ ریت کے بھی آتے ہیں یقال حقف الشئ حقوفا واحقوقف ای عاد ورجع [۱۷] مصفرا اس کا مصدر اصفرار ہے بمعنے زرد رنگ ہونا۔ یقال اصفرّ اصفراراً بمعنے زرد رنگ ہوا [۱۸] ہلال یہ ہالٌ کا مصدر ہے بمعنے نیا چاند۔ اور شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔ اور مہینہ کے آخری دو راتوں چھبیسویں اور ستائیسویں کے چاند کو بھی اور ان کے علاوہ کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ والجمع آہلۃٌ یقال اہلّ الرجلُ ای نظر الی الہلال اہللنا ہلال شہر کذا واستہللنا ہٗ ای رأینا ہلالہ [۱۹] الافق بضمتین بمعنے کنارہ وکنارۂ آسمان وہواؤں کے چلنے کی جگہ یا وہ دائرہ جس کی وجہ سے آدھا آدھا آسمان ہوجائے۔ والجمع آفاق [۲۰] اِفترّ اس کا مصدر افترار ہے۔ جس کے معنے تبسم ومسکرانے وظاہر ہونے کے ہیں واصلہ فرتُ الدآبۃ فتراً وفررت عن اسنانہا ای کشفت عن اسنانہا لتنظر الیہا از نصر [۲۱] عرا از نصر یقال عراہ عرواً واعتراہ ای غشیہ طالباً معروفہ بمعنے قصد واسے اس کے حروف اصلی عا۔ر۔و ہے بمعنے پیش آنا یقا عراہ الامر یعریہ عریاً یعنی وہ امر پیش آیا [۲۴] فنا بمعنے صحن ومیدان والجمع افنیۃٌ اور یہ مشتق ہے فنی یفنے سے جو بقا کی نقیض ہے اس لیے کہ گھر یہاں تک ختم ہوتا ہے از سمع [۲۵] معتر اعتر وہ سائل جو کسی کے پاس بغرض سوال جائے مگر وہ شرافت کی وجہ سے مانگے نہیں۔ بخلاف قانع کے جو اس کو دیدیا جائے وہ راضی ہوجائے اور بعض نے معتر کے معنے فقیر کے بیان کئے ہیں۔ وفی التنزیل اطعمو القانع والمعتر یقال عرّہٗ عرّاً واعترہٗ واعترّبہ اسے ای اتاہ لطلب معروفہ از نصر واعتر اسے فلاناً اعترا ءٗ جب کہ وہ عطیہ مانگنے کے لیے جائے۔

وَاَمَّکُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُـرّاً ۔۔۔ یَبْغِیْ قِرًی مِنْکُمْ وَمُسْتَقَرّاً

فَدُوْنَکُمْ ضَیْفاً قَنُوْعاً حُـرّاً ۔۔۔ یَرْضٰی بِمَا احْلَوْلٰی وَمَا امَرّاً

وَیَنْثَنِیْ عَنْکُمْ یَنُثُّ الْبِرّاً

(قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَلَمَّا خَلَبْنَا بِعُذُوْبَةِ نُطْقِهٖ. وَعَلِمْنَا مَاوَرَاءَ بَرْقِهٖ - اِبْتَدَرْنَا فَتْحَ الْبَابِ. وَتَلَقَّیْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ. وَقُلْنَا لِلْغُلَامِ هَیَّا هَیَّا۔ وَهَلُمَّ مَا تَهَیَّا۔

الترجمة والمطالب

اور وہ تمام زمانے کو چھوڑ کر اس نے تمہاری طرف رُخ کیا ہے اور تم سے پیٹ کو کھانا اور دپڑ رہنے کو) جگہ مانگتا ہے لہٰذا تم (اس) قانع اور شریف مہمان کو، جو تمہارے کھٹے میٹھے پر راضی ہے، اور وہ تمہارے احسان کو ظاہر کرتا ہوا لوٹے تم اس کو اپنی مہمانی میں لے لو، حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ جب اس نے ہم کو اپنی شیریں زبان سے فریفتہ کر لیا اور ہم اس کی فصاحت اور بلاغت سے واقف ہوئے تو فوراً دروازہ کھول کر کہا بسم اللہ تشریف لایئے اور ہم نے ملازم سے کہا کہ تو جلدی آ اور جو کچھ موجود ہو اس کو تو حاضر کر۔

تشریح لغات

لہ اَمَّکُمْ فعل ماضی کا صیغہ ہے از نصر بمعنی ارادہ کرنا یقال اَمَّہٗ یَؤُمُّہٗ اَمًّا بمعنے قصدہ وفی التنزیل آمین البیت الحرام ۲ دُوْنَ بمعنے نیچے۔ یقال ھو دونہٗ وہ اس سے مرتبہ میں کم ہے اور آگے کے معنے میں بھی آتا ہے۔ یقال مشٰے دونہ یعنی وہ اس کے آگے چلا و بمعنے غیر یقال من دون ان یفعل بمعنے بغیر کرنے کے اور دُوْن کے معنے گھٹیا و حقیر کم مرتبہ جیسے شئ" دون یعنی گھٹیا چیز اور یہ کبھی شریف کے معنے میں بھی آتا ہے یقال حال القوم دون فلان یعنی فلان قوم اور اس کے مطلوب کے درمیان حائل ہوگئی ۳ الانام بمعنے مخلوق اور انیم کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے ۴ طرا کے معنے سب کے ساتھ ہونے کے ہیں وقال یونس اَتَطْرُ الجماعۃ اور یہاں یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ ای طَرَّ طَرًّا یا من غیر لفظہ مفعول ہے ای جاؤ اطرا ۵ قرٰی بالکسر بمعنے مہمانی کا کھانا اور وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے اور بضم القاف یہ قریۃ سے مشتق ہوگا جس کے معنے گاؤں کے ہیں۔ ۶ مستقرا۔ استقرار، مصدر بمعنے آرام کی جگہ یا یہ اسم ظرف ہے، یا یہ اسم مفعول ہے جو ظرف کے معنے میں ہے یقال قَرَّ بالمکان وفیہ قرارًا وقرورًا وقرا واستقر فیہ و بہ ای ثبت وسکن ازضرب ویقال قَرَّ علی الامر ای ثبت۔ وفی التنزیل وفی الارض مستقر ومتاع ۷ فدونکم یہ اسم فعل ہے بمعنے خذ یقال دونک زیدًا ای خذہ ۸ ضیفًا بمعنے مہمان مذکر اور مؤنث اور جمع سب کے لیے برابر ہے۔ والجمع اضیافٌ وضیوفٌ وضیافٌ وضیفانٌ واضائف اور جب اس میں نون لگاتے ہیں، اور یوں کہتے ہیں۔ الضیفن تو اس کے معنے طفیلی کے آتے ہیں ۹ قنوعا اس کی جمع قُنُعٌ آتی ہے اور یہ قانع کے معنے میں ہے یعنی عاجزی سے سوال کرنے والا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والا اور قوم کا خادم اور قوم کا اجرت پر کام کرنے والا ۱۰ حُرٌ بمعنے آزاد و شریف و عمدہ حصہ یقال فرس حُرٌ یعنی اصیل گھوڑا اور اس کے معنے بغیر ریت کے خالص مٹی کے بھی آتے ہیں ویقال حر الدار یعنی گھر کا درمیان و حُر الارض زمین کا اچھا حصہ و حُر الوجہ یعنی رخسارہ والجمع احرارٌ وحرارٌ اور احرار، البقول وہ ترکاری جو کچی کھائی جائیں اور اس کا معنے کبوتر کے بچہ اور شکرا اور باز اور نر قمری کے بھی آتے ہیں ۱۱ یرضٰی از سمع اور یہ سخط کی ضد ہے اس کا مصدر رِضًی و رضٰی اور رُضوان اور رِضوان اور مرضات آتے ہیں۔ یقال رضی عنہ وعلیہ یعنی وہ اس سے خوش اور راضی ہوا و رضی الشئ و رضی بہ وفیہ یعنی اس نے اس کو پسند کیا اور اس پر قناعت کی ۱۲ احلولی اصلہ حلا الشئ یحلو و حلی حلوا و حلوانا و احلولی ای کان حلوًا اور یہ مُرّ کی نقیض ہے۔ اور حلاوت یہ مرارت کی نقیض ہے اور یہ نصر اور کرم اور سمع سے آتا ہے۔ ویقال احلولی الشئ حلوی حلی الشئ واحلواے واستحلاہ یعنی اس کو حلو پایا ۱۳ امرا یہ مرارت سے ماخوذ ہے بمعنے تلخی یقال مَرَّ الشئ مرارۃً وامَرَّ ای صار مُرًّا اور یہ حلوت کی نقیض ہے از نصر و سمع ۱۴ ینثنی از انفعال بمعنے ینصرف، یرجع نیث ۱۵ از نصر بمعنے منتشر ہونا و پراگندہ ہونا یقال

نَشَرَہٗ، نَشْأً ای نشر وافشاہ ۱۸ البر بالکسر بمعنے نیکی دل وجزا وطاعت وصلاحیت وسچائی وفی التنزیل لن تنالوا البر یقال بَرَّ والدہٗ بِرًّا ای اطاعہ وبَرَّ فی قولہ بَرًّا ای صدق از ضرب وسمع اور بالفتح بمعنے بھلائی ونکوکار وخشک زمین اور بالضم بمعنے گیہوں اس کا واحد بُرَّۃٌ آتا ہے ۱۹ خلبنا از نصر بمعنے خدعنا یقال خلب خلبًا وخِلَبًا واختلب وخَلَبَ وخَلَّبَ بمعنے نرم گفتاری سے اس کو دھوکہ دیا اور اس کو فریفتہ کرلیا یقال خلبت ہی فلبہٗ خلبًا واختلب ای اخذتہٗ وذہبت بقلبہ بلطف القول واخلبہ واز سمع بمعنے بیوقوف ہونا واز نصر وضرب بمعنے خراش لگانا وزخمی کرنا۔ یعذُبَتِہٖ، بمعنے شیریں کلام یہ مصدر ہے عذب کا یقال عذب عذوبۃً واعذوذب الشعر بمعنے میٹھا وخوشگوار ہوا۔ ۱۰ نطق یہ مصدر ہے، اس کا استعمال نطق خارجی یا ظاہری گفتگو پر بھی ہوتا ہے اور نطق داخلی یا باطنی یعنی فہم اور ادراک کلیات پر بھی اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ ۲۰ بَرق بمعنے بجلی والجمع بروق یقال بُرقٌ خُلَّبٌ وبرق خلب وبرق خُلَّبٍ یعنی بے بارش کی بجلی ۲۱ ابتدرنا از باب افتعال بمعنے سبقت جلدی کرنا یقال ابتدر القوم امرًا یعنی بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لیے بڑھنا۔ ۲۲ الباب بمعنے دروازہ والجمع ابواب ۲۳ تلقینا۔ اس کا مصدر تلقی ہے۔ بمعنے ملاقات کرنا یقال تلقّی الشیٔ جبکہ چیز ملے ۲۴ بالترحاب بمعنے مرحبا کہنا و بمعنے کشادگی گھر اور اس کی وسعت کی طرف بلانا واصلہ رَحُبَت الدار رُحبًا ورحابۃً ای اتسعت از کرم وسمع وفی التنزیل وضاقت علیہم الارض بما رحبت ۲۵ للغلام بمعنے نوجوان وزر خرید غلام وسبز خط ونوکر ومزدور والجمع اغلمۃٌ وغلمۃٌ وغلمانٌ وفی التنزیل انّٰی یکون لی غلامٌ یقال غلم الرجل غلمًا وغلمۃً ای اشتد شہوتہ وکان منقادًا لہا از سمع ۲۶ حیّہلا بمعنی عجّل عجّل اور جلدی پر برانگیختہ کرنے کے معنے آتے ہیں اور یہ اسم فعل ہے یہ اصل میں حیّ حیّ تھا اس میں ہمزہ کو الف سے بدل لیا۔ اب اس کے معنے اسرع اسرع کے ہوگئے ہیں ۲۷ ھلمّ بمعنے لانا وحاضر کرنا یقال ہلم ای ہات واحضر ماتہیأ ای ماحصل وحضر وفی التنزیل ہلم شہداءکم ای ہاتوا ویقال ہلمّ یارجل ای تعال ۲۸ تہیّأ اس کا مصدر تہیّؤ ہے بمعنے کسی چیز کو مہیا وموجود کرنا از تفعل ۔

فَقَالَ الضَّيْفُ وَالَّذِيْ اَحَلَّنِيْ ذَرَاكُمْ۔ لَا تَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ۔ اَوْ تَضْمَنُوْا لِيْ اَنْ لَا تَتَّخِذُوْا فِيْ كَلًّا۔ وَلَا تَجَشَّمُوْا لِاَجْلِيْ اَكْلًا۔ فَرُبَّ اُكْلَةٍ هَاضَتِ الْاٰكِلَ۔ وَحَرَمَتْهُ مَآكِلَ وَشَرُّ الْاَضْيَافِ مَنْ سَامَ التَّكْلِيْفَ وَاٰذَى الْمُضِيْفَ خُصُوْصًا اَذًى يَتَعَلَّقُ بِالْاَجْسَامِ۔ وَيُفْضِيْ اِلَى الْاَسْقَامِ۔

الترجمۃ والمطالب

یہ سن کر مہمان بولا کہ اس خدا کی قسم جو مجھے آپ کے مکان پر لایا ہے میں اس وقت تک تمہارے کھانے کو نہیں چکھوں گا جب تک تم یہ قبول نہ کرلو کہ میں تم پر بار نہ ہوں گا اور تم میری وجہ سے کھانے کی تکلیف نہ اٹھاؤ گے، کیونکہ اکثر کھانے کھانے والے کو ہیضہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اس کو تمام عمر کے لیے کھانے سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور بدترین مہمان وہ شخص ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف اور رنج دے اور خصوصًا وہ تکلیف جو جسمانی ہو اور بیماریوں میں مبتلا کر دے۔

تشریح لغات

۱ الضیف مہمان، اس میں واحد اور جمع سب برابر ہیں والجمع اضیافٌ وضیوفٌ

وضیافٌ وضیفانٌ واضائف ؎۲ اَحَلَّتْنِی از افعال یہ حلول سے مشتق ہے از نصر وضرب بمعنے اُترنا اور یہ متعدی بنفسہ آتا ہے یقال احلّہ بالمکان او المکانَ جب کہ وہ مکان میں اُترے واحل علیہ الامر جبکہ وہ واجب کرے۔ واحلّتِ الناقۃ علی ولدہا جبکہ دودھ جاری ہو وأحلّ المحرم جب کہ احرام سے محرم نکل جائے۔ ؎۳ ذَرا کم۔ گھر کے سامنے کا صحن اور اُس کے اطراف جائے پناہ ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو ؎۴ تلمظت۔ از باب تفعل از نصر یقال لمظ لمظاً وتلمظ اذا اخرج لسانہ بعد الشرب او الاکل مسح بہ شفتیہ او تتبع بلسانہ بقیۃ الطعام بین اسنانہ بعد الاکل لمظ کے یہ معنے ہیں کھانے پینے کے بعد زبان سے ہونٹ چاٹنا اور کھانے کے بعد زبان سے دانتوں کے درمیان کا نکالنا ویقال لمظ فلاناً من حقہ یعنی حق میں سے کچھ دینا ولمظ الماء جبکہ زبان کے کنارے سے پانی کو چکھے۔ اور اس کے معنے سانپ کے زبان کے ہلانے کے بھی آتے ہیں یقال تلمظت الحیۃ اذا اخرج لسانہا ؎۵ اَوْ بمعنے الیٰ اَنْ یا اِلّا ان علیٰ سبیل القولین ؎۶ تضمنوا۔ از سمع یقال ضمن لہ الشیٔ وبالشیٔ ضمناً وضماناً ای کفل بہ ضمنہ ایاہ کفلہ ؎۷ کلّاً یہ مصدر ہے بمعنے تھکنا وعاجز ہونا وکمزور اور وہ شخص جس کے والد اور اولاد نہ ہو اور یتیم، مرد گرانجان بے خیر چھری یا تلوار کی پیٹھ وکیل بت، مصیبت، فقیر، عیال، بوجھ اور کلٌّ کا اطلاق واحد جمع وغیرہ سب پر ہوتا ہے اور بعض مذکر ومؤنث کی جمع کلول کہتے ہیں۔ وفی التنزیل وہو کلٌّ علیٰ مولاہ ای ہو الثقیل الذی لاخیر فیہ ؎۸ ولا تجشموا۔ اس کا مصدر تجشم ہے از باب تفعل بمعنے تکلیف برداشت کرنا یقال جشم الامر یجشمہ جشماً وجشامۃً وتجشمہٗ ای تکلفہ ہے مشقۃ وجشمنی فلانٌ امراً وجشمنیہ ای کلفنیہ از سمع ؎۹ لاملیّ ای لبسی اور یہ آن میں مصدر ہے یقال اَجلّ علیہم لشر اجلاً ای جنی علیہم وجلبہ علیہم از نصر ؎۱۰ اکلًا بالفتح بمعنے مطلق کھانا اور بالضم بمعنے کھانے کی مقدار (یعنی لقمہ نوالہ) والجمع اکلٌ۔ اور اُکُلٌ بالضم کے معنے ایک بار کھانے کے آتے ہیں اور بضم الہمزۃ والکاف جس کے معنے پھل کے آتے ہیں کما فی التنزیل اُکلہا دائم ؎۱۱ رُبَّ یہ حرف جر ہے حسب سیاق کلام تکثیر وتقلیل کا فائدہ دیتا ہے اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے اور نکرہ کے لیے شرط ہے کہ موصوف ہو اور جب اس کے آخر میں ما لاحق ہوتا ہے تو یہ عمل نہیں کرتا اور اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے ربما الخلیل مقبل وربما اقبل الخلیل اور کبھی اس صورت میں بھی عمل کرتا ہے۔ جیسے ربما ضربتہ بسیف صقیل ؎۱۲ اُکلۃ بمعنے نوالہ ولقمہ ؎۱۳ ہاضت یہ یائی ہے ہیضہ سے مشتق ہے۔ از ضرب بمعنے ہیضہ ہوجانا یقال ہاضت معدتہ ای فسدت وقال اقرب الموارد یقال ہاض العظم ہیضاً فانہاض جب کہ ایک بار ہڈی ٹوٹ جانے کے بعد دوبارہ ہڈی ٹوٹ جائے ؎۱۴ حرمتہ ای منعتہ وجعلتہ محروماً یقال حرمہ الشیٔ حرماً وحریماً وحِرماناً وحِرماً وحُرمۃً وحَرِمۃً وحریمۃً ای منعہ ایاہ از ضرب ؎۱۵ ماکلٌ یہ ماکل کی جمع ہے بمعنے ما یوکل یعنی جو چیز کہ کھائی جائے۔ ؎۱۶ شر مصدر بمعنے برائی والجمع شرور اور یہ ہر قسم کی برائی اور خطا کے لیے اسم جامع ہے۔ یقال ہو شر الناس وہم شرارٌ واشرارٌ وہی شَرّۃ اور اس کی اصل اشر ہے اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور اس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا ہے۔ جیسے خیر میں ؎۱۷ الاضیاف یہ ضیف کی جمع ہے بمعنے مہمان وقد مر تحقیقہ ؎۱۸ سام یقال سام فلاناً الامر سوماً ای کلفہ ایاہ وفی التنزیل یسومونکم سوء العذاب ای یجشمونکم اشد العذاب وقال اللیث السوم ان تجشم انساناً مشقۃ اوسوءً اوظلماً از نصر۔ اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح سے آتا ہے اس کے دس وم، حروف اصلی ہیں از نصر بمعنے عقد کرنا اور معاملہ کرنا اور تکلیف دینا وقال فی اقرب الموارد واکثر ما یستعمل فی الشر یقال سامہ الامر اذا کلفہ ؎۱۹ التکلیف۔

بمعنے مشقت والجمع تکالیف ...... ویقال کلفہ امرہ بما یشق علیہ وتکلیف الشئ کلفا ای تجشمہ علے مشقۃ وعلے خلاف عادتک وفی التنزیل لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وکلفت الشئ کلفا ای حملتہ علے مشقۃ از سمع ۱۸ آذی۔ یہ ایذاء سے مشتق ہے اور ایذا ماخوذ اذٰے سے از افعال یقال آذاہ ایذاءً ای قہرہ واز سمع۔ آذٰے اذٰے اذاۃً جبکہ تکلیف پہنچے ۱۹ المضیف بالضم بمعنے میزبان جس کے یہاں مہمان جاکر اترے۔ ومنہ منزل مضیف۔ اور مضیف بالفتح وہ شخص جس کو مہمان نوازی کی عادت ہو خواہ وہاں مہمان ٹھہرے یا نہ ٹھہرے اور مضیف کے معنے مہمانی کی جگہ کے آتے ہیں ۲۰ خصوصًا یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای خص خصوصًا ۲۱ یعتلق از افتعال اس کا مصدر اعتلاق ہے بمعنے محبت کرنا اور متعلق ہو جانا یقال اعتلق فلانًا و بہ جبکہ وہ اس سے محبت کرے ۲۲ بالاجسام یہ جسم کی جمع ہے بمعنے بدن اور وہ چیز جس میں طول اور عرض اور عمق ہو والجمع اجسامٌ واجسُمٌ وجُسُومٌ اور نسبت کے لیے جسمی یا جسمانی استعمال کرتے ہیں ۲۳ یُفضی از افعال یقال افضی الیہ جب کہ پہنچے وافضی بہ الی کذا جبکہ اس کو پہنچاتے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال فضا الشئ فضاءً وفضوًا ای اتسع از نصر، وفی التنزیل وقد افضی بعضکم الی بعض ۲۴ الاسقام یہ سقم بالفتح وبالضم کی جمع ہے بمعنی بیماری اور سَقِم اور سقیم کے معنی بیمار کے آتے ہیں اور مسقام کے معنی بکثرت بیمار رہنے والے کے آتے ہیں اور اس کا مجرد سمع وکرم سے آتا ہے یقال سَقِمَ وسَقُمَ سقمًا وسقامۃً جبکہ وہ بیمار ہو اور دیر تک بیمار رہے اور اس کا صفت کا صیغہ سقیم آتا ہے اور باب افعال سے جو اسقم آتا ہے اس کے معنی بیمار ڈالنے کے آتے ہیں۔

وَمَا قِيلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِي سَارَ سَائِرُهُ - خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهُ - إِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّي - وَيُجْتَنَبَ أَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِي يُعْشِي - اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تَقِدَ نَارُ الْجُوعِ - وَتَحُولَ دُونَ الْهُجُوعِ - قَالَ فَكَأَنَّهُ اطَّلَعَ عَلَى إِرَادَتِنَا - فَرَمَى عَنْ قَوْسِ عَقِيدَتِنَا -

الترجمۃ والمطالب

کیا نہیں کہا گیا ہے۔ اس مشہور مثل میں رات کا بہترین کھانا وہی ہے جو سرِ شام کھایا جائے اس لیے کہا گیا ہے کہ رات کے کھانا کھانے میں جلدی کی جائے اور رتوندی لانے والی رات کے کھانے سے احتیاط کیا جائے مگر اس وقت مجبوری ہے جبکہ بھوک کی آگ مشتعل ہو اور نیند نہ آنے دے راوی بیان کرتا ہے۔ ہم یہ سمجھے کہ وہ گویا ہماری خواہش سے مطلع ہو گیا اور اس نے ہمارے دلی ارادے کی کمان سے ہمارے تیر مارا۔

تشریح لغات

۱ وما قیل میں ما نافیہ ہے۔ ۲ المثل محرکہ مشابہ۔ نظیر، صفت۔ بات کہاوت، عبرت، دلیل والجمع مثلات ۳ سار ضرب اس کا مصدر سیر وتسیار ومسیر ومسیرۃ وتسیرۃ آتا ہے یقال سار جبکہ وہ چلے یا جائے یا سفر کرے وسارہ جبکہ وہ چلائے وسار الدابۃ جبکہ وہ جانور پر سوار ہو ۴ سائرہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال سائر الشئ یعنی چیز کا بقیہ والمثل السائر بمعنی مثل وکہاوت مشہور یہ کنایہ شہرت اور کثرت انتشار سے ہے۔ ۵ العشاء بالفتح اس کے معنے عشا یعنی شام کے وقت کھانے کے آتے ہیں۔ والجمع اعشیۃ از نصر ۶ سوافرہ یہ سافرۃ کی جمع ہے۔ وہ عورت جو سفر کے وقت اپنے نقاب کو اٹھائے رکھے اور جس کا منہ کھلا رہے۔ اب اس کے معنے لقمہ کے ہو گئے ہیں اس لیے کہ اس کا چہرہ کھلا

ہوا ہے وہ دیکھ کر لقمہ کھائے گی۔ازضرب۔ ؎۸ یعجل۔از تفعیل اس کے معنے جلدی کرنے کے ہیں یقال عجل جب کہ وہ جلدی کرے ویقال عجلہ جبکہ وہ سبقت کرے اور اس کو برانگیختہ کرے۔ وعجل لہ من الثمن کذا جبکہ وہ پیش کرے وعجل اللحم جبکہ وہ گوشت کو جلدی پکائے ؎۸ التعشی یہ عشائے سے مشتق ہے بمعنے شام کے وقت کھانا کھانا ؎۹ یجتنب از افتعال بمعنے بچنا یقال اجتنبہ ای بعد عنہ وفی التنزیل فاجتنبوا الرجس من الاوثان الآیتہ ویقال جنب جنباً ای دفع وجنبہ الشی ای ابعدہ عنہ از نصر ؎۱۰ یغشی از تفعیل بمعنے ضعف بصر وشب کوری (رتوندی) کا ہونا یعنی نہ تو دن میں نظر آئے، اور نہ رات میں یقال عشا الرجل عشواً وعشی عشاً ای ساء بصرہ باللیل والنہار او ابصر بالنہار ولم یبصر باللیل از سمع ونصر وعشا الیہ عشواً ای مال الیہ وعشا عنہ ای اعرض وفی التنزیل ومن یعش عن ذکر الرحمٰن از نصر۔ اور یا یہ عشواء سے ماخوذ ہے جس کے معنے اندھا کرنے کے ہیں ؎۱۱ اللّٰھم الا ان یہ یجتنب سے استثناء ہے اور مستثنیٰ سے پہلے آتا ہے جب کہ مستثنیٰ کوئی عجیب چیز ہو یعنی مستثنیٰ منہ نادر عجیب ہو تو اس صورت میں اللّٰھم الا ان آتا ہے ؎۱۲ تقد بمعنے بھڑکنا اور مشتعل ہونا اور روشن ہونا یقال وقدت النار تقد وقوداً بالضم وقداً وقدۃً ووقداناً از ضرب واما الوقود بالفتح اس کے معنے لکڑی کے ہیں اور بالضم مصدر ہے جیسے قرآن شریف میں ہے وقودہا الناس والحجارۃ اور اوقد النار اور استوقد یہ اس سے متعدی ہیں ؎۱۳ نار بمعنے آگ اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے اس کی تصغیر نویرۃ آتی ہے۔ والجمع انورٌ ونیرانٌ ونیرۃٌ ؎۱۴ الجوع یہ شبع کی نقیض ہے۔ بمعنے بھوک والفعل جاع یجوع جوعاً وجوعۃً ومجاعۃً فہو جائع وجوعان والمؤنث جائعۃٌ وجوعیٰ والجمع جیاعٌ وجوّعٌ وفی التنزیل اطعمہم من جوع ؎۱۵ تحول از نصر بمعنی حائل اور حاجز ہونا اجوف وادی یقال حال بینہما یعنی وہ ان دونوں کے درمیان آگیا۔ یقال حال الشئ بینی وبینہ حولاً وحؤولاً ای حجز ؎۱۶ الہجوع یہ ہجع سے مشتق ہے بمعنے رات کو سونا یقال ہجع ہجوعاً ای نام باللیل فاصنہ وقد یکون الہجوع بغیر النوم از فتح دون بمعنے بین (درمیان) وخلف (پیچھے) وقدام آگے کے ہیں اور یہ اضداد میں سے ہے ؎۱۷ اطلع از افتعال یہ طلوع سے مشتق ہے۔ یقال اطلع الامر واطلع علیہ جب کہ وہ اچانک آجائے واطلع طلع العدو جب کہ دشمن کی حقیقت حال سے واقف ہو۔ وفی التنزیل ہل انتم مطلعون ؎۱۸ ارادتنا بیارادبیرید از نصر سے مشتق ہے اور یہ مصدر ہے باب افعال سے بمعنے چاہنا و خواہش کرنا و راغب ہونا یقال ارادہ علی الامر جبکہ وہ اس کو برانگیختہ کرے ؎۱۹ فرمے از ضرب بمعنے پھینکنا یقال رمےٰ رمیاً ورمایۃً ورمے الشی وبالشئ جب کہ وہ پھینکے رمےٰ السہم عن او علی القوس جب کہ تیر کو کمان سے پھینکے ورمے المکانَ جبکہ وہ کسی جگہ کا قصد کرے۔ ورمے اللّٰہ لہ جبکہ وہ مدد کرے ورماہ بکذا جبکہ وہ عیب یا تہمت لگائے ویقال رمے بحبلہ علی غاربہ اس نے اس کی رسی اس کے کاندھے پر رکھدی یعنی اُسے آزاد چھوڑ دیا۔ ورمے علی الخمسین یعنی زائد ہونا ورمے المالُ یعنی بہت ہونا ورمے بہ علی البلد جبکہ اس کو حاکم اور والی بنایا جائے۔ ؎۲۰ قوس بمعنے کمان یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے مذکر کی صورت میں اس کی تصغیر قویسٌ آتی ہے اور مؤنث کی صورت میں قُوَیسۃٌ والجمع اقوسٌ واقواسٌ واقیاسٌ وقیاسٌ وقسیٌّ واصلہ قاس الشئ بالشئ او علی الشئ قیساً وقیاساً ای قدرہٗ علی مثالہ وقوس قوساً ای انحنیٰ ظہرہ علی الاول از ضرب وعلی الثانی باب سمع ؎۲۱ عقیدتنا والجمع عقائد واصلہ العقد نقیض الحل یقال عقدہ عقداً وعقد البیع والیمین ای احکم از ضرب عقیدہ وہ خیال جو دل کے اندر بیٹھ جائے یا یہ عقد سے ماخوذ ہے اور اس میں تار اسمیت کی بڑھادی ہے۔

لَاجَرَمَ اِنَّا اَنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ۔ وَاَثْنَيْنَا عَلٰى خُلُقِهِ السَّبْطِ۔ وَلَمَّا اَحْضَرَ الْغُلَامُ مَا دَاجَ وَاَذْكٰى بَيْنَنَا السِّرَاجَ۔ تَأَمَّلْتُهُ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ زَيْدٍ فَقُلْتُ لِصَحْبِيْ لِيَهْنِئْكُمُ الضَّيْفُ الْوَارِدُ۔ بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ۔

الترجمۃ والمطالب

لہٰذا ہم نے مجبوراً اس کی شرط قبول کرلی۔ اور اس کی نرم خلقی کی تعریف کی جب کہ غلام حاضر دکھانا جو موجود تھا) لے کر آیا اور اس نے ہمارے سامنے لیمپ روشن کیا تو میں نے اس کو غور سے دیکھا تب پتہ چلا کہ وہ تو ہمارا استاد ابوزید سروجی نکلا تو بس اپنے ساتھیوں سے بولا کہ تم کو نووارد مہمان بلکہ مفت کا مال غنیمت مبارک ہو۔

تشریح لغات

لہ لَاجَرَمَ ای لابدّ و لامحالۃ۔ ناچار۔ وبالضرور۔ وفی التنزیل لا جرم ان لھم النار واصلہ جرم النخل جرمًا ای قطع ثمرہ، واجترم ای اکتسب وکذلک جرم جرمًا لاہلہ ای اکتسب وجرم جرمہ واجترم بمعنے اذنب از ضرب الجرم مصدر والجُرم الخطاء والذنب والجمع جروم واجرام والاجرم ولا جُرم ای لابُدّ ولا محالۃ وقد تحول الی معنے القسم فیقال لاجرم افعلنّ کذا یعنی میں بخدا ایسا ضرور کروں گا۔ وفیہ لغات کثیرۃ والجَرم مصدر بمعنے ڈونگی وگرم ملک والجِرم بالکسر بمعنے جسم ورنگ اور باصطلاح فلاسفہ ستارہ آسمان والجمع اجرام وجُرم وجُروم ؎ آنسناہ اس کا مصدر موانست ہے بمعنے آشنا ہونا و معلوم کرنا و بمعنے انس بنا لینا اور یہ وحشت کی نقیض ہے۔ ؎ بالتزام۔ یہ افتعال کا مصدر ہے۔ یقال لزم الشئ لزمًا ولزومًا ای لم یفارقہ از سمع والتزمہ بمعنے لازمہ والتزم العمل والمال یعنی اس نے اپنے اوپر واجب کرلیا ؎ الشرط یہ مصدر ہے بمعنے کسی چیز کا لازم کرنا والجمع شروط اور اس کے معنے کمینہ اور بیع کے بھی آتے ہیں والجمع اشراط اور شرط محرکۃ مصدر بمعنے علامت وہر چیز کا اوّل وہر چھوٹی نالی وردی مال وچھوٹے چھوٹے مال والجمع اشراط ؎ اثنینا از افعال یہ خیر وشر دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ یقال اثنے علیہ جب کہ وہ تعریف کرے اور ضرب سے یہ آتا ہے۔ جس کے معنے روکنے اور موڑنے اور پلٹنے اور بعض کو بعض پر تہ کردینے کے آتے ہیں۔ ؎ خلقہ بسکون اللام وضمہا بمعنے عادت و طبیعت والجمع اخلاق وفی التنزیل انک لعلٰی خلق عظیم ؎ السبط بمعنے نرم و وسیع یعنی السھل الحسن والسبط فی الاصل نقیض الجعد (جعد وہ بال جو گھونگریالے ہوں) والجمع سباط واصلہ سبط شعرہٗ سبطًا ای استرسل بابہ سمع ؎ راج یقال راج الشیٔ یروج رواجًا ای نفق درّوجت السلعۃ والدراہم ترویجًا ای انفقتہ ویقال راج الامر روجًا درواجًا ای اسرع از نصر اور اس کا کثیر استعمال وہاں ہوتا ہے جو چیز کہ آسانی سے دستیاب ہوسکے یقال ماراج ای حضر وما تیسر وحصل بسرعۃ ؎ اذکٰی از افعال بمعنے بھڑکا دینا اور اس کے مجرد نصر سے آتا ہے یقال ذکت تذکو ذکوًا وذکاءً واستذکت النار جبکہ سخت شعلہ بھڑک کے وذکے النار جبکہ وہ آگ بھڑکائے واذکے النار جبکہ وہ آگ روشن کرے ؎ السراج چراغ والجمع سُرُج وقیل السراج انار یجعل فیہ زیت اونحوہ یصعد فی فتیلۃ فیستضاء بہا ویقال سرج سرجًا ای حسن وجہہ وسرجہٗ تسریجًا ای حسنہ از سمع اور اس کے معنے جھوٹ

بولنے کے بھی آتے ہیں اور مُسرَجۃٌ کے معنے چراغ کے آتے ہیں اور مُسرَجَۃٌ بالفتح کے معنے ڈیوٹ کے آتے ہیں۔ اور اسی سے یہ چیستان ہے وضعت المُسرِجۃَ علی مُسرَجۃ یعنی چراغ کو چراغدان (یا ڈیوٹ) پر میں نے رکھدیا۔ ۱۱ تاملتہ از باب تفعل یقال تاملت فیہ وتاملتہ ای نظرت فیہ مَلیّاً یعنی میں نے اس کو بہت غور سے دیکھا۔ ۱۲ نُصحِبیَّ یہ صاحب کی جمع ہے بمعنے ساتھی اور ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا۔ یہاں بمعنی اصحابی کے معنے میں ہے ۱۳ یہنئکم ای لیکن ہنیا لکم ہذا الضیف اور یہ ہمزہ اور بغیر ہمزہ دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے یقال قد ہنیَ الطعامُ وہنؤ یہنو ہناءۃ ای صار ہنیئاً مثل فقہ و فقہ وہنیت الطعام ای تہنأت بہ وہنا فی الطعام وہنأنی ہنئی ویہنؤنی ہنا وہَنا از سمع وکرم وضرب وفتح ویقال ہنأنی خبر فلاں ای کان ہنیئاً بغیر تعب ولا مشقۃ ویقال ہناءہ بالامر والولایۃ ہنأ وہنأہ تہنیئۃ وتہنیئاً ای اذا افلت لہ یہنک ازضرب ۱۴ الضیف بمعنے مہمان والجمع اضیافٌ وضیوفٌ وضیفان وقد مرّ تحقیقہ۔ ۱۵ الوارد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ ورود سے مشتق ہے اصلہ قصد الماء ثم یستعمل فی غیرہ وفی التنزیل ولما ورد ماء مدین ۱۶ المغنم الغنم بمعنے غنیمت والجمع مغانم واصلہ غنم الشئ غنماً بمعنے فاز بہ از سمع غنیمت یار وہ غنیمت جو بلا مشقت قتل وقتال کے حاصل ہو اور یہ مصدر میمی ہے اور وہ مال لوٹ کا جو جہاد وغیرہ میں ملے۔ ۱۷ البارد یہ برودت سے مشتق ہے۔ جو حرارت کی نقیض ہے۔ یقال برد الشئ یبرد برودۃً ماءٌ برودٌ وباردٌ ویقال بَردَہ بَرداً ای جعلہ بارداً از نصر اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

فَاِنْ یَکُنْ اَفَلَ[۱] قَمَرُ الشِّعْرَیٰ فَقَدْ طَلَعَ[۲] قَمَرُ[۳] الشِّعْرِ[۴]۔ اَوِ اسْتَسَرَّ[۵] بَدْرُ[۶] النَّثْرَۃِ[۷] فَقَدْ تَبَلَّجَ[۸] بَدْرُ النَّثْرِ[۹] فَسَرَتْ[۱۰] حُمَیَّا[۱۱] الْمَسَرَّۃِ[۱۲] فِیْهِمْ۔ وَطَارَتِ[۱۳] السِّنَۃُ[۱۴] عَنْ مَاقِیْهِمْ[۱۵]۔ وَرَفَضُوا[۱۶] الدَّعَۃَ[۱۷] الَّتِیْ کَانُوْا نَوَوْهَا[۱۸]۔ وَثَابُوْا[۱۹] اِلیٰ نَشْرِ[۲۰] الْفُکَاهَۃِ[۲۱] بَعْدَ مَا طَوَوْهَا۔

الترجمۃ والمطالب اگر شعرای کا چاند ڈوب گیا تو ہو جانے دو کیونکہ شعر کا چاند نکل آیا اور اگر نثرہ کا چاند ڈوب گیا تو ڈوب جانے دو کیونکہ اب نثر کا چاند نکل آیا یہ سن کر خوشی کے آثار ان کے چہروں پر ظاہر ہوگئے اور ان کی آنکھوں سے نیند اُڑگئی انہوں نے اپنے آرام کو چھوڑ دیا جس کا انہوں نے ارادہ کیا تھا اور وہ پھر خوش طبعی (مذاق) کی طرف جس کو وہ بند کرچکے تھے اس میں وہ مشغول ہوگئے۔

تشریح لغات ۱ افل ازضرب ونصر افول مصدر بمعنے غائب ہونا غروب ہونا یقال افلت الشمس اَفلاً وافولاً ای غربت واز سمع مصدر افلاً بمعنے خوش ہونا اور دودھ کا ختم ہونا۔ ۲ طلع از نصر یقال طلع الکوکبُ طلوعاً ومَطلَعاً ومطلِعاً یعنی ستارہ نکلا وطلع علیہم یعنی وہ اس کی طرف متوجہ ہوا وطلع عنہم یعنی وہ ان سے غائب اور دور ہوا۔ از فتح ونصر وسمع طلوع مصدر یقال طلع الجبلَ وہ پہاڑ پر چڑھا وطلع علے الامر یعنی اس نے جانا وطلع البلادَ اس نے ملکوں کا قصد کیا وطلع المکان۔ یعنی وہ مکان پر پہنچا وطلع من البلاد وہ شہروں سے نکلا والنخلُ شگوفہ نکلا ۳ قمر چاند تین رات کے بعد اخیر ماہ تک قمر

کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال والجمع اقمارٌ الشعرٰی اے بالکسر ایک مشہور ستارہ ہے جو طلوع جوزا کے بعد شدت گرما میں طلوع ہوتا ہے۔ اور قمر الشعراء میں اضافت ادنیٰ ملابست کے ہے۔ قمر الشعر سے مراد ابو زید ہے اور شعر منظوم کلام کو کہتے ہیں والجمع اشعارٌ ۵ استتر از استفعال استسرعہ بمعنے چھپنا و استسرّ القمرُ چاند کا ایک یا دو راتیں پوشیدہ رہنا یا یہ سرار سے ماخوذ ہے یقال استسرّ الشیٔ یعنی اس نے چھپانے میں مبالغہ کیا و استسرّ الرجلُ یعنی مرد خوش ہوا اور استسرّ الرجلُ یعنی اس نے اپنے بھید کو کسی پر ظاہر کیا ۶ بدر ماہ کامل۔ چودھویں رات کا چاند طبق والجمع بدورٌ ۸ النثرۃ یہ پاس پاس دو ستارے ہیں جو چاند کی برج اسد کی منزل میں ہوتے ہیں وقال الصحاح الجوہری یہ نجمان کا نام ہے ای وہما کوکبان بینہما قدر شبر یعنی لازم کو بول کر اس سے ملزوم مراد لیا ہے۔ ۵ بلج ای اسفر و اضاء یقال بلج الصبح بلوجًا ای اسفر و اضاء و مثلہ تبلّج از نصر ۹ النثر خلاف النظم من الکلام واصلہ نثر الشیٔ نثرًا و نثارًا ای رماہ بیدہ متفرقا اے انتنے بالنثر فی کلامہ از نصر و ضرب ۱۰ فرت از ضرب یقال سرٰی یسری سُرًی و سریۃً و سُریۃً و سرایۃً و سُرًی و سَرَیانًا و مسرًی جبکہ وہ رات میں چلے اور رات میں سفر کرنا ۱۱ حُمیّا کے معنے شراب اور شراب کی تیزی اور شدت غضب کے معنے آتے ہیں وقال الصحاح الجوہری جو پانی شراب کے اندر ڈالا جائے اور اس میں جو تیزی ہو اس تیزی کو کہتے ہیں وقال صاحب الفقہ اللغۃ اس کے معنے شراب کے مجازًا ہیں وقال صاحب القاموس ہر چیز کی زیادتی کو کہتے ہیں اور بعض اس کے معنے شراب کی تیزی کے فرماتے ہیں واللہ اعلم۔ واصلہ حمی النارُ حَمیًا و حُمیًا و حُموًّا ای اشتد حرّہا و فی التنزیل وما ادراک ماہیہ نارٌ حامیۃ و حمی علیہ ای غضب از سمع ۱۲ المسرۃ مصدر بمعنے خوشی و ناز یوں کی شاخیں والجمع مسارٌ اور یہ نصر سے آتا ہے یقال سَرّہٗ سرورًا و مسرّۃً و سُرًّا و سَرَاء و تسرّہ بمعنے خوش کرنا ۱۳ طارت از ضرب یہ طیر سے مشتق ہے بمعنے اڑنا اس کے حروف اصلی (ط ی ر) ہے یقال طار الطائر یطیر طیرًا و طیرانًا و طیرورۃً جب کہ پرندہ اڑے اور طائر کی جمع طیر آتی ہے جیسے صاحب اور صحبٌ اور اَطیارٌ آتی ہے جیسے فرخ اور طیورٌ آتی ہے وفی التنزیل ولاطائر یطیر الخ ۱۴ السنۃ بمعنے غنودگی و اونگھ۔ ای النعاس من غیر نوم وفی التنزیل لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یقال وسِنَ یوسن وسنًا و سِنۃً اذا نام نومۃً خفیفۃً از سمع اور اس کے معنے ثقل النوم فی الراس او النوم یتعلق بالقلب کے بھی آتے ہیں ۱۵ ماقیہم یہ ماق علی وزن فعلی کی جمع ہے اس میں ہمزہ اصل ہے اور یا ر الحاقی وہو نعتہ فی مُؤق العین بمعنے طرف العین الذی یلی الانف ولحاظہا طرفہا الذی یلی الاذن وجمع الموق آماق و امّاق مثل آبار و اصلہ مئق الصبیّ مأقًا جبکہ وہ گوشہ چشم سے دیکھے از سمع ۱۶ رفضوا رفض اس کا مصدر ہے بمعنے چھوڑنا یقال رفضت الشیٔ رفضًا و رفضًا ای ترکتہ از نصر و ضرب ومنہ الرافضی ۱۷ الدعۃ بالفتح بمعنے آرام و سکون یقال وَدُعَ الرجلُ یودُعُ دَعۃً و وَداعۃً بمعنے سکن و اطمانّ از کرم و یقال ودع الرجلُ یدّعُ اذا صار الی الدّعۃ ای الراحۃ والسکون ۱۸ نووہا اس کا مصدر نیت ہے بمعنے نیت کرنا و قصد کرنا یقال نوی القومُ منزلًا بکذا جبکہ قوم مکان کی طرف ارادہ و قصد کرے از ضرب ۱۹ نشر یہ طی کی ضد ہے از نصر جس کے معنے پراگندہ کرنے و پھیلنے کے ہیں یقال نشر الثوبَ نشرًا ای بسطہ، ونشر اللہ الموتٰی نشرًا و نشورًا احیاہم وفی التنزیل کیف ننشرہا ای یحییہا کما قراء الحسن ونشر الموتٰی ای حیوا از نصر ۲۰۔ الفکاہۃ بالضم بمعنے خوش طبعی اور فکہۃ کے بھی یہی معنے آتے ہیں ومنہ الفاکہۃ اور جو باب مفاعلہ سے آتا ہے اس کے معنی مذاق کرنے کے آتے ہیں یقال فاکہ الرجلُ مفاکہۃً جب کہ وہ مذاق کرے ۲۱ طووہا اس کا مصدر طیٌّ ہے جو یہ نشر کی ضد ہے بمعنے لپیٹنا یقال طویتہ طیًّا از ضرب۔

وَاَبُوْزَیْدٍ مُکِبٌّ[1] عَلٰی اِعْمَالِ[2] یَدَیْہِ۔ حَتّٰی اِذَا اسْتَرْفَعَ[3] مَالَدَیْہِ۔ قُلْنَا لَہٗ اَطْرِفْنَا[4] بِغَرِیْبَۃٍ[5] مِنْ غَرَائِبِ اَسْمَارِكَ[6]۔ اَوْعَجِیْبَۃٍ[7] مِنْ عَجَائِبِ اَسْفَارِكَ[8]۔ فَقَالَ لَقَدْ بَلَوْتُ[9] مِنَ[10] الْعَجَائِبِ مَالَمْ یَرَہُ الرَّاؤُوْنَ[11] وَلَارَوَاہُ[12] الرَّاوُوْنَ۔ وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِہَا مَاعَایَنْتُہٗ[13] اللَّیْلَۃَ قُبَیْلَ[14] اِنْتِیَابِکُمْ[15] وَمَصِیْرِیْ اِلٰی بَابِکُمْ۔

الترجمۃ والمطالب

اوراس وقت ابوزید سر جھکائے اپنے دونوں ہاتھوں سے (کھانے میں) معروف تھا۔ جب اس نے کھانا اٹھانے کو کہا تو ہیں بولا آپ اپنے نادر افسانوں اور عجائبات سفر میں سے کوئی قصہ تو سنائیے۔ وہ بولا کہ ہیں نے ایسے عجائبات کا مشاہدہ کیا ہے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھے ہوں گے اور نہ کسی بیان کرنے والے نے بیان کئے ہوں گے۔ ان میں سے عجیب ترین وہ واقعہ ہے جو آج رات میں نے تمہارے پاس آنے سے کچھ ہی پہلے دیکھا ہے۔

تشریح لغات

[1] مُکِبٌّ اس کا مصدر اکباب ہے از افعال بمعنے جھک جانا وا وندھا ہونا و الٹا ہونا و متوجہ ہونا اس کا ثلاثی متعدی ہے اور یہ باب افعال میں جاکر لازمی بن گیا ہے یقال اکبَّ علے الشئ ای اقبل علیہ ولزمہ واکبَّ الرجلُ ای انصرع واکبّہٗ ای صرعہ ویقال کبَّ الشئَ والاناءَ کبًّا ای قلبَہٗ علے وجہہ وکبَّ الرجل ای صرعہ از نصر [2] اعمال مصدر بمعنے کام کا ارادہ کرنا از سمع بمعنے کام کرنا اور یہ بفتح الالف وکسر الالف دونوں طرح سے مستعمل ہے [3] استرفع از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور اس کے معنے طلب رفع اور اٹھا لینے کے آتے ہیں یقال رفعت الشئ رفعًا (جو یہ رفع خفض کی ضد ہے) ای فارتفع وفی التنزیل خافضۃ رافعۃ از فتح [4] اطرفنا از افعال یقال اطرف الرجلُ ای اتٰی بالطرفۃ ای الحدیث الجدید المستحسن یعنی عجیب وغریب باتیں سنانا و بیان کرنا واصلہ طرُف الشئُ طرافۃ کان اوصار طریفًا از کرم ویقال اطرف فلانًا ای اعطاہ مالم یعطہ احدٌ [5] بغریبۃ ای بنادرۃٍ یہاں پر اس کی صفت محذوف ہے ای بواقعۃ غریبۃ اور یہ غریب کا مؤنث ہے یقال غرب الشئُ غرابۃً از کرم بمعنے مخفی ہونا اور غیر مانوس ہونا اور اس کی جمع غرائب آتی ہے۔ [6] اسمار یہ سمر کی جمع ہے بمعنے رات کو قصہ سنانا۔ [7] عجیبۃ وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے والجمع عجائب یقال عجبت من الشئ اوله عجبًا از سمع [8] اسفارك یہ سفر کی جمع ہے جو حضر کی نقیض ہے۔ بمعنے مسافت کو طے کرنا۔ [9] لقد بلوت البلوُ والبلاءُ اس کے معنے آزمانے کے آتے ہیں اور یہ وادی ہے۔ نصر سے آتا ہے۔ اور لقد میں لام قسم کا ہے [10] من العجائب میں مِنْ تبعیضیہ ہے۔ الراؤون ای المبصرون والناظرون اس کا مصدر رؤیۃ ہے رائی یرٰی رؤیۃً ورایًا وراءۃً ورئیانًا ہے جب کہ وہ بصارت یا بصیرت سے دیکھے از فتح [12] رواہ اس کا مصدر روایت ہے یقال روی الحدیث روایۃً جب کہ وہ نقل اور بیان کرے از ضرب [13] عاینتہ از مفاعلت اس کا مصدر معاینۃ ہے یقال عاینہ عیانًا ومعاینۃً اذا راٰہ، بعینہٖ [14] قبیل یہ قبل کی تصغیر ہے بمعنے پہلے [15] انتیابکم یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنے نوبت بنوبت آنا یقال انتاب الرجلُ القومَ انتیابًا اذا قصدہم واتاہم مرّۃً بعد مرّۃٍ واصلہ ناب الامر نوبًا ونوبۃً ای نزل از نصر وقال الراغب النوب رجوع الشئ مرۃ بعد اُخریٰ ۔ وقال استاذی عمی الکرم یہاں پر یہ انتیاب سے ہے جو آب یوب

سے ہے جس کے معنے لوٹتے کے ہیں ۱۶ مصیری. بمعنے لوٹنا و پھرنا اور یہ مصدر شاذ ہے اور قیاس کے موافق مصار ہونا چاہیئے تھا. جیسے موافق مواش اور یہ ضرب سے آتا ہے. ۱۷ باب بمعنی دروازہ والجمع ابوابٌ و بنیانٌ ۔

فَاسْتَخْبَرْنَاهُ عَنْ طُرْفَةِ مَرْآهُ ـ فِي مَسْرَحِ مَسْرَاهُ . فَقَالَ إِنَّ مَرَامِي الْغُرْبَةِ . لَفَظَتْنِي إِلَى هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَأَنَا ذُو مَجَاعَةٍ وَبُوسٰى . وَجِرَابٍ كَفُؤَادِ أُمِّ مُوسٰى . فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰى عَلٰى مَا بِي مِنَ الْوَجٰى لِأَرْتَادَ مُضِيْفًا ـ أَوْ أَقْتَادَ رَغِيْفًا ـ

الترجمۃ والمطالب

ہم نے دریافت کیا کہ رات ہی رات کے چلنے میں کیا نہیں نادر تیا واقعہ پیش آیا وہ بولا کہ گردشِ سفر مجھے جب اس سرزمین میں لائی ہے تو میں بھوکا اور محتاج تھا اور میرا توشہ دان حضرت موسے علےٰ نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کی ماں کے دل کی طرح خالی تھا اور جس وقت اندھیرا ہوگیا تو میں اپنے فرسودہ پائی کو پیے ہوئے اٹھاتا کہ میں میزبان تلاش کروں یا کہیں سے روٹی حاصل کروں ۔

تشریح لغات

۱ استخبرناہ از استفعال واصلہ خبر الشئی خبراً وخبرۃً ای علمہ عن تجربۃ از نصر وخبُر الشئی وبہ خبراً وخبراً وخبرۃً وخبرۃً ای علمہ بحقیقتہ فہو خبیرٌ والجمع خبراز کرم. طرفۃ بالضم بمعنے عجیب و غریب باتیں والجمع طُرفٌ ۳ مرآہ یہ اسم ظرف مکان اور مصدر میمی بھی ہوسکتا ہے بمعنے دیکھنا از فتح. مسرح یہ اسم ظرف ہے بمعنے چراہگاہ اور یہ مشتق ہے سرحت المواشی سرحاً سے ای ذھبت ترعے و یقال سرح السیل ای جری جریاً سہلاً از فتح وایضا سرح الرجل سَرحاً معناہ خرج فی امورہ از سمع. مسراہ ای موضع سیرہ لیلاً یعنی رات کو چلنا اور یہ سیر سے مشتق ہے از ضرب یقال سارَ سیراً جبکہ وہ چلے. ۵ فقال ای ابوزید. حارث بن ہمام اور سب نے اس کے واقعہ پر سکوت کیا. ۷ مرامی اس کا واحد مرمیٰ ہے بمعنے تیر کا نشانہ یا یہ جمع مرمٰہ کی ہے بمعنے تیر پھینکنے کی جگہ یا اس کے معنی کمان کے ہیں اور رمی سے اس وقت مشتق ہوگا یہ جمع مرمہ کی ہے بمعنی ما یُرمیٰ بہ من آلات الحرب تو اس وقت اس کے معنے تیروں کے ہوں گے ۔ واللہ اعلم. ۸ الغربۃ بالضم یہ مصدر ہے بمعنی وطن سے دوری یعنی مسافرت ۹ لفظتنی از ضرب وسمع بمعنے پھینکنا و ڈالنا یقال لفظ الشئی وبالشئی من فمہ جبکہ وہ منہ سے پھینکے یا ڈال دے ۔ التربۃ بالضم بمعنے مٹی، والجمع أتربۃ وتربانٌ یقال ترب الشئی ای اصابہ ترابٌ وتُربٌ یقال تربۃ الانسان یعنی انسان کی قبر ۱۱ مجاعۃ یہ جوع سے ماخوذ ہے بمعنے بھوک ای ذو مجاعۃ اس میں تنوین تعظیم کے لیے ہے ای شدۃ جوع. والجمع مجادع ۱۲ بوسے یہ نعمے کی ضد ہے بمعنے شدت و محتاجی یقال بئس الرجل بُوساً و بودساً ای اشتدت حاجتہ از سمع. ۱۳ جراب بالکسر بمعنے چمڑے کا برتن و بمعنے توشہ دان والجمع اجربۃٌ وجُربٌ وجُرُبٌ یعنی میرا توشہ دان ایسا خالی تھا جیسے جناب سیدنا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا دل صبر سے خالی تھا اور یہ اشارہ ہے اس قول خداوندی کی طرف واصبح فؤاد ام موسےٰ فارغاً ۱۴ کفؤاد بمعنے دل اور بسا اوقات اس کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے

- والجمع افئدۃٌ ۔ وفی التنزیل فاجعل افئدۃً من الناس تھوی الیھم ۱۵ ام بمعنے ماں ۔ اور کسی چیز کی اصل والجمع امہات وآمات اور بقول بعض امہات انسان کے لیے اور اُمّات بہائم کے لیے۔ ۱۶ موسیٰ یہ حضرت پیغمبر کا نام ہے۔ اور علم ہے اور اس کے معنے چھری واُسترے کے بھی آتے ہیں والجمع مواس وموسیات ۱۷ فنھضتُ اس کا مصدر نہوض ہے از فتح بمعنے کھڑا ہونا والٹھنا ویقال نہض نہضاً ونہوضاً جبکہ وہ کھڑا ہو ونہض عن مکانہ جبکہ وہ اٹھے ونہض الی عدوہ جب کہ وہ جلدی سے حملہ کرے ونہض للامر جبکہ وہ کسی کام کے لیے مستعد ہو ونہض الطائرُ جبکہ پرندہ اُڑنے کے لیے اپنا بازو ہلائے۔ ۱۸ سجا یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے از نصر یہ وادی ہے یقال سجا اللیل یسجو سُجُوًّا وسجوا ای دام وسکن۔ وفی التنزیل والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ۔ ۱۹ الدُّجیٰ بمعنے اندھیری وتاریکی رات۔ والدُّجے سوادُ اللیل مع غیم وان لاترے نجماً ولا قمراً یقال دجے اللیل دجوًّا ودُجُوًّا دُجےً جبکہ رات تاریک ہو از نصر ۲۰ علے بمعنے مع بی مَنَّ الوجی بمعنی پیر کا گھسنا یقال وجے الماشی وتوجے ای حفی اَدْرَقَّتْ قدمہ فھو واج ووجٍ والمصدر الوجے وایضاً وجی الرجلُ ای وجدہ وجیًّا ای لا نفع فیہ والمصدر وجیٌ ۲۱ لا رتاد از افتعال ارتیاد اس کا مصدر ہے بمعنے طلب وتلاش کرنا یقال رادہ مرودًا دریادًا وارتادہ بھم ارتیادًا از نصر ۲۲ مضیفاً بمعنے میزبان یہ ضیافت سے ماخوذ ہے۔ از افعال ۲۳ اقتادا از اقتعال اس کا مصدر اقتیاد ہے بمعنے کھینچنا یقال اقتاد الدابۃ فاقتادت اس نے جانور کو کھینچا پس وہ کھینچ گیا یہ لازم متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے اور اس کا مجرد نصر سے اسی معنے میں آتا ہے ۲۴ رغیفاً گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا۔ اور چپاتی روٹی والجمع ارغفۃٌ ورغفٌ ورُغُفٌ ورُغفانٌ وتراغیف ۔

فَسَاقَنِیْ حَادِی السَّغَبِ۔ وَالْقَضَاءُ الْمُکَنّٰی اَبَا الْعَجَبِ اِلٰی اَنْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ دَارٍ۔ فَقُلْتُ عَلٰی بِدَارٍ شِعْرٌ ؎

حُیِّیْتُمْ یَا اَھْلَ ھٰذَا الْمَنْزِلِ ۔ وَعِشْتُمْ فِیْ خَفْضِ عَیْشٍ خَضِلِ

مَا عِنْدَکُمْ لِاِبْنِ سَبِیْلٍ مُرْمِلٍ ۔ نِضْوِ سُرًی خَابِطِ لَیْلٍ اَلْیَلِ

جَوِیِّ الْحَشٰی عَلَی الطَّوٰی مُشْتَمِلٍ ۔ مَا ذَاقَ مُذْ یَوْمَیْنِ طَعْمَ مَاْکَلٍ

وَلَا لَہٗ فِیْ اَرْضِکُمْ مِنْ مَّوْئِلٍ ۔ وَقَدْ دَجَا جُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

الترجمۃ والمطالب

مجھے بھوک کے حدی خوان اور حکم یا تقدیر خداوندی نے جس کو ابو العجب کہا جاتا ہے۔ ایک دروازہ پر لے جا کر کھڑا کر دیا تو میں نے فی البدیہہ جلدی یہ اشعار پڑھے اس گھر کے رہنے والو تم زندہ رہو اور نرم عیش عشرت میں بسر کرو۔ کیا تمہارے پاس ایسے مسافر کے لیے کچھ ہے جو محتاج محض ہے ور رات کو وہ چلتے چلتے بہت تھک گیا ہے اور وہ بھوک کی وجہ سے سوزش اندرونی (باطنی) میں مبتلا ہے جس نے دو روز سے کچھ کھانے کا مزہ چکھا تک نہیں ہے۔ اور ہر طرف چھائی ہوئی اندھیری رات میں اس کے واسطے تمہاری زمین میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

شرح لغات

۱ فساقنی از نصر سُوق اس کا مصدر ہے بمعنے ہانکنا یقال ساق الماشیۃ یسوق سوقاً وسیاقاً وسیاقۃً ومساقاً واستاق واستیاقاً جب کہ وہ جانور کو پیچھے سے ہانکے ۲ حادی یہ حدو سے مشتق ہے۔ یقال

حدا الابل حدوًا وحِداءً وحُداءً جبکہ وہ حدی پڑھنے میں آواز بلند کرے، فہو حادٍ والجمع حُداۃٌ وقال الجوہری الحدو سوق الابل والغناء لہا ؂ السغب بحرکۃ اسم مصدر اور مصدر یہ دونوں طرح سے مستعمل ہے یقال سغب الرجل سغبًا وسغابۃً وسغوبًا ومسغبۃً جبکہ وہ بھوکا ہو از نصر وسمع ؂ القفنا بمعنے قضائے خداوندی وتقدیر خداوندی والجمع اقفیۃٌ ازضرب ؂ المکنّٰی از تفعیل یقال کنیتُ زیدًا ابا عمرو وبابی عمرو تکنیۃً واصلہ کنّی زیدًا ابا فلان کُنیۃ وکِنیۃً ای سمّاہ بہ وکنٰی عن الشیٔ بکذا کنایۃً یعنی کلمۃً لشیٔ وارادتُ غیرہ، ازضرب۔ وکنّی زیدًا ابا فلان یکنی کُنیۃً کنٰی تکنیۃً واکنٰی اکناءً جب کہ وہ کنیت رکھے۔ ؂ ابا العجب بمعنے تقدیر خداوندی ؂ بدار بکسر الباء المعجمۃ بمعنے جلدی کرنا اور یہ اسم فعل بھی ہے بمعنے جلدی کر اور باب مفاعلت کا مصدر بھی ہوسکتا ہے یقال بادر الیہ بدارًا ومبادرۃً اذا اسرع الیہ وبدُورًا ای اسرع الیہ از نصر ؂ حییتم۔ اس کا مصدر تحیت ہے یعنی سلام علیکم یا حیّاکم اللہ کہنا۔ (یعنی تمہیں زندہ رکھے) وفی التنزیل واذا حییتم بتحیۃ الخ ؂ المنزل بمعنے اترنے کی جگہ و مکان وچشمہ والجمع منازل ؂ عشتم اس کا مصدر عیش ہے بمعنے زندہ رہنا یقال عاش یعیشُ عیشًا وعیشۃً ومعیشًا ومعاشًا ومعیشۃً ای صار ذا حیاۃٍ ازضرب ؂ خفض اس کے اصل معنے نرمی اور فراخی حال کے ہیں اب اس کا استعمال عیش اور سہولت میں ہونے لگا ہے اور اس کے معنے آرام اور پستی کے بھی آتے ہیں یقال خفض العیش خفضًا ای سہل وکان ھنیًا فالعیشُ خفضٌ وخفیفٌ وخافِضٌ ومخفوضٌ ازکرم والخفض ایضًا ضد الرفع ای الاہانۃ والوضع یقال خفض الصوتُ خفضًا ای لان وخفض بالمکان ای قام وخفض الکلمۃ ای کسر آخرہا وخفضت الابلُ ای صارت سیرًا لینًا ازضرب ؂ خضل بکسر ایضا والمعجمۃ بمعنے تروتازہ یقال خضِل الشیٔ خَضَلًا وخَضَلَ ای ندی واتبلَ فہو خضلٌ از سمع ؂ ماعندکم میں ما استفہامیۃ ہے ؂ لابن سبیل بمعنے مسافر اور زیادہ سفر کرنے والا اور محض سبیل کے معنے راستہ یا واضح راستہ کے آتے ہیں۔ والجمع سُبُلٌ وسُبْلٌ واسبُلٌ واسبلۃٌ وسبولا ؂ مرمل وہ شخص جس کا توشہ ختم ہوجائے یقال ارمل القوم ای نفد زادہم واصلہ الرملُ (بمعنے ریت) کانہم لصقوا بالرمل جیسا کہ فقیر کو ترِبٌ کہتے ہیں اور رجلٌ اَرمل محتاج آدمی کو کہتے ہیں والجمع اراملُ ؂ نِقْوٌ وہ لاغر حیوان جو رات کے چلنے سے بہت دبلا ہوجا۔ والجمع انقاءٌ یقال انقٰی البعیرُ ای ہزل ؂ سُرٰی ھُدًی کے وزن پر یہ مصدر ہے بمعنے رات کا سفر اور عرب کا قول ہے عند الصباح یحمد القوم السُّرٰی یہ مثال ایسے وقت بولتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے میں آرام کی امید ہو اور ابن السُّرٰی رات کا مسافر ؂ خابط لیل ہو الذی یسیر فی اللیل علی غیر ھُدًی یقال خبط اللیل خبطًا ای سار فیہ علی غیر ھُدًی ازضرب۔ یعنی یہ چال کی قسم ہے جو ٹیڑھا چلے ؂ الیل بمعنے سخت کالی طویل رات جیسے لیلٌ لائل اور لیل الیل یہ تاکید کے لیے استعمال کیا گیا ہے جیسے عرب العربا یعنی خالص عرب ؂ جوٰی یہ مصدر ہے وہو شدۃ الوجد من حزن او عشق سوزش غم وعشق وایضًا داء فی الصدر وتطاول المرض وایضا المصائب بالجوع وہو وصف بالمصدر وہذا المراد ھٰہنا ؂ الحشٰی مقصود بمعنے باطنا وما انضمت علیہ الضلوع والجمع احشاءٌ وحشا الرجل ای اصاب حشاہ وحشا الوسادۃ بالقطن ای ملأہا ازنصر والمصدر حشو الطوٰی بمعنے پیٹنا اس کے معنے مجازی بھوک کے ہیں از سمع ؂ مشتمل اسم فاعل کا صیغہ ہے از افتعال یقال اشتمل جبکہ وہ جلدی کرے واشتمل فی الحاجۃ جب کہ وہ آمادہ ہو اور وہ ارادہ کرے واشتمل بالثوب جبکہ وہ سارے جسم پر پیٹے واشتمل الامر علیہ جبکہ وہ گھیرے اور احاطہ کرے واشتمل علی فلان جبکہ وہ بچائے اور اس کا مجرد نصر اور سمع سے آتا ہے یقال

شمل الامر القوم شملاً وشمولاً جبکہ عام ہو اور شامل ہو ۲۳؎ ذاق اس کا مصدر ذوق ہے اجوف وادی از نصر بمعنے چکھنا یقال ذاق الشیئ ذوقاً وذواقاً ومذاقاً جبکہ وہ چکھے ۲۴؎ طعم بالفتح بمعنے مزہ والجمع طعوم اور کھانے کی خواہش یقال رجل ذو طعم یعنی وہ صاحب عقل اور تجربہ والا ہے ۲۵؎ ماکل مصدر بمعنے ماکول (مفعول) خوراک والجمع مآکل ۲۶؎ موئل بمعنے جائے پناہ یقال وال یئل والاً ووؤلاً دوئیلاً من کذا ای طلب النجاۃ ومنہ ؤوال الیہ ای لجاء از ضرب ۲۷؎ دجا از نصر یقال دجا اللیل دجواً ودجواً یعنی جبکہ رات تاریک ہو ۲۸؎ جنح بالضم پارہ شب۔ وطائفۃ من اللیل واصلہ جنح اللیل جنوحاً ای اقبل وجنح الرجل الیہ ای مال وجنح الرجل جناحاً ای اثم از فتح ۲۹؎ الظلام بفتح الظاء بمعنے اول اللیل او لیلۃ ظلماء شدیدۃ الظلام واصلہ ظلم اللیل ظلماً واظلم ای صار مظلماً یعنی اندھیرا ہوا از سمع ۳۰؎ المسبل از افعال بمعنے لٹکانے والا یقال اسبل۔ الستر جبکہ وہ پردہ لٹکائے واسبل الدمع جبکہ وہ آنسو بہائے واسبل الماء جبکہ وہ پانی گرائے واسبل الطریق جبکہ وہ بہت آمدورفت والا ہو واسبل السماء جبکہ پانی برسے واسبل الدمع جبکہ بکثرت آنسو بہے یا بکثرت بارش ہو واسبل الزرع جبکہ خوشہ نکلے۔ واسبل علے فلاں جبکہ وہ کسی کے خلاف بہت گفتگو کرے۔

وَهُوَ مِنَ الْحَيْرَةِ فِي تَمَلْمُلِ	فَهَلْ بِهٰذَا الرَّبْعِ عَذْبُ الْمَنْهَلِ
يَقُوْلُ لِيْ اَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ	وَاَبْشِرْ بِبِشْرٍ وَقِرًى مُعَجَّلِ
قَالَ فَبَرَزَ اِلَيَّ جُوَذِرٌ - عَلَيْهِ شَوْذَرٌ - وَقَالَ. شِعْرٌ	
وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرٰى	وَاَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ اُمِّ الْقُرٰى

الترجمۃ والمطالب

اور وہ بے قراری کی وجہ سے عجیب پریشانی میں ہے پس کیا اس مکان میں کوئی شیریں چشمہ ہے؟ کوئی سخی ایسا ہے جو مجھ سے یہ کہے کہ تو رک جا (ٹھہر جا) اور تو اندر آ کر فوری مہمانی اور خندہ روئی سے خوش ہو ابوزید نے کہا یہ سن کر ایک شوخ چشم بچہ چدریہ یعنی چھوٹی چادر اوڑھے باہر آیا اور کہنے لگا اس بزرگ (حضرت ابراہیم خلیل اللہ) کی قسم جس نے مہمان نوازی کا طریقہ ایجاد کیا ہے اور جس نے مکہ میں بیت اللہ کی بنیاد ڈالی ہے۔)

تشریح لغات

لہ تململ یہ تفعلل سے ہے بمعنے اضطراب و بے قرار یا یہ ماخوذ ملۃ سے جس کے معنے چنگاری و بھوبل کے ہیں یا یہ ملال سے ماخوذ ہے جس کے معنے اضطراب اور گھبراہٹ کے ہیں یا یہ ماخوذ مَلٌّ سے ہے جس کے معنی الٹ پلٹ کرنے کے ہیں یقال تململ علے الفراش ای کانہ یتقلب علے الفراش لسبب المرض او الغم وتململ الجالس ای تو کا مرۃ علے ہذا الشق ومرۃ علے ذلک ململہ المرض ای جعلہ یتململ ۲؎ الربع بمعنے گھر۔ و گھر کا ارد گرد و اترنے کی جگہ و موسم بہار گذارنے کی جگہ اور لوگوں کی جماعت۔ لاش والجمع رباع ورلوع وار بُع وار باع۔ ۳؎ عذب یہ مصدر ہے بمعنے خوشگوار کھانا پانی۔ یقال ماء عذب یعنی میٹھا پانی ۴؎ المنہل. گھاٹ۔ پنیا، راستہ پر پانی پینے کی جگہ والجمع مناہل اور عذب المنہل میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے یقال نہلت الابل نہلاً اذا شربت فی اوّل الورود از سمع ۵؎ القِ عصاک یہ مہمان بننے سے کنایہ ہے اس لیے کہ جب انسان اپنے منزل مقصود پر

پہنچتا ہے تو اپنے سامان اور لاٹھی وغیرہ سب کو رکھ دیتا ہے۔ یعنی تو اپنے سامان کو رکھدے یقال القی الشئی ای طرح والقی الیہ القول وبالقول ای ابلغہ ایاہ والقی علیہ القول ای املاہ والقی الیہ السمع ای اصغی والقی الیہ خبرا ای اصطنعہ از سمع ۵ عصا اس کے معنے لکڑی اور لاٹھی کے ہیں جس پر کہ وہ ٹیک لگائے یا سہارا کرے والجمع عُصِیّ وعِصِیّ واعصاء واعْصٍ یقال عصوتہ عصوًا ای ضربتہ بالعصا از نصر ۶ ادخل یہ ثلاثی مجرد سے امر کا صیغہ ہے اس کا مصدر دخول ہے از نصر بمعنے داخل ہونا ۷ البشر یہ امر حاضر کا صیغہ ہے یقال بشر بالشئی والبشر و بتشرا ای فرح یہ از سمع وضرب ۸ بشر بالکسر چہرہ کی رونق اور کشادہ روئی ۹ قرے بالکسر بمعنے مہمانی کا کھانا اور قرے ۱۰ معجل وہ کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے۔ ۱۱ فبرز از نصر یقال برز بروزا جب کہ وہ میدان کی طرف نکلے۔ ۱۲ جوذر یہ وادی ہے بمعنے نیل گائے کا بچہ والجمع جواذر وجآذر اور بعض اہل لغت نے اس کے معنے ہرن کے بچے کے بیان کئے ہیں واستعیر ہہنا للغلام الحسن ۱۳ شوذر علے وزن جوہر اس کے حروف اصلی ش ذ ر ہیں یہ آستین کی قمیص جو بچے کے گلے میں ڈالتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں یہ چادر کا معرب ہونا یہ صحیح نہیں ہے اور اساس المعلات میں ہے یہ ایک قسم کا لباس پہاڑیوں کا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۴ حرمۃ بسکون الراء المہملۃ وبضمہا و بفتحہا بمعنے ذمہ دیبیت ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو اور اس کے معنے محترم اور حصہ قابل حفاظت چیز جس کی پردہ دری حرام ہو اور حرمۃ الرجل کے معنے بیوی کے بھی آتے ہیں والجمع حُرَمٌ وحُرُمات وحُرْمات ۱۵ الشیخ اس سے مراد حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ شیخ کے معنے بوڑھے کے آتے ہیں والجمع شیوخ وشُیوخ واشیاخ وشیخۃ وشیخان ومشیخۃ ومشخۃ وجمع الجمع مشائخ واشاییخ۔ اور شیخ کا اطلاق استاد عالم اور سردار قوم اور ہر اس شخص پر ہے جو لوگوں کے نزدیک علم فضیلت مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے۔ اور شیخ النار ابلیس سے کنایہ ہے۔ ۱۶ اسس اس کا تاسیس مصدر ہے اور یہ اساس سے مشتق ہے جس کے معنے بنیاد رکھنے کے ہیں ۱۷ المحجوج از نصر اب المحجوج خانہ کعبہ اور بیت الحرام کو کہتے ہیں اور یہ حج سے مشتق ہے جس کے معنے قصد کرنے کے ہیں اور چونکہ مقامات مخصوصہ کا زیارت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ۱۸ ام القرے اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے جیسے ام القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں۔ اور ام القوم سردار قوم کو کہتے ہیں۔ اور ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہیں۔ یعنی سورہ فاتحہ یا کل قرآن پاک۔

مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَا ۔ سِوَى الْحَدِيثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرَى
وَكَيْفَ يَقْرِي مَنْ نَفَى عَنْهُ الْكَرَى ۔ طَوًى بَرَى أَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرَى
فَمَا تَرَى فِيمَا ذَكَرْتُ مَا تَرَى

فَقُلْتُ مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ وَمُنْزِلٍ حِلْفِ فَقْرٍ۔ وَلَكِنْ يَا فَتَى مَا اسْمُكَ۔ فَقَدْ فَتَنَنِي فَهْمُكَ فَقَالَ اِسْمِي زَيْدٌ۔ وَمَنْشَئِي فَيْدٌ۔

الترجمۃ والمطالب کہ ہمارے پاس رات کے آنے والے مہمان کے لیے سوائے باتوں اور پڑے رہنے کی جگہ کے اور کچھ نہیں ہے اور ایسا شخص مہمانی کر بھی کیوں کر سکتا ہے جس کی نیند کو بھوک نے بھگا دیا

ہوا اور جب وہ پیش آتی ہو تو اس کی ہڈیوں کو چھیل ڈالا ہو لہذا جو کچھ میں نے کہا اس میں آپ کی کیا رائے ہے تو میں بولا کہ خالی گھر اور فقیر میزبان کو سے کر میں کیا کروں گا۔ مگر اے جوان تیرا نام کیا ہے تیری ذکاوت اور سمجھ نے مجھے مفتون (فریفتہ) کر لیا وہ بولا کہ میرا نام زید ہے اور میرا مولد (وطن یعنی جائے پیدائش) فید ہے۔

تشریح لغات

لہ لطارق۔ اس کے اصلی معنے رات کے چلنے والے کے ہیں اب خاص رات میں آنے والے کے معنے ہو گئے ہیں والجمع طُرَّاق" واطراق" فقیل طَرَق اللہ طُرُوقًا اور طارق صبح کے ستارے کو بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ رات میں ظاہر ہوتا ہے کما فی التنزیل والسماء والطارق ؎ عرا از نصر بہ وادی ہے بمعنے پیش ہونا و آنا یقال عرا فلانا اَعَر" یعر دعرواً جبکہ وہ پیش آئے وعرا من ثیابہ یعرُیٰ عریۃ وعُریًا جب کہ وہ ننگا ہو ؎ سوی بمعنے برابر وسط غیر۔ مانند سوا کے اور یہ حرف استثناء میں سے ہے جیسے جاؤ اسوے زید ؎ الحدیث بمعنے خبر والجمع احادیث وحدثان" وحدثان" اور علم الحدیث ہمارے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال افعال احوال ہیں۔ ؎ المناخ۔ بالضم ہی مواضع بروک الابل (اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ) اور اقامت گاہ ؎ الذرا بفتح الذال المعجمۃ بمعنے گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف اور جائے پناہ اور ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو اور اس کے معنے گرے ہوئے آنسو اور وہ غلہ جس کا اوسان کیا جائے کے بھی آتے ہیں ؎ یقری قرئے سے بمعنے مہمانی کرنا یقال قرے الضیف یقری قریً و قراءً جبکہ وہ مہمان کی میزبانی کرے از ضرب ؎ نفے از ضرب اس کا مصدر نفی" ہے بمعنے انکار کرنا اور دفع کرنا یقال نفے الشیٔ نفیًا ای نحاہٗ وازالہ ودفعہ ونفے الشیٔ ای انکرہ لم یثبتہ ونفے الرجل من بلدہ ای اخرجہ منہ الی بلد آخر ویقال نفت الریح التراب ای اطارتہ ونفے الشیٔ وانتفے ای ضد ثبت ونفے الشعر ای تساقط۔ ونفاہ عنہ یعنی اس کو دور کیا اور جدا کیا ونفے الرجل یعنی اس کو قید خانہ میں بند کیا۔ ؎ الکرا مقصورًا بمعنے نیند از سمع یقال کرِے الرجلُ یکرا کرے جبکہ وہ اونگھے فہو کر دکرُ یان" وکرِیٌ" ؎ طوے بالفتح اس میں تنوین تعظیم کے لیے ہے یہ مصدر ہے بمعنے بھوک اور یہ سمع سے آتا ہے یقال طوِے طوًے جبکہ وہ بھوکا ہو ؎ براے یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے از ضرب یقال بری العود والقلم والقدح وغیرہا یبریہ بریًا ای نحتہ" فانبرا جب کہ وہ قلم یا تیر کو تراشے اور اُسے چھیل کر صاف کرے ؎ اعظمہ یہ عظیم کی جمع ہے بمعنے ہڈی اور اس کی جمع عظام بھی آتی ہے۔ وفی التنزیل فکسونا العظام لحما ؎ انبرا ای اعترض وتقدم یعنی وہ سامنے آئے یقال انبرے لہ جبکہ وہ پیش آئے اور انبرا کے معنے تراشے جاتے کے بھی آتے ہیں ؎ بمنزل جائے نزول بمعنے مکان وچشمہ والجمع منازل ؎ قفر وہ زمین جو گھاس پانی آدمی سے خالی ہو یقال ارض" قفر" وارض" قفار" یعنی بے آب وگیاہ چٹیل میدان ؎ بمنزل بالضم مصدر از افعال بمعنے مہمان یقال انزل الشیٔ انزالاً ومُنزلاً جبکہ وہ اتارے ویقال انزل الضیف جبکہ وہ مہمان کو اُتارے۔ ؎ حلف بالکسر مصدر بمعنے عہد وپیمان۔ و دوستی اور وہ دوست جس نے بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو۔ والجمع احلاف" یقال فلاں حلِف" کذا یعنی فلاں شخص اس سے جدا نہیں ہوتا۔ حلف اور حلیف صیغہ صفت کے بھی ہیں اور اس میں تھوڑا سا فرق ہے حلیف وہ شخص جس سے چند دن کا عہد ہوا ہو اور حلف وہ شخص جس سے پرانا عہد ہو ؎ فقر مصدر یہ غنٰی کی ضد ہے

بمعنے مفلسی محتاجی۔ غم دا لجمع نقور و مفاقر ازکرم ۹ فتے مفقود اً بمعنے نوجوان سخی۔ غلام نا فتنی ازضرب بمعنے تعجب میں ڈالنا وماٹل کرنا وفریفتہ کرنا اور فتنہ میں ڈالنا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ لا فهمک مصدر سمجھ از سمع یقال فہم فہما وفہامۃ وفہامۃ وفہا مبینۃ جبکہ وہ سمجھے لا منشئی بمعنے پیدا ہو جانے کی جگہ یقال ہو لدی ومنشائی فی بنی فلاں ازضرب لا فید منزل بکذ لق کمہ نثر فہا اللہ تعالے اور اس کے معنے اس چٹیل میدان کے جس میں سر سبز ٹکڑا ہو اور اس میں جو جانور چریں ان کو فید کہتے ہیں۔

وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ اَمْسِ. مَعَ اَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ. فَقُلْتُ لَهٗ زِدْنِيْ اِيْضَاحًا. زَادَكَ اللّٰهُ صَلَاحًا. عِشْتَ وَنُعِشْتَ. فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ بَرَّةُ. وَهِيَ كَاسْمِهَا بَرَّةٌ. اَنَّهَا نُكِحَتْ عَامَ الْغَارَةِ بِمَاوَانَ رَجُلًا مِنْ سَرَاةِ سَرُوْجَ وَغَسَّانَ

الترجمۃ والمطالب

اور میں اپنے عبسی ماموؤں کے ساتھ کل ہی اس شہر میں آیا ہوں تو میں نے کہا زندہ اور خوش رہو ذرا اور کھول کے کہو خدا تمہاری نیکی زیادہ کرے تو وہ کہنے لگا کہ میری ماں برّہ نے جو اسم بامسمّٰی ہے اس نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے مقام ماوان میں لڑائی کے زمانہ میں ایک سروجی غسان سردار کے ساتھ نکاح کر لیا تھا۔

تشریح لغات

لہ وردت یہ صیغہ متکلم کا ہے یہ ورود سے مشتق ہے بمعنے شہر میں آنا یقال وردت البلد میں شہر میں پہنچا وورد علی کتاب جبکہ میرے پاس خط آئے ازضرب لہ المدرۃ بالتحریک مٹی کا ایک ڈھیلا یقال مدرۃ الرجل مرد کا گھر۔ ویقال فلاں سید مدرتہ ای بلدتہ یہاں معنے شہر کے ہیں۔ لہ امس یہ ظروف زمان سے ہے اور مبنی علے الکسر ہے مگر یہ نکرہ اور معرفہ کیا جاتا ہے قال الکسائی العرب تقول کلمتک امس واعجبنی امس یا ہذا وتقول فی النکرۃ اعجبنی امس وامس آخر فاذا اضفتہ اور نکرتہ اذا دخلت علیہ لام التعریف اجریت علیہ بالاعراب تقول کان امسنا طیباً ورایت امسنا المبارک ومررت بامسنا المبارک ویقال مضے الامس بما فیہ لہ اخوالی یہ خال کی جمع ہے بمعنے ماموں اور اس کے معنے تل کے بھی آتے ہیں اب اس کا اطلاق ان رشتہ داروں پر جو ماں کی طرف سے ہوں ان پر ہوتا ہے وجمع علے اخولۃ وخؤول وخؤل وخؤولۃ از نصر واصلہ خال المواشی خولاً وخیالاً ای ساسہا وتعہد ہا لہ بنی عبس یہ مشہور قبیلہ ہے عبس بالسکون وبالتحریک ہر دو نوں طرح مستعمل ہے لہ یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہاں متعدی ہے، زیادت سے یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال زاد یزید زیداً وزیداً وزیداً وزیادۃً ومزیداً وزیداناً جبکہ وہ بڑھے اور زیادہ ہو لہ ایضاحاً یہ افعال کا مصدر ہے بمعنے نسب اور اپنی حالت کا ظاہر کرنا یقال اوضح الامر جبکہ ظاہر اور واضح ہو وا وضح الامر جبکہ وہ ظاہر اور واضح کرے تفسیر اور ایضاح میں فرق ہے۔ تفسیر ما اجمل یہ کو کہتے ہیں اور ایضاح رفع ما اشکل کو ہکذا فی فرائد اللغۃ۔ واصلہ وضح الشئی وضوحاً ای بان وظہر از ضرب۔

۸ زادیہ زیادت سے ہے۔ جو نقصان کے خلاف ہے یقال زاد الشئ وزادہ جبکہ زیادہ ہو وقد مر تحقیقہ، ۹ صلاحا۔ بمعنے نیکی یہ فساد کی ضد ہے یقال صلح صلوحا وصلاحا وصلاحیۃ جب کہ فساد کو زائل کرے از کرم و فتح و نصر اور اس کی اصل مبرد نکالتے ہیں زاد اللہ اصلاحک وہکذا الاخفش مگر اخفش یہ کہتے ہیں اس کے دو مفعول ہوتے ہیں ۱۰ عشت یہ عیش سے مشتق ہے از ضرب بمعنے آرام سے زندگی بسر کرنا ۱۱ نعشت۔ یہ نعش سے مشتق ہے بمعنے اٹھایا جانا اور بلند کیا جانا۔ از فتح یقال اذامات الرجل فہم ینعشونہ ای یذکرونہ ویرفعون ذکرہ، ومنہ النعش بمعنے المیت او السریر اور عشت اور نعشت میں جناس لاحق ہے۔ و ہو اختلاف المتجانسین فی حرف واحد و شرط اللاحق ان الحرفان المختلفان من غیر متقاربین والا فالجناس فیہما مضارع ۱۲ بزہ بالفتح یہ علم ہے اور ای کا بدل واقع ہے، برۃ۔ برہ اور برۃ میں تجنیس مماثل ہے۔ اور یہ بر سے مشتق ہے۔ بمعنے بارۃ (نیک اچھی) اور یہ صفت کا صیغہ ہے۔ بر اور بار دونوں کے معنے ایک ہیں بمعنے نیک و نیکو کار۔ بھلائی کرنے والا۔ اور بہت نیکی کرنے والا اور سچا۔ یقال بر فی قولہ برا ای صدق از سمع و ضرب و بر والدہ برا ای اطاعہ ۱۳ نکحت از فتح و ضرب یقال نکح المرأۃ نکاحا ونکحا جبکہ مرد عورت سے شادی کرے و نکحت المرأۃ یعنی عورت کا شادی کرنا۔ اور نکاح کے اصلی معنے وطی (صحبت) کرنیکے ہیں اب اس کا استعمال نکاح کے معنے میں ہونے لگا ہے ۱۴ عام بمعنے سال وا لجمع اعوام والعام بہ عامتہ" کی بھی جمع ہے بمعنے دن واصلہ عام فی الماء عوما بمعنے سبح از نصر، عام اور سنۃ میں فرق ہے سنۃ تو پورے سال بھر کو کہتے ہیں کہیں سے بھی اس کو شروع کر دو اور عام جس میں گرمی اور جاڑے پورے ہو جائیں ۱۵ الغارۃ مصدر بمعنے لوٹ اور یہ اسم ہے اغارۃ کا والجمع غارات و تیز رفتار غارت ڈالنے والا گھوڑا۔ ۱۶ بما و آن میں باقی کے معنے میں ہے اور ماد آن بلد فی طریق مکۃ با علی نجد ۱۷ رجلا بمعنے مرد پیدل چلنے والا۔ والجمع رجال" ورجلۃ" ورجلۃ" والراجل ورجالات ۱۸ سراۃ اس کی جمع سری خلاف قیاس ہے اس کے معنے ہر چیز کے اعلے اور اچھے و عمدہ کے ہیں اور بعض نے اس کو واحد کہا ہے اور اس کے معنے شریف اور سخی کے بھی آتے ہیں از نصر و سمع و کرم بمعنے صاحب مروت اور سخی ہونا ۱۹ سروج۔ بفتح السین المہملۃ اسم مدینۃ (یہ ایک شہر کا نام ہے) ۲۰ غسان قبیلۃ فی الیمن یعنی یہ یمن میں ایک قبیلہ ہے۔

فَلَمَّا اٰنَسَ مِنْهَا الْاِثْقَالَ۔ وَكَانَ بَاقِعَةً عَلٰى مَا يُقَالُ۔ ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا۔ وَهَلُمَّ جَرًّا۔ فَمَا يُعْرَفُ اَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ۔ اَمْ اُوْدِعَ اللَّحْدَ الْبَلْقَعَ۔ قَالَ اَبُوْ زَيْدٍ فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ اَنَّهٗ وَلَدِيْ۔ وَصَدَفَنِيْ عَنِ التَّعَرُّفِ اِلَيْهِ صِفْرُ يَدِيْ۔

الترجمۃ والمطالب وہ باقعہ جانور کی طرح نہایت چالاک شخص تھا اس نے جب مجھے حاملہ دیکھا تو وہ چپکے سے مجھ سے جدا ہو گیا اور وہ اس وقت تک غائب ہے نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہے جو اس کا انتظار کیا جائے یا وہ گوشۂ قبر میں رکھ دیا گیا ابو زید نے کہا کہ میں نے صحیح علامتوں سے پہچان لیا کہ وہ میرا ہی بیٹا ہے مگر میری مفلسی اور غریبی نے مجھے اپنے تعارف سے باز رکھا۔

تشریح لغات

[۱] آنس یہ ایناس سے ماخوذ ہے بمعنے جاننا و دیکھنا و مانوس کرنا و محبت کرنا یقال آنس الشئ جبکہ وہ دیکھے وفی التنزیل آنس من جانب الطور ناراً۔ یعنی حضرت موسےٰ علیہ السلام نے طور کی طرف آگ کو دیکھا [۲] الاثقال بکسر الہمزۃ یقال اثقلت المرأۃ فہی مثقل ای ثقل حملہا فی بطنہا۔ یعنی عورت کے ولادت کا وقت قریب ہونا اور زیادہ حمل کا بوجھ اور بھاری ہونا واصل الثقل ضد الخفۃ یقال ثقل الشئ ثقالۃً جبکہ چیز بوجھل اور بھاری ہو از کرم یا اثقال ثقل کی جمع ہے جس کے معنے بوجھ کے ہیں [۳] باقعۃ یہ باقع کا مونث ہے ہوشیار و زیرک مرد جس کو فریب نہ دیا جا سکے والجمع بواقع یقال فلان باقع یعنی بہت محتاط اور چالاک ہے وفی الاصل الطائر الحذر اذا شرب الماء نظر یمنۃً ویسرۃً یا باقع خود مذکر کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور اس میں تا تانیث کی نہیں ہے جیسے خلیفۃ میں واللہ اعلم [۴] ظعن از فتح یقال ظعن ظعناً و ظعَناً و ظعوناً و مظعناً جبکہ وہ کوچ کرے۔ یقال ظعنوا عن دیارہم یعنی وہ لوگ اپنے ملکوں سے کوچ کر گئے [۵] سّرا۔ بالکسر بمعنے بھید و راز والجمع اسرار یقال رجلٌ سری یعنی مرد کاموں کو پوشیدہ طور پر کرنے والا والا و فلان سرّ ہذا الامر یعنی فلاں شخص اس کام کا جاننے والا ہے اور اس کے معنے یہ بھی آتے ہیں۔ طریقہ۔ وسط، وادی کے درمیان خالص چیز۔ عمدہ و افضل چیز پاک و عمدہ زمین و قمری مہینہ کی پہلی رات یا آخری رات یا درمیان مہینہ اور اصل ہر چیز کا جوف و مغز والجمع اسرۃ [۶] ہلم بمعنے تعال واقبل اے تعالو علی ہلمّ اور اس میں ہا تنبیہ کے لیے ہے واصلہ لمّ من قولہم لمّ اللہ شعثہٗ ای جمعہ کانہ اراد لمّ نفسک الینا ای اقرب اور سیبویہ یہ کہتے ہیں کہ ہلم یہ اہل حجاز کے لغت میں ایک اور تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مونث سب کے لیے یہ ہی ایک لفظ مستعمل ہوتا ہے اور اس میں تصریف نہیں ہوتی اور بنو تمیم اور اہل نجد یوں استعمال کرتے ہیں۔ ہلمّ ہلمّا ہلمّوا ہلمّی ہلمّن ہلممن وفی التنزیل ہلم شہداءکم [۷] جرّاً یہاں یہ حال ہے اور یہ مصدر ہے بمعنے جاری کرنا و کھینچنا واصل الجر الجذب یقال جرّہ جرّاً فانجر [۸] الحیّ یہ میت کی ضد ہے بمعنے زندہ اور نسبت کے وقت حیوی کر لیتے ہیں اس کا مونث حیّۃ آیا ہے یقال ارض حیّۃ بمعنے سرسبز زمین اور الحی کے معنے محلہ اور عرب کے قبیلوں میں سے چھوٹا قبیلہ ہے والجمع احیاء [۹] فیتوقع از تفعل توقع مصدر بمعنے امید کرنا یقال توقع الامر یعنی اس نے حاصل ہونے کی امید لگائی [۱۰] اودع ودیعت سے بمعنے امانت رکھنا یقال اودعہ الشئ جبکہ وہ کسی کے پاس امانت رکھے ویقال اودعتہ مالاً یعنی میں نے اپنے پاس امانت رکھنے کے لیے اس سے مال لیا [۱۱] اللحد بالفتح والضم بمعنے بغلی قبر۔ و قبر والجمع الحاد و لحود [۱۲] البلقع وہ زمین جس میں گھاس نہ ہو یعنی خالی زمین والجمع بلاقع اور اس کے اصلی معنے چٹیل میدان کے ہیں۔ یقال بلقع فی الارض ای خلا [۱۳] الصحۃ۔ یہ اصل میں سقم کے خلاف ہے۔ بمعنے تندرستی اور مرض کا چلا جانا [۱۴] العلامات یہ علامۃ کی جمع ہے بمعنی نشان راستہ والجمع علام و علامات واصلہ، علمہ، علماً ای وسمہ از نصر و ضرب وعلم الشفۃ علماً ای شقہا از نصر وعلم ہو علماً ای انشقت شفتہ العلیا فہو اعلم از سمع وعلم الشئ علماً ای تیقنہ وعرفہ وعلم الشئ وبہ ای ادرکہ از سمع [۱۵] ولدی۔ اسم المولود (بچہ) للذکر والانثیٰ والواحد والکثیر یقال ولدتہ امّہ ولادۃً علی البدل از ضرب [۱۶] صدفنی۔ از ضرب بمعنے روکنا و باز رکھنا یقال صدفہ عن کذا صدفاً ای صرفہ عنہ ورده از نصر و ضرب وصدف صدفاً و صدوفاً عن کذا ای اعرض عنہ وانصرف [۱۷] التعرف مصدر از باب تفعل بمعنے پہچاننا یقال تعرف الشئ یعنی اس نے ڈھونڈا یہاں تک کہ اس نے پہچان لیا وتعرف الضالۃ یعنی اس نے گمشدہ کو تلاش کر لیا وتعرف بفلان یعنی وہ آشنا ہو اوتعرف الیہ جبکہ اس نے واقف کرایا [۱۸] صقر۔ بفتح الصاد المہملہ وکسرہا وضمہا بمعنے

خالی یقال بیتٌ صفرٌ من المتاع یعنی گھر سامان سے خالی ہے ویقال ہو صفرُ الید یعنی وہ خالی ہاتھ ہے ۹؎ ید بمعنے ہاتھ و ہتھیلی۔ اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور اس کا لام کلمہ محذوف ہے اور یہ اصل میں یدیٌ تھا اس کا تثنیہ یدان آتا ہے۔ والجمع الایدیُ والیُدِیُّ وجمع الجمع ایادی۔ اور ایادی کا اکثر استعمال نعمت کے معنے میں ہوتا ہے اور الایدیُ کی جمع الایدین بھی آتی ہے واللہ اعلم۔

فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِكَبِدٍ مَّرْضُوْضَةٍ. وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَةٍ. فَهَلْ سَمِعْتُمْ يَا اُوْلِي الْاَلْبَابِ. بِاَعْجَبَ مِنْ هٰذَا الْعُجَابِ. فَقُلْنَا لَا وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ. فَقَالَ اَثْبِتُوْهَا فِيْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ. وَخَلِّدُوْهَا بُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ. فَمَا سُيِّرَ مِثْلُهَا فِي الْآفَاقِ.

الترجمة والمطالب

پس میں اس سے اس حال میں جدا ہوا کہ میرا جگر پارہ پارہ تھا اور میرے آنسو بہہ رہے تھے پس اے عقل مندو! کیا تم نے اس سے زیادہ عجیب کوئی قصہ سنا ہے؟ ہم بولے اس خدا کی قسم جس کو لوح محفوظ کا علم ہے ہم نے کبھی سنا نہیں وہ بولا کہ اس کو عجائب الاتفاق (کتاب) یا اتفاقات عجیبہ میں لکھ لو اور کاغذوں میں ہمیشہ کے لیے رکھ لو کیونکہ ایسا واقعہ دنیا بھر میں مشہور نہ ہوا۔

تشریح لغات

۱؎ ففصلتُ اس کا مصدر فصل ہے بمعنے جدا ہونا و جدا کرنا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے از ضرب یقال فصل الشئی فصلاً جبکہ وہ چیز کو جدا کرے۔ وفصل الولد عن الرضاع جبکہ وہ بچہ کو دودھ چھڑائے ۲؎ بکبدٍ بفتح الاول وکسر الثانی والکبدُ بفتح الاول وکسر الثانی بمعنے کلیجہ وجگر والجمع اکبادٌ۔ یقال کبدہ کبداً یعنی جگر پر اس نے مارا از ضرب ونصر ۳؎ مرضوضۃ بمعنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا یقال رضّ الشئی رضاً فہو مرضوضٌ ورضیضٌ از نصر ۴؎ دموع یہ دمع کی جمع ہے۔ وہ آنسو جو آنکھوں میں پھرتے رہیں۔ وتجمع ایضاً علی ادمُع یقال دَمَعَتِ العین دمْعاً ودمِعتْ دمْعاً ای سال دمعہا از فتح وسمع ۵؎ مفضوضۃ فضٌ سے بمعنے توڑنا اور مہر کا توڑنا اور آنسو بہانا یہاں آخیر معنے مراد ہیں یقال فضّ الدموع جبکہ وہ آنسو بہائے از نصر ۶؎ اولی اولوا ذو کی جمع کہتے ہیں اور یہ جمع من غیر لفظہ ہے اور اس کا واحد ذا ہے اور اس کی جمع اولات آتی ہے یقال جاء نی اولوالعلم واولات الفضل ۷؎ الالباب یہ لبُّ کی جمع ہے بمعنے خالص عقل، و ہر چیز کا خالص اور جو وہم وغیرہ کی آمیزش سے پاک ہو یا تیز فہمی اس لیے لب پر عقل کا اطلاق ہوگا مگر عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں ۸؎ العجاب بالضم جس پر تعجب کیا جائے اور تعجب کی حد سے متجاوز اور مبالغہ کے لیے عجبٌ عجابٌ اور عجَبٌ عجیبٌ کہا جاتا ہے۔ لا شئی لاعجب من ہذا ۹؎ من میں واو قسم کے لیے ہے ۱۰؎ علم الکتاب ہو القرآن المجید واللوح المحفوظ ۱۱؎ اثبتوہا ای اکتبوہا واصلہ ثبت الشئی یثبت ثبتاً وثبوتاً فی المکان ای استقر وثبت علی الامر ای داوامہ وداظبہ از نصر ۱۲؎ عجائب یہ عجیبہ کی جمع ہے یہاں پر یہ عبارت محذوف ہے ای فی واقعۃ العجائب فی الاتفاق یا تو یہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں عجائبات لکھے جاتے ہیں یا یہ لفظی معنے مراد ہوں واللہ اعلم

بحقیقتہ الحال ۳ الاتفاق اصلہ وَفِقتُ الامرُ وفقاً ای صادفتہ موافقاً ووفقَ الامر ای کان صوابا موافقا للمراد ویقال وفقہ اللّٰہ ای ہداہ ووفقہ للخیر ای الہمہ وہداہ وفی الحدیث لایتوفق عبدٌ حتی یوفقہ اللّٰہ از حسب ۳ خلدَ وہا از تفعیل بمعنے ہمیشہ رہنا یقال خلدَ الشیُٔ خلدًا وخلودًا از نصر ای بقی واقام وخلّدہٗ واَخلدہٗ ای ادامہ وفی التنزیل العزیز ایحسب اَنّ مالہ اخلدہ ، واخلد بالمکان والے المکان ای اقام ومال الیہ ورکن ۴ بطون یہ بطن کی جمع ہے جو ظہر کی ضد ہے یعنی پیٹ و بمعنے جوف کل شیٔ ویجمع علے البطن وبطنان ایضًا ۵ الاوراق یہ ورق بفتح الراء کی جمع ہے واصلہ ورق الشجرُ ورقاً ای ظہر ورقہ ، و یعنی پتے نکل آئے وورقت الشجر ای اخذت ورقہ یعنی پتے میں نے توڑ ے ۶ سیّر از تفعیل یقال سَیَّرَ واسار الرجل یعنی مرد کو چلایا اور بعض نے اس کو سیرت کے مشتق مانا ہے بمعنے تاریخ داخل کرنے کے لیے وقال استاذی عمی المکرم مدظلہ ۔ یہ سار یسیر کا متعدی ہے بمعنے شائع کرنا ومشہور کرنا ۷ مثلہا بمعنے مشبہ ونظیر ومشابہ والجمع امثال یہ مذکر اور مؤنث واحد تثنیہ جمع سب ہی کے لیے آتا ہے یقال فلان مستزاد لمثلہ یعنی اس کے مانند طلب کیا جاتا ہے ۸ الآفاق یہ افق کی جمع ہے بمعنے دنیا وکنارہ وکنارہ آسمان ہواؤں کے چلنے کی جگہ ۔

فَاَحضَرنَا الدَّوَاۃَ وَاَسَاوِدَھَا . وَرَقَشنَا الحِکَایَۃَ عَلٰی مَاسَرَدَھَا . ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاہُ عَنْ مُرْتَاہُ . فِی اِسْتِضْمَامِ فَتَاہُ . فَقَالَ اِذَا ثَقُلَ رُدْنِی . خَفَّ عَلَیَّ اَنْ اَکْفُلَ ابْنِی . فَقُلْنَا اِنْ کَانَ یَکْفِیْکَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ . اَلَّفْنَاہُ لَکَ فِی الْحَالِ .

الترجمة والمطالب

پس ہم دوات قلم لائے اور جس طرح اس نے بیان کیا تھا اُسے مِنْ وعن لکھا پھر ہم نے اس کے لڑکے سے ملنے کے بارہ میں مشورہ کیا وہ بولا جب میری آستین بھاری ہو جائے گی (میں مالدار ہو جاؤں گا) اس وقت مجھ پر اپنے لڑکے کی کفالت آسان ہو جائے گی پس ہم نے کہا اگر بقدر نصاب کے مال تجھ کو کافی ہو ہم ابھی تیرے لیے جمع کئے دیتے ہیں۔

تشریح لغات

۱ فاحضرنا احضار مصدر از افعال بمعنے حاضر کرنا واصلہ حضَر یحضُر حضورًا وحضارۃً ای ضد غاب واقام بالحضر المجلس ای شہدہ از نصر ۲ الدواۃ ہی مایکتب منہ الجمع دَوًی و دُوِیٌّ و دِوِیٌّ ودوِیات اساودہا ای آلاتہا من الاقلام والسکین یہ اسودۃ کی جمع ہے اور اسودۃ سواد کی جمع ہے بمعنے ادوات الدواۃ من سواد العسکر ما یشتمل علیہ من المضارب والالات والادوات والسواد خلاف البیاض ۳ رقشنا از نصر اس کا مصدر رقش ہے بمعنے لکھنا والرقش النقش والکتابۃ یقال رقش الکلام جبکہ وہ لکھے ۵ الحکایۃ یہ مصدر ہے از ضرب یقال حکی عنہ الکلام جبکہ وہ نقل کرے وحکے الخبر جبکہ وہ بیان کرے ۶ سرد ہا ای تابع ذکرہا یقال سرد الحدیث سردًا ای اذا تابعہ واجادلہ السیاق ۔ وسرد الشیٔ ثقبہ وسرد الکتاب ای قراءہٗ بسرعتہ (خوب روانی سے بڑھنا) اور سرد کے معنے خوب سمجھا سمجھا کے کہنے کے ہیں از نصر ضرب ۷ استبطناہ از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے ای طلب ما فی بطنہ یعنی ہم نے اس سے پیٹ کی بات پوچھی ۸ مرتاہ اس کے حروف اصلی را ہے یہ مصدر میمی باب افتعال سے ہے

یہ اصل میں مرتایٔ تھا ہمزہ بقاعدہ حذف کر دیا اور یا کو تخفیفاً حذف کر دیا اور یا یہ رای سے ماخوذ ہے۔ بمعنے رای اور اس کی غرض و مدعا ۹ استضمام یہ استفعال کا مصدر ہے اور یہ ضم سے مشتق ہے۔ بمعنے جمع کرنا یقال ضم الشیٔ جب کہ وہ جمع کرے۔ وضم الشیٔ الیہ جب کہ وہ قبضہ کرے اور اپنی طرف کھینچے وضم علے الشیٔ جبکہ وہ قبضہ کرے وضم فلاناً الیہ جبکہ وہ ساتھ رکھے وضمّ الیٰ صدرہ جبکہ وہ معانقہ کرے وضمّ جناحہ عن الناس جبکہ وہ لوگوں سے نرمی برتے از نصر ۱۰ فتے بمعنے نوجوان، سخی، غلام۔ اس کا تثنیہ فتوان و فتیان ۱۱ ثقل از کرم بمعنے ثقیل و بھاری و بوجھل ہونا منہ اثقل ۱۲ ردنی قیل ہو مقدم الکم وقیل اسفل الکم وقیل ہو الکم کلہ والجمع اردان وارد یۃ اور اس کے مشہور معنے آستین کے اندر جیب کے ہیں اس لیے کہ عرب والے درہم و دنانیر کو اس میں رکھا کرتے تھے یقال اردنت القمیص وردنتہ ای جعلت لہ ردناً ۱۳ خفّ یہ خفّۃ سے ماخوذ ہے جو ثقل کی ضد ہے بمعنے ہلکا ہونا یقال خفّ الشیٔ خِفّۃً وخفاً ای صار خفیفاً وجمع الخفیف خفاف از ضرب ۱۴ اکفل یہ کفالت سے ماخوذ ہے بمعنے ضامن اور کفیل ہونا یقال کفل فلاناً کفلاً وکفالۃً ای عالہ از نصر وکفل بالرجل او بالمال ضمنہ از نصر وضرب وسمع وکرم والمصدر کفل وکفول وکفالۃ یقال کفلہ، واکفلہ ای اباہ ضمنہ ۱۵ یکفی از ضرب یقال کفے الشیٔ یکفی کفایۃً جبکہ وہ کافی ہو وکفے الشیٔ فلاناً جبکہ وہ قناعت کرے اور دوسرے سے مستغنی ہو ۱۶ نصاب وہ مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو جیسے دو سو درہم والجمع نُصُبٌ یہاں پر یہ مفعول کے معنے میں ہے یعنی مقرر کیا گیا اور اصل اس کے معنے کسی چیز کے مقرر کرنے کے ہیں ۱۷ المال اس کی جمع اموال آتی ہے بمعنے مال و دولت اور اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے۔ جیسے اونٹ، بکری وغیرہ۔ یہ مذکر اور مؤنث ہے۔ یقال ہو المال وہی المال واملہ مال الرجل مولاً ومؤولاً ای صار ذامال ومالہ مولاً ای اعطاہ المال از نصر وتموّلہ ای صیّرہ ذامال وتموّل المال ای اقتناہ لنفسہ ۱۸ الفناہ۔ اس کا مصدر تالیف ہے از باب تفعیل بمعنے جمع کرنا واصلہ الفہ، الفاً ولفہ ایلافاً ای انس بہ واحبّہ از سمع والفہ تالیفاً ای جمعہ۔ ۔ فی الحال فوراً والجمع احوال واحولۃ واصلہ حال الشیٔ حولاً وحوولاً ای تحوّل من حال الی حال از نصر۔

فَقَالَ وَكَيْفَ لَا يُقْنِعُنِي نِصَابٌ. وَهَلْ يَخْتَفِي قَدْرُهُ إِلَّا مُصَابٌ. قَالَ الرَّاوِي فَالْتَزَمَ كُلٌّ مِنَّا قِسْطًا. وَكَتَبَ لَهُ بِهِ قِطًّا. فَشَكَرَ عِنْدَ ذٰلِكَ الصُّنْعَ. وَاسْتَنْفَدَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ. حَتَّى اَنَّنَا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ. وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ. ثُمَّ اِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ السَّمَرِ. مَا اَزْرَى بِالْحِبَرِ.

الترجمۃ والمطالب

یہ سُن کر وہ کہنے لگا کہ نصاب مجھے کیوں نہیں قناعت کرے گا کیونکہ اس قدر کو سوائے دیوانہ کے اور کوئی کم نہیں سمجھتا راوی نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے اوپر ایک ایک حصہ لازم کر لیا اور اس مضمون کا اُس کو رُقعہ (تمسک) لکھ دیا۔ اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس نے تعریف میں (اس کاروائی کے) اپنی تمام طاقت خرچ کر دی یہاں تک کہ ہم اُس کے قول (تعریف) کے مقابلہ میں (اپنی) بخشش احسان کو کم سمجھے پھر وہ رنگا رنگ کے مختلف قصّے مجھے سناتا رہا جس نے یمانی چادروں کو بھی حقیر کر دیا۔

تشریح لغات

۱ کیف قال الجوہری ہو اسم مبہم غیر متمکن وانما حرّک آخرہ لالتقاء الساکنین وبنی علے الفتح دون الکسر لمکان الیاء وہو الاستفہام عن الاحوال وقد یقع بمعنے التعجب وفی التنزیل کیف تکفرون ۲ یحتقر از افتعال احتقار مصدر

بمعنے حقیر سمجھنا و حقیر کرنا و از ضرب بمعنے حقیر ہونا یقال حقر الشیٔ حقراً ای استصغرہ واحتقرہ مثلہ وحقر الرجل (از سمع و کرم) حقرۃً وحقارۃً
ای ذلّ وحقر فہو حقیر بمعنے الذلیل الصغیر ضد الخطیر بفتح الاول وسکون الثانی مصدر بمعنے مقدار و چیز کی انتہا اور بغیر کمی زیادتی کے
برابر ہونا ۳ مُصاب وہ شخص جس میں کچھ جنون ہو از ضرب بمعنے حملہ کرنا و تیر مارنا و مصیبت زدہ ہونا یقال رَمیۃً مصیبت زدہ ہوا
جبکہ تیر مارا ہیں نے ومنہ یقال اصیب فلانٌ فی العقل ای اذا صار ذا جنون ۴ فالتزم۔ از افتعال یقال لزم الشیٔ لزماً ولزوماً ولازمہٗ
ملازمۃً ولزاماً والتزمہ، ای تعلق بہ ولم یفارقہ وترم ای ثبت ودام ولزمہ المالُ ای وجب علیہ لزم کذا عن کذا ای نشأ منہ وحصل منہ وفی التنزیل
فسوف یکون لزاماً ای عذاباً لازماً از سمع ۵ کل منا کے اندر تنوین عوض کی ہے ای کل واحد منا ۶ قسطا بالکسر بمعنے چک و فیصلہ کے کاغذ
گو یا حصہ معین کے تحریر قرضہ کی ادا کے لیے والجمع اقساط اور وہ دین جو ماہواری قرضہ میں دیا جائے جس کا اس نے وعدہ کر لیا ہو
۷ قطا بالکسر بمعنے وہ دستاویز جو رُوسا انعام کے لیے لکھ دیتے ہیں۔ والجمع قطوط ۸ فشکر اس کا مصدر شکر اور شکران ہے جو
کفران کی نقیض اور ضد ہے از نصر شکر کے یہ معنے ہیں جس کسی نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے، اُس کی تم تعریف کرو یقال شکرتہ
شکرت لہ وباللام افصح ۹ الصنع مصدر بمعنے احسان یقال صنع الیہ معروفاً صنعاً وصُنعاً جبکہ وہ احسان کرے از فتح ۱۰ استنفد
از استفعال بمعنے اپنی طاقت کا خرچ کرنا یقال استنفد فلان وُسعہ ای استفرغہ واصلہ نفد الشیٔ نَفَداً ونفاداً ای فنی وذہب
از سمع ۱۱ الوسع بالحرکات الثلاث بمعنے طاقت یقال لیس فی وسعہ کذا واصلہ وسع علم اللہ شیٔ وُسعۃً وسَعۃً ای احاطہ بہ از
سمع وفی التنزیل وسع کل شیٔ علماً ووسع المکانُ سَعۃً وساعۃً ضد ضاق از کرم ۱۲ استطلنا از استفعال اس میں س ت ظن کے
لیے ہے بمعنے طویل سمجھنا اور یہ طول سے مشتق ہے از نصر بمعنے طول ہونا یقال استطال استطالۃً بمعنے طول ہونا واستطال
علیہ یعنی اُس پر فضل اور احسان کیا اور اس کو بلند ہو کر دیکھا واستطال علی عرضہ یعنی اس کو بدنامی کی شہرت دی ۱۳ استقللنا از استفعال
اس میں س ت ظن کے لیے ہے بمعنے قلیل سمجھنا یقال استقل الشیٔ جبکہ اس کو وہ کم سمجھے اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال
قلّ قِلاً وقُلاً وقِلّۃً جبکہ وہ کم ہو ۱۴ الطول بمعنے احسان اور بزرگی اور عطا یقال طال علیہ اذا انعم علیہ از نصر اور یہ قصر کی
بھی نقیض ہے۔ بمعنے دراز ہونا ۱۵ نشر از نصر نشر اس کا مصدر ہے بمعنے پھیلانا و پراگندہ کرنا ۱۶ وشی بمعنے منقوش
اور رنگ برنگ کپڑے والجمع وشاءٌ وفی الاصل مصدرٌ یقال وشی الثوبَ وشیاً وشیۃً ای حسّنہٗ بالالوان از ضرب ۱۷ السمر
محرکۃ رات کو باتیں سنانے والا والجمع اسمارٌ اور اس کے معنے رات کی تاریکی اور رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس کے
بھی آتے ہیں ۱۸ ازرا۔ اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال زراہ زرایۃ ای عابہ اور یہ باب افعال سے ہے
اس کا مصدر ازراء ہے یقال ازرا بہ وازراہ جبکہ وہ عیب لگائے یا اس کا حق گھٹائے ۱۹ بالحُجر یہ حُجرۃ کی جمع
ہے اور اس کی جمع حُجرات اور حُجَرات بھی آتی ہے اور یہ ایک قسم کی مخطط چادر ہے۔

إلى أن أظلّ التنوير۔ وجشر الصبح المنير۔ فقضيناها ليلة غابت شوائبها۔ إلى أن شابت ذوائبها۔ وكمل سعودها۔ إلى أن انفطر عودها۔ ولما ذرّ قرن الغزالة۔ طمر طمور الغزالة۔ وقال انهض بنا لنقيض الصلات۔ ولنستنضّ الإحالات۔

الترجمۃ والمطالب

یہاں تک کہ روشنی نزدیک ہوگئی اور صبح کا اجالا ظاہر ہونے لگا ہم نے اس رات کو جس کے مکروہات غائب ہوگئے تھے گذار دیا یہاں تک کہ اس کے گیسو (بال) بوڑھے سفید) ہوگئے اور اس کی سعادت کمال درجہ کو پہنچ گئی اور صبح کی لکڑی (یعنی پو پھٹنے لگی. پس جبکہ آفتاب کی شعاعیں چمکیں تو وہ ہرن کی طرح چوکڑی بھر کر کہنے لگا. تو ہمارے ساتھ اُٹھ تاکہ ہم بخشش اور انعامات جمع کریں (یعنی اس پر ہم قبضہ کریں) اور ہم وعدے پورے کرائیں۔

تشریح لغات

لہ اظلّ اظلال مصدر از افعال اور یہ ظل سے ماخوذ ہے بمعنے دن سایہ دار ہونا وسایہ ڈالنا و قریب ہونا یقال اَظَلَّ الشئُ فلاناً ای غشیہ ودنامنہ واظلّ الیومُ ای صار ذاظلّ و اظلّہ ای انقع علیہ الظلَّ وفی التنزیل وظللنا علیکم الغمامَ ومنہ اظلک الشہر یعنی میہنہ آگیا۔ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ٹہ التنویر مصدر بمعنے روشنی یقال نوّرَ الشئُ تنویراً جبکہ روشن ہو ونوّرَ المصباحَ جبکہ وہ چراغ کو روشن کرے ونور علے فلاں جبکہ مشتبہ کرے ونورَ التمرُ جبکہ گٹھلی میٹھی ہو ونوّرَ الصبح جبکہ روشنی چمکے ونورَ الشجر جبکہ کلی نکلے ونورَ لفلاں جبکہ روشنی دکھائے ونور الزرعُ جبکہ کھیتی پکے و نورَ المرأۃ جبکہ وہ تہمت سے بچائے اور شک وشبہ دور رکھے والتنویر ہو نور الصباح اور یہ نار ینور نوراً ونیاراً سے ماخوذ ہے بمعنے اضداد اور نار یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے سے جشر یہ نصر سے آتا ہے یقال جشر الصبح جشوراً ای انفلق وطلع یعنی جبکہ صبح طلوع ہو وجشر الرجلُ جبکہ آدمی سفر کرے وجشر المواشی جبکہ وہ مواشی چرانے کے لیے لے جائے وجشر الاناءَ جبکہ وہ برتن کو خالی کرے یہاں پر معنے صبح کے ظاہر ہونے کے ہیں۔ سے المنیر اس کا مصدر انارۃٌ ہے جو باب افعال سے ہے یقال انار الشئُ جبکہ روشن ہو اور اس کے معنے خوب صورت ہونے کے بھی آتے ہیں وانار البیتُ جبکہ وہ روشن کرے وانار المسئلۃ جب کہ وہ واضح کرے وانار اللہ برہانہ جبکہ حجت کی تلقین کرے وانار الشجر جبکہ کلی نکلے اور یہ نور سے مشتق ہے جس کے معنے روشنی کے ہیں اور بقول بعضے نور اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوت باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے اور اسی کے واسطے مبصرات کا ادراک کرتی ہے ھہ نقضینا اس کا مصدر تقضیۃٌ ہے از تفعیل بمعنے پورا کرنا یقال قضّے وطرہٗ تقضیۃً وقضاءً جبکہ وہ اس کی حاجت پوری کرے اور اس کی مراد برلائے وقضّے الامرَ جبکہ وہ معاملہ کو نافذ کرے وقضّے فلاناً جبکہ فلاں کو وہ قاضی بنائے وقضّے تقضیۃً جبکہ وہ فیصلہ کرے وقضّے الشئ جبکہ وہ جتائے یا بیان کرے۔ ٹہ لیلۃ بمعنے رات لیل تو نہار کے مقابل ہے اور لیلۃ یوم کے اور لیل واحد ہے مگر بہ معنے ہیں جمع کے ہے۔ اور لیل کا واحد لیلۃٌ ہے جیسے تمر تمرۃ اور لیل یہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے اور لیل کی جمع لیالی آتی ہے اس میں یاء کی زیادتی خلافِ قیاس ہے اور اس کی جمع لیائل بھی کہی گئی ہے شہ غابت از ضرب یقال غاب یغیب غیباً وغیاباً وغیبۃً وغیاباتٌ وغیوبۃٌ جبکہ وہ غائب ہوا اور چھپ جائے ومنہ غابہ غیبۃً واغتابہ جبکہ وہ غیبت یعنی اس کے پیٹھ پیچھے بدگوئی کرے شہ شوائبہا یہ شائب کا مؤنث ہے اور اس کا واحد شائبۃٌ ہے بمعنے آمیزش۔ جب کسی خالص چیز میں کوئی اور چیز مل جاتی ہے تو اس کو شوائب اور شیب کہتے ہیں اور اس کے معنے رنج اور حوادث کے بھی آتے ہیں اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال شاب یشیب شیباً وشیبۃً ومشیباً جب کہ وہ سفید بالوں والا اور بوڑھا ہو اور اس کا صفت مذکر اشیب اور شائب آتا ہے اور صفات مؤنث شائبۃ آتا ہے۔ اور مؤنث کی صفت میں شیبا نہیں آتا ہے بلکہ شیباً آتا ہے ٩ہ ذوائبہا یہ ذوابۃٌ کی جمع ہے۔ پیشانی کے بال اور تلوار کا علاقہ منہ ذوابۃ کل شیٔ ہر شی کی چوٹی ذوابۃ قومہ وہ اپنی قوم کی ناک ہے

وعلوت ذوابتہ الجبل میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا و ذوابتہ الرحل کجاوہ کے آخر میں لٹکتی ہوئی کھال، ذوابتہ النعل جوتے کا تسمہ اور دھمکی کے وقت بولتے ہیں لاقتلنک فی ذوابتک [9] کمل از کرم ونصر وسمع یقال کمل ای تمّ وکمل الشئی کمالاً وکمولاً ای اتمّ واکملہ ای اتمّہٗ وفی التنزیل الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ اس کے معنے پورا ہونے وکامل وتمام ہونے کے ہیں [10] سعود، یہ نحس کی ضد ہے جس کے معنے سعادت وبابرکت ونیک بختی کے ہیں یقال سعد الیوم سعداً وسعوداً ای یمن از فتح انفطر [11] از انفعال اس کا مصدر انفطار ہے جس کے معنے پھٹنے کے ہیں اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے یقال فطر الشئی فطراً فانفطر وفطّرہ فتفطّر ای شقہ فانشق والفطر الشق والجمع فطورٌ وفی التنزیل ہل تریٰ من فطور [13] عود کے معنے لکڑی کے ہیں۔ اور اس کے معنے کٹی ہوئی ٹہنی کے بھی آتے ہیں اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی اس کے معنے آتے ہیں والجمع عیدانٌ واعوادٌ واعوُدٌ اور یہاں صبح کی سفیدی یعنی روشنی کا ہونا مراد ہے [14] ذرّا از نصر یقال ذرّ القرآن ذرُ ذرُّا ای اطّلعَ (یعنی طلوع ہوا) ومنہ یقال ذرّا الملح جبکہ اس پر نمک چھڑکے وذرّا الحب فی الارض جبکہ وہ دانہ بوئے وذرّ الارض البناتَ جب کہ زمین گھاس اگائے وذرّ الشمسَ جبکہ آفتاب طلوع ہو وذرّ اللحمُ جبکہ کہ گوشت سکڑے یہاں آفتاب کے طلوع ہونے کے معنے ہیں [15] قرن کے معنے سینگ کے ہیں اور یہ مصدر ہے اور قرنُ الشمس آفتاب کی پہلی شعاع کو کہتے ہیں والقران من المطر بارش کا جھلا ویقال ہو علے قرنی یعنی وہ میری عمر کا ہے اور قرآنٌ اسّی سال اور ایک زمانہ کے لوگ اور ایک گروہ کے بعد ایک گروہ اور زمانہ کے بھی آتے ہیں [16] وقرنَ الغزالۃ اوّل یا بیدو من الشمس الجمع قران وقرون اور یہ غزال کا مؤنث ہے اور غزالہ چڑھتے وقت کے سورج کو کہتے ہیں منہ یقال غزالۃ الضحٰی چاشت کی ابتداء۔ الغزالۃ من السماء الشمس اور مؤنث کے لیے غزالۃٌ۔ اور ذہآءٌ اور جُونۃٌ اور خارجۃٌ اور الیہتۃٌ آتے ہیں اور مذکر کے لیے سراج اور شمس اور ذکار بوح اور صبح آتے ہیں [17] طمرا از ضرب اس کے معنے کودنے کے آتے ہیں یقال طمر طمراً وطموراً وطماراً وطمراناً جبکہ وہ کودے اور اچھلے اور اس میں تخصیص ہے جبکہ کہ وہ اوپر سے نیچے کو دے [18] غزالۃ یہ غزال کا مؤنث ہے بمعنے ہرن کا بچہ واعلم ان اوّل مایولد الظبی فہو طلاً ثم خشفٌ ورشاءٌ ثم غزالٌ وشادنٌ ثم شصرٌ ثم جذع ثم ثنیٌ الی ان یموت۔ واعلم بین غزالۃ، وغزالۃ اُخرے قیاس مماثل وہو اتحاد المجانسین فی انواع الحروف واعدادہا دحیئا تہا وترتیبہا حتے انواعہا [19] انہض اس کا مصدر نہوض ہے از فتح یقال نہض نہضاً جب کہ وہ کھڑا ہو ونہض عن مکانہ جبکہ وہ اٹھے ونہض الے عدوہ جب کہ وہ جلدی سے حملہ کرے ونہض النبتُ جبکہ نباتات سیدھی کھڑی ہوں ونہض للامر جبکہ وہ مستعد ہو ونہض الطائر جبکہ پرندہ اڑنے کے لیے بازو پھیلائے [20] تقبض۔ اس کا مصدر قبضٌ ہے یقال قبض بیدہ الشئ وقبض علے الشئ جبکہ وہ کسی چیز کو ہاتھ سے پکڑے اور پنجہ سے پکڑے وقبضہ عن الامر جبکہ وہ ہٹائے اور دور کرے وقبضہ اللہ جبکہ وفات ہو وقبض الشئ جبکہ وہ سمیٹے وقبض الحادی الابل جبکہ اونٹ کو تیز ہانکے وقبض الطائر جناحہ جبکہ وہ پر سمیٹے [21] الصّلات یہ صِلۃٌ کی جمع ہے جس کے معنے عطیہ واحسان وانعام کے ہیں [22] لنستنض یہ استفعال سے ہے یقال استنضّ حقہ من فلاں جبکہ وہ تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرے اور یہ نضٌ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے درہم ودینار کے ہیں یقال استخلصہ منہ نضاً یعنی اس نے اس سے نقد حاصل کیا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ما نضّ بیدی منہ شئ یعنی مجھ کو اس سے کچھ حاصل نہیں ہوا وخذ مانضّ لک من دین او ثمن یعنی قرض یا قیمت سے جو کچھ آسانی سے جلدی وصول ہووے لو۔ [23] الاحالات بمعنے حوالہ کرنا اور بمعنے کسی چیز کو فلاں وقت پر دینا جس کا اس نے وعدہ کیا ہے یقال احال غریمہ بدینہ علے آخر یعنی قرض خواہ کو دوسرے کے

حوالے کرنا اور اس میں صفت فاعل محیل اور صفت مفعول محال اور دوسرے غریم کو محال علیہ اور مال کو محال بہ اور اس فعل کو حوالہ کہتے ہیں۔ فافہم۔

فَقَدِ اسْتَطَارَتْ صُدُوعُ كَبِدِي. مِنَ الْحَنِيْنِ إِلَى وَلَدِي. فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ. حَتَّى سَنَّيْتُ نَجَاحَهُ. فَحِيْنَ اَحْرَزَ الْعَيْنَ فِي صُرَّتِهِ. بَرَقَتْ اَسَارِيْرُ مَسَرَّتِهِ. وَ قَالَ لِي جُزِيْتَ خَيْرًا عَنْ خُطًا قَدَمَيْكَ. وَاللهُ خَلِيْفَتِي عَلَيْكَ.

الترجمۃ المطالب کیونکہ لڑکے کی محبت میں میرے جگر کے ٹکڑے پراگندہ ہو رہے ہیں تاکہ میں (جاکر) اس کی دستگیری کروں یہاں تک کہ میں اس کی حاجت آسان (پوری) کروں جس وقت اس نے مال اپنی جھولی میں جمع کر لیا تو اس کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہو گئے وہ مجھ سے بولا کہ خدا تجھے جزاءِ خیر (تیرے چلنے کے معاوضہ میں) دے اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے تیرے اوپر خلیفہ ہو (خدا حافظ)

تشریح لغات [1] استطارت از استفعال بہ طیران سے مشتق ہے اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے بمعنے پرندہ کا اڑنا یقال طار الطائر یطیر طیراً وطراناً وطیرورۃً جبکہ پرندہ اڑے یقال استطار الشئی استطارۃً جبکہ متفرق اور منتشر ہو اور منتشر ہو واستطار الحائطُ جبکہ دیوار پھٹے واستطار السیف جبکہ وہ جلدی سے تلوار کو سونتے۔ واستطار الطیرُ جبکہ وہ پرندے کو اڑائے [2] صدوع بہ صدعٌ کی جمع ہے بمعنے شگاف اور بکسر الصاد اس کے معنے آدمیوں کی جماعت اور وہ برابر میں پھٹی ہوئی چیز کے آدھے حصے کے آتے ہیں [3] کَبِدٌ کِبْدٌ بالفتح اور کِبدٌ بالکسر اور کَبْدٌ کے معنے جگر اور کلیجہ کے آتے ہیں اور وہ بہ مذکر اور مؤنث کے لیے ایک ہی مستعمل ہوتا ہے والجمع اکبادٌ وکبودٌ اور کبدٌ کے معنے اندرون۔ پہلو اور وسط شئی اور معظم شئی کے آتے ہیں اور کبد القوس کے معنے علاقہ اور کمان کے دونوں طرف کے درمیان اور کبد الارض کے معنے معدنی چیز جیسے چاندی سونے وغیرہ کے بھی آتے ہیں۔ [4] الحنین کے معنے شوق سے رونے کے آتے ہیں اور اس کے معنے جوش یا غم سے آواز نکالنے کے بھی آتے ہیں اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال حنّ الیہ حنیناً ای اشتاق وحَنَّ علیہ حَنَّۃً وحناناً ای عطف وشفق [5] ولد وَلَد محرکۃ اور وُلدٌ بالضم اور وِلدٌ بالکسر اس کے معنے بچہ کے آتے ہیں مذکر اور مؤنث تثنیہ جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بہ لفظ مذکر ہے اور کبھی اولاد اور وِلدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں۔ [6] فوصلت بہ صِلَۃٌ سے ماخوذ ہے۔ یقال وصل فلاناً وصلاً وصِلَۃً جبکہ وہ تعلق رکھے ووصل زیداً جبکہ وہ نیکی کرے ودے ووصل رحمہ جبکہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے اور مہربانی کرے اور نرمی برتنے اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ [7] جناح بالفتح اس کے معنے پرندہ کے بازو کے آتے ہیں والجناح من الانسان۔ ہاتھ اور بغل اور بازو اور پہلو پناہ کے بھی اس کے معنے آتے ہیں یقال انا فی جناح فلاں یعنی میں فلاں کے پناہ میں ہوں اور ہر چیز کے ایک حصہ اور کنارے کے بھی اس کے معنے آتے ہیں۔ والجمع اُجنحٌ واجنحۃٌ وفی التنزیل واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ اور بالضم اس کے معنے گناہ کے آتے ہیں۔ کما فی القرآن لا جُناح علیک یعنی

تمہارا کوئی گناہ نہیں۔ اور اس کے معنے چیز کے ایک حصہ کے بھی آتے ہیں [۸] سَنِیتُ بمعنے بلند ہونا و آسان کرنا یقال سنیت الامرَ ای تسہلتہ ولیترتہ فقتنے واصلہ سنی الباب سنیًا ای فتحہ از ضرب۔ وسنت البرقُ والنارُ تستو سناءً ای علاضوءھا از نصر وسنی سناءً ای ارتفع از کرم وسمع والسنا رالمجد والشرف والسنا ضوالبرق وفی التنزیل یکاد سنا برقہ [۹] نجاح بالفتح مصدر بمعنے کامیابی اور بہ فتح سے آتا ہے۔ یقال نجح الامرُ نجماً و نجحًا و نجاحا جبکہ آسان اور سہل ہو و یقال نجحتُ حاجۃ فلاں و نجح فلاں بحاجتہ جبکہ وہ کامیاب اور فتح مند ہو۔
جناح اور نجاح میں قلب البعض ہے [۱۰] احرز از افعال یقال احرز الشئی جبکہ وہ جمع کرے اور حفاظت کرے اور ذخیرہ کرے اور اس کے مجرد نصر سے آتا ہے یقال حرز المالَ حرزاً جبکہ وہ مال کی حفاظت کرے اور اکٹھا کرے۔ اور سمع سے جو آتا ہے۔
اس کے معنے پرہیزگار ہونے کے آتے ہیں یقال حَرِز حرزًا جبکہ وہ پرہیزگار ہو اور کرم سے جو آتا ہے اس کے معنے مضبوط ہونے کے آتے ہیں یقال حَرُزَ المکانُ حَرَازَۃً وحرازًا جبکہ وہ مضبوط ہو [۱۱] العین یہ مشترک الفاظ میں سے ہے اس کے معنے یہاں سونے کے ہیں اور اس کی جمع اعینٌ وعیونٌ آتی ہے۔ [۱۲] صُرّۃ بالضم اس کے معنے تھیلی اور بٹوے کے آتے ہیں والجمع صُرر واصلہ صرّ الصُرّۃَ صرًا وصرّ الدراہمَ فی الصُرّۃِ وضعہا فیہا از نصر۔ اور بالفتح الصَرّۃ کے معنے شور اور چیخ اور لڑائی یا گرمی کی تیزی اور ترش روئی اور جماعت اور تعویذ کے بہرے کے آتے ہیں اور بالکسر الصِرّۃ کے معنے سردی اور سخت ٹھنڈی ہوا۔ اور تیز آواز والی ہوا اور چیخ کے آتے ہیں۔ ومنہ یمین صِرّی اس کے معنے سخت قسم کے آتے ہیں یقال ہی منی صِرّی یعنی یہ میری طرف سے پکی بات ہے [۱۳] برَقَتْ از نصر یقال برق الشئی برقًا وبروقا وبَرَقانًا وبریقًا جبکہ چمکے اور روشن ہو۔ وبرق البرقُ جبکہ ظاہر ہو وبرق السماءُ جبکہ چمکتی ہوئی بجلی والا ہو اور سمع سے بمعنے متحیر ہونا و چندھیا جانا وخیرہ چشم ہونا یقال بَرِقَ بَرَقًا جبکہ وہ متحیر اور چندھیا جائے [۱۴] اسَاریر یہ اسرار کی جمع ہے۔ اور اسرار کی جمع الجمع اساریر آتی ہے اور سَرر یا سُرٌّ کے معنے ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط کے آتے ہیں اور اساریر کے معنے چہرے کی خوبیاں کے آتے ہیں [۱۵] مسرّۃ بمعنے خوشی اور یہ سرور سے مشتق ہے۔ اور یہ نصر سے آتا ہے اور متعدی بنفسہ ہوتا ہے یقال سُرّہٗ سروراً ومَسَرّۃً وسُرًا وسُرًی وتسرّۃً بمعنے خوش کرنا اور جب سمع سے آتا ہے تو اس کے معنے ناف میں درد ہونے کے آتے ہیں [۱۶] جزیت از ضرب یقال جزی الرجلَ بکذا وعلی کذا جبکہ بدلہ دے وجزی فلانًا حقہٗ جبکہ وہ ادا کرے وجزاہ الشئی جبکہ وہ کافی ہو [۱۷] خیر بمعنے بھلائی نیکی اور یہ شر کی ضد ہے اور اس کی جمع خیورٌ آتی ہے۔ اور اس کے معنے مال کے بھی آتے ہیں تو اس کی جمع اخیارٌ اور خیارٌ آتی ہے اس کے معنے بہت نیکی والے کے آتے ہیں اور خیر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ جو اخیر کا مخفف ہے اور اس کی مؤنث خیرۃ ہے یقال فلانۃ خیرۃ الناس وخیر ہم [۱۸] خطا بالضم قدم اس کی جمع قلت خطوات اور جمع کثرت خطط آتی ہے اور خطا کا اسم مرّۃ خطوۃٌ ہے بمعنے چلنے کے وقت دو قدموں کا فاصلہ اور عوام اس کو فشخہ کہتے ہیں اور اس کے معنے مسافت کے ہیں [۱۹] قدمیک محرکۃ بمعنے پاؤں یہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی مستعمل ہوتا ہے والجمع اقدامٌ وقدامٌ اور اس کی تصغیر قدیمۃٌ آتی ہے [۲۰] خلیفتی جانشین اور قائم مقام اور بڑا بادشاہ کہ اس سے اوپر کوئی بادشاہ نہ ہو اور یہ مذکر ہے یقال ہذا خلیفۃ آخر اور کبھی لفظ کی رعایت سے مؤنث استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں خلیفۃ آخری والجمع خلفاء وخلائف واصلہ خلفہ خلافۃ ای کان خلیفتہ او جعلہ خلیفۃً از نصر۔ اور خلیفۃ میں تاء تانیث نہیں ہے بلکہ تاء وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کی گئی ہے۔

❊ ❊ ❊

1 فَقُلْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَتْبَعَکَ لِاُشَاهِدَ وَلَدَکَ النَّجِیْبَ. وَاُنَافِثَهٗ لِکَیْ یُجِیْبَ. فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظْرَۃَ الْخَادِعِ اِلَی الْمَخْدُوْعِ. وَضَحِکَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاهُ بِالدُّمُوْعِ. ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

یَا مَنْ تَظَنَّی السَّرَابَ مَاءً لَمَّا رَوَیْتُ الَّذِیْ رَوَیْتُ

الترجمۃ والمطالب

پس میں یہ بولا میرا تو ارادہ یہ ہے کہ میں آپ کے پیچھے (ساتھ) چل کر آپ کے بزرگ فرزند کو دیکھوں اور میں اس سے باتیں کروں تاکہ وہ جواب دے یہ سنکر اس نے مجھ کو اس طرح دیکھا جیسے خادع (دھوکہ دینے والا) مخدوع (جس کو دھوکا دیا جائے) کو دیکھتا ہے اور وہ اس قدر ہنسا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے (اے بیوقوف) شخص جس نے ریت کو پانی خیال کر لیا۔ جب میں نے یہ قصہ بیان کیا ہے۔

تشریح لغات

لہ لاشاھدک از مفاعلت اس کا مصدر مشاہدت ہے بمعنے دیکھنا اس کا مجرد سمع سے آتا ہے۔ یقال شہد المجلس شہوداً جبکہ وہ حاضر ہو وشہد الشئ جبکہ وہ معائنہ کرے اور اطلاع پائے وشہدا الجمعۃ جبکہ وہ جمعہ پائے وشہد علے کذا جبکہ وہ گواہی دے اور سمع اور کرم سے ان معنے میں آتا ہے۔ یقال شہد عند الحاکم للفلان او علے فلاں جبکہ وہ گواہی دے ۲ہ ولد بچہ۔ مذکر مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور کبھی اولادٌ اور وِلدۃٌ اور وِالدۃٌ اور وُلدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں ۳ہ النجیب بمعنے شریف اور شریف خاندان والجمع انجابٌ ونُجباءُ ونُجُبٌ یقال نجاب الشئ یعنی کسی چیز کا مغز جس پر چھلکا نہ ہو اور اس کے معنے خالص کے بھی آتے ہیں۔ واصلہ نَجُبَ یَنْجُبُ نجابۃً اذا کان فاضلا نفیسا فی نوعہ کریما حسینا سخیاً از کرم ۴ہ انافثہ از مفاعلت بمعنے باتیں کرنا اور مخاطب ہونا۔ یقال نافثہ ای کلمہ وخاطبہ وسارّہ واصلہ نفث البصاق من فیہ نفثاً ای رمیٰ از نصر وضرب ۵ہ یجیب از افعال یقال اجابہ واجاب عن سوالہ واے سؤالہ ای ردّ لہ الجواب واصلہ جاب البلاد جوباً ای قطعہا وجاب الثوب ای قطعہ وجاب الصخرۃ ای خرقہا از نصر اور یہاں اس کے معنے جواب دینے کے ہیں ۶ہ فنظر از نصر وسمع یقال نظر الیہ نظراً ومنظراً ومنظرۃً انتظاراً جبکہ وہ غور سے اس کی طرف دیکھے ویقال نظر فی الامر جبکہ وہ سوچے اور فکر کرے ونظر الشئ جبکہ وہ انتظار کرے ونظر بین الناس جبکہ وہ حکم اور فیصلہ کرے ونظر القوم جبکہ وہ رحم کرے اور مدد دے ونظر فلاناً جبکہ وہ متوجہ ہو اور دیر کرے ونظر فلانا الدین جبکہ وہ مہلت دے ۷ہ نظرۃ یہ نظر کا اسم مرت ہے بمعنے ایک نگاہ۔ وہیبت وبری ہیبت اور عجیب ورحمت ومہربانی یقال نظرہٗ بعین النظرۃ جبکہ وہ اس کو مہربانی کی نگاہ سے دیکھے ۸ہ الخادع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال خدعہٗ خدعاً وخدعاً جبکہ وہ دھوکا دے وخدع الضبُّ فی جحرہ جبکہ وہ اپنی سوراخ میں داخل ہو وخدع المطر جبکہ بارش کم ہو (یہاں اس کے معنے دھوکا دینے والے کے ہیں المخدوع اور خدیع اور خداع اور خدعٌ ان سب کے معنے ایک ہیں اور یہ صفت کے صیغے ہیں ۹ہ ضحک از سمع یقال ضحک ضحکاً وضحکاً ای انبسط وجہہ بحیث تظہر الاسنان وضحک بہ ومنہ وعلیہ ای ہزأ وسخر ۱۰ہ تغرغرت یہ غرغرہ سے مشتق ہے یقال ضحک تغرغر۔ فلانٌ جبکہ پانی یا کھانا گلے میں اٹک رہے اور آنکھوں میں اس کی تکلیف کی وجہ سے آنسو بھر آئیں اور اس کے

معنے غرغرہ کرنے کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنے ہانڈی کا جوش کے وقت آواز دینا منہ یقال غرغرت القدر وغرغرہ جبکہ وہ ذبح کرے وغرغرہ بالرمح جبکہ حلق میں نیزہ مارے وغرغر الرجل جبکہ آواز گلوگیر نکالے اور موت کے وقت خرخر کرنے کے بھی معنے آتے ہیں، وغرغرہ اللحم جبکہ گوشت میں بھوننے کے وقت آواز ہو ؎ مقلتاہ مقلتہ کے معنے آنکھ اور آنکھ کے ڈھیلے کے ہیں۔ والجمع مُقَلٌ واصلہ مقلہ مقلاً ای نظر الیہ از نصر ؎ بالدموع یہ دمع کی جمع ہے بمعنے آنسو اور یہ فتح اور سمع سے آتا ہے۔ یقال دَمَعَتِ العین دمعاً و دَمِعت دمعاً و دَمَعاناً و دموعاً جبکہ آنسو بہے ودمع الاناءُ جبکہ برتن بھر جائے ؎ تظنّی یہ ظن سے مشتق ہے از نصر یہ اصل میں تظنن تھا اس میں نون ثانی کو خلاف قیاس یا سے بدل لیا ہے۔ یقال ظننت الشئ ظناً وتظننۃ وتظنیۃ بمعنے گمان کرنا۔ ؎ سراب بالفتح اس کے اصلی معنے سخت گرمی میں جو چیز ہلتی ہوا ور چمکدار ہو جس پر وہم پانی کا ہو اب اس کے معنے ریت کے آنے لگے ہیں۔ واصلہ سرب الماء سرباً اے جری از نصر وسرب الاناء ای سال مافیہ از سمع ؎ ماء بمعنے پانی یہ اصل میں مَوَہٌ ہے اور اس کی جمع امواہ اور میاہ آتی ہے یقال ماہت البیر موہاً و ماہۃ وموؤ ہا ای کثر ماؤ ہا از فتح ونصر ؎ رویت اس کا مصدر روایت ہے از ضرب یقال روی الحدیث روایۃً جبکہ وہ نقل اور بیان کرے اور اس کا صفت کا صیغہ راوٍ آتا ہے اور اس کی جمع رُواۃٌ اور راوُون آتی ہے ویقال ردے الحبل جبکہ وہ رسی کو بٹے دروے الرحل جبکہ وہ اونٹ پر رسی سے کجاوہ باندھے وردے القوم جبکہ وہ قوم کے لیے پانی لائے۔ اور جو رَوِیَ سمع سے آتا ہے اس کے معنے سیراب ہونے کے آتے ہیں یقال روی من الماء رَیّاً وریّاً جبکہ وہ پانی سے سیراب ہو۔

مَا خِلْتُ اَنْ یَّسْتَتِرَ مَکْرِیْ ؎ وَلَا لِیَ ابْنٌ بِہِ اکْتَنَیْتُ
وَاَنْ یَخِیْلَ الَّذِیْ عَنَیْتُ ؎ وَاِنَّمَا لِیْ فُنُوْنُ سِحْرٍ ؎
وَاللّٰہِ مَا بَرَّۃٌ ؎ بِعِرْسِیْ اَبْدَعْتُ ؎ فِیْہَا وَمَا اقْتَدَیْتُ
لَمْ یَحْکِہَا الْاَصْمَعِیُّ ؎ فِیْمَا حَکٰی وَلَا حَاکَہَا الْکُمَیْتُ ؎

الترجمۃ والمطالب میرا خیال تو یہ ہرگز نہ تھا کہ میرا مکر پوشیدہ رہ جائے گا۔ اور میرا مقصود مشتبہ ہوگا خدا کی قسم نہ تو برّہ میری بیوی ہے اور نہ زید (جس کے ساتھ میری کنیت ہو) میرا بیٹا ہے۔ ہاں میرے پاس طرح طرح کے جادو ہیں جن کو میں نے خود ایجاد کیا ہے اور ان میں میں نے کسی کی تقلید (پیروی) نہیں کی ہے وہ ایسے ہیں کہ نہ تو ان کو اصمعی نے بیان کیا ہے اور نہ کمیت شاعر نے۔

تشریح لغات ؎ ماخلت از سمع یقال خال الشئ یخال خیلاً وخالاً وخیلۃً وخیلۃً وخیلاناً وخیلولۃً ومخیلۃً ومخالۃً بمعنے خیال کرنا و گمان کرنا اور اس کا واحد متکلم مضارع کا صیغہ إخالُ اور اخالُ آتا ہے اور بکسر ہمزہ زیادہ فصیح ہے ؎ یستتر از استفعال اور یہ سِتر سے ماخوذ ہے بمعنے پوشیدہ راز و بھید ومنہ صدور الاحرار قبور الاسرار (ترجمہ) احرار کے سینہ بھید کے لیے قبر ہیں یقال استتر عنہ جبکہ چھپے واستتر الشئ جبکہ وہ چھپانے میں مبالغہ کرے ؎ مکری یہ مصدر ہے جس کے معنے

دھوکا، فریب، دھوکا فریب کی سزا گیر کے ہیں از نصر۔ عذر اور حیلہ اور مکر اور عبیر میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے عذر تو وہ کہلاتا ہے
جس کا پورا کرنا ضروری تھا۔ اس عہد کو وہ توڑ ڈالے اور حیلہ وہ جس میں غیر کا ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو۔ اور عبیر وہ جو اپنے دشوار و
مشکل کام کے لیے تدبیر کرے اور مکر جو کسی کو وہ ضرر پہنچائے خواہ اس سے پہلے معاہدہ ہو یا نہ ہو۔ وفی التنزیل ومکروا ومکرنا مکرا
وہم لا یشعرون ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ ہکذا قال عمی المکرم مدظلہ العالی ۴ یخیل از افعال یقال اخال الشئ اذا اشتبہ ویقال ہذا الامر
لا یخیل علی احد ای لا یشکل یہاں اس کے معنے مشتبہ ہونے کے ہیں۔ ۵ عنیت از ضرب یقال
عنی بالقول کذا ای ارادہ وقصدہ یقال عنی عینا وعنایۃ بما قالہ کذا یعنی اس نے مراد لیا ۷ برۃ یہ غیر منصرف ہے
اور یہ نام ہے ۸ عرس بالکسر دولہا اور دولہن دونوں کو کہتے ہیں۔ یقال العرس امرأۃ الرجل وعرس امرأۃ رجلہا والجمع اعراس واصلہ
عرس عرسا ای اقام فی الفرج وبطر از نصر وسمع وعرس بہ ای لزمہ والفہ از سمع ۹ ابن الولد الذکر والجمع بنون وابناء ۱۰ اکتنیت
از افتعال یقال اکتنی اکتناء ہکذا جبکہ وہ اپنی کنیت رکھے وتکنی الرجل جبکہ وہ مشہور ہونے کے لیے اپنی کنیت بیان کرے
اور اس کا مجرد یائی ان معنوں میں مستعمل ہوتا ہے از ضرب یقال کنی یکنی کنیۃ وکنیۃ جبکہ وہ کنیت رکھے اور کنا یکنو وکنی
یکنی کنایۃ بالشئ عن کذا جبکہ وہ کنایہ کرے اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرے۔ ۱۱ فنون یہ فن کی جمع ہے بمعنے قسم حال اور
اس کی جمع افنان بھی آتی ہے اور اس کی جمع الجمع افانین آتی ہے واصلہ فن الشئ فنا ای زینہ وفن الرجل فناء وفننا فی البیع
ای غبنہ از نصر ومنہ افانین الکلام یعنی کلام کے مختلف اسلوب ویقال ہو فن علم یعنی وہ علم کے ساتھ بہتر تعلق رکھنے والا ہے۔
۱۲ سحر مصدر بالکسر بمعنے جادو وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ودقیق ہو اور باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کرنا دھوکا۔ وحیلہ وفساد۔
دہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو والجمع اسحار وسحور۔ ومنہ السحر الکلامی یعنی کلام کی لطافت جو جادو
کا کام کرے اور خیالات کو پلٹ دے وفی التنزیل ان من البیان لسحرا ۱۳ ابدعت از افعال ابداع اس کا مصدر ہے بمعنے بغیر
نمونہ کے ایجاد کرنا یقال ابدع فی العمل ای اجاد فیہ ۱۴ اقتدیت از افتعال اس کا مصدر اقتداء ہے بمعنے پیروی کرنا اور یہ وادی
اور یائی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے یقال اقتدیت بفلان فی کذا ای فعلت فعلہ ۱۵ لم یحکہا از ضرب اس کا مصدر حکایت
ہے۔ یقال حکی عنہ الکلام حکایۃ جبکہ وہ نقل کرے وحکی الخبر جبکہ وہ بیان کرے ۱۶ الاصمعی یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنے
زیادہ ذکی وپختہ رائے اور اس میں یا مبالغہ کی ہے نہ یا نسبت کی اور یہ امام مسلم کے استاد لغت میں ہیں اور ان کا نام ابوسعید
عبدالملک بن قریب بن علی بن اصمع ہے۔ یہ عالم متبحر نہایت عقلمند اور صاحب فہم تھے اور آپ کو اشعار عرب خصوصیت سے زیادہ یاد تھے
اور شاعروں کے نام بھی ازبر تھے اور آپ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے
اور جنگل والوں سے مل کر بہت خوش ہوتے تھے۔ اور لطیف زبان کا ذائقہ حاصل کرتے تھے اور ان کے لیے یہ بھی مشہور ہے کہ چالیس
ہزار نوادر قطعات ان کو یاد تھے۔ اور آپ خلیفہ ہارون رشید عباسی کے خاص مصاحب اور مقرب بارگاہ تھے۔ (افتخار علی غفرلہ)
۱۷ الکمیت بصورت تصغیر اس کا نام کمیت بن زید الاوسی ہے یہ مشہور شاعر گذرا ہے اور اس کی نظمیں بہت طویل ہوتی ہیں اور قصائد
بھی بہت اچھے ہوتے ہیں اور ان کے باپ زید جناب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مداح تھے۔ واللہ تعالے
اعلم وعلمہ اتم۔

تَخِذْتُهَا وُصْلَةً إِلَى مَا | تَجْنِيهِ كَفِّي مَتَى اشْتَهَيْتُ | وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ
حَالِي وَلَمْ أَحْوِ مَا حَوَيْتُ | فَمَهِّدِ الْعُذْرَ أَوْ فَسَامِحْ | إِنْ كُنْتُ أَجْرَمْتُ أَوْ جَنَيْتُ

ثُمَّ إِنَّهُ وَدَّعَنِي وَمَضَى۔ وَأَوْدَعَ قَلْبِي جَمْرَ الْغَضَا۔

الترجمۃ والمطالب میں نے ان کو ہر اس شیٔ کے لیے (جس کی میں جب خواہش کروں حاصل کرلوں) وسیلہ بنالیا ہے اور اگر میں ان کو برا سمجھنے لگوں تو یقیناً میری حالت بدل جائے اور جو کچھ میں جمع کرتا ہوں اس کو میں نہ جمع کرسکوں لہٰذا میرا عذر قبول کیجئے یا آپ چشم پوشی سے کام لیجیے اگرچہ میں خطاوار اور گنہگار رہوں۔ پھر اس نے (یعنی ابو زید نے) مجھ کو رخصت کیا اور وہ غضا درخت کی سی چنگاری میرے دل میں چھوڑ گیا۔

تشریح لغات ۱؎ تخذتہا اس کے حروف اصلی (ت خ ذ) ہیں اور صاحب صحاح نے (ت خ ذ) میں اس کو بیان کیا ہے از سمع بمعنے لینا یقال تخذہ تخذاً جبکہ وہ لے ۲؎ وصلۃ بالضم مصدر، تعلق۔ اور دو چیزوں کو ملانے والی چیز اور ہم سفر جماعت اور دور کی زمین والجمع وُصَل ۳؎ تجنیہ از ضرب یقال جنے الثمر جنیاً وجنےٰ جبکہ وہ درخت سے پھل توڑے اور یہاں اس کے معنے چننے کے ہیں وجنے جنایۃً جبکہ وہ گناہ کرے۔ ۴؎ کفی مصدر بمعنے ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیوں کے اور یہ مونث ہے والجمع اکُف۔ وکفوفٌ وکفٌ اور عروض والوں کے یہاں ساتویں حرف ساکن کو ساقط کر دینے کے آتے ہیں، جیسے فاعلاتن کا نونؔ۔ اشتہیت از افتعال اس کا مصدر اشتہاءٌ ہے۔ بمعنے خواہش کرنا یقال اشتہے الشیٔ جبکہ وہ خواہش کرے واشتہے علیہ کذا جبکہ وہ بار بار خواہش کرے اور اس کا مجرد اشتہا یشتہو شہی یشہے شہوۃً آتا ہے یقال شہے الشیٔ جبکہ وہ خواہش کرے اور اس کی شدید رغبت کرے۔ ۶؎ تعافیتہا یہ عفتُ الشیٔ اذا کرھتہ سے مشتق ہے۔ اس کا مصدر عیافت ہے یقال عاف الطعام یعیف ویعاف عیفاً دعیافاً وعیفاناً جبکہ وہ کھانے کو کراہت کی وجہ سے چھوڑ دے۔ اور صاحب سریشی نے اس کی تحقیق میں غلطی کی ہے اور خود محشی فضل سے بھی غلطی ہوئی ہے اور مقامات کی اردو شرح میں ہے۔ یقال تعافیتہ ای ترکتہ واصلہ عفا عنہ عفواً ای امسک یہ بھی غلط ہے ہکذا قال استاذی شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ ۷؎ حالت از نصر یقال حال الشیٔ حولاً وحُؤلاً جبکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلے وحال الحول جبکہ سال گذرے اور پورا ہو وحالت الدار وحیلٌ بہا جبکہ گھر پر بہت سے سال گزرے وحال علیہ الحول جبکہ پورا سال گزرے وحال القوسُ جبکہ کمان ٹیڑھی ہو وحال العہدُ جبکہ پلٹ جائے۔ وحال الے مکان آخر جبکہ وہ منتقل ہو جائے وحال فی ظہر الدابۃ جبکہ وہ جانور کی پیٹھ پر کود کر چڑھے وحال الشخصُ جبکہ وہ متحرک ہو اور یہاں پر حالت کے بدلنے کے معنے ہیں۔ حالؔ بمعنے کیفیت وہیت وصفت یہ مذکر ومونث دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنے گرم راکھ اور کالی مٹی کے بھی آتے ہیں ۸؎ لم احوِ یہ حوی یحوی سے مشتق ہے۔ از ضرب حوایت بمعنے جمع کرنا یقال حوی الشیٔ حیًّا وحوایۃً واحتواہ واحتوےٰ علیہ ای جمعہ واحرزہ ۹؎ فمہد از تفعیل اس کا مصدر تمہید ہے یقال مہّدَ لفلان عذرہ ای قبلہ ومہّدَ لہ العذرَ ای بسطہ وسہّلہ واصلہ مہد الفراشَ مہداً ومہّدَ تمہیداً ای بسطہ اور باب فتح سے اس کا مجرد آتا ہے۔ ۱۰؎ العذر وہ حجت جس کی بنا پر عذر کی جائے والجمع اعذارٌ اور اس کے معنے غلبہ اور کامیابی کے بھی آتے ہیں اور اسی سے ہے جو جنگ کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لمن العذر یعنی کس کے لیے غلبہ ہے اور کہا جاتا ہے ہو ابو عذر ہذا الکلام یعنی وہ اس کلام کو پہلا بولنے والا ہے اور الہوٰی العذری کے معنے پاکیزہ محبت کے ہیں ۱۱؎ فسامح از مفاعلت اس کا مصدر مسامحت ہے یقال سامحہ فی الامر وبالامر یعنی اس کے ساتھ نرم برتاؤ کرے اور مقصد میں موافقت کرے وسامحہ بذنبہ جبکہ وہ درگذر کرے اور یہاں ہر اس

کی غلطی کو چھوڑ نے اور معاف کرنے کے ہیں ؎ اجرمت از افعال اجرام مصدر اور یہ جرم سے ماخوذ ہے جس کے معنے گناہ کے ہیں وا لجمع جروم واجرام اور کہاجاتا ہے لاجَرَمَ ولا جُرمَ یعنی ضروری اور یقیناً اور کبھی یہ قسم کے معنے میں آتا ہے جیسے لا جرم لافعلنّ کذا یعنی میں ضرور ایسا کروں گا جرم اور خیانت میں تھوڑا سا فرق ہے. جرم وہ گناہ جو اپنے نفس سے تعلق رکھے اور خیانت وہ گناہ جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے. ؎ جنیت از ضرب اس کا مصدر جنایت ہے یقال جنیت جنایتً ای ازتکبت ذنباً ؎ ودّعنی از تفعیل اس کا مصدر تودیع ہے بمعنے رخصت کرنا یقال ودّع المسافر القوم جبکہ مسافر لوگوں کو عیش وآرام میں چھوڑ ے و ودّع القومُ المسافرَ جبکہ قوم رخصت کرنے کے لیے جائے و ودّع فلانا جبکہ فلاں شخص کو کوئی چھوڑ ے ؎ مضیٰ از ضرب یقال مضیٰ مضیاً ای ذہب ومضی سبیلہ ولسبیلہ مات ؎ اودع از افعال یقال اودعہ الشی جبکہ وہ کسی کے پاس امانت رکھے وا ودع السّر جبکہ وہ راز ظاہر کرے اور دوسرے سے چھپانے کو کہے. اودعتہٗ مالاً یعنی میں نے اپنے پاس امانت رکھنے کے لیے اس سے مال لیا ؎ جمر بمعنے انگارہ. اور یہ جمرۃٌ کی جمع ہے جیسے تمر وتمرۃ واصلہ جمرہ جمرۃٌ از نصر جمراً ای اعطاہ جمرۃً از نصر ؎ الغضایہ غضاۃ کی جمع ہے جھاؤ کا درخت جس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور اس کی چنگاری دیر تک نہیں بجھتی اور اس کے متعلق یہ مشہور ہے اس کی آگ چالیس دن تک رہتی ہے مگر اب عرب کے لوگ بتاتے ہیں کہ اب وہ غضا درخت نہیں ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ہرے درخت کا نام ہے جس میں آگ ہوتی ہے اور یہ ایک وادی کا بھی نام ہے واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم. انتخار علی غفرلہ ولوالدیہ ۱۲۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ

(وَتُسَمّٰى بِالْخَيْفَاءِ)

رَوَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظَرِ بِالْمَرَاغَةِ. وَقَدْ جَرٰى ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ. فَأَجْمَعَ مَنْ حَضَرَ مِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ. وَأَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ. عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مَنْ يَنْقَحُ الْإِنْشَاءَ. وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ يَشَاءُ.

الترجمة والمطالب (چھٹی مجلس جو مراغیہ کے نام سے مشہور ہے اور اس کا نام خیفاء بھی ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ) شہر مراغہ میں ایک مجلس مناظرہ میں گیا جس میں بلاغت پر بحث ہو رہی تھی پس حاضرین میں سے مصنفین اور اہل کمال نے بالاتفاق یہ بات طے کر لی کہ اب کوئی بہترین مضمون نگار (جو اپنی خواہش کے مطابق مضمون میں) تصرفات کر سکے باقی نہیں رہا۔

تشریح لغات ؎ دِیوان دِیْوان اور دَیْوان. مجموعہ کتب. اشعار وقصائد کا مجموعہ اور وہ رجسٹر جس میں وظیفہ خواروں یا فوجیوں کے نام درج ہوں اور اس کے معنے کچہری اور کونسل کے بھی آتے ہیں. والجمع دواوین و دیا وین. اگر دیوان سے مراد رعایا کی تحقیق وتفتیش ہو تو یہاں عدالت مراد ہے ورنہ مناظرہ ؎ نظر کے معنے دیکھنے کے ہیں اور یہاں اس سے مراد مجلس مناظرہ ہے اور یہ نصر سے

آتا ہے یقال نظرہ ونظر الیہ نظراً ای ابصرہ ورآہ ونظر فی الشئی ای تامل فیہ وفی التنزیل اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض ویقال نظر اللہ تعالیٰ الیٰ عبادہ ای احسن الیہم وفی التنزیل ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ونظر الشئی بمعنے انتظرہ اور یہ کبھی حیرت کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم تنظرون ای مشاہدون یا تحیر او معتبرون۔ ۵ المراغۃ سحابۃ کے وزن پر بیآذربیجان جو بلادِ عجم میں ہے اس کے قصبہ کا نام ہے۔ البلاغۃ یہ کرم کا مصدر ہے بمعنے بلیغ اور یہاں اس سے مراد فصاحت بلاغت کا کلام ہے۔

۵ فرسان یہ فارس کی جمع ہے بمعنے شہ سوار وگھوڑے سوار وقال ابن السکیت اذا کان الرجل راکباً علی ظہر برذون او فرس او بغل او حمار فہو فارسٌ ویقال مَرّبنا فارسٌ علی بغل او فارسٌ علی حمار ویجمع علی فوارس ایضاً ویقال فرُس الرجُل فروسۃ ای صار حاذقاً فی العلم برکوب الخیل ورکضہا از کرم ویقال ہو فارسٌ بالامر یعنی وہ معاملہ کا جاننے والا ہے ۱ البراعۃ بمعنے نے جس کے قلم بنائے جائیں ونرکل والجمع یراع اور چرواہے کی بانسری اور قلم اور بے وقوف اور بزدل اور جھاڑی اور شترمرغ کے بھی اس کے معنے آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد اہل قلم یعنی اہل کمال مراد ہیں ۷ ارباب یہ رب کی جمع ہے بمعنے پالنے والا اور یہاں اس سے مراد صاحب ہے۔ اور یہاں مطلق رب بغیر اضافت کے مستعمل ہوتا ہے تو اس سے ذاتِ خداوندی مراد ہوتی ہے اور جب اضافت سے استعمال کرتے ہیں۔ تو اس سے مراد غیر خدا ہوتا ہے۔ جیسے رب الدار وربُّ الفرس ورب الابل وغیرہ۔

۸ البراعۃ اس کے معنے بزرگی کے آتے ہیں یقال برع الرجلُ بروعا وبراعۃً ای تم فی کل فضیلۃ وجمال وفاق اصحابہ فی العلم وغیرہ اور اس کا باب کرم اور نصر سے آتا ہے ۹ لم یبق از سمع یقال بقی یبقی بقاءً ضد الفناء بمعنے باقی رہنا وفی التنزیل ماعند اللہ خیرٌ وابقے ۱۰ ینقح از تفعیل یقال نقح العظم یعنی اس نے ہڈی سے گودا نکالا ونقح الجذع جبکہ تنہ کی گرہیں چھیل کر صاف کرے اور اس کا مجرد نقح سے آتا ہے یہاں پر اس کے معنے پاکیزہ کرنے کے ہیں یقال نقح الکلام وانقح جبکہ اس نے درست کیا اور عیوب سے پاک کیا ۱۱ الانشاء بمعنے تصنیف کرنا اور مضمون بنانا اور اسی سے علم الانشاء ہے اور یہ باب افعال کا مصدر ہے یقال انشاء الشئی جبکہ وہ نئی چیز پیدا کرے ۱۲ یتصرف از تفعل یقال تصرف فی الامر جبکہ وہ کسی معاملہ میں تصرف کرے ویقال تصرفت بہ الاحوال یعنی مصائب اور آفات اس پر غالب آگئیں ۱۳ یشاء یقال شاء یشاء شیئاً ومشیئۃً ومشاءۃً ومشائیۃً بمعنے چاہنا۔ اور صفت فاعل کے لیے شاءٍ آتا ہے۔ اور صفت مفعول کے لیے مشیٌّ آتا ہے یقال شاء اللہُ الشئی یعنی اللہ نے مقدر کیا اور تعجب کے موقع پر ماشاء اللہ کہا جاتا ہے۔

وَلَاخَلَفٌ بَعْدَ السَّلَفِ مَنْ يَبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ۔ اَوْيَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ۔ وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ۔ اَلْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ۔ كَالْعِيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ۔ وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَةَ سَحْبَانَ ابْنَ وَائِلٍ۔ وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَةِ۔ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَةِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور پرانوں کے بعد کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جو کوئی اچھا نیا طریقہ ایجاد کر سکے۔ یا کوئی رسالہ جدید نکال سکے اس وقت کے بہترین سے بہترین کاتب جو فصاحت کے مالک کہے جا سکتے ہیں وہ پہلے لوگوں کے محتاج ہیں اگرچہ وہ سحبان وائل کی طرح فصیح ہی کیوں نہ ہو جائیں اس وقت ایک ادھیڑ عمر کا آدمی آخری صف میں جہاں ملازمین وغیرہ بیٹھے ہیں) بیٹھا ہوا تھا۔

تشریح لغات

۱ خلف محرکۃ ولد یا ولد صالح بدلہ یقال فی ہولآء القوم خلف ممن مضے یعنی اس قوم میں گزشتہ لوگوں کے جانشین ہیں وہ چیز جو کسی کے بعد حاصل ہو ویقال اعطاک اللہ خلفاً من تلف یعنی اللہ تعالیٰ تم کو تلف شدہ چیز کا بدلہ دیں ونسل، وادلاو

ویقال ہم کرامٌ خَلَفاً عن سلف یعنی وہ لوگ اپنے باپ دادا سے کریم ہیں ویقال وہو خلف صدق عن ابیہ یعنی وہ اپنے باپ کا عادات واخلاق میں سچا جانشین ہے۔ اور خلف بکسر الخاء المعجمۃ بمعنی مختلف اور اونٹنی کے تھن کا سرا و موسم بہار کی گھاس والجمع اَخلافٌ وخلفۃٌ والخلف بضم الخاء المعجمۃ بمعنے وعدہ پورا نہ کرنا و خلاف مفروض اور خلف کی جمع اور قیاس خلف اسی سے ہے۔ جو منطقیوں کی ایک خاص اصطلاح کا نام ہے۔ ولاخلف ای ولاجاء بعد السلف یقال خلفہ خلافۃً ای بقی بعدہ او صار خلیفۃ از نصر وقال الراغب خلف ضد تقدم وسلف وفی التنزیل فخلف من بعدہم خلف [۷] السلَف محرکۃ گزرے ہوئے لوگ جو ذوی القربیٰ یا آباء واجداد میں ہوں سلف کے والجمع اسلافٌ وسُلُوفٌ واصلہ سلف سَلَفاً وسُلُوفاً ای تقدم از نصر اور معنے قرض اور ہر عمل صالح کے بھی آتے ہیں۔ یقال مذاہب السَّلَف یعنی متقدمین کے مذاہب۔ اور سلف بالفتح مصدر بمعنے توشہ دان والجمع سلوف واسلُفٌ اور سِلَف بالکسر بمعنے چمڑا ویقال سِلفُ الرجل یعنی ہم زلف والجمع اسلافٌ [۸] یبتَدِع از افتعال بمعنے ایجاد کرنا یقال ابتدَعَ الشئ جبکہ وہ ایجاد کرے [۹] طریقۃ بمعنے عادت وحالت ومذہب و دہاری کپڑے کا مستطیل ٹکڑا اور لمبا کھجور کا درخت وخیمے کا ستون وسائبان کا ستون وقوم کا شریف اور افضل اور یہ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے یقال ہے ہو طریقۃ قومہ وہم طریقۃ قومہم وہم طرائق [۱۰] غرّاء اغر کا مؤنث ہے بمعنے خوب صورت وہر چیز کا سفید وفیاض وسردار شریف وَاَغَرُّ من الخیل یعنی گھوڑا جس کی پیشانی پر سفیدی ہے۔ اور اغر کی جمع غُرٌّ وغُرّانٌ آتی ہے [۱۱] یفترع افتراع مصدر از افتعال یقال افترع البکرَ ای افتضہا ای ازال بکارتہا یعنی اس کی بکارت زائل کردی اور یہ فتح سے آتا ہے جس کے معنے چڑھنے اور بلند ہونے اور اُترنے کے آتے ہیں اور یہاں پر معنے ایجاد کرنے کے ہیں [۱۲] رسالۃ بمعنے صحیفہ وپیغام وپیغام پہنچانا مہری وخط والجمع رسائل ورسالات [۱۳] عذراء بمعنے کنواری لڑکی وبن بیاہی ہوئی لانہا تعذر جماعہا والجمع عذارے وعذاری وعذراوات [۱۴] المفلق از افعال یہ ماخوذ افلق من الامر سے ہے جبکہ وہ عجیب چیز لائے اور اس کے معنے حاذق وماہر کے بھی آتے ہیں ومنہ یقال شاعر مُفلِقٌ یعنی شاعر نئی اور عجیب بات کہنے والا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال فلق الشئ فلقاً جبکہ رات کی تاریکی خداد ور کرے اور صبح ظاہر کرے [۱۵] کتاب یہ کاتب کی جمع ہے اور اس کی جمع کاتبون اور کتبۃٌ بھی آتی ہے بمعنے عالم ومحرر وپیش کار اور کاتب اس کو بھی کہتے ہیں جو ادبیت میں ماہر ہو اور ایک کاتب خاص جو شاعر کے مقابلہ میں مستعمل ہوتا ہے اور خود کاتب کے معنے یہ بھی آتے ہیں جو نثر میں ماہر ہو [۱۶] الآوان بمعنے وقت اور زمان والجمع آونۃٌ یقال آن لک ان تفعل کذا ای حان از ضرب [۱۷] التمکن از تفعل یقال تمکن عند الامیر جب کہ وہ بلند اور صاحب مرتبہ ہو وتمکن المکان ویہ جبکہ وہ مضبوط اور اس کے جمے ہوئے قدم ہوں اور یہاں اس کے معنے قادر ہونے کے ہیں [۱۸] ازمّۃ یہ زمام کی جمع ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں جس سے کوئی چیز باندھی جائے اور بمعنے مہار وباگ ونکیل ولگام کے بھی آتا ہے۔ ومنہ زمامُ النعل بمعنے جوتے کا تسمہ ویقال ہو زمام قومہ یعنی وہ اپنی قوم کا سردار وچودھری ہے۔ ویقال ہو زمام الامر یعنی اسی پر کام کا دارومدار ہے۔ ویقال ہو علیٰ زمام امرہ یعنی وہ اپنے کام کے پورا ہونے کے قریب ہے۔ ویقال وہو یصرف ازمّۃ الامور یعنی وہ جس طرح چاہتا ہے امور میں تصرف کرتا ہے [۱۹] البیان۔ یہ مصدر ہے فصیح گفتگو جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال بان بیاناً وتِبیاناً وتَبیاناً جبکہ ظاہر اور واضح ہو [۲۰] العِیال بالکسر یہ جمع عیّل بالتشدید کی ہے بمعنے فقیر مُحتاج یہاں پر اس سے یہ مراد ہے کہ متاخرین متقدمین کے کلام لینے کے محتاج ہیں [۲۱] الاوائل یہ اوّل کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع اوال ہے اور اولون بھی آتی ہے بمعنے پہلا اور مؤنث کے لیے اُولیٰ آتا ہے اور اس کی جمع اُوَلٌ اور اولیات آتی ہے۔ اور اوّل جب صفت واقع ہوتا ہے تو یہ غیر منصرف ہوتا ہے جیسے لقیتہ عاماً اوّلَ اور اس کے ماسوا صورتوں میں منصرف ہوتا ہے جیسے

ما رائیت لہ اولاً ولا آخراً، ۵ فصاحۃ کلام کا سلیس ہونا، اور تعقید سے خالی ہونا اور یہ متکلم کلام کلمہ تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے۔ یقال رجلٌ فصیحٌ وکلام فصیحٌ وکلمۃ فصیحۃ، اور یہ کرم سے آتا ہے یقال فصح فصاحۃ جبکہ وہ فصیح اور خوش بیان ہو اور صفت کا صیغہ فصیح آتا ہے ۶ سحبان یہ مشہور شاعر فصاحت وبلاغت میں عرب میں گذرا ہے۔ اور یہ قبیلہ بنو باہلہ میں سے تھا ۷ کہل بمعنے مردمیانہ سال جو نہ جوان ہوا اور نہ بوڑھا ادھیڑ عمر کا ہو اور یہ تیس سال سے آگے کو یعنی چالیس سال تک کو کہتے ہیں اور صاحب اقرب الموارد لکھتے ہیں کہ کہل چونتیس برس سے اکیاون برس تک کو کہتے ہیں والجمع کہول وکہال وکہلان وکہل وکہلون یقال کہل الرجل کہولاً وکہل کہولۃ ای صار کہلا از فتح وکرم واعلم ان الولد ما دام فی البطن فہو جنین فاذا ولد فہو منفوس وامہ نفساء وسمی طفلاً ورضیعاً فاذا ارتفع شیئاً واکل فہو جفر، والانثی جفرۃ فاذا عظم فہو عظیم فاذا قوی وقدم فہو حزور فاذا ارتفع فوق ذلک فہو یافع فاذا قارب الاحتلام فہو مراہق فاذا بلغ الحلم فہو محتلم وحالم فاذا بقل وجہہ فہو طار یقال طر وجہہ وطر شاربہ فاذا جاوز النکاح ولم یتزوج فہو عانس فاذا زاد وبلغ الی مقدار اربعین سنۃ فہو کہل فاذا رائے البیاض فہو اشیب واشمط ثم شیخ ثم مسن ثم قحم ثم والف اذا قارب الخطو ثم ہرم ثم خرف اذا ذہب عقلہ ۸ فی الحاشیۃ مجلس کے کنارے کو کہتے ہیں والجمع حواشی اور اس کے معنے گوٹ کنارے اور اہل وعیال اور خاص اپنے لوگ اور کتاب کے حاشیہ کے بھی آتے ہیں یقال رجل رقیق الحواشی یعنی وہ نرم گفتگو والا ہے۔ اور یہاں دوسرے حاشیہ سے مراد غلام ہے اور ان دونوں میں تجنیس مماثل ہے ۹ مواقف یہ موقف کی جمع ہے۔ بمعنے ٹھہرنے کی جگہ اور یہ ضرب سے آتا ہے۔ یقال وقف یقف وقفاً وقوفاً جبکہ وہ ٹھہرے اور چپ چاپ کھڑا ہو اور بھی اس کے معنے آتے ہیں۔ بوجہ طوالت چھوڑ دیا ہے۔

فَکَانَ کُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِیْ شَوْطِہِمْ۔ وَنَثَرُوا الْعَجْوَۃَ وَالنَّجْوَۃَ مِنْ نَوْطِہِمْ۔ یُثْنِیْ تَخَازُرُ طَرْفِہٖ۔ وَتَشَامُخُ اَنْفِہٖ۔ اَنَّہٗ مُخْرَنْبِقٌ لِیَنْبَاعَ وَمُجْرَمِّزٌ سَیَمُدُّ الْبَاعَ الْبَاعَ وَنَابِضٌ یَبْرِیْ النِّبَالَ۔ وَرَابِضٌ یَبْغِی النِّضَالَ۔

الترجمۃ والمطالب

جب لوگ اپنی تک مار (دوڑنے) میں حد سے گذر گئے اور اپنی ٹوکریوں سے اچھے برے خرما (پھل) نکال رہے تھے تو وہ نیچی نظروں سے ناک چڑھائے اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ بحث ومباحثہ کے لیے تیار ہے۔ اور دو دو ہاتھ دکھانے کے لیے موجود ہے اور تیرہ بازی کے لیے کمان کا چلہ چڑھائے تیروں کو درست کر رہا ہے گویا (وہ اسی کی تاک میں بیٹھا ہوا ہے) اور گھٹنے ٹیکے ہوئے تیر اندازی کی فکر میں ہے۔

تشریح لغات

۱ شط از نصر وضرب یقال شط شطاً وشطوطاً ای بُعد وافرط وتباعد من الحق وشط علیہ فی حکمہ ای جار فی قضیتہ یہاں اس کے معنے تجاوز ہونے اور حد سے آگے بڑھنے کے ہیں منہ یقال شط فی سلعتہ۔ یعنی جب وہ حد سے تجاوز کرے ۲ القوم لوگوں کی جماعت والجمع اقوام واقاوم واقائم واقاویم اور قوم الرجل کے معنے قریبی رشتہ دار جو ایک دادا میں شریک ہوں اس کے بھی آتے ہیں ۳ شوطہم۔ بمعنی غایت دچکر وانتہا تک ایک مرتبہ دوڑ یقال جرے الفرس شوطاً جبکہ گھوڑا ایک چکر لگائے والجمع اشواط۔ اور یہ نصر سے آتا ہے ۴ نثروا اس کا مصدر نثر ہے بمعنے بکھیرنا اور یہ نصر ضرب سے آتا ہے۔ اور اس کے معنے نثر میں گفتگو کرنے کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ یقال نثر الدرع منہ یعنی اس سے زرہ کو اتار او نثر المراۃ بطنہا اس کے بچے بہت ہوئے اور ضرب

سے اس کے معنے چھینکنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال نثرت الدابتہ جبکہ چوپایہ چھینکے۔ یہاں اس کے معنے بکھیرنے اور پراگندہ اور پھینکنے ہیں۔ ۵ے العجوۃ۔ یہ اچھے چھواروں کی قسم ہے یعنی عمدہ قسم کی کھجور۔ اور اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے پودا لگایا تھا۔ ۵۸ العجوۃ یہ ردی اور خراب کھجور کو کہتے ہیں یہ فرماتے ہیں کہ اس کے درخت مدینہ میں ہیں نہ مکہ میں اور اس کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ یہ عربی لفظ ہے یا نہیں بعض تو یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ نہیں ہے بصری ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ ہے واللہ اعلم ۵۹ توطہم ٹوکری کو کہتے ہیں یا توشہ دان یا اس قسم کا کوئی اور برتن ہو جس میں خرما وغیرہ ہوں اور کجاوہ میں با آسانی لٹکایا جائے۔ والجمع انواطٌ ونیاطٌ یقال ناط الشئ نوطاً ای علقہ از نصر وسمی بہ لانہ یُعلّقُ بالمحل ۶۰ ینبئُ از افعال اس کا مصدر انباءٌ بمعنے خبر دینا وخبر سنانا یقال انبائتہُ ہکذا ای اخبرتہ بکذا واصلہ النباءُ وہو خبرٌ وفی التنزیل قل ہو نباءٌ عظیم انتم عنہ معرضون۔ اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے ۶۱ تخازر کے معنے یہ ہیں نگاہ تیز کرنے کے لیے پلکوں کو سمیٹنا یہ باب تفاعل کا مصدر ہے (یعنی گھورنا) ویقال خرزاً جبکہ خرز عینہ خرزاً جبکہ وہ گھور کر دیکھے از سمع ۶۲ طرف بمعنے آنکھ اور کسی چیز کا کنارہ ہر شے کا منتہے والجمع اطراف یقال طرفت عینہ طرفاً ای تحرکت بالنظر وطرفَ فلانٌ ای ابصر از ضرب ۶۳ تشامخ یہ باب تفاعل کا مصدر ہے تکبر سے ناک چڑھانا یا ناک کو بلند کرنا اپنے کو بڑا سمجھ کر یقال شمخ انفہ وبانفہ شموخاً ای تکبّر وتعظّم از فتح ۶۴ انف بمعنے ناک اور پہاڑ کا نکلا ہوا کونہ اور ہر چیز کی ابتدا والجمع آناف وانوف وآنفٌ ۶۵ مخرنبق اس کا مصدر اخرنباق ہے اور یہ افعنلال سے ہے اس کے معنے سر جھکانے اور زمین سے چمٹنے کے ہیں وفی المثل مخرنبق لینباع ای لیثب او لیسطو اذا اصاب فرصتہً فمعناہ انہ سکت لداہیۃ یریدہا لینباع از باب افعال بمعنے کودنا اور یہ باع سے مشتق ہے۔ اور صاحب صحاح نے اس کو (ن ب ع) کی فصل میں بیان کیا ہے۔ اور صاحب قاموس نے اس کو (ب وع) کی فصل میں بیان کیا ہے ویقال باع بوعاً از نصر) جبکہ وہ عطیہ دینے کے لیے ہاتھ پھیلائے وباع الفرس جبکہ گھوڑا (دور دور قدم ڈالے وتبوّع الجبلُ جبکہ وہ باع سے اندازہ کرے وانباع العرقُ جبکہ پسینہ بہے وانباعَ الحیّۃُ جبکہ سانپ اچھلنے کے لیے کود دے۔ وانباع الرجلُ الیہ جبکہ وہ کشادہ روئی سے بڑھے اور باعٌ بوعٌ دونوں کے ایک معنے ہیں یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار کو کہتے ہیں ۶۶ مجرمز اس کا مصدر اجرماز ہے جس کے معنے پکڑ کر بیٹھنے کے ہیں یقال اجرمز الرجلُ جبکہ وہ دامن سمیٹ کر بیٹھے واجرمز الفرس جبکہ گھوڑا اپنے قوائم سمیٹ کر بیٹھے ۶۷ یَمُدُّ۔ اس کا مصدر مدٌّ بمعنے بڑھانا از نصر یقال مدّ اللہ عمرہ یعنی اللہ اس کی عمر بڑھائے اور اس کے معنے پھیلانے اور کھینچنے کے بھی آتے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے یقال مدّ من الدواۃ یعنی اس نے قلم میں روشنائی لی ومدّ النہرُ جبکہ نہر چڑھے ۶۸ باع دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار والجمع ابواعٌ وباعات وبیاعٌ ۶۹ نابض یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر نبض ہے از ضرب یقال نبض القوسَ جبکہ وہ کمان کو اس طرح کھینچے کہ اس سے آواز نکلے ومنہ نبض فی القوس وانبض القوسُ وعن القوس وفی القوس جبکہ وہ آواز نکلنے کے لیے تانت کھینچے وانبض الوتر وبالوتر جبکہ وہ آواز نکالنے کے لیے تانت کھینچے اور نصر سے اس کے معنے پانی بہنا یا گہرائی میں جانے کے آتے ہیں یقال نبض الماءُ نبوضاً جبکہ پانی بہے۔ اور یہاں نابض سے تیر مارنے والا مراد ہے۔ ۷۰ یبری از ضرب یقال بری السہمَ بریاً وابترے السہمَ او القلمَ جبکہ وہ تیر یا قلم تراشے یا صاف کرے ۷۱ النبال بالکسر یہ نبلٌ کی جمع ہے اور نبلَ یہ نبلۃٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع انبال اور نبلان بھی آتی ہے۔ بمعنے تیر واصلہ نبل الرجلُ نبلاً جبکہ وہ تیر مارے از نصر ونبل بالسہم ای رمی بہ ۷۲ رابض از ضرب یقال ربضت الدابتہ ربضاً وربوضاً وربضۃً جبکہ جانور گھٹنے ٹیک کر بیٹھے وربض الاسدُ علی فریستہ جبکہ وہ شکار کو شیر دبوچ کر بیٹھے ۷۳ یبغی از ضرب یقال بغی الشئَ بغاءً وبغیاً وبُغیً بغیۃً وبِغیۃً جبکہ وہ طلب کرے ۷۴ النضال یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے اس کے معنے تیر پھینکنے کے

ہیں۔ یقال ناضلہ مناضلۃً ونضالاً ونیضالاً ای باراہ فی رمی السہام فنضلہ نضلاً ای غلبہ فی النضال از نصر۔

فَلَمَّا نُثِلَتِ الْكَنَائِنُ۔ وَفَاءَتِ السَّكَائِنُ۔ وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ وَكَفَّ الْمُنَازِعُ۔ وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ۔ وَسَكَتَ الْمَزْجُورُ وَالزَّاجِرُ۔ اَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَقَالَ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا۔ وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا۔

الترجمۃ والمطالب پس جس وقت تمام ترکش خالی ہو گئے اور سکون لوٹ آیا اور تیز ہوا رک گئی۔ اور جھگڑا لو چپ ہو گئے اور غصہ کی آوازیں رک گئیں اور گالیاں دینے والے غالب اور سننے والے مغلوب خاموش ہو گئے تو وہ ادھیڑ عمر آدمی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تم لوگ خدا کی قسم ایک عجیب بات (مسئلہ) درمیان میں لائے ہو اور تم یقیناً حد اعتدال سے دور ہو گئے ہو۔

تشریح لغات [1] نثلت از ضرب ونصر یقال نثلت الکنانۃ جبکہ ترکش میں سے تیر نکال کر بکھیرنا شروع کئے یہاں پر خالی کرنے کے معنے ہیں۔ ونثل الجرابَ جبکہ وہ توشہ دان خالی کرے ونثل الدرع منہ جبکہ وہ زرہ کو اتار کر پھینکے۔ [2] الکنائن یہ کنانۃٌ کی جمع ہے بمعنے تیر دان وترکش خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا اور اس کی جمع کنانات بھی آتی ہے، واصلہ کنَّ الشئَ کناً وکنوناً ای سترہ واخفاہ از نصر [3] فاءت یہ مہموز لام اور اجوف دادی ہے۔ بمعنے رجعت اور اجوف یائی جو آتا ہے تو اس کے معنے سایہ کے ہٹ جانے کے آتے ہیں یقال فاءَ الظلُّ فیئاً ای تحوّل وسمی المالُ الذی حصل بلا مشقۃ فیئاً تشبیہاً بالفی الذی ہو الظل فی الزوال وعدم البقاء ومنہ الفئۃ الجماعۃ المتظاہرۃ التی یرجع بعضہم الی بعض فی التعاضد وفی التنزیل کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللّٰہ [4] السکائن یہ سکینۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے سکون وقار وعزت واطمینان وہیبت اور سکون سے ہے جو نصر سے آتا ہے یقال سکن سکوناً جبکہ وہ ٹھہرے وسکن الیہ جبکہ وہ آرام لے وسکن عنہ الوجع جبکہ اس کا درد دور ہو [5] رکدت اس کا مصدر رکود ہے اصل اس کے معنے آفتاب اور کشتی ٹھہرنے کے ہیں اب مطلق ٹھہرنے کے معنے میں مستعمل ہونے لگا ہے۔ یقال کد الماء رکوداً جبکہ پانی ٹھہرے [6] الزعازع یہ زعزعۃٌ کی جمع ہے وہی الریح الشدیدۃ الہبوب یعنی آندھی مقصد یہ ہے کہ اہل مجلس نے کلام ختم کیا اور خاموش بیٹھ گئے [7] کف اس مصدر کفٌ ہے از نصر بمعنے رکنا اور اس کے معنے روک دینے اور رکجانے دونوں کے آتے ہیں اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے یقال کف عن الامر ای امتنع یعنی وہ باز رہا۔ وکفاہ عن الامر یعنی اس کو باز رکھا۔ [8] المنازع یہ اسم فاعل ہے اس کا نزاع مصدر ہے از مفاعلت بمعنے جھگڑا کرنے والا واصلہ نزع الشئ ای جذبہ من مقرہ از ضرب [9] سکنت از نصر اس کا مصدر سکون ہے۔ بمعنے ٹھہرنا۔ [10] الزماجر یہ زمجرۃ کی جمع ہے اس کے معنے زیادہ شور اور آواز کے آتے ہیں یقال زمجر الرجل ای صاح اور اس کی جمع زماجیر بھی آتی ہے۔ اور یہ اصل میں زجر سے مشتق ہے اس میں میم لاحق کر دیگئی ہے۔ [11] سکت از نصر یقال سکت سکتاً وسکوتاً وسکاتاً وساکوتۃً جب کہ وہ خاموش رہے اور بات نہ کرے وسکت الغضبُ جبکہ غصہ ٹھنڈا پڑ جائے وسکت الحرکۃ جبکہ حرکت ٹھہرے وسکت الحرُّ جبکہ ہوا رکنے ساتھ گرمی تیز ہو۔ [12] المزجور یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا مصدر زجر ہے بمعنے ڈانٹنا وچلا کر دھتکارنا یقال زجرہ عن کذا زجراً جبکہ روکے اور منع کرے یا ڈانٹے وزجر الکلب جبکہ وہ کتے کو ڈانٹے وزجرت ان یکون کذا وکذا یعنی میں نے ایسا ہونے

سے ڈرایا تھا۔ وفی التنزیل فانما ہی زجرۃ واحدۃ اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے [۱۳] الجماعۃ۔ آدمیوں کا گروہ والجمع جماعات جماعت یہ بسبب اجتماع کے یا مبالغہ جامع کے یا مجموعہ کے معنے ہیں یا مجمع اسم ظرف بمعنے مجتمع غرضیکہ سب میں اجتماع موجود ہے اور یہ فتح سے آتا ہے۔ یقال جمع المتفرق جمعاً جبکہ وہ اکٹھا کرے اور جمع کرے [۱۴] جئتم از ضرب یقال جاء جیئۃً و مجیئاً جبکہ وہ آئے وجاء بہ جبکہ وہ لائے وجاء الیہ جبکہ وہ آئے اتیان اور مجی دونوں کے معنے آنے کے ہیں مگر اس میں تھوڑا سا فرق ہے والاتیان المجی بسہولۃ فالمجی اعم [۱۵] اَدّا بالکسر بمعنے سخت ودشوار کام ومصیبت والجمع اِدادٌ واَدَدٌ۔ واصلہ اَدّا لویل اَدّاً جبکہ مصیبت اچانک آئے واَدّ الامر جبکہ بھاری اور دشوار ہو از ضرب ونصر [۱۶] جزتم اس کا مصدر جوزٌ ہے۔ یقال جاز المکان وبالمکان جوزاً وجووزاً وجوازاً ومجازاً جبکہ وہ چلے وجاز المکان جبکہ وہ گذر جائے اور جب اس کے صلہ میں عن آتا ہے تو اس کے معنے تجاوز کرنے کے آتے ہیں اور یہ کبھی ماخوذ جواز سے ہوتا ہے جس کے معنے جائز ہونے اور تجاوز کر جانے کے آتے ہیں یا یہ جوز سے ماخوذ ہے جس کے معنے توسط کے ہیں۔ یقال جوز الشئ یعنی چیز کا وسط اور اکثر حصہ ویقال قطعوا اجواز الفلاۃ یعنی انہوں نے جنگل کا بڑا حصہ طے کر لیا [۱۷] القصد یہ مصدر ہے جو ضرب سے آتا ہے یقال قصد فی الامر قصداً واقتصد ضد افرط وفرّط جبکہ وہ میانہ روی کرے۔ یعنی اوسط چال چلے) وقصد فی النفقۃ جبکہ وہ متوسط خرچ کرے [۱۸] جِدًّا بالکسر یہ ہزل نقیض ہے جو مصدر ہے بمعنے کوشش سنجیدگی وجلدی واچھی طرح ثابت شدہ۔ اور جَدّہ بالفتح مصدر بمعنے دادا ونانا والجمع اجداد وجدودٌ، وجدوَدۃٌ اور جُدّ بالضم کے معنے حصہ کے آتے ہیں یقال فلاں ذو جُدٍّ فی کذا یعنی فلاں اس بارے میں خوش نصیب ہے اور اس کے معنے بہت پانی والے کنویں اور کم پانی والے کنوئیں اور سمندر کے کنارے اور ہر چیز کے کنارے کے بھی آتے ہیں۔

وَعَظَّمْتُمُ[۱] الْعِظَامَ الرُّفَاتَ[۲]۔ وَافْتُتِّمْ[۳] فِي الْمَيْلِ[۴] إِلَىٰ مَنْ فَاتَ۔ وَغَمَصْتُمْ[۵] حِيلَكُمْ[۶] الَّذِينَ فِيهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتُ۔ وَمَعَهُمُ انْعَقَدَتِ الْمَوَدَّاتُ۔ اَاَنْسِيتُمْ يَاجَهَابِذَةَ النَّقْدِ۔ وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔

الترجمۃ والمطالب اور تم نے پرانی (بوسیدہ) ہڈیوں کو بہت بڑا (عظیم الشان) خیال کر لیا ہے اور فوت شدہ لوگوں کی محبت میں تم نے ایک غیر واجب کام کیا ہے (جو تم نے ظلم کیا یا نئی بات کی) تم نے اپنے اُن ہمعصروں کی سخت حقارت کی جن میں کچھ تو تمہارے عزیز ہیں اور کچھ کے ساتھ تمہاری دوستی گھٹ گئی (گہری دوستی) ہیں، اے کلام کے پرکھنے والو اور اے صاحبان حل وعقد کیا تم بھولا دیئے گئے ہو۔

تشریح لغات [۱] اعظمتم از باب تفعیل اس کا مصدر تعظیم ہے بمعنے بڑا سمجھنا وتعظیم کرنا وتوقیر کرنا [۲] العظام یہ عظم کی جمع ہے بمعنے ہڈی اور اس کی جمع اَعْظُمٌ وعِظَامَۃٌ بھی آتی ہے اور یہ کرم سے آتا ہے تو اس کے معنے بڑے ہونے کے آتے ہیں اور جب نصر سے آتا ہے۔ تو ہڈی کھلانے کے معنے آتے ہیں یقال عظم الکلبَ عظماً جبکہ وہ کتے کو ہڈی کھلائے وعظم الرجل عظمۃً جبکہ وہ ہڈی پر مارے [۲] الرفات۔ بالضم ہر وہ شئ جو شکستہ اور بوسیدہ ہو وچورے دریزے کے معنے آتے ہیں یقال رفت الشئ رفتاً جبکہ وہ توڑے اور کوٹے اور چورا کرے از ضرب ونصر وفی التنزیل ءاذا کنا عظاماً ورفاتاً اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے [۳] افتتم۔

افتات مصدر از افتعال یقال افتات الکلام جبکہ وہ نئی گفتگو کرے وافتات برایہ جبکہ وہ خود رائی کرے وافتات بامرہ جبکہ وہ کر گذرے اور مشورہ نہ کرے اور اس کا مجرد فات یفوت فوتا و فواتا جو نصر سے آتا ہے یقال فات الامر جبکہ وقت جاتا رہا ہے وفاتہ فلان فی کذا جبکہ وہ آگے بڑھ جائے وفات الشئی جبکہ وہ تجاوز کرے ۲؎ المیل یہ مصدر ہے جو ضرب سے آتا ہے یقال مال الی المکان یمیل میلا وتمیالا ومیلانا ومیلولۃ ومما لا ومیلا جبکہ وہ لوٹے ومال الی الشخص والی الشئی جبکہ وہ رغبت اور محبت کرے ومال عن الطریق جبکہ وہ تجاوز کرے اور چھوڑ دے ومال الحائط جبکہ دیوار جھکے ومال الحاکم فی حکمہ جبکہ حاکم ظلم کرے ، ومال علیہم الدہر جب کہ وہ زمانہ مصائب ان پر ڈالے ۔ ومال بفلان جبکہ وہ غالب ہو ومال الشئی جبکہ وہ جھکائے اور یہاں پر اس کے معنے جھکانے اور مائل کرنے کے ہیں ۳؎ غمصتم از ضرب وسمع بمعنے حقیر سمجھنا یقال غمصہ غمصا جبکہ وہ حقیر کرے وغمص النعمۃ جبکہ وہ نعمت کی ناشکری کرے وغمص علیہ جبکہ وہ جھوٹ بولے وغمص علیہ کلامہ جبکہ وہ عیب لگائے ۴؎ جیلکم یہ واحد ہے اس کی جمع اجیال وجیلان آتی ہے لوگوں کا گروہ ۔ صدی ۔ اور ایک زمانہ کے لوگ اور صاحب اقرب الموارد نے اس نے اس کے معنے صنف من الناس کے کہے ہیں یعنی عالم میں جو موجود ہیں ۔ ۵؎ اللدات صفات کے وزن پر لدۃ کی جمع ہے ۔ جس کی ایک ساتھ پرورش ہوئی ہو اور ہم عمر ہم عصر اور ایک ساتھ پرورش یافتہ کے بھی اس کے معنے آتے ہیں ۔ اور یہ کلمہ مادہ ولد سے ہے جیسے عدۃ وعد سے اور یہ مثال وادی ہے ۶؎ انعقدت از انفعال اس کا مصدر انعقاد ہے ۔ بمعنے منعقد ہونا و گرہ لگنا وانعقد الامر لفلان جبکہ وہ خالص ہو وانعقد الدبس جبکہ شیرہ گاڑھا ہو جائے ۷؎ المودات یہ مودۃ کی جمع ہے بمعنے دوستی اور کسی چیز کی آرزو و خواہش کرنا ۸؎ الستیم ۔ اس کا مصدر انساء ہے از افعال ، بمعنے بھلا دینا و بھولنا ۹؎ جہابذۃ یہ جہبذ یا جہبذ کی جمع ہے اس کے معنے کھرے کھوٹے کے پرکھنے کے اور عقلمند اور ماہر اور حاذق کے آتے ہیں ۱۰؎ النقد مصدر بمعنے پرکھنا یقال نقد الکلام نقدا ای اظہر حسنہ وعیبہ ونقد الدراہم بغیرہ وانتقد لنفسہ از نصر ۱۱؎ موابذۃ یہ جمع ہے موبذ کی میم کا فتح اور باکا کسرہ اور اس کا فتحہ یہ فارسی لفظ ہے اور اس کے اصلی معنے مجوسی حاکم کے ہیں اب حاکم یہود یا فقیہ فارس کو کہتے ہیں اور صاحب قاموس نے اس کو (دب ذ) کی فصل میں بیان کیا ہے اور صاحب اقرب الموارد نے ان پر یہ اعتراض کیا ہے صاحب قاموس کو م دب ذ کے تحت میں اس کو بیان کرنا چاہیئے تھا ۔ ۱۲؎ الحل یہ حلول سے مشتق ہے جس کے معنے کھولنے کے ہیں اور یہ نصر سے آتا ہے یقال حل العقدۃ ای فکہا ونقضہا نقیض عقد ہا ۱۳؎ العقد یہ مصدر ہے بمعنے باندھنا یقال عقد الحبل جبکہ وہ گرہ لگائے وعقد البیع لوالیمین جبکہ وہ بیع یا قسم کو پکا کرے وعقد لہ الشئی جبکہ وہ ضامن ہو ۔ حل اور عقد سے مراد مشورہ کرنا ہے ۔

مَا ابْرَزَتْهُ طَوَائِفُ الْقَرَائِحِ ۔ وَبَرَّزَ فِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ ۔ وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ ۔ وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ ۔ وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ ۔ وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ اِذَا اُنْعِمَ النَّظَرُ ۔ مَنْ حَضَرَ ۔

الترجمۃ والمطالب تم وہ پاکیزہ عبارتیں اور شیریں استعارے مزین رسالے اور نمکین و ملیح ، مقفے عبارتیں بھول گئے ۔ جو جوئی طبیعتوں نے ایجاد و اس کو ظاہر کیا ہے) کی ہیں اور جن میں نوعمر گھوڑے عمر رسیدہ گھوڑے پر بازی لے گیا ہے حاضرین اگر آپ اس پر غور کریں کہ متقدمین کے لیے سوائے اس مطالب کے اور کچھ نہیں ۔

تشریح لغات

(۱) ابرزتہ ازافعال اس کا مصدر ابراز ہے یقال ابرزہ یعنی اس کو نکالا وابرز الکتابَ جبکہ وہ شائع کرے وابرز الرجلُ جبکہ وہ سفر کا ارادہ کرے اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے یقال بُرز برازۃً جبکہ وہ فضل یا شجاعت میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جائے (۲) طوارف یہ طارفۃٌ کی جمع ہے وہی ما استحدثتہ من المال یعنی ہر نئی چیز کو کہتے ہیں یہاں اس سے مراد نئی چیز ہے ویقال طَرُفَ طرافۃً کان اوصار فًا ای جیدًا ازکرم بَرّز از تفعیل اس کا مصدر بتر بز ہے اس کے معنے غالب کردینے اور سبقت کرنے کے ہیں، یقال برز الفرسُ ای سبق الخیلُ فی المیدان وبَرّز الرجلُ فی العلم ای فاق اصحابہ ویقال بُرز برازۃ ای فاق اصحابہ ازکرم (۳) القرائح یہ قریحۃ کی جمع ہے بمعنے طبیعت یہاں پر اضافت صفت کی موصوف کی طرف یا احد الصنفین کی آخر کی طرف ہو رہی ہے اور اس کے معنے نوجوان کے بھی آتے ہیں اور کنوئیں کے پہلے پانی کے بھی آتے ہیں۔ (۴) الجذع وہ چوپایہ کا بچہ جو دوسرے سال میں شروع ہوگیا اور اس کے معنے نوجوان کے بھی آتے ہیں اور اس کے جمع جِذاعٌ اور جُذعانٌ آتی ہے۔ ویقال جذع الدابۃُ ای حبسہا علٰے غیر علف ازفتح (۵) القارح وہ سُم دار جانور جس کے مسوڑے پھٹ کر دانت نکل آئے ہوں اور اس کے معنے شیر اور کمان جو تانت سے دور ہو وہ بھی آتے ہیں، والجمع قوارح وقُرّحٌ ومقاریح واصلہ قَرَحَ الفرس قروحًا وقرحَ قرحًا ای صار قارحًا ای شقّ نابہ وطلع ازفتح وسمع واعلم ان ولد الفرس اذا وضعتہ امہ فہو مہر ثم فلو فاذا اشکل حولًا فہو حولیٌّ ثم فی الثانیۃ جذعٌ ثم فی الثالثۃ ثنیٌّ ثم فی الرابعۃ رباعٌ بالکسر ثم فی الخامسۃ قارحٌ ثم ہو الٰی ان تتناہی عمرہ مذکٍ واعلم ان القارح من الخیل بمنزلۃ البازل من الابل والطرف من الخیل بمنزلۃ الکریم من الرجال والبذج من اولاد الضان بمنزلۃ الخنود من اولاد المعز والشادن من الظباء کالناہض من الفراخ والجعیر من الخیل کالسدیس من الابل والنعیس من الرجال والمراہق من الغلمان بمنزلۃ المعصر من الجواری والکاعب منہن بمنزلۃ الحَزَوَّر منہم والکہل من الرجال بمنزلۃ النصف من النساء انتہٰی اللغت (۶) العبارات ای البیانات یہ عبارۃ کی جمع ہے اور یہ عبارت یہ عبر کا اسم ہے معنے پر دلالت کرنے والے الفاظ کو کہتے ہیں یقال فلان حسن العبارۃ یعنی فلاں اچھا بیان کرنے والا ہے۔ یقال عبر الشیُٔ عبرًا وعبارۃً ای فسّرہٗ ازنصر (۷) المہذبۃ اس کا مصدر تہذیب ہے از تفعیل مہذب وہ بات جو زوائد سے خالی ہو۔ یقال ہذّبَ الشعرَ جو عیوب عند الفصحاء معیوب ہیں ان سے پاک کیا اور اس کا بیان مجرد ضرب سے آتا ہے ہذب الشجر ہذبًا ای قطعہ ونقاہ واصلہ (۸) الاستعارات یہ استعارۃٌ کی جمع ہے اور یہ عار سے ماخوذ ہے اس کے معنے شرم کے ہیں۔ استعارہ کی تعریف فن بلاغت میں یہ ہے۔ اگر علاقہ مصححہ بین المعنے المجازی والحقیقی علاقہ مشابہت ہو تو اس کو استعارہ کہتے ہیں جیسے رأیتُ اسدًا یرمی میں اسد ہے (۹) المستعذبۃ۔ از استفعال ای المستحلیۃ والطیبۃ یقال ماءٌ عذبٌ طیبٌ باردٌ وفی التنزیل ہذا عذب فرات یقال عَذُبَ الماءُ عَذبًا وعُذُوبۃً ای صار عذبًا (یعنی میٹھا پانی) از سمع وکرم (۱۰) الرسائل یہ رسالۃ کی جمع ہے بمعنے پیغام، پیغامبری وخط اور اس کی جمع رسالت بھی آتی ہے۔ (۱۱) الموشحۃ از تفعیل اور یہ موشح کا مؤنث ہے اشعار کی ایک قسم جو خاص اوزان اور قوانی پر نظم کئے جاتے ہیں۔ مگر اس میں ناظم ایک ہی قافیہ کا پابند نہیں ہوتا اور یہ اندلسی شعراء کا اختراع ہے (۱۲) الاساجیع اسجاعٌ کی جمع ہے اور یہ اسجاع یہ سجع کی جمع ہے بمعنے مقفٰے کلام یقال سجع سَجعًا ای قال کلامًا مقفٰے ازفتح (۱۳) المستملحۃ استملاح مصدر از استفعال یقال استملح الشیٔ جبکہ وہ نمکین سمجھے اور یہ مِلحٌ بالکسر سے ماخوذ ہے جس کے معنے نمک کے ہیں (۱۴) للقدماء یہ قدیم کی جمع ہے۔ بمعنے پرانہ یقال قدُم الشیُٔ قدمًا وقدامۃً ای ضد حدث ازکرم (۱۵) انعم ازافعال انعام مصدر غور سے دیکھنا اور خوب اچھی طرح سے دیکھتے رہنا انعام میں کیفیت کا اعتبار ہے۔ اور امعان میں کمیت کا اعتبار ہے۔ اور اس کے معنے خوب دیر تک سوچنے کے ہیں ویقال انعم النظر المسألۃ جبکہ وہ کسی بات پر غور کرے (۱۶) النظر یہ مصدر ہے بمعنے نگاہ ودانائی اور یہ نصر وسمع سے آتا ہے۔ یقال نظرہ ونظر الیہ نَظرًا ومنظرۃً ومنظارًا ونظرانًا جبکہ وہ غور سے دیکھے (۱۷) حضر از نصر بمعنے موجود ہونا یقال حَضَرَ حُضُورًا وحضارۃً جبکہ موجود ہو و از سمع یقال حضر المجلسَ حضورًا جبکہ وہ مجلس میں حاضر ہو، وحضر عن المکان جبکہ وہ مکان سے منتقل ہو وحضرہ

الامر جبکہ دل میں گذرے وحضرۃ الموتُ جبکہ موت کا وقت آئے وحضر الیہ جبکہ وہ آئے وحضرتُ الامرَ بخیرٍ یعنی میں نے درست رائی کا خیال کیا۔ وحضرت الصلاۃ جبکہ نماز کا وقت آجائے۔

غَيْرُ الْمَعَانِي الْمَطْرُوقَةِ الْمَوَارِدِ۔ الْمَعْقُولَةِ الشَّوَارِدِ۔ الْمَأْثُورَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ۔ لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ۔ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ الْآنَ مَنْ إِذَا أَنْشَأَ وَشَّى۔ وَإِذَا عَبَّرَ حَبَّرَ۔ وَإِنْ أَسْهَبَ أَذْهَبَ۔ وَإِذَا أَوْجَزَ أَعْجَزَ۔

الترجمۃ والمطالب جن کے گھاٹ گندے کر دیئے گئے ہیں اور ان کے بدلنے والے جانور پابند کر لیے گئے ہیں۔ یعنی باندھے گئے ہیں اور جو ان سے نقل کئے جاتے ہیں اس لیے زمانہ کے قدیم ہونے کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ صادر (واپس ہونے والا) وارد (آنے والے) پر فضیلت اور فوقیت رکھتا ہے ہاں میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جس وقت وہ انشاپردازی کرتا ہے تو وہ خوشنما کرتا ہے اور جب وہ تقریر کرتا ہے تو خوب کرتا ہے اور اگر وہ زیادہ بانیں یا طویل مضمون بیان کرتا ہے تو وہ سامعین کی عقلوں کو لے جاتا ہے۔ یا وہ سونے سے پاٹ دیتا ہے۔ (یعنی اس کا کلام ایسا ہوتا ہے جیسے سونے کا ملمع کیا ہوا ہو اور وہ خوشنما عمدہ ہے۔ اور جب وہ اختصار سے کام لیتا ہے تو لوگوں کو عاجز کر دیتا ہے (یعنی وہ حیران رہ جاتے ہیں۔

تشریح لغات لہ المعانی یہ معنے کی جمع ہے۔ واصلہ عنیت بالقول کذا عنیاً وعنایۃً ای اردت بہ وقصدت از ضرب ۲ المطروقتہ یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے اس کا مصدر طرق ہے۔ یقال طَرَقَ الابلُ الماءَ طَرْقاً ای خاضت فیہ حتے کدر الماء از نصر وطرِقَ طَرَقاً از سمع بمعنے شرب الماء الکدر والمراد ای المکدرۃ الطریق الذی مشے علیہ الناس والدواب ۳ الموارد یہ مورِدٌ کی جمع ہے۔ بمعنے گھاٹ۔ پانی کی طرف کا راستہ ۴ المعقولۃ ای المحبوسۃ یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از ضرب یقال عقلَ البعیرَ عقلاً ای شدّ رجلہ بعقال والعقال الحبلُ الذی یعقل بہ البعیرُ والجمع عُقلٌ وعقلٌ ۵ الشوارد شاردۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے نفرت کرنے والے واصلہ شرد شروداً وشراداً ای نفر از نصر فہو شارد والجمع شُرَدٌ مثل خادم وخدم ویقال شوارد اللغات ای نوادر کلمات اور اس کے اصلی معنے بدک کر بھاگنے کے ہیں اور اطاعت سے نکل جانے کے ہیں۔ یقال شرد علی اللہ جبکہ وہ اطاعت سے نکلے ۶ المأثورۃ ای المنقولۃ یقال اثر الحدیثَ اثراً واثارۃً ای نقلہ فالحدیث ماثور از ضرب ونصر ۷ لتقادم یہ تفاعل یہ کا مصدر ہے اس کے معنے زمانے کی وجہ سے پُرانا ہونے کے ہیں یقال تقادم یعنی پرانا ہوا ۸ الموالد یہ ظرف زمان ہے نہ ظرف مکان اس سے یہاں مراد زمانہ ہے اور یہ مولد کی جمع ہے۔ بمعنے پیدائش کی جگہ یا وقت ۹ تقدم یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنے آگے بڑھنا یقال تقدم جبکہ وہ آگے بڑھے یا پیش قدمی کرے یا وہ مقدم ہو ۱۰ الصادر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر صدور ہے جس کے معنے لوٹنے کے ہیں اور اصل میں وہ جانور جو پانی پی کر لوٹ آئے۔ واصلہ صدرت الابل عن الماء صدراً از ضرب ونصر اذا رجع اور اس سے مراد متاخرین ہیں ۱۱ الوارد۔ اس کا مصدر ورود ہے۔ وہ جگہ جہاں جانور پانی پیتے ہیں۔ والورد واصلہ قصد الماء ثم یستعمل فی غیرہ یقال وردت الماء ورداً فالماء مورودٌ والوِردُ الماء الذی یورد خلاف الصدر والوِرد یوم الحمّٰی والنصیب للنار کقولہ تعالے فاوردہم وبئس الورد المورود اور اس سے مراد متقدمین ہیں ۱۲ انشاء اس کا مصدر ہے از افعال قافیہ کی ضرورت سے اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل لیا۔ بمعنے ابتداء وکتب اور اس کے معنے انشاپردازی کے بھی آتے ہیں۔ ۱۳ وشّٰے از تفعیل وشیٌ سے ماخوذ ہے۔ بمعنے کپڑے کا منقش کرنا یقال وشی الثوب الشی وشیاً وشیۃً جب کہ وہ کپڑے کو منقش کرے۔ ای زیّنَ ورقم اور اس سے مراد مضامین مختلفہ ہیں ۱۴ عبر از تفعیل اس کا مصدر تعبیر ہے یقال عبّر عمّا فی نفسہ جبکہ وہ دل کی بات کو ظاہر کرے۔ وعبّرہ عن کذا جبکہ وہ بولے ۱۵ حبر از تفعیل اس کا مصدر تحبیر ہے یقال حبّر الکلام او الخط والشعر جبکہ

وہ عمدہ بنائے ۱۵ اسہب از افعال اس کا مصدر اسہاب ہے۔ بمعنے کلام کو طویل کرنا یقال اسہب الکلام دفی الکلام جب کہ وہ لمبی گفتگو کرے۔ اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے۔ ۱۶ اذہب از افعال یقال اذہب جبکہ وہ سونے کی قلعی کرے یعنی سونے کا ملمع کرے یا یہ اذہب العقول سے مشتق ہے جس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ عقلوں کو بیجائے یعنی زائل کردے۔ ۱۷ اوجز از افعال اس کا مصدر ایجاز ہے بمعنے اختصار کرنا یقال وجز الکلام وجزًا او جزء ای جعلہ وجیزًا از ضرب و وجز وجازۃً و وجوزًا ای کان وجیزًا از کرم ۱۸ اعجز از افعال اس کا مصدر اعجاز ہے جس کے معنے غیر کو اپنے جیسے مضمون بیان کرنے سے عاجز کرنا۔ والعجز اصلہ التاخر عن الشئ وحصولہ عند عجز الامر ای موخرہ ثم صار اسماء القصور عن فعل الشی ضد القدرۃ یقال عجز عن کذا عجزًا ای لم یقتدر علیہ از ضرب وسمع، وبہذا یظہر تسمیۃ العجوز عجوزًا۔

وَاِنْ بَدَّہَ شَدَّہَ۔ وَمَتَی اخْتَرَعَ خَرَعَ۔ فَقَالَ لَہٗ نَاظُوْرَۃُ الدِّیْوَانِ۔ وَعَیْنُ اُولٰٓئِکَ الْاَعْیَانِ مَنْ قَارِعُ ھٰذِہِ الصَّفَاۃِ۔ وَقَرِیْعُ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ۔ فَقَالَ اِنَّہٗ قِرْنُ مَجَالِکَ۔ وَقَرِیْنُ جِدَالِکَ

الترجمۃ والمطالب اور اگر وہ فی البدیہہ کہتا ہے تو متحیر کر دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نئی بات نکالتا ہے تو وہ (حاسدوں کے جگروں) کو پھاڑ دیتا ہے یہ سنکر صدر مجلس (یعنی کچہری کے حاکم) نے پوچھا کہ بھلا ان سفید سخت پتھروں کا توڑنے والا اور ان صفات (خوبیوں) سے متصف کون شخص ہے؟ وہ بولا کہ آپ کا مخاطب ومقابل ہیں ہی ان صفات سے متصف ہوں جو تیری جولانگاہ کا وہ حریف ہے اور تیرے مناظرہ کا وہ ہمنشیں ہے۔

تشریح لغات ۱ بدہ از فتح یقال بدہ الرجل بدھًا ای باداہ فہو بادہٗ ویقال تبادہوا الشعر اوالخطبۃ ای انجلوا باد تجاور فیہا اور یہ بدیہۃ سے ماخوذ ہے یعنی بغیر سوچے اور سمجھے بات کہنا ۲ شدہ از فتح یقال شدھہ شدھًا ای اوھشہ ای حیّر واد ہش من نظر یعنی متحیر کرنا شداہ اور الشدہ دونوں کے معنے حیرت کرنے کے آتے ہیں۔ ۳ اخترع از افتعال بمعنے بغیر نمونہ کے پیدا کرنا یعنی کسی بات کو نوا یجاد کرنا ۴ خرع از فتح یقال خرع خرعًا جبکہ وہ چیرے اور پھاڑے والخرع بفتح الراء الانکسار روبابہ سمع وبہنا معناہ الاول ویقال اخترع الشئ ای شقہ وایضا انشاہ؛ وابتدعہ والاسم منہ الخرعۃ وقال المحشی بمعنے اقطع اور حقیقت ہیں اس کے معنے پھاڑتے کے ہیں جیسا کہ محاورہ عرب بتایا جا چکا ہے ۵ ناظورۃ فاعولۃ کے وزن پر بمعنے سردار قوم جو منظور نظر ہو سواء فیہ الذکر والانثیٰ والواحد والجمع اور اس کے معنے شارح نے یہ بیان کئے ہیں کہ انگور یا کھیتی کا محافظ ۶ الدیوان مجموعہ کتب اشعار وقصائد کا مجموعہ اور وہ رجسٹر جس ہیں وظیفہ خواروں یا فوجیوں کے نام درج ہوں۔ والجمع دوا دین ودبا دین اور اس کے معنے کچہری اور کونسل کے بھی آتے ہیں۔ اور یہی آخیر معنے یہاں مراد ہیں ۷ عین اس کے معنے سردار اور شریف قوم اور کمانڈر اور فوج کا ہراول کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنے آنکھ اور آنکھ کے ڈھیلے کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنے میں یہ کلمہ مؤنث ہے۔ اور اس کی جمع اعین وعیون وعیون واعیان آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اعینات اور اس کی تصغیر عیینۃ آتی ہے اور یہاں پہلے معنے مراد ہیں۔ ۸ قارع از فتح بمعنے مارنے والا توڑنے والا اور کھٹکھٹانے والا واصل القرع ضرب شئ علے شئ ومنہ قرعتہ بالمقرعۃ ۹ الصفاۃ بمعنے چکنا سفید بڑا پتھر اور یہاں مراد اس سے اچھا استعارات ہیں۔ اور یہ صفا کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع صفوات بھی آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اصفاء اور صُفِیٌّ اور صِفِیٌّ آتی ہے ۱۰ قریع بمعنے سردار ورئیس قوم اور اس کے معنے قرعہ اندازی کرنے والا اور قرعہ اندازی ہیں غالب اور قرعہ اندازی ہیں مغلوب اور جوان اونٹ کے بھی آتے ہیں یقال فلاں قریع دھرہ یعنی فلاں انتخاب زمانہ ویقال ہو قریع الکتیبۃ یعنی وہ فوج کا سردار کمانڈر ہے اور یہی معنے یہاں مراد ہیں۔ ۱۱ قرن بالکسر بمعنے کفو وہمسر ومقابل شجاعت

یا علم میں نظر ہو والجمع اقرانٌ ومنہ القرین بمعنے المصاحب والجمع قرناءُ قال تعالٰی نہولہ قرین از ضرب ونصر [۱۱] مجالک یہ اسم ظرف ہے بمعنے جولانگاہ جہاں گھوڑے سکھاتے کے لیے دوڑائے جاتے ہیں اور یہاں اس سے مراد ای من یجول معک فی الحرب [۱۳] قرین بمعنے دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ساتھی ومصاحب اور اس کے معنے شوہر اور نفس کے بھی آتے ہیں والجمع قرناءُ [۱۴] جدالک یہ مصدر باب مفاعلت کا ہے بمعنے لڑائی جھگڑا او دشمنی کرنا اور یہاں اس سے مراد مناظرہ ہے یقال جَدَالَ الرَّجُلُ جَدَلًا ای اشتدت خصومتہ از سمع وجادلہ ای خاصمہ وقال تعالٰی لاجدالَ فی الحج واز ضرب ونصر یقال جدل جدلاً جبکہ وہ زمین پر پچھاڑے اور پھینک دے فَتَجَدَّلَ پس وہ جا پڑا اور گر گیا۔

وَاِذَا شِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ[۱] نَجِيْبًا[۲]. وَادْعُ مُجِيْبًا[۳]. لِتَرٰى عَجِيْبًا[۴]. فَقَالَ لَهٗ يَاهٰذَا[۵] اِنَّ الْبُغَاثَ[۶] بِاَرْضِنَا لَا يَسْتَنْسِرُ. وَالتَّمْيِيْزُ عِنْدَنَا بَيْنَ الْفِضَّةِ وَالْقِضَّةِ[۷] مُتَيَسِّرٌ. وَقَلَّ[۸] مَنِ اسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ. فَخَلَصَ[۹] مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ[۱۰]. اَوِ اسْتَثَارَ نَقْعَ[۱۱] الْاِمْتِحَانِ. فَلَمْ يُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ[۱۲].

الترجمۃ والمطالب

اگر تم چاہو تو شریف (گھوڑے کو) مطیع اور خوش کرلو اور جواب دینے والے کو تم بلاؤ تاکہ تم عجائبات کا مشاہدہ کرسکو صدر بولا کہ ہماری زمین میں چھوٹا ضعیف پرندہ گدھ نہیں بنتا (ہر کس وناکس معزز ومحترم نہیں ہوتا) اور ہم کو کنکری اور چاندی میں تمیز کرلینا بہت آسان ہے بہت کم ایسے لوگ ہوں گے جو تیر اندازی کا نشانہ بنے ہوں اور پھر وہ سخت بیماری سے بچ گئے ہوں یا امتحان کے غبار کو برانگیختہ کیا ہو اور ذلت وخواری کا کوڑا کرکٹ آنکھ میں نہ پڑا ہو۔

تشریح لغات

[۱] فرض یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اس میں فا الگ ہے اور یہ راض یروض ریاضۃً سے ماخوذ ہے۔ از نصر یقال راض الفرسَ روضًا ورِیاضۃً ورِیاضۃً ای ذلّلہ وطوّعہ۔ یعنی گھوڑے کو چال سکھانے کے لیے مشقت کے لیے دوڑانا اور ریاضت کیا ہوا گھوڑا [۲] نجیبا نجیب بمعنے شریف دار ونفسہ والجمع انجابٌ ونجباءُ ونُجُبٌ یقال نجب الولدُ نجابۃً جبکہ وہ شریف الاصل ہو از کرم یہاں پر معنی فرس کریم کے ہیں [۳] مُجِیبًا از افعال جب کوئی مصیبت میں پکارے تو اس کا جواب دینے والا المجیب کہلاتا ہے یقال اجابہ اجابۃً واجابًا واجاب سوالہ عن سوالہ والے جبکہ وہ جواب دے [۴] عجیبًا جس پر تعجب کیا جائے مبالغہ کے لیے عُجُبٌ عُجَابٌ اور عَجَبٌ عَجِیْبٌ کہا جاتا ہے۔ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال عجب عجبًا من الامر ولہ، جبکہ وہ تعجب کرے۔ وعجیب ایہ جبکہ وہ پسند کرے [۵] یا ہذا یہاں پر یہ تحقیر کے لیے ہے [۶] البغاث ایک پرندہ کا نام ہے جو مردار خوار ہے جس کو بعض گِدھ کہتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ایک سبزی مائل سفید رنگ کا ایک پرندہ ہوتا ہے جو گدھ سے چھوٹا ہے اور وہ اڑنے میں سُست ہوتا ہے۔ اور ممولے کی طرح وہ آہستہ چلتا ہے یہی یہاں معنے مراد ہیں اور بعض کے نزدیک یہ مفرد ہے اور اس کی جمع بغثان آتی ہے جیسے غزال اور غزلان اور بعض کے نزدیک اس کی جمع بغاثۃٌ ہے، جیسے نعام ونعامۃ اور عرب کی یہ کہاوت ہے کہ ان البغاث بارضنا لا یستنسرُ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے پڑوس میں رہتا ہے وہ ہماری وجہ سے معزز بن جاتا ہے یہاں پر حریری نے اس مثل میں تصرف کر کے اس کو بدل دیا اور معنے اس کہاوت کے خلاف ہو گئے اور یہاں اس سے یہ مراد ہے کہ جس کو ہم جاہل سمجھیں وہ عالم نہیں سمجھا جائے گا۔ لایستنسر ای لایصیر نسرًا النسر بتثلیث النون والفتح اشہر والفصیح گدھ اور اس کی کنیت ابوالابرد وابوالاصبع وابو مالک وابوالمنہال وابو یحیٰی ہے اور مادہ کی کنیت ام قشعم ہے والجمع نسورٌ وانسُرٌ ونسارٌ ویقال استنسر الطائر جبکہ وہ قوت میں گدھ جیسا ہو جائے [۷] الفضۃ بالکسر بمعنے چاندی واصلہ فَضَّ الشیءُ فضًّا جبکہ اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے از نصر [۸] القضۃ یہ قض کا اسم مرۃ قضاض کا واحد بمعنے تہ بتہ پتھر، چھوٹا ٹیلہ وکنکری وچیز کا بقیہ ویقال ارض قضۃ یعنی کنکری والی زمین۔ اور شارح نے اس کے معنے

سفید کنکری کے لکھے ہیں جس کا لغت میں وجود نہیں ۱۰؎ متیسر بہ لیسر سے ماخوذ ہے جو عسر کی ضد ہے بمعنے آسان یقال لیسر یسُر لیسراً ای لان وانقاد از ضرب ۱۱؎ قل از ضرب یقال قلّ الرجل قلاً وقُلاً وقِلۃً جب کہ کم مال والا ہو اور یہاں پر اس کے معنے عدم یعنی معدوم ہونے کے ہیں۔ ۱۲؎ استہدف یہ ہدف سے ماخوذ ہے جس کے معنے نشانے کے ہیں۔ یقال استہدف الشئ جبکہ بلند ہو اور نشانہ بنے اور اسی سے یہ مشہور مقولہ ہے صَنَّفَ فَقَدِ استَہدَفَ (ترجمہ) جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بن گیا ۱۳؎ للنضال یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے۔ یقال ناضلہ نضالاً و نیضالاً و مناضلۃ جبکہ وہ تیر اندازی میں مقابلہ کرے ۱۴؎ مخلص از نصر یقال خلص من کذا خلوصاً و خلاصاً ای نجا و سلم و خلص من الکدر ای صفا و خلص الی المکان ای وصل ۱۵؎ الداء بیماری والجمع ادواء ۱۶؎ العضال بالضم سخت بیماری اور عاجز کر دینے والی بیماری یقال عضل علیہ عضلاً ای ضیّق علیہ ومنعہ وعضل بہ الامر ای اشتد از نصر وعضل المرأۃ عن الزوج ای منعہا عنہ قال تعالٰی فلا تعضلوہن ان ینکحن ازواجہن ۔ ۱۷؎ استثار ای حرّک از استفعال اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ یقال ثار ثوراً وثوراناً وثوراناً جبکہ وہ جوش میں آئے اور بھڑکے اور اسی سے ہے ثارت الفتنۃ بینہم یعنی ان کے درمیان فتنہ و فساد بھڑک اٹھا اور یہ وادی ہے۔ ۱۸؎ نقع بمعنے غبار والجمع نقاع ونقوع از فتح ۱۹؎ الامتحان۔ از افتعال یقال امتحن الشئ جب کہ وہ آزمائش کرے وامتحن القول جبکہ وہ غور کرے اور سوچے اور اس کے معنے ابتداء کے بھی آتے ہیں قال تعالٰی اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبہم اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے ۲۰؎ قلم یقذیہ قذی سے ماخوذ ہے۔ از سمع یقال قذیت عینہ تقذٰی قذیاً و قذیاناً ای صارت فی عینہ القذاء یعنی جبکہ آنکھ میں تنکا پڑے۔ ۲۱؎ بالامتہان افتعال کا مصدر یہ اہانت سے ماخوذ ہے جس کے معنے حقیر و ہیچ سمجھنے کے ہیں واصلہ مَہَنَ القوم مَہنۃً ای صدہم از فتح ومہن الرجل مہانۃً ای حقر وضعف از کرم وامتہن ای احتقر۔

فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ. وَلَا تُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ. فَقَالَ كُلُّ امْرِئٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهِ. وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ. فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيمَا يُسْبَرُ بِهٖ قَلِيْبُهُ وَيُعْمَدُ فِيْهِ تَقْلِيْبُهُ. فَقَالَ اَحَدُهُمْ ذَرُوْهُ فِيْ حِصَّتِيْ لِاَرْمِيَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِيْ. فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ. وَمِحَكُّ الْمُنْتَقِدِ.

الترجمۃ والمطالب لہٰذا تو رسوائی کے لیے اپنی عزت کو پیش نہ کر، اور تو نصیحت کرنے والے کی نصیحت سے منہ نہ پھیر یہ سُنکر وہ کہنے لگا ہر شخص اپنی تیر کی علامت (ذہن) سے خود ہی خوب واقف ہوتا ہے اور اب عنقریب رات دن سے جدا ہوئی ہو جاتی ہے یہ سُنکر لوگ باہم مشورہ کرنے لگے کہ کس چیز سے اس کے کنویں (گہرائی علم) اور امتحان لیا جائے اور کس شے اس کے گھمانے کا (پشیمان کرنے کا) ارادہ کیا جائے ان میں سے ایک بولا کہ اس کو میرے حصہ میں چھوڑ دو تاکہ میں اس کو اپنے قصہ (بات چیت) پتھر سے ماروں (یعنی اس کو میں امتحان کی تکلیف دوں) کیونکہ وہ قصہ عقدۂ لاینحل ایسی گرہ ہے جس کا کھلنا مشکل ہے) اور پرکھنے کی کسوٹی ہے۔

تشریح لغات ۱؎ فلا تعرض از تفعیل بمعنے پیش کرنا یقال عرضت مالک للہلاک (ترجمہ) تم نے اپنے مال کو برباد ہونے کے لیے پیش کر دیا۔ واصلہ عرض الشئ ای بدا وظہر واعرض عنہ اے دسے مبدیا عُرضہ ۲؎ عرضک بالکسر بمعنے اچھی عادت و آبرو و باعث فخر و عزت والجمع اعراض و بالفتح بمعنے التجا و گذارش و بالضم بمعنے جانب و کنارہ و دامن کوہ۔ ۳؎ للمفاضح یہ مفضح کی جمع ہے۔ مصدر میمی بمعنے رسوائی و فضیحت ۴؎ لاتعرض از افعال اعراض مصدر یقال اعرض عنہ جبکہ وہ روگردانی کرے۔ ۵؎ نصاحتہ ہو تحری قول او فعل فیہ صلاح صاحبہ (خیر خواہی) از فتح وفی التنزیل اردت ان انصح لکم ۶؎ امرء بمعنے مرد۔ ہمزہ وصل کے ساتھ اور راء کی حرکت آخر کی حرکت کے مطابق ہوتی ہے۔ جیسے جاء امرُءٌ درایت امرَأً مررت بامرِءٍ اور ہر حالت میں ضمہ و فتحہ بھی جائز ہے اور اس کا مؤنث امرأۃ آتا ہے اور جب تصغیر بنائیں گے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائے گا۔ جیسے مُرَیٌّ و مُرَیْئۃٌ

اور امرءٌ پر الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا اور امرأۃ پر داخل ہونا نادر ہے اور امرأۃ کی جمع نساءٌ ونسوۃ من غیر لفظہا آتی ہے ۷ہ اعرف صیغہ اسم تفضیل از ضرب
یقال عرف الشیٔ عرفۃ وعرفانًا وعِرفانًا ومعرفۃ جبکہ وہ پہچانے اور جانے وعرف بذنبہ جبکہ وہ اقرار کرے وعرفہ جبکہ وہ بدلہ لے وعرف للامر جبکہ وہ صبر کرے
۸ہ بوسم مصدر بمعنے علامت وداغ کا نشان والجمع وسومٌ یقال وسمہ وسمًا جبکہ وہ داغ لگائے۔ از ضرب ۹ہ قدحٌ بالکسر تیر بغیر پر اور دھار کے اور جوئے
کا تیر والجمع قِداحٌ واقداحٌ واقادیحُ وقِدحانٌ وجمع الجمع اقادیح۔ اور بالفتح قدحٌ بمعنے پینے کا برتن خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور خالی برتن کو بھی قدح کہتے
ہیں اور جب اس میں پینے کی کوئی چیز ہو تو اس کو کاس کہتے ہیں اور بسکون الدال قدحٌ مصدر دانت یا لکڑی کا کیڑا ۱۰ہ ستفریٔ اس کا مصدر تفریۃٌ ہے بمعنے
ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور کاٹنا اور پھاڑنا یقال فرَے الشی جبکہ وہ اس کو کاٹے اور پھاڑے اور ضرب سے اس کے معنے کسی پر جھوٹا الزام لگانے کے آتے ہیں اور
زمین پر چلنے اور بجلی چمکنے اور توشہ دینے کے آتے ہیں وستفریٔ اللیل یہ ضرب المثل ہے اس وقت بولتے ہیں جبکہ اس کے امر کی وضاحت ہو جائے۔ اور
تمہیں اس کی قدر و منزلت کا پتہ چل جائے۔ ۱۱ہ صبحۃ صبح کے معنے دن کے ابتدائی حصہ کے آتے ہیں والجمع اصباحٌ اور یہ مسائٌ کی ضد ہے اور یہ فتح سے
آتا ہے۔ یقال صبح القومَ صُبحًا ای اتاہم صباحًا۔ ۱۲ہ فتناجت از تفاعل اس کا مصدر تناجی ہے بمعنے سرگوشی کرنا و مشورہ کرنا یقال تناجے القوم تناجیًا
جبکہ وہ سرگوشی کرے ۱۳ہ الجماعۃ آدمیوں کا گروہ الجمع جماعات ۱۴ہ یسبر از نصر و ضرب واز افعال واز استفعال یقال سبَر واسبر واستبر الجرحَ اوالبیرَ اوالماءَ
جبکہ گہرائی کی آزمائش کرے۔ وسبر الامر جبکہ وہ تجربہ کرے اور آزمائش کرے یقال ہذہ مفازۃٌ لا تنسبر وجبکہ اس جنگل کی وسعت کا اندازہ معلوم نہ ہو
۱۵ہ قلیبہ۔ کنواں اور کنواں بغیر من کا اور پرانا کنواں یہ مذکر اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے والجمع قُلُبٌ وقُلْبٌ واقلبۃٌ۔ اور یہاں پر اس سے مراد
اس کے علم و فضل کی گہرائی ہے واعلم ان القلیب کما عرفت بیر قدیمۃ والجب البیر التی لم تطو والرکیۃ البیر التی فیہا ماءٌ قلَّ اوکثر والنطون البیر التی
یدری افیہا ماء ام لا، والعیلم البیر الکثیر الماء وکذلک القیلزم ۱۶ہ یعمد عمد اس کا مصدر بمعنے قصد وارادہ کرنا از ضرب یقال عمد للشی والے الشی عمدًا ای
قصد فعلہ۔ والعُمد والتعمد فی العرف خلاف السہو وہو المقصود بالنیۃ وفی التنزیل ومن یقتل مؤمنا متعمدا ۱۷ہ تقلیبہ یہ مصدر باب تفعیل کا ہے بمعنے
لوٹنا پوٹنا یعنی اوپر کا نیچے کرنا اور اندر کا باہر کردینا قرآن پاک میں ہے اصبح یقلب کفیہ جبکہ وہ نادم ہونے لگے وقلب الامور جبکہ وہ انجام پر نظر ڈالے
۱۸ہ ذروہ ای اترکہ اور یہ وادی ہے اس کے معنے چھوڑنے کے آتے ہیں اور یہ امر کا صیغہ ہے مگر اس کا اسم فاعل مستعمل نہیں ہے یقال فلان
یذر الشیٔ ای یقذفہ لقلۃ اعتدادہ بہ اور اس کی ماضی مستعمل نہیں ہوتی (وقال استاذی رحمۃ اللہ علیہ) ذروہ اصل میں ترک مع العلم کو کہتے ہیں، اور دع
ترک بغیر علم کو ۱۹ہ حصتی بمعنے حصہ والجمع حِصَصٌ یقال حصۃ من المال کذا احصّا کانت حصۃ منہ کذا ابا بہ نصر ۲۰ہ لارمیہ از ضرب یقال رمے الشیٔ وبالشیٔ جبکہ
وہ پھینکے۔ رمے السہم عن او علے القوس جبکہ تیر کو کمان سے پھینکے ۲۱ہ بحجر حجرٌ محرکۃ بمعنی پتھر والجمع احجارٌ وحجارٌ وحجارۃٌ واحجرٌ ۲۲ہ قصتی بمعنے خبر و قصہ والجمع
قِصَصٌ یقال قصّ علیہ الخبر قصصًا ای حدثہ بہ از نصر ۲۳ہ عضلۃ وہ مصیبت جس سے نجات دشوار ہو والجمع عُضَلٌ وعُضْلٌ من عضل علیہ بمعنی ضیق وا
نصر بمعنے روکا و منع کیا و تنگی کی ۲۴ہ العقد عُقدۃٌ کی جمع ہے بمعنے گرہ و جائیداد و شہر کی حکومت و حاکموں کی بیعت یہاں پر اول معنے مراد ہیں ۲۵ہ
محک یہ حک سے ماخوذ ہے جس کے معنے گھسنے اور رگڑنے کے ہیں۔ یقال حکّ الشی بالشیٔ او علے الشیٔ ای امرّہ علیہ از نصر اب اس کے معنے کسوٹی کے
ہیں اور یہ کالا پتھر ہوتا ہے جس پر سونے اور چاندی کی جانچ کی جاتی ہے ۲۶ہ المنتقد۔ از افتعال یہاں یہ مصدر میمی ہے بمعنے پرکھ لینا یقال انتقد
الدراہم یعنی نقد وصول کرنا اور کھوٹا علیحدہ کرنا وانتقد الشعرَ علے قائلہ یعنی شعر کے عیوب ظاہر کرنا وانتقد الکلام یعنی کلام کی تنقید کرنا عیوب و محاسن
ظاہر کرنا۔

فَقَلَّدُوْہُ فِیْ ہٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَۃَ۔ تَقْلِیْدَ (ای مثل تقلید) الْخَوَارِجِ اَبَا نُعَامَۃَ (مفعول القارورۃ)۔ فَاَقْبَلَ عَلَی الْکَہْلِ۔ وَ
قَالَ اِعْلَمْ اَنِّیْ اُوَالِیْ۔ ہٰذَا الْوَالِیْ۔ وَاُرَقِّحُ حَالِیْ بِالْبَیَانِ الْحَالِیْ۔ وَکُنْتُ اَسْتَعِیْنُ عَلٰی تَقْوِیْمِ

15/2

أُوَدِّيْ[12] فِيْ بَلَدِيْ[13]. بِسَعَةِ[14] ذَاتِ يَدِيْ. مَعَ قِلَّةِ عَدَدِيْ[15]. فَلَمَّا ثَقُلَ[16] حَاذِيْ[17]. وَنَفِدَ[18] ذَا ذِيْ[19] أَمَّمْتُهُ[20] مِنْ أَرْجَائِيْ[21]. وَدَعَوْتُهُ[22] لِإِعَادَةِ[23] رُوَائِيْ[24] وَإِرْوَائِيْ[25]

الترجمۃ والمطالب چنانچہ اس کی اس سرداری میں ایسی ہی سب لوگوں نے تقلید کی ہے جیسے خارجیوں نے ابو نعامہ کی اس شخص نے اس کی طرف منہ کیا اور کہنے لگا دیکھو (اور تم اس بات کو جانو) میں نے اس حاکم کو اپنا دوست بنایا تھا اور میں ہمیشہ اپنی حالت کی شیریں فصاحت سے اصلاح کرتا رہتا تھا میں اپنے شہر میں قلت اہل وعیال کے زمانہ میں اپنی مالداری سے اپنی کجی کے سیدھا کرنے میں مدد چاہتا تھا مگر جب میری پیٹھ بھاری ہوگئی (یعنی میری اولاد کثیر ہوگئی) اور میرا قلیل مال ختم ہوگیا تو میں اپنے وطن سے اپنی امید میں لے کر اس حاکم کا میں نے ارادہ کیا اور اپنی خوشحالی کے لوٹنے اور اپنے سیراب کرنے کے لیے اس کو میں نے پکارا۔

تشریح لغات [1] تقلّد وہ اس کا مصدر تقلید ہے از تفعیل یہ قلادہ سے مشتق ہے بمعنے ہار ڈالنا اس سے مراد حاکم بنانا ہے یقال قلّدہ العمل ای الزمہ ایاہ واصلہ قلدت الحبل قلاً ای فتلتہ، از ضرب۔ [2] الامر بمعنے کام وحاکم وفرمان وشان والجمع اُمُورٌ [3] الزعامۃ بمعنے امیری وسرداری یقال زعم بالشئ زعماً وزعامۃً ای کفل بہ از نصر وفتح فہو زعیم ای رئیس ومتکفل کما قال تعالٰے انا بہ زعیم۔ زعم الرجلُ زَعْماً وزُعْماً ای قال قولاً باطلا واکثر مایقال فیما یشک فیہ اولیعتقد کذبہ از فتح ولہذا جاء فی القرآن فی موضع الذم وانما نحو زعم الذین کفروا این زعمتم کنتم تزعمون۔ [4] الخوارج یہ خارجی کی جمع ہے بمعنے بادشاہ کا باغی اور جماعت کا مخالف اور مذہب خوارج کا منعقد اور یہاں خوارج سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باغی) ہیں اور انہوں نے ابو نعامہ بن فجاءۃ قطری کو اپنا سردار بنایا تھا۔ اور یہ شاعر بہادر اور سمجھدار تھا اور حضرت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں تھا۔ [5] اور ابا لنعامۃ اس کریم یا شجاع کو کہتے ہیں جس کا باپ کریم وشجاع نہ ہو پھر اس گھوڑے کو کہنے لگے کہ جو تیز رو ہو اور اس کے باپ وغیرہ تیز رو نہوں اب فرقہ خارجیہ کو کہنے لگے۔ کیونکہ ان کا سردار ابو نعامہ تھا اور یوں بھی کہا جاتا ہے کہ ان خارجیوں نے گھوڑے کا نام نعامہ رکھا لیا۔ جو بہت تیز تھا واللہ اعلم [6] الکہل ادھیڑ عمر کا تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر والا والجمع کہلون وکہول وکہلان وکہلات وکہل اور شاب تیس سال تک کے جوان کو کہتے ہیں اور شیخ پچاس سال سے زائد تک کو اور حدث وہ جوان لڑکا جس کی عمر سولہ برس تک کی ہو۔ [7] اوالی از مفاعلت اس کا مصدر موالات ہے بمعنے دوستی کرنا یقال والے الرجلَ ولاءً وموالاۃً جبکہ وہ دوستی کرے [8] الوالی بمعنے حاکم شہر والجمع ولاۃٌ [9] ارتّع از تفعیل اصلاح کرتے کے معنی میں ہے، یقال رتّع مالہ ای اصلحہ وہو من الرتّع والرفاحۃ ای الاکتساب والتجارہ وترتّع لاہلہ ای اکتسب لہم والرفاحیۃ۔ [10] حالی بمعنے حالت والجمع احوالٌ واحوالۃٌ واصلہ حال الشئُ حولاً ای تحوّل من حال الے حال، الحال اگر یہ حلا از نصر وحلوا از کرم وحلی از سمع حلاوۃ وحلوانا سے ماخوذ ہو تو اس کے معنے میٹھا وشیریں کے آتے ہیں اور اگر یہ حلیٌ (زیور) سے ماخوذ ہے تو اس کے معنے زیور کے آتے ہیں یہاں پر یہ دونوں معنے شیریں اور مزین ہونے کے ہو سکتے ہیں [11] تقویم یہ قیام سے ماخوذ ہے جس کے معنے تعدیل کے ہیں۔ واصلہ قام الامر ای اعتدل قومہ ای عدّلہ [12] اودی یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ وادی از سمع بمعنے ٹھہرانا دہنکا دینا اور یائی بمعنے طاقت از ضرب یقال اَوِدَ الشئ اودًا ای اعوجّ [13] بلدی بمعنے شہر والجمع بلادٌ وبلدانٌ وفی التنزیل لا اقسم بہذا البلد یقال بلد بالمکان بلوداً ای اقام بہ واتخذہ بلداً از نصر [14] بسعۃ بمعنے وسیع ہونا اور طاقت رکھنا واصلہ وَسِعَ الشئُ سَعۃً وسِعۃً ضد ضاق از سمع [15] عددی بمعنے گنتی وگنا ہوا وشمار والجمع اعدادٌ اور یہاں اس سے مراد اہل وعیال اور قرابت دار ہیں [16] ثقل از کرم بمعنے بھاری ہونا یقال ثقل ثِقلاً وثقالۃً جبکہ وہ بھاری ہو [17] حاذی اس کے حروف اصلی (ح و ذ) ہے بمعنے پشت یقال فلانٌ خفیف الحاذ ای قلیل المال واصلہ حاذ الابل حوذاً ای ساقہا سریعاً از نصر وحاذ علے الشئ ای حافظ واستحوذ علیہ ای استولیٰ والجمع اَحاذ صاحب قاموس اور صاحب صحاح نے یہ

معنے بیان کئے ہیں کہ حوذ وہ حصہ پیٹھ کا جس پر زین رکھی جائے اور اس کے معنے ما بین الکتفین کے بھی آتے ہیں [18] نفد بمعنے ختم ہونا از سمع یقال نفد الشیٔ نفاداً ای فنی وفی التنزیل ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق وما نفدت کلمات اللہ [19] رذاذی اس کے اصل میں معنے قلیل بارش کے آتے ہیں اس سے مراد قلیل مال ہے واصلہ المطر الضعیف یقال رذت السماء رذاذاً ای امطرت مطراً خفیفاً از نصر [20] امّمتہ از تفعیل یقال امّہ امّاً دامّمہ وتامّمہ امتمہ۔ ای قصدہ اور مجرد نصر سے آتا ہے۔ ارجائی یہ رجا یا عدد القصر کی جمع ہے بمعنے طرف کنارہ [21] دعوتہ از نصر یقال دعاہ دعاءً جب کہ اس کو پکارے۔ اور بلائے [22] اعادۃ مصدر از افعال بمعنے لوٹانا و دہرانا یقال اعاد الامر او الکلام اعادۃ جبکہ وہ لوٹائے اور دہرائے [23] رُوائی بالضم بمعنے حسن منظر، خوشنمائی و چہرہ کی رونق یقال رجل لہ رُواءٌ یعنی مرد کہ اس کے چہرے پر رونق ہے اور بالفتح بمعنے خوشگوار پانی اور سیراب کرنے والا بہت پانی اور بالکسر بمعنے جانور پر بوجھ باندھنے کی رسی اور اور بالکسر کی جمع اروِیَۃٌ آتی ہے [25] اروائی بمعنے سیراب کرنا از سمع یقال روی من الماء ریًّا وریًّا وریً جبکہ وہ سیراب ہو وارواہ ای اشبعہ یہاں پر اس سے مراد اپنی حالت کی خوبی ہے۔

فَهَشَّ [1] بِالْوِفَادَةِ [2] وَرَاحَ [3]۔ وَغَدَا [4] بِالْإِفَادَةِ وَرَاحَ [5]۔ فَلَمَّا اسْتَأْذَنْتُهُ [6] فِي الْمَرَاحِ [7]۔ إِلَى الْمُرَاحِ۔ عَلَى كَاهِلِ [8] الْمِرَاحِ۔ قَالَ قَدْ أَزْمَعْتُ [9] أَنْ لَا أُزَوِّدَكَ [10] بَتَاتًا [11]۔ وَلَا أَجْمَعَ لَكَ شَتَاتًا [12]۔ أَوْ تُنْشِئَ [13] لِي أَمَامَ [14] ارْتِحَالِكَ [15]۔ رِسَالَةً تُودِعُهَا [16] شَرْحَ [17] حَالِكَ۔ حُرُوفُ [18] إِحْدَى كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا [19] النَّقْطُ۔ وَحُرُوفُ الْأُخْرَى لَمْ يُعْجَمْنَ [20] قَطُّ۔ وَقَدِ اسْتَأْنَيْتُ [21] بَيَانِي حَوْلًا۔ فَمَا أَحَارَ [22] قَوْلًا۔ وَنَبَّهْتُ [23] فِكْرِي سَنَةً [24]۔ فَمَا ازْدَادَ إِلَّا سِنَةً [25]۔

الترجمۃ والمطالب پس وہ میرے آنے سے بہت ہی خوش ہوئے اور صبح وشام مجھے فائدہ دولت سے بخشتے رہے مگر جب میں نے ان سے خوشی کے کاندھے سوار ہوکر اپنے وطن کو جانے کی اجازت مانگی تو وہ کہنے لگے کہ میں تہیہ کر چکا ہوں کہ تیرے واسطے کچھ بھی زادہ راہ تیار نہیں کروں گا اور تیرے لیے ہرگز ادھر ادھر سے مال جمع نہ کروں گا جب تک کہ تو اپنے جانے سے پہلے ایک ایسا رسالہ نہ لکھدے کہ جس میں تیری حالت اور کیفیت کا مفصل اظہار ہو اس کے دو کلمے میں سے ایک کلمہ کے حروف نقطے والے اور دوسرے کے بغیر نقطے کے ہوں ہر چند کہ میں نے اپنے بیان کو ایک سال کی مہلت دی مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا اور میں نے اپنی فکر کو ایک سال برابر بیدار کیا مگر اس کی نیند اور غفلت زیادہ ہوگئی۔

تشریح لغات [1] فہش از سمع یقال ہَشَّ الرجلُ بفلان ہشاشۃً ہشاشاً ای ارتاح ونشط وتبسم از ضرب۔ یعنی بھلائی پر خوش ہونا ونشاد میں ہونا [2] الموفادۃ بمعنے آنا اور قاصد بن کر آنا یقال وفد الی الامر او علی الامر وفداً وفوداً وافادۃً ووفادۃً ای قدم فہو وافدٌ والجمع وفدٌ ووفودٌ ووفّادٌ ووفّدٌ واء وفادہ از ضرب وفی التنزیل یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفداً اور حقیقت میں وفد اس جماعت کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا امیر کے پاس جائے اور بعضوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ واوی ہے یا یائی بعض نے تو واوی اور یائی دونوں کہا ہے اور بعض نے اس کا انکار کیا ہے کہ یہ نہ واوی ہے اور نہ یائی واللہ اعلم [3] وراح یہ روح سے ماخوذ ہے بمعنی خوش ہونا وخوشی ورحمت ومہربانی منہ یوم رَوحٌ عمدہ وخوشگوار دن وسہانا دن وفی التنزیل ولا تیئسوا من روح اللہ از سمع راح للامر یراح رواحاً وراحۃً وریاحۃً ورُودٌ حاً اور کسی کام کے لیے خوشی کے ساتھ متوجہ ہونا وراح للمعروف یعنی بھلائی کو خوشی سے کرنیکے لیے جلدی کرنا [4] غدا از نصر یہ غدوۃ سے مشتق ہے بمعنے صبح

کو آنا یقال غدا غُدوًّا ای انطلق وذہب غُدُوۃً وقوبل الغدو فی القرآن بالآصال فی قولہ تعالےٰ بالغدو والآصال وقوبل الغداۃ بالعشی۔ [5] بالافادۃ یقال افاد فلانُ المال ای اکتسبہ وافاد فلان فلانا مالًا او علمًا ای اعطاہ ایاہ ونفعہ بہ وفاد المال فودًا الفلان ای ثبت والاسم الفائدۃ از نصر [6] راح یہ رواح سے ماخوذ ہے بمعنے شام کو جانا یقال راح رواحًا ای جاءَ او ذہب فی الرواح ای العشی نقیض الغداۃ وفی القرآن غدو ہا شہر ورواحہا شہر از نصر [7] استاذنتہ از استفعال بمعنے اجازت چاہنا اس میں ت طلب کے لیے ہے یقال اذن بالشیٔ اذنًا ای اباحہ واجازہٗ وفی التنزیل لیستاذنک للذین واذن الیہ اذنا ای استمع لہ واذن بالشیٔ اذنًا واذنًا واذانًا واذ نتۃً ای علم بہ وفی التنزیل فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ باب الکل از سمع [8] المراح بالفتح یہ رواح سے مشتق ہے۔ جو غدو کی نقیض ہے بمعنے شام یا زوال آفتاب سے رات تک جانا یا بہ افعال تامہ سے مصدر میمی ہے [9] المراح بالضم بمعنے راحت یا یہ افعال سے اسم مفعول ہے جو معنے میں راحت کی جگہ کے ہیں یا اونٹ یا گائے یا بکری کا باڑہ اس سے مراد وطن ہے [10] کاہل وہو اعلی الظہر مما یلی العنق اور مابین کتفین کو کہتے ہیں جس سے مراد یہاں کندھا ہے والجمع کواہل [11] المرآح بالکسر اس کے حروف اصلی (م ر ح) ہیں بمعنے بہت زیادہ خوش ہونا یقال مرح الرجل ومرحًا ای اشتد فرحہ از سمع اور اس کے صفت کے صیغے مَرِحٌ اور مارحٌ آتے ہیں اور اس کے معنے اترانے اور ناز سے چلنے کے بھی آتے ہیں۔ واعلم ان السرور مراتب فاولہا الجذل والابتہاج ثم الاستبشار وہو الاہتزاز ثم الارتیاح ثم الفرح کالبطر ثم المرح وہو شدۃ الفرح [12] ازمعت از افعال مصدر اس کا ازماعٌ یقال ازمع الامرَ وعلیہ وبہ یعنی ثابت قدم رہنا اور پختہ ارادہ کرنا منہ الزمیعُ بمعنے پختہ ارادہ والا بہادر عمدہ رائے [13] ولا ازودہ از تفعیل بمعنے توشہ دینا یقال زوّدہٗ ای اعطاہ زادًا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔ وفی التنزیل وتزودوا فان خیر الزاد التقوی ۔ اور زاد کی جمع ازودۃٌ اور ازوادٌ آتی ہے [14] تبابًا بمعنے توشہ وجہیز وسامان گھر والجمع ابتۃ اور تبات فعال کے وزن پر ہے مفعول کے معنے میں جیسے سحاب سحوب کے معنے ہیں اور کبھی یہ بت سے ماخوذ کرلیا جاتا ہے جس کے معنے قطع کے ہیں اس لیے کہ مسافر توشہ کی وجہ سے مسافت قطع کرتا ہے واللہ اعلم اور یہ اس معنے اخیر میں نصر اور ضرب سے آتا ہے [15] شتاتًا بمعنے متفرق شت اور شتات یہ اصل میں مصدر ہیں ۔ اس کی جمع اشتات آتی ہے یقال شتّ شتًا وشتاتًا وشتیتًا ای تفرق از ضرب ۔ وفی التنزیل یومئذ یصدر الناس اشتاتا وشت بنفسہ وشتتہ ای فرقہ وتفرق یتعدے ویلزم [16] امام محرکۃ بالفتح یہ وراء کی نقیض ہے یہ آگے کے معنے میں ہے۔ لانہ یقدم من الناس اور یہ کلمہ تحذیر بھی ہے۔ جس کے معنے بچوں کے ہیں اور یہاں پہلے بمعنے مراد ہیں [17] ارتحالک یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنے کوچ کرنا یقال رحل عن المکان رحلا ورحیلاً ای ارتحل انتقل منہ از فتح [18] رسالۃ بالکسر وبالفتح پیغام وپیغامبری وخط والجمع رسائل ورسالات۔ [19] شرح بمعنے تفصیل دکھولنا اور اس کو اچھی طرح بیان کرنا یقال شرح المسئلۃ ای بیّنہا از فتح وشرح صدرہ للشیٔ لشیٔ ای سُرّ بہ [20] حروف حرف کی جمع طرف الشیٔ وحروف الہجاء اطراف الکلمۃ والجمع اَحرُفٌ وحُرُوفٌ [21] النقط یہ نقطہ کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع نقاطٌ بھی آتی ہے یقال نقط الحرف نقطاً جبکہ وہ حرف پر نقطہ لگائے از نصر [22] لم یعجمن یقال اعجم الکتابَ او الحرفَ جبکہ وہ سیاہی سے نقطے دے نقطہ رکھنے کو عجام کہتے ہیں [23] قط یہ ظرف ہے یہ نفی تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اور اس مقامہ میں یہ ایک صنعت ہے جس میں ایک لفظ کے تو نقطے ہیں اور دوسرے لفظ کے نقطے نہیں ہیں اس مقامہ کو خیفا کہتے ہیں اس لیے کہ اخیف یا خیفا اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی ایک آنکھ تو نیلی ہو اور دوسری سیاہ اور اس مقامہ میں الفاظ دو رنگ کے ہیں ایک تو منقوط ہیں۔ اور دوسرے غیر منقوطہ [24] استانیت ای انتظرت وانمہلت یقال استاناہ وفیہ انتظر ولم یتعجل واصلہ انی یاتی از سمع اَنیًا وانًی بمعنے دیر کرنا و پیچھے رہنا اور اس کی صنعت آنیٌ آتی ہے اور اس میں س ت طلب کے لیے اور ضرب سے بھی آتا ہے۔ بمعنے وقت آنا و مہلت دینا [25] حولا بمعنے سال لانہا تحول ای تمضی والجمع حُوُولٌ واحوال یقال حال علیہ الحول ای مضٰی از نصر [26] احار یہ حورٌ سے ماخوذ ہے بمعنے رجع یقال احار الجواب ای ردّہٗ وتحاورہٗ ای تراجعوا الکلام وتحاوروا وفی التنزیل واللہ یسمع تحاورکما واصلہ حار حورًا بمعنے رجع از نصر [27] نبہت۔ از تفعیل یقال نبّہٗ فلانا علی الامر والی الامر تنبیہًا ای اوقفہ علیہ واعلمہ واصلہ نبہ للامر بہ نبہًا ای فطن لہ از سمع ونبہ من نومہ ای استیقظ وتنبہ من نومہ ای ابقظ از سمع وتنبہ بناہتہ ای شرف وصار ذانباہتہ ضد الخمول از نصر وسمع وکرم [28] فکری

بالکسر سوچ بچار غور وفکر والجمع افکار از ضرب ۲۹؎ سَنَۃ بالفتح بمعنے ایک سال والجمع سِنُونَ وسِنُون وسنوات واکثر ما تعمل السنۃ فی الحول الذی فیہ الجدب وفی التنزیل سبع سنین دابا از سمع یقال سَنِہَ سَنَہًا ای مرت علیہ سنون عدیدۃ۔ وسانہ فلانا ای عاملہ بالسنۃ یعنی ایک سال کا اس نے معاہدہ کیا کہ اس کو نوکر رکھ لیا۔ ۳۰؎ بالکسر بمعنے اونگھ ونیند وغفلت یقال وہو فی غفلۃ۔ وسِنَ یُوسَنُ وَسَنًا وسِنَۃً جبکہ وہ اونگھے اور بیدار ہو۔ یہ اضداد میں سے ہے صفت مذکر کے لیے وَسِنٌ ووسنانٌ وسِنانٌ اور صفت مؤنث کے لیے وسِنَۃٌ دوسُنے ومیسانٌ از سمع وفی التنزیل لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔

وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ[1] الْكُتَّابِ[2]. فَكُلٌّ[3] مِنْهُمْ قَطَّبَ[4] وَتَابَ[5]. فَإِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ[6] عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ[7] فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ. فَقَالَ لَهُ لَقَدِ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا. وَاسْتَسْقَيْتَ أُسْكُوْبًا. وَأَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا. وَأَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِيْهَا. ثُمَّ فَكَّرَ رَيْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِيْحَتَهُ وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهُ. وَقَالَ أَلِقْ دَوَاتَكَ. وَاقْرُبْ وَخُذْ أَدَاتَكَ وَاكْتُبْ.

الترجمۃ والمطالب

اور میں نے تمام انشا پردازوں (مضمون نگاروں) سے مدد چاہی مگر ہر ایک نے آنکھیں چرائیں اور تلخی برتی اور توبہ کی (یعنی کانوں پر ہاتھ دھرے)، لہذا اگر آپ نے اپنے اوصاف حقیقی ظاہر بیان کئے ہیں اور آپ اس میں اگر سچے ہیں تو کوئی علامت بڑی (یعنی نشانی) لائے مطلب یہ کہ بیان کیجئے یہ سُنکر ادھیڑ عمر کہنے لگا تو نے تیز گھوڑے کو دوڑانا چاہا اور بادل بہت زور شور سے برسنے والی پانی سے پیاس بجھائی چاہی تو نے کمان کمان بنانے والے کے حوالہ کی اور مکان میں اس کے بنانے والے کو ٹھہرایا (یعنی تم جو کچھ چاہتے ہو میں اس کا اہل ہوں) پھر وہ اتنی دیر غور وفکر کرنے کے بعد کہ اس نے اپنے ذہن کو اس طرف متوجہ کیا اور اپنی دودھ دینے والی اونٹنی کا دودھ نکالنا چاہا وہ کہنے لگا کہ تم اپنی دوات میں روشنائی اور صوف ڈال لو اور تم نزدیک آجاؤ اور قلم لے لو اور لکھو۔

تشریح لغات

۱؎ بقاطبۃ ای بمعنے تمام وسب یقال قطب الشئ قطب ای جمعہ از ضرب بقاطبۃ الکتاب یہ ترکیب اہل عرب کے یہاں درست نہیں اس واسطے کہ قاطبۃ مضاف نہیں ہوتا ہے بلکہ حال ہوتا ہے لیکن قافیہ کے وجہ سے مصنف کو مجبور ہوکر یہاں اس طرح لانا پڑا ہے۔ الکتاب۲؎ یہ کاتب کی جمع ہے بمعنے عالم ومحرّر اور اس کی جمع کَتَبَۃٌ اور کاتبون بھی آتی ہے ۳؎ کل میں تنوین عوض کے لیے۔ ای کل واحد منہم۔ ۴؎ قطب از تفعیل بمعنے ترشروئی اختیار کرنا۔ اور پیشانی پر شکن ڈالنا یقال قَطَّبَ الرَّجلُ وقَطَبَ جبکہ وہ ترشروئی اختیار کرے۔ از ضرب اور اس کے معنے قطع کرنے کے بھی آتے ہیں۔ ۵؎ تاب از نصر بمعنے توبہ کرنا یقال تاب العبدُ الی اللہ توبًا وتوبۃً وتابۃً ومتابًا جبکہ وہ گناہ کو چھوڑنے کی توبہ کرے ویقال تاب اللہ علی العبد ای قبل توبتہ ۶؎ صدعت صدع بمعنے پھاڑنا وظاہر کرنا وارادہ کرنا وتکلیف اٹھانا وبیان کرنا یقال صدَعَ الشئ صدعًا ای فرّقہ، وشقہ، وصدع الامر ای کشفہ وصدع بالحق ای تکلم بہ جہارًا وفی التنزیل فاصدع بما تؤمر وصدع فلانا ای قصدہ وصدع عن کذا ای صرفہ از فتح وقال استاذی رحمہ اللہ یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یا اس کے بعد با آتی ہے یہاں عن سے استعمال کیا ہے یوں کہنا چاہیئے تھا صدعت بوصفک تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تضمین کرلی ہے ای فان کنت صدعت مفصحا ۷؎ الیقین زوال شک ویقین امر ہو سکون الفہم مع ثبات الحکم وفی التنزیل کلا لو تعلمون علم الیقین یقال یقن الامر یقنًا ویقینًا ای ثبت واستیقن

الشیٔ و بہ وتفقنہ ای علمہ وفی التنزیل واستبقتها انفسہم از سمع ۸ؔ استسعیت از استفعال بمعنے دوڑانا اور یہ سعٰے یسعٰے سے مشتق ہے۔ بمعنے جلدی دوڑنا اور کوشش کرنا منہ فاسعوا الی ذکر اللہ از فتح ۹ؔ یعبوباً الفرس الکثیر الجری والفرس السریع اس میں تنوین تعظیم کے لیے ہے اور اس کے معنے بہت زیادہ پانی کے نہر اور بادل جو پانی والا ہو اس کے بھی آتے ہیں۔ عمرٌ اور یعبوب میں تھوڑا سا فرق ہے عمرٌ وہ گھوڑا جو کثیر الجری ہو اور یعبوب وہ گھوڑا جو سریع الجری ہو واعلم ان الفرس اذا کان سریع السیر فہو یعبوب شبہ بالیعبوب وہو الجدول السریع واذا کان کثیر الجری فہو عمرٌ شبہ بالماء لغمر وہو الکثیر واذا کان کلما ذہب منہ احضار جاءہ احضار فہو جموم شبہ بالبیر الجموم وہی التی لا ینزع ماؤہا الخ افتخار علی رحمۃ اللہ ۱۰ؔ استسقیت از استفعال ستقے یسقے سے بمعنے سیراب کرنا اس میں س ت طلب کے لیے ہے وفی التنزیل واذا استسقے موسےٰ لقومہ ۱۱ؔ اسکوبا بمعنے ابر زور شور سے برسنے والا اور وہ پسینہ جو بہت نکلے واصلہ سکب الماء ونحوہ سکباً ای صبّہ فسکب سکوباً وانسکب ای انصبّ از نصر و یتعدے ویلزم وفی التنزیل ماء مسکوب۔ ۱۲ؔ القوس بمعنے کمان جب مذکر ہو تو اس کی تصغیر قُوَیسٌ آتی ہے اور جبکہ مونث ہو تو اس کی قُوَیسۃ آتی ہے کما قال الشاعر ؎ یا باری القوس بریا لست تحسنہ، لا تظلم القوس اعط القوس باریہا۔ قوس اس کی جمع قِسِیٌّ اور قُسِیٌّ اور اقواس اور قیاس آتی ہے یقال قوّس قوساً وتقوّس ای انحنے ظہرہ از سمع ۱۳ؔ باریہا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے تیر کا تراشنے والا اور اس کا بنانے والا اور یہ امثال عرب میں سے ہے اعط القوس باریہا یعنی کمان تراشنے والے کو دو یعنی کام اس شخص کے سپرد کرو جو اس کی اہلیت اور قابلیت رکھتا ہو ۱۴ؔ الدار بمعنے گھر و منزل والجمع دُورٌ و دیارٌ ۱۵ؔ بانیہا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ بناء سے ماخوذ ہے۔ جو ہدم کی ضد ہے یقال بنیتُ البیت بناءً وبنیۃً وبُنیاناً جبکہ وہ گھر بنائے اور تعمیر کرے وفی القرآن والسماء بنیاہا اور بنیان واحد ہے اس کی جمع نہیں آتی ہے لقولہ تعالےٰ لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃً۔ وکانہم بنیان مرصوص ۱۶ؔ ریثما ای قدر ما یعنی مقدار مہلت زمانہ سے یقال امہلہ ریثما فعل ذلک ای مقدار ما فعل ذلک واصلہ راث ریثاً ای ابطاء از ضرب ۱۷ؔ استجم از استفعال ای جمعہا وطلب استراحتہا اور یہ مشتق ہے۔ استجم البیر ترکہا تمتلیٔ ماء واصلہ جمّ الماءُ جموماً ای اجتمع بکثرۃ وفی التنزیل وتحبون المال حُباً جمّاً از ضرب ونصر ۱۸ؔ قریحتہ وہ ملکہ جس کی وجہ سے شاعر عمدہ شعر کہہ سکے یا خوب لکھ سکے ای وہی ملکۃ یقتدر بہا علے نظم الشعر والکتابۃ والجمع قرائح ۱۹ؔ استدر از استفعال بمعنے دودھ طلب کرنا مانگنا یقال دَرّ الحلیب درًّا بمعنے کثیر از ضرب ونصر ومنہ المدرار بمعنے غزیر السیلان کقولہ تعالےٰ یرسل السماء علیکم مدراراً۔ ومنہ دَرُّ دَرِّہٖ ای جرلے خیرہٗ ۲۰ؔ لقحتہ بالکسر یہ لقوح سے مشتق ہے وہ ناقہ جو مادہ منویہ کو قبول کرے والجمع لِقَحٌ و لُقُحٌ و لقاحٌ یقال لقحت الناقۃ لقحاً و لقاحاً از سمع وہذا الکلام کنایۃ عن تنظیم الرسالۃ واللقحۃ الناقۃ لہا لبن ۲۱ؔ یعنی اصلح صوف ڈالدو یقال لاق الدواۃ لیقاً ولیقۃً ای جعل بہا صوفاً واصلح مدادہا ولاقت الدواۃ ای لصق المداد بصوفہا از ضرب ۲۲ؔ دواتک بمعنے دوات والجمع دَوًی و دُوِیٌّ و دِوِیٌّ و دویاتٌ اور اس کے معنے انگور خربوزہ کے چھلکے کے بھی آتے ہیں ۲۳ؔ واقرب امر کا صیغہ من القرب نقیض البعد یقال قرب وقرب منہ قرباً وقرباناً بمعنے دنا یعنی وہ نزدیک ہوا از سمع وکرم ۲۴ؔ خُذ امر حاضر کا صیغہ یقال اخذ الشیٔ اخذاً ای تناولہ واخذہ بہ ای امسکہ واخذہ بذنبہ ای عاقبہ علیہ واخذہ علے یدہ ای منعہ عما یرید فعلہ واخذ من شاربہ ای قصّ و اخذ عنہ ای نقل وتعلم واخذ علے نفسہ ای تعہّد واخذ فیہ الخمر ای اثرت واخذ یفعل کذا ای طفق واخذ اخذہٗ ای سار سیرتہ او تخلق باخلاقہ از نصر ۲۵ؔ اداتک الآلۃ والمراد ھھنا القلم والدواۃ والجمع ادواتٌ۔

اَلْکَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰہُ جَیْشَ سُعُوْدِکَ یَزِیْنُ۔ وَاللُّؤْمُ غَضَّ الدَّھْرُ جَفْنَ حَسُوْدِکَ یَشِیْنُ۔ وَالْاَرْوَعُ یُثِیْبُ۔ وَالْمُعْوِرُ یُخَیِّبُ۔ وَالْحُلَاحِلُ یُضِیْفُ۔ وَالْمَاحِلُ یُخِیْفُ۔ وَ

السَّمْحُ يُغْذِي۔ وَالْمَحْكُ يُقْذِي۔ وَالْعَطَاءُ يُنْجِي۔ وَالْمِطَالُ يُشْجِي۔ وَالدُّعَاءُ يَقِي وَ الْمَدْحُ يُنَقِّي۔ وَالْحُرُّ يُجْزِي۔ وَالْإِلْطَاطُ يُخْزِي۔ وَالطِّرَاحُ ذِي الْحُرْمَةِ غَيٌّ۔ وَمَحْرَمَةُ بَنِي الْآمَالِ بَغْيٌ۔ وَمَا ضَنَّ إِلَّا غَبِينٌ۔ وَلَا غُبِنَ إِلَّا ضَنِينٌ۔

الترجمة والمطالب خدا تیری نیک بختی اور سعادت کے لشکر کو برقرار رکھے اور کریم باعث زینت ہے اور زمانہ تیرے دشمنوں، (حاسدوں) کی آنکھیں بند رکھے۔ بخل باعث عیب ہے۔ صاحب اخلاق حمیدہ اچھا بدلہ کرتا ہے اور بدکردار مایوس اور نا امید و محروم کرتا ہے۔ ملنسار آدمی اور سردار مہمان نوازی کرتا ہے۔ مکار بخیل خوف میں مبتلا کر دیتا ہے یعنی ڈراتا ہے اور سخی کھانا کھلاتا ہے۔ اور بخیل آنکھوں میں دھول ڈال دیتا ہے اور بخشش نجات دلاتی ہے اور ٹالنا رنجیدہ و غمگین کرتا ہے اور دعا شرم سے بچاتی ہے اور تعریف پاک و صاف کر دیتی ہے اور شریف آدمی اچھا بدلہ کرتا ہے اور حق سے انکار کرنا۔ یعنی کنجوسوں کی طرح دروازہ بند کر لینا رسوا کر دیتا ہے اور صاحبِ عزت کو چھوڑنا گمراہی ہے اور امیدواروں کو نا امید کرنا ظلم اور سرکشی ہے اور سوائے بے وقوفوں کے اور کوئی بخل سے کام نہیں لیتا اور سوائے بخیل کے کوئی نقصان میں نہیں رہتا۔

تشریح لغات [1] الکرَم مصدر ضد اللوم یقال کرم کرامۃً وکرماً ای عزّ وصار نفیساً وجاد و نقیض لؤمَ الکرم مبتدا و یزین خبرہ وقولہ ثبت اللہ جملۃٌ دعائیۃ بین المبتداء والجز وکذا ما بعدہ یعنی الکرم یزین صاحبہ واللوم ہو ضد الکرم [2] ثبّت۔ از تفعیل یہ ثبات سے مشتق ہے۔ جو زوال کی نقیض ہے یقال ثبت ثباتاً جبکہ وہ ثابت رہے از نصر [3] جیش الجند (لشکر) والجمع جیوشٌ ویقال جیّش القومُ ای اجتمعوا واستجاش الجیشَ ای طلب المدَدَ واصلہ جاش القدرُ جیشاً وجیشاناً وجیوشاً ای غلت وجاش الجرای اضطرب وجاش الصدر ای علی غیظاً وجاش العین ای فاضت دموعہا از ضرب [4] سعود کَ بمعنے سعادت نیک بختی الیمن نقیض النحوستہ یقال سَعَدَ الیومُ سعوداً ای یَمُنَ از فتح اور سعود صفت کا صیغہ بھی ہے جو سعید کے معنے میں آتا ہے [5] یزَین از ضرب بمعنے زینت دینا یقال زانہ یزینہ زیناً جب کہ وہ زینت دے وزان الشی جبکہ وہ خوب صورت بنائے و آراستہ کرے [6] اللوم یہ کرم کی ضد ہے بمعنے بخیل یقال لؤماً و ملامۃ جب کہ وہ ملامت کرے وفی الاصل شحیح النفس دہیناً فہو لئیمٌ والجمع لِئامٌ ولؤما از کرم [7] غض از نصر بند کرے یقال غضّ بصرہ ومن بصرہ غضّاً وغضاضاً وغضاضۃً ای خفضہ۔ وقال الراغبؒ الغض النقصان من الطرف والصوت کما فی التنزیل قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم واغضض من صوتک [8] جفن پلک ای غطاء العین والجمع اجفانٌ وجفونٌ واجفنٌ۔ [9] حسود کَ الحسود للمذکر والمونث جس کی طبیعت میں حسد ہو والجمع حُسُدٌ یقال حسدت فلاناً حَسَداً وحَسَادَۃً ای تمنیتُ زوال نعمتہ وتحولہا الیّ از نصر وضرب [10] الاروع جو اپنے حسن یا شجاعت کے ذریعہ سے کسی دوسرے کو تعجب میں ڈالے صاحب اخلاق حمیدہ باوقار و بمعنے ذکی و فطین۔ اور یہ راع منہ رعاً سے مشتق ہے بمعنے فزع وفی التنزیل فلما ذہب عن ابراہیم الروع از نصر ویقال رَوِعَ (از سمع) رَوَعاً ای کان اور ع [11] یثیب از افعال اس کا مصدر اثابت ہے۔ بمعنے بدلہ دینا والثوب والمثوبۃ والمثوبۃ الجزاء علے الاعمال خیرہا وشرہا واکثر استعمالہ فی الخیر [12] المعور بمعنے بدکردار وعیب دار اور یہ عوار سے مشتق ہے جس کے معنے عیب کے ہیں از سمع۔ ویقال اعور ہ الرجل جبکہ کانا کیا ہوا ور عار الشئَ جبکہ وہ اس کو برباد کرے [13] یخیب یہ خیبۃ سے ہے جو فلاح کی ضد ہے بمعنے محروم کرنا یقال خاب خیبۃً محروم ہونا ای لم یظفر مطلوبہ از ضرب [14] الحلال والجمع حلال۔ بفتح الحاء بالضم خاندان کا سردار اور چودھری جو لوگوں کو کھانا کھلائے اور وہ سردار جس کے پاس زیادہ مسافر آئیں اور اس میں ایک حاء زائد مبالغہ کے لیے ہے۔ وقال العلامۃ

الامام الثعالبی الحلاحل السید الشجاع والہام السید البعید والقمقام السید الجواد والعطریف السید الکریم والصندید السید الشریف والاروع السید الذی لہ جسم شجاع وصاحب حسن والکوثر السید الکثیر الخیر والبہلول السید الحسن البشر وغیرہ ذلک ۱۵؎ یضیف از افعال بمعنے مہمانی کرنا واصل الضیف المیل یقال ضافت الشمس للغروب ای مالت والضیف من مال الیک نازلاً بک وہو فی الاصل مصدر ولذا استوی اے فیہ الواحد والجمع فی عامۃ کلامہم وقد یجمع فیقال اضیافٌ وضیوفٌ وضیفانٌ ۱۶؎ الماحل بمعنے مکار، دغاباز، سخت جھگڑالو یقال محل بہ الے الامیر محلاً ومحالاً وای سعے بہ الے الامیر وکادہ از فتح وسمع وکرم ۱۷؎ یخیف از افعال بمعنے ڈرانا اور خوف میں ڈالنا یہ خوف سے مشتق ہے الخوف توقع مکروہ عن امارۃ مظنونۃ او معلوم ۱۸؎ الشیخ بمعنے جواں مرد سخی جو کھانا کھلائے یا دے ای الجواد یعطی غذاء ای اعطاہ ایاہ ۱۹؎ یغذی از افعال بمعنے غذا دینا اور یہ غذا سے مشتق ہے والغذاء ما یغتذاے بہ والجمع اغذیۃٌ از نصر ۲۰؎ المحک کتف کے وزن پر بمعنے البخیل المتخاصم یقال محک الرجل ای نازع فی الکلام وتمادے فی اللجاجۃ فہو محکٌ از فتح وسمع ۲۱؎ یقذی از افعال اقذاء مصدر اور یہ اضداد میں سے ہے بمعنے تنکا نکالنا وڈالنا۔ یقال قذیت عینہ قذئے وقذیاناً ای وقع فیہا القذاے واقذاے عینہ ای جعل فیہا القذئے واخرجہ منہا از سمع ۲۲؎ ینجی از افعال بمعنے نجات دلانا یقال نجا من کذا نجاۃ ونجاءً ای خلص از نصر ۲۳؎ المطال مصدر بمعنے ٹالنا وہو التسویف لو عد الوفاء مرۃ بعد اخرے یقال مطلہ حقہ مطلاً جبکہ وہ اس کے حق کو نہ دے از نصر ۲۴؎ یشجی از افعال اشجاء مصدر بمعنے غمگین کرنا اور اس کا مصدر نصر سے آتا ہے۔ اور یہ اضداد میں سے ہے بمعنے غمگین کرنا وخوش کرنا ۲۵؎ والدعایہ دعا کا مصدر ہے والجمع ادعیۃٌ یعنی خدا سے دعا مانگنا یقال دعاہ دعاءً ودعویٰ جبکہ وہ پکارے اور رغبت کرے اور مدد طلب کرے ودعاہ الے الامر کسی کام کی طرف لے جائے ودعا بہ جبکہ حاضر ہونے کو کہنا ودعاہ فلاناً وبفلان جبکہ وہ نام رکھے ودعا المیت جبکہ وہ میت پر روئے ودعاہ دعوۃً جبکہ اس کو وہ دعوت کے لیے بلائے ودعے لہ دعاءً جبکہ وہ دعا کرے ودعا علیہ جبکہ وہ بد دعا کرے ودعا الیہ جبکہ وہ کسی چیز کی طرف بلائے ۲۶؎ یقی از ضرب اس کا مصدر وقایت ہے حفاظت کرنا یقال وقیتہ وقایۃً جبکہ وہ اس کی حفاظت کرے وفی التنزیل فوقاہم اللہ ۲۷؎ ینقی بمعنے پاک کرنا واصلہ نقی الشیٔ نقاوۃً ونقاءً ونقاءۃ ونقاوۃً ونقایۃً ای نظفَ وحسُنَ وخلص وانقاہ ای نظفہ از سمع ۲۸؎ یجزی از افعال اور یہ جزاء سے مشتق ہے۔ بمعنے بدلہ دینا یقال جزے الرجلَ جزاءً بکذا وعلے کذا جبکہ وہ بدلہ دے وجزے فلاناً حقہ جبکہ وہ ادا کرے از ضرب ۲۹؎ الانتطاط یہ مصدر ہے حق سے انکار کرنا وہو الانکار عن الحق یقال نَطَّ فلاناً حقہٗ وعن حقہ وانطَّ حقہٗ ای جحدہ از ضرب ۳۰؎ یخزی از افعال اس کا مصدر اخزاءٌ ہے اور یہ خزی سے مشتق ہے بمعنے رسوا کرنا اور شرمندگی میں ڈالنا یقال خزی الرجلُ خزیاً وخزۓ ای ذلَّ وہان واخزاہ ای اہانہ از سمع ۳۱؎ والطراح یہ باب افتعال کا مصدر ہے اس میں ت بقاعدہ طا ہوگئی بمعنے ڈالنا وگرانا یقال طرحہ طرحاً واطرحہ ای القاہ وابعدہ وفی التنزیل اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا از فتح ۳۲؎ ذی الحرمۃ ای ذی العزۃ اور اس کے معنے وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو و بمعنے حصہ وقابل حفاظت چیز جس کی پردہ دری حرام ہو والجمع حُرَمٌ وحُرمات ۳۳؎ غی اس کے حروف اصلی (رغ دی) ہے بمعنے سرکشی وگمراہ مصدر غوئی از ضرب والمصدر غی وغویٰ من سمع والمصدر غوایۃ ای جہل وخاب وہلک واغوے دغوی الرجلُ ای ضلہ اور اس کا صفت کا صیغہ آتا ہے ۳۴؎ محرمۃ بفتح الراء وضمہا ہر وہ چیز جس کی پردہ دری جائز نہ ہو والجمع محارم ۳۵؎ بغی بمعنی سرکشی وظلم یقال بغیٰ علیہ ای ظلم از ضرب ۳۶؎ ضنَّ ای بخل یقال ضَنَّ بالشیٔ ضَنّاً وضنانۃً ای بخل فہو ضنینٌ ای بخیل وفی التنزیل وما ہو علے الغیب بضنین والضنۃُ ہو البخل بالشیٔ النفیس از سمع ۳۷؎ غبین ای الضعیف الرائ یقال غبن رایہٗ ای ضعف رایہٗ ۳۸؎ غُبِنَ ماضی مجہول کا صیغہ بمعنے دھوکا دیا گیا ای خُدِعَ وخُسِرَ یقال غبنتہ غَبْناً فی البیع او الشراء ای جذعہ از نصر غبن بفتح کے معنے نقصان کے ہیں اور غبن بسکون الباء بمعنے نقصان خرید وفروخت واز سمع یقال غبن الشیٔ غَبَناً وغبن فیہ جبکہ بھولے اور غلطی کرے ویقال غبن رایہ غَبَناً وغبانۃً یعنی کم سمجھ ہونا اور کند ذہن ہونا۔ اور کبھی غبن مصدر مغبون کے معنے میں بھی آتا ہے۔

وَلَا خَزَنَ اِلَّا شَقِيٌّ. وَلَا قَبَضَ رَاحَهٗ تَقِيٌّ. وَمَا فَتِئَ وَعْدُكَ يَفِيْ. وَاٰرَاؤُكَ تَشْفِيْ وَهِلَالُكَ يُضِيْئُ. وَحِلْمُكَ يُغْضِيْ وَاٰلَاؤُكَ تُغْنِيْ. وَاَعْدَاؤُكَ تُثْنِيْ. وَحُسَامُكَ يُفْنِيْ. وَسُؤْدَدُكَ يُقْنِيْ. وَمُوَاصِلُكَ يَجْتَنِيْ. وَمَادِحُكَ يَقْتَنِيْ. وَسَمَاحُكَ يُغِيْثُ. وَسَمَاؤُكَ تُغِيْثُ. وَ دَرُّكَ يَفِيْضُ. وَرَدُّكَ يَغِيْضُ. وَمُؤَمِّلُكَ شَيْخٌ حَكَاهُ فَيْءٌ وَلَمْ يَبْقَ لَهٗ شَيْءٌ.

ای کالسنی ۱۲

الترجمة والمطالب

بدبخت کے علاوہ کوئی بھی (اپنے مال کو) خزانہ میں (محفوظ) جمع نہیں رکھتا اور نیک پرہیزگار کبھی اپنی مٹھی (ہتھیلی) بند نہیں کرتا۔ اور تیرا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے اور تیری تدبیریں شفا بخشتی ہیں اور تیرا چاند (پیشانی) روشن ہے اور تیرا حلم (بردباری) چشم پوشی کرتا رہتا ہے اور تیری نعمتیں مستغنی (بے نیاز) کر دیتی ہے اور تیرے دشمن بھی تعریف کرتے ہیں اور تیری تلوار فنا کر ڈالتی ہے اور تیرے (اعزاز) کی بزرگی بنیاد ڈالتی ہے (یا مال جمع کرتی ہے یا بلندی کرتی ہے) اور تجھ سے ملنے والے (دوست) میوہ (عطایا) چنتے ہیں اور تیرے تعریف کرنے والے (دولت) کماتے ہیں اور تیری جوان مردی مدد کرتی ہے اور تیرا ابر (کرم) برستا ہے اور تیری خیر جاری ہے اور تیرا کسی کو واپس کر دینا روزی کو کم کر دیتا ہے اور تیرا امیدوار ایک ایسا بوڑھا ہے جس کی مثال بالکل سائے کی سی ہے اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے۔

تشریح لغات

۱ ولا خزن از نصر یقال خزن المال خزنًا ای ادّخره ومنه الخزانة بالکسر والخزینة ای مکان الخزن ۲ شقی ضد السعید بدبخت بدنصیب والجمع الاشقیاء یقال شقی الرجل شقاوةً جبکہ وہ بدبخت ہو از سمع ۳ قبض ای امسک یده عن البذل والانفاق یقال قبض یده عن الشئ قبضًا ای امسکه عنه از ضرب ۴ راحه اس میں ہا ضمیر کی ہے بمعنے ہتھیلی راحت کی جمع راح آتی ہے اور اس کے معنے صحن کے بھی آتے ہیں من روح روحًا بمعنے اتسع از سمع ۵ تقی یہ اصل میں وقوی تھا واؤ کو تاء سے بدل لیا پھر واو کو یاء سے بدل لیا اور قاف کو کسرہ سے بدل لیا اس کے معنے پرہیزگار اور متقی کے آتے ہیں والجمع اتقیاء مثل ولی واولیاء ۶ مافتئ اس کے اندر تین لغت ہیں ما افتأ او مافتئ ومافتأ بمعنے ہمیشہ ہونا ۷ یفی از ضرب یہ وفاء سے مشتق ہے۔ بمعنے پورا کرنا ۸ اراؤک یہ رائی کی جمع ہے بمعنے اعتقاد ومستحکم رائے۔ اور اس کی جمع آراء بھی آتی ہے ۹ تشفی۔ از ضرب یقال شفا من مرضه شفاءً ای ابرأه بمعنے شفا پانا واچھا ہونا ۱۰ ہلال۔ نیا چاند اور یہ ہال و کا مصدر ہے۔ شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور مہینہ کے آخری دو راتوں چھبیسویں اور ستائیسویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں اور ان کے علاوہ چاند کو قمر کو کہتے ہیں والجمع اہلة۔ والمراد ههنا وصفه بطاقة الوجه واضاءته عند السؤال ۱۱ یضئ از افعال یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال ضاءت النار ضوءًا وضیاءً ای انار واشرق واضاءت واضاءها ۱۲ حلمک بالکسر بمعنے بردباری والحلم ضبط النفس والطبع عن هیجان الغضب وحاصله الصبر والاناءة ضد الطیش والجهل والسفه والجمع احلام وحلوم یقال حلم الرجل حلمًا ای صار حلیمًا از کرم ۱۳ یغضی از افعال اس کا مصدر اغضاء ہے بمعنے چشم پوشی کرنا یقال اغضٰی عینه جب کہ وہ آنکھ بند کرے۔ واغضٰی علی الامر جبکہ وہ خاموش رہے۔ واغضٰی عنه طرفه جبکہ وہ اس سے نگاہ پھیرلے۔ واغضٰی علی القذی اس نے صبر کیا اور معاف کر دیا۔ واغضٰی اللیل جبکہ رات تاریک ہو ۱۴ آلاؤک یہ آلاء والی کی جمع ہے جیسے انا وانی بمعنے نعمت وفی التنزیل واذکروا آلاء الله ای نعمة الله ۱۵ تغنی از افعال ای تجعل غنیًا اور یہ مشتق ہے غنی غنی وغناء سے بمعنے کثر ماله واغناه ای جعله غنیًا از سمع ۱۶ واعداؤک یہ عدو کی جمع ہے بمعنے دشمن ۱۷ تثنی از افعال اثناء مصدر بمعنے تعریف کرنا۔ یقال اثنٰی علیه جبکہ وہ تعریف

کرے ۱۸ حسام بالضم بمعنے کاٹنے والی تلوار والحسم ازالۃ اثر الشیٔ یقال قطعہ فجسمہ ای ازال مادتہ وبہ سمی السیف حساما وقیل للشوم المزیل الاثر منہ نالہ حُسُومٌ قال تعالےٰ ثمانیۃ ایام حُسُومًا وقیل حاسمًا اثرہم وقیل حاسمًا خیرہم وقیل حاسمًا ای عمرہم دکل ذلک داخل فی عمومہ ویقال حسمہ حسمًا فالحسم ای استاصلہ فانسطع ازضرب واعلم ان السیف اذا کان عریضًا فہو صفیحۃ فاذا کان لطیفا فھو قضیبٌ فاذا کان صقیلًا فہو خشیبٌ فاذا کان فیہ حروز فہو مفقرٌ ومنہ سمی ذوالفقار فاذا کان قطاعًا فہو منفصلٌ و مخضلٌ و مخذمٌ وجرازٌ وعَضبٌ وحُسامٌ وقاضب وہذامٌ (فقہ اللغۃ) ۱۹ یُغْنِیْ از افعال افناءٌ مصدر بمعنے فنا کرنا یقال فنی الشیٔ فناءً ای عدم از سمع ۲۰ سَوَّدوک ای شرفک وسیّادتک یقال ساد سیادۃ وسوددًا ای شرف ومجد وساد القومَ ای صار سیدہم وجمع السید سادۃ از نصر ۲۱ یقنی از افعال بمعنے بلند کرنا واصلہ قَنِیَ الانف قنًا ای ارتفع وسط قصبتہ وضاق منخراہ یعنی تھنوں کا تنگ ہونا اور درمیان سے اونچا ہونا فہو اقنیٰ از سمع واز نصر قنا یقنو بمعنے جمع کرنا یقال قنے المال قنوًا و قنوانًا جبکہ وہ مال جمع کرے اور اپنے لیے حاصل کرے ۲۲ مواصلک اسم فاعل از مفاعلت بمعنے ملنے والے یعنی دوست یہ وصل سے مشتق ہے یقال وصل الشیٔ بالشیٔ یصل وصلًا وصِلَۃً وصُلَۃً بمعنے جوڑے و جمع کرے۔ ووصل بالف دینار جبکہ وہ احسان کرے ووصل فلانًا وصلًا وصلۃً جب کہ وہ تعلق رکھے ووصل زیدًا جبکہ وہ زید سے نیکی کرے۔ ووصل الی المکان وصولا جبکہ وہ آپہونچے ازضرب دو اصلہ وصالًا ومواصلۃً یعنی جبکہ وہ تعلق رکھے ۲۳ یجتنی از افتعال اجتناءٌ مصدر بمعنے میوہ توڑنا ومیوہ چننا یقال جنیت الثمرۃ واجتنیتہا ای اخذتہا۔ ۲۴ مادح اسم فاعل مدح سے ہے بمعنے تعریف کرنے والا از فتح ۲۵ یقتنی ای یکتسب از افتعال واصلہ قنا المال قنوًا وقُنُوًا و قتناۃ ای اکتسبہ از نصر ویقال قنی المالَ از سمع ۲۶ سماحک بمعنے بخشش یقال سَمَحَ سَمَاحًا وسُمُوحًا وسماحۃً وسُمُوحۃً سمحًا وسِماحًا ای صار من اہل الجود والکرم از کرم و سَمَحَ بکذا اسماحًا ای جاد از فتح ۲۷ یغیث از افعال بمعنے مدد کرنا یقال غاثہ غوثہ واغاثہ اغاثۃً ای اعانہ ونصرہ ۲۸ سماؤک بمعنے آسمان اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ والجمع سماوات وسموات الف کو کتابت میں حذف کر کے وسُمِیٌّ وسمّی ۲۹ تغیث از ضرب یقال غاث اللہ البلادَ غیثًا جبکہ خدا تعالےٰ بارش آتارے۔ یعنی پانی برسائے وفی التنزیل کمثل غیث اعجب الکفار ۳۰ دَرُّک مصدر بمعنے دودھ یا دودھ کی زیادتی وخون یقال یقال للہ دَرُّہ یعنی اس کی خوبی اللہ کے لیے ہے۔ اور یہاں معنے بھلائی اور اچھائی کے ہیں ۳۱ یفیض از ضرب فیض مصدر بمعنے بہنا یقال فاض الماء فیضانًا وفیوضًا اذا سال منصبًا ۳۲ ردک مصدر بمعنے واپس کرنا لوٹانا اور یہاں یہ فاعل کی طرف مضاف ہے از نصر یقال رَدَّہ رَدًّا ای صرفہ ۳۳ یغیض از ضرب یقال غاض الماءُ داغاضہ ای نقص اونقصہ غیرہ اور یہ متعدی اور لازم مستعمل ہوتا ہے وغاض الماء ای نضب اور یہاں اس کے معنے کم ہونے اور معدوم ہونے کے ہیں ۳۴ مؤملک۔ اس کا مصدر تامیل آتا ہے۔ بمعنے امید کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال اَمَلَہ املا جبکہ وہ امید کرے۔ ۳۵ شیخ بمعنے بزرگ ومعظم و بوڑھا۔ الجمع شیُوخٌ واشیاخٌ وشیخانٌ واشیخۃٌ ومشیخۃٌ اور اس کی جمع الجمع مشائخ آتی ہے ۳۶ حکاہ از ضرب بمعنے مشابہ ہونا ونقل کرنا یقال حکے عنہ الکلامَ جبکہ وہ نقل کرے وحکے الخبرَ جبکہ وہ بیان کرے وحکے فلانًا جبکہ وہ مشابہ ہو وحکی الشیٔ جبکہ وہ مشابہ بنائے وحکی علیہ جبکہ وہ چغلخوری کرے وحکی العقدۃ جبکہ وہ باندھے ۳۷ فئی بمعنے سایہ وہ سایہ جو زوال کے بعد ہوا اور اس کے معنے غنیمت اور خراج کے بھی آتے ہیں والجمع افیاءٌ وافیُوٌ والرجوع یقال فاء فیئًا ای رجع وایضا فاء الظلُّ ای تحول از ضرب۔ یہاں پر مصنفؒ تشبیہ کا عکس مبالغہ کی وجہ سے کیا ہے۔ اور تشبیہ کا حق یہ تھا کہ حکی الفئَ یعنی فئے کو مشبہ یا لحکی عنہ قرار دیا جاتا لیکن مبالغہ کی وجہ سے شیخ کو صاحب مقامات نے مشبہ بہ قرار دیا ہے اور عبارت تشبیہ کے عکس لائے ۳۸ لم یبق از سمع یقال بقی بقاءً ویقے بقیا از ضرب بمعنے ہمیشہ رہنا وثابت رہنا ۳۹ شئی بمعنے چیز وجس کے ساتھ علم وخبر کا تعلق ہو سکے والجمع اشیاء وجمع الجمع اشادٰے واشیادات واشادات واشایا۔

أَمَّكَ بِظَنٍّ حِرْصُهُ يَثِبُ. وَمَدَحَكَ بِنُخَبٍ مُهُورُهَا تَجِبُ. وَمَرَامُهُ يَخِفُّ. وَأَوَاصِرُهُ تَشِفُّ. وَإِطْرَاؤُهُ يُجْتَذَبُ. وَمَلَامُهُ يُجْتَنَبُ. وَوَرَاءَهُ ضَفَفٌ. مَسَّهُمْ شَظَفٌ وَحَصَّهُمْ جَنَفٌ. وَعَمَّهُمْ قَشَفٌ. وَهُوَ فِي دَمْعٍ يُجِيبُ. وَوَلَهٍ يُذِيبُ. وَهَمٍّ تَضَيَّفَ. وَكَمَدٍ نَيَّفَ. لِمَأْمُولٍ خُيِّبَ. وَإِهْمَالٍ شَيَّبَ.

مضاف محذوف ای لحرمان مأمول ۱۲

الترجمة والمطالب

اس نے ایسے گمان کے ساتھ جس کی حرص بڑھتی رہتی ہے (کودتی رہتی ہے) تمہاری طرف قصد کیا ہے اور ان پسندیدہ (قصائد سے) تمہاری تعریف کی ہے جن کا مہر ادا کرنا (تم پر) واجب ہے اور اس کی آرزو ایک آسان سی ہے (یعنی ذرا سی ہے) اور اس کے وسیلے (تعلقات) (مہربانی) کی وجہ سے بہت ہیں اور اس کی تعریف لوگوں کو پسند ہے اور اس کی ملامت (ہجو) سے کنارہ کشی (پرہیز کیا جاتا ہے) کی جاتی ہے اور اس کے پیچھے بہت سے بچے ہیں۔ اور جن کو سختی اور تنگی لاحق ہوگئی ہے اور زمانہ کے ظلم نے ان کو منتشر اور متفرق کر دیا ہے۔ اور بدحالی ان کے شامل حال ہوگئی ہے اور وہ بوڑھا آنسوؤں میں ان کو جواب دیتا ہے اور وہ ایسے غم میں مبتلا ہے۔ جو (ہر وقت) اس کے پاس رہتا ہے اور وہ ایسی سوزش اندرونی میں گرفتار ہے جو لحظہ بالحظہ بڑھتی رہتی ہے۔ بہ سبب اس قصد کے جس سے ناامیدی ہو چلی ہے اور بہ سبب اس بے التفاتی کے (چھوڑ دینے کے) جس نے اس کو بوڑھا کر دیا ہے۔

تشریح لغات

۱ أَمَّكَ ای قصدک از نصر یقال أمَّ أمًّا ای قصد وأمَّ إمامةً بمعنے امام بنانا۔ ۲ حرصہ یہ مصدر ہے یقال حرص علے الشئ حرصًا جبکہ وہ اس پر حریص ہو از ضرب یثب ۳ از ضرب یقال وثب یثب وثبًا ووثیبًا ووثوبًا ووثابًا ووثبة جبکہ وہ کود دے اور اٹھے خوشی سے بیٹنے کے لیے بنخب ۴ از ضرب یقال جمع ہے واصلہ نخب الشئ نخبًا وانتخبہ ای اختارہ از نصر اور یہاں اس سے مراد قصائد منتخبہ ہیں ۵ مہورہا بہ مہر کی جمع ہے یقال مہر المرأة مہرًا وأمہرہا ای اعطاہا مہرًا از فتح ونصر ۶ مرامہ بمعنے مطلب ومقصد والجمع مرامات واصلہ رام الشئ رومًا ومرامًا ای ارادہ از نصر ۷ یخف یہ خفت سے ماخوذ ہے بمعنے ہلکا ہونا واصلہ خفَّ الشئ خفًّا وخفّةً ای ضد ثقل از ضرب ۸ أواصرہ یہ آصرۃ کی جمع ہے بمعنے صلہ رحم وما عطفک علے رجل من قرابة ومعروف یعنی تعلق ورشتہ داری واصل الامر عقد الشئ یقال اصر الخیمة جبکہ وہ خیمہ کے لیے میخ بنائے واصر فلانا علیہ جبکہ وہ متوجہ کرائے اور مہربان بنائے از ضرب ۹ تشف۔ ای زادوا ایضا معناہ نقص فہو من الاضداد والمصدر شفٌّ ویقال شف الشئ ای رق فظہر ما وراءہ فہو شفیف وشفاف ویقال شف الجسم ای دق من النحول۔ از ضرب ۱۰ واطراؤہ الاطراء المبالغة فی المدح وہو من طر طراوة وطراء از کرم یقال طر النبات والشارب مونچھ یا نباتات اُگے فالمبالغة فی المدح کانہ مدح طری وقیل الاطراء المدح فی الوجہ مشافہة واما طرء علیہم بمعنے جاءہم فجاءة از فتح والمصدر اطرء وطرو، یجتذب ۱۱ از افتعال یہ جذب سے مشتق ہے بمعنے کھینچا جو دفع کی ضد ہے از ضرب ۱۲ ملامہ مصدر بمعنے ملامت وہجو کرنا یقال لامہ لومًا وملامًا وملامةً ای عذلہ از نصر ۱۳ یجتنب از افتعال بمعنے پرہیز کرنا یقال اجتنبہ وتجانبہ وتجنبہ بمعنے دور ہونا وجنبہ الشئ کسی سے کوئی چیز دور کرنا۔ ضفف ۱۴ محرکة ہو قلة المال وکثرة العیال وایضا الحاجة والعجلة والضعف ویقال ضفف القوم علے الماء ای ازدحموا وضفف الشئ ای جمعہ والمصدر ضفف وضفٌّ از نصر وقال الثعالبی قلة الماء وکثرة الرواد وایضا الضفف قلة العیش۔ ۱۵ مسہم فعل ماض ای اصابہم یقال مس الشئ مسًّا ومسیسًا ای لمسہ ومس المرض او الکبر فلانا ای اصابہ ومن الاول قولہ تعالٰی من قبل ان تمسوہن ولم یمسسنی بشر۔ ومن الثانی قولہ تعالٰی مستہم البأساء والضراء از سمع ونصر ومست الحاجة الٰی کذا ای الجأت الٰی کذا شظف ۱۶ بمعنے ضیق

العیش تنگی و بدحالی یقال شظف العیشُ ای کان ضیقاً والمصدر شَظَفٌ از سمع وایضا شظفت الرجل ای کان عیشہ ضیقاً فہو شظف العیش وایضا شظف الرجل ای کاصلب والمصدر شَظَافۃ از کرم ۱۸ حصہم از نصر ای نتف ریشہم واعراہم من حَصَّ الشعر ای حلقہ والمصدر حصٌّ ومن ہذا الباب قولہم حصنی من المال کذا ای کانت منہ حصتی کذا وحَصَّ الشیُٔ ای نقصہ وقطع منہ وہو من سمع والمصدر حصص بمعنے سقط شعر راسہ اوقلّ فہو اَحَصُّ ۱۸ جنف محرکۃ ای الجور ومیل الدہر عن العدل یقال جنف عن الطریق جنوفاً ای عدل عنہ از نصر وجنف عن الطریق جَنَفاً از سمع وفی التنزیل کمن خاف من موصٍ جنفاً الآیۃ ۱۹ عمہم از نصر بمعنے عام ہونا ای شملہم واحاطہم یقال عم الشیُٔ عموماً جبکہ وہ چیز عام ہو عم المطرُ الارضَ یعنی بارش کا ساری زمین کو عام ہونا وعم القومَ عماماً بالعطیۃ یعنی اس نے سب کو شامل کر لیا وعَمَّ عمومۃً یعنی اس کا چچا ہونا۔ ۲۰ قشف محرکۃ سختی وبدحالی یقال قَشِفَ قشفاً وقشُفَ قشافۃ ای ساءت حالہ ورثت ہیئتہ وضاق عیشہ از سمع وکرم ۲۱ یجیب از افعال اس کا مصدر اجابت ہے۔ بمعنے جواب دینا یقال اجابہ اجابۃً واجاباً واجاب سوالہ وعن سوالہ وا لے سؤالہ جبکہ وہ جواب دے واجابہ الے حاجتہ جبکہ اس کی حاجت پورا کرنے کے لیے خوشی سے آگے بڑھے واجابت الارضُ جبکہ زمین سے اُگے ۲۲ ولَہٌ محرکۃ ای شدۃ التحیر من الحزن یعنی شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا یقال وَلِہ ولہاً ووَلِہ ولہاً وہو وُلہٌ وَلہاً جبکہ وہ زیادہ غمگین ہو یہاں تک کہ اس کی عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے از سمع وضرب ۲۳ یذیبُ از افعال بمعنے غم میں اپنے آپ کو ایسا پگھلانا جو گوشت جسم میں باقی نہ رہے واصلہ ذاب الشیُٔ ذوباً وذوباناً جب چیز پگھلے از نصر ۲۴ ہم بمعنے غم وارادہ جس کے کرنے کی فکر کی جائے۔ والجمع ہموم ۲۵ تضییف از تفعل یقال تَضَیَّفہ جبکہ وہ مہمان ہو یا وہ طلب ضیافت کرے وتضیف الرجلُ جبکہ وہ آدمی مائل ہو ۲۶ کمد محرکۃ وہ غم جس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو جائے یقال کَمِدَ الرجلُ کمداً ای مرض قلبہ واغتمّ فہو کامدٌ وکمدٌ از سمع ۲۷ نیف از تفعیل بر نیف او ونیف۔ یعنی دس اور دس سے زائد دس بیس تیس جیسی دہائیوں سے جتنی زیادتی ہو اس کو نیف کہتے ہیں یہاں تک کہ دوسری دہائی آئے اور لفظ نیف کا استعمال انہیں جیسی دہائیوں سے زیادتی کے لیے ہوتا ہے اس لیے عشرۃ ونیف ومائۃ ونیف والف ونیف تو لایا جاتا ہے مگر خمسۃ عشر ونیف نہیں بولا جاتا فافہم ۲۸ لما مول بمعنے امید کیا گیا اس کا مصدر امل ہے از نصر یقال اَمَلاً اَملاً جبکہ وہ امید کرے۔ ۲۹ خیّبَ از تفعیل یقال خیبہ جبکہ وہ اس کو محروم کرے اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال خاب خیبۃً جبکہ وہ محروم اور ناامید ہو ۳۰ اہمال از افعال بمعنے جان بوجھ کر آزاد چھوڑنا یا بھولے سے چھوڑ دینا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ہملت الابلُ ہملاً جبکہ اونٹ بغیر چرواہے کے آزادانہ پھریں اور یہ نصر اور ضرب سے آتا ہے تو اس کے معنے آنسو بہانے اور آہستہ آہستہ لگاتار برسنے کے معنے آتے ہیں یقال ہملت عینہ وہملت السماءُ ۳۱ شیّبَ از تفعیل بمعنے غم کی وجہ سے بوڑھا کر دینا یقال شیبَ الحزنُ فلاناً وبفلان جبکہ غم نے اس کو بوڑھا کر دیا ہو اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنے سفید بالوں والا ہونا وبوڑھا ہونا یقال شاب یشیب شیباً وشیبۃً ومشیباً ومنہ یقال شابت رؤس الآکام جبکہ ٹیلوں کی چوٹیاں برف سے سفید ہو جائیں ۔

وَعَدُوٍّ نَكَبَ[۱] . وَهُدُوٍّ[۲] تَغَيَّبَ[۳] . وَلَمْ يَزِغْ وُدُّهٗ[۴] فَيُغْضَبَ[۵] . وَلَا خَبُثَ عُوْدُهٗ[۶] فَيُقْضَبَ[۷] وَلَا نَفِثَ صَدْرُهٗ[۸] فَيَنْفُضَ[۹] . وَلَا نَشَزَ وَصْلُهٗ[۱۰] فَيُبْغَضَ[۱۱] . وَمَا يَقْتَضِي كَرَمُكَ نَبْذَ[۱۲] حُرَمِهٖ[۱۳] . فَبَيِّضْ أَمَلَهٗ[۱۴] بِتَخْفِيْفِ أَلَمِهٖ . يَنُثَّ[۱۵] حَمْدَكَ بَيْنَ عَالَمِهٖ[۱۶] . بَقِيْتَ لِإِمَاطَةِ[۱۷] شَجَبٍ[۱۸] . وَإِعْطَاءِ نَشَبٍ[۱۹] . وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ[۲۰] . وَمُرَاعَاةِ يَفَنٍ[۲۱] .

ضمیر ذوالمال

التر جمۃ والمطالب	اور بہ سبب اس دشمن کے جو دانت پیستا ہے اور بہ سبب اس قرار (آرام) کے جو کہ غائب ہو گیا ہے اور اس کی دوستی میں نہ تو کجی آئی ہے تا کہ اس پر غصہ کیا جائے اور نہ اس کی لکڑی (فاسد) بیکار ہوئی ہے جو کاٹ دی جائے اور نہ

اس کا سینہ بیمار ہوا تا کہ وہ جھاڑا جائے (یعنی اس نے کوئی ایسی بُری بات کہی جو اس سے دور کی جائے۔ اور نہ اس کی ملاقات ناسزاوار (یعنی اس سے ملنا ناگوار ہو) ہوتی ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے اور تمہارا کرم (ہرگز) اس کا مقتضی نہیں کہ اس کی آبرو ریزی کی جائے لہذا آپ مصیبت اور الم دور کر کے اس کی حاجت کو پوری کریں (کیونکہ) وہ آپ کی تعریف تمام زمانے میں مشہور کرے گا (پھیلائے گا) خدا کرے کہ آپ غم کے دور کرنے اور دولت بخشنے اور غم و ملال کے دوا کرنے اور پیر فرتوت (بہت بوڑھے) کی رعایت کرنے کے لیے ہمیشہ زندہ رہیں (یعنی خدا آپ کی عمر بڑھائے رکھے)

تشریح لغات

[1] نَیَّبَ از تفعیل اور یہ ناب سے مشتق ہے جس کے معنے دانت کے ہیں یقال نابہ نیبا ای اصابہ نابہ از ضرب نَیَّبَ بہ السبعُ یعنی درندہ نے دانت گاڑھ دیا [2] ھدو بمعنے سکون و قرار وصلہ ہدا ہدوًا ای سکن از فتح و یقال ہدا بالمکان جبکہ وہ مکان میں ٹھہرے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے [3] تغیّبَ از تفعل یقال تغیب عنہ جبکہ وہ بالکل غائب ہو جائے اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال غاب یغیب غیبًا و غیبۃً و غیابۃً و غیوبۃ جبکہ وہ غائب ہوئے و غاب غیبۃً جبکہ وہ غیبت کرے اور اس کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرے [4] ولم۔ بزَغ یقال زاغ عنہ ای مال یعنی مائل ہونا اور ٹھہرا ہوا ہونا یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے وادی تو نصر سے آتا ہے جس کے معنے جھکانے کے آتے ہیں اور یائی ضرب سے آتا ہے جس کے معنے ٹیڑھا ہونے کے آتے ہیں [5] ود بالفتح والکسر والضم بمعنے محبت و دوستی والجمع اوداد و اوُدّ و اُوُدٌ ومنہ اُلود د۔ یعنی بہت محبت کرنے والا۔ [6] فیغضبُ بہ غضب سے مشتق ہے اور انتقام کے لیے چہرہ کا متغیرہ ہونا و بمعنے غصہ کرنا۔ از سمع و فی التنزیل یقال غضب اللہ علیہم غضبًا و مغضبۃً جبکہ وہ اس پر غضب ناک ہو۔ [7] خبث ضد طاب مکار بدباطن ہونا والمصدر خبث و خباثۃ از کرم و فی التنزیل لاتستوی الخبیث والطیب و یقال خبث العودُ اذا یبس و زال عنہ الانتفاع بثمرتہا فیقطع لینتفع بخشبہا [8] عود لکڑی کٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے۔ اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی والجمع عیدانٌ و اعوادٌ و اعوُدٌ [9] فیقضب از ضرب قضب مصدر بمعنے کاٹ دینا یقال قضب شئ قضبًا ای قطعہ [10] نفثَ از نصر و ضرب یقال نفث البصاق من فیہ جبکہ وہ منہ سے تھوک پھینکے و نفث الجرح الام جبکہ زخم کا خون بہے و نفثت الحیۃُ السّمّ جبکہ سانپ زہر نکالے و نفثت المصدورُ جبکہ درد سینہ والے کا تھوک کنکھار وغیرہ پھینکے و نفثت القلم، جبکہ قلم لکھے و نفث فلانًا جبکہ وہ کسی پر جادو کرے و نفث اللہ الشئ فی قلبہ جبکہ اللہ اس کے دل میں ڈالے و نفث فی روعی او قلبی جبکہ مجھے فلاں چیز کا الہام ہو و فلاں ینفث علیّ غضبًا یعنی فلاں شخص مجھ پر غصہ کی وجہ سے طیش میں ہے یہاں پر سینہ میں درد ہونا اور بری بات کا نکالنا مراد ہے۔ [11] صدرہ اس کی جمع صدور آتی ہے بمعنے سینہ یقال صدرہ صدرًا ای اصاب صدرہ از نصر و ضرب واعلم ان الصدر من الانسان والکرکرۃ من البعیر [12] فینفض بمعنے دور کیا جائے یا جھاڑا جائے۔ اور اس کا مصدر نفض ہے از نصر یقال نفض الثوبَ نفضًا جبکہ وہ کپڑا جھاڑے و نفض الشجرۃَ جبکہ وہ درخت سے پھل گرانے کے لیے ہلائے و نفض الورقَ من الشجر جب کہ وہ پتے گرائے [13] نشز از نصر و ضرب یقال نشزت المراۃُ بزوجہا و منہ و علیہ جبکہ بیوی نافرمان ہو جائے اور نفرت کرے اور بغض رکھے۔ و نشز بعلہا علیہا و منہا جبکہ شوہر اس پر ظلم اور سختی کرے اور اس کو تکلیف دے۔ و نشز بالقوم فی الخصومۃ جبکہ وہ قوم کے ساتھ جھگڑا کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہو و نشز بقرنہ نشز ا ضرب سے اس معنے میں آتا ہے جبکہ وہ سینگ سے اٹھا کر پھینک دے۔ [14] وصلہ یہ مصدر ہے بمعنے ملنا و ملاقات و دوستی اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال وصل الشئ بالشئ یصل وصلًا و صِلۃً و صُلۃً جبکہ وہ جوڑے اور جمع کرے وصلہ بالف دینار جبکہ وہ اس کے ساتھ احسان کرے و وصل فلانا وصلاً و صلۃً جبکہ وہ تعلق رکھے و وصل زیدًا جبکہ وہ اس کے ساتھ نیکی کرے و وصل رحمہ جبکہ وہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی یا مہربانی کرے اور نرمی کا برتاؤ کرے۔ [15] فیبغض یہ بغض سے مشتق ہے بمعنے دشمنی رکھنا از نصر و کرم و سمع یقال بَغُضَ و بَغِضَ بغاضۃً و بغضاء و بغضا جبکہ وہ دشمنی اور نفرت کرے [16] بند یہ مصدر ہے۔ از ضرب یقال

بنذ الشیٔ بنذاً جبکہ وہ پھینکدے وبنذ الامر جبکہ وہ بیکار کر دے، ونبذ العہد جبکہ وہ توڑ دے ونبذ الیہ العدو یعنی اس نے عہد کو دشمن کی طرف ڈال دیا ۱۷ حرمۃ۔ یہ حرمت کی جمع ہے بمعنے ذمہ وعہد یا یہ احترام کے معنے میں ہے یعنی جس کی عزت کرنا ضروری ہو ای لایلیق بکم ان تطرح حرمتہ وعزتہ ۱۸ فبیّض یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از تفعیل اور یہ بیاض سے مشتق ہے جس کے معنے کامرانی اور فلاح کے آتے ہیں جس طرح کہ سواد سختی اور ہلاک میں مستعمل ہوتا ہے اور یہ محاورہ ہے یقال بیض اللہ وجہہ اللہ اس کی امید کو پورا کرے ۱۹ امّلہ اَمَل محرکۃ اور بسکون المیم بمعنے امید والجمع آمال المہ الم بمعنے دکھ وتکلیف والجمع آلام از سمع یقال اَلِمَ اَلَمًا جبکہ وہ دکھی ہو ۲۰ ینثّ اس کا مصدر نثّ ہے خبر کا پھیلانا وظاہر کرنا یقال نثّ الخبر نثًّا جبکہ وہ ظاہر کرے، از نصر وضرب عالَم ۲۱ یہ صفت کا صیغہ ہے جس میں وصفیت اسمیت پر غالب ہوگئی ای ما یعلم بہ اللہ جس کے معنے ساری مخلوق اور ماسوائے اللہ کے آتے ہیں۔ والجمع عوالم وعالمون وعلالم ۲۲ لا ماطۃ یہ مصدر ہے باب افعال سے بمعنے دور کرنا وعلیحدہ کرنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ماط من کذا امیطاً ای دفعہ عنہ ۲۳ شجب محرکۃ بمعنے غم یقال شجب شجباً ای حزن ومات وہلک از سمع اور اسی معنے میں یہ نصر سے آتا ہے ۲۴ نشب محرکۃ بمعنے عمدہ مال یا مال کثیر خواہ وہ جانور ہوں یا جائیداد ہو اصلہ نشیب فلان منشب سوء یعنی فلاں ایسی چیز میں پھنس گیا جس سے اس کی رہائی ممکن نہیں اور یہ سمع سے آتا ہے ۲۵ مداواۃ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے دوا کرنا اور علاج کرنا یقال داواہ ای عالجہ، دَوِیَ ای مرض از سمع ۲۶ شجن محرکۃ بمعنے غم والجمع شجون یقال شجن شجناً وشجونًا ای حزن از سمع ونصر ۲۷ مراعاۃ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے رعایت کرنا وانتظار کرنا وحفاظت کرنا یقال راع النجوم جبکہ وہ ستاروں کے غروب کا انتظار کرے دراعے الأمر جبکہ وہ حفاظت کرے اور اس کے انجام پر غور کرے۔ دراعے الرجل جبکہ وہ کسی کے حق کو نگاہ رکھے اور راعینہ سمعی جبکہ توجہ کرے اور کان لگائے وراعت الارض جبکہ زمین بہت چراگاہ والی ہو ۲۸ یفن محرکۃ پیر فرتوت اور بہت بوڑھا آدمی والجمع یفون۔ الیفن الشیخ الکبیر والقلم العجوز الکبیرۃ بکذا فی فقہ اللغتہ۔ واللہ اعلم افتخار علی غفرلہٗ۔

مَوْصُوْلًا بِخَفْضٍ۔ وَسُرُوْرٍ غَضٍّ۔ مَا غُشِیَ مَعْهَدُ غَنِیٍّ۔ اَوْ خُشِیَ وَهْمُ غَبِیٍّ۔ وَالسَّلَامُ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهٖ۔ وَجَلّٰی فِیْ هَيْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ۔ اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ
فِعْلًا وَقَوْلًا۔ وَاَوْسَعَتْهُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا۔ ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَیِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهٗ۔ وَفِیْ اَیِّ
الشِّعَابِ وِجَارُهٗ۔ فَقَالَ ؎

غَسَّانُ اُسْرَتِیَ الصَّمِیْمَهْ　　وَسُرُوْجُ تُرْبَتِیَ الْقَدِیْمَهْ
فَالْبَیْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْرَاقًا وَّ مَنْزِلَةً جَسِیْمَهْ

الترجمۃ والمطالب

اس حال میں جب تک کہ دولت مندی کی مجلس کی طرف عیش اور تازہ خوشی کے ساتھ قصد کیا جائے اور جب تک کہ مالدار کا گھر مانگنے والوں سے ڈھانپا جائے اور جاہل کے وہم سے خوف کیا جائے (یہ قیامت تک عیش اور خوشی آپ کے شامل حال رہے والسلام) اور تو سلامتی سے رہے) جب وہ اپنے رسالے کے لکھنے سے فارغ ہوا اور بلاغت کے معرکے میں وہ اپنی دلیری دکھا چکا تو جماعت نے قول وفعل (تعریف اور بخشش)، سے اس کو راضی کیا (یعنی خوش کیا) اور اس کو بہت انعام واکرام دیا پھر اس سے یہ پوچھا کہ آپ کس قبیلہ سے ہیں اور مکان کس گھاٹی میں ہے، یعنی آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟ اس پر اس نے کہا کہ (جواب دیا) میرا خالص خاندان

قبیلہ غسان ہے اور میری قدیمی وطن شہر سروج ہے اور میرا گھر روشنی اور عمدہ مرتبہ بزرگی وشرف کی وجہ سے شمس کی طرح روشن تھا۔

تشریح لغات

[۱] خفض مصدر بمعنے آسودگی وفراخی عیش یقال خفض العیش خفضاً ای سہل العیش وصار ہنیاء از کرم واصل الخفض ضد الرفع قال تعالے فی صفۃ القیامۃ خافضۃ الرافعۃ [۲] غض بمعنے تروتازہ والجمع غضاض یقال غض النبات غضاضۃ وغضوضۃ ای نضر وطرو فہو غض والجمع غضاض از سمع وضرب [۳] ماغشی ما بمعنے مادام غشی بمعنے ارادہ ڈھانپنا ماضی مجہول کا صیغہ یقال غشی المکان غشیاً وغشایۃ ای اتاہ ودخل فیہ از سمع [۴] معہد وہ مکان جس میں کسی شئی کے متعلق عہد کیا جائے ای موضع یعہد بہ جلوسہ ای المجلس والجمع معاہد یقال عہد فلانا بمکان کذا ای لقیہ ویقال عہد الامر عہداً ای عرفہ وعہد الشئ ای حفظ وراعاہ وعہد فلان وعدہ ای وفاہ وعہد فلانٌ اللہ ای وحدہ وعہد الے فلان ای اوصاہ وشرط اوامرہ وفی التنزیل ولقد عہدنا الے آدم از سمع [۵] غنی بمعنے مالدار و توانگر والجمع اغنیاء ویقال ہو غنی عنہ یعنی وہ اس سے بے نیاز ہے [۶] وہم مصدر دل میں جو خطرہ گذرے اس کو وہم کہتے ہیں والجمع اوہام یقال وہم فی الشئ وہما ای ذہب الیہ وہمہ وہو یرید غیرہ از ضرب ووہم فی الامر وہما ای غلط فیہ وسہا از سمع [۷] غبی بمعنے کم سمجھ جاہل والجمع اغبیاء یقال غبی الشئ اوعن الشئ غباوۃ ای لم یفطن لہ اوجہلہ از سمع [۸] والسلام قال استاذی مدظلہ العالی والسلام یا بہ السلام علیکم کا مخفف ہے۔ اور وا د مع کے معنے میں ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی ماغشی معہد غبی مع السلام یا وہم غبی مع السلام [۹] فرغ اس کا مصدر فراغ ہے بمعنے فارغ ہو ای خلاف الشغل یقال فرغ من العمل فراغاً وفروغاً ای خلا منہ وفی التنزیل فاذا فرغت فانصب وفرغ لہ اوالیہ ای قصدہ وفی التنزیل سنفرغ لکم ایہا الثقلان از نصر وسمع [۱۰] جلے از تفعیل بمعنے ظاہر کرنا وسنوارنا وصیقل کرنا [۱۱] ہیجاء اصلہ یقال ہاج الشئ ہیجاً وہیاجاً وہیجاناً ای ثار وانبعث وتحرک از ضرب وہاج البقل ای اصفر وطاب وفی التنزیل ثم یہیج فتراہ مصفرا۔ ہیجاء اور ہیجا بغیر ہمزہ بمعنے جنگ ولڑائی اور یہ ہیجان سے ماخوذ ہے۔ [۱۲] بسالۃ بالفتح بمعنے شجاعت ودلیری از کرم وقیل للشجاعۃ البسالۃ اما لما یوصف بہ الشجاع من عبوس وجہہ اولکون نفسہ حرما علے اقرانہ لشجاعتہ اولما تحت یدہ عن اعدائہ یقال بسل بسالاً وبسالۃ ای شجع فہو بسول وباسل والجمع بسل وبسلاء وبسل از کرم واعلم ان الرجل اذا کان شدید القلب رابط الجأش فہو مزہر فاذا کان لزوما مقرن لایفارقہ فہو حلس فاذا کان جریئا علے اللیل فہو مخش ومخشف فاذا کان مقداما علے الحرب عالما باحوالہ فہو محرب فاذا کان منکرا شدیدا فہو ذکر فاذا کان بہ عبوس الشجاعۃ والغضب فہو باسل فاذا کان لایدری من این یؤتے لشدۃ باسہ فہو بہمۃ فاذا کان یبطل الدماء فلا یدرک عندہ ثار فہو بطل فاذا کان یرکب راسہ لایردہ شئ عما یرید فہو غشمشم فاذا کان لایحاش لشئ فہو ایہم فقہ اللغۃ [۱۳] ارضتہ از افعال بمعنے راضی کرنا یقال ارضے الرجل ورضے الرجل جبکہ وہ اس کو رضامند کرے اور خوش کرنے کے لائق دے [۱۴] فعل بمعنے کام وعمل والجمع فعال وافعال۔ جمع الجمع افاعیل [۱۵] قولاً بمعنے کہنا اور یہاں تعریف مراد ہے۔ والجمع اقوال وجمع الجمع اقاویل [۱۶] اوسعتہ از افعال بمعنے فراخ اور کشادہ بنانا ضد الضیق یقال وسع سعۃ وسعۃ ضد ضاق از سمع وحسب [۱۷] حفاوۃ مصدر بمعنے بے اعزاز واکرام کرنا اور خوشی کا اظہار کرنا یقال حفی بہ حفاوۃ وحفاوۃ وحفایۃ ای بالغ فی اکرامہ واظہار الفرح بہ وحفی عنہ ای اکثر السؤال عن حالہ فہو حفی والجمع حفواء وفی التنزیل انہ کان بی حفیا ای برا لطیفا از سمع [۱۸] طولاً بالفتح بمعنے مہربانی وانعام ای الفضل والقدرۃ والعطاء یقال طال علیہ ای علاہ وترفع علیہ وامتن علیہ والنعم وایضا ضد القصر والمصدر طول از نصر [۱۹] الشعوب یہ شعب بفتح الشین وکسر شین کی جمع ہے بمعنے القبیلۃ العظیمۃ المتشعبۃ من حی واحد والجمع شعوب وفی التنزیل وجعلنکم شعوبا واصلہ شعب الشئ شعباً جمعہ وفرقہ واصلحہ وافسدہ از فتح [۲۰] بکارہ بالکسر بمعنے اصل پہاڑی راستہ اور پانی کا راستہ، درۂ کوہ بڑا قبیلہ و بمعنے جانب اور مجمع اصل النسب وکذلک الشعفی [۲۱] الشعاب یہ شعب بالکسر کی جمع ہے بمعنے پہاڑی راستہ اور پانی کا راستہ، درۂ کوہ بڑا قبیلہ و بمعنے جانب۔ اور محرکۃ بالفتح یہ مصدر ہے بمعنے دونوں کندھوں یا دونوں سینگوں کے درمیان کا فاصلہ والشعبۃ بالضم بمعنے فرقہ وکسی چیز کا گر

والجمع شعبٌ وشعاب اور یہاں گھاٹی اور راستہ کے معنے ہیں۔ ۲۲ وجارہ بالکسر بمعنے گوہ دبجّو کے رہنے کا بھٹ (سوراخ) اور اس کے معنے سرنگ کے بھی آتے ہیں۔ والجمع او جرۃٌ وُوجرٌ اور اس سے یہاں مراد اس کا گھر ہے ۲۳ غسان یہ سب سے بڑا قبیلہ ہے جو یمن میں تھا جو ران کے چشمہ غسان پر اترا تھا اور اسی وجہ سے اس کا یہ نام پڑ گیا اور یہ لوگ ایک بہت بڑی حکومت کے مالک ہو گئے تھے منہم ملوک غسان اور جس کا آخری بادشاہ جبلہ بن ایہم تھا جو حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اور یہ فعّال کے وزن پر ہے ۲۴ اسرتی بالضم بمعنے اہل خانہ اور محفوظ اور مضبوط زرہ والجمع اُسَرٌ اور اس کے معنے اس رسی کے بھی آتے ہیں جس سے قیدی کو باندھا جائے جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ ۲۵ الصمیمہ ای الخالصۃ۔ اور صمیم وہ ہڈی جس پر عضو کا مدار ہو۔ والصمیم من کل شئی ای خالص اور یہی معنے یہاں مراد ہے والصمیم من الحر اد البرد بمعنے سخت گرمی یا سردی اور یہ واحد اور جمع دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ یقال رجلٌ صمیمٌ ورجالٌ صمیمٌ اور اس کا مونث صمیمۃ ہے یقال ہو من صمیم القوم یعنی وہ قوم کا اصل ہے۔ ۲۶ سروج یہ ایک شہر کا نام ہے ۲۷ تربتی بالضم بمعنے مٹی و قبرستان والجمع تُرَبٌ یقال تربۃ الانسان یعنی انسان کی قبر اور یہاں اس سے مراد اس کے پیدا وار اس کے بڑھنے اور پلنے کی زمین مراد ہے ۲۸ فالبیت بمعنے گھر وجھونپڑا یقال بیت الرجل ای عیالہ اور یہاں اس سے کی عزت اور شرف کے لحاظ اور اس کا مشہور مکان مراد ہے۔ ۲۹ اشرافا یہ مصدر باب افعال سے ہے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ بمعنے روشن ہونا اور عیب نہ ہونا یقال اشرقت الشمس یعنی آفتاب نکلا واشرق المکان دسورج کی چمک سے وہ روشن ہوا واشرق الرجل یعنی طلوع آفتاب کے وقت وہ داخل ہوا واشرقت الشمس المکان یعنی شمس نے مکان کو روشن کیا۔ اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال شرقت الشمس شرقا وشروقا طلعت واشرقت ای اضاءت نقیض غربت ۳۰ منزلۃ بمعنے اترنے کی جگہ وگھر و مرتبہ یقال لہ منزلۃ عند الامیر یعنی اس کو امیر کے پاس مرتبہ حاصل ہے ویقال وہو رفیع المنزلۃ یعنی وہ بلند مرتبہ والا ہے۔ اور یہی معنے یہاں مراد ہیں ۳۱ جسیمۃ بمعنے بلند و بڑا ہونا یقال جَسُمَ الشئی جسامۃً ای عظم وضخم فہو جُسامٌ وجسیم والجمع جسام از کرم۔

وَالرَّبْعُ کَالْفِرْدَوْسِ مَطِیْبَۃً وَ مَنْزَہَۃً وَقِیْمَہْ	دَا ھَا لْعَیْشُ کَا نَ لِیْ
فِیْھَا وَلَذَّاتٌ عَمِیْمَہْ اَیَّامَ اَسْحَبُ مُطْرَفِیْ	فِیْ رَاوْضِھَا مَاضِیَ الْعَزِیْمَہْ
اَخْتَالُ فِیْ بُرْدِ الشَّبَا وَاَجْتَلِی النِّعَمَ الْوَسِیْمَہْ	لَا اَتَّقِیْ نُوَبَ الزَّمَا
نِ وَلَاحَوَادِثَہُ الْمُلِیْمَہْ فَلَوْ اَنَّ کَرْبًا مُتْلِفٌ	لَتَلِفْتُ مِنْ کَرْبِی الْمُقِیْمَہْ

الترجمۃ والمطالب اور میرا مکان خوبی اور پاکیزگی اور تازگی اور قیمت کے فردوس (جنت) جیسا ہے اور میری زندگی (جو اس میں شہر سروج میں گذری تھی) اور تمام لذتیں عجیب کیا اچھی تھیں اور میں اس زمانے کو یاد کرتا ہوں جب کہ میں اس کے باغوں میں اپنی منقش چادریں زمین کے دامن پر پختہ ارادہ کے ساتھ کھینچتا ہوا چلتا تھا اور چادر (اور لباس) جوانی میں اٹھلاتا پھرتا تھا (یعنی ناز سے چلتا تھا)، اور میں اچھی اچھی نعمتوں کو دیکھتا تھا اور میں حوادثات زمانہ اور دردانگیز مصائب سے بالکل خوف زدہ نہ ہوتا تھا اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ مصیبتیں ہلاک کرنے والی ہیں تو میں موجودہ غم (یا مصیبت دائمی) سے ہلاک ہو جاتا۔

تشریح لغات ۱ الربع بمعنے منزل و گھر و محلہ و لوگوں کی جماعت والجمع رباعٌ وربوعٌ واربُعٌ واربُعٌ دارٌ باعٌ یقال ربع بالمکان ربعًا ای اقام از فتح ومنہ المربع وہ مکان جو موسم ربیع میں بنایا جائے۔ ۲ الفردوس وہو البستان والجنۃ

فرادیس اور اس کے معنے یہ بھی آتے ہیں مطلق باغ یا وسط حصہ یا وسط جنت یا وہ باغ جس میں ہر قسم کے درخت ہوں اور اسی سے جنت الفردوس ہے جو سب سے اعلےٰ طبقہ ہے ۳؎ مطیَبۃ اصلہ طاب الشئ طِیبًا وطیبًا وطابًا وطیبۃً وتطیابًا ای لَذَّ وحَلا وحسن از ضرب منہ الطیّب وضدہ الخبیث کما فی التنزیل لیمیز اللہ الخبیث من الطیّب ۴؎ منزھۃ نزاہت سے بمعنے پاکیزگی یقال نزہ فلانٌ ونزہ نزاہۃً ونزاہیۃً ای تباعد عن المکروہ وصار عفیفًا ونزہ المکانُ ای صار نزیہًا از سمع وکرم ۵؎ وقیمۃ میں واو عطف کا ہے اور قیمۃ کے معنے قدر اور قیمت کے ہیں والجمع قیم ۶؎ واھًا یہ کلمہ تعجب کا ہے بمعنے احسنہ آہًا اور ایہًا میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ آہًا اُس وقت بولتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ بول کر تعجب کرے اور ایہا وہاں جہاں کہ یہ اپنے مقصود کا اظہار کرے تو دوسرے لوگ اس پر افسوس ظاہر کریں اور اس کے غم میں شریک حال ہوں ۷؎ عیش مصدر بمعنے زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو اور یہ حیات سے خاص ہے یقال عاش عَیشًا وعیشۃً ومعاشًا ومعیشًا ومعیشۃً ای صار ذا حیات اب اس کا استعمال زندگی میں عام طور سے ہوتا ہے ۸؎ لذات یہ لَذۃ کی جمع ہے بمعنے مزہ اور الم کی نقیض ہے یقال لَذَّ الشئ لذاذًا ولذاذۃً ای صار شہیًا از سمع ۹؎ عمیمہ عام سے ماخوذ ہے عام یعنی جو بہت ہو اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال عَمَّ الشئُ جبکہ وہ عام ہو وعَمَّ القومَ عَمًّا بالعطیۃ یعنی اس نے سب کو شامل کرلیا وعَمَّ المطرُ الارض جب کہ بارش ساری زمین کو عام ہو ۱۰؎ ایام یا تو اس کو مفعول مانئے تو اس کا فعل محذوف ہوگا یعنی اذکر ایام یا اس کو کان کی خبر کا ظرف بنایئے یا یہ یعیش کا ظرف ہے ۱۱؎ سحب از فتح سحب مصدر بمعنے کھینچنا یقال سحبہ سحبًا ای جرّہٗ علےٰ وجہ الارض ۱۲؎ مطرفی بکسر المیم وضم المیم وہ ریشمی چادر جس کے کنارے پر پھول ہوں یا منقش چادر والجمع مطارف ۱۳؎ روضہا یہ روضۃ کی جمع ہے بمعنے باغ اور اس سے مراد آزاد آدمی اور پختہ ارادہ والا ہے ۱۴؎ ماضی یہ مضاءٌ اور مُضُوٌّ سے مشتق ہے بمعنے مداومت کرنا اور جاری کرنا اور پورا کرنا یقال مضٰے یمضا علےٰ الامر ویمضو مضاءً ومضاءً ومُضُوًّا جبکہ وہ مداومت کرے او مضٰے علےٰ البیع جبکہ وہ بیع کو جائز رکھے از ضرب ونصر اور ۱۵؎ العزیمۃ میں الف ولام مضاف الیہ کے بدلہ میں ہے ای عزیمتی اور عزیمۃ یہ عزم سے مشتق ہے جس کے معنے ارادہ کے ہیں۔ اور اس کی جمع عزائمُ آتی ہے۔ اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال عزم الامر وعلیہ عزمًا وعُزمًا ومعزمًا وعزیمًا وعُزمۃً وعزیمۃ وعزمانًا جبکہ وہ پختہ ارادہ کرے وعزم الرجلُ جبکہ وہ کوشش کرے۔ وعزم فلاں علےٰ فلان جبکہ وہ قسم دے وعزم الراقی جبکہ وہ منتر پڑھے ۱۶؎ اختال۔ از افتعال اس کا مصدر اختیال ہے اور یہ خیال سے مشتق ہے بمعنے گمان کرنا اب یہ تکبر اور اکڑ کر چلنے کے معنے میں مستعمل ہونے لگا ہے یقال اختال اختیالًا جبکہ وہ تکبر کرے اور اکڑ کر چلے۔ ۱۷؎ برد بالضم دھاری دار کپڑا والجمع بُرودٌ وابرادٌ وابْرُدٌ یقال دفع بینہم فَدَ بُرُدٌ بمابینۃ یعنی یمنی چادریں ان کے درمیان بٹیں یعنی سب آپس میں جڑے ہوئے ۱۸؎ اجتلٰی از افتعال اس کا مصدر اجتلاء ہے۔ یقال اجتلی الشئ جبکہ وہ دیکھے ۱۹؎ النعم یہ نعمت کی جمع ہے بمعنے عمدہ حالت ای الحالۃ الحسنۃ بناءً ہا للحالۃ تطلق علےٰ القلیل والکثیر لانہا جنسٌ واصلہا نعم الرجل نعمۃً ومنعمًا ای رفہ عیشہ از فتح ونصر وکرم ۲۰؎ الوسیمہ بمعنے خوبصورت وعمدہ واچھے یقال وَسُمَ الغلامُ یوسم وسامًا ووسامۃً جبکہ وہ خوب صورت چہرے والا ہو ووسُمَ الوجہُ جبکہ وہ خوب صورت ہوا از کرم نوب ۲۱؎ یہ نوبۃٌ کی جمع ہے بمعنے حادثہ ومصیبت اور یہ ناب امرا وانتاب سے مشتق ہے ای اصابہ از نصر ۲۲؎ حوادثہ یہ حادثہ کی جمع ہے واصلہ حدث الامر وحدوثًا ای وقع بعد ما لم یکن از نصر وحُدث حداثۃً وحدوثًا بمعنے نیا ہونا ای عکس قدم از کرم ۲۳؎ الملیمہ از افعال بمعنے ملامت کرنے والے ای التی تاتی بما یلام علیہ یقال الام الرجلُ ای فعل ما یستحق علیہ الملامۃ واصلہ لامہ لومًا وملامًا وملامۃ فی کذا او علی کذا ای عذلہ از نصر ۲۴؎ کرب بمعنے شدید غم ومصیبت ودکھ درنج والجمع کُرُوبٌ وفی التنزیل فنجیناہ واھلہ من الکرب العظیم یقال کَرَبَہ الغم کربًا ای اشتد علیہ از نصر ۲۵؎ تلفت اس کا مصدر تلف ہے۔ بمعنے ہلاک ہونا یقال تلف تلفًا ای ہلک واتلفہٗ ای اہلکہ از سمع کُرَب ۲۶؎ یہ کُربۃٌ کی جمع ہے۔ بمعنے مشقت وتکلیف وغم ۲۷؎ المقیمۃ از افعال بمعنے ہمیشہ ودائمی یقال اقامہ وقامۃً جبکہ وہ کھڑا کرے۔ واقام المائلَ ادا المعوّج جبکہ سیدھا

کرے واقام الشی جبکہ وہ ہمیشہ رکھے واقام بالمکان جبکہ وہ وطن بنائے اور اقامت کرے ۔ واقام الحق جبکہ وہ حق ظاہر کرے واقام الصلوٰۃ جبکہ وہ کامل طریقہ سے ادا کرے واقام للصلوٰۃ جبکہ وہ اقامت کہے اقام السوق جبکہ وہ بازار لگائے اور اس کو رائج رکھے ۔

اَوْ يُفْتَدٰى عَيْشٌ مَضٰى
مِنْ عَيْشِهٖ عَيْشُ الْبَهِيْمَهْ
وَتَرَى السِّبَاعَ تَنُوْشُهَا
لَا شُؤْمُهَا لَمْ تَنْبُ شِيْمَهْ

لَفَدَتْهُ مُهْجَتِيَ الْكَرِيْمَهْ
تَقْتَادُهٗ بُرَةُ الصَّغَا
اَيْدِي الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِيْمَهْ
وَلَوِ اسْتَقَامَتْ كَانَتِ الْ

فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْفَتٰى
رِ اِلَى الْعَظِيْمَةِ وَالْهَضِيْمَهْ
وَالذَّنْبُ لِلْاَيَّامِ لَوْ
اَحْوَالُ فِيْهَا مُسْتَقِيْمَهْ

الترجمۃ والمطالب

یا اگر گذشتہ عیش کا فدیہ دیا جا سکتا تو میں اپنی عزیز جان فدیہ کر دیتا کیونکہ شریف جوانمرد کے لیے چار پایوں کی سی زندگی سے موت بہتر ہے اس کو ذلت کی نکیل بڑے بڑے اور (ارادہ) شکن مصائب کی طرف کھینچے لیے جا رہی ہے ۔ تو دیکھتا ہے کہ درندوں کو مغلوب بجوؤں کے ہاتھ پکڑتے ہیں (کھسوٹے جاتے ہیں) یہ سراسر زمانہ کا قصور ہے کیونکہ اگر اس کی زمانہ بدبختی نہ ہوتی تو عادتیں مختلف نہ ہوتیں اور اگر زمانہ راست اور مستقیم ہوتا تو انسانوں کی حالتیں بھی مستقیم ہو جاتیں (درست ہو جاتیں)

تشریح لغات

۱ یفتدے از افتعال بمعنے فدیہ لیا جاتا یا فدیہ وصول کرنا یقال افتدے منہ بکذا ای تحاماہ وفی التنزیل لو یفتدے من عذاب یومئذ ببنیہ و یقال فدیت بمال و بنفسی فدیً و فداءً ای اطلقتہ واخذت فدیتہ وفی التنزیل وفدیناہ بذبح عظیم از ضرب ۲ مہجتی بمعنے روح و مال وخون وقلب کا خون والجمع مُہَج و مُہجاتٌ واصلہ مَہجَ مَہجاً ای حسن وجہہ از فتح ۔ ۳ فالموت یہ مصدر ہے بمعنے مرنا یہ حیات کی نقیض ہے اور یہ نصر سے آتا ہے یقال مات یموت اور خیر یہ شر کی نقیض ہے لقولہ تعالےٰ ونبلوکم بالشر والخیر فتنۃ ۔ ۵ للفتی بمعنے الشاب الحدث یعنی نوجوان والجمع فتیانٌ وفتیۃٌ وفتوۃٌ وفتوٌ وفتیٌ وفتیٌ یقال فتی یفتی ای کان فتےً از سمع ۔ ۶ البہیمۃ چوپائے اور جانور خواہ وہ خشکی کے ہوں یا آبی ہوں ۔ والجمع بہائم وفی التنزیل احلت لکم بہیمۃ الانعام الخ اور بہیمۃ کے یہ بھی معنے آتے ہیں ہر وہ جانور جس میں قوت گویائی نہ ہو ۔ ۷ تقتاد از افتعال اقتیاد مصدر بمعنے کھینچنا یقال اقتاد الدابۃ جبکہ وہ دابہ کو کھینچے ۔ ۸ برۃ بالضم بمعنے حلقہ و نکیل ای حلقۃ تجعل فی انف البعیر والجمع بُرًے و بُرات واصلہ بُرْوَ الناقۃ ای جعل فی انفہا البرۃ از نصر ۔ ۹ الصغار بفتح الصغار بمعنے ذلت وخواری یقال صَغُرَ یصغُرُ صُغراً وصغارۃ ای ذلّ از کرم ۔ ۱۰ العظیمۃ اس سے مراد بڑی مصیبت ہے ۔ ۱۱ الھضیمۃ بمعنے ظلم وغضب والجمع ہضائم یقال ہضم فلاناً ہضماً ای ظلمہ وغضبہ از ضرب وفی التنزیل فلا یخاف ظلماً ولا ہضماً ۔ ۱۲ السباع پھاڑنے والے جانور درندے والجمع سبع اور سبع کی جمع اسبُعٌ اور سبُوعٌ اور سبوعۃٌ آتی ہے ۔ اور اس کا مؤنث سبعۃٌ آتا ہے اور اس سے یہاں مراد کریم اور شریف لوگ ہیں ۔ ۱۳ تنوشہا از نصر بمعنے دانتوں سے نوچنا دکھانا یقال ناش الشیٔ نوشاً ای تناولہ ایدی یہ ید کی جمع ہے بمعنے ہتھیلی و ہاتھ ۔ ۱۵ الضباع یہ ضبُعٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع اَضبُعٌ وضبُعٌ وضِبَعٌ وضبوعۃٌ وضبعاتٌ ومضبعۃٌ بمعنے بجو اور کفتار اور اس کی کنیت ام عامر ہے ۔ اور اس سے مراد لیم اور کمین ہیں ۔ ۱۶ المستضیمۃ یہ ضیم سے مشتق ہے اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے اس کے معنے زیادہ ظلم کے ہیں ۔ اور یہ ضرب سے آتا ہے ۔ ۱۷ الذنب بمعنے گناہ والجمع ذنوب وجمع الجمع ذنوبات وفی التنزیل فکلا اخذنا بذنبہ ۔ ۱۸ شؤمہا بمعنے نحوست ۔ وبد فالی ۔ وبد شگونی یقال شؤم شآمۃً علیہم ای صار شؤماً علیہم از کرم ۔ ۱۹ لم تنب از نصر یقال نبا الطبع عن الشیٔ ای نفر عنہ ولم یقبلہ والمصدر نبوٌ نبوۃٌ ونبوٌّ ونبیٌّ بمعنے ناموافق ہونا ۔ ۲۰ شیمہ بمعنے اچھی عادات والجمع شیمٌ ۔ ۲۱ الاحوال یہ حال کی جمع ہے ۔ بمعنے کیفیت وحالت وہیئت اور حالت کی جمع حالات آتی ہے ویقال

حالات الامر یعنی زمانہ کی گردشیں۔

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَہٗ نَمَا اِلَی الْوَالِیْ۔ فَمَلَأَ فَاہُ بِاللَّآلِیْ۔ وَسَامَہٗ اَنْ یَّنْضَوِیَ اِلٰی اَحْشَائِہٖ وَیَلِیَ دِیْوَانَ اِنْشَائِہٖ۔ فَاَحْسَبَہُ الْحِبَآءُ۔ وَظَلَفَہٗ عَنِ الْوِلَایَۃِ الْاِبَآءُ۔ (قَالَ الرَّاوِیْ) وَکُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِہٖ۔ قَبْلَ اِیْنَاعِ ثَمَرَتِہٖ۔ وَکِدْتُ اُنَبِّہُ عَلٰی عُلُوِّ قَدْرِہٖ۔ قَبْلَ اِسْتِنَارَۃِ بَدْرِہٖ۔

الترجمۃ والمطالب جب اس کی خبر حاکم کو پہونچی تو اس نے بوڑھے کا منہ موتیوں سے بھرا اور اس کو مجبور کیا کہ وہ ملازمین کے گروہ میں مل جائے اور اس کے دارالانشاء (یعنی ادارۂ تحریر) کا میر منشی ہو جائے مگر بوڑھے کو یہ بخشش کافی ہو گئی۔ (اس کو عطا کافی ہو گئی) اور اس کے انکار نے اس کو سرداری حکومت یعنی میر منشی) بننے سے اس کو روک دیا (راوی کہتا ہے) کہ میں اس کے شجر کی شاخ کو (اس کے پھل کے پکنے) بارآور ہونے سے پہلے ہی پہچان چکا تھا اور قریب تھا کہ اس کے پورے چاند کے روشن ہونے سے پہلے (لوگوں کو) اس کے علو قدر سے متنبہ کر دوں۔

تشریح لغات لہ خبرہ کسی چیز کو جاننا یقال خبرتہٗ خبراً و خبرۃً واخبرتہ ای اعلمتہ بما حصل لی من الخبر وقیل الخبرۃ المعرفۃ ببواطن الامور منہ قولہ تعالٰی واللہ خبیر بما تعملون ۲ہ نما از نصر یقال نما الحدیث الے فلان نمواً ای رفعہ واسندہ فنما ای ارتفع اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور یائی ضرب سے آتا ہے ۳ہ الوالی بمعنے حاکم والجمع ولاۃٌ ۴ہ فملأ از فتح بمعنی بھرنا یقال ملأ الاناء ماءً وبالماء ومن الماء ملأً وملاءۃً ای وضع فیہ ماءً ۵ہ فاہ بمعنی منہ والجمع افواہ وفی التنزیل ذلکم قولکم بافواہکم واصلہ فاہ بکذا فوہاً ای نطق بہ از نصر ۶ہ باللآلی یہ لؤلؤ کی جمع ہے بمعنے موتی اور لؤلؤ یہ لؤلؤۃ کی جمع ہے وفی التنزیل یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان ۷ہ سامہ از نصر اس کا مصدر سوم ہے بمعنے تکلیف دینا یقال سامہ الامرَ کلفہ ۸ہ ینضوی از انفعال بمعنے شامل ہوا اور ملے یقال انضوے الیہ ای ضمّ ولجأ بہ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال ضوا الیہ ضیاً وضوِیّاً ای ضمّ ولجا ۹ہ احشائہ قال فی القاموس الحشا ما فی البطن والحشیٰ ما دون الحجاب مما فی البطن من کبد وطحال وغیرہ او ما بین ضلع الخلف (ای الصدر) التی فی آخر الجنب الی الورک او ظاہر البطن ویقال آتانی حشاہ ای فی کنفہ وناحیتہ وقال فی المنجد والصراح والقاموس جمع الحشا احشاءٌ ۱۰ہ یلی از ضرب بمعنے والی ہونا ۱۱ہ فاحسبہ حسبان سے ماخوذ ہے یا حسب سے بمعنے کافی ہونا یقال احسب فلانٌ ای اذا قال حسبی حسبی (ای کفانی) ۱۲ہ الحباء بمعنے عطاء کافی ہونا اور یہ واوی ہے۔ واصلہ حباہ بکذا حبواً ای اعطاہ ایاہ وحباہ عن کذا ای منعہ از نصر ۱۳ہ ظلفہ ظَلَفَ مصدر بمعنے روکنا از ضرب یقال ظلفت نفسہ عن الشئ ظَلَفاً ای کفہ عنہ ۱۴ہ الاباء بمعنے روکنا وہو فی الاصل شدۃ الامتناع فکل اباءٍ امتناعٌ ولا عکس ویطلق الاباء بمعنے الاباء عن الذل ای خودداری ۱۵ہ عود۔ بالضم بمعنے لکڑی اور کٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی والجمع عیدانٌ واعوادٌ ۱۶ہ شجرتہ واعلم ان الشجرۃ من النبات مالہ ساق والجمع شَجَرٌ وجمع الجمع اشجار والنجم مالیس لہ ساق وفی التنزیل والنجم والشجر یسجدان ۱۷ہ ایناع از افعال بمعنے پھل نکلنا اور یہ ینع سے مشتق ہے یقال ینعت الثمرۃ ینعاً ویُنعاً وایبعت وہی یانعۃٌ وموتنعۃ، قال تعالٰی انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ وقرأ ابن اسحاق وینُعہ وہو جمع یانعٌ وہو المدرک ای الیانع از فتح ۱۸ہ ثمرتہ۔ بمعنے پھل یہ واحد ہے اور اس کی جمع ثمار آتی ہے اور جمع الجمع اثمار اور ایناع ثمرتہ سے کنایہ تعظیم سے ہے ۱۹ہ انبہ از تفعیل مصدر تنبیہ بمعنے خبردار ہونا یقال نبّہ فلاناً علے الامر اوالے الامر ای وافقہ علیہ ونبّہ الامر نبہاً ای فطن لہ از سمع ۲۰ہ علو بمعنے بلندی اور یہ سفل کی ضد

ہے۔ ۱۲؎ استنارۃ اس میں س اور ت مبالغہ کے لیے ہے بمعنی روشن ہونا ۱۳؎ بدر ماہ کامل۔ چودھویں رات کا چاند وطبق وا لجمع بدور۔

فَاَوْحٰی اِلَیَّ بِاِيْمَاضِ جَفْنِهٖ۔ اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَهٗ مِنْ جَفْنِهٖ۔ فَلَمَّا خَرَجَ بَطِيْنَ الْخُرْجِ۔ وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفَلْجِ شَيَّعْتُهٗ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ۔ وَلَاحَيْتُهٗ عَلٰی رَفْضِ الْوِلَايَةِ۔ فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا۔ وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا۔

لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمَتْرَبَهْ	اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَهْ	لِاَنَّ الْوُلَاةَ لَهُمْ نَبْوَةٌ
وَمَعْتَبَةٌ يَا لَهَا مَعْتَبَهْ	وَمَا فِيْهِمْ مَنْ يَرُبُّ الصَّنِيْعَ	وَلَا مَنْ يُشَيِّدُ مَا رَتَّبَهْ

الترجمة والمطالب

مگر اُس نے مجھے آنکھ کا اشارہ کر دیا کہ اس نے تلوار کو نیام سے نہ نکالوں پس جب وہ اپنی خرجین بھر کر چلا اور فتح مندی (کامیابی) کے ساتھ لوگوں سے وہ جدا ہوا تو میں حق رعائیت ادا کرتے اور حکومت دیوان کے چھوڑنے پر اس کو ملامت کرتے ہوئے چند قدم اس کے ہمراہ گیا اس پر اس نے ہنس کر منہ پھیر لیا۔ اور نغمہ میں یہ شعر پڑھنے لگا۔ فقیر بن کر مجھے شہر در شہر پھرنا مرتبہ اور منزلت سے کہیں زیادہ محبوب ہے کیونکہ حاکموں کے لیے استقلال اور ثبات نہیں بلکہ ایک عتاب ہے اور کس قدر عظیم عتاب ہے ای لوگوں تم تعجب کرو اُن میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو احسان کی اصلاح اور اپنے مرتب کردہ چیز کو مضبوط و مستحکم کرے۔

تشریح لغات

۱؎ فاوحے ماضی کا صیغہ از افعال بمعنے اشارہ کرنا یقال وحے الیہ وحیا اوحے الیہ ای اشار از ضرب واصل الوحی الاشارۃ الشریعۃ وفی التنزیل فاوحے الیہم ان سبحوا بکرۃ وعشیا ۲؎ بایماض مصدر از افعال بمعنے نہایت خفیہ اشارہ کرنا۔ یقال اومض الرجلُ جبکہ وہ رمز سے اشارہ کرے ۳؎ جفنہ یہ آنکھ کے پردے کے معنے میں ہے اور دوسرا تلوار کے نیام کے اور دونوں کی جمع اجفانٌ اور جفونٌ اور اجفنٌ آتی ہے اور جفنۃٌ کے معنے پیالہ کے بھی آتے ہیں اور اس کی جمع جفانٌ اور جفنات آتی ہے وفی التنزیل وجفان کالجواب یقال جفنَ الناقۃ جفنًا ای نحرَ ہا واطعم لحمہا فی الجفان از نصر ۴؎ اجرد از تفعیل بمعنے نکالنا یقال جرّد السیفُ جرْدًا وجرّدا ای سلّہ از نصر ۵؎ عضبہ بمعنے تلوار قاطع یقال عضبہ عضبًا ای قطعہ از ضرب ۶؎ خرج۔ خرج نقیض دخل یعنی وہ نکلا یقال خرج خروجًا ای برز من مقرہ او حالہ سواء کان مقرہ دارًا او بلدًا او ثوبا وسواء کان حالۃ حالۃً فی نفسہ او فی اسبابہ الخارجۃ والاخراج اکثر ما یقال فی الاعیان نحو کما اخرجک ربک من بیتک بالحق ویقال فی التکوین الذی ہو من فعل اللہ تعالیٰ واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم فاخرجنا بہ ازواجًا من نبات شتے والتخریج اکثر ما یقال فی العلوم والصناعات۔ ۷؎ بطین بمعنے بھرا ہوا بطن کے معنے بڑے پیٹ کے ہیں اور مبطون جو پیٹ کا مارا گیا ہو یعنی اس کو ہیضہ ہو جائے یا دست آنے لگیں اور بطین جو بڑے پیٹ کا ہوا اور مبطان وہ پیٹ جو زیادہ کھانے کی وجہ سے بڑا ہو گیا ہو اور مبطن وہ پیٹ جو کہ دبلا ہو ۸؎ الخرج بمعنے خرجین کاٹھی کا تھیلہ اور گدھے کے اوپر جو بوجھ لادا جائے اس کا پلہ آدھا ادھر گرے اور آدھا ادھر اور سامان کی بوری وہو دعاء معروف یوضع علے ظہر الدابۃ وآلات المسافر والجمع خرجۃٌ مثل عنبۃٌ ۹؎ فصل مصدر بمعنے جدا ہونا یقال فصل من المکان فصولًا ای خرج منہ از نصر ۱۰؎ فائزا یہ فوز سے ہے بمعنے کامیاب ہونا یقال فاز بالامر فوزًا ای ظفر بہ وفاز من المکروہ ای اسلم ونجا از نصر وقال الراغب الفوز الظفر بالخیر مع حصول السلامۃ وفی التنزیل اولئک ہم الفائزون ۱۱؎ بالفلج بالضم بمعنے کامیابی وفتح مندی ای الفوز والظفر یقال فلج الرجل فلجًا وفلوجًا وافلج ای ظفر بما یطلب از نصر وضرب اور فلج بالکسر کے معنے آدھے

اور قلح مصدر بالفتح بمعنے فدبس یا دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا و بمعنے صبح وندی ؁۱۲ شیعتہ۔ از تفعیل اس کا مصدر تشیع ہے بمعنے رخصت کرتے یا مکان تک پہنچانے کے لیے ہمراہ جانا یقال شیّع الشئ جبکہ کسی چیز کو بھیجے۔ اور اس کے پیچھے جائے ؁۱۳ قاضیا از ضرب اس کا مصدر قضاءٌ ہے بمعنے ادا کرنا و پورا کرنا یقال قضے حاجتہ جبکہ وہ اس کو پورا کرے اور فارغ ہو وقضیٰ وَطرہٗ جبکہ وہ مراد کو پہو نچے وقضی الدین جبکہ وہ قرض کو ادا کرے وقضیٰ الصلوٰۃ جبکہ وہ نماز ادا کرے۔ وقضے الامر الیہ جبکہ وہ پہنچائے وقضے العہد جبکہ وہ نافذ کرے وقضے علیہ عہداً جبکہ وہ وصیت کرے وقضے اَجَلَہٗ ونَحبَہٗ جبکہ وہ مرے ؁۱۴ حق مصدر بمعنے سچائی وراستی یقین وانصاف وثابت شدہ حصہ ومال اور ملک وہوشیاری وفیصل شدہ معاملہ۔ وموت الجمع حقوق اور کہا جاتا ہے ہو حق بکذا یعنی وہ اس کے لائق ہے۔ ؁۱۵ لاحیا اور اس کے اصلی معنے درخت کی چھال چھیلنے کے ہیں۔ یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر آتا ہے بمعنے عیب لگانا اور گالی دینا اور برُا بھلا کہنا یقال لحافلا لحوًا ولحے فلانا لحیًا ای عابہ وسَبّہٗ از نصر۔ ؁۱۶ رفض یہ مصدر ہے از ضرب ونصر بمعنے چھوڑنا یقال رفضہ رفضًا ای ترکہ ؁۱۷ فاعرض از افعال اس کا مصدر اعراض ہے بمعنے اعراض کرنا اور منہ پھیر لینا یقال اعرض عنہ جبکہ وہ روگردانی کرے۔ واعرض المسألۃ جبکہ وہ لمبا چوڑا سوال کرے واعرض فی المکارم جبکہ وہ بہت فیاض ہو واعرض الأمر جبکہ ظاہر ہو تبسما از تفعیل اس کا مصدر تبسم ہے بمعنے ہنسنا اعلم ان اوّل مراتب الضحک التبسم ثم الاہلاس وہو افضاء ثم الافترار والاکفلال وہما الضحک الحسن ثم الکتکتۃ اشد منہا ثم القہقہۃ ثم القرقرۃ ثم الکرکرۃ ثم الاستغراب ثم الطخطخۃ وہی ان یقول طخ طخ ثم الاہتراق والازحزحنۃ وہی ان یذھب الضحک بہ کل مذہب۔ ؁۱۹ متزنما ترنم مصدر از باب تفعل بمعنے گانا وگیت گانا ویقال ترنم ورتم رنمًا اے غنّے غناءً حسنا از سمع ؁۲۰ لجوب جوب مصدر بمعنے قطع کرنا اس میں لام تاکید کا ہے یقال جاب البلاد ای قطعہا بسیرا وجاب الصخرۃ ای خرقہا از نصر وفی التنزیل جابوا الصخر ؁۲۱ البلاد یہ بلدۃ کی جمع ہے بمعنے شہر اور اس کی جمع بُلدان بھی آتی ہے وفی التنزیل لااقسم بہذا البلد یقال بَلَدَ بالمکان بلودًا ای اقام بہ او اتخذہ بلدا از نصر ؁۲۲ المتربۃ یہ تراب سے مشتق ہے بمعنے فقر وفاقہ یقال مسکین ذومتربۃ یعنی خاک آلودہ مسکین وفی التنزیل مسکینا ذامتربۃ ؁۲۳ المرتبۃ بمعنے بلند جگہ والجمع مراتب واصلہ رتب الشئ رَتبًا ورُتوبًا ای ثبت ولم یتحرک ورتبہٗ ای ثبتہ وجعلہ فی مرتبۃ از نصر ؁۲۴ الولاۃ یہ والی کی جمع ہے جیسے قضاۃ قاضی کی جمع اور جیسے داعی دعاۃ کی جمع بمعنے حاکم شہر ؁۲۵ نبوۃ مصدر ہے یہ ماخوذ ہے نبا المکان سے بمعنے ناموافق ہونے کے یا یہ نبا السیف نبوۃً ونبوًا سے ماخوذ ہے بمعنے تلوار کا اچٹ جانا اور یہ نصر سے آتا ہے ؁۲۶ معتبۃ بمعنے غصہ وعتاب اور یہ عتاب سے ماخوذ ہے یقال عتبہ عتبا۔ عُتبانًا ومَعتبًا ومَعتبۃً ای لامہ از نصر ؁۲۷ اور یالہا معتبۃ میں یا حرف ندا کا ہے۔ اور اس میں لام تعجب کا ہے اور ہا ضمیر یہ معتبہ کی طرف راجع اور اس کے معنے یہ ہیں۔ یہم معتبہ ای معتبۃ اور یا اس کی تقدیر یہ ہے یا قوم تعجبوا لہذہ المعتبۃ ؁۲۸ برّب از نصر اس کا مصدر رب ہے، بمعنے پالنا یقال رَبَّ النعمۃ رَبًّا ای زادہا از نصر واعلم ان الربّ انشاء الشئ حالاً فحالاً الے حد التمام یقال ربّہٗ وربّاہ فالرب مصدر یستعمل للفاعل ولا یقال مطلقا الا للہ تعالے بالاضافۃ یقال لہ تعالے ولغیرہ یقال ربّ الدار والفرس لصاحبہما وعلے ذلک قولہ تعالے واذکرنی عند ربک فانساہ الشیطن ذکر ربہ۔ ؁۲۹ الصنیع بمعنے احسان یا یہ مفعول کے معنے میں ہے احسان کیا گیا۔ یقال صنع الیہ معروفًا صنعًا وصنعًا ای احسن الیہ از فتح ؁۳۰ لشید از باب تفعیل یقال شاد البناء شیدًا وشیّدہ ای رفعہ وشاد الحائط ای طلاہ بالشید از ضرب وفی التنزیل وقصر مشید اے مبنے بالشید وفی التنزیل وبروج مشیدہ ؁۳۱ رتبہ از تفعیل اس کا مصدر ترتیب ہے یقال رتّبتہٗ یعنی جبکہ وہ ثابت کرے اور اس کو مرتبہ کے لحاظ سے رکھے۔

فَلَا یَخْدَعَنْکَ لَمُوْعُ السَّرَابِ	وَلَا تَأْتِ اَمْرًا اِذَا مَا اشْتَبَہٗ
فَکَمْ حَالِمٍ سَرَّہٗ حُلْمُہٗ	وَاَدْرَکَہُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَہٗ

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ

حَکَی الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ ـ قَالَ اَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِیْدَ ـ وَقَدْ شِمْتُ بَرْقَ عِیْدٍ ـ فَکَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْکَ الْمَدِیْنَةِ ـ اَوْ اَشْهَدَ بِهَا یَوْمَ الزِّیْنَةِ ـ

الترجمة والمطالب لہذا توریت کی چمک کے دہوکے میں نہ آجانا اور ہرگز (کبھی) توکسی پر مشتبہ کام کو نہ کرنا۔ کیونکہ بہت سے خواب دیکھنے والوں کو ان کی خواب نے خوش کیا ہے مگر وہ جب جاگے ہیں تو ان کو خوف اور ڈر لاحق ہو گیا ہے۔

(ساتواں مقامہ برقعیدیہ ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے برقعید سے کوچ کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ میں نے عید کا چاند دیکھا میں نے یہ خیال کیا کہ مجھے عید کے دن اس جگہ موجود رہنا چاہیئے میں نے وہاں سے اپنا کوچ کرنا (جانا) مناسب نہ جانا۔

تشریح لغات ؎ فلا یخدعنک بمعنے لا یغرنک یہ خدع سے مشتق ہے بمعنے دہوکہ دینا یقال خدعہ خدعًا وخدعًا ای قتلہ والحق بہ المکروہ من جہث لا یعلمہ از فتح ؎ لموع یہ مصدر ہے بمعنے چمک یقال لمع البرقُ لمعًا ولموعًا ولمعانًا و لمیعًا وتلماعًا ای اضاء از فتح۔ ؎ السراب بالفتح وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسا نظر آتا ہے اس میں مکانوں اور درختوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے جھوٹ اور مکر وفریب کے لیے اس سے مثال دیجاتی ہے یقال ہو اخدعُ من السَّراب یعنی وہ سراب سے زیادہ فریبی ہے۔ ؎ اشتبہ از افتعال یقال اشتبہ فی الامر یعنی صحیح ہونے میں شک کرنا واشتبہ الامر علیہ جب کہ پوشیدہ اور مشتبہ ہو اور ایک دوسرے کے مشابہ ہونے کے بھی معنے آتے ہیں یہاں پر معنے مشتبہ ہونے کے ہیں ؎ حالم بمعنے خواب دیکھنے والا از نصر یقال حلم الرجل حُلُمًا وحُلْمًا وحلم بالشیٔ حُلُمًا وحُلْمًا ای اذاراہ فی المنام فہو حالم حلم بالضم وہو ما یراہ النائم فی المنام۔ (خواب) والجمع احلامٌ وسمی الحلم حُلمًا لکون صاحبہ جدیرًا بالحلم والانارۃ۔ ؎ ادرکہ از افعال یقال ادرکہ الشیٔ ای الحقہ وفی التنزیل حتیٰ اذا ادرکہ الغرق۔ ؎ الروع بمعنے گھبراہٹ وڈر یقال راع منہ روعًا ای فزع از نصر۔ ؎ انتبہ از باب افتعال یقال انتبہ زید جبکہ وہ بیدار ہو اور یہ مشتق ہے نبّہ تنبّہًا من نومہ جبکہ وہ نیند سے بیدار ہو از سمع (المقامۃ السابعۃ البرقعیدیۃ) برقعید بلد بینہ وبین الموصل عشرون فرسخا۔ ؎ ازمعت از باب افعال یقال ازمع الامر علیہ وبہ ای ثبت علیہ واظہر فیہ عزمًا وکذا زمّع اما المجرد فیقال زمع الارنب ازمعًا وزمعانًا ای اسرع وایضًا مشے بطیئًا از فتح وزمع من سمع معناہ دہش۔ وجزع۔ ؎ الشخوص بمعنے کوچ کرنا یقال شخص من البلاد شخوصًا ای ذہب وارتحل وشخص بصرہ ای ارتفع از فتح ؎ شمت۔ از ضرب یقال شام البرق شیمًا ای نظر الیہ این تنجُّہ ؎ برق عید اعلم ان بین قولہ برق عید وبرقعید جناس الترکیب وہو ان یکون احد المتجانسین مرکبا والاخر مفردًا ثم اللفظان المجانسان ان اتفقا فی الحظ خص باسم المتشابہ کما فی قول الشاعر ؎ اذا ملک لم یکن ذاھبۃ فدعہ فدولتہ ذاہبۃ۔ والاسمی مفروقا کما فی قولہ کلکم قد اخذ الجام ولا جام لنا۔ ما الذی ضر مدیر الجام لو جاملنا۔ بین قولہ جاملنا وجام لنا جناس الترکیب المفروق فکذلک بین برقعید وبرق عید جناس الترکیب المفروق ثم اعلم ان ذلک اذا لم یکن اللفظ المرکب مرکبا من کلمتہ والاخص باسم المرفوع کقولہ ہذا مصائب ام طعم صاب۔ مصاب کلمتہ مستقلۃ ومصاب آخر مرکب من لیم طعم وصاب عبد سمی العید عیدًا لانہ یعود

کل سنۃ بفرح جدید واصلہ عوُدٌ والجمع اعیادٌ ۳؎ فکرہت بیقال کرہ الشئی کرہاً وکرُہاً وکراھۃً وکراھیۃً ای نقیض احبّہ مکروہ سمجھنا وناپسند کرنا از سمع ۴؎ المدینۃ والجمع مدائن واصلہ مدن بالمکان مدناً ای اقام ومدن المدینۃ ای اتاہا از نصر مدینہ کی میم میں اختلاف ہے۔ ایا یہ اصلی ہے یا زائد بعض نے تو کہا کہ میم زائد ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس میں (ی) زائد ہے واللہ اعلم مدنی جبکہ نسبت یثرب یعنی مدینہ کی طرف ہو اور مدائن بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جس میں کسریٰ (یعنی نوشیرواں کا محل تھا بڑے ہونے کی وجہ سے جمع کا لفظ اطلاق کیا گیا اور نسبت کے وقت مدائنی بولتے ہیں۔ اور مدینی یہ بغداد کی طرف منسوب کر کے بولتے ہیں کیونکہ مدینۃ السلام یہ بغداد کا نام ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم افتخار علی عفرلہ ۵؎ اواشہد بمعنے ای ان یا الآن اشہد ای احضر یقال شہد المجلس شہوداً ای احضرہ وشہد لفلان اوعلی فلان عند الحاکم شہادۃً ای ادّی ماعندہ من الشہادۃ وشہد اللہ ای علم وتبین وشہد فلان بکذا ای حلف وباب الکل از سمع ۶؎ یوم الزینۃ یعنی زینت کا دن اس سے عید مراد ہے اس واسطے کہ لوگ اس دن بناؤ سنگار کرتے ہیں اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔

فَلَمَّا اَظَلَّ بِفَرْضِہٖ وَنَفْلِہٖ۔ وَاَجْلَبَ بِخَیْلِہٖ وَرَجْلِہٖ۔ اِتَّبَعْتُ السُّنَّۃَ فِیْ لُبْسِ الْجَدِیْدِ۔ وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْیِیْدِ۔ وَحِیْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰی وَانْتَظَمَ۔ وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْکَظَمِ۔ طَلَعَ شَیْخٌ فِیْ شَمْلَتَیْنِ۔ مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَیْنِ۔ وَقَدِ اعْتَضَدَ شِبْہَ الْمِخْلَاۃِ۔ وَاسْتَقَادَ لِعَجُوْزٍ کَالسِّعْلَاۃِ۔

الترجمۃ والمطالب

پس جبکہ عید اپنے فرائض اور نوافل کے ساتھ قریب آئی دیا اس نے سایہ ڈالا) اور وہ اپنے سواروں اور پیدلوں کو کھینچ لائی تو میں نے نیا لباس پہنتے وقت سُنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی اور میں عیدگاہ جانے والوں کے ساتھ (گھر) سے نکلا جس وقت جماعت عیدگاہ میں جمع ہوگئی اور صفیں بندھ گئیں اور ازدہام کی وجہ سے سانس رکنے لگے تو ایک بوڑھا آنکھیں بند کئے ہوئے دو چادریں (یا کمبل) میں لپٹا ہوا آیا اور اس کے بازو پر ایک توبرا (جھولی) پڑی تھی اور ایک چڑیل (بھوتنی) جیسی بوڑھیا رہبری کر رہی تھی۔

تشریح لغات

۱؎ اظل ازباب افعال اس کا مصدر اظلال ہے بمعنے قریب ہونا وسایہ ڈالنا۔ ۲؎ بفرضہ الفرض ما اوجبہ اللہ علی عبادہ والجمع فروضٌ وفرائضُ یقال فرض اللہ علیہم الاحکام فرضاً ای اوجب علیہم از ضرب یہاں یہ فرض سے مراد صدقۃ الفطر ہے ۳؎ نفلہ نفل وہ عبادت جو فرض اور واجب نہ ہو از نصر یقال نفل الرجل یعنی اس کو بلا معاوضہ کے عطا کیا وتنفل یعنی اس نے نفل نماز پڑھی اور نفل سے مراد عید کی نماز ہے اس لیے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ اور اس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ساتویں مقامہ کا مصنف مقلد شافعی ہے ۴؎ اجلب ای جمع اور یہ جلب سے مشتق ہے جس کے معنی اکٹھا کرنے کے آتے ہیں۔ سمع سے اور نصر سے آتا ہے اس کے معنی گناہ کرنے کے بھی آتے ہیں یقال جلب علیہ جلباً یعنی اس نے گناہ کیا۔ واجلب علی الفرس اس نے چلا کر آگے بڑھنے میں اسے اُکسایا۔ واجلب الدم بمعنی خشک ہونا واجلب القوم شور وغوغا کرنا اور ضرب اور نصر سے اس کے معنی ہانک کر لانے کے آتے ہیں یقال جلبہ جلباً وجلباً جبکہ وہ ہانک کر لائے اور یہی معنے یہاں مراد ہیں ۵؎ بخیلہ مصدر گھوڑوں کا گروہ والجمع خیولٌ واخیالٌ اور اس کا مجازاً اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے یقال اتی بخیلہ ورجلہ یعنی وہ اپنے سوار اور پیادوں کے ساتھ آیا ۶؎ رجلہ بفتح الراء وسکون الجیم یہ راجل کی جمع ہے اور یہ فارس کی ضد ہے جو اپنے پاؤں پر چلے یقال جاءت الخیالۃ والرجالۃ یعنی سوار وپیادے

سب آتے [8] السنۃ والجمع سُنَنٌ وفی التنزیل سنۃ اللہ التی قد خلت واصلہ سَنَّ السنۃ سَنًّا ای وضعہا از نصر اور سنت کے معنے خصلت و طریقہ و طبیعت وشریعت وچہرہ اور اس کے معنی دائرہ کے آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد حدیثِ رسول کی اقتدا مراد ہے [9] لبس بالضم بمعنی پہننا مصدر از سمع یقال لبس الثوبَ لُبسًا جبکہ وہ کپڑا پہنے۔ [10] الجدید۔ یہاں موصوف کو حذف کر کے صفت کو اس کے قائم مقام کر دیا ہے۔ ای فی لبس ثوب الجدید اور جدید کی جمع جُدُدٌ آتی ہے۔ اور یہ قدیم کی ضد ہے بمعنی نیا واصلہ جَدَّ الثوبُ جِدَّۃً ای صار جدیدًا از ضرب۔ وفی التنزیل بل ہم فی لبس من خلق جدید [11] برزت از نصر یقال برز بروزًا ای خرج للتعبید ای لصلوۃ العید اور [12] تعبید یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی عید کی رسوم منانا اور عید میں داخل ہونا [13] التأم از افتعال بمعنی درست ہو اور متفق ہوا یقال التأم الشیئان اذا اتفق الشیئان والتأم القوم جبکہ قوم جمع ہو واصلہ لام الشئ لأمًا ای جمعہ ومنہ التأم المجلس جبکہ مجلس بھر جائے اور اس کے معنی زخم کے بھرنے کے بھی آتے ہیں۔ اور یہ مہموز العین ہے۔ از فتح [14] المصلی یہ اسم ظرف ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ یعنی عیدگاہ از تفعیل [15] انتظم از افتعال یقال انتظم اللؤلؤ ونحوہ وتنظم وتناظم جبکہ وہ موتی کو پروئے اور ترتیب وار ہوں وانتظم الامر جبکہ کام درست ہو وانتظم الصید جبکہ وہ شکار کو چھید کر کے پار کرے۔ [16] الزحام بمعنی ازدہام بھیڑ و مجمع کثیر یقال زحمہ وزحمًا وزحامًا ای ضیا یقہ از فتح [17] بالکظم مجمع میں دم گھٹنے لگا اور مجمع میں پہنچ جانا اور مجمع میں پہنچ جانا اور مجمع میں غصہ کا ضبط کرنا اور اصل میں اس کے معنی سانس کی نالی کے آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد مجلس کا بھر جانا ہے منہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والجمع اکظام وکظام ویقال اخذ بکظمہ یعنی اس کو غم میں مبتلا کر دیا۔ وفی التنزیل اذ نادی وہو مکظوم [18] فی شملتین فی معنی میں بمعنی کے ہے یا مع کے معنی میں شملتین یہ شملۃ کا تثنیہ ہے۔ بمعنی کمبل جوڑا و بڑی چادر والجمع شملاتٌ از سمع واصلہ شملہ شملًا وشمولًا ای غطاہ بالشملۃ از نقّر مجوب ای مستور واصلہ حجب حجبًا وحجابًا ای ستر و منع از نصر [19] المقلتین اس کا واحد مقلۃ ہے بمعنی آنکھ کی چربی و آنکھ کی سفیدی و سیاہی اور اس کے معنی خود آنکھ کے بھی آتے ہیں۔ والجمع مقل یقال مقل فلان مقلًا ای نظر الیہ از نصر [20] اعتقد از باب افتعال بمعنی بغل میں لینا یقال اعتقدہ جبکہ وہ بغل میں لے و اعتقد بہ جبکہ وہ مدد مانگے اور مضبوط ہو [21] شبہ بمعنی مانند و مثل والجمع اشباہٌ [22] المخلاۃ بالکسر بمعنی توبرہ جس میں دانہ وگھاس بھر کر یا تور کے گلے میں ڈالیں۔ اور وہ لٹکتا ہے اور اس کی جمع مخال آتی ہے [23] استقاد از باب استفعال اور یہ قود سے ماخوذ ہے بمعنی کھینچا از نصر یقال استقاد یعنی وہ ذلیل ہوا اور عاجزی کرنا و استقاد لہ، جبکہ وہ فرمانبردار ہو اور تابعدار ہو۔ و استقاد الامیر جبکہ مقتول کا قصاص لینے کی وہ درخواست کرے [24] العجوز بوڑھیا عورت ہی المراۃ المسنۃ سمیت لعجزہا فی کثیر من الامور وفی التنزیل الا عجوزا فی الغابرین [25] والدوانا عجوز والجمع عجز وعجائز یقال عجزت المراۃ عجوزًا ای صارت عجوزًا　　از نصر ذکر ما علموا ان البنت، ھی طفلۃ مادامت صغیرۃ ثم ھی ولیدۃ اذا تحرکت ثم کاعب اذا کعب ثم ناہد اذا زاد ثم معصر اذا ادرکت ثم عانس اذا ارتفعت عن حد الاعصار ثم خود اذا توسطت الشباب ثم مسلف اذا جاوزت الاربعین ثم نصف اذا کانت بین الشباب والتعجیز ثم شہلۃ کہلۃ اذا وجدت مس الکبر وفیہا بقیۃ وجلدٌ ثم شہبرۃ اذا عجزت وفیہا تماسک ثم میزبون اذا صارت عالیۃ السن (فقہ اللغۃ) [26] کالسعلاۃ بالکسر بمعنی بھوتنی و بھوت والجمع سعالی وسعلیات یقال استسعلت المراۃ ای صارت کالسعلاۃ یعنی اس عورت پر نہایت خبیث اور ناپاک کا بھوت ہے۔

فَوَقَفَتْ [1] وَقْفَۃَ [2] مُتَهَافِتٍ [3]. وَحَیَّیْ [4] تَحِیَّۃَ خَائِفٍ [5]. وَلَمَّا فَرَغَ [6] مِنْ دُعَائِہٖ. اَجَالَ [7] خَمْسَہٗ [8] فِیْ دِعَائِہٖ [9] فَاَبْرَزَ مِنْہُ رِقَاعًا [10] قَدْ کُتِبْنَ بِاَلْوَانِ [11] الْاَصْبَاغِ [12]. فِیْ اَوَانِ [13] الْفَرَاغِ. فَنَاوَلَھُنَّ عَجُوْزَہٗ [14] الْحَیْزَبُوْنَ [15] وَاَمَرَھَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ [16] الزَّبُوْنَ [17]. فَمَنْ اَنَسَتْ [18] نَدٰی [19] یَدَیْہِ. اَلْقَتْ وَرَقَۃً [20] مِنْھُنَّ لَدَیْہِ [21] فَاَتَاحَ [22] لِیَ الْقَدَرُ الْمَکْتُوْبُ. رُقْعَۃً فِیْھَا مَکْتُوْبٌ.

الترجمۃ والمطالب

پس وہ لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا اور اس نے خوفزدوں کی طرح سلام کیا۔ پھر جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو اس نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر چند رقعے نکالے، جو فرصت کے وقت مختلف رنگوں سے لکھے گئے تھے۔ اون کو اس مکار (کٹنی) بڑھیا کو دے کر کہا کہ تو سخی کو پہچان لے۔ لہذا بڑھیا نے جس کسی کو اہل بخشش دیکھا اوس کے آگے (سامنے) ایک رقعہ ڈال دیا برگشتہ مقدر نے ایک رقعہ میرے لیے مقرر کر دیا (میرے سامنے بھی اوس نے ایک رقعہ ڈالا) جس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

تشریح لغات

[1] فوقف از ضرب بمعنی چپ چاپ کھڑا ہونا یقال وقف یقف وقفا و وقوفا جبکہ خاموش کھڑا رہے ووقف فی المسئلۃ جبکہ وہ شک کرے ووقف القاری علی الکلمۃ جبکہ وہ وقف پڑھے (یعنی کلمہ کے آخر کو ساکن پڑھنا ووقف علی الامر جبکہ وہ سمجھے ووقف الدابۃ وقفا جبکہ وہ دابۃ کو ٹھیرائے۔ ووقف عن الشئ جبکہ وہ چیز سے روکے ووقف الدار فی سبیل اللہ جبکہ وہ وقف کرے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہوتا ہے۔ اور وقفۃ اسم مرۃ بمعنی شک اور بمعنی ٹھیرنا [2] متہافت اس کا مصدر تہافت از تفاعل بمعنی گرنا یقال تہافت علی الشئ ای تساقط و یقال ھفت الشئ ای تطایر لخفۃ والخفف از ضرب والمصدر ھفت و ھفات اور تہافت کا اکثر استعمال شر میں ہوتا ہے اور اساس المحکمات نے یہ معنے بیان کئے ہیں۔ باوجود روکنے کے وہ خود گر پڑے و منہ تہافت الفرس گھوڑا بے اختیار گر گیا۔ [3] حیّٰ اس کا مصدر تحیۃ ہے بمعنی حیاک اللہ کہنا (یعنی اللہ تمہاری عمر دراز کرے۔ اور سلام کرنا یقال حیاہ اللہ یعنی خدا اس کو باقی رکھے ویقال حیا الخمسین من عمرہ یعنی وہ اپنی عمر کے پچاسویں سال کے قریب پہنچا۔ [5] خافت کے معنی ضعیف الصوت کے آتے ہیں۔ یقال خفت الصوت خفوتا ای سکن از نصر وتخافت بکلامہ وبصوتہ ای اسرہ وخفضہ واخفاہ وتخافت بالقراۃ ضد جہر بہا قال تعالی ولا تجہر بصوتک ولا تخافت بہا [6] فرغ از نصر و فتح وسمع یقال فرغ من العمل ای خلا منہ فراغا وفروغا ای نقیض الشغل [7] اجال از افعال بمعنی ٹٹولنا و تلاش کرنا و گھومانا یقال اجال الشئ و بالشئ جبکہ وہ گھمائے واجال السہم جبکہ وہ تلوار سے کھیلے اور ادھر ادھر گھمائے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال جال فی المکان جولا وجولا وجوذ لا وجولانا وجیلانا جبکہ وہ مکان میں گھومے اور چکر لگائے وجال الشئ جبکہ وہ پسند کرے وجال القوم جولۃ یعنی شکست کھانے کے بعد وہ حملہ کرے۔ [8] خمسۃ یہاں پر صفت محذوف ہے۔ ای اصابعہ الخمس اس سے مراد اس کی پانچ انگلیاں ہیں۔ [9] وعاء برتن الوعاد ما یحفظ فیہ الشئ والجمع اوعیۃ وجمع الجمع اواع [10] رقاعا یہ رقعہ کی جمع ہے۔ بمعنی تحریر کا پرزہ وکپڑے کا پیوند اور اس کی جمع رقع بھی آتی ہے۔ اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے۔ یقال رقع الثوب جبکہ وہ پیوند کرے [11] بالوان یہ لون کی جمع ہے۔ لبس لہ فعل ثلاثی بمعنی رنگ [12] الاصباغ یہ صبغ کی جمع ہے۔ بمعنی رنگ وہو ما یصبغ یقال صبغت الثوب صبغا ای لونتہ وفی التنزیل صبغۃ اللہ از فتح ونصر وضرب [13] اوان بمعنی وقت اور اس کی جمع آونۃ آتی ہے۔ [14] فناولہن از مفاعلت بمعنی دینا نالہ ونال لہ العطیۃ وبالعطیۃ ناولہ نولا وناولہ الشئ ای اعطاہ ایاہ از نصر [15] عجوز بوڑھیا عورت والجمع عجز وعجائز [16] العجزبون بہت بوڑھیا عورت جو زیادہ چالاک ہو اور صاحب اساس المحکمات نے اس کے معنی کٹنی اور بہت عمر والے کے لکھے ہیں [17] تتوسم از تفعل اس کا مصدر توسم ہے بمعنے علامت دیکھ کر پہچاننا یہ وسم سے ماخوذ ہے جس کے معنی علامت کے ہیں۔ [18] الزبون بمعنی بیوقوف دکودن وغبی اور اس کے معنی حرب زبون کے بھی آتے ہیں یعنی سخت لڑائی یا یہ مفعول کے وزن پر ہے معنی میں مفعول کے بمعنی سختی یا مفعول فاعل کے معنی میں ہو یعنی نقصان میں پڑنے والا (جیسے کہ مثل مشہور ہے گانٹھ کا پورا اور عقل کا اندھا جو یہاں یہ مثل صادق ہے وقال استاذی رحمۃ اللہ علیہ یہ زبون لفظ مولد ہے مولد وہ جو عربی کے الفاظ جدید معنے میں مستعمل ہو اور دخیل وہ جو غیر زبان کا لفظ ہو اور عربی میں مستعمل ہو بعض نے تو دخیل اور مولد میں کچھ نہیں کیا۔ اور بعضوں نے کچھ فرق کیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ لفظ اوزان عربی میں درست اور ٹھیک آگیا ہے تو مولد ورنہ دخیل۔ اور مولد کی صورتیں کئی ہوتی ہیں۔ ایک معنی میں وہ لفظ مستعمل تھا اور دوسرے معنی میں کچھ مناسبت پائی گئی۔ اوس مناسبت کی وجہ سے اوس کو استعمال کر لیں۔ جیسے حضارۃ کے معنی شہر کے ہیں۔ اب یہ معنی میں تہذیب وتمدن کے مستعمل ہونے

لگا ہے اور جس معنی میں مستعمل ہوا اور پہلے کوئی اور ہیئت نہ ہو جیسے برق کے معنی بجلی کے ہیں، اس سے ابراق بنا لیا۔ اب ابراق کے معنی تار۔ برقی کے کام کرنے کے لیتے ہیں تو یہاں یہ مولد پہلی قسم سے ہے، مناسبت ظاہر ہے۔ کہ فقیر کو مال دے کر نکال دیا ہے [۱۹] آنست بمعنی علمت یہ انس سے مشتق ہے۔ جو نفور کے خلاف ہے، محبت کرنا از سمع وفی التنزیل آنستُ ناراً [۲۰] ندیٰ بمعنی عطایا یقال ندی الشئ ندیٌ وندادۃً ای ابتل از سمع اور یہاں اس سے مراد سخاوت اور بخشش ہے۔ والجمع انداءٌ واندیۃ [۲۱] ورقہ بمعنی پرچہ والجمع وَرَقٌ واوراقٌ وورقاتٌ واصلہ ورق الشجر ورقاای ظہر ورقہ از ضرب [۲۲] فاتاح از افعال بمعنی مقدر کرنا وتیار کرنا یقال اطاح اطاحۃً جبکہ تیار کرے اور مقدر کرے یقال اتاح اللہ لہ ای ہیّأ اللہ نے اس کے لیے شر کو مقدر کیا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے، اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہے [۲۳] القدر بالفتح مصدر بمعنی اندازہ وتقدیر خداوندی و چیز کی انتہا و طاقت وقوت والجمع اقدار اور بالکسر بمعنی ہانڈی والجمع قدور۔ [۲۴] المعتوب از نصر وضرب یقال عتب علیہ عَتْباً وعتباناً ومعتباً ومعتبۃً جب کہ وہ خفگی ظاہر کرتا ہے۔

لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذاً وَ مُخْتَالٍ وَ مُغْتَالٍ وَ اِعْمَالٍ مِنَ الْعُمَّا	بِاَوْجَاعٍ وَ اَوْجَالٍ وَ خَوَّانٍ مِنَ الْاِخْوَا لِ فِيْ تَضْلِيْعِ اَعْمَالِيْ وَ اَمْحَالٍ وَ تَرْحَالٍ	وَ مُنُوْا بِمُخْتَالٍ نٍ قَالٍ لِيْ لِاِقْلَالِيْ فَكَمْ اُصْلِيْ بِاَذْحَالٍ

الترجمۃ والمطالب

میں البتہ دردوں (مصیبتوں) اور خوف کا مارا ہوا ہوں اور میں مبتلا کیا گیا متکبر و حیلہ گروں اور اچانک قتل کرنے والوں کا اور بہت سے خیانت کرنے والے بھائیوں کا جو میری محتاجی کی وجہ سے (وہ میرے) دشمن ہو گئے ہیں اور میں آزمایا گیا ہوں ایسے کام کرنے والوں (حکام) کے کام خراب کرنے کی کوشش کرنے سے میں کینوں اور محتاجگیوں اور کثرت سفر سے کب تک جلایا جاؤں گا۔

تشریح لغات

[۱] اصبحت اصباح مصدر از افعال بمعنی ہونا اور اس کے معنی صبح میں داخل ہونے اور آدھی رات میں بیدار ہونے کے بھی آتے ہیں [۲] موقوذا اس کا مصدر وقذ ہے۔ بمعنی مارا گیا۔ یقال وقذہ وقذاً ای ضربہ ضرباً شدیداً حتیٰ اشرف علی الموت از ضرب وفی التنزیل والموقوذۃ۔ [۳] اوجاع یہ وجعٌ کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع اوجاعٌ بھی آتی ہے۔ بمعنی مرض دکھ و تکلیف یقال وجع وَجعاً ای تألم از سمع اور اس کے مضارع میں یجع اور یاجع واو کو یا یا الف سے بدل کر بھی بولتے ہیں [۴] اوجال یہ وجل کی جمع ہے بمعنی خوف و ڈر یقال وجل وَجلاً ای خاف از سمع [۵] منوا کا یہ وادی ہے۔ از نصر یقال مناہ بکذا منواً ای ابتلاہ واختبرہ از نصر [۶] بمختال از افتعال مصدر بمعنی تکبر اب مختال کے معنی متکبر اور مٹک کر چلنے والے کے ہیں۔ [۷] محتال اور افتعال احتیال مصدر بمعنی حیلہ کرنا و مکر کرنا۔ محتال بمعنی بہت حیلہ کرنے والا [۸] مغتال از افتعال دھوکے سے ہلاک کرنا یقال غال الشئ یغول غولاً واغتالہ ای اہلکہ من حیث لا یحس یہ از نصر یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے یائی بمعنی ہلاکت اور صاحب صحاح نے اس کو (غ ول) میں درج کیا ہے۔ [۹] خوان یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بمعنی بہت خیانت کرنے والا یقال خانہ خوناً وخیانۃً ای نقض العہد از نصر ونقیض الخیانۃ الامانۃ [۱۰] الاخوان یہ اخ کی جمع ہے۔ بمعنی بھائی وساتھی و دوست اور اخ کی جمع اخوۃ واخوۃ واُخوان واِخوان واُخوَۃٌ واخاء اور بقول بعض الاخوان اس اخ کی جمع ہے۔ بمعنی بھائی وساتھی و دوست اور اخ کی جمع اخوۃ اس اخ کی جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے اور اور نسبت کے لیے اخویٌ اور اخی بولا جاتا ہے۔ [۱۱] قال یہ اسم فاعل ہے بمعنی دشمنی و بغض و عداوت رکھنے

والے اور یہ قِلیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی شدت بغض کے ہیں۔ یقال قلاہٗ قلواً وقلاء وقلیتہٗ وقلیٰ وقلآء ای ابغضہ از نصر وضرب وسمع [۱۲] لاقلالی یہ قلّت سے ماخوذ ہے۔ بمعنی کم ہونا ومفلس ومحتاج ہونا۔ یقال اقل الشیٔ یعنی کم کرنا واقل الرجل کم لانا اور کم مال والا ہونا محتاج ہونا [۱۳] اعمال بالکسر مصدر بمعنی کوشش کرنا وکام کرنا۔ [۱۴] العمال یہ عامل کی جمع ہے۔ جس کے معنے والی اور حاکم اور گورنر کے ہیں [۱۵] تضلیع مصدر از باب تفعیل بمعنی ٹیڑھا کرنا اور موڑنا یقال ضلّع ضلعًا ای اعوجّ وضلّعہ ای عوّجہ از سمع [۱۶] اعمال یہ عمل کی جمع ہے۔ بمعنی کام [۱۷] فکم کم کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ اور اس کا ممیز منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کم درہمًا لک یعنی تمہارے پاس کتنے درہم ہیں۔ اور دوسرے (خبریہ) بمعنی کثیر اس کا ممیز مجرور ہوتا ہے۔ جیسے کم عبدٍ او عبیدٍ ملکتُ یعنی بہت غلاموں کا مالک ہوں۔ یہاں پر کم استفہامیہ ہے۔ مبالغہ تکثیر کے لیے ہے۔ ای کم مرۃ [۱۸] اُصلی مضارع متکلم کا صیغہ بمعنی آگ میں جلایا جانا یقال صَلَی اللحمَ وغیرہ صلیًا ای شواہ وصلی فلانا النار وفی النار ای ادخلہ فیہا واصلاہ النار وفی النار ای ادخلہ فیہا از ضرب وصلی النار وصلیہا صلیا وصُلیًا وصلیا وصلی وصلاءً ای قاسی حرَّہا ویقال اصلوہا ای قاسوا حرَّہا از سمع وقیل صلی النار ای دخل فیہا واصلاہا غیرہ ای ادخلہ فیہا وفی التنزیل فسوف نصلیہ نارا۔ [۱۹] باذعال یہ ذحل کی جمع ہے۔ بمعنی کینہ وعداوت اور اس کی جمع ذُحُول بھی آتی ہے۔ [۲۰] المحال یہ محل کی جمع ہے۔ بمعنی قحط اور اس کی جمع مُحُول بھی آتی ہے اور یہ خصب کی نقیض ہے۔ یقال محل الزمان والمکان محلا ومحولا ومحل محالۃ۔ ای قحط واجدب از سمع وفتح کرم والمحل المکر والکید والمحال المکر بالحق وفی التنزیل وشدید المحال ای شدید الاخذ بالعقوبۃ یقال محل بہ محلا ومحالا ای ارادہ بسوء واعلم ان للقحط مراتب واسماء فاذا احتبس المطر فی السنۃ فہی سنۃ قامطۃ وکاسطہ فاذا ساء اثرہا فہی محل وکحل فاذا اتت علی الزرع والضرع فہی قاشورۃ ولامسۃ وحالقۃ وحاق۔ فاذا اتلفت الاموال فہی مجحفۃ ومطبقۃ وجداع وحصاء شبہت بالمرأۃ التی لاشعرلہا فاذا اکلت الانفس فہی الصبع (فقہ اللغۃ) [۲۱] رحال بالفتح اس میں تاء مبالغہ کے لیے ہے اور یہ رحل سے ماخوذ ہے۔ بمعنی کثرت سفر۔

وَكَمْ اَخْطِرُ فِيْ بَالٍ　وَاَطْفَالٌ لِيَ اَطْفَالِيْ　لَمَا جَهَّزْتُ اٰمَالِيْ

وَلَا اَخْطُرُ فِيْ بَالٍ　فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِيْ　اِلٰى اٰلٍ وَلَا وَالِيْ　عَلٰى مَسْحَبِ اِذْلَالِيْ

فَلَيْتَ الدَّهْرَ لَمَّا جَا　رَ اَغْلَالِيْ وَاَعْلَالِيْ　وَلَا جَرَّرْتُ اَذْيَالِيْ

الترجمۃ والمطالب

اور میں کب تک پرانے کپڑوں میں چلوں گا (بسر کروں گا) اور میرا کسی کے دل میں خیال پیدا نہ ہوگا۔ کاش کہ زمانہ نے جب مجھ پر ظلم ڈھایا تھا۔ تو میرے بچوں کو مار ڈالا ہوتا۔ کیونکہ اگر میرے بچے میرے لیے بیڑیاں اور قید نہ ہوتے تو میں اپنے کسی رشتہ دار (خاندان) یا حاکم کے پاس اپنی امید کبھی نہ لے جاتا اور میں ذلت کی جگہ (یا راستہ) پر ہرگز اپنے دامن کو نہ کھینچتا۔

تشریح لغات

[۱] اخطر (اَخْطِرُ) یہ ضرب سے آتا ہے بمعنی امشی یعنی حرکت کرنا ونازسے چلنا، یقال وخطر الرجل فی مشیتہ خطرانا وخطیرا ای رفع یدیہ ووضعہا اور دوسرا یہ نصر سے آتا ہے بمعنی خطرہ گذرا اور بھولنے کے بعد یاد آنا یقال خطر الامر ببالہ وفی بالہ وعلی بالہ خطورا اذا ذکرہ بعد نسیان [۲] بالٍ بمعنی پرانا و بوسیدہ کپڑے اور یہ بلی الثوب سے مشتق ہے۔ جبکہ کپڑا بوسیدہ اور پرانا ہو از سمع اور یہ اسم فاعل ہے اس کی صفت محذوف ہے ای فی ثوب بالٍ [۳] بال بمعنی دل یقال ما خطر الامر ببالی یعنی یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گذرا اور اس کے معنی حال اور شان کے بھی آتے ہیں یقال فلانٌ رخیُّ البال یعنی فلاں آسودہ حال ہے۔ اور اس کے معنی اہتمام کے بھی آتے ہیں۔ یقال امرٌ ذو بال یعنی ایسا کام جو قابلِ اہتمام ہو مابالک تمہاری کیا

حالت ہے۔ اور سمندر کی مچھلیوں سے ایک مچھلی کا نام بھی ہے جس کو ویل مچھلی کہتے ہیں۔ ؂ جاریہ جور سے مشتق ہے۔ بمعنی ظلم کرنا اور جور یہ عدل کی نقیض ہے۔ یقال جار علیہ جورًا ای ظلمہ از نصر ؂ اطفائی اطفاء یہ طفئت النار سے مشتق ہے۔ از سمع بمعنی آگ کا بجھانا اور آگ کی لپیٹ کا جاتے رہنا۔ اور اس میں ی ضمیر ہے۔ ؂ اور دوسرا الطفال یہ طفل کی جمع ہے بمعنی بچہ اور اس میں یا متکلم کی ہے وفی التنزیل ثم یخرجکم طفلاً واذا بلغ الاطفال منکم الحلم یقال طفل طفولۃ وطفالۃ جبکہ بچہ حالت طفولیت میں داخل ہو۔ از نصر اور ان دونوں میں تجنیس مستوفی ہے۔ اوس میں یہ ضروری ہے کہ ایک فعل اور دوسرا اسم ہو یا اسم اور فعل ہو ؂ اشبالی یہ شبل بالکسر کی جمع ہے بمعنی شیر کا بچہ وہو فی الاصل ولد الاسد اذا ادرک الصید و یجمع علی اشبل وشبول وشبال اور یہ نصر سے آتا ہے یقال شبل الغلام جبکہ وہ ناز ونعمت میں پرورش پائے اور جوان ہو ؂ اغلالی اور یہ غل کی جمع ہے۔ طوق وہ جو لوہے کا ہو۔ اور اس کی جمع غلول بھی آتی ہے۔ و یقال غلّہ ای وضع فی عنقہ اویدہ الغُلّ از نصر ؂ اعلالی یہ عل کی جمع ہے بمعنی چیچڑی وکلنی اور اس کی جمع علال بھی آتی ہے ؂ جہزت از باب تفعیل اس کا مصدر تجہیز ہے۔ بمعنی سامان ومنہ تجہیز المیت وفی التنزیل فلما جہزہم بجہازہم یقال جہز الجریح جہزًا ای شد علیہ واتم قتلہ از فتح وجہزہ ای ہیأہ واعدہ وجہزہ المیت ای اعدما یلزمہ وجہز العروس ای اعدلہا جہازہا۔ الجہاز بالفتح والکسر ما یحتاج الیہ والجمع اجہزۃ واجہزات۔ ؂ اٰلی یہ اٰل کی جمع ہے بمعنی اُمید ؂ آل بمعنی اہل وعیال یقال آل الرجل اور اس کا استعمال صرف اشراف ہی میں ہوتا ہے خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے آل النبی وآل فرعون اور آل الحجام وآل الاسکاف نہیں کہا جاتا۔ ؂ والی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بمعنی شہر کا حاکم، اور اس کی جمع ولاۃ آتی ہے۔ ؂ جررت از تفعیل بمعنی کھینچنا۔ یقال جرہ جرًا ای جذبہ وجررہ ای جذبہ از نصر ؂ اذیالی یہ ذیل کی جمع ہے، اور اس کی جمع ذیول اور اذیلٌ آتی ہے۔ بمعنی دامن وہر شے کا کنارہ یقال ذال الثوب ذیلا ای طال حتی مس الارض وذال الرجل ذیلا ای تبختر وجرّ ذیلہ علی الارض۔ ازضرب ؂ سحب یہ سحب سے ماخوذ ہے، بمعنی کھینچنا۔ یقال یسحب ذیلہ جبکہ وہ متکبرانہ چال چلتا ہوا آئے۔ یقال سحبہ سحبًا جبکہ وہ زمین پر گھسیٹے از فتح اور یہاں اس سے مراد راستہ ہے ؂ اذلالی یہ ذل سے ماخوذ ہے، بمعنی ذِلت، جو عزت کی نقیض ہے۔ یقال ذلّ وذلۃ ای ہان ضد عز و اذلہ ای جعلہ ذلیلًا واذل الرجل ای صار اصحابہ اذلاء فہو ذلیل از ضرب وفی التنزیل اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین۔

فَمِحْرَابِی اَحْرٰی بِیْ | وَاَسْمَالِی اَسْمٰی لِیْ

فَهَلْ حُرٌّ يَرٰی تَخْفِيْفَ اَثْقَالِیْ بِمِثْقَالٍ

وَيُطْفِیْ حَرَّ بَلْبَالِیْ | بِسِرْبَالٍ وَسِرْوَالٍ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَلَمَّا اسْتَعْرَضْتُ حُلَّةَ الْاَبْيَاتِ. تُقْتُ اِلٰی مَعْرِفَةِ مُلْحِمِهَا وَرَاقِمِ عَلَمِهَا. فَنَاجَانِیَ الْفِكْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَيْهِ الْعَجُوْزُ. وَاَفْتَانِیْ بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ يَجُوْزُ۔

الترجمۃ والمطالب پس میرا دہ جھونپڑا (خلوت خانہ ومحراب) میرے لیے زیادہ موزوں لائق ہونا اور میری پھٹی گدڑی (یا پھٹے پرانے کپڑے) میرا مرتبہ اور عزت بڑھاتے، لہٰذا کوئی سخی داتا ہے جو میرے بوجھ کو ایک مثقال سے ہلکا کر دے۔ اور ایک پاجامہ کرتے سے میری سوزش اندوہ وغم کو ٹھنڈا کر دے، حارث بن ہمام کہتا ہے کہ جب میں نے اُس کے اشعار کی چادر کو عریض (چوڑا) دیکھا تو اُوس کے بُننے والے اور اوس کے نقوش کے بنانے والے کے پہچاننے کا میں مشتاق ہُوا تو میرے دل نے یہ کہا کہ اوس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ یہ بوڑھیا ہے اور بتلانے والے کو اُجرت ورشوت (مزدوری) دینا جائز ہے۔

تشریح لغات

[1] فمحرابٰی اشرف جگہ جو مسجد میں ہوتی ہے۔ اور گھر کا بہترین موضع اور لوگوں کی مجلس اور محراب مسجد اسلیے نام رکھا گیا کیونکہ شیطان اور خواہشات سے جنگ ہوتی ہے۔ والجمع محاریب ویقال حربہ حرباً ای سلب مالہ از نصر [2] احرٰی بمعنی الیق وانسب واجدر واولیٰ والجمع حَرِیُّون واحریاء اور اس کا مؤنث حَرِیَّۃٌ آتا ہے والجمع حریات وحرایا ویقال انہ لحَرِیٌّ یعنی وہ زیادہ لائق ہے۔ [3] اسمالی یہ سمل کی جمع ہے بمعنی پرانا کپڑا ویقال سمل الثوب سُمُولاً ای اخلق از نصر [4] اسمالٰی یہ سمو سے مشتق ہے بمعنی بلندی از نصر اور اس میں لی ضمیر ہے۔ [5] حُرٌّ بالضم بمعنی آزاد وشریف والحرمن کل شیٔ بمعنی عمدہ حصہ ویقال فرسٌ حُرٌّ یعنی اصیل گھوڑا وطین حُرٌّ یعنی بغیر ریت کے خالص مٹی وحرالدار یعنی گھر کا درمیان وحرالارض یعنی زمین کا اچھا حصہ وحرالوجہ بمعنی رخسارہ [6] اثقالٰی یہ ثقل کی جمع ہے۔ بمعنی بوجھ اس سے مراد افکار اور غم ہیں۔ یقال ثقل الشی، ثقلاً وثقالۃً ثقیلٌ والجمع ثقال النقیض خفّ از کرم [7] بمثقالٰی بمعنی تولنے کے اوزان یقال مثقال الشیٔ یعنی چیز کا وزن یا چیز کی ترازو والجمع مثاقیل اور مثقال عرف میں ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ اور کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ [8] یطفی اس میں ہمزہ ساکن کر دیا گیا ہے، ضرورتِ شعری کی وجہ سے اور یہ افعال سے ہے۔ یقال اطفاء النار جبکہ آگ بجھے ویقال اطفاء الفتنۃ او الحربَ یعنی فتنہ یا لڑائی کو فرد کیا۔ [9] حرّ بمعنی گرمی یہ برد کی نقیض ہے والجمع حُرورٌ واحارٌ علے غیر القیاس یقال حرّ الیوم حرًّا وحرارۃً از نصر وضرب وسمع بمعنی گرم ہونا [10] بلبالٰی بروزن وخراج اصل میں سوزشِ غم واندوہ نہانی کو کہتے ہیں۔ وشدت غم یقال بلبلہم بلبالاً ای اوقعہم فی الہم اور یہاں بلبال کو نار سے تشبیہ دی ہے۔ [11] لسربال بمعنی کرتہ وقمیض اور ہر وہ لباس جو پہنا جائے۔ والجمع سرابیل اور اس کے معنی درع کے بھی آتے ہیں۔ وفی التنزیل سرابیل تقیکم باسکم۔ [12] سروال بمعنی پاجامہ وازار یہ کلمہ فارسی سے لعد مؤنث ہے۔ اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے والجمع سراویل [13] استرفت از باب استفعال اور اس میں س ت ظن کے لیے ہے۔ اور یہ عربیض سے مشتق ہے جو طویل کی ضد ہے بمعنی چوڑا سمجھنا یعنی دیکھنا [14] حلۃ بالضم بمعنی ہر نیا کپڑا وکپڑوں کا جوڑا وہتھیار یقال لبس المحاربُ حُلتہٗ وتزیّنہٗ یعنی جنگ کرنے والے نے اپنا لباس اور ہتھیار استعمال کیا۔ والجمع حُلَلٌ وحِلالٌ۔ یقال الحلۃ لایکون اقل من ثلثۃ ازار ورداء وقمیص وقیل ہی ثوبان آزار ورداء [15] نقت اس کے مصدر توقٌ اور تُوُدقٌ اور تُوقان اور تیافۃٌ آتے ہیں۔ یقال تاق الیہ یعنی وہ شائق ہوا وتاق الی الغایۃ یعنی اوس نے جلدی کی۔ اور اس کے صفت کے صیغے تائقٌ اور تواق آتے ہیں۔ وتاق عینہ بالدموع جبکہ آنسو بہے وتاق منہ جبکہ ڈرے وتاق بنفسہ جبکہ وہ جان دے از نصر [16] لمّھا الحام سے بمعنی بنا لحم بننے والا اس سے مراد نظم کرنے والا ہے۔ یقال الحمہ ای نسجہ ولم الثوب لحماً ای نسجہ از فتح [17] راقم بمعنی نقش کرنے والے یقال رقم الثوب رقماً ای خططہٗ از نصر [18] علمہا بمعنی پھول والعلم بمعنی رقم الثوب والجمع اعلام [19] ناجاتی از مفاعلت مناجات مصدر بمعنی آہستہ سے بات کہنا [20] الوصلۃ بالضم بمعنی مایتوصل بہ الی الشیٔ یعنی جو پہنچنے کا ذریعہ بن جائے، اور اسی لیے اس کا ترجمہ وسیلہ کر دیا جاتا ہے [21] افتانی بمعنی فتویٰ دینا۔ یقال افتاہ فی الامرای ابانہ لہ وافتی فلاناً فی المسالۃ یعنی اس کو فتوی دیا از افعال اور اس کا مجرد ونصر سے آتا ہے۔ بمعنی سخاوت وجوانمردی میں غالب ہونا یقال فتی الرجل یفتو فتواً اور سمع سے بمعنی جوان ہونا۔ [22] حلوان بالضم یہ حلاوت سے ماخوذ ہے جس کے معنی مٹھائی کے ہیں جو عرب میں کاہن کو کہانت کے وقت دیتے تھے۔ اور اب یہ مطلق مزدوری کے معنی میں مستعمل ہے۔ یا اس سے مراد رشوت بھی ہو سکتی ہے اور یہ حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ نہی عن حلوان الکاہن، حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے، نہ کہ مٹھائی رہبر اور بتانے والے کو دینا ناجائز ہے [23] المعرّف از تفعیل وہو الذی یعرف الشیٔ اور اس سے مراد کاہن ہے

فَرَصَدْتُّهَا وَهِيَ تَسْتَقْرِي الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا۔ وَتَسْتَوْكِفُ الْاَكُفَّ كَفًّا كَفًّا۔ وَمَا اِنْ تَنْجَحُ لَهَا عَنَاءٌ۔ وَلَا يَرْشَحُ عَلٰى يَدِهَا اِنَاءٌ۔ فَلَمَّا الَّذِيْ اِسْتَعْطَافُهَا۔ وَكَدَّهَا مَطَافُهَا عَاذَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ۔ وَمَالَتْ اِلٰى اِرْجَاعِ الرِّقَاعِ۔

الترجمۃ والمطالب

پس میں اس کا منتظر رہا۔ وہ ایک ایک صف میں ڈھونڈتی پھری (یعنی تلاش کرتی تھی۔ اور ہر ہر ہاتھ سے کچھ ٹپکنے کی (یعنی بخشش کی)، درخواست کرتی پھر رہی تھی۔ مگر اوس کی اِس قدر مشقت نے اوس کی کوئی حاجت (امید) پوری نہ کی اور نہ اوس کے ہاتھ پر کسی برتن سے کچھ ٹپکا یا گیا۔ پھر جب اوس کا بہلانا اور پھسلانا (یعنی مہربانی چاہنا) غیر مفید ثابت ہوا۔ اور اوس کی گردش نے اوس کو پریشان کر دیا۔ تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی لوٹی اور وہ رقعے واپس لینے لگی۔

تشریح لغات

[1] فرصدتہا از نصر رصد مصدر بمعنی انتظار کرنا یقال رصدہ رصدًا ورصدًا ای انتظرہ فہو راصدٌ والجمع رصَدٌ ورصدٌ۔ [2] تستقری از باب استفعال اس کا مصدر استقراء ہے۔ بمعنی تلاش کرنا۔ یقال استقری البلاد جبکہ وہ تلاش کرے اور ٹکڑ لگائے [3] الصفوف یہ صف کی جمع ہے۔ بمعنی قطار وصف یقال صفّ الشئ صفًّا ای نظمہ طولًا مستقیمًا از نصر [4] تستوکف اس کا مصدر استیکاف ہے۔ از باب استفعال بمعنی بارش طلب کرنا یقال استوکفت الشئ ای استقطرتہ وکف البیت وکفًا ووکوفًا ای هطل وقطر وکف الدمع والماء ای سال از ضرب وکفت العین الدمع ای اسالتہ یتعدی ویلزم الاکف یہ کف کی جمع ہے۔ بمعنی ہاتھ وہتھیلی ویقال کفّ الشئ کفًّا ای جمعہ از نصر [5] وما انَ تنجح اس کا مصدر نجحٌ اور نجاحٌ آتا ہے بمعنی کامیاب ہونا از فتح اور ما نافیہ ہے، اور ان زائد ہے۔ جو تاکید کے لیے ہے۔ [6] عناءً بمعنی تھکن ومشقت وتکلیف یقال عَنِیَ عناءً ای نصب وتعب از سمع [7] لا یرشح اس کا مصدر رشحٌ اور رشحان ہے۔ بمعنی پسینہ کا ٹپکنا یقال رَشحٌ رشحًا ورشحانًا ای ندی بالعرق وارطم العرقُ از فتح [8] ید بمعنی ہاتھ وہتھیلی اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور اس کا لام محذوف ہے، یہ اصل میں یَدَیٌ تھا۔ اور اس کا تثنیہ یدان ہے۔ اور اس کی جمع اَیْدٍ اور یُدِیٌّ تھا۔ اور اس کی جمع الجمع الایادی ہے اور ایادی کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور الایدی کی جمع الایدین بھی آتی ہے الید بمعنی نعمت واحسان والجمع یُدِیٌّ وایدٍ اور الید بمعنی جاہ اور مرتبہ اور قدرت اور طاقت کے معنی میں بھی آتا ہے اور بھی اس کے معنی آتے ہیں، لوجہ طوالت چھوڑ دیا گیا ہے۔ [10] اناءٍ بمعنی برتن والجمع آنیۃٌ وجمع الجمع اَوانٍ۔ [11] اکدی از افعال بمعنی انقطع وخاب یقال اکدی اذا قطع وانقطع اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے واصلہ کدی الشئ ای قطعہ ومنعہ از نصر [12] استعطا فہا مصدر از باب استفعال اور اس میں س ت طلب کے لیے ہے اور یہ عطف اور عطوف سے ماخوذ ہے۔ یقال عطف الیہ عَطفًا وعطوفًا جب کہ وہ مائل ہو وعطف علیہ جب کہ وہ مہربانی کرے وعطف عنہ جبکہ وہ پھر جائے۔ وعطفہ عن الامر جبکہ وہ ہٹا دے۔ وعطف العنان جبکہ وہ لگام پھیرے۔ از ضرب [13] کدّ ہا از نصر بمعنی مشقت میں ڈالا یقال کدّہ کدًّا ای اتعبہ وکدّ کدًّا ای اشتدّ فی العمل وطلب الرزق وألحّ فی محاولۃ الشئ [14] مطافہا یہ طواف اور طوف سے مشتق ہے۔ بمعنی گھومنا از نصر اور یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ اور یہاں مصدر میمی اور ظرف بھی ہو سکتا ہے۔ ومنہ مطاف مصدر میمی جس سے مراد کعبہ ہے یقال طاف یطوف بالمکان وحولہ طوفًا وطوافًا وطوفانًا جبکہ وہ گھومے یہ وادی ہے۔ اور یائی کا استعمال اس طرح ہے یقال طاف بطیف الخیال طیفًا ومطافًا جبکہ خواب میں خیال آئے از ضرب۔ [15] عاذت عوذ مصدر از نصر ای تعوذت والتجأت اور یہ وادی ہے بمعنی پناہ پکڑنا [16] بالاسترجاع مصدر از باب استفعال یقال استرجع فی المصیبۃ یعنی انا للہ　وانا الیہ راجعون کہنا واسترجع منہ الشئ جبکہ اس سے چیز کو واپس لے واسترجع الحمام فی غنائہ یعنی کبوتری کا گٹکری کرنا۔ [17] ارجاع مصدر از افعال بمعنی لوٹانا یقال ارجَعہ، یعنی جبکہ وہ اوس کو رد کرے اور پھیرے واعلم ان الرجوع العود ای لازم والرجع الاعادۃ یعنی متعدی یقال رجع رجوعًا ای عاد وانصرف ورجعہ رجعًا ای اعادہ والرجعۃ فی الطلاق　العود الی الدنیا بعد الممات فمن الرجوع وفی التنزیل لئن رجعنا الی المدینۃ ومن الرجع قولہ تعالیٰ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منہم ویقال رجعت الجواب منہ قولہ تعالیٰ فناظرۃ بم یرجع المرسلون ومن الرجعۃ قولہ تعالیٰ قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت از ضرب۔ [18] الرقاع یہ رقعۃ کی جمع ہے بمعنی تحریر کا پرزہ وکپڑے کا پیوند اور اس کی جمع رُقعٌ بھی آتی ہے۔ اور یہاں اول معنی مراد ہیں۔

وَاَنْسَاهَا[1] الشَّيْطَانُ ذِكْرَهٗ[2] تَعَتِي. فَلَمْ تَعُجْ[3] اِلٰى بُقْعَتِي[4]. وَاٰبَتْ[5] اِلَى الشَّيْخِ بَاكِيَةً[6] لِلْحِرْمَانِ[7]. شَاكِيَةً[8] تَحَامُلَ[9] الزَّمَانِ[10]. فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ[11]. وَاُفَوِّضُ[12] اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ. وَلَا حَوْلَ[13] وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

لَمْ يَبْقَ[14] صَافٍ[15] وَلَا مُصَافٍ[16]	وَلَا مُعِيْنٌ وَلَا مُعِيْنٌ
وَفِي الْمَسَاوِيْ[19] بَدَا التَّسَاوِيْ[20]	فَلَا اَمِيْنٌ وَلَا ثَمِيْنٌ[21]

الترجمة والمطالب

اور اوس کو شیطان نے میرا رقعہ بھلا دیا۔ اس لیے وہ میرے پاس نہ آئی۔ اور محرومی قسمت پر روتی ہوئی اور زمانہ کے ظلم کی شکایت کرتی ہوئی وہ بوڑھے کے پاس لوٹی۔ اس پر وہ بوڑھا کہنے لگا، ہم خدا ہی کے واسطے ہیں اور ہم اپنے کام خدا ہی کے سپرد کرتے ہیں۔ خدا کے سوا کسی میں قوت وطاقت نہیں۔ پھر اوس نے یہ شعر پڑھے۔ ؎ نہ تو کوئی خالص دوست باقی رہا اور نہ کوئی سچا یار۔ اور نہ تو کوئی سخی باقی رہا اور نہ کوئی مددگار اور برائیوں میں مساوات (برابری) ظاہر ہونے لگی۔ پس نہ تو کوئی امانت دار باقی رہا اور نہ کوئی بیش قیمت والا۔

تشریح لغات

[1] انسا ہا یہ مہموز ہے اور اس میں ہمزہ کو الف سے خلاف قیاس بدل لیا جاتا ہے۔ اس کے مصدر نسیان ونِسْیًا ونسایۃً ونسوۃً آتے ہیں یقال نسی الشیئ جبکہ وہ بھولے از سمع وانسے الرجلُ الشیئ جبکہ وہ فراموش کرے وفی التنزیل فانساہ الشیطان ذکر ربہ [2] الشیطان اس میں نون اصلی ہے۔ اور یہ ماخوذ ہے شطن شطونًا بمعنی بُعد اور بعض یہ کہتے ہیں کہ نون اس میں زائد ہے۔ اور یہ شاط لیشیط شیطًا سے ماخوذ ہے بمعنی احترق غضبًا اور اس کی جمع شیاطین آتی ہے۔ فالشیطان مخلوق من النار کما قال تعالیٰ وخلق الجان من مارج من نار۔ [3] فلم تعج یہ وادی ہے از نصر یقال عاج عوجًا ای مال ور جع [4] بقعتی وہی قطعۃ من الارض والجمع بقاعٌ وبقعٌ [5] آبت از نصر یہ ادب سے مشتق ہے۔ وادی ہے بمعنی لوٹنا لا یقال الا فی الحیوان الذی لہ ارادۃ والرجوع اعم یقال آب اوبًا وایابًا ومآبًا والمآب مصدر وظرف ایضًا [6] باکیۃ اور یہ صفت کا صیغہ ہے۔ از ضرب بمعنی رونا یقال بکی بکاءً وبکیً جبکہ وہ روئے۔ [7] للحرمان یہ مصدر ہے از ضرب وسمع یقال حرمہ حرمًا وحریمًا وحرمانًا وحِرْمًا وحَرِمَۃً وحریمۃً جبکہ وہ منع کرے۔ اور روکے اور محروم کرے۔ [8] شاکیۃ یہ صفت کا صیغہ ہے۔ از نصر یقال شکا الیہ زیدًا یشکو شکویٰ وشکوًا وشکاۃً وشکاوۃً وشکایۃً وشکیۃً جبکہ وہ کرے اور شکایت کرنے والے کو شاکی اور جس کی شکایت کی جائے۔ اوس کو مشکوٌّ اور مشکیٌّ کہتے ہیں اور جس سے شکایت کی جائے اس کو مشکوٌّ الیہ کہتے ہیں۔ اور شکایت کو شکویٰ کہتے ہیں۔ یقال شکا الامرَ العلۃ جبکہ وہ ذکر کرے یا دردمند ہو وشکا امرہ الی اللہ جبکہ وہ اس کو ظاہر کرے [9] تحامل یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی ظلم برداشت کرنا یقال تحامل فی الامر وبالامر اوس نے باوجود مشقت کے اپنے ذمہ کیا وتحامل علیٰ فلان جب کہ وہ ظلم کرے اور طاقت سے زیادہ کام کو کہے وتحامل عنہ جبکہ وہ اعراض کرے وتحامل الیہ جبکہ وہ متوجہ ہو وتحامل الشیخ فی مشیہ جبکہ وہ چلنے میں گرانبار ہو وتحامل علی نفسہ جبکہ وہ باوجود مشقت کے برداشت کرے۔ [10] الزمان بمعنی زمانہ اور وقت اور اس کی جمع ازمنۃٌ آتی ہے۔ [11] انا للہ اس میں لام تملیک کے لیے ہے۔ [12] افوض از باب تفعیل اس کا مصدر تفویض ہے، بمعنی سونپنا یقال فوض الیہ الامر ای ردہ الیہ [13] حول یہ مصدر ہے بمعنی حرکت یقال حال الشخص اذا تحرک ای لا حرکۃ اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ حول کے معنی حیلہ کے ہیں۔

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ نہ تو حرکت ہے اور نہ قوت ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے۔ اور اس کے معنی ہوشیاری اور دوربینی اور سال کے بھی آتے ہیں۔ والجمع حُوُلٌ واحوالٌ [14] لم یبق یہ بقا سے ماخوذ ہے جو فنا کی ضد ہے بمعنی باقی رہنا۔ یقال بَقِیَ یبقی بقاءً از سمع [15] صاف یہ صفاء سے ماخوذ ہے جو نقیض کدر کی ہے، خالص دوستی از نصر۔ [16] مصاف از باب مفاعلت اس کا مصدر مصافات ہے

ہے۔ بمعنی خالص معاملہ کرنا۔ و بمعنی خالص دوستی۔ ۱۷؎ معین بروزن فعیل بمعنی ماء جاری دریتا ہوا چشمہ۔ ۱۸؎ معین از افعال اس کا مصدر اعانت ہے بمعنی مددگار و مدد کرنے والا۔ یقال اعانہ علی الشئ جبکہ وہ مدد کرے، اور اس سے مراد یہاں سخی ہے۔ ۱۹؎ المساوی یہ سوء سے ماخوذ ہے۔ بمعنی برائی و عیوب اور جمع مساۃ کی ہے۔ بمعنی القبیح من القول او الفعل اور یہ ساء العمل سوءً سے ماخوذ ہے۔ بمعنی نصر۔ ۲۰؎ التساوی یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی برابری و قائل یقول سوی امرہ سوی بکسر السین ای استقام از سمع و سواء فاستوی۔ ۲۱؎ امین یہ امانت سے ماخوذ ہے۔ والجمع امناء یقال امن امانۃ ای ضد خان از کرم ۲۲؎ ثمن یہ ثمن سے ماخوذ ہے بمعنی بیش قیمت اور بڑھیا چیز اور وہ کلام جو اعلیٰ درجہ کا ہو اور ثمن کی جمع اثمانٌ اور اثمنۃ اور اثمن آتی ہے۔ و یقال تامنت الرجل فی المبیع ای ساومتہ علی بیعہ و اشرائہ۔

ثُمَّ قَالَ مَنِّي النَّفْسَ وَعِدِيهَا۔ وَاجْمَعِي الرِّقَاعَ وَعُدِّيهَا۔ فَقَالَتْ لَقَدْ عَدَدْتُهَا لَمَّا اسْتَعَدْتُهَا۔ فَوَجَدْتُ يَدَ الضِّيَاعِ۔ قَدْ غَالَتْ إِحْدَى الرِّقَاعِ۔ فَقَالَ تَعْسًا لَكَ يَا لَكَاعِ۔ أَخُرِمْتُ وَيْحَكَ الْقَنَصَ۔ وَالْحِبَالَةَ وَالْقَبَسَ وَالزُّبَالَةَ۔ إِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلَى إِبَّالَةٍ۔

الترجمة والمطالب پھر بوڑھیا سے کہا کہ تو نفس کو ڈھارس دے اور متمنی (خواہش مند) رکھ اور اوس سے وعدہ کر اور تو رقعے جمع کر کے گن یہ سن کر وہ بولی کہ میں نے لوٹتے وقت ان کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ بربادی کے ہاتھ نے ایک رقعہ کو کھو دیا ہے۔ اس پر وہ بوڑھا بولا کمبخت خدا تجھے غارت کرے کیا تو شکار اور جال اور چراغ اور بتی سب سے محروم ہو گئی (کیا تو نے گدھے کے پیچھے رسی بھی کھوئی) ارے یہ تو لکڑیوں کے ڈھیر پر گھاس کا بوجھ ہے (یعنی بہت ٹوٹا ہے)

تشریح لغات ۱؎ منی یہ امر کا صیغہ از باب تفعیل اس کا مصدر تمنیۃ ہے بمعنی آرزو دلانا یقال منی فلاناً الشئ و بالشئ ای جعلہ یتمناہ و رغبہ فیہ و یقال منی اللہ الخیر لفلان منیاً ای قدرہ۔ از ضرب ۲؎ النفس بمعنی روح و خون اور بدن نفس سے اگر روح مراد ہے تو یہ مؤنث ہے۔ اور اگر شخص مراد ہے تو مذکر ہے والجمع انفسٌ و نفوسٌ ۳؎ عدیہا یہ وعدٌ سے امر کا صیغہ ہے۔ از ضرب یقال وعد فلاناً الامر و بالامر یعدہ وعداً و عدۃً و موعدۃً و موعوداً و موعودۃً جبکہ وعدہ کرے ۴؎ اجمعی از باب افعال یہ امر حاضر کا صیغہ ہے۔ یقال اجمع القوم علی کذا جبکہ اتفاق کرے، و اجمع ما کان متفرقاً جبکہ وہ اکٹھا کرے۔ اور اجمع الامر و علی الامر جبکہ وہ پختہ ارادہ کرے و اجمع الابل جبکہ وہ اکٹھے اونٹوں کو ہانکے۔ ۵؎ عدیہا یہ عدّ الشئ عدّاً و تعداداً سے ماخوذ ہے۔ بمعنی شمار کرنا اور گننا از نصر و فی التنزیل و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا۔ ۶؎ استعدتہا یہ باب استفعال سے ہے۔ ای استرجعتہا و اصلہ العود بمعنی الرجوع الی الشئ بعد الانصراف عنہ اما انصرافاً بالذات او بالقول و العزیمۃ از نصر۔ ۷؎ الضیاع یہ مصدر ہے۔ بمعنی ہلاک و ضائع ہونا یقال ضاع ضیاعاً ای ہلک از ضرب اور ضیاع میں اضافت مشبہ بہ کی مشبہ کی طرف ہے۔ یا ضیاع کو سبع سے تشبیہ دی ہے ۸؎ غالت از نصر غول مصدر بمعنی ہلاک کرنا یقال غالہ یغولہ غولاً و اغتالہ جبکہ وہ ہلاک کرے اور اچانک پکڑے ۹؎ تعسا مصدر بمعنی ہلاکت یقال تعس از فتح و تعس تعساً و تعساً بمعنی ہلاک ہونا و بمعنی پھسلنا اور منہ کے بل گرنا اور اس کے صفت کے صیغے تعسٌ و تعیسٌ ہیں۔ ۱۰؎ لکاع یہ مبنی علی الکسر ہے بمعنی لئیم اور بدبخت و یقال لکرجل یا لکع و للمرأۃ لکاع اور ان دونوں کا حرف ندا کے وقت استعمال ہوتا ہے۔ و یقال لکع الرجل لکعاً و لکاعۃً ای لؤم و حمق از سمع ۱۱؎ اخرم الہمزہ للاستفہام الانکاری از ضرب و سمع بمعنی محروم کرنا و منع کرنا و روکنا یقال حرم الشئ جبکہ وہ روکے اور محروم کرے ۱۲؎ ویحک ویح یہ کلمہ ترحم اور توجع کے لیے اور کبھی یہ مدح اور تعجب کے موقعہ پر آتا ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ ویل کے معنی میں ہے۔ بمعنی افسوس اور خرابی ۱۳؎ القنص محرکۃ بمعنی شکار اور یہ بیضرب سے آتا ہے۔ یقال قنص الطیر قنصاً جبکہ وہ پرندہ کا شکار کرے۔

۱۳؎ الحبالۃ بالکسر بمعنی پھندا والجمع حبائل وفی الحدیث النساء حبالۃ الشیطان والحبل اعم ولیستعار لکل ماتیوصل بہ الی الشیئ ۱۵؎ القبس محرکۃ بمعنی آگ کا شعلہ وفی التنزیل اواتیکم بشہاب قبس ویقال قبس النار ای اوقدھا وقبس العلم ای تعلمہ واقبس فلانا العلم ای علمہ اقبسہ ای اعطاہ قبسا۔ ازضرب ۱۶؎ الذبالۃ بالضم الذبال والذبالۃ مشدد یا اور بغیر مشدد یا بمعنی بتی وا لجمع ذبال ۱۷؎ لضغث بالکسر تر وخشک گھاس کا مٹھا والضغث من الخبر والامر وہ مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو والجمع اضغاث ہذا مثل یقال عند المصیبۃ ویریدون بہ زاد کمروہ علی مکروہ ۱۸؎ ابالۃ بالکسر گھاس یا لکڑی کا گٹھا یقال ضغث علی ابالۃ یعنی مصیبت بالائے مصیبۃ۔ باب از سمع ونصر۔

فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا۔ وَتَنْشُدُ مُدْرَجَهَا۔ فَلَمَّا دَانَتْنِي قَرَنْتُ بِالرُّقْعَةِ۔ دِرْهَمًا وَقِطْعَةً۔ وَقُلْتُ لَهَا إِنْ رَغِبْتِ فِي الْمَشُوْفِ الْمُعْلَمِ۔ وَأَشَرْتُ إِلَى الدِّرْهَمِ۔ فَبُوْحِي بِالسِّرِّ الْمُبْهَمِ۔ وَإِنْ أَبَيْتِ أَنْ تَشْرَحِي۔ فَخُذِي الْقِطْعَةَ وَاسْرَحِي۔ فَمَالَتْ إِلَى اسْتِخْلَاصِ الْبَدْرِ التَّمِّ۔ وَالْأَبْلَجِ الْهِمِّ۔ وَقَالَتْ دَعْ جِدَالَكَ۔ وَسَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ۔ فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهِ۔ وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهِ۔

الترجمۃ والمطالب پس یہ سُن کر بڑھیا لوٹی اور راستہ راستہ اپنے پلٹے ہُوئے پرچوں (رقعہ) کو تلاش کرنے لگی۔ جب وہ میرے قریب آئی تو میں نے رقعہ کے ساتھ ایک درہم اور چھوٹے سے حصّہ (ریزگاری) یعنی جزو درہم ملا کر اوس کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اگر تو اس چمک دار اور نقشین درہم کو لینا چاہتی ہے تو مجھ پر یہ پوشیدہ راز ظاہر کر اور اگر تو اس کے بیان کرنے سے انکار کرے تو تُو یہ جزو درہم ٹھکرا دے۔ اور تو چلی جا اس پر وہ بدر تام (یعنی درہم) اور روشن بزرگ (درہم) لینے کی طرف مائل ہوئی۔ وہ بولی کہ جھگڑا چھوڑو اور جو بات ہو سو وہ پوچھو۔ تو میں نے شیخ اور اس کے شہر اور اشعار اور ان کے کہنے والے کی خبر سے مطلع (خبردار) ہونا چاہا۔

تشریح لغات ۱؎ انصاعت از انفعال انصباع مصدر بمعنی جلدی سے لوٹنا اور گذرے چلے جانا۔ یقال صاع القوم صوعًا ای اتاہم من نواحیہم از نصر ۲؎ تقتص ای تتبع اثرھا بمعنی ڈھونڈنا یقال قص اثرہ ای تتبعہ شیئا فشیئا ویقال قص علیہ الخبر قصصًا ای حدثہ بہ وفی التنزیل نحن نقص علیک احسن القصص الخ والقصاص تتبع الدم بالقود وفی التنزیل ولکم فی القصاص حیاۃ از نصر ۳؎ مدرجہا بالفتح ای مسلکہا بمعنی مسلک ومذہب والجمع مدارج واصلہ درج ودرجانا مشی او مشی مشیتہ من یصعد علی الدرج۔ از نصر وضرب ۴؎ مدرجہا بالضم لپٹا ہوا کاغذ اور پرچہ والجمع مدارج یقال درج الثوب او الکتاب درجا او ادرجہ ای طواہ ۵؎ دانتنی ای قربت منی یقال دنا الشئی ومنہ والیہ ای قرب فہو دنی والجمع دناۃ از نصر ۶؎ قطعۃ بمعنی چیز کا چھوٹا سا حصّہ والجمع قطع وفی التنزیل قطعا من اللیل مظلما یقال قطع الشئی قطعا ای جزّءہ۔ از فتح ۷؎ رغبت، یہ رغبت سے مشتق ہے بمعنی محبت اور یہ رہبۃ کی ضد ہے۔ وفی التنزیل یدعوننا رغبا ورھبا یقال رغب فیہ رغبا ورغبا ورغبۃ۔ جبکہ رغبت کرے اور چاہے ۸؎ المشوف صیغہ مفعول کا از نصر بمعنی صیقل کرنا ومانجنا یقال شافہ شوفا ای صقلہ وجلاہ از نصر اور یہاں اس کا موصوف محذوف ہے۔ یعنی فی الدرہم المشوف۔ ۹؎ المعلم صیغہ مفعول بمعنی نشان کئے ہوئے اور یہ علم سے ماخوذ ہے۔ بمعنی نشان وعلامت واصلہ علمہ علما ای وسمہ از نصر وضرب ۱۰؎ اشرت از باب افعال اس کا مصدر اشارہ ہے بمعنی اشارہ کرنا۔ یقال اشار الیہ واشارہ بیدہ جبکہ وہ اشارہ کرے اور اشار علیہ جبکہ وہ حکم دے اور نصیحت کرے اور صحیح

طریقہ بتائے اور اشار النار بالنار جبکہ وہ آگ کو بلند کرے۔ ؁ فبوحی ای اظھری یقال باح الیہ بالسر بوحًا ای اظھرہ و باح الشئ ای اظھر از نصر ؁ المبھم صیغۂ مفعول کا ابہام مصدر از باب افعال بمعنی پوشیدہ یقال ابھم الشئ ای اخفاہ اور اس کا ثلاثی مستعمل نہیں ہوتا۔ ؁ ابیت اباءً مصدر بمعنی سخت انکار کرنا۔ از فتح وضرب۔ ؁ نشرحی شرح سے بمعنی اچھی طرح سے بیان کرنا اور کھولنا۔ یقال شرح المسئلۃ شرحًا ای بینتھا وشرح صدرہ للشئ و بالشئ ای سرّبہ از فتح ؁ اسرحی ای اذھبی یقال سرح الرجل سرحًا ای خرج فی امرہ از سمع اور فتح سے بمعنی جانوروں کا چرنے کے لیے جانا۔ یقال سرحت المواشی سرحًا وسروحًا جب کہ جانور چرنے کے لیے جائیں۔ وسرح السیل یعنی سیلاب کا آہستہ بہنا۔ وسرحہ بمعنی بھیجنا وسرح ما فی صدرہ یعنی دل کی بات ظاہر کر دینا ؁ فمالت از ضرب میل مصدر یقال مال الی الشئ ای رغبت فیہ ؁ استخلاص از استفعال بمعنی کسی چیز کو خالص کرنا اور اس کو حاصل کرنا، واصلہ خلص خلوصًا وخلاصًا من الھلاک ای نجا وسلم وخلص من الکدر ای صفا وخلص الی المکان وبالمکان ای وصل واخلص الشئ ای اخذ خلاصۃ واختارہ واخلص الطاعۃ وفی الطاعۃ ای ترک الریاء۔ از نصر ؁ التم بالکسر یہ صفت کا صیغہ ہے۔ بمعنی تام وکامل یقال تمّ الشئ تمًا بالحرکات الثلث وتمامًا ای کملت اجزاءہ واتمہ ای جعلہ تامًا از ضرب۔ ؁ الابلج وہ شخص جس کی بھنویں جدا جدا ہوں۔ یہ اقرن کی ضد ہے واصلہ بلج الصبح بلوجًا ای اشرق واضاء از نصر ؁ الھم بالکسر بمعنی بہت بوڑھا والجمع اہمام من قولھم ھم النمل ھمیمًا ای دبّ ومنہ الھامّۃ والھوام و شیخ ھم وعجوز ھمۃ لھمیمھا واستعمھھا اللہ دھرلقدمہ از ضرب۔ ؁ دع از ودع یدع یقال ودع الشئ ودعًا ای ترکہ اور اس کا ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا۔ دائمًا یقال یلوع ودع بصیغۃ الامر وقد قرئ ما ودعک ربک بالتخفیف ؁ جدالک یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے بمعنی لڑائی وجھگڑا واصلہ جدل الحبل جدلًا ای فتلہ از نصر وضرب۔ فکان المتجادلین یفتل کل واحد الآخر عن رأیہ وقیل الاصل فی الجدال الصراع واسقاط صاحبہ علی الجدالۃ وھی الارض الصلبۃ ویقال جدل الرجل جدلا ای اشتد خصومۃ۔ از سمع ؁ استطلعا استطلاع مصدر از باب استفعال بمعنی خبر پوچھنا واصلہ طلع علی الامر طلوعًا ای دقت علیہ از نصر وکذا اطلع الامر علیہ۔ ؁ طلع۔ یہ اسم ہے اطلاع کا یقال اطلع طِلع العدوِ یعنی وہ شخص کی حقیقت حال کو جان گیا۔ ؁ و بلدتہ بمعنی ہر جگہ آباد وغیر آباد کو کہتے ہیں۔ اور بلدۃ اور بَلَد کی جمع بلاد اور بلدان آتی ہے اور اس کے معنی شہر کے بھی آتے ہیں واصلہ بلد بالمکان بلودًا ای اقام واتخذہ مبلدًا از نصر ؁ ناسج اسم فاعل کا صیغہ نسج مصدر بمعنی بننا یقال نسج الثوب جبکہ وہ کپڑے کو بُنے از نصر وضرب ونسج الکلام جبکہ وہ خلاصہ کرے اور آراستہ کرے۔ ونسج الشاعر الشعر جب کہ وہ نظم کرے ؁ بردتہ بالضم بمعنی دھاری دار کپڑا والجمع بُرَدٌ اور بُرد کی جمع ابردٌ اور بردوٌ اور ابرادٌ آتی ہے۔

فَقَالَتْ اِنَّ الشَّیْخَ مِنْ اَھْلِ سَرُوْجَ۔ وَھُوَ الَّذِیْ وَشَّی الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ۔ ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْھَمَ خَطْفَۃَ الْبَاشِقِ۔ وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّھْمِ الرَّاشِقِ۔ فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَا زَیْدٍ ھُوَ الْمُشَارُ اِلَیْہِ۔ وَتَاَجَّجَ کَرْبِیْ لِمُصَابِہٖ بِنَاظِرَیْہِ۔ وَاٰثَرْتُ اَنْ اُفَاجِیَہٗ وَاُنَاجِیَہٗ لِاَعْجُمَ عُوْدَہٗ بِمِسْبَارٍ سِتِّیْ فِیْہِ۔ وَمَاکُنْتُ لِاَصِلَ اِلَیْہِ اِلَّا بِتَخَطِّیْ رِقَابِ الْجَمْعِ۔ الْمَنْھِیِّ عَنْہُ فِی الشَّرْعِ۔

الترجمہ والمطالب اس پردہ بولی کہ یہ بزرگ سروج کے رہنے والے ہیں۔ اور انھیں نے ان چُست بندش والے اشعار کو آراستہ کیا ہے یہ کہہ کر اس نے شکرے (باز) کی طرح درہم اٹھا لیا اور چھوٹے ہوئے تیر کی طرح وہ چل دی۔ پس میرے دل میں

خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ مشارٌ الیہ (جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے) ابوزید ہے، مجھے اس کی مصیبت اس کے نابینا ہونے پر سخت رنج ہوا، میں نے ارادہ کیا کہ اوس کے پاس اچانک جاکر اوس سے بات چیت کروں، تاکہ اس کی فراست کا اندازہ ہو سکے، مگر چونکہ میں بغیر گردنوں پر کودتے (پھاندنے) کے جس کی شرع میں ممانعت آئی ہے۔ اوس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔

تشریح لغات

[1] دشّی از باب تفعیل یقال وشّی الثوبَ وشیًا وشیۃً ای حسّنہ از ضرب [2] خطفت خطف کے معنی جلدی سے اُچک لینے کے ہیں۔ یقال خطف یخطف از ضرب وسمع [3] الباشق یہ باشہ کا معرب ہے۔ اور یہ ایک قسم کا جانور ہے، بازکی قسم میں سے یا یہ معرب بازی کا ہے۔ والجمع بواشق یقال بشق بالعصا بشقًا ای ضربہ بہ از سمع وضرب [4] مرقت ای خرجت یقال عرق السھم مروقًا عن الرمیۃ ای خرج منھا از نصر و منہ یمرق من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ [5] السھم بالفتح بمعنی تیر وقرعہ اندازی کا تیر والجمع سِھامٌ وبالضم بمعنی آفتاب کی کرنیں، وحرارتِ غالبہ وپیاس وغفلاء وحکماء [6] الراشق ای الذی یرشق الصید (یعنی تیر کا ٹھیک نشانہ جو شکار پر لگے۔ یقال رشقہٗ رشقًا بالسھم ای رماہ بہ از نصر۔ [7] خالج ماضی کا صیغہ از باب مفاعلۃ بمعنی دل میں کھٹکنا اور خیال ہونا یقال خالجہ الامر ای شغل فکرہ واصلہ خلجہ خلجًا ای انتزعہ وخلجہ بعینہ ای غمزہ وخلجہ بالسیف ای ضربہ از ضرب۔ [8] تاجج از باب تفعل بھڑک اُٹھنا ولپٹوں کا اُٹھنا بمعنی تلہّب یقال اجّ اجیجًا ای اضطرم وتلھب واجّ الماء اجوجًا ای صار اجاجًا ای ملحًا و مرًا وفی التنزیل ھذا ملح اجاج واجج النار الھبھا۔ از نصر [9] کربی بمعنی غم اور مشقت والجمع کروبٌ اور کُربۃٌ کی جمع کُربٌ آتی ہے۔ [10] مُصابہ مَصابٌ اور مُصابت کے معنی بلا اور مصیبت کے آتے ہیں، یہاں یہ مصدر میمی ہے۔ [11] بناظریہ یہ ناظر کا تثنیہ ہے۔ بمعنی آنکھ اور آنکھ کی تپلی والجمع نواظر [12] آثرت از باب افعال ای اخترت یقال اثرہ اثرًا ای اکرمہ از نصر وضرب واثرہ ای اختارہ۔ [13] افاجیہ مھموز لام ف ج ی از مفاعلۃ یقال فجہ فجاہ فجاءۃ وفاجاہ مفاجاۃ ای دخل علیہ بغتۃ من غیر ان یشعر (یعنی اچانک آنا) از فتح وسمع [14] اناجیہ از باب مفاعلہ مناجات مصدر یقال ناج الرجل مناجاۃً ونجاءً جبکہ وہ سرگوشی کرے اور آہستہ سے بات کرے [15] لاعجم اعجم دعجوم مصدر از نصر بمعنی آزمانا یقال عجم الشیءَ جبکہ وہ امتحان کرے اور آزمائش کرے وعجم العود جبکہ وہ دانت سے کاٹ کر لکڑی کی نرمی اور سختی معلوم کرے دعجم السیف جبکہ وہ تجربہ کے لیے تلوار کو حرکت دے [16] عودَ بمعنی لکڑی وکٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی والجمع عیدانٌ واعوادٌ واعودٌ [17] فراستی بالکسر آنکھ کو گاڑ دینا اور ظاہری نظر سے اس کے باطن کا حال معلوم کرنا، یقال فرس بالعین فواسۃً ای ادرک الباطن من نظر الظاہر از ضرب [18] لاصِل صیغہ مضارع متکلم ای لان اصل از ضرب یقال وصل الشیءُ بالشیءِ یصل وصلاً وصِلۃً جب کہ وہ جوڑے اور جمع کرے۔ ووصل بالف دینار جبکہ وہ احسان کرے ووصل وصلۃً فلانًا جبکہ وہ تعلق رکھے۔ ووصل زیدًا جبکہ وہ نیکی کرے ووصل رحم جبکہ وہ صلہ رحمی کرے، ووصل الی المکان جبکہ وہ پہنچے [19] تخطّی مصدر از باب تفعل پھاندنا اور لوگوں کی گردن سے الانگنا کو فنا یقال تخطاہ ای تجاوزہ ویقال خطا خطوًا ای مشی از نصر [20] رقاب یہ رقبۃ کی جمع ہے، بمعنی گردن اور گردن کا پچھلا حصہ ویقال رقبتہٗ ای اصبتُ رقبتہ از نصر [21] الجمع یہ مصدر ہے، بمعنی لوگوں کی جماعت والجمع جموعٌ منہ یوم الجمع یعنی قیامت کا دن [22] المنہی صیغہ اسم مفعول از نہی یقال نہاہٗ ینہاہٗ نہیًا عن کذا جبکہ وہ ڈانٹے اور منع کرے اور جس سے منع کریں، اس کو منہی عنہ کہتے ہیں۔ [23] الشرع یہ مصدر ہے۔ اللہ کے مقرر کردہ احکام وبمعنی شریعت اور یہ اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردن سے اُنکے اور پھاندے اُس نے اپنے لیے ایک پل دوزخ میں بنایا۔ (الحدیث) قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرًا الی جھنم (رواہ الترمذی)

وَعِفْتُ اَنْ يَتَاَذّٰى بِیْ تَوْمٌ۔ اَوْيَسْرِیْ اِلَی تَوْمٍ۔ فَسَدِكْتُ بِمَكَانِیْ۔ وَجَعَلْتُ شَخْصَهٗ قَیْدَ

عِيَانِي۔ اِلٰى اَنِ انْقَضَتِ الْخُطْبَةُ۔ وَحَقَّتِ الْوَثْبَةُ۔ فَخَفَفْتُ اِلَيْهِ۔ وَتَوَسَّمْتُهُ عَلَى الْتِحَامِ جَفْنَيْهِ۔ فَاِذَا الْمَعِيْتِيْ اَلْمَعِيَّةُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ وَفِرَاسَتِيْ فِرَاسَةُ اِيَاسٍ۔

الترجمہ والمطالب اور نیز یہ بھی بُرا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو میری ذات سے تکلیف پہنچے، یا مجھے گالیاں سُننا پڑیں۔ لہٰذا میں اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اس پر نظریں جمائے رہا، یہاں تک کہ خطبہ پورا ہُوا (ختم ہوا) اور کُود پھاند شروع ہوگئی اب تو میں بھی اس کے قریب گیا، اور اس کی بند آنکھوں پر اُسے میں نے غور سے دیکھا، اُس وقت تو میری زیرکی حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی سی تھی، اور میری طباعی وذہانت قاضی ایاسؒ کی سی نکلی (اور میں نے جو خیال کیا تھا وہ صحیح نکلا۔)

تشریح لغات ۱؎ عفت ای کرھت یقال عاف الطعام عیفاً وعیافاً وعیانۃ ای کرھہ۔ یہ یائی ہے از ضرب وسمع اور دادی بمعنی پیاسا جانور کے پانی کے گرد پھرنے کے آتے ہیں ۲؎ یتاذی از تفعل بمعنی تکلیف پانا اور پہنچنا واصلہ ازی داذاۃ ای اصیب دباذیٰ واراہ ای اضرہ وفی التنزیل قل ہو اذیٰ۔ از سمع ۳؎ لوم مصدر بمعنی ملامت کرنا۔ یقال لامہ یلومہ لوماً ولاماً وملامۃ فی کذا وعلیٰ کذا۔ جب کہ وہ ملامت کرے۔ از نصر ۴؎ فسدکت اس میں فا عطف کے لیے یقال سدک بالامر سدکاً وسدکاً ای لزمہ ولم یفارقہ وا ولع بہ از سمع بمعنی لازم پکڑنا ۵؎ بمکانی بمعنی جگہ والجمع اماکن وامکنۃ وامکن وفی التنزیل ورفعناہ مکاناً علیاً ۶؎ شخصہ الانسان کا جثہ یا کوئی اور شئے جو دُور سے نظر آئے والجمع اشخاص واشخص وشخوص واصلہ شخص بصرہ وببصرہ شخوصاً ای رفعہ وشخص النجم ای طلع وشخص البصر ای جعل لا یطرف مع دوران فی الشخمۃ از فتح اور جعلت شخصہ الخ میں قلب مکانی ہے، اور اصل عبارت یہ ہے۔ ای جعلت عیانی قید شخصہ ۷؎ قید بالفتح جانور کے پاؤں باندھنے کی رسّی والجمع قیود واقیاد اور اس کے معنی اندازہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ القیاد وہ رسی جس سے جانور کو کھینچا جائے، اور یہ باب تفعیل سے آتا ہے۔ یقال قیدہ تقییداً جبکہ وہ بیڑی ڈالے اور اس کو روکے وقید بالاحسان جبکہ وہ احسان مند بنائے۔ وقید الکتاب جبکہ وہ اعراب لگائے وقید الکاتب والمتکلم یعنی کلام کو کسی قید سے مقید کرنا وقید الحساب یعنی لکھنا وقید الخطّ جبکہ نقطے اور اعراب لگائے۔ ۸؎ عیانی یہ مصدر ہے باب مفاعلہ کا بمعنی شخص یقال لقیہ اور آہ عیاناً یعنی اس نے اس سے ملاقات کی یا اوس کو دیکھا اور اس کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں۔ ۹؎ انقضت از باب انفعال بمعنی ختم ہونا یقال انقضی الشیٔ جبکہ وہ فنا ہوا اور ختم ہو۔ ۱۰؎ حقت ای وجبت از ضرب یقال حق علیہ حقاً ان یفعل کذا یعنی اس پر واجب ہوا وحق لک ان تفعل کذا وحققت ان تفعل کذا یعنی اس کا کرنا تمہارے لائق ہے۔ اور تم اس کے کرنے کے لائق ہو اور از نصر وضرب یقال حق الامر حقاً وحقۃً یعنی ثابت اور واجب ہونا ۱۱؎ الوثبۃ بمعنی اُٹھ کھڑا ہونا وکودنا یقال وثب وثباً ووثوباً ووثباناً ووثاباً ووثیباً از ضرب ۱۲؎ خففت از ضرب بمعنی جلدی کرنا۔ یقال خفّ خِفّۃ وخفّاً وخفوفاً ای اسرع ۱۳؎ توسمتہ از باب تفعل بمعنی پہچاننا اس کا مصدر توسم ہے۔ یقال توسم الشیٔ ای تفرسہ ۱۴؎ التحام یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنی دونوں پلکوں کا ملنا (یعنی بند ہونا) واصلہ لحم الشیٔ لحماً لامہ والتحم الشیٔ ای التصق از نصر ۱۵؎ جفنیہ یہ جفن کا تثنیہ ہے بمعنی پلک والجمع اجفان وجفون واجفن ۱۶؎ المعیتی بمعنی ذکاوت وعقل مندی منہ المعی ذکی، زیرک اور یہ ماخوذ ہے لمع لمعاً ولمعاناً ولموعاً والمعاً وتلماعاً سے ومنہ لمع البرق جبکہ بجلی چمکے ولمع فلان الباب یعنی وہ اس سے نکلا اور ظاہر ہوا ۱۷؎ ابن عباسؓ اس سے مراد حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں اور آپ فقیہ عالم تھے۔ اور ذکاوت میں مشہور تھے۔ اور آپ ہجرتِ نبوی سے تین سال پہلے پیدا ہوئے تھے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے واسطے یہ دعا فرمائی ہے اللّٰھم فقہہ فی الدین وعلمہ الحکمۃ وتاویل القرآن آپ نہایت ذکی فصیح صحابی تھے۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد بھائی ہیں، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ فتی الکھول لہ لسان سیول وقلب عقول نیز آپ باوجود بڑے صحابہ کے موجود ہونے کے ان سے مشورہ لیتے تھے۔ اور آپ کی فطانت ضرب المثل

ہے۔ اور آپ کا مقام طائف ۲۴ھ میں انتقال ہوا ۸؎ فراستی بمعنی ذکاوت یقال فَرَسَ فراسۃً بالعین ای ثَبُتَ النظر ای ادرک الباطن من نظر الظاہر از ضرب۔ ۹؎ ایاسؔ یہ بھی فراست میں مشہور تھے۔ اور یہ شافعی المذہب تھے۔ ان کا اصلی نام ابو واثلہ ابن معاویہ ابن قرہ ابن ایاس ابن ہلال بن زباب قرنی ہے اور ایک کتاب بھی ان کی ذکاوت میں لکھی گئی ہے جس کا نام رکن ایاس ہے۔ اور آپ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں بصرہ کے قاضی تھے اور آپ کے بہت سے واقعات ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ آپ کا مشہور ہے۔ ایک دفعہ دو شخص مع دو شالوں کے (ایک ان میں سے سبز تھی اور دوسری سُرخ تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئے۔ ایک نے تو یہ بیان کیا کہ میں حوض میں نہانے کے واسطے اُترا اور میں نے اپنی شال باہر اُتار کر رکھ دی۔ اس کے بعد یہ شخص بھی میری شال کے برابر اپنی شال رکھ کر غسل کرنے کے واسطے گئے۔ لیکن نہا کر یہ مجھ سے پہلے نکلے اور یہ میری شال لے کر روانہ ہو گئے تو میں ان کے پیچھے دوڑا اور میں نے اُن سے کہا کہ یہ شال تو میری ہے لیکن یہ یہ کہتے رہے کہ یہ شال تو میری ہے یہ دونوں ایاس کے پاس گئے تو آپ نے یہ فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی گواہ ہو تو لاؤ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس تو کوئی گواہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم کنگھی لاؤ تو آپ نے ایک کے سر میں کنگھی کرائی۔ اور پھر دوسری کے سر میں کنگھی کروائی۔ تو ایک کے سر میں سرخ ڈورے نکلے اور دوسرے کے سر میں سبز ڈورے نکلے تو اس کے مطابق آپ نے فیصلہ دیا اور آپ کا انتقال ۱۲۲ ہجری میں ہوا ہے۔

فَعَرَّفْتُهٗ ۱ حِيْنَئِذٍ شَخْصِيْ. وَاٰثَرْتُهٗ ۲ بِاَحَدِ قُمُصِيْ ۳. وَاَهَبْتُ ۴ بِهٖ اِلٰى قُرْصِيْ ۵. فَهَشَّ ۶ لِعَارِفَتِيْ ۷ وَعِرْفَانِيْ ۸. وَلَبّٰى ۹ دَعْوَةَ رُغْفَانِيْ ۱۰. وَانْطَلَقَ وَيَدِيْ زِمَامُهٗ ۱۱. وَظِلِّيْ ۱۲ اِمَامُهٗ ۱۳. وَالْعَجُوْزُ ۱۴ ثَالِثَةُ الْاَثَافِيْ ۱۵. وَالرَّقِيْبُ ۱۶ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيْ. فَلَمَّا اسْتَحْلَسَ وُكْنَتِيْ ۱۷ وَاَحْضَرْتُهٗ عُجَالَةَ ۱۸ مُكْنَتِيْ.

الترجمۃ والمطالب پس میں نے اس کو اپنا تعارف کرا کے اس کو ایک کُرتہ دیا اور میں نے اس کو اپنی روٹی کی طرف بلایا۔ (یعنی میں نے اس کی دعوت کی) سو وہ میری نیکی (احسان) اور تعارف سے خوش ہوا اور اس نے دعوت منظور کر لی۔ پھر وہ چلا، اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی مہار (لگام) تھی اور میرا سایہ اس کا رہبر (راستہ بتانے والا) اور بوڑھیا جو ہے کا تیسرا پازو تھی، اور چوتھا (ایسا نگہبان تھا جس پر کوئی بات چھپی ہوئی نہ تھی (یعنی خدا تعالیٰ) جب وہ میرے مکان میں مقیم ہوا اور میں نے طعام ما حضر (بقدر طاقت و وسعت) اس کو پیش کیا۔

تشریح لغات ۱؎ فعرفتہ از باب تفعیل بمعنی پہنچوانا یقال عَرَّفہ الامر یعنی اس کو واقف کرا دیا وعَرَّفہ بفلان یعنی اس کو نام بتا دیا وعرف الضالۃ یعنی اس نے گم شدہ کو ڈھونڈا وعَرَّفَ الطعام یعنی اس نے سالن زیادہ کیا ۲؎ آثرتہ از باب افعال اس کا مصدر ایثار ہے بمعنی ترجیح دینا یقال آثرہ ایثاراً اوس نے اوس پر فضیلت دی وفی التنزیل لقد آثرک اللہ علینا ۳؎ قمصی بالضم بمعنی کرتہ یہ قمیص کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع اُقمصٌ اور قُمصانٌ بھی آتی ہے ۴؎ اہبت۔ ای دعوتہ یقال اہاب الراعی اہابۃً ای صاح لتقف اور لترجع بمعنی چیخنا وچلانا ولانا ۵؎ قرصی بالضم بمعنی چھوٹی روٹی کی ٹکیہ والجمع اقراصٌ وقُرَصَۃٌ وقِرَاصٌ واصلہ قرص العجین قرصاً ای لتہٗ از نصر ۶؎ فہش از سمع یقال ہَشّ الرجلُ ہشاشۃً ای نشط وفرح وارتاح یعنی خوش ہوا وہش الشجر ہشّاً ای خبطہ وفی التنزیل واہش بہا علیٰ غنمی از نصر ۷؎ لعارفتی یہ عارف کا مؤنث ہے۔ اور مفعول کے معنی میں ہے بمعنی عطیہ و الجمع عوارف ۸؎ عرفانی مصدر بمعنی پہچان از ضرب یقال عرف الشیءَ عرفۃً وعرفاناً ومعرفۃً جبکہ وہ پہچانے اور جانے وعرف بذنبہ جبکہ وہ اقرار کرے وعرفہ جبکہ وہ بدلہ دے۔ وعرف الامر جبکہ وہ صبر کرے ۹؎ از باب تفعیل۔ لبّیٰ از باب تفعیل یقال لبّی الرجلُ بلبی جبکہ وہ جواب دے اور لبیک کہے ۱۰؎ رغفانی بالضم بمعنی روٹی وچپاتی یہ رغیف کی جمع ہے۔ ویجمع

علی رغفة ھد غف ورغف وتراغیف یقال رغف العجین رغفا ای جمعہ وکتلہ از فتح [11] زمام بالکسر بمعنی باگ ونکیل والجمع ازمّۃ واصلہ زمہ زمّا ای ربطہ وشدہ وزم القربۃ ای ملاھا وزم البعیر بانفہ وزمّہ القوم ای تقدمھم وزم الجمال ای خطمھا وزم النعل ای جعل لھا زماما از نصر۔ [12] ظلی بالکسر بمعنی سایہ والجمع ظلال واظلال وظلول یقال ظل الیوم ظلالا لہ۔ جب کہ دن سایہ دار ہو وظلّ الشئ جبکہ لمبی ہو از سمع [13] امامہ بالکسر بمعنی پیش امام جس کی اقتداء کی جائے اس لیے کہ وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ اس لیے معنی آگے کے کہلاتے ہیں اور وہ ڈوری جس سے معمار عمارت کی سیدھ قائم کرتے ہیں، اور نمونہ اور واضح راستہ اور سبق جتنا ہر روز لڑکے پڑھیں اور قرآن اور خلیفہ اور امیر لشکر اور مصلح اور منتظم کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور بالفتح بمعنی آگے اور یہ کلمہ تحذیر بھی ہے بمعنی بچو امتیاز کرو [14] العجوز بمعنی بڑھیا والجمع عجز وعجائز [15] الاثافی یہ اثفیۃ کی جمع ہے۔ اور وہ تین پتھر ہوتے ہیں جو دیگچی کو اُن پر رکھ کر پکاتے ہیں۔ وعادت عرب آنست کہ ہرگاہ نزدیک کوہ فرود آیند دو سنگ نہند واثفیہ سوم کوہ راسازند لیس اوگراں ترین اثافی باشد وہرگاہ درجماعت شخصی ناموافق باشد گویند فلان ثالثۃ الاثافی است [16] الرقیب۔ جمع اس کی رُقباء آتی ہے بمعنی نگہبان و محافظ و منتظر اور نیز یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے بھی ہے [17] خافی بمعنی پوشیدہ چیز و پوشیدگی۔ اور خافی کے معنی جن کے بھی آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ [18] استحلس از باب استفعال اور یہ حِلس اور حَلَس سے ماخوذ ہے۔ بمعنی ٹاٹ بازین یا کجاوہ کے نیچے بچھانے کا کپڑا اور قیمتی فرش کے نیچے بچھانے کا کپڑا یقال فلانٌ حلس بیتہ یعنی فلاں شخص ہمیشہ اپنے گھر ہی میں رہتا ہے۔ اور یہ عربوں کے نزدیک قابلِ مذمت ہے وہو حِلسٌ من احلاس البلاد یعنی وہ صاحب عزت و قوت ہے۔ اور یہ قابل مدح ہے وکونوا احلاس بیوتکم یعنی تم ہمیشہ خانہ نشین رہو۔ اور حِلس کے معنی عہد و پیمان اور جوئے کا چوتھا تیر اور سردار اور بہادر کے بھی آتے ہیں۔ اور یہاں معنے میں لازم پکڑنے اور داخل ہونے کے ہیں۔ [19] وکنّ بالضم (پرندہ کا گھونسلہ) والجمع وکنات ووکنات ووکنات ووکن یقال وکن یکن الطائر وکنا ووکونا ببیضہ او علی بیضہ جبکہ پرندہ انڈے سیے ووکن الطائر جبکہ پرندہ گھونسلے میں داخل ہو از ضرب۔ وکنات وہ گھونسلہ جو پہاڑ پر ہو اور کُر وہ گھونسلہ جو درخت پر ہو اور عش وہ گھونسلہ جو کسی دوسری جگہ پر ہو۔ افحوص وہ گھونسلہ جو زمین پر ہو ہکذا قال استاذی مدظلہ العالی [20] عجالۃ عجالتی بالضم وہ کھانا جو جلدی سے پکایا گیا ہو۔ اور یہ بالضم زیادہ مستعمل ہے اور بالکسر بھی مستعمل ہے اور یہ عجلت سے ماخوذ ہے۔ بمعنی ما حضر من الطعام [21] مُکنتی بالضم بمعنی قدرت اور طاقت اور قوت۔

قَالَ لِیْ یَا حَارِثُ۔ اَمَعَنَا ثَالِثٌ۔ فَقُلْتُ لَیْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ۔ قَالَ مَا دُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ۔ ثُمَّ فَتَحَ كَرِيْمَتَيْهِ۔ وَرَأْرَأَ بِتَوْأَمَتَيْهِ۔ فَاِذَا سِرَاجَا وَجْهِهِ يَتَّقِدَانِ۔ كَاَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ۔ فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهِ۔ وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهِ۔ وَلَمْ يَلْقَنِيْ قَرَارٌ۔ وَلَا طَاوَعَنِيْ اصْطِبَارٌ۔ حَتّٰى سَاَلْتُهُ مَا دَعَاكَ اِلَى التَّعَامِيْ۔ مَعَ سَيْرِكَ فِي الْمَعَامِيْ۔

الترجمہ والمطالب

تو بولا اے حارث کیا ہمارے ساتھ کوئی اور تیسرا شخص بھی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ سوائے بوڑھیا کے اور کوئی نہیں اس پر اس نے یہ کہہ کر (کہ اس سے کوئی بھید چھپا نہیں) اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں اور اُن کو گھمانا شروع کیا۔ اب تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے چہرے کے دونوں چراغ گویا تارے فرقدان کی طرح روشن ہیں۔ میں اس کی بینائی کو سلامت پا کر خوش ہُوا اور بس اس کی عجیب خصلتوں پر تعجب کرنے لگا اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور مجھے چین نہ پڑا۔ یہاں تک کہ میں نے اس سے دریافت کیا تجھے بتکلف اندھے بننے پر اور اس کے ساتھ ساتھ غیر مشہور راستوں میں چلنے پر کس شئے نے مجبور کیا۔

تشریح لغات

[1] سر بمعنی بھید دراز والجمع اسرار [2] محجوز اسم مفعول کا صیغہ یہ نصر اور ضرب سے آتا ہے بمعنی روکا گیا یقال حجزہ حجزا وحجازۃ بمعنی روکنا و منع کرنا و دفع کرنا یقال حجز بینہما جبکہ وہ فاصلہ کرے وحجز علیہ المال والقفاز جبکہ وہ جائیداد کو

دعویٰ کی بنا پر روکے وفی التنزیل نما منکم من احد عنہ حاجزین والحجاز سمی بذالک لکونہ حاجزا بین الشام والبادیۃ ۳؎ کریمتیہ یہ کریم کا مؤنث ہے والجمع کریمات وکرائم وکرام ہر عضو شریف جیسے ہاتھ اور کان ویقال الکریمتان یعنی دونوں آنکھیں ۴؎ رأ رأ از لبعثر بمعنی آنکھ کی پُتلی کو پھرا کر گھورنا اور دیکھنا یقال راء را ء بعینہ یعنی اوس کے حرکت دی اور گھمایا ویقال الکریمتان یعنی دونوں آسرابُ جبکہ چمکے ۵؎ توامَینۃ توام وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے پیدا ہوں، والجمع توائم اور یہاں اس سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ ۶؎ سراجا یہ سراج کا تثنیہ ہے والجمع سُرُجٌ وفی التنزیل سراجا منیرا اور اس سے مراد آنکھ ہے۔ ۷؎ وجہ بمعنی چہرہ والجمع اوجہ ووجوہ واجوہ وفی التنزیل ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال وجھہ فلان وجھًا ای ضرب علی وجھہ اوصارا وجیہ منہ عند الناس ووجہ وجاھۃ ای صار وجیھا از کرم ۸؎ یقدآن یہ وقود سے مشتق ہے۔ بمعنی آگ کا بھڑکنا۔ یقال وقدت النار وقدًا ووقودًا ای اشتعلت والوقود۔ وہ لکڑی جو آگ جلانے کے لیے لگائیں واقد النار واستوقدھا ای اشعلھا فاستوقدت اور استیقاد یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از ضرب ۹؎ الفرقدآن یہ دو ستارے ہیں۔ جو قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارے کا نام ہے۔ اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا اور تازہ جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں تارے فرقدان کہلاتے ہیں ۱۰؎ ابتہجت از باب اِفتعال بمعنی خوش ہونا یقال ابتھج بہ ای فرح ویقال بھجہ بھجا د بھجہ ای افرحہ وسرہٗ از فتح د بھجہ د بھجا ای سربہ وبابہ سمع وبھج بھاجۃ ای حسن از کرم وفی التنزیل حدائق ذات بھجہ وانبتنا فیھامن کل زوج بھیج۔ ۱۱؎ بصرہ بمعنی نظر والجمع ابصار اور بصیرت کی جمع بصائر آتی ہے۔ بمعنی دل سے معلوم کرنا ۱۲؎ غرائب بمعنی عجیب وغیر مانوس باتیں اور یہ غریبۃ کی جمع ہے۔ ۱۳؎ سیرہ یہ سیرت کی جمع ہے اور اس سے یہاں عجیب باتیں مراد ہیں۔ وفی التنزیل سنعیدھا سیرتہا الاُولی اور یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ ای من سیرہ غرائب ۱۴؎ ولم یلقنی از لقی یلقی بمعنی ملنا واستقبال کرنا وپانا ودیکھنا یقال لقی فلانا یلقی لقاءً ولقاءۃ ولقایۃ ولقاءۃ ولقیانا ولقیانًا ولقیانۃ ولقیا ولقیا ولقیۃ ولقیتہ ولقی از سمع ۱۵؎ قرآر با لفتح بمعنی ٹھیرنے کی جگہ وسکون واطمینان حاصل ہونے کی جگہ اور القرار کسی مسئلہ میں جس پر رائے ٹھیرے۔ یقال قرّ فی مکانہ قرارًا اذا ثبت وقرّ علی الامر۔ جبکہ وہ ثابت رہے اور ٹھیرے اور قرار پکڑے از سمع وضرب ۱۶؎ طاوعنی از باب مفاعلہ اور یہ طوع سے مشتق ہے۔ بمعنی تابعداری کرنا یقال طاع یطوع ویطاع طوعًا لفلان۔ جبکہ وہ فرمانبردار اور تابعدار ہو از نصر وکذا اطاعہ اطاعۃً وطاعۃً وانطاع انطیاعًا۔ ۱۷؎ اصطبار یہ مصدر باب افتعال کا ہے بمعنی صبر کرنا یقال اصطبر وسمی واصبر علیہ۔ جبکہ وہ صبر کرے واصطبر منہ جبکہ وہ بدلہ لے واعلم ان معنی الصبر الحبس فان کان حبس النفس لمُصِیبَۃٍ سُمّی صبرًا لاغیر وضدہٗ الجزع وان کان فی حرب سمی شجاعۃ وضدہٗ الجبن وان کان فی نائبۃ مضجرۃ سمی رحب الصدر وضدہ الضجرۃ وان کان فی امساک الکلام سمی کتمانا وضدہٗ المذل وقد سمی اللہ تعالیٰ کل ذالک صبرا ولھذا سمی الصوم صبرًا از ضرب ۱۸؎ التعامی یہ باب تفاعل کا مصدر ہے۔ اور یہ عمی سے ماخوذ ہے بمعنی بتکلف اندھا بننا ۱۹؎ المعامی ای مجاہل الارض (اندھا راستہ اور بے نشان زمین اور یہ معمیۃٌ کی جمع ہے۔ یقال مکان عمی واعمیٰ ایسی جگہ جس میں ہدایت نہ ملے۔ اور یہ عمی عن الشئ سے ماخوذ ہے۔ ای لم یھتد الیہ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے۔ یقال عمی یعمیٰ عمیً جبکہ وہ اندھا ہو۔

وَجَوْبِكَ الْمَوَامِيَ۔ وَاِيْغَالِكَ فِي الْمَرَامِيْ۔ فَتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ۔ وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ۔ حَتّٰى اِذَا قَضٰى وَطَرَهٗ۔ اَتَاَدَّرَكَى نَظَرَهٗ۔ وَاَنْشَدَ ؎

وَلَمَّا تَعَامَى الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُو الْوَرٰى | عَنِ الرُّشْدِ فِيْ اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ
تَعَامَيْتُ حَتّٰى قِيْلَ اِنِّيْ اَخُوْ عَمًى | وَلَا غَرْوَ اَنْ يَحْذُوْا الْفَتٰى حَذْوَ وَالِدِهٖ

ثُمَّ قَالَ لِیْ إِنْهَضْ إِلَی الْمُخْدَعِ فَائْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ یَرُوْقُ الطَّرْفَ ۔ وَیُنْقِیْ الْکَفَّ ۔ وَیُنَعِّمُ الْبَشَرَةَ وَیُعَطِّرُ النَّکْهَةَ ۔ وَیَشُدُّ اللِّثَةَ ۔ وَیُقَوِّیْ الْمِعْدَةَ ۔

الترجمة والمطالب اور جنگل کے طے کرنے اور شہر در شہر پھرنے پر تجھے کس چیز نے مجبور کیا۔ پس اُس نے لکنت (ہکلاپن) سے مدد چاہی اور وہ ناشتہ میں مصروف ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب اس کی حاجت پوری ہو گئی، اس کا پیٹ بھر گیا۔ تو اس نے مجھے ذرا غور اور تیز نظر سے دیکھا، اور اس نے یہ شعر پڑھے۔ یہ زمانہ جو مخلوق کا باپ ہے (یا عالم کا) جب وہ اپنے طریقوں اور غراض و مطالب میں بن گیا ہے۔ تاکہ یہ کہا جائے کہ میں اندھوں کا صاحب ہوں اور اگر لڑکا اپنے باپ کے قدم بقدم چلے تو کوئی تعجب کی بات نہیں پھر وہ بولا کہ اُٹھ کوٹھڑی (بخاری) میں سے (ہاتھ منہ دھونے کا) سامان لا جو آنکھوں کو اچھا معلوم ہو۔ اور وہ ہاتھوں کو صاف کرے اور جلد کو ملائم (صاف) کرے اور وہ مسوڑوں کو مضبوط کرے۔ اور منہ کی بُو کو خوشبودار بنائے۔ اور معدے کو قوت (طاقت) دے۔

تشریح لغات ۱؎ جوب مصدر از نصر یقال جاب البلاد وجَوْباً وتجواباً بمعنی طے کرنا وجاب الثوب جوباً جبکہ کاٹے وجاب الصخرة جبکہ چٹان کو تراشے ۲؎ الموامی اس کا واحد مَوْمَاة اور مُوماءٌ ہے بمعنی جنگل۔ ۳؎ وایغالک مصدر از باب افعال بمعنی جلدی کرنا اور گھسنے میں جلدی کرنا۔ یقال اوغل فی السیر ای اسرع ووغل یغل وغولاً فی الشئی ای دخل فیہ توارای بہ واستتر ذھب وابعد۔ از ضرب۔ ۴؎ المرامی یہ مرمیٰ کی جمع ہے بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ اور مرمیٰ مصدر میمی بھی ہے۔ بمعنی تیر پھینکنے کی جگہ اور یہاں اس سے مراد مقاصد اور وہ شہر جہاں سے دوسرے شہروں کو جایا جائے۔ یقال ہذا الکلام بعید المرامی یعنی یہ کلام دور رس ہے۔ وما ابعد مرمیٰ ہمتہ یعنی اس کی ہمت کا میدان کتنا وسیع ہے۔ ولہ ہمۃٌ قصیتہ المرمیٰ یعنی اس کی ہمت دور تک پہنچنے والی ہے۔ ۵؎ فتظاہر مصدر از باب تفاعل بمعنی مدد چاہنا و ظاہر ہونا۔ وتظاہر بالشئی ظاہر کرنا اور تظاہر القوم ایک دوسرے سے دور ہونا۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ ۶؎ باللکنة مصدر بمعنی ہکلاپن و تتلاہٹ اور یہ سمع سے آتا ہے یقال لکن الرجل لکناً ولکنةً ولکونةً ولکونتہ جبکہ وہ گفتگو میں اٹکے اور ہکلائے ۷؎ تشاغل از باب تفاعل بمعنی مشغول ہوا التشاغل اس کا مصدر ہے یقال تشاغل بکذا جبکہ وہ مشغول ہو اللہنة بالضم تحفہ جو مسافر سفر سے واپسی پر دے۔ ۸؎ وتحفہ جو مسافر کو سفر سے واپسی پر دیا جائے والجمع لہن یقال لہنہٗ والہنہ ای اعطاہ اللہنة اور اس کا ثلاثی مستعمل نہیں ۹؎ وطرہ بمعنی آرزو و حاجت و مطلوب والجمع اوطار یقال قضی منہ وطرہٗ واوطارہٗ یعنی اس نے اپنی حاجت پوری کی ۱۰؎ اثار بمعنی تیز کیا گھوڑا اور لگاتار دیکھنا۔ از فتح واوا قارہٗ بالعصا جبکہ وہ لاٹھی سے مارے ۱۱؎ تعامی از باب تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا اور یہ عمیٰ سے مشتق ہے ۱۲؎ الدہر بمعنی زمانہ طویل و لمبی مدت و دم انسان یعنی انسان کی زندگی گذارنے کا زمانہ۔ دہر عصر کا مرادف ہے۔ بمعنی مصیبت و غایت و عادت والجمع اُدْہُر و دُہُوْرٌ اور ابو الوری یہ زمانہ کی کنیت ہے۔ اس لیے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ موثر ہے۔ اور یا اس لیے کہ زمانہ غالب ہے ۱۳؎ الرشد مصدر بالضم بمعنی ہدایت یقال رشد رشداً ورشاداً از نصر و رشد از سمع رشداً بمعنی ہدایت پانا۔ وراہِ راست پر چلنا ورشد امرہٗ یعنی وہ ہدایت یافتہ ہے۔ ۱۴؎ انحائہ بمعنی طریقہ و جانب و جہت و راستہ و مثل و مقدار و قصد و ارادہ اور یہ بطور ظرف و اسم مستعمل ہوتا ہے ویقال نحی الشئی نحواً ای قصدہٗ از نصر۔ ۱۵؎ مقاصد یہ مقصد کی جمع ہے بمعنی ارادہ و مکان و قصد ۱۶؎ تعامیت یہ لما کا جواب ہے۔ از باب تفاعل بمعنی بتکلف اندھا ہونا ۱۷؎ اخو عمیٰ مشتق کی جگہ جب نسبت سے بولا کرتے ہیں۔ تو اس سے مبالغہ مراد ہوتا ہے۔ اس سے مراد اندھا ہونا ہے نہ کہ صاحب اندھا۔ ۱۸؎ لا غرو ای لا عجب یہ نصر سے آتا ہے یقال غرا الرجل لیغرو غرواً جبکہ تعجب کرے ۱۹؎ یحذو حذواً اور حذاءً اس کے مصدر آتے ہیں۔ یقال حذی حذواً وحذاءً ای اقتفٰی بہ یعنی کام کرے از نصر ۲۰؎ والد بمعنی باپ والجمع والدون اور والدان ماں باپ کو کہتے ہیں ۲۱؎ انہض اس کا مصدر نہض و نہوض ہے بمعنی اٹھنا از فتح یقال نہض

عن مکانہ نہضاً ونہوضاً ای قام عنہ وانہض الی عدوہ ای اسرع ۲۲؎ المخدع بالکسر وضم المیم بمعنی بڑے گھر کے اندر جو چھوٹا گھر ہو جس کو ہمارے یہاں بخاری کہتے ہیں۔ والجمع مخادع ۲۳؎ بغسول وہ چیزیں جو نہانے میں استعمال ہوں مثلاً گرم پانی صابن اپٹنا بیسن وغیرہ ۲۴؎ یروق از نصر بمعنی پسند آئے اور خوش کرے۔ اور تعجب میں ڈالے۔ یقال راقہ روقاً وروقاناً جبکہ پسند آئے ۲۵؎ الطرف بالفتح بمعنی نظر و آنکھ و کسی چیز کا کنارہ و ہر شئی کا منتہیٰ والجمع اطراف اور بالکسر بمعنی اصیل گھوڑا ۲۶؎ ینقی از افعال اس کا مصدر انقاء ہے۔ بمعنی پاک وصاف کرنا یقال انقاہ ای نظفہ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ۲۷؎ الکف مصدر بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی معہ انگلیوں کے والجمع اکف ۲۸؎ ینعم از باب تفعیل بمعنی اچھا کرنا یقال نعم الشئی ای جعلہ ناعماً واصلہ نعم نعومۃ ای للان ازکرم ۲۹؎ البشرۃ۔ محرکۃ بمعنی ظاہر جلد یعنی کھال کا اوپر کا حصہ والجمع بشر ۳۰؎ یعطر از باب تفعیل بمعنی معطر کرنا اور خوشبودار کرنا و یقال عطر عطراً بمعنی تطیب از سمع وعطرہ ای طیبہ، والعطر الطیب مطلقاً والجمع عطور ۳۱؎ النکہۃ بمعنی مہکنا اور منہ کی بو و خوشبو اور یہ "نکہ" کا اسم مرت ہے واصلہ نکہ نکہاً ای شم ریح فمہ از سمع ۳۲؎ لیشد از نصر بمعنی مضبوط کرنا۔ یقال شددت الشئی ای قویت والشدت تستعمل فی البدن وفی العقد وفی قوی النفس وفی العذاب فی التنزیل کانوا اشد منہم قوۃ وعلمہ شدید القوی ۳۳؎ اللثۃ بمعنی مسوڑھا والجمع لثیٰ ولثات اور یہ یائی ہے یقال لثی القدر لثی ای لحسہا از سمع ۳۴؎ یقوی از باب تفعیل بمعنی قوت اور طاقت دینا ۳۵؎ المعدۃ بالکسر وہ جگہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے۔ وھی للانسان بمنزلۃ الکرش للحیوانات والجمع معد یقال معد الشئی معدہ ای اختلسہ ومعدہ الرحیل ای اصاب معدتہ از فتح۔

وَلْیَکُنْ نَظِیْفَ الظَّرْفِ۔ اَرِیْجَ الْعَرْفِ۔ فَتِیَّ الدَّقِّ۔ نَاعِمَ السَّحْقِ۔ یَحْسِبُہُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا وَیَخَالُہُ النَّاشِقُ کَافُوْرًا۔ وَاقْرُنْ بِہٖ خِلَالًا نَقِیَّۃَ الْاَصْلِ۔ مَحْبُوْبَۃَ الْوَصْلِ۔ اَنِیْقَۃَ الشَّکْلِ۔ مَدْعَاۃً اِلَی الْاَکْلِ۔ لَہَا نَحَافَۃُ الصَّبِّ۔ وَصَقَالَۃُ الْعَضْبِ۔ وَاٰلَۃُ الْحَرْبِ وَلُدُوْنَۃُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ۔

الترجمہ والمطالب ہاں یہ بھی ضرور ہے کہ پاکیزہ برتن میں ہو اور وہ نفیس خوشبودار ہو اور تازہ کوٹی ہوئی ہو۔ اور باریک پسی ہوئی ہو۔ جو اس نے چھونے والا ذرور خیال کرے۔ اور سونگھنے والا کافور سمجھے۔ اور اس کے ساتھ ایک دانتوں کے پیسے خلال بھی لانا۔ جو اپنی اصل کے اعتبار سے وہ پاکیزہ ہو۔ اور اس کی ملاقات پسندیدہ ہو۔ اور وہ خوبصورت ہو اور کھانے کو رغبت دلانے والا ہو۔ اور عاشق کی طرح وہ لاغر ہو۔ اور شمشیر (تلوار) کی طرح وہ صاف اور منجھا ہوا ہو اور لڑائی کا آلہ ہو (یعنی اس کی نوک باریک ہو) اور تر شاخ (ٹہنی) کا وہ چھلا ہوا ہو۔

تشریح لغات ۱؎ نظیف بمعنی پاک وصاف و پاکیزہ ای النقی من الدنس والوسخ والجمع نظفاء و یقال نظف الشئی نظافۃً جب کہ وہ پاک ہو از کرم ۲؎ الظرف بمعنی برتن والجمع ظروف ۳؎ اریج بمعنی عمدہ خوشبو مہک والی یقال ارج ارجاً وارجاً۔ ای فاحت منہ رائحۃ طیبۃ از سمع ۴؎ العرف بالفتح بمعنی مطلق خوشبو واکثر استعمالہ فی الطیبۃ یعنی عمدہ خوشبو یقال عرف عرفاً الکؤمن الطیب وعرف الشئی ای طیبۃ از سمع۔ ۵؎ فتی بمعنی تازہ و نئی اور اس کے اصل معنی ہر شئے کے جوان و عمدہ کے آتے ہیں۔ والجمع فتاء وافتاء ۶؎ الدق یہ مصدر ہے۔ بمعنی کوٹنا از ضرب یقال دق دقۃً جبکہ وہ باریک ہو۔ ۷؎ السحق یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہ مصدر ہے بمعنی گھسنا یقال سحقہ سحقاً ای دقہ اشد الدق واہلکہ از فتح وسحق سحقاً ای بعد از باب سمع ۸؎ اللامس اسم فاعل کا صیغہ لمس مصدر بمعنی چھونا از نصر وضرب یقال لمس الشئی جبکہ وہ طلب کرے ولمس لمساً جبکہ وہ چھوئے اور لمس کے معنی جماع کے بھی آتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے لامستم النساء اور ایک قرأت میں ہے لمستم ۹؎ ذرورا یہ ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے، جو نہایت باریک پسی ہوئی ہوتی ہے۔ والجمع اذرۃ و ذرائر ۱۰؎ یخالہ از خال یخال خیلاً وخیلاً وخالاً وخیلۃ وخیلانا وخیلولۃ ومخیلۃ ومخالۃ۔ یقال خال الشئی جبکہ وہ خیال کرے اور گمان کرے، اور اس کا

واحد متکلم مضارع کا صیغہ اِخَالُ اور اِخَالُ آتا ہے، اور بکسر ہمزہ زیادہ فصیح ہے۔ ۱۱ الناشق یہ نشق سے ماخوذ ہے بمعنی سونگھنا یقال نشق الریح نشقاً ونشقاً ای شمہا از سمع ۱۲ کافور یہ ایک خوشبودار گھاس ہے اور کافور (کپور) کھجور کا شگوفہ اور کھجور کے شگوفے کا غلاف اور خوشہ انگور نکلنے کی جگہ والجمع کوافیر وکوافر ۱۳ اقرن امر حاضر کا صیغہ از ضرب یقال قرن الشئ وبالشئ قرناً جبکہ وہ باندھے اور ملائے وقرن الثورین جبکہ دو بیلوں کو ایک جوئے میں باندھے وقرن البعیرین جبکہ وہ دو اونٹوں کو ایک رسی میں باندھے۔ ۱۴ خلالۃ سوراخ کرنے کا آلہ وہ تنکا وغیرہ جس سے دانتوں کے درمیان سے گوشت وغیرہ نکالا جائے۔ اور یہی اخیر معنی یہاں مراد ہیں۔ ۱۵ نقیۃ بمعنی صاف وپاک از سمع والجمع نقایا اور نقی کی جمع نقاءٌ اور انقیاء اور نقواءٌ آتی ہے ۱۶ الاصل یہ فرع کی ضد ہے بمعنی جڑ والجمع اصول اور یہاں نقیۃ الاصل میں اضافت لفظیہ ہے۔ ای نقیۃ اصلہا اسی طرح ۱۷ محبوبۃ الوصل میں اضافۃ لفظیہ ہے ای محبوبۃ وصلہا اسی طرح ابنقۃ الشکل ای ابنقۃ شکلہا۔ ۱۸ اینقۃ بمعنی عمدہ یقال انق انقاً ای فرح وانق الشئ ای احبہ وانق بہا ای اعجب بہا از سمع ۱۹ الشکل بمعنی صورت ومشابہت ونظیر وشکل معاملہ ومقصد وارادہ والجمع اشکالٌ وشکولٌ۔ ۲۰ مدعاۃ بمعنی بلانا وسبب دکھانے کی دعوت ۲۱ نخافۃ بمعنی لاغری وقلیل اللحم جو خِلقۃً ہو اور دبلے پن کی وجہ سے نہ ہو۔ یقال نحف فلان نخافۃ فہو نخیف وہو نحفاء ونخاف یقال رجل نخیف اذا کان خفیف اللحم خلقۃ لا ھز الاثم قفیف ثم ضرب ثم شخت ثم سوع فۃ۔ الافتنا ازسمع وکرم ۲۲ الصب بمعنی عاشق والجمع صبُّون یقال صبَّ الیہ صبابۃً ای کلف از سمع ۲۳ صنفاقۃ بمعنی منجی بوئی اور رصاف کی بُوئی اور یہ سمع سے آتا ہے ۲۴ العضب بمعنی تلوار قاطع یقال عضبہ عضباً ای قطعہ از ضرب ۲۵ آلۃ الحرب آلہ بالمد بمعنی ادات (سامان) وبتشدید اللام بمعنی حربہ (جنگ کا سارا سامان) الحرب بمعنی لڑائی والجمع حروب یقال حرب الرجل حرباً ای سلب مالہ وترکہ بلاشئ از نصر ۲۶ لدونۃ بالضم بمعنی لچکدار ونرم یقال لدن ولدانۃ۔ کان لینا از کرم ۲۷ الغصن بمعنی شاخ وٹہنی والجمع اغصانٌ وغصونٌ وغصنۃ یقال غصن الغصن غصناً ای قطعہ از ضرب ۲۸ الرطب بمعنی تر وعمدہ نرم خلاف یابس یقال رطب البسر رطابۃ ای صار رطباً از نصر

قَالَ فَنَهَضْتُ فِيْمَا أَمَرَ ـ لِاَدْرَأَ عَنْهُ الْغَمَرَ ـ وَلَمْ أَهِمْ إِلَى أَنَّهُ قَصَدَ أَنْ يَخْدَعَ ـ بِإِدْخَالِي الْمَخْدَعَ ـ وَلَا تَظَنَّيْتُ أَنَّهُ سَخِرَ مِنَ الرَّسُوْلِ ـ فِي اسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ ـ فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ ـ فِي أَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ ـ وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا ـ وَالشَّيْخَ وَالشَّيْخَةَ قَدْ أَجْفَلَا ـ فَاسْتَشَطْتُ مِنْ مَكْرِهٖ غَضَبًا ـ وَأَوْغَلْتُ فِي إِثْرِهٖ طَلَبًا ـ فَكَانَ كَمَنْ قُمِسَ فِي الْمَاءِ ـ أَوْ عُرِجَ بِهٖ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ ـ

الترجمۃ والمطالب راوی (حارث بن ہمام) نے بیان کیا کہ میں اس کے کہنے (تعمیل حکم) سے اٹھا تاکہ میں اس کی بساند کو دُور کردوں میں نے یہ گمان نہیں کیا کہ وہ مجھے کمرے (بخاری) میں بھیج کر دھوکہ دینا چاہتا ہے اور نہ میں نے یہ خیال کیا کہ خلال واشنہ قاصد سے مانگ کر وہ مجھ سے مسخرہ پن کر رہا ہے۔ جب میں اس کی مطلوبہ اشیاء کے دم زدن میں (فوراً) واپس آیا تو میں نے صحن کو خالی پایا۔ بوڑھا اور بوڑھیا جا چکے تھے۔ مجھے اس کے دھوکہ دینے پر سخت غصہ آیا۔ اور میں اس کے پیچھے دوڑا مگر وہ دونوں (ایسے ہوگئے (ایسے ہوا ہوئے) جیسے کوئی پانی میں غوطہ مار جائے یا آسمان کے ابر کی طرف اٹھالیا گیا ہو۔

تشریح لغات ۱ فیما امر ای فی امتثال ما امر۔ ۲ لادرا از فتح بمعنی دفع کرنا یقال درائید راً ودراً ودرءۃً بمعنی سختی سے دفع کرنا وفی التنزیل ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ ۳ الغمر مصدر محرکۃ بمعنی گوشت کی بدبو وگوشت کی ہمنا ہٹ و ناتجربہ کاری وجاہل وکینہ والجمع غمورٌ ۴ لم اہم از ضرب یقال وہم فی الشئ یہم وہماً یعنی ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو۔ وہم الشئ خیال کرنا۔ تصور کرنا ۵ المخدع بالکسر

والفتح بیت داخل البیت الکبیر (بخاری) وچھوٹا حجرہ والجمع مخادع ۵؎ سخر از سمع یقال سخر منہ وبہ سَخَرًا وسَخَرًا وسُخْرًا وسُخْرَۃً ومَسخرًا وتَسخَرًا واسْتَخَرَ ای ہزی بہ (مذاق کرے) ۶؎ الرسول بمعنی مرسل یعنی قاصد والجمع رُسُلٌ وارْسُلٌ ورُسُلاً واعلم ان الرسول یقال للواحد والجمیع وتارۃ یراد بہا الملائکۃ وتارۃ یراد بہا الانبیاء ۷؎ عتت از نصر اس کا مصدر عود ہے بمعنی لوٹنا والرجوع الی الشئی بعد الانصراف عنہ اما انصرافا بالذات او بالقول او بالعزیمۃ ۸؎ بالملتمس از افتعال بمعنی مانگنا وطلب کرنا وبمعنی مطلوب یقال التمس الشئ من فلان جبکہ وہ مانگے طلب کرے ۹؎ رجع بمعنی لوٹنا یقال رجع رجوعاً ورجاعاً ورجعانا ورجعی ای انصرف وعاد از ضرب ۱۰؎ النفس محرکۃ بمعنی سانس جو زندہ کے منہ آئے اور جائے۔ والجمع انفاسٌ ۱۱؎ الجو آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ وکشادہ میدان ویقال جَوُّ البیتِ یعنی گھر کا اندرونی حصہ وَجَوُّ الماء زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لیے کھودا لائے وَجَوُّ کل شئ اندرونی حصہ والجمع جواءٌ واجواءٌ ۱۲؎ خلا از نصر خلا الاناء خُلُوًّا وخَلَاءً جب کہ خالی ہو وخلاء المکان یعنی رہنے والوں سے خالی ہونا۔ وخلاء الرجل یعنی مکان میں اکیلا ہونا وخلا علی الشئ یعنی بس کرنا وخلاء علی فلان یعنی اعتماد کرنا وخلا بہ فریب کرنا وخلاء الشئ یعنی گزرنا۔ ۱۳؎ اجفلا از افعال بمعنی جانا وبھاگنا وبدکنا یقال اجفل القوم ای ذھبوا مسرعین (تیزی سے جانا) اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ ۱۵؎ استشطت ای التہبت از استفعال اور یہ شاط یشیط سے بمعنی برافروختہ ہونا اور غصہ سے بھڑک اٹھنا یقال شاط الشئ شیطا وشیاطا ای احترق از ضرب ۱۶؎ مکر ہ یہ مصدر ہے۔ از نصر بمعنی مکر وحیلہ یقال مکر الرجل وبہ مکرًا جبکہ وہ دھوکہ دے ومکر اللہ فلانا جب کہ خدا مکر کی سزا دے ومکر۔ جبکہ رنگے ومکر الارض جبکہ سیراب کرے از نصر ۱۷؎ غضبا یہ مصدر ہے۔ از سمع۔ یقال غضب علیہ غضبا ای ابغضہ واحب الانتقام منہ ویقال غضبت بفلان اذا کان حیا وغضبت بہ اذا کان میتا۔ ۱۸؎ وغلت از افعال الغال مصدر بمعنی کسی کے پیچھے جانا اور دوڑنا۔ اور جلدی کرنا یقال اوغل فی السیر ایغالاً جبکہ وہ تیز چلے۔ واوغل فی الحکم ونحوہ جبکہ وہ پوری طرح جد وجہد کرے۔ ۱۹؎ اثر بالکسر بمعنی نشان قدم یقال خرج فی اثرہ یعنی وہ اس کے بعد نکلا۔ وخرج علی الاثر جب کہ وہ فورًا نکلے اور اثر محرکۃ کے معنی بھی نشان کے آتے ہیں۔ اور اثر کے معنی حدیث سنت اور مدت کے بھی آتے ہیں۔ والجمع آثار واثورٌ ۲۰؎ قمس یہ لازم اور متعدی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ بمعنی پانی میں غوطہ لگانا۔ یقال قمسہ فی الماء قمساً ای غمسہ فیہ از نصر وضرب۔ ۲۱؎ عرج عروج مصدر بمعنی بلندی پر جانا اور چڑھنا از نصر وفی التنزیل تعرج الملائکۃ۔ ۲۲؎ عنان بالفتح معنی بادل والعنانۃ بادل کا ٹکڑا وعنان السماء بمعنی آسمان کی بلندی وعنان الدار بمعنی گھر کا کنارہ ۲۳؎ السماء بمعنی آسمان وفضاء واسع اور ہر وہ چیز جو تم سے اوپر ہو والجمع سموات وسُمِیٌّ وسُمِیٌّ واَسمِیَۃٌ۔

اَلْمَقَامَۃُ الثَّامِنَۃُ الْمَعَرِّیَۃُ

اَخْبَرَ[۱] الْحَارِثُ بْنُ ھَمَّامٍ۔ قَالَ رَأَیْتُ مِنْ اَعَاجِیْبِ[۲] الزَّمَانِ۔ اَنْ تَقَدَّمَ[۳] خَصْمَانِ[۴]۔ اِلٰی قَاضِیْ مَعَرَّۃِ[۵] النُّعْمَانِ۔ اَحَدُھُمَا قَدْ ذَھَبَ مِنْہُ الْاَطْیَبَانِ[۶]۔ وَالْاٰخَرُ کَاَنَّہٗ قَضِیْبُ[۷] الْبَانِ۔ فَقَالَ الشَّیْخُ اَیَّدَ[۸] اللّٰہُ الْقَاضِیْ۔ کَمَا اَیَّدَ بِہِ الْمُتَقَاضِیْ[۹]۔

التّرجمۃ والمطالب (آٹھویں مجلس معریۃ کے نام سے موسوم ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ کے عجیب وغریب واقعات میں سے ایک واقعہ دیکھا ہے کہ شہر معرۃ جو متصل کو نعمان کے ہے قاضی کے پاس دو جھگڑا کرنے والے آئے جن میں سے ایک تو لذت اکل وجماع کو خیر باد کہہ چکا تھا (یعنی بہت بوڑھا تھا) اور دوسرا گویا بید کی ایک شاخ تھا (یعنی نوجوان تھا) بوڑھا بولا کہ خدا قاضی کی مدد کرے جیسے کہ طالبان حقوق قرض خواہ کی مدد (تقویت) اس کے ذریعہ فرمائی ہے۔

تشریح لغات ۱؎ اخبر از باب افعال اخبار مصدر بمعنی خبر دینا۔ ۲؎ اعاجیب یہ اعجوبۃ کی جمع ہے بمعنی ما یتعجب منہ ویستعظم یعنی وہ چیز جو

پر تعجب کیا جائے۔ ۳ الزمان اس کی جمع ازمنہ آتی ہے بمعنی وقت ۴ تقدم یہ تاخر کی نقیض ہے۔ بمعنی مقدم ہونا یقال قدم تقدماً و تقدامۃ ای مضیٰ علی وجودہ زمنٌ طویل ضد حدث از کرم وقدم القوم قدوماً قدماً ای سبقھم از نصر و قدم المدینۃ قدوما و مقدما وقدما نا ای اتاھا و قدم من سفرہ ای عاد از سمع ۵ خصمان یہ خصم کا تثنیہ ہے بمعنی جھگڑنے والے (لڑنے والے) والجمع خصومٌ واخصامٌ یقال خصمہ خصماً ای انازعہ از ضرب والخصم یستوی فیہ الواحد والجمع وفی التنزیل خصمان اختصموا والخصوا الکثیر الخاصمۃ وفی التنزیل وھو خصیم مبین ۶ قاضی ھو الحاکم الشرعی یقال قضی بین الخصمین ای حکم وقضی الامر لہ او علیہ ای حکم بہ لہ او علیہ وقضی الشیٔ ای اعلمہ وبینہ از ضرب ۷ معرۃ النعمان بلدۃ من بلاد الشام والنعمان اسم جبل ینسب الی النعمان ابن المنذر الغسانی اور قاموس میں اس کے خلاف لکھا ہے واللہ اعلم ۸ احد بہما الاحد جمعہ احاد ویقال وحد وحدا ووحدۃ وحدۃ ووحودا و وحدحادۃ ووحودہ ای انفرد وصار وحید از ضرب و کرم ۹ الاطیبان ای الاکل والجماع وقیل النوم والجماع وقیل الشحم والشباب قیل ان شیخاسئل عما کان ۱۰ قضیب کٹی ہوئی شاخ والجمع قضبان وقضبان یقال قضب الشیٔ قضبا ای قطعہ از ضرب ۱۱ البان یہ ایک مشہور درخت کا نام ہے۔ جس کے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں۔ اور اس کے پھل سے خوشبو دار تیل نکلتا ہے۔ بوجہ طویل ہونے کے اس سے اشارہ جوانی اور خوبی راستی قد کی طرف ہوتا ہے۔ اور اسی کو تشبیہ دے کر معشوق کے قد وقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے ۱۲ ایّد از باب تفعیل مصدر تائید بمعنی مدد کرنا و طاقت دینا ۱۳ المتقاضی از باب تفاعل اسم فاعل کا صیغہ بمعنی حق کو طلب کرنے والا المتقاضی ای الذی یطلب من القاضی قضاء دعوتہ علی خصمہ اس مقام میں صنعت توریہ ہے۔ صنعت توریہ کی یہ تعریف ہے کہ ایک لفظ بیان کیا جائے۔ جس کے دو معنی ہوں۔ ایک معنی قریب ہوں دوسرے معنی بعید، تو قریب معنی اُس سے مراد لیے جائیں۔

اَنَّہٗ کَانَتْ لِیْ مَمْلُوْکَۃٌ[۱] رَشِیْقَۃُ[۲] الْقَدِّ - اَسِیْلَۃُ[۳] الْخَدِّ - صَبُوْرٌ[۴] عَلَی الْکَدِّ - تَخُبُّ[۵] اَحْیَانًا کَالنَّہْدِ[۶] وَتَرْقُدُ[۷] اَطْوَارًا فِی الْمَہْدِ[۸] - وَتَجِدُ فِیْ تَمُّوْزَ[۹] مَسَّ الْبَرْدِ - ذَاتَ عَقْلٍ[۱۰] وَّعِنَانٍ[۱۱] - وَحَدٍّ وَّسِنَانٍ وَکَفٍّ بِبَنَانٍ - وَفَمٍ بِلَا اَسْنَانٍ -

الترجمہ والمطالب جناب! واقعہ یہ ہے کہ میری ایک کنیز (لونڈی) تھی۔ جو معتدل القامت (لطیف عمدہ قد والی) نرم رخسار اور تکلیفوں میں صبر کرنے والی تھی۔ کبھی جسم والے لانبے (تیزرو) گھوڑے کی طرح وہ دوڑتی تھی اور وہ کبھی جھولے (گہوارہ یعنی تلبدانی) میں سوتی تھی۔ ماہ تموز یعنی جولائی میں جو سخت گرمی کا مہینہ ہوتا ہے وہ ٹھنڈ کو محسوس کرتی تھی۔ صاحبِ عقل اور لگام والی تھی اور تیز نوک (دھار) والی تھی، ہتھیلی پوروں کے ساتھ اور بغیر دانتوں کے منہ رکھتی تھی۔ (شرم وحیا سے نہ تو کسی کے سامنے وہ ہنستی تھی اور نہ بات کرتی تھی) اور فم بلا اسنان سے اگر مراد جاریہ ہے تو جب وہ بولے تو وہ اپنے عاشق کو مجروح و زخمی بنا دیتی ہے۔

شرح لغات ۱ مملوکۃ یہ ملک سے ماخوذ ہے۔ از ضرب اور مملوکۃ بمعنی لونڈی یہ ایک چیستان ہے۔ یہاں سے غلام اور جاریہ کے اوصاف شروع کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں سُوئی اور سلائی کے صفات کا بیان کرنا مقصود ہے۔ ۲ رشیقۃ بمعنی سیدھے و عمدہ قد کے ہیں یقال رشق رشاقۃً ای کان حسن القد ولطیفہ از کرم ویقال فلان رشیقۃ القد ای مستقیمۃ القد۔ القد بمعنی قامۃ الانسان والجمع اقد وقدود قداد یقال قد الشیٔ قدا ای قطعہ مستاصلا شقہ او قطعہ طولا وقد المسافر الفلاۃ ای قطعھا و قدد اللحم ای جعلہ قطعا از نصر ۳ اسیلۃ بمعنی لمبا و نرم و سیدھا و دراز و چکنا یقال اسل اسالۃ واسل اسلا ای طال ولان وصار املس فھو اسیلٌ باب

الاول از نصر والثانی از سمع ٤ الخد بمعنی رخسارہ والجمع خدودٌ واصلہ خد الارض خداً ای شقہا از نصر ۵ صبور بالفتح اور اس کی جمع صُبُرٌ آتی ہے بمعنی بُردبار اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ الصبور اذا کان فعول بمعنی فاعل استوی فیہ المذکر والمؤنث عند العلم بالموصوف وفرق عند عدم العلم بالموصوف جاء بتول وبتولۃ وان کان بمعنی مفعول فرق فیہ المذکر والمؤنث عرف الموصوف اولم یعرف ٦ الکد بمعنی مشقت یقال کدکدًا ای اشتد فی العمل والحّ فی الطلب از نصر ٧ تخب از نصر یقال خب الفرس فی عدوہ خبا وخبیبا و جبکہ گھوڑے کا دوڑنے میں کبھی اگلی ٹانگوں پر کھڑا ہونا اور کبھی پچھلی پر اور اس سے مراد چلنا ہے۔ ٨ احیانًا یہ حین کی جمع ہے۔ بمعنی وقت اور اس کی جمع الجمع احایین آتی ہے۔ ٩ کالنہد مصدر بمعنی بلند چیز و شیر و کریم وعمدہ ومضبوط گھوڑا ومسکہ وپستان والجمع نہودٌ یقال نہد الفرس نہودۃ ای کان نہدًا۔ از کرم ١٠ ترقد رقود مصدر از نصر بمعنی سونا یقال رقد یرقد رقدا اور رقودًا ورقادًا والرقاد المستطاب من النوم القلیل فہو راقد والجمع رقودٌ۔ ١١ اطوارًا یہ طور کی جمع ہے بمعنی اندازہ وحد وھیئت وحال وباری ویقال اتیتہ طورًا بعد طور یعنی بار بار۔ ١٢ المہد بمعنی گہوارہ، اس سے مراد تلمیدانی ہے جس میں سوئی رکھتے ہیں۔ والجمع مہودٌ ١٣ نجد از ضرب یقال وجد وجدَ یجد وجدًا ووجدًا ووجدۃ ووجودًا ووجدانًا جبکہ وہ پائے دمنہ وجدت الضالۃ جب کہ وہ گم شدہ کو پائے۔ ١٤ تموز شمسی سال کا ساتواں مہینہ یعنی جولائی اس میں گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور یہ ۳۱ دن کا ہوتا ہے ١٥ مس الکبرد مراد از مس بردو دن سوزن است بسوہان کہ مبرد خوانند و بر تقدیر جاریہ از مس برد استعمال کردن آب بارد و غسل کردن وغیرہ و ما بین بردو تموز صنعت طباق است وآوردن مبرد بمقابلہ تموز ایہام است کہ مراد بمعنی خلاف منبا در گرفتہ ١٦ عقل بمعنی عقل ومناسبت با سوزن بمعنی منع زیرا کہ سوزن یک پارچہ را با دیگرو دوختہ از جدا شدن منع کند وعنان مراد از خبط باشد و در جاریہ کنایہ از اجتناب معاصی۔ ١٧ عنان بالکسر بمعنی لگام والجمع اعنۃ وعنن والمراد بہ الخیط ومعناہ باعتبار الجاریۃ انہا ذات عنان فی المعاصی ١٨ حد بمعنی تلوار کی دھار یقال الحد من السیف یعنی تلوار کی دھار والحد من الشراب یعنی شراب کی تیزی اور اس کے کسی چیز کے انتہا کے معنی بھی آتے ہیں۔ والحد کل شئ یعنی تیزی۔ وحد الشئ یعنی جامع مانع تعریف اور اس کے معنی سزا کے بھی آتے ہیں، اور یہاں اول معنی مراد ہیں ١٩ سنان بالکسر بمعنی نیزے کا پھل والجمع اسنۃ۔ غرضیکہ جاریہ اور سوئی میں دھار اور تیزی میں مناسبت ظاہر ہے ٢٠ کف میں تنوین تعظیم کے لیے ہے۔ بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیاں والجمع اکُفٌّ وکفوف کُفٌّ ٢١ بنان ہیں یا مع کے معنی میں ہے۔ بنان کے معنی پورے اور انگلیوں کے اطراف کے ہیں اور اس کے انگلیوں کے معنی بھی آتے ہیں۔ پنجہ نیکو وسر انگشتاں پاکیزہ است پس نہ گویند کہ ایں صفت برائے جاریہ باشد ومناسبت با سوزن آنکہ گویند کف عبارت است از نوردیدن کنارہ جامہ ودوختن وکفۃ القمیص نور دو شکن دامن را گویند کہ انچہ دراز باشد کفہ است نحو کفۃ الثوب ای حاشیۃ آں وسوزن دردرون وبیرون جامہ بسر انگشتہا آید ٢٢ فم محرکۃ بفتح الفاء وضمہا وکسرہا الفم من الانسان یعنی منہ اور یہ اصل وضع کے لحاظ سے فوہ ہے اور اس کا تثنیہ فمان اور فموان اور فمیان ہے اور جمع اس کی افواہ ہے باعتبار اصل وضع کے اور افمام اور نسبت کے لیے فموی کہتے ہیں ٢٣ اسنان یہ سن کی جمع ہے بمعنی دانت اور اس کی جمع الاسنۃ اور اسنن بھی آتی ہے۔ مناسبت با سوزن ظاہر کہ فم او دندانہا ندارد واما مناسبتش بار جاریہ اینکہ آں کنایہ از کثرت حیا است گویا پیش کسے نمی خندد کہ دندانہایش ظاہر شود۔

تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ۔ وَتَرْفُلُ فِیْ ذَیْلٍ فَضْفَاضٍ۔ وَتُحَلّٰی فِیْ سَوَادٍ وَبَیَاضٍ۔ وَتُسْقٰی وَلٰکِنْ مِنْ غَیْرِ حِیَاضٍ۔ نَاصِحَۃٌ خُدَعَۃٌ۔ خُبَأَۃٌ طُلَعَۃٌ۔ مَطْبُوْعَۃٌ عَلَی الْمَنْفَعَۃِ۔ وَمِطْوَاعَۃٌ فِی الضِّیْقِ وَالسَّعَۃِ۔ اِذَا قَطَعَتْ وَصَلَتْ۔ وَمَتٰی نَصَّلْتَہَا عَنْکَ انْفَصَلَتْ۔ وَطَالَمَا خَدَمَتْکَ فَجَمَّلَتْ۔ وَرُبَّمَا جَنَتْ عَلَیْکَ فَاَلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ۔ وَاِنَّ ھٰذَا الْفَتٰی اسْتَخْدَمَنِیْہَا بِعَرْضٍ۔ فَاَخْدَمْتُہٗ اِیَّاہَا بِلَا عِوَضٍ۔

الترجمہ والمطالب وہ سانپ کی طرح ہلنے والی زبان سے کاٹتی (ڈستی تھی) اگر جاریہ مراد ہو تو وہ زبان دراز ہے) اور وہ دراز دامن اور کشادہ دامن ہی میں ناز سے چلتی اور ٹہلتی تھی۔ اور وہ سیاہی وسفیدی وسیاہ تاگہ یا سیاہ کپڑا) ہیں وہ ظاہر یا جلوہ دی جاتی تھی۔ اور وہ بغیر حوض کے سوئی کا بنانے والا اس کو آگ سے نکال کر پانی میں ڈبوتا ہے نہ کہ حوض میں) سیراب کی جاتی تھی نصیحت کرنے والی یا سینے والی تھی۔ اور وہ بہت دھوکے باز تھی۔ یعنی اوپر کے ابرے کو وہ سیتی ہے، اور استر کو چھوڑ دیتی ہے اور بہت چھپنے والی تھی، وہ بہت ظاہر ہونے والی یہ اس کے صفات ہیں اور وہ نفع (فائدہ) کی خاطر بنائی گئی تھی۔ اور تنگی وفراخی دوسعت میں وہ بہت تابعدار تھی (تنگی سے اگر موئی مراد ہے تو اس سے موٹا اور باریک کپڑا ہے اور جیب تو اس کو (یعنی کپڑے کو) پھاڑ ڈالے تو وہ جوڑ دے گی (یعنی پیوند کو وہ سی دے گی۔ اور اگر اکثر وہ تیری خدمت کرے گی تو وہ خوب خدمت کا حق ادا کرے گی اور اگر وہ گناہ کرنے پر اتر آئے تو وہ تجھے غمگین اور بے چین کر دے گی۔ البتہ اس جوان نے اس کو مجھ سے اپنی کسی غرض کے واسطے مانگا تو میں نے بلا عوض اس کو خدمت کے لیے دے دیا۔

تشریح لغات [1] تلدغ لدغ مصدر بمعنی کاٹنا وڈسنا از فتح یقال لدغ لدغاً جبکہ کاٹے ویقال لدغہ بکلامہ جب کہ اُس کو بُرا کہے [2] نضناض اور نضناضۃٌ یہ صفت کا صیغہ ہے۔ وہ سانپ جو اپنی زبان نکال کر خوب ہلائے۔ اور وہ سانپ جو ایک جگہ نہ ٹھہرے۔ اور وہ سانپ جس کا کاٹا ہوا فوراً مرجائے۔ یقال نضنض لسانہ جبکہ وہ زبان ہلائے [3] ترفل از نصر بمعنی ناز وتکبر سے چلنا یقال رفل رفلاً ورفولاً ای تبختر [4] ذیل بمعنی دامن الذیل ما جُرّ من الثوب والجمع اذیال وذیول واذیل یقال ذال الثوب ذیلاً ای طال حتی مس الارض کنایۃ۔ از خیط طویل یا از جامہ کہ آزاد وزد [5] فضفاض الوسیع من ثوب او عیش یقال فضفض العیش والثوب ای اتسع وفضفضہ ای وسعہ بمعنی کشادہ ووسیع میدان [6] تجلی ای تبرز از نصر یقال جلا جلاءً جبکہ ظاہر ہو اور واضح ہو وجلی الامر جلواً وجلاءً از نصر جبکہ واضح کرے اور ظاہر کرے [7] سواد سیاہی۔ خلاف البیاض از سمع بیاض سفیدی ضد السواد از ضرب یقال باض فلاناً یعنی وہ اس پر سفیدی میں غالب آیا [8] تسقی از ضرب یقال سقی الرجل سقیاً جبکہ وہ پلائے اور کسی کو سیراب کرے۔ [9] حیاض یہ حوض کی جمع ہے اور اس کی جمع احواض بھی آتی ہے۔ یقال حاض الماءُ حوضاً ای جمعہ از نصر [10] ناصحۃ از فتح بمعنی سینا یقال نصح الثوب نصحاً ونصوحاً ای خاطہ اور اگر لونڈی مراد لی جائے تو از فتح بمعنی نصیحت وخیر خواہی وخالص محبت کرنا [11] خدعۃ فعلۃٌ کے وزن پر بمعنی بہت دھوکے کے ہیں از فتح یقال خدع خدعاً جبکہ وہ دھوکا دے سوئی کی مکاری یہ کہ استر کو چھوڑ کر وہ کبھی محض ابرے کو سی دیتی ہے [12] خبأۃ یہ بھی فُعَلۃٌ کے وزن پر بمعنی امر مخفی از فتح از فتح یقال خبأ الشئ یخبأ خبأً جبکہ وہ چھپائے اور پوشیدہ کرے۔ [13] طلعۃٌ یہ بھی فُعَلۃٌ کے وزن پر ہے بمعنی بہت ظاہر ہونے والی نکلنے والی از فتح۔ [14] مطبوعۃ اسم مفعول کا صیغہ بمعنی ڈھالی گئی۔ از فتح یقال طبع الشئ طبعاً ای عملہ وصورہ وطبع علیہ ای ختم وطبع الدرھم ای نقشہ وطبع الدلو ای ملأہا [15] المنفعۃ بمعنی نفع والمنفعۃ ماینتفع بہ والجمع منافع یقال نفعہ بکذا نفعاً ضد ضرہ از فتح۔ [16] مطواعۃ بمعنی بہت تابعدار اور یہ طوع سے ماخوذ ہے۔ جو کرہٌ کی نقیض ہے یقال طاع لہ طوعاً ای انقاد از نصر۔ [17] الضیق بالکسر بمعنی تنگی یہ وسعت کی ضد ہے یقال ضاق ضیقاً ای ضد اتسع والضیقۃ یستعمل فی الفقر والبخل والغم . . . . . از ضرب۔ [18] والسعۃ یہ ضیق کی ضد ہے۔ بمعنی کشادہ یقال وَسِعَ یسع سَعۃً وسِعۃً از سمع [19] قطعت قطع مصدر بمعنی قطع کرنا وقطع تعلق کرنا از فتح یقال قطع الشئ قطعاً ای فصلہ از فتح۔ [20] وصلت یہ وصل سے ہے بمعنی ملنا یقال وصل الشئ بالشئ وصلاً وصِلۃً وَصُلۃً جبکہ وہ جوڑے اور جمع کرے ووصلہ بالف جبکہ وہ احسان کرے از ضرب [21] فصلتھا یہ فصل سے ہے بمعنی جدا کرنا یقال فصل القوم عن مکان کذا وانفصلوا ای فارقوہ از ضرب [22] انفصلت از انفعال انفصال مصدر بمعنی جدا ہونا ویقال انفصل عنہ، بمعنی جدا کر دن۔ [23] خدمتک از نصر وضرب بمعنی خدمت کرنا یقال خدمہ، خدمۃ ای اعمل لہ فھو خادم والجمع خدام وخَدَمٌ۔ [24] فجملت از باب تفعیل بمعنی اچھا کرنا وجمیل بنانا واصلہ جَمُلَ جمالاً ای صار جمیلاً از کرم والمراد زینتک ملبس الثوب [25] جنت از جنایت بمعنی گناہ کرنا۔ از ضرب یقال جنیٰ جنایۃ جبکہ گناہ کرے [26] فآلمت از افعال اس کا مصدر ایلام ہے بمعنی تکلیف دینا وغمگین کرنا [27] ملمت

از بعثر یہ مل سے ماخوذ ہے۔ بمعنی بے قرار کرنا یقال مَلَّ مَلًّا جبکہ اس کو ملال لاحق ہو، یا وہ مرض یا غم کی وجہ سے تڑپے ومَلّ الشیٔ جب کہ وہ چیز کو الٹ پلٹ کرے۔ ومَلّ المحموم جبکہ بخار زدہ تلملائے۔ ویقال ملّ جبکہ وہ تیز دوڑے۔ و مللہ المرضُ جبکہ اس کو مضطرب و بے قرار کر دے، اور یہی معنی اخیر یہاں مراد ہیں۔ ؁۲۷ استخدم از استفعال اس میں سے ت طلب کے لیے ہے بمعنی خدمت پر دینا و مانگنا اور یہاں اخیر معنی مراد ہیں ؁۲۸ لغرض بمعنی غرض وحاجت والجمع اغراض یقال غرض الیہ غرضا ای اشتاق وغرض منہ ای ضجر و ملَّ از سمع ؁۲۹ عوض بمعنی بدلہ و معاوضہ والجمع اعواض یقال عاض فلانا من کذا وعوضا وعاضا وعاوضہ بمعنی اعطاہ عوضًا ای بدلاً و تعوض واعتض عن کذا ای اخذ العوض عنہ از نصر۔

عَلٰى اَنْ يَجْتَنِيَ[1] نَفْعَهَا[2]۔ وَلَا يُكَلِّفَهَا اِلَّا وُسْعَهَا[3]۔ فَاَوْلَجَ[4] فِيْهَا مَتَاعَهٗ[5]۔ وَاَطَالَ بِهَا اِسْتِمْتَاعَهٗ[6]
ثُمَّ اَعَادَهَا[7] اِلَيَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا[8]۔ وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَةً[9] لَا اَرْضَاهَا۔ فَقَالَ الْحَدَثُ[10] اَمَّا الشَّيْخُ
فَاَصْدَقُ[11] مِنَ الْقَطَا۔ وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ[12] فَفَرَطَ[13] عَنْ خَطَاءٍ۔ وَقَدْ رَهَنْتُهٗ[14]۔ عَنْ اَرْشِ[15] مَا
اَوْهَنْتُهٗ[16]۔ مَمْلُوْكًا لِيْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَيْنِ۔ مُنْتَسِبًا اِلَى الْقَيْنِ[17]۔ نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ[18] وَالشَّيْنِ[19]
يُقَارِنُ[20] مَحَلَّهٗ سَوَادَ الْعَيْنِ۔

الترجمہ والمطالب

مگر اس شرط پر کہ وہ اس لونڈی سے نفع اٹھائے مگر اس کی طاقت سے وہ اس کو زیادہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اس نے اپنا ناگہ اس میں ڈال کر اس نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور اگر جاریہ ہے تو اس سے مراد جماع ہے) مگر اس کو بنا کر (اس کا کمواون کہ) توڑ کر) مجھے واپس کرنے لگا۔ اور اس نے اس کے عوض ایسی رقم دینی چاہی جس پر میں راضی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر نوجوان بولا۔ کہ یہ بڑے میاں (یعنی شیخ صاحب) قطا سے بھی زیادہ سچے ہیں۔ مگر مجھ سے اُن کا ناکہ غلطی سے ٹوٹ گیا ہے۔ اور میں نے دیت یا تاوان کے بدلے میں اس کے پاس اپنا ایک غلام رہن (گروی) رکھ دیا ہے۔ جس کی دونوں طرفیں برابر ہیں۔ یعنی شریف النسب ہے۔ اور وہ قین (یعنی لوہار یا قبیلہ قین) کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ عیب اور میل کچیل سے پاک وصاف ہے۔ اور وہ آنکھ کی پتلی کی برابر رہتا ہے۔ یعنی بہت ہی وہ بارعب اور جلالت والا ہے۔

تشریح لغات

؁۱ یجتنی از افتعال بمعنی میوہ چننا اس سے مراد نفع اٹھانا ہے یقال اجتنی الثمر جبکہ وہ میوہ چنے اور توڑے۔ ؁۲ نفعہا مصدر بمعنی فائدہ و نفع خیر جو مطلوب تک پہنچے کا ذریعہ ہو ؁۳ وسعہا محرکۃ بفتح الواو وکسرہا وضمہا بمعنی طاقت یقال لیس فی وسعہ ان یفعل کذا یعنی وہ اس کے کرنے پر قادر نہیں۔ ؁۴ اولج از افعال ایلاج مصدر بمعنی داخل کرنا یقال اولجہ ایلاجًا جبکہ وہ داخل کرے ؁۵ متاعہ بمعنی اسباب ای کل ما ینتفع بہ من عروض الدنیا قلیلا او کثیرا سوی النقدین والجمع امتعۃ وجمع الجمع اماتع و اماتیع واصلہ متع الشیٔ متوعا ای طال وامتد از فتح ؁۶ استمتاعہ از استفعال بمعنی نفع اٹھانا اس میں سے ت طلب کے لیے ہے یقال استمتع بکذا او من کذا۔ یعنی وہ مدت تک فائدہ اٹھائے وا تمتع بمالہ جبکہ وہ آسودگی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ ؁۷ اعادَ از افعال اور یہ عود سے مشتق ہے بمعنی لوٹانا یقال اعاد الامر او الکلام جبکہ وہ لوٹائے اور دہرائے۔ ؁۸ افضاہا۔ از باب افعال اور یہ مفضاۃ سے مشتق ہے۔ بمعنی دو راستوں کو ایک کرنا۔ اور وسیع کرنا۔ یقال فضی الشیٔ فضاءً وفضوا ای اتسع وافضی المکان وافضاہ ای اتسع وَسّعہٗ۔ اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ وافضی الیہا ای وصل ودخل از نصر ؁۹ قیمۃً قام کا اسم نوع ہے بمعنی قیمت والجمع قِیَم ؁۱۰ الحدث محرکۃ بمعنی جوان والجمع احداث وحدثان یقال حَدَثَ الامر حدوثا ای وقع از نصر وحَدُثَ حداثۃً وحُدُوثًا ضد قدم بابہ از کرم ؁۱۱ فاصدق من القطا۔ قطا یہ ایک پرندہ ہے جب یہ اڑتا ہے اور چیختا ہے تو یہ قطا قطا کہتا ہے یا تو یہ خود اپنا نام لیتا ہے۔ یا اس لیے کہ یہ پانی کو دیکھ کر بولتا ہے۔ اور اس معاملہ میں ہمیشہ سچا اترتا ہے۔ یا اس لیے کہ اس کی چال میں بھاری پن ہوتا ہے۔ اب یہ یہیں

ضرب المثل ہوگئی ہے۔ اور عرب والے اس کو سچا جانتے ہیں [۱۲] الافضاء بمعنی مفضاۃ کرنا یعنی دونوں راستوں کو ایک کرنا۔ وقد مر تحقیقہ۔ [۱۳] فَفَرَطَ۔ بمعنی سبق یقال فرط فروطًا ای سبق وتقدم از نصر [۱۴] خطأ یہ صواب کی ضد ہے یقال خطئ خطاء وخطأۃ ای ضد اصاب از سمع۔ [۱۵] رہنتہ رہن بمعنی گروی کرنا یقال رھن الشئ فلانًا اوعند فلان رھنًا ای وضعہ عندہ تامینًا للدین از فتح۔ [۱۶] ارش، بالفتح بمعنی دیت فیقال ارشہ ارشًا ای اعطاہ دیتًا از نصر [۱۷] او ہنتہ ای افسدتہ وہن مصدر بمعنی کمزور ضعیف وسست والوھن الضعف من حیث الخلق یقال وھنہ وھنًا اوھنہ ای افسدہ از ضرب [۱۸] مملوکا یہ رہنہ کا مفعول بہ ہے مفعول کا صیغہ یہ ملک سے ہے از ضرب بمعنی غلام والجمع ممالیک [۱۹] متناسب الطرفین جو شخص کہ ماں باپ دونوں طرف سے شریف النسب ہو اور سلائی کے دونوں جانب برابر ہوتے ہیں اور دونوں معنی یہاں لگ سکتے ہیں [۲۰] القین بمعنی لوہار اور یہ قبیلہ کا نام بھی ہے۔ جو بنی اسد ہے اور اول تو سلائی سے مناسبت ہے اور دوسرے معنی غلام سے وابستہ ہیں [۲۱] نقیا صاف ستھرا والجمع نقاءٌ وانقیاءٌ نقواء۔ [۲۲] الدرن محرکۃ بمعنی میل والجمع ادرانٌ یقال درن الثوبُ درنًا ای علاہ الوسخ از سمع [۲۳] الشین بمعنی عیب یقال شانہ شینًا ای ضد زانہ از ضرب [۲۴] یقارن از باب مفاعلت مقارنت مصدر بمعنی نزدیک ہونا [۲۵] محل بمعنی اترنا واترنے کی جگہ والجمع محالٌ اور یہ حلول سے مشتق ہے۔ از نصر وضرب یقال حل المکان وبالمکان حلًا وحللًا وحلولًا۔ جبکہ وہ اترے ورحل بہ فی المکان جبکہ وہ اتارے۔ [۲۶] سواد العین بمعنی تپلی (یعنی آنکھ کا سیاہ حصہ) ویقال سواد القلب یعنی دل کا سیاہ نقطہ وسواد العسکر یعنی اسلحہ وسامان نوج۔ وسواد الناس یعنی عام آدمی وسواد اللیل یعنی پوری رات۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

يُفْشِي الْإِحْسَانَ۔ وَيُنْشِي الْاِسْتِحْسَانَ۔ وَيُغَذِّي الْاِنْسَانَ۔ وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ۔ اِنْ سُوِّدَ جَادَ۔ اِنْ وُسِمَ اَجَادَ۔ وَاِذَا زُوِّدَ وَهَبَ الزَّادَ۔ وَمَتَى اسْتُزِيدَ زَادَ۔ لَا يَسْتَقِرُّ بِمَغْنًى۔ وَقَلَّمَا يَنْكِحُ اِلَّا مَثْنٰى۔ يَسْخُو بِمَوْجُوْدِهٖ۔ وَيَسْمُوْ عِنْدَ جُوْدِهٖ۔ وَيَنْقَادُ مَعَ قَرِيْنَتِهٖ۔ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طِيْنَتِهٖ۔ وَيُسْتَمْتَعُ بِزِيْنَتِهٖ۔ وَاِنْ لَمْ يُطْمَعْ فِي لِيْنَتِهٖ۔ فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِي اِمَّا اَنْ تُبَيِّنَا اِلَّا فَبِيْنَا۔ فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ ؎

اَعَارَنِيْ اِبْرَةً لِاَرْفُوَ طِمْرًا عَفَاهَا الْبِلٰى وَسَوَّدَهَا

الترجمہ والمطالب وہ نیکی ظاہر کرتا ہے اور خوبی پیدا کرتا ہے، اور وہ آنکھ کی تپلی کو غذا پہنچاتا ہے۔ اور وہ زبان کو محفوظ رکھتا ہے۔ اگر اس کو سیاہ کیا جائے (یا سردار کیا جائے) تو وہ بخشش کرے گا اور اگر جب وہ نشان کرتا ہے تو خوب کرتا ہے اور جب اس کو توشہ یا جائے تو وہ اس کو ہبہ کر دے گا۔ اور جب اس سے زیادتی چاہی جائے تو وہ زیادہ کرے گا کبھی وہ ایک جگہ (یا ایک مکان) میں قرار نہیں پکڑتا اور دو کے علاوہ وہ بہت کم نکاح کرتا ہے۔ اور جو کچھ بھی اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔ وہ اس کو بخشس دیتا ہے۔ اور وہ بخشش کے وقت بلند ہوجاتا ہے۔ وہ اپنی بیوی (یعنی سرمہ دانی) کا تابعدار رہتا ہے۔ اگرچہ وہ اس کی سرشت (یعنی جنس سے) نہیں ہے، اور اس کی زینت سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے نرم ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ یہ سُن کر قاضی نے ان دونوں سے یہ کہا کہ تم صاف صاف کہو، ورنہ تم دونوں چلے جاؤ۔ اس پر (لڑکا) جھپٹا اور یہ کہنے لگا۔ ؎ اس نے مجھے ایک سوئی ایسی گدڑی میں رفو کرنے کے لیے مستعار دی تھی جسے کہنگی نے پرانا اور سیاہ کردیا تھا۔

شرح لغات [۱] یفشی از باب افعال افشاء مصدر بمعنی ظاہر کرنا ویقال افشاہ ای اظھرہ واصلہ فشی الشئ فشوًا فسوًا وفشیًا ای ظھرہ از نصر [۲] ینشی از باب افعال انشاء مصدر بمعنی پیدا کرنا یقال انشأ اللہ الشئ جبکہ وہ پیدا کرے وایجاد

کرنا۔ یقال انشاء الشیٔ جب کہ وہ پیدا کرے۔ وانشاء الحدیث اوالکلام جب کہ وہ وضع کرے اور ابتدا کرے وضع علم الانشاء وانشاء اللہ الخلق۔ جب کہ شروع کرے وانشاءہ انشاءً پرورش کرنا۔ ۳؎ الاستحسان مصدر بمعنی اچھا جاننا از استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے۔ یقال استحسنہ جبکہ وہ اس کو اچھا جانے ۴؎ یغذی از باب افعال اغذاء مصدر بمعنی غذا دینا۔ واصلہ غذا ۂ غذواً ای اعطا ہ غذاءً از نصر والجمع اغذیۃ ۵؎ اُناسی الانسان بالکسر بمعنی پتلی والجمع اناسی واناس واناسیۃ یقال انسان العین۔ یعنی آنکھ کی پتلی اور بعضوں نے یہ فرق کیا ہے کہ انسان بالکسر بمعنی پتلی و آدمی و بالفتح بمعنی پتلی۔ اور لغت میں یہ فرق کسی نے بھی نہیں بیان کیا۔ واللہ اعلم ۶؎ یتحامی از باب تفاعل تحامی مصدر اور یہ حمایت سے ماخوذ ہے بمعنی حفاظت کرنا و نگاہ رکھنا۔ و بچانا۔ یقال تحاماہ ای اجتنب عنہ وحماہ من الناس حمیۃ وحمیا وحمایۃ ای منعہ منھم از ضرب وحمی حمیۃ من الشیٔ ای انف ان یفعلہ از سمع ۷؎ اللسان بمعنی زبان یہ مذکر اور مونث ہے۔ مگر زیادہ تر اس کا استعمال مذکر میں ہوتا ہے والجمع السنۃ والسن ولسن ولسانات ۸؎ سُوّد از باب تفعیل اور یہ سیادت سے ماخوذ ہے بمعنی سرداری از نصر اور سواد سے ماخوذ ہو تو اس کے معنی سیاہی ہیں از سمع اور یہی اخیر معنی یہاں مراد ہیں۔ یقال سَوّدہٗ جبکہ اس کو وہ سردار بنائے۔ وسَوّدُ الشیٔ جبکہ وہ کالا کرے۔ ۹؎ جادَ، یہ جود سے مشتق ہے۔ بمعنی سخاوت کرنا۔ یقال جاد جُوداً علیہ۔ جب کہ وہ بخشش کرے۔ از نصر ۱۰؎ وسم، یہ وسم سے ماخوذ ہے بمعنی علامت کرنا و نقش کرنا و نشان کرنا از ضرب ۱۱؎ اجاد از باب افعال بمعنی اچھا کرنا وعمدہ کرنا۔ و منہ الجید۔ ۱۲؎ زوّد از باب تفعیل بمعنی توشہ دیا جائے۔ اور یہ زاد سے مشتق ہے، واصلہ یقال زاد زوداً ای اتخذ الزاد وزادہ وزوّدہ ای اعطاہ الزاد وتزود ای اتخذ الزاد واستزاد منہ ای طلب زاداً از نصر وزاد وزادہ زیداً وزیداً وزیادۃً ومزیداً وزیداناً ای انماءٗ وانماہٗ اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے از ضرب ۱۳؎ الزّاد بمعنی توشہ و زادِ راہ والجمع ازوِدۃٌ وازوادٌ ۱۴؎ استزید از باب اِستفعال بمعنی زیادہ طلب کرنا۔ یقال استزادہ جبکہ زیادہ طلب کرے۔ ۱۵؎ زادَ از ضرب یقال زاد یزید زَیداً وزُیداً وزیادۃً ومزیداً وزیداناً جب کہ بڑھے اور زیادہ ہو۔ وزاد الشیٔ جب کہ وہ بڑھائے اور زیادہ کرے۔ وزاد فلانٌ جب کہ وہ زیادہ دے ۱۶؎ لایستقر از باب استفعال استقرار مصدر بمعنی ٹھیرے وقیام کرے۔ ۱۷؎ مَغنیٰ بمعنی گھر و مکان۔ والجمع مغانٍ ۱۸؎ ینکح از ضرب و فتح نکاح مصدر یقال نکح المرأۃ نکاحاً ونکحاً جب کہ وہ عورت سے شادی کرے ونکحت المرأۃ یعنی عورت کا شادی کرنا ۱۹؎ شتیٰ بمعنی دوا اور یہ غیر منصرف ہے۔ اور مذکر و مؤنث کے لیے برابر ہے ۲۰؎ یسخو از باب نصر اس کا مصدر سخاوت ہے۔ بمعنی سخاوت کرنا ۲۱؎ قرینتہ، یہ قرین کا مؤنث ہے بمعنی ہم نشین وہم سفر اور بیوی اس لیے کہ وہ خاوند کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے۔ ۲۲؎ طینتہ بمعنی عادت وطبیعت (جبلت) اور یہ طین سے ماخوذ ہے جس کے معنی مٹی کے ہیں۔ ویقال طانہ اللہ علی الخیر طیناً ای جبلہ علیہ از ضرب ۲۳؎ یتمتع از باب استفعال استمتاع مصدر بمعنی حاصل کرنا۔ اور یہ ماخوذ متعہ سے یقال استمتع بکذا ومن کذا جبکہ وہ مدت تک فائدہ اٹھائے ۲۴؎ لم یطمع طمع مصدر بمعنی لالچ کرنا از باب سمع یقال طمع فی الشیٔ وبالشیٔ طمعاً وطماعاً ای حرص علیہ ۲۵؎ لینتہ یہ خشونت کی ضد ہے بمعنی نرمی یستعمل فی الاجسام ثم یستعار للخلق فیقال ہو خشنٌ وہو لینٌ ذماً ومدحاً از ضرب ۲۶؎ تبینا از باب افعال ابانت مصدر بمعنی ظاہر ہونا وظاہر کرنا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۲۷؎ تبینا اس کا مصدر بین ہے از ضرب بمعنی جدا ہونا۔ ۲۸؎ ابتدر از باب افتعال بمعنی سبقت کرنا یقال ابتدر القومُ اَمراً یعنی بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لیے بڑھنا ۲۹؎ عارتی از باب افعال یہ رعایت سے ماخوذ ہے بمعنی مانگی ہوئی چیز لینا ۳۰؎ ابرۃ بالکسر بمعنی سوئی والجمع اِبَرٌ واِبارٌ وابراتٌ ۳۱؎ لارفو۔ رفو مصدر ہے از نصر یقال رفا الثوبَ ای اصلحہ وخاطہ ورفاہ ای سکن رعبہ وسدَّ فاقتہ اور فو اس طرح کپڑے کو سینا کہ اس کا عیب جاتا رہے۔ ۳۲؎ اطمارا یہ طمر کی جمع ہے بمعنی پرانا کپڑا اور وہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور یہاں اس سے مراد گدڑی ہے ۳۳؎ عفا از نصر بمعنی مٹانا یقال عفی اللہ عنہ یعنی گناہوں کو اس نے معاف کر دیا وعفا الریح الاثرَ ای محتہ، وعفا یعفو عفواً عنہ ولہ دونہ وعفا عن ذنبہ یعنی در گذر کرے۔ اور معاف کرے اور سزا کو چھوڑ دے ۳۴؎ البلیٰ بالکسر مقصوداً بمعنے کہنگی و پرانہ و بوسیدہ ۳۵؎ سودھا از باب تفعیل اور یہاں یہ سواد سے مشتق ہے۔ بمعنی سیاہ وکالا کرنے کے ہیں وقد مر تحقیقہ۔

18
۲

فَانْخَرَمَتْ فِي يَدِي عَلَى خَطَاءٍ | مِنِّي لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَهَا | فَلَمْ يَرَ الشَّيْخُ اَنْ يُسَامِحَنِي
بِاَرْشِهَا اِذْ رَاٰى تَاَوُّدَهَا | بَلْ قَالَ هَاتِ اِبْرَةً تُمَاثِلُهَا | اَوْ قِيْمَةً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَهَا
وَاعْتَاقَ مِيْلِي رَهْنًا لَدَيْهِ وَمَا | هَيْكَ بِهَا سُبَّةً تَزَوَّدَهَا | فَالْعَيْنُ مَرْهَى لِرَهْنِهِ وَيَدِي
تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا | فَاسْبُرْ بِهٰذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِي | وَارْثِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

الترجمۃ والمطالب

پس میری غلطی سے تاگہ کھینچتے وقت اوس کا ناکہ (سوراخ) ٹوٹ گیا بوڑھے نے جب اس کا ٹوٹا ہوا ناکہ دیکھا تو وہ تاوان (ڈانڈ) لے کر نرمی برتنے پر آمادہ نہ ہوا بلکہ وہ کہنے لگا کہ یا تو اس جیسی لا اور یا کھری (پوری) قیمت ادا کر اور اوس نے ایک میری سلائی کو بطور رہن اپنے پاس روک لیا۔ اب یہ ایک ہی شرمناک واقعہ تیرے لیے کافی ہوگا۔ پس میری آنکھ اس کے رہن پڑ جانے کے باعث بے سرمہ ہے اور میرا ہاتھ اوس کی سلائی کے چھڑانے سے عاجز ہے۔ آپ اس بیان سے میری فقیری کی انتہا ملاحظہ فرمایئے (آزمایئے) اور جو شخص اس فقر وفاقہ کا عادی نہ ہو اوس پر رحم فرمایئے (یعنی مجھ پر)

تشریح لغات

۱ انخرمت از باب انفعال بمعنی انکسرت وانشقت انخرام بمعنی ٹوٹنا ٹوٹ جانا یہ لازم ہے نصر سے بمعنی سوراخ کرنا توڑنا وشگاف ڈالنا یقال خرم الابرۃ جبکہ سوئی کے ناکے توڑ ڈالے وخرم عن الطریق جبکہ وہ راستہ سے ہٹ جائے ۲ خطأ گناہ اور بقول بعضے غیر ارادی گناہ وغلطی از سمع ۳ جذبت جذب مصدر از ضرب بمعنی کھینچنا یقال جذبہ جذبًا واجتذبہ ایہ جبکہ وہ اس کو کھینچے ۴ مقود بمعنی دھاگہ وتاگہ وبمعنی مہار وجانور کے کھینچنے کی رسی والجمع مقاود ۵ ارش بمعنی دیت وتاوان اور بدلہ نفس اور کسی شئی کا بدلہ اور زخم کا بدلہ یقال ارشہ ارشًا د ای اعطاہ الدیۃ از نصر ۶ تاودہا بمعنی کجی ٹیڑھا پن اور یہ اَوْدٌ سے مشتق ہے یقال اَوِدَ اَوَدًا وتاوّدًا ای اعوجّ از سمع ۷ تماثلہا از باب مفاعلت اس کا مصدر مماثلت ہے یقال ماثلہ مماثلۃً جبکہ مشابہت دے وماثلہ بفلان جبکہ تشبیہ دے اور یہ مثل سے ماخوذ ہے۔ یقال مثل فلانا مثولا جبکہ مانند ہوئے از نصر ۸ قیمۃ۔ یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی مایقوم بہ الشئی والجمع قیم ۹ تجود از باب تفعیل بمعنی اچھا بنانا وخوبصورت بنانا یقال جَوَّدَ الشئی جبکہ خوبصورت بنائے وجوّد القاری جبکہ وہ فن تجوید کے لحاظ سے پڑھے ۱۰ اعتاق از باب افتعال اعتیاق مصدر بمعنی اپنے نفع کے لیے کسی کو روکنا یقال عاقہ عوقًا وعوّقا تعویقًا ای حبسہ از نصر ۱۱ میلی بالکسر بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع امیالٌ واَمْیُلٌ ومُیُوْلٌ ۱۲ نابیک بمعنی حسبک وکافیک اور یہ تعجب کا صیغہ ہے جو مدح کے لیے موضوع ہے، اور یہاں پر یہ تعجب کے لیے استعمال ہے جس سے مبالغہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ ۱۳ سُبَّۃٌ بمعنی عار وعیب اور وہ شخص جس کو لوگ بہت زیادہ برا کہیں یقال سبّہ سَبًّا ای شتم شتمًا از نصر ۱۴ تزوّدہا از باب تفعل تزوّد مصدر بمعنی توشہ لینا اور یہ زود سے مشتق ہے، بمعنی توشہ لینا ۱۵ مرہی یہ صفت کا صیغہ ہے، فعلی کے وزن پر وہ آنکھ جو سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہو گئی ہو یقال

ذهب العين مرها اى فسدت وابيضت بواطن اجفانه لترك الكحل از سمع والمراة المرها هى التى لاتكحل

۱۶ تفک فکٌّ مصدر بمعنی چھوڑنا یقال فکّ الاسیر فکًّا وفِکاکًا وفَکاکًا جبکہ وہ قیدی کو چھوڑے از نصر ۱۷ مرود بالکسر بمعنی وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جائے والجمع مراوِدُ واصلہ راد یرود ریادًا ای دار وجاء وذہب فی طلب الشئی والمیل ایضا تجئ وتذہب الی العین ۱۸ فاسبر سبر مصدر بمعنی آزمانا یقال سبر الجرح او اسبر الماء جبکہ وہ گہرائی کی آزمائش کرے۔ واسبر الامر جبکہ وہ تجربہ کرے اور آزمائش کرے ویقال ہذہ مفازۃ لاسبر یعنی اس بیابان کی وسعت کا اندازہ معلوم نہیں ۱۹ غور بمعنی گہرائی وگڑھا وغار وپست زمین ویقال فلانٌ بعید الغور یعنی فلان نہایت باریک بین ہے وعرفت غور المسئلۃ یعنی میں نے مسئلہ کی حقیقت جان لی ۲۰ مسکنتی بمعنی فقیری وذلت وکمزوری ۲۱ وارث یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ یقال رثا المیت یرثو رثوا ورثی یرثی یرثی رثیًا ورثاءً ورثایۃً ومرثاۃ ومرثیۃً جبکہ وہ میت کو روے اور اس کے محاسن شمار کرے

اور مرثیہ کے اشعار کہے ویقال رثی لہ جبکہ وہ رحم کرے از نصر وضرب تعوّد از باب تفعل تعود مصدر بمعنی عادی ہونا و بیمار پرسی کرنا یقال تعوّد المریض تعودًا جبکہ وہ بیمار پرسی کرے وتعوّد الشئ جبکہ وہ اس کا عادی ہو اور یہاں یہ ہی اخیر معنی مراد ہیں۔

فَاَقْبَلَ الْقَاضِیْ عَلَی الشَّیْخِ وَقَالَ اِیْہٍ. بِغَیْرِ تَمْوِیْہٍ. فَقَالَ ؎

اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ | ضَمَّہُمْ مِنَ النَّاسِکِیْنَ خَیْفُ مِنًی | لَوْ سَاعَفَتْنِی الْاَیَّامُ لَمْ تَرَنِیْ
مُرْتَہِنًا ہِیْلَۃَ الَّذِیْ رَہَنَا | وَلَا تَصَدَّیْتُ اَبْتَغِیْ بَدَلًا | مِنْ اِبْرَۃٍ غَالَہَا وَلَا ثَمَنًا
لٰکِنَّ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِیْ | بِمُصْمِیَاتٍ مِنْ ھٰہُنَا وَھُنَا | وَخُبْرُ حَالِیْ کَخُبْرِ حَالَتِہٖ
ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَۃً وَضَنًی | قَدْ عَدَّلَ الدَّھْرُ بَیْنَنَا فَاَنَا | نَظِیْرُہٗ فِی الشَّقَاءِ وَھُوَ اَنَا
لَا ھُوَ یَسْتَطِیْعُ فَکَّ مَرْدُوْدِہٖ | لَمَّا غَدَا فِیْ یَدَیَّ مُرْتَہِنَا

الترجمۃ والمطالب پس قاضی بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ بغیر جھوٹ ملائے تم سچ سچ بتاؤ۔ اس پر بوڑھا بولا میں مزدلفہ اور اون حاجیوں کی جو مقام خیف منیٰ میں جمع ہوتے ہیں قسم کھاتا ہوں کہ اگر زمانہ میری مدد کرتا تو آپ ہرگز مجھے اوس سلائی کا مرتہن نہ پاتے جو اوس نے رہن رکھ لی ہے اور میں ہرگز اوس ٹوٹی ہوئی سوئی کا بدلہ یا قیمت چاہتا ہوا تمہارے سامنے نہ آتا۔ لیکن میں کیا کروں حوادثات کی کمان ادہر اور اُدہر (یعنی ہر طرف سے) مجھ پر برسا رہے ہیں میری حالت تکلیف اور سختی مسافرت اور کمزوری میں اس جوان جیسی ہی ہے زمانہ نے ہمارے درمیان خوب انصاف سے کام لیا یعنی میں بدبختی میں اوس کی مثال ہوں اور وہ میری مثال ہے نہ وہ میرے پاس سلائی رہن ہوجانے کے بعد اوس کے چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے۔

تشریح لغات ۱؎ ایہ یہ اسم فعل ہے بمعنی زیادہ بات کا دریافت کرنا کچھ اور کہو یا کرو یا سناؤ یا یہ فعل ہے بمعنے ہات الحدیث۔ ۲؎ تمویہ تمویہ کے معنی ملمع سازی اور کذب کی آمیزش کے ہیں یقال موّہ الشئ بماء الذہب او الفضۃ ونحوہما یعنی سونے یا چاندی کا پانی چڑھانا وموّہ علیہ الامر او الخبر یعنی جھوٹی بات خلاف واقعہ سنانا۔ ۳؎ بالمشعر الحرام موضع عبادت) حرام بمعنی محترم جس کو ہمارے یہاں یادگار کہتے ہیں۔ اور مشعر الحرام سے مراد مزدلفہ ہے اور اس کو مشعر بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ حج کے علامات سے ہے اور حج کے علامات کو مشاعر کہتے ہیں اور منسک بفتحہ کے ذبح کرنے کی جگہ ۴؎ ضم الخ ضم از نصر بمعنی جمع کیا ۵؎ الناسکین یہ ناسک کی جمع ہے بمعنی عبادت کرنے والا وافعال حج ادا کرنے والا اور اس کی جمع نُسّاک بھی آتی ہے یقال نسک الرجل نسگًا ونُسُکًا ونسوکًا ونَسکۃً ومَنسکًا جبکہ وہ عابد وزاہد ہو ونسک للہ تعالیٰ یعنی اوس نے خالصًا لوجہ اللہ عبادت کی اور خالصًا لوجہ اللہ ذبح کیا ثم خص باعمال الحج از نصر اور من الناسکین یہ من کا بیان ہے ۶؎ اور خیف یہ ضم کا فاعل ہے۔ خیف بالفتح یہ مسجد کا نام ہے جو منیٰ میں ہے اور اس کے اصلی معنی مکان نشیب از کوہ وجائے بلند از آب رو کے ہیں ۷؎ ساعفنی مساعفت مصدر از باب مفاعلت بمعنی مدد کرنا وموافق ہونا وکامیاب کرنا یقال ساعفہ جب کہ وہ اوس کی موافق کرے اور مدد دے ۸؎ الایام یہ یوم کی جمع ہے بمعنی دن و وقت اور اس کی جمع الجمع ایادیم آتی ہے۔ ۹؎ رہنا یہ مصدر ہے از فتح بمعنے گروی رکھنا یقال رہن الشئ فلانًا وعند فلاں جب کہ وہ گروی رکھے ورہن الشئ جبکہ وہ ہمیشہ رہے ورہن الشئ جبکہ وہ ہمیشہ رکھے ورہن بالمکان جب کہ وہ اقامت کرے ۱۰؎ تصدیت از باب تفعل بمعنی درپے ہونا واصلہ التصدی وہو صوت یرجع الیک کل مکان صقیل کالجبل یقال صدّ اصدّ وًا بیدیہ وصدّی تصدیۃ ای صفق وقیلہ اصلہ من الصد و اور یہ اصل میں تصددت تھا خلاف قاعدہ دال کو یار سے بدل لیا ۱۱؎ غالہا غول مصدر از نصر بمعنی ہلاک وتباہ کرنا یقال غالہ یغولہ غولًا جبکہ اس کو ہلاک کرے ۱۲؎ ثمنا محرکۃ بیع شدہ چیز کا بدلہ وقیمت والجمع اثمان واثمنۃ واثمن ۱۳؎ قوس بمعنی کمان اور یہ مؤنث

ہے۔ اور کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں اور اس کی تصغیر قُوَیسَۃٌ اور قُوَیسٌ آتی ہے والجمع قِسِیٌّ وقُسِیٌّ واقواسٌ وقیاسٌ وَاَقْوَاسٌ واقیاسٌ ۱۴ الخطوب یہ خَطْبٌ کی جمع ہے اور یہ مصدر ہے بمعنی حالت و معاملہ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور عموماً بڑے ناپسندیدہ معاملہ کے لیے مستعمل ہے ۱۵ ترشقنی رشق مصدر بمعنی تیر مارنا یقال رشقہ رشقاً ای رماہ یہ از نصر ۱۶ بمصمیات وہ تیر جو نشانہ پر ٹھیک پہنچے اور خطا نہ کرے اور یہاں اصل عبادت یہ ہے ای بسہام مصمیات و یقال اصمی الصید ای رماہ فقتلہ مکانہ و صمی الامر فلانا صمیاً ای حلّ از ضرب ۱۷ ہہنا و ہنا از ضرب ای از لہجاو آنجا والمراد منہ من کل جانب خبر ۱۸ بالضم مصدر بمعنی امتحان و آزمائش و اندرونی حالت یقال خبرتہ خبراً و خبرۃً ای اعلمتہ الخبر از نصر و خبر الشئی خبراً و خبرۃً ای اعلمہ عن تجربتہ از نصر و خبر الشئی و بالشئی خبراً ای علم بحقیقۃ فہو خبیرٌ والجمع خبرآءُ و فی التنزیل واللہ خبیر بما تعملون از کرم ۱۹ ضُرّاً بالضم بمعنی ضرر و نقصان و بری حالت بوجہ مال کے نہ ہوتے علم و فضل کے نہ ہونے کے ہو اور یہ نفع کی ضد ہے یقال ضَرَّہٗ اللہ ضَرّاً ای جلب اللہ الضَّرّ الیہ از نصر والضَّرّاءُ یقابل بالسراء والنعماء ۲۰ بؤسا بالضم بمعنی حاجت و محتاجی۔ ۲۱ غربۃٌ بالضم یہ مصدر ہے۔ نصر سے بمعنی وطن سے علیحدہ ہونا یقال غرب غربۃ و غربا و غرابۃً جبکہ وہ پردیسی ہو ۲۲ ضنًی بالکسر بمعنی لاغری اور بیماری اور بدحالی یقال ضنی ضنیً ای مرض فتملن منہ الضعف از سمع ۲۳ عدل از ضرب یقال عدل السہم عدلاً جبکہ وہ تیر کو سیدھا کرے و عدل فلاناً بفلان جبکہ وہ برابری کرے و از کرم بمعنی گواہی کے قابل ہو و از سمع بمعنے ظلم کرنا ۲۴ نظیرہ بمعنی مثل و مانند یقال فلان نظیر فلان یعنی فلاں فلاں کے مطابق ہے والجمع نظراءُ اور اس کا مونث نظیرۃ ہے۔ والجمع نظائر ۲۵ الشقاء بمعنی بدبختی اور یہ سعادت کے خلاف ہے یقال شقی الشقی شقاءً و شقوۃً بالفتح والکسر و شقاوۃً بالفتح والکسر جبکہ وہ بدبخت ہو اور صفت کا صیغہ شقی ہے والجمع اشقیاء ۲۶ فک مصدر بمعنی چھوڑانا یقال فکّ الاسیر فکّاً و فکاکاً جبکہ وہ قیدی کو چھوڑائے و فکّت یدہ جبکہ وہ ہاتھ کھولے از نصر ۲۷ غدا بمعنی صار اور یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے ۲۸ آمر تہنا صیغہ اسم فاعل از باب افتعال یقال ارتہن الشئی منہ جبکہ وہ گروی لے اور یہ رہن سے ماخوذ ہے از فتح۔

وَلَامَجَالَ لِضِيقِ ذَاتِ يَدِي	فِيهِ اِتِّسَاعٌ لِلْعُفُوِّ حِيْنَ جَنَى
فَهٰذِهٖ قِصَّتِي وَقِصَّتُهٗ	فَانْظُرْ اِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَلَنَا

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِي قَصَصَهُمَا۔ وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا۔ وَتَخَصُّصَهُمَا۔ اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ۔ وَقَالَ اِقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ۔ فَتَلَقَّفَهُ الشَّيْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ۔ وَاسْتَخْلَصَهُ عَلٰى وَجْهِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ۔ وَقَالَ لِلْحَدَثِ۔ نِصْفُهٗ لِيْ بِسَهْمِ مَكْرُمَتِي۔ وَسَهْمُكَ لِيْ عَنْ اَرْشِ اِبْرَتِي۔ وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِيْلُ۔ فَقُمْ وَخُذِ الْمِيْلَ۔ فَعَرَا الْحَدَثَ لِمَا حَدَثَ اِكْتِئَابٌ۔ وَاكْفَهَرَّ عَلٰى سَمَآئِهٖ سَحَابٌ۔

الترجمۃ والمطالب اور نہ میں اپنی تنگ دستی کی وجہ سے (جس میں کشادگی کی کوئی گنجائش ہی نہیں) اوس کے قصور کرتے وقت میں معاف کر سکتا پس یہ ہے میرا اور اوس کا قصہ لہٰذا آپ ہماری طرف متوجہ ہو جیئے۔ اور ہمارے درمیان آپ انصاف کیجئے اور ہم پر رحم کھایئے۔ جب قاضی نے ان دونوں کے قصے سنے اور دونوں کی محتاجگی اور خصوصیات ادب ان دونوں کے لیے ظاہر ہوئے تو ان کے لیے اپنے مصلے سے ایک اشرفی نکالی اور ان سے یہ کہا کہ اُسے تم لو اور تم اپنا جھگڑا چکاؤ اور اسے تم باہم تقسیم کرلو اس پر تنہا بوڑھے نے جھپٹ کر اشرفی لے لی اور مذاق سے نہیں بلکہ سچ مچ اس کو اپنا بنا لینا چاہا اور جوان سے بولا کہ بھائی نصف تو قاضی نے مجھے عنایت کی ہے اور رہا تیرا حصہ وہ سوئی کی دیت (تاوان) میں آگیا اور میں حق بات سے منہ موڑتا نہیں لے اُٹھ اور اپنے سرمہ کی سلائی پکڑ اس واقعہ سے جوان کو سخت ہی صدمہ

پہنچا اور اوس کے آسمان (امید) پر تاریک گھٹا چھا گئی ۔

تشریح لغات

[1] مجالی بمعنی چکر لگانے کی جگہ اور یہ جولان سے مشتق ہے یقال جال فی المکان جَولاً وجُولاً وجوولاً وجَولاناً وجیلاناً جبکہ وہ چکر لگائے اور گھومے وجال الشئ جبکہ وہ پسند کرے از نصر [2] لضیق مصدر بالکسر بمعنی تنگی اور یہ وسعت کی ضد ہے ویستعمل فی الفقر والغم والبخل از ضرب [3] ذات بدای ماملکہ ابدای المال [4] اتساع مصدر از باب افتعال بمعنی کشادہ ہونا یقال اتسع الرجل جبکہ صاحب وسعت و مال دار ہو [5] العفو مصدر معاف کرنا از نصر [6] جنی از ضرب یقال جنی جنایۃً جبکہ وہ گناہ کرے اور اس کے صفت کا صیغہ جان آتا ہے والجمع جناۃ واجناءٌ وجناءٌ اور مونث جانیۃٌ ہے والجمع جوان وجانیات [7] قصص فعیل بمعنی مفعول بمعنی واقعۃٌ والجمع قِصَصٌ بکسر القاف و واقاصیص یقال قص علیہ الخبر قصصاً ای حدثہ از نصر [8] فانظر از نصر یقال نظر الیہ وفیہ اذا تاملہ ونظر لہ ای اذا رحمہ والحریری قد جمع انواع النظر فی قولہ فانظر الینا وبیننا ولنا کانہ طلب الیمان ینظر الی احوالھما مشاھدۃً وعیاناً وینظر بینھما حکماً وقضاءً وینظر بھا اعانتہ ورحمتہ [9] الینا ای بالعین او بالشفقۃ وبیننا ای بالحکم ولنا ای بالعطیتہ ۔ [10] دعی ۔ مصدر اس کا دعیٌ ہے بمعنی حفاظت کرنا و بیننا یقال وعی الشئ وعیاً جبکہ وہ جمع کرے ووعی الحدیثَ جبکہ وہ قبول کرے اور غور کرے اور یاد کرے ووعی الاذن جبکہ وہ سنے از ضرب [11] قصصھما بفتح القاف مصدر بمعنی بیان وبالکسر قصہ کی جمع [12] نَلْبَیَّنَ از باب تفعل یقال تبیّنَ الشئُ واضح ہو وتبین الشئ جبکہ وہ واضح کرے اور غور وتامل کرے [13] محصاصنھما بالفتح بمعنی محتاجی یقال خصّ خصاصۃً وخصاصاً ای افتقر از سمع وخصّ الشئ خصوصاً ضد عمّ وخصّہ بالشئ ای فضلہ یہ از نصر وفی التنزیل ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ۔ [14] تخصصھا تخصص مصدر از باب تفعل بمعنی خاص ہونا یقال تخصص بہ ای انفرد بہ یعنی ان دونوں کا خاص ہونا یا تو ادب اور فضیلت کی وجہ سے یا خاص ہونا زیادہ حاجت کی وجہ سے [15] ابرز از باب افعال ابراز مصدر بمعنی ظاہر کرنا اور نکالنا یقال ابرزہ جبکہ وہ نکالے وابرز الکتاب جب کہ وہ کتاب کو شائع کرے وابرز الرجل جبکہ وہ سفر کا ارادہ کرے ۔ [16] مصلاہ یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ [17] الخصام ۔ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی دشمنی و جھگڑا یقال خاصمہ خصاماً ومخاصمۃً جبکہ وہ اوس سے جھگڑا کرے ۔ [18] وافصلاہ ۔ فصل مصدر از ضرب بمعنی جدا کرنا یقال فصل الشئ فصلاً جبکہ وہ جدا کرے اور علیحدہ کرے ۔ [19] فتلففہ اس کا مصدر تلفف ہے از باب تفعل یقال تلففت الشئ جبکہ وہ اچک لے والتقف الشئ جبکہ وہ جلدی سے جھپٹا مارے از سمع [20] استخلصہ از باب استفعال بمعنی خالص کرنا یقال خلص من الکدر خلوصاً وخلاصاً ای صفا وخلص من الہلاک وہ جلدی سے وخلص الی المکان ای وصل از نصر [21] الجد بالکسر نقیض الہزل یقال جدّ جدّاً ای اجتہد وحقق واہتم از ضرب [22] ضرب العبث مصدر بمعنی کھیل یقال عبث عبثاً ای لعب وہزل از سمع ۔ صنع اور عبث میں تھوڑا سا فرق ہے ۔ عبث غرض ہو مگر شرعی نہ ہو ۔ اور صنع جو فائدہ سے خالی ہو اوس میں نقصان اور غرض نہ ہو [23] نصفہ بمعنی آدھا یقال نصف الشئ ای شطرہ والجمع انصافٌ یقال نصف الشئ نصفاً ای جعلہ نصیبین از ضرب ونصر [24] بسھم بمعنی حصہ والجمع سھمانٌ اور جب اس کے معنی تیر کے ہوں تو اس کی جمع سہامٌ اور اَسہُمٌ آتی ہے یقال ساہمہ فسہمہ سہوماً وسہوماً ای غلبہ فی المساہمۃ از فتح وکرم [25] مبرّتی مصدر میمی جو نیکی پر ابھارے وعطیہ والجمع مبرات ومبار یقال مُبرّ والدیہ برّاً ومُبرّۃً ای احسن معاملتھما عن حبٍّ فھو برٌّ والجمع ابرارٌ وہو بارٌ والجمع بَرَرَۃٌ از نصر وضرب [26] ارش بمعنی دیت عدد سوت والجمع اروشٌ [27] میل صیغہ مضارع متکلم از ضرب بمعنی مائل ہونا یقال مال الی المکان یمیل میلاً ومیالاً ومَیلاناً ومُیلولۃً ومَمالاً ومَمیلاً جبکہ وہ لوٹے ومال الی الشئ او الشخص جبکہ وہ رغبت کرے اور محبت کرے ومال عن الطریق جبکہ وہ تجاوز کرے اور چھوڑ دے ومال الحائط جبکہ دیوار جھکے ومال الحاکمُ فی حکمہ جبکہ ظلم کرے ۔ ومال علیہم الدھر جب کہ زمانہ مصائب لا اے ومال بفلان جبکہ وہ غالب ہو ومال الشئ جبکہ جھکائے [28] فعرا بمعنی پیش آنا یقال عراہ الامر عرواً جبکہ وہ پیش آئے یہ واوی ہے از نصر اور یائی عُریاً ہے بمعنی ننگا ہونا از سمع [29] اکتاب یہ عرا کا فاعل ہے ۔ مصدر از باب افتعال بمعنی رنج وغم یقال کئب کابۃً ای کان فی حزن وغم از سمع [30] اکفرّا الکفراز

مصدر از باب افعلال بمعنی بادل کا تہ بتہ ہونا وچھا جانا یقال اکفہر السحاب ای تراکب بعضہ علی بعض واسود ۱۳ سحاب بادل والجمع سُحُبٌ اور اوراس کا واحد سحابۃٌ ہے والجمع سحائب ومنہ سحاب مکفہر جبکہ ابر غلیظ ہو۔

وَجَمَ لَهُ الْقَاضِي۔ وَهَيَّجَ أَسَفَهُ عَلَى الدِّينَارِ الْمَاضِي۔ إِلَّا أَنَّهُ جَبَرَ بَالَ الْفَتَى وَبَلْبَالَهُ بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَا لَهُ۔ وَقَالَ لَهُمَا اجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ۔ وَادْرَءَا الْمُخَاصَمَاتِ۔ وَلَا تَحْضُرَانِي فِي الْمُحَاكَمَاتِ۔ فَمَا عِنْدِي كِيسُ الْغَرَامَاتِ۔ فَنَهَضْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهِ۔ مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهِ۔ وَالْقَاضِي مَا يَخْبُو ضَجَرُهُ۔ مُذْ بَضَّ حَجَرُهُ۔ وَلَا يَنْصُلُ كَمَدُهُ۔ مُذْ رَشَحَ جَلْمَدُهُ۔ حَتَّى إِذَا أَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهِ۔ أَقْبَلَ عَلَى غَاشِيَتِهِ۔

الترجمۃ والمطالب

یہ دیکھ کر اُس کے لیے قاضی کا بھی دل کڑھا اور اگرچہ گئی گذری اشرفی پر اس کا غم واندوہ بھڑک اٹھا تھا مگر اس کو جوان کے دل اور غم کے ساتھ چند چھوٹے درہموں سے نیکو کاری (غمخواری) کرنا ہی پڑی اور اُن سے یہ کہا کہ تم آئندہ معاملات سے بچنا اور مقدمات (لڑائی جھگڑوں) سے دور رہنا اور تم میرے پاس مقدمات لے کر کچہریوں (عدالتوں) میں نہ آنا کیونکہ میرے پاس تاوان کے توڑے نہیں رکھے ہیں اس پر وہ دونوں اُس کے احسان پر خوش ہوئے اور اس کی تعریف کرتے ہوئے اُس سے رخصت ہوئے اور ادھر قاضی کی یہ حالت تھی کہ جب سے اُس کا پتھر دل (پسیجا تھا اُس وقت سے اس کو چین نہ تھا اور جب سے اُس کا سخت پتھر (ہتھیلی) ٹپکا تھا اُس وقت سے اس کا غم جاتا ہی نہ تھا یہاں تک کہ جب بے ہوشی سے اُس کو کچھ افاقہ ہوا تو وہ اپنے خادموں (اردلیوں) کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا۔)

تشریح لغات

۱ وجم از ضرب بمعنی غم کی وجہ سے خاموش رہنا اور یہ مشتق ہے وجم الامر سے اذا اشتد حزنہ او فزعہ حتی امسک عن الکلام اور اصل میں سکوت عند الغضب کو کہتے ہیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ سکوت مع الحزن کو کہتے ہیں و یقال لم اجم عنہ ای لم اسکت عنہ فزعًا وایضا اجم ای عبس وجہہ والحرق لشدۃ الحزن فہو وجمٌ و واجمٌ ۲ ہیج از باب تفعیل یقال ہیج الشئی تہیجًا جبکہ وہ برانگیختہ کرے اور بھڑکائے ویقال ہیج بینہما الشر یعنے اُس نے اُن دونوں کے درمیان شر و فساد کو بھڑکایا۔ ۳ اسفہ بمعنی حزن شدید والغضب معاً وقد یقال لکل منہما از ضرب ۴ جبر ای اصلح از نصر واصلہ جبر ای اصلحہ من کسر والمصدر جَبْرٌ وجبورٌ وجبارۃ ویقال اجبرہ علی الامر ای اکرہہ والزمہ بفعلہ غرضیکہ ٹوٹی ہوئی شی کو جوڑنا اور اصلاح حال کے یہ معنی اس کے آتے ہیں ۵ بال بمعنی دِل یقال ما خطر الامر ببالی یعنی یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گذرا اور اس کے معنی حال اور شان کے بھی آتے ہیں یقال فلان رخیُّ البال یعنی فلاں آسودہ حال ہے اور بمعنی امر ذو بال یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو و بمعنی حالت یقال ومابالک یعنی تمہاری کیا حالت ہے ۶ بلبالہ بمعنی اندوہ تہائی وشدتِ غم یقال بلبل القومَ بَلْبَلَۃً و بلبالاً جبکہ ان کو بھڑکائے اور غم میں ڈالے ۷ رضخ۔ از نصر بمعنی عطاء یقال رضخ لہ من مالہ رضخۃ ای اعطاہ قلیلاً من کثیر ومن کلام العامۃ رضخ لہ ای خضع ورضخ للحق ای اذعن ورضخ النوٰی والجارۃ ای کسرہ اور صاحب صحاح نے اس کے معنی قلیل عطا کے لکھے ہیں اور منتہی الارب میں بمعنی عطیہ اندک ومنہ رضخ جو فقہ میں باب الجہاد میں ہے ۸ وادراء یہ تثنیہ کا صیغہ ہے از فتح بمعنے دفع کرنا اور دور کرنا یقال دَرَاہٗ دَرْأً ای دفعہ ۹ المخاصمات ای المنازعات اور یہ مخاصمۃٌ کی جمع ہے یعنے جھگڑا کرنا۔ ۱۰ لا تحضرانی یہ حضور سے مشتق ہے جو غیبت کی ضد ہے۔ اور حضارت یہ بداوت کی ضد ہے یقال حضر حضورًا ای ضد غاب وحضر حضارۃ ای اقام بالحضر از نصر۔ ۱۱ المحاکمات یہ محکمہ کی جمع ہے۔ اور یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی اجلاس و دربار و

یہاں اس سے مزار عدالت ہے ۱۲؎ فما عندی فما بین فاتعلیل کے لیے ہے۔ ۱۳؎ کیس تھیلی والکیس ما یجعل فیہ الدراہم والجمع اکیاسٌ وکِیَسَۃٌ ۱۴؎ الغرامات یہ غرامۃ کی جمع ہے وہی ما یعطی من المال علی کرہٍ بمعنی تاوان دڈانڈ یقال غرم الرجل الدیۃ غرمًا وغرمًا ومغرمًا وغرامۃً ای اداہا از سمع ۱۵؎ فنہضا از نصر نہوض مصدر بمعنی اٹھنا یقال نہض عن مکانہ نہضا ونہوضاً جبکہ وہ کھڑا ہو ونہض عن مکانہ جبکہ وہ اُٹھے ونہض الی عدوہ جبکہ وہ جلدی سے حملہ کرے ۱۶؎ فرحین بہ فرح کا تثنیہ ہے بمعنی خوش ہونا والفرح انشراح الصدر بلذۃٍ عاجلۃ واکثر ما یکون فی اللذات البدنیۃ از فتح ۱۷؎ برفدہ بالکسر بمعنی عطیہ وبالفتح مصدر از ضرب اور رفد کی جمع ارفادٌ اور رفود ہے ۱۸؎ مفصحین افصاحٌ مصدر از باب افعالٌ بمعنی خوش بیان کرنا وفصاحت سے بیان کرنا اور ظاہر کرنا ۱۹؎ بخبو یہ ناقص واوی ہے۔ یقال خبا خبوًّا از نصر بمعنی آگ کا بجھنا یقال خبت النار ای الحدۃ جبکہ آگ دھیمی پڑے اور بجھے ویقال خبا لہبہٗ یعنی اُس کے غصہ کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ۲۰؎ ضجر محرکۃ بمعنی بے قراری دبے چینی یقال ضجر ضجرًا ای قلق از سمع ۲۱؎ تنبض از ضرب بَضٌّ وبضوض مصدر بمعنی تھوڑا پانی ٹپکنا اور آہستہ آہستہ پانی ٹپکنا جیسے پسینہ نکلے یقال بَضَّ الماءُ بَضًّا وبضوضًا ای سال قلیلا قلیلا ۲۲؎ حجر محرکۃ بمعنی پتھر والجمع احجارٌ وحجارۃٌ واحجر۔ ۲۳؎ لا ینصل بمعنی زائل نہ ہونا اور غم کا نہ جانا یقال نصل نصلًا ونصولًا ای زال وذہب از نصر ۲۴؎ کمد بمعنی غم سخت واغتم یقال کمد الرجل کمدًا ای حزن واغتم از سمع ۲۵؎ رشح مصدر بمعنی ٹپکنا از باب فتح یقال رشح الاناء رشحًا ورشحانا وارشح وارتشح جبکہ برتن ٹپکے اور رسے ۲۶؎ جلمد بمعنی سخت پتھر والجمع جلامد ویقال رجل جلمدٌ یعنی قوی اور مضبوط مرد وارض جلمدۃ یعنی پتھریلی زمین واعلم ان الحجارۃ اذا کانت صغیرۃ فہی حصاۃ ثم نبلۃ اذا کانت مثل الجوزۃ وصلحت للاستنجاء واعظم منہا تسمی قزعۃ والاعظم منہا الصالح للمقنف مقذاف ورجمہ ومرداۃ ویقال المرداۃ حجر الضب الذی ینصبہ علامۃ لجحرہ فاذا کانت ملاء الکف فہی جُہیرٌ فاذا کانت اعظم منہا فہی فہرٌ ثم جندل ثم جلمد ثم صخرۃ ثم قلعۃ وہی التی تنقلع من عرض جبل وبہا سمیت القلعۃ التی ہی الحصن ۲۷؎ افاق از باب افعال افاقۃ مصدر یقال افاق من الغشی ای صحا من العلۃ وصحا من السکن اندمل من الجوح۔ غاشیۃ بمعنی خُدّام وملاقاتی دوست احباب جو بار بار آئیں۔

وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّیْ۔ وَنَبَّأَنِیْ حَدْسِیْ۔ اَنَّهُمَا صَاحِبَا دَهَاءٍ۔ لَاخَصْمَا اِدِّعَاءٍ۔ فَكَیْفَ السَّبِیْلُ اِلٰی سَبْرِهِمَا۔ وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّهِمَا۔ فَقَالَ لَهٗ نِحْرِیْرُ زُمْرَتِهٖ۔ وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهٖ۔ اِنَّهٗ لَنْ یَتِمَّ اسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا۔ اِلَّا بِهِمَا۔ فَقَفَاهُمَا عَوْنًا یُرْجِعُهُمَا اِلَیْهِ۔ فَلَمَّا مَثُلَا بَیْنَ یَدَیْهِ۔ قَالَ لَهُمَا اَصْدِقَانِیْ سِنَّ بَكْرِكُمَا۔ وَلَكُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِكُمَا۔ فَاَحْجَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ وَاَقْدَمَ الشَّیْخُ وَقَالَ ؎

الترجمۃ والمطالب کہ میری عقل تو اس وقت تو کھو گئی تھی اور اب میرا یہ خیال ہے اور مجھ کو میری ذکاوت نے یہ بتلایا ہے کہ وہ دونوں محض مکار چالاک ہیں نہ کہ دعوی کے جھگڑا کرنے والے ہیں لہذا ان کے آزمائش اور اُن کے بھید معلوم کرنے کا کونسا طریق کار ہونا چاہیئے۔ چنانچہ قاضی کے گروہ کے ایک نہایت عقل مند ہوشیار اور روشن آگ کے ایک بھڑکتے ہوئے شعلہ نے یہ مشورہ دیا کہ ان کا راز سوائے ان کے حاضر ہونے کے اور کسی طرح نہیں کھل سکتا یہ سُن کر قاضی نے اپنا ایک سپاہی اُن کے پیچھے چھوڑا تاکہ ان دونوں کو لوٹا کر لائے جب وہ دونوں قاضی کے سامنے پیش ہوئے تو قاضی نے اُن سے کہا کہ تم اپنے جوان اونٹ کی صحیح صحیح عمر بیان کرو (یعنی تم اپنا اصلی واقعہ ہم کو بتاؤ اور تم کو تمہارے مکر کے انجام بد سے امان ہے۔ یہ سُن کر جوان تو پیچھے ہٹا اور اوس نے معافی چاہی مگر بوڑھا آگے بڑھا اور بولا ؎۔

تشریح لغات

[۱] اشرب ای اُدخِلَ فی فہمی وخولط فی عقلی یقال اشرب حُبُّ فلان یعنی اس کے قلب میں مل گیا واشرب الثوبُ حمرۃً یعنی کپڑے کو سُرخ رنگ میں ملا دیا وفی التنزیل واُشْرِبُوا فی قلوبہم [۲] حسّ بالکسر وہ چیز جس کا ادراک قوت حاسہ سے ہو اور اس کا ضد عقلی ہے [۳] نبأنی . بناہ بمعنی اخبر یقال نبّاء فلانا الجزو بالخبر یعنی اس نے خبر دی اور یہ بنا سے ماخوذ ہے بمعنی خبر والجمع اَنباءٌ [۴] حدس یہ مصدر ہے بمعنی تیزی وذکاوت . الحدس سرعۃ الانتقال فی الفہم یقال حدس حدسا جبکہ وہ جلدی سمجھ کر اُس سے نتیجہ نکال لے وحدس فی الامر جبکہ وہ گمان کرے واٹکل کرے اور وہم کرے از نصر وضرب [۵] دَھَاءَ بمعنی اچھی رائے وزیرکی چالاکی وجہارت وحیلہ ومکر یقال دَہی دہیا دوہاءٌ ودہارۃً ای تصرف بمکر واحتیال از سمع [۶] خصم مصدر بمعنی مد مقابل ومخالف وجھگڑا کرنے والا اور یہ تثنیہ اور جمع اور مؤنث کے لیے بھی مستعمل ہے . والجمع خصوم وخصام واخصامٌ . [۷] ادعاء مصدر بمعنی حق یا باطل کا دعوی کرے وادعی یہ اپنی طرف نسبت کرنا وادعی علیہ جبکہ مقدمہ کرے وادعی الی غیرابیہ جبکہ وہ باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب ہو وادعی الشیٔ ادعاً جبکہ حق یا باطل کا وہ دعوی کرے . وفی الحرب جبکہ وہ حریف کے سامنے اپنا نام ونسب پیش کرے [۸] سَبر ہما مصدر از نصر وضرب یقال سَبَرَ الجرح او البئر او الماء جب کہ گہرائی کی آزمائش کرے وسَبَرَ الامر جبکہ وہ تجربہ کرے و آزمائش کرے [۹] استنباط مصدر از باب استفعال بمعنی نکالنا اور اس کے اصلی معنی کنویں سے پانی نکالنے کے ہیں . یقال استنبط البئر جبکہ وہ کنویں سے پانی نکالے واستنبط الشیٔ جبکہ پوشیدگی کے بعد وہ ظاہر کرے [۱۰] سر بالکسر بمعنی بھید وراز والجمع اسرارٌ [۱۱] نحریر یہ مبالغہ کا صیغہ ہے . بمعنی ہوشیار وماہر وذکی عقل مند وراسخ فی العلم کو کہتے ہیں . والجمع نحاریر یقال نحر الیہیمۃ ای ذبحہا از فتح ونحر الامور علما یعنی ان کو علم سے محکم اور مضبوط کیا . [۱۲] زمرتہ بالضم بمعنی گروہ وہ جماعت وفوج والجمع زُمَرٌ [۱۳] شرارہ بالفتح بمعنی چنگاری والشرارۃ ما یتطایر من النار والجمع شرر [۱۴] حمرتہ بمعنی روشن آگ والجمع حُمَرٌ [۱۵] خبیثا بمعنی پوشیدہ اور یہ مفعول کے معنی میں ہے وفی التنزیل یخرج الخبء [۱۶] ققفاھما ای اتبعہما از باب تفعیل اور یہ ماخوذ قفاء سے ہے یقال قفّی فلانا زیدًا وبزید جبکہ وہ پیروی کرے اور پیچھے چلے ویقال قفیت علی اثرہ بفلان یعنی میں نے فلاں کو اس کے نشان قدم پر چلایا [۱۷] عونا بمعنی خادم ومددگار وسپاہی اور اس کا اطلاق واحد . جمع مذکر اور مؤنث سب پر ہوتا ہے والجمع اعوان [۱۸] مثلا مثول مصدر از نصر وکرم بمعنی کھڑا ہونا یقال مثل بین یدی فلانٍ مثولاً ای قام منتو یا ومعتدلا [۱۹] سن بکر کما سن بمعنی دانت والجمع اَسنانٌ واسنۃٌ واَسُنٌ اس سے مراد اوس کی عمر ہے . بکر بالفتح بمعنی جوان اونٹ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ اونٹ کا بچہ جس کی عمر ۵ برس سے ۹ برس تک کی ہو . سِنّ یا یہ منصوب بنزع الخافض ہے یا مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ قائم کرکے اوس کا اعراب دیدیا ہے . اور یہ اصل میں یوں تھا . اصادقانی خبر سن بکر کما اور اب یہ ضرب المثل حقیقتِ حال بیان کرنے میں ہوگئی ہے اور یہ اصل میں یوں تھا اُصْدُقْنی سِنَّ بکرک تھا اس کا واقعہ یوں ہے کہ ایک شخص اونٹ کو فروخت کرنے کے لیے آیا اونٹ کے مالک سے مشتری نے یہ دریافت کیا کہ کیا یہ جوان ہے تو بائع نے کہا کہ یہ جوان نہیں ہے مشتری جب اونٹ کے جسم کی طرف دیکھتا تھا تو اس کو جوان معلوم ہوتا تھا اور اگر اُس کے دانت کو دیکھتا تھا تو وہ سواری کے قابل اس کو نظر نہیں آتا تھا یہ دونوں میں باتیں ہو رہی تھیں اچانک وہ اونٹ بھاگ نکلا تو بائع نے ھَدَعْ ھَدَعْ کہہ کر اس کو بلایا اور یہ ہَدَعْ ہَدَعْ وہ کلمہ ہے جس سے چھوٹے اونٹ کے بچہ کو کہا کر بلاتے ہیں تو مشتری نے کہا کہ تم سچی بات بتاؤ اور اس کی حقیقتِ حال ظاہر کرو . [۲۰] تبعۃ بمعنی انجام بد وتاوان ونقصان والجمع تبعات اور تباعۃ کی جمع تباعات آتی ہے یقال لہذا الفعل تَبِعَۃٌ یعنی اس فعل سے اس کو ضرور لاحق ہونے والا ہے [۲۱] مکر مصدر بمعنی دھوکا وفریب ودھوکہ فریب کی سزا از نصر [۲۲] فاجم از باب افعال احجام مصدر بمعنی روکنا یقال احجم عن الشیٔ فاحجم ای کفہ عنہ فکفَّ مثل کبّۃ ، فاکبَّ از نصر وقال صاحب اقرب الموارد وبمعنی تقدم واللہ اعلم [۲۳] الحدث بمعنی جوان والجمع احداث وحدثانٌ [۲۴] استقال از باب استفعال اس میں س اور ت طلب کے لیے ہے بمعنی معافی کا چاہنا یقال استقال البیع یعنی اُس نے بیع فسخ کرنے کو کہا واستقالہ عثرتہ یعنی اُس نے لغزش معاف کرنے کو کہا [۲۵] اقدم از باب افعال اقدام مصدر بمعنی آنا وآگے بڑھنا یقال اقدم فلانا جبکہ وہ آگے بڑھے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی آنا وواپس ہونا وقصد کرنا .

اَنَا السَّرُوجِيُّ وَهٰذَا وَلَدِیْ | وَالشِّبْلُ فِی الْمَخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَدِ | وَمَا تَعَدَّتْ یَدُہٗ وَلَا یَدِیْ
فِیْ اِبْرَۃٍ یَوْمًا وَلَا فِیْ مِرْوَدِ | وَاِنَّمَا الدَّهْرُ الْمُسِیْئُ الْمُعْتَدِیْ | مَالَ بِنَا حَتّٰی غَدَوْنَا نَجْتَدِیْ
کُلَّ نَدِیِّ الرَّاحَۃِ عَذْبِ الْمَوْرِدِ | وَکُلَّ جَعْدِ الْکَفِّ مَغْلُوْلِ الْیَدِ | بِکُلِّ فَنٍّ وَبِکُلِّ مَقْصَدِ
بِالْجِدِّ اِنْ اَجْدٰی وَاِلَّا بِالدَّدِ | لِنَجْتَلِبَ الرَّشْحَ اِلَی الْحَظِّ الصَّدِیْ | وَنُنْفِدَ الْعُمْرَ بِعَیْشٍ اَنْکَدِ

وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ | اِنْ لَمْ یُفَاجِ الْیَوْمَ فَاجِیْ فِیْ غَدِ

الترجمۃ والمطالب میں سروجی ہوں اور یہ میرا لڑکا ہے اور شیر کا بچہ آزمائش میں شیر کی طرح ہوتا ہے نہ اُس کے ہاتھ نے اور نہ میرے ہاتھ نے کسی دن سُوئی اور سلائی کے بارے میں ظلم کیا ہے ہاں مگر بدکار اور ظالم زمانہ ہماری طرف ایسا متوجہ ہوا کہ ہم ہر سخی (شیریں چشمہ) اور بخیل (بند ہوئی مٹھی یا ہاتھ بندھے ہوئے) سے بھیک مانگتے پھرتے ہیں، اور اپنے ہر ہر فن اور مقصد راستی کے اگر نفع دینے والا ہو یعنی حق سے کام نکل سکا اور جہاں حق سے کام نہ نکل سکا تو باطل اور کھیل کود سے ہم اپنا کام نکال لیتے ہیں تاکہ ہم اپنے تشنہ برگشتہ نصیبہ کی طرف پانی کھینچ لائیں (نکالیں) اور اپنی عمر کو بری زندگی (منحوس زندگی) کے ساتھ قطع کردیں (گذاردیں) اس کے بعد موت ہمارے انتظار (گھات) میں ہے اگر وہ آج نہ آئی تو کل ضرور آئے گی۔

تشریح لغات [۱] ولدی بفتح الواو وکسرہا وبسکون اللام بمعنی بچہ مذکر اور مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے، اور یہ لفظ مذکر ہے اور کبھی اولادٌ اور وِلدۃٌ اور اِلدَۃٌ اور وُلدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں [۲] الشبل بکسر الشین شیر کا بچہ جبکہ وہ شکار کرنے کے قابل ہوجائے والجمع اَشْبالٌ وشِبالٌ وشبولٌ والوالاشبال بمعنی شیر [۳] فی المخبر بمعنی آگاہی جو خبر یا آزمائش سے حاصل ہوا ور مُخبَرَۃٌ اور مَخبُرَۃٌ کے بھی یہی معنے آتے ہیں اور فی معنی میں عِندَ کے ہیں [۴] الاسد بمعنی شیر والجمع اُسُوْدٌ واُسُدٌ وآساد وآسُدٌ یقال اسد الرجل اَسَدًا ای صار مثل الاسد فی جراتہ از سمع [۵] ما تعدت اس کا مصدر تعدی ہے از باب تفعل اور یہ عدوان سے مشتق ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا یقال تعدّی علیہ جبکہ وہ اوس پر ظلم کرے، وتعدی الشئی الی آخر جبکہ وہ تجاوز کرائے [۶] المسیئ از باب افعال اس کا مصدر اسامت ہے جو احسان کی ضد ہے بمعنے برائی کرنا واصلہ ساء یسوء سوءًا اذا قبح وساءہ سُوءًا فعل بہ ما یکرہ نقیض سَرَّہٗ یتعدی ویلزم از نصر [۷] المعتدی از باب افتعال اعتداء مصدر بمعنی ظلم کرنا وتجاوز کرنا یقال اعتدی الحق وعن الحق وفوق الحق جبکہ تجاوز کرے واعتدی علی فلان جبکہ وہ ظلم کرے [۸] مال میل مصدر بمعنی ظلم کرنا از ضرب یقال مال الحاکم فی حکمہ جبکہ وہ ظلم کرے ومال عن الطریق جبکہ وہ تجاوز کرے اور چھوڑ دے ومال الحائطُ جبکہ دیوار جھکے ومال بفلان جبکہ وہ غالب ہو ومال علیہم الدہر جبکہ زمانہ مصائب ڈالے ومال الی الشئ او الشخص جبکہ وہ رغبت کرے، اور محبت کرے واصل المیل العدول عن التوسط والاعتدال الی احد الجانبین ویستعمل فی الجور والمال سمی بذلک لکونہ مائلا ابدًا وزائد ولذا قیل المال قحبۃ تکون یومًا فی بیت عطار ویومًا فی بیت بیطار [۹] غَدَوْنا ای صرنا غدا یہ کبھی صار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے تو فعل ناقص ہوتا ہے۔ تو یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے۔ [۱۰] نجتدی اجتداء مصدر از باب افتعال بمعنی عطا طلب کرنا یقال اجتدی فلانا ای سالہ العطیۃ واستجداہ مثلہ وجد اعلیہ جَدْوًا ای اعطاہ از نصر [۱۱] ندی الراحۃ یعنی سخی ای کریم الکف یعنی از شخصے کہ صاحب کف دست تر باشد وجعد الکف ضدہ۔ یقال ندی الشئ یندی ندی ونداوۃً ونُدُوَّۃً ای ابتل فہو ندٍ از باب سمع الراحۃ بمعنے ہتھیلی وکف دست۔ [۱۲] عذب مصدر بمعنے شیریں ومیٹھا وپاکیزہ یقال ماءٌ عذبٌ بمعنی میٹھا پانی۔ [۱۳] المورد بمعنی گھاٹ وپانی کی طرف کا راستہ والجمع مواردُ اور اس میں اضافت لفظیہ ہے ای مورد ہا [۱۴] جعد الکف اس سے مراد بخیل ہے اور جعد یہ صفت کا صیغہ ہے، واصلہ جُعُدُ الشعر جعودۃ

وجعادۃٌ ای ضدّ سَبْطَ واسترسل یعنی گھنگر یالے بال اُس کے ہوئے از کرم۔ منہ جعد الانامل بمعنی سخی وجعد الوجہ بمعنی طویل چہرے والا وجعد القفا ناالاق ولئیم وجعد الخد گول رخسارہ والا وجعد الاصابع چھوٹی انگلی والا ۱۵ مغلول الید بمعنی ہاتھ بندھا ہوا۔ اور اس میں اضافت لفظیہ ہے ای مغلولٌ یدہ اور مغلول بہ غل سے ماخوذ ہے یقال غلّ جبکہ ہاتھ میں ہتھکڑی یا وہ گلے میں طوق ڈالے ۱۶ فن مصدر کسی شئی کی قسم وحال والجمع افنانٌ وفنونٌ وجمع الجمع افانین ۱۷ مقصد بمعنی جائے قصد والجمع مقاصد ۱۸ بالجد بالکسر مصدر بمعنی کوشش، سنجیدگی، جلدی۔ واچھی طرح ثابت شدہ وراستی ۱۹ اجدی از باب افعال اجد سے اجداً جبکہ وہ عطیہ پائے واجدیٰ فلاناً جبکہ وہ عطیہ دے واجدی الامرُ جبکہ وہ نفع دے ویقال ما یجدی عنک ھذا یعنی تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا۔ ۲۰ بالدد بمعنی کھیل کود یعنی اللھو واللعب اور اس کا لام کلمہ مثل غد کے واو محذوف ہے اور کبھی واو کو الف سے بدل کر (ددا ددا) کہا جاتا ہے یقال ما انا من دد ولا الدد منی یعنی نہ تو میں کھیل کود میں ہوں اور نہ یہ میرا کام ہے اور الدَّدُ بمعنی وقت یقال مضی دَدٌ من الدھر یعنی زمانہ کا ایک حصہ گزر گیا۔ ۲۱ لنجلب اس کا مصدر جلب ہے بمعنی کھینچنا از ضرب و نصر یقال جلبہ جَلْباً جبکہ وہ ہانک کر لائے وجلب الرجل جبکہ جائے وجلب الجرحُ جبکہ اچھا ہو جائے ۲۲ الرشح بمعنی تھوڑا پانی و پسینہ یقال رَشَحَ فلان عرقاً رشحاً ورشحاناً ای ندیَ العرق والرشح العرق والرشح العرق نفسہ از فتح ۲۳ الحظ بمعنی حصہ و بہرہ و نصیب وحصہ خیر و فضل اور کبھی حصہ شر کے لیے بولا جاتا ہے وبمعنی دولت مندی و نیک بختی والجمع حظوظٌ وحظاظٌ واحظٌ ۲۴ الصدی صفت کا صیغہ بمعنی سخت پیاس و آواز باز گشت یعنی گونج و تعرض والجمع اصداء یقال صَدِیَ صدیً فھو صدٍ وصادٍ وصدیان بمعنی شدۃ العطش از سمع ۲۵ نفد از باب افعال اس کا مصدر انفاد ہے بمعنی پورا ہونا و ختم ہونا یقال انفد القوم جب کہ قوم بے مال و توشہ ہو وانفدت البئر جبکہ کنویں کا پانی ختم ہو و مجرد، از سمع ۲۶ النکد بمعنی سخت و ناگوار والا آدمی والجمع نُکْدٌ یقال نکد عیشھم نکداً ای اشتد وصاحبہ نکدٌ ونکدٌ وفی التنزیل والذی خبث لا یخرج الا نکدا از سمع ۲۷ المرصد گھات والجمع مراصید ومراصید از نصر ۲۸ لم یفاج ای ان لم یات بغتۃً یقال فجئہُ الامرُ وفجاءہ فجاءۃً وفجاءۃ فاجاہ ای ہجم واتی بغتۃً از سمع و فتح ۲۹ غد آئندہ کل اور دور کا دن جس کا انتظار ہو اور نسبت کے وقت غدِیٌّ اور غدَوِیٌّ کہتے ہیں۔

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ لِلّٰهِ دَرُّكَ. فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِيْكَ. وَوَاهًا لَكَ لَوْلَا خِدَاعٌ فِيْكَ. وَاِنِّيْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِيْنَ. وَعَلَيْكَ مِنَ الْحَذِرِيْنَ. فَلَا تُمَاكِرْ بَعْدَهَا الْحَاكِمِيْنَ. وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَكِّمِيْنَ. فَمَا كُلُّ مُسَيْطِرٍ يُقِيْلُ. وَلَا كُلَّ اَوَانٍ يُسْمَعُ الْقِيْلُ. فَعَاهَدَهُ الشَّيْخُ عَلَى اتِّبَاعِ مَشُوْرَتِهٖ. وَالْاِرْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِيْسِ صُوْرَتِهٖ. وَفَصَلَ عَنْ حَضْرَتِهٖ. وَالْخَتْرُ يَلْمَعُ مِنْ جَبْهَتِهٖ. (قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَلَمْ اَرَ اَعْجَبَ مِنْهَا فِيْ تَصَارِيْفِ الْاَسْفَارِ. وَلَا قَرَاْتُ مِثْلَهَا فِيْ تَصَانِيْفِ الْاَسْفَارِ.

الترجمۃ والمطالب پس اُس سے قاضی نے کہا کیا خوب سبحان اللہ تیرے منہ کی سانسیں کس قدر شیریں ہیں یعنی کلام تیرا کس قدر پاکیزہ ہے) اور تجھ میں اگر دھوکہ نہ ہوتا تو کیا ہی خوب تھا اور میں تجھے ڈرانے والا ہوں تیری حالت پر خوف کھاتا ہوں اب تجھے یہ چاہیئے کہ تو اب اس واقعہ کے بعد حاکموں سے مکر نہ کرے۔ اور تو حکمرانوں کی سخت گیری (جابر حاکموں کے غلبہ) سے بچ کیونکہ ہر حاکم درگذر نہیں کرتا اور ہر وقت ہر ایک بات نہیں سنی جاتی ہے اس پر بوڑھے نے قاضی کے مشورے پر چلنے اور دھوکہ دینے کی صورت سے باز رہنے کا وعدہ کیا اور اس سے وہ علیحدہ ہو گیا اس حال میں کہ اس کی پیشانی سے مکر و فریب (یعنی خباثت) چمک رہا تھا۔

حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے نہ تو سفر کی گردشوں میں اس سے زیادہ کوئی عجیب قصہ دیکھا اور نہ کسی قصہ کہانی کی کتاب میں پڑھا۔

تشریح لغات

۱ اعذب یہ عذب سے ماخوذ ہے اور فعل تعجب ہے، بمعنی پاکیزہ و لطیف ۲ نفثات یہ نفثۃ کی جمع ہے بمعنی ایک بار تھوکنا اور اس سے مراد کلام ہے۔ والنفث قذف الریق القلیل وھواقل من التفل ونفث الراقی والساحران ینفث فی عقدہ از نصر وضرب سے ہے ۳ وداہاک یہ چیز کی خوبی کے لیے ہے اور کلمہ تعجب ہے ای عجبا لک اور یہ اظہار افسوس کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے واہاً علی مافات ۴ خداع مصدر از باب مفاعلۃ بمعنی دھوکا۔ یقال خادعہ مخادعۃ وخداعا جبکہ دھوکا دے ۵ المنذرین یہ منذر کی جمع ہے بمعنی ڈرانے والا از باب افعال یقال نذر بالشئی نذراً ای علمہ فحذرہ از سمع والنذیر المنذر ضد البشیر انسانا کان اوغیرہ والجمع نذر ۶ الحذر بن حذر یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی ڈرنے والا یقال حذرہ حذراً ای خافہ از سمع حذرالرجل ومن الرجل یعنی اس سے بچاؤ پرہیز کیا۔ ۷ اتماکر از باب مفاعلۃ مماکرۃ مصدر بمعنی باہم مکر کرنا۔ ۸ الحاکمین حاکم کی جمع بمعنی قاضی و حکم نافذ کرنے والا والجمع حکام وحاکمون ۹ اتقی از اتقاء بمعنی پرہیز کرنا یقال اتقی اتقاءً فلانا جبکہ وہ پرہیز کرے، اور خوف کرے والتقی اتقا بمعنی پرہیزگار ہونا یقال واتقینا بہ یعنی ہم نے اس کو دشمن سے حفاظت کے لیے اپنے آگے کرلیا ویقال ما اتقاہ اللہ یعنی وہ اللہ سے کس قدر ڈرنے والا ہے ۱۰ سطوۃ بمعنی البطش برفع الید یعنی سخت پکڑنا و بمعنی غلبہ و قہر یقال سطا یسطو سطواً وسطوۃ جبکہ وہ پکڑے وسطابہ وعلیہ جبکہ اس پر کود دے اور حملہ کرے، اور زبردستی کرے ۱۱ المتحکمین بمعنی زبردستی سختی سے حکم کرنے والے از باب تفعل یقال تحکم فی الامر یعنی بغیر وجہ ظاہر ہوئے اپنی رائے سے فیصلہ کرنا و حکم جاری کرنا و خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔ ۱۲ مسیطر بمعنی داروغہ و نگہبان و حاکم یقال تسیطر فلان علی کذا وتسیطر علیہ اذا اقام علیہ قیام سطر وفی التنزیل لست علیھم بمسیطر والسطر ایضا الصف من الکتابۃ والجمع السطر اکسطر وسطور واسطار از نصر ۱۳ یقیل از باب افعال اقالۃ مصدر بمعنی عقد کا فسخ کرنا یقال اقال البیع اقالۃ جبکہ وہ بیع کو توڑے واقال اللہ عثرتہ جبکہ وہ گرنے سے اٹھائے و درگذر کرے اور یہاں معاف کرنے کے معنی ہیں ۱۴ اوان بمعنی وقت والجمع آونۃ مثل زمان وازمنۃ ۱۵ التقیل مصدر یہ قول کے معنی میں ہے۔ دلعینی بات چیت ۱۶ عاہدہ از باب مفاعلۃ بمعنی عہد کرنا یقال عہد الشئی عہداً ای حفظہ وراعاہ وعہد الی فلان ای اوصاہ از سمع ۱۷ مشورۃ بمعنی مشورہ و نصیحت والجمع مشورات اور یہ ماخوذ ہے شرت العسل اذا تخذتہ من موضعہ واستخرجتہ منہ والشوری الامر الذی یتشاور فیہ وفی التنزیل وامرھم شوری بینہم ۱۸ الارتداع مصدر از باب افتعال بمعنی رکنا یقال ارتدع جب کہ وہ باز رہے۔ وردعہ ردعاً ای کفہ وردہ فارتدع ای فامتنع از فتح ۱۹ تلبیس مصدر بمعنی کتمان حقیقت اور اخفاء حقیقت ۲۰ صورۃ بمعنی شکل و ہیئت والجمع صور وصور وصور ۲۱ فصل از ضرب اس کا مصدر فصل ہے بمعنی جدا کرنا وعلیحدہ کرنا یقال فصل الشئی جبکہ جدا کرے۔ وعلیحدہ کرے اور یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۲۲ جہۃ بمعنی طرف، والجمع جہات وجہات وجہات ۲۳ الختر مصدر بمعنی بہت بری طرح سے دھوکا دینا یقال ختر ختراً ای غدرہ فہو ختار وختیر وختور از ضرب ونصر والختر ھی اقبح انواع الخداع وفی التنزیل ان اللہ لا یحب کل ختار کفور ۲۴ یلمع از فتح یقال لمع البرق لمعاً ولمعانا ولموعا ولمیعا وتلماعا جبکہ بجلی وغیرہ چمکے درخشاں ہونا ۲۵ جبہۃ بمعنی پیشانی جو سجدہ میں لگے والجمع جباہ وجبہات ۲۶ تصارف یہ تصرف کی جمع ہے بمعنی گردش یا حوادثات زمانہ۔ یقال تصاریف الدہر یعنی مصائب زمانہ ۲۷ الاسفار یہ سفر محرکۃ کی جمع ہے بمعنی سفر کرنا جو حضر کی ضد ہے واصل السفر کشف الغطاء نحو سفر العمامۃ عن الراس والخمار عن الوجہ وسفر البیت ای کنسہ ومنہ الاسفار یقال سفرت سفوراً ای خرجت الی السفر فہو سافر وقوم سفر وسفار۔ اور اسفار دوسرا یہ سفر بالکسر کی جمع ہے بمعنی مطلق کتاب یا بڑی کتاب یا تورات کے اجزاء میں سے ایک جزء از ضرب

اَلمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الاَسكَندَرَانِيَّةُ

(قَالَ الحٰرِثُ بنُ هَمَّامٍ) طَحَا بِي مَرَحُ الشَّبَابِ۔ وَهَوَى الاِكتِسَابِ۔ اِلٰى اَن جُبتُ مَابَينَ فَرغَانَةَ وَغَانَةَ۔ اَخُوضُ الغِمَارَ۔ لِاَجنِيَ الثِّمَارَ۔ وَاَقتَحِمُ الاَخطَارَ۔ لِكَي اُدرِكَ الاَوطَارَ۔ وَكُنتُ لَقِفتُ مِن اَفوَاهِ العُلَمَاءِ۔ وَثَقِفتُ مِن وَصَايَا الحُكَمَاءِ۔ اَنَّهُ يَلزَمُ الاَدِيبَ۔ اِذَا دَخَلَ البَلَدَ الغَرِيبَ۔ اَن يَستَمِيلَ قَاضِيَهُ۔ وَيَستَخلِصَ مَرَاضِيَهُ۔

الترجمة والمطالب

(نویں مجلس جو اسکندریہ یا اسکندرانیہ کے نام سے مشہور ہے)

بیان کیا حارث بن ہمام نے کہ مجھے جوانی کی ترنگ اور کمائی کی خواہش نے (کہیں) لے چلنے پر مجبور کیا یہاں تک کہ میں نے ملک فرغانہ اور غانہ کی درمیان کی مسافت طے کی۔ میں میوہ چننے کے خیال سے بڑے بڑے گہرے پانیوں میں گھسا اور گوہر مراد پانے کے لیے خوفناک جگہوں (تک) میں داخل ہوا چونکہ میں عالموں کی زبان اور حکیموں کی نصیحتوں سے یہ بات سن چکا تھا کہ عقل مند آدمی پر واجب ہے کہ جب وہ کسی بیگانے (غیر) شہر میں داخل ہو تو اس کے قاضی کو اپنی طرف مائل کرے اور اوس کی خوشنودی مزاج کو اپنے لیے مخصوص کرے۔

تشریح لغات

۱ طحابی نصر سے یہ وادی ہے بمعنی ذَہَبَ بی یعنی وہ مجھ کو لے گیا یقال طحاہ طَحوًا وطُحُوًّا ای بَعُدَ وہلک ددفع وطحی الشیٔ طَحیًا ای لبسط اور ضرب سے یہ یائی ہے ۲ مَرَح بمعنی شدت خوشی ونشاط جوانی واکڑنا داترانا والمرح محرکۃ شدۃ الفرح والنشاط حتی یجاوز قدرہ وقیل المرح الاشر والبطر از سمع دفی التنزیل ولاتمش فی الارض مَرَحًا ۳ الشباب بمعنی جوانی یقال شب شبابًا وشبوبًا وشبیبًا والصفۃ شباب شبیبًا والجمع شبان از ضرب ۴ ہوی بمعنی خواہش وبمعنی مائل ہونا وعشق چاہے خیر ہو یا شر ومحبوب ومعشوق محمود ہو یا مذموم مگر یہ غیر محمود کا غلبہ ہے یقال فلان اتبع ہواہ یعنی فلاں نے اپنی خواہش نفس کا اتباع کیا اور یہ مذمت کے وقت بولا جاتا ہے ۵ الاکتساب مصدر از باب افتعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے بمعنی حاصل کرنا یقال اکتسب مالًا او علمًا جبکہ وہ مال یا علم حاصل کرے۔ اور یہاں مال حاصل کرنا مراد ہے۔ یعنی کمائی واعلم ان الاکتساب بنفسہ والکسب لنفسہ ولغیرہ ثم انہما یستعملان فی فعل الصالحات والسیئات نحو اد سبت فی ایمانہا خیرا دان الذین یکسبون الاثم ۶ جبت جوب مصدر از نصر بمعنی قطع کرنا یقال جاب البلاد جبکہ وہ شہر کو طے کرے ۷ فرغانہ بلاد مشرق سے اقصائے خراسان میں سمرقند سے ترپین فرسخ کے فاصلہ پر ایک شہر ہے۔ ۸ غانہ بلاد سوڈان میں سے ایک شہر ہے فرغانہ اور غانہ کی درمیانی مسافت ۴½ ماہ کی راہ ہے۔ مراد مغرب سے مشرق تک ہے۔ ۹ اخوض خوض مصدر یہ واوی ہے۔ از نصر بمعنی داخل ہونا یقال خاض الماء خوضًا وخیاضًا ای اشی فیہ ویستعار للدخول فی الامور واکثر ماورد فی القرآن فیما یذم الشروع فیہ نحو قولہ تعالیٰ ولئن سالتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب فذرہم فی خوضہم یلعبون ۱۰ الغمار یہ غَمرۃ کی جمع ہے۔ بمعنی بہت پانی وفی الاصل الشدۃ ویجمع علی غمرات وغمر مثل عمر ۱۲ ۱۱ لاجنی ای لآخذ الفواکہ از باب ضرب یقال جنی الثمر جَنیًا وجنی یعنی اوس نے درخت سے پھل توڑا ۱۲ الثمار یہ ثمرۃ کی جمع ہے بمعنی پھل ویجمع علی ثمر وثمرات ۱۳ اقتحم از باب افتعال بمعنی شدت میں گھس جانا یقال قحم فی الامور قحومًا اے رمی بنفسہ فیہ من غیر رویۃ وقیل رمی بنفسہ فی نہر او وھدۃ وقحم الیہ ای دنا وقحم الامر مطاوع قحم از نصر ۱۴ الاخطار یہ خَطَر، محرکۃ کی جمع ہے بمعنی خطرہ وخطرناک اور ہلاکت کے قریب ہونا از نصر وضرب ۱۵ الاوطار یہ وطر کی جمع ہے بمعنی حالت ضروری ومقصود مراد ۱۶ لقفت اس کا مصدر لقف ہے۔ بمعنی جلدی سے لینا وا چکنا یقال لقف الشیٔ لقفًا ای اخذتہ

بسرعۃ از سمع ١٧ افوَاہ یہ فوہ کی جمع ہے بمعنی منہ اور اس سے مراد کلام ہے ١٨ ثقفت ثقفت مصدر بمعنی پانا اور کامیاب ہونا یقال ثقفہ ای ظفر بہ وادرکہ وثقف الکلام ثقفاً وثقافۃً وثقوفۃ ای حذقہ وفہمہ بسرعۃ از سمع ایضاً ثقف فلان معناہ صار حاذقاً از سمع وکرم وثقفہ ای غلبہ فی الحذق از نصر ١٩ وصایا یہ وصیت کی جمع ہے خاص چیز کی وصیت کو بھی کہتے ہیں اور یہ عام معنی میں بھی مستعمل ہے خواہ میت کی طرف سے یا کسی اور طرف سے ٢٠ الحکمآء یہ حکیم کی جمع ہے بمعنی دانا، عالم ٢١ البلد بمعنی شہر وجمع البلد بلاد وبلدان یقال بلد بالمکان بلوداً ای اتخذہ بلداً ولزمہ از نصر والصفۃ منہ بالدٌ وجمعہ بلدۃ ٢٢ الغریب بمعنی مسافر ووطن سے دور اجنبی والجمع غرباء وعجیب وغیر مانوس والغریب من الکلام جس کا سمجھنا دشوار ہو والمؤنث غریبۃٌ والجمع غرائب ٢٣ لیستمیل از باب استفعال یقال استمال استمالۃً جب کہ وہ مائل ہو یقال تمیلہ، فاستمال یعنی اس نے جھکا دیا وہ جھک گیا ویقال استمال فلاناً ونقلبہ بمعنی جھکانا ومائل کرنا ومہربان بنانا اس میں س ت طلب کے لیے ہے ٢٤ قاضیہ اسم فاعل بمعنی حاکم شرعی والجمع قضاۃٌ ومنہ قاضی القضاۃ یعنی قاضیوں کا رئیس وچیف جسٹس ٢٥ یستخلص از باب استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے یعنی خلوص طلب کرے یقال خلص الشیٔ خلوصاً وخلاصاً من الکدر ای صفا ومن الہلاک ای نجا وسلم والی المکان وبالمکان ای وصل از نصر ٢٦ مراضیہ یہ مرضاۃ کی جمع ہے اور یہ رضاء سے مشتق ہے جو سخط کی ضد ہے از سمع۔

لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَ الْخِصَامِ - وَيَامَنَ فِي الْغُرْبَةِ جَوْرَ الْحُكَّامِ - فَاتَّخَذْتُ هٰذَا الْأَدَبَ إِمَامًا وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِيْ زِمَامًا - فَمَا دَخَلْتُ مَدِيْنَةً - وَلَا وَلَجْتُ عَرِيْنَةً - إِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاكِمِهَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ - وَتَقَوَّيْتُ بِعِنَايَتِهِ تَقَوِّيَ الْأَجْسَادِ بِالْأَرْوَاحِ - فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ حَاكِمِ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ - فِيْ عَشِيَّةٍ عَرِيَّةٍ - وَقَدْ أَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ - لِيَفُضَّهُ عَلَى ذَوِي الْفَاقَاتِ - إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَةٌ - تَعْتَلُهُ امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ - فَقَالَتْ أَيَّدَ اللّٰهُ الْقَاضِيَ - وَأَدَامَ بِهِ التَّرَاضِيَ

الترجمۃ والمطالب تاکہ جھگڑا کرنے کے وقت اس کی کمر مضبوط ہو جائے اور وہ حاکموں کے ظلم سے پردیس میں محفوظ رہے لہٰذا میں نے اس طریقہ کو اپنا پیشوا اپنی مصلحتوں کی لگام بنا لیا پس جب میں کسی شہر میں داخل ہوتا یا شیر کی کچھار میں گھستا تو اس کے حاکم کے ساتھ اس طرح خلط ملط پیدا کر لیتا جس طرح شراب اور پانی آپس میں ملے ہوئے ہوں اور میں اُس کی مہربانی سے اس طرح کی تقویت پاتا جیسے جسم روح سے۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں اسکندریہ کے ایک حاکم کے پاس شام کے ٹھنڈے وقت جبکہ ہوا چل رہی تھی بیٹھا تھا کہ صندوق کا مال لایا گیا تاکہ وہ اُسے محتاجوں پر تقسیم کر دے۔ اسی درمیان میں ایک بوڑھا مکار خبیث جس کو ایک صاحب اولاد بڑھیا کھینچ رہی تھی آیا وہ عورت کہنے لگی کہ خدا قاضی کی مدد کرے اور ہمیشہ اُن سے فریقین (مدعی اور مدعا علیہ) کو آپس میں راضی رکھے۔

تشریح لغات ١ لیشتدّ از باب افتعال اشتداد مصدر بمعنی قوی ومضبوط ہونا یقال شدّہ شدّاً بمعنی العقد القوی از نصر ٢ ظہرہ بمعنی پیٹھ والجمع اظہر وظہور ٣ الخصام یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی جھگڑا کرنا یقال خاصمہ خصاماً ومخاصمۃً جب کہ وہ جھگڑا کرے ٤ جور مصدر بالفتح بمعنی ظلم والمیل عن القصد ضد العدل یقال جار علیہ فی الحکم جوراً جبکہ وہ ظلم کرے وجار عن الشیٔ جب کہ وہ ہٹ جائے از نصر ٥ اماماً بالکسر بمعنی پیشوا والامام المؤتم بہ انساناً کان ویقتدی بقولہ او فعلہ والجمع ائمۃ ٦ لمصالحی جو صلاح پر برانگیختہ کرے ونیکی اس

میں یا ؤ ضمیر کی ہے اور مصلحت یہ صلاح سے ماخوذ ہے جو فساد کی ضد ہے بمعنی جو صلاح پر برانگیختہ کرے و نیکی از کرم و نصر و فتح یقال ہو من اہل المفاسد لا المصالح [8] زماما بالکسر بمعنی باگ و ڈور اور جس سے کوئی چیز باندھی جائے والجمع ازمّۃ وزمامُ النعل بمعنی جوتے کا تسمہ یقام زُمّ البعیرُ زمًا فانزمّ ای شدّہٗ از نصر و زم القربۃ جبکہ وہ مشک بھرے وزمّ البعیرُ بانفہ جبکہ وہ ناک میں تکلیف کی وجہ سے سر اٹھائے وزمّ الرجلُ براسہ بمعنی سر بلند کرنا وزمّ بانفہ جبکہ وہ تکبر و گردن کشی کرے وزمّ القوم جبکہ وہ رفتار میں قوم سے آگے بڑھے وزمّ الجمال جبکہ وہ اونٹ کے نکیل ڈالے [8] عریسۃ جھاڑی جہاں شیر ہو اور سانپ میں بھیڑیا اور بجو بھی وہاں رہتے ہوں والجمع عرائس [9] امتزاج مصدر از باب افتعال بمعنی پانی کا ملانا شراب میں یقال مزج الشراب بالماء مزجًا ومزاجًا ای خلطہ از نصر [10] الماء بمعنی پانی والجمع امواہٌ ومیاہٌ [11] بالراح مصدر بالکسر بمعنی شراب وخوشی ونشاط منہ یومٌ راحٌ یعنی سخت ہوا کا دن [12] تقویت از باب تفعل تقوی مصدر بمعنی قوت حاصل کرنا اور یہ قوت سے ماخوذ ہے جو ضعف کی ضد ہے یقال قویَ علی الامر قوۃً ای طاقتہ ضد ضعف از سمع [13] بعنایتہ بمعنے مہربانی و توجہ و مشغول کرنا واہتمام یقال عَنیَ اللہُ لی عنایۃً ای حفظنی از ضرب [14] الاجساد یہ جسد کی جمع ہے بمعنی جسم انسان وفی التنزیل وما جعلنا ہم جسدا لا یاکلون [15] اسکندریہ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو سکندر نے بنایا تھا اور زمین کے اندر اس نے بہت عمدہ مکان صاف شفاف بنوایا تھا اور اس میں عمدہ قسم کے پتھر لگوائے تھے، اور بہت دنوں میں یہ تیار ہوا تھا اور چکا چوند کی وجہ سے وہ اوس کے اندر رومال ڈال کر جاتا تھا واللہ اعلم [16] عشیتہ بمعنی شام العشیّۃُ وہی من زوال الشمس الی الصباح عند الجمہور خلافا للبعض والجمع عشیٌّ وعشایا وعشیاتٌ یقال اعشوتُ الرجلَ عشوًا ای قصدتہ لیلًا از نصر [17] عریۃ بمعنی ٹھنڈی ہوا ای ذات ریح باردۃ وقال الراغب العریۃ ما یعرو من الریح الباردۃ والجمع عرایا [18] الصدقات یہ صدقۃ کی جمع ہے وھی ما یخرجہ الانسان من مالہ علی وجہ القربۃ کالزکوٰۃ لکن الصدقۃ فی الاصل یقال للتطوع والزکوٰۃ للواجب وقد تسمی الواجب صدقۃ اذ تحرّی صاحبہا الصدق فی فعلہ [19] لیفضہ فضٌ مصدر بمعنی توڑنا و تقسیم کرنا یقال فضَّ الشیٔ فضًا علی القوم ای قسمہ بینہم از نصر [20] ذوی الفاقات یہ فاقۃ کی جمع ہے بمعنی حاجت و محتاجی اس سے مراد سائلین اور فقراء ہیں اور ذوی یہ ذو کی جمع ہے۔ [21] عفریۃ بمعنی سخت و خشمناک و خبیث اور یہ عفر سے ماخوذ ہے جس کے معنی مکار اور شیطان کے ہیں۔ اور اس میں ت مبالغہ کے لیے ہے بمعنی شدید الداہیۃ وقال الفراء من قال عفریۃ فجمعہ عفاری کالطاغوت والطواغیت ومن قال عفریت فجمعہ عفاریت واصلہ عفرہ فی التراب عفرًا ای مرّغہ فیہ ودسّہ فیہ وضرب بہ الارض والعفر والعفر ذکر الخنازیر او الخنزیر مطلقا وایضا الشجاع الشدید الغلیظ یقال رجل عفر وعفر وعفری وعفاریۃ ای الرجل الخبیث [22] تعتلہ از ضرب عتل مصدر بمعنی سختی سے کھینچنا اور گھسیٹنا یقال عتلہ عتلًا ای جذبہ وجرّہ بعنف وفی التنزیل فاعتلوہ الی سواء الجحیم [23] مصبیۃ ای ذات صبیان یقال اصبی الرجلُ ای کان لہ صبیٌّ از نصر وجمع الصبی صُبْیانٌ وصِبیانٌ وصِبیۃٌ واَصبیۃٌ واَصبٍ [24] ابد اللہ القاضی یہ جملہ دعائیہ ہے۔ ایّد از باب تفعیل تائید مصدر یقال ایّدہٗ تائیدًا بمعنی قوی کرنا و ثابت کرنا۔ [25] التراضی یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آپس کی خوشی و رضامندی یقال تراضی القومُ الشیٔ یعنی قوم میں سے ہر ایک کا کسی چیز کو پسند کرنا اور بینہما سے مراد مدعی اور مدعا علیہ ہیں۔

اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ [1] مِنْ اَکْرَمِ جُرْثُوْمَۃٍ [2]۔ وَاَطْہَرِ اَرُوْمَۃٍ [3]۔ وَاَشْرَفِ خُؤُلَۃٍ [4] وَعُمُوْمَۃٍ [5]۔ مِیْسَمِیَ [6] الصَّوْنُ [7] وَشِیْمَتِی [8] الْہَوْنُ [9]۔ وَخُلُقِیْ نِعْمَ الْعَوْنُ [10]۔ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ جَارَاتِیْ بَوْنٌ [11]۔ وَکَانَ اَبِیْ اِذَا خَطَبَنِیْ بُنَاۃُ الْمَجْدِ۔ وَاَرْبَابُ الْجَدِّ [12]۔ سَکَتَہُمْ [13] وَبَکَّتَہُمْ [14]۔ وَعَافَ وُصْلَتَہُمْ وَصِلَتَہُمْ [15]۔ وَاحْتَجَّ بِاَنَّہٗ عَاہَدَ اللّٰہَ تَعَالٰی بِحَلْفَۃٍ [16]۔ اَنْ لَا یُصَاہِرَ [17] غَیْرَ ذِیْ حِرْفَۃٍ [18]۔

الترجمۃ والمطالب

سنئے میں شریف خاندان اور پاک وصاف اصل کی ایک نجیب الطرفین (یعنی ننھیال اور دادھیال کی طرف سے) عورت ہوں میری خاص پہچان حفاظت نفس (پاک دامنی) ہے اور میرے عادت وخصلت نرمی ہے اور میری سرشت خود اچھی مددگار ہے اور میرے اور میرے ہم عمروں کے (ہمسایوں) کے درمیان کھلم کھلا فرق ہے (یعنی میں غریب الوطن ہوں) اور میرے باپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب صاحبان بزرگی اور ارباب بخت (یعنی نصیبہ اور دولت والے لوگ) جب میرا پیام رشتہ کا دیتے تو وہ ان کو خاموش اور عاجز کر دیتے تھے اور ان کے میل وجول اور صلہ وبخشش کو بُرا سمجھتے تھے۔ اور یہ بات بنا دیتے تھے، کہ میں نے بحلف خدا سے یہ عہد کر لیا ہے، کہ میں اہل صنعت اور پیشہ ور کے علاوہ کسی کو داماد نہیں بناؤں گا۔

تشریح لغات

لہ جرثومۃ الجرثومۃ والجرثوم بمعنی الشئ والجمع جراثیم بمعنی اصل و درخت کی جڑ میں جو مٹی جمع ہو جائے اب یہ حسب ونسب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ٢ہ اَرومۃ بفتح الہمزۃ وضمہا بمعنی اصل الشجر والجمع اُرم ٣ہ اشرف صیغہ اسم تفضیل از باب کرم بمعنی زیادہ شریف یقال شَرُفَ شَرَفًا وشَرَافۃً ای صار ذا اشرف فی دین او دینار واز سمع بمعنی بلند ہونا واز نصر بمعنی شرافت اور بزرگی میں غالب رہنا۔ ٤ہ خؤلۃ یہ خال کی جمع ہے بمعنی ماموں اور ماموں کا بھائی ٥ہ وعمومۃ یہ عم کی جمع ہے باپ کا بھائی یعنی چچا یا تایا۔ ٦ہ میسمی میسم بمعنی علامت وداغ لگانے کا آلہ وداغ کا نشان والجمع میاسم ٧ہ الصون مصدر بمعنی نگاہ رکھنا وحفاظت کرنا یقال صانہ صونا وصیانا وصیانۃً ای حفظہ از نصر ٨ہ شیمتی بمعنی عادت وخصلت والجمع شِیَمٌ۔ ٩ہ الہون بمعنی آسان ونرم از نصر یقال ہانَ الامرُ علی فلان ہونًا ای لانَ وسَہلَ وہانَ الرجل ہُونًا وہوانًا ومہانۃً ای ذلَّ وحَقُرَ۔ ١٠ہ خلقی بالضم بمعنی عادت طبعی خصلت وطبیعت ومروت والجمع اخلاق۔ ١١ہ العون مصدر بمعنی مددکرنا وخادم اور یہ واحد اور جمع مذکر اور مؤنث سب کے لیے مستعمل ہے والجمع اعوان ١٢ہ جاراتی یہ جارۃٌ کی جمع ہے جو جار کا مؤنث ہے اور جار کے معنی پڑوسی اور ساتھی کے ہیں اور جارۃ کے معنی پڑوسن اور ساتھن کے ہیں ١٣ہ بون بالفتح وبالضم بمعنی دوری وفصل اور دو چیزوں کے درمیان فرق ١٤ہ خطبتی یہ خطبۃ سے مشتق ہے بمعنی پیام دینا یقال خطب المرأۃ خطبۃً ای دعاہا الی النکاح از نصر ١٥ہ بناۃ بالضم یہ بانی کی جمع ہے جیسے قاضی کی جمع قضاۃ بمعنی بنیاد رکھنے والا اور یہ بنیٰ یبنی سے مشتق ہے ١٦ہ المجد مصدر بمعنی عزت وبزرگی وبلندی والجمع امجادٌ یقال مَجُدَ مَجْدًا ومَجَادۃً ای صار ذا مجد فہو مجیدٌ از کرم۔ ١٧ہ ارباب اور ربوب یہ رب کی جمع ہے مصدر بمعنی مالک وسید اور یہ اسماء باری تعالیٰ سے بھی ہے ١٨ہ الجد بالفتح بمعنی نصیب ورزق ومالداری یقال جَدَّ جَدًّا ای صار ذا جدٍّ ای ذا حظ فہو مجدودٌ از سمع ١٩ہ سکتہم از باب تفعیل تسکیت مصدر بمعنی خاموش کرنا والسکوت مختص بترک الکلام اور مجرد اس کا نصر سے آتا ہے۔ ٢٠ہ بکتہم از باب تفعیل تبکیت مصدر بمعنی عاجزی سے چپکا کرنا اور اصلی معنی اس کے ذلیل کرنے کے ہیں۔ یقال بکتہم ای عنفہم وقطع کلام ہم وانہم وغلبہم بالحجۃ ویقال بکتہٗ بکتًا ای ضربہ بالسیف او عصًا او غلبہ بالحجۃ از نصر۔ ٢١ہ عاف بمعنی مکروہ سمجھنا از ضرب وسمع یقال عافہ عیفًا وعیافًا وعیافۃً وعیفانًا ای کرہہ۔ ٢٢ہ وصلتہم بالضم یہ واصل سے اس میں واد اصلی ہے بمعنی ملنے والے کے ہیں ٢٣ہ وصلتہم اس میں واو عطف کا ہے اور صلۃ کے معنی عطیہ کے ہیں۔ اور اس کے معنی احسان اور انعام کے بھی آتے ہیں۔ والجمع صلاتٌ اور یہاں اس سے مراد نکاح ہے ٢٤ہ احتج از باب افتعال احتجاج مصدر بمعنی دعوی کرنا اور دلیل پیش کرنا واحتج بالشئ بمعنی دلیل یا عذر بنانا۔ ٢٥ہ عاہد از باب مفاعلت معاہدہ مصدر بمعنی آپس میں عہد وقول وقرار کرنا یقال عاہدہ جبکہ وہ معاہدہ کرے، باحلیف بنے۔ ٢٦ہ بحلفۃ بمعنی سچی قسم وسچا عہد یقال حلف باللہ حلفًا ای اقسم از ضرب ٢٧ہ یصاہر از باب مفاعلت مصاہرۃ مصدر بمعنی رشتہ کرنا اور صہر کے اصلی معنی قرابت اور داماد یا بہنوئی کے ہیں اور صہر کی جمع صہراء واصہار آتی ہے اور اس کا مؤنث صہرۃ ہے۔ یقال صاہر القوم وفیہم واصہر بہم والیہم وفیہم ای صار لہم صہرًا وفی التنزیل فجعلہ نسبًا وصہرًا۔ ٢٨ہ حرفتہ بالکسر بمعنی صناعت وکاری گری وطریقہ کسب وپیشہ۔ یقال حَرَفَ لعیالہ حرفًا ای کسب من ہہنا از ضرب۔

19/1 نَقِيْضَ الْقَدَرُ لِنَصَبِيْ. وَوَصَبِيْ. اَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدْعَةُ نَادِيَ اَبِيْ. فَاَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهٖ. اَنَّهٗ وَفْقُ شَرْطِهٖ. وَادَّعٰى اَنَّهٗ طَالَمَا نَظَمَ دُرَّةً اِلٰى دُرَّةٍ. فَبَاعَهُمَا بِبَدْرَةٍ. فَاغْتَرَّ اَبِيْ بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهٖ. وَزَوَّجَنِيْهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهٖ. فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِيْ مِنْ كِنَاسِيْ. وَرَحَّلَنِيْ مِنْ اُنَاسِيْ. وَنَقَلَنِيْ اِلٰى كِسْرِهٖ. وَحَصَّلَنِيْ تَحْتَ اَسْرِهٖ. وَجَدْتُهٗ حُدَّةً جُثَمَةً. وَاَلْفَيْتُهٗ ضُجَعَةً نُوَمَةً.

الترجمۃ والمطالب مگر میرے رنج اور مرض کی خاطر حکم خداوندی نے یہ بات مقرر کر دی کہ اس مکار نے آکر میرے باپ سے قوم کے روبرو (یعنی قبیلہ سے) قسم کھا کر یہ کہا کہ وہ (میں) آپ کی شرط کے موافق ہے (ہوں) اور یہ دعویٰ کیا کہ بسا اوقات میں نے موتیوں کو موتیوں کے ساتھ پرو کر دس دس ہزار تھیلی کے بدلہ میں فروخت کیا ہے۔ میرے باپ نے اس کے جھوٹے ملمع شدہ کلام سے دھوکا کھایا اور میرا بغیر اوس کی حالت کا امتحان کئے ہوئے اوس سے نکاح کر دیا جس وقت اوس نے مجھ کو میرے گھر سے نکالا اور میرے رشتہ داروں (قبیلہ) سے رخصت کر کے وہ اپنے مکان (ٹوٹے ہوئے گھر یا مکان کے کونہ) کو لے گیا اور اس نے مجھ کو اپنی قید میں داخل کیا تو میں نے اس کو ہر وقت بیٹھا ہوا اور صاحب فراش (گھٹنے کے بل) ہمیشہ پڑا ہوا اور سوتے پایا (یہ میں نے دیکھا کہ وہ بڑا سست ہے اور سوائے پڑے رہنے کے اور کچھ نہیں کرتا۔)

تشریح لغات [1] فقیض یہ یائی ہے اس کا مصدر تقییض ہے از باب تفعیل بمعنی مقدر کرنا و سبب ہونا اللہ کی تقدیر کا یقال قیض اللہ کذا ای قدرہ لیستولی علیہ استیلاءً [2] لنصبی محرکۃ بمعنی شدت و رنج و مشقت از سمع واعلم ان النصب شدۃ التعب کما ان الحسرۃ شدۃ الندامۃ والبث شدۃ الحزن والحس شدۃ القتل والھلع شدۃ الجزع واللددُ و شدۃ الخصومۃ وفقہ اللغۃ۔ [3] ووصبی محرکۃ بمعنی مرض و ہمیشہ کی تکلیف و دکھ او صب السقم اللازم وشدۃ الوجع یقال وصب فلان وصبًا فہو وَصِبٌ ای مرض از سمع۔ [4] خدعۃ بفتح الدال وہ شخص جو بہت دھوکا دینے والا ہو و بسکون دال وہ شخص جو اوس کو لوگ دھوکا دیں [5] نادی اسم فاعل کا صیغہ مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں والجمع اَنْدِیَۃٌ و نوادو جمع الجمع اَنْدِیَاتٌ [6] رہط رہطِ رہط وہ آدمیوں کی جماعت جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے ۷ تک بیان کیا ہے اور بعضوں نے ۳ سے لے کر ۷ تک بمعنی قوم و قبیلہ اور اس کا لفظ سے کوئی واحد نہیں ہے والجمع اَرْہَاطٌ و اَرْہُطٌ وجمع الجمع اراہطُ و اراہیطُ [7] وفق مصدر بمعنی موافق ہونا اور دو چیزوں کی مطابقت و قدر کفایت یقال کسبہ وفق عیالہ یعنی اس کی کمائی اس کے اہل وعیال کے لیے کافی ہے کچھ بچتا نہیں وجاء القوم وفقًا یعنی قوم اتفاق کر کے آئی [8] شرط بسکون الراء بمعنی الموقوف علیہ والجمع شروطٌ شرط علیہ فی بیع ونحوہ شرطًا ای الزمہ شیئًا فیہ از ضرب ونصر واما الشرط بفتح الراء اس کے معنی علامت کے ہیں والجمع اشراط وفی التنزیل وقد جاء اشراطہا۔ [10] نظم از ضرب نظم مصدر بمعنی موتی پرونا و آراستہ کرنا و موزوں کرنا یقال نظم الشیٔ الی الشیٔ جبکہ وہ ترتیب دے اور کسی چیز کو کسی چیز سے جوڑنا و نظم الامر جبکہ وہ قائم کرے [11] درۃ بالضم بمعنی موتی بڑا اور یہ واحد ہے [12] ببدرۃ بمعنی وہ تھیلی جس میں مال ہو اور بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں والجمع بُدُوْرٌ یقال فلان یجبُ البُدُور یعنی فلاں شخص دس ہزار کی تھیلیاں ہبہ کرتا ہے [13] فاغتر یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے از باب افتعال اغترار مصدر بمعنی دھوکا کھانا یقال اغتر بکذا جب کہ وہ دھوکہ کھائے و اغترہ جب کہ بے خبری کا وہ طالب ہو [14] بزخرفۃ بالضم بمعنی جھوٹ سے آراستہ کی ہوئی گفتگو و بمعنی سونا و چیز کی خوب صورتی و زخرف الارض بمعنی زمین کی سبزی کے رنگ والجمع زخارف [15] محال بالضم بمعنی مشکل و باطل و ٹیڑھا و غیر ممکن اور اس کے حیلہ کے معنی بھی آتے ہیں یقال مالہ محال ولا احتیال اور یہ بھی کہتے ہیں۔ مالہ حیلۃ ولا محالۃ [16] زوجنیہ از باب تفعیل بمعنی نکاح

کرنا یقال زوجہ علی امرأۃ او بامرأۃ اولامرأۃ ای عقدلہ علیہا ۱۸؎ اختبار مصدر از باب افتعال بمعنی آزمانا اور حقیقت حال سے واقف ہونا یقال اختبر الشیء جبکہ وہ آزمائے اور حقیقت حال سے واقف ہو واختبر لاہلہ جبکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے کھانا لے ۱۹؎ کناسی بمعنی گھر و مکان و فی الاصل بیت الظبی والجمع اکنسۃ وکنس یقال کنس الظبی کنوسا ای دخل فی بیتہ از ضرب والظبی الذی یدخل فی کناسہ کانس والجمع کنس کوانس وکنوس والجواری الکنس ہی النجوم لانہا یغیب وتدخل فی بروجہا وفی التنزیل فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس ۲۰؎ رحلنی از باب تفعیل اس کا مصدر ترحیل ہے بمعنی کوچ کرانا ومنتقل کرانا۔ یقال رحل من المکان رحلا ورحیلا وترحالا ای انتقل منہ از فتح والرحلۃ بالکسر اسم للارتحال وفی التنزیل رحلۃ الشتاء والصیف۔ ۲۱؎ أناسی بالضم بمعنی اہل ادریہ جمع انسی کی ہے۔ جو وحشی کی ضد ہے ویجمع علی اناسی ایضا وفی التنزیل واناسی کثیرا ۲۲؎ کسرۃ بالفتح بمعنی جانب بیت اور گھر کا کنارہ یا بمعنے مکسور ٹوٹا ہوا والجمع کسور واکسار ۲۳؎ اسرۃ مصدر بمعنی قید والاسر الشد بالقید من قولہم اسرت القتب وسمی الاسیر بذلک ثم قیل لکل ماخوذ ومقید وان لم یکن مشدوا والجمع اساری واساری واسری۔

۲۴؎ قعدۃ بالضم وہ جانور جو زیادہ بیٹھنے والا ہو والقعو ضد القیام یقال ہو قعدۃ ضجعۃ جبکہ وہ زیادہ بیٹھنے والا اور لیٹنے والا ہو اور کوئی کام کاج نہ کرے ۲۵؎ جثمۃ بالضم ہر وقت ایک جگہ پڑا رہے اور بیٹھا رہے ای کثیر البروک والجثوم ملازمۃ الموضع یقال جثم الرجل علی الارض جثما وجثوما ای لزم مکانہ فہو جاثم وفی التنزیل فاصبحوا فی دیارہم جاثمین از ضرب ونصر ۲۶؎ القیتہ ای وجدتہ از باب افعال الفاء مصدر یقال الفی الشیء الفاء جبکہ وہ باقی رکھے۔ ضجعۃ ۲۷؎ بالضم بمعنی بہت زیادہ لیٹنے والا یعنی کاہل ای کثیر الاضطجاع یقال ضجع ضجعا وضجوعا ای وضع جنبہ علی الارض از فتح۔ نومۃ ۲۸؎ بالضم بمعنی بہت زیادہ سونے والا وگمنام وغافل نام بنام نوما ونیاما یعنی وہ اونگھے یا سوئے یا مرے از سمع۔

وَكُنْتُ مَحِبْتُهٗ بِرِيَاشٍ وَزِيٍّ ۔ وَاَثَاثٍ وَرِيٍّ ۔ فَمَا بَرِحَ يَبِيْعُهٗ فِيْ سُوْقِ الْهَضْمِ وَيُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ ۔ اِلٰى اَنْ مَزَّقَ مَالِيْ بِاَسْرِهٖ ۔ وَاَنْفَقَ مَا لِيْ فِيْ عُسْرِهٖ ۔ فَلَمَّا اَنْسَانِيْ طَعْمَ الرَّاحَةِ ۔ وَغَادَرَ بَيْتِيْ اَنْقٰى مِنَ الرَّاحَةِ ۔ فَقُلْتُ لَهٗ يَا هٰذَا اِنَّهٗ لَا مَخْبَاءَ بَعْدَ بُؤْسٍ ۔ وَلَا عِطْرَ بَعْدَ عَرُوْسٍ ۔

الترجمۃ والمطالب اور میں اس کے ساتھ اچھے کپڑوں اور حسن صورت (وعمدہ ہیئت) اور اثاث البیت (جہیز اور خندہ روئی دمنس مکھ چہرہ) کے ساتھ رہا کرتی تھی اور یہ ہمیشہ ان کو سستے بازار (پینٹھ) میں بیچتا تھا اور اس کی قیمت کو کھانے اڑانے میں صرف (تلف) کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے میرا تمام مال ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جو کچھ میرے پاس تھا اس کو اپنی تنگدستی میں خرچ کر ڈالا جب اس نے مجھے آسائش اور آرام کا مزہ بھلا دیا اور میرا گھر ہتھیلی سے بھی زیادہ صاف (خالی) کر چھوڑا تو میں بولی کہ اجی اب تو سختی کے بعد علم وہنر کو چھپانا اچھا نہیں اور دولہا کے بعد عطر لگانا بیکار ہے۔

تشریح لغات ۱؎ ریاش یہ ریش کی جمع ہے اور ریش ریشۃ کا اسم جمع ہے بمعنی جانوروں کے پر اور اس سے مراد عمدہ کپڑے اور بڑھیا سامان اور مال و دولت ہے اور اس کی جمع ریش اور ریاش اور اریاش آتی ہے۔ والریش للطائر کالثیاب للانسان لکنہ استعیر للثیاب کقولہ تعالی وریشا ولباس التقوی یقال راشہ ریشا ای کساہ از ضرب ۲؎ زی بالکسر اس کے اصلی معنی ہیئت کے ہیں اب لباس کی ہیئت وعمدگی میں مستعمل ہونے لگا ہے ای حسنۃ من اللباس والجمع ازیاء یقال زیا تزییۃ ای جعلہ ذازی وتزیا بزی القوم ای لبس لبسہم ۳؎ اثاث بمعنی گھر کا سامان وفی التنزیل اثاثا ورئیا والجمع اثۃ واثث یقال اثّ الشیء اثاثا واثوثا واثاثۃ ای کثر از ضرب ونصر وسمع

ک رَثّ بالکسر بمعنی حسن منظر یعنی اچھی حالت اور یہ رَدی یردی سے مشتق ہے از سمع ؎ الہَضم بمعنی توڑنا اور اس سے یہاں مراد نقصان اور گھٹنا ہے یقال ہضم الشئی ہضماً ای کسرہ وظلمہ وغضہ وہضمہ حقہ، یعنی اس کے حق میں کم کیا از ضرب اور سمع سے بمعنی شکم کا بھوکا ہونا اور پسلیوں اور کوکھ کا بھوک سے دبلا ہونا فہو اہضم ۱۰ ثمن بمعنی قیمت و بیع شدہ چیز کا بدلہ والجمع اثمانٌ و اثمنۃٌ واثمنٌ ۔ ؎ القَضم بمعنی کھانا یا تر چیزوں کا منہ سے کھانا یقال خضم الطعام خضماً ای اکلہ از ضرب ؎ القضم مصدر بمعنی داڑھ سے چبانا یقال قضم الشئی قضماً ای کسرہ باطراف استانہ واکلہ از ضرب ؎ مزق از باب تفعیل تمزیق مصدر بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا وجدا کرنا اور خراب کرنا وفی التنزیل ومزقنا ہم کل ممزق یقال مزق الثوب مزقاً ومزّقہ تمزیقاً از باب تفعیل تمزیق مصدر بمعنی نکبے از ضرب و نصر و یقال مَزَقَ عرضہم مزقاً ای طعن فیہ وعابہ ؎ شلہ ؎ مالٌ مال بمعنی مال و دولت والجمع اموالٌ ۱۱ باسرہ ای بتمامہ یقال بذلک باسرہ ای بتمامہ انفق ۔ ۱۲ از باب انفعال انفاق مصدر بمعنی خرچ کرنا یقال انفق المال ای صرفہ ۱۳ ماَلی ۔ اس میں ما اسم موصول ہے اور لی اس کا صلہ ہے اور اس میں یاء نسبت کی ہے ۔ ۱۴ عسرۃ بالضم بمعنی تنگ دستی ومحتاجی والعسر ضد الیسر یقال عَسِرَ عُسْراً وعَسُرَ عُسْراً وعُسَارۃً ضد یُسُرَ وسہل از سمع وکرم فہو عَسِرٌ وعَسِیرٌ ؎ انسانی ۔ از باب افعال بمعنے بھلا دینا یقال انسی الرجلَ الشئَ یعنی اس کو فراموش کر دیا ۔ وفی التنزیل ما ننسخ من آیۃ او ننسہا الخ اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ۱۶ طَعم بالفتح بمعنی مزہ وخوشی اور عمدہ عیش والطعم ما یدرکہ الذوق کالحلاوۃ والمرارۃ والجمع طعومٌ یقال طَعِم الشئَ طَعماً وطُعماً ای ذاقہ وطَعِمَ الشئَ طَعْماً وطعاماً ای اکلہ وشبع منہ از سمع ۱۷ الراحۃ مصدر بمعنی آرام اور یہ تعب کی نقیض ہے ۔ یقال راح للامر اراحاً وراحۃً ای فرح بہ واقبل علیہ از نصر ؎ غادر از باب مفاعلت بمعنی چھوڑنا العذر فی الاصل الاخلالُ بالشئِ وترکہ ویقال لترک العہد یقال عذر الرجل وبالرجل ای خانہ ونقض عہدہ از ضرب ونصر ۱۹ انقیٰ یہ نقوۃ سے ماخوذ ہے ۔ بمعنی چیز کا عمدہ حصہ اور صاف اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے ۔ اور اس کا مؤنث نقویٰ آتا ہے ۲۰ الراحۃ بمعنی ہتھیلی ای باطن الکف والجمع راحات ویقال ترکتہ علی انقیٰ من الراحۃ یعنی میں نے اس کو ایسی حالت میں چھوڑا کہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا ۲۱ یا ہذا یہ خفارت کے لیے ہے ۲۲ مخبأ یہ خبا یخبا سے ہے یا یہ ظرف زمان بمعنی چھپانا یقال خبأہ خباءً ای سترہ از فتح ۲۳ بوس بمعنی شدت ومحتاجی والجمع ابؤسٌ اور باساء بؤسیٰ ان دونوں کے بھی یہی معنی ہیں اور باساء کے معنی لڑائی اور بھوک کے آتے ہیں ۔ یقال بئس بؤساً وبؤساً وبئیساً وبؤسیٰ ای اشتدت حاجتہ از سمع اور اس کا صفت کا صیغہ بائس آتا ہے والجمع بُؤسٌ ۲۴ عطر بالکسر بمعنی مطلق خوشبو والجمع عطورٌ یقال عطر عطراً ای تطیب از سمع ۲۵ عروس یقال للرجل والمرأۃ یعنی دولہا اور دولہن اور جمع کے لیے کہا جاتا ہے ہم عُرُسٌ وہن عرائس اور التباس کے دفع کرنے کے لیے عورت پر عروسہ کا اطلاق ہوتا ہے والجمع عرائس یقال عَرَسَ عَرْساً وعرس وعَرَساً ای اقام فی الفرح وعَرِسَ بہ ای لزمہ ولفہ از نصر وسمع اور عروس ایک آدمی کا نام بھی ہے ۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی عورت نے جواب دیا کہ خبأتہ لغیر ہذا الوقت (یعنی اس عطر کو میں نے کسی دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑا ہے ! تو مرد نے کہا لا تخبأ العطرُ بعد العروس یعنی عطر لگانے کا وقت تو یہی ہے پھر اور کونسا وقت ہوگا ۔ اور دوسری وجہ اس کہاوت کی اور بھی بیان کی جاتی ہے ۔ کہ مسماۃ اسماء بنت عبد اللہ العدویہ کی شادی کنبہ برادری میں ہوئی تھی اور اس کے شوہر کا نام عروس تھا جس میں تمام خوبیاں موجود تھیں اُس کے مرنے کے بعد اس نے نوفل جو اس کے خاوند کا بھائی تھا اس سے شادی کی وجہ وہ جو انتہائی درجہ کا بخیل تھا اور گندہ دہن تھا یعنی اس کے منہ میں سے بدبو آتی ہے ۔ ایک مرتبہ اس کا گذر مع اپنی عورت کے عروس کی قبر پر ہوا اور اُس کی بیوی اتری اور اپنے پہلے خاوند کی قبر پر وہ بہت روئی اور اس کے عمدہ اوصاف بیان کئے اور نئے شوہر پر اُس نے تعریض کی اُس پر اس کے نئے شوہر نے کہا کہ اٹھو جب وہ اٹھی تو اس کی عطر کی شیشی وہاں گر پڑی تو اس کے خاوند نے یہ کہا کہ تم اپنی عطر کی شیشی تو اٹھا لو تو اس نے برجستہ یہ کہا کہ لا عطر بعد عروس ۔ اب یہ ضرب المثل ہے ایسے کام کرنا جہاں موقع کام کرنے کا نہ ہو جیسے بیاہ پیچھے عطر حماقت ہے ۔ اسی طرح گزشتہ واقعات کو دُہرانا اور ایسے کام کرنا جہاں اس کی ضرورت نہیں یہ بے فائدہ ہے ۔

فَانْهَضْ لِلِاكْتِسَابِ بِصِنَاعَتِكَ ۔ وَاجْتَنِ ثَمَرَةَ بِرَاعَتِكَ ۔ فَزَعَمَ اَنَّ صِنَاعَتَهُ قَدْ دَمِيَتْ

بِالْكَسَادِ۔ لِمَا ظَهَرَ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ۔ وَلِي مِنْهُ سُلَالَةٌ۔ كَأَنَّهُ خِلَالٌ لَهُ۔ وَكِلَانَا مَا يَنَالُ مَعَهُ شُبْعَةً۔ وَلَا تَرْقَأُ لَهُ مِنَ الطَّوَى دَمْعَةٌ۔ وَقَدْ قُدْتُهُ۔ إِلَيْكَ۔ وَأَحْضَرْتُهُ لَدَيْكَ۔ لِتَعْجُمَ عُودَ دَعْوَاهُ۔ وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللهُ۔ فَأَقْبَلَ الْقَاضِي عَلَيْهِ۔ وَقَالَ لَهُ قَدْ وَعَيْتُ قِصَصَ عِرْسِكَ۔ فَبَرْهِنِ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ۔

الترجمۃ والمطالب

لہٰذا اب تم اپنی کاریگری (پیشہ) سے کمائی کے لیے اٹھو اور اپنی جودتِ تدبیر (ثمرہ مہارت) کا پھل چنو (پاؤ) اس پر وہ کہنے لگا کہ میرا ہنر زمین (زمانہ) میں فساد پھیل جانے کے سبب سے کھوٹا سمجھ کر غیر مروج قرار دے دیا گیا ہے۔ اور میرے پاس اُس سے ایک بچہ (بھی) ہے جو بھوک کی انتہا کی وجہ سے وہ خلال کی طرح ضعیف اور کمزور ہے اور ہم دونوں (یعنی مجھ کو اور میرے بچہ کو) اوس کے پاس پیٹ بھر کے بھی روٹی نہیں ملتی اور بھوک کی وجہ سے اوس بچہ کے آنسو نہیں رُکتے ہیں اب میں ان کو کھینچ کر آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ ان کے دعویٰ کی لکڑی کو آپ آزمائیں اور خدا نے جو آپ کو سکھایا ہے آپ اس کے ساتھ ہمارا انصاف کریں۔ یہ سُن کر قاضی بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے تیری بیوی کا قصہ تو سُن لیا اب تو اپنی دلیل پیش کر (یعنی اپنی صفائی پیش کر)

تشریح لغات

[1] فانہض نہض ونہوض مصدر از فتح بمعنی اٹھنا وکھڑا ہونا یقال نہض نہضا ونہوضا عن مکانہ جبکہ وہ اٹھے ونہض الی عدوہ جبکہ وہ جلدی سے حملہ کرے ونہض للامر جبکہ وہ مستعد ہو ونہض الطائر جبکہ پرندہ اُڑنے کے لیے بازو ہلائے [2] بصناعتک بکسر الصاد و فتحہا پیشہ وعلم جو مزاولت عمل سے حاصل ہو جیسے درزی کا کام وجولاہگی وغیرہ اور وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے منطق اور کہا گیا ہے کہ صناعت بالفتح کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور صناعت بالکسر کا معانی میں والجمع صناعات وصنائع اور یہ فتح سے آتا ہے یقال صنع الشئ صَنعاً وصُنعاً ای اجاد عملہ [3] اجتن ای خذ وتناول اس کا مصدر اجتناءٌ ہے از باب افتعال یقال اجتنی الثمر جبکہ وہ چنے اور توڑے [4] ثمرۃ ثمرۃ بمعنی پھل والجمع ثمارٌ واثمارٌ یقال ثمر الشجر ثموراً واثمر ای طلع ثمرتہ از نصر [5] براعتک ای علمک وفضلک یقال برع براعۃً وبرعاً ای فاق علماً اوفضلاً اوجمالاً از نصر وسمع وکرم۔ [6] فزعم بمعنی ظنّ والزعم حکایۃ قول یکون مظنۃ للکذب یقال زعم زعماً وزعماً جب کہ وہ کہے یا جھوٹ کہے از نصر اور اس کے معنی کہنے کے بھی آتے ہیں کما زعم ابوحنیفۃ [7] بالکساء مصدر ای عدم الانفاق یقال کسد الشئ کساداً وکسوداً ای لم ینفق لقلۃ الرغبۃ از نصر وکرم یعنی رواج کا چلانا اور بازار کا مندا ہونا فالشئ کاسِدٌ وکسیدٌ والسوق کاسدۃ وکاسدۃ واکسدٌ۔ [8] سلالۃ بالضم بمعنی نسل وخلاصہ وبیٹا وبچہ یقال ہو سلالۃ طیّبۃ ومن سلالۃ طیبۃ والسُّلالۃ ما استُلّ ای انتزع من الشئ وایضاً الخلاصۃ اور یہ مشتق ہے سَلّ الشئ من الشئ سے ای انتزعہ واخرجہ برفق ویقال استلّ فلان بکذا ای ذہب بہ فی خفیۃ از نصر [9] خلالٌ بالکسر وہ باریک لکڑی جس سے دانتوں میں خلال کریں اس سے مراد دُبلا پتلا ہے [10] کلام ای ای اکل واحد من الزوجین۔ [11] ماینال ای لایحصل ولایصیب یقال نال المطلوب نیلاً ونالاً ای اصابہ از سمع۔ معہ ای مع الولد۔ [12] شبعۃ بالضم فعلۃٌ کے وزن پر بمعنی مقدار مایشبع مرۃً یقال شبع طعاماً ومن الطعام شبعاً وشبعاً ای تملأ ضدّ جاع از سمع۔ [13] لاترقأ یہ مہموز لام ہے ای لاتنقطع یقال رقاء الدمع اوالدم رقاً ورقوءاً ای جف وانقطع از فتح یہ مہموز لام ہے [14] من الطوی بمعنی بھوک اور اس کے معنی پلٹنے کے بھی آتے ہیں یقال طوی طوًی ای جاع از سمع [15] دمعۃ بمعنے آنسو والجمع دموعٌ وادمُعٌ اور یہ فتح اور سمع سے آتا ہے۔ یقال دمعت العین دمعاً از فتح ودمعت العین دمعاً ودمعاناً ودموعاً از سمع جب کہ آنسو بہے [16] قدتہ یہ قاد یقود سے ہے از نصر یقال قاد الدابۃ قوداً وقیاداً وقیادۃً وقیادۃً وقیدودۃً ....

جبکہ وہ چوپائے کو آگے سے کھینچے۔ لدیک ای عندک ؐ۱۸ تعجم بمعنی آزمانا وامتحان لینا یقال عجم العود عجماً وعجوماً ای عضہ لیعلم صلابتہ من رخاوتہ از نصر۔ ۱۸ عود بالضم بمعنی لکڑی الخشب والغصن بعد ان یقطع والجمع عیدانٌ وعِوادٌ واَعْوُدٌ۔ ۱۹ دعوآہ۔ اسم للادعاء والجمع دعاوِیُ ۲۰ وعیت ای حفظت از وعی یعنی یقال وعی الشیٔ وعیاً جبکہ وہ جمع کرے، ووعی الحدیث جبکہ وہ قبول کرے اور غور کرے اور یاد کرے ووعی الاذن جبکہ سنے ازضرب۔ ۲۱ قصص بالکسر یہ قصۃ کی جمع ہے، بمعنی قصہ وواقعہ وحکایت کرنا اور اس کی جمع اقاصیص بھی آتی ہے ۲۲ عرسک بالکسر بمعنی بیوی والعرسُ بمعنی امرأۃ الرجل وعرسُ المرأۃ ای زوجہا والجمع اعراسٌ ۲۳ فبرہن بمعنی دلیل لا یقال برھن الشیٔ وعلی الشیٔ وعن الشیٔ ای اقام علیہ البرھان واوضحہ ومنہ برھان بمعنی حجت وفی التنزیل قل ھاتوا برھان فکم الخ۔ ۲۴ نفسک بمعنی ذات واز جانب خود یقال جاء فی ھو نفسہ وبنفسہ یعنی وہ خود ہی آیا۔

وَاِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ. وَاَمَرْتُ بِحَبْسِكَ. فَاَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ. ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ. وَقَالَ

اِسْمَعْ حَدِيْثِيْ فَاِنَّهُ عَجَبٌ　　يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهٖ وَيُنْتَحَبُ
اَنَا امْرُؤٌ لَيْسَ فِيْ خَصَائِصِهٖ　　عَيْبٌ وَلَا فِيْ فَخَارِهٖ رَيْبٌ
سَرُوْجُ دَارِيَ الَّتِيْ وُلِدْتُ بِهَا　　وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِيْنَ اَنْتَسِبُ
وَشُغْلِيَ الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِي الْعِلْمِ طِلَابِيْ وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

الترجمۃ والمطالب

ورنہ تو یاد رکھے گا کہ میں تیرا اسرار الکر د جیلہ کھول کر رکھدوں گا اور تجھے قید کرنے کا حکم سنا دوں گا اس پر بوڑھے نے ذرا دیر اژدھے کی طرح گردن جھکائی پھر دو بارہ جنگ کے لیے آمادہ ہو کر کہنے لگا۔ تو میری بات سن کیونکہ وہ زیادہ عجیب ہے اور اس کے بیان کرنے سے ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی اور میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے فضائل میں نہ تو کوئی عیب ہے اور نہ اوس کے فخر میں کچھ شک کی گنجائش ہے اور میرا پیدائشی مکان سروج میں ہے اور میری اصل قبیلہ غسان ہے جبکہ میں نسب بیان کروں اور میرا کام پڑھنا پڑھانا ہے اور میرا مطلب علم کی زیادتی ہے۔ (یعنی علم میں فضیلت حاصل کرنا) اور یہ میرا مطلوب ہے اور یہ بہت اچھا ہی مطلوب (یا میری یہ طلب) ہے۔

تشریح لغات

والا ای لم تبرہن۔ ۱ کشفت اس کا مصدر کشف ہے بمعنی کھولنا وظاہر کرنا یقال کشف الشیٔ کشفاً ای ظہرہ ورفع عنہ ما یوار بہ او یغطیہ یقال کشف اللہ غمّہ، ای ازالہ وکشفتہ الکواشف ای فضحتہ ازضرب ۲ لبسک۔ مصدر از ضرب بمعنی البناس یعنی مکر وحیلہ واعلم ان اللّبس فی الاصل ستر الشیٔ ویقال ذلک فی المعانی یقال لبست علیہ امرہ وفی التنزیل وللبسنا علیہم ما یلبسون ولا تلبسوا الحق بالباطل الخ ولبس علیہ الامر یعنی غلط کیا اور مشتبہ بالغیر کیا ۳ بحبسک بمعنی قید کرنا یقال حبسہ حبساً ای سجنہ ازضرب ۴ فاطرق از باب افعال اطراق مصدر بمعنی سرنگوں ہونا اور خاموش ہونا۔ یقال اطرق ای امال راسہ الی الارض ساکتاً ۵ الافعوان ذکر الافاعیُ والافعی احیّتہ خبیثۃ بمعنی زرسانپ یا اژدہا ۶ شمر از باب تفعیل اس کا مصدر تشمیر ہے بمعنی تیار ہونا یقال شمّر ای تہیاء ۷ العوان۔ وہ لڑائی جس میں دوبارہ مقابلہ کی نوبت آئے۔ اور اگر پہلی دفعہ ہوگی تو اس کو حرب بکر کہیں گے اور الحرب العوان نہایت سخت گھمسان لڑائی اور عوان کے معنی ادھیڑ عمر کے بھی آتے ہیں وفی التنزیل لا فارض ولا بکر عوان بین ذلک والجمع عونٌ ۸ حدیث بمعنی بات وخبر والجمع احادیث وحِدثانٌ وحُدثانٌ اور اسی سے ہے، علم الحدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال بتانیوالا علم ومنہ الحدیث یعنی بہت گفتگو کرنے والا ۹ عجب محرکۃ بمعنی حیرانی وتعجب والعجب من اللہ بمعنی رضامندی والجمع اعجابٌ والعجب حالۃ تعرض للانسان عند الجہل بسبب الشیٔ وفی التنزیل اکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل یقال عجب من الامر ولہ

عجبًا ای اخذہ العجب منہ از سمع ۱۰ یضحک ضحکًا وضحکًا وضحِکًا مصدر از سمع بمعنی ہنسنا اور یہ بکاء کی نقیض ہے وفی التنزیل فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا وانہ اضحک وابکی یقال ضحک منہ وبہ وعلیہ جبکہ وہ اس طرح منہ کھول کر ہنسے کہ اوس سے دانت ظاہر ہو جائیں ۱۱ شرحًا بمعنی شرح وتفصیل اور وضاحت یقال شرح المسئلۃ شرحًا ای کشف غامضہا وبینہا وشرح صدرہ للشیٔ وبالشیٔ ای سرّہ از فتح ۱۲ ینتحب از باب افتعال انتحاب مصدر بمعنی آواز سے رونا اور خوب رونا اور گہرے گہرے سانس کھینچنا یقال نحب الرجل نحبًا ونحیبًا ای رفع صوتہ بالبکاء وانتحب ای بکاء شدیدًا از فتح وضرب ۱۳ خصائصہ یہ خصیصۃ کی جمع ہے بمعنی ما یخص بالشیٔ یقال خصہ بالشیٔ خصوصًا وخصوصیۃ ای افردہ بہ دون غیرہ از نصر وفی التنزیل واللّٰہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۴ عیبٌ بمعنی عیب ونقصان والجمع عیوبٌ یقال عاب الشیٔ عیبًا ای صار ذا عیب وعاب وغیرہ ای جعلہ ذا عیب اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح پر مستعمل ہے از ضرب ۱۵ مفاخرہ بکسر الفاء یہ فخر کی جمع ہے، اور بالفتح یہ فخر کا اسم ہے، بمعنی فخر کرنا اور فخر کرنا اور فخر میں غالب آنا یقال فخرہ علی فلان یعنی اس کو فخر میں اس پر فضیلت دی ومنہ رجلٌ فاخرٌ وفخورٌ وفخیرٌ وفی التنزیل ان اللّٰہ لا یحب کل مختال فخور از فتح اور سمع سے جو آتا ہے اوس کے معنی تکبر کرنے کے آتے ہیں۔ ۱۶ ریبٌ یہ ریبۃٌ کی جمع ہے بمعنی شک وتہمت وگمان یقال رابہ ریبًا ای اوقعہ فی الشک از ضرب ۱۷ داری بمعنی شہر والدار فی الاصل المنزل اعتبارًا بدورانہا الذی بہا بالحائط والجمع دیارٌ ودورٌ وادورٌ وآدُرٌ ودُورات ودیارات ودیارۃٌ ثم تسمی البلدۃ دارًا وفی التنزیل وقد اخرجنا من دیارنا والم تر الی الذی خرجوا من دیارہم۔ ۱۸ والاصل یہ فرع کی ضد ہے والجمع اصول یقال اصل اصالۃً ای کان من اصل شریف از کرم ۱۹ انتسب از باب افتعال انتساب مصدر بمعنی نسب بیان کرنا یقال انتسب الرجل ای اظہر نسبہ نسبًا ای ذکر نسبہٗ از ضرب ونصر وفی التنزیل وجعلہ نسبا وصہرا ۲۰ شغلی الشغلُ والشغلُ ای ضد الفراغ بمعنی کام میں لگا رہنا وفی التنزیل فی شغل فاکہون والجمع اشغالٌ وشغولٌ یقال شغلہ شغلاً وشغلاً ای الہاہ از فتح ۔ ۲۱ الدرس مصدر بمعنی پڑھنا وپڑھانا۔ یقال درس الکتاب والعلم درسًا ودراستۃً ای اقبل علیہ یحفظہ از نصر ۲۲ التبحر مصدر از باب تفعیل التبحر ای التعمق والخوض فی العلم یقال تبحر فی العلم ای خاض فیہ وتوسع وتعمق من البحر ضد البر اور بحر کی جمع بحورٌ وابحرٌ وبحارٌ آتی ہے۔ ۲۳ حبذا یہ افعال مدح میں سے ہے۔ بمعنی کیا ہی اچھا ہے۔ ۲۴ طلاب یہ فعال کے وزن پر ہے مفعول کے معنی میں یعنی مطلوب۔ ۲۵ الطلب یہ مصدر ہے از نصر بمعنی تلاش کرنا و ڈھونڈھنا یقال طلب الشیٔ طلبًا جبکہ وہ ڈھونڈھے وطلب الیہ جبکہ وہ راغب ہو از باب سمع بمعنی دور ہونا۔

وَرَاسُ مَالِیْ سِحْرُ الْکَلَامِ الَّذِیْ | مِنْہُ یُصَاغُ الْقَرِیْضُ وَالْخُطَبُ

اَغُوْصُ فِیْ لُجَّۃِ الْبَیَانِ فَاَخْتَارُ اللَّآلِیْ مِنْہَا وَاَنْتَخِبُ

وَاَجْتَنِی الْیَانِعَ الْجَنِیَّ مِنَ الْقَوْلِ وَغَیْرِیْ لِلْعُوْدِ یَحْتَطِبُ

وَآخُذُ اللَّفْظَ فِضَّۃً فَاِذَا | مَا صُغْتُہٗ قِیْلَ اِنَّہٗ ذَہَبُ

وَکُنْتُ مِنْ قَبْلُ اَمْتَرِیْ نَشَبًا | بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰی وَاَجْتَلِبُ

وَیَمْتَطِیْ اَخْمَصِیْ لِحُرْمَتِہٖ | مَرَاتِبًا لَیْسَ فَوْقَہَا رُتَبُ

الترجمۃ والمطالب اور میری اصل پونجی وہ جادو بیانی ہے جس میں سے شعر و خطبے (نظم و نثر) بنائے جاتے ہیں، اور میں فصاحت کے دریا میں غوطہ لگا کے موتی نکالتا ہوں اور منتخب کرتا ہوں اور میں باتوں میں سے پختہ میوے چن لیتا ہوں اور میرے علاوہ ہر ایک شخص لکڑیاں بیننے والا (اور چننے والا) ہے اور میں الفاظ کو لیتا ہوں جبکہ وہ چاندی کا ہوتا ہے جب میں اس میں زرگری کرتا ہوں (یعنی ڈھالتا ہوں) تو وہ سونا کہلانے لگتا ہے۔ اس سے پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں اپنے حاصل کردہ علم [illegible]

کے ذریعہ مال نکالتا (حاصل) کرتا تھا اور اُس کی عزت کی وجہ سے میرے پاؤں کے تلے وہ وہ مرتبے تھے جن سے بلند کوئی اور رتبہ نہیں تھا۔

تشریح لغات

۱؎ راس مال یعنی اصل مال اور پونجی۔ ۲؎ سحر بالکسر بمعنی جادو وفی التنزیل وان من البیان لسحرًا اور اس میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ای الکلام الساحر اور سحر کی جمع اسحارٌ اور سحورآتی ہے از فتح یقال سحرہ سحرًا ای خدعہ وعمل لہ السحر۔ ۳؎ یُصاغ از نصر یقال صاغ یصوغ صیغوغۃً وصیاغۃ وصبغۃ وجبکہ وہ ڈھالے اور عمل کرے ۴؎ القریض بمعنی ترشا ہوا شعراز ضرب یقال قرض الشعر جبکہ وہ شعر کہے وقرض الشئ جبکہ وہ قطع کرے اور کترے ۵؎ والخطب یہ خطبہ کی جمع ہے بمعنی خطبۃ ۶؎ اغوص از نصر غوص مصدر بمعنی غوطہ لگانا یقال فی المال غوصًا وغیاصًا وغیاصۃً ای نزل فیہ۔ ۷؎ لجۃ بالضم بمعنی معظم الماء یعنی پانی کی گہرائی والجمع لججٌ ولُجَاجٌ وفی التنزیل فی بحرلجی منسوب الی لجۃ البحراز ضرب وسمع بمعنی خوب لڑنا وجھگڑنا اور فعل منہی عنہ کو بوجہ دشمنی کے کرنا۔ ۸؎ فاختار از باب افتعال اختیار مصدر بمعنی پسند کرنا یقال خارالشئ خِیَرۃً ای اختارہ وانتقاہ واصطفاہ از ضرب ۹؎ اللآلی یہ لؤلؤ کی جمع ہے بمعنی موتی وفی التنزیل کانھم لؤلؤ مکنون ۱۰؎ انتخب۔ انتخاب مصدر از باب افتعال بمعنی چننا وپسند کرنا یقال نخب الشئ نخبًا ای اخذ نخبتہٗ وانتجبہٗ ای اختارہ از نصر ۱۱؎ اجتنی از باب افتعال اجتناءٌ مصدر بمعنی چننا اور لینا یقال اجتنیتہ ای تنا ولتہا من شجرتہا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے ۱۲؎ ۔ الیانع بمعنی گدرا وخوش ذائقہ پھل من ینع الثمر ینعًا وینوعًا ای ادرک وطاب وحان قطافہ از ضرب وایناع الثمر بمعنی ینع وجمع الیانع ینعٌ محرکۃ اور ہر چیز کے سرخ کو یانع کہتے ہیں یقال ینع الشئ یعنی یہ شی بے انتہا سرخ ہے ۱۳؎ الجنی بمعنی تازہ چنا ہوا پھل یقال جنیت الثمر جنیًا وجنیٌ واجتنیتہ ای تنا ولتہا من شجرتہا از ضرب ۱۴؎ للعود۔ بالضم بمعنی لکڑی وکٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی والجمع عیدانٌ واعوادٌ واعوُدٌ ۱۵؎ یحتطب از افتعال بمعنی لکڑی جمع کرنا وچننا یقال خطب حطبًا واحتطب ای جمع الحطب از ضرب ۱۶؎ اخذ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا اخذ مصدر ہے بمعنی لینا از نصر یقال اخذہ وبہ اخذًا وتاخاذًا جبکہ پکڑے واخذہ بذنبہ جبکہ وہ اس کو سزا دے۔ اور مواخذہ کرے واخذہ علے یدہ جبکہ کرنے سے روک دے۔ واخذعنہ جب کہ وہ نقل کرے۔ اور سیکھے واخذ علے نفسہ جبکہ وہ نگرانی کرے ہواخذ فیہ الخمر جبکہ اثر کرے۔ واخذ فی کذا جبکہ وہ شروع کرے۔ ۱۷؎ اللفظ مصدر وہ کلمات جو بولے جائیں اور کلام اور اس کی جمع الفاظ آتی ہے۔ ۱۸؎ فضۃ بالکسر بمعنی چاندی۔ ۱۹؎ ذہب محرکۃ بمعنی سونا اور کبھی مؤنث بھی بولتے ہیں۔ والجمع اذہابٌ وذہوبٌ وذہبانٌ اور ایک ٹکڑے کو ذہبۃٌ کہتے ہیں اور ذہب کے معنی انڈے کی زردی کے بھی آتے ہیں۔ والجمع ذہابٌ واذہابٌ وجمع الجمع اذاہیب ۲۰؎ امتری امتراءٌ مصدر از باب افتعال بمعنی نکالنا دودھ کا تھن سے نکالنا (وقال استاذنا مولانا محمد انور علی شاہ صاحب رحمہ اللہ) تھنوں کو اس طرح ملنا کہ دودھ اس میں اتر آئے یقال امتری اللبنَ ای استخرجہ واستدرّہ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ ۲۱؎ نشبا۔ محرکۃ بمعنی مال کثیر وزمین یقال نشب الشئ فی الشئ نشبًا ونشوبًا ای علق فیہ ولم ینفذ فیہ از سمع ۔ ۲۲؎ المقتنی از باب افتعال بمعنی حاصل کیا گیا۔ وجمع کیا گیا یقال اقتنی المال جبکہ وہ جمع کرے اور اپنے لیے حاصل کرے۔ ۲۳؎ اجتلب۔ اجتلاب مصدر بمعنی حاصل کرنا یا بعض نسخوں میں یہ احتلب بالحاء المہملہ اس کا مصدر احتلاب ہے اور یہ حلیب سے مشتق ہے بمعنی دودھ دوہنا۔ ۲۴؎ یمتطی از باب افتعال بمعنی سواری بنانا یقال مطی الدابۃ مطأ وامتطی الدابۃَ امتطاءً ای رکبہا واتخذہا مطیۃ از سمع ومطی مطأً ای امتد وطال وتمطّی الرجل ای تبختر ومدّ یدیہ فی المشی وفی التنزیل ثم ذہب الی اہلہ یتمطی۔ ۲۵؎ اخمص بمعنی باطن باطن قدم یعنی پاؤں کا نچلا حصہ جو زمین کو نہ لگے والجمع ہے بمعنی مرتبہ وعالی مقام یقال رتب الشئ رتبًا ورتوبًا ای ثبت ولم یتحرک از نصر۔ رتب۔ یہ رتبۃ کی جمع ہے۔ بمعنی مرتبہ ومنزلت از نصر۔

وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ إِلٰى
رَبْعِي فَلَمْ أَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

فَالْيَوْمَ مَنْ يَعْلَقُ الرَّجَاءُ بِهِ
أَكْسَدُ شَيْءٍ فِي سُوقِهِ الْأَدَبُ

لَا عِرْضُ أَبْنَائِهِ يُصَانُ وَلَا
يُرْقَبُ فِيهِمْ إِلٌّ وَلَا سَبَبُ

كَأَنَّهُمْ فِي عِرَاصِهِمْ جِيَفٌ
يُبْعِدُ مِنْ نَتْنِهَا وَيُجْتَنَبُ

فَحَارَ لُبِّي لِمَا مُنِيتُ بِهِ
مِنَ اللَّيَالِي وَصَرْفُهَا عَجَبُ

وَضَاقَ ذَرْعِي لِضِيقِ ذَاتِ يَدِي
وَسَاوَرَتْنِي الْهُمُومُ وَالْكُرَبُ

الترجمة والمطالب اور بسا اوقات ہدیئے اور انعامات میرے گھر پر بھیجے گئے مگر میں کسی دینے والے سے خوش نہ ہوا مگر آج وہ دن ہے یا آج کے دن کونسا شخص ہے جو امید کو ادب کے ساتھ متعلق کر دے یا جن سے امید وابستہ تھی کیونکہ سب سے زیادہ کھوٹی (اور ناقابل خرید وفروخت) شے بازار میں خود علم ادب ہے اب تو نہ صحنوں میں پڑے ہیں اور ان کی بدبو اور گندگی سے لوگ بھاگتے ہیں اور بچتے ہیں لہٰذا میری عقل حوادثاتِ زمانہ میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے چکر میں ہے اور اس کی گردشیں بھی عجیب وغریب ہیں اور مال کے کم ہونے کی وجہ سے میرا سینہ یا دل تنگ ہو گیا ہے اور مجھ پر غم اور مصیبتیں ٹوٹ پڑی ہیں۔

تشریح لغات ۱ زفت از نصر اس کا مصدر زف اور زفاف ہے بمعنی دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا یقال زف العروس الی زوجہا زفًا وزفافًا ای اہداہا الیہ واز ضرب بمعنی اسرع یقال زف الابل زفًا وزفیفًا ای اسرع وفی التنزیل واقبلوا الیہ یزفون واصل الزفیف سرعتہ فی ہبوب الریح وسرعتہ النعام التی تخلط الطیران بالمشی ومنہ استعیر زف العروس للذہاب بہا علی خفتہ من السرور۔ ۲ الصلات بہ صلۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ واحسان وانعام۔ ۳ ربعی بمعنی گھر ومنزل والجمع رباعٌ وربوعٌ وارْبُعٌ وارباعٌ۔ یقال ربع بالمکان ربعًا ای اقام از فتح ۴ فلم ارض۔ اس کا مصدر رِضیً اور رُضوان اور مرضاۃ ہے بمعنی خوش ہونا وراضی ہونا از باب سمع یقال رضی عنہ وعلیہ جبکہ وہ خوش ہوا اور راضی ہو۔ ۵ یہب وہب یہب سے بمعنی ہبہ کرنا یقال وہب المالَ فلان وبفلان وَہْبًا ووَہَبًا وہبۃً جبکہ وہ ہبہ کرے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ وہب دو مفعول کی طرف متعدی بنفسہ نہیں ہوتا مگر وہ اس وقت کہ جَعَلَ کے معنی کو متضمن ہو ۶ یعلق اس کا مصدر علق ہے یقال علق بالشیٔ عَلَقًا ای تعلق بہ از سمع۔ ۷ اکسد یہ سوق کی صفت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور شی کی صفت کے لیے کاسد اور کسید مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہ نصر اور کرم سے آتا ہے یقال کَسَدَ الشیٔ وکسُدَ کسادًا یعنی خواہش مندوں کی کمی کی وجہ سے وہ شے رائج نہیں ہے وکسدت السوق یعنی بازار مندا ہے ۸ عرض بالکسر بمعنی آبرو العرض وہو ما یفتخر بہ الانسان من حَسَبٍ اوشرف والجمع اعراضٌ۔ ۹ یصان از نصر یقال صانہ یصونہ صونًا وصیانًا وصیانۃً جب کہ وہ حفاظت کرے اور نگاہ رکھے۔ ۱۰ لا یرقب ای لا یُرعیٰ ولا یحفظ یقال رقبہ رُقوبًا ورَقوبًا ای حرسہ از نصر ۱۱ آل بالکسر بمعنی عہد وقرابت وپڑوسی وفی التنزیل لا یرقبون فی مومن الًّا ولا ذمۃ۔ ۱۲ سبب بمعنی وسیلہ ورسی ورا سنہ وذریعہ والجمع اسباب ۱۳ عراصہم یہ عرصۃ کی جمع ہے بمعنی گھر کا میدان یعنی صحن خانہ اور اس کی جمع اعراص اور عرصات آتی ہے ۱۴ جیف یہ جیفۃ کی جمع ہے بمعنی بدبودار ہونا وسڑنا اور اس کی جمع اجیاف بھی آتی ہے یقال جاف جیفًا بمعنی انتن از ضرب ۱۵ نتنہا بمعنی بدبو یقال نَتَنَ از ضرب ونَتِنَ نتنًا از سمع ونتُنَ از کرم نتانۃً ونتونۃً وانتن جبکہ بدبودار ہو ۱۶ یجتنب۔ از باب افتعال اجتناب مصدر بمعنی دور ہونا و پرہیز کرنا و بچنا۔ ۱۷ لبی بالضم بمعنی خالص عقل اور ہر چیز کا خالص اور تیز فہمی والجمع اَلْبابٌ وَاَلُبٌ وَاَلْبُبٌ یقال لَبَّ لبًّا ولبیًا ولُبًّا ولبابۃً جبکہ وہ عقل مند ہو لیکن یہ مضاعف میں نادر ہے ۱۸ منیت بمعنی ابتلیت از منی یمنی مَنْیًا یقال منی اللہ الخیرَ لفلان یعنی مقدر کرے اور

مناہ جب کہ آزمائش کرے۔ ویقال مناہ اللہ بکذا یعنی اللہ اوس کو فلاں چیز میں مبتلا کرے از ضرب [۱۹] صرفہا مصدر بمعنی گردش یقال صرف الدہر وصروف الدہر یعنی مصائب زمانہ [۲۰] ضاق۔ اس کا مصدر ضیق ہے (بمعنی تنگی) جو یہ سعۃ کی ضد ہے۔ اور ضیق بھی کہا جاتا ہے اور ضیقۃ کا استعمال فقر اور بخل اور غم میں کیا جاتا ہے۔ از ضرب۔ [۲۱] ذرعی یعنے قلت وہاتھ کا پھیلاؤ وبدن وطاقت [۲۲] ساورتنی۔ از باب مفاعلت بمعنی حملہ کرنا وچڑھنا وغالب آنا یقال سار الحائط سوارا ای اعلاہ وسار الیہ سورا ای اذا وثب الرجل علی الخصم فی الحرب از نصر [۲۳] الہموم یہ ہم کی جمع ہے وہ غم جو انسان کو پگھلا دے [۲۴] الکرب یہ کربۃ کی جمع ہے بمعنے شدید غم۔

وَقَادَنِي دَهْرِيَ الْمُلِيمُ إِلَى
وَلَا بَتَاتٌ إِلَيْهِ أَنْقَلِبُ
ثُمَّ طَوَيْتُ الْحَشَى عَلَى سَغَبٍ

سُلُوكِ مَا يَسْتَشِينُهُ الْحَسَبُ
وَادَّنْتُ حَتَّى أَثْقَلْتُ سَالِفَتِي
خَمْسًا فَلَمَّا أَمَضَّنِيَ السَّغَبُ
أَجُولُ فِي بَيْعِهِ وَأَضْطَرِبُ

فَبِعْتُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ لِي سَبَدٌ
بِحَمْلِ دَيْنٍ مِنْ دُونِهِ الْعَطَبُ
لَمْ أَرَ إِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا

الترجمۃ والمطالب اور مجھ کو میرے لائق سرزنش زمانہ نے اس شئے کے اعتبار کرنے پر مجبور کیا جس کو شرافت اور مردانگی عیب دار خیال کرتی ہے۔ (یعنی بیوی کے مال کھانے پر) پس میں نے اس کے جہیز کو فروخت کر ڈالا یہاں تک کہ میرے پاس نہ تو کچھ پشم (زنار) باقی رہا اور نہ کوئی ایسا توشہ جس کی طرف میں لوٹ سکوں اور میں نے یہاں تک قرض لیا کہ اس کے بوجھ سے میری گردن جھک گئی اور اس سے تو مرجانا بہتر ہے پھر میں نے پانچ روز برابر بھوک کی وجہ سے اپنی انتڑیاں لپیٹیں مگر جب بھوک نے مجھ کو بالکل جلا ڈالا تو میں نے سوائے اس کے جہیز کے کوئی متاع (اسباب) نہ پایا (لہٰذا) میں اس کے بیع وفروخت میں مضطربانہ (بے قراری سے) دوڑ دھوپ کرنے لگا۔

تشریح لغات [۱] قادنی از نصر یقال قاد الدابۃ یقود قودا وقیادۃ ومقادۃ وقیدودۃ جب کہ وہ چوپائے کو آگے سے کھینچے وقاد الجیش قیادۃ جبکہ وہ سالار جیش ہو۔ [۲] الملیم۔ اسم فاعل کا صیغہ ای ذو اللوم مستحق الملامۃ ای الذی اتی بما یلام علیہ یقال الامہ الامۃ جبکہ وہ ملامت کرے، صفت فاعل کے لیے ملیم اور صفت مفعولی کے لیے ملام آتا ہے اور اس کا اسم ملامۃ ہے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال لامہ یلومہ لوما وملاما وملامۃ فی کذا وعلی کذا جبکہ وہ ملامت کرے اور اس کا صفت فاعلی لائم آتا ہے اور صفت مفعول کے لیے ملوم آتا ہے [۳] سلوک یہ مصدر ہے یقال سلک المکان سلکا وسلوکا جبکہ وہ داخل ہو وسلک الطریق جبکہ راستہ کی اتباع کرتے ہوئے چلے از نصر وسلکہ المکان واسلکہ المکان وفیہ وعلیہ کسی جگہ میں داخل کرنا [۴] یستشینہ۔ از باب استفعال اس میں س ت طلب کے لیے ہے۔ بمعنی عیب دار کرنا اور یہ شین سے ماخوذ ہے۔ بمعنی عیب یقال شانہ یشینہ شینا جبکہ وہ عیب لگائے [۵] الحسب۔ اصلی شرافت اور بزرگی اور خاندانی شرافت آباء واجداد کے مفاخر از کرم یقال حسب حسبا وحسابۃ جبکہ وہ شریف الاصل ہو اور صفت کے لیے حسیب آتا ہے والجمع حسباء [۶] لم یبق از سمع اور یہ بقاء سے ماخوذ ہے جو فنا کی ضد ہے وفی التنزیل وما عند اللہ خیر وابقی [۷] سبد محرکۃ بمعنی تھوڑے بال یقال مالہ سبد ولا لبد ای لاشعر ولا صوف یقال لمن لاشئی لہ یعنی وہ بہت ہی محتاج اور ضرورت مند ہے [۸] بتات۔ بمعنی توشہ وسامان خانہ اور یہ بت بتا سے ماخوذ ہے۔ بمعنی قطع از نصر وضرب وسمی الزاد بتاتا لانہ ینقطع وکذا متاع البیت بکسر ویفتح [۹] انقلب از باب انفعال انقلاب مصدر بمعنی الٹا ہوجانا واندھا ہونا وواپس ہونا اور یہاں یہ ہی اخیر اس کے معنی مراد ہیں [۱۰] ادنت از باب افتعال بمعنی کسی اور سے قرض لینا یقال ادان ادیانا جبکہ وہ قرض دے اور اس ادان الشئی جبکہ وہ ادھار خریدے۔ وادنت بمعنی استقرضت اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال دانہ یدینہ دینا

جبکہ وہ قرض دے اور اس کا صفت فاعلی دائن آتا ہے اور صفت مفعولی مدیون ہے و دان الرجل جبکہ وہ قرض لے اور اس کا صفت دائن آتا ہے اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ ودانہ فلاناً جبکہ وہ بدلہ دے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ ۱۵؎ اثقلت از باب افعال بمعنی بھاری بوجھ لادنا اور یہ ثقل سے ماخوذ ہے معنی بھاری اور بوجھ کے ہیں از کرم۔ ۱۶؎ سالفتی یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی گردن کا وہ حصہ جو بالی لٹکنے کی جگہ ہے اور سالفۃ الفرس کے معنی گردن کے اگلے حصہ کے آتے ہیں والجمع سوالف اور یہ نصر سے آتا ہے یقال سلف سلفاً وسلوفاً جب کہ گذرے اور آگے ہو یقال سلف لہ عمل صالح یعنی اس سے عمل صالح کا صدور پہلے ہوا و سلف القوم یعنی وہ قوم سے آگے ہوگیا۔ ۱۷؎ دین بمعنی قرض والجمع دیون وادین ۱۸؎ من دونہ یہ فوق کی نقیض ہے بمعنی نیچے یقال ہو دونہ یعنی وہ اس سے مرتبہ میں کم ہے یقال مشی دونہ یعنی وہ اس سے آگے چلا اور یہ غیر کے معنی میں بھی آتا ہے یقال من دون ان یفعل یعنی بغیر کرنے کے اور دون کے معنی حقیر اور گھٹیا اور کم مرتبہ کے بھی آتے ہیں۔ جیسے شیٔ دون یعنی یہ گھٹیا چیز ہے اور یہ کبھی شریف کے معنی میں آتا ہے۔ اور کبھی یہ درمیان کے معنی میں آتا ہے۔ یقال حال القوم دون فلان یعنی قوم فلان کے اور اس کے مطلوب کے درمیان حائل ہوگئی اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال دان یدون دوناً جبکہ گھٹیا ہوا اور کمزور ہو وفی التنزیل لا تتخذوا بطانۃ من دونکم ای ممن لم یبلغ منزلۃ منزلتکم فی الدیانۃ وقیل فی القرابۃ۔ ۱۹؎ العطب محرکۃ بمعنی ہلاکت یقال عطب عطباً واعتطب ای ہلک وعطب علیہ ای غضب اشد الغضب از سمع۔ ۲۰؎ طویت از ضرب بمعنی لپیٹنا یقال طوی الشیٔ طیاً ای نقیض نشرہ ۲۱؎ سغب محرکۃ بمعنی بہت زیادتی سے بھوکا ہونا ہوالجوع مع التعب وقیل فی العطش مع التعب یقال سغب سغباً وسغوباً و سبغۃ ای جاع از سمع۔ ۲۲؎ خمساً ای خمس لیال ۲۳؎ امضنی اس کا مصدر امضاض ہے بمعنی تکلیف پہنچانا اور جلانا یقال امضہ الدہر یعنی زمانہ نے اس کو جلا ڈالا اور اس پر شاق گذرا یقال مض الجرح فلاناً مضاً ومضیضاً ای آلمہ اوجعہ از نصر وسمع مضضاً ومضاضۃ ای آلم من وجع المصیبۃ از سمع ۲۴؎ جہاز تھا۔ بکسر الجیم وفتح الجیم معنی جہیز ضروری سامان ای متاع العروس والجمع جہزۃ یقال جہز علی الجریح یعنی مار ڈالا از فتح ۲۵؎ عرضاً محرکۃ بمعنی متاع وسامان والجمع اعراض اور اس کے معنی بخشش اور غنیمت کے بھی آتے ہیں ۲۶؎ اجول از نصر یقال جال فی المکان جولاً وجولاً وجؤولاً وجولاناً وجیلاناً جبکہ وہ چکر لگائے اور گھومے۔ ۲۷؎ مضطرب۔ از باب افتعال یقال اضطرب فی امرہ جبکہ وہ متردد ہوا اور اس کے معنی بے قرار ہونے اور متحرک ہونے اور موج مارنے اور ایک دوسرے کو مارنے اور متزلزل ہونے کے بھی آتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

فَجُلْتُ فِيْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ	وَالْعَيْنُ عَبْرَى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ	وَمَا تَجَاوَزْتُ إِذَا عَبَثْتُ بِهٖ
حَدَّ التَّرَاضِيْ فَيَحْدُثُ الْغَضَبُ	فَإِنْ يَكُنْ غَاظَهُ تَوَهُّمُهُ	أَنْ يَنَانِيْ بِالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ
أَوْ أَنَّنِيْ إِذْ عَزَمْتُ خِطْبَتَهَا	زَخْرَفْتُ قَوْلِيْ لِيَنْجَحَ الْأَرَبُ	فَوَالَّذِيْ سَارَتِ الرِّفَاقُ إِلٰى
كَعْبَتِهٖ تَسْتَحِثُّهَا النُّجُبُ	مَا الْمَكْرُ بِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِيْ	وَلَا شِعَارِيَ التَّمْوِيْهُ وَالْكَذِبُ

الترجمۃ والمطالب میں اس کے چکر میں مصروف تو ضرور تھا مگر میرا نفس اس کو مکروہ سمجھنے والا تھا (یعنی کراہت کر رہا تھا) اور میری آنکھیں رو رہی تھیں اور میرا دل غمگین تھا یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا۔ ہاں جب میں نے اس مال کو صرف کیا ہے تو میں حد رضامندی سے اس کے باہر نہ گیا جو مجھ پر داغ (آپس میں غصہ پیدا ہوا) اور میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کی رضامندی کی وجہ سے) لہٰذا اگر اس کو اس خیال نے غضب ناک کر دیا ہے یعنی غصہ میں ڈال دیا ہے کہ میرے پورے موتی پروئے یعنی نظم لکھنے سے کمائی کرتے ہیں یا میں نے اس کو اس خیال سے جب نکاح میں لانا چاہا ہے۔ تو محض چکنی چپڑی باتیں بنائی ہیں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو تو میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں

جس کے کعبہ کی طرف رفیقانِ سفر (حجاج) اس حال میں جاتے ہیں کہ ان کو شریف اونٹ دوڑائے لیے جاتے ہیں۔ بالے چلتے ہیں کہ نہ پارسا عورتوں کے ساتھ حیلہ سازی (مکر کرنا) میری عادت ہے اور نہ دھوکہ دینا (ملمع سازی) اور جھوٹ بولنا میرا رویہ اور طریقہ ہے۔

تشریح لغات

لہ النفس۔ مصدر بمعنی روح وخون وبدن یقال ہو عظیم النفس یعنی وہ بڑے جسم کا ہے اور اس کے معنی ہمت عظمت عزت ارادے رائے۔ عیب، سزا کے بھی آتے ہیں اور نفس سے مراد اگر روح ہو تو یہ مؤنث ہے۔ اور اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہے۔ والجمع انفسٌ ونفوسٌ ۲ے العین یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ اور آنکھ کے ڈھیلے پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور یہ کلمہ مؤنث ہے والجمع اَعْیُنٌ وعیونٌ واعیانٌ وجمع الجمع اعینات اور اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ ہے۔ ۳ے عبرے، یہ صفت کا صیغہ ہے ای والعین ذات عبرۃ (رونے والی) یقال عبر عبرًا ای جرت ومعاز سمع ۴ے مکتئب۔ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افتعال بمعنی غمگین یقال کسب کا ٔبًا وکابۃً واکتئبَ ای کان نفے غم و حزن از سمع۔ ۵ے تجاوزت از باب تفاعل بمعنی جاوزت وتعدیتُ یقال جاز المکان جوزًا وجوازًا وجاز بالمکان ای سار فیہ از نصر۔ ۶ے عبثت۔ از سمع یقال عبث عبثًا ای لعب وہزل یہ بمعنی کھیلنا ۷ے فیحدث۔ از نصر یقال حدث الامر حدثًا جبکہ واقع ہو وحدث حداثۃً وحدوثًا بمعنی نو پیدا ہونا ۸ے الغضب بمعنی غصہ ہو ثوران دم انقلب ارادۃ الانتقام یقال غضب علیہ غضبًا از سمع ۔ ۹ے غاظہا ای اغضبہا یقال غاظ غیظًا ای حملہ علی الغیظ الغیظ اشد غضب ہو الحرارۃ التی یجدہا الانسان من فوراُن دم قلبہ واذا وصف اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہ فانہ یراد بہ الانتقام وفی التنزیل وانہم لنا لغائظون ای واعون یفعلہم الی الانتقام۔ از ضرب ۱۰ے توہمہا یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی گمان وخیال یقال توہم الامر جبکہ خیال کرے اور گمان کرے ویقال توہم فیہ الخیر یعنی کسی کے اندر خیر کا اندازہ کرے۔ ۱۱ے بنانی بمعنی انگلیوں کے پورے ای اطراف الاصابع سمیت بذلک لان بہا صلاح الاحوال التی یمکن للانسان ان یبین بہا ای یقیم بہا یقال بن بالمکان بنًّا ای اقام بہ از ضرب ولذا انص فی قولہ تعالیٰ فی قولہم بلیٰ قادرین علے ان نسوی بنانہ واضربوا منہم کل بنان۔ ۱۲ے بالنظم ای بنظم المراد بہ ۱۳ے تکتسب۔ از باب افتعال اکتساب مصدر یقال اکتسب مالًا اوعلمًا جبکہ وہ مال یا علم حاصل کرے اور اس کے معنی طلب کرنے اور کمائی کرنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال کسب الشئ جبکہ وہ جمع کرے، وکسب الاثم جبکہ وہ گناہ اٹھائے وکسب لاہلہ جبکہ وہ کمائی کرے۔ از ضرب۔ ۱۴ے عزمت از ضرب یقال عزم الامر وعلیہ عزمًا وعُزمًا ومَعْزَمًا وعَزیمًا وعزیمۃً وعزمانًا جبکہ وہ پختہ ارادہ کرے وعزم الرجلُ جبکہ وہ کوشش کرے وعزم الامر جبکہ وہ واجب ہو وعزم فلان علی فلان جبکہ وہ قسم دے اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح پہ مشتمل ہوتا ہے۔ ۱۵ے خطبتہا۔ بالکسر مصدر بمعنی منگنی کرنا اور وہ عورت جس سے منگنی کی جائے۔ ۱۶ے زخرفت۔ بمعنی ملمع کرنا وآراستہ کرنا یقال زخرفہ جبکہ وہ خوبصورت بنائے اور آراستہ کرے۔ وزخرف الکلام جبکہ وہ جھوٹ سے گفتگو کو آراستہ کرے۔ ۱۷ے نجح از فتح یقال نَجَحَتْ حاجتہٗ فلان ونجح فلانٌ بحاجتہ بحماً المتفنفیٰ للاحتیال فی دفعہ فکل ارب حاجۃٌ ولاعکس۔ یقال ارب الی کذا اربا وارْبۃ وارُبۃ ومارُبۃ ای احتاج الیہ حاجۃ شدیدۃ وفی التنزیل ولی فیہا مارب اخریٰ وغیر اولی الاربۃ وجمع الارب اراب از باب سمع ۱۸ے الرفاق۔ بمعنی ساتھیوں اور دوستوں کی جماعت جو سفر میں ساتھ ہو اور یہاں اس سے مراد حجاج ہیں۔ اور یہ رُفقۃٌ اور یہ رفاقتہ کی جمع ہے۔ رفاق ہے۔ اور رفقہ کی جمع رِفَقٌ اور ارفاق بھی آتی ہے۔ ۱۹ے کعبتہ بمعنی بیت مربع وبمعنی بیت الحرام یعنی مکہ معظمہ واعلم ان البناء اذا کان مربعا فہو کعبۃٌ" واذا کان مطولا فہو مشیدٌ فاذا کان معمولا بشید وہو کل شئ طلیت بہ الحائط من جصٍ او بلاط فہو مشیدٌ فاذا کان سقیفۃ بین حائطین تحتہما طریق فہو ساباط واذا کان البناء مسطحًا فہو اطم واجم فاذا کان مسنما وہو الذی یقال لہ کوخ وخربشت فہو مجرد فاذا کان عالیًا مرتفعا فہو صرح ۱۲ فقہ

۱۹؎ تستحثھا۔ از باب استفعال اس کا مصدر استحثاث ہے اس میں س ت مبالغہ کے لیے ہے بمعنی جلدی کرنا اور برانگیختہ کرنا اور اکسانا اور یہ حثا سے ماخوذ ہے بمعنی برانگیختہ کرنا اور اکسانا از نصر ۲۰؎۔ النجب کرام الابل والجمع نجیبٌ اور اس کی جمع نجباء اور انجاب بھی آتی ہے یقال نَجُبَ نجابۃً ای کان نفیساً فی نوعہ از کرم ۲۱؎ مالک اس میں کلمہ انا فیہ ہے۔ اور یہ جواب قسم ہے ۲۲؎ بالمحصنات یہ محصنۃ کی جمع ہے ای العفائف بمعنی پاکدامنی یقال حَصُنَت المرأۃ حصانۃً و احصنت ای تزوّجتْ وعفّت از کرم یعنی عورت کا شادی شدہ ہونا اور پاکدامن ہونا ۲۳؎ خُلُقٌ بضم اللام وسکون اللام بمعنے عادت طبعی خصلت وطبیعت ومروّت، والجمع اخلاق ۲۴؎ التمویہ۔ یہ مصدر ہے بمعنے جھوٹی بات خلاف واقعہ سنانا یقال مَوَّہَ علیہ الامر اور الخبر جبکہ وہ جھوٹی بات خلاف واقعہ سنائے اور اس کے معنی ملمع کرنے کے بھی آتے ہیں اور ہانڈی میں پانی بڑھانے کے اور پانی والے ہونے کے بھی آتے ہیں۔

وَلَا یَدِیْ مُذْ نَشَأَتْ ؎ نِیْطَ بِہَا | اِلَّا مَوَاضِی الْیَرَاعِ وَالْکُتُبُ
بَلْ فِکْرَتِیْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَ لَا | کَفِّیْ وَشِعْرِی الْمَنْظُوْمُ لَا السُّخُبُ
فَھٰذِہِ الْحِرْفَۃُ الْمُشَارُ اِلٰی | مَا کُنْتُ اَخُوْضُ بِہَا وَاَجْتَلِبُ
فَاْذَنْ لِشَرْحِیْ کَمَا اَذِنْتَ لَہَا | وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْکُمْ بِمَا یَجِبُ

قَالَ فَلَمَّا اَحْکَمَ مَا شَادَہٗ۔ وَاَکْمَلَ اِنْشَادَہٗ۔ عَطَفَ الْقَاضِیْ۔ اِلَی الْفَتَاۃِ۔ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْیَاتِ۔ وَقَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِیْعِ الْحُکَّامِ۔ وَوُلَاۃِ الْاَحْکَامِ۔ اِنْقِرَاضُ جِیْلِ الْکِرَامِ۔ وَمَیْلُ الْاَیَّامِ اِلَی اللِّئَامِ۔ وَاِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلَکِ صَدُوْقًا فِی الْکَلَامِ بَرِیًّا مِنَ الْمَلَامِ۔ وَھَا ھُوَ قَدِ اعْتَرَفَ لَکِ بِالْقَرْضِ۔ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور نہ میرے ہاتھ جب سے کہ میں پیدا ہوا ہوں۔ بجز رواں قلموں اور کتابوں کے کبھی موتی پرونے سے متعلق ہوئے ہوں بلکہ میری فکر ہاروں کو گوندھتی ہے نہ میرے ہاتھ اور میرے اشعار منظوم (پروئے ہوئے) ہوتے ہیں نہ کہ گلے کی مالا (ہار) اور یہی وہ پیشہ (صنعت) جس کی طرف میں نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں اس کے گرد گھرتا ہوں اور اس کے ذریعہ مال حاصل کرتا ہوں لہٰذا آپ میرے حال کی شرح کو بھی دل سے (غور سے) سنیں جیسے کہ اس کے بیان کو سنا ہے اور بلا رورعایت آپ مناسب حکم دیں۔ راوی (حارث بن ہمام) کہتا ہے کہ جب اس نے اپنے دعوی کو مضبوط کیا اور اپنے اشعار ختم کئے تو قاضی نے ان ابیات سے مفتون ہو کر نوجوان عورت کی طرف اس نے منہ کیا اور کہنے لگا کہ سن تمام حاکموں اور فرمانرداؤں کے نزدیک شرفا کے گروہ کی ہلاکت (ختم ہونا) اور نااہلوں (کمینوں) کی طرف زمانہ کا رجحان (مائل ہونا) ثابت وسلم ہو چکا ہے۔ اور میں یقیناً تیرے شوہر کو سچ کہنے والا (سچا) اور ملامت سے اس کو بری خیال کرتا ہوں۔ تو تو دیکھ اس نے تیرے مال واسباب کا اقرار کیا اور اس نے اس کی اصلی حالت بتا دی (ظاہر کر دی)

تشریح لغات

۱؎ نشأت از فتح یقال نشأ الشیٔ ونشوا از کرم نشاءً ونشوءً ونشاءۃً ونشاوۃً جبکہ نو پیدا ہوا اور زندہ ہو یقال نشاء الطفل جبکہ وہ جوانی کو پہنچے ونشأت فی بنی فلان یعنی میری پرورش بنی فلاں میں ہوئی اور یہاں اس کے معنی پیدا ہونے کے ہیں ۲؎ نِیْطَ ای عُلِّقَ یقال ناطہ نوطاً ونیاطاً ای علّقہ ونیط علیہ الشیٔ ای علق علیہ از نصر۔ ۳؎ مواضی یہ ماضیۃ کی جمع ہے بمعنی المسرعۃ فی الکتابۃ یعنی ہو فصیح لا تتوقف قامۃ ۴؎ الیراع یہ یراعۃ کی جمع ہے بمعنی قلم ونرکل وبانسری اور اس کے معنی بزدل اور کمزور اور بے عقل اور چھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری کے بھی آتے ہیں۔ اور یہاں اول معنی مراد ہیں ۵؎ الکتب یہ کتاب کی جمع ہے جس میں لکھا جائے اور بمعنی خط وصحیفہ وفرض واندازہ اور ہر وہ کتاب

جو منزل من اللہ ہو القلائد یہ قلادۃ کی جمع ہے وہی المفتولۃ التی تجعل فی العنق یقال قلات الجیل قلدا فتلہ از ضرب شعری المنظوم ای المنظوم شعری السحب یہ سحاب کی جمع ہے بمعنی لونگ وغیرہ کا ہار جس میں موتی وجواہر وغیرہ نہ ہوں (ہار) الحرفۃ بالکسر بمعنی پیشہ احوی از ضرب یقال حوی الشیٔ حوایۃ جبکہ وہ جمع کرے اجتلب از افتعال اجتلاب مصدر بمعنی کسب کرنا ولا نا فاذنی از سمع یقال اذن لہ والیہ اذنا جبکہ وہ کان لگا کر سنے اور یہ اذان سے ماخوذ ہے یقال حدثتہ فاذن لی احسن الاذن لی یعنی میں نے بات چیت کی تو اس نے اچھی طرح کان لگا کر بات سنی۔ لا تراقب از باب مفاعلت یقال راقبہ جبکہ وہ نگہبانی کرے اور یہاں معنی رعایت اور انتظار کرنے کے ہیں واحکم امر حاضر کا صیغہ بمعنی تو حکم کر یقال حکمت فی فعلہ ای حکمت فیہ از نصر شادہ از ضرب یقال شاد البناء یشیدہ شیدا جبکہ وہ عمارت کو بلند کرے وشاد الحائط جبکہ وہ دیوار پر پگ کرے۔ عطف ای مال (جھکا) یقال عطفت الیہ عطفا وعطوفا ای مال الیہ وعطف علیہ ای رجع علیہ بما یرید وعطف عنہ ای انصرف از ضرب الفتاۃ بمعنی نوجوان عورت وباندی والجمع فتیات وفتوات وفی التنزیل والاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء شغف یہ ای اولع فریفتہ اور سفتون ہونا۔ شغف وہ محبت جو دل کا پردہ چھپالے یقال شغف بہ شغفا وشغف بہ ای اولع شغفہا شغفا ای اصاب شغافہا از فتح وفی التنزیل قد شغفہا حبا الحکام یہ حاکم کی جمع ہے اور اس کی جمع حاکموں بھی آتی ہے الاحکام یہ حکم کی جمع ہے بمعنی فیصلہ انقراض مصدر از باب انفعال بمعنی ختم ہونا یقال قرضہ قرضا ای قطعہ فانقرض از ضرب جیل بالکسر بمعنی لوگوں کا گروہ اور ایک زمانہ کے لوگ والجمع اجیال وجیلان الشام یہ نقیم کی جمع ہے۔ بمعنی نالائق بعلک بمعنی شوہر اور اس کی جمع بعولۃ آتی ہے یقال بعل الرجل بعالۃ وبعولۃ ای صار بعلا ای زوجا وبعلت المرأۃ ای صارت ذات زوج از فتح الملام مصدر بمعنی ملامت یقال لامہ یلومہ لوما وملاما وملامۃ فی کذا وعلی کذا جبکہ وہ ملامت کرے از نصر الفرض بمعنی دین والجمع فروض اور اس سے مراد جہیز کا ثمن ہے صرح از باب تفعیل ای اوضح وکشف وہذا مثل یضرب للامر اذا انکشف یقال صرح الامر یعنی صاف اور کھلا ہوا ہے وصرح عن المحض یعنی اوس نے واقعی بات کو ظاہر کیا۔ اور یہ مثل اس طرح پر ہے۔ صرح الحق عن محضہ ای کشف عن خالصہ اور مجرد اس کا کرم اور فتح سے آتا ہے کرم سے اس کے معنی صاف ہونے اور خالص ہونے اور روشن ہونے کے آتے ہیں اور فتح سے ظاہر کرنے اور واضح کرنے کے آتے ہیں۔ المحض بمعنی چیز خالص والجمع محاض از کرم یقال محض الرجل فی نسبہ یعنی وہ خالص النسب ہے یا ہوا۔

وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ۔ وَتَبَيَّنَ اَنَّهٗ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ۔ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذِرِ مَلَامَةٌ وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَاثَمَةٌ۔ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ۔ وَاِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ۔ فَارْجِعِيْ اِلٰى خِدْرِكِ۔ وَاعْذِرِيْ اَبَا عُذْرِكِ۔ وَنَهْنِهِيْ عَنْ غَرْبِكِ۔ وَسَلِّمِيْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ۔ ثُمَّ اِنَّهٗ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً۔ وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قَبْضَةً۔ وَقَالَ لَهُمَا تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ۔ وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبُلَالَةِ۔ وَاصْبِرَا عَلٰى كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهٖ۔ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ۔ فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْاِسَارِ۔ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْاِعْسَارِ۔

الترجمۃ والمطالب اور نظم کا مصداق بیان کر دیا اور یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خالی ہڈی کا ہے یعنی مفلس اور محتاج ہے۔ اور معذور کو تکلیف دینا بری بات ہے اور تنگ دست کو قید کرنا گناہ ہے اور فقیری و محتاجی کو چھپانا یہ ایک قسم کا زہد ہے۔ اور صبر کے ساتھ فراخی کا انتظار کرنا یہ ایک عبادت ہے لہذا اب تو اپنے گھر کو جا اور تو اپنے شوہر کا عذر قبول کر اور تو اپنی تیزی زبان یا رونے سے باز رہ اور تو

اپنے پروردگار کا حکم مان یہ کہکر قاضی نے صدقوں میں سے ان کا ایک حصہ مقرر کر دیا اور اوس صدقے کے درہموں میں سے ایک مٹھی ان کو بخش دی اور ان سے بولا کہ اس تھوڑی سی چیز سے تم (اپنے نفس) کو بہلاؤ اور تم اس تھوڑے سے پانی سے سیراب ہو جاؤ اور زمانہ کے مکر اور سختی پر صبر کرو کیونکہ عنقریب اللہ تعالیٰ فراخی یا کوئی حکم مناسب صادر فرمائے گا۔ اس پر دونوں کے دونوں اٹھے اور بوڑھا ایسا خوش تھا جیسے قید سے چھوٹنے والا اور تنگ دستی کے بعد غنی (ہونے والا) خوش ہو۔

تشریح لغات

لہ مصداق بمعنی کسی کی سچائی کا گواہ یقال انہ ذو مصدق و ذو مصدق یعنی وہ بہادر ہے جنگجو ہے۔ یا تیز دوڑنے والا ہے اور یہاں اس کے معنی مراد کے ہیں ؎ معروق بمعنے خالی ہڈی یعنی ہڈی پر گوشت باقی نہ رہے از نصر یقال عرقت العظم اذا اکلت ما علیہ من اللحم والمراد ہہنا الافلاس ؎ العظم اس کی جمع عظام آتی ہے۔ بمعنی ہڈی وفی التنزیل فکسونا العظام لحما و فرئ فکسونا العظم ؎ اعنات مصدر از افعال بمعنی تکلیف ومشقت میں ڈالنا یقال عنت عنتا ای لقی الشدۃ حتی یخاف منہ التلف از سمع واعنت الرجل جب کہ ہلاکت میں ڈالے ؎ ملامۃ بمعنی برا اور قابل ملامت و دناءت یقال لوم لؤما وملامۃ ولآمۃ ای کان فی الاصل شحیح النفس فھو لئیم والجمع لئام ولؤما از کرم ؎ الحبس المنع عن الانبعاث (قید کرنا) یقال حبسہ حبسا ای سجنہ از ضرب واعلم ان الحبس مخصوص لمنع النفس ؎ المعسر ہو الذی عجز عن قضاء الدین (تنگ دست) اور یہ عسر سے مشتق ہے جو یسر کی ضد ہے وفی التنزیل ان مع العسر یسرا یقال عسر عسرا و عسرا و عسر و عسرا و عسارۃ ضد یسر وسہل از سمع و کرم ؎ ماثم بمعنے گناہ ومعصیت ونا جائز فعل وجرم از سمع ؎ کتمان مصدر بمعنی چھپانا یقال کتمہ کتما وکتمانا جبکہ میں اس کو چھپاؤں۔ از نصر ؎ الفقر ضد الغنی یقال فقر فقارۃ ای احتاج ضد استغنے فھو فقیر والجمع فقراء از کرم ؎ زہادۃ بمعنی پرہیزگاری یقال زہد وزہد وزہد زہدا فی الشیء وعنہ ای رغب عنہ وترکہ از نصر سمع وکرم فھو زاہد والجمع زاہدون وزہاد ۃ وزہاد ؎ الفرج محرکۃ انکشاف الغم (کشادگی) یقال فرج اللہ الغم عنہ ای کشفہ واذہبہ از ضرب ؎ عبادۃ ای طاعۃ اللہ یقال عبد اللہ وحدہ عبادۃ جبکہ وہ اللہ واحد کی عبادت کرے۔ از نصر وفی التنزیل الا تعبدوا الا ایاہ اور انتظار الفرج بالصبر عبادۃ یہ حدیث کا اقتباس ہے ؎ ما صبر اہل بیت علے جہد ثلاثا الا اتاہم اللہ برزق۔ ؎ خدرک بالکسر بمعنی پردہ والخدر ستر یمد للجاریۃ والجمع اخدار وخدور وجمع الجمع اخادیر ؎ ابا عذارک اس سے مراد اس کا اول زوج ہے ؎ نہنہی یقال نہنہہ عن الشیء یعنی اوس کو قول یا فعل سے روکا اور جھڑکا فتنہنہ یہ نہنہہ کا مطاوع ہے اور یہ نہی سے ماخوذ ہے بمعنی روکنا و باز رہنا اور یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے ؎ غرب بمعنی زبان کی تیزی ومستی شباب وآنسو رونا والجمع غروب اور یہ سب معنے یہاں پر لگ سکتے ہیں ؎ فرض ای جعل از ضرب وفی التنزیل ما کان علے النبی من حرج فیما فرض اللہ ؎ الصدقات۔ یہ صدقۃ کی جمع ہے وفی الاصل للتطوع والزکوٰۃ للواجب وقد یسمی الواجب صدقۃ اذا تحری صاحبہا الصدق فی فعلہ وفی التنزیل خذ من اموالہم صدقۃ وانما الصدقات الخ ؎ حصۃ ای نصیب والجمع حصص ؎ ناولہما ای اعطاہما از مفاعلت یقال ناولہ ونال لہ العطیۃ وبالعطیۃ نولا ونوالا ای اعطاہ ایاہا از نصر ؎ من دراہمہا ای الصدقات ؎ قبضۃ بالضم وہ چیز جس پر قبضہ ہو اور مٹھی بھر کر ہو القبضۃ ہی ما اخذت بجمیع اصابعک والقبض تناول الشیء بجمیع الکف از ضرب اور یہ دونوں طرح سے ہے یعنی ضاد معجمۃ اور صاد مہملۃ سے اور صاد مہملۃ کے معنی ہو الاخذ باطراف الاصابع کے ہیں ویعبر عن التقلیل وفے التنزیل فقبضت قبضۃ من اثر الرسول بالصاد المہملۃ ؎ تعلل مصدر از باب تفعل بمعنی مشغول رہنا یقال تعلل بکذا جب کہ وہ مشغول رہے ؎ العلالۃ بالضم تھوڑی چیز اور بہلاوہ اور پہلی مرتبہ دودھ دوہنے کی مہلت کے بعد دوہا ہوا دودھ اور بقیہ دودھ ؎ تندیا از باب تفعل اور یہ ندی سے مشتق ہے بمعنی تری یقال تندی الرجل جبکہ وہ سخی ہو اور مہربان ہو اور سیراب ہو یقال شرب حتی تندی یعنی اوس نے پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گیا اور یہی معنی یہاں مراد ہیں ؎ کید مصدر ہے بمعنی مکر وحیلہ وخباثت ولڑائی والجمع کیاد یقال کادہ کیدا ای مکر بہ وخدعہ از ضرب وکاد لفلان ای احتال لہ ؎ کد مصدر بمعنی مشقت وتکلیف یقال لیس ہذا من کدک ولا کد ابیک یعنی یہ تمہاری محنت وکوشش سے

حاصل نہیں ہوئی یقال کدًا الرجلُ کدًا ای تعبہ وکدّ فی العمل ای الحّ فی الطلب از نصر[۲۹] فعسی اللہ ان یأتی الخ یہ کلام مجید سے اقتباس ہے۔[۳۰] الاسار بالکسر بمعنی تسمہ والقید الذی یشد بہ الاسیر اور یہ اسر سے ماخوذ ہے جس کے معنی قید کے ہیں [۳۱] ہزۃ بالکسر ای الحرکۃ بالفرح والنشاط یقال ہزہ ہز ای حرکہ فاہتز ای تحرک از نصر وضرب یعنی خوشی سے جھومنا وہلنا [۳۲] الموسر یہ لیسر سے ماخوذ ہے جو عسر کی ضد ہے بمعنے مال دار [۳۳] الاعسار یہ مصدر از افعال بمعنی تنگدست ہونا یقال اعسر جب کہ وہ تنگ دست ہو والعسر الغریم جب کہ وہ قرض دار سے تنگدستی میں طلب کرے۔

قَالَ الرَّاوِیْ۔ وَکُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّہٗ اَبُوْزَیْدٍ سَاعَۃَ[۱] بَزَغَتْ[۲] شَمْسُہٗ۔ وَنَزَغَتْ[۳] عِرْسُہٗ۔ وَکِدْتُ اُفْصِحُ عَنْ افْتِنَانِہٖ۔ وَاِثْمَارِ[۵] اَفْنَانِہٖ۔ ثُمَّ اَشْفَقْتُ مِنْ عُثُوْرِ الْقَاضِیْ عَلٰی بُہْتَانِہٖ۔ وَتَزْوِیْقِ لِسَانِہٖ۔ فَلَا یَرٰی عِنْدَ عِرْفَانِہٖ۔ اَنْ یُّرَشِّحَہٗ لِاِحْسَانِہٖ۔ فَاَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ۔ وَطَوَیْتُ ذِکْرَہٗ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکِتَابِ۔ اِلَّا اَنِّیْ قُلْتُ بَعْدَ مَا فَصَلَ۔ وَوَصَلَ اِلٰی مَا وَصَلَ۔ لَوْ اَنَّ لَنَا مَنْ یَنْطَلِقُ فِیْ اَثَرِہٖ۔ لَاَتَانَا بِفَصِّ خَبَرِہٖ۔ وَبِمَا یُنْشَرُ مِنْ حِبَرِہٖ۔ فَاَتْبَعَہُ الْقَاضِیْ اَحَدَ اُمَنَائِہٖ۔ وَاَمَرَہٗ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَائِہٖ۔ فَمَا لَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَہْدِہًا۔ وَقَہْقَرَ مُقَہْقِہًا۔ فَقَالَ لَہُ الْقَاضِیْ۔

الترجمۃ والمطالب راوی کہتا ہے کہ میں اس کے آفتاب کے چمکنے اور اس کی زوجہ کے لڑائی کے وقت ہی پہچان چکا تھا کہ وہ ابوزید ہے اور قریب تھا کہ اس کے ہر فن سے واقف ہونے اور اس کی شاخوں کے بارآور (پھلدار) ہونے کو میں ظاہر کر دوں لیکن میں قاضی کے اس جھوٹ اور اس کی زبان کے مزین ہو جانے سے (بناوٹی بات پر) آگاہ ہونے سے میں ڈرا اور میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں قاضی تک اس کے مقامات مجلس کی جھوٹی اور غبار باتوں کا نہ پہنچ جائے کیونکہ وہ اس کو پہچان کر ہرگز احسان کے لائق اس کو شمار نہیں کرے گا لہٰذا میں مشکوک آدمی کی طرح بات کہنے سے باز رہا اور میں نے اس کا ذکر اس طرح لپیٹ دیا (پوشیدہ رکھا) جس طرح سجل نامی فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتا ہے (یا پیٹنے خط کے واسطے لکھنے پتہ کے یا مانند پیٹنے منشی کے مکتوب کو) مگر میں اس کے چلے جانے اور عطا و بخشش مل جانے کے بعد بولا کہ کاش کہ ہمارا کوئی شخص اس کے پیچھے جاتا (تاکہ) ہم کو اس کی حالت اور پھیلی ہوئی یمنی چادریں (حسن کلام) کی خبر دیتا اس پر قاضی نے امینوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے بھیجا اور اس کی خبر معلوم کرنے کا حکم دیا تھوڑی ہی دیر میں وہ شخص دوڑتا اور ٹھٹھے مارتا ہوا واپس آیا تو یہ دیکھ کر قاضی نے اس سے پوچھا۔

شرح لغات [۱] ساعۃ ای جزء من اجزاء الزمان والجمع ساعات ویعبر بہ عن القیامۃ کما فی التنزیل اقتربت الساعۃ ویسئلونک عن الساعۃ وعندہ علم الساعۃ [۲] بزغت ای طلع وجہہ یقال بزغت الشمس بزوغا وبُزغا ای طلعت از نصر [۳] نزغت ای شرت از فتح یقال نزغ بینہم نزغا ای اغری بینہم ونزغہ ای اغتابہ وطعن فیہ وفی التنزیل ان الشیطان ینزغ بینہم والنزغ دخول فی امر لفسادہ [۴] افتنانہ مصدر از باب افتعال بمعنی رنگ برنگ ہونا یقال افتنّ فی الحدیث جبکہ وہ اچھے طریقہ سے بیان کرے۔ [۵] اثمار یہ مصدر ہے بمعنی پھل دار ہونا یقال اثمر الشجر جبکہ وہ پھل دار ہو اور ثمرۃ کی جمع ثمار بھی آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اثمار اور ثمر آتی ہے اس کی جمع میں زبر ہے

اور یہاں بالکسر ہے نہ کہ جمع [6] افنانہ یہ فَنَنٌ کی جمع ہے بمعنی سیدھی شاخ اور اُس کی جمع الجمع اَفَانِینٌ ہے [7] اشفقت ای خفت یقال اشفق منہ وعلیہ یعنی اس نے خوف کیا و حرص کی اور کسی سے چوکنا رہا از سمع یقال شفق شفقاً وشفق من الامر جبکہ وہ ڈرے وشفق علیہ جبکہ وہ مہربان ہو اور خیر خواہی اور اصلاح کا خواہش مند ہو وشفق علے الشئ جبکہ وہ بخل کرے [8] عثور بمعنی بھید پر مطلع ہونا یقال عثر وعثوراً ای اطلعت از نصر [9] بہتانہ بالضم بمعنی افتراء و جھوٹ وفی التنزیل سبحانک ہذا بہتان عظیم یقال بَہَتَہٗ بَہْتاً وبہتانا ای افترى علیہ الکذب یعنی جب کہ وہ تہمت لگائے از فتح [10] تزویق مصدر از باب تفعیل زَوَّقَ الکلام جبکہ وہ آراستہ کرے اور اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا [11] یرشحہ، از باب تفعیل ای یربیہ یقال رَشَّحَ الولد جبکہ وہ پرورش کرے اور کام کے لائق بنائے ومنہ ہو یرشح لولایۃ العہد یعنی وہ ولیعہدی کے لیے تیار کیا جا رہا ہے اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے یقال رشح الاناء جبکہ برتن ٹپکے اور رسے ورشح الجسد جبکہ بدن پسینہ والا ہو ورشح الظبی جبکہ ہرن اچھلے اور کودے [12] فاجمت از باب افعال یقال اجمم عن الشئ جبکہ وہ ڈر کر باز رہے یا پیچھے ہٹے اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے یقال جمہ عن الشئ جبکہ وہ منع کرے وجم طرفہ علیہ جبکہ وہ نگاہ پھیرے [13] المرتاب صیغہ اسم فاعل از افتعال بمعنی شک کرنے والے یقال ارتاب من الشئ جبکہ وہ شک کرے وارتاب بفلان جب کہ تہمت لگائے [14] السجل معاہدات کا رجسٹر اور قاضی کا رجسٹر جس میں دعوے اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں تاکہ قاضی کے پاس محفوظ رہے والجمع سجلات وایضا یقال الکتاب العہود وکتاب العہود وکتاب الاحکام یقال سجل الکتاب ای قرأ قراءۃ متصلۃ وسجل الماء ای صبہ از نصر والسجیل حجارۃ کالطین ای ابلس [15] اثرہ اثر الشئ حصول مایدل علے وجودہ والجمع آثار [16] البعض بمعنی حقیقت امر واصل امر والجمع فصوصٌ وافصٌ [17] ینشر ای یظہر یقال نشر الثوب نشراً لبسطہ خلاف طواہ از نصر وضرب وفی التنزیل واذا الصحف نشرت وینشر رحمتہ [18] جبرۃ یہ جبرۃ کی جمع ہے بمعنی چادر یمنی [19] اُمنائہ یہ امین کی جمع ہے۔ الامین اور وہ شخص جو کسی کے پاس امانت رکھے اور وہ شخص جس کے پاس امانت رکھی جائے یقال اُمن امانۃ ای ضد خان از کرم۔ [20] التجسس یہ مصدر باب تفعل کا ہے بمعنی تلاش وجستجو یقال تجسس الامرای بحث عنہ ویقال جسّہ جساً ای مسّہ لیتعرفہ از نصر [21] ابنائہ یہ بناء کی جمع ہے بمعنی خبر [22] لبث ای مکث یقال لبث بالمکان لبثاً ولبثاً ای اقام فیہ ملازماً لہ ومکث از سمع [23] متدہدہا یہ بعثر یبعثر سے ہے اس کے اصلی معنی گول چیز لڑکانے کے ہیں اب اس کے معنی تیزی سے چلنے کے ہوگئے ہیں [24] تہقر صیغہ ماضی از بعثر جبکہ وہ الٹے پیر لوٹے یقال تہقر تہقرۃ وتقہقر جبکہ وہ پچھلے پاؤں لوٹے ویقال ہو یقہقر فی مشیتہ جبکہ وہ پچھلے وہ پاؤں چلے [25] مقہقہا اسم فاعل کا صیغہ از بعثر یقال قہقہہ، قہقہۃ جب کہ وہ زور سے ہنسے اور ٹھٹھا مار کر ہنسے۔

مَهْيَمْ. يَا اَبَا مَرْيَمَ. فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا. وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِيْ طَرَبًا. فَقَالَ لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ. وَمَا الَّذِيْ مَا وَعَيْتَ. قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ. يُصَفِّقُ بِيَدَيْهِ. وَيُخَالِفُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. وَيُغَرِّدُ بِمِلْأِ شِدْقَيْهِ. وَيَقُوْلُ ؎

كِدْتُ اُصْلٰى بِبَلِيَّهْ | مِنْ وَقَاحٍ شَمَّرِيَّهْ
وَاَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا | حَاكِمُ الْاِسْكَنْدَرِيَّهْ

فَضَحِكَ الْقَاضِيْ حَتّٰى هَوَتْ دِنِيَّتُهٗ. وَذَوَتْ سَكِيْنَتُهٗ. فَلَمَّا فَاءَ اِلَى الْوَقَارِ. وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ. قَالَ اللّٰهُمَّ بِحُرْمَةِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ. حَرِّمْ حَبْسِيْ عَلَى الْمُتَأَدِّبِيْنَ. ثُمَّ قَالَ لِذٰلِكَ الْاَمِيْنِ عَلَيَّ بِهٖ. فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِيْ طَلَبِهٖ.

الترجمۃ والمطالب

کہ ابو مریم کیا بات ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے عجیب وغریب واقعہ دیکھا اور میں نے ایک ایسی بات سنی جس سے خواہ مخواہ ہنسی آگئی قاضی کہنے لگا بھلا تو بتا تو سہی تو نے کیا دیکھا اور تو نے کیا یاد کیا (سنا) اس نے جواب دیا کہ بوڑھا جس وقت سے نکلا ہے تالیاں بجاتا اور پیروں سے ناچتا کودتا اور زور زور سے (منہ بھر کر) گاتا پھر رہا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے قریب تھا کہ میں بے شرم اور جلد باز عورت کے ہاتھوں مصیبت میں جلا یا جاتا اور اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا تو مجھے جیل خانہ دیکھنا پڑتا اس پر قاضی اتنا ہنسا کہ اس کی ٹوپی پیچھے گر پڑی اور اس کا سارا وقار جاتا رہا پھر جب وہ وقار اور سکون کی طرف لوٹا اور پڑھا زیادہ ہنسی کے بعد استغفار پڑھ تو کہنے لگا خداوندا! اپنے مقرب بندوں کے طفیل میں ادب آموز ادیبوں یعنی بندوں پر میری قید حرام کردے۔ اس کے بعد امین سے بولا کہ اس کو تو میرے پاس لا یہ سن کر وہ اس کی تلاش میں بہت تیزی سے چل دیا۔

تشریح لغات

لہ مہیم یہ کلمہ استفہام ہے بمعنی ما خبرک وما شانک وما حالک اور بعض اد باء یہ کہتے ہیں کہ یہ ظرف ہے بمعنی ما دراءک اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے یعنی ما احدث لک شیئ غرضیکہ یہ اصل میں مہ یا من تھا اول صحیح ہے لہ ابا مریم یہ لفظ سریانی ہے تو یہ اس شخص کی کنیت ہے جس کو قاضی نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا اس لیے کہ وہ عجیب خبر لایا جیسے ان سے بغیر باپ کے بیٹا ہونا سرزد ہوا یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے لہ عَایَنْتُ از باب مفاعلت مُعَایَنَۃً مصدر بمعنی دیکھنا یقال عَایَنَہٗ عیاناً ومعاینۃً جبکہ وہ خود دیکھے یا معائنہ کرے۔ لہ طربا مرکۃ بمعنی خوشی یا رنج میں اضطراب اور بے چینی ہونا یقال طرب طرباً ای اہتز فرحاً او حزناً از سمع لہ وعیت ای ای حفظت از ضرب یقال وعی الشئی وعیاً جبکہ وہ جمع کرے۔ ووعی الحدیث جبکہ قبول کرے اور غور کرے اور یاد کرے۔ ووعی الاذن جبکہ مجھے لہ یصفق از باب تفعیل بمعنی تالی بجانا ای یضرب بداً علی ید اخری یقال صَفَقَ الید بالبیعۃ صفقاً ای ضرب بیدہ علی یدہ وذلک علامۃ وجوب البیع از نصر صَفَقَہٗ صَفقاً ای ضرب ضرباً یسمع لہ صوت لہ یغرد از باب تفعیل تَغرِیدٌ مصدر بمعنی گانا اور خوشی سے جھومنا یقال غرد الطائر وغرد تغریداً واغرد وتغرد ای رفع صوتہ فی غنائہ والطرب بہ از سمع لہ بملاء جمع املاء یقال ملأہ ماءً وبالماء ومن الماء ای وضع فیہ قدر ما یاخذہ فامتلأ از فتح یعنی برتن بھرنے کی مقدار لہ شدقیہ الشدق زاویۃ الفم بمعنی منہ کا کونا وجبڑا والجمع اشداق یقال شَدِقَ شَدَقاً ای اتسع شدقہ از سمع واعلم ان ذلک عندہم من المعائب ومن جملۃ معائب الفم الفقم وہو میل فی الفم وفیما یلیہ والعزز وہو لصوق الحنک الاعلی بالحنک الاسفل ومنہا العدل وہو استرخاء الشفتین وغلظہا ومنہا اللطع وہو بیاض بعنز بہما ومنہا القلب وہو انقلابہما ومنہا الجلع وہو قصورہما من الانضمام والسبرطۃ وہو ضخمہا لہ کدت ای قاربت وقد مر تحقیقہ لہ اصلی ای احرق وادخل فی النار یقال صَلِیَ النار صُلیاً وصِلِیّاً وصُلیّاً وصِلیاً جب کہ وہ آگ کی گرمی کو برداشت کرے۔ یا آگ میں جلے از سمع وصلی الامر وبالامر جبکہ وہ معاملہ کی شدت برداشت کرے لہ بلیۃ ای مصیبت یقال بلوتہ بلاءً ای اختبرتہ از نصر لہ وقاح بمعنی بے حیا وبے شرم اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہیں یعنی دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ والجمع وُقُحٌ ووُقُحٌ یقال وَقَحَ یَقِحُ قِحَۃً وَقِحَۃً وَقَحَ یَوْقَحُ وَقَحاً ووَقُحَ وَقَاحَۃً ای قل حیاءہ واجترأ علی القبائح از ضرب وسمع وکرم لہ شمریۃ یہ شِمِرِیٌّ کا مؤنث ہے بمعنی کار آزمودہ اور تجربہ کار اور جلد باز اور محنت سے کام کرنے والا لہ از ورا از نصر یقال زارہ زیارۃً ای اتاہ بقصد الالتقاء یعنی ملاقات کے لیے آنا۔ از نصر لہ السجن بالکسر بمعنی مجلس وقید خانہ وجیل خانہ والجمع سجون یقال سجنہ سجناً ای حبسہ از نصر لہ ہوت یقال ہوی النجم والنقض الجدار وخر السقف وطاح النقض کلہا بمعنی سقط یقال ہوی الشئی یہوی ہویاً وہُویّاً وہَوَیاناً جبکہ وہ اوپر سے نیچے گرے از ضرب اور کہا گیا ہے کہ الہَوِیُّ بفتح الہاء لارتفاع کے لیے اور الہُوِیُّ بضم الہاء انحدار کے لیے لہ دنیۃ بالکسر بتشدید النون والیاء قلنسوۃ کبیرۃ شبہت بالدَّنِّ وجمع الدن دنان اور یہ ایک خاص قسم کی بڑی ٹوپی ہوتی ہے جس میں طول اور گولائی زیادہ ہوتی ہے اور اس کو عراق کے قاضی استعمال کرتے تھے جیسے

کہ ہمارے یہاں ولایتی طلباء پہنتے ہیں۔ [19] ذوت ای زالت وفترت وضعفت یقال ذوی البنات یعنی تازگی جاتی رہی، اور وہ سوکھ گئی وذوی ذُویًا جب کہ نبات پژمردہ ہوجائے از ضرب وسمع [20] فاء ای رجع والفیئ الرجوع الی حالۃ محمودۃ وفی التنزیل حتی تفیئ الی امر اللّٰہ فان فائت از ضرب [21] الوقار ای السکون والحلم (بردباری) وفی التنزیل مالکم لاترجون للّٰہ وقارا یقال وقر وقارۃً ووقارًا ای صار ذا وقار از کرم [22] عقب از باب تفعیل یقال عقب الشئی اے اتی بشئی بعدہ واصلہ عقب الرجل عقبًا وعقوبًا وعاقبۃً ای جاء بعدہ از نصر وفی التنزیل لہ معقبات ای ملائکۃ یتعاقبون [23] الاستغراب مصدر از استفعال وہو شدۃ الضحک (ہنسی میں بہت مبالغہ ہونا) جو آنکھوں میں آنسو بھر جائیں [24] الحرمۃ بمعنی عزت وذمہ وحصہ وقابل حفاظت چیز و بمعنی الواجب و مالایحل انتہاکہ (یعنی وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی ہی حرام ہو) وفی التنزیل ومن یعظم حرمات اللّٰہ فہو خیر لہ والجمع حُرُمٌ وحُرَمٌ [25] حرم از باب تفعیل ای اجعل حرامًا اور یہ تحریم سے ماخوذ ہے جو تحلیل کی ضد ہے۔ وفی التنزیل یاایہا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک یقال حُرُمَ علیہ الامر حرامًا وحُرمۃً ای امتنع علیہ از کرم [26] علی یہ اسم فعل ہے مبنی تو اُس کو لا اور بعض اویاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ اطلبوا علی سے ماخوذ ہے اطلبوا کو حذف کر کے علیّ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہے [27] مجدا ای مجتہدا یہ ہازلا کی ضد ہے یا بمعنی جلدی کرنے والا یقال جدّ جدًا جبکہ وہ کوشش کرے وجد فی الامر جبکہ وہ جلدی کرے از ضرب ونصر۔

ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَأْيٍ[1]۔ مُخْبِرًا بِنَأْيِهِ[2]۔ فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ۔ اَمَا اِنَّهُ لَوْحَضَرَ[3]۔ لَكُفِيَ الْحَذَرَ[4]۔ ثُمَّ لَاَوْلَيْتُهُ[5] مَا هُوَ بِهِ اَوْلٰى[6]۔ وَلَارَأَيْتُهُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْاُوْلٰى۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَلَمَّا رَاَيْتُ صَغْوَ الْقَاضِيْ اِلَيْهِ۔ وَفَوْتَ ثَمْرَةِ التَّنْبِيْهِ عَلَيْهِ۔ غَشِيَتْنِيْ نَدَامَةُ الْفَرَزْدَقِ۔ حِيْنَ اَبَانَ النَّوَارَ۔ وَالْكُسَعِيِّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّهَارَ۔

الترجمۃ والمطالب

کچھ دیر بعد اس کے دور ہو جانے کی خبر لے کر لوٹا قاضی اُس سے بولا کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو وہ خوف سے بے خطر ہوتا اور میں اس کو　اس کے لائق انعام واکرام دیتا اور اُس پر ظاہر کرتا کہ آخری بخشش (عطیہ اخیر کا) اول عطیہ سے زیادہ اچھی ہے حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے جب قاضی کا میلان طبع اس کی طرف پایا اور نیز قاضی کو اس کے حال سے آگاہ کرنے کے فائدے کو فوت ہوتے دیکھا تو میں ندامت اور پشیمانی میں اس طرح ڈوب گیا جیسے فرزدق اپنی بیوی نوار کو طلاق دیتے وقت اور کسعی صبح دیکھ کر پشیمان ہوا تھا۔

تشریح لغات

[1] لأیٍ ای بعد بطئۃ یقال لأی لأیًا ای ابطأ از فتح [2] بنائہ ای ببعدہ یقال نای عنہ نأیًا ای بعد از فتح وفی التنزیل وینئون عنہ [3] حضر یہ حضور سے مشتق ہے جو غیبت کی ضد ہے بمعنی حاضر ہونا یقال حضر حضورًا ای ضد غاب وحضر المجلس ای شہدہ از نصر [4] الحذر بمعنی احتیاط و بچنا مصدر یقال حذر الرجل ومن الرجل حَذَرًا وحذرًا ومحذرۃً جبکہ وہ بچے پرہیز کرے جو کنارہ ہے از سمع اور اس کے صفت کے صیغے حِذِرٌ وحُذُرٌ آتے ہیں۔ [5] لاولیتہ ای لاعطیتہ از باب افعال یقال اولاہ معروفًا جب وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے ما اولاہ للمعروف وہ کتنا فیاض ہے اور یہ شاذ ہے اس لیے کہ یہ ثلاثی مزید سے صیغہ نہیں آتا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال ولی الرجلَ وعلیہ جبکہ وہ مدد کرے دولی الرجل جبکہ وہ محبت کرے [6] اولی۔ بمعنی زیادہ حقدار اور زیادہ لائق یقال ہو اولی بکذا یعنی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور اس کا تثنیہ اولیان آتا ہے والجمع الاولون

ے والاءالی اوراس کا مؤنث ولیا ہے اوراس کا تثنیہ ولییان ہے والجمع وُلی ولییات ٹه صغوتہ یہ مصدر ہے بمعنی مائل ہونا یقال صغا صغو ً ا وَصَغِیٌ صغاً او صُغِیّاً ای مال از نصر وسمع وفی التنزیل ولتصغیٰ الیہ افئدۃ الذین لا یومنون بالآخرۃ ٹه فوت بمعنی جانا یقال فات یفوت فوتاً وفواتاً ای ذہب وقت فعلہ والفوت بُعْدُ الشئ عن الانسان تبغدرا وراکه ٹه ثمرۃ التنبیہ علیہ ای تنبیہ القاضی علی ابی زید وثمرۃ ہذا التنبیہ کثرۃ الاحسان علیہ ٹه الفرزدق شاعر مشہور ہو ہمام بن غالب التمیمیؒ الشاعر والنوار اسم زوجتہ وکان قد طلقہا ثم ندم علے ذلک فقال ؎

نَدِمْتُ ندامۃ الکسعیّ لمّا ❊ غدت منی مطلقۃ نوار ❊ وکانت جنتی فخرجت منہا کآدم حین اخرجہ الضرار ❊ ولوانی ملکت یدی ونفسی ❊ لاصبح لی علے القدر اختیار ❊ وکنت کفا فی عینیہ عمداً ❊ فاصبح مایضئ لہ نہار۔

یہ شاعر کریہ المنظر اور بدصورت تھا حضرت ابن زبیرؓ نے سماۃ نوار کا نکاح فرزدق سے کر دیا تھا جو اس کی چچا زاد بہن تھی۔ عبید کے ذریعہ سے اوس نے فرزدق سے طلاق کی درخواست کی چنانچہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی مجلس میں فرزدق نے تین طلاقیں دے دیں اتفاق سے نوار گذر رہی تھی فرزدق سے نہ رہا گیا اوس نے نوار کے غلبہ محبت میں بوسے لئے اس نے اس کی اس نازیبا حرکت پر ملامت کی اور یہ کہا کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے تجھ کو سزا دلواؤں گی۔ فرزدق نے ڈر کر یہ اشعار کہے اور فرزدق نے سنہ ۱۱۰ھ میں انتقال کیا ٹه والکسعی رجل منسوبٌ الی کسع قبیلۃ بالیمن اسمہ محارب او محامر کان راعیاً وعمل قوساً بعد طول تعب یہ ندامت میں ضرب المثل ہے کسعی نے ایک نبعہ کا درخت پرورش کیا اور اس سے ایک کمان اور پانچ تیر تیار کئے اور اُن کو لے کر ایک گھات کی جگہ پر بیٹھ گیا جس وقت رات کو نیل گائیں پانی پینے آئیں تو اُس نے باری باری پانچوں تیر مارے اور وہ برابر یہ خیال کرتا رہا کہ میرا تیر خطا ہو گیا جب سب تیر ختم ہو گئے تو اُس کو بہت غصہ آیا اور اس نے اپنی کمان توڑ کر پھینک دی۔ جب صبح کی روشنی ظاہر ہوئی تو اس کو پانچوں نیل گائیں تیر زخمی پڑی ملیں اب تو یہ کمان کے توڑ ڈالنے پر ہی نادم ہوا اور کہنے لگا۔ ندمت ندامۃً لو انّ نفسی تطاوعنی اذاً لقطعت خمسی ❊ تبیّن لی سفاہُ الرای منّی ❊ لعمرُ ابیک حین کسرتُ قوسی۔

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ هَتَفَ بِيْ دَاعِي الشَّوْقِ. إِلٰى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ. فَلَبَّيْتُهُ مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً. وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً. فَلَمَّا أَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيَ. وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِيْ. وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَاْسِيْ. رَأَيْتُ غُلَامًا قَدْ أُفْرِغَ فِيْ قَالَبِ الْجَمَالِ. وَأُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَقَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهِ. يَدَّعِيْ أَنَّهُ فَتَكَ بِابْنِهِ.

الترجمة والمطالب

دسویں مجلس جو رحبیہ کے نام سے موسوم ہے۔
حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ مجھے داعی شوق نے مالک بن طوق کے تعمیر کردہ شہر رحبہ کی طرف آواز دی (بلایا) میں نے تیز رو اونٹنی پر سوار ہو کر تیز اور اپنے جلدی ارادہ کو کھینچتے ہوئے لبیک ہوئے کہا جب میں نے اس شہر رحبہ میں لنگر ڈالا اور خیمہ کی رسیاں کس لیں یعنی وہاں مقیم ہوا) اور سر منڈوانے کے بعد حمام سے میں باہر نکلا تو میں نے ایک لڑکے کو دیکھا جو حسن و جمال کے سانچہ میں ڈھالا گیا تھا اور جسے حسن کا مکمل ترین (بہت ہی عمدہ) لباس پہنایا گیا تھا ایک بوڑھا اس کی آستین پکڑے دعویٰ کر رہا تھا کہ اس نے میرے لڑکے کو

اچانک قتل کیا ہے۔

تشریح لغات

[1] رحبیۃ۔ یہ رحب کی طرف منسوب ہے۔ جس کے معنی وسعت کے ہیں اور یہ ایک جگہ کا نام ہے منہ رحیب بمعنی وسیع از سمع وکرم [2] ہتف اے نادی یقال ہتف فلان بفلان ہتفاً وہتافاً اذا رفع صوتہ ولا یری شخص منہ الہاتف اور غیب سے ندا دینے والے کے بھی اس کے معنی آتے ہیں از ضرب [3] الشوق بمعنی نفس کی خواہش وہو میل النفس والجمع اشواق یقال شاقہ الحُبُّ اے زید شوقاً ای ہاجہ فہو مشوق وزید شائق از نصر [4] رحبۃ یہ شہر ہے جو ساحل فرات پر واقع ہے بینہ وبین حلب خمسۃ ایام وبین دمشق ثمانیۃ ایام بناہا مالک بن طوق (اور اس کی کنیت ابو کلثوم تھی) اور اس کو رحبۃ الشام بھی کہتے ہیں [5] ممتطیا ای راکبا امتطاء مصدر یقال امتطی الدابۃ ای رکبہا ویقال مطی مطواً ای اسرع فی سیرہ از نصر ومُطِیَ مطیاً ای امتد وطال وفی التنزیل ثم ذہب الی اہلہ یتمطّٰی ای یمد مطاہ علیٰ مظہرہ از سمع [6] شملۃ یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی ناقہ تیز رفتار یقال شمل الرجل واشمل ای اسرع فی سیرہ از نصر [7] منتضیا ای مجرداً انتضاء مصدر یقال نضا السیف من غمدہ نضواً ونفی نفیاً ای سَلَّہٗ ونضا الثوب عنہ ای نزعہ وخلعہ از نصر وضرب [8] مشمعلۃ اشمعلال سے یہ ماخوذ ہے بمعنی تیز جانا یقال شمعل وتشمعل واشمعل القوم ای تفرقوا وتنشروا واشمعل الرجلُ ای جَدَّ فی المضی واشمعلت الابل ای تفرقت مرحًا ونشاطاً [9] المراسی یہ مرساۃ کی جمع ہے بمعنی کشتی وجہاز کا لنگر بمعنی انجر السفینۃ واصلہ رسا الشئ رسواً ورُسُوًّا ای رسخ وثبت از نصر منہ جبال راسیۃ وہ بڑے پہاڑ جو زلزلہ میں اپنی جگہ پر ثابت وقائم رہیں [10] شدوت بمعنی احکمت یہ شَدٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی مضبوط باندھنا یقال شَدَدْتُ الشئ ای قویت عقدہ [11] امراس یہ مَرَسٌ کی جمع ہے اور یہ مرسۃ کی جمع ہے بمعنی خیمہ کی رسی وجہاز کے اطناب [12] سبت بمعنی سر کا منڈوانا واصل السبت القطع ومنہ سبت شعرہ ای حلقہ وسمی یوم السبت لانہ تعالیٰ قطع عمل خلق السموات والارض فی ہذا الیوم الذی ابتدا بافی یوم الاحد از نصر وضرب [13] غلاماً بمعنی سبز خط ونوجوان وغلام ومذ دعد والجمع غلمانٌ وغِلْمَۃٌ واَغْلِمَۃٌ از سمع [14] اُفرِغ ای صُبَّ پانی کا انڈیلنا یقال افرغ الماءَ ای صَبَّہٗ وفرغ فراغاً ای النصبَ از سمع وفی التنزیل ربنا افرغ علینا صبراً [15] قالب بفتح اللام وکسرہا ما یفرغ فیہ الجواہر والجمع قوالب [16] الجمال ای الحسن خلقاً وخلقاً از کرم [17] الحلۃ بالضم ازار ورداءٌ والجمع حُلَلٌ وحِلَالٌ [18] اعتلق از باب افتعال ای تعلق ولزم یقال علق الشوک بالثوب عَلَقًا وعلاقۃً ای استمسک وعلقہ وبہ ای ہَوِیَہٗ واحَبَّہٗ از سمع [19] بردنہ ہو اصل الکم (آستین) والجمع اردانٌ والمراد بہ ردن الغلام چونکہ عرب والے آستین میں جیب بنا لیا کرتے تھے اور اس میں وہ اپنے روپیہ پیسے رکھا کرتے تھے [20] فتک یقال فتک بفلان فتکًا ای بطش بہ او قتلہ علی غفلۃ از ضرب بمعنی اچانک قتل کیا۔

وَالْغُلَامُ یُنْکِرُ عِرْفَتَہٗ[1]۔ وَیُکْبِرُ[2] قِرْفَتَہٗ[3]۔ وَالْخِصَامُ بَیْنَھُمَا مُتَطَایِرُ[4] الشَّرَارِ۔ وَالزِّحَامُ[5] عَلَیْھِمَا یَجْمَعُ بَیْنَ الْاَخْیَارِ[6] وَالْاَشْرَارِ[7]۔ اِلٰی اَنْ تَرَاضَیَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ[8] اللَّدَدِ[9] بِالتَّنَافُرِ[10] اِلٰی وَالِی الْبَلَدِ۔ وَکَانَ مِمَّنْ یُّزَنُّ[11] بِالْھَنَاتِ[12]۔ وَیُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِیْنَ[13] عَلَی الْبَنَاتِ[14]۔ فَاَسْرَعَا[15] اِلٰی نَدْوَتِہٖ[16]۔ کَالسُّلَیْکِ[17] فِیْ عَدْوَتِہٖ۔ فَلَمَّا حَضَرَاہُ[18] جَدَّدَ[19] الشَّیْخُ دَعْوَاہُ[20]۔ وَاسْتَدْعٰی عَدْوَاہُ[21]۔ فَاسْتَنْطَقَ[22] الْغُلَامَ۔ وَقَدْ فَتَنَہٗ[23] بِمَحَاسِنِ غُرَّتِہٖ[24]۔ وَطَرَّعَقْلَہٗ[25] بِتَصْفِیْفِ[26] طُرَّتِہٖ[27]۔

الترجمۃ والمطالب اور لڑکا اس کے پہچاننے سے انکار کرتا تھا اور اس کی تہمت والزام کو امر عظیم (بہت ہی بڑا) سمجھتا تھا اور ان کی باہمی مخالفت کی چنگاریاں اڑا رہی تھی اور اچھے برے آدمی اُن کے پاس جمع ہو گئے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں خوب

لڑ جھگڑ کر حاکم شہر کے پاس مرافعہ کرنے یا دعویٰ دائر کرنے پر رضا مند ہو گئے حاکم شہر کی یہ حالت تھی کہ وہ بُرے خصائل سے خود متہم تھا (یعنی وہ خود لوطی تھا) اور وہ لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں سے زیادہ رکھتا تھا۔ یہ دونوں سلیک شنفری کی طرح اس کے اجلاس کی طرف تیز دوڑے جب اُس کے سامنے پہنچے تو بوڑھے نے اپنا دعویٰ از سرِ نو بیان کیا اور اس کی مدد کا خواستگار ہوا اس قاضی نے لڑکے سے جواب چاہا قاضی کو وہ پہلے ہی اپنی خوبصورتی سے مفتون اور اپنے گیسوؤں کی بناوٹ (پٹی جمانے) و سجاوٹ سے اُس کی عقل کو چھین چکا تھا (یعنی اس کو بے خبر و مدہوش کر دیا تھا)

تشریح لغات

۱ عرفتہ ای معرفتہ والضمیر للذین یہ مصدر ہے اور یہ فعلۃ کے وزن پر ہے ضرب سے یقال عرف الشئ عرفۃً وعرفاناً وعِرفاناً ومعرفۃً جبکہ وہ چیز کو پہچانے یا جانے وعرف بذنبہ جبکہ وہ اقرار کرے وعرفہ جبکہ بدلہ دے وعرفہ للامر جبکہ وہ صبر کرے ۲ یکبر اکبار مصدر از باب افعال بمعنی بڑا سمجھنا اور یہ کبر سے مشتق ہے جو صغر کی ضد ہے وفی التنزیل اکبرنہ وقطعن ایدیھن اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے ۳ قرفتہ بمعنی تہمت رکھنا و جھوٹ بولنا یقال قَرَفَتہُ بکذا قرفاً ای عبتہ بہ واتہمتہ واقترف ذنبہ ای ارتکبہ واقترف ای اکتسب ۴ الشرار یہ شرارۃ کی جمع ہے بمعنی چنگاری ۵ الزحام مصدر بمعنی مزاحمت یا انبوہ کثیر یقال زحمہ زحماً وزحاماً ای ضایقتہ فی محل ضیق از فتح ۶ الاخیار یہ خیر کی جمع ہے بمعنی بھلائی و نیکی کسی کا اپنے کمال کو پہنچنا و مال اور اس کی جمع خیار بھی آتی ہے ۷ شرار یہ شر کی جمع ہے بمعنی بُرائی ۸ اشتطاط بمعنی زیادتی و حد سے بڑھنا یقال شطّ شططاً ای افرط واشتطط مثلہ از نصر و ضرب وفی التنزیل لقد قلنا اذاً شططاً ای بعیداً عن الحق ۹ اللدد حرکۃ بمعنی خصومت و سخت و جھگڑا یقال لَدّ لدداً ای کان شدید الخصومۃ از سمع فہو اَلدّ والجمع لُدٌّ ۱۰ التنافر یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی دعویٰ کرنا و نالش کرنا یقال تنافر الرجلان ای تحاکما ویقال نفر من کذا نفوراً ونفراً ونفاراً ای جزع منہ وتباعد ونفر عن کذا ای اعرض منہ وفی التنزیل وما زادہم الا نفوراً فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ ونفر الی الشئ نفراً ای انسرع ونفر القوم ای تفرقوا از نصر و ضرب ۱۱ یزن ای یتہم یقال زنّہ بکذا ای اتہمہ وایضاً زنّ عصبہ ای یبس وزَنّ الرجل ای استرخت مفاصلہ از نصر ۱۲ بالہنات۔ الہن تخفیف النون وقد تشدد وفی الشعر کنایۃ عن کل اسم جنس ومعناہ شئ وبمعنی عن مالیفضح حفظہ ومالیستنکو ذکرہ اور اس کے معنی شرم گاہ کے نہیں آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد بری عادت یعنی خلاف وضع فطرت (لواطت) کے ہیں ویقال ہذا ہنک یعنی یہ تمہاری چیز ہے اور اس کی تصغیر ہُنَیٌّ ہے اور اس کا مؤنث ہنتٌ ہے اور اس کا اعراب بالحروف ہے اور اس کا استعمال خیر میں نہیں ہوتا ہے ویقال فی فلان ہنات ای خصلات شر ۱۳ ابنین یہ ابن کی جمع ہے بمعنی لڑکا اور اس کی جمع ابناء آتی ہے اور اس کا جمع ابناءٌ آتی ہے اور اس کی تصغیر بُنَیٌّ ہے اور بنت کے لیے ابنی اور بنوی ہے ۱۴ البنات یہ بنت کی جمع ہے بمعنی لڑکی اور بنت کے لیے بنتی اور بنوی مستعمل ہے ۱۵ فاسرعا یہ سرعت سے ماخوذ ہے۔ جو بطوء کی ضد ہے از کرم وفی التنزیل وسارعوا الی مغفرۃ والسرعۃ یستعمل فی الاجسام والافعال ۱۶ ندوتہ اسم مرۃ بمعنی جماعت و مجلس ۱۷ کا سلیک عرب میں چار آدمیوں کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے ایک تو تابط شراً دوسرے شنفری اور تیسرے عمرو بن اُمیۃ اور چوتھے سلیک کی اور یہ سلیک کی اور بہت شاعر گذرا ہے۔ اس کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا ارادہ کیا سلیک جو بنی تمیم میں سے تھا یہ بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لیے چھپتا جب بنی بکر کو یہ معلوم ہوا تو وہ اس کی گرفتاری کے لیے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے لیکن وہ ناکام رہے اور اس کی اس زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں قطع کرنے پر انہوں نے یقین نہ کیا بے خبری کی حالت میں بنو بکر کے لشکر نے بنو تمیم پر چڑھائی کی اور ان کو خوب مارا اور لوٹا ۱۸ حضرۃ ای جاہ الشیخ والغلام الی الوالی یقال حضر حضوراً ای قدم غاب از نصر ۱۹ جدد از باب تفعیل یقال جَدّ جدّاً فی اعین القوم ای عظم وجدّ الثوب جِدّۃً ای صار جدیداً از ضرب اور یہاں بمعنی نیا کرنے اور لوٹانے کے ہیں۔ ۲۰ دعواہ مصدر بمعنی مقدمہ دعویٰ

والجمع الاعادی والاعادیٰ ۔ ۲۱؎ عدواہ بمعنی مدد طلب کرنا یقال استعدی الامیر ای استعانہ فاعداہ ای اعانہ والاسم العدویٰ ۲۲؎ استنطق از استفعال ای طلب الوالی نطق الغلام یعنی تقریر کرانا ۲۳؎ فتنہ از ضرب یقال فتنہ فتناً وفتوناً جبکہ وہ تعجب میں ڈالے بھلائے پھسلائے اور متحیر کرے اور فتنہ میں ڈالے اور فتنہ میں پڑے اور یہ لازمی بھی ہے اور متعدی بھی فہو فتن والجمع فَتَّانٌ ۲۴؎ غرۃ بالضم بمعنی گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی وغُرَّۃٌ من کل شئی ہر چیز کا ابتدائی اور معظم حصہ وغرۃ من القوم بمعنی شریف وغرۃ من الرجل بمعنی چہرہ اور یہ ہی معنی یہاں مراد ہیں اور اس کے معنی روشنی اور صبح کے بھی آتے ہیں ۲۵؎ طرّ از نصر بمعنی چلا جانا و دھتکارنا اور بال چھینٹنا یقال طرّہ ای سلبہ ۲۶؎ تصفیف یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی پٹی جمانا یقال صَفَّہٗ صفاً ای نظمہ طولاً مستقیماً از نصر ۲۷؎ طرۃ بالضم بمعنے پیشانی وجبین وبمعنی عَلَمُ الثوب وطرف کل شی وحاشیۃ الکتاب والجمع طُرّات وطُرَرٌ واطرار ۱۲۔

فَقَالَ إِنَّهَا اَفِيْكَةُ اَفَّاكٍ۔ عَلٰی غَيْرِ سَفَّاكٍ۔ وَعَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ۔ عَلٰی مَنْ لَيْسَ بِمُغْتَالٍ۔ فَقَالَ الْوَالِي لِلشَّيْخِ۔ إِنْ شَهِدَ لَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ وَإِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنَ فَقَالَ الشَّيْخُ إِنَّهُ جَدَّلَهُ خَالِيًا۔ وَاَفَاحَ دَمَهُ خَالِيًا۔ فَاَنّٰی لِيْ شَاهِدٌ۔ وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ۔ وَلٰكِنْ وَلِّنِيْ تَلْقِيْنَهُ الْيَمِيْنَ۔ لِيَبِيْنَ لَكَ اَيَصْدُقُ اَمْ يَمِيْنُ۔ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ الْمَالِكُ لِذَالِكَ مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكِ۔ عَلٰی ابْنِكَ الْهَالِكِ۔ فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ۔ قُلْ وَالَّذِيْ زَيَّنَ الْجِبَاهَ بِالطُّرَرِ۔ وَالْعُيُوْنَ بِالْحَوَرِ۔

الترجمۃ والمطالب پس لڑکا بولا یہ دعویٰ یا تہمت بالکل جھوٹا اور غیر قاتل پر ہے اور یہ ایک حیلہ گر کا بہتان ہے ایک شخص پر جو ہرگز قاتل نہیں ہو سکتا (یعنی میں)، پس حاکم بوڑھے سے بولا کہ اگر تیرے دو گواہ مسلم عادل شہادت دیں تو خیر ورنہ اس لڑکے سے قسم کہلوالے! اس پر بوڑھا بولا کہ اُس نے آدمیوں سے اُس کو علیحدہ پچھاڑا اور خلوت میں اس کا خون بٹو یا (بہایا) ہے اور اُس جگہ کوئی آدمی دیکھنے والا موجود نہ تھا مگر ہاں آپ مجھے اجازت دیں کہ میں خود اس کو قسم سکھلا دوں تاکہ اس کا سچ جھوٹ آپ پر ظاہر ہو جائے قاضی نے کہا ہاں تجھے اپنے لڑکے کے غم واندوہ ہوتے ہوئے اس کا اختیار ہے یہ سُن کر بوڑھا جوان سے کہنے لگا اچھا تو یہ کہہ اُس خدا کی قسم جس نے پیشانی کو گیسوؤں سے اور آنکھوں کو سخت سیاہی وسفیدی کی آمیزش سے۔

تشریح لغات ۱؎ افیکۃ بمعنی تہمت والزام وبہت ہی بڑا جھوٹ۔ والجمع افائک یقال اَفَکَ اَفْکاً واَفَکَ اُفْکاً ای کذب از سمع وضرب وافکہ عن کذا ای صرفہ وقلب رایہٗ وفی التنزیل اجئتنا لتافکنا عن آلہتنا ۲؎ افاک یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت ہی جھوٹ بولنے والا ۳؎ سفاک بمعنی مارنے والا از ضرب وفی التنزیل یسفک الدماء ۴؎ عضیہتہ یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے بمعنی بہتان و تہمت اور اس کے (ع ض) وحروف اصلی ہیں ۵؎ محتال بمعنی حیلہ کرنے والا اسم فاعل کا صیغہ از باب افتعال ۶؎ بمغتال اسم فاعل کا صیغہ از باب افتعال بمعنی اچانک قتل کرنے والا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال غال یغول غولاً وغالہ واغتالہ جبکہ وہ اس کو ہلاک کرے۔ اور بے خبری میں اوس کو آدبوچے ۷؎ شہد از سمع یقال شہد شہادۃ لہ او علیہ عند الحاکم ای ادّی ما عندہ من الشہادۃ ۸؎ عدلان ای رجلان عادلان والجمع اعدالٌ یقال عدل یعدل عَدْلاً اے سوّیٰ بینہما از ضرب ۹؎ والا ای وان لم یشہد لک عدلان ۱۰؎ استوف از

استفعال استیفاء مصدر بمعنی پورا کرنا لله الیمین بمعنی قسم والجمع ایمانٌ وفی التنزیل لایؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم ۱۲ه جدله از باب تفعیل بمعنی پچھاڑ دینا یقال جَدَلَ الرجل جَدَلاً ای اشتدت خصومته از سمع واعلم انه یقال ضربه فجدّله اذا القاه علی الارض وقطّره اذا القاه احد قطریه ای جانبیه واتکاه اذا القاه علی هیئة المعکی وسلقه اذا القاه علی ظهره وبطحه اذا القاه علی صدره ونکته اذا نکسه علی راسه وکبّه اذا القاه علی وجهه وتلّه اذا القاه علی جبینه ومنه فی القرآن وتلّه للجبین ۔ ۱۳ه خاسیا ای مقهورا وبعیداً من العمران بحیث لایراه احد (دھتکارا ہوا) اور یہ ضمیر مفعول سے حال ہے۔ یقال خسأت الکلب ای زجرته خسأ ای انزجر از فتح اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہے ۱۴ه افاح از باب افعال بمعنی اراق دمه یقال فاحت الشجة فوحًا ای انصبّت منها الدم از نصر ۱۵ه خالیًا ای منفردا ولیس معه احد (تنہا واکیلا) یقال خلی معه علی خرة وخلوة وخلا الرجل خُلُوًّا وخلاءً ای انفرد فی مکان ومن الاول قوله تعالیٰ واذا خلوا الی شیاطینهم از نصر ۱۶ه ثم مشاهد ثَم یہ اشارہ بعید کے لیے ہے اور مشاہد بالفتح بمعنی دیکھنے والا یقال شاهده مشاهدةً جبکہ وہ معاینہ کرے اور دیکھے ۱۷ه ولتی تولیتہ مصدر از باب تفعیل بمعنی حاکم بنانا واختیار دینا ۱۸ه تلقینہ ای القاء الیمین یقال لقن الکلام فلان لقنا ولقانیة وتلقّن منہ الکلام ای اخذ عنه مشافهة وفهمه ولقّنه ای فهّمه مشافهة از سمع ۱۹ه یمین از ضرب یمَن مصدر بمعنی جھوٹ بولنا یقال مان یمین مینًا جبکہ وہ جھوٹ بولے ۲۰ه وجد مصدر بمعنی حزن وغم یقال وجد یجد وَجْدًا وجِدَةً وموجدةً ووجدانا علیه جبکہ وہ غضبناک ہو وہ جدلہ جبکہ وہ غمگین ہو از ضرب ۲۱ه المتهالک اسم فاعل کا صیغہ بمعنی ہلاک ہونے والا یقال تهالک فی الامر والعدو ای جُدَّ فیه مستعجلا وتهالک علی الشیٔ ای اشتد حرصه علیه یقال انا متهالک فی مودتک وتهالک علی الفراش ای تساقط علیه وتهالک فی مشیه ای تمائل والمجرد من سمع وضرب وفتح معناه فنی ومات وهلک علیه والیه ہلاکا لالچی ہونا وبہت خواہش مند ہونا ۲۲ه الجباه یہ جبهة کی جمع ہے بمعنی پیشانی ۲۳ه بالطرر یہ طرۃ کی جمع ہے۔ بمعنی گیسو وہی اعتدال الشعر علی الجبهة ۲۴ه بالحور بمعنی سیاہی وسفیدی کی شدت فهو اتساع سوادیا کہوفی اعین الظباء یقال حورت العین حورًا ای اشتد بیاض بیاضها وسواد سوادها فهی حوراء والجمع حُورٌ واعلم ان من محاسن العین للحور وهو کما عرفت ومنها الدعج وهو ان تکون العین شدیدة السواد مع سعة المقلة والبرج شدة سوادها وشدة بیاضها والنجل سعتها والکحل سواد جفونها من غیر کحل والوطف طول اشفارها وتمامها (فقه اللغة)

وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ۔ وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ۔ وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ۔ وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ۔ وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ۔ وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ۔ وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ۔ وَالْخُصُوْرَ بِالْهَيَفِ۔ اِنِّيْ مَا قَتَلْتُ ابْنَكَ سَهْوًا وَلَا عَمْدًا۔ وَلَا جَعَلْتُ هَامَتَهٗ لِسَيْفِيْ غِمْدًا۔ وَاِلَّا فَرَمَى اللّٰهُ جَفْنِيْ بِالْعَمَشِ۔ وَخَدِّيْ بِالنَّمَشِ۔ وَطُرَّتِيْ بِالْجَلَحِ۔ وَطَلْعِيْ بِالْبَلَحِ۔ وَرِمَادِيْ بِالْبَهَارِ۔ وَمِسْكِيْ بِالْبُخَارِ۔

الترجمۃ والمطالب اور ابرؤوں (بھوؤں) کو کشادگی سے اور دانتوں کو فصل وجھریوں یعنی دانتوں کی کشادگی سے اور پلکوں کو نزاکت سے (باریک ہونے کی وجہ سے) اور ناکوں کو بلند ہونے سے اور رخساروں کو سرخی سے اور دانتوں کو تازگی رونق وچمک سے اور پوروؤں کو نرمی سے اور کمروں کو پتلے پن سے زینت دی ہے) میں نے تیرے بیٹے کو قصدًا مارا ہے اور نہ بھول کر اور نہ اس کے سر کو اپنی تلوار کا نیام بنایا ہے وگرنہ اگر مارا ہو تو خدا میری پلکوں کو گرانے سے (یا ضعف بصر یا چندھا ہونے سے) اور میرے رخساروں کو داغوں (نقطہ سیاہ وسفید سے) اور میری گیسوؤں کو بال گرانے سے (اڑنے سے) اور

میرے سفید دانتوں کو سبزی سے اور میرے رخسار وچہرہ یا گالوں، کو نرگس زردی کی زردی سے اور میری خوشبو کو بدبو سے)

تشریح لغات

۱ الحواجب بمعنی ابروؤں بھوؤں اور یہ حاجب کی جمع ہے اور اس کی جمع حواجیب بھی آتی ہے وبمعنی آفتاب کی شعاعیں وچیز کا کنارہ وآفتاب کا کنارہ جو طلوع ہونے کے وقت ابتداءً ظاہر ہو و دربان ۲ بالبلج کشادگی مابین الحاجبین وھوا لفصل ما بین الحاجبین یقال بلج الصبح بلوجًا ای اشرق واضاء از نصر واعلم انھم یعدون البلج والزجج من محاسن العیون والقرن والذبب والمحط من معا یبھافاما الزجج فدقة الحاجبین وامتداد ھما حتی کانھما خطا بقلم واما البلج فھوان تکون بینھما فرجة والعرب تکرہ القرن وھواتما لھما والذبب کثرة شعرھما والمعط تساقط الشعر عن بعض اجزاء ھا وفقہ اللغة) ۳ المباسم یہ مبسم کی جمع ہے بمعنی موضع الضحک والمراد الافواہ والاسنان ۴ بالفلج ھو التفرق فی الاسنان خلقة یقال فلج فلجا اذا کان فی اسنانه تفرق از سمع (یعنی دانتوں کی کشادگی) ۵ الجفون یہ جفن کی جمع ہے بمعنی پلک (غطاء العین) ۶ بالسقم السقم الجفون ای ضعفھا ورقتھا (یعنی اوس کی نزاکت) یقال سقم سقمًا ای مرض از سمع وفی التنزیل انی سقیم ۷ الانوف یہ انف کی جمع ہے بمعنی ناک وپہاڑ کا نکلا ہوا گوشہ وانف کل شئی ہر چیز کی ابتداء ۸ بالشم (بلندی) الارتفاع یقال شم الجبل اوالانف ای ارتفع اعلاہ از سمع واعلم ان الشمم ھو ارتفاع قصبة للانف مع استواء اعلاھا وھذا من محاسن الانف عندھم وکذلک یعدون القنا من محاسنه وھو طول الانف ودقة ارنبة مع حدب وسطه. ومن اوصاف الانف الفطس وھو تطامن قصبته مع ضخم ارنبته. والخنس وھو تاخر الانف من الوجه وایضًا الذلف وھو شخوص طرفه مع صغر ارنبته والخثم عرض الانف والقحم اعوجاج الانف ومن عوارض الانف الخشم وفقدان حاسة الشم والخزم وھو شق فی المنخرین.
۹ الخدود یہ خد کی جمع ہے بمعنی رخسارہ ۱۰ باللھب بمعنی سرخی اللھب ھو حرکة النار ویقال لحرکة الھواء الریح ولحرکة الماء الموج ولحرکة الارض زلزلة وھھنا اللھب کنایة عن احمرار الوجنتین یقال لھبت النار لھبًا ای اضطربت از سمع ....
۱۱ الثغور یہ ثغر کی جمع ہے بمعنی دانت ۱۲ بالشنب بمعنی تیزی وخوش آبی ودانتوں کی تازگی ای ماءٗ ورقته وعذوبته الاسنان ۱۳ البنان ای اطراف الاصابع (پورو ے) اور یہ بنانةٌ کی جمع ہے وفی التنزیل بلٰی قادرین علی ان نسوی بنانه ۱۴ بالترف المترف التنعم یقال ترف ترفا وترفًا ای تنعم فھو ترف وتریف از سمع والترفة النعمة ورغد العیش والمترف الجبار المتنعم الذی یصنع مایشاء ولا یمنع ۱۵ الخصور یہ خصرٌ کی جمع ہے بمعنی کمر، کوکھ، کولھا ۱۶ بالھیف بمعنی باریکی وپتلا ہونا یقال ھیف الغلام یھیف ھیفًا ای ضمر بطنه ورقت خاصرتا از سمع واعلم ان الھیف من اوصاف البطن المحمودة ومن اوصاف الرجل وھو عظم البطن والجبن وھو خروجه والنجل وھو استرخاؤہ والقمل وھو ضخمه ۱۷ سھوًا یہ مصدر ہے از نصر بمعنی بھول کر یقال سھا فی الامر وعن الامر یسھو سھوًا وسُھوًّا جب کہ وہ غافل ہو اور بھولے اور دل کا دوسری طرف متوجہ ہونا یقال سھا الیه جبکہ وہ پست نگاہ سے دیکھے ۱۸ عمدًا یہ مصدر ہے بمعنی قصدًا یقال فعله عمدًا وعن عمد جبکہ وہ جان بوجھ کر کرے وفعله عمد عین وعمدًا علی عین جبکہ وہ کوشش اور یقین کے ساتھ اس کو کرے ازضرب ۱۹ ہامته بمعنی سر کھوپڑی الھامة وسط الراس والجمع ھامٌ وھامات ۲۰ لسیفی بمعنی تلوار والجمع اسیافٌ وسُیُوفٌ واسیفٌ وسیفةٌ یقال سافه سیفًا ای ضربه بالسیف ازضرب ۲۱ غمدا بالکسر بمعنی نیام تلوار وھو جفن السیف والجمع اغماد وغمودٌ یقال غمد السیف غمدًا ای ادخله فی الغمد ازضرب نصر ۲۲ بالعمش بمعنی ضعف بصر جس کی وجہ سے ہر وقت آنکھوں سے پانی بہے وھو ضعف البصر مع سیلان الدمع فی اکثر الاوقات یقال عَمِشَتِ العینُ عَمَشًا ای ضعف البصر مع سیلان الدمع فی اکثر الاوقات از سمع ۲۳ خدی بمعنی رخسارہ

دا لجمع غُدُودٌ [۲۴] بالنمش سفید اور سیاہ نقطے یعنی جلد کے خلاف رنگ ای النقط البیض و السواد یقال غش غشا ای صار فیہ غش از سمع [۲۵] طرتی بالضم بمعنی پیشانی اور پیشانی کے بال اور کپڑے کا نقش ونگار و کنارہ و کتاب کا حاشیہ و نہر کا کنارہ و وادی کا کنارہ و بادل کا لمبا ٹکڑا والجمع طُرات و طُرَر و طراز و اطرار اور یہاں یہاں بال کے معنی میں ہے [۲۶] بالجلح بمعنی سر کے دونوں اطراف سے بال کا گرنا وھو سقوط الشعر من جانب الراس یقال جلح جلحا ای سقط شعرہ من جانبی راسہ از سمع [۲۷] طلعی وھو ما یطلع من النخل یعنی کھجور کا گابھا و شگوفہ اور یہاں اس سے مراد دانت ہیں [۲۸] البلح بمعنی سبزی لان اصلہ بلح النخل یلوحاً ای صار ما علیہ بلحاً وھو ثمر النخل قبل ان ینضج وھو لا یکون الا اخضر از فتح - [۲۹] وردتی بمعنی گلاب اور یہاں اس سے مراد رخسارہ ہے۔ [۳۰] بالبھار اور یہ زرد رنگ خوشبو کے ایک پھول کا نام ہے کہ اس کو فارسی میں گاؤ چشم کہتے ہیں وقال استاذی مدظلہ یہ ملک مغرب میں ایک قسم کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے جس کو نرگس کہتے ہیں [۳۱] مسکتی بالکسر ای قطعۃ من المسک وھی طیب معروف والمراد ھھنا رائحۃ العطر والجمع مسک ومِسَک) اس سے مراد منہ کی خوشبو ہے [۳۲] بالبخار فی الاصل الدخان المرتفع والجمع ابخرۃ قال بعض الادباء البخار فی الاصل الماء فی الحالۃ الغازیۃ وکل ما یرتفع من السواحل الحارۃ کالدخان و بخر الفم ای انتن ریحہ (بدبودار) فھو ابخر والمصدر بخر -

---

وَبَدْرِيْ بِالْمُحَاقِ [۱]. وَفِضَّتِيْ بِالْاِحْتِرَاقِ. وَشُعَاعِيْ بِالْاِظْلَامِ. وَدَوَاتِيْ بِالْاِقْلَامِ. فَقَالَ الْغُلَامُ اِلَا مُصْطَلَاءُ بِالْبَلِيَّةِ. وَلَا الْاِيْلَاءُ بِهٰذِهِ الْاَلِيَّةِ. وَالْاِنْقِيَادُ بِالْقَوَدِ. وَلَا اَحْلِفُ بِمَا لَمْ يَحْلِفْ بِهٖ اَحَدٌ. وَاَبَى الشَّيْخُ اِلَّا تَجْرِيْعَهُ الْيَمِيْنَ الَّتِي اخْتَرَعَهَا. وَاَمْقَرَ لَهٗ جُرَعَهَا. وَلَمْ يَزَلِ التَّلَاحِيْ بَيْنَهُمَا يَسْتَعِرُ. وَمَحَجَّةُ التَّرَاضِيْ تَعِرُ. وَالْغُلَامُ فِيْ ضِمْنِ تَاَبِّيْهِ. يُخْلِبُ قَلْبَ الْوَالِيْ بِتَلَوِّيْهِ. وَيُطْمِعُهٗ فِيْ اَنْ يُلَبِّيَهٗ. اِلٰى اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهٖ. وَاَلَبَّ بِلُبِّهٖ. فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِيْ تَيَّمَهٗ. وَالطَّمَعُ الَّذِيْ تَوَهَّمَهٗ. اَنْ يُخَلِّصَ الْغُلَامَ وَيَسْتَخْلِصَهٗ. وَاَنْ يُنْقِذَهٗ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهٗ -

---

الترجمۃ والمطالب اور میرے پورے چاند جیسے چہرے کو (یا نور کو) گھٹنے یا تاریکی کے ساتھ اور میری چاندی کو سیاہی سے اور میری روشنی کو اندھیرے سے اور میری دوات کو قلم سے (طوث کردے) اس پر لڑکا بولا کہ مصیبت میں مجھے مبتلا ہونا منظور ہے اور اس طور پر قسم کھانا مجھے منظور نہیں اور میں قصاص کے لیے تیار ہوں مگر اس نئے حلف کے لیے نہیں جو ایسی قسم کسی نے نہیں کھائی شیخ نے بجز اپنی ایجاد کردہ حرف بحرف قسم کھانے کے کوئی بات منظور نہ کی اور اس کے لیے ہر ہر بات تلخ کردیا اور ان دونوں میں خوب گالی گلوچ جاری رہی اور رضامندی کا راستہ دشوار ہوگیا اور لڑکا اپنی سرکشی کے اثناء میں بل کھا کھا کر (یعنی اپنی نزاکت ناز و انداز دکھلا کر) قاضی کو فریفتہ کر رہا تھا، اور امیدوار بنا رہا تھا کہ حسب منشاء دلی (اپنے دل کے موافق) جواب دے یہاں تک کہ قاضی کے دل پر اس کی محبت غالب آگئی اور اس کی عقل میں ٹھہر گئی اور اس محبت نے جس نے اس کو غلام بنا لیا تھا اور اس امید نے جس کا قاضی خیال کئے ہوئے تھا یہ کام آراستہ (آسان) کردیا کہ اس کو رہا کر کے اپنے واسطے مخصوص کرے اور شیخ کے پھندے سے (اس مقدمے سے) نجات دلا کر اس کا شکار کرے۔

تشریح لغات [۱] بدری بدر کامل وجود ھویں رات کا چاند والجمع بدور اور اس سے مراد چہرہ ہے [۲] بالمحاق بالحرکات الثلاث وھو

زوال النور ثلاث لیال من آخر الشہر یقال محق الشئ محقاً ای ابطلہ ومحاہ از فتح اور یہاں اس کے معنی تاریکی کے ہیں [3] فضتی بالکسر بمعنی چاندی [4] بالاحتراق مصدر از افتعال بمعنی جلنا اس واسطے کہ جب چاندی کو پگھلایا جاتا ہے تو وہ کالی پڑ جاتی ہے یقال حرقہ بالنار حرقاً فاحترق والحریق النار از نصر [5] شعاعی بمعنی سورج کی روشنی والجمع اَشِعَّۃٌ وشِعَاعٌ وشُعُعٌ اور اس سے مراد چہرہ کی خوب صورتی ہے [6] بالاظلام مصدر از افعال بمعنی اندھیرا یقال ظلم اللیل ظلماً وظلم واظلم ای صار مظلماً از سمع والظلمۃ ضد النور وفی التنزیل وجعل الظلمات والنور [7] ودواتی بالاقلام رکنایۃ عن اللواطۃ) [8] الاصطلاء مصدر از افتعال الاصطلاء والایلاء والانقیاد والحلف کلہا مصادر منصوبۃ باضمار اختار یقال صلی بالنار صلاءً وصلیاً ای بلی بہا واصطلے بہا مثلہ از سمع [9] بالبلیۃ بمعنی مصیبت والجمع بلایا اراد بہا دعوۃ الباطل التی ادعاہا الشیخ علے الغلام [10] الایلاء بمعنی قسم کھانا یقال آلی ایلاءً وتألی واتلے جبکہ وہ قسم کھائے [11] الیۃ بمعنی قسم والجمع الایا [12] الانقیاد مصدر از باب انفعال بمعنی تابعداری کرنا یقال انقاد لفلان انقیاداً جبکہ وہ تابعدار ہو اور فروتنی کرے [13] القود محرکۃ بمعنی قصاص یعنی مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا [14] الحلف بمعنی قسم یقال حلف باللہ حلفاً وحلفاً ای اقسم بہ از ضرب [15] تجریعہ مصدر از تفعیل بمعنی گھونٹ گھونٹ پلانا اس سے مراد اس کا ضد کرنا کہ تم کو قسم کھانا پڑے گی یقال جرع الماءَ جرعاً وجرعہ جرعاً ای ابتلعہ بمرۃ وتجرع ای تشرب شیئاً فشیئاً وفی التنزیل یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ از فتح وسمع [16] اخترعہا از افتعال یقال خرع الشئ خرعاً واخترعہ جبکہ وہ پیدا کرے اور ایجاد کرے اور پھاڑے از فتح والضمیر فی قولہ اخترعہا للیمین [17] امقر از افعال بمعنی کڑوا کرنا یقال مقر الشئ مقراً ای صار ذا مُرّ وامقرہ ای جعلہ مُرّاً از سمع [18] جرعہا بالضم بمعنی گھونٹ اور اس کا پینا اس سے مراد نفظ نفظ کہنا ہے یہ جُرعۃ کی جمع ہے اور اس میں ضمیر یمین کی طرف راجع ہے [19] التلاحی مصدر بمعنی آپس میں گالی گلوچ و برا بھلا کہنا اور آپس میں جھگڑا کرنا یقال لحاہ لحواً ولحیاً ای شتمہ ولعنہ از نصر وفتح [20] یستعر از افتعال اپنی (آگ بھڑکے) یقال سعر النار سعراً واسعر وسعّر ہا تسعیراً ای شعلہا از فتح منہ وفی التنزیل واذا الجحیم سعرت وان المجرمین فی ضلال وسعر (یہ سعیر کی جمع ہے بمعنے آگ کی لپیٹ) [21] محجۃ بالفتح بمعنے راستہ کا درمیان والجمع محاج [22] تعر مصدر بمعنی دشوار ہونا یقال دعر فلانا یعرو عرًا ودعر المکان یوعر ویعر وعرًا یوعر وعارۃً وعورۃً جبکہ سخت ہو اور دشوار گذار ہو از ضرب ومنہ طریق وعرٌ ای صعب الوصول [23] تابیہ از تفعل یہ آبیٰ یابیٰ سے مشتق ہے۔ بمعنی انکار کرنا اور سختی سے انکار کرنا [24] یخلب از باب نصر وضرب یقال خلب الفتی یعنی جو ان کے دل کو اس نے چھین لیا۔ اور مبتلا کر دیا اور اس کے معنی خراش لگانے اور زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں [25] تلوّیہ مصدر از باب تفعل بمعنی پیٹنا وماثل کرنا اور نزاکت سے اپنی طرف جھکانا یقال لویت الجبل لیّاً ای فتلتہ ولوی یدہ اور آساد بر آسماای امالہ وفی التنزیل ولوّوا رؤسہم ای امالوا ولوی لسانہ بکذا کنایۃ عن الکذب از ضرب [26] یطمعہ از افعال اور یہ طمع سے مشتق ہے جو خوف کی ضد ہے بمعنی لالچ دلانا وفی التنزیل یدعون ربہم خوفاً وطمعاً یقال طمع فی الشئ وبالشئ جبکہ وہ لالچ دلائے از سمع [27] یلبّیہ از باب تفعیل یقال لبّی الرجل یلبّی جبکہ جواب دے اور لبیک کہے [28] ران ای غلب یقال ران علیہ حب المال ریناً ای غلب علیہ از ضرب وفی التنزیل کلا بل ران علے قلوبہم [29] اَلَبّ از افعال یقال الب بالمکان جب اقامت کرے۔ وألبّ علے الامر جبکہ لازم ہو وألبّ لہ الشئ جبکہ پیش آئے۔ اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال لبّ بالمکان لبّاً جبکہ اقامت کرے [30] لبہ بالضم بمعنی ہر چیز کا خالص خالص عقل جو وہم وغیرہ کی آمیزش سے پاک ہو یا تیز فہمی مگر لب پر عقل کا اطلاق ہوگا مگر عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں والجمع الباب وألبُبٌ وألبُبٌ [31] سوّل از باب تفعیل بمعنی زینت دینا اور کسی بری چیز کو اچھا کر کے دکھلانا یقال سوّل لہ الشیطان ای اغواہ وزین لہ ان یفعل الشئ وسولت لہ نفسہ کذا ای زینتہ وسہلتہ لہ ای ہونتہ والمجرد من سمع وفی التنزیل بل سولت لکم انفسکم امراً ای زینت [32] الوجد ای الحب والعشق [33] تیّمہ از تفعیل اس کا مصدر تتیم ہے بمعنی غلام بنانا اور ذلیل

بنانا یقال تامہ الحبُّ تیماً وتیمۂ ای عبّدہٗ وذلّلہٗ ازضرب ۲۸ توہمہ از باب تفعل اس کا مصدر توہم ہے بمعنی وہم اور شک میں ڈالنا ۲۹ تخلیص از باب تفعیل بمعنی چھڑانا یقال خلص من کذا جبکہ نجات دے وخلص الشئی بمعنی صاف کرنا وخالص کرنا وخلاصہ لینا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ۳۰ لیتخلصہ، استخلاص مصدر از استفعال بمعنی خالص کر لینا وچن لینا واستخلص الشئ منہ جبکہ وہ اس کو اپنے لیے حاصل کرے۔ ۳۱ ینقذہ انقاذ مصدر بمعنی رہائی دلانا یقال انقذہ فلاناً من کذا جبکہ وہ نجات دلائے اور چھڑائے اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ۳۲ حبالۃ بالکسر بمعنی جال وپھندا والجمع حبائل ۳۳ یقتنصہ از افتعال اس کا مصدر اقتناص ہے بمعنی شکار کرنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال اقتنص الطیرا والظبی جبکہ وہ پرندہ یا ہرن کا شکار کرے۔

فَقَالَ لِلشَّيْخِ هَلْ لَكَ فِيمَا هُوَ بِالْاَقْوٰى. وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى[۱]. فَقَالَ اِلَامَ[۲] تُشِيْرُ لِاَ قْتَفِيَهُ[۳]. وَلَا اَقِفُ لَكَ فِيهِ. فَقَالَ اُرٰى[۴] اَنْ تُقْصِرَ[۵] عَنِ الْقِيْلِ وَالْقَالِ. وَتَقْتَصِرَ[۶] مِنْهُ عَلٰى مِائَةِ مِثْقَالٍ[۷]. لِاَتَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضًا. وَاَجْتَنِيَ الْبَاقِيَ لَكَ عَرْضًا[۸]. فَقَالَ الشَّيْخُ مَا مِنِّيْ خِلَافٌ[۹] فَلَا يَكُنْ بِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ[۱۰]. فَنَقَدَهُ[۱۱] الْوَالِيْ عِشْرِيْنَ. وَوَزَّعَ[۱۲] عَلٰى وَزَعَتِهٖ[۱۳] تَكْمِلَةَ خَمْسِيْنَ وَرَقَّ[۱۴] ثَوْبُ الْاَصِيْلِ[۱۵]. وَانْقَطَعَ لِاَجْلِهٖ[۱۶] صَوْبُ[۱۷] التَّحْصِيْلِ. فَقَالَ لَهٗ خُذْ مَا رَاجَ[۱۸]. وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ[۱۹]. وَعَلَيَّ فِيْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ. اِلٰى اَنْ يَنِضَّ[۲۰] لَكَ الْبَاقِيْ وَيَتَحَصَّلَ. فَقَالَ الشَّيْخُ اَقْبَلُ[۲۱] مِنْكَ عَلٰى اَنْ اُلَازِمَهٗ لَيْلَتِيْ. وَيَرْعَاهُ[۲۲] اِنْسَانُ[۲۳] مُقْلَتِيْ[۲۴]. حَتّٰى اِذَا اَعْفٰى[۲۵] بَعْدَ اِسْفَارِ[۲۶] الصُّبْحِ. بِمَا بَقِيَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ[۲۷].

الترجمۃ والمطالب لہٰذا وہ شیخ سے کہنے لگا کیا تجھے کوئی ایسی چیز مرغوب ہے جو صاحب قوت کے لائق اور پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہو؟ اس پر بوڑھا بولا کہ یہ اشارہ کس شئ کی طرف ہے بتایئے تاکہ میں اس کی پیروی کروں اور اس کے بیچ میں توقف نہ کروں حاکم بولا میری یہ رائے ہے کہ تو سوال وجواب سے باز رہے اور سو اشرفیاں لے لے میں کچھ تو تیرے لیے ابھی برداشت کرتا ہوں (نقد دیتا ہوں) اور باقی جہاں سے ہو سکے گا فراہم کروں گا۔ اس پر بوڑھا بولا کہ اچھا میری طرف سے تو کوئی جھگڑا نہ ہوگا اور تمہارا وعدہ بھی خلاف نہ ہو اس پر حاکم نے بیس اشرفیاں نقد اس کو دیں اور اپنے افسروں پر تقسیم کرکے پچاس پوری کر دیں اور شام کا لباس تنگ ہو جانے کی وجہ سے یعنی شام ہونے کی وجہ سے اور تحصیل وصول ملتوی رہی لہٰذا بڈھے سے بولا کہ جو کچھ حاضر ہے وہ تو لے لے اور جھگڑا ختم کر دے اور کل باقی وصول کر کے تجھے دینا مجھ پر واجب ہے۔ یہ سن کر بوڑھا بولا کہ اچھا اس شرط پر میں اس کو قبول کرتا ہوں کہ آج رات اس لڑکے کی میں خود حفاظت کروں اور میری آنکھیں (آنکھ کی پتلی) اس کی نگہبان رہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ صبح ہونے پر بقیہ مال صلح ادا کر دیں۔

تشریح لغات ۱ للتقوٰی بمعنی پرہیزگاری واللہ کا خوف اور اس کی اطاعت کے مطابق عمل ۲ الام اے الی ای شئ از ضرب ۳ لاقتفیہ اقتفاء مصدر از افتعال بمعنی اتباع کرنا یقال اقتفاہ جبکہ اتباع کرے واقتفی الشئ جبکہ اختیار کرے واقتفی بفلان جبکہ کسی کے ساتھ اپنے آپ کو خاص کرے۔ ۴ اُری ای اظن ۵ تقصر از باب افعال ای تعرض وتکف بمعنی کوتاہی کرنا یقال اقصر

عن الامر ای امسک عنہ مع القدرۃ علیہ ویقال قصر الشیُٔ قصورًا ای نقص وقصر الصلوٰۃ قصرًا وقصر من الصلوٰۃ ای ترک منہا قسما باب الاول ازنصر والثانی ایضا ازنصر وقیل ضرب وفی التنزیل لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ۔ [۶] تقتقر از افتعال اقتصار مصدر بمعنی بس کرنا وقناعت کرنا یقال اقتصر علی کذا جب کہ وہ اکتفاء کرے۔ واقتصرہ جبکہ گردن کی جڑ پکڑے۔ [۷] مثقال تولنے کے اوزان ومثقال الشیُٔ چیز کا وزن یا چیز کی ترازو والجمع مثاقیل اور مثقال عرف میں ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ اور کبھی کم اور زیادہ [۸] اجتنی از افتعال اور یہ جنی سے مشتق ہے بمعنی تناول الثمر من الشجر وایضا جنی الذہب جینًا ای جمعہ من معدنہ از ضرب فاجتنی بمعنی مع وفی بعض النسخ اجتبی بالباء فیکون ماخوذًا من جبی الخراج ای جمعہ وھکذا جبی الماء فی الحوض ای جمعہ المصدر جبوًا وجبائً وجبیً وجبایۃً از فتح ونصر [۹] عرضا بالضم بمعنی الجانب والناحیۃ (کنارہ) و سفح الجبل وبالفتح بمعنی المتاع والعطاء والغنیمۃ [۱۰] خلاف مصدر وعدہ کا خلاف کرنا یقال اخلف وعدہ وبوعدہ ای لم یتمہ۔ واصلہ خلفہ خلافۃ ای صار خلیفۃ از نصر [۱۱] لوعدک الوعد یکون فی الخیر والشر یقال وعدتہ بنفع وضرٍ والوعید فی الشر خاصۃ۔ [۱۲] اخلاف مصدر از افعال وعدہ کا پورا نہ کرنا [۱۳] فنقدہ از نصر نقد مصدر جبکہ درہم کو پرکھے ولے یقال نقد الدراہم وغیرھا جبکہ وہ اس کو پرکھے ونقد الکلام جبکہ کلام کے عیوب ومحاسن کو ظاہر کرے۔ ونقد الثمن فلانا ولفلان جبکہ نقدادا کرے۔ ونقدہ درہما جبکہ وہ دے [۱۴] وزع از باب تفعیل توزیع مصدر بمعنی تقسیم کرنا اور دینا [۱۵] وزعتہٖ یہ وزع کی جمع ہے بمعنی بادشاہ کے مددگار ومحافظ اور اللہ تعالیٰ کے محارم سے باز رکھنے والے والی یقال وزعہ وزعًا ای کفہ ومنعہ از فتح واوزعہ اللہ تعالیٰ اذا الہمہ الشکر ومنعہ عن الکفران وفی التنزیل رب اوزعنی ان اشکر نعمتک [۱۶] رق رق رقۃ ای ضد غلظ وثخن ورقّ لہ ای رحمہ ورق وجہہ ای استحیا ورق الرجل ای ساءت حالہ وقل مالہ ورق العبد رقًا ای صار وبقی رقیقا باب الکل از ضرب [۱۷] الاصیل ای العشی ویکون وقت مابین العصر والمغرب ضوء الشمس فی ذلک الوقت رقیقًا وجمع الاصیل اصل واصال وفی التنزیل بکرۃ واصیلا وبالغدو والآصال . . . .

[۱۸] لاجل ای لاجل رقتہ ثوب الاصیل [۱۹] صوب مینہ وبارش اور صوب مطر سے تشبیہ دے کر اس کے عطا کے معنی بھی آتے ہیں اور اس کے خطار کے ضد کے معنی بھی آتے ہیں اور صَیّب کے معنی بارش والے بادل کے بھی آتے ہیں۔ [۲۰] راج از نصر اس کا مصدر روح اور رواح ہے، بمعنی رائج ہونا وآسان ہونا یقال راج الامر جبکہ جلدی ہو وراج السلعۃ جب کہ رائج و راج الدرہم جبکہ رواج پکڑے وراج الطعام جبکہ کھانا تیار ہو وراحت الریح جبکہ ہوا چلے [۲۱] اللجاج بالفتح مصدر بمعنی العناد یقال لجّ لجًا ولجاجًا ولجاجۃً جبکہ وہ سخت جھگڑا کرے۔ اور دشمن ہیں مداومت ہوا چلے [۲۲] علیّ ای وجب علیّ [۲۳] نیض ای یحصل ویتیسر یقال نض الامر نضًا ونضیضًا ای یتیسر۔ از ضرب [۲۴] اقبل یہ قبول سے مشتق ہے از سمع بمعنی قبول کرنا وفی التنزیل ولا تقبلوا لہم شہادۃً ابدا [۲۵] یرعاہ ای یحفظ از فتح [۲۶] انسان بالکسر بمعنی پتلی یقال انسان العین بمعنی آنکھ کی پتلی [۲۷] مقلتی بمعنی آنکھ والجمع مُقَل یقال مَقَلہ مقلًا ای نظر الیہ از نصر [۲۸] اعفی از باب افعال بمعنی دینا وادا کرنا یقال اعفی زیدًا بحقہ یعنی جبکہ وہ حق کو پورے طریقہ سے ادا کرے واعفی الرجل جبکہ وہ دے واعفی المریض جبکہ بیمار اچھا ہو واعفی الشعر جبکہ وہ بالوں کو بڑھنے کے لیے چھوڑ دے واعفی الرجل بہت مال دار ہو ہونا اور زائد مال کو خرچ کرنا [۲۹] اسفار مصدر از افعال بمعنی روشن ہونا یقال سفر واسفر الصبح سفورًا واسفارًا ای اضاء از نصر [۳۰] الصلح بالضم ضد الفساد از نصر وکرم وفتح اور یہ صلاح سے ماخوذ ہے سلامتی و درستی وفی التنزیل والصلح خیر۔

تَخَلَّصَتْ [۳۱] قَابِیَّتُہٗ مِنْ قُوبِہٖ [۳۲]۔ وَبَرَأَ بَرَاءَۃَ الذِّئْبِ [۳۳] مِنْ دَمِ ابْنِ [۳۴] یَعْقُوْبَ۔ فَقَالَ لَہُ الْوَالِیْ

مَا اَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا۔ وَلَا رُمْتَ فُرُطًا۔ رقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَلَمَّا رَأَيْتُ حُجَجَ الشَّيْخِ كَالْحُجَجِ السُّرَيْجِيَّةِ۔ عَلِمْتُ اَنَّهٗ عَلَمُ السَّرُوْجِيَّةِ۔ فَلَبِثْتُ اِلٰى اَنْ زَهَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ۔ وَانْتَشَرَتْ عُقُوْدُ الزِّحَامِ۔ ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِيْ۔ فَاِذَا الشَّيْخُ لِلْفَتٰى كَالِيْ فَنَشَدْتُهٗ اللهَ اَهُوَ اَبُوْ زَيْدٍ۔ فَقَالَ اِيْ وَمُحِلِّ الصَّيْدِ۔ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ۔ الَّذِيْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ۔

الترجمۃ والمطالب | تو بیضہ چوزہ سے رہائی پائے گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے خون سے جیسے بھیڑیا بری ہوا تھا۔ ویسے ہی وہ بھی اس جرم سے بری ہو جائے گا اس پر حاکم بولا میں نہیں چاہتا کہ تو کسی بعید (دشوار) امر کی تکلیف اٹھائے اور تو حد سے نہ گذرے (اور شئی متفاوت کا تو طالب بنے) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے جب اس کی حضرت ابو العباس کی سی دلیلیں دیکھیں تو میں سمجھا کہ ہو نہ ہو یہ قبیلہ سروجیہ کا سردار ہے میں بھیڑ کے علیحدہ ہونے اور ستارے چمک جانے تک رُک رُک ٹھیر کر میں حاکم کے صحن گھر میں گیا۔ دیکھا کہ شیخ نوجوان کی نگہبانی کر رہا ہے میں نے خدا کی قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو ابو زید ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں شکار کو حلال کرنے والے کی قسم، میں نے پوچھا کہ۔ یہ لڑکا کون ہے جس کے حُسن سے عقلیں اڑی جاتی ہیں۔

تشریح لغات | لہ تخلصت از باب تفعل تخلص مصدر بمعنی رہائی پانا و نجات پانا و جدا ہونا یقال تخلص منہ جبکہ وہ نجات پائے اور جدا ہو یقال تخلص من کذا الی کذا جبکہ وہ منتقل ہو۔ ؎ قائبۃ بمعنی انڈا اور مثال میں ہے تخلصت قائبۃ او قابیۃٌ من قوب یعنی انڈا چوزے سے جدا ہو گیا اس موقع پر کہا جاتا ہے جبکہ کوئی اپنے ساتھی سے جُدا ہو جائے اسی طرح اگر مال میں سے باقی ادا کر دے تو تو اس کے خون سے نجات حاصل کرے گا یعنی تو اُس کے جرم سے بری ہو جائے گا۔ ؎ قوب بمعنی چوزہ و پرندے کا بچہ والجمع اقوابٌ اور اس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی کو کسی تاجر نے نگہبانی پر مقرر کیا اس اعرابی نے تاجر سے کہا اذا بلغت بک مکان کذا برئت قابئۃ من قوب یعنی میں تیری محافظت سے آزاد ہو جاؤں گا۔ اور یہ مثال مقلوب ہے اس واسطے کہ جو کچھ علیحدہ اور خارج ہو وہ چوزہ ہے اور یہ ماخوذ ہے تقوب الشئ سے جب کہ منتشر ہو۔ ؎ براً ای سلم از سمع و فتح وفی التنزیل براءۃ من اللہ ورسولہ ؎ الذئب بمعنی بھیڑیا والجمع ذئابٌ وفی التنزیل فاکلہ الذئب یقال ذئب ذابًا وذوب ذآبۃً ای صار کالذئب و ھاۓ وخباثۃً از سمع وکرم اور ذئب کی جمع اذوُبٌ اور ذوبان بھی آتی ہے ؎ ابن یعقوب وسیدنا یوسف الصدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مثال کی اصل یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب کہ آپ کنویں میں ڈالا اور ایک بکرے خصی کو گلے میں جاکر ذبح کیا اور آپ کے کرتہ کو جو اتار لیا تھا اس کو اس کے خون میں تر کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جھوٹ موٹ روتے ہوئے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آواز سنی تو آپ پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل آئے اور یہ فرمایا کہ اے بیٹو تمہیں کیا ہوا اور میرا یوسف کہاں ہے تو وہ بولے کہ ہم جنگل گئے اور ہم نے یوسف علیہ السلام کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا تو بھیڑیا آپ کو کھا گیا اور یہ کُرتہ خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب یہ کُرتہ خون میں بھرا ہوا دیکھا تو ان کے دل میں شک پیدا ہوا اس لیے کہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ عجیب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو تو وہ کھا گیا اور ان کے کرتہ کو پھاڑا تک نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہو اور میں خدا پر صابر و شاکر ہوں (کذا فی التفاسیر) ؎ سمت بمعنی طاقت و ہمت سے زیادہ تکلیف دینا

سامہ الامر سوءًا ای کلفہ ایاہ از نصر وفی التنزیل یسومونکم سوء العذاب ؎۸ شططا بمعنی زیادتی یقال شط شططاً وشطوطاً ای بعد وافرط وتباعد عن الحق از نصر وضرب وفی التنزیل لقد قلنا اذا شططاً ؎۹ رمت ای قصدت وارت روم ومرام مصدر از نصر بمعنی قصد وارادہ ؎۱۰ فرطا یعنی بمعنی ظلم کرنا وحد سے بڑھنا یقال فرط ابفرط فروطاً ای سبق وتقدم از نصر وفی التنزیل وکان امرہ فرطا ؎۱۱ حجج یہ حجت کی جمع ہے بمعنی دلائل وفی التنزیل فللہ الحجۃ البالغۃ ؎۱۲ الشریجتیۃ منسوبۃ الی احمد بن سریج وہو من کبار اصحاب الامام الشافعی وکان حسن الاحتجاج ومبلغ المنظرۃ ولقبہ الباری الاشہب والشافعی الثانی ؎۱۳ علم محرکۃ کپڑے کا نقش وجھنڈا وقوم کا سردار والجمع اعلام اور یہاں یہ ہی اخیر معنی مراد ہیں ؎۱۴ السروجیۃ ای الجماعۃ المنسوبۃ الی بلدۃ سروج ؎۱۵ فلبثت لبث مصدر بمعنی ٹھہرنا یقال لبث بالمکان لبثاً ولبثاً ای اقام فیہ ومکث از سمع ؎۱۶ زہرت ای ظہرت یقال زہر الوجہ زہوراً ای اضاء وتلالا از فتح ؎۱۷ نجوم یہ نجم کی جمع ہے بمعنی تارے یقال نجم النجوم نجوماً ای طلوع از نصر ؎۱۸ الظلام بالفتح بمعنی تاریکی واندھیرا وابتدائی رات منہ لیلۃ ظلماء یعنی بہت تاریک رات ؎۱۹ انتشرت از انفعال بمعنی پھیل جانا وبکھر جانا ومنتشر ہونا، ضد الانتظام ای تفرق القوم من باب الوالی یقال نثر الشئ نثراً ای رماہ متفرقا از نصر وضرب وفی التنزیل واذا الکواکب انتثرت۔
؎۲۰ عقود یہ عقد کی جمع ہے بمعنی ہار ؎۲۱ ازدحام بمعنی ازدھام وجمع ؎۲۲ فناء بمعنی صحن وچوک وگھر والجمع افنیۃ ؎۲۳ کالی ای حافظ اور یہ مہموز لام ہے کلا مصدر ہے اس کے ہمزہ کو یا سے بدل لیا ہے از فتح یقال کلاہ اللہ کلأً وکلاءً وکلاءۃ ای صانہ وحفظہ وفی التنزیل کل من یکلؤکم باللیل والنہار ؎۲۴ محل از افعال یہ حلول سے مشتق ہے بمعنی اتارنا وحلال کرنا وحل میں پہنچنا از ضرب یقال حل الشئ جبکہ حلال ہو وحل الدین جبکہ ادائیگی کا وقت پہنچے وحل الیمین جبکہ قسم پوری ہو وحل الرجل جبکہ احرام سے وہ نکلے ؎۲۵ الصید بمعنی شکار یقال صادہ صیداً ای قنصہ از ضرب ؎۲۶ ہفت ای طارت (اڑ گئیں) یقال ہفا الطائر یہفو ہفوۃً وہفواناً ای طار از نصر ؎۲۷ الاحلام یہ حلم بالکسر کی جمع ہے بمعنی عقل یقال حلم حلماً ای صفح وصار ذا حلم از کرم وفی التنزیل ام تامرہم احلامہم بہذا۔

قَالَ فِي النَّسَبِ فَرْجِيْ۔ وَقَالَ فِي الْمُكْتَسَبِ فَخِّيْ۔ قُلْتُ فَهَلَّا اكْتَفَيْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ وَكَفَيْتَ الْوَالِيَ الْاِفْتِتَانَ بِطُرَّتِهٖ۔ فَقَالَ لَوْلَمْ تُبْرِزْ جُبْهَتَهُ السِّيْنَ۔ لَمَا تَنَفَّسْتُ الْخَمْسِيْنَ ثُمَّ قَالَ بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ۔ لِنُطْفِئَ نَارَ الْجَوٰى۔ وَنُدِيْلَ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى۔ فَقَدْ اَجْمَعْتُ عَلٰى اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَةٍ۔ وَاُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِيْ نَارَ حَسْرَةٍ۔ قَالَ فَقَضَيْتُ اللَّيْلَةَ مَعَهٗ فِيْ سَمَرٍ اٰنَقَ مِنْ حَدِيْقَةِ زَهَرٍ۔ وَخَمِيْلَةِ شَجَرٍ۔ حَتّٰى اِذَا لَاحَ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ وَاٰنَ انْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ۔

الترجمۃ والمطالب وہ بولا یہ نسب میں تو میرا بچہ ہے اور کمائی میں میرا جال ہے میں نے کہا کہ تو نے اس بچہ کے پیدائشی خوبیوں ہی پر کیوں نہیں بس کیا؟ اور حاکم کو اس کے گیسوؤں سے کیوں مفتون کرایا (پھانسنے کی کوشش کی)؟ اس پر بوڑھا بولا کہ اگر اس کی پیشانی سین جیسے گیسوؤں کو ظاہر نہ کرتی تو میں پچاس اشرفیاں نہ جمع کر سکتا پھر بولا کہ آج رات تو ہمارے پاس رہ تاکہ ہم اندرونی آگ کو ٹھنڈا کریں اور ہم محبت کو جدائی کا بدلہ بنا دیں کیونکہ ارادہ کر چکا ہوں کہ حاکم کے دل میں حسرت پشیمانی کی آگ لگا کر صبح کاذب سے پہلے دبے پاؤں چپکے سے چل بھاگوں (چلا جاؤں) حارث بن ہمام کہتا ہے کہ میں نے ابو زید کے ساتھ ایسے قصوں میں جو شگوفوں کے باغ اور درختوں کے باغ سے بھی زیادہ عمدہ تھے رات گذاری یہاں تک کہ جب آسمان کے کنارہ پر صبح کاذب ظاہر ہوئی اور طلوع فجر کا وقت آیا (آگیا)

تشریح لغات

[۱] فی النسب ای فی القرابۃ والجمع انسابٌ وفی التنزیل جعلہ نسبًا وصہرًا یقال نسبہ نسبًا ونسبۃً ای ذکر نسبہ از ضرب ونصر [۲] فرخ پرندہ وجانور کا بچہ وچھوٹا پودہ یا حیوان والفرخ من الشجر درخت کی جڑ میں جو پودے نکل آئیں والجمع اَفراخٌ وافِراخٌ وافرِخۃٌ وفرخانٌ وفروخٌ اور یہاں اس سے مراد لڑکا ہے [۳] المکتسب بالضم یہ مصدر میمی ہے بمعنی الاکتساب دکمائی کرنے کی جگہ) [۴] نخی بمعنے جال دآلۃ یصاد بہا) والجمع فِخاخٌ وفُخوخٌ [۵] بحاسن یہ حسن کی خلافت قیاس جمع ہے۔ بمعنی جمال وخوب صورتی [۶] فطرت بالکسر وہ صفت کہ ہر موجود اپنی ابتدائی پیدائش میں اس پر ہو وطبعی حالت وسنت ودین وطریقہ وپیدائش والجمع فطرٌ [۷] بطرۃ بالضم پیشانی و پیشانی کے بال وکپڑے کا نقش ونگار وکنارہ وکتاب کا حاشیہ ونہر کا کنارہ ووادی کا کنارہ وبادل کا لمبا ٹکڑا والجمع طرات وطرٌ وطراۃٌ وطرَرٌ [۸] لم تبرز از افعال ابراز مصدر بمعنی ظاہر کرنا ونکالنا [۹] جبہتہ، بمعنی پیشانی والجمع جِباہٌ وجبہاتٌ [۱۰] السین حروف تہجی میں سین سے پیشانی کو تشبیہ دی جاتی ہے اس لیے کہ اس کی شکل پر بالوں کو سنوارتے ہیں۔ [۱۱] قَنفَشتُ ای جمعت لبسرعۃ والمصدر قنفشۃٌ یقال قنفشہ قنفشۃً جبکہ وہ جلدی جمع کرے۔ [۱۲] بت یہ امر کا صیغہ ہے۔ بات یَبِیتُ بَیتًا وبیتوتۃً سے بمعنی رات گذارنا از ضرب [۱۳] لنطفی ای لنذہب وتزیل نخمد اس کا مصدر اطفاءٌ ہے۔ از افعال بمعنی آگ کا بجھانا یقال طفئت النار طفوًا ای ذہب لہیبہا وفی التنزیل یریدون ان یطفؤا نور اللہ از سمع۔ [۱۴] الجوی یہ مصدر ہے غم یا عشق کی وجہ سے سوزش اور سینہ کا ایک مرض اور مرض کی طوالت ومبتلائے سوزش عشق [۱۵] ندیل از افعال بمعنی بدلنا [۱۶] دالہ والزمان دولًا ای دار وانقلب من حال الی حال ویقال ادال اللہ زیدًا من عمرو ای نزع الدولۃ من عمرو وحولہا الی زید از نصر [۱۷] النوی بمعنی بعد وفراق یقال نوی المسافر نویً ای تباعد از نصر [۱۸] انسل انسلال مصدر از انفعال اور یہ سل کا مطاوع ہے بمعنی کھنچ جانا وچپکے سے نکل جانا وتسلل [۱۹] وفی التنزیل یتسللون منکم لواذا یقال سَلَّ الشئ سلاً ای انتزعہ از نصر [۲۰] لبحرۃ بالضم بمعنی صبح کاذب یعنی اول صبح یقال بحّر بحرًا ای بکر از سمع [۲۱] سمر محرکۃ رات کی بات اور رات کو باتیں سنانے والا والجمع اسمارٌ ورات کی تاریکی وچاند کا سایہ اور زمانہ اور رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس [۲۲] آنق یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی خوش ہونا خوبصورت وعمدہ دیکھ کر یقال انق الشی ای کان اَنقًا وانیقاو مونقا ای حسنا معجبًا یقال روضۃ انیق وانیقۃٌ وانق ایضا ای فرح وانق الشئ ای احبہ (متعدیا) انق بہ ای عجب بہ واثرۃ علما سواہ از سمع۔ [۲۳] حدیقۃ وہ باغ جس میں کھجور یا ببول کے درخت ہوں اور جس کی چہار دیواری ہو والجمع حدائق [۲۴] زہر یہ زہرۃٌ کی جمع ہے بمعنی کلی وشگوفہ اور زہر کی جمع اَزہرٌ اور ازہار اور زہور بھی آتی ہے اور اس کی جمع الجمع ازاہر آتی ہے یقال زہر السراج زہورًا ای اضاء از فتح [۲۵] خمیلۃ الموضع الکثیر الشجر جہاں درخت بہت گھنے ہوں۔ وایضا الشجر الکثیر الملتف وایضا القطیفۃ والمنہبط من الارض والجمع خمائل واصل الحدیقۃ للنخل والخمیلۃ للشجر الملتف خاصۃ از نصر [۲۶] شجر محرکۃ الشجر من النبات مالہ ساق واحدۃ شجرۃ ویجمع علی اشجار والنجم ضدہ ۱۲ [۲۷] لاءلاء بمعنی روشن ہونا وچمکنا ویکون متعدیا بمعنی روشن کرنا یقال لاءلاء لاءلاۃ النجم او البرق جبکہ ستارہ یا بجلی چمکے ولألأت النار جبکہ آگ روشن ہو وبھڑکے اور تلألأ کے بھی یہی معنی آتے ہیں [۲۸] الافق بمعنی کنارہ وکنارہ آسمان وہواؤں کے چلنے کی جگہ والجمع آفاق [۲۹] ذنب محرکۃ بمعنی دم والجمع اذناب [۳۰] السرحان بالکسر بمعنی بھیڑیا وغیرہ وحوض کا وسط والجمع سراح وسَرَاحِیُّ وسراحین ومنہ ذنب السرحان بمعنی فجر کاذب [۳۱] آن از ضرب یقال آن یَئِینُ اَینًا جبکہ وقت آئے یقال آن لک ان تفعل کذا یعنی تمہارے لیے ایسا کرنے کا وقت آگیا [۳۲] انبلاج مصدر از انفعال بمعنی روشن ہونا یقال انبلج الصبح جبکہ صبح روشن ہو اور بلج دنصر سے اسی معنی میں آتا ہے [۳۳] الفجر ہو فی الاصل شق الشئ شقا وشقیا یقال فجر الماء فجرا ای فتح لہ منفذا فجری از نصر وفی التنزیل وفجرنا خلالہما نہرا ومنہ قیل للصبح فجر لانہ فجر اللیل قال تعالیٰ والفجر ولیال عشر [۳۴] حان از ضرب یقال حان الشئ حینا وحینونۃ جب کہ وقت ہو وحان لہ ان یفعل کذا جبکہ وقت قریب آئے۔

رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِيْقِ۔ وَاَذَاقَ الْوَالِيَ عَذَابَ الْحَرِيْقِ۔ وَسَلَّمَ اِلَيَّ سَاعَةَ الْفِرَاقِ۔ رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْاِلْصَاقِ۔ وَقَالَ ادْفَعْهَا اِلَى الْوَالِيْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ۔ وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ۔ فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ۔ مِنْ مِثْلِ صَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ۔ فَاِذَا فِيْهَا مَكْتُوْبٌ ؎ شِعْرٌ ؎

قُلْ لِوَالٍ غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَيْنِيْ	سَادِمًا نَادِمًا يَعَضُّ الْيَدَيْنِ
سَلَبَ الشَّيْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ	لُبَّهُ فَاصْطَلٰى لَظٰى حَسْرَتَيْنِ

الترجمة والمطالب تو اس نے اپنا راستہ لیا اور حاکم کو جلتی ہوئی آگ کا مزہ چکھایا اور جاتے وقت اس نے مجھے ایک سربمہر رقعہ دیا اور کہا جس وقت میرا چلا جانا پایہ تحقیق کو پہنچ جائے اور حاکم کا صبر و قرار جاتا رہے تو اس کو یہ دے دینا میں نے اس شخص کی طرح جو رہائی پانے کا خواستگار ہو اس متلمس شاعر جیسے خط کی مہر توڑ دی تو اس میں لکھا ہوا تھا ؎ اس حاکم سے کہہ دو جس کو میں نے جدا ہوتے وقت پشیمان اور غمگین اور ہاتھ کاٹتا ہوا چھوڑ دیا ہے (یعنی وہ کف افسوس ملتا ہے گا) جس کا مال تو بوڑھا لے گیا اور عقل جوان نے لے لی پس وہ دو حسرتوں کی آگ میں جل رہا ہے۔

تشریح لغات ۱؎ متن بمعنی پیٹھ والجمع متان ومتونٌ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے برابر ہے والمراد ہہنا وسط الطریق کنایۃ عن السفر یقال متن متانۃ ای قوی وفی التنزیل ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین از کرم ۲؎ اذاق از افعال بمعنی چکھانا واصل الذوق وجود الطعم اذا کان قلیلا وان کان کثیرا فہو الاکل از نصر ۳؎ الحریق بمعنی جلنا وجلا دینا یقال حرقہ حرقا از نصر والحریق بمعنی آگ کی بھڑک وآگ کا شعلہ وجلا ہوا والجمع حرقیٰ وفی التنزیل ذوقوا عذاب الحریق ۴؎ سلّم تسلیم مصدر از تفعیل بمعنے سونپنا و دینا ۵؎ رقعۃ بمعنی کاغذ کا رقعہ والرقعۃ بقطعۃ من الورق والجمع رُقَعٌ ورقاعٌ یقال رقع الثوب رقعًا ای اصلحہ از فتح ۶؎ الصاق مصدر افعال بمعنی بندھا ہوا واصلہ لصق بالشئ لصقاً ولصوقاً ای لزق والصقہ بہ ای الزقہ از سمع ۷؎ ادفع بمعنی دفع کرنا و دینا از فتح وفی التنزیل فادفعوا الیہم اموالہم ۸؎ سلب سلب مصدر بمعنی چھینا ولے لینا یقال سلب الشئ سلبًا وسَلَبًا ای انتزعہ من غیرہ قہرا از نصر ۹؎ القرار بمعنی صبر یقال قر فی مکانہ قرارا اذا ثبت ثبوتا جامدا از ضرب ۱۰؎ الفرار مصدر بمعنی بھاگنا از ضرب وفی التنزیل لن ینفعکم الفرار ۱۱؎ ففضضتہا فضٌ مصدر از نصر یقال فض الشئ جبکہ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے وفض ختم الکتاب وختم عن الکتاب جبکہ مہر توڑے ۱۲؎ المتملس بمعنی رہائی پانے والے ای المتخلص من الشئ بسہولۃ کالشئ الاملس یقال ملس ملاسۃ ای هند خش از سمع وکرم ۱۳؎ صحیفہ (خط) والجمع صحائف وصُحُفٌ وفی التنزیل یتلو صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ ۱۴؎ المتلمس یہ شاعر کا نام ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو۔ اور قابوس شکار اور لہو ولعب میں بہت مبتلا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرۃ اور عمرو بن ہند کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور یہ دونوں اس تک نہ پہونچ سکے طرفہ کو غصہ آیا۔ اور اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کی ہجو میں لکھا عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بدخلق اور بدکردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گذارتے رہے ایک دن اس نے طرفہ اور متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم کو اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اس کے جواب میں طرفہ اور متلمس نے کہا ہاں ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ میں عامل بحرین کو خط لکھتا

21/1 ہوں اور یہ خط اُسی کے حوالے کرنا تو خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لیے بہت کچھ لکھدیا ہے۔ یہ دونوں خوشی خوشی چل دیئے اور خط میں یہ مضمون تھا کہ جب یہ دونوں تمہارے پاس پہنچیں تو تم ان کو مار دینا) مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستہ میں کھول کر پڑھا اور اس کے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا۔ ملک شام چلا گیا لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ اپنے صحیفہ کو لے کر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا اس کے بعد متلمس کی شل بدنامی میں عرب میں مشہور ہوگئی ۵ا؎ غادر نہ ای ترکتہ اور یہ غدر سے مشتق ہے بمعنی الاخلال بالشئی وترکہ یقال غادرہ ای ترکہ ۱۶؎ سادما ای حزینا یقال سدم سدما ای حزن از سمع۔ ۱۷؎ نادما بہ ندامت سے ماخوذ ہے از سمع ۱۸؎ یبعض از سمع بمعنی کاٹنا عض مصدر ۱۹؎ لبہ بالضم بمعنی عقل والجمع الباب وفی التنزیل مایذکر الا اولوا الالباب واللب العقل الخالص من الشوائب یقال لبّ ولبّا ولبابۃ ای صار لبیبًا از سمع ۲۰؎ فاصطلی از افتعال اصطلاء مصدر بمعنی آگ میں جلنا ۲۱؎ لظی بمعنی آگ یا آگ کی بھڑک اور یہ مصدر ہے۔ یقال لظیت النار لظی ای التھبت وفی التنزیل نارًا تلظی ای تتلظی وانھا لظی از سمع ۲۲؎ حسرتاہ ای حسرۃ المال وحسرۃ الغلام

جَادَ بِالْعَيْنِ حِينَ أَعْمَى هَوَاهُ عَيْنَهُ فَانْثَنَى بِلَا عَيْنَيْنِ
خَفِّضِ الْحُزْنَ يَا مُعَنَّى فَمَا يُجْدِي طِلَابُ الْآثَارِ مِنْ بَعْدِ عَيْنٍ
وَلَئِنْ جَلَّ مَا عَرَاكَ كَمَا جَلَّ لَدَى الْمُسْلِمِينَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ
فَقَدِ اعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا وَاللَّبِيبُ الْأَرِيبُ يَبْغِي زَيْنَ
فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ أَنَّ صَيْدَ الظِّبَاءِ لَيْسَ بِهَيْنٍ
لَا وَلَا كُلُّ طَائِرٍ يَلِجُ الْفَخَّ وَلَوْ دَانَ مُحْدِقًا بِاللُّجَيْنِ
وَلَكَمْ مَنْ سَعَى لِيَصْطَادَ فَاصْطِيدَ وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنِ

الترجمۃ والمطالب

جبکہ اس کی محبت اور عشق نے اس کو اندھا کیا (یعنی اس کی آنکھیں پھوڑ دیں) تو اس نے سونے سے سخاوت کی (یعنی بخشا) پس وہ بے آنکھ اور بے زر والا ہوگیا۔ تو اس سے یہ کہدے کہ اے غمگین (غم میں پڑے ہوئے) تو اپنے غم کو کم کر دے کیونکہ اصل چیز کے بعد نشانات کی تلاش کچھ فائدہ نہیں دیتی واقعی (خدا کی قسم) تیری مصیبت ایسی ہی بڑی مصیبت ہے جیسے مسلمانوں کے لیے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مگر تو نے اس کے بدلے میں دانائی اور تجربہ کاری پائی اور عقل مند دانا شخص یہ ہی چاہتا ہے لہذا اب تو اپنے لالچ وخواہشات کی نافرمانی کر۔ (یعنی اس حادثہ کے بعد تجھے لالچوں سے بچنا چاہیئے اور تو یہ خوب جان لے کہ ہرن کا شکار کوئی آسان کام نہیں اور نہ ہر پرندہ جال میں پھنس جاتا ہے خواہ اس میں چاندی کے دانے ہی کیوں نہ پڑے ہوں اور بہت سے آدمی شکار کی کوشش کرتے ہیں مگر خود شکار ہو جاتے ہیں اور سوائے حنین کے دو موزوں کے اور کچھ نہیں پاتے یعنی ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔

تشریح لغات

۱؎ جاد جود مصدر بمعنی سخاوت کرنا از نصر یقال جادہ جودًا جبکہ وہ بخشش میں غالب ہو وجادہ الھوی جبکہ غالب ہو وجاد جودًا علیہ جبکہ وہ بخشش کرے اور صفت کے لیے جواد آتا ہے وجاد بالمال جبکہ وہ خرچ کرے وجاد بنفسہ جبکہ وہ جان دے ۲؎ بالعین اس کے معنی یہاں سونے کے ہیں والجمع اعین وعیون وقد مرّ تحقیقہ ۳؎ اعمی از افعال یقال اعمی الرجل جبکہ اندھا کرے واندھا پائے اور اس کا مجرد عمیٰ سمع سے آتا ہے۔ بمعنی اندھا ہونا ودل کا اندھا ہونا وجاہل ہونا۔

؎ انثنیٰ از انفعال بمعنی لوٹنا یقال انثنی الرجل جبکہ آدمی لوٹے ؎ عینین یہ عین کا تثنیہ ہے جس سے مراد بے زرو بے حشیم ہے ؎ خفض از تفعیل بمعنی تو کم کر ای خفف الحزن اور یہ خفضؔ سے ماخوذ ہے جو رفعؔ کی ضد ہے از ضرب ؎ الحزن بمعنی غم جو فرح اور سرور کی ضد ہے یقال حزن لہ وعلیہ حزنًا و حُزُنًا جب وہ غمگین ہو از سمع ؎ مُعنی یہ عنا سے مشتق ہے جس کے معنی مشقت اور تکلیف کے ہیں یعنی مشقت میں پڑا ہوا یقال عُنِیَ عَنَاءً ای تعب از سمع ؎ فما یُجدی ای فما ینفع از افعال یقال اجدی الأمر جب کہ نفع دے یقال ما یجدی عنک ہذا یعنی تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا ؎ طلاب الآثار الخ یعنی کسی چیز کے فوت ہو جانے پر اس کا محض نشانات سے ڈھونڈھنا بے کار ہے اور یہ کہاوت ہے اس کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مالک بن عمرو نے کسی عامل کو اپنے بھائی کا پتہ لگانے پر مقرر کیا جب قاتل پکڑا گیا جس کا نام سماک تھا تو لوگوں نے سفارش کی اور ان سے لوگوں نے یہ کہا کہ آپ سو اونٹ دیت کے طور پر اس کے بدلہ میں لے لیں اور اس کو آپ چھوڑ دیں تو جواب میں اس نے یہ کہا لا اطلبُ اثرًا بعد عین (ای الذات) یعنی اب میں اصل چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ (اب آپ کا کہنا بے کار ہے) ؎ جَلَّ ای عظم از ضرب یقال جَلَّ جَلَالًا و جَلَالۃً جبکہ وہ بڑے مرتبہ والا ہو ؎ ما عراک جو تجھے پیش آئی ای ما عرضک و اصابک یقال عراہ امرٌ عَروًا ای الَمَّ یہ از نصر ؎ رزء بالضم بمعنی بہت بڑی مصیبت والجمع ارزاءٌ ؎ اِعتَضتَ از افتعال بمعنی عوض اور بدلے میں لینا یقال عاضہ من کذا عوضًا وعِوَضًا وعِیاضًا ای اعطاہ بدلہ وخلفًا از نصر و یقال اعتاض منہ جبکہ وہ بدلے میں لے واعتاض واستعاض فلانًا جبکہ بدلہ مانگے ؎ حزم یہ مصدر ہے بمعنی پختہ کاری و ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لینا از کرم یقال حزمًا حزمًا وحزامۃً جبکہ وہ دور اندیشی سے کام لے ؎ اللبیب بمعنی عقلمند والجمع اَلِبّاءُ اور مونث اس کا لبیبۃٌ آتا ہے یقال رجل لبیبٌ جبکہ وہ کام سے چمٹا رہے اور اس میں وہ سستی نہ کرے ؎ الاریب بمعنی ماہر و ہوشیار یقال اَرِبَ اَرَبًا واَرُبَ اِرَابۃً ای صار ماہرًا از سمع وکرم ؎ ذین یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے اور یہ حالت نصبی و جری میں اس کا اعراب یہ ہے اس سے مراد سمجھ اور ہوشیاری ہے (ای الفہم والحزم) ؎ فاعص صیغہ امر تو نافرمانی کر یعنی خلاف کر ای خالف یقال عصیٰ عصیانًا اذا خرج من الطاعۃ از ضرب ؎ المطامع یہ مطمعؔ کی جمع ہے اور یہ طمع سے مشتق ہے۔ بمعنی لالچ و خواہش از سمع ؎ صید یہ مصدر ہے بمعنی شکار از ضرب ۱۲ ؎ الظباء یہ ظبیٌ کی جمع ہے بمعنی ہرن ہرن نر یا مادہ اور اس کی جمع اَظبٍ وظُبِیٌّ وظبیات بھی آتی ہیں ؎ ہیں ہین کے معنی پرندہ والجمع آسان کے ہیں اور یہ ہیِّن کا مخفف ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال طار الطائر طیرانًا جبکہ وہ پرندہ اڑے ؎ طائر بمعنی پرندہ والجمع طَیرٌ وطُیُورٌ اور اطیارٌ اس کی جمع الجمع ہے اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال طار الطائر طیرانًا جبکہ وہ پرندہ اڑے ؎ الفخ بمعنی جال وپھندہ والجمع فِخاخٌ وفُخوخٌ ؎ محدقًا صیغہ اسم مفعول از افعال بمعنی احاطہ کئے ہوئے و گھیرے ہوئے یقال حدق بہ حدقًا واحدق بہ ای اطاف از ضرب ؎ بالجین بالضم بمعنی چاندی اور یہ تصغیر ہی کے وزن پر مستعمل ہے ؎ خفی بالضم بمعنی موزہ چرمی واونٹ وشترمرغ کی ٹاپ والجمع اخفافٌ و خِفافٌ غیر خفی حُنین لمراد یعنی سوائے حنین کے دونوں موزوں کے اور میرے کچھ ہاتھ نہ آیا اور یہ کہاوت ہے جو ناکام کے لیے استعمال کی جاتی ہے اس کا اصل قصہ یہ ہے۔ کہ ایک اعرابی چمڑے کا موزہ خریدنے کے لیے حنین کے پاس پہنچا اور یہ حیرہ کا رہنے والا تھا اور موچی تھا) اس نے اس سے بھاؤ کیا اس پر دونوں میں جھگڑا تکرار ہو گیا تو اعرابی نے موزے نہیں خریدے اور وہ واپس چلا آیا حنین کو سخت غصہ آیا اور اس نے اعرابی کو دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ اعرابی کے راستے میں اس نے ایک موزہ ڈال دیا اور دوسرا موزہ اس نے اس سے بہت دور ڈالا اور خود چھپ کر بیٹھ گیا اعرابی نے گذرتے وقت ایک موزہ پڑا دیکھ کر یہ برجستہ کہا ما اشبہ ھذا خُفَّ حُنَینٍ فلو کان معہ الاخر لاخذتہٗ یہ کہتا ہوا چل دیا آگے بڑھ کر اس نے دوسرا موزہ دیکھا تو اپنے پہلے موزے کے چھوڑنے پر اس کو بہت افسوس ہوا چنانچہ اس نے اونٹنی کو وہیں باندھا اور پہلا موزہ اٹھانے کے لیے وہ چل دیا حنین تو اس کی گھات میں تھا ہی جھٹ

آکر اس کی اونٹنی کو مع اسباب لے کر روانہ ہوگیا جب اعرابی واپس آیا تو اس نے اونٹنی کو وہاں نہ پایا بے چارہ پیدل اپنے وطن کو گیا تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ آپ سفر سے آئے تو کیا لائے تو یہ جواب دیا قال جئتکم بخفی حنین فصارت مثلاً فی الخیبته بعد طول الغیبة۔

فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ	رُبَّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنٍ
وَاغْضُضِ الطَّرْفَ وَتَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ	تَكْتَسِي فِيهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنٍ
فَبَلَاءُ الْفَتَى اتِّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ	وَبَذْرُ الْهَوَى طُمُوحُ الْعَيْنِ

(قَالَ الرَّاوِي) فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهُ شَذَرَ مَذَرَ۔ وَلَمْ أُبَنْ أَعَذَلَ أَمْ عَذَرَ۔

الترجمة والمطالب لہذا تو صاحب بصیرت بن (تو خوب غور سے دیکھ) اور تو ہر چمک کو بارش کی امید سے نہ دیکھو نظر اٹھا کر دیکھے یا جھانکے) کیونکہ بہت سی بجلیوں (کڑک یا گرج) میں ہلاکت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ (یا ہلاکت کی آگ ہیں) اور تو آنکھیں بند کر کے اس عشق سے آرام سے رہ جس میں ذلت وعیب کا لباس پہننا پڑتا ہے کیونکہ خواہشات نفسانی کی تابعداری نوجوان کے لیے مصیبت ہے اور خواہشاتِ نفسانی کا بیج نظارہ بازی ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس رقعہ کو دیکھ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور میں نے یہ کچھ خیال نہ کیا کہ ابوزید مجھے برا کہے گا یا مجھے معذور سمجھے گا (رکھے گا)

تشریح لغات لہ فتبصّر از باب تفعل تبصر مصدر بمعنی غور سے دیکھنا یقال تبصر الشئ جبکہ وہ غور سے دیکھے وتبصّر فی الشئ جبکہ سوچے اور غور کرے اور اس کا مجرد سمع اور کرم سے آتا ہے ٢ہ لاتشمْ ای ولاتنظر اور یہ شام یشم شیماً سے مشتق ہے جبکہ وہ بادل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے از ضرب یقال شام البرق جبکہ بجلی کے چمکنے اور برسنے کی سمت کو وہ دیکھے وشام مخایل الشئ یعنی اس نے فلاں چیز کی طرف انتظار کرتے ہوئے نگاہ اٹھائی ٣ہ صواعق یہ صاعقتہٌ کی جمع ہے بمعنی بجلی کی کڑک جو بادلوں میں ہو وعذاب مہلک از سمع یقال صعق الرعد صعقا ای اشتد صوته وفی التنزیل فصعق من فی السموات ٤ہ حین بالفتح بمعنی ہلاکت یقال حان حینًا ای ھلک از ضرب ٥ہ اغضض یہ غضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی آنکھ کو بند کرنا ونظر کو پست کرنا از نصر ٦ہ غرام بالفتح بمعنی عشق و شیفتگی اور وہ محبت جو دل کو عذاب میں پھنسائے وہلاکت وعذاب ٧ہ تکتسی از افتعال بمعنی کپڑے پہننا از نصر ٨ہ ذل مصدر بالضم بمعنی ذلت بمعنی تابعداری وسہولت ونرمی وتواضع یقال ذُلٌّ ذلیل کرنے والا یا بڑی ذلت یقال ذل ذُلاً وذلّةً ای ضد العزة از ضرب والفراق بین الذُّل والذِّل الذُّل بالضم ماکان عن قہر والذِّلُّ بالکسر ماکان بغیر قہر ٩ہ شین مصدر از نصر بمعنی عیب یقال شانہ یشینہ شیناً جب کہ وہ عیب لگائے ١٠ہ بذر بمعنی بیج ودانہ جو تخم ریزی کے لیے ہو وبمعنی نسل یقال بذر الحَبَّ بذرًا جبکہ بوئے ای القاہ فی الارض از نصر ١١ہ طموح مصدر بمعنی آنکھ کا اوپر اٹھانا از فتح طمح بصرہ الیہ طمحًا وطماحًا وطموحًا جبکہ اس کی نگاہ اُٹھے طمح ببصرہ الیہ جبکہ وہ بلندی کی طرف دیکھے۔ ١٢ہ فمزقت از تفعیل بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینا یقال مزق الثوب مزقًا ای شققہ از نصر وضرب وفی التنزیل مزقناهم کل ممزق ١٣ہ شذر مذر یہ مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے اور اسی طرح استعمال ہوا کرتا ہے جیسے پانی پانی یقال تفرقو اشذر مذر وشذر مذر وہ سب بکھر گئے اور ہر ایک نے اپنی راہ لی اور یہ دونوں مبنی لفظ ہیں جیسے خمستہ عشر ١٤ہ لم اُبل یہ مبالاة سے ہے یقال بالی الامر یالامر مبالاةً وبالةً وبالاً جبکہ وہ پرواہ کرے۔ ١٥ہ اعذل از ضرب ونصر یقال عذلہ عذلاً جبکہ وہ ملامت کرے ١٦ہ عذر از ضرب یقال عذرہ

عذرًا و عُذرًا و عذریٰ و مَعذرَۃً علےاو فی ماصنع جبکہ وہ الزام سے بری ہواور عذر قبول کرے ۔

اَلْمَقَامَةُ الْحَادِيَةُ الْعَشَرَةُ السَّاوِيَةُ

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ اٰنَسْتُ مِنْ قَلْبِي الْقَسَاوَةَ. حِيْنَ حَلَلْتُ سَاوَةَ. فَاَخَذْتُ بِالْخَبَرِ الْمَأْثُوْرِ. فِيْ مُدَاوَاتِهَا بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ. فَلَمَّا صِرْتُ اِلٰى مَحَلَّةِ الْاَمْوَاتِ. وَكِفَاتِ الرُّفَاتِ. رَاَيْتُ جَمْعًا عَلٰى قَبْرٍ يُحْفَرُ. وَمَجْنُوْزٍ يُقْبَرُ. فَانْحَزْتُ اِلَيْهِمْ مُتَفَكِّرًا فِي الْمَآلِ. مُتَذَكِّرًا مَنْ دَرَجَ مِنَ الْاٰلِ. فَلَمَّا اُلْحِدَ الْمَيِّتُ. وَفَاتَ قَوْلُ لَيْتَ.

الترجمۃ والمطالب (گیارھویں مجلس جو ساویہ کے نام سے موسوم ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا جبکہ میں شہر ساوہ میں اترا تو میں نے اپنے دل میں کچھ سختی محسوس کی پس میں نے اس کا علاج حدیث (منقول) کے مطابق قبور کی زیارت کرنے سے شروع کیا جب میں قبرستان میں پہنچا (جہاں مُردوں کی رہنے کی جگہ ہے اور وہاں ان کی بوسیدہ ہڈیاں ہیں)، تو میں نے ایک جماعت (مجمع) کو قبر پر دیکھا کہ قبر کھودی جارہی ہے اور وہاں پر مُردہ قبر میں رکھا جارہا ہے۔ (دفن کیا جارہا ہے) پس میں ٹہلتا ہوا انجامِ آخرت کو سوچتا ہوا اور ان لوگوں کو یاد کرتا ہوا جو اپنے اہل وعیال کو چھوڑ کر وفات پاگئے ہیں ان کے پاس جا پہنچا پس جبکہ وہ مردے کو (لحد) یعنی بغلی قبر میں اتار چکے اور لیت کا استعمال ختم ہوگیا (یعنی کاش کہ یہ زندہ رہتا اور نہ مرتا اس میں یہ یہ اوصاف تھے اور یہ ایسا خوش قسمت تھا وغیرہ۔

تشریح لغات [1] آنست از افعال اس کا مصدر ایناس ہے بمعنی کسی کے دل میں محبت کو ڈالنا اور یہاں بمعنے معلوم کیا میں نے وفی التنزیل فان آنستم منہم رشدا اور یہ انس سے ماخوذ ہے جو نفور کی ضد ہے اور اس کا ثلاثی مجرد سمع سے آتا ہے [2] القساوۃ بمعنی سختی و سخت دلی اور یہ واوی ہے یقال قسا قسوًا و قسوۃً و قساوۃً و قساءۃً از نصر [3] ساوۃ بلدۃ معروفۃ بین الری وہمدان اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ جو آپ کی ولادت کے وقت یہاں کا پانی خشک ہوگیا تھا۔ واللہ اعلم [4] بالخبر المأثور ای بالحدیث المنقول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا الحدیث وایضًا ھکذا کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور ثم بدا لی فزوروھا فانھا ترق القلب وتدمع العین ۱۲ [5] فی مداواتھا از باب مفاعلۃ بمعنی دوا کرنا وعلاج کرنا یقال دوی دویً بمعنی مرض از سمع [6] بزیارۃ الخ یقال زارۃ زیارۃ ای اتاہ بقصد الالتقاء از نصر [7] القبور۔ یہ قبر کی جمع ہے بمعنی مقر المیت یقال قبرتہ قبرًا ای دفنتہ از نصر وضرب والمقابر جمع مقبرۃ بمعنی موضع القبور [8] محلۃ یہ حلول سے مشتق ہے بمعنی اترنا اور اس میں تا بڑھا دی گئی ہے۔ [9] کفات بمعنی جمع کرنا واکٹھا کرنا والکفت القبض والجمع از ضرب وفی التنزیل الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتا ای تجمع الناس احیاءھم وامواتھم [10] الرفات بمعنی اسم مفعول بمعنی ٹوٹی ہوئی چیز یقال رفت الشئی رفتًا ای کسرہ ودقہ از نصر وضرب والرفات ما تکسر من الشئی وفی التنزیل ائذا کنا عظاما ورفاتا [11] قبر گور والجمع قبور از نصر وضرب یقال قبر المیت ای دفنہ [12] یحفر از ضرب اس کا مصدر حفر ہے بمعنی زمین میں گڑھا کھودنا

یقال حفر الارض جبکہ وہ زمین میں گڑھا کھودے۔ [13] مجنوز بمعنی مردہ یہ جنازہ سے ماخوذ ہے وہ چارپائی جس پر مردہ رکھا جائے ای محمول علے الجنازۃ (بالکسر او الفتح) ای النعش یقال جنز المیت جنزاً ای حملہ علے النعش از ضرب [14] یقبر ای یدفن [15] فانخرت از انفعال ای ملت الیہم یقال انحاز الیہ ای مال الیہ وانحاز عنہ ای عدل عنہ وحاز الشئ حوزاً وحیازۃ ای جمعہ از نصر۔ [16] المآل یعنی انجام آخرت [17] درج از نصر و ضرب یقال درج القوم یعنی مرگئے گذر گئے ودرج الرجل دروجاً ودرجاناً ای مات وھلک [18] الحدوہ ای دفنوہ وجعلوہ فی اللحد از فتح یقال لحد المیت۔ جب کہ وہ میت کو دفن کرے۔ ولحد للمیّت یعنی لحد کھودی (لحد) بغلی قبر کو کہتے ہیں [19] فات ای انقطع یقال فات الشئ فوتاً ای اذا بعد بحیث یتعذر ادراکہ از نصر [20] لیت یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے تمنی کے لیے ہے اور اس کا اطلاق محال (ناممکن) پر ہوتا ہے جیسے لیت الشباب یعود اور ممکن پر کم جب سانس مردہ کے ہوتا ہے تو مایوسی ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کیا اچھا ہوتا کہ یہ زندہ رہتا یا یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یا یالیتنی کنت ترابا۔

وَاَشْرَفَ[1] شَیْخٌ مِنْ رُبَاوَۃٍ[2]۔ مُتَخَصِّرًا[3] بِهِرَاوَۃٍ[4]۔ وَقَدْ لَفَعَ[5] وَجْهَهٗ بِرِدَائِهٖ[6]۔ وَنَكَّرَ[7] شَخْصَهٗ[8] لِدَهَائِهٖ[9]۔ فَقَالَ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ۔ فَادَّكِرُوْا[10] اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ۔ وَشَمِّرُوْا[11] اَيُّهَا الْمُقَصِّرُوْنَ۔ وَاَحْسِنُوا النَّظَرَ اَيُّهَا الْمُتَبَصِّرُوْنَ۔ مَا لَكُمْ لَا يَحْزُنُكُمْ[12] دَفْنُ الْاَتْرَابِ[13]۔ وَلَا يَهُوْلُكُمْ[14] هَيْلُ[15] التُّرَابِ۔ وَلَا تَعْبَاُوْنَ[16] بِنَوَازِلِ[17] الْاَحْدَاثِ[18]۔ وَلَا تَسْتَعِدُّوْنَ لِنُزُوْلِ[19] الْاَجْدَاثِ[20]۔ وَلَا تَسْتَعْبِرُوْنَ[21] لِعَيْنٍ تَدْمَعُ[22]۔ وَلَا تَعْتَبِرُوْنَ[23] بِنَعْيٍ[24] يُسْمَعُ[25]۔ وَلَا تَرْتَاعُوْنَ[26] لِاِلْفٍ[27] يُفْقَدُ[28]۔ وَلَا تَلْتَاعُوْنَ[29] لِمَنَاحَةٍ[30] تُعْقَدُ۔ يُشَيِّعُ[31] اَحَدُكُمْ نَعْشَ[32] الْمَيِّتِ۔ وَقَلْبُهٗ تِلْقَاءَ الْبَيْتِ۔

الترجمۃ والمطالب

تو ٹیلہ پر سے ایک بوڑھا سونٹا (ڈنڈا) دباتے ہوئے جس پر وہ سہارا لگائے ہوئے، اور اپنا چہرہ چادر میں چھپائے ہوئے اور اس نے اپنی ہیئت جسم کو چالاکی سے ناشناختہ کئے ہوئے تھا ظاہر ہوا اور وہ یہ کہنے لگا اس دن کے لیے لوگ اس پر عمل کریں اور اے غافل لوگو! تم موت سے نصیحت حاصل کرو اور موت کو بھولو مت اور اے کوتاہی کرنے والو تم کوشش کرو اور اے بصیرت رکھنے والو تم غور کرو (اس کو گہری نظر سے دیکھو) تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ اپنے ہمعصروں اور ہم عمروں کا دفن ہونا تمہیں غمگین نہیں کرتا اور نہ ان پر مٹی ڈالنا (یعنی ان کی قبروں کو پاٹنا) تمہیں ڈراتا ہے اور تم زمانہ کے حوادثات سے بالکل پرواہ نہیں کرتے اور نہ تم قبروں میں اترنے کے لیے تیاریاں کرتے ہو اور تم نہ کبھی رونے والی آنکھ کے سامنے اپنے آنسو نکالتے (یا بہاتے ہو) اور نہ موت کی خبر سننے سے تم عبرت (یا نصیحت) حاصل کرتے ہو اور اس دوست کے گم ہونے پر تمہیں خوفِ خدا نہیں اور نہ تمہیں مجلس نوحہ کے منعقد ہونے پر کبھی غم ہوتا ہے اور تم جنازہ کے پیچھے جاتے تو ہو مگر تمہارا دل گھر کی طرف لگا ہوتا ہے (اور تمہیں مردہ کا کچھ احساس بھی نہیں ہوتا)

تشریح لغات

[1] اشرف ای طلع من فوق از افعال بمعنی ظاہر ہوا و نکلا واصلہ شَرُفَ شرفاً ای ارتفع از سمع وشَرُفَ الشئ ای اطلع علیہ من فوق ودنا منہ از سمع [2] رُبَاوۃ بالضم بمعنی ما ارتفع من الارض (ٹیلہ) یقال ربا یربو ربوًّا ای نما وازداد از نصر وفی التنزیل ربوۃ ذات قرار ومعین [3] متخصّرًا التخصر مصدر از تفعل بمعنی لوک سے ٹیک لگانا اور یہ خاصرہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پہلو کے ہیں۔ یقال تخصّر جبکہ وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھے تخصر بالمخصرۃ جبکہ وہ لاٹھی کو ہاتھ میں لے [4] ہراوۃ بالکسر بمعنی موٹا ڈنڈا

سونٹا والجمع ہراوی دہُرِیٌّ دہریٌّ [5] لفع از تفعیل تلفیع مصدر بمعنی منہ ڈھانپنا و منہ کو چھپائے رکھنا یقال لفع راسہ جبکہ وہ منہ ڈھک لے یا چھپالے اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے [6] بردا۔ بالکسر چادر عبا یا جبہ کے مانند اوپر کی پوشش و جمیل دتلوار و کمان وعقل وندانی وباعث وزینت وباعث عیب والجمع اردِیَۃٌ [7] تنکر از باب تفعیل بمعنی ناآشنا و دگرگوں کرنا و نکرہ بنانا و ناشناختہ کرنا [8] شخصہ بمعنی ہیئت وجسم انسانی وغیرہ جو دور سے دکھائی دے والجمع اشخصٌ واشخاصٌ وشخوصٌ [9] لدہاءہ بمعنی چالاکی وزیرکی وہشیاری اور یہ فتح اور سمع سے کام کرنا [10] فادکروا از باب افتعال ذکر سے مشتق بمعنی یاد کرنا ای تذکروا امر الآخرۃ وفی التنزیل ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من مدکر [11] الغافلون یہ غفلت سے ماخوذ ہے یقال غفل عن الشئ غفلۃً وغفولاً وغفلاً ای سہا عنہ نقلۃ التحفظ والتیقظ از نصر [12] تشمروا از تفعیل تشمیر مصدر بمعنی دامن سمٹنا و تیار ہونا و کوشش کرنا و آمادہ ہونا۔ یقال شمر شمراً و تشمر تشمیراً ای مر مسرعاً ومختالا از نصر [13] المقصرون از باب تفعیل بمعنی کوتاہی کرنے والے یقال قصر الشئ قصوراً ای نقص وقصر عن الشئ ای کف عنہ و ترکہ وقصر الصلاۃ قصراً ای ترکہ منہا شیئاً از نصر [14] مالکم کلمہ ما استفہام ہے بمعنی ایُّ شئ [15] لا یحزنکم حزن مصدر بمعنی غمگین کرنا یقال حَزَنہٗ حَزَناً ای ضد سَرَّہٗ وفی التنزیل لا یحزنہم الفزع الاکبر وحَزِنَ حزناً ضد فرح از سمع [16] الاتراب یہ ترب بالکسر کی جمع ہے بمعنی ہم عمر وہم عصر [17] لا یہولکم ہول مصدر بمعنی بڑا معلوم ہونا اور ہول و دہشت میں ڈالنا یقال ہالہ الامر ہولاً ای افزعہٗ از نصر [18] ہیل بمعنی مٹی ڈالنا و پاٹنا از ضرب [19] لا تعباؤن از فتح عبا مصدر بمعنی پرواہ کرنا یقال عباء الی فلان ولہ عباءا ای قصدہ [20] الاحداث یہ حدث کی جمع ہے بمعنی نئی چیز و نئی بات اس سے مراد حوادثات زمانہ ہیں [21] الاجداث یہ جدث کی جمع ہے بمعنی قبر اور اس کی جمع اجدثٌ بھی آتی ہے [22] لاتستعبرون اس کا مصدر استعبار ہے۔ بمعنی بتکلف آنسوؤں کا بہانا یعنی رونا یقال عبر عبرًا ای حزن وسالت دمعتہ وعبر عبوراً ای مضی دمات وعبر الرؤیا عبرًا وعبارۃ ای فسرّہا از نصر [23] تدمع از فتح یقال دمعت العین دمعا از سمع دمعت العین دمعا دمعانا ودموعا۔ جبکہ آنسو بہے و دمع الاناء جبکہ برتن بھر جائے [24] لاتعتبرون از افتعال بمعنی عبرت حاصل کرنا و نصیحت حاصل کرنا [25] نعی بمعنی موت کی خبر نعیٰ لنا فلانا نعیاً ای اخبرنا بموت فلان از فتح [26] لا ترتاعون از افتعال ارتیاع مصدر بمعنی ڈرنا و گھبرانا یقال راع متروعاً ای خاف منہ از نصر [27] لا لف بالکسر بمعنی دوست و دوستی یقال الف الفاً والفاً آلفہ ایلافا ای انس بہ از سمع [28] یفقد اس کا مصدر فقدان ہے یقال فقدہ فقداً وفقداناً ای غاب عنہ وعدمہ از ضرب وقال الراغب الفقد عدم الشئ بعد وجودہ فہو اخص من العدم [29] لاتلتاعون از افتعال بمعنی غم میں جلنا یقال لاع لوع ای جزع از نصر [30] لمناحۃ ای مجلس النیاحۃ (رونے و نوحہ کی مجلس) اور اکٹھا ہو کر نوحہ کرنے والی عورتیں والجمع مناحات اور ماتم یہ عام ہے عورتیں جمع ہوں خواہ خیر کے لیے یا شر کے لیے اور مناحۃ یہ خاص ہے جہاں عورتیں مردہ کے اوصاف بیان کر کے روئیں [31] یشیع از تفعیل تشیع مصدر بمعنی رخصت کرنے یا مکان تک پہنچانے کے لیے پیچھے جانا یقال شیّع شہر رمضان یعنی اس نے شش عید کے لیے روزہ رکھے [32] نعش بمعنی جنازہ اور وہ تخت جس پر مردہ کو اٹھائیں یقال نعشہ ای رفعہ از فتح واعلم ان النعش ہو سریر المیت کما ان العرش سریر الملک والاریکۃ سریر العروس اذا کان علیہ حجلۃ والجمع ارائک والنضد سریر ینضد علیہا الثیاب [33] تلقاء یہ لقاء کا اسم ہے بمعنی ملاقات کی جگہ سامنے یقال جلس تلقاءہ یعنی وہ اس کے مقابل بیٹھا وفعل الامر من تلقاء نفسہ یعنی اس نے کو خود بخود بغیر کسی کے مجبور کئے ہوئے کیا اور یہاں اس کے معنی طرف کے ہیں۔

وَيَشْهَدُ مُوَارَاةَ[1] نَسِيبِهِ[2]۔ وَفِكْرُهُ فِي إِسْتِخْلَاصِ[3] نَصِيبِهِ[4]۔ وَيُخَلِّي[5] بَيْنَ وَدُودِهِ[6] وَدُودِهِ[7] ثُمَّ يَخْلُو[8] بِمِزْمَارِهِ[9] وَعُودِهِ[10]۔ طَالَمَا أَسِيْتُمْ[11] عَلَى انْثِلَامِ[12] الْحَبَّةِ۔ وَتَنَاسَيْتُمْ[13] اخْتِرَامَ[14]

الاحِبَّۃِ۔ وَاسۡتَکَنۡتُمۡ لِاعۡتِرَاضِ الۡعُسۡرَۃِ۔ وَاسۡتَھَنۡتُمۡ بِانۡقِرَاضِ الۡاُسۡرَۃِ۔ وَضَحِکۡتُمۡ عِنۡدَ الدَّفۡنِ۔ وَلَا ضَحِکَکُمۡ سَاعَۃَ الزَّفۡنِ۔ وَتَبَخۡتَرۡتُمۡ خَلۡفَ الۡجَنَائِزِ۔ وَلَا تَبَخۡتُرَکُمۡ یَوۡمَ قَبۡضِ الۡجَوَائِزِ۔ وَاَعۡرَضۡتُمۡ عَنۡ تَعۡدِیۡدِ النَّوَادِبِ۔ اِلٰی اِعۡدَادِ الۡمَآدِبِ۔ وَعَنۡ تَحَرُّقِ الثَّوَاکِلِ۔ اِلَی التَّاَنُّقِ فِی الۡمَآکِلِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور وہ اپنے عزیز واقرباء وہم نسب کو دفن کرنے یا چھپانے کے لیے آتے تو ہیں مگر اپنے حصّہ کے حاصل کرنے کی ان کو فکر (یعنی اس کے ادھیڑ بن میں) رہتی ہے اور تم اپنے دوست اور کیڑوں مکوڑوں کو ایک جگہ کر جانے ہو اور ہر روز اپنے باجہ اور ستار سے تمہاری خلوت ہوتی ہے اور یہ تمہارا رویہ طریقہ ہے کہ تم ایک دانہ کے گھٹ جانے پر غمگین ہوتے ہو اور دوستوں کے مرجانے کو بھول جاتے ہو اور تم نہایت ذلت سے تنگدستی (یعنی مفلسی) کا اظہار کرتے ہو اور لیکن تم خاندان کی تباہی اور اس کے ختم ہونے کو کچھ نہیں سمجھتے اور تم دفن کرنے کے وقت تو بہت ہنستے ہو اور ناچ ورنگ کے وقت تمہاری ایسی ہنسی نہیں ہوتی اور تم جنازوں کے پیچھے بہت مٹک کر چلتے ہو اور عطیوں (وصولی انعامات) کے وقت تمہاری یہ رفتار نہیں ہوتی اور تم نوحہ کرنے والی عورتوں کے شمار کو چھوڑ دیتے ہو اور مہمانی اور دعوتوں کے اہتمام میں لگ جاتے ہو اور وہ عورتیں جن کے بچہ مرگئے ہیں ان کی اندرونی سوزش اور رنج کا کچھ خیال نہیں کرتے اور تمہاری دلچسپی اس کھانے کو گھورتے اور دیکھنے یعنی کھانوں سے بہت زیادہ رہتی ہے۔

تشریح لغات

لہ مواراۃ مصدر از باب مفاعلہ (بمعنی چھپانا و دفن کرنا) یقال واریت کذا ای سترتہ وفی التنزیل لباسا یواری سوآتکم وریشا وتواری ای استتر وفی التنزیل حتی توارت بالحجاب وہی الخلق بالوری لانہم یسترون الارض باشخاصہم ٢ نسیبہ یہ فعیلٌ کے وزن پر ہے مفعول کے معنی میں ہے بمعنی رشتہ دار وہم نسب والجمع النسباء یقال نسبہ نسباً ونسبۃً ای ذکر نسبہ از نصر و ضرب ٣ نصیبہ بمعنی حصّہ ومیراث کا حصہ والجمع انصباء وانصبۃ ونصبٌ ٤ تخلی از باب تفعیل تخلیہ مصدر بمعنی تنہائی میں رہنا یقال تخلی منہ وعنہ جبکہ وہ چھوڑے وتخلی لہ جبکہ وہ کسی کام کے لیے فارغ ہو اور یہ خلوۃ سے مشتق ہے بمعنی تنہائی ٥ ودود بمعنی دوست اور بہت محبت کرنے والا وبمعنی محبوب یقال للرجل ھو وَدُوْدٌ للمراۃ ھی وَدُوْدٌ ٦ ودود بمعنی کیڑا اور یہ جمع دُوْدَۃٌ کی ہے اور اس کی جمع دِیْدَانٌ بھی آتی ہے اور اس میں واو عاطفہ ہے یقال دَادَ دوداً ای صار فیہ الدُّودُ از نصر وضمیر دودہ الاول راجع الی الشخص وضمیر دودہ الی الضمیر ٧ یخلو از نصر خلا یخلو الخلوۃ دخلاءٌ یقال خلا الرجل جبکہ وہ تنہا ہو وخلاء الانا جب کہ برتن خالی ہو وخلا المکان رہنے والوں سے خالی ہو وخلا علی الشئ جب کہ وہ اقتصار اور بس کرے وخلا علی فلان جب کہ وہ بھروسہ کرے وخلا بہ جب کہ وہ فریب کرے وخلا الشئ جبکہ وہ گذرے ٨ مزمارہ وہ چیز جو منہ سے بجائی جائے جیسے بانسری وغیرہ والجمع مزامر یقال زمر زمراً وزمیراً ای غنی او النفخ فی القصب از نصر وضرب ٩ عود بالضم سارنگی کی طرح پر لکڑی کا باجہ ہوتا ہے جس کو بربط ورباب کہتے ہیں والجمع عیدانٌ واعوادٌ واعوُدٌ ١٠ ابتئیم یہ ابتئاس سے ہے بمعنی غمگین ہونا از سمع یقال ابی الہ وعلیہ ای حزن ١١ انثلام مصدر از انفعال بمعنی ٹوٹنا وبکھرنا، ونقصان ہونا وعیب دار ہونا یقال ثلم ثلماً وانثلم ای انقطع از سمع وثلم الانا ثلماً ای کسرہ من حافتہ از ضرب ١٢ الحبۃ بالفتح بمعنے دانہ یقال فی الحنطۃ والشعیر والجمع حبٌّ وجمع الحب حبوبٌ ١٣ تناسیتم از تفاعل تناسی مصدر بمعنی بتکلف بھولنا اور یہ نسیان سے ماخوذ ہے جو ذکر کی ضد ہے یقال

تناسی الرجل جبکہ وہ اپنے آپ کو بھولا ہوا ظاہر کرے [14] اخترام مصدر از افتعال بمعنی انقطاع و موت ۱۲۰ برس سے پہلے یقال خرم الخرز خرماً ای نقبہا از ضرب [15] استکنتم از باب استفعال ای خضعتم و اظہرتم العجز والفقر اور یہ مسکنت سے ماخوذ ہے بمعنی فقیری ظاہر کرنا [16] العسرة بمعنی تنگدستی یقال عسر عُسراً و عَسَراً ای ضد یُسر و سہل از سمع وفی التنزیل وان کان ذو عسرة فنظرة الیٰ میسرة [17] استہنتم از باب استفعال ای استحقرتم و استذللتم اور یہ ہون یا ہوان سے ماخوذ ہے جس کے معنے ذلت اور حقارت کے ہیں یقال ہان الرجل ہوناً و ہواناً و مہانۃً ای ذلّ و حقر از نصر والاہانۃ ضد الاکرام وفی التنزیل ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم [18] الاسرة بالضم بمعنی قبیلہ و خاندان والجمع اُسَر [19] ضحکتم از سمع والمصدر ضحکاً و ضِحکاً و ضَحِکاً بمعنے ہنسنا والضحک ضد البکاء وفی التنزیل فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً [20] الزفن مصدر بمعنی سخت ناچنا و پیر زمین پر مارنا و دھکا دینا یقال زفن زفناً ای رقص از ضرب [21] تبخترتم اس کا مصدر تبختر ہے بمعنی تکبر سے چلنا و متکبرانہ چال چلنا [22] قبض مصدر بمعنی لینا از ضرب یقال قبض الشئ قبضاً واقتبض واقتبض منہ المال جبکہ وہ اپنے لیے لے [23] الجوائز یہ جائزۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ [24] اعرضتم از افعال اعراض مصدر بمعنی روگردانی کرنا واعرض المسألۃ جبکہ وہ لمبا چوڑا سوال کرے۔ واعرض الامر بمعنی ظاہر ہو وفی التنزیل ومن اعرض عن ذکری [25] تعدید باب تفعیل کا مصدر بمعنی شمار کرنا یقال عدد البیت جبکہ وہ میت کی خوبیاں شمار کرے و خوبیاں بیان کرے وعدّد الشئ جبکہ وہ شمار کرے۔ وعدد المال جبکہ وہ زمانہ کے لیے سازوسامان بنائے [26] النوادب یہ نادبۃ کی جمع ہے۔ اور یہ ندبہ سے ماخوذ ہے بمعنی میت کے اوصاف بیان کرکے عورتیں روئیں و بمعنی نوحہ کرنا از نصر [27] المادب یہ مادبۃ کی جمع ہے بمعنی دعوت یا شادی کا کھانا [28] تحرّق مصدر از باب تفعل بمعنی جلنا و سوزش قلب یقال حرقہ بالنار حرقاً ای صلاہ بہا از نصر [29] الثواکل یہ ثاکلۃ کی جمع ہے وہ عورت جس کا بچہ مرجائے یقال ثکلت ولدہا ثکلاً جبکہ اس کا بچہ مرجائے از سمع [30] التأنق از تفعل بمعنی خوب غور و امید سے دیکھنا اور عمدہ چیز کے پیچھے پڑنا یقال انق انقاً ای فرح وانق الشئ ای اَحبّہ از سمع [31] المآکل بمعنی خوراک والجمع مآکل اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال اکل الطعام اَکلاً ومأکلاً جبکہ وہ کھائے واکل الشئ جبکہ وہ فنا کردے۔

لَا تُبَالُوْنَ بِمَنْ هُوَ بَالٍ۔ وَلَا تُخْطِرُوْنَ ذِكْرَ الْمَوْتِ بِبَالٍ حَتّٰى كَاَنَّكُمْ قَدْ عَلِقْتُمْ مِنَ الْحِمَامِ بِذِمَامٍ۔ اَوْ حَصَلْتُمْ مِنَ الزَّمَانِ عَلٰى اَمَانٍ۔ اَوْ وَثِقْتُمْ بِسَلَامَةِ الذَّاتِ اَوْ تَحَقَّقْتُمْ مُسَالَمَةَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ۔ كَلَّا سَاءَ مَا تَتَوَهَّمُوْنَ۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

اَيَا مَنْ يَدَّعِي الْفَهْمَ　　اِلٰى كَمْ يَا اَخَا الْوَهْمِ　　تُعَبِّي الذَّنْبَ وَالذَّمَّ　　وَتُخْطِي الْخَطَاءَ الْجَمَّ

اَمَا بَانَ لَكَ الْعَيْبُ　　اَمَا اَنْذَرَكَ الشَّيْبُ　　وَمَا فِيْ نُصْحِهٖ رَيْبٌ　　وَلَا سَمْعُكَ قَدْ صَمَّ

اَمَا نَادٰى بِكَ الْمَوْتُ　　اَمَا اَسْمَعَكَ الصَّوْتُ　　اَمَا تَخْشٰى مِنَ الْفَوْتِ　　فَتَحْتَاطَ وَتَهْتَمَّ

الترجمۃ والمطالب اور تم اس شخص کی پرواہ نہیں کرتے ہو جو خراب اور خستہ حال ہے (پرانہ ہے) اور تم موت کا خیال تک اپنے دل میں نہیں کرتے ہو۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تم نے موت سے عہد و پیمان لے لیا ہے یا تم زمانہ کے حوادثات سے بے خوف ہو گئے ہو اُس کا خوف نہیں (یعنی تم نے زمانہ سے پناہ مانگ لی ہے) یا تم نے اپنی ذات کی سلامتی کا خیال کر لیا ہے (موت سے) یا موت سے صلح کا تم نے یقین کر لیا ہے (یعنی یہ کہ موت تم کو نہیں آئے گی) ہرگز نہیں! جو تم نے یہ وہم کر لیا ہے، وہ بہت ہی بُرا ہے پھر ہرگز ایسا نہیں تم اس کو عنقریب جان لوگے پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ؎ اے وہ شخص

جو فہم و ذکا کا دعویدار ہے اے وہمی (یا خبطی) تو گناہ اور برائی کے سامان کب تک مہیا کرتا رہے گا) اور تو خطائیں بہت کب تک کرتا رہے گا کیا تجھے ابتک کوئی عیب ظاہر نہیں ہوا اور کیا تجھے بڑھاپے نے نہیں ڈرایا اور حالانکہ اس بوڑھاپے کی نصیحت میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں (یہ بالکل سچ ہے) اور حقیقت میں نہ تو تیرے کان بہرے ہیں (جو تجھ کو ناصح کی نصیحت کا اثر ہوتا ہی نہیں) کیا تجھ کو موت نے نہیں پکارا کیا تجھے موت نے رونے والوں کی آواز نہیں سنائی اور کیا تو اپنے گذرنے سے (یعنی فوت ہونے سے) نہیں ڈرتا تاکہ تو اس کی احتیاط کرے (اور اپنے اعمالوں کو درست کرے) اور اس کا اہتمام کرے (یا یہ معنے تو ہر وقت موت کا خیال دل میں رکھے)

تشریح لغات

[1] لاتبالون از باب مفاعلہ بمعنی مصدر مبالاۃ پرواہ کرنا یقال بالی الامر وبالامر مبالاۃً وبلاءً وبالۃً وبالاً جبکہ وہ پرواہ کرے [2] بال یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ اصل میں بالی تھا بلی الثوب یبلی بلی وبلاءً سے بمعنی بوسیدہ ہونا [3] لاتخطرون از افعال اخطار مصدر بمعنی حرکت کرنا و گذارنا یقال اخطر الشیٔ فی او علی او ببالہ جبکہ یاد دلائے اور اس کا مجرد ضرب و نصر و کرم سے آتا ہے [4] ببال یہ اسم جامد ہے بمعنی دل یقال ماخطر الامر ببالی یعنی یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گذرا اور اس کے معنی حال و شان کے بھی آتے ہیں و بمعنی قابل اہتمام و بمعنی حالت [5] علقتم از سمع بمعنی متعلق ہونا [6] الحمام بالکسر بمعنی موت و بالفتح بمعنے کبوتر و بالضم بمعنی جانوروں خصوصاً گھوڑوں کا تجار و سردار و شریف یقال حمّ اللہ لہ کذا واحمّ لہ کذا ای قدرہ وقضاہ لہ از نصر [7] بذمام بالکسر بمعنی عہد و پیمان والجمع اَذِمّۃ [8] وثقتم ای اعتمدتم وثوق مصدر بمعنی بھروسہ کرنا یقال وثق بالشیٔ ثِقَۃً ووثوقاً وموثقاً ای اعتمد علیہ از سمع ومنہ المیثاق بمعنی العہد [9] لسلامۃ آفت و مصیبت سے بچے ہوئے رہنا یقال سَلِمَ من العیب سلامۃً ای بَرِیَٔ از سمع [10] الذات یہ ذو کا مؤنث ہے [11] تحققتم تحقق مصدر از تفعل بمعنی یقین کرنا [12] مسالمۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مصالحت یقال سالمہ جبکہ وہ مصالحت کرے [13] ہاذم اسم فاعل کا صیغہ بمعنی توڑنے والی وسے جانے والی یقال ہذم الشیٔ ہذماً ای قطعہ بسرعۃٍ از ضرب [14] اللذات یہ لذۃ کی جمع ہے جو الم کی نقیض ہے یقال لَذَّ الشی لذاذاً ای صار شہیاً از سمع [15] کلا یہ حرف زجر ہے بمعنی ہرگز نہیں یہ ڈانٹنے اور جھڑکنے اور تنبیہ کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو یہ تنبیہ کرنا مقصود ہوتی ہے کہ تم یہ بات جو خیال کر رہے ہو وہ قطعاً غلط ہے وقد جاء بمعنی حقا والمقصود منہ تحقیق مضمون الجملۃ کقولہ تعالیٰ کلا ان الانسان لیطغیٰ [16] ساء یہ فعل ذم ہے بمعنی برا ہے یقال ساء الشیٔ سُوءاً ای قبح از نصر و فی التنزیل فساء صباح المنذرین [17] یدعی ادعاءً مصدر بمعنی دعویٰ کرنا از افتعال [18] الفہم مصدر بمعنی سمجھ از سمع و فی التنزیل ففہمناہا سلیمان [19] اخالوہم بمعنی وہمی و خبطی [20] تعبی بمعنی مہیا کرنا از تفعیل یقال عبا المتاع عبًّا وعَبّاۃً ای ہیّاہٗ وعبا الی فلان ولفلان ای قصدہ ویقال لا اعباہ بہ ای لا ابالی بہ احتقاراً از فتح [21] الذنب بمعنی گناہ و قصور والجمع ذنوب [22] الذم مصدر از نصر بمعنی مذمت و برائی اور چیز کے ضائع ہونے پر برا بھلا کہنا اور یہ مصدر مفعول کے معنی میں آتا ہے یعنی مذموم [23] الجم بمعنی کثیر و بہت والجمع جِمام و جُموم و فی التنزیل وتحبّون المال حُبًّا جمًّا یقال جَمَّ الماءُ جموماً ای اجتمع بکثرۃ از ضرب و نصر [24] اما یہ حرف تنبیہ ہے اور اس میں ہمزہ استفہام کے لیے ہے اور اس میں ما نافیہ ہے [25] بان از ضرب یقال بان بیاناً وتبیاناً وتبیاناً جبکہ ظاہر ہو اور واضح ہو اور اس کا صفت کا صیغہ بیّن اور بائن آتا ہے [26] العیب بمعنی برائی والجمع عیوب والمراد ہہنا عیوب النفس [27] انذرک از افعال انذار مصدر بمعنی ڈرانا اور یہ تبشیر کی ضد ہے [28] الشیب مصدر بمعنی بڑھاپا یہ شباب کی ضد ہے و فی التنزیل واشتعل الرأس شیباً از ضرب یقال شاب یشیب شیباً وشیبۃً ومشیباً جبکہ وہ سفید بالوں والا ہو اور بوڑھا ہو اور اس کے صفت کے صیغے اشیب و شائب ہیں [29] نصحہ مصدر از فتح بمعنے نصیحت کرنا یقال نصح الشیٔ نصحاً ونصوحاً

جبکہ وہ خالص ہو وصاف ہو ونصح توبتہ جبکہ وہ پختہ توبہ کرے۔ ونصح العمل جبکہ وہ خالص طریقہ سے کرے ونصح العسل جبکہ وہ شہد صاف کرے ونصح الثوب جبکہ وہ کپڑا سے ونصح الغیثُ البلد جبکہ اچھی طرح سے سیراب کر کے سبزہ زار کر دے۔ ونصح فلانا ولفلان نصحًا ونصحًا ونَصِاحۃً ونصاحیۃً جبکہ وہ نصیحت کرے ومخلص ہو ١٣ ریب مصدر بمعنی شک وتہمت وحاجت ومنہ یقال ریب المنون یعنی گردش زمانہ ١٤ سمعک مصدر سُننے کا حاسہ کان اور سُنی ہوئی بات اور سنا ہوا ذکر والجمع اَسْمَاعٌ واَسْمُعٌ وجمع الجمع اسارمُعُ واسامِیعُ ١٥ صَمَّ ماضی کا صیغہ از سمع یقال صَمَّ صَمَمًا وصَمًّا جبکہ وہ بہرا ہوا اور اس کا صفت اصم آتا ہے اور مؤنث کے لیے صَمَّاءُ والجمع صُمٌّ وصُمَّانٌ یقال صم صداہ یعنی اس کی آواز بھری ہوگئی یعنی وہ مرگیا اور ہلاک ہوگیا اور نصر سے اس کے یہ معنی آتے ہیں۔ یقال صَمَّ القارورۃَ جبکہ وہ شیشی بند کرے وصم الجرح جبکہ وہ زخم وہ زخم کو باندھے اور لیپ لگائے وصَمَّ عزیمتہ جبکہ پکا ارادہ کرے وصَمَّ الرجلُ بحجر جبکہ وہ پتھر سے مارے۔ واعلم انھم یقولون فی ترتیب الصمم باذنہ وقر فاذا زاد فھو صمم فاذا زاد فھو طرش فاذا زاد حتی لا یسمع الرعد فھو صلح۔

فائدہ: یہ اشعار گانے کے ہیں ان کو حینی گانا کہتے ہیں ان کو مفتوح پڑھنا چاہیئے اور مناسبت کی وجہ سے مجرور اور مرفوع بھی پڑھ سکتے ہیں ١٦ نادی از مفاعلہ اور یہ نداء سے مشتق ہے وہو رفع الصوت وفی التنزیل اذنادیٰ ربہ نداءً خفیا ١٧ الموت ضد الحیاۃ از نصر ١٨ الصوت آواز والجمع اصوات از نصر اور اس سے مراد مُردہ پر رونا ہے ١٩ تخشی از سمع یقال خشیہ خَشیًا خِشیًا وخَشیۃً وخَشَاۃً وخشیانًا ومخشیۃً ومخشاۃً جبکہ وہ ڈرے ٢٠ تحتاط از افتعال من حاطہ حوطًا وحیطۃً وحیاطۃً ای حفظہ وتعہدہ از نصر واحتاط بمعنی احاط وایضا احتاط الرجل ای اخذ فی امورہ بالاحزم واحتاط علی الشئی ای حافظ واحتاط لنفسہ ای اخذ بالثقۃ ٢١ تہتم اہتمام مصدر اور یہ ہم سے ماخوذ ہے بمعنی غم یقال اہتم الرجل ای اغتم از نصر وایضًا یقال اہتم لہ بامرہ ای عُنِیَ بہ واقدم علیہ وقام بہ فکانہ من ہم الشئی ارادہ وامہ وعزم علیہ وقصدہ۔ (منجد)

فَكَمْ تُسْدِرُ فِي السَّهْوِ	وَتَخْتَالُ مِنَ الزَّهْوِ	وَتَنْصَبُّ إِلَى اللَّهْوِ	كَأَنَّ الْمَوْتَ مَا عَمَّ
وَحَتَّامَ تَجَافِيكَ	وَإِبْطَاءُ تَلَافِيكَ	طِبَاعًا جَمَعَتْ فِيكَ	عُيُوبًا شَمْلُهَا انْضَمَّ
إِذَا أَسْخَطْتَ مَوْلَاكَ	فَمَا تَقْلَقُ مِنْ ذَاكَ	وَإِنْ أَخْفَقَ مَسْعَاكَ	تَلَظَّيْتَ مِنَ الْهَمِّ
وَإِنْ لَاحَ لَكَ النَّقْشُ	مِنَ الْأَصْفَرِ تَهْتَشُّ	وَإِنْ مَرَّ بِكَ النَّعْشُ	تَغَامَمْتَ وَلَا غَمَّ
تُعَاصِي النَّاصِحَ الْبَرَّ	وَتَعْتَاصُ وَتَزْوَرُّ	وَتَنْقَادُ لِمَنْ غَرَّ	وَمَنْ مَانَ وَمَنْ نَمَّ

الترجمۃ والمطالب پس تو کب تک فراموشی میں بھٹکتا پھرے گا (یا بے پرواہی کرتا رہے گا) اور غرور وتکبر میں تو اکڑتا پھرے گا (یا تو تکبر میں ناز سے چلتا رہے گا) اور کھیل کود کی طرف ہوتا رہے گا (جنت کے کاموں کو چھوڑ کر) گویا کہ موت عام نہیں ہے اور تو کب تک اچھے کاموں سے دور رہے گا اور ان بری عادتوں کی اصلاح درستی میں دیر کرتا رہے گا جن کے متفرق عیوب تجھ میں سب جمع (اکٹھے) ہو گئے ہیں ادھر تو اپنے آقا اور مولیٰ (خدا) کو ناراض کر کے بھی تو بے چین (بے قرار) نہیں ہوتا! اور اگر اُدھر تیری کوشش رزق کی طلب میں ناکام رہتی ہے تو تو غم سے بھڑک اٹھتا ہے (یعنی جل بھن جاتا ہے) اور اگر تو اشرفی دیکھے تو تو خوش ہوتا ہے۔ اور اگر تیرے پاس سے جنازہ گذرے تو تو بتکلف غمگین بن جاتا ہے حالانکہ تجھے اس کا مطلق بھی غم نہیں ہوتا اور

تو اپنے ناصح مشفق کی بہت زیادہ نافرمانی کرتا ہے جبکہ وہ تجھ کو اچھے کام یا اچھی بھلائی کی کوئی بات کہتا ہے) اور تو اس سے منحرف ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے۔ (اور کوئی تو اس سے بھاگتا ہے) لیکن تو دھوکے دینے والے اور جھوٹ بولنے والے اور چغلی کھانے والے کے آگے اپنے سر کو جھکا دیتا ہے (یعنی تو اس کے حکم کو مان لیتا ہے)

تشریح لغات

لہ تسدر از سمع تسدر مصدر بمعنی بے پرواہی کرنا و خیال نہ کرنا یقال سَدِرَ سَدَرًا و سدارۃً ای تحیر کان لایبالی مما یصنع ٢ه تختال از افتعال اختیال مصدر بمعنی تکبر کرنا اور اکڑ کر چلنا ٣ه الزہو بمعنی تکبر و خود پسندی و تروتازگی اور پھل کا پکنا از نصر۔ الزھو الکبر الا ان لاوصاف الکبر ترتیب فیقال رجلٌ معجب ثم تائہ ثم مزھو۔ (من الزھوۃ) ومنخر من النخوۃ ثم باذخ ثم اصید اذا کان لا یلتفت یمنۃ ویسرۃ ثم متغطرف اذا تشبہ بالغطارفۃ کبرا والغطراف والغطریف السخی السری السید الحسن ثم متغطرس اذا زاد علی ذلک ٤ه تنصب ای تمیل وترغب فی اللھو یقال صَبَّ الیہ صبا بۃً ای کلف بہ از سمع ٥ه اللھو ما یشغل الانسان عما یعنیہ ویھمہ یقال لھوت بکذا وفی التنزیل انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو الھاکم التکاثر از نصر۔ ٦ه حتام اس میں حتی حرف جار ہے اور ما اس میں ما نافیہ ہے اور جب حرف جار استفہام پر داخل ہوتا ہے تو الف گر جاتا ہے بمعنی کب تک ٧ه تجا نیک مصدر بمعنی حق سے دور ہونا علیحدہ ہونا) اور باطل میں پھنسنا اور بے وادی ہے۔ یقال جفا جفوًا وجفاءً ای لم یلزم مکانہ از نصر وایضا جفا صاحبہ ای اعرض عنہ صدو اصلہ وآنسہ ١٢ ٨ه ابطاء مصدر بمعنی دیر کرنا از افعال یقال ابطاء علیہ بالامر جبکہ وہ دیر کرے۔ اور مجرد کرم سے آتا ہے یقال بَطُؤَ بُطْأً و بِطَاءً و بُطُوءً جبکہ وہ دیر کرے اور یہ اسرع کی ضد ہے ٩ه تلا فیک مصدر بمعنی نقصان کو دور کرنا اور خون کا بدلہ حاصل کرنا ١٠ه طباعًا یہ طبعٌ کی جمع ہے بمعنی پیدائشی عادت وشال ونمونہ ١١ه شملہا بمعنی جمع ہونا وجدا ہونا یقال فرق اللہ شملہ فمعناہ الجمع وجمع اللہ شملہ فمعناہ التفرق وھو المراد ھھنا بقرینۃ الضم ای اجتمع اور اس کے معنی امر مجتمع کے بھی آتے ہیں ومنہ اللھم شتت شملھم ١٢ه اسخطت از افعال اسخاط مصدر بمعنی ناراض کرنا یقال اسخط جبکہ غضبناک کرے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے ١٣ه مولا بمعنی مالک و سردار و غلام و آزاد کرنے والا و آزاد شدہ وانعام دینے والا اور جس کو انعام دیا جائے اور محبت کرنے والا اور ساتھی اور حلیف اور پڑوسی اور مہمان اور شریک اور بیٹا اور چچا اور بھانجہ اور داماد اور رشتہ دار اور ولی اور تابع ان معنوں میں یہ آتا ہے اور یہاں مالک کے معنی میں ہے جس سے مراد خداوند تعالیٰ ہے والجمع موالی ١٤ه تقلق ای تضطرب از سمع اس کا مصدر قلق ہے بمعنی مضطرب ہونا و بے قرار ہونا ١٥ه اخفق از افعال اخفاق مصدر بمعنی ناکامیاب اور محروم ہونا ١٦ه مساعی بمعنی کوشش ومسلک وتصرف والجمع مساعی ١٧ه تلظیت از باب تفعل اور تلظیۃ اس کا مصدر ہے بمعنی آگ بھڑکانا یقال تلظت النار وانلظت جبکہ آگ بھڑکے وتلظی فلانٌ وانلظی فلانٌ جبکہ وہ غصے سے بھڑک اٹھے از سمع ١٨ه الھم مصدر بمعنی غم والجمع ھمومٌ اور اس کے معنی ارادہ کے بھی آتے ہیں اور جس کا ارادہ کیا جائے یا جس کے کرنے کے لیے فکر کی جائے ١٩ه لاح از نصر یقال لاح الشیٔ ای بدا وظھر ولاح النجم بدا ولاح البرق اومض ولاح الیہ ای لمح الیہ ولاح الشیٔ ای ابصرہ ویقال لاحہ ببصرہ ولوحۃ اذا راٰہ ثم خفی ولاح العطش فلانا غیرہ ولاح السفر فلانا غیرہ ٢٠ه النقش مصدر بمعنی منقوش اور یہاں درہم محذوف ہے ای الدرھم المنقوش یقال نقشہ نقشًا ای زینۃ از نصر ٢١ه الاصفر ای الدینار الاصفر ٢٢ه تہتش یہ ہش کا مطاوع ہے بمعنی خوش ہونا ای تفرح وترتاح یقال ھش ھشاشۃ ای ارتاح ونشط از سمع ٢٣ه النعش سریر المیت یقال نعشہ نعشًا ای رفعہ از فتح والجمع نعوش۔ ٢٤ه تعامت از باب تفاعل بتکلف غم کرنا ٢٥ه غم یہ فرح کی ضد

ہے بمعنی حزن واندوہ ورنج والجمع غموم یقال غمّہ، غمًّا ای احزنہ از نصر ۲۵ تعاصی از باب مفاعلہ اس کا مصدر معاصاۃ ہے بمعنی نافرمانی کرنا اور یہ عصیان سے ماخوذ ہے ۲۶ ناصح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی نصیحت کرنے والا اور یہ نصح سے ماخوذ ہے بمعنی نصیحت اور خیر خواہی کرنا از فتح یقال نصح فلانا ولفلان نصحًا ونُصحًا ونصاحۃً جبکہ وہ نصیحت کرے اور مخلص ہو۔ ۲۷ البر بالفتح یہ بارٌ صفت کا صیغہ ہے بمعنی نیکوکاری اور بھلائی کرنے والا بہت نیکی کرنے والا وسچا والجمع ابرارٌ اور بار کی جمع بَرَرَۃٌ آتی ہے از نصر وضرب یقال برّ والدہ بَرًّا ومَبَرَّۃً جبکہ وہ اطاعت کرے اور حسن سلوک کرے اور خدمت کرے ۲۹ تعتاصُ از باب افتعال یقال اعتاص الامر علیہ جبکہ وہ سخت ودشوار وپیچیدہ ہو جس کی وجہ سے صواب کو نہ پاسکیں اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال عوص الشئ یعوصُ عیاصا وعوصًا ای اشتد وامتنع ۳۰ تزدر از افعال یقال ازور وازوار عنہ ای اعرض عنہ از سمع یقال زور زورا ای مال واعوج۔ ۳۱ تنقاد انقیاد مصدر بمعنی تابعداری کرنا از باب انفعال یقال انقاد لفلان انقیادًا جبکہ وہ تابعدار ہو اور عاجزی کرے وانقاد الطریق الی کذا یعنی واضح ہونا۔ ۳۲ غرّ فعل ماضی از نصر یقال غرّ اغرۃً وغرورًا جبکہ وہ دھوکہ دے اور بیہودہ امید دلائے ۳۳ مان از ضرب مین مصدر بمعنی جھوٹ بولنا ۳۴ نم یہ نمیمۃ سے ماخوذ ہے بمعنی چغلی کھانا وچغلخوری کرنا یقال نمّ نمًّا ای وشیٰ ومنہ رجل نمام از نصر وضرب۔

وتسعى في هوى النفس	وتحتال على الفلس	وتنسى ظلمة الرمس	ولا تذكر ما ثم
ولولا حظك الحظ	لما طاح بك اللحظ	ولا كنت إذا الوعظ	جلا الأخرى أن تغتم
ستذري الدم لا الدمع	إذا عاينت لا جمع	يقي في عرصة الجمع	ولا خال ولا عم
كأني بك تنحط	إلى اللحد وتنغط	وقد أسلمك الرهط	إلى أضيق من سم
هناك الجسم ممدود	ليستأكله الدود	إلى أن ينخر العود	ويمسي العظم قد رم

الترجمۃ والمطالب اور تو خواہشاتِ نفسانی کے لیے دوڑ دھوپ کرتا ہے (یعنی کوشش کرتا رہتا ہے) اور پیسہ کے لیے تو مکر اور حیلہ کرتا ہے لیکن تو قبر کی تاریکی کو یاد نہیں کرتا ہے۔ اور وہاں جو معاملہ ہوگا اس سے تو بالکل بے خبر ہے اگر تیری خوش نصیبی (خوش قسمتی) اچھی نگاہ سے تجھ کو دیکھ لیتی تو تجھے بُرے کام کی طرف دیکھنا تباہ نہ کرتا اور نہ تیری یہ حالت ہوتی کہ غموں کو دور کرنے والی نصیحت سے تجھے اُلٹا غمگین ہونا پڑتا تو اپنے خون سے عنقریب روئے گا نہ ان آنسوؤں سے جب تو یہ دیکھے گا کہ قیامت کے میدان میں نہ تو کنبہ یا تیرا قبیلہ تجھے بچا سکتا ہے اور نہ تیرے چچا اور نہ تیرے ماموں (وہاں کام آئیں گے) میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب تو قبر میں اُترے گا تو تو وہاں غوطے کھائے گا۔ اور ایسے وقت میں جبکہ تیرے عزیز واقارب تجھ کو ایسے تنگ مکان میں سپرد کر کے آئیں گے جو سوئی کے ناکے سے بھی تنگ ہے وہاں (قبر میں) تیرا جسم لانبا لانبا پڑا ہوگا تاکہ اس کو کیڑے کھائیں۔ یہاں تک کہ تیرا جسم (باقی) فنا ہوجائے گا اور تیری ہڈیاں (قبر میں) بوسیدہ ہوجائیں گی۔

تشریح لغات ۱ تحتال از افتعال اس کا مصدر احتیال ہے بمعنی حیلہ کرنا ومکر کرنا یقال احتال احتیالًا جبکہ وہ حیلہ کرے۔ واحتال الشئ جبکہ وہ ایک سال کا ہو واحتال علیہ بالدین جبکہ وہ دوسرے کے ذمہ ڈالے ۲ الفلس بمعنی پیسہ والجمع اَفلُسٌ وفلوس ۳ تنسیٰ یہ نسیان سے ماخوذ ہے بمعنی بھولنا از سمع ۴ ظلمۃ یہ نور کی ضد ہے بمعنی اندھیرا وتاریکی والجمع ظلمات ۵ الرمس

مصدر بمعنی قبر جو سطح زمین سے بلند نہ ہو اور قبر کی مٹی اور پست آواز والجمع رموسٌ ورمائسُ یقال رمسہ ای دفنہ از نصر وضرب ۵ ماثم کلمہ ما موصولہ اور
موصوفہ۔ وتم ۶ مایکون ہناک فی القبر من الاہوال ۷ لاحظک از باب مفاعلہ بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا یقال لاحَظَہ، لحاظًا وملاحظۃ جب کہ وہ
انتظار کرے اور ایک دوسرے کو دیکھے ۸ الحظ مصدر بمعنی حصہ، بہرہ نصیب، حصہ خیر وفضل اور کبھی حصہ شر کے لیے بھی بولا جاتا ہے دولت
مندی ونیک بختی وا۔ لجمع حُظُوظٌ وحِظاظٌ واَحُظٌ ۹ طاح ای ہلک از نصر یقال طاح یطوح طوحًا جبکہ وہ حیران ہو اور ہلاکت کے قریب ہو وطاح
السہم جبکہ نشانہ سے خطا کرے ۱۰ اللحظ مصدر بمعنی گوشہ چشم سے دیکھنا یقال لحظ فلانا والی فلان بالعین جبکہ وہ گوشۂ چشم سے
دیکھے وانتظار کرے از فتح ۱۱ جلا بمعنی دور کرے از نصر یقال جلا عنہ الہم جبکہ وہ زائل کرے اور دور کرے۔ وجلا السیف جبکہ وہ صیقل کرے
وجلا البصر بالکحل جبکہ وہ روشن کرے۔ وجلا جلاءً جبکہ وہ ظاہر ہو وجلا عن بلدہ دمنہ جبکہ نکلے وجلا الشئ جبکہ بلند ہو وجلا الامر جلواءً جبکہ وہ واضح
کرے اور ظاہر کرے وجلا الرجل عن بلدہ جبکہ وہ جلا وطن کرے، وجلا النحل جبکہ وہ شہد نکالنے کے لیے دھواں کرے ۱۲ الاحزان یہ حزن کی جمع
ہے بمعنی غم واندوہ ۱۳ تغتم از افتعال بمعنی غمگین ہونا یقال اغتمّ رجلٌ جبکہ وہ غمگین ہو اور یہ خبر ہے بقولہ لاکنت کی ۱۴ ستذری بمعنی بہانا
یقال ذرالریح التراب ذروًا وذرًا وذریًا واذراہ اذراءً ای اطارہ وفرقہ جبکہ ڈرے اور پراگندہ کرے از نصر و
ضرب وفی التنزیل والذاریات ذروًا ۱۵ الدم بمعنی خون والاصل دَمِیٌ او دموء والجمع دماءٌ ودُمِیٌّ۔
۱۶ عاینت از مفاعلہ معاینۃ مصدر بمعنی دیکھنا ومعائنہ کرنا یقال عاینہ عیانًا ومعاینۃً جبکہ وہ خود دیکھے اور معائنہ کرے۔ ۱۷ جمع مصدر
لوگوں کی جماعت والجمع جُمُوعٌ ومنہ یوم الجمع یعنی قیامت کا دن ۱۸ یقی از ضرب وقایۃ مصدر بمعنی حفاظت کرنا یقال وَقی فلانًا یقی وقایۃً
ووِقایۃً وواقیۃً جبکہ حفاظت کرے اور تکلیف سے بچائے ۱۹ عرصۃ بمعنی گھر کا صحن اور ہر وہ جگہ جس میں کوئی عمارت نہ ہو والجمع عِراصٌ
واعراصٌ وعرصات اور عرصۃ الجمع سے مراد قیامت کا دن ہے ۲۰ خال ماموں والجمع اَخْوالٌ واَخْوِلَۃٌ وخُؤُولٌ وخُؤُولۃ ۲۱
عم بمعنی چچا وجماعت کثیر والجمع عُمُومَۃٌ واعمامٌ واَعُمٌّ اور نسبت کے لیے عموی کہتے ہیں ۲۲ تنحط از انفعال بمعنی اترنا یقال حطہ حطًا ای
انزلہ والانحطاط مصدر بمعنی النزول از نصر ۲۳ تنغط از افعال یقال غَطَّہٗ فی الماء غطًّا ای غمسہ واغرقہ فیہ انغطاط۔
اس کا مصدر ہے بمعنی غوطہ لگانا اور پانی میں گھسنا ۲۴ اسلک از افعال اسلام مصدر بمعنی صلح کرنا ومسلمان ہونا وسونپنا وبیع سلم کرنا یقال اسلم
امرہ الی اللہ جبکہ وہ اللہ کے سپرد کردے واسلم العدو جبکہ وہ دشمن کو چھوڑے ۲۵ ارھط آدمی کی قوم اور قبیلہ اور تین سے دس تک کا گروہ
جس میں کوئی عورت نہ ہو اور اس لفظ کا واحد نہیں والجمع ارھُطٌ وارہاطٌ وجمع الجمع اراھیط واراھط اور جب رہط کی عدد کی
طرف اضافت ہوتی ہے تو اس سے مراد اشخاص اور افراد ہوتے ہیں جیسے عشرون رہطًا یعنی بیس شخص ۲۶ اضیق یہ ضیق سے ماخوذ ہے
بمعنی زیادہ تنگ از ضرب یقال ضاق یَضِیقُ ضِیقًا وضَیقًا جبکہ تنگ ہو ۲۷ سم بتشدید بالضم والفتح والکسر بمعنی سوئی کا ناکہ وزہر والجمع سِمامٌ
وسمومٌ اور اس سے یہاں مراد قبر کی تنگی ہے جو سوئی کے ناکے سے بھی بہت تنگ ہے ۲۸ ممدود صیغہ اسم مفعول از نصر بمعنی لمبا کیا گیا اور اس
کا مصدر مَدٌّ ہے یقال مَدَّ الشئ وبالشئ جبکہ وہ پھیلائے اور کھینچے اور مد اللہ عمرہ جبکہ اللہ اس کی عمر طویل کرے ومد من الدواۃ جبکہ وہ
قلم میں روشنائی لے ومد النہر او البحر جبکہ دریا یا سمندر چڑھے اور پانی زیادہ ہو اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔
۲۹ یستاکلہ استیکال مصدر از استفعال خوب اچھی طرح سے کھانا ۳۰ الدود بالضم بمعنی کیڑا یہ دودۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع دیدان
بھی آتی ہے ۳۱ نخر از سمع بمعنی بوسیدہ ہونا یقال نخر العود او العظم نخرًا ای بلی وتفتت وفی التنزیل ءاذا کنا عظامًا نخرۃ ۳۲ العود
بالضم بمعنی لکڑی وکٹی ہوئی ٹہنی یہاں اس سے مراد اس کا جسم اور قد وقامت ہے والجمع عیدانٌ واعوادٌ واعوُدٌ ۳۳ العظم بمعنی ہڈی والجمع
اعظُمٌ وعِظامٌ وعِظامۃٌ ۳۴ رَمّ رِمّۃً مصدر بمعنی ہڈی کا بوسیدہ ہونا وویران ہونا یقال رمّ العظم رِمّۃً ورمًّا ورمیمًا اذا بلی از ضرب وفی التنزیل

ومن یحیی العظام وھی رمیمۃ اور اس کا صفت کا صیغہ رمیم آتا ہے والجمع ارماء۔

وَمِنْ بَعْدُ فَلَا بُدَّ	مِنَ الْعَرْضِ اِذَا اعْتُدَّ	صِرَاطٌ جِسْرُهُ مُدَّ	عَلَى النَّارِ لِمَنْ اَمَّ
فَكَمْ مِنْ مُرْشِدٍ ضَلَّ	وَمِنْ ذِي عِزَّةٍ ذَلَّ	فَكَمْ مِنْ عَالِمٍ زَلَّ	وَقَالَ الْخَطْبُ قَدْ طَمَّ
فَبَادِرْ اَيُّهَا الْغُمْرُ	لِمَا يَحْلُو بِهِ الْمُرُّ	فَقَدْ كَادَ يَهِي الْعُمْرُ	وَمَا اَقْلَعْتَ عَنْ ذَمٍّ
وَلَا تَرْكَنْ اِلَى الدَّهْرِ	وَاِنْ لَانَ وَاِنْ سَرَّ	فَتُلْفَى كَمَنْ اغْتَرَّ	بِاَفْعَى تَنْفُثُ السَّمَّ
وَخَفِّضْ مِنْ تَرَاقِيكَ	فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَ	وَسَارٍ فِي تَرَاقِيكَ	وَمَا يَنْكُلُ اِنْ هَمَّ

الترجمۃ والمطالب اور اس قبر کے بعد ہر شخص کو آگ پر پل کے راستہ سے جبکہ وہ تیار ہو جائے گا گذرنا ہے یا اس کی پل صراط پر پیشی ہوگی پس بہت سے ہدایت کرنے والے وہاں گمراہ ہوں گے۔ اور بہت سے دنیوی عزت والے ذلیل ہوں گے اور بہت سے عالم ایسے ہوں گے جو لغزش کر بس گے اور یہ سب کہیں گے کہ حادثہ عظیم تو بہت ہی بڑا ہو گیا ہے لہذا اے نا تجربہ کار نادان تو ایسے افعال و اعمال کی طرف بڑھ جو کڑوے کو میٹھا بنا دے۔ (یعنی توبہ کر اور اچھے اعمال کر) کیونکہ عمر برباد ہوا چاہتی ہے اور تو ابھی تک برے کاموں سے نہیں رکا اور تو زمانہ کی طرف نہ جھک اگرچہ وہ نرم ہی کیوں نہ ہو (یعنی تیرے موافق ہو) یا تجھ کو وہ خوش کرے ورنہ تیرا حال اس شخص جیسا ہو گا جو دھوکا کھا جائے ایسے زہریلے سانپ سے جو زہر کو وہ اپنے منہ سے اگلتا ہو اور تو تکبر کو چھوڑ دے کیونکہ موت تجھ سے ملنے والی ہے اور وہ تیری ہنسلی (یا حلقوم) میں پیوست ہوا چاہتی ہے جب وہ ارادہ کر لیتی ہے تو پھر وہ باز نہیں آتی۔

تشریح لغات [1] العرض ای الوقوف للحساب [2] اعتد اعتداد مصدر از باب افتعال بمعنی شمار کرنا و مہیا کرنا [3] صراط وہ راستہ جو خیر کا ہو والجمع صُرُط اور طریق وہ راستہ جو معتاد ہو یا غیر معتاد اور سبیل وہ راستہ جو معتاد ہو [4] جسر پل وما یعبر علیہ کالقنطرۃ والجمع جُسُورٌ واَجسُرٌ [5] ام فعل ماضی کا صیغہ از نصر اَمٌّ مصدر بمعنی قصد کرنا [6] مرشد از افعال بمعنی ہدایت پانیوالے ومنہ الرشاد یقال ارشدہ الی کذا وعلیہ ولہ جبکہ وہ ہدایت کرے اور اس کا مجرد نصر اور سمع سے آتا ہے [7] ضل از نصر ضلالت مصدر بمعنی گمراہ ہونا اور یہ ماضی مضارع کے معنی میں ہے ای یضل [8] عالم اسم فاعل کا صیغہ بمعنی جاننے والے والجمع عُلَّامٌ وعالمون از سمع [9] زل زلت مصدر بمعنی پھسلنا و لغزش کھانا یقال زَلَّ زُلًّا وزلًّا وزلۃً ای زلق وسقط وعن الحق انحرف از سمع وضرب [10] الخطب مصدر بمعنی حادثہ عظیم یقال ما خطبک تمہاری کیا حالت ہے اور تم کو کس چیز نے برانگیختہ کیا ہے معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا یہ عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کے لیے مستعمل ہے والجمع خُطُوبٌ [11] طم از نصر بمعنی بڑا ہونا یقال طَمَّ الاناءُ طمًّا وطموماً جبکہ برتن بھرے وطَمَّ الشعر بال کاٹنا یا گرہ لگانا وطَمَّ الماءُ ڈھانپ لینا وطَمَّ الشیٔ زیادہ ہونا وطَمَّ الامر بڑا ہونا اور ضرب سے اس کے معنی کنوئیں کے پاٹنے کے آتے ہیں [12] فبادر از مفاعلہ مبادرۃ مصدر بمعنی جلدی کرنا [13] الغمر بالضم نادان و ناتجربہ کار وھو الذی لم یجرب الامور والجمع اغمار [14] المر بالضم بمعنی کڑوا اور اس سے مراد آخرت کا کڑواپن ہے اور حلو کی ضد ہے یقال مَرَّ مرارۃً از سمع و نصر [15] یہی مضارع کا صیغہ از حسب یحسب یقال وَھِیَ الثوب یَھِیْ وَھْیاً جبکہ کپڑے پھٹیں ووھی الشیٔ جبکہ بندش ڈھیلی ہو اور بوسیدہ و کمزور ہو ودھی

الحائط جبکہ وہ دیوار گرنے کے قریب ہو اور وہ گر پڑے وفی التنزیل فہی یومئذ واهیۃ۔ ۱۶ اقلعت از افعال بمعنی باز رہنا یقال اقلع عن کذا جبکہ وہ باز رہے اور چھوڑ دے اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے ۱۷ لا ترکن ای لا تلتفت یقال رکن الیہ رکونا ای مال از سمع ونصر وفی التنزیل ولا ترکنوا الی الذین ظلموا ۱۸ لان از ضرب لین مصدر بمعنی نرم ہونا یقال لان یلین لینا ولیانا ولینۃ۔ جبکہ وہ نرم ہو ۱۹ اغترار افتعال اغترار مصدر بمعنی دھوکہ کھانا ۲۰ بافعی بڑا سانپ اور سخت خبیث قسم کا زہریلا سانپ والجمع افاعی ۲۱ تنفث از نصر وضرب یقال نفث البصاق من فیہ جبکہ وہ منہ سے تھوک پھینکے ونفث الجرح الدم جبکہ زخم کا خون بہے۔ ونفث الرجل جبکہ مرد تھوکے ونفثت الحیۃ السم جبکہ سانپ زہر نکالے ونفث المصدور جبکہ درد سینہ والا تھوک یا کنکھار وغیرہ پھینکے ۲۲ السم بالفتح بمعنی زہر والجمع سمام وسموم ۲۳ خفض از باب تفعیل تخفیض مصدر بمعنی پست کرنا مجردہ از ضرب ۲۴ تراقیک یقال رقی فیہ والیہ رقیا ای صعد از سمع اور یہاں اس سے مراد تعلی اور تکبر ہے۔ ۲۵ ساریہ اسم فاعل کا صیغہ ہے سرا بتنے سے از ضرب یقال سری یسری سُریٰ وسریۃ وسُریۃ وسرایۃ وسَریا نا وسَریٰ جبکہ وہ رات میں چلے ۲۶ تراقیک یہ ترقوۃ کی جمع ہے بمعنی حلقوم اور چنبر گردن وہی فی الاصل مقدم الحلق فی اعلی الصدر حیث تترقی فیہ النفس ۲۷ نیکل بمعنی باز رہنا یقال نکل عن کذا ومن کذا انکولا ونکل نکلا ونکولا ای نکص از نصر وضرب وسمع ونکل نکلا ای قبل انکال وھو العذاب وفی التنزیل نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا والنکل القید الشدید والجمع انکال ۲۸ ھمّ از نصر ھم مصدر بمعنی ارادہ کرنا یقال ھمّ بالشئ ھمّا جبکہ وہ ارادہ کرے اور چاہے اور پختہ ارادہ کرے۔

وَجَانِبْ صَعَرَ الْخَدِّ	إِذَا سَاعَدَكَ الْجَدُّ	وَزُمَّ اللَّفْظَ إِنْ نَدَّ	فَمَا أَسْعَدَ مَنْ زَمَّ
وَنَفِّسْ عَنْ أَخِي الْبَثِّ	وَصَدِّقْهُ إِذَا نَثَّ	وَرُمَّ الْعَمَلَ الرَّثَّ	فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَمَّ
وَرِشْ مَنْ رِيشُهُ انْحَصَّ	بِمَا عَمَّ وَمَا خَصَّ	وَلَا تَأْسَ عَلَى النَّقْصِ	وَلَا تَحْرِصْ عَلَى اللَّمِّ
وَعَادِ الْخُلُقَ الرَّذْلَ	وَعَوِّدْ كَفَّكَ الْبَذْلَ	وَلَا تَسْتَمِعِ الْعَذْلَ	وَنَزِّهْهَا عَنِ الضَّمِّ
وَزَوِّدْ نَفْسَكَ الْخَيْرَ	وَدَعْ مَا يُعْقِبُ الضَّيْرَ	وَهَيِّئْ مَرْكَبَ السَّيْرِ	وَخَفْ مِنْ لُجَّةِ الْيَمِّ

الترجمۃ والمطالب جبکہ خوش نصیبی تیری موافقت کرے (یعنی تیری مددگار ہو) تو تو رخسارے کے موڑنے سے علیحدہ رہے (یعنی تکبر نہ کر) اور تو زبان کو بے ہودہ الفاظ سے بچا (تو زبان کو قابو میں رکھ) اور زبان کو قابو میں رکھنے والا وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے اور تو محزون (غمگین) کے غم کو زائل کر اور اُس کی بات کو سچا جان جبکہ وہ بات کو ظاہر کرے۔ اور تو اپنے پرانے عمل کی اصلاح کر کیونکہ اصلاح کرنے والا ہی فلاح پاتا ہے اور تو لباس پہنا اس شخص کو جس کے کپڑے پھٹ گئے ہوں (یعنی خستہ حالوں کی امداد کر) اُس مال کے ساتھ جو عام ہے یا خاص ہے (یعنی تجھے کتنا ہی خرچ کرنا پڑے) اور تو مال کے نقصان (گھٹنے پر) غم نہ کر اور مال کے اکٹھا کرنے پر لالچ نہ کر اور عادت قبیحہ سے تو دشمنی رکھ اور تو اپنی ہتھیلی کو مال کے خرچ کرنے کا عادی بنا (سخی بن) اور تو ملامت (ملامت کرنے والوں کی) نہ سن اور تو اپنی ہتھیلی کو جمع کرنے (بخل) سے پاک رکھ اور تو اپنی جان (نفس) کو بھلائی کا توشہ دے اور جس کا انجام برا ہو اس کو تو چھوڑ دے اور تو کوچ (سفر) کے لیے سواری تیار رکھ اور تو دریا کی گہرائی (دریا موج) سے ڈر۔

تشریح لغات ۱ جانب امر حاضر کا صیغہ از باب مفاعلہ بمعنی دور کرنا اور جنب سے ماخوذ ہے از نصر وسمع وضرب ۲ صعر محرکۃ

بمعنی موڑنا جھکنا و کسی ایک طرف ٹھیرا ہونا یقال صعر وجہہ صَعَرًا ای مال الی احد الشقین وصعر الخد ای صرفہ عن النظر الی الناس تہاونا بھما از سمع و فی التنزیل ولا تصعر خدك للناس [3] ساعدک از باب مفاعلہ اس کا مصدر مساعدت ہے بمعنی موافقت کرنا و مدد کرنا [4] الجد با لفتح بمعنی نصیبہ و بزرگی و عظمت و روزی و نہر کا کنارہ [5] زم از نصر زمٌّ مصدر بمعنی لگام لگانا و باندھنا یقال زمّہ زمًّا ای شدّہ و قیدہ [6] ندّ از ضرب ندٌّ مصدر بمعنی وحشی جانور اور اونٹ کا بدک کر بھاگنا یقال ندّ البعیر ندًّا و ندیدًا و ندودًا و ندادا ای انفرد و ذھب شاردًا ...... [7] ما اسعدہ فعل تعجب کا صیغہ ہے۔ پس کس قدر وہ نیک بخت ہے [8] نفس از باب تفعیل تنفیس مصدر بمعنی زائل کرنا و دور کرنا یقال نفّس عنہ الکربۃ جبکہ وہ غم کو دور کرے اور غم سے رہائی دے و نفّس فلانا یعنی اس نے فلاں کو مہلت دی یا اس کے غم کو زائل کیا و نفّسہ فی الامر جبکہ وہ ترغیب دے [9] البث وہ سخت غم جس کی وجہ سے انسان کو پریشانی ہو و پراگندگی حال و فی التنزیل انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ [10] نث بمعنی ظاہر کرے از نصر و ضرب یقال نثّ الخبر جبکہ وہ پھیلائے یا ظاہر کرے اس کا مصدر نثٌّ ہے اور ضرب سے اس کے معنی مشک ٹپکنے اور موٹاپے کی وجہ سے پسینہ والا ہوتے کے اور ہڈی سے گودا بہنے کے آتے ہیں یقال نث الرجلُ و نث الزق و نث العظم [11] رم امر حاضر کا صیغہ رَمٌّ مصدر بمعنی اصلاح کرنا یقال رَمّ رَمًّا بمعنی اصلح از نصر و ضرب [12] الرث بمعنی پرانا و گھر کا ردی سامان والجمع رثاثٌ یقال کلام غثٌّ رثٌّ جبکہ گھٹیا درجہ کا کلام ہو از ضرب [13] رش یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی پر لگانا اور اصلاح کرنا والریش للطائر بمنزلۃ الثیاب للانسان یقال رشت السھم ریشا ای جعلت علیہ ریش از ضرب و یستعیر ھھنا الاصلاح الحال و اعطاء الکسوۃ ۔ [14] ریشہ ریش کی جمع ریاش آتی ہے و فی التنزیل وریشا و لباس التقوی [15] انحص از باب انفعال بمعنی بال کا جھڑ جانا یقال انحص الشعر جبکہ بال گر پڑیں اور جھڑیں وانحص اللحیۃ جبکہ داڑھی کے بال ٹوٹ گئے اور چھوٹے ہو گئے ہوں وانحص الذنب جبکہ کٹ جائیں اور اس کا مجرد نصر اور سمع سے آتا ہے واعلموان للشعر تقسیم فالشعر للانسان وغیرہ والمرعزی والمرعزاء للمعز والوبر للابل والسباع والصوف للغنم والغفاء للحمیر والریش للطیر والزغب للفرخ والزف للنعام والھلب للخنزیر ۔ وقال اللیث الھلب ما غلظ من الشعر کشعر ذنب الفرس [16] لا تاس ای لا تحزن از سمع یقال اَسِیَ اسًی جبکہ وہ غمگین ہو و فی التنزیل فلا تاس علی القوم الکفرین [17] النقص مصدر بمعنی نقصان اور یہ نقصان کی طرح پر ہے مگر فرق یہ ہے کہ نقصان کا استعمال دین اور عقل میں نہیں ہوتا یقال دخل علیہ نقص فی دینہ وعقلہ ولا یقال دخل علیہ نقصان فی دینہ وعقلہ [18] لا تحرص از ضرب الحرص فرط الشرہ و فرط الارادۃ ۔

[19] اللم بمعنی بہت زیادہ اور یہاں مراد بال جمع کرنا ہے از نصر و فی التنزیل وتاکلون التراث اکلا لما [20] عاد از باب مفاعلت مصدر معادات ہے ۔ بمعنی دشمنی کرنا یقال علوی فلانا عداءً و معاداۃً جبکہ جھگڑا کرے ۔ اور دشمن ہو [21] الزول یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی کمینہ و بُری و قابل حقارت عادت یقال رذل رذالۃً ای استحق الاحتقار یعنی قابل حقارت و قبیح ہونا از کرم و سمع [22] عود از باب تفعیل بمعنی عادت ڈالنا و عادت بنانا یقال عوّد فلانا کذا جبکہ وہ عادی بنا دے [23] البذل بمعنی بخشنا و ھو صرف المال و اعطاء بطیب النفس از ضرب و نصر [24] العذل مصدر بمعنی ملامت اس میں الف و لام مضاف الیہ کے بدلہ میں ہے ۔ ای عذل العواذل یقال عذلہ عذلا ای لامہ از نصر و ضرب [25] نزھھا از باب تفعیل بمعنی پاک کرنو یقال نَزُہ نزاہۃً ای تباعد عن المکروہ از کرم و سمع [26] الضم مصدر بمعنی جمع کرنا از نصر [27] زوّدْ تزویدٌ مصدر از باب تفعیل بمعنی توشہ دینا ای اجعل الخبز زادًا النفسک [28] دع امر حاضر کا صیغہ از ودع یدع بمعنی چھوڑنا یقال ودع الشیٔ ودعًا جبکہ وہ چھوڑے [29] یعقب بمعنی پیچھے آئے از افعال یقال اعقبہ ای خلفہ ، وعقبہ عقبًا ای ضرب عقبہ از نصر و فی التنزیل فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم [30] الضیر وادی بمعنی نقصان یقال ضارہ ضیرًا ای اضرّبہ از ضرب و فی التنزیل لا ضیر انا الی ربنا منقلبون [31] ھیٔ از تفعیل یقال

ے ہَیّأ وتہیئۃ وتہیئًا جبکہ وہ درست کرے اور تیار کرے ۳۱ خف یہ امر کا صیغہ ہے خوف سے بمعنی ڈرنا وھو توقع مکروہ عن امارۃ مظنونۃ او معلومۃ کما ان الرجاء توقع محبوب عن امارۃ ظنیۃ او قطعیۃ و ضد الخوف الامن ویقابل الرجاء والطمع وفی التنزیل یدعون ربھم خوفا و طمعا ۳۲ لجۃ بالضم بمعنی معظم الماء والجماعۃ الکثیرۃ والفضۃ یقال فلان لجۃ واسعۃ ای شیئۃ بالجوفی سعتہ والجمع لُجٌّ ولُجَجٌ ولِجَاجٌ۔ ۳۳ اُیّم مصدر بمعنی سمندر وسانپ۔

بِذَا اُوْصِیْتُ یَا صَاحِ ۔ وَقَدْ بُحْتُ کَمَنْ بَاحَ
فَطُوْبٰی لِفَتًی رَاحَ ۔ بِآدَابِیْ یَأْتَمّ

ثُمَّ حَسَرَ رُدْنَہٗ عَنْ سَاعِدٍ شَدِیْدِ الْاَسْرِ۔ قَدْ شُدَّ عَلَیْہِ جَبَائِرُ الْمَکْرِ۔ لَا الْکَسْرِ مُتَعَرِّضًا لِلْاِسْتِمَاحَۃِ فِیْ مَعْرِضِ الْوَقَاحَۃِ۔ فَاخْتَلَبَ بِہٖ اُولٰئِکَ الْمَلَأَ۔ حَتّٰی اَتْرَعَ کُمَّہٗ وَمَلَأَ۔ ثُمَّ انْحَدَرَ مِنَ الرَّبْوَۃِ۔ جَذِلًا بِالْحَبْوَۃِ (قَالَ الرَّاوِیْ) فَجَاذَبْتُہٗ مِنْ وَرَائِہٖ حَاشِیَۃَ رِدَائِہٖ۔ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ مُسْتَسْلِمًا۔ وَوَاجَھَنِیْ مُسَلِّمًا۔ فَاِذَا ھُوَ شَیْخُنَا اَبُوْ زَیْدٍ بِعَیْنِہٖ وَمَیْنِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ۔

اِلٰی کَمْ یَا اَبَا زَیْدٍ ۔ اَفَانِیْنُکَ فِی الْکَیْدِ
لِیَنْحَاشَ لَکَ الصَّیْدُ ۔ وَلَا تَعْبَأُ بِمَنْ ذَمّ

الترجمۃ والمطالب اے میرے دوست مجھے بھی یہ نصیحت کی گئی تھی جیسا مجھے بتلایا تھا میں نے اس کو ظاہر کر دیا یقینا وہ جوان قابل مبارک باد ہے جو میرے نصیحتوں پر عمل کرے پھر اس نے اپنی آستین کھولی (سرکائی) اور اس نے اس کی کلائی پر مکر کی لکڑی باندھ رکھی تھی نہ لکڑی ہڈی ٹوٹنے کی بناء پر اور وہ نہایت بے شرمی سے بھیک مانگنے لگا۔ پس اس نے اس جماعت کو دھوکہ دیا اور ان کو اپنا بنا کر اپنی خوب آستین بھر لی (یعنی مال جمع کر لیا) تو وہ عطیات سے خوش ہوتا ہوا ٹیلہ سے نیچے اُترا (راوی) کہتا ہے میں نے پیچھے سے اس کی چادر کا کنارہ پکڑ کر کھینچ لیا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ میرا تابعدار (اور فرمانبردار) تھا اور اس نے میری طرف چہرہ کر کے مجھے سلام کیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ہمارا استاد ابو زید (بذاتِ خود) بنفسہ اور مع جھوٹ کے موجود ہے تو میں نے اُن سے یہ کہا سو اے ابو زید تو کب تک شکار کرنے کے لیے مکر کی نئی نئی چالیں کرتا رہے گا اور تو برا کہنے والے کی مطلق پرواہ نہیں کرے گا۔

تشریح لغات لہ بذا ای بذکر المذکور ۲ہ اوصیت متکلم کا صیغہ ای امرت یقال اوصی بہ ووصی بہ ای امر بہ وفی التنزیل ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب وفری اوصی ۳ہ یا صاح اور یہ اصل میں صاحبی تھا یہ منادی مرخم ہے ۴ہ بحت ای اظھرت ھذہ الوصیۃ یقال باح الشیٔ یبوح بوحًا وبوحًا وبووحۃ۔ جبکہ وہ ظاہر ہوا اور مشہور ہو باح علیہ بالسر جبکہ وہ بھید ظاہر کرے ۵ہ فطوبیٰ بمعنی سعادت وخیر ومبارکبادی اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ جنت کے درخت کا نام ہے۔ اور بعض باغ کا نام فرماتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ اَطْیَب کا مؤنث ہے واللہ اعلم ۶ہ راح بمعنے صار یقال راح للامر یراح رواحًا وراحًا وراحۃً دریاحۃً ورُوحًا وارتیحۃً جبکہ وہ کسی کام کے لیے خوشی سے متوجہ ہو۔ ۷ہ آدابی یہ ادب کی جمع ہے اخلاقی ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکتا ہو اور زیرکی اور خوش طبعی ۸ہ یأتم ای یقتدی از افتعال یقال ائتم بہ جبکہ وہ اقتدا کرے۔ ۹ہ حسر کھولا اس نے ای کشف یقال حسرہ حسرًا ای کشفہ از نصر ۱۰ہ رُدنہ بالضم بمعنی آستین والجمع اردان ۱۱ہ ساعد بمعنی کلائی وھو ملتقی الیدین من لدن الرسغ الی المرفق ۱۲ہ الاسر بمعنی قید کرنا اور باندھنا یقال اَسَرَ رقبتہ، یعنی اس نے اس کی گردن کو اسار سے باندھا اور اسیر وہ تسمہ ہے جس سے

باندھیں اور شدید الاسر کے معنی یہ ہیں یعنی اس کی کلائی سخت بندھی تھی ۱۳ جبائر یہ جبیرۃ کی جمع ہے ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑ کر اس کو لکڑی پٹی سے
سے باندھ دیا جائے والجبر اصلاح الشئ بضرب من القھر وقد یقال فی الاصلاح المجرد وتارۃ فی القھر المجرد۔
۱۴ للاسماحۃ مصدر از باب استفعال بمعنی طلب عطا یعنی بخشش مانگنا و سفارش چاہنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے۔ یقال ماح عند الامر
یمیح میحاً ومیحوحۃ جبکہ وہ امیر کے پاس سفارش کرے اور اس کے معنی ناز و انداز سے چلنے اور دینے کے بھی آتے ہیں ۱۵ یقال معرض پیش
کرنے کی جگہ مصنوعات و مخترعات کی نمائش کی جگہ یقال ذکرتہ فی معرض کذا ۱۶ الوقاحۃ بمعنی بے شرمی یقال وَقُحَ یَقِحُ قِحَۃً وَقَحَۃً
از ضرب ووَقِحَ یَوْقَحُ وَقَحاً از سمع ووَقُحَ یَوْقُحُ از کرم وقاحۃً ووُقُوحَۃً بے حیا ہونا و بے شرم ہونا اور افعال قبیحہ پر جری ہونا ۱۷ فاختلب
از افتعال اختلاب مصدر بمعنی دھوکا دینا یقال خلبہ خلباً ای خدعہ، از ضرب ۱۸ الملا بمعنی جماعت اور وہ افراد قوم جو بزرگ اور سردار ہوں
جن سے ہیبت اور شان ٹپکتی ہو وفی التنزیل الم تر الی الملاء من بنی اسرائیل دیا ایھا الملا انی القی الی کتاب کریم ومنہ ملأ الملک وملأ فرعون
۱۹ انزع از افعال انزاع مصدر بھر دینا و پُر کرنا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال نزع الکوز والحوض جبکہ پانی بھر جائے اور اس کا صفت
کا صیغہ نَزِعٌ آتا ہے ۲۰ ملا از فتح ملأ بمعنی بھرنا یقال ملاء وملأۃ وملاءۃ جبکہ وہ بھرے وملار الاناء ماءً وبالماء ومن الماء جبکہ وہ برتن
کو لبالب کرے وَملُوَ از کرم بمعنی تونگر ہونا اور سمع سے بمعنی پُر ہونا ۲۱ انحدر از انفعال انحدار مصدر بمعنی اوپر سے نیچے کو اترنا یقال الراء
یقال حَدَرَ حَدَراً وحُدُوراً جبکہ وہ اترے از ضرب ونصر ۲۲ الربوۃ بمعنی ٹیلہ والجمع ربی وربی اور ربوۃ بفتح الراء وکسرھا وضمھا۔
یہ تینوں طرح سے مستعمل ہے وفی التنزیل الی ربوۃ ذات قرار ومعین ۲۳ جذلا ای فرحاً ومسروراً یقال جذل
جذلاً ای فرح از سمع ۲۴ بالحبوۃ ای بالعطیۃ یقال حباہ بکذا حبواً ای اعطاہ از نصر
۲۵ جاذبتہ۔ اس کا مصدر مجاذبت ہے از مفاعلہ بمعنی آپس میں ایک دوسرے کو کھینچنا ۲۶ ورائہ یہ اضداد میں سے ہے اس کے
معنی آگے اور پیچھے کے بھی آتے ہیں اور یہاں اس کے معنی پیچھے کے ہیں ۲۷ ردائہ بمعنی چادر و عبایا جبہ کی مانند اوپر کی پوشش و جمیل
و تلوار و کمان و نادانی و باعث زینت و باعث عیب ۲۸ فالتفت از افتعال التفات مصدر بمعنی متوجہ ہونا یقال التفت الیہ ای صرف
وجہہ الیہ ولفتہ عن کذا لفتاً ای لواہ وصرفہ عنہ از ضرب ۲۹ وواجھنی ای قابلنی از باب مفاعلۃ مواجھۃ مصدر کسی کا کلام یا چہرے
سے استقبال کرنا ۳۰ بعینہ ای بذاتہ وبشخصہ ۳۱ مینہ مصدر بمعنی جھوٹ از ضرب ۳۲ افانینک یہ افنان اور فنون کی جمع ہے اور یہ
دونوں فن کی جمع ہے۔ یقال افانین الکلام یعنی کلام کے مختلف اسلوب ۳۳ تحاش ای تجتمع اس کا مادہ ح و ش ہے از انفعال یقال حاش
الابل حوشاً ای جمعھا وساقھا از نصر وحاش الصید احاشۃً واحوش احواشاً واستحوش استحواشاً جبکہ وہ گھیر کر پھندے کی طرف لائے وحاش
واحوش واحاش علیہ الصید واحوشہ ایاہ جبکہ شکار کرنے میں وہ مدد کرے وانحاش عنہ
جبکہ وہ بھاگے ۳۴ لا نعبأ اس میں ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدل لیا ہے از فتح یقال عبأ المتاع جبکہ سامان کرے وعبأ الجیش للحرب جبکہ
وہ لشکر مرتب کرے وعبأ الی فلان ولہ جبکہ وہ قصد کرے یقال لا اعبأ بہ یعنی مجھے اس کی پرواہ نہیں اور یہی اخیر معنی یہاں مراد ہیں۔

فَاَجَابَ مِنْ غَیْرِ اسْتِحْیَاءٍ۔ وَلَا ارْتِیَاءٍ۔ وَقَالَ اشْعِرْ

تَبَصَّرْ وَدَعِ اللَّوْمَ	مَتٰی مَا دَسْتُہٗ ثُمَّ
وَقُلْ لِیْ ھَلْ تَرَی الْیَوْمَ	فَتًی لَا یَقْمُرُ الْقَوْمَ

فَقُلْتُ لَہٗ بُعْدًا لَّکَ یَا شَیْخَ النَّارِ۔ وَذَا مِثْلَۃَ الْعَارِ۔ فَمَا مِثْلُکَ فِیْ طَلَاوَۃِ عَلَانِیَتِکَ وَخُبْثِ نِیَّتِکَ۔ اِلَّا مِثْلُ سَاوِتٍ مُفَضَّضٍ۔ اَوْ کَنِیْفٍ مُبَیَّضٍ۔ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا۔ فَانْطَلَقْتُ

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَانْطَلَقَ ذَاتَ الشِّمَالِ ـ وَنَاوَحْتُ مَهَبَّ الْجَنُوْبِ . وَنَاوَحَ مَهَبَّ الشِّمَالِ

الترجمة والمطالب پس شیخ نے نہایت بے شرمی اور بغیر سوچ بچار کے جواب دیا اور شیخ نے کہا تو غور سے دیکھ اور تو ملامت کرنے کو (برا بھلا کہنا) کو چھوڑ دے تو یہ بتا کہ آج دنیا (موجودہ زمانہ میں کوئی بھی ایسا شخص (جوان) ہے جو اپنے فریب اور حیلہ کی کامیابی پر لوگوں کو مغلوب نہ کر لیتا ہو (جوئے پر غالب نہ آیا ہوا اس پر میں نے یہ کہا کہ اے مجسم شیطان اور عیب کے لدے ہوئے اونٹ تجھ پر خدا کی مار ہو پس تیری ظاہری خوبی اور باطنی گندگی کی ایسی مثال ہے جیسے گوبر پر چاندی چڑھادی جائے یا پاخانہ پر سفیدی پھیر دی جائے۔ پھر ہم دونوں جدا ہو گئے، پس میں تو داہنی طرف چل دیا اور ابو زید بائیں جانب۔ اور میں باد جنوبی کے (دکھن کی ہوا) مقابل ہوا اور ابو زید باد شمالی (اتر کی ہوا) کے۔

تشریح لغات [۱] استحیاء مصدر بمعنی شرم کرنا یقال استحیی منہ جبکہ شرم کرے استحیاہ واستحیامنہ جبکہ منقبض ہو اور باز رہے [۲] ارتیاء بمعنی سیراب ہونا اور سیراب کر دینا اور کر دینا اور یہ ریٌ سے ماخوذ ہے بمعنی غور و فکر یقال رَوّی فی الامر جبکہ وہ غور و فکر کرے [۳] تبصر از تفعل امر حاضر کا صیغہ اور یہ بصارت سے ماخوذ ہے بمعنی دیکھنا و جاننا یقال تبصّر الشئی جبکہ وہ غور سے دیکھے وتبصّر فی الشئ جبکہ وہ سوچے اور غور کرے [۴] لایقمر از ضرب یقال قمر قمراً جبکہ وہ بازی لگائے اور جوا کھیلے اس کے معنی خاص قمار میں غالب آنے کے آتے ہیں اب بہ غالب کے معنی میں مستعمل ہے۔ [۵] دستہ بمعنی حیلہ و مکر و فریب و مکان کا صدر حصہ و مجلس و تکیہ و کاغذ و لباس و بیان والجمع دسوتٌ اور شطرنج کھیلنے میں بولتے الدستُ لی یعنی میں غالب رہا والدستُ علیَّ یعنی میں مغلوب ہو گیا اور عوام دست کا کلمہ دیگ کے لیے استعمال کرتے ہیں [۶] تم فعل ماضی کا صیغہ از ضرب یقال تمّ تمًّا وتِمًّا وتمامًا وتَمامَۃً ...... وتِمامۃً جب کہ پورا ہو وتمّ علیہ وبالشئ جبکہ پورا کرے وتمّ علی امرہ جبکہ جاری و نافذ کرے وتمّ الی موضع کذا جبکہ پہنچے وتمّ عنہ العین جبکہ وہ تعویذ لگا کر نظر بد دور کرے۔ [۷] بعد الک البُعد ضد القرب (دوری) ولیس لہما حد محدود ویستعمل فی المحسوس غالبًا وفی المعقول ایضًا والبعد الہلاک ایضًا از کرم و سمع بمعنی دور ہونا و ہلاک ہونا و مرنا [۸] شیخ النار یہ ابلیس سے کنایہ ہے اس لیے کہ وہ آگ سے پیدا ہوا ہے [۹] زاملۃ یہ زامل کا مؤنث ہے وہ اونٹنی جس پر اسباب لادا جائے اور بار برداری کا جانور والجمع زوامل یقال زمل الشئ زملاً ای حملہ از نصر و ضرب ویقال تزمّل وازمّل ای تلفف بثوبہ ومنہ فی التنزیل یاایہا المزمل [۱۰] شہ العار بمعنی عیب والجمع اعیارٌ یقال عارہٗ عیرًا ای عابہ از ضرب [۱۱] طلاوۃ بالحرکات الثلث بمعنی رونق و عمدگی و خوبی [۱۲] علانیۃ یہ سِرّ کی ضد ہے بمعنی ظاہر واکثر استعمالہ فی المعانی دون الاعیان یقال علن الامر علنًا وعلانیۃ ای ظہر ضد خفی از نصر و ضرب وکرم و سمع [۱۳] خبث بالضم یہ طیب کی ضد ہے بمعنی بری و خبیث چیز از کرم [۱۴] روث گھوڑے کی لید اور ہر ذی حافر چوپائے کی لید کو کہتے ہیں والجمع ارواثٌ والروث جمع روثۃ یقال راث الفرس روثًا ای تغوط از نصر واعلم ان للقاذورات تقسیم وھو ان الخرء للانسان والبعر للبعیر والثلط للفیل والروث للدابۃ والخثی للبقرۃ والجعر للسبع والذرق للطائر والسلح للحباری والصوم للنعام والنیم للذباب والقزح للحیۃ والنقض للنمل والجیہوق للفار والعقی للصبی والردج للمہر والحجش والسجت للجواء [۱۵] مفضض اسم مفعول کا صیغہ از باب تفعیل بمعنی چاندی چڑھانا یا ملمع کرنا [۱۶] کنیف بمعنی پاخانہ و بیت الخلاء والجمع کُنُفٌ وکُنُفٌ [۱۷] مبیض از باب تفعیل یہ بیاض سے مشتق ہے بمعنی سفیدی یقال

یُبَیِّضُہٗ، جبکہ وہ سفیدی کرے ومنہ تبییض الکتابۃ جبکہ وہ مسوّدے کو صاف کرکے لکھے ومنہ تبییض الآنیۃ بمعنی قلعی کرنا ومنہ بیض اللہ وجہہ یعنی اللہ اس کے چہرے کو روشن کرے ۸ ذات الیمین ای جہۃ الیمین المقابل للشمال ۹ ذات الشمال ای جہۃ الشمال ۱۰ ناوحت مناوحۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی مقابل ہونا و آمنے سامنے ہونا یقال ناوحہ مناوحۃ جبکہ وہ مقابلہ کرے ۱۱ مہب مصدر میمی و اسم ظرف بمعنی ہوا چلنے کی جگہ و الجمع مہاب یقال ہبّت الریح ہبوبًا جبکہ ہوا چلے از نصر ۱۲ اشمال بمعنی باد شمالی اتر کی ہوا والجمع شمالات۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ عَشَرَةَ الدِّمَشْقِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ شَخَصْتُ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى الْغُوطَةِ. وَأَنَا ذُوْ جُرْدٍ مَرْبُوْطَةٍ وَجِدَةٍ مَغْبُوْطَةٍ. يُلْهِيْنِيْ خُلُوُّ الذَّرْعِ. وَيَزْدَهِيْنِيْ حُفُوْلُ الضَّرْعِ. فَلَمَّا بَلَغْتُهَا بَعْدَ شَقِّ النَّفْسِ. وَانْضَاءِ الْعَنْسِ. أَلْفَيْتُهَا كَمَا تَصِفُهَا الْأَلْسُنُ. وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِي الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ. فَشَكَرْتُ يَدَ النَّوٰى. وَجَرَيْتُ طَلَقًا مَعَ الْهَوٰى. وَطَفِقْتُ أَفُضُّ فِيْهَا خُتُوْمَ الشَّهَوَاتِ. وَأَجْتَنِيْ قُطُوْفَ اللَّذَّاتِ.

الترجمۃ والمطالب بارہویں مجلس جو دمشقیہ کے نام سے موسوم ہے حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں جس وقت شہر عراق سے غوطہ کی طرف چلا تو میرے پاس کم بال والے گھوڑے (نہایت بیش قیمتی) تھے جو گھر بندھے ہوئے کھاتے تھے اور میری مال داری پر لوگوں کو رشک (غبطہ) ہوتا تھا اور مجھے فارغ البالی نے کھیل میں ڈال رکھا تھا اور بھرے ہوئے تھنوں نے مجھے مغرور کر رکھا تھا (میں بہت ہی مالدار تھا) جب میں نے مشقت اٹھائی اور قوی اونٹنیوں کو دُبلا کرنے کے بعد وہاں پہنچا تو میں نے غوطہ کو ایسا ہی پایا جیسا کہ لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور وہاں ہر قسم کے سامان مہیا تھے جو نفس (طبیعت یا جی) چاہے اور جس سے آنکھوں کو لذت حاصل ہو پس میں نے سفر کی دوری اور اس کی تکلیف پر خدا کا شکر ادا کیا اور میں نے غوطہ میں ایک چکر دیا ایک قدم یا ایک دوڑ) لگائی تو وہاں سب نفس کی خواہشات کی چیزیں موجود تھیں اور میں نے وہاں اپنی تمناؤں (یعنی خواہشات) کی مہریں توڑ دیں اور میں وہاں لذتوں کے تازے میوے چکھنے لگا۔

تشریح لغات ۱ شخصیت شخوص مصدر بمعنی جانا ای ارتحلت وخرجت یقال شخصت شخوصًا از فتح ۲ الغوط موضع بالشام کثیر الماء والشجر وھی من جنان الدنیا وقال الواحدی جنان الارض اربع غوطۃ دمشق وشعب بوان وایلۃ البصرۃ وسغد سمرقند وکان ابوبکر الخوارزمی یقول قد رأیتھا کلھا فوجدت الغوطۃ خصبھا وامرعھا واحسنھا ۳ جرد یہ اجرد کی جمع ہے بمعنی کم بال والا گھوڑا و بغیر نباتات والی جگہ والاجرد من الخیل گھڑ دوڑ

ع دمشق یہ شام کا دار الخلافت ہے اور اس کو دمشاق بن ہیوط نے بنوایا تھا۔ افتخار علی غفرلہ

میں آگے رہنے والا گھوڑا ؂ مربوطۃ وہ گھوڑے جن کو گھر میں باندھ کر رکھا جائے یقال ربطہ ربطاً ای اوثقہ وشدہ از نصر وضرب ؃ مغبوطۃ یہ غبطہ سے مشتق ہے بمعنی خواہش کرنا کسی چیز کا بغیر اس کی نعمت کے زوال کے یقال غبطہ غبطاً و غبطۃً ای عظم فی عینہ وتمنی مثل حالہ دون ان یرید زوالھا عنہ از ضرب وفتح۔ ؅ یلہینی الہاءً مصدر از باب افعال بمعنی کھیل میں ڈالنا اور یہ لہو سے مشتق ہے ؆ ذرع بمعنے دل یقال وھو خالی الذرع یعنی اس کا دل رنج اور غم سے خالی ہے اور اس سے یہاں مراد فارغ البالی ہے۔ ؇ یزدھینی از باب افتعال ازدہاءً مصدر بمعنی تکبر وغرور کرنا یقال زہا زہواً ای تکبر از نصر ؈ حفول مصدر بمعنی بھرنا اور یہ کنایہ ہے کثرت مال سے یقال حفل الماء حفلاً وحفولاً وحفیلاً ای اجتمع بکثرۃ از ضرب ؉ الفرع بمعنی شہنی والفرع لذوات الخف کالثدی للمرأۃ والجمع ضروع ؊ شق مصدر بمعنی مشقت وتکلیف یقال شقہ شقاً ای صدعہ وفرقہ وفی التنزیل ثم شققنا الارض شقاً از نصر ؋ انفاء مصدر از انفعال بمعنی لاغر کرنا یقال انضی البعیر ای ھزلہ ونضا السیف من غمدہ نضواً ونضا السیف نضیاً ای سلہ ونضا الثوب عنہ ای خلعہ از نصر وضرب وفی ترتیب الھزال یقال بعیر مھزول ثم شاسب ثم شاسف ثم خاسف ثم نضو ثم رازح ثم رازم وھو الذی لا یتحرک ھزالاً ؍ العنس الناقۃ القویۃ والجمع عناس وعنوس ؎ الالسن یہ لسان کی جمع ہے بمعنی زبان یہ مذکر اور مؤنث ہے۔ اور یہ مذکر اکثر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی جمع اَلسِنۃٌ ولُسُنٌ اور لسانات بھی آتی ہے وبمعنی لغت وپیغام ؏ تلذذ مصدر بمعنی لذت ومزہ حاصل کرنا۔ یقال لذ الشیئ وبالشیئ لذاً ولذ الشیئ لذاً ولذاذۃً ای صار شھیاً از سمع ؐ الاعین یہ عین کی جمع ہے بمعنی آنکھ کا ڈھیلا اور اس کی جمع عُیُونٌ اور اعیان بھی آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اعینات ہے ؑ فشکرت شکر مصدر بمعنی اس کی نعمت کا اظہار کرنا اور یہ کفر کی ضد ہے از نصر ؒ النوی مصدر بمعنی دوری وہ جگہ قریب یا بعید جہاں کا مسافر ارادہ کرے اور یہ اس معنی میں مؤنث ہے اور گہر گٹھلیاں یہ اس معنی میں مذکر اور مؤنث دونوں ہے یقال استقرت نوی القوم بموضع کذا وکذا یعنی فلاں جگہ میں قوم نے اقامت کی ؓ طلقاً گھوڑے کا پورا ایک چکر ومضبوط رسی بٹی ہوئی وکھال کا بنا ہوا بند والجمع اطلاق ؔ الھوی ای مع ھوی النفس ؕ طفقت از سمع وضرب یقال طفق طفقاً وطفوقاً یفعل کذا جبکہ وہ شروع کرے وطفق الموضع جبکہ وہ لازم ہو وطفق بمرادہ جبکہ وہ کامیاب ہو ؖ افض فض مصدر بمعنی توڑنا یقال فضہ فضاً ای فرقہ فانفض ای تفرق ؗ ختوم بمعنی مہر وما یختم بہ یعنی جو مہر لگائی جاتی ہو ؘ الشھوات یہ شھوۃ کی جمع ہے یہاں شہوت کو شراب سے تشبیہ دی ہے ؙ اجتنی از باب افتعال اجتناءً مصدر بمعنی پھل چننا وتوڑنا یقال اجتنی الثمر جبکہ وہ پھل توڑے یا چنے ؚ قطوف یہ قِطفٌ کی جمع ہے بمعنی توڑا ہوا پھل وانگوروں کا خوشہ اور اس کی جمع قطافٌ بھی آتی ہے وفی التنزیل قطوفھا دانیۃ ؛ اللذات یہ لذۃٌ کی جمع ہے بمعنی خوشی مزہ وحصول مرغوبات وشراب۔

إِلَى أَنْ شَرَعَ سَفْرٌ فِي الْإِعْرَاقِ. وَقَدْ أَشْفَقْتُ مِنَ الْإِغْرَاقِ. فَعَادَنِي عِيدٌ مِنْ تَذَكَّارِ الْوَطَنِ. وَالْحَنِينِ إِلَى الْعَطَنِ. فَقَوَّضْتُ خِيَامَ الْغَيْبَةِ. وَأَسْرَجْتُ جَوَادَ الْأَوْبَةِ. وَلَمَّا تَأَهَّبَتِ الرِّفَاقُ. وَاسْتَتَبَّ الْإِتِّفَاقُ. الْحَنَا مِنَ الْمَسِيرِ. دُونَ اسْتِصْحَابِ الْخَفِيرِ. فَرُدْنَاهُ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ. وَأَعْمَلْنَا فِي تَحْصِيلِهِ أَلْفَ حِيلَةٍ. فَأَعْوَزَ وِجْدَانُهُ فِي الْأَحْيَاءِ. حَتَّى خِلْنَا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْأَحْيَاءِ.

الترجمۃ والمطالب یہاں تک کہ یاران سفر (مسافرین) یا قافلہ سفر کرنے والوں کا عراق جانے لگے اور میں بے ہوشی (یعنی ہمہ وقت

عیش پرستی اور اعمال صالح کی بربادی سے میں ڈرا دیا مجھے ہوش آیا) پس مجھ کو وطن کی یاد اور اس کے شوق کی وجہ سے گویا دوبارہ میرے لیے عید آگئی پس میں نے بھی مسافری کے خیمے اکھیڑے اور میں نے عمدہ گھوڑے پر واپسی کے لیے زین کسی لیکن جب ہمارے ساتھیوں نے تیاری کی اور سب کا اس پر اتفاق ہوگیا تو ہم نے بغیر ساتھ لینے رہبر کے خوف کیا پھر تو ہم نے ہر قبیلہ میں اس کی تلاش کی اور اس کے مہیا کرنے کے لیے ہم نے ہزار حیلے کئے (یعنی تدبیریں کیں) لیکن ضرورت کے وقت قبیلہ میں ہمیں کوئی ایسا رہبر نہ ملا۔ یہاں تک ہم نے ایسا خیال کیا کہ ایسے شخص کا زندوں میں وجود ہی معلوم نہیں ہوتا۔

تشریح لغات

لہ الاعراق مصدر شہر عراق جانا ای ذہاب فی بلد العراق یقال اعرق الرجل جبکہ وہ عراق میں جائے لہ اشفقت ای خِفتُ از افعال اشفاق مصدر یقال اشفق علیہ ومنہ کسی سے چوکنا رہنا اور خوف کرنا اور لاپلم کرنا واشفق علی الصغیر جبکہ وہ مہربان ہو واشفق الرجل شفق کا وقت پائے واشفق الریح تیز ہوا کا چلنا اور خاک اڑانا اور بعض نسخوں میں استفقت ہے یہ افاقہ سے مشتق ہے بمعنی بے ہوشی سے ہوش میں آنا سہ الاغراق مصدر از افعال بمعنی ڈبو دینا اور مبالغہ کرنا یقال اغرق فی الامر جبکہ وہ مبالغہ کرے۔ سہ فعادنی از نصر عود مصدر بمعنی لوٹنا یقال عاد الشئ یعود عوداً وعیاداً جبکہ وہ دوبارہ کرے ومنہ العَوْدُ احمدُ اور یہ مثل ہے۔ وعاد الامر کذا ای صار اور یہ افعال ناقصہ میں سے ہے اور کبھی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف انتقال کے لیے آتا ہے جیسے عاد فلان شیخاً یعنی فلاں جوان سے بوڑھا ہوگیا وعادہ یعودہ عوداً کے معنی ہٹانے کے آتے ہیں وعادہ عوداً بمعنی عادت بنا لینا ھہ عید۔ عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ ہر سال وہ دن لوٹ کر آتا ہے اور عید ہر وہ دن جس میں کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہیں اور اس کی اصل عود ہے اور اس کی جمع قاعدہ کے مطابق اعواد ہونی چاہیئے تھی مگر عود بمعنی لکڑی کی جمع سے فرق کے لیے اس کی جمع اعیاد آتی ہے اور العید بار بار آنے والی بیماری یا غم وغیرہ لہ تذکار یہ ذکر سے ماخوذ ہے اور یہ مصدر ہے بمعنی یاد کرنا متذکر المیت یعنی مرنے کے بعد لوگوں کی زبان پر نام باقی رہنا یقال ذکر اللہ ذکراً وتذکاراً جبکہ وہ تسبیح وتمہید کرے وذکر الشئ جبکہ وہ دل میں یاد کرے۔ وذکر بفلان حدیثاً جبکہ وہ ذکر کرے وذکر الامر جبکہ وہ اچھی طرح سمجھے وذکر اسم اللہ جبکہ وہ اللہ کا نام لے وذکر حق فلان جبکہ وہ کسی کے حق کی حفاظت کرے۔ از نصر ئہ الوطن ھو مولد الانسان وموضع اقامۃ والجمع اوطان یقال وطن بالمکان وطناً ای اقام بہ از ضرب ۵ہ الحنین ای الشوق یقال حن حنیناً ای صوت عن طرب او حزن از ضرب وحَنّ الیہ حناناً ای اشتاق وفی التنزیل وحناناً من لدنا وزکوۃ ۔ ۹ہ العطن اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ اور حوض کے ارد گرد بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ والجمع معاطن اور یہاں یہ وطن کے معنی میں ہے نلہ فقوضت از تفعیل تقویض مصدر بمعنی اکھیڑنا وتوڑنا یقال قاض البناء قوضاً وقُوَضَۃً ای ہدمہ از نصر اور یہاں اس سے مراد خیمہ کی طنابیں اکھیڑنا ہیں للہ خیام یہ خیمۃ کی جمع ہے بمعنی ڈیرا ویجمع علے خیم وخیمات ایضاً للہ الغیبۃ ای الغیبۃ عن الوطن والغیبۃ ضد الشہادۃ یعنی غائب ہونا اور یہ غیبۃٌ مصدر ہے از ضرب للہ اسرجت از افعال اور یہ سرج سے مشتق ہے بمعنی زین کسنا للہ جواد بمعنی تیز رفتار گھوڑا یقال فرس جوادٌ والجمع جیادٌ واجاویدُ ۵للہ الاوبۃ مصدر بمعنی لوٹنا یقال آبَ اوباً وایاباً ومآباً جبکہ وہ لوٹے وفی التنزیل ان الینا ایابھم واللہ عندہ حسن المآب از نصر ۶للہ تاہبت تاہُبٌ مصدر از تفعل بمعنی تیار رہنا یقال تاہَبَ للامر جبکہ وہ تیار ہو اور آمادہ ہو للہ الرفاق یہ رفقۃ کی جمع ہے بمعنی یارانِ سفر وساتھیوں کی جماعت اور اس کی جمع رِفَقٌ ورفق اور ارفاق بھی آتی ہے ۸للہ انتبب استتباب مصدر از استفعال بمعنی مستقل ہونا ۹للہ الحنا از افعال الاحنۃ مصدر ای خفنا وخشینا یقال الاح من الشئ ای خاف منہ وحاذر والاح من القول جبکہ وہ ترما جائے والاح علے الشئ جبکہ وہ اعتماد کرے والاح الشئ جبکہ وہ ظاہر ہو والاح البرق جبکہ بجلی چمکے والاح

النجم جب کہ ستارے چمکیں والاح بسیفہ او ثوبہ جبکہ وہ تلوار یا کپڑے سے اشارہ کرے والاح بحقہ جبکہ وہ حق مارے والاح فلاناً جبکہ وہ ہلاک کرے [20] المیسر یہ مصدر میمی ہے اور سیر سے مشتق ہے از ضرب بمعنی چلنا [21] دون بمعنی غیر [22] الخفیر بمعنی پناہ دیا ہوا اور پناہ دینے والا اور حمایت وحفاظت کرنے والا والجمع خفراء والخفیر ہو الذی یمشی الرفاق فی ذمتہ یقال خفرہ وبہ وعلیہ ای اجارہ وحماہ از نصر وضرب [23] فردناہ ای طلبناہ از نصر یقال راد یرُد رَدوداً ورِیاداً جبکہ وہ کسی چیز کی تلاش میں گھومے اور آئے جائے ورادالشئ یرود رَوداً ورِیاداً جبکہ وہ طلب کرے [24] قبیلۃ ایک باپ کے بیٹے وکنویں کے منہ کا پتھر وچمڑے کا ہر ایک ٹکڑا والجمع قبائل [25] الف بمعنی ہزار والجمع اُلوفٌ وآلافٌ وفی التنزیل الی مائۃ الف وخمسۃ آلاف من الملئکۃ مردفین وہم الوف [26] فاعوز از افعال بمعنی حاجت کے وقت نہ ملنا اور گم ہونا۔ اور دشوار ہونا یقال عوزالشئ عوزاً واعوزای عزّ وجودہ از سمع [27] وجدان مصدر بمعنی پانا یقال وَجَدَ المطلوب وَجَدَ وجداً ووُجداً وجِدۃً ووُجوداً وِجداناً واِجداناً جبکہ وہ پائے اور ضائع ہونے کے بعد کامیاب ہو ومنہ وجدت الضالۃَ وجداً فعال قلوبیہ میں سے بھی ہے اس صورت میں وہ دو مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے وجدت کلامک صادقاً اور اس کا مصدر وجود ہے [28] الاحیاء یہ حی کی جمع ہے بمعنی قبیلہ ومحلہ [29] الاحیاء یہ حی کی جمع ہے بمعنی ہے بمعنی زندہ جو موت کی ضد ہے۔

فَحَارَتْ[1] لِعَوَزِهٖ[2] عَزُوْمُ[3] السَّيَّارَةِ[4]۔ وَانْتَدَوْا[5] بِبَابِ جَيْرُوْنَ[6] لِلْاِسْتِشَارَةِ[7]۔ فَمَازَ[8] الْوُبَيْنَ عَقْدٍ[9] وَحَلٍّ[10]۔ وَشَزْرٍ[11] وَسَحْلٍ[12]۔ اِلٰى اَنْ نَفِدَ[13] التَّنَاجِيْ[14]۔ وَقَنِطَ[15] الرَّاجِيْ[16]۔ وَكَانَ[17] حِذَاءَهُمْ شَخْصٌ[18] مِيْسَمُهٗ[19] مِيْسَمُ الشُّبَّانِ[20]۔ وَلَبُوْسُهٗ[21] لَبُوْسُ الرُّهْبَانِ[22]۔ وَبِيَدِهٖ سُبْحَةُ[23] النِّسْوَانِ[24]۔ وَفِيْ عَيْنِهٖ تَرْجِيْحَةُ[25] النَّشْوَانِ[26]۔ وَقَدْ قَيَّدَ[27] لَحْظَهٗ بِالْجَمْعِ۔ وَاَرْهَفَ[28] اُذُنَهٗ لِاِسْتِرَاقِ السَّمْعِ۔ فَلَمَّا اٰنَ[29] انْكِفَاؤُهُمْ[30]۔ وَقَدْ بَرِحَ[31] لَهٗ خَفَاؤُهُمْ۔

الترجمۃ والمطالب پس اس کے نہ ملنے (نا کامیابی) کی وجہ سے قافلہ کا ارادہ ملتوی ہو گیا اور وہ باب جیرون پر مشورہ کے لیے جمع ہوئے (وہاں انجمن یا مجلس بنائی) پس وہ رائے کے پیش کرنے اور رائے کے کھولنے اور قوت رائے اور ضعف رائے میں رہے یہاں تک کہ مشورہ ختم ہو گیا اور امید کرنے والے ناامید ہو گئے تو اس جماعت کے مقابل ایک شخص تھا اس کی علامت جوانوں جیسی تھی (یعنی وہ نوجوان تھا) اور اس کا لباس پادری (زاہد یا عابد) جیسا معلوم ہوتا تھا اور اس کے ہاتھ میں عورتوں جیسی تسبیح تھی اور اس کی آنکھوں سے مستی ٹپک رہی تھی جو اپنی نگاہ جماعت پر جمائے ہوئے تھا (یعنی اس نے جماعت کو اپنی نظر سے مقید کر رکھا تھا) اور وہ اپنے کان کو باتیں سننے پر لگائے ہوئے تھا (یعنی اس نے اپنے کان کو بات چرانے یا اچکنے کے لیے تیز کر رکھا تھا) جب ان کی واپسی کا وقت آیا اور اس پر اُن کے مخفی بھید ظاہر ہو گئے۔

تشریح لغات [1] فحارت از سمع بمعنی حیران ہونا و پریشان ہونا یقال حار فی امرہ جبکہ وہ حیران ہو وحار الماء پانی کا اس طرح آنا جانا کہ یہ نہ معلوم ہو کہ کیسے جاری ہے وحار الرجلُ چکا چوند ہو و راستہ گم کرنا [2] لعوزہ مصدر بمعنی نایاب وکمیاب ہونا یقال عوزالشئ عُوزاً جبکہ دشوار ہو اور باوجود حاجت کے کمیاب ہو وعوز الرجل جبکہ محتاج ہو وعازالشئ فلاناً یعود عوزاً جبکہ محتاج ہو اور کامیاب نہ ہو [3] عُزُوم یہ عَزُوم کی جمع ہے بمعنی ہمیشہ مصمم ارادہ پر رہنے والا اور یہ ضرب سے آتا ہے [4] السیارۃ یہ سَیَّارٌ

کامونث ہے بمعنی قافلہ وچلتی پھرتی قوم والجمع سَیّارات ؂۵ انتدوا از باب افتعال انتداء بمعنی مجلس میں جمع ہونا یقال انتدی القوم مجلس میں جمع ہونا وانتدی الرجل مجلس میں حاضر ہونا اور یہ ندوۃ سے مشتق ہے جس کے معنی جماعت ومجلس کے ہیں ؂۶ جیرون ہو اسم الدمشق او اسم لبابہ ای اتخذوا باب جیرون نادیا ومجلسًا ؂۷ للاستشارۃ یہ باب استفعال کا مصدر ہے بمعنی مشورہ طلب کرنا ؂۸ عقد بمعنی گرہ لگانا اس سے مراد رائے پیش کرنا ہے والعقد نقیضہ الحل از ضرب ؂۹ حل کسی کی رائے پر اعتراض کرنا اور اس کی وضاحت کرنا ؂۱۰ شزر بوجہ غصہ یا اعراض کرتے ہوئے گھور کر دیکھنا اور رسی کو بٹنا یقال شزر الحبل شزرًا ای فتلہ از ضرب اس سے مراد قوت رائے ہے ؂۱۱ سحل وہ کپڑا جس کا بانا پورا نہ ہوا ہو اور اکہری بٹی ہوئی رسی یقال سَحَلَہ، سَحْلًا ای لم یفتلو مداہ از فتح اور اس سے مراد ضعف رائے ہے ؂۱۲ نفد از سمع نَفَدٌ ونفادٌ مصدر بمعنی ختم ہونا ونیست ونابود ہونا یقال نفد زاد القوم یعنی قوم کا توشہ ختم ہوگیا واز نصر یقال نَفَدَ القوم نفدًا جبکہ وہ لوگوں سے آگے بڑھ جائے۔

؂۱۳ التَّنَاجِی مصدر از باب تفاعل بمعنی سرگوشی کرلی ومشورہ کرنا ؂۱۴ قنط از سمع یقال قنط قَنَطًا وقنط قنوطًا از ضرب ونصر وقنط قناطۃً از کرم بمعنی مایوس ہونا ونا امید ہونا وقنطہ از ضرب ونصر قنطًا منع کرنا و باز رکھنا ؂۱۵ راجی اسم فاعل کا صیغہ بمعنے امید کرنے والا از نصر یقال رجا الشیٔ جبکہ وہ امید کرے اور خوف کرے ورجا الرجل جبکہ وہ کسی کے متعلق امید لگائے ؂۱۶ حذہم یہ اصل میں حذو تھا اس میں واؤ کو حذف کرکے تا بڑھا دی ہے بمعنی مقابل وبرابر یقال داری حذاء دارہ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے وجلس حذاءہ وبحذائہ یعنی وہ اس کے مقابل بیٹھا ؂۱۷ میسمہ بمعنی شکل وصورت وحسن وجمال وداغ کا نشان والجمع میاسم ؂۱۸ الشبان یہ شباب کی جمع ہے بمعنی نوجوان جو شیخ کی ضد ہے اور اس کی جمع شباب اور شَبَبَۃٌ بھی آتی ہے ؂۱۹ لبوسہ بمعنی لباس وزرہ وبہت پہننے والا از سمع ؂۲۰ الرہبان یہ راہب کی جمع ہے بمعنی دیا دری) و زاہد و عابد ؂۲۱ سجۃ یہ فُعلۃٌ کے وزن پر ہے؛ بمعنی دعا ونفل ونماز وتسبیح

ومنہ سُبحَۃُ اللہ یعنی اللہ کا جلال والجمع سُبَحٌ وسُبُحَاتٌ وسُبُحَاتُ وجہ اللہ یعنے اللہ کے انوار یا وہ دلائل عظمت جن سے خدا تعالیٰ کی تقدیس کی جائے اور یہاں یہ تسبیح کے معنی ہیں ؂۲۲ النسوان یہ مرأۃٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے اور نسوۃٌ اور نساءٌ یہ بھی مراۃٌ کی جمع ہے ؂۲۳ ترجمۃ یہ فعللۃٌ کے وزن پر ہے بمعنی حال بیان کرنا اور کتاب کی تفسیر فا لجمع تراجم اور اس کے (ت ر ج م) حروف اصلی ہیں منہ المترجم ؂۲۴ النشوان بمعنی مست ہونا اور یہ صفت کا صیغہ ہے من نشی معناہ سکرا از سمع والمصادر نشو ونشوۃ ونشوۃ ونشوۃ واعلم ان الرجل اذا شرب فہو نشوان فاذا دب فیہ الشراب فہو ثمل فاذا ابلغ الحد الذی یوجب الحد فہو سکران فاذا زاد وامتلأ فہو سکران طافح فاذا کان لا یتماسک ولا یتمالک فہو ملتخ فاذا کان لا یعقل شیئا من امرہ ولا ینطلق لسانہ فہو سکران بات ؂۲۵ قیدہ از تفعیل اور یہ قید سے مشتق ہے بمعنی مقید کیا ؂۲۶ لحظہ بمعنی نظر یقال لحظ فلانًا اوالی فلانٍ لحظًا ولحظانًا ای نظر الیہ از فتح ؂۲۷ ارہف از افعال بمعنی تلوار کی دھار کو تیز کرنا وپتلی کرنا یقال ارہف السیف جبکہ وہ تلوار کی دھار کو پتلی کرے وارہف بالکلام جبکہ وہ فی البدیہہ کہے اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے ؂۲۸ اذنہ بمعنی کان اور یہ مؤنث ہے والجمع آذانٌ ؂۲۹ آنی اس میں قلب حرفی ہے اور یہ آن سے مشتق ہے بمعنی وقت یقال آن یئین اینًا وانی یانی اینًا ای حان وقرب وقتہ از ضرب ؂۳۰ انکفاؤہم مصدر بمعنی پھرنا وسکڑنا اور یہ مشتق ہے کفات الاناء سے جبکہ برتن کو لوٹ دیں یا اوندھا کردیں اور یہ متعدی بنفسہ ہے۔ یقال انکفار القوم ای رجعوا اور یہ فتح سے آتا ہے یقال کفا کفاءً جب کہ وہ پھرے اور اپنے مقصد سے شکست کھائے ؂۳۱ برح از سمع یقال برح بَرَحًا وبراحًا ای زال وبرح المکان ومنہ جبکہ وہ ہٹے اور جدا ہو وما برح ولا برحت غنیًا بمعنی ما زال ولا زلت ویقال برح الخفاء جبکہ ظاہر ہوا اور یہی اخیر معنی یہاں مراد ہیں۔

قَالَ لَهُمْ يَا قَوْمِ لِيَفْرَخْ كَرْبُكُمْ۔ وَلْيَأْمَنْ سِرْبُكُمْ۔ فَسَأُخْبِرُكُمْ بِمَا يَسُرُّ وَسَاوَعَكُمْ۔ وَيَبُدُّ و

طَوْعَكُمْ¹ - قَالَ الرَّاوِيْ فَاسْتَطْلَعْنَا مِنْهُ² طِلْعَ الْخِفَارَةِ³ - وَاَسْنَيْنَا⁴ لَهُ الْجُعَالَةَ⁵ عَنِ السِّفَارَةِ فَزَعَمَ⁶ اَنَّهَا كَلِمَاتٌ لُقِّنَهَا فِي الْمَنَامِ - لِيَحْتَرِسَ⁷ بِهَا مِنْ كَيْدِ⁸ الْاَنَامِ⁹ - فَجَعَلَ بَعْضُنَا يُوْمِضُ¹⁰ اِلٰى بَعْضٍ - وَيُقَلِّبُ طَرْفَيْهِ بَيْنَ لَحْظٍ¹¹ وَغَضٍّ¹² - وَتَبَيَّنَ لَهُ اِنَّا اسْتَضْعَفْنَا¹³ الْخَبَرَ - وَاسْتَشْعَرْنَا¹⁴ الْخَوَرَ¹⁵ - قَالَ مَا لَكُمْ اِتَّخَذْتُمْ جِدِّيْ¹⁶ عَبَثًا¹⁷ - وَجَعَلْتُمْ تِبْرِيْ¹⁸ خَبَثًا¹⁹ - وَاَيْمُ اللّٰهِ لَطَالَمَا - جُبْتُ²⁰ مَخَاوِفَ²¹ الْاَقْطَارِ - وَوَلَجْتُ²² مَقَاحِمَ²³ الْاَخْطَارِ²⁴ -

الترجمۃ والمطالب تو وہ یہ کہنے لگا کہ اے قوم تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی اور تمہاری جماعت محفوظ رہے گی پس میں تمہاری رہبری کروں گا تاکہ تمہارا ڈر چلا جائے اور میں تمہارا مطیع ہو کر رہوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اس سے رہبر ہونے کی کیفیت و حالت دریافت کی اور اس کے ایلچی (سفیر) ہونے کی مزدوری ہم نے بہت بڑھا دی اس نے کہا دیا دعویٰ کیا) وہ چند جملے ہیں جو مجھے خواب میں مخلوق کے مکر سے محفوظ رہنے کے لئے تلقین کئے گئے ہیں یہ سن کر ہم آپس میں ایک دوسرے کی طرف اشارہ کر کے دیکھنے لگے کبھی تو آنکھیں کھول لیتے اور کبھی بند کر لیتے۔ الغرض اس پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ ہم اس کی بات کو بودا اور کمزور سمجھ رہے ہیں۔ تو وہ دیکھ کر یہ بولا کہ تمہیں کیا ہوا کہ میری سچی بات کو بے کار (بیہودہ) اور میرے خالص سونے کو کھوٹا (میلا) سمجھتے ہو۔ خدا کی قسم میں نے بہت مرتبہ خوفناک جگہ کو قطع کیا ہے اور میں ہلاکت (سختی) کی جگہوں میں داخل ہوا ہوں۔

تشریح لغات ¹ لیفرخ از افعال ای ینکشف ولیذہب یقال فرخ الرجل فرخًا ای زال عنہ فزعہ وافرخ الروع ای انکشف از سمع ² کربکم بمعنی غم ومشقت والجمع کروب ³ سربکم بالکسر بمعنی ہرنوں کا گلہ اور پرندوں کی ڈار اور عورتوں کی جماعت اور کھجور کے درختوں کا جھنڈ اور راستہ اور دل یقال فلان واسع السرب یعنی فلاں کشادہ دل ہے والجمع اسراب اور یہاں یہ جماعت کے معنی میں زیادہ اچھا ہے اور دل اور نفس کے معنی بھی ہو سکتے ہیں ⁴ سا خفرکم از کم نصر وضرب بمعنی رہبری کرنا یقال خَفَرَہ خَفْرًا وبہ وعلیہ جبکہ وہ پناہ دے اور حفاظت دامن دے وخفرہ جبکہ وہ پناہ دینے کی اُجرت لے وخفر بالعہد جبکہ وہ وفا کرے اور عہد پورا کرے وخفر خفرًا وخفورًا فلانًا جبکہ وہ عہد توڑے اور بے وفائی کرے ⁵ لیُسرٰ ای یکشف سرالبر واز نصر یقال سرت الجرادۃ جبکہ ٹڈی انڈے دے یہاں اس کے معنی کھولنے کے ہیں ⁶ روعکم مصدر بمعنی گھبراہٹ وخوف یقال راع منہ روعًا ای فزع از نصر ⁷ طوعکم مصدر بمعنی تابعداری از نصر یقال طاع طوعًا لفلان جبکہ وہ فرمانبردار ہو ⁸ استطلعنا ای استخبرنا وطلبنا از استفعال س ت اس میں طلب کے لیے ہے یقال استطلعہ یعنی ظاہر ہونے کی خواہش کرنا اور حقیقتِ حال دریافت کرنا واستطلع رای فلان واستطلعہ رأیہ جبکہ وہ کسی کی رائے اور تدبیر پر غور کرے۔ از نصر ⁹ الخفارۃ بتثلیث الجیم الخاء بمعنی رہبری ¹⁰ اسنینا از افعال یہ مشتق ہے سنی سناءً ای صار ذا رفعۃ از سمع بمعنی بہت دینا ¹¹ الجعالۃ بتثلیث الجیم بمعنی اُجرت ومزدوری وجنگ کرنے والے کا وظیفہ والجمع جعائل ¹² زعم بمعنی قال از فتح ونصر وزعم زعمًا وزِعمًا وزُعمًا ومزعمًا جبکہ وہ سچ یا جھوٹ کہے اور اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں جس کے جھوٹ ہونے کا یقین ہو استعمال کیا جاتا ہے۔ وزعم علی القوم جبکہ وہ سردار ہو وزعم از فتح ونصر زعمًا بالمال جب کہ وہ کفیل اور ضامن ہو وزعم اللبنُ جبکہ دودھ مزیدار ہونے لگے واز سمع یقال زَعِمَ فیہ زعمًا جبکہ وہ لالچ کرے ¹³ لیحترس از افتعال احتراس مصدر بمعنی نگہبانی کرنا یقال حرسہ حرسًا وحراسۃً ای حفظ از نصر ¹⁴ کید مصدر بمعنی مکر وحیلہ وخباثت ولڑائی والجمع کیاد۔

۱۵ الانام بمعنی مخلوق اور انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے ۱۶ یومض از افعال بمعنی خفیہ اشارہ کرنا اور یہ مشتق ہے ، ومض البرق ومضاً وومیضاً ای لمع خفیفاً از ضرب ۱۷ لحظ مصدر بمعنی دیکھنا یقال لحظ والیہ لحظاً ای نظر الیہ درا فیہ از فتح ۱۸ غض مصدر از نصر بمعنی نگاہ یا آواز پست کرنا و آنکھوں کو نیچے کرنا و بند کرنا یہاں یہ ہی اخیر معنی مراد ہیں ۱۹ استضعفنا از استفعال بمعنی ضعیف سمجھنا استضعاف اس کا مصدر ہے ۲۰ استشعرنا از استفعال اور یہ شعور سے ماخوذ ہے یقال شعر بہ شِعْرًا وشَعْرًا وشعرًى وشعرًى وشعرًى وشعرةً بتثلیث العین وشعورًا وشعورةً ومشعورًا مشعورةً جبکہ وہ جانے اور محسوس کرے وشعرلہ جبکہ وہ سمجھے ۲۱ الخور مصدر از سمع بمعنی سست وکمزور یقال خورَ خورًا جبکہ وہ سست اور کمزور ہو اور لوٹے واز نصر یقال خار الثفرۃ خوارًا جبکہ آواز کرے ۲۲ جدی بالکسر مصدر بمعنی کوشش وسنجیدگی وجلدی واچھی طرح ثابت شدہ ۲۳ عبثاً بمعنی بے فائدہ ، لغو و بے نتیجہ یقال فعل ذلک عَبَثًا یعنی اس نے یہ کام لغو کیا ۲۴ تبر بالکسر بمعنی غیر مسبوک سونا و چاندی یعنی سونے کا بغیر ڈھلا ہوا ڈھیلا اس کا واحد تبرۃ ہے ۲۵ خبثاً محرکۃ الخبث من الحدید ونحوہ یعنی لوہے کا میل سونے یا لوہے کا کھوٹ و بے فائدہ چیز ۲۶ جبت ای قطعت از نصر یقال جاب البلاد جَوْبًا وتجوابًا جبکہ وہ طے کرے وجاب الثوب جوبًا جبکہ وہ کاٹے وجاب الصخرۃ جبکہ وہ چٹان کو تراشے ۲۷ مخاوف یہ مخافۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع الجمع مخافات آتی ہے بمعنی خوف کی جگہ اور یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ۲۸ الاقطار یہ قطر بضم القاف کی جمع ہے بمعنی جانب وکونہ اور فلسفہ کی اصطلاح ما بین القطبین کو کہتے ہیں ۲۹ دلجت از نصر اس کا مصدر دلوج ہے بمعنی داخل ہونا ۳۰ مقاحم بمعنی ہلاکتیں اس کا مفرد مقحمۃ ہے اور یہ جمع خلاف قیاس ہے جیسے ملامح جمع لمحۃ کی ہے ۳۱ الاخطار یہ خطر کی جمع ہے بمعنی قریب بہلاکت یقال رکبوا الاخطار یعنی وہ لوگ خطروں میں پڑ گئے.

فَغُنِيتُ بِهَا عَنْ مُضَاحَبَةِ خَفِيرٍ. وَاسْتِصْحَابِ جَفِيرٍ. ثُمَّ اِنِّيْ سَاَنْفِيْ مَا دَاَبَكُمْ. وَاَسْتَسِلُّ الْحَذَرَ الَّذِيْ نَابَكُمْ. بِاَنْ اُوَافِقَكُمْ فِي الْبَدَاوَةِ. وَاُرَافِقَكُمْ فِي السَّمَاوَةِ. فَاِنْ صَدَقَكُمْ وَعْدِيْ. فَاَجِدُّوْا مُسْعَدِيْ. وَاَسْعِدُوْا جِدِّيْ. وَاِنْ كَذَبَكُمْ فَمِيْ. فَمَزِّقُوْا اَدَمِيْ. وَاَرِيْقُوْا دَمِيْ. قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. فَاُلْهِمْنَا تَصْدِيْقَ رُؤْيَاهُ. وَتَحْقِيْقَ مَا رَوَاهُ. فَنَزَعْنَا عَنْ مُجَادَلَتِهٖ. وَاسْتَهَمْنَا عَلٰى مُعَادَلَتِهٖ. وَفَصَمْنَا بِقَوْلِهٖ عُرَا التَّرَابُثِ. وَاَلْغَيْنَا اتِّقَاءَ الْعَابِثِ وَالْعَائِثِ۔

الترجمۃ والمطالب پس میں ان کلمات کی وجہ سے بے پرواہ ہو گیا (یا مستغنی ہو گیا) اور مجھے کسی رہبر یا نگہبان) کو ساتھ رکھنے اور نہ ترکش اپنے پاس رکھنے کی نوبت آئی تاہم میں ابھی تمہارے شک کو جس نے تمہیں شبہ میں ڈال دیا ہے اور جو تمہیں خوف ہوا ہے اس کو میں نکال دوں گا اس طرح کہ میں جنگلوں میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور موضع سماوہ یا (جنگل سماوہ) میں بھی تمہارے رفیق سفر رہوں گا اگر میری بات سچ سمجھو (اور تم کو کسی قسم کا خوف میرے ساتھ لاحق نہ ہو) تو تم مجھے بہت مال دینا دیا میری خوش بختی کی تجدید کرنا) اور میرے نصیب کی تم مدد کرنا اور اگر تم یہ سمجھو کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو تم کو اختیار ہے کہ تم میری کھال کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور تم میرا خون بہا دینا (یعنی تم مجھے قتل کر دینا) حارث بن ہمام کہتا ہے ہم کو اس کے خواب کی تصدیق کا الہام کیا گیا اور ہم کو جب اس کے کہنے کی تصدیق ہوئی تو ہم اس کے ساتھ لڑائی کرنے سے رکے اور ہم نے اس کو برابر رتبہ رکھنے پر قرعہ ڈالا اور ہم نے اس کے کہنے کی وجہ سے فساد کی رسی (ڈوری) کو کاٹ ڈالا اور فعل عبث سے ہم نے ڈرنے کو لغو سمجھا فساد برپا کرنے والوں کا خوف

ہم نے دل سے نکال دیا۔

تشریح لغات

[۱] فغنیت ای استغنیت یقال غنی بالشئ من غیرہ جبکہ وہ اکتفا کرے یا یہ ماخوذ ہے غنی بالمکان جبکہ وہ اقامت کرے یہاں اس کے معنی مستغنی ہونے کے ہیں [۲] مصاحبۃ یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے۔ بمعنی ساتھ رہنا [۳] خفیر بمعنی حمایت وحفاظت کرنے والا و پناہ دینے والا والجمع خفراء [۴] جفیر محض چمڑے کا ترکش جس میں لکڑی مطلق نہ ہو یا صرف لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا بالکل نہ ہو والفعل من نصر [۵] سانفی ازضرب نفی مصدر بمعنی زائل کرنا و دور کرنا یقال نفاہ فانتفی اس نے اس کو ہٹا دیا وہ ہٹ گیا ونفی ینفی نفیا بمعنی دور ہونا [۶] مارابکم اس میں ما موصول ہے راب یہ ریب سے مشتق ہے بمعنی شک یا تہمت میں ڈالنا اور کسی سے کوئی ناپسند بات کہنا یقال رابہ یریبہ ریبًا جبکہ شک یا تہمت میں ڈالے [۷] استسلال مصدر از استفعال اور یہ سل [۸] سے ماخوذ ہے بمعنی تلوار کا کھینچنا [۹] الحذر بمعنی خوف از سمع اور وہ خوف جو احتیاط کی وجہ سے ہو اور واقعی نہ ہو [۹] نابکم از نصر بمعنی پیش آنا اور یہ نوبت سے ماخوذ ہے بمعنی باری باری آنا یقال نابہ الامر نوبًا و نوبۃً ای اصابہ [۱۰] وافقکم از باب مفاعلہ موافقت مصدر ہے کسی کام میں کسی کے ساتھ شریک ہونا۔ [۱۱] البداوۃ یہ حضارت کی ضد ہے بمعنی گاؤں میں رہنا یقال بدا بدوًا ای اقام بالبادیۃ فصار بدویًا از نصر [۱۲] رافقکم از باب مفاعلہ مرافقت مصدر بمعنی ساتھ رہنا یقال رافقہ جبکہ وہ رفیق ہو اور ساتھی ہو ورافقہ فی السفر جبکہ وہ سفر میں اس کے ساتھ ہو۔ [۱۳] سماوہ یہ ایک موضع کا نام ہے او مفازۃ بین الشام والعراق اور اقرب الموارد میں اس کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ایسا جنگل جس میں خوف اور دہشت ہو [۱۴] اجدوا از افعال یقال اجدّ الشئ جبکہ وہ نیا کرے یا یہ ماخوذ ہے جدید سے جس کے معنی نیا کرنے کے ہیں یا یہ جد [۱۵] سے ماخوذ ہے جس کے معنی مالداری کے ہیں اور یہاں اس سے مراد زیادہ مال دینا اور غنی بنانا ہے [۱۵] مسعدی یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی نیک شی و کوشش [۱۶] اسعدوا از باب افعال یہ سعید سے ماخوذ ہے۔ بمعنی موافقت و معاونت کرنا [۱۷] جدی بمعنی کوشش و نصیب [۱۸] فمی یہ کذب کا فاعل ہے اس سے مراد زبان ہے [۱۹] فمزقوا از تفعیل تمزیق مصدر بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا و پھاڑنا یقال مزق الثوب جبکہ وہ کپڑے کو پھاڑے مجردہ از نصر وضرب [۲۰] ادمی ہرکۃ بمعنی کھال و چمڑے کا ظاہری یا اندرونی حصہ اور لبشرۃ کھال کے اوپر کے ہی حصہ کو کہتے ہیں [۲۱] اریقوا از افعال اراقۃ مصدر بمعنے بہانا یقال اراق اراق دمہ ای سفکہ [۲۲] دمی بمعنی خون والجمع دماء یقال دمی الجرح دمًا و دمیًا ای خرج منہ الدم از سمع [۲۳] رؤیاہ بمعنی خواب وہو مایراہ الانسان فی منامہ والجمع رُؤیٰ [۲۴] فزعنا اس کا مصدر نزوع ہے ازضرب یقال نزع عن کذا نزوعًا جبکہ وہ رکے اور باز رہے [۲۵] مجادلۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی جھگڑا کرنا و لڑائی کرنا [۲۶] استہمنا اس میں س ہ حروف اصلی ہیں از افتعال یقال استہم القوم جبکہ باہم قرعہ اندازی کریں [۲۷] معاولۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی موازنہ کرنا و عادل فی المحمل عدلاً و معادلۃً جبکہ وہ ساتھ سوار ہو و عادل بین الامرین جبکہ دو امر پیش آئیں اور یہ سمجھ میں نہ آئے کہ کونسا اختیار کرے یعنی ہر ایک کا ہم میں سے اس کا عدیل ہونا اور محمل میں اس کے ساتھ سوار ہونا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ داہنی طرف سوار ہو اور یہ بائیں طرف اور ردیف میں یہ ہوتا ہے کہ وہ سوار کی پیٹھ کی طرف بیٹھتا ہے اور عدیل وہ جو سوار کے برابر بائیں جانب بیٹھے اور زمیل مطلقاً کسی قرینہ سے بیٹھنا [۲۸] فصمنا ای قطعنا ازضرب یقال فصم الدملج ونحوہ جبکہ وہ بازوبند کو بغیر جدا کئے ہوئے توڑے وفصم الشئ جبکہ وہ کاٹے [۲۹] عری یہ عروۃ کی جمع ہے بمعنی کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ پکڑ لینا اور بعض اس کے یہ معنی کہتے ہیں کہ وہ رسی جس سے جانوروں کو باندھا جائے۔ [۳۰] الربائث یہ ربیثۃ کی جمع ہے اور یہ ربث سے ماخوذ ہے جو چیز کسی چیز کے پہنچنے سے مانع ہو اب اس کے معنی روکنے والی شئی کے ہو گئے ہیں اور اس کے معنی مکر کے بھی آتے ہیں [۳۱] الغینا ای ابطلنا یقال لغا الشئ لغوًا ولغی لغاء ولاغیۃً ای اخطاء و تکلم من غیر رویۃ از نصر و سمع۔ [۳۲] اتقاء مصدر از افتعال بمعنی خوف وڈر

۳۳ العابث یہ عبث سے ماخوذ ہے از سمع ۔ بمعنے کھیل کود کرنا عابث بمعنی فعل عبث ۳۴ العائث عیث مصدر بمعنی فساد پھیلانا از ضرب وفی التنزیل ولا تعثوا فی الارض مفسدین ۔ والعائث ھو الذی یفسد الاموال یقال عاث الشئ عیثاً ای افسدہ ۔

وَلَمَّا عُكِمَتِ الرِّحَالُ ۔ وَاَزِفَ التَّرْحَالُ ۔ وَاسْتَنْزَلْنَا كَلِمَاتِهِ الرَّاقِيَةِ ۔ لِنَجْعَلَهَا الْوَاقِيَةَ الْبَاقِيَةَ ۔ فَقَالَ لِيَقْرَأْ كُلٌّ مِّنْكُمْ اُمَّ الْقُرْاٰنِ ۔ كُلَّمَا اَظَلَّ الْمَلَوَانِ ۔ ثُمَّ لِيَقُلْ بِلِسَانٍ خَاضِعٍ وَصَوْتٍ خَاشِعٍ ۔ اَللّٰهُمَّ يَا مُحْيِيَ الرُّفَاتِ ۔ وَيَا دَافِعَ الْاٰفَاتِ ۔ وَيَا وَاقِيَ الْمَخَافَاتِ ۔ وَيَا كَرِيْمَ الْمُكَافَاتِ ۔ وَيَا مَوْئِلَ الْعُفَاةِ ۔ وَيَا وَلِيَّ الْعَفْوِ وَالْمُعَافَاةِ ۔ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِيَائِكَ ۔ وَمُبَلِّغِ اَنْبَائِكَ ۔

الترجمۃ والمطالب اور جبکہ کجاوے باندھے گئے اور کوچ کرنے کا وقت آپہنچا تو ہم نے کلمات منتر کے یاد کرنے کی درخواست کی تاکہ ہم ان کو محفوظ کریں اور باقی ہم مصیبت آنے والی سے بچ جائیں پس اس نے کہا کہ ہر صبح و شام یا جبکہ صبح و شام ہو تو ہر ایک تم سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد عاجزی کرنے والی زبان اور دلی زبان اور پست آواز (یعنی عاجزانہ لہجہ) سے یہ دعا پڑھے ۔ اے اللہ بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈالنے والے اور لوگوں کو مصیبتوں کے دور کرنے والے اور خوفوں سے یا خوف کی جگہوں سے نگاہ رکھنے والے (یعنی نجات دلانے والے) اور اچھے بدلہ دینے والے اور سائلین کے جائے پناہ اور اے صاحب مغفرت اور عافیت بخشنے والے خدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے سب سے آخری نبیؐ اور تیری خبروں کو ہم تک پہنچانے والے ہیں اون پر رحمت نازل فرما۔

تشریح لغات ۱ حکمت ای شدت الرجال یقال عکم المتاع عکما ای شدّہٗ از ضرب ۲ الرجال بمعنی کجاوہ یقال حطّ رحلہٗ والقیٰ رحلہٗ یعنی اس نے اپنا کجاوہ اتارا اور سامان ڈال دیا یعنی اس نے اقامت کرلی والجمع رحالٌ وارحُلٌ ۳ ازف از سمع بمعنی قریب ہوا وفی التنزیل ازفت آلازفۃ ای دنت القیامۃ وانذرہم یوم آلازفۃ ۴ الترحال مصدر از فتح یقال رحل عن المکان رحلاً و رحیلاً و ترحالاً جبکہ وہ وطن چھوڑے ورحل الی المکان جبکہ وہ منتقل ہو ورحل البعیر جبکہ وہ کجاوہ کسے اور سوار ہو ورحلہ بالسیف جبکہ وہ کسی پر تلوار اٹھائے ورحل العلاؤ جبکہ وہ گھومے اور پھرے ۵ استنزلنا از استفعال بمعنی اتارنا یہ نزل سے ماخوذ ہے بمعنی وہ مہمانی جو مہمان کے سامنے رکھی جائے یا تحفہ کے معنی میں اور یا یہ نزول سے ماخوذ ہے اور یہاں یہ معنی ہیں طلب نزول اور سوال کے ہے ۶ الراقیۃ یہ رقیۃ سے ماخوذ ہے اور یہ راقی کا مونث ہے از ضرب یقال رقیہ وعلیہ رقیاً ورُقیاً ورُقیۃً جبکہ نفع یا نقصان کے لئے منتر کرے ۷ الواقیۃ از ضرب اور یہ مصدر ہے مثل عافیہ وکاذبۃ بمعنی نگاہ رکھنا وحفاظت کرنا یقال وقی فلانا وقایۃً ووقیاً وواقیۃً جب کہ حفاظت کرے اور تکلیف سے بچائے ۸ ام القرآن اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے ۔ ۹ الملوان یہ ملا ر سے ماخوذ ہے بمعنی بھرنا چونکہ زمانہ بھرا ہوا ہے اس لیے ملوان سے دن اور رات مراد ہیں ۱۰ خاضع از فتح یقال خضع خضوعاً وخضعاً وخُضعانا جبکہ وہ تواضع اور عاجزی کرے وخضع لہ جبکہ وہ فرمانبردار ہو خضوع کا تعلق بدن یعنی قلب سے ہے ۱۱ صوت بمعنی آواز والجمع اصوات از نصر ۱۲ خاشع از فتح اس کا مصدر خشوع ہے اور اس کا تعلق بدن یعنی قلب سے ہے

وفی التنزیل وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تخضعن بالقول ۱۳ محیی از افعال احیاء مصدر بمعنی زندہ کرنا ۱۴ الرفات بالضم بمعنی چورہ دریزہ اور ہر وہ چیز جو ٹوٹ جائے اور بوسیدہ ہو جائے ۱۵ الآفات یہ آفت کی جمع ہے بمعنی مصیبت اور جو خرابی پیدا کرے۔ یقال آفہ او فاً ای افسدہ از نصر ۱۶ المخافات یہ مخافۃ کی جمع ہے یا تو یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میمی بمعنی خوف کی جگہ یا خوف ۱۷ المکافاۃ مصدر بمعنی بدلہ دینا از باب مفاعلہ اور یہ کفو سے ماخوذ ہے بمعنی مماثل اس میں ہمزہ کو خلاف قیاس بدل لیا ۱۸ موئل بمعنی جائے پناہ اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال وال یئل والا من کذا و وئیلاً، ووئلاً جبکہ وہ نجات ڈھونڈھے ووال الیہ جبکہ وہ پناہ لے ووال الی المکان جبکہ وہ سبقت کرے ووال فلانا جبکہ جائے پناہ بنائے ووال الی اللہ جبکہ وہ رجوع کرے اور توبہ کرے ۱۹ العفاۃ یہ عافی کی جمع ہے بمعنی سائل وطالب الفضل ۲۰ ولی بمعنی دوست مددگار۔ پڑوسی وحلیف وتابع دولہا داماد اور ہر وہ شخص جو کسی کام کا منتظم ہو یقال اللہ ولیک یعنی اللہ تمہارا حافظ اور مددگار ہے والمومن ولی اللہ یعنی مومن اللہ تعالےٰ کا مطیع وفرمانبردار ہے منہ ولی العھد وولی الیتیم اور یہاں یہ صاحب کے معنی میں ہے ۲۱ العفو مصدر بمعنی معاف کرنا از نصر یقال عفا عنہ ولہ ذنبہ وعفاعن ذنبہ جبکہ وہ درگذر کرے اور معاف کرے ۲۲ المعافاۃ یہ مصدر بمعنی معاف کرنا اور صحت دینا اور برائی سے بچانا ۲۳ محمدؐ بہت عمدہ خصلتوں والا اور یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے اور یہ سب سے زیادہ مشہور ہے ۲۴ انبیائک یہ نبی کی جمع ہے۔ بمعنی پیغامبر وپیغامبری اور خدا کی طرف سے پیغمبر اور اس کی جمع نبیوُن اور انباءُ اور نباءٌ بھی آتی ہے ۲۵ مبلغ تبلیغ مصدر از تفعیل بمعنی پہنچا دینا اور اس کا اکثر استعمال امر مہتم بالشان پر ہوتا ہے ۲۶ ابنائک یہ نباءٌ کی جمع ہے۔ بمعنی خبر۔

وَعَلٰی مَصَابِیْحِ[۱] اُسْرَتِہٖ۔ وَمَفَاتِیْحِ[۲] نُصْرَتِہٖ۔ وَاَعِذْنِیْ مِنْ نَزَغَاتِ[۳] الشَّیَاطِیْنِ[۴]۔ وَنَزَوَاتِ[۵] السَّلَاطِیْنِ۔ وَاِعْنَاتِ[۶] الْبَاغِیْنَ۔ وَمُعَانَاۃِ[۷] الطَّاغِیْنَ۔ وَمُعَادَاۃِ[۸] الْعَادِیْنَ۔ وَعُدْوَانِ الْمُعَادِیْنَ۔ وَغَلَبِ[۹] الْغَالِبِیْنَ۔ وَسَلَبِ[۱۰] السَّالِبِیْنَ۔ وَحِیَلِ الْمُحْتَالِیْنَ[۱۱]۔ وَغِیْلِ الْمُغْتَالِیْنَ[۱۲]۔ اَجِرْنِیْ اَللّٰھُمَّ مِنْ جَوْرِ[۱۳] الْمُجَاوِرِیْنَ۔ وَمُجَاوَرَۃِ الْجَائِرِیْنَ۔ وَکُفَّ[۱۴] عَنِّیْ اَکُفَّ الضَّابِیِیْنَ[۱۵]۔ وَاَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الظَّالِمِیْنَ۔ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ۔

الترجمۃ والمطالب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کنبہ اور اقارب پر جو چراغ جیسے روشن ہیں اور آپ کے انصار واصحاب پر جو مدد کی کنجیاں ہیں ان پر بھی تو رحمت نازل فرما اور تو مجھے شیطان کے وسوسوں اور بادشاہوں کے حملوں اور برائیوں اور بغاوت کرنے والوں کے تکلیف دینے (یا مشقت میں ڈالنے) اور سرکشی کرنیوالوں کے جھگڑا کرنے سے اور دشمنوں کی دشمنی سے (یا تجاوز کرنے والے سے) اور دشمنوں کے ظلم سے اور غلبہ کرنے والوں کے غلبہ سے اور چوروں کے لوٹنے سے اور حیلے کرتے والوں کی تدبیر سے اور قتل کرتے والوں کے اچانک قتل کرنے سے تو مجھے پناہ میں رکھ اے اللہ تو مجھے پڑوسیوں کے ظلم سے اور ظالموں کے پڑوسی ہونے سے بچا اور تو مجھے ظالموں کے پنجوں سے محفوظ رکھ

اور مجھے تیری رحمت کا واسطہ تو مجھے ظالموں کے (ظلم کے) اندھیروں سے نکال کر مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل کرے۔

تشریح لغات ۱ مصابیح یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ اس سے مراد صحابہ مہاجرین رضوان اللہ علیہم ہیں ۲ مفاتیح یہ مفتاح

کی جمع ہے بمعنی کنجی اس سے انصار صحابہ مراد ہیں یا اول سے خاص کنبہ کے لوگ اور مفاتیح سے مراد حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں
۳ؔ اعذنی اعاذۃً مصدر از افعال بمعنی پناہ پکڑنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ۴ؔ نزغات یہ نزغۃٌ کی جمع ہے ۔ بمعنے الدخول فی الفساد یعنی
اس طرح تیر مارنا یا انگلی چبھونا کہ جس سے دوسرے کو تکلیف ہو اور یہاں اس سے وساوس مراد ہیں یقال نزغ فلانا نزغا ای طعن فیہ و
نزغ بینھم ای افسد واغری بعضھم علی بعض از فتح وفی التنزیل نزغ الشیطان بینی وبین اخوتی ۔ ۵ؔ الشیاطین یہ شیطان
کی جمع ہے اس میں نون اصلی ہے اور یہ شطن شطونًا سے ماخوذ ہے بمعنی تباعد از نصر اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ اس میں نون زائد ہے اور یہ
شاط یشیط شیطًا سے ماخوذ ہے بمعنی احترق من النار لانہ خلق من النار وفی التنزیل خلق الجان من مارج من نار ۶ؔ نزوات یہ نزوۃ
کی جمع ہے بمعنے وطی کے لیے کودنا اور ہر چھوٹی چیز کو کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد حملہ ہے ۷ؔ السلاطین یہ سلطان کی جمع بمعنی بادشاہ
وحجت وقبضہ وقدرت اور اس کا مجرد سمع اور کرم سے آتا ہے اس کا مصدر سلاطت اور سلوطت ہے جس کے معنی زبان دراز اور صاحب
قوت کے ہیں ۸ؔ اعنات مصدر از افعال بمعنی ہلاکت میں ڈالنا اور یہ اعنت سے ماخوذ ہے بمعنی سرکشی کرنا و ہلاکت میں ڈالنا یقال عنِتَ عَنَتًا
ای لقی الشدۃ از سمع ۹ؔ الباغین یہ صفت کا صیغہ ہے اس کی جمع بُغاۃ اور بُغیان آتی ہے از بغی یبغی بغاءً وبغیا وبغیۃ
وبغیَۃ ۔ یقال بغی الشئ جبکہ وہ طلب کرے ۔ وبغی الرجلُ جب کہ وہ حق سے ہٹے اور نافرمانی کرے ۔ وبغی علیہ جبکہ وہ
دراز دستی اور ظلم کرے ۔ ۱۰ؔ معاناۃٌ یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مشقت میں ڈالنا ۱۱ؔ الطاغین یہ طغیان سے صفت کا صیغہ ہے بمعنی
ظلم کرنے والا والجمع طغاۃ وطاغون از طغی یطغی وَطَغِی یطغی طغیاً وطُغیانًا وطِغیانًا جبکہ وہ سرکشی اور ظلم کرے وطغی الکافر جبکہ کافر کفر
میں غلو کرے ۔ وطغی الماءُ جبکہ پانی بلند ہو والطغیان التجاوز عن حد الذی کان علیہ ۔ والعدوان التجاوز عن مقدار المامور بہ ۔
یعنی طغیان اور عدوان میں تھوڑا سا فرق ہے طغیان میں تو ارادہ کرنا اور اپنے مرتبہ سے آگے بڑھنا ہوتا ہے اور عدوان میں محض ارادہ ہی کرنا
ہوتا ہے ۱۲ؔ معاداۃ یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی تجاوز کرنا یا دشمنی کرنا و جھگڑا کرنا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے منہ العادی اسم فاعل جو حد سے
بڑھنے والا ہو دشمن وظالم کے معنی میں آتا ہے ۱۳ؔ عدوان بالضم بمعنی خالص ظلم یقال لا عُدوانَ عَلَیَّ یعنی میرے اوپر کوئی مجال اور طاقت
نہیں اور محرکۃ عَدَوان بمعنی تیز دوڑ کے ہیں ۱۴ؔ المعادین یہ معاداۃ کا اسم فاعل ہے بمعنی جھگڑا کرنے والے دشمنی کرنیوالے ۱۵ؔ غلب
مصدر یقال غلب الرجل وغلب علیہ از ضرب غَلَبًا وغَلْبًا وغَلَبَۃً ومَغلَبًا ومَغلَبَۃً وغَلَبّی وغِلِبّی وغُلُبَّۃ وغلابیۃ واختلف جبکہ وہ غالب ہو
واز سمع بمعنی موٹی گردن کا ہونا ۱۶ؔ سَلَبَ محرکۃً اور سَلْبٌ بمعنی چھینی ہوئی چیز اور مقتول کے سامان کو لینا والجمع اسلاب ۱۷ؔ سالبین یہ
صفت کا صیغہ ہے از نصر یقال سَلَبَ الشئ جبکہ وہ زبردستی چھینے وسلب القصبۃ والشجرہ جب کہ چھیلے وسلب السیف جبکہ وہ
تلوار ننگی کرے اور سالب کی جمع سُلّاب اور سالبون آتی ہے ۱۸ؔ حیل یہ حیلہ کی جمع ہے بمعنی ہوشیاری و دوربینی وتصرف کی قوت
اور اس کی جمع حِوَلٌ بھی آتی ہے اور اس کی یہ معنی بھی آتے ہیں کسی سخت کام کی تدبیر کرنا عام ہے اس سے کہ اس کو تکلیف پہنچے
یا نہ پہنچے مگر مقابلہ بے خبری کی حالت میں اس کو تکلیف پہنچانا ہوتی ہے ۱۹ؔ المحتالین یہ صفت کا صیغہ ہے از افتعال یقال احتال
احتیالاً جبکہ وہ حیلہ کرے اور اس کے معنی ایک سال کے ہونے کے آتے ہیں کما یقال احتال الشئ اور دوسرے کے ذمے ڈالنے
کے بھی آتے ہیں یقال احتال علیہ بالدین ۲۰ؔ غیل یہ غیلۃ کی جمع ہے بمعنی دھوکہ یقال غالہ غیلۃً ای خدعہ فذھب بہ الی موضع فقتلہ ۲۱ؔ
والمغتال الذی یقتل من حیث لا یدری وایضا غالت المرأۃ ولدھا جبکہ وہ بچہ کو بحالت حمل دودھ پلائے فھی غایلۃٌ ومُغیلٌ ومُغیلٌ والمصدر
غیلٌ از ضرب ۲۲ؔ اجرنی یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اجارۃ مصدر بمعنی پناہ دینا و بچانا و چھڑانا یقال اجارہ من العذاب جبکہ وہ بچائے واجارہ جبکہ
وہ پناہ دے اور چھڑائے واجار فلانًا جبکہ وہ فریادرسی کرے واجارہ عن کذا جبکہ وہ ہٹا دے واجار المتاع جبکہ وہ حفاظت کے لیے

برتن میں رکھے ۲۳ جور بمعنی الظلم والمیلان عن طریق السداد والاعتدال یقال جار علیہ ظلمہ وجار عن الشئ ای عدل عنہ ومال۔ ۲۴ المجاورین صفت کا صیغہ از مجاورۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنے پڑوسی یقال جاور مجاورۃً وجَوَارًا وجُوارًا جبکہ وہ پڑوس میں رہے وجاور المسجد جبکہ وہ اعتکاف کرے ۲۵ الجائرین یہ جور سے صفت کا صیغہ ہے بمعنی ظلم کرنا از نصر یقال جار علیہ جبکہ وہ ظلم کرے وجار عن الطریق جبکہ وہ راستہ سے ہٹ جائے اور جائر صفت کی جمع جَوَرۃٌ اور جَوَرَۃٌ اور جَارَۃٌ آتی ہے ۲۶ کف یہ امر حاضر کا صیغہ ہے کف مصدر بمعنی روکنا از نصر یقال کف عن الامر جبکہ وہ باز رہے وکفہ عن الامر جبکہ وہ باز رکھے وکَفَّ ماءٌ وجہہ جبکہ وہ آبرو بچائے اور سوال کرتے رُکے اور امر حاضر میں تینوں صورتیں ہوسکتی ہیں کُفُّ اکف اور اکفف ۲۷ اکف یہ کف کی جمع ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیوں کے اور اس کی جمع کفوفٌ اور کُفٌّ بھی آتی ہے ۲۸ الضائمین ضیم سے صفت کا صیغہ ہے بمعنی ظلم از ضرب یقال ضامہ یضیمہ ضیمًا جبکہ وہ ظلم اور مجبور کرے ۲۹ ظلمات یہ ظلمۃ کی جمع ہے بمعنی تاریکی از سمع ۳۰ ظالمین یہ صفت کا صیغہ ظلم سے از ضرب یقال ظلمہ ظُلمًا وظَلمًا ومظلمۃ جبکہ وہ ظلم کرے وظلمہ حقہ جبکہ وہ گھٹادے وظلم الارض جبکہ وہ بے موقع کھودے وظلم الطریق جبکہ وہ راستہ سے ہٹ جائے وظلم جبکہ وہ بے موقع رکھے ۳۱ عباد یہ عبد کی جمع ہے بمعنی آدمی وغلام اور اس کی جمع عبید اور عَبَدَۃٌ اور عَبْدُونَ اور اَعْبُدٌ اور عُبدان اور عِبدان اور عِبِدّان اور اعباد اور مَعبَدَۃٌ اور عِبِدَّاءُ اور عبدی اور عُبُدٌ اور عُبَدٌ اور معبوداء آتی ہے اور جمع الجمع اعابد اور معابد اور اَعبِدَۃٌ آتی ہے ۳۲ الصالحین یہ صفت کا صیغہ ہے صلاح سے بمعنی نیک وٹھیک ودرست وحقوق وواجبات کا پورا کرنے والا از کرم وفتح ونصر یقال صلح صلاحًا وصلوحًا وصلاحیۃً جبکہ درست ہو اور فساد کا زوال ہو۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ تُرْبَتِيْ وَغُرْبَتِيْ . وَغَيْبَتِيْ وَاَوْبَتِيْ . وَنُجْعَتِيْ وَرُجْعَتِيْ وَتَصَرُّفِيْ وَمُنْصَرَفِيْ وَتَقَلُّبِيْ وَمُنْقَلَبِيْ . وَاحْفَظْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَنَفَائِسِيْ . وَعِرْضِيْ وَعَرَضِيْ وَعَدَدِيْ . وَعُدَدِيْ . وَسَكَنِيْ وَمَسْكَنِيْ . وَحَوْلِيْ وَحَالِيْ . وَمَآلِيْ وَمَالِيْ . وَلَا تُلْحِقْ بِيْ تَغْيِيْرًا . وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مُغِيْرًا . وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا . اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ وَعَوْنِكَ . وَاخْصُصْنِيْ بِاَمْنِكَ وَمَنِّكَ . وَتَوَلَّنِيْ بِاخْتِيَارِكَ وَخِيْرِكَ . وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى كَلَاءَةِ غَيْرِكَ وَهَبْ لِيْ عَافِيَةً غَيْرَ عَافِيَةٍ . وَارْزُقْنِيْ رَفَاهِيَةً غَيْرَ وَاهِيَةٍ . وَاكْفِنِيْ مَخَاشِيَ اللَّاْوَاءِ وَاكْنُفْنِيْ بِغَوَاشِي الْاٰلَاءِ . وَلَا تُظْفِرْ بِيْ اَظْفَارَ الْاَعْدَاءِ . اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ .

الترجمۃ والمطالب اے اللہ تو میری حفاظت کر یا نگاہ رکھ یا احاطہ کر وطن میں اور پردیس میں اور میرے غائب ہونے پر اور میرے لوٹنے پر اور سفر میں طلب رزق کے جانے کے لیے اور میرے لوٹنے پر اور کام کاج (مشاغل) میرے میں اور میرے پھرتے اور واپس ہونے پر اور میرے لوٹنے پوٹنے (حالت) کے اور تو میری جان کی حفاظت کر اور میرے عمدہ مال کی (یا عمدہ حالت کی)، اور میری آبرو کی اور میرے اسباب کی اور میرے آل واولاد کی اور میرے ہتھیاروں کی اور میرے عزیز وقریب کی اور میرے گھر کی اور میری طاقت کی اور میرے حال کی اور میرے انجام کی اور وہ چیز جو میرے ساتھ ہے (یعنی مال وغیرہ) اس کی۔ اور میری حالت کو ذلت کی طرف نہ پلٹ اور تو مجھ پر کسی لوٹ مار کرنے والے کو مقرر نہ فرما اور مجھے تو اپنی رحمت کے خزانہ سے غلبہ اور مدد کرنے والا امر مرحمت فرما۔ اے خدا تو مجھ کو اپنے سامنے حفاظت کر اور اپنی مدد کے ذریعہ میری حفاظت فرما اور تو مجھے امن

اور اپنے احسان میں مجھے خاص کرلے (چن لے) اور تو میرا والی بن (یا مہربانی کر) اپنے آپ چھانٹ لینے اور اپنی بھلائی سے اور تو مجھ کو اپنے سوا کسی دوسرے کو مت سونپ اور تو مجھ کو ایسا آرام وعیش دے جو نہ مٹنے والا ہو (یعنی وہ ہمیشہ رہے) اور تو مجھ کو رزق فراخی عیش سے دے جو ضعیف نہ ہو اور تو مجھ کو تنگ دستی کے خوف سے باز رکھ اور تو اپنی ڈھانپنے والی نعمتوں کے سایہ میں مجھے رکھ یا مجھے چھپا لے اور مجھ پر تو دشمنوں کے ناخنوں کو غالب نہ فرما تحقیق تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔

تشریح لغات

۱؎ حطنی امر حاضر کا صیغہ از حاط یحوط حوطاً وحیطۃً بمعنے حفاظت کرنا ونگاہ رکھنا از نصر وفی التنزیل ان ربی بما تعملون محیط. اور اسی سے ایک چیستاں ہے۔ رأیت حائطاً علے حائط سقط عن حائط یعنی میں نے ایک نگہبان کو دیکھا جو دیوار پر بیٹھا تھا وہ پیر کے ورم ہونے کی وجہ سے گر پڑا از ضرب یعنی ورم ہونا ۲؎ تربتی بالضم بمعنی مٹی اس سے مراد شہر اور وطن ہے ۳؎ غربتی بمعنے پردیس ومسافرت ۴؎ غیبتی مصدر بمعنی غائب ہونا اور اپنے وطن سے دور ہونا یقال غاب عنہ غیباً وغیبۃً وغیاباً جبکہ وہ لوٹے اور واپس ہو اور اس کا صفت کا صیغہ آئبٌ آتا ہے۔ ۵؎ نجعتی وہ سفر جو روزی کی تلاش میں ہو والنجعۃ فی الاصل معناھا طلب الکلاء والماء فی مواضعہ یقال نجع نجعاً ونجوعاً ای ذھب لطلب الکلاء از فتح ۶؎ رجعتی بمعنے سفر سے لوٹنا وواپس ہونا ۷؎ تصرفی مصدر از تفعل بمعنی پھرنا اس سے مراد سفر کرنا ہے ۸؎ منصرفی بمعنی لوٹنا اور یہ مصدر میمی ہے اس سے مراد گھر کو واپس آنا۔ ای منصرفی فی الامور ۹؎ تقلبی مصدر پلٹنا ہے۔ ای تصرفی فی الامور وفی التنزیل فلا یغررک تقلبھم ۱۰؎ ومنقلبی اس سے مراد گھر پر آنا ہے ۱۱؎ احفظنی امر حاضر کا صیغہ از سمع بمعنے حفاظت کرنا یقال حفظ الشیٔ حفظاً ای صانہ ومنعہ من الضیاع والتلف وفی التنزیل فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔ وحافظوا علی الصلوات ۱۲؎ نفسی بمعنی جان والجمع انفسٌ ونفوسٌ ۱۳؎ نفائسی یہ نفیسۃٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ مال یقال نفس نفاسۃ ای صار نفیسا مرغوبا فیہ از کرم ۱۴؎ عرضی عزت وآبرو والجمع اعراضٌ وفی الحدیث ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام ۱۵؎ عرضی بالفتح بمعنے متاع وسامان والجمع عُروضٌ وعِراضٌ ۱۶؎ عددی ای اہلی واولادی اس کا اطلاق محدود پر ہوتا ہے اور اس سے مراد اقارب ہیں والجمع اعدادٌ از نصر ۱۷؎ عددی یہ عُدَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی سامان ای وہی ما اعددتہ من مال او سلاح ۱۸؎ ۱۹؎ سکنی ای اھلی واھل بیتی یقال سکن الدار سکنا وسکنی ای اقام بھا وسکن سکوناً ای انقطع عن الحرکۃ وسکن الیہ ای ارتاح از نصر۔ ۲۰؎ سکنی بمعنی رہنے کی جگہ یعنی گھر اور دل کے بہلاؤ کی جگہ والجمع مساکن وفی التنزیل لا یری الا مساکنھم ۲۱؎ حولی مصدر بمعنی طاقت وقوت وقدرت ۲۲؎ حالی بمعنی کیفیت وحالت والجمع احوالٌ واحوِلۃٌ ۲۳؎ مآلی بمعنی انجام ونتیجہ ولوٹنے کی جگہ یقال مآل الکلام ای معادہ از نصر ۲۴؎ مالی اس میں ما موصولہ ہے اور لی یہ حرف جار ہے یعنی وہ چیز جو میرے ساتھ ہے ۲۵؎ لا تلحق از افعال بمعنی لاحق کرنا الحاق مصدر از سمع یقال لحق بہ ولحقہ لحقاً ولحاقاً ای ادرکہ ولحق الیہ ای لصق بہ ۲۶؎ تغیر المعنی متغیر کر دینا یعنی کسی حالت سے بُری حالت کی طرف کرنا ای سلباً بعد العطاء والحور بعد الکور ۲۷؎ لا تسلط تسلیط مصدر از باب تفعیل بمعنی کسی پر غالب ہونا وقادر ہونا وقابض ہونا وفی التنزیل ولو شاء اللہ لسلطھم۔ یقال سلط علیہ جبکہ وہ کسی پر غالب اور قادر اور قابض ہو ۲۸؎ مغیر از افعال آغارت مصدر بمعنی لوٹنا ۲۹؎ سلطانا بمعنی حجت وغلبہ وقبضہ وقدرت وپادشاہ والجمع سلاطین ۳۰؎ نصیرا یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی مددگار والجمع نُصَراءُ وانصارٌ ۳۱؎ احرسنی ای احفظنی از نصر وضرب یقال حرسہ حرساً جبکہ وہ حفاظت کرے ۳۲؎ بعینک بمعنی سامنے یقال ھو بعرض عین یعنی وہ قریب ہے ۳۳؎ عونک مصدر بمعنی مدد کرنا ومددگار وخادم اور یہ واحد اور جمع مذکر مؤنث سب کے لیے مستعمل ہے والجمع اعوانٌ ۳۴؎ اخصصنی یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از نصر خصوصٌ وخصٌّ وخصوصۃٌ وخصوصیۃٌ وخِصّیصَیٌ وخصّیصاء مصدر بمعنی خاص کرنا یقال خَصَّ فلانا بالشی جبکہ وہ خاص کرے اور خصوصیت دے وخص الشیٔ خصوصاً جبکہ خاص ہو وخص الشیٔ لنفسہ جبکہ وہ اپنے لیے چھانٹ لے ۳۵؎ بامنک مصدر بمعنی مطمئن ہونا یقال اَمِنَ اَمناً واَمَناً واماناً واَمَنَۃً جبکہ وہ مطمئن ہو از سمع ۳۶؎ منک

بمعنی احسان واحسان جتانا یقال مَنَّ علیہ بکذا یعنی جب کہ وہ بھلائی کرے از نصر ۳۷ تولنی ای کن لی ولیًّا یقال تولّی الامرَ تولّیًا جبکہ وہ ذمہ داری لے اور کسی کام کے لیے مستعد ہو وولّی فلانا جبکہ ولی مقرر کرے از باب تفعل ۳۸ اختیار کے مصدر از افتعال بمعنی چن لینا وانتخاب کرنا و ذخیرہ کرنا ۳۹ خیر یہ شر کی ضد ہے بمعنی بھلائی و نیکی و کسی چیز کا اپنے کمال کو پہنچنا و بمعنی مال والجمع اخیارٌ و خیارٌ اور بہت نیکی والا اور خیر اسم تفضیل کا صیغہ اخیر کا مخفف ہے۔ ۴۰ ولا تکلنی ای تسلمنی یقال وکل الیہ الامرُ کلاو وکولًا اسلمہ ایاہ وفوضہ الیہ از ضرب ومنہ التوکل یا یہ ماخوذ کلاءۃ سے بمعنی حفاظت کرنا یقال کلاء اللہ کَلَاءً وکِلَاءً وکلاءۃً جبکہ وہ حفاظت کرے از فتح ومنہ ۴۱ کلاءۃ مصدر بمعنی حفاظت ۴۲ عافیۃ بمعانی کا مصدر یا اسم بمعنی کامل صحت و ہر طالب رزق والجمع عافیات وعواف ۴۳ غیر عافیۃ یہ عفی یعفو عفوًا سے اور یہ وادی ہے بمعنی مٹنا یقال عفت الریح المنزل جبکہ مٹادے وعفا المنزل اذا دَرَسَ و بَلِیَ ۴۴ وارزقنی رزق مصدر بمعنی رزق دینا یقال رزقہ رزقًا ای اعطاہ الرزق از نصر والرزق یقال للعطاء الجاری دنیویًا او اخرویًا وتارۃً یقال للنصیب ۴۵ رفاهیۃ ای سعۃ العیش (آرام میں رہنا) یقال رفہ عیشہ رفاهًا ورفاهیۃً ورفاهۃ ای لان وطلب از کرم ۴۶ واہیۃ بمعنی ضعیف ہونا۔ یقال وہی وهیًا ای ضعف از ضرب وفی التنزیل وانشقت السماء فهی یومئذ واهیة ۴۷ مخاشی یہ مخشی کی جمع ہے (اسم مکان) بمعنی خوف کی جگہ اور یہ خشیۃ سے ماخوذ ہے یقال خشی خشیًا وخشیًا وخشاۃ وخشیانًا ومخشیۃً ومخشاۃً جب کہ وہ ڈرے از سمع ۴۸ اللاواء یہ فعلاء کے وزن پر ہے بمعنی مصیبت عظیمہ یہ ماخوذ لِیٌّ سے ہے جو صفت کا صیغہ ہے بمعنی رسی بٹنا و موڑنا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس کے حروف اصلی (ل ا ی) ہیں اور یہ لاء فلان سے ماخوذ ہے بمعنی باز رہے یقال لاءی یلائی لأیًا جبکہ وہ دیر کرے اور رکے از فتح ۴۹ اکنفی یہ امر حاضر کا صیغہ ہے استرنی یقال کنف الرجل جبکہ وہ مدد کرے اور اعانت کرے وکنف الشیٔ جبکہ وہ حفاظت کرے از نصر ۵۰ بغواشی یہ غاشیۃ کی جمع ہے بمعنی ڈھانپنا یقال غشیتہ غشاوۃً و غشاءً ای سترہ از سمع ۵۱ الآلاء یہ اِلیٰ اور الی کی جمع ہے بمعنی نعمت وفی التنزیل واذکروا آلاء اللہ ۵۲ لا تظفر از افعال یقال ظفر بہ وعلیہ ظفرًا ای فاز بہ وغلبہ از سمع واظفرہ ای جعلہ فائزًا وفی التنزیل من بعد ان اظفرکم علیهم۔
۵۳ اظفار یہ ظفر کی جمع ہے بمعنی ناخون اور اس سے مراد دشمنوں کے ہتھیار اور ان کا مکر ہے ۵۴ الاعداء یہ عدو کی جمع ہے بمعنے دشمن ۵۵ الدعاء یہ مصدر ہے اور یہ دعا قلب سے ہوتی ہے اور یہ قریب سے ہوتی ہے اور ندا زبان سے بعید کے لیے ہوتی ہے اور دعا بغیر صوت کے بھی ہوتی ہے والجمع ادعیۃ۔

ثُمَّ اَطْرَقَ[1] لَا یُدِیرُ لَحْظًا[2]۔ وَلَا یُحِیرُ[3] لَفْظًا۔ حَتّٰی قُلْنَا قَدْ اَبْلَسَتْهُ[4] خَشْیَتُهُ[5]۔ اَوْ اَخْرَسَتْهُ[6] غَشْیَتُهُ[7]
ثُمَّ اَقْنَعَ[8] رَأْسَهٗ۔ وَصَعَّدَ اَنْفَاسَهٗ[9]۔ وَقَالَ اُقْسِمُ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْاَبْرَاجِ[10]۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ
الْفِجَاجِ[11]۔ وَالْمَاءِ الثَّجَّاجِ[12]۔ وَالسِّرَاجِ الْوَهَّاجِ[13]۔ وَالْبَحْرِ الْعَجَّاجِ[14]۔ وَالْهَوَاءِ[15] وَالْعَجَاجِ[16]۔
اِنَّهَا لَمِنْ اَیْمَنِ[17] الْعُوَذِ[18]۔ وَاَغْنٰی عَنْکُمْ مِنْ لَابِسِی الْخُوَذِ[19]۔ مَنْ دَرَسَهَا عِنْدَ ابْتِسَامِ[20] الْفَلَقِ[21]
لَمْ یُشْفِقْ[22] مِنْ خَطْبٍ[23] اِلَی الشَّفَقِ[24]۔ وَمَنْ نَاجٰی[25] بِهَا طَلِیعَةَ[26] الْغَسَقِ[27]۔ اَمِنَ لَیْلَتَهٗ مِنَ السَّرَقِ[28]۔

الترجمۃ والمطالب پھر اس کے بعد اس نے سر جھکا لیا نہ تو وہ نگاہ گھماتا (پھیرتا) تھا اور نہ وہ کسی بات کا جواب دیتا تھا یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ اس کو خدا کے خوف نے ناامید (شکستہ خاطر) کر دیا ہے یا اس کو بے ہوشی (نشہ) نے گونگا کر دیا ہے۔ پھر اس نے اپنے سر کو اٹھایا اور

اپنے سانس کو چڑھا کر (یعنی لانبے لانبے سانس لے کر) وہ بولا اور یہ کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں برجوں والے آسمان کی اور راستہ والے (کشادہ راستہ) زمین کی اور بہنے والے پانی کی اور چراغ بڑھانے والے (یعنی آفتاب) کی اور موجیں (لہریں) مارنے والے دریا کی اور ہوا اور گرد وغبار کی تحقیق کہ یہ کلمات (دعائیہ کلمات) البتہ تعویزوں اور وظیفوں سے بہتر ہیں اور یہ پہننے والوں کے خودوں سے بھی زیادہ بے پرواہ (مستغنی) کرنے والے ہیں جو صبح صادق ہوتے ہی ان کو پڑھے تو وہ کسی حادثہ (یا آفت) سے نہیں ڈرے گا. شام (آفتاب کے غروب ہونے) تک اور اگر کوئی رات کے اندھیرے شروع ہوتے ہی (ان کلمات کو) پڑھے تو وہ اس رات چوری سے محفوظ رہے گا (یعنی اس رات کو انشاء اللہ چوری نہ ہوگی)

تشریح لغات

[1] اُطْرَاقَ از افعال اطراق مصدر بمعنی سرنگوں ہونا و سر جھکانا [2] لحظ مصدر بمعنی دیکھنا اس سے مراد آنکھ کا اندرونی حصہ ہے والجمع لحاظٌ و الحاظٌ [3] لا یُحِیْرُ از افعال احارت مصدر بمعنے جواب دینا یقال احار الجواب احارۃً جبکہ وہ جواب دے از نصر بہ حَارَ یَحُوْرُ سے ماخوذ ہے بمعنی رجع [4] اُبْلِسَ: ابلاس مصدر از افعال بمعنی بے خبر ہونا غمگین ہونا و ناامید ہونا یقال ابلس فلان اذا اُیس منہ وا بلس فی امرہ اذا تحتر منہ و ابلس من رحمۃ اللہ جبکہ وہ ناامید ہو اور صفت کے لیے مُبْلِسٌ و مُبْلَسٌ آتا ہے وفی التنزیل و یوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون [5] خشیۃ مصدر بمعنی خوف و ڈر از سمع ای خشیۃ الموت اور کلیات میں ہے کہ خشیۃ میں خوف سے زیادہ مبالغہ ہے اس وجہ سے کہ خشیۃ شجرہ خاشیۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی سوکھے درخت کا بالکل خاتمہ ہونا ہے بخلاف بیمار اونٹنی کے کہ اس میں اونٹنی کا خاتمہ نہیں ہوتا نقصان ہوتا ہے اور خوف کے معنی نقصان ہی کے ہیں اور خوف خائف کی کمزوری کی وجہ سے ہو جاتا ہے بخلاف خشیۃ کے کہ جس سے ڈرا جائے اس کی بڑائی کی وجہ سے ہوتا ہے [6] اخرستہ از افعال بمعنی گونگا و بہرا کرنا از سمع بمعنی زبان کا بند ہونا اور بات نہ کرنا بہرہ ہونا [7] غشیۃ بمعنی ڈھانکنا اس سے مراد بے ہوشی ہے۔ از سمع ای الاغماء من تذکر الموت [8] اقنع از افعال اقناع مصدر بمعنی سر کا اٹھانا [9] صعّد از تفعیل تصعید مصدر بمعنی سانس چڑھانا [10] انفاسہ، یہ نفسٌ کی جمع ہے بمعنی سانس [11] الابراج یہ برج کی جمع ہے اور اس کی جمع بروج اور ابرجۃٌ بھی آتی ہے بمعنی آسمان کا حصہ اور آسمانی برجوں میں سے ایک اور آسمان میں بارہ برج ہیں حمل [1]، ثور [2]، جوزا [3]، سرطان [4]، اسد [5]، سنبلۃ [6]، میزان [7]، عقرب [8]، قوس [9]، جدی [10]، دلو [11]، حوت [12] [12] الفجاج بالکسر یہ فج کی جمع ہے بمعنی الطریق الواقع بین الجبلین اب اس کے معنی عام راستہ و گلی و کوچہ و گھاٹی کے ہو گئے ہیں از نصر یقال فج ای فتح ما بین رجلیہ وایضا فتح دیاعد [13] الثجاج بمعنے بہنے والا درواں پانی منہ مطر ثجاج جبکہ پانی بہت زوروں سے برسے از نصر یقال ثج الماء ثج ثجوجًا جبکہ پانی بہے اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے [14] الوہاج بہت زیادہ روشن بھڑکتا ہوا اس سے مراد سورج ہے وفی التنزیل و جعلنا سراجًا وہاجًا یقال وہج وَہجًا و وہجًا و وہیجانًا ای اضاء و اتقد از ضرب [15] البحر بمعنی سمندر والجمع الجر و بحار و بحورٌ [16] العجاج بمعنی سمندر شور و آواز کرنے والا ہو بوجہ اپنی موجوں کے از سمع و ضرب [17] الہواء الخلاء والجو الذی ما بین السماء والارض والجمع اَہْوِیَۃٌ [18] العجاج یہ عجاجۃٌ کی جمع ہے بمعنی اڑنے والا غبار [19] الیمن بمعنی داہنی جانب اور اس کا مؤنث یمنا ہے والجمع یمنٌ وایامن یقال ذہب الی الیمن الابل جبکہ وہ اونٹوں کے داہنی جانب جائے ونظر الیمن منہ جبکہ وہ داہنی جانب دیکھے اور یہ یمن سے ماخوذ بمعنی بابرکت یقال یَمَنَ اللہ فلانا یمینُ یُمْنًا و یُمْنًا جبکہ وہ بابرکت بنائے صفت مفعول کے لیے میمون آتا ہے اور صفت فاعلی کے لیے یامنٌ و یمینٌ آتا ہے [20] العوذ یہ عوذۃٌ کی جمع ہے بمعنی تعویذ آیت قرآنی لکھ کر گلے میں ڈالا جائے [21] الخوذ یہ خوذۃٌ کی جمع ہے وہی البیضۃ من الحدید و ما یلبس علی الرأس خود جس کو اردو میں کہتے ہیں اور اس کے پہننے سے تلوار کا اثر نہیں ہوتا ہے [22] درسہا از نصر اس کا مصدر درس ہے اور دراستۃٌ بمعنے پڑھنا [23] ابتسام یہ باب

افتعال کا مصدر ہے بمعنی دانت نکالنا اور یہاں بہ کنایہ طلوع شمس سے ہے ؎ الفلق ای الصبح من فلق الشئ فلقا و فلق اللہ الصبح ای کشف ظلامہ و اظہر الصبح از ضرب۔ ؎ لم یشفق از افعال اشفاق مصدر بمعنی ڈرنا ؎ خطب مصدر بمعنی حادثہ وحالت ومعاملہ ناپسندیدہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا والجمع خطوب ؎ الشفق مصدر۔ ؎ اختلاف القولین آفتاب کے غروب کے بعد سرخی وسفیدی و بمعنی مہربانی وردی چیز وخوف وجانب وثوب وکمزور کپڑا والجمع اشفاق ؎ ناجی از مفاعلہ بمعنی پڑھنا اور منہ سے کلمات کہنا ؎ طلیعہ یہ طلوع سے ماخوذ ہے بمعنی نکلنا از نصر اور اس سے مراد اول وقت ہے اور اس کے معنی ہر اول کے بعد آتے ہیں ؎ الغسق بمعنی شروع رات کی تاریکی از ضرب وفی التنزیل من شر غاسق اذا وقب یقال غسق اللیل غسقا و غسقا ای اشتدت ظلمتہ والغسق ظلمۃ اول اللیل والغاسق القمر ۱۲ ؎ السرق مصدر بمعنی چوری وچرانا از ضرب یقال سرق منہ الشئ وسرق الشئ سَرَقًا وسَرِقًا وسَرِقَۃً وسَرْقَۃً وسرقانا جب کہ وہ چرائے وفی التنزیل وَاِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ۔

قَالَ فَتَلَقَّنَّاهَا حَتّٰى اَتْقَنَّاهَا. وَتَدَارَسْنَاهَا لِكَيْ لَا نَنْسَاهَا. ثُمَّ سِرْنَا نُزْجِي الْحُمُولَاتِ بِالدَّعَوَاتِ. لَا بِالْحُدَاةِ وَنَحْمِي الْحُمُولَاتِ بِالْكَلِمَاتِ. لَا بِالْكُمَاةِ. وَصَاحِبُنَا يَتَعَهَّدُنَا بِالْعَشِيِّ وَالْغَدَاةِ. وَلَا يَسْتَنْجِزُ مِنَّا الْعِدَاتِ. حَتّٰى اِذَا عَايَنَّا اَطْلَالَ عَانَةَ. قَالَ لَنَا الْاِعَانَةَ الْاِعَانَةَ. فَاَحْضَرْنَاهُ الْمَعْلُومَ وَالْمَكْتُومَ. وَاَرَيْنَاهُ الْمَعْكُومَ وَالْمَخْتُومَ. وَقُلْنَا لَهٗ اقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ. فَمَا تَجِدُ فِيْنَا غَيْرَ رَاضٍ. فَمَا اسْتَخَفَّهٗ سِوَى الْخَفِّ الزَّهِيْدِ. وَلَا حَلِيَ بِعَيْنِهٖ غَيْرُ الْحَلْيِ وَالْعَيْنِ. فَاحْتَمَلَ مِنْهُمَا وِقْرَهٗ. وَنَاءَ بِمَا يَسُدُّ فَقْرَهٗ۔

الترجمۃ والمطالب راوی کہتا ہے کہ ہم نے ان کلمات کو سیکھ لیا یہاں تک کہ ہم نے ان کو خوب حفاظت اور مضبوطی سے یاد کر لیا اور ان کی ہم نے تکرار کی تاکہ ہم نہ بھول جائیں پھر ہم رات کو چلے اور ہم اپنی سواریوں (اونٹنیوں کو) بجائے حدی پڑھنے کے ہم کلمات دعائیہ سے ان کو ہنکاتے تھے اور ہم اپنے اسباب کی بجائے بہادر مسلح سپاہی کے ان کلمات دعائیہ سے حفاظت کرتے تھے اور ہمارا دوست (ابوزید) صبح وشام ہماری خبرگیری کرتا تھا اور وہ ہم سے وفائے عہد کا مطالبہ قطعاً نہیں کرتا تھا یہاں تک کہ ہم نے موضع عانہ کے نشانات دیکھے تو وہ یہ کہنے لگا کہ لائیے دلوائیے اور ہماری آپ مدد کیجئے ہم نے ظاہر اور پوشیدہ مال اس کے سامنے رکھ دیا اور ہم نے اس کو بندھی ہوئی گٹھڑی اور سربمہر (یعنی مہر لگی ہوئی) دکھلائی اور اس سے ہم نے یہ کہا کہ آپ ہیں حکم دیں جو حکم آپ کا ہو ہمیں وہ بخوشی منظور ہے اس نے صرف ہلکے لیکن بیش قیمت اور آرائش وزینت کا سامان لینے میں آسانی سمجھی اور اس کی آنکھ کو سوائے زیور اور نقدی کے کچھ بھایا نہیں (اس کے سوا کچھ اور اس کو پسند نہ آئے) چنانچہ اس نے ان دونوں میں سے بقدر طاقت کے گٹھڑی باندھ کر اٹھائی اور بہت وقت سے اس نے اس کو اٹھایا جس سے وہ اپنی محتاجی کو روک دے گا یا بند کرے گا)

تشریح لغات ؎ فتلقنا از تلقین مصدر از تفعیل بمعنی سیکھنا وسکھلانا ؎ اتقنا ای احکمنا از افعال اتقان مصدر بمعنی مضبوط کرنا وتیار کرنا ولم یستعمل لہ ثلاثی ؎ تدارسنا تدارس مصدر از تفاعل بمعنی آپس میں تکرار کرنا اور کتاب کے سبق کو دہرانا ؎ ننسا نسیان مصدر از سمع بہ یائی ہے بمعنی بھولنا ؎ نزجی از جاء مصدر از افعال بمعنی ہنکانا وسختی سے کھینچنا یقال زجاہ زجوًا وازجاہ ای ساقہ

از نصر وفی التنزیل تزجی سحابا ۶ه الحمولات بالفتح یہ حَمُولَۃٌ کی جمع ہے بمعنی سواری و بوجھ اٹھانے کا اونٹ وفی التنزیل ومن الانعام حمولۃً وفرشاً۔ ۷ه بالدعوات یہ دعا کی جمع ہے اور دعا خاص اسم کے ساتھ ہوتی ہے بخلاف ندا کے یہ عام ہے ۸ه حداۃ یہ حادی کی جمع ہے بمعنی حدی پڑھنے والا و ساربان یقال حدا الابل وبالابل حدواً وحداءً ای ساقها وغنی لها از نصر ۹ه نحمی ای نحفظ من حماہ حمایۃً از ضرب ۱۰ه الحمولات بالضم یہ حمول اور حُمُولۃٌ کی جمع ہے جس کے معنی بوجھ اور اسباب کے ہیں اور اس میں تا تاکید کے لیے ہے اور یہ معنیً جمع ہے ۱۱ه بالکماۃ یہ کمی کی جمع ہے جو صفت کا صیغہ ہے بمعنی پورے ہتھیار والا غلبہ اسمیت کا وصفیت پر ہونے کی وجہ سے اس کے معنی بہادر کے ہو گئے ہیں یقال کمی نفسہ کمیًا ای سترها بالدرع والبیضۃ ...... (خود) از ضرب یہ ناقص یائی ہے ۱۲ه نتعہد ناز تفعل تعہد مصدر بمعنی خبرگیری کرنا و ملتے جلتے رہنا اور یہ عہد سے ماخوذ ہے جس کے معنی عہد و پیمان کے ہیں ۱۳ه بالعشی العشی من زوال الشمس الی الصباح وفی التنزیل بالعشی والابکار ۱۴ه والغداۃ من اول النہار وفی التنزیل بالغداۃ والعشی ۱۵ه لاستنجز استنجاز مصدر از استفعال اور یہ ناجز سے ماخوذ ہے جس کے معنی حاضر اور موجود اور نقد کے ہیں اور یہاں اس کے معنی نقد طلب کرنے کے ہیں ۱۶ه عاینا از مفاعلہ اور اس کا مصدر معاینہ ہے جس کے معنی آنکھ سے دیکھنے کے ہیں ۱۷ه اطلال یہ طلل کی جمع ہے بمعنی بلند جگہ اور ویران مکانات کے نشان اور ہر چیز کا جسم ومنہ اعجبنی طلہ وراقنی ہیکلہ یعنی اس کا جسم اور ڈیل ڈول مجھے پسند آیا اور اس کی جمع طلول بھی آتی ہے ۱۸ه عانہ ہی موضع بقرب الفرات ینسب الیہ الخمر ۱۹ه الاعانۃ یہ مصدر ہے از مفاعلہ معنی میں اعینونی اعینونی کے ہے ای اعطونی اعطونی ما وعدتمونی اور یہ عون سے مشتق ہے جس کے معنی مدد کرنے کے ہیں ۲۰ه المعلوم یہ علم سے ماخوذ ہے بمعنی جاننا از سمع اس سے مراد ظاہر مال ۲۱ه المکتوم یہ کتم سے ماخوذ ہے جس کے معنی چھپانے و مخفی کرنے کے آتے ہیں از نصر یقال کتم الشئ کتماً وکتماناً جبکہ پوشیدہ کرے اور چھپائے اور کبھی کتم کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے یقال کتمت زیداً الحدیث یعنی میں نے زید سے بات چھپائی اور مفعول اول پر مِن کی زیادتی بھی ہوتی ہے یقال کتمت من زید الحدیث ۲۲ه المعکوم بمعنی وہ سامان جس کو کسی کپڑے میں باندھ لیا جائے یقال عکم المتاع عکماً ای جمعہ وشدّہٗ از ضرب ۲۳ه المختوم یہ ختم سے ہے بمعنی ختم کیا ہوا یا مہر لگایا ہوا یقال ختم الشئ وعلیہ ختماً وختاماً جبکہ مہر لگائے وختم العمل جبکہ کام ختم کرے۔ از ضرب ۲۴ه راض یہ اسم فاعل یعنی صفت کا صیغہ ہے رضا سے بمعنی تسلیم کرنا اور بغیر چون و چرا کے ماننا یقال رَضِیَ عنہ وعلیہ رُضیً و رِضیً و رُضواناً و رِضواناً ومرضاۃً جبکہ وہ خوش ہوا اور راضی ہو و رَضِیَ الشئ و رَضِیَ بہ وفیہ جبکہ وہ پسند کرے اور قناعت کرے یقال رضی اللہ عنہ فلان و رَضِیَ عنہ یعنی اللہ اس کے اعمال کو قبول کرے اور اس سے خوش رہے ۲۵ه فما استخفہ فما مانافیہ ہے استخف از استفعال بمعنی ہلکا اور ذلیل سمجھنا اور سبک سمجھنا یقال استخفہ جبکہ ہلکا سمجھے اور جاہل سمجھے اور معنی اس کے حق اور صواب سے ہٹانے کے بھی آتے ہیں ۲۶ه الخف بالکسر بمعنی ہلکا و تھوڑی جماعت اس سے یہاں مراد ہلکا ہے مال جس کی قیمت زیادہ ہو ۲۷ه زین مصدر بمعنی زینت دینا از ضرب یقال زانہ یزینہ زیناً جبکہ وہ زینت دے وزان الشئ جبکہ وہ خوبصورت بنائے اور آراستہ کرے اور یہاں اس سے مراد اسباب زینت ہیں جیسے عمدہ لباس ۲۸ه حلی از سمع بمعنی مزین ہوا و بھلا معلوم ہوا یقال حَلِیَ فی عینی وبعینی جبکہ وہ میری آنکھوں میں بھلا عمدہ معلوم ہو ۲۹ه بعینہ بمعنی آنکھ والجمع اعین ۳۰ه الحلی اس کے معنی زیور کے ہیں اور اس کی جمع حُلِیٌّ و حِلِیٌّ آتی ہے۔ ۳۱ه العین بمعنی دینار اور یہاں اس سے مراد سونا اور زیورات ہیں ۳۲ه فاحتمل از افتعال احتمال مصدر بمعنی اٹھانا و برداشت کرنا ۳۳ه وقرہ بالکسر مطلق بوجھ اور وہ بوجھ جس کو وہ اٹھا سکے والجمع اوقار ۳۴ه وناء از بمعنی گرانی سے اٹھانا اور دور ہونا یقال ناء نوءًا ای نہض وفی التنزیل وناء بجانبہ ۳۵ه لیسد سدّ مصدر از نصر بمعنی بند کرنا و روکنا یقال سدّہ سدًّا ای اصلحہ وفی التنزیل جعلنا بینہا وبینہم سدًّا ۳۶ه فقر بمعنی محتاجی اور یہ غنی کی ضد ہے۔ یقال فقر فقارۃ ای صار فقیراً ضد استغنی از کرم وفی التنزیل واللہ الغنی وانتم الفقراء۔

ثُمَّ خَالَسَنَا[1] مُخَالَسَةَ الطَّرَّارِ[2]. وَانْصَلَتَ[3] مِنَّا انْصِلَاتَ الْفَرَّارِ[4]. فَاَوْحَشَنَا[5] فِرَاقُهُ. وَاَدْهَشَنَا[6] اِنْمِرَاقُهُ[7]. وَلَمْ نَزَلْ نَنْشُدُهُ[8] بِكُلِّ نَادٍ[9]. وَنَسْتَخْبِرُ عَنْهُ كُلَّ مُغْوٍ[10] وَهَادٍ[11]. اِلٰى اَنْ قِيْلَ اِنَّهُ مُذْ دَخَلَ عَانَةَ. مَا زَايَلَ الْحَانَةَ[12]. فَاَغْرَانِي[13] خُبْثُ هٰذَا الْقَوْلِ بِسَبْكِهٖ[14]. وَالْاِنْسِلَاكِ[15] فِيْمَا لَسْتُ مِنْ سِلْكِهٖ. فَادَّلَجْتُ[16] اِلَى الدَّسْكَرَةِ[17]. فِيْ هَيْئَةٍ[18] مُنْكَرَةٍ[19].

الترجمۃ والمطالب پھر اس نے چور یا گرہ کٹ کی طرح ہم سے اس کو اچک لیا اور وہ ہم سے جلدی سے جانے والے یا بھاگنے والے کی طرح چلا گیا (یعنی وہ بہت جلدی چلا گیا) ہمیں اس کی مفارقت (جدائی) نے وحشت میں ڈال دیا اور اس کی اس جلدی سے جانے نے ہم کو وحشت میں ڈال دیا اور ہم اس کو برابر ہر مجلس میں ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اور ہم ہر بھولے بھٹکے (مسافر) اور راستہ جاننے والے سے اس کو خبر دریافت کرتے تھے بالآخر اس کا پتہ یہ چلا کہ جب سے موضع عانہ میں داخل ہوا تو وہ شراب کی دوکان یا بھٹی سے نہیں ہٹا مجھے اس ناپاک خبر نے اس کی آزمائش اور ایسی جگہ داخل ہونے سے جس کے میں بالکل اہل نہ تھا مجھ کو بھڑکایا (اور آمادہ کیا) یعنی رات کو میں شراب خانہ میں اپنی ہیئت بدل کر گیا۔

تشریح لغات [1] خالسنا از باب مفاعلہ مخالسۃ مصدر بمعنی اچکنا اور جلدی سے لے لینا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال خلس الشئ جبکہ وہ نہایت عجلت اور دھوکہ سے چھین لے وخالسہ ای سلبہ عاجلاً [2] الطرار گرہ کٹ یا جیب کاٹنے والا از نصر یقال طرّ الجیبَ طرًّا ای قطعہ از نصر [3] انصلت از انفعال انصلات مصدر بمعنی چپکے سے جلدی چلا جانا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے یقال صلت الفرس جبکہ وہ گھوڑے کے ایڑ مارے وانصلت فی عدوہ جبکہ وہ دوڑ میں آگے نکل جائے [4] الفرار یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت تیز بھاگنے والا اور یہ ضرب سے آتا ہے یقال فَرَّ فرًّا وفرارًا ومَفَرًّا ومَفِرًّا جبکہ وہ بھاگے [5] فاوحشنا از افعال ایحاش مصدر بمعنی وحشت میں ڈالنا اور یہ وحش سے ماخوذ ہے جو انس کی ضد ہے [6] ادہشنا از افعال ادہاش مصدر بمعنی دہشت میں ڈالنا یقال دہش دہشًا ای تحیّر دادہش ای حیّرہ مدہوشًا از سمع [7] انمراقہ مصدر بمعنی صاف نکل جانا یقال مرق السہم عن الرمیۃ مروقًا ای نفذ فیہا وخرج منہا از نصر [8] ننشد انشاد مصدر از افعال بمعنی قسم دینا وطلب کرنا ڈھونڈنا اور یہاں یہ اخیر معنے مراد ہیں [9] ناد یہ اصل میں نادی اسم فاعل ہے بمعنی مجلس اور جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں والجمع اندیۃ وندی [10] مغو اغواء مصدر از افعال بمعنی گمراہ کرنا مغو یہ مضل کی ضد ہے بمعنی راستہ بھٹکا ہوا اور اس کا مجرد غوی یغوِی غیًّا از ضرب وغوِی یغوی غوایۃً از سمع آتا ہے بمعنی گمراہ ہونا ومحروم ہونا و ہلاک ہونا [11] ہاد اسم فاعل کا صیغہ بمعنی ہدایت کرنے والے از ہداہ یہدیہ ھُدًی وہدْیًا وہدیۃً وہدایۃً بمعنے رہنمائی کرنا ومنہ ہداہ الطریق وہداہ الی الطریق وللطریق یعنی اس نے اس سے راستہ بیان کر دیا اور پہنچوا دیا وہداہ اللّٰہ الی الایمان او للایمان جبکہ ہدایت کرے وہدی الرجلُ جبکہ ہدایت پائے [12] الحانۃ موضع بیع الخمر یعنی شراب کی بھٹی اور شراب کی دوکان اور اس کی اصل من حان حینًا ای ہلک ہے جس کے معنے ہلاکت کے ہیں جو کچھ انسان کا ہو یعنے مال اور جس سے آبرو برباد ہوتی ہے یہ ہی شراب ہے از ضرب [13] فاغرانی اغراءً مصدر از افعال بمعنی بھڑکانا و برانگیختہ کرنا من غرِیَ بہ اغراءً ای لج بہ ولہج بہ ولصق از سمع اور تحریض کسی فعل پر آمادہ کرنا اور اغراء کسی شخص کو ہمیشہ کے لیے آمادہ کرنا اور یہ عام ہے [14] بسبکہ مصدر بمعنی پگھلانا اور یہ سبک الذہب سے ماخوذ ہے اور یہاں اس کے معنے آزمائش اور امتحان کے ہیں۔ از ضرب ونصر [15] الانسلاک مصدر از باب انفعال بمعنی داخل ہونا

اور یہ سلک سے ماخوذ ہے یقال سلک المکان سلکا وسلوکا جبکہ وہ داخل ہو از نصر ؁ سلک بکسر الاول وسکون الثانی بمعنے لڑی والجمع سلوک واسلاک ؁ ادلجت از افتعال بمعنی آخر رات میں چلنا اور یہ دُلجۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی آخری رات کے حصے کے ہیں یقال ادلج القوم اِدلاجاً جبکہ وہ پوری رات یا آخری حصہ میں چلے ؁ الدسکرۃ شراب خانہ اور وہ جگہ جہاں پر نہایت ناپاک اور خراب قسم کے لوگ جمع ہوں والجمع دساکر اور اس کے معنی بڑے گاؤں اور گرجا و کلب گھر اور ہموار زمین اور محل کے مانند عمارت جس کے ارد گرد مکانات ہوں یہ بھی آتے ہیں ؁ منکرہ ای متغیرۃ غیر معروفۃ از باب تفعیل یقال نکرہ جبکہ وگرگوں کر دے اور اس کو ناشناختہ کر دے۔

فَاِذَا الشَّيْخُ فِي حُلَّةٍ مُمَصَّرَةٍ ۔ بَيْنَ دِنَانٍ وَمَعْصَرَةٍ ۔ وَحَوْلَهٗ سُقَاةٌ تَبْهَرُ ۔ وَشُمُوعٌ تَزْهَرُ وَآسٌ وَعَبْهَرٌ ۔ وَمِزْمَارٌ وَمِزْهَرٌ ۔ وَهُوَ تَارَةً يَسْتَبْزِلُ الدِّنَانَ ۔ وَطَوْرًا يَسْتَنْطِقُ الْعِيْدَانَ ۔ وَدَفْعَةً يَسْتَنْشِقُ الرَّيْحَانَ ۔ وَاُخْرٰى يُغَازِلُ الْغِزْلَانَ ۔

الترجمہ والمطالب پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ گیرو کے یا سرخ ہلکے لباس پہنے ہوئے شراب کے مٹکوں اور شیرہ انگور کے حوض کے درمیان موجود ہیں اور ان کے آس پاس شراب پلانے والے خوب صورت موجود ہیں اور موم بتیاں (جھاڑ فانوس) روشن ہیں اور خوشبوئیں تھیں کہیں تو ریحان اور نرگس کی اور کہیں بانسری ہے اور کہیں ستار اور وہ کبھی مٹکوں سے صاف شراب نکال دیتا ہے اور کبھی باجوں (اور چنگوں) کو بجواتا ہے اور وہ کبھی پھول سونگھتا ہے اور کبھی حسین ہرن جیسی عورتوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دیتا ہے (یا عشق بازی کرنے لگتا ہے)

تشریح لغات ؁ حلۃ بالضم بمعنی لباس و نیا کپڑا اور کپڑوں کا جوڑا و ہتھیار والجمع حُلَلٌ وحِلَالٌ ؁ ممصرۃ ای مصبوغۃ بالمصر وھو تراب احمر خفیف الحمرۃ یعنی گیرو رنگ کا کر دے یقال مصّر الثوب جبکہ وہ سرخ مٹی میں کپڑے کو رنگے از تفعیل ؁ دنان یہ دنٌّ کی جمع ہے وہ بڑا مٹکا شراب یا سرکہ کا جو بغیر زمین کھودے ہوئے نہ رُکے اور جو نہ لہر کے ؁ معصرۃ یہ عصر سے ماخوذ ہے جس کے معنے نچوڑنے کے ہیں المِعصر والمِعصرۃ انگور وغیرہ نچوڑنے کا آلہ از ضرب اور وہ حوض جس میں شراب نچوڑی جائے ؁ سقاۃ یہ ساقی کی جمع ہے خاص شراب کے پلانے والے کو ساقی کہتے ہیں از ضرب ؁ تبہر از فتح بمعنی حسن کا غالب ہونا یقال بہر بہراً جبکہ غالب اور افضل ہو وبہر القمر جبکہ ستاروں پر چاند کی روشنی غالب رہے ؁ شموع یہ شمع کی جمع ہے بمعنی موم بتی ؁ تزہر زہوراً مصدر بمعنی روشن ہونا یقال زہر السراج او الوجہ زہوراً جبکہ چمکے اور روشن ہو از فتح ؁ آس شجر یعرف بالریحان واحدتہ آسۃٌ یعنی بشن یعنی خوشبو اور وہ لکڑی جس میں خوشبو ہو ؁ عبہر نرگس یا چمیلی یا چمپا یا عمدہ پھول خوشبو والا ؁ مزمار بانسری المزمور بمعنی گیت والجمع مزامیر ؁ مزہر ایک قسم کا باجہ والجمع مزاہر ؁ یستبزل از استفعال بمعنی مٹکے میں سوراخ ہو جس سے شراب صاف باہر آجاتی ہے اب یہاں کھولنے کے معنی میں ہے یقال بزل الشئ بزلاً ای ثقبہ از نصر ؁ یستنطق استنطاق مصدر از استفعال یہ نطق سے ماخوذ بمعنے بجوانا ؁ العیدان یہ عود کی جمع وھو آلۃ من المعازف یضرب بعضاً یعنی باجوں کو آلوں سے بجوانا ؁ یستنشق از استفعال بمعنی سونگھنا یقال نشق الریح نشقًا ای شمہا از سمع ؁ الریحان اس کی جمع ریاحین آتی ہے بمعنی پھول وخوشبو وفی التنزیل فروح وریحان ؁ یغازل از باب مفاعلہ مغازلۃ مصدر بمعنے عشق و محبت کی گفتگو کرنا ؁ الغزلان یہ غزال کی جمع ہے بمعنی ہرن کا

بچہ یہ کنایہ خوب صورت لڑکوں و خوب صورت عورتوں سے ہے۔

فَلَمَّا عَثَرْتُ[1] عَلٰى لَبْسِهٖ[2] وَتَفَاوُتِ يَوْمِهٖ مِنْ اَمْسِهٖ. قُلْتُ لَهٗ اَوْلٰى[3] لَكَ يَا مَلْعُوْنُ[4] اَنَسِيْتَ يَوْمَ جَيْرُوْنَ. فَضَحِكَ مُسْتَغْرِبًا[5]. ثُمَّ اَنْشَدَ مُطْرِبًا[6]. نظم

لَزِمْتُ السِّفَارَ[7]	وَجُبْتُ الْقِفَارَ[8]	وَعِفْتُ[9] النِّفَارَ[10]	لِاَجْنِيَ[11] الْفَرَحْ[12]
وَخُضْتُ[13] السُّيُوْلَ	وَرُضْتُ الْخُيُوْلَ	لِجَرِّ ذُيُوْلِ	الصِّبَى وَالْمَرَحْ
وَمِطْتُ الْوَقَارَ	وَبِعْتُ الْعَقَارَ	لِحَسْوِ الْعُقَارِ	وَرَشْفِ الْقَدَحْ

الترجمة والمطالب پس جب اس کی مکاری سے خوب واقف ہوگیا کہ اس کا موجودہ زمانہ گذشتہ زمانہ سے کس قدر بدلا ہوا ہے تو میں نے اس سے کہا اے کمبخت تجھ پر خدا کی پھٹکار اور مار ہو کیا تو جیرون کے دن کو بھول گیا یہ سن کر وہ بہت ہی ہنسا اور جھوم جھوم کر یہ اشعار گانے لگا۔ میں نے سفر کئے اور میں نے چٹیل میدانوں کو قطع کیا اور میں نے بدخلقی کو مکروہ سمجھا اس لیے کہ بدخلقی نفرت کا سبب ہوتی ہے یہ محض اس لیے تاکہ مجھے خوشی حاصل ہو اور میں رو (حوادثات) میں پھنسا اور میں نے گھوڑوں کو دوڑایا یا مطیع کیا اس لیے کہ بچپن کے دامنوں اور خوشی کو میں حاصل کروں (یعنی مجھے بچپن کا عیش اور مجھے خوشی حاصل ہو اور میں نے وقار اور بردباری کو مٹایا یا دور کیا) اور میں نے زمین (یعنی جائداد غیر منقولہ) کو بیچ دیا یہ اس لیے تاکہ شراب کے گھونٹ مجھے پینے کو ملیں اور یہ جو کچھ میں نے کیا وہ شراب کے پیالہ کے چوسنے کی غرض سے (کیا ہے)

تشریح لغات [1] عثرت ای اطلعت از نصر یقال عثر علی السر وغیرہ جبکہ وہ بھید پر مطلع ہو از نصر [2] لبسہ بالفتح پوشانیدن کار بر کسے و بالضم پوشانیدن جامہ دور نجا اول مراد است بمعنی دھوکہ دینا و ملانا [3] اولی لک۔ یہ کلمہ تہدید ڈرانے کے لیے ہے وبمعنی الویل لک وبمعنی قد ولیک ای قاربک الشر فاحذر واولاک اللہ ما تکرہ فتکون اللام فی لک زائدۃ ویقال کذلک اولی اولی لی واولی لہ۔ اور برائی اور بد دعا کے لیے بھی مستعمل ہوتا ہے وقال بعض الادباء بمعنی الیق واقرب اللہ اعلم [4] ملعون یہ اسم مفعول کا صیغہ لعنت سے از فتح واللعنۃ الطرد والابعاد علی سبیل السخط وذلک من اللہ فی الاخرۃ عقوبۃ وفی الدنیا انقطاع من قبول رحمتہ وتوفیقہ ومن الانسان دعاء علیہ [5] مستغربا از باب استفعال استغراب مصدر بمعنی ہنسنے میں مبالغہ کرنا یقال استغرب فی الضحک جبکہ وہ ہنسی میں مبالغہ کرے [6] مطربا از افعال اطراب مصدر بمعنی خوش و مست کرنا یقال اطربہ جبکہ وہ خوشی پر برانگیختہ کرے [7] السفار یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی سفر کرنا و مسافت کو طے کرنا یقال سافر الی بلد کذا سفارًا و مسافرۃً جبکہ وہ روانہ ہو [8] القفار یہ قفر کی جمع ہے وہو المکان الخالی یعنی گھاس پانی آدمی سے خالی زمین یقال ارضٌ قفرٌ وارضٌ قفارٌ یعنی بے آب و گیاہ چٹیل میدان یقال قفر المکان قفرًا ای صار خالیًا از سمع [9] عفت ای کرہت یقال عافہ عیفًا وعیافۃ وعیافًا ای کرہتہ فترکہ از ضرب و سمع [10] النفار مصدر بمعنی نفرت کرنا و دوری یقال نفر من کذا نفورًا ونفارًا ونفیرًا ای جزع منہ وتباعد عنہ وکرہہ وفی التنزیل ما زادہم الا نفورًا از ضرب ونصر ونفر الی الشیٔ نفرًا ای اسرع الیہ از ضرب وفی التنزیل فلولا نفر من کل فرقۃ از ضرب [11] لاجنی ای لاحصل از ضرب یقال یعنی جبکہ وہ درخت سے پھل توڑے [12] الفرح مصدر بمعنی خوشی از سمع یقال فرح بالشیٔ جبکہ وہ خوش ہو [13] خضت ای وخلت

داخل ہونا گھسنا من خاض الی الماء خوضًا ای دخلہ از نصر [13] السیول یہ سیل کی جمع ہے بمعنی رَو اور یہ سال الماء سیلانًا وسیلًا سے ماخوذ ہے ای جری از ضرب [15] رضت ای سخرتُ اور یہ مشتق ہے راض یروض روضًا وریاضۃ دریاضتہ بمعنی طوعہ وذللہ یقال راض المہر جب کہ گھوڑے کے بچہ کو رام اور مطیع کرے اور چال سیکھلائے فہو رائض از نصر [16] الخیول یہ خیل کی جمع ہے بمعنی گھوڑوں کا گروہ والجمع خیولٌ واخیالٌ اور اس کا مجازًا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے یقال اتانی بخیلہ ورجلہ یعنی وہ اپنے سوار اور پیادوں کے ساتھ آیا [17] الجر مصدر بمعنی کھینچنا یقال جرّہ جرًّا ای جذبہ وجذہ از نصر [18] ذیول یہ ذیل کی جمع ہے بمعنی طرف الثوب یعنی کپڑے کا دامن [19] الصبی بمعنی لڑکپن وبچپن یقال صبا صبوًا وصُبُوًا وصباءً ای مال الی الصبوۃ ای جہلۃ الصبیان وصبا الیہ صبوًا وصُبُوّۃً وصُبُوًّا ای حنّ الیہ از نصر۔ [20] المرح بمعنی بہت زیادہ خوش وفی التنزیل ولا تمش فی الارض مرحا از سمع [21] مطت ای ازلت والبعدت عن نفسی السکینۃ والحلم یقال ماط عنہ میطًا ای ازال از ضرب [22] الوقار بمعنی بردباری یقال وقر وقارًا ای کان رزینًا ذا وقارٍ وفی التنزیل ما لکم لا ترجون للہ وقارا ای عظمتہ وجلالہ از کرم [23] بعت یہ اضداد میں سے ہے بمعنی خریدنا وبیچنا اور یہ بیع شراء کی ضد ہے [24] العقار بالفتح بمعنے زمین وجائداد ای مال ثابت لا ینقل کالارض والجمع عقارات۔
[25] الحسو مصدر بمعنی گھونٹ پینا اور ہر رقیق چیز جو پی جا سکے یقال حسی المرق حسوًا جبکہ وہ تھوڑا تھوڑا پیئے وحساہ حُسُوًا ای شربہ شیئًا فشیئًا از نصر [26] العقار بالضم بمعنے شراب اور اس کے معنے گھر کے سامان اور عمدہ مال اور بہترین گھاس کے بھی آتے ہیں
[27] رشف مصدر بمعنی چوسنا یقال رشف الماء رشفًا ورشفہ رشفًا ای مصّہ از نصر وضرب وسمع واعلم انہم یقولون بلع الطعام و سرط الفالوذج ولعق العسل وجرع الماء وسف السویق واحتذ الدواء وحسا المرقۃ ہذا تقسیم الاکل والشرب علی اشیاء مختلفۃ۔ [28] القدح محرکۃ بڑا پیالہ جس میں شراب پی جائے۔ والجمع اقداحٌ، ولتکن علی خبر وحفظ من ان القدح من زجاج والعسّ من خشب والعلبۃ من ادم والطرجہارۃ من صفر وشبہ والمرکن من خزف والصّواع من فضۃ او ذہب ہکذا روی عن بعض المفسرین وہذا تفصیل اجناس الاقداح۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَلَوْلَا الطِّمَاحُ　　إِلَى شُرْبِ رَاحٍ　　لَمَا كَانَ بَاحَ　　فَمِي بِالْمُلَحِ
وَلَا كَانَ شَاقَ　　دُهَاتِي الرِّفَاقَ　　لِأَرْضِ الْعِرَاقِ　　بِحَمْلِي السُّبَحِ
فَلَا تَغْضَبَنَّ　　وَلَا تَصْخَبَنَّ　　وَلَا تَعْتُبَنَّ　　فَعُذْرِي وَضَحَ
وَلَا تَعْجَبَنَّ　　لِشَيْخٍ أَبَنَّ　　بِمَغْنًى أَغَنَّ　　وَدَنٍّ طَفَحَ
فَإِنَّ الْمُدَامَ　　تُقَوِّي الْعِظَامَ　　وَتَشْفِي السَّقَامَ　　وَتَنْفِي التَّرَحَ
وَأَصْفَى السُّرُورِ　　إِذَا مَا الْوَقُورُ　　أَمَاطَ سُتُورَ　　الْحَيَا وَاطَّرَحَ

الترجمۃ والمطالب اور اگر میرے پیش نظر شراب نوشی نہ ہوتی تو میرا منہ ہرگز نمکین واچھی باتوں کو ظاہر نہ کرتا اور نہ میرے تسبیح پھیرنے کا (یا اٹھانے کا) مکر میرے ہم رفیقانِ سفر کو خاک عراق کی طرف ہانک کر لاتا۔ لہٰذا نہ تم مجھ پر غصہ کرو اور نہ شور مچاؤ اور نہ جھنجھلاؤ اس لیے کہ میرا عذر ظاہر ہے اور شیخ پر تم تعجب نہ کرو جو گھنے باغوں والے مکان میں مقیم ہے جہاں شراب کے مٹکے لبالب شراب سے بھرے ہوئے چھلک رہے ہیں اس لیے کہ شراب ہڈیوں

کو تقویت دیتی ہے (یعنی مضبوط کرتی ہے) اور بیماریوں سے شفا بخشتی ہے۔ اور غم کو کھوتی ہے۔ اور کیا ہی خوشی کا وقت ہوتا ہے جب کوئی صاحب وقار حیا کے پردے کو سرکا دیتا ہے (یا دور کر دیتا ہے یعنی وہ بالکل اتار دیتا ہے)

تشریح لغات [1] الطماح مصدر نظر اٹھا کر دیکھنا یقال طمح بصرہ طمحاً وطموحاً وطماحاً ای ارتفع از فتح [2] راح بمعنی شراب لانہ یستریح بہ شاربہا اعلم ان الخمر اسم جامع واکثر ما سواہ صفات فالشمول التی تشمل بریحہا القوم والمشمولۃ التی ابرزت للشمال والرحیق صفوۃ الخمر التی لیس فیہا غش والخندریس القدیمۃ منہا والحُمیّا الشدیدۃ منہا ویقال بل ھی سورتہا وشدتہا والعقار التی عاقرت الدن زمانا ای لازمتہ ویقال بل التی تعقر شاربہا والراح التی یرتاح شاربہا وقیل بل ھی التی یستطیب الشارب روحہا وقیل بل ھی التی یجد شاربہا روحاً والمدامۃ التی ادیمت فی مکانہا حتی سکنت حرکتہا وعتقت والقہوۃ التی تنہی صاحبہا ای تذھب بشہوۃ الطعام والسلاف التی تحلب عصیرہا من غیر عصر بالید ولا دوس بالرجل والطلاء الذی قد طبخ حتی ذھب ثلثاہ وقیل ھو الخمر والکمیت الحمراء والصہباء التی من العنب الابیض والباذق معرب وھو ان یطبخ العصیر بعض الطبخ وتطرح طعاحتہ وتطیب ویخمر [3] باح از نصر یقال باح یبوح بوحاً وبؤوحاً وبؤوحۃً ای ظھر وباح الشئ جبکہ وہ ظاہر ہو اور اس سے مراد زبان سے بولنا ہے [4] بالملح یہ ملحۃ کی جمع ہے وہی ما یستملح من الکلام [5] ساق از نصر سوق یوریا وسیاق وسیاقۃ ومساق مصدر بمعنی چلانا و ہنکانا یقال ساق الماشیۃ جبکہ وہ جانور کو پیچھے سے ہانکے [6] دہائی بمعنی مکر وحیلہ وچالاکی وزیرکی وہوشیاری [7] الرفاق یہ رفقۃ کی جمع ہے بمعنی ساتھیوں کی جماعت اور اس کی جمع رفق اور رفق اور ارفاق بھی آتی ہے [8] السبح یہ سبحۃ کی جمع ہے بمعنی تسبیح خرزات منظومۃ فی سلک اما للصلوۃ والتسبیح واما للتسلیۃ سبحۃ اللہ جلالہ وسبحات وجہ اللہ انوارہ او ما یسبح بہ من دلائل عظمتہ وایضا السبحۃ الدعاء والصلوات النافلۃ ایضا [9] لا تصخبن من صخب صخبا ای صات شدیدا یعنی شور کرنا و چلانا از سمع واعلم ان ھناک تفصیلا لاصوات شدیدۃ فالصیاح صوت کل شئ اذا اشتد والصراخ والصرخۃ الصیحۃ الشدیدۃ عند الفزعۃ او المصیبۃ وقریب منہا الزعقۃ والصلقۃ والصخب الصوت الشدید عند الخصومۃ او المناظرۃ والعج رفع الصوت بالتلبیۃ وکذلک الاھلال والتہلیل رفع الصواب بلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاستھلال صیاح المولود عند الولادۃ والزجل رفع الصوت عند الطرب والھیعۃ الصوت عند الفزعۃ والنعیق صوت الراعی بالغنم والھدۃ صوت شدید تسمعہ من سقوط رکن او حائط والصاد من الاصوات الشدیدۃ بالضجیج وفی القرآن اذا قومک منہ یصدون ای یضجون [10] لا تعتبن از ضرب یقال عتب فلانا عتبا وعتابا وعتیبی جبکہ وہ ملامت کرے وعتب علیہ عتبا وعتبانا ومعتبا ومعتبۃ ومعتبۃ جبکہ وہ کسی پر سرزنش کرے اور خفگی ظاہر کرے [11] وضح ای ظھر از ضرب یقال وضح الامر والکلام جبکہ وہ واضح اور ظاہر ہو [12] اَبَنّ از افعال اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال بَنّ بنّاً وابَنّ بالمکان جبکہ وہ اقامت کرے [13] بمعنی گھر و منزل والجمع مغانی [14] اغن خیشوم سے بھری ہوئی آواز اور وہ شخص جو ناک میں بولے اور گنگنانے والا اور زیادہ گھاس اور درختوں والی وادی یقال غنّ الوادی غنّا واغنّ ای کثر شجرہ اور یہاں اس کے معنی وہ مکان جو بہت زیادہ درختوں والا ہو کے ہیں از سمع [15] دن شراب کا بڑا مٹکا جو بغیر زمین کھودے ہوئے نہ رکے والجمع دنان [16] طفح از فتح بمعنے

بھرا ہوا یقال طفح الدناء طفوحاً وطفحاً ای امتلاء [۱۸] المدام من اسماء الخمر لطول مدة مکثہا من الدوام بمعنی الثبوت از نصر [۱۹] تقوی از باب تفعیل اس کا مصدر تقویة بمعنی قوت دینا اور یہ ضعف کی ضد ہے [۲۰] العظام یہ عظم کی جمع ہے بمعنی ہڈی وفی التنزیل یحیی العظام وہی رمیم [۲۱] السقام یہ سقم کی جمع ہے بمعنی بدن کی بیماری اور مرض عام ہے اور اس کا تعلق دل سے ہوتا ہے وفی التنزیل فی قلوبہم مرض وفی قصة ابراہیم علیہ السلام انی سقیم [۲۲] الترح بمعنی غم وخوشی والجمع اتراح اور یہ اضداد میں سے ہے یقال ترح ترحاً ای حزن از سمع [۲۳] اصفٰی یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے صفاء سے ماخوذ ہے بمعنی زیادہ صاف از نصر [۲۴] السرور مصدر بفتح السین بمعنے خوشی از نصر وبضم السین بمعنی خوشی وناز لوگی شاخیں [۲۵] الوقور ای صاحب الوقار اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے مستعمل ہوتا ہے والجمع وُقُر [۲۶] اماط از افعال بمعنی ازال یقال ماط عن کذا میطاً ای تنحی وابتعد از ضرب وفی الحدیث اماطة الاذی عن الطریق [۲۷] ستور یہ ستر کی جمع ہے بمعنی پردہ اور اس کی جمع استار بھی آتی ہے یقال ستر الشئی ستراً ای غطاہ از نصر۔ [۲۸] اطرح از افتعال اطراح مصدر بمعنی ڈال دینا وپھینک دینا یقال طرحہ طرحاً وطرح بہ ای القاہ وقذفہ از فتح وفی التنزیل اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا۔

وَاَحْلَى الْغَرَامِ	اِذَا الْمُسْتَهَامُ	اَذَالَ اكْتِتَامَ	الْهَوٰى وَافْتَضَحْ
فَبُحْ بِهَوَاكَ	وَبَرِّدْ حَشَاكَ	فَزَنْدُ اَسَاكَ	بِهٖ قَدْ قَدَحْ
وَدَاوِ الْكُلُوْمَ	وَسَلِّ الْهُمُوْمَ	بِبِنْتِ الْكُرُوْمِ	الَّتِيْ تُقْتَرَحْ
وَخُصَّ الْغَبُوْقَ	بِسَاقٍ يَسُوْقُ	بَلَاءَ الْمَشُوْقِ	اِذَا مَا طَمَحْ
وَشَادٍ يُشِيْدُ	بِصَوْتٍ يُمِيْدُ	جِبَالَ الْحَدِيْدِ	لَهٗ اِنْ صَدَحْ
وَعَاصِ النَّصِيْحَ	الَّذِيْ لَا يُبِيْحُ	وِصَالَ الْمَلِيْحِ	اِذَا مَا سَمَحْ

الترجمة والمطالب اور محبت کی خوش ذوقی (عمدگی) اسی وقت سے ہے، جبکہ عاشق برگشتہ اپنی محبت کو نہ چھپائے اور وہ خود رسوا ہو جائے پس تو بھی اپنے عشق یا (محبت) کو ظاہر کر کے اپنے باطن (قلب و جگر) کو ٹھنڈا کر لے (کیونکہ تیرے عشق کا چقماق محبوب کے عشق سے ہی جل سکتا ہے) اور اگر تو اس کو چھپائے گا) تو تیرے غم کا چقماق آگ جلائے گا اور انگوری شراب کے ذریعہ سے جس کی خواہش کی جاتی ہے تو اپنے زخموں کا علاج کر اور غموں کو تسلی دے (یا نکال دے) خاص کر تو رات کی شراب کو ایسے ساقی (خوب صورت) سے ضرور ہی پیا کر جو وہ ایک ہی نگاہ سے اپنے عاشق کی ساری تکلیف کو دور کر دے (ہٹا دے) اور تو ایسے گویئے گانے والے کا انتخاب کر جس کے گانے سے لوہے کے پہاڑ تک بھی لرز جائیں اور جھومنے لگیں اور تو ایسے نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو اٹھا کر پرے پھینک جو خوب صورت معشوق کے وصال کو ایسے وقت میں جبکہ وہ خود خواہش کرے اور ملنا چاہے وہ اس کو جائز قرار نہ دے۔

تشریح لغات [۱] احلٰی یہ حلاوة سے بمعنی شیریں یہ صیغہ اسم تفضیل کا ہے [۲] الغرام العشق از سمع [۳] المستہام ای العاشق والحائم المتحیر ذاہب العقل [۴] اکتتام مصدر از افتعال بمعنی چھپانا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اس کا مجرد نصر سے آتا ہے [۵] افتضح از افتعال افتضاح مصدر بمعنی رسوا ہونا اور برائیاں ظاہر ہونا یقال افتضح الرجل جبکہ وہ رسوا ہو [۶] فبح امر حاضر

کا صیغہ از نصر اس کا مصدر لَوْحٌ ولُوُوحٌ ولُوَحَۃٌ ہے بمعنی ظاہر ہونا یقال باح الیہ بالسر جبکہ وہ بھید ظاہر کرے ؎ ہواک یہ ہُوَیٰ کا
مصدر ہے بمعنی خواہش وعشق چاہے خیر ہو یا شر محبوب ومعشوق محمود ہونا یا مذموم مگر محمود کا غلبہ ہے یقال فلان اتبع ھواہ یعنی فلاں شخص
نے اپنی خواہش نفس کا اتباع کیا اور یہ مذمت کے وقت بولا جاتا ہے ؎ برد از باب تفعیل تبرید مصدر بمعنی ٹھنڈا کرنا و تکالیف کو ٹھنڈا کرنا
وسکون دینا اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے ؎ حشاک پسلیوں کے اندر کی چیزیں وپیٹ کے اندر کی چیزیں والجمع احشاء اور اس سے مراد
یہاں قلب اور اوس کا باطن ہے ؎ زند بمعنی چقماق جس سے آگ روشن کی جائے۔ والجمع زناد وأزند واَزْنُدٌ وازناد یقال زند الناد
زنداً ای تدحہا واخرجہا من الزند از نصر ؎ اسا بمعنی غم اور یہ مصدر ہے یقال اسی اسیٰ جبکہ وہ غمگین ہو از سمع ؎ قدح از فتح قدحٌ مصدر
بمعنی آگ کا جھڑکانا ونکالنا یقال قدح بالزند جبکہ وہ چقماق سے آگ نکالے ؎ دَاوِ امر از باب مفاعلہ اس کا مصدر مداواۃ ہے اور یہ
امر حاضر کا صیغہ ہے یقال داوی المریضَ مداواۃً جبکہ وہ مریض کا علاج کرے ؎ الکلوم یہ کلم کی جمع ہے بمعنی زخم اور اس کی جمع کلام بھی
آتی ہے یقال کلمہ کلماً ای جرحہ از نصر وضرب ؎ سل از باب تفعیل اور یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر تسلیۃ ہے بمعنی تسلی دینا اور
غم کو دور کرنا یقال سلا الشیئ وعن الشیئ سَلْواً وسُلُوّاً وسُلواناً وسَلِیَ سُلِیّاً ای طابت نفسہ عنہ وذھل عن ذکرہ از نصر ؎
الہموم یہ ہم کی جمع ہے بمعنے غم ؎ بیت الکرم من اسماء الخمر والکرم جمع کرم بمعنی العنب۔ انگوری شراب ؎ تقترح
از افتعال اقتراح مصدر بمعنے خواہش وتمنا کرنا یقال قرحہ قرحاً ای مرضہ از فتح ؎ الغبوق رات کی شراب اور یہ صبوح کی ضد ہے
؎ بساق شراب پلانے والا از ضرب اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے والجمع سقاۃ وساقون وسُقّاء وسُقّی ؎ یسوق سوقٌ وسیاقٌ وسیاقۃ
ومساق مصدر از نصر بمعنی ہنکانا وچلانا یقال ساق الماشیۃ جبکہ جانور کو وہ پیچھے سے ہنکائے ؎ بلاء مصدر بمعنی مشقت وتکلیف اور
غم اور وہ غم جو جسم کو گھلا دے وآزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے ؎ المشوق یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ شاقنی ویشوقنی شوقاً وتشواقاً
سے یقال شاق الحبُّ الیہ جبکہ شوق دلائے اور فاعل کا صیغہ شائق آتا ہے از نصر والمراد منہ العاشق المحب الکثیر الشوق ؎
طمح از فتح طمحٌ اور طموحٌ اور طماحٌ مصدر بمعنی نظر اٹھا کر دیکھنا یقال طمح بصرہ ای ارتفع ؎ شادٍ بمعنی مغنی گویا والجمع شُداۃ یقال شدا
شدواً ای تغنی بالشعر از نصر ؎ یشید از افعال بمعنی گانا یقال اشاد بذکرہ اشادۃً ای رفعہ اور شاد یشید جو ضرب سے آتا ہے اس کے معنی
بناء کے بلند کرنے اور اٹھانے کے ہیں وشاد الحائط جبکہ وہ گچ اور پلاستر کرے ؎ بصوت آواز اور ہر قسم کا راگ والجمع اصوات ؎
تمید از ضرب یقال ماد یمید میداً ومیداناً جبکہ وہ ہلے اور بے قرار ہو والمید الاضطراب وفی التنزیل ان تمید بکم ؎ جبال یہ جبل کی جمع
ہے اور اس کی جمع اجبال بھی آتی ہے بمعنی پہاڑ ؎ الحدید بمعنی لوہا مضبوط اور سخت لوہے کو مذکر اور نرم کو انثی اور تانیث سے تعبیر
کرتے ہیں ؎ صدح از فتح صدح مصدر بمعنی آواز کا بلند کرنا یقال صدح صدحاً ای رفع صوتہ بالغناء ؎ عاص از مفاعلہ معاصاۃ مصدر
بمعنی نافرمانی کرنا ؎ النصیح خیر خواہ اور نصیحت کرنے والا والجمع نصحاء ؎ لا یبیح از افعال اباحۃ مصدر بمعنی جائز کرنا ومباح سمجھنا ؎
وصال مصدر از مفاعلہ یقال واصلہ واصلاً ومواصلۃً جبکہ وہ تعلق رکھے اور وصل یہ قطع کی ضد ہے از ضرب ؎ الملیح بمعنی خوبصورت
یقال ملح ملاحۃً ومُلُوحۃً ای حسن منظرہ از کرم واعلم ان الصباحۃ فی الوجہ والوضاءۃ فی البشرۃ
والجمال فی الانف والحلاوۃ فی العینین والملاحۃ فی الفم والظرف فی اللسان والرشاقۃ فی القد واللباقۃ فی الشمائل
وکمال الحسن فی الشعر (فقہ) ؎ السمح از کرم بمعنی فیاض اور سخی ہونا یقال سَمُحَ سماحاً وسموحاً وسماحۃ وسموحۃ سمحا
وسماحاً از فتح یقال سمح بکذا اسماحۃً وسماحا جبکہ وہ بخشش کرے وسمح لہ بالشیئ جبکہ وہ دے وسمح العود جبکہ
لکڑی نرم ہو۔

وَجُلْ فِي الْمَحَالِ　　وَلُذْ بِالْمُحَالِ　　وَدَعْ مَا يُقَالُ　　وَخُذْ مَا صَلُحْ
وَفَارِقْ اَبَاكَ　　إِذَا مَا اَبَاكَ　　وَمُدَّ الشِّبَاكَ　　وَصِدْ مَنْ سَنَحْ
وَصَافِ الْخَلِيْلَ　　وَنَافِ الْبَخِيْلَ　　وَآدِلِ الْجَمِيْلَ　　وَوَالِ الْمِنَحْ
وَلُذْ بِالْمَتَابِ　　اَمَامَ الذَّهَابِ　　فَمَنْ دَقَّ بَابَ　　كَرِيْمٍ فَتَحْ

فَقُلْتُ لَهٗ بَخٍ بَخٍ لِرِوَايَتِكَ - وَاُفٍّ وَتُفٍّ لِغَوَايَتِكَ -

الترجمۃ والمطالب اور تو مکر اور دغابازی کی تدبیروں میں چکر کھا (گھوم) اگرچہ وہ باطل اور ناممکن طریقہ سے کیوں نہ ہو اور تو چھوڑ اس چیز کو جو تیرے حق میں لوگ کہیں اور تو اس چیز کو لے جو کہ اچھی ہو اور تو اپنے باپ کو بھی چھوڑ دے (یا علیحدہ رہ) جبکہ وہ تجھ سے نفرت کرے، اور تو اپنے جال کو تان لے (یا دراز کر لے) اور جو بھی تیرے سامنے پڑیں ان کا تو شکار کرے اور تو سچے دوست سے دوستی کر اور تو کنجوس سے دور رہ اور تو اچھی عطا لوگوں کو دے اور پے در پے دیتا رہے اور مرنے سے پہلے تو توبہ کرنے کی پناہ پکڑ (یعنی توبہ کر لے) پس جو شخص کریم و سخی کے دروازہ کو کھٹکھٹائے گا تو وہ اس کو کھول دیتا ہے پس میں نے اس سے کہا شاباش اور مجھے تیرے بیان کرنے پر تعجب ہے اور تیری گمراہی پر خدا کی مار ہو (اور تجھ پر لعنت اور ہلاکت ہو)

تشریح لغات [۱] وجل امر حاضر کا صیغہ جولان سے از نصر بمعنی چکر کھانا یقال جال فی المکان جولاً وجوْلاً وجوولاً وجولاناً وجیلاناً جبکہ وہ چکر لگائے اور گھومے [۲] المحال بالکسر بمعنی دھوکہ وحیلہ فریب لڑائی اور جھگڑا اور مکاری عذاب شدت وقوت یقال محل ومحل ومحل محلاً ومحالاً ای کادہ باب فتح وسمع وکرم وماحلہ محالاً وماحلۃً ای خادعہ وفی التنزیل وھو شدید المحال [۳] بالمحال بالضم امر باطل اور بالفتح بمعنے بڑی چرخی اور ایک قسم کا زیور [۴] مایقال ای مایقول ای الجہال [۵] صلح از کرم و فتح ونصر یقال صَلُحَ صَلاحًا وصلوحًا وصلاحیۃً وہ درست ہوا اور فساد دور ہو وصلحت حال فلاں یعنی فلاں کا حال درست ہو گیا وصلح الرجل جبکہ مرد نیک ہو وصلح فی عملہ جبکہ وہ کام میں درست ہو وہذا یصلح لک صلاحًا یعنی تمہارے موافق اور تمہارے لائق ہے [۶] فارق امر حاضر کا صیغہ از باب مفاعلہ مفارقت مصدر بمعنی جدا ہونا یقال فارقہ، فراق ومفارقۃً جبکہ وہ جدا ہو [۷] اباک از ابی یابی اباءً واباءۃً مصدر بمعنی انکار کرنا وناپسند کرنا از فتح وضرب اور پہلا اباک یہ اسم ہے حالت نصبی میں اس میں واو کو الف سے بدل لیا ہے بمعنی باپ والجمع آباءٌ واُبُوٌّ اور ک اس میں ضمیر خطاب ہے [۸] مُدّ امر حاضر کا صیغہ از مَدَّ یَمُدُّ مدًّا (از نصر) بمعنی بڑھانا دور دراز کرنا [۹] الشباک یہ شَبَکَۃٌ کی جمع ہے بمعنی شکاری کا جال خواہ وہ پانی میں ڈالے یا خشکی میں اور اس کی جمع شبکٌ وشبکات بھی آتی ہے یقال تبکت الامور شبکًا ای اختلطت والتبست از ضرب [۱۰] صدیہ امر حاضر کا صیغہ صاد یصید صیدًا سے بمعنی شکار کر تو [۱۱] سنح از فتح بمعنی سامنے آئے یقال سَنَحَ الامر سَنحًا وسُنُوحًا ای عرض [۱۲] صاف از باب مفاعلہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے مصافاۃ مصدر بمعنی خالص دوستی اور محبت کرنا [۱۳] الخلیل بمعنے خالص دوست والجمع اخلاءٌ وخلانٌ [۱۴] ناف از باب مفاعلہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے یقال نافاہ منافاۃ بمعنے دور کرنا ہونا وایک دوسرے کو ہٹانا یقال ہذا ینافی ذاک یعنی یہ اس کے منافی اور مخالف ہے [۱۵] البخیل یہ سخی کی ضد ہے وھو الذی یکثر منہ البخل والجمع بُخَلاءُ یقال بَخِلَ بَخَلاً وبُخْلَ بخلاً ای صار بخیلاً از سمع

از سمع وکرم ردفی التنزیل یخلوا۔ ۱۶؎ اول یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی دے تو ازاولٰی ایلا ءً یقال اولاہ معروفاً جبکہ وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے ہے جو تعجب کے موقع پر بولتے ہیں ما اولاہ للمعروف یعنی وہ کتنا فیاض ہے اور یہ شاذ ہے اس لیے کہ ثلاثی مزید سے یہ صیغہ نہیں آتا ۱۷؎ الجمیل بمعنی نیکی واحسان اور یہاں مراد اچھی چیز کا دینا ہے ۱۸؎ ووال یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اس کا مصدر موالات ہے بمعنی پے در پے دینا یقال والی الشئ ولاءً وموالاۃ جب کہ وہ لگاتار کرے دوالی بین الامرین جبکہ وہ پیا پے کرے ۱۹؎ المنح یہ منحۃ کی جمع ہے بمعنی عطیہ یقال منحہ الشئ منحاً ای اعطاہ ایاہ از فتح وضرب ۲۰؎ لذ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از لاذ یلوذ لوذاً ولواذاً ولواذاً ولیاذاً جبکہ وہ پناہ پکڑے از نصر ۲۱؎ المتاب مصدر از تاب الی اللہ توباً وتوبۃً وتابۃً ومتاباً ومتوبۃ جب کہ وہ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور نادم وپشیمان ہو والمتاب ترک الذنب علی اکمل الوجوہ اور یہ مصدر میمی اور اسم ظرف بھی ہے از نصر اور یہاں اس کے معنی توبہ کرنے کے ہیں ۲۲؎ امام بالفتح بمعنی آگے ۲۳؎ الذہاب مصدر بمعنی جانا از فتح یعنی مرنے سے پہلے ۲۴؎ دق صیغہ ماضی از نصر یقال دق الباب جبکہ وہ دروازہ کھٹکھٹائے ۲۵؎ کریم بمعنی سخی وصاحب کرم وا۔ جمع کرامٌ وکرماء اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے اور لفظ کریم کا اطلاق ہر اچھی اور پسندیدہ اور قابلِ تعریف چیز پر ہوتا ہے ۲۶؎ بخٍ بخٍ یہ اسم فعل ہے اور کلمہ تعجب ہے اور خوشی کے وقت استعمال ہوتا ہے اور اس کو تاکید کے لیے مکرر بولتے ہیں کہتے ہیں بخٍ بخٍ کسرہ سے یا تنوین سے بمعنی واہ واہ آفریں شاباش ۲۷؎ اف وتف یہ اسم فعل ہے جو توبیخ اور زجر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ای یسئے الضجر دما تکرہ بمعنی لعنت وافسوس وہلاکت دفی التنزیل اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ ۲۸؎ لغوایتک مصدر از غوی یغوی غیّاً وغویً یغوی غوایۃً بمعنی گمراہ ہونا ومحروم ہونا وہلاک ہونا۔

فَبِاللّٰہِ مِنْ اَیِّ الْاَعْیَاصِ[۱] عِیصُکَ۔ فَقَدْ اَعْضَلَنِیْ[۲] عَوِیْصُکَ[۳]۔ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُفْصِحَ[۴] عَنِّیْ۔ وَلٰکِنِّیْ سَاُکَنِّیْ[۵]۔ نَظْم ؎

اَنَا اُطْرُوْفَۃُ الزَّمَانِ وَاُعْجُوْبَۃُ الْاُمَمْ	وَاَنَا الْحُوَّلُ الَّذِیْ احْتَالَ فِی الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ
غَیْرَ اَنِّیْ ابْنُ حَاجَۃٍ	هَاضَہُ الدَّهْرُ وَاهْتَضَمْ
وَاَبُوْ صِبْیَۃٍ بُدَّدُوْا	مِثْلَ لَحْمٍ عَلٰی وَضَمْ

وَاَخُو الْعَیْلَۃِ الْمُعِیْلِ اِذَا احْتَالَ لَمْ یُلَمْ

الترجمۃ والمطالب تجھے خدا کی قسم یہ تو تو بتا کہ تیرا وطن کہاں ہے (لفظی ترجمہ کس جھاڑیوں میں تیری اصل ہے) پس تحقیق کہ تیرے امر دشوار نے تو مجھے عاجز کر دیا اس شیخ نے یہ جواب دیا کہ میں صاف صاف تو اس کو ظاہر نہیں کر سکتا البتہ میں اشاروں اور کنایوں میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں نظم ؎ میں عجیب زمانہ کا ہوں (انوکھی چیز ہوں) اور مخلوق کے لیے بھی عجیب ہوں میں بہت ہی زیادہ حیلہ کرنے والا ہوں جس نے عرب اور عجم (یعنی دنیا میں) دھوکہ بازی (مکاری) پھیلا رکھی ہے اور میں حاجت مند ہوں اور زمانہ نے مجھ کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا اور ذلیل کر دیا اور میں ایسے بچوں کا باپ ہوں جو قصاب (قصائی) کی لکڑی پر گوشت رکھے دیعنی میں بہت ہی ذلیل وخوار ہوں) اور میں فقر وفاقہ والا ہوں اور بال بچوں والا ہوں جبکہ وہ مکر اور حیلہ کرے تو وہ قابل ملامت نہیں ہے۔

تشریح لغات ۱؎ الاعیاص یہ عیص کی جمع ہے اور اس کی جمع عیصان بھی آتی ہے وہی ماوٰی الاسد جھاڑی جہاں شیر رہے

والمراد ہہنا من ای الاصول اصلک اعضلتی ای اعیانی یعنی مشکل میں مجھے ڈالا یقال عضل المرأۃ عن الزواج اعضلاً ای منعہا عنہ وجسہا ازضرب ونصر وفی التنزیل فلا تعضلوھن ان ینکحن عویصات ای صعب امرک ومشکلہ وغامضہ یقال عوص عویصا ای اشتد وامتنع وصعب ازسمع افصح ازافعال افصاح مصدر بمعنی ظاہر کرنا یقال افصح۔ جب کہ وہ فصاحت سے بولے۔ اور فصیح ہو اور مراد کو ظاہر کرے وافصح عن کذا جبکہ وہ خلاصہ کرے وافصح عن الشئ جبکہ وہ ظاہر کرے اور بیان کرے ازکرم ساکتی ازضرب ونصر کنایۃ مصدر یقال کنا یکنو وکنی یکنی کنایۃ بالشئ عن کذا جبکہ وہ کنایہ کرے اور لفظ بولنا اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرنا مثلاً زید کو یہ کہا جائے کہ کثیر الرماد اور اس سے یہ مراد لیا جائے کہ زید کریم ہے متکلم کو کان اور لفظ بولنا اور مکنی عنہ کہتے ہیں اطروفۃ وہو ما یستحسن ویستغرب بمعنی عجیب وغریب ونئی عمدہ اور نادر بات اعجوبۃ بمعنی عجیب والجمع اعاجیب الامم یہ امت کی جمع ہے وہی جماعۃ یجمعہم امرٌ تا اما دین واحد اور زمان واحد اور مکان واحد الحوّل بالضم ای الرجل البصیر بتحویل الامور یعنی کثیر الحیلۃ (بہت زیادہ حیلہ کرنے والا) العجم اہل فارس وبلاد فارس ابن حاجۃ ای صاحب حاجۃ کابن السبیل صاحب سفر ہاضہ ای ظلمہ وکسرہ علیہ حقہ ہیض مصدر بمعنی توڑنا یقال ہاضہ ہیضا ای کسرہ ازضرب واہتضم ای ظلمہ وکسر علیہ حقہ یقال ہضمہ ہضماً ای ظلمہ ازضرب وفی التنزیل فلا یخاف ظلما ولا ہضما والوصبیۃ ای انا ابو اطفال یہ صبی کی جمع ہے اور اس کی جمع صبیانٌ اور اصبیۃٌ بھی آتی ہے صبی بچہ جو جوان سے کم عمر ہو صدوا ای ظہروا لحم گوشت والجمع لِحامٌ ولحومٌ ولِحَانٌ ولُحْمَانٌ والُّحُمُ وضم وہ لکڑی یا تختہ جس پر گوشت رکھا جائے اور اس سے مراد ضائع ہونا ہے یقال فلان مثل لحم علی وضم یعنی وہ ضائع ہونے والا ہے اس واسطے کہ وہ گوشت تختہ پر ہوتا ہے اور ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو لے اسی طرح میرے بچے ضائع ہونے والے ہیں جن کا کوئی مددگار نہیں (وقال استاذی عمی المکرم دام اللہ ظلہ) اور یہ کنایہ ذلت اور خواری سے ہے اس لیے کہ گوشت تختہ پر ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اس کو کسی طرح پلٹے جو وہ پھر ہی نہ سکے اور اس میں قوت منع کرنے کی ہوتی نہیں اس لیے اس سے مراد خواری اور عاجزی ہی ہے اور وضم کی جمع اوضامٌ اور اوضِمَۃٌ آتی ہے یقال وضم اللحم وضما ای جعلہ علی الوضم ازضرب اخو العَیلۃ ای صاحب الفقر وفی التنزیل وان خفتم عیلۃً الخ المعیل یہ صفت کا صیغہ ہے ای کثیر العیال ازافعال یقال اَعیَلَ اِعیَالاً جبکہ وہ کثیر العیال ہو احتال ازافتعال احتیال مصدر بمعنی حیلہ کرنا اور اس کے معنے ایک سال کے ہونے اور دوسرے کے ذمہ ڈالنے کے بھی آتے ہیں لم یلُمْ لومٌ مصدر ازنصر بمعنی ملامت کرنا یقال لامہ یلومہ لوماً وملاماً وملامۃً فی کذا او علی کذا جبکہ وہ ملامت کرے۔

(قَالَ الرَّاوِیُ) فَعَرَفْتُ حِیْنَئِذٍ اَنَّہٗ اَبُوْزَیْدٍ ذُوالرَّیْبِ وَالْعَیْبِ. وَمُسَوِّدُ وَجْہِ الشَّیْبِ۔ وَ سَاءَنِیْ عُظْمُ تَمَرُّدِہٖ. وَقُبْحُ تَوَرُّدِہٖ. فَقُلْتُ لَہٗ بِلِسَانِ الْاَنَفَۃِ. وَاِدْلَالِ الْمَعْرِفَۃِ اَلَمْ یَاْنِ لَکَ یَا شَیْخَنَا اَنْ تُقْلِعَ عَنِ الْخَنَیٰ. فَتَضَجَّرَ وَزَمْجَرَ. وَتَنَکَّرَ وَفَکَّرَ۔ ثُمَّ قَالَ اِنَّھَا لَیْلَۃُ مِرَاحٍ لَا تَلَاحٍ. وَنُہْزَۃُ شُرْبِ رَاحٍ لَا کِفَاحٍ. فَعَدِّ عَمَّا بَدَا۔ اِلٰی اَنْ نَتَلَاقٰی فِیْ غَدًا۔

الترجمۃ والمطالب (راوی کہتا ہے) پس میں نے اسی وقت پہچان لیا کہ وہ ابوزید ہے کہ یہ بہروپیہ عیبی ہے اور وہ

اپنے بڑھاپے کے چہرے کو سیاہ کرنے والا ہے اور اس کی مجھے زبردست سرکشی اور ایسی بری جگہ اس کے آنے پر مجھے سخت افسوس اور رنج ہو رہا تھا پس میں نے اس سے زبان نفرت اور شرم دلانے اور اس کی شناسائی کے ناز و کرشمہ پر یہ کہا کہ اے ہمارے استاد شیخ محترم کیا اب بھی بے ہودگیوں سے رکنے کا وقت تمہارے لیے نہیں آیا ہے یہ سن کر وہ سخت غصہ ہوا اور چیخا اور ناشناختہ ہوا اور سوچ کر اس نے یہ کہا کہ یہ رات خوشی کی رات ہے نہ گالی گلوچ کی اور یہ موقع شراب پینے کا ہے نہ لڑائی جھگڑا کرنے کا پس جو کچھ تمہیں معلوم ہوا ہے اس کو کل کی ملاقات پر چھوڑ دو۔

تشریح لغات | ۱ و ذا الریب ای الشک جس میں نہ اچھائی کا یقین ہو سکے اور نہ برائی کا ۲ والعیب ای النقیصۃ یقال عابہ عیبًا ای ذمّہ از ضرب ۳ مسوّد صیغہ اسم فاعل تسوید مصدر از تفعیل بمعنے سیاہ کرنے والا یقال سوّد الشئ جبکہ وہ کالا کرے وسوّدہٗ جبکہ سردار بنائے وسوّد الرجل جبکہ وہ سرداروں کو قتل کرتے ۴ الشیب یہ شباب کی ضد ہے یقال شاب شیبًا ای ابیض شعرہ از ضرب وفی التنزیل واشتعل الراس شیبًا ۵ سا ءنی سُوءٌ سے ای احزننی یقال ساء الشئ جبکہ وہ قبیح اور بری ہو و یقال سارت سیرتہٗ جبکہ اس کی عادت بری ہو ۶ تمرّد باب تفعّل کا مصدر بمعنی نافرمانی اور سرکشی کرنا یقال مَرَدَ مُرُودًا و مُرْدًا و مرادۃً و مرودۃً و ماردون و جمع المرید مُرَدَاءُ از نصر و کرم ۷ قبح یہ حسنۃ کی ضد ہے یقال قبح قبحًا و قباحۃ ضد حَسُنَ از کرم ۸ تورّد مصدر از تفعّل یہ وِرد سے مشتق ہے بمعنی گھاٹ پر پہونچنا اور صدور گھاٹ پر سے لوٹنا ۹ الانفۃ ای بلسان العار والاستنکار او بلسان الحمیۃ یقال انف من العار انفًا و انفۃً ای تنزہ عنہ وکرھہ از سمع ۱۰ اولال مصدر بمعنی ناز کرنا وھو الجرأۃ مع التلطف یقال دلّت المرأۃ علی زوجھا دلالًا و دلالًا ای اظھرت جرأۃ علیہ فی التلطف کانھا تخالفہ وما بھا خلاف از ضرب ۱۱ الم یأن ای الم یأت ای انی اینا و انًی و اناءً از ضرب جب کہ قریب ہو یا آئے و انی الشئ جبکہ پک جائے الانٰی والانی والاِنی بمعنے وقت کا آپہنچنا ۱۲ تقلع ای تمتنع اقلاع مصدر از افعال بمعنی باز رہنا یقال اقلع عن کذا جبکہ وہ باز رہے اور چھوڑے ۱۳ الخنا بمعنے فحش اور بدگوئی اور قول زور یقال خنا فی الکلام خنوًا وخنی خنًی واخنی ای افحش از نصر و سمع ۱۴ فتنفجر از باب تفعّل یہ ضجر سے ماخوذ ہے بمعنی تنگدل ہونا اور غصہ زیادہ کرنا اور بے چین ہونا یقال ضجر ضجرًا و تضجّر ای قلق از سمع ۱۵ زجر ای اکثر الصیاح والصخب ولا ثلاثی لہ یقال زجر زجرۃ جبکہ وہ شور مچائے اور ایسی بات کہے جو کہے جو سمجھ میں نہ آئے وقال استاذی مدظلہ العالی اور بعض ادباء یہ فرماتے ہیں کہ اس میں میم زائد ہے اور یہ زجر سے ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس میں ر زائد ہے بمعنی ناشناختہ ہونا ۱۶ مراح بالکسر باب مفاعلہ کا مصدر بمعنی زیادہ خوشی و ناز یا یہ مصدر میمی ہے ۱۷ تلاح یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی گالی گلوچ اور اس کے اصلی معنی درخت کی چھال و چھیلنے کے آتے ہیں۔ یقال لحاہ لحوًا ولحیًا ای شتمہ و سبّہ ولعنہٗ و قبحہٗ از ضرب و نصر ۱۸ نہزۃ بمعنے فرصت والجمع نُہَزٌ ۱۹ راح بمعنے شراب ۲۰ کفاح فعال کے وزن پر بمعنی لڑائی کرنا یقال کفح العدو کفحًا ای واجھہ واستقبلہ وکفحہ بالعصا ای ضربہ از فتح واعلم ان الکفاح والمکافحۃ ھو المقاتلۃ بالوجود ولیس دونھما ترس ولا غیرہ ولکیفیات المقاتلۃ اسماء فالمصاصعۃ المقاتلۃ بالسیوف والمداعسۃ بالرماح والمضاربۃ تلقاء الوجوہ والمطاردۃ ان یحمل کل منھما علی الآخر والمجاھدۃ ان یدفع کل واحد منھما عن نفسہ والمکادمۃ المجاھرۃ بالمحاربۃ والاستطراد ان ینھزم المحارب من قرنہ کانہ یتحیز الی فئتہ ثم یکر علیہ ینتھز الفرصۃ المطاردتہ۔ ۲۱ فعدّ امر حاضر کا صیغہ ای تجاوز یقال عدّی عن الامر جبکہ وہ چھوڑ دے و یقال عدّ عمّا تری یعنی اپنی نگاہ پھیر لو و عدّی فلانًا عن الامر

جب کہ وہ کسی کو کسی معاملہ سے باز رکھے ۔

فَفَارَقْتُهُ فَرَقًا مِنْ عَرْبَدَتِهِ[1] ۔ لَا تَعَلُّقًا بِعِدَتِهِ[2] ۔ وَبِتُّ لَيْلَتِي لَابِسًا حِدَادَ[3] النَّدَمِ عَلٰى نَقْلِي خُطَا[4] الْقَدَمِ ۔ إِلٰى ابْنَةِ[5] الْكَرْمِ ۔ لَا الْكَرَمِ[6] ۔ وَعَاهَدْتُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَنْ لَا أَحْضُرَ بَعْدَهَا حَانَةَ[7] نَبَّاذٍ[8] ۔ وَلَوْ أُعْطِيتُ مُلْكَ بَغْدَاذَ[9] ۔ وَأَنْ لَا أَشْهَدَ مَعْصَرَةَ[10] الشَّرَابِ ۔ وَلَوْ رُدَّ عَلَيَّ عَصْرُ[11] الشَّبَابِ[12] ۔ ثُمَّ إِنَّنَا رَحَّلْنَا[13] الْعِيسَ[14] ۔ وَقْتَ التَّغْلِيسِ[15] ۔ وَخَلَّيْنَا[16] بَيْنَ الشَّيْخَيْنِ أَبِي زَيْدٍ وَإِبْلِيسَ[17] ۔

الترجمۃ والمطالب پس میں اس سے بدخلقی کے خوف سے نہ اس کے وعدہ پر بھروسہ کر کے اس سے ہم جدا ہوئے اور میں نے ساری رات ندامت و پشیمانی کا ماتمی لباس (سوگ کا لباس) پہن کر کاٹی کیونکہ میں نے انگور کی شراب کی طرف قدم اٹھائے تھے نہ کہ کرم اور بزرگی کی طرف اور میں نے خداتعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ میں اب کبھی شراب کی دوکان یا دھٹی پر حاضر نہ ہوں گا اگرچہ مجھے بغداد کا ملک (سلطنت) بخش دیا جائے اور میں شراب خانہ میں جہاں پر کہ شراب نچوڑی جائے ہرگز نہ جاؤں گا اگرچہ مجھ پر جوانی کا زمانہ واپس کر دیا جائے ۔ پھر ہم نے صبح سویرے یعنی اندھیرے اپنے اونٹوں پر کجاوہ کسے اور دونوں شیخوں یعنی ابو زید اور ابلیس کو تخلیہ میں چھوڑا (یعنی تنہائی میں چھوڑا)

تشریح لغات [1] عربدتہ بمعنی سوء خلق از بعثر عربدہ وہ شخص جو بدخلق ہو اور اس کے معنی فحش اور جدال کے بھی آتے ہیں یقال عربد ای ساء خلقہ فہو عربید [2] بعدتہ مصدر بمعنی وعدہ کرنا از وَعَدَ یَعِدُ (ضرب) [3] حداد بالکسر بمعنی کپڑے سیاہ جو سوگ میں پہنے جائیں یقال حَدَّ حِدَادًا و اَحَدَّ ای ترک الزینۃ ولبس السواد لموت قریبہ او حبیبہ از نصر وضرب [4] خطا بالضم یہ خطوۃ کی جمع ہے بمعنی چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ اور عوام اسے فتحہ کہتے ہیں اور اس کی جمع خُطُوات اور خَطَوات بھی آتی ہے [5] ابنۃ الکرم الکرم بسکون الراء بمعنی انگور اور ابنۃ الکرم انگوری شراب [6] لا الکرم بفتح الراء ضد اللوم [7] حانۃ بمعنی شراب فروشی کی دوکان [8] نباذ نبیذ بیچنے والا یعنی انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب [9] بغداد یہ عراق کا نہایت مشہور شہر ہے اور خلفائے اسلامیہ کا دارالسلطنت رہ چکا ہے اس کو دار السلام یا دارالاسلام بھی کہتے ہیں اور یہ تین کی طرح سے مستعمل ہے بغداد ۔ بغداذ ۔ بغدان ۔ اور بعض ادباء اس کی وجہ تسمیہ یہ بتاتے ہیں بغ ایک بت کا نام تھا اور داد بمعنی عطیہ یا دیا ہوا اس کو غیر مسلمین نے اس کا اس پر نام رکھد یا اور مسلمانوں نے بُرا سمجھ کر اس کو ذال منقوطہ سے بدل لیا اور بعض ادباء یہ کہتے ہیں کہ یہ اصل میں باغ داد تھا یعنی انصاف کا باغ اس کو نوشیرواں نے بنایا تھا اور بعض ادباء ذال کو نون سے بدل کر بغدان استعمال کرتے ہیں واللہ اعلم [10] معصرۃ بمعنی شراب کھینچنے و نچوڑنے کی جگہ [11] عصر بمعنی زمانہ والجمع عُصُورٌ و اَعْصُرٌ و عُصُرٌ و اعصارٌ [12] الشباب یہ شیب کی ضد ہے بمعنی جوانی اور بلوغ سے تیس برس تک کا زمانہ و ابتدا [13] رحلنا از تفعیل ترحیل مصدر بمعنی کوچ کرانا و کوچ کرنے میں کوشش کرانا [14] العیس بالکسر الابل البیض یخالط بیاضہا سواد خفیف والواحد اعیس والعیس ایضًا کرام الابل ۔ اعلم ان لالوان الابل اسماءً فاذا لم یخالط حمرۃ البعیر شئ فہو احمر فان خالطہا السواد فہو ارمک فان کان اسود یخالط سوادہ بیاض کدخان الرمث فہو اورق فان اشتد

سوادہ فھو جون فان کان ابیض فھوادم فان خالطت بیاضہ حمرۃ فھواصھب فان خالطت بیاضہ شقرۃ فھو اعیس فان خالطت حمرتہ صغرۃ وسواد فھواحوی فان کان احمر یخالطحمرتہ سواد فھوا کلف ؎۱۰ التغلیس وھوالسیر فی الغلس وھو ظلمۃ اخر اللیل ؎۱۱ خلینا از باب تفعیل مصدر اس کا تخلیۃ ہے یقال خلّٰی منہ وعنہ جبکہ وہ چھوڑے ؎۱۲ ابلیس یہ شیطان کا علم جنس ہے وا۔لجمع ابالسؔ وابالسۃؔ۔ انتخار علی غفرلہ۔

اَلْمَقَامَۃُ الثَّالِثَۃَ عَشْرَۃَ الْبَغْدَادِیَّۃُ

دَوَی الْحٰرِثُ ابْنُ هَمَّامٍ. قَالَ نَدَوْتُ[۱] بِضَوَاحِی[۲] الزَّوْرَاءِ[۳]. مَعَ مَشْیَخَةٍ[۴] مِنَ الشُّعَرَاءِ[۵] لَا یَعْلَقُ[۶] لَهُمْ مُبَارٍ[۷] بِغُبَارٍ[۸]. وَلَا یَجْرِیْ مَعَهُمْ مُمَارٍ[۹] فِیْ مِضْمَارٍ[۱۰]. فَاَفَضْنَا[۱۱] فِیْ حَدِیْثٍ یَفْضَحُ الْاَزْهَارَ[۱۲]. اِلٰی اَنْ نَصَّفْنَا[۱۳] النَّهَارَ[۱۴]. فَلَمَّا غَاضَ[۱۵] دَرُّ[۱۶] الْاَفْكَارِ[۱۷]. وَصَبَتِ[۱۸] النُّفُوْسُ اِلَی الْاَوْكَارِ[۱۹] لَمَحْنَا[۲۰] عَجُوْزًا[۲۱] تُقْبِلُ مِنَ الْبُعْدِ. وَتُحْضِرُ[۲۲] اِحْضَارَ الْجُرْدِ[۲۳].

الترجمۃ والمطالب (تیرہویں مجلس جو بغدادیۃ کے نام سے منسوب ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے زوراء (نہر بغداد) کے کنارہ اساتذہ شعراء کی انجمن بنائی وہ ایسے تھے کہ ان کا کوئی مقابلہ کرنے والا نہ تھا اور نہ ان کے ساتھ کوئی جھگڑا کرنے والا میدان میں برابر چل سکتا تھا پس ہم دوپہر تک ایسی بات میں مشغول و مصروف رہے جو وہ کلیوں کو بھی رسوا کرتی تھی پس جبکہ فکروں کا دودھ کم ہو گیا (یعنی عمدہ باتیں ختم ہو گئیں اور جانوں کو گھر جانے کی خواہش ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ ایک بڑھیا دور سے ہمارے سامنے آرہی ہے اور وہ تیز رفتار کم بال گھوڑے کی طرح چوکڑیاں بھرتی چلی آرہی تھی (یعنی وہ بہت تیز آرہی تھی)

تشریح لغات ؎۱ ندوت از نصر یقال ندا القوم ندوًا جبکہ لوگ مجلس میں جمع ہوں اور حاضر ہوں اور اس کے معنے انجمن بنانے و مجلس قائم کرنے کے وانجمن قائم کرنے کے بھی آتے ہیں ؎۲ بضواحی یہ ضاحیۃؔ کی جمع ہے بمعنی کھلا ہوا کنارہ واطراف یقال ضحا ضحوًا وضحوا وضحیًا ای برز الشمس واصابتہ الشمس بابہ فتح ؎۳ الزوراء وھی اسم موضع قریب من بغداد یا یہ بغداد کے محلہ کا نام ہے ؎۴ مشیخۃ یہ شیخ کی جمع ہے بمعنے بڈھا اور اس کی جمع شیوخؔ وشیوخ واشیاخ وشیخۃ وشیخان ومشیخۃ بھی آتی ہے اور جمع الجمع مشائخ اور اشایخ یقال شیخ المرأۃ بمعنی شوہر اور شیخ کا اطلاق استاد عالم اور سردار قوم اور ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو لوگوں کے نزدیک علم وفضیلت مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہو اور شیخ النار یہ ابلیس سے کنایہ ہے۔ ؎۵ الشعراء یہ شاعر کی جمع ہے بمعنی شعر کہنے والا ؎۶ لایعلق ای لایدرک ولا یلعق از سمع یقال علق فلانا علوقًا وعلقا وعلقا وعلاقۃ ولقیہ جبکہ وہ محنت کرے ؎۷ مبار اسم فاعل از باب مفاعلہ یقال باری الرجل جبکہ وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے اور یہاں پر اس کے معنی مقابلہ اور جھگڑا کرنے والے کے ہیں وباری امرأتہ جبکہ وہ چھوڑنے پر مصالحت کرے ؎۸ بغبار بمعنی خاک وگرد یقال غبر غبرًا

ای اصابہ الغبار از سمع وفی التنزیل وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ای التراب او ما دق عنہ ۹ے ممار اسم فاعل از باب مفاعلہ اس کا مصدر ممارات ومراء ہے بمعنی جھگڑا کرنا یقال ماری مراء و ممارات جبکہ وہ جھگڑا کرے وفی التنزیل افتمارونہ علی ما یری ۱۰ے مضمار بالکسر وہ میدان جہاں گھوڑے دوڑائے جائیں اور یہ ضمر سے ماخوذ ہے جس کے معنی دبلے پیٹ کے ہیں کیونکہ گھوڑے دوڑنے میں دبلے ہو جاتے ہیں ۱۱ے افضنا از افعال افاضۃ مصدر بمعنی لوٹنا اور ضرب سے اس کے معنے بہنے کے آتے ہیں ومنہ طواف الافاضۃ اب اس کے معنی پہنچنے کے ہیں ۱۲ے حدیث بمعنی خبر یقال صاروا احادیث یعنی وہ لوگ ختم ہوگئے صرف اُن کی بات ہی بات باقی رہ گئی والجمع احادیث وحدثان و حُدثان ۱۳ے یفضح از افعال بمعنی ذلیل ورسوا کرنا و صبح طلوع ہونا افضاح مصدر اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنی برائیاں ظاہر کرنا و غالب آنا و روشنی کا غالب ہونا اور سمع سے بمعنے تھوڑا اسفید ہونا ۱۴ے الازہار یہ زہر کی جمع ہے بمعنے سفید و زرد پھول و کلی و شگوفہ اب اس کے معنی مطلق پھول کے آتے ہیں اور اس کے جمع ازہار و زہور بھی آتی ہے یقال زہر السراج اوالوجہ زہوراً ای تلالاء واضاء از فتح ۱۵ے نصفنا از باب تفعیل تنصیف مصدر بمعنی آدھا کرنا ۱۶ے نہار بالفتح بمعنے دن نہار شرعی صبح سے لے کر مغرب تک والجمع انہر ونُہر ۱۷ے غاض از ضرب بمعنی نقص (یعنی کم ہو) یقال غاض غیضا ای نقص وفی التنزیل وما تغیض الارحام وما تزداد یتعدی ویلزم وفی التنزیل وغیض ۔ ۱۸ے الماء دَرّ بالفتح مصدر بمعنی دودھ دودھ کی زیادتی و خون و بالضم بمعنی بڑا موتی ومنہ دُرّ درّہ ای سال خیرہ از نصر وضرب بمعنی جاری ہونا و دودھ زیادہ ہونا ۱۹ے الافکار یہ فکر کی جمع ہے افکار مشبہ ہے اور اس کا مشبہ بہ محذوف ہے ای افکار التی کانفتواح ای الماء الخالص ۲۰ے وصبت ای مالت اس کا مصدر صُبُوّاً اور صَبْوَۃً ہے از نصر یقال صبا الیہ صبوۃ وصبوا ولہ جبکہ وہ مشتاق ہو وصبا یصبو صَبوًا وصُبُوًّا وصِباءً جبکہ وہ مائل ہوا اور بچوں کی سی خصلت اختیار کرے ۔ ۲۱ے الاوکار یہ وکر کی جمع ہے بمعنی پرندہ کا گھونسلہ جو پہاڑ یا دیوار پر وہ بنائے اور کناسہ ہرن کے رہنے کی جگہ اور ماسدۃ اور غابۃ شیر کے رہنے کی جگہ یا جھاڑی اور افحوص جو سطح زمین پر گھونسلہ ہو اور کن جو پہاڑ کی کھوہ میں ہو یقال وکر الطائر وکراً و وکوراً ای اتی الی وکرہ از ضرب ۲۲ے لمحنا ای ابصرنا یقال لمح البصر لمحا ۔۔۔ جبکہ نگاہ اٹھے ولمح الرجل الشئ والی الشئ جبکہ وہ دزدیدہ نظر سے دیکھے از فتح ۲۳ے عجوزا بمعنی بوڑھیا والجمع عجز وعجائز ۲۴ے تقبل از افعال اقبال مصدر بمعنی متوجہ ہونا و آنا یقال اقبل الیہ جبکہ وہ متوجہ ہو اور آئے واقبل علی الشئ جبکہ وہ شروع کرے واقبل الیوم جبکہ دن قریب ہو ۲۵ے تحضر احضار مصدر بمعنی دوڑنا و حاضر ہونا یقال احضر الفرس جبکہ وہ تیز دوڑے ۲۶ے الجرد بالضم یہ جرداء کی جمع ہے اور یہ اجرد کا مونث ہے بمعنی کم بال والا گھوڑا اور دوڑ میں آگے رہنے والا گھوڑا یقال جرد الفرس جرداً ای قصر شعرہ از سمع ۔

وَقَدِ اسْتَتْلَتْ صِبْيَةً اَخَفَّ مِنَ الْمَغَازِلِ ۔ وَاَضْعَفَ مِنَ الْجَوَازِلِ ۔ فَمَا كَذَّبَتْ اِذَا رَأَتْنَا ۔ اَنْ عَرَتْنَا ۔ حَتّٰى اِذَا مَا حَضَرَتْنَا ۔ قَالَتْ حَيَّا اللّٰهُ الْمَعَارِفَ ۔ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَارِفَ ۔ اِعْلَمُوْا يَا مَآلَ الْاٰمِلِ ۔ وَثِمَالَ الْاَرَامِلِ ۔ اَنِّيْ مِنْ سَرَوَاتِ الْقَبَائِلِ ۔ وَسَرِيَّاتِ الْعَقَائِلِ ۔ لَمْ يَزَلْ اَهْلِيْ وَبَعْلِيْ يَحُلُّوْنَ الصَّدْرَ ۔ وَيَسِيْرُوْنَ الْقَلْبَ ۔ وَيَمْطُوْنَ الظَّهْرَ ۔ وَيُوْلُوْنَ الْيَدَ ۔

الترجمۃ والمطالب اور اس نے اپنے پیچھے چرخہ کے تکلے سے زیادہ لاغر اور کبوتر کے بچوں سے بھی زیادہ کمزور بچوں کو لگا رکھا ہے پس وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے سامنے آگئی اور کہنے لگی خدا ان چہروں کو سلامت

رکھے اگرچہ وہ پہچانے ہوئے نہیں ہیں اے امیدواروں کی امید کی جگہ (یا پناہ آرزوؤں کی)، اور بیواؤں کے جائے پناہ تم غور سے سنو میں شریف قبیلہ اور سردار پردہ نشین عورتوں میں سے ایک عورت ہوں میرے اہل اور میرا شوہر ہمیشہ مجلس یا جگہ میں صدر بنتے تھے اور وہ وسط لشکر میں چلتے تھے اور سواریاں دیتے تھے اور نعمتیں دیا کرتے تھے۔

تشریح لغات

۱؎ استتلت یہ تلو سے مشتق ہے بمعنی پیچھے آنا از باب استفعال ای استتبعت یقال تلاہ تلواً وتلواً ای تبعہ از نصر ومنہ التالی واستتلت الناقۃ جب کہ بچے ناقہ کے پیچھے ہوں ۲؎ انحف اسم تفضیل کا صیغہ یہ نحیف سے مشتق ہے بمعنی ضعیف و لاغر ہونا از سمع وکرم ۳؎ المغازل یہ مغزل کی جمع ہے بمعنی چرخہ کا تکلہ جس پر سوت وغیرہ کاتا جائے از ضرب یقال غزل الصوف غزلاً ای مَدّہ وفتلہ خیطاً یہاں لاغری سے تشبیہ دی ہے ۴؎ اضعف اسم تفضیل کا صیغہ ضعف وضعف سے بمعنی کمزور ہونا از نصر وکرم ۵؎ الجوازل یہ جوزل کی جمع ہے بمعنی کبوتر کا بچہ جس کے بال نہ ہوں ۶؎ فما کذبت ای ماتوقفت وما تاخرت از تفعیل بمعنے جھٹلانا اور جھوٹا بنانا اور جھوٹے کی بات میں تاخیر نہ کرنا مستعار من قولہم حمل فما کذب وقولہم کذب عن القتال اذا جبن مجردہ از ضرب ۷؎ عرننا ای قصد تنا ودخلتنا از عراہ الامر یعریہ عرّیا جبکہ پیش آئے ۸؎ حیا از باب تفعیل یقال حیاہ تحیۃً یعنی حیاک اللہ کہنا (اللہ تمہاری عمر دراز کرے) وسلام کرنا وحیاہ اللہ باقی رکھنا ۹؎ المعارف ای الوجوہ یہ مَعْرِف کی جمع ہے یا مَعْرَف کی بمعنی چہرہ اس لیے کہ اس سے مرد کی شناخت ہوتی ہے ۱۰؎ معارف یہ معرفۃ کی جمع ہے بمعنے پہچانے ہوئے ۱۱؎ مال یہ آل یؤول اَوْلاً سے بمعنی جمع از نصر ومنہ التاویل وفی التنزیل وما یعلم تاویلہ الا اللہ یعنی وحدہ ۱۲؎ آمل یہ اسم فاعل کا صیغہ بمعنے امید کرنے والا یہ امل سے از نصر بمعنی امید اور آمل کی جمع آمال آتی ہے ۱۳؎ ثمال وہ فریادرس جو ان کی کفالت کرتا رہتا ہو یقال ثمال القوم یعنی قوم کا فریادرس ۱۴؎ الارامل یہ ارمل کی جمع ہے جس کی بیوی مرگئی یا جس عورت کا شوہر مرجائے اور یہاں اس سے مراد مسکین ہے۔ یقال رمل الطعام رملاً ای جعل فیہ رملا (رمت) از نصر وارمل القوم ای نفذ زادھم وافتقروا وارملت المراۃ ای ماتت عنہا زوجہا ۱۵؎ سروات ای من ساداتہا یہ سراۃ کی جمع ہے بمعنے سردار ۱۶؎ القبائل یہ قبیلہ کی جمع ہے بمعنی ایک باپ کے بیٹے ۱۷؎ سریات یہ سَرِیَّۃٌ کی جمع ہے اور یہ سَرِیّ کا مونث ہے بمعنی برگزیدہ اور صاحب شرف اور سردار اور سریٌّ کی سَراۃ اور اسریاء اور سُرَیٌّ آتی ہے اور یہ سریۃ کی جمع سرایا بھی آتی ہے یقال سرا وسَرُوَ وسَرِیَ سَرْوًا وسراوۃً وسراءً ای کان سَرِیًّا از نصر کرم وسمع ۱۸؎ العقائل یہ عقیلۃ کی جمع ہے بمعنی صاحب عقل وشریف عورت۔ لانہا تعقل صواحبہا عن السواء اولانہا عقلت فی خدرہا ای حبست وھم یقولون فی ترتیب حسن المراۃ وضیعۃ اذا کانت بہا مسحۃ من الجمالُ عینہا جمیلۃ فاذا اشبۃ بعضہا بعضا فی الحسن فہی حسانۃٌ فاذا استغنت بجمالہا من الزینۃ فہی غانیۃ فاذا کانت لاتبالی ان تلبس ثوبا حسنا ولا تتقلد قلادۃ فاخرۃ فہی معطالٌ فاذا کان حسنہا ثابتا کانہ قد وسم فہی وسیمۃ فاذا قسم لہا حظ وافر عن الحسن فہی قسیمۃٌ فاذا کان النظر الیہا یسیر الردع فہی رائعۃ فاذا غلبت النساء لحسنہا فہی باہِرَۃٌ ۱۹؎ بعلی بمعنی عورت ومرد یقال بعل الرجل للمراۃ یعنی شوہر ہونا وبعلت المَرْأۃ شوہر والی ہونا از نصر اور یہاں اس سے مراد زوج ہے وفی التنزیل وہذا بعلی شیخا ۲۰؎ یحلون از حلول بمعنی اترنا از نصر وضرب ۲۱؎ الصدر ای صدر مجلس اور اعلیٰ جگہ والجمع صدور ۲۲؎ یسیرون سیر مصدر از ضرب بمعنی چلنا ۲۳؎ القلب بمعنی وسط لشکر والعسکر خمسۃ اقسام ۱ مقدمۃ و طلیعۃ ۲ وساقۃ ۳ ومیمنۃ ۴ ومیسرۃ ۵ وقلب اور قلب یہ بادشاہوں کی جگہ ہوتی ہے ۲۴؎ یمطون امطار مصدر از افعال بمعنی سواری دینا یقال امطاہ الدابۃ ای ارکبہ ایاہا ومطی الدابۃ مطیٔ ای رکبہا واتخذ ہا مطیۃ از سمع ۲۵؎ الظہر سے مراد سواری ہے

اوراس کے اصلی معنی پیٹھ کے ہیں والجمع اَظْهُرٌ وظهورٌ وظهرانٌ اورظہر بار برداری کا اونٹ ۲۵ یولون ای یعطون ازافعال یقال اولاہ معروفا جبکہ وہ کسی پر احسان کرے اور کچھ کسی کو دے اور ثلاثی مزید سے اس کا صیغہ نہیں آتا ہے ۲۶ ید بمعنی ہاتھ و ہتھیلی اور یہ کلمہ مونث ہے اوراس کالام کلمہ محذوف ہے یہ اصل میں یدیٌ تھا اس کا تثنیہ یدان ہے اوراس کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے اور یہاں یہ ہی معنی مراد ہیں اس کی جمع الایدی اور اَلْاَیْدِیُ آتی ہے اوراس کی جمع الجمع ایادی آتی ہے واللہ اعلم۔

فَلَمَّا اَرْدَى الدَّهْرُ الْاَعْضَادَ۔ وَفَجَعَ بِالْجَوَارِحِ الْاَكْبَادَ۔ وَانْقَلَبَ ظَهْرًا لِبَطْنٍ۔ نَبَا النَّاظِرُ وَجَفَا الْحَاجِبُ وَذَهَبَتِ الْعَيْنُ۔ وَفُقِدَتِ الرَّاحَةُ۔ وَصَلَدَ الزَّنْدُ وَوَهَنَتِ الْيَمِيْنُ وَضَاعَ الْيَسَارُ۔ وَبَانَتِ الْمَرَافِقُ۔ وَلَمْ يَبْقَ لَنَا ثَنِيَّةٌ وَلَا نَابٌ فَمُذْ اَغْبَرَّ الْعَيْشُ الْاَخْضَرُ وَازْوَرَّ الْمَحْبُوْبُ الْاَصْفَرُ۔ اِسْوَدَّ يَوْمِيَ الْاَبْيَضُ۔ وَابْيَضَّ فَوْدِيَ الْاَسْوَدُ۔ حَتّٰى رَثٰى لِيَ الْعَدُوُّ الْاَزْرَقُ۔

الترجمة والمطالب لیکن جب سے زمانہ نے میرے مددگاروں کو تباہ اور برباد کردیا اور کثرت اولاد کی وجہ سے جگروں کو تکلیف دی اور زمانہ نے پلٹا کھایا تو وہ دیکھنے والے آنکھیں چرانے لگے، ناموافق ہو گئے اور دربان خدمت گاروں نے آنکھیں پھیرلیں اور سونا (مال واسباب) جاتا رہا اور آرام وعیش چلا گیا اور چقماق میں آگ نہ رہی اور داہنا ہاتھ (قوت) ضائع ہوگئی اور بایاں ہاتھ (یا مالداری) جاتی رہی اور منافع جاتے رہے اور ہمارے پاس نہ تو کوئی جوان اونٹ بچا اور نہ بوڑھا، خلاصہ یہ کہ جب یہ کہ عمدہ عیش مکدر ہوگیا (یا غبار آلود ہوا) اور اشرفیوں نے منہ پھیر لیا اور میرا روشن دن سیاہ (تاریک) ہو گیا اور میرے سر کے بال سیاہ سفید ہو گئے یہاں تک کہ مجھ پر سخت دشمن بھی رحم کھانے لگا۔

تشریح لغات ۱ اردیٰ ازافعال ارداءٌ مصدر بمعنی ہلاک کرنا یقال ردی ردیٌ ای ہلک از سمع ۲ الاعضاد ای الاعوان یہ عضدٌ کی جمع ہے بمعنی مددگار از نصر ۳ فجع از فتح افجع مصدر بمعنی غمگین کرنا و مصیبت زدہ بنانا ۴ الجوارح یہ جارحۃٌ کی جمع ہے انسان کا کوئی عضو (ہاتھ پیر) ای بالکواسب دعوامل الجسد وقیل المراد بالجوارح ھھنا الاولاد الذین یکسبون۔ ۵ الاکباد یہ کبدٌ کی جمع ہے بمعنی جگر اوراس کی جمع کبود بھی آتی ہے ۶ انقلب ازانفعال مصدر انقلاب بمعنی پلٹ جانا یعنی بالکل پیٹھ پھیرنا اور متوجہ نہ ہونا ای تحوّل الامر وانعکس الحال اور یہ کہاوت ہے جبکہ بہت زیادہ بے قراری اور بے چینی ہو اور حالت میں انقلاب پیدا ہو ۷ ظہرا یہ تمیز کی وجہ سے منصوب ہے ۸ اور لبطن میں لام اختصاص کے لیے ہے ۹ نبا از فتح بمعنی ناموافق ہونا یقال نبت الدار ای لم یوافق ۱۰ الناظر بمعنی رقیب وجاسوس و آنکھ و آنکھ کا حصہ و دیکھنے والا از سمع ونصر ۱۱ جفا از نصر بمعنی ظلم و آذی یقال جفاہ جفواً وجفاءً ای ظلمہ از نصر ۱۲ الحاجب بمعنی دربان وخدمت گار والحاجب المانع عن السلطان یقال حجبہ حجبًا وحجابًا ای منع من الدخول از نصر ومنہ الحجاب بمعنی الستر ۱۳ العین ای الذھب والفضۃ ۱۴ فقدت فقد و فقدان مصدر بمعنی نہ ہونا الفقد عدم الشیٔ بعد وجودہ فھو اخص من العدم لان العدم یقال ایضا فیما لم یوجد بعد ۱۵ الراحۃ بمعنی آرام یہ تعب کی ضد ہے ۱۶ صلد بے آگ ہونا اور یہ کنایہ ناامیدی و ذلت سے ہے یقال صلد الزند صلودًا از ضرب

جبکہ چقماق آواز نکالے اور روشن نہ ہو وصلدت الارضُ ای صلبت وفی التنزیل فترکہ صلدا ای حجر املس صلباً لا ینبت شیئاً ۱۱ الزند چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلے کو (الزندۃ) اور دونوں کو (الزندان) کہتے ہیں والجمع زنادٌ وازندٌ وازنادٌ ۱۸ وھنت ای ضعفت اس کا مصدر وھنٌ ہے وھو ضعفٌ من حیث الخَلق والخُلُق ازضرب یقال وھنہ یھنہ وَھناً جبکہ کمزور کرے دوھن دَوھنَ ودھنَ ازضرب وسمع وکرم جبکہ کام میں سست اور کمزور ہو ۱۹ الیمین یہ استعارہ ہے بمعنی قوت اور اس کے معنی اصل میں داہنے ہاتھ و داہیں جانب کے ہیں اور چونکہ ہاتھ میں قوت اور طاقت ہوتی ہے اس لیے یہ معنی مجازی مراد ہیں والجمع ایمن وایمان وایامن وایا بین ۲۰ ضاع ازضرب بمعنی ضائع ہونا اور ازنصر بمعنی حرکت دینا ورنجیدہ کرنا وبھڑکا دینا وگھبرا دینا اور مشک کی خوشبو پھیلنا اور جانوروں کو دبلا کرنا اور بچہ کا رونے میں تیج وتاب کھانا ۲۱ الیسار بالفتح بمعنی مالداری وآسانی وبالکسر بمعنی بایاں والجمع یُسُرٌ ویُسرٌ ۲۲ بانت ازضرب یقال بان عنہ بیناً وبیوناً وبَینُونَۃً جبکہ وہ جدا ہو ۲۳ المرافق بمعنی منافع یہ مرفق کی جمع ہے بمعنی ما یرتفق وما ینتفع بہ من مال وغیرہ لامرفق الید ۲۴ ثنیۃ بمعنی اونٹنی جوان یہ ثنی کا مؤنث ہے وہ جانور جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں والجمع ثناء وثنیانٌ ۲۵ ناب بوڑھی اونٹنی والجمع اینابٌ وانیُبٌ ونیوبٌ وانا بیب ۲۶ اغبرا غبرار مصدر از افعلال بمعنی غبار آلود ہونا ۲۷ الاخضر یہ خضراء کا مؤنث ہے بمعنی سبز رنگ العیش الاخضر سے مراد عمدہ عیش وآرام ہے از سمع ۲۸ ازور۔ ازورار مصدر بمعنی منہ پھیرنا وبرگشتہ ہونا یقال زوِر زوراً ای مال واعوجّ از سمع ۲۹ المحبوب الاصفر سے مراد دینار (اشرفی) ہے بین قولہ الاخضر والاصفر والسود وغیرھا صنعۃ تدبیج وھی نوع من الصیاق وفسروھا بان یذکر فی معنی من المدح وغیرہ الوان لقصد الکنایۃ او التوریۃ ۱۲ ۳۰ نوٗد کنپٹی اور اس کی جمع افواد آتی ہے وھم یقولون عیش اخضر وموت احمر ونعمۃ بیضاء ویوم اسود وازرق ومنہ موت احمر جو قتل ہو کر مرے وموت اغبر جبکہ فاقہ سے مرے اور موت ابیض جبکہ پلنگ پر اس کا انتقال ہو اور موت اسود جبکہ پانی میں ڈوب کر یا کوئی اس کا گلہ گھونٹ دے ۳۱ رثی ای رحمنی یقال رثی لہ رثواً ای رحمہ از نصروضرب ۳۲ الازرق ای شدید العداوۃ والجمع زرقٌ ازرق کے معنی نیلی آنکھ کے ہیں اور رومیوں کی نیلی آنکھیں ہوتی ہیں اور وہ بے مروتی کا ثبوت ہے اور اس سے مراد سخت دشمن ہے یقال زرق زرقاً عمیَ ای صار ازرق وفی التنزیل زرقا یتخافتون ای عمیا عیونھم لانور لھم از سمع۔

فَحَبَّذَا الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ وَتِلْوِیَ مَنْ تَرَوْنَ عَیْنُہٗ فِرَاسُہٗ۔ وَتَرْجُمَانُہٗ اصْفِرَارُہٗ۔ وَقُصْوٰی بُغْیَتِہٖ اَحَدُھُمْ ثُرْدَۃٌ۔ وَقُصَارٰی اُمْنِیَّتِہٖ بُرْدَۃٌ۔ وَکُنْتُ اٰلَیْتُ اَنْ لَّا اَبْذُلَ الْحُرَّ اِلَّا لِلْحُرِّ۔ وَلَوْ اِنِّیْ مُتُّ مِنَ الضُّرِّ۔ وَقَدْ نَاجَتْنِی الْقَرُوْنَۃُ۔ بِاَنْ تُوْجَدَ عِنْدَکُمُ الْمَعُوْنَۃُ۔ وَاٰذَنَتْنِیْ فِرَاسَۃُ الْحَوْبَاءِ۔ بِاَنَّکُمْ یَنَابِیْعُ الْحِبَاءِ۔

الترجمۃ والمطالب اور میرے لیے بہت ہی اچھی سرخ موت ہے اور میرے پیچھے جو بچے موجود ہیں اس حالت میں کہ اُن کا جسم ان کا امتحان ہے اور اُن کا زرد رنگ شرح حال (حال کہنے والا) ہے اور ان کی انتہائی مراد سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہے اور بڑی سے بڑی خواہش اُن کے بدن ڈھانپنے کے لیے ایک کپڑا (چادر) ہے اور میرے عزیزو! میں نے یہ قسم کھائی تھی کہ میں صرف شریف چہروں کے سامنے ہی سوال کروں گی اگرچہ میں فاقہ میں ہی کیوں نہ مر جاؤں اب میرے نفس نے چپکے سے یہ بتلایا

کہ تم لوگوں سے مجھے ضرور مدد ملے گی اور میرے نفس کی زیرکی نے مجھے یہ خبر دی ہے تحقیق کہ تم ہی عطا کے چشمہ ہو۔

تشریح لغات | ۱؎ الموت الاحمر ای القتل الذی یراق فیہ دم احمر ۲؎ تلوی ای قلقی ۳؎ عینہ ای شخصہ یعنی ذات وشخص مراد ہے ۴؎ فرارہ ای معرفتہ حالہ یعنی حال بتانے والا یقال فر الدابۃ فرًّا وفرارًا ای کشف من اسنانہا لیری کم بلغت من السنین از ضرب یقال عینہ فرارۃ الشئ اس کا دیکھنا جلدی کرنے والا اور اس حقیقت کی چیز سے خبر دینے والا ہے اور یہ مشتق ہے فرور سے بمعنی بہائم کے دانت کھول کر دکھائے تاکہ ان کی عمر معلوم ہو سکے ۵؎ ترجمانہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں ادا کرنا یقال ترجم الکلام جبکہ وہ ترجمہ کرے یہ صفت کا صیغہ ہے ترجمان وترجمان والجمع تراجمۃ وتراجم وترجم الرجل یعنی اس کی عادت واخلاق بیان کرنا وترجم عنہ یعنی اس کے کسی معاملہ کو واضح کرنا یقال ترجمہ بالترکیۃ یعنی اس نے ترکی زبان میں ترجمہ کیا ومنہ المترجم ۶؎ اصفرارہ مصدر بمعنی زردی اس سے مراد اس کا بھوکا ہونا ہے ۷؎ قصوٰی بالضم بمعنی دور کی حد وانتہا وغایت اور قصوی یہ اقصٰی کا مؤنث ہے بمعنی دوری یقال قصی المکان قصوًا وقصوًّا وقصاءً وقصاءً وقصِیَ قصی ای بعد وقصی الرجل عن القوم ای تباعد از نصر وسمع وفی التنزیل وھو بالعدوۃ القصوٰی ۸؎ شردہ بالضم ای ثریدٌ وھو الخبز المفتوت المبلول بمرق وجمع الثرید ثرائد یقال ثرد ثرد .... جب کہ وہ روٹی کے ٹکڑے کو شوربہ میں ملائے یعنی ثرید کرے ۹؎ قصاری یہ قصر سے ماخوذ ہے بمعنی روکنا اور یہ فعالٰی کے وزن پر مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی منتہی وغایت یقال قُصرک اور قصارک او قصاراک ان تفعل کذا یعنی تمہاری انتہائی طاقت یہ ہے کہ تم ایسا کرو ۱۰؎ بردۃ بالضم بمعنے دھاریدار کپڑا و کالاکمبل والجمع بُرَدٌ وجمع البرد بُرودٌ وأبرادٌ وأبرُدٌ ایضا ۱۱؎ آلیت ایلاء مصدر از افعال بمعنی قسم کھانا اور یہ الیّۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی قسم کے ہیں یقال آلیٰ ایلاءً جبکہ وہ قسم کھائے۔ ۱۲؎ ابذل بذل مصدر بمعنی دینا وسخاوت کرنا یقال بذل الشئ جبکہ وہ دے اور سخاوت کرے از نصر وضرب ۱۳؎ حر بالضم بمعنی شریف وآزاد والحُرُّ من کل شئ بمعنی عمدہ حصہ اور بالفتح بمعنے گرمی والجمع حرور واحارٌ اور بالکسر بمعنے اندام نہانی وفرج ۱۴؎ مُتُّ صیغہ متکلم موت مصدر جو حیات کی ضد ہے بمعنے مرنا یقال مات الرجل جبکہ وہ مرے از نصر اور اس کے معنے ہوا کے رکنے اور آگ کی راکھ ٹھنڈی ہونے اور کپڑے بوسیدہ ہونے کے بھی آتے ہیں ۱۵؎ ناجتنی مناجاۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی آہستہ آہستہ بات کہنا ۱۶؎ القرونۃ ای النفس اس لیے کہ ہر شخص کے ساتھ ہی ساتھ ہوتا ہے یقال قرن الشئ بالشئ قرنًا ای شدّیہ ووصلہ الیہ از ضرب ۱۷؎ للمعونۃ بمعنی مدد واعانت ۱۸؎ آذنتنی ای اعلمتنی ایذان مصدر از افعال بمعنی اطلاع دینا یقال اذن بالشئ اِذنا واَذَنًا واذانًا واذانۃً ای علم بہ وافرنہ الامر بالامر ای اعلمہ بہ وفی التنزیل واذان من اللہ ورسولہ از سمع ۱۹؎ فراسہ بالکسر بمعنی سمجھ اور ظاہر نظر سے باطن کو معلوم کرنا از ضرب وبالفتح الحذاقۃ ہوشیاری ومہارت از کرم ۲۰؎ الحوباء النفس والجمع حوباوات یقال حاب بکذا حوبًا وحُوبًا وحابۃً وحابا جبکہ وہ گنہگار ہو وسمی النفس حوباء لانہا ترتکب الحوب وفی التنزیل انہ کان حوبًا کبیرًا ای اثمًا کبیرًا ۲۱؎ ینابیع یہ ینبوع کی جمع ہے بمعنی جاری چشمہ یقال نبع الماء نبعًا ونبوعًا ای خرج الماء من العین از فتح۔ ۲۲؎ الحباء بالکسر بمعنی عطیہ یقال حباہ بذا حبوًا ای اعطاہ ایاہ از نصر۔

فَنَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً اَبَرَّ قَسَمِیْ. وَصَدَّقَ تَوَسُّمِیْ. وَنَظَرَ اِلَیَّ بِعَیْنٍ یُقْذِیْهَا الْجُمُوْدُ. وَ یُقَذِّیْهَا الْجُوْدُ. رقَالَ الْحٰرِثُ ابْنُ هَمَّامٍ) فَهِمْنَا لِبَرَاعَةِ عِبَارَتِهَا. وَمُلَحِ اسْتِعَارَتِهَا

وَقُلْنَا لَهَا قَدْ فَتَنَ كَلَامُكِ . فَكَيْفَ الْحَامُكِ . فَقَالَتْ اُفَجِّرُ الصَّخْرَ . وَلَا فَخْرَ فَقُلْنَا إِنْ جَعَلْتِنَا مِنْ رُوَاتِكِ . لَمْ نَبْخَلْ بِمُوَاسَاتِكِ . فَقَالَتْ لَأُرِيَنَّكُمْ اَوَّلًا شِعَارِي . ثُمَّ لَأُرَوِّيَنَّكُمْ اَشْعَارِي . فَأَبْرَزَتْ رُدْنَ دِرْعٍ دَرِيسٍ . وَبَرَزَتْ بَرْزَةَ عَجُوزٍ دَرْدَبِيسٍ . وَأَنْشَأَتْ تَقُوْلُ ؎

اَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ اشْتِكَاءَ الْمَرِيْضِ	رَيْبَ الزَّمَانِ الْمُتَعَدِّيْ الْبَغِيْضِ

الترجمة المطالب خدا ایسے شخص کو (ترو تازہ) سر سبز و شاداب رکھے جو میری قسم کو پورا اور میری شناخت کو سچا کر دکھائے اور اور مجھ کو وہ ایسی نظر و عنایت سے دیکھے جو اس کو میری بدحالی تکلیف دینے والی ہو اور اس کی عطا یا سخاوت میری تکلیف کے دور کرنے کا سبب ہو، حارث بن ہمام کہتا ہے ہم اس کے فصیح کلام اور نمکین استعاروں سے حیران، یا پریشان رہ گئے اور اس سے ہم نے کہا تیرے کلام (نثر نے) تو فتنہ میں ڈال دیا یا لبھا لیا پس تیرا بانا (یعنی کچھ اشعار) کا بھی سلسلہ و لگاؤ ہے وہ بولی کہ میں پتھر کو پھاڑتی ہوں (یعنی عمدہ بلیغ اشعار کہتی ہوں اور میرے لیے کوئی فخر نہیں ہے پس تو ہم نے اس سے کہا کہ اگر تو ہم کو اپنے اشعار کے راویوں کے زمرہ میں داخل کرے تو ہم تیری غمخواری میں بالکل کوتاہی نہیں کریں گے اس نے یہ جواب دیا کہ میں پہلے تمہیں اپنا لباس دکھا دوں اس کے بعد میں اپنے اشعار کا راوی بناؤں گی پس اس نے اپنے کرتہ کی بوسیدہ آستین ظاہر کی وہ نہایت خراب قسم کی مکار بڑھیا عورت معلوم ہوئی پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ؎ میں اپنے خدا سے زمانہ کے ظلم و حوادثات سے بیمار کی طرح شکایت کرتی ہوں اور زمانہ تو بہت ہی ظالم اور مبغوض ہے۔

تشریح لغات [۱] نضّر از باب تفعیل یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے بمعنے ترو تازہ ہونا و ترو تازہ کرنا ہرا بھرا کرنا و فی التنزیل وجوہ یومئذ ناضرۃ [۲] ابرا برار مصدر از افعال بمعنی بھلائی کرنا و قسم کو پورا کرنا [۳] قسمی بالسکون بمعنی حلف [۴] توسمی باب تفعل کا مصدر بمعنی شناخت و پہچان یقال توسم الشئ جبکہ وہ فراست سے معلوم کرے و علامت طلب کرے و پہچانے و توسّم فیہ الخیر جبکہ وہ بھلائی معلوم کرے [۵] یقذی از باب افعال اور اس کا مجرد سمع آتا ہے بمعنے وہ تنکہ جو آنکھ میں پڑ جائے واز باب تفعیل یقال قذّیٰ عینہ جبکہ آنکھ سے خس و خاشاک نکالے اقذاء العین انداختن خاشاک در چشم و تقذیۃ دور کردن خاشاک از چشم و یقذی اقذاء مصدر از افعال بمعنی آنکھ میں تنکہ ڈالنا [۶] الجود مصدر بمعنی جمنا اس سے مراد بخل ہے از نصر یقال جمدت یدہ جموداً ای بخلت [۷] فہمنا اس میں تا الگ ہے۔ اور یہ ہام یہیم ہیمان سے ہے از ضرب بمعنی حیران و پریشان رہنا [۸] براعۃ مصدر از نصر بَرَعَ وَبَرِعَ از سمع و بَرُعَ از کرم براعۃ و بُرُوعًا علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہو اور اس کا صفت کا صیغہ بارعٌ ہے [۹] ملح یہ ملحۃ کی جمع ہے بمعنی مزیدار و نمکین بات [۱۰] الحامک مصدر از افعال ای نسیجک الشعر یقال لحم الشئ لحماً ای لامہ از نصر و الحم الثوب ای نسیجہ و الحم الشعر ای نظمہ اس سے مراد نظم اشعار ہے [۱۱] افجر از باب تفعیل تفجیر مصدر بمعنی پھاڑ دینا یقال فجر الماء فجراً و فجّرہ تفجیراً ای فتح لہ منفذاً فجری وقال الراغب الفجر الشق الواسع ومنہ قیل للصبح فجرٌ ولانہ فجر اللیل و فجر اللیل و فجر فجوراً ای ارتکب الذنب و شق ستر الدیانۃ فہو فاجر از نصر [۱۲] صخرۃ سخت ٹھوس پتھر یہ صخرۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع ہے اور اس کی جمع صخور اور صخورۃ اور صخورات بھی آتی ہے [۱۳] مواسات یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے یقال آسی الرجل

فی مالہ مواساۃً جبکہ وہ مالی ہمدردی کرے۔ ومجردہ از سمع [۱۴] لاریکم اراءۃً مصدر از افعال بمعنی دکھلا دینا اور یہ رویت سے مشتق ہے [۱۵] شعاری بالکسر وہ کپڑا یا کُرتہ جو جسم کے متصل ہو اور لڑائی یا سفر میں مقرر کردہ علامت بدن کے بالوں سے متصل لباس اور اس کے معنی گھوڑے کے جھول کے بھی آتے ہیں والجمع اَشعِرَۃ وشُعُر" والشعار الثوب الذی یلی الجسد والدثار الثوب الذی فوقہ [۱۶] لاردیکم از باب تفعیل یقال روّاہ الشعر جبکہ وہ شعر کی روایت کرنے پر آمادہ کرے یعنی راوی بنانا [۱۷] ردن بالضم بمعنی آستین و آستین کا کشادہ کنارہ والجمع اردانٌ [۱۸] درع بالکسر بمعنی کرتہ یقال درع المرأۃ عورت کی قمیص یا وہ قمیص جس کو وہ گھر میں پہنتی ہے اور اس کے زرہ کے بھی آتے ہیں اور یہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں والجمع دُرُوعٌ وادرُع ودراعٌ [۱۹] درلیس بمعنی چیز پرانی وپرانہ یقال درس الرسمُ دُرُوسًا ای امحیٰ از نصر ودرسہ ای محاہ یتعدی ویلزم [۲۰] درد بیس بمعنی بہت بڑھیا عورت جو چالاک ہو اور اس کے معنی مصیبت اور بوڑھے اور محبت کے منتر کے بھی آتے ہیں اور اس کی جمع نہیں آتی ہے۔ [۲۱] اشکو از نصر یقال شکا شکوًا وشکایۃً وشکاۃً ای اظہر البث والحزن [۲۲] اشتکاء مصدر از باب افتعال بمعنی شکایت کرنا [۲۳] المریض یعنی بیمار والجمع مرضیٰ یہ مرض سے ماخوذ ہے از سمع [۲۴] ریب مصدر بمعنی ظلم منہ ریب المنون یعنی گردش زمانہ [۲۵] المتعدی ای الظالم ۱۲ [۲۶] البغیض یہ بہ فعیل کے وزن پر ہے معنی میں مفعول کے ای المبغوض اور یہ حبیب کی ضد ہے یقال بغض بغاضۃً ای ضد احبّ از نصر وکرم وسمع۔

یَا قَوْمِ اِنِّیْ مِنْ اُنَاسٍ غَنَوْا [۱]	دَهْرًا وَجَفْنُ [۳] الدَّهْرِ عَنْهُمْ غَضِیْضٌ [۴]
فَخَارُهُمْ [۵] لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ [۶]	وَصِیْتُهُمْ [۷] بَیْنَ الْوَرٰی [۸] مُسْتَفِیْضٌ [۹]
کَانُوْا اِذَا مَا نُجْعَةٌ [۱۰] اَعْوَزَتْ [۱۱]	فِی السَّنَةِ الشَّهْبَاءِ [۱۲] رَوْضًا اَرِیْضٌ [۱۳]
تُشَبُّ [۱۵] لِلسَّارِیْنَ [۱۴] نِیْرَانُهُمْ	وَیُطْعِمُوْنَ الضَّیْفَ لَحْمًا غَرِیْضٌ [۱۶]

الترجمۃ والمطالب اے (میری قوم کے لوگو بلاشبہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے مدت دراز اس میں بسر کی ہے کہ زمانہ کی پلک ان کے سامنے جھکی ہوئی تھی ان کا فخر کرنا (مال یا عزت میں) تو کوئی ان کو روک نہیں سکتا تھا اور ان کی شہرت یا ذکر خیر مخلوق میں ہے (یعنی تمام دنیا جانتی ہے) اور وہ لوگ ایسے تھے کہ خشک سالی میں بھی وسیع سبزہ زاروں کا لطف اٹھاتے تھے (یعنی اگر کسی کے پاس مال نہ ہوتا تو ان کے پاس کسی چیز کی کمی نہ تھی) اور رات کے چلنے والے مسافروں کے لیے ان کی طرف سے آگ بھڑکائی جاتی تھی اور وہ مہمانوں کو تازہ گوشت کھلاتے تھے۔

تشریح لغات [۱] غنوا ای اقاموا وعاشوا من غنی بالمکان ای اقام فیہ از سمع [۲] دہرا ای زمانًا طویلًا ولمبی مدت والجمع اَدْہُرٌ ودہورٌ [۳] جفن بمعنی پلک اس سے مراد آنکھ ہے والجمع اجفانٌ [۴] غضیض ای منخفض ومنکسر بمعنی پست نگاہ والجمع اغضاءٌ واغضّۃٌ از نصر [۵] فخارہم بالکسر یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی فخر کرنا یقال فاخر فلانًا علی صاحبہ فخرًا ای حکمت لہ بالفضل علیہ از فتح والفخر المباہات فی الاشیاء الخارجۃ عن الانسان کالمال والجاہ [۶] دافع اسم فاعل کا صیغہ مصدر دفع از فتح والدفع اذا عدی بالی اقتضی معنی الانالۃ وفی التنزیل فادفعوا الیہم اموالہم واذا عدی بعن اقتضی معنی الحمایۃ نحو ان اللہ یدافع عن الذین امنوا۔ [۷] وصیتہم بالکسر بمعنی اچھی شہرت یقال انتشر صوتہ بین الناس

یعنی اس کی شہرت لوگوں میں پھیل گئی [۸] الوری بمعنی مخلوق یہ وریٰ کا اسم ہے اور ابو الوری یہ زمانہ کی کنیت ہے [۹] مستفیض از افعال بمعنی شائع ذائع یقال فاض الماء اذا سال منصبًا از ضرب [۱۰] نجعۃ بالضم باغ سرسبزہ وچراگاہ کی تلاش یہ نجوع کا اسم ہے والجمع نُجَعٌ [۱۱] اعوزت از افعال اعواز مصدر بمعنی محروم ہونا یقال اعوز الرجل جبکہ وہ محتاج اور بدحال ہو واعوزہ المطلوب و یعنی مطلوب کا عاجز کر دینا اور اس کا حاصل ہونا دشوار ہو۔ [۱۲] السنۃ الشہباء وہ سال جس میں پالا زیادہ پڑے اور خشکی کا سال ای البیضاء التی لا نبت فیہا ولا خضرۃ ولا مطر یقال شَہِبَ و شَہُبَ شہبًا ای کان فی لونہ الشہبۃ وھی بیاض یخالطہ سواد از سمع وکرم۔ [۱۳] روضا یہ روضۃ کی جمع ہے بمعنی وہ باغ جس میں قسم بہ قسم کے پھول ہوں [۱۴] اریض وہ زمین جس میں سبزہ زیادہ ہو اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہو یقال ارض المکان اراضۃً ای کثر عشبہ وازدہے وحَسُنَ فی العین از کرم [۱۵] تشب از نصر یقال شبّ النار شبًّا وشبوبًا ای اقدہا وانقدت یتعدی و یلزم [۱۶] للسارین یہ سار کی جمع ہے اور یہ سری سے ماخوذ ہے بمعنی رات کے چلنے والے از ضرب [۱۷] نیرانہم یہ نار کی جمع ہے والمراد ھٰہنا نیران القری والضیافۃ [۱۸] لحما بمعنے گوشت والجمع لحامٌ ولحومٌ ولحمان والحمٌ از فتح گوشت کھلانا اور سمع سے بمعنی موٹا تازہ ہونا [۱۹] غریض بمعنے تر و تازہ یقال غرض اللحم غرضًا ای صار طریًا فھو غریض والجمع اغاریض از کرم

مَا بَاتَ جَارٌ لَهُمْ سَاغِبًا [۳]	وَلَا لِرَوْعٍ قَالَ حَالَ الْجَرِيضُ [۵]	فَغَيَّضَتْ مِنْهُمْ صُرُوفُ الرَّدَى [۶]
بِحَارَ جُودٍ لَمْ أَخَلْهَا تَغِيضُ	وَأَوْدَعَتْ مِنْهُمْ بُطُونَ الثَّرَى	أُسْدَ التَّحَامِي وَأُسَاةَ الْمَرِيضِ

الترجمۃ والمطالب نہ تو کبھی ان کے کسی پڑوسی نے بھوکا رہ کر رات کاٹی اور نہ کبھی کسی پڑوسی نے خوف کی وجہ سے حال الجریض کہا ہو لیکن ہلاکت کی گردش نے ان پر سخاوت کے دریا جن کے متعلق کبھی کم ہوتے کا خیال تک بھی نہ گذرا تھا بند کر دیئے اور بالآخر ان کو مٹی کے سپرد کر دیا جو حفاظت اور حمایت کے شیر تھے اور وہ بیماروں کے معالج (طبیب) تھے۔

تشریح لغات [۱] بات یہ بیتوت سے ہے بمعنی رات کا گذارنا از ضرب، و سمع یقال بات فی المکان بیتًا و بیاتًا و بیتوتۃً ومبیتًا ومباتًا جبکہ وہ رات گذارے وبات فلانا و بہ عندہ جبکہ وہ کسی کے پاس رات میں آئے [۲] جار بمعنی پڑوسی و پناہ دینے والا و پناہ لینے والا والجمع جِیرانٌ وجِیرَۃٌ و جوارٌ و اجوارٌ [۳] ساغبا اسم فاعل کا صیغہ سغب مصدر بمعنی بھوک سخت یقال سَغِبَ سَغَبًا از سمع [۴] روع مصدر بالفتح بمعنی خوف وگھبراہٹ و ڈرانا و بالضم بمعنی دل کا سیاہ نقطہ اور بقول بعض دل میں ڈر کی جگہ و ذہن و عقل [۵] الجریض یہ مثل ہے یقال حال الجریض دون القریض۔ جریض کے معنی وہ تھوک جو غم اور ملال کی وجہ سے حلق میں پھنس جائے اب اس کا استعمال غم میں ہونے لگا ہے اور اس کا اصل قصہ یہ ہے کہ نعمان کے دو دن مقرر تھے ایک دن تو وہ نہایت سختی سے بسر کیا کرتا تھا اور اس دن جو اس سے ملاقات کرتا تھا اس کو قتل کرا دیتا تھا اور اس کا ایک دن بھلائی اور سخاوت کا تھا اس دن اس سے جو ملتا تھا اس کو انعام واکرام سے مالا مال کر دیتا تھا ایک مرتبہ سختی کے دن عبید بن الابرص شاعر نے اس سے ملاقات کی نعمان نے کہا اچھا ہوتا کہ دوسرے دن ملاقات ہوتی خیر بجز اپنی جان کے اور جو

کچھ چاہو مانگ سکتے ہو عبید بن الابرص نے کہا کہ لا اغر علی من نفسی نعمان نے جواب دیا کہ جان بخشی تو نہیں ہوسکتی اچھا اپنا کوئی شعر تو سناؤ عبید شاعر نے کہا حال الجریض دون القریض یعنی میرے اور شعر کے درمیان غم وغصہ کی لہر حائل ہے کیسا شعر اور کہاں کی شاعری یہاں تو جان کے لالے پڑے ہیں فصار مثلاً لمن اخذہ غم وغصۃ یعنی یہ کہاوت ایسے وقت پر ہے جب کوئی شئ اس کو فائدہ دینے والی نہ ہو ۵ فعیضت ای نقصت وا قتنت از باب تفعیل یقال غیض الماء والثمن جبکہ پانی یا قیمت کم کرے ۶ الردی بمعنی ہلاکت یقال رَدِیَ ردیٰ ای نقصت واقتنت از سمع ۸ جو دیا بقم بخشش یقال جا دعلیہ جُوداً ای تکرم علیہ از نصر ۹ لم خلہا بمعنی خیال کرنا یقال خال الشئ یخال خَیلاً وخیلاً وخالاً وخَیلۃً وخِیلۃً وخیلاناً وخَیلولۃً ومَخیلۃً ومخالۃً۔ جبکہ وہ خیال اور گمان کرے اور واحد متکلم مضارع کا صیغہ اَخَالُ اور اِخالُ ہے اور بکسر ہمزہ زیادہ فصیح ہے ۱۰ تغیض از ضرب یقال غاض یغیض غیضاً ومغاضاً جبکہ پانی کم ہو اور نیچے اُتر جائے وغاض الثمن جبکہ قیمت کم ہو ۱۱ اودعت ایداع مصدر از افعال بمعنی ودیعت یا کسی کے پاس امانت رکھے اور اس کی ضمیر صرف الدہر کی طرف راجع ہے اور یہ کنایۃ قبور سے ہے ۱۲ بطون الثری بمعنی تر مٹی یقال ثری التراب ثریٰ ای ندی دلان بعد الیبس از سمع ۱۳ اسد بمعنی شیر اور یہ اَسَدٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع اُسُودٌ آسُدٌ اور اُسُدٌ اور آساد بھی آتی ہے ۱۴ التحامی یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنے حمایت وحفاظت یقال تحاماہ جبکہ وہ اس سے بچے اور پرہیز کرے۔ ۱۵ اُساۃ یہ آسی کی جمع ہے بمعنے طبیب ومعالج اور اس کی جمع اِسَاءٌ آتی ہے ۱۶ المریض بمعنی بیمار اس کی جمع مرضیٰ آتی ہے۔

فَمَحْمِلِي بَعْدَ الْمَطَايَا الْمَطَا	وَمَوْطِنِي بَعْدَ الْيَفَاعِ الْحَضِيضُ	وَأَفْرُخِي مَا تَاتَلِي تَشْتَكِي
بُؤْسًا لَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمِيضٌ	إِذَا دَعَا الْقَانِتُ فِي لَيْلِهِ	مَوْلَاهُ نَادَوْهُ بِدَمْعٍ يَفِيضُ
يَا رَازِقَ النَّعَابِ فِي عُشِّهِ	وَجَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ الْمَهِيضِ	

الترجمۃ والمطالب پس میری سواری (یا کجاوہ) اونٹنیوں کی سواری کے بعد خود میری پیٹھ ہے اور میرا وطن بلند زمینوں کے بعد پہاڑ کا گڑھا (پست زمین) ہے اور میرے بچے بدحالی کی شکایت کرنے میں (جن کی روزانہ) نئے نئے ڈھب) سے درخشانی (چمک پیدا) ہوتی ہے وہ کبھی کوتاہی نہیں کرتے ہیں رات کے وقت جب عبادت کرنے والا اپنے خدا سے دعا مانگنے میں مصروف ومشغول ہوتا ہے تو میرے ننھے ننھے بچے اپنے آنسو بہا کر خدا سے یہ فریاد کرتے ہیں اے کوے کے بچہ کو اس کے گھونسلے میں روزی دینے والے اور اے ہڈی کو بار بار ٹوٹنے کے بعد پھر جوڑنے والے (یا سڑنے کے بعد زندہ کرنے والے)

تشریح لغات ۱ فمحملی اس میں فاء عطف کی ہے اور محمل کے معنی کجاوہ کے ہیں اور وہ چیز جس میں کوئی چیز اٹھائی جائے وبمعنی ہودج والجمع محامل ۲ المطایا یہ مطیۃ کی جمع ہے بمعنی سواری مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے بعیر اور ناقہ دونوں کو مطیۃ کہتے ہیں اور اس کی جمع مَطِیٌّ بھی آتی ہے ۳ المطا بمعنی پشت وپیٹھ والجمع اَمطاءٌ یقال مطی الدابۃ مطواً ای رکبہا از سمع ۴ موطنی بمعنی وطن ومیدان جنگ والجمع مواطن ۵ الیفاع بمعنی بلند جگہ واونچا ٹیلہ اور ہر وہ شئ جو زمین سے بلند ہو والجمع یفوعٌ یقال یفع الجبل یفعاً ای صعدہٗ از فتح ۶ الحضیض بمعنے وہ زمین جو پہاڑی کے سب سے نیچے حصہ میں ہو والجمع احِضَّۃٌ وحُضُضٌ واصلہ

من الحث علی الحضیض وھو قرار الارض از نصر۔ ثم اعلم ان اول الجبل الحضیض وھو القرار من الارض عند اھل الجبل ثم السفح وھو ذیلہ ثم السند وھو المرتفع فی اصلہ ثم الکیح وھو عرضہ ثم الحضو وھو ما اطاف بہ ثم الرید وھو ناحیتہ المشرفۃ علی الھواء ثم العرعرۃ وھی غیظہ ومعظمہ ثم الجید وھو جناحہ ثم الرعن وھو انفہ ثم الشعفۃ وھی راسہ۔

؁۷ افرخی ای اولادی واَطفالیِ یہ فَرخٌ کی جمع ہے بمعنی ولد الطائر اور اس کی جمع افراخٌ اور فراخٌ اَفرِخَۃٌ وفرخانٌ وفروخٌ بھی آتی ہے ؁۸ تألی ایتلاء مصدر از افتعال اور یہ اَلْوٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کوتاہی کرنا اور دیر کرنا یقال اَلوتُ فی الامر اَلوًا واُلوًّا ای قصرت فیہ از نصر وفی التنزیل ولا یأتل اولوا الفضل منکم ولا یألونکم خبالاً ؁۹ بؤسًا بمعنے سختی وشدت ومحتاجی والجمع اَبْؤُسٌ ؁۱۰ ومیض بمعنی چمک وتجلی یقال ومض البرقُ وَمْضًا وومِیضًا ومضانًا ای لمع خفیفًا از ضرب ؁۱۱ القانت اسم فاعل کا صیغہ بمعنی ہمیشہ تابعداری وعاجزی کرنے والا اور اس کا مصدر قنوت ہے بمعنی لزوم الطاعۃ مع الخضوع از نصر وفی التنزیل وقوموا للّٰہ قانتین اور اس میں الف ولام صلہ کا ہے۔

؁۱۲ نادوہ الضمیر للاولاد اس کا مصدر مناداۃ ہے بمعنی پکارنا ؁۱۳ یفیض از ضرب فیض مصدر بمعنی بہنا یقال فاض یفیض فیضًا وفیضانًا وفیوضًا وفیوضًا وفیوضۃ وفیضوضۃ بمعنی کثرت سے ہونا وجاری ہونا ؁۱۴ النعاب فعال کے وزن پر مبالغہ کے لیے بمعنی کوے کا بچہ اس واسطے وہ کائیں زیادہ کرتا ہے یقال نعب الغراب نَعبًا ونَعِیبًا ای صوّت از فتح وضرب اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جب کوے کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے تو اس کے ماں باپ اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں پس وہ اپنے منہ کو کھولتا ہے اللہ تعالیٰ مکھیوں کو اس کے منہ میں اس کی روزی پہنچاتے ہیں پھر سات دن کے بعد وہ سیاہ (کالا) ہو جاتا ہے تو ماں باپ اس کو آن کر دیکھتے ہیں پھر وہ اس کو اپنا بچہ سمجھ کر اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور اس کی رزق رسانی کا سامان کرتے ہیں ؁۱۵ عشہ بالضم بمعنی پرندہ کا گھونسلہ جو پہاڑ پر ہو والجمع عِشَاشٌ وعِیَشَۃٌ واعشاشٌ وعُشُوشٌ ؁۱۶ جابر اسم فاعل کا صیغہ از نصر یقال جبرَ العظمَ جبْرًا وجبورًا وجبارۃً جبکہ وہ ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرے ؁۱۷ العظم بمعنی ہڈی والجمع اَعْظُمٌ وعِظَامٌ وعظامۃٌ ؁۱۸ المھیض جڑنے کے بعد پھر ہڈی کا ٹوٹ جانا یقال ہاضہٗ ہَیْضًا ای کسرہا فہو مھیض از ضرب ۱۲۔

اَتِحْ لَنَا اللّٰھُمَّ مَنْ عِرْضُہٗ
مِنْ دَنَسِ الذَّمِّ نَقِیٌّ رَحِیضٌ
یُطْفِیُٔ نَارَ الْجُوْعِ عَنَّا وَلَوْ
بِمُذْقَۃٍ مِنْ مَاذِقٍ اَوْ مَخِیضٌ
فَھَلْ فَتًی یَکْشِفُ مَا نَابَھُمْ
وَیَغْتَنِمُ الشُّکْرَ الطَّوِیْلَ الْعَرِیْضْ
فَوَالَّذِیْ تَعْنُو النَّوَاصِیْ لَہٗ
یَوْمَ وُجُوْہُ الْجَمْعِ سُوْدٌ وَبِیْضٌ
لَوْلَاھُمْ لَمْ تَبْدُ لِیْ صَفْحَۃٌ
وَلَا تَصَدَّیْتُ لِنَظْمِ الْقَرِیْضْ

الترجمۃ والمطالب اے اللہ تو ہمارے لیے کوئی ایسا شخص مقدر فرما جس کی آبرو (شرافت) برائیوں سے پاک وصاف ہو جو ہماری بھوک کی آگ کو کم از کم پانی ملے ہوئے کھٹے دودھ (یا دہی سے) یا مکھن نکلے ہوئے دودھ یعنی بلوئی ہوئی چھاچھ سے بجھا دے پس کیا کوئی جوان مرد ایسا ہے جو ان بچوں کی تکلیف دور کر کے لمبے چوڑے شکریہ کا وہ مستحق ہو (یا غنیمت بنا لے) قسم ہے اس ذات کی جس کے سامنے اس دن کہ لوگوں کے چہرے سیاہ اور سفید ہوں گے (یعنی قیامت کے روز) پیشانیاں جھک جائیں گی اور اگر میرے اولاد نہ ہوتی تو تو میرے چہرے کی جھلک بھی نہ دیکھتا (یعنی میں سوال نہ کرتی) اور نہ میں نظم کرتے اشعار کے درپے ہوتی۔

تشریح لغات ۱؎ انح از افعال اَناحۃ مصدر امر من اتاح لہ ای قدّر یقال تاح الشیئ تیحًا ای قدر و تھیئًا از ضرب و اتاحہ ای قدّرہٗ وھیّأہٗ ۲؎ عرض بالکسر بمعنی آبرو و نفس و بمعنی خَیْرَ مَا وُقِیَ بِہ العِرضُ والجمع اَعْرَاضٌ و بالفتح بمعنی جانب و کنارہ و دامن کوہ و محرکۃً بمعنی متاع و سامان ۳؎ دنس محرکۃً بمعنی میل و کچیل والجمع ادناس یقال دنس عرضہ دَنَسًا و دناسۃً ای تلطّخ بمکروہ او قبیح از سمع ۴؎ نقی بمعنی خالص و صاف ستھرا والجمع نقاءٌ و انقیاءٌ و نقواء ۵؎ رحیض بمعنی دھویا ہوا فعیل بمعنی مفعول یقال رَحَضَہٗ رحضًا ای غسلہ از فتح ۶؎ یطفی اطفاءٌ مصدر از افعال بمعنی بجھا دینا ۷؎ بمذقۃ یہ فعلۃ کے وزن پر ہے بمعنی مفعول بمعنی پانی ملا ہوا دودھ از نصر یقال مذق اللبنَ مذقًا ای مزجہ بالماء　　والمذق خلط اللبن بالماء والقطب کذلک و من ذلک یقال جاء القوم قاطبۃ ای جمیعا مختلطین بعضھم ببعض وھنالک الفاظ منھا الغلث وھو خلط البر بالشعیر والقشب وھو خلط الطعام بالسم والابسار وھو خلط البسر بالتمر و نبیذھما وھو ایضًا خلط الماء الحار بالبارد لیعدل والمیش خلط الصوف بالشعر والمحق خلط الجد بالھزل والمقانات خلط لون بلون وھی ایضًا خلط الصوف بالوبر او الشعر بالغزل.......

۸؎ حازر بمعنی ترش و کھٹا دودھ ای لبن حامض یقال حزرًا و حزورًا ای حمض فھو حازرٌ از نصر و ضرب۔ ۹؎ مخیض وہ دودھ جس کا مکھن نکال لیا جائے اور چھاچھ باقی رہ جائے یقال مخض اللّبنَ مخضًا ای استخرج زبدہ فھو لبن مخیض از فتح و نصر و ضرب۔ ۱۰؎ نابھم ای ما نزل بھم از نصر یقال ناب فلانًا امرٌ ینوب نوبًا و نوبۃً جبکہ پیش آئے ۱۱؎ یغنم بمعنی غنیمت سمجھے از سمع یقال غَنِمَ غنمًا و غُنمًا و غنیمۃً و غمانًا وہ غنیمت حاصل کرے ۱۲؎ الطویل العریض ای الواسع العرض ۱۳؎ تعنو از نصر عاجزی کرتے ہیں یقال عنا عنوًا ای ذل و خضع از نصر و فی التنزیل وعنت الوجوہ للحی القیوم　۱۴؎ النواصی یہ ناصیۃ کی جمع ہے بمعنی پیشانی و پیشانی کے بال جبکہ لمبے ہوں و مقدم راس اور اس کی جمع ناصیات بھی آتی ہے ۱۵؎ الجمع مصدر بمعنی لوگوں کی جماعت والجمع جموعٌ منہ یوم الجمع یعنی قیامت کا دن ۱۶؎ سود یہ اسود کی جمع ہے اور اس کا مؤنث سوداء ہے بمعنی سیاہ ۱۷؎ بیض یہ ابیض کی جمع ہے بمعنی سفید اس کا مؤنث بیضاء ہے اور یہ اقتباس کلام اللہ کی آیت سے ہے و فی التنزیل یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ اللھم اجعل وجوھنا وجوھا ناضرۃ الی ربھا ناضرۃ آمین بحرمۃ سید الامین ۱۸؎ لم تبدُ ای لم تظھر از بدا یبدو ابدوًا دبدًا و بدوًا و بداءۃ ...... جبکہ وہ ظاہر ہوا اور اس کا صفت کا صیغہ بادٍ آتا ہے از نصر ۱۹؎ صفحۃ بمعنی کنارہ و جانب والجمع صفحات ۲۰؎ تصدیت از باب تفعیل اور اصل میں تصددت تھا بمعنے درپے ہونا یقال تصدّد لہ جبکہ وہ درپے ہو ۲۱؎ القریض بمعنی شعر و کاٹا ہوا وجگال اور یہاں پر اس کے معنی شعر کے ہیں۔

(قَالَ الرَّاوِیْ) فَوَاللّٰہِ لَقَدْ صَدَعَتْ[۱] بِاَبْیَاتِھَا اَعْشَارَ[۲] الْقُلُوْبِ. وَاسْتَخْرَجَتْ خَبَایَا[۳] الْجُیُوْبِ[۴] حَتّٰی مَاحَھَا[۵] مَنْ دِیْنُہُ[۶] الْاِمْتِیَاحُ. وَارْتَاحَ لِرِفْدِھَا[۹] مَنْ لَمْ یَخَلْہُ[۸] یَرْتَاحُ. فَلَمَّا اَنْعَوْعَمَ[۱۰] جَیْبُھَا تِبْرًا[۱۱]. وَاَوْلَاھَا[۱۲] کُلٌّ مِنَّا بِرًّا[۱۳]. تَوَلَّتْ[۱۴] یَتْلُوْھَا[۱۵] الْاَصَاغِرُ. وَفُوْھَا[۱۶] بِالشُّکْرِ فَاغِرٌ. فَاشْرَأَبَّتِ[۱۷] الْجَمَاعَۃُ بَعْدَ مَمَرِّھَا[۱۸] اِلٰی سَبْرِھَا[۱۹]. لِتَبْلُوْا[۲۰] مَوَاقِعَ بِرِّھَا. فَکَفَلْتُ[۲۱] لَھُمْ بِاسْتِنْبَاطِ السِّرِّ[۲۲] الْمَرْمُوْزِ[۲۳]. وَنَھَضْتُ اَقْفُوْا[۲۴] اِثْرَ[۲۵] الْعَجُوْزِ. حَتّٰی انْتَھَتْ اِلٰی سُوْقٍ[۲۶] مُغْتَصَّۃٍ[۲۷] بِالْاَنَامِ[۲۸]. مُخْتَصَّۃٍ بِالزِّحَامِ[۲۹]۔

الترجمۃ والمطالب راوی کہتا ہے خدا کی قسم اس کے اشعار نے لوگوں کے دلوں کے ٹکڑے پھاڑ دیئے (یعنی لوگوں کے دل پارہ پارہ ہو گئے) اور جیبوں کی مخفی چیزیں باہر نکل آئیں یہاں تک کہ ان لوگوں تک نے بھی خوب بخشش کی جن کا

طریقہ مانگنے کا تھا اور اس پر عطا ربخشش کرتے سے) ایسے ایسے لوگ بھی خوش تھے جن کے متعلق ہمارا خیال تھا کہ وہ ہرگز خوش نہیں ہو سکتے۔ جب اس کا گریبان (جھولا) سونے سے بھر گیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا تب وہ مع اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے منہ بھر کر شکریہ ادا کرتی ہوئی لوٹ پڑی اس کے چلے جانے کے بعد جماعت نے اپنے مواقع احسان کی آزمائش کے لیے گردن اٹھا کر اس کو گھور کر دیکھا پس میں نے اس کے پوشیدہ بھید کے کھولنے کو اپنے اوپر لیا (یعنی میں اس کا ضامن اور کفیل ہوا اور میں بوڑھیا کے نشان قدم کے پیچھے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ وہ ایک بازار میں پہنچی جو آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں بہت ہی بھیڑ تھی۔

تشریح لغات

[۱] صدعت از فتح صَدَعٌ مصدر بمعنی پھاڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا و منہ صدع الاَمْرَ و بالامر ای اظہرہ [۲] اعشار یہ عشر" کی جمع ہے بمعنی دسواں حصہ اور اس سے مراد ٹکڑا ہے [۳] خبایا یہ خَبِیْئَۃ" کی جمع ہے بمعنی مخفی باتیں [۴] الجیوب یہ جیب کی جمع ہے بمعنی گریبان ای ماکان فی الجیوب من الدراہم والدنانیر منثورًا [۵] ماحا از ضرب بمعنی دنیا یقال ماحہ میحًا ومیحا حۃً ای اعطاہ [۶] دینہ مصدر بمعنی طریقہ و عادت و سیرت و تدبیر و قدرت و حکم و مذہب و ملت و حالت و نافرمانی و گناہ و مجبوری و پرہیزگاری و فرمانبرداری و بدلہ و قہر و غلبہ و ذلت والجمع ادیان [۷] الانتیاح مصدر از افتعال بمعنی طلب عطا کرنا و ہمدردی کرنا اور اس کے معنی نفع پہنچانے اور چلو لینے کے بھی آتے ہیں یقال امتاح الرجل جبکہ وہ طلب فضل کے لیے کسی کے پاس آئے و امتاحہ الحرُّ او العملُ جبکہ پسینہ میں تر ابور کرے [۸] ارتاح ای فرح از افتعال یقال ارتاح جبکہ وہ خوش ہو و ارتاح اللہ لہ برحمتہ جبکہ وہ مصیبت سے چھڑائے۔ [۹] رفدھا بالکسر بمعنی عطا و عطیہ یقال رفدہ الشئ رفدًا ای اعطاہ و اعانہ از ضرب [۱۰] لم نخلہ یہ خال یخال سے بمعنی گمان کرنا یقال خال الشئ خَیْلًا و خِیلًا و خالًا و خِیلَۃً و خَیْلَۃً و خَیَلانًا و خَیْلُولَۃً و مَخِیلَۃً و مَخَالَۃً۔ جب کہ وہ خیال کرے اور گمان کرے [۱۱] افعوعم اس کا مصدر افعیعام ہے بمعنی بھر جانا ای امتلأ از کرم بمعنے بھرنا [۱۲] تبر بالکسر یہ تبرۃ" کی جمع ہے بمعنی سونا جو غیر مضروب ہو یقال تبر تَبْرًا و تَبَرًا ای ہلک از سمع و نصر والتبار الہلاک [۱۳] اولاہا یہ ایلاء سے بمعنی دنیا یقال اولی فلانا الامرَ ایلاءً جبکہ وہ والی مقرر کرے و اولاہ معروفا جبکہ وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے ہے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے ما اولاہ للمعروف یعنی وہ کتنا فیاض ہے [۱۴] برا بالکسر بمعنی عطا و البر الصلاح و الیفا یقال بَرَّ والدہ برًّا ای اطاعہ از سمع و ضرب [۱۵] تولت تولّی مصدر از باب تفعل بمعنی پیٹھ پھیرنا ای ادبرت و اعرضت یقال تولّی ہاربًا جبکہ وہ پیٹھ دے کر بھاگے [۱۶] تبلو یہ تلو سے ماخوذ ہے بمعنی پیچھے آنے کے ہیں یقال تلاہ تلوًا جبکہ وہ پیچھے چلے و تلا عنہ جبکہ وہ پیٹھ دے از نصر [۱۷] الاصاغر یہ اصغر کی جمع ہے اور اس سے اس کے بال بچے مراد ہیں یقال صَغِرَ و صَغُرَ صِغَرًا و صَغَارَۃً جبکہ وہ چھوٹا ہو ای ضد کبر و عظم از سمع و کرم و صَغُرَ صِغَرًا و صِغَارًا و صُغْرًا و صَغَارَۃً جبکہ وہ ذلیل ہو [۱۸] فوہا بمعنے منہ والجمع اَفْوَاہٌ اور یہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ایک ہے [۱۹] فاغر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے فغر مصدر بمعنی منہ کا کھلنا یقال فَغَرَ فَاہ فغرًا ای فتحہ و فغر ای انفتح یتعدی و یلزم از فتح و نصر [۲۰] فاشرأبت اشرئباب مصدر از افعلال بمعنی گردن کو دراز کر کے دیکھنا اور سر بلند کر کے دیکھنا [۲۱] ممر یا مصدر بمعنی گذرنا و جانا و گذرگاہ از نصر یقال مَرَّ مَرًّا و مرورًا و ممرًّا جبکہ وہ گذرے اور گذر جائے و مَرَّۃً و مَرَّ بہ و مَرَّ علیہ جبکہ گذرے [۲۲] سبر مصدر بمعنی آزمانا از نصر و ضرب یقال سبر الجرحَ او البئرَ او البحرَ او الماءَ جبکہ وہ گہرائی کی آزمائش کرے و سبر الاُمُرَ جبکہ وہ تجربہ اور آزمائش کرے [۲۳] لتبلو ای تمتحن از نصر یہ وادی ہے یقال بلا الرجل بلوًا و بلاءً جبکہ وہ آزمائے اور تجربہ کرے اور امتحان لے واز سمع بمعنے کہنہ ہونا اور یہ یائی ہے یقال بَلِیَ الثوبُ بلًی و بَلاءً جبکہ وہ بوسیدہ ہو [۲۴] تکفلت ای ضمنت و زعمت یقال کفل بالمال کفالۃ ای ضمنہ از نصر و ضرب و سمع و کرم [۲۵] السر بالکسر بمعنی بھید و راز والجمع اَسرار" [۲۶] المرموز بمعنی مشار الیہ و بمعنی مخفی

و پوشیدہ یقال رمز اللہ رمزًا جبکہ وہ اشارہ کرے ورمزہ بکذا جبکہ وہ برانگیختہ کرے ورمزا لقربۃ جبکہ وہ مشک بھرے از نصر وضرب وازکرم یقال رمُزَ رمازۃً جبکہ وہ بہت حرکت کرے وعقل مند ہو و بزرگ وشریف ہو ۴ انفوا از نصر قفا یقفو سے بمعنی پیچھے چلنا وگدی پر مارنا و مرپر بحاً تہمت لگانا یقال قفّی اثرہ جبکہ وہ پیروی کرے وقفا اللہ اثرہ جبکہ وہ ہٹائے اور محو کرے ۵ اثر بالکسر بمعنی نشان و پیچھے یقال خرج فی اثرہ جبکہ وہ اس کے بعد نکلے وخرج علے الاثر جبکہ وہ فوراً ۹ سوق بالضم بمعنی بازار مؤنث اور کبھی مذکر بھی استعمال کیا جاتا ہے والجمع اسواق ومنہ سوق الحرب بمعنے میدان جنگ ۱۰ مغتصۃ اغتصاص مصدر از افتعال بمعنی بھرنا یقال غصّ بالطعام والماء غصصًا ای اعترض فی حلقہ شئ فمنعہ من التنفس وغصّ المکان بہم ای امتلاء وضاق علیہم از نصر و سمع ۱۱ الانام بمعنی مخلوق اور انیم کے معنی بھی مخلوق کے آتے ہیں ۔ اور اس کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے ۱۲ بالزحام مصدر بالکسر بمعنے اژدھام و بھیڑ ومنہ یوم الزحام یعنی قیامت کا دن ۔

فَانْغَمَسَتْ فِی الْغُمَارِ ۔ وَامَّلَسَتْ مِنَ الصِّبْیَۃِ الْاَغْمَارِ ۔ ثُمَّ عَاجَتْ بِخُلُوِّ بَالٍ ۔ اِلٰی مَسْجِدٍ خَالٍ ۔ فَاَمَاطَتِ الْجِلْبَابَ ۔ وَنَضَتِ النِّقَابَ ۔ وَاَنَا اَلْمَحُہَا مِنْ خَصَاصِ الْبَابِ ۔ وَاَرْقُبُ مَا سَتُبْدِیْ مِنَ الْحُجَابِ ۔ فَلَمَّا انْسَرَتْ اُہْبَۃُ الْخَفَرِ ۔ رَاَیْتُ مُحَیَّا اَبِیْ زَیْدٍ قَدْ سَفَرَ ۔

الترجمۃ والمطالب

تو وہ جھٹ پٹ بھیڑ (یا مجمع) میں گھس گئی (داخل ہو گئی) اور وہ بھولے بھالے بچوں سے صاف نکل گئی پھر وہ خالی دل کے ساتھ مسجد کی طرف متوجہ ہوئی (لوٹی) پس وہاں پہنچتے ہی اس نے چادر کو دور کیا اور نقاب کو الٹ دیا اور میں سوراخ دروازہ کو اڑوں (یا دراز) میں سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور بس اس عجیب بات کا منتظر تھا جو بہت جلد ظاہر ہو گئی پس جبکہ سامان حیاء (یعنی نقاب) سرک گیا تو میں نے ابوزید کے چہرے کو دیکھا کہ (وہ ظاہر) یا کھلا ہوا ہے ۔

تشریح لغات

۱ فانغمست از انفعال بمعنی داخل ہونا یقال غمس الشئ فی الماء غمسًا ای غطّہ، فیہ فانغمس از ضرب ۲ الغمار بالضم بھیڑ و مجمع از نصر یقال غمرہ الماء غمرًا ای اعلاہ وغطّاہ ۳ املست از افتعال بمعنے صاف نکلنا وجلدی سے چلا جانا یقال املس من الامر جبکہ وہ بچ نکلے اور رہائی پائے ۴ الاغمار یہ غمُر کی جمع ہے بمعنے بھولے ناتجربہ کار بچے یقال غمر الرجل غمارۃً ای کان جاہلا ازکرم ۵ عاجت ای رجعت یقال عاج عوجًا ومعاجًا ای رجع از نصر ۶ بال بمعنی دل ما خطر الامر ببالی یعنی یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گذرا اور اس کے معنے حال اور شان کے بھی آتے ہیں ۷ مسجد وہ جگہ جہاں سجدہ کیا جائے بمعنے سجدہ گاہ وعبادت گاہ والجمع مساجد ۸ خال یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از خلو یقال خلا الاناء خلوًّا وخلاءً جبکہ وہ خالی ہو بمعنی تنہا و خالی ہونا از نصر ۹ فاماطت از افعال اماطۃ مصدر بمعنی دور کرنا وجدا کرنا ۱۰ الجلباب بالکسر بمعنی چادر والجمع جلابیب وقال صاحب اقرب الموارد ایسی بڑی چادر ہو کہ جس سے عمدہ کپڑے چھپ جائیں اور یہ چادر برقع کے قائم مقام ہوتی ہے ۱۱ نضت از نصر بمعنی کھینچنا و اتارنا نضوًا مصدر یقال نضا الثوب عنہ نضوًا جبکہ وہ کپڑا اتارے ونضا السیف من غمدہ جبکہ وہ تلوار کو میان سے سونتے ونضا الرجل من ثوبہ جبکہ وہ ننگا کرے ونضا البلاد جبکہ وہ طے کرے ونضا الجرح جبکہ زخم کی سوجن اترے ونضا الماء پانی کا جذب ہونا ۱۲ النقاب مصدر بالکسر یہ العورۃ یعنی عورت کے منہ ڈھانپنے کا کپڑا اور سخت زمین کا راستہ ۱۳ المحہا ای انظر ہا یہ لمحۃ سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی کی نگاہ یقال لمح البصر

لمحًا جبکہ نگاہ اٹھے ولمح الرجل الشئ والی الشئ جبکہ وہ دزدیدہ نظر سے دیکھے از فتح ۱۲؎ خصاص بالفتح بمعنے دراز و دیوار و دروازہ کی جھری و سوراخ کو کہتے ہیں۔ والحق ان الخصاص کل خرق او خلل فی باب او برقع و نحوهما یقال بدا القمر من خصاص الغیم یعنی چاند بادل کے درمیان سے ظاہر ہوگیا ولمحتہ من خَصَاصِ الباب یعنی میں نے اس کو دروازہ کی جھری سے دیکھا مکان وغیرہ میں شگاف کو کہتے ہیں۔ اور اس کا واحد خَصَاصَۃٌ ہے و یقال سددت خصاصۃ فلان یعنی میں نے فلاں کی محتاجی دور کر دی ۱۳؎ ارقب ای انتظر یقال رقبہ رقوبا و رقُوبًا و رقابۃً و رقبانًا و رِقبَۃً۔ جبکہ وہ نگہبانی کرے اور انتظار کرے یا ڈرائے از نصر ۱۴؎ العجاب بالضم بمعنی امر عجیب اور جس پر تعجب کیا جائے اور العجاب بمعنی تعجب کی حد سے متجاوز اور یہ مبالغہ کے لیے ہے اور مبالغہ کے لیے عجیبٌ عجاب اور عجیبٌ عجیب کہا جاتا ہے ۱۵؎ انسرت از انفعال ای انکشفت انسرا مصدر یقال انسری عنہ الہم جبکہ غم زائل ہو اور دور ہو ۱۶؎ اہبۃ بالضم بمعنی سامانِ سفر یقال اخذ للسفر اہبتہٗ جبکہ وہ سامان سفر کرے ۱۷؎ اخفرت بمعنی شرم و حیا یقال خفرت الجاریۃ خفرًا و خفارۃً جبکہ وہ بہت شرمیلی ہو از سمع ۱۸؎ محیا بمعنے چہرہ و صورت ۱۹؎ سفر از نصر بمعنی کھولے اور ظاہر کرے یقال سفرت المرأۃ سفورًا جبکہ وہ چہرہ کھولے۔

فَهَمَمْتُ[۱] بِاَنْ اَهْجُمَ[۲] عَلَيْهِ۔ لِاُعَنِّفَهٗ[۳] عَلٰى مَا اَجْرٰى اِلَيْهِ۔ فَاسْلَنْقٰى[۴] اِسْلِنْقَاءَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ[۵]۔ ثُمَّ رَفَعَ[۶] عَقِيْرَةَ[۷] الْمُغَرِّدِيْنَ[۸]۔ وَاَنْدَفَعَ[۹] يُنْشِدُ نَظْمٌ۔

يَا لَيْتَ شِعْرِيْ اَدَهْرِيْ	اَحَاطَ[۱۰] عِلْمًا بِقَدْرِيْ
وَهَلْ دَرٰى[۱۱] كُنْهَ[۱۲] غَوْرِيْ[۱۳]	فِي الْخِدَعِ[۱۴] اَمْ لَيْسَ يَدْرِيْ
كَمْ قَدْ قَمَرْتُ[۱۵] بَنِيْهِ[۱۶]	بِحِيْلَتِيْ وَبِمَكْرِيْ
وَكَمْ بَرَزْتُ[۱۷] بِعُرْفٍ	عَلَيْهِمْ وَبِنُكْرِ[۱۸]
اَصْطَادُ[۱۹] قَوْمًا بِوَعْظٍ	وَاٰخَرِيْنَ بِشِعْرِيْ

الترجمۃ والمطالب

پس میں ارادہ کر ہی رہا تھا کہ کسی ترکیب سے میں اچانک اس کے پاس چلا جاؤں تاکہ میں اس کو اس کے کرتوت پر ملامت کروں (یا جھڑکوں) پس وہ نہایت سرکشانہ انداز و طریقہ سے چت لیٹ گیا پھر اس نے گانیوالوں کی طرح آواز بلند کی اور یہ اشعار گانا شروع کئے۔ نظم۔ کاش میں جان لیتا آیا میرا زمانہ میرے مرتبہ سے بخوبی واقف ہے۔ اور یہ آیا میرے مکر و فریب کی گہرائی کی حقیقت سے واقف ہے یا نہیں خدا جانے ہیں کتنی مرتبہ (یعنی بہت مرتبہ) فرزندان زمانہ پر اپنے مکر و فریب سے بازی لے گیا ہوں۔ کتنی مرتبہ اس کے سامنے اچھی یا بُری بات سے ظاہر ہوا ہیں (یا اچھی صورت بنا کر یا اپنی صورت بدل کر) اور میں کسی جماعت کا شکار تو بذریعہ وعظ و پند کے کرتا ہوں اور کسی کا اشعار کے ذریعہ سے۔)

تشریح لغات

۱؎ فہممت ہم مصدر از نصر بمعنی ارادہ کرنا یقال ہم بالشئ جبکہ وہ ارادہ کرے اور چاہے اور پختہ ارادہ کرے ۲؎ اہجم ہجوم مصدر بمعنی اچانک داخل ہونا یقال ہجم علیہ ہجومًا ای انتہی الیہ بغتۃً علی غفلۃ عنہ او دخل بغیر اذن از نصر ۳؎ لاعنف از باب تفعیل ای لاقبح فعلہ واعیرہ والومہ یقال عنف بالرجل عنفًا وعنافۃً ای لامہ بشدۃ اذ کرم۔
۴؎ اسلنقی اسلنقاء از استفعال بمعنی لیٹ جانا ۵؎ المتمردین تمرد مصدر از باب تفعیل بمعنی سرکشی و تکبر کرنا ۶؎ رفع از فتح الرفع تارۃ یقال فی الاجسام الموضوعۃ اذا علیتہا عن مقرہا نحو ورفعنا فوقکم الطور و تارۃ فی البناء اذا طولتہا

نحو واذ یرفع ابراھیم القواعد وتارۃ فی الذکر والمنزلة نحو رفعنا لك ذكرك ... [7] عقیرۃ گانے والے کی آواز وقال الراغب قولھم رفع فلان عقیرته ای صوته فذلك لان رجلاً عقر رجله فرفع صوته فصار ذلك مستعاراً للصوت یقال عقر البعیر عقراً ای نحرهٗ از ضرب وعقرت المرأۃ عقراً وعقراً وعقاداً وعقرت عقراً وعقارۃ ای صارت عاقراً ای عقیماً لا تلد کانھا تعقر ماء الفحل وفی التنزیل وکانت امرأتی عاقراً از ضرب وکرم [8] المغردین ای مغنین من الغرد وھو فی الاصل رفع الطائر صوته فی غنائه وطربه از سمع یقال غرد الطائر ای رفع صوته فی غنائه وطرب به والمصدر غردٌ وبمعناہ غرّد واغرد وتغرّد [9] اندفع از انفعال اندفاع مصدر یقال اندفع فی الحدیث ای اذا شرع اور اس کے معنی شروع دوڑنے اور گرپڑنے اور جلدی کرنے اور دھکا دینے کے بھی آتے ہیں [10] شعری مصدر بالکسر بمعنی علم وسمجھ وکلام منظوم یقال لیت شعری فلاناً او عن فلان او لفلان ما صنع یعنی کاش مجھے فلان کے متعلق علم ہوتا کہ اس نے کیا کیا [11] احاط از افعال الاحاطة مصدر والاحاطة بالشئ علماً علم وجودہ وجنسه وکیفیته وغرضه المقصود بالایجاد منه ولا یکون ذلك الا للّٰہ تعالیٰ ۔ [12] کنه بالضم یہ فعلة کے وزن پر بمعنی جوہر الشئ واصل الشئ یعنی اصل شئ اور حقیقت شئ اور جوہر شئ کے معنی ہیں یہ آتا ہے [13] غور مصدر بمعنی گہرائی یقال غار فی الامر غوراً ای دقق فیه النظر از نصر [14] الخدع مصدر بمعنی مکر وفریب از فتح یقال خدعه خدعاً جبکہ وہ دھوکہ اور فریب دے [15] قمرت ای غلبت از ضرب یقال قمر الرجل جبکہ وہ جوئے میں غالب آئے واز نصر وضرب بمعنی مال چھین لینا واز سمع بمعنے بہت سفید ہونا [16] بنیه بمعنی اولاد اس میں ضمیر دہر کی طرف راجع ہے یعنی ابنائے دہر سے مراد برے لوگ ہیں جو کم مرتبہ کے ہوں [17] یعرف بالضم بمعنے اچھی خصلت وشناخت (یعنی پہچاننا [18] نکر بالضم بمعنی بری خصلت یا بری صورت [19] اصطاد از افتعال اصطیاد مصدر بمعنی شکار کرنا اور یہ صید سے مشتق ہے از ضرب یقال اصطاد المکان جبکہ وہ فلاں جگہ میں شکار کرے [20] یوعظ مصدر بمعنی نصیحت از ضرب یقال وعظه یعظه وعظاً وعِظَةً جبکہ وہ نصیحت کرے ۔

وَاَسْتَفِزُّ بِخَلٍّ ... عَقْلاً وَعَقْلاً بِخَمْرِیْ
وَتَارَۃً اَنَا صَخْرٌ ... وَتَارَۃً اُخْتُ صَخْرِیْ
وَلَوْ سَلَکْتُ سَبِیْلاً ... مَاْلُوْفَةً طُوْلَ عُمْرِیْ
لَخَابَ قِدْحِیْ وَقَدْحِیْ ... وَدَامَ عُسْرِیْ وَخُسْرِیْ
فَقُلْ لِمَنْ لَامَ هٰذَا ... عُذْرِیْ فَدُوْنَكَ عُذْرِیْ

الترجمة والمطالب اور کبھی میں ہلکا کرتا (یا پھسلاتا) ہوں میں کسی کی عقل کو سرکہ کے ساتھ (جب میں نیک بنتا ہوں تو لوگوں کو میں وعظ سے بھلا لیتا ہوں) اور کسی کی عقل کو اپنی شراب سے (جب میں برا بنتا ہوں تو لوگوں کو میں لہو ولعب سے پھانستا ہوں اور کبھی میں صخر کی طرح پر ہوں اور کبھی میں صخر کی بہن (بن جاتا ہوں) اور اگر میں مدت العمر ایک ہی راستہ پر چلتا تو یقیناً میرا جوئے کا تیر اور چقماق سے آگ نکالنا دونوں ناکام رہتے اور مجھ پر ہمیشہ تنگ دستی اور خرابی رہتی پس تو اس شخص سے کہدے جو مجھ کو ملامت کرتا ہے یہ میرا عذر ہے پس تو میرے عذر کو مان لے ۔

تشریح لغات [1] استفز استفز از مصدر از باب استفعال بمعنی دھوکا دینا وارادہ سے ٹالنا وانحراف وعلیحدہ ہونا یقال فزّنی فلانٌ فزّاً ای ازعجنی از نصر ۔ ابو عمر گویدکہ بعض عرب شراب را بہ سبب لذتش خیر قرار دادہ

اندو سرکہ راز نرشی او شر مقرر کردہ و میگویند ما انت بخل ولا خمر یعنی نہ خیر داری نہ شر و بعض عرب از خمر شر مراد گیرند و از خل خیر و گویند لست من ہذا الامر فی خل ولا خمر یعنی نیستی از ین امر در خیر نہ در شر پس ہر دو مثل گردانیدہ شدہ برائے چیزے کہ در بیت سابق الذکر است یعنی پند و شعر ۲؎ بخل بالفتح بمعنے سرکہ اس سے مراد وعظ و پند ہے والجمع اَخلٌ وخلالٌ اور اُم الخل شراب کو کہتے ہیں اور بالکسر والضم بمعنے دوست ۳؎ صخر یہ عمرو بن حارث شاعر کا لقب ہے اور اس کی بہن خنسا ریہ بھی شاعرہ تھی اس کا مطلب یہ ہے جیسا موقع ہوتا ہے۔ میں ویسا ہی بن جاتا ہوں یعنی کبھی میں مرد اور کبھی میں عورت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں سبیلا (راستہ) الطریق الذی فیہ سہولۃ والجمع سُبُلٌ ۵؎ مالوفۃ وہ راستہ جس پر وہ ہمیشہ چلے از سمع ای معروفۃ ۶؎ لخاب اللام للتاکید خاب از ضرب بمعنی محروم ہونا ۷؎ قدحی بالکسر بمعنی جوئے کا تیر و تیر بغیر پر اور نصل کے والقدح بالکسر السہم قبل ان یراش ویُنصل والجمع اَقداحٌ واَقادیحٌ واَقدُحٌ وقِدحانٌ وجمع الجمع اقادیح ۸؎ والقدح بالزند چقماق سے آگ نکالنا از فتح ۹؎ دام از نصر دوام مصدر بمعنے ہمیشہ رہنا و ثابت رہنا یقال دام یدوم ویدام دومًا ودوامًا ودیمومۃً جبکہ ہمیشہ رہے ۱۰؎ عسری نقیض الیسر وفی التنزیل ان مع العسر یسرًا از سمع وکرم یقال عَسُرَ اعسرًا وعسارۃً ای ضد لیسر وسہل ۱۱؎ خسری ای خسارتی نقصان و ٹوٹا یقال خسر خسرانا وخسارۃ وخسارًا ای ضد ربح از سمع ۱۲؎ دونک یہ افعال قلوب میں سے ہے بمعنی تولی یا یہ اسم فعل ہے۔

(قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَلَمَّا ظَهَرْتُ عَلٰى جَلِيَّةِ اَمْرِهٖ. وَبَدِيْعَةِ اِمْرِهٖ. وَمَا زَخْرَفَ فِيْ شِعْرِهٖ مِنْ عُذْرِهٖ. عَلِمْتُ اَنَّ شَيْطَانَهُ الْمَرِيْدَ. لَا يَسْمَعُ التَّفْنِيْدَ. وَلَا يَفْعَلُ اِلَّا مَا يُرِيْدُ. فَثَنَيْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ عِنَانِيْ. وَاَبْثَثْتُهُمْ مَا اَثْبَتَهُ عِيَانِيْ. فَوَجَمُوْا لِضَيْعَةِ الْجَوَائِزِ. وَتَعَاهَدُوْا عَلٰى مَحْرَمَةِ الْعَجَائِزِ.

الترجمۃ والمطالب حارث بن ہمام کہتا ہے جب میں اس کے ظاہر امر یا تحقیق حال اور میں اس کے نادر اختراع اور اس مزین عذر کو جو اس نے اپنے اشعار میں ظاہر کیا ہے اس پر مطلع ہوا تو میں نے خوب سمجھ لیا کہ اس کا سرکش شیطان ملامت کرنے کی پرواہ نہیں کرے گا (یا نہ سنے گا) اور جو اس نے دل میں ٹھان لیا ہے وہ اس کو کرکے ہی چھوڑے گا تو میں نے اپنی عنان (توجہ) دوستوں کی طرف پھیری اور ان کو میں نے اپنے چشم دید واقعات کی خبر دی پس وہ سب بخششوں (یعنی عطیہ وانعام) کے برباد ہونے پر بے حد ناراض ہوئے اور آئندہ کے لیے انہوں نے بوڑھیوں کو انعام واکرام سے محروم رکھنے کا عہد کیا (یا اس پر انہوں نے قسم کھائی)

تشریح لغات ۱؎ جلیۃ ہہنا التاءُ تقلب من الوصفیۃ الی الاسمیۃ بمعنی ظاہر و روشن ومنہ جَلِیَّۃُ الامرِ ای ما ظہر من حقیقۃ الشیٔ وجلیۃ الامرِ ای حقیقت الامر اور یہ جَلِیٌّ کا مؤنث ہے بمعنی واضح و روشن ۲؎ امر بمعنی حکم وحال و شان وفرمان والجمع اوامر بمعنی کام والجمع امور ۳؎ بدیعۃ بمعنی نادر و امر منکر و انوکھی چیز یہ بدیع کا مؤنث ہے ۴؎ امرہ بالکسر بمعنی عجیب و فعل منکر وخلاف شرع وخلاف عقل سلیم بات وفی التنزیل لقد جئت شیئًا امرًا ای منکرًا یقال امر الامر امرًا ای کبر وکثر از سمع ۵؎ زخرف از بعثر بمعنے جبکہ وہ بری چیز کو بھلا کرکے دکھلائے یقال زخرفہ جبکہ وہ خوبصورت

بناے اور آراستہ کرے [٦] المرید بفتح المیم بمعنے سخت سرکش و بڑا شریر والجمع مُرواءُ ومنہ المارد اسم فاعل کا صیغہ بمعنی سرکشی اور یہ کرم اور نصر سے آتا ہے یقال مَرد مُرُودًا (از نصر) ومُرد مُرَادَةً ومُرُودَةً (از کرم) بمعنے سرکشی کرنا و نافرمانی کرنا و ہمسروں سے سبقت لے جانا واز سمع یقال مَرِدَ الغلام مَردًا ومُرُودَةً جبکہ لڑکا دیر تک بے داڑھی کے رہے ومَرِد الرجل جبکہ وہ دودھ میں بھیگی ہوئی کھجور کھانے کی مداومت کرے [٧] التفنید یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی قول فحش وملامت یقال فند فندًا ای خرف وضعف عقلہ از سمع وفَنَدَہٗ ای نسبہ الی الفند ای ضعف الرائی والسفر [٨] تثنیت از ضرب یقال ثنی الشئ ثنیًا جبکہ وہ پھیرے اور موڑے وثنی زیدًا جبکہ اس کو کام سے روکے [٩] عنانی بالکسر مصدر بمعنی لگام کی رسی والجمع اِعِنَّۃ وعُنُنٌ [١٠] ابثثت از باب افعال ای اخبرت اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے یقال بثّ الخبر وبثّت جبکہ وہ پھیلائے اور مشہور کرے [١١] عیانی یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی آنکھوں سے دیکھنا [١٢] فوجموا ای غضبوا حتی سکتوا من شدۃ الغضب یقال وجم ای سکت وعجز عن التکلم من شدۃ الغیظ والخوف وایضا وجم ای عبس وجہہ واطرق لشدۃ الحزن از ضرب والمصدر وجوم [١٣] لضیعۃ مصدر بمعنی ضائع ہونا یقال **ضاع یضیع ضَیْعًا** وضیعۃً وضیاعًا۔ جبکہ وہ ضائع ہو اور تلف ہو اور بے کار ہو [١٤] الجوائز یہ جائزۃٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ والانعام [١٥] تعاہد واز باب تفاعل بمعنی معاہدہ کرنا یقال تعاہد القوم جبکہ وہ ایک دوسرے سے معاہدہ کرے اور حلیف بنے [١٦] العجائز یہ عجوز کی جمع ہے بمعنے بوڑھیا اور اس کی جمع عُجُزٌ بھی آتی ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ الْمَكِّيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ نَهَضْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ السَّلَامِ [١] لِحَجَّةِ الْإِسْلَامِ [٢]. فَلَمَّا قَضَيْتُ [٣] بِعَوْنِ اللّٰهِ التَّفَثَ [٤]. وَاسْتَبَحْتُ الطِّيْبَ [٥] وَالرَّفَثَ [٦]. صَادَفَ مَوْسِمُ الْخَيْفِ [٧]. مَعْمَعَانَ [٨] الصَّيْفِ [٩]. فَاسْتَظْهَرْتُ [١٠] لِلضَّرُوْرَةِ [١١] بِمَا يَقِيْ [١٢] مِنْ حَرِّ [١٣] الظَّهِيْرَةِ [١٤]. فَبَيْنَمَا أَنَا تَحْتَ طِرَافٍ [١٥]. مَعَ رُفْقَةٍ [١٦] ظِرَافٍ [١٧]. وَقَدْ حَمِيَ [١٨] وَطِيْسُ [١٩] الْحَصْبَاءِ [٢٠]. وَأَعْشَى [٢١] الْهَجِيْرُ [٢٢] عَيْنَ الْحِرْبَاءِ [٢٣].

الترجمۃ والمطالب چودھواں مقامہ جو مکیہ کے نام سے منسوب ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں بغداد سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوا (چلا) پس جبکہ میں نے اللہ کی مدد سے شرائط وارکان حج کو پورا کیا اور خوشبو اور جماع کو جائز کر چکا تو مقام خیف منی میں سخت تیز گرمی پڑنے لگی پس میں نے مدد چاہی ایسی چیز سے (یعنی خیمہ وغیرہ سے) جو مجھے سخت گرمی سے بچائے تو میں اپنے عقل مند وہوشیار ساتھیوں کے ساتھ چرمی خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا اس حال میں کہ اس وقت سنگریزے (پتھر کے ٹکڑے) تنور کی طرح تپ رہے تھے اور دوپہر کی بلا کی گرمی نے گرگٹ کی آنکھ کو اندھا اور ضعیف البصر بنا رکھا تھا۔

تشریح لغات [١] مدینۃ السلام بغداد کو کہتے ہیں والسلام اسم دجلۃ فاضیفت المدینۃ الیہا [٢] لحجۃ الاسلام حج کو اسلام کی طرف مضاف کیا ہے کیونکہ حج ارکان اسلام میں سے ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ بنی الاسلام علی خمس الخ اسی میں حج بھی ہے [٣] قضیت بمعنی ارادہ کرنا و پورا کرنا یقال قضی حاجتہ جبکہ وہ اپنی حاجت کو پورا کرے از ضرب وقضیٰ وطرہ جبکہ

وہ مراد کو پہنچے ۳؎ التفث بمعنی میل کچیل یقال تفث تفثًا ای علاہ التفث وقضی تفثہ ای ازال وسخہ از سمع اور اس سے مراد شرائط حج ہیں ۴؎ استبحت از استفعال بمعنی مباح کرنا اور کسی شی کے ساتھ مباح کا معاملہ کرنا ۵؎ الطیب بالکسر بمعنی خوشبو جو مہکتی ہے اور نشر وہ خوشبو جو پھیلتی ہو اور رائحۃ وہ خوشبو جو انسان کے دماغ کو خوش کرے والجمع اطیابٌ وطیوبٌ ویقال ہذا طیبٌ لک یعنی یہ تمہارے لیے حلال ہے اور ہر چیز سے افضل ہے ۶؎ الرفث بمعنے قول فحش جس کا ذکر کرنا قبیح ہو جیسے جماع کا ذکر اور یہاں یہ کنایۃ جماع سے ہے وفی التنزیل احل لکم لیلۃ الصیام الرفث فلا رفث ولا فسوق یقال رفث رفثًا ورفوثًا ای تکلم بالفحش از نصر وضرب وسمع ۷؎ صادف ای وافق از باب مفاعلہ یقال صادفہ جبکہ وہ پائے اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے بمعنی پھر جانا وصدف عنہ جبکہ وہ اعراض کرے وصدف فلانًا جبکہ وہ پھیر دے اور ہٹائے اور سمع سے آتا ہے یقال صَدِفَ صدفًا جبکہ گھوڑے کی رانوں کا قریب اور گھروں کا دور ہو ۸؎ موسم جمع مواسم بمعنی زمانہ ۹؎ والخیف ہو موضع عند منیٰ اور یہاں حاجی لوگ جمع ہوتے ہیں والمراد منہ خیف منیٰ کی جگہ ہے ۱۰؎ مَعْمَان بمعنی سخت گرمی و شدت خواہ گرمی کی ہو یا سردی کی والمعان والمعانی من الایام الشدید الحر یقال معم القوم ای ساروا فی شدۃ الحر ویقال معمع الشیٔ المحترق ای صاف ویقال معمان کل شیٔ ای اشدہ ۱۱؎ الصیف بمعنی گرمی المقابل للشاء وفی التنزیل رحلۃ الشتاء والصیف والجمع اصیاق یقال صاف بالمکان صیفًا ای اقام بہ فی الصیف ...... ۱۲؎ استظہرت از استفعال استظہار مصدر بمعنی مدد چاہنا وقوت حاصل کرنا ۱۳؎ للضرورۃ بمعنی حاجت اور ضا رور اور ضارور اء ان سب کے معنی حاجت اور ضرورت کے آتے ہیں ۱۴؎ بما یقی ای یحفظن یقال وقیۃ وقایۃً ای حفظہ از ضرب ۱۵؎ حر بمعنی گرمی یقال حَرَّ الماء حرًا وحرورًا وحرارۃً ای ضد برد از نصر ۱۶؎ الظہیرۃ بمعنی دوپہر کی گرمی والجمع ظہائر اور یہ ظہیر کا مونث ہے ۱۷؎ طراف بالکسر بمعنی چمڑے کا خیمہ (ڈیرا) والجمع طُرُفٌ ۱۸؎ رفقۃ بمعنی رفیق وساتھی والجمع رفاقٌ ورفقٌ ورفقٌ وارفاقٌ ۱۹؎ ظراف یہ ظریف کی جمع ہے ، بمعنے دانا وہوشیار وعقل مند ہونا یقال ظَرُفَ ظَرَافَۃً جبکہ وہ خوش شکل اور چالاک اور ذہین ہو از کرم ۲۰؎ حمی بمعنے بہت گرمی ہو از سمع یقال حَمِیَ حمیًا ای اشتد حرہا ۲۱؎ وطیس بمعنی تنور وتندور جس پر روٹی اور ہانڈی پکالیں والجمع اَوطِسَۃٌ ووُطسٌ یقال حمی الوطیس ای اشتد الحرب ۲۲؎ الحصباء بمعنی کنکری اور اس کا واحد الحصبۃ ہے یقال حصبہ حصبًا ای رماہ بالحصباء از نصر وضرب ۲۳؎ واعشی از افعال بمعنی اندھا ہونا یا رات اور دن میں آنکھوں سے کم دکھائی دے یا دن میں دکھلائی دے اور رات کے وقت بالکل دکھائی نہ دے جس کو رتوندہ کہتے ہیں یقال عَشِیَ عشًا ای ساء بصرہ باللیل والنہار او ابصر بالنہار ولم یبصر باللیل از سمع ۲۴؎ الہجیرہ ای الہاجرۃ یعنی دوپہر کی گرمی والجمع ہجرٌ ۲۵؎ الحرباء بمعنی گرگٹ یا گرگانٹ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ سورج جب نکلتا ہے تو اس کے سامنے یہ رہتا ہے اور جب وہ پھرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی پھرتا رہتا ہے اور یہ مختلف اپنے رنگ بدلتا رہتا ہے والجمع حَرَابِیٌّ اور اس کو آفتاب پرست بھی کہتے ہیں واللہ اعلم۔

إذْ هَجَمَ عَلَيْنَا شَيْخٌ مُتَسَعْسِعٌ . يَتْلُوهُ فَتًى مُتَرَعْرِعٌ . فَسَلَّمَ الشَّيْخُ تَسْلِيمَ أَدِيبٍ أَرِيبٍ . وَحَاوَرَ مُحَاوَرَةَ قَرِيبٍ لَا غَرِيبٍ . فَأَعْجَبَنَا بِمَا نَثَرَ مِنْ سِمْطِهِ . وَعَجِبْنَا مِنْ انْبِسَاطِهِ قَبْلَ بَسْطِهِ . فَقُلْنَا لَهُ مَا أَنْتَ . وَكَيْفَ وَلَجْتَ . وَمَا اسْتَأْذَنْتَ . فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَعَافٍ . وَطَالِبُ إِسْعَافٍ . وَسِرُّ ضُرِّي غَيْرُ خَافٍ . وَالنَّظَرُ إِلَيَّ شَفِيعٌ لِي كَافٍ . وَأَمَّا الْإِنْسِيَابُ . الَّذِي عَلِقَ بِهِ الْإِرْتِيَابُ . فَمَا هُوَ بِعُجَابٍ . إِذْ مَا عَلَى الْكُرَمَاءِ مِنْ حِجَابٍ . فَسَأَلْنَاهُ أَنَّى اهْتَدَى إِلَيْنَا . وَبِمَ اسْتَدَلَّ .

عَلَيْنَا۔ فَقَالَ اِنَّ لِلْكَرَمِ نَشْرًا۔ تَنِمُّ بِهٖ نَفَحَاتُهٗ۔ وَتُرْشِدُ اِلٰی رَوْضَتِهٖ فَوْحَاتُهٗ۔

الترجمۃ والمطالب کہ یکایک ایک بوڑھا جو بہت بوڑھا تھا (یا چلنے میں وہ کانپتا تھا) وہ ہمارے پاس آ پہنچا اور جس کے پیچھے ایک نوعمر قوی جوان تھا اس نے آتے ہی بڑے بھاری عالم عاقل کی طرح سلام کیا اور اس نے اس طرز سے بات چیت کی جیسا کہ کوئی اپنا ہو اور نہ بیگانہ (غیر یا مسافر) کی طرح۔ ادھر تو ہم اس کی لڑی کے بکھرے ہوئے کلام فصیح سے متعجب تھے اور ادھر قبل بے تکلف (یا گستاخ) بنانے کے اس کی بے تکلفی (اور گستاخی) پر ہمیں اچنبھا ہو ہی رہا تھا بالآخر ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے اور تو بغیر اجازت کے کیسے اندر چلا آیا وہ بولا کہ میں عطا کا سائل ہوں (یعنی فقیر ہوں) اور میں اپنی حاجت روائی چاہتا ہوں اور میری تکلیف و سختی کا بھید پوشیدہ نہیں ہے (غیر مخفی) اور میری طرف دیکھنا ہی میری کافی سفارش ہے رہا میرا اچانک داخل ہونا (یا چپکے سے آنا جس سے تمہیں شک ہوتا ہے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے اس لیے کہ شرفا یا سخیوں پر کوئی پردہ پڑا نہیں ہوتا پھر ہم نے اس سے پوچھا کہ تم نے ہم تک آنے کا کیسے راستہ پایا اور کن علامات کو ہماری موجودگی پر تو نے دلیل پکڑی (بنائی) اس نے جواب دیا بخشش کے لیے مہک ہے جس کی چغل خوری خود اس کی خوشبو بس کرتی ہیں اور اس کے سبزہ زار باغوں کا راستہ خود اس کی مہکیں بتاتی ہیں۔

تشریح لغات له ہجم ہجوم مصدر از نصر بمعنی اچانک داخل ہونا ٢ه متسعسع پیر فرتوت یہ رباعی ہے یقال سعسع فلان اذا ہرم وہ اتنا بوڑھا ہو کر اس سے کوئی بات نہ سمجھ سکے اور وہ پاس پاس قدم چلتے وقت رکھے ٣ه مترعرع بمعنی قوی جوان یقال ترعرع الصبی جبکہ وہ بڑھ جائے کر قوی جوان ہو جائے والتَّرَعْرُعُ والتُّرْعُوْعُ والرعواع الحسن الاعتدال مع حسن الشباب والجمع رعادع و دیحاریح اور اس کے معنی مضبوط لکڑی کے بھی آتے ہیں وجہ مناسبت ظاہر ہے ٤ه اریب بمعنی عاقل۔ ماہر۔ یقال اَرِبَ اَرَبًا واَرُبَ اَرَابَۃً جبکہ وہ ماہر ہو از سمع و کرم والارب فرط الحاجۃ المقتضی للاحتیال ثم یستعمل تارۃ فی الحاجۃ وتارۃ فی الاحتیال یقال ارب الی کذا اَرَبًا واربۃ۔ ومادبۃ۔ ای احتاج الیہ حاجۃ شدیدۃ ٥ه حاور از باب مفاعلہ محاورۃ مصدر بمعنی بات چیت کرنا ای خاطب والمحاورۃ المراجعۃ فی الکلام ومنہ التحاور کما فی التنزیل واللہ یسمع تحاورکما یقال حَارَ یَحُوْرُ حَوْرًا ای رجع وحار حورًا ای تحیّر وفی التنزیل انہ ظن ان لن یحور ای لن یرجع از نصر ٦ه قریب من القرب ضد البعد یقال قَرُبَ وقَرِبَ قُرْبًا وقُرْبَانًا وقِرْبَانًا ای ونا الیہ ای قربہ وقرب منہ والیہ جبکہ قریب ہو از سمع و کرم اور یہاں اس سے مراد رشتہ دار ہیں ٧ه غریب بمعنی پردیسی و مسافر وطن سے دور و اجنبی والجمع غرباء ٨ه نثر از نصر وضرب نثر مصدر بمعنی بکھیرنا ٩ه سمط لڑی یعنی دھاگہ جب تک کہ جواہرات وغیرہ اس میں پروئے رہیں والجمع سموط والمراد ہہنا الکلام الذی کاللؤلؤ ١٠ه انبساط مصدر از باب انفعال بمعنی پھیلنا دراز ہونا و بے تکلف ہونا و سیر و تفریح کرنا ١١ه بسط مصدر از نصر بمعنی پھیلنا اور دل بڑھانا یقال بَسَطَ الشئ بَسْطًا ای نشرہ و توسعہ وبسط الثوب ای نشرہ ومنہ البساط بمعنی بچھونا و فرش والجمع بُسُطٌ ١٢ه ما انت ما استفہام کبھی حقیقت کے لیے ہوتا ہے اور کبھی اوصاف ١٣ه استئذان مصدر بمعنی اجازت چاہنا اس میں س ت طلب کے لیے ہے ومجردہ از سمع ١٤ه فعاف بمعنی گھر میں داخل ہونا از ضرب ١٥ه استاذنت از استفعال استیذان مصدر بمعنی اجازت چاہنا اس میں س ت طلب کے لیے ہے ومجردہ از سمع ١٦ه عفاف بمعنی سائل عطا و بھکاری یہ عفو کا اسم فاعل ہے بمعنی عمدہ چیز و فضل و معروف اور خرچ سے زائد جس کا دینا دشوار نہ ہو والجمع عفادۃ یقال عفا فلانًا جبکہ وہ اس

کے پاس بھلائی کا طالب ہو کر آئے از نصر [16] اسعاف مصدر از باب افعال یقال اَسعَفَ بحاجتہٖ جبکہ وہ کسی کی حاجت پوری کرے واسعفہ علے الامر جبکہ وہ مدد کرے واسعف بالرجل جبکہ وہ کسی کے قریب ہو و مجرد ہ از فتح یقال سعف سعفًا بحاجتہٖ جبکہ وہ کسی کی حاجت پوری کرے۔ [17] سر بالکسر بمعنی بھید و راز والجمع اسرارٌ [18] ضرّی بالفتح والضم والضرر بمعنی نقصان و تنگی و سختی و بدحالی والجمع اَضرارٌ [19] خاف یہ خفی یخفی کا اسم فاعل ہے بمعنی مخفی ہونا یقال خفی یخفی اخفاء و خفیۃ و خقیۃً۔ جبکہ وہ پوشیدہ ہو از سمع [20] شفیع بمعنی صاحب شفاعت والجمع شفعاء یقال شفع لہ شفاعۃً از فتح [21] کاف یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از کفی الشی یکفی کفایۃً از ضرب بمعنی کافی ہونا وکفی الشیُ فلانًا جبکہ وہ قناعت کرے اور دوسرے سے مستغنی ہو [22] الانسیاب مصدر از انفعال بمعنی اچانک داخل ہونا یقال انسابت الحیّۃُ جبکہ سانپ تیزی کے ساتھ رینگے [23] علق از سمع بمعنی متعلق ہونا یقال علق فلانا علوقا وعلقا و علقا وعلاقۃ وعلق جبکہ وہ محبت کرے وعلق حبہ بقلبہ جبکہ وہ محبت کرے [24] الارتیاب مصدر از افتعال بمعنی شک کرنا یقال ارتاب من الشیءِ ارتیابًا جبکہ وہ شک کرے وارتاب بفلانٍ جبکہ وہ تہمت لگائے [25] العجاب بالضم بمعنے امر عجیب اور وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے اور العجاب تعجب کی حد سے متجاوز [26] الکرماء یہ کریم کی جمع ہے بمعنی صاحب کرم و مرد سخی اور اس کی جمع کرام بھی آتی ہے [27] حجاب بالکسر مصدر بمعنی پردہ والجمع حُجُبٌ اور ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو اور اس کے معنی تعویذ کے بھی آتے ہیں [28] اہتدی از افتعال اہتداء مصدر بمعنی ہدایت پانا و راہ راست پانا [29] استدل از استفعال استدلال مصدر بمعنی پتہ لگانا و راہ بتانا یقال استدل علیہ جبکہ وہ رہنمائی کرتے کو کہے واستدل بکذا علے الامر جبکہ وہ دلیل لائے [30] نشر ابمعنے عمدہ خوشبو پھیلنے والی یقال نَشرَ الشجر نشورًا ای اورق از نصر [31] نم از ضرب و نصر بمعنی چغلخوری یقال نَمَّ الحدیثَ نمًا جبکہ وہ چغلخوری کرے، و فی التنزیل ہماز مشاء بنمیم [32] نفحاتہ یہ نفحۃٌ کی جمع ہے بمعنی مہک و خوشبو کا پھیلنا یقال نفحت الطیب نفحًا و نفاحًا و نفحانًا ای انتشرت از فتح [33] ترشد از افعال ارشاد مصدر بمعنی راستہ دکھلانا و ہدایت کرنا یقال ارشدہ الی کذا و علیہ و لہ جبکہ وہ ہدایت کرے [34] روضہ مصدر بمعنی باغ اور وہ زمین جو مختلف قسم کے نباتات سے سرسبز ہو [35] فوحاتہ بمعنی خوشبو کا تیزی سے مہکنا اور پھیلنا یقال فاح الطیب فوحًا ای انتشرت رائحتہ از نصر۔

فَاسْتَدْلَلْتُ بِتَأَرُّجِ عَرْفِكُمْ. عَلٰى تَبَلُّجِ عُرْفِكُمْ. وَبَشَّرَنِي تَضَوُّعُ رَنْدِكُمْ. بِحُسْنِ الْمُنْقَلَبِ مِنْ عِنْدِكُمْ. فَاسْتَخْبَرْنَاهُ حِيْنَئِذٍ عَنْ لُبَانَتِهٖ. لِنَتَكَفَّلَ بِإِعَانَتِهٖ. فَقَالَ إِنَّ لِيْ مَارِبًا. وَلِفَتَايَ مَطْلَبًا. فَقُلْنَا لَهٗ كِلَا الْمَرَامَيْنِ سَيُقْضٰى وَكِلَاكُمَا سَوْفَ يُرْضٰى. وَلٰكِنَّ الْكُبْرَ الْكُبْرَ. فَقَالَ اَجَلْ وَمَنْ دَحَا السَّبْعَ الْغُبْرَ. ثُمَّ وَثَبَ لِلْمَقَالِ. كَالْمُنْشَطِ مِنَ الْعِقَالِ. وَاَنْشَدَ ؎

الترجمۃ والمطالب پس میں نے تمہاری مہکتی ہوئی خوشبو سے تمہارے کھلے ہوئے احسانوں دریا احسان کے ظاہر ہونے کا پتہ معلوم کرلیا اور مجھے تمہاری خوشبو کی مہکنے اور اس کی تیزی نے یہ خوشخبری دی کہ تمہارے پاس سے میں اچھی حالت میں ہو کر لوٹوں گا پھر ہم نے اس کی حاجت معلوم کر کے اس کے مدد کرنے کی ذمہ داری لے لینا چاہی اور کہنے لگا کہ ایک تو میری حاجت ہے اور ایک مطلب اس میرے جوان لڑکے کا ہے پس ہم نے اس سے کہا کہ تمہارے دونوں مطلب ابھی عنقریب پورے کئے جائیں گے اور تم دونوں بہت جلد خوش کر دیئے جاؤ گے لیکن تو بڑے کو (یا بڑی حاجت کو) آگے کر بوڑھا بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے سات زمینیں بچھائیں یہ فیصلہ ٹھیک ہے پس اس نے یہ کہہ کر گفتگو کرنے کے لیے ایسی چھلانگ ماری جیسے ابھی وہ رسّی سے رہا ہوا اور اس نے یہ اشعار پڑھے۔

تشریح لغات

له استدللت از استفعال استدلال مصدر بمعنی راستہ طلب کرنا و پتہ لگانا ٢ه بتارج از تفعیل بمعنی خوشبو کا تیز مہکنا اور پھیلنا از سمع یقال ارج ارجًا وارَ یجاً و تارج ای فاحت منہ رائحۃ طیبۃ ٣ه عرفکم بفتح العین و سکون الراء بمعنے اچھی خوشبو ومنہ قولہ تعالیٰ عرّفہا لہم ای طیّبہا لہم والعرف بالضم بمعنے بھلائی و بخشش وعطیہ ٤ه تبلج مصدر کشادہ رو ہونا اور یہ سمع سے آتا ہے یقال بلج الرجلُ جبکہ وہ ہنس مکھ اور کشادہ رو ہو و یقال بلج الحقُّ واضح ہونا اور ظاہر ہونا و از نصر بمعنے روشن ہونا یقال بلج الصبح ملوجاً جبکہ صبح روشن ہو ٥ه تضوع یہ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی خوشبو کا مہکنا والتضوع تفرق الریح وانتشارہا یقال ضاع المسک ضوعاً و تضوع ای انتشرت رائحتہ از نصر ٦ه رند یہ بھی خوشبو کا نام ہے والرند نبات طیب الرائحۃ یشبہ الآس اور اصمعی رح یہ فرماتے ہیں کہ محض عود ہی کو رند کہتے ہیں ٧ه المنقلب یہ مصدر میمی ہے بمعنی بازگشت دپھرنے اور لوٹنے کی جگہ، ٨ه لبانۃ بالضم بمعنی حاجت والجمع لُبانٌ و لبانات وقال بعض الادباء اللبانۃ حاجۃ من غیر فاقۃ بل من ہمۃ والہمۃ ما ہم لہ من امر یفعل ٩ه تتکفل از باب تفعل تکفل مصدر بمعنی کفیل وضامن ہونا ١٠ه باعانۃ مصدر از افعال بمعنی مدد ١١ه مارِبٌ بمعنی حاجت والجمع مارب وفی التنزیل ولی فیہا مآرب اخری از سمع ١٢ه المرامین یہ مرامٌ تثنیہ ہے بمعنے مقصد یقال رام الشی روماً ای ارادہ از نصر ١٣ه الکبر بالضم و بمعنے معظم الشیء وکبیرہم اور یہاں عامل محذوف ہے ای قدم الکبرای الاکبر اور دوسرا کبر یہ تاکید کے لیے ہے از نصر یقال کَبَرَ فلانًا بالسن جبکہ وہ عمر میں کسی سے بڑا ہو واز سمع یقال کبر فِی السن کِبرًا و مکبرًا جبکہ وہ عمر رسیدہ ہو واز کرم یقال کبر فی القدر کِبَرًا وکُبرًا وکبارۃً جبکہ وہ مرتبہ میں بڑا ہو وکبر علیہ الامر جبکہ وہ دشوار ہو اور سخت اور بھاری ہو ١٤ه اجل یہ حروف ایجاب سے ہے، بمعنی نعم وقال الاسمعیؒ یستعمل فی الاستفہام ای انت تذہب قال نعم ١٥ه وحا از نصر بمعنی بچھانا و پھیلانا وفی التنزیل والارض بعد ذلک وحاہا یقال وحاہ وحُواً ای بسط ١٦ه الغبر یہ غبراء کی جمع ہے بمعنی غبار آلودہ یعنی زمین ١٧ه وثب ای نہض وقام یقال وثب وثباً و وُثوباً جبکہ کود ے اور کھڑا ہو از ضرب ١٨ه للمقال یہ مصدر میمی ہے اور قول سے مشتق ہے بمعنے گفتگو ١٩ه کالمنشط اسم مفعول کا صیغہ از انفعال بمعنی رہائی پائے گئے یعنی رہا کیا گیا۔ یقال نَشِطَ من المکان تنشاطًا ای خرج منہ از سمع ٢٠ه العقال بالکسر وہو حبل یشد بہ البعیر فی وسط ذراعہ والجمع عقل واعلم ان الحبال سموالہا اسماء فقالوا العقال حبل تشد بہ رکبتہ البعیر والوثاق حبل توثق بہ الدابۃ وغیرہا والہجار الحبل الذی یشد بہ رسغ البعیر والدابۃ والقیاد حبل نقاد بہ الدابۃ والطول حبل تشد بہ الدابۃ ویمسک صاحبہا بطرفہ ویرسل الدابۃ فی المرعی والربق الحبل تربق بہ البہمۃ والقماط حبل تشد بہ قوائم الشاۃ عند الذبح والحقب حبل یشد بہ الرحل الی بطن البعیر کیلا یجتذبہ۔ والتصدیر والرفاق حبل تشد بہ عضد الناقۃ لئلا تسرع وذلک اذا خیف علیہا ان تنزع الی وطنہا والجعار حبل یشد بہ نازل البعیر فی وسطہ والخناق حبل یخنق بہ الانسان والکتاف قیل یکتف بہ الاسیر وغیرہ والعناج حبل یشد فی اسفل الدلو ثم یشد لی لعراقی فیکون عونًا لہا والکرب الحبل الذی یشد علی عراقی الدلو۔

إِنِّي امْرُؤٌ أُبْدِعَ بِي	بَعْدَ الْوَجَى وَالتَّعَبِ	وَشُقَّتِي شَاسِعَةٌ	يَقْصُرُ عَنْهَا خَبَبِي
وَمَا مَعِي خَرْدَلَةٌ	مَطْبُوعَةٌ مِنْ ذَهَبِ	نَحِيلَتِي مُنْسَدَّةٌ	وَحَيْرَتِي تَلْعَبُ بِي
إِنِ ارْتَحَلْتُ رَاجِلًا	خِفْتُ دَوَاعِي الْعَطَبِ	وَإِنْ تَخَلَّفْتُ عَنِ الرُّفْقَةِ ضَاقَ مَذْهَبِي	
	فَرَنَّتِي فِي صُعُدٍ	وَعَبْرَتِي فِي صَبَبِ	

الترجمة والمطالب پس یقیناً میں ایک آدمی مصیبت زدہ ہوں جس کی اونٹنی تھکا دی گئی ہے (یا ہلاک ہوگئی ہے) اور اب میرے پاس محض پاؤں کا گھسنا اور تھکان ہے یعنی میرے پاس سوائے گھسنے پیروں اور مشقت کے کچھ نہیں ہے جبکہ میری سواری ہلاک ہوگئی ہے) اور میرا سفر دور دراز ہے اور میرا تیز چلنا یا لپک کر چلنا یہ مجھے عاجز کر دیتا ہے اور میرے پاس ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تو سونا نہیں ہے (ایک حقیر سکہ جو سونے کا ہو) پس میری تدبیر و حیلہ بند ہے اور میری حیرت و پریشانی میرے ساتھ کھیل رہی ہے (یا استہزاء) کر رہی ہے اگر میں پیدل چلتا ہوں تو ہلاکت کے اسباب سے ڈرتا ہوں اور اگر میں ساتھیوں سے پیچھے رہا جاتا ہوں تو مجھ پر راستہ تنگ ہے میرے لمبے لمبے سانس بلندی پر ہیں اور میرے آنسو بہنے میں ہیں (یا بہنے میں ہیں)

تشریح لغات ۱؎ ابدع ابداع مصدر از افعال بمعنی ہلاک ہونا و تھکنا یقال اُبدِعَ بالرجل اذا ہلکت راحلتہ ۲؎ الوجی وہو وجع الرجلین من الحفا، بہ سبب زیادہ چلنے کے پیروں کا گھسنا یقال وجی الماشی ای حفی اورق قدمہ یعنی اس کے پاؤں چلتے چلتے گھس گئے ہیں یا اس کے پاؤں ننگے ہیں از سمع ۳؎ والتعب بمعنی مشقت و تکلیف ضد الاستراحۃ از سمع ۴؎ شُقّی المسافۃ التی لیشفہ السیر فیہا والجمع شُقَقٌ وفی التنزیل ولکن بعدت علیہم الشقۃ یعنی مسافت بعیدہ جو مسافر کو شاق گذرے ۵؎ شاسعۃ بمعنی بعیدۃ یقال شَسَع شَسَعًا و شسوعًا ای بعد از فتح یقال مکان سحیق و فج عمیق و رجع بعید و سفر شاسعٌ فقہ ۱۲ ۶؎ یقصر ای یعجز از نصر یقال قصر عن الشئ - جبکہ وہ رُکے اور اس کو عاجزی کی وجہ سے چھوڑ دے وقصر الشئ ناقص ہونا و ارزاں ہونا وقصر عنہ الغضب او الوجع جبکہ غضب اور درد میں سکون ہو وقصر السہم عن الہدف جبکہ تیر نشانہ پر نہ پہونچے وقصر بنا البغتۃ جبکہ وہ مقصود کو نہ پہونچے وقصر الطعام جبکہ بڑھے وقصر اللحم جبکہ گراں ہو ۷؎ خبب الخبب ضرب من العدو دون السریع یقال خَبَّ الفرسُ خبًّا و خببًا و خبیبًا یعنی گھوڑا دوڑنے میں کبھی وہ اگلی ٹانگوں پر کھڑا ہو اور کبھی وہ پچھلی پر از نصر خبب یہ ایک قسم کی چال ہے جو سبک سے اس طرح چلنا کہ اس میں حرکت پیدا ہو جائے ۸؎ خَرْدَلَۃٌ خَرْدَلَۃٌ و خَرْدَلٌ بمعنے رائی اور یہ خردلٌ کی واحد ہے ۹؎ مطبوعۃ اسم مفعول کا صیغہ طبع مصدر بمعنی مہر لگانا و ڈھالنا وفی التنزیل طبع اللہ علٰی قلوبہم یعنی اللہ تعالٰی نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی از فتح یقال طبع علیہ جبکہ وہ مہر لگائے وطبع الدرہم جبکہ وہ سکہ کو ڈھالے وطبع السیف جبکہ وہ تلوار بنائے اور ڈھالے وطبع اللہ الخلق جبکہ وہ پیدا کرے وطبع الدلو جبکہ وہ ڈول بھرے ۱۰؎ منسدۃ از باب انفعال انسداد مصدر بمعنی بند ہونا یقال سَدَّ الاناءَ سدًّا ای نقیض فتح از نصر و سَدَّ یَسَدُّ ای اذا کان سدیدًا مستقیما از ضرب ۱۱؎ تلعب لعب مصدر از سمع یقال لَعِبَ لَعِبًا و لِعبًا و تلعابا جبکہ وہ کھیلے اور مذاق کرے اور لذت و تفریح کے لیے کوئی فعل کرنا یا ایسا فعل کرنا جس پر کوئی نفع متصور نہ ہو یقال لعب بکذا جبکہ وہ کھیل کی چیز بنائے ولعب فی الامر جبکہ وہ سبک سمجھے ولعبت الریاح بالدیار جبکہ گھروں پر ہوائیں قابض ہو جائیں یعنی مکانات ویران و برباد ہو گئے ۱۲؎ راجلا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی پیدل چلنے والا والجمع رَجلٌ وَرَجَالَۃٌ و رُجّالٌ و رُجَالٌ و رُجالیٰ و رُجلانٌ یقال جاءت الخیّالۃ والرجّالۃ یعنی سوار اور پیادے سب آئے و رجل راجلٌ یعنی مرد پیدل چلنے والا ۱۳؎ دواعی یہ داعیۃٌ کی جمع ہے بمعنے سبب ۱۴؎ العطب مصدر بمعنی ہلاکت یقال عَطِبَ عَطَبًا ای ہلک از سمع ۱۵؎ تخلفت تخلف مصدر از باب تفعل بمعنی پیچھے رہنا ۱۶؎ الرفقۃ بمعنے دوست و ساتھیوں کی جماعت والجمع رفاقٌ و رِفَقٌ و رافاقٌ ۱۷؎ مذہبی بمعنے روش و طریقہ و اعتقاد و اصل والجمع مذاہب اور یہاں اس سے مراد راستہ ہے ۱۸؎ زفرتی بمعنے لمبے سانس لینا یقال زفر الرجل زفرًا و زفیرًا ای

اخرج نفَسَہٗ مع مَدِّہٖ اباہ ازضرب والزفیر تردد النفس حتی تنتفخ الضلوع منہ واعلم ان لاصوات الحیوانات اسماء فالسحیح للبغل والنہیق للحمار والسھیل اشد منہ والزفیر اول صوتہ والشہیق آخرہ ثم اعلم ان الخوار للبقر والثغاء للغنم والثواج للضان والیعار للمغرد النبیب للتیس ۹؎ صُعُد بالضم بمعنی بلندی یقال ہبط من صُعُدٍ یعنی بلندی سے وہ اترا یقال صَعِدَ صُعُوْدًا وصَعَدًا وصُعُدًا ای ارتقی از سمع ۱۰؎ عبرتی بمعنے آنسو والجمع عبرات ۱۱؎ صبیب بمعنے نشیب والجمع اصبابٌ والصبُّ اراقۃ الماء من اعلی از نصر یعنی پانی کا بہنا۔

وَاَنْتُمْ مُنْتَجَعُ الرَّاجِيْ وَمَرْمَى الطَّلَبْ	نُهَاكُمْ مُنْهَلَّةٌ	وَلَا انْهِلَالَ السُّحُبْ
وَجَارُكُمْ فِيْ حَرَمٍ　وَوَفْرُكُمْ فِيْ حَرَبٍ	مَا لَاذَ مُرْتَاعٌ بِكُمْ	فَخَافَ نَابَ النُّوَبِ
وَلَا اسْتَدَرَّ امَلٌ　حِبَاكُمْ فَمَا حُبِيْ	فَانْعَطِفُوْا فِيْ قِصَّتِيْ	وَاَحْسِنُوْا مُنْقَلَبِيْ
فَلَوْ بَلَوْتُمْ عِيْشَتِيْ	فِيْ مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ	

الترجمۃ والمطالب اور آپ لوگ امید وار آب وگیاہ کے ڈھونڈھنے کی جگہ ہو اور مطلوب کے مقصد ہو اور تمہاری بخششیں تو بہنے والی ہیں اور بادلوں سے بھی زیادہ برستی ہیں اور تمہارا پڑوسی پناہ (یا حفاظت یا ذمہ داری) میں ہے اور تمہارا بے اندازہ مال لوٹ مار میں ہے اور یہ کبھی نہ ہوا کہ کوئی خوفزدہ تمہاری پناہ میں آکر وہ حوادثات کے دانت (یعنی مصائب) کے اترنے سے ڈرا ہو اور نہ ایسا ہوا کہ کسی امید وار نے عطیہ مانگا ہو پھر وہ نہ دودھ دیا گیا ہو (یعنی عطا نہ کیا گیا ہو) پس آپ میرے قصے کی طرف مائل ہوں اور میری واپسی (یا لوٹنے) کو آپ اچھا کریں (یعنی یہ کہ میں کامیاب ہوکر واپس جاؤں) پس اگر تم میری زندگی (یا رات اور دن گذارانے کے حالات) اور میرے کھانے اور پینے کے حالات جانتے۔

تشریح لغات ۱؎ منتجع انتجاع مصدر از افتعال ای محل انتجاع الامل یقال نجع نجعًا وانتجع ای ذھب لطلب الماء والکلاء از فتح ای الموضع الذی یقصدہ الناس لطلب الماء والکلاء ۱۲۔ ۲؎ مرمی یہ مصدر میمی ہے رَمْیٌ سے بمعنی تیر پھینکنے کی جگہ یقال ہذا الکلام بعید المرامی یہ کلام دور رس ہے وما ابعد مرمی ہمتہ یعنی اس کی ہمت کا میدان کتنا وسیع ہے۔ولہ ہمۃ قصیۃ المرمی یعنی اس کی ہمت دور تک پہنچنے والی ہے ۳؎ الطلب مصدر از نصر بمعنی المطلوب ۴؎ نہاکم بالضم بمعنی عطیہ اور یہ جمع نُہْوَۃٌ اور نُہُوَّۃٌ کی ہے اور بالفتح یہ لہات کی جمع بمعنے حلق کا کوا اور اس کی جمع لہوات اور لہیات اور لُہِیٌّ اور لِہِیٌّ اور لہا آتی ہے ۵؎ منہلۃ انہلال مصدر از انفعال ای منصبۃ ونازلۃ یقال ہَلَّ المطر ہَلًّا وانہلّ ای اشتد انصبابہ از نصر ۶؎ السحب یہ سحاب کی جمع ہے بمعنی بادل والواحدۃ سحابۃٌ اور یہاں اس سے مراد بارش ہے ۷؎ جار بمعنی پڑوسی اور پناہ لینے والا اور پناہ دینے والا والجمع جِیْرَانٌ وجِیْرَۃٌ وجوارٌ واَجْوَارٌ ۸؎ حرم بمعنے مقدس ومعظم اور وہ جگہ جہاں شکار وغیرہ کرنا حرام ہو الحرام مالا یحل انتہاکہ یعنی ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے والجمع احرامٌ یقال حَرِمَ حَرَمًا وحَرَامًا وحُرُمَ حُرْمَۃً از سمع وکرم ۹؎ وفرکم بمعنی مال کثیر والداری یقال وفر ثُمَّ وُفُرًا ای کَمُلَتہٗ وتَمَّمْتہٗ از ضرب ۱۰؎ حرب محرکۃ بمعنی ہلاکت مال ومال کا لوٹنا اور یہ مصدر ہے یقال حُرِبَہٗ حَرَبًا ای سلب مالہ وترکہ بلاشئی ومنہ الحریب بمعنی المسلوب یعنی جس کا مال لوٹ لیا گیا ہو ۱۱؎ لاذ ای التجاء یہ اجوف واوی ہے از نصر یقال لاذ بالجبل یلوذ لوذًا ولواذًا ولُواذًا جبکہ پہاڑ

میں چھپے اور پناہ گیر ہو ولاذ بالقوم جبکہ پناہ میں آئے ولاذ لواذاً و ملاوذۃً بفلان جبکہ پناہ میں آئے ولاذ عنہ جبکہ فریب دے ولاذ فلاناً جبکہ مخالفت کرے ولاذ القوم جبکہ مدارات کرے ولاذ القومُ جبکہ ایک دوسرے کی پناہ لے ولاذ بالقوم جبکہ گرو دے [۱۸] مرتاع ای خائف اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افتعال اور یہ روعٌ سے مشتق ہے بمعنے خوف وڈر [۱۹] ناب بمعنی کچلی کے دانت اور یہ مؤنث ہے والجمع اَنیُبٌ وُنیُوبٌ وانابیب اور اس سے یہاں تیزی مراد ہے [۲۰] النوب یہ نوبۃ کی جمع ہے بمعنی حوادث و مصائب اور یہ مشتق ہے نابہ الامر نوباً سے ای اصابہ از نصر [۵] استدر از استفعال استندار مصدر بمعنی دودھ کا طلب کرنا یقال دَرّ الحلیبُ درّاً ای کثر از نصر اب یہ خیر کثیر کے معنی میں مستعمل ہے [۶] آمل اسم فاعل کا صیغہ اور یہ امل سے مشتق ہے بمعنی امید کرنا والاز نصر یقال اَمَلَہٗ املاً جبکہ وہ امید کرے [۷] حباکم بمعنی عطیہ اور حِبوۃٌ کے معنی بھی عطیہ کے آتے ہیں اور حباء کے معنی عورت کے مہر کے بھی آتے ہیں [۸] حباجی ای حما اعطی [۹] انعطفوا انعطاف مصدر از انفعال بمعنی مائل ہونا وجھکنا [۱۰] منقلبی یہ انقلاب سے ماخوذ ہے بمعنے الٹا جانا واندھا ہونا و واپس ہونا منقلب یہ انقلاب کا اسم ظرف ہے بمعنی لوٹنے کی جگہ [۱۱] بلوتم ای امتحنتم یقال بلاء الرجل بلواً دبلاءً جبکہ آزمائے اور تجربہ کرے اور امتحان کرے از نصر [۱۲] عیشی بمعنی عیش و زندگی کے حالات اور یہ مصدر ہے یقال عاش یعیش عیشاً وعیشۃً ومعاشاً ومَعِیشاً ومَعِیشۃً وعیشوشۃً جبکہ وہ زندہ رہے از ضرب [۱۳] مطعم بمعنے کھانے کی جگہ وخوراک والجمع مطاعم [۱۴] مشربی پانی اور پانی پینے کی جگہ اور یہ خواہش نفس اور میلان کے معنی میں بھی مستعمل ہے والجمع مشارب۔

لَسَاءَكُمْ ضُرِّيَ الَّذِي	اَسْلَمَنِي لِلْكُرَبِ	وَلَوْ خَبَرْتُمْ حَسَبِي	وَنَسَبِي وَمَذْهَبِي
وَمَا حَوَتْ مَعْرِفَتِي	مِنَ الْعُلُومِ النُّخَبِ	لَمَا اعْتَرَتْكُمْ شُبْهَةٌ	فِي اَنَّ دَائِيَ اَدَبِي
فَلَيْتَ اَنِّي لَمْ اَكُنْ	اُرْضِعْتُ ثَدْيَ الْاَدَبِ	فَقَدْ دَهَانِي شُؤْمُهُ	وَعَقَّنِي فِيهِ اَبِي

فَقُلْنَا لَهٗ اَمَّا اَنْتَ فَقَدْ صَرَّحَتْ اَبْيَاتُكَ بِفَاقَتِكَ . وَعَطَبِ نَاقَتِكَ . وَسَنُمْطِيكَ مَا يُوصِلُكَ اِلٰى بَلَدِكَ . فَمَا مَارِبَتُهٗ وَلَدِكَ . فَقَالَ لَهٗ قُمْ يَا بُنَيَّ كَمَا قَامَ اَبُوكَ . وَفُهْ بِمَا فِي نَفْسِكَ لَا فُضَّ فُوكَ

الترجمۃ والمطالب تو یقیناً تم کو میری وہ تکلیف (یا مصیبت یا بدحالی) جس نے مجھے مصیبتوں کے سپرد کر رکھا ہے غمگین کرتی (یا غم میں ڈالتی) اور اگر تم میرے حسب اور نسب یا کسب کے طریقے سے مطلع اور واقف ہوتے یا ان چیدہ چیدہ علوم کو جس کو میری دانش اور سمجھ نے جمع (یا احاطہ) کیا ہے تو تمہیں اس بات کے یقین کرنے میں ہرگز شبہ نہ ہوتا کہ میرا مرض ہی صرف علم ادب ہے پس کیا ہی اچھا ہوتا مجھ کو علم ادب کے پستان کا دودھ نہ پلایا جاتا مجھے تو علم ادب کی نامبارکی (یعنی نحوست، یہ عرب کا قدیم خیال ہے) نے تباہ و برباد کیا ہے، اور باپ نے میری مخالفت کی (جو مجھے یہ علم منحوس سکھلایا) اور انہوں نے میری ساتھ یہ برا سلوک کیا۔ یہ سن کر ہم نے اس سے کہا کہ ان اشعار سے تمہاری محتاجی اور اونٹنی کی ہلاکت کا حال معلوم ہوا اور ہم ابھی تم کو تمہارے شہر تک پہنچانے کے لیے سواری کا انتظام کئے دیتے ہیں اب آپ یہ بتائیے کہ آپ کے صاحبزادہ کی کیا حاجت ہے تو اس بوڑھے نے اپنے لڑکے سے یہ کہا کہ تو بھی اپنے باپ کی طرح اٹھ کھڑا ہو اور تیرے دل میں جو کچھ ہو اس کو کہہ دے اور خدا کرے کہ تیرا منہ صحیح و سالم رہے اور دانت کبھی نہ ٹوٹیں۔

تشریح لغات [۱] لساءکم ای لاحزنکم سوءٌ مصدر بمعنی رنجیدہ و غمگین کرنا یقال ساء الامر فلاناً یسوءٗ سَوْءاً وسواءً وسواءۃً وسوائیۃً

ومَسَاءَةً ومسائيَةً جبکہ وہ غمگین کرے اور مکر وسلوک کرے وساءَ بہ ظناً جبکہ وہ براگمان کرے از نصر اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور یہاں متعدی ہے ۵ ضری بالضم بمعنے نقصان وتنگی وسختی و بدحالی والجمع اضرار ۳ للکرب یہ کربتہ کی جمع ہے بمعنی مشقت وتکلیف ۷ حبی ای شرفی من نفسی حَسَبٌ بمعنی فضائل ۸ نسبی ای ونسبی من آبائی بمعنی قرابت ورشتہ داری آبا واجداد کی اور بعض ادباء یہ فرماتے ہیں کہ حسب ماں کے رشتہ اور باپ کے رشتہ اور نفس عام رشتہ کو کہتے ہیں اور بعض مال کی زیادتی کو کہتے ہیں ۹ مذہبی ای دینی واعتقادی یعنی حاصل کردہ فضائل والجمع مذاہب ۱۰ حَوَتْ ای جمعت یقال حوی الشئ حواینۃ وحیًّا ای جمعہ از ضرب ۱۱ النخب یہ نخبۃ کی جمع ہے بمعنی خیار کل شئ یقال نخب الشئ نخبًا ای اخذ خیارہ از نصر اور یہ نخب مفعول کے معنی میں ہے ای منتخب اعتزتکم از باب افتعال اعتزاءً مصدر بمعنی پیش آنا ۱۲ ارضعت ارضاع مصدر بمعنے دودھ پلانا از سمع وفتح وضرب یقال رَضِعَ المولود رضعًا ورضاعًا ورَضعًا ورضاعًا ورَضاعۃً ورِضاعۃً جبکہ وہ دودھ پئے ۱۳ ثدی بمعنی چھاتی ولپستان یہ مذکر ومونث دونوں کے لیے مستعمل ہے والجمع ثدیٌ وثِدیٌ واثدٍ ۱۴ دھانی ای ابکتنی وحزننی واصابنی یقال دھاہ الویل دھیًا ای اصابہ از فتح ۱۵ شومہ بمعنی نحوست یقال شئم شامۃً ای صار شومًا علیہم از کرم ۱۶ عقنی بمعنی نافرمانی کی از نصر یقال عقَّ والدہ عقوقًا ای عصاہ وہہنا معناہ المراد قطع رحمی ۱۷ صرحت از باب تفعیل تصریح رحمی ۱۸ صرحت از باب تفعیل تصریح مصدر بمعنی بیان کرنا یقال مرح ای صفا وخلص وبان از کرم ۱۹ بفاقتک ای بفقرک وحاجتک یعنی فقر ومحتاجی وحاجت ۲۰ عطب مصدر بمعنی ہلاک ہونا یقال عَطِبَ عَطَبًا ای ہلک از سمع ۲۱ ناقتک بمعنی اونٹنی والجمع نُوق ونُوُق وانواق واَنْوُق ۲۲ ستمطیک ای نُعطیک مطیۃ امطاء مصدر از افعال بمعنی سواری دینا اور یہ مطیۃ سے مشتق ہے جس کے معنی سواری کے ہیں ۲۳ مارتبۃ بمعنے حاجت اور مارب کے معنی بھی حاجت کے ہیں والجمع مارب ۲۴ فوہ فاہ یقول سے ہے بمعنے تکلم یقال فاہ بکذا فوہًا ای نطق بہ از نصر ۲۵ فض ماضی مجہول کا صیغہ از نصر فضٌ مصدر جیسے توڑنا وغیرہ توڑنا یقال فضہ فضًا فانفض ای فرقہ فتفرق ۲۶ فوک فو بمعنی منہ والجمع افواہ۔

فَنَهَضَ نُهُوضَ الْبَطَلِ لِلْبِرَازِ۔ وَاَصْلَتَ لِسَانًا كَالْعَضْبِ الْجُرَازِ۔ وَاَنْشَاءَ يَقُوْلُ ؎

يَا سَادَةً فِي الْمَعَالِيْ لَهُمْ مَبَانٍ مَشِيْدَهْ
وَمَنْ اِذَا نَابَ خَطْبٌ قَامُوْا بِدَفْعِ الْمَكِيْدَهْ
وَمَنْ يَهُوْنُ عَلَيْهِمْ بَذْلُ الْكُنُوْزِ الْعَتِيْدَهْ
اُرِيْدُ مِنْكُمْ شِوَاءً وَجَرْدَقًا وَعَصِيْدَهْ
فَاِنْ عَلَا فَرُقَاقٌ بِهِ نَوَارِي الشَّهِيْدَهْ
اَوْ لَمْ يَكُنْ ذَا وَلَا ذَا فَشَبْعَةٌ مِنْ ثَرِيْدَهْ

الترجمۃ والمطالب یہ سنتے ہی وہ اٹھا جیسے کوئی بہادر لڑائی (یا مقابلہ) کے لیے اٹھے اور اس نے تلوار قاطع جیسی زبان سے اور بہت تیزی سے یہ اشعار پڑھے ؎ اے عالی مرتبہ والے سردار جن کی عمارتیں مضبوط ہیں اور جو حوادثات کے اترتے وقت لوگوں کے امر دشوار یا حادثہ کے دور کرنے کے لیے ہر وقت کمربستہ ہیں (یعنی تیار ہیں) اور یہ وہ لوگ ہیں جمع شدہ (یا موجود) خزانوں کا ان کے لیے لٹا دینا (خرچ کر دینا) بھی آسان ہے اور میں تم سے بھنا ہوا گوشت (یا کباب) اور چپاتی (روٹی) کی ملیدہ اور حلوا طلب کرتا ہوں پس اگر یہ گراں اور دشوار ہو پس پتلی روٹی سے بکری کا بچہ بھنا ہوا یا مرغی بھنی ہوئی یا تازہ موٹی مچھلی (یا ہریرہ) جس سے ڈھکا جا سکے اور اگر یہ اور وہ کچھ نہ ہو تو پیٹ بھر کر ثرید ہی سہی (یعنی شوربے میں ترکی

ہوئی روٹی)

تشریح لغات

[1] البطل البطل الشجاع المعترض للموت تصور البطلان دمہ یعنی وہ بہادر جس سے کوئی دیت نہ لے اگر وہ کسی کو قتل کر دے یقال بطل الرجل بطولۃً وبطالۃً ای صار شجاعا فھو بطل والجمع ابطال از کرم وبطل بطلا نا ای فسد وسقط حکمہ فھو باطل نقیض الحق از نصر [2] والبراز یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی کھلے میدان میں آنا اور مقابلہ کرنا ای انفتال وَزْنًا ومعنیً یقال بارزہ مبارزۃً جبکہ وہ نکلے اور مقاتلہ کرے [3] اصلت ای اخرج از افعال یقال اصلت السیف جبکہ وہ تلوار کو میان سے نکالے اور اس کا مجرد کرم سے آتا ہے یقال صَلُتَ صَلُوْتَۃً ای کان اَمْلَسْ بُرّاقًا مع استواء [4] کالعضب بمعنی کاٹنے والی تلوار یقال عضبہ عضبًا ای قطعہ از ضرب [5] الجراز السیف القطاع یقال جرزہ جرزًا ای قطعہ واستاصلہ وقتلہ از نصر [6] یاسادۃ اس کا جواب ندا محذوف ہے ای ارید منک شیئًا سادۃ یہ سید کی جمع ہے بمعنی سردار اور اس کی جمع اَسْیَادٌ اور سیائد بھی آتی ہے اور سید کو تخفیفًا سید بھی کر لیتے ہیں اور یہ بھی ایک لغت ہے [7] المعالی یہ معلاۃ کی جمع ہے بمعنے بلندی مرتبہ [8] مبان یہ مبنی کی جمع ہے بمعنی تعمیر وعمارت [9] مشیدۃ مفعول کا صیغہ یہ شید سے مشتق ہے یقال شاد البناء یشید شیدًا جبکہ وہ عمارت کو بلند اور مستحکم کرے از ضرب وشاد الحائط جبکہ وہ دیوار پر پچ کرے [10] خطب بمعنی امر عظیم وجلیل والجمع خطوبٌ [11] قاموا از نصر اس کے صلہ میں باء علی وفی ولام بھی آتا ہے جیسے قام بظہرہ جبکہ وہ درد مند کرے وقام بالامر جبکہ وہ انتظام کرے وقام علی الامر جبکہ وہ نگہبانی کرے وقام علی غریمہ جبکہ وہ قرضدار سے مطالبہ کرے وقام فی الصلوٰۃ جبکہ وہ نماز شروع کرے وقام لہم جبکہ وہ طرف داری کرے وقام الامر جبکہ اعتدال پر ہو وقام الماء جبکہ پانی جم جائے [12] کمیدۃ یہ کاد کا اسم ہے اور اس کی جمع مکائد ہے بمعنی مکرو دھوکا اور خباثت [13] یہون ہون مصدر بمعنی آسان ونرم ہونا از نصر [14] الکنوز یہ کنزٌ کی جمع ہے بمعنی گاڑا ہوا خزانہ یقال کنز المال کنزًا ای جمعہ وادّخرہٗ از ضرب [15] العتیدۃ یہ عتید کا مونث ہے بمعنی حاضر وتہیا وموجود تیار یقال عتد عتادًا وعتادۃ ای تہیا وادخرہ قبل الحاجۃ الیہ از کرم [16] شواء بمعنی بھنا ہوا گوشت اور یہ مفعول مَشْوِیٌّ کے معنی میں ہے یقال شوی اللحم شَیًّا ای عرضہ للنار منضیع از ضرب [17] جردقا بمعنے چھوٹی روٹی (یعنی ٹکیہ) اور گردہ کا یہ معرب ہے وقال الاصمعی اذا جتمع الجیم والمراد والقاف صار معربًا والجمع جرادق [18] عصیدہ یہ ایک قسم کا حلوا ہے جس میں آٹے کو گھی میں ملا کر بھون لیا جاتا ہے اور اس کے بعد پکایا جاتا ہے اور یہ سادے قسم کا حلوا ہے یقال عصدہ عصدًا ای لواہ وعقدہ از ضرب [19] غلا بمعنے گراں پڑنا یقال غلا السعر غلآءً ای ارتفع از نصر وغلا غلوًّا ای تجاوز عن الحد از نصر وغلت القدر غلیًا وغلیانًا ای جاشت بقوۃ الحرارۃ از ضرب وفی التنزیل طعام الاثیم کالمھل یغلی فی البطون کغلی الحمیم [20] فرقاق یہ رُقاقۃٌ کی جمع ہے بمعنے پتلی روٹی وچپاتی [21] الشہیدہ بمعنے چوزہ یا بکری کا بچہ بھنا ہوا یا موٹی تازہ مچھلی یا بہر یرہ اور صاحب امناس المحکات یہ فرماتے ہیں کہ وہ بکری یا مرغی کا بچہ جو سالم بھون لیا جائے اور اس کے پاس لوگ لینے کے لیے آئیں لانہ یشہد جالہٗ، واللہ اعلم [22] فشبعۃ بالضم ایک مرتبہ پیٹ بھرنے کی مقدار اور یہ نصر سے آتا ہے یقال شبع من الطعام شبعًا وشِبعًا جبکہ شکم سیر ہو اور کرم سے بمعنے بہت عقل ہونا [23] ثریدہ شوربے میں تر کی ہوئی روٹی والجمع ثرائد وثرودٌ۔

وَلَوْشَظِیَّ مِنْ قَدِیْدَۃٍ	فَاَحْضِرُوْمَا تَسَنّٰی	نَعَجُوْۃً وَنَهِیْدَۃً	فَاِنْ تَعَذَّرَنَ طُرًّا

وَإِنْ تُجُوْهُ فَنَفْسِيْ	بِمَا يَرُوْجُ مُرِيْدَهْ	وَالزَّادُ لَا بُدَّ مِنْهُ	لِرِحْلَةٍ لِيْ بَعِيْدَهْ
وَأَنْتُمْ خَيْرُ رَهْطٍ	تُدْعَوْنَ عِنْدَ الشَّدِيْدَهْ	أَيَادِيْكُمْ كُلَّ يَوْمٍ	لَهَا أَيَادٍ جَدِيْدَهْ
وَرَاحُكُمْ وَاصِلَاتٌ	شمل الصلات المقيدہ	وَبُغْيَتِيْ فِيْ مَطَاوِيْ	مَا تَرْفِدُوْنَ زَهِيْدَهْ
وَفِيَّ أَجْرٌ وَعُقْبَى	تَنْفِيْسِ كَرْبِيْ حَمِيْدَهْ	وَلِيْ نَتَائِجُ فِكْرٍ	يَفْضَحْنَ كُلَّ قَصِيْدَهْ

الترجمۃ والمطالب اور اگر یہ سب چیزیں ناممکن اور دشوار ہوں تو عمدہ چھوارہ اور خالص مکھن ہی سہی غرضیکہ جو بھی آسان اور سہل ہو اس کو تم لے آؤ اگرچہ سوکھے گوشت کے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہوں اور تم اس کو جلد لاؤ دیا جلد تیار کرو) اس واسطے کہ میرا نفس ماحضر ہی چیز کا خواہش مند ہے ہاں البتہ میرے دور دراز سفر کے لیے زادہ راہ (توشہ) کی بھی ضرورت ہے) اور تم اچھی جماعت ہو جو سخت مصیبت کے وقت تم پکارے جاتے ہو اور تمہارے ہاتھوں میں روزانہ نئی نعمتیں ہوتی ہیں جن کو تم دیتے ہو اور تمہاری ہتھیلی میں عام اور فائدہ بخش عطیہ موجود ہیں اور میری آرزو تمہاری تہ ہائے یا عطیات کے شکنوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور میرے ساتھ بھلائی کرنے میں ثواب ہے اور میری مشقت کے دور کرنے کا انجام محمود ہے اور میرے پاس فکر کے نتائج یعنی ایسے ایسے اشعار ہیں کہ دنیا کے سارے قصیدوں کو مات کرتے ہیں

تشریح لغات لہ عجوۃ مدینہ کی خاص کھجور اور عمدہ کھجور ۲ہ نہیدہ مکھن یا حریرہ کے ساتھ چھوارے کو کھایا جائے وفی القراح یہ ایک خاص قسم کا کھانا ہے اس کو حنظل (اندرائن کا پھل) ڈال کر اوٹاتے ہیں اور اوس کے بعد آٹا وغیرہ ڈال کر اس کو پکایا جاتا ہے یا کوئی خاص کھانے کا یہ نام ہے ای زبدۃ ضخمۃ والتمر بالزبد یستلزعندھم فی الاکل یقال نھدا الثدی نھوداً ای ارتفع از فتح ونصر اور بلندی کی وجہ ظاہر ہے اس لیے کہ مسکہ دہی کے اوپر ہوتا ہے ۳ہ مالسنی ای ماتیسر از تفعیل بقاہ سناہ تسنیۃ فتسنی ای سہلہ فتسہل وسناہ سینۃ ای فتحہ از ضرب ۴ہ شنظی بمعنے ٹکڑا یقال شنظی شنظی ای الشق از سمع ۵ہ قدیدہ بمعنی گوشت خشک اور اس کے اصلی معنی کاٹنے کے ہیں۔ اور بعض ادبا یہ فرماتے ہیں وہ گوشت جو طولاً کاٹا جائے وبمعنی کٹی ہوئی چیز یقال قد اللحم قدا ای قطعہ والقد قطع الشئ طولا از نصر وفی التنزیل ان کان قمیصہ قد من قبل وان کان قمیصہ قد من دبر ۶ہ عجوا ز تفعیل ترویج مصدر ہے بمعنی جلدی کرنا اور مہیا کرنا ۷ہ یروج از نصر یقال راج یروج بمعنے رائج ہونا اور یہ رواج سے ماخوذ ہے ۸ہ مریدۃ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور مرید کا مؤنث ہے از ارا دیریدارادۃ از افعال بمعنی چاہنا وخواہش کرنا۔ ۹ہ والزاد بمعنی توشہ وزاد راہ والزاد المدخر الزائد علی ما یحتاج الیہ فی الوقت والجمع ازودۃ وازواد ۱۰ہ رہط بمعنی جماعت والرہط العصابۃ دون العشرۃ وقیل یقال الی الاربعین ۱۱ہ ایدیکم یہ ید کی جمع ہے بمعنی ہاتھ ۱۲ہ ایادی یہ اید کی جمع ہے بمعنی احسان ونعمت وفی التنزیل ایدیکم کل یوم لہا ایادای نعم جدیدۃ ۱۳ہ جدیدۃ بمعنے تر وتازہ ونئی اور یہ جدید کا مؤنث ہے اور جدید کی جمع جدد آتی ہے ۱۴ہ راحکم یہ راحۃ کی جمع ہے بمعنے ہتھیلی ۱۵ہ واصلات یہ وصل سے ماخوذ ہے بمعنے ملانے والی از ضرب ۱۶ہ الصلات یہ صلۃ کی جمع ہے بمعنے بخشش واحسان وعطیہ ۱۷ہ بغیتی والجمع بغی بمعنے مقصد ومطلب ۱۸ہ مطاوی یہ مطوی کی جمع ہے بمعنی کپڑے کی شکن وپیٹا ہوا کپڑا ۱۹ہ ترفدون رفد مصدر از ضرب بمعنی دینا ۲۰ہ زہیدۃ ای قلیلۃ یقال زہد فی شئ عنہ زہداً ای رغب عنہ وترکہ از فتح وسمع وکرم والزہید الشئ القلیل والزاہد الراغب فی الزہد۔ ویقال فی تقسیم القلۃ علی اشیاء توصف بہاما دوشل

وحطاء وتعم - ومال زهيد وشرب غشاشق ونوم غرار۔ [۱۵] اجر بمعنی ثواب والاجر ثواب العمل دنیویا کان او اخرویا والجمع اُجورٌ اور اس میں تنوین تعظیم کے لیے ہے [۲۲] عقبی یہ فعلی کے وزن پر اور یہ اعقب کا مونث ہے بمعنی انجام اور امر کی جزاء وفی التنزیل اولٰئک لہم عقبی الدار یقال عقبہ عقباً ای جاء بعدہ از نصر [۲۳] تنفیس یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی مصیبت کا دور کرنا اور یہ نفس سے ماخوذ ہے بمعنی سانس یقال نفس الکربۃ ای فرّجہا [۲۴] کرب بمعنی شدید مشقت اور بہت سخت غم والجمع کُرُوبٌ [۲۵] نتائج یہ نتیجہ کی جمع ہے بمعنی جنا ہوا بچہ ونتیجہ یقال غنم فلان نتائج فلاں کی بکریاں ایک عمر کی ہیں اور نتائج فکر سے مراد اشعار اور قصائد ہیں [۲۶] یفضحن از فتح فضیحت مصدر بمعنی رسوا کرنا [۲۷] قصیدۃ یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے بمعنی مفعول بمعنی میانہ روی اور یہاں اس سے اشعار مراد ہیں والقصیدۃ من الشعر تین سے لے کر زائد شعروں کی نظم اور بعض نے کہا کہ سولہ سے زائد شعروں کی نظم درست اور مہذب کی ہوئی نظم۔ واللہ اعلم۔

(قَالَ الْحٰرِثُ) بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَيْنَا الشِّبْلَ[۱] يُشْبِهُ الْاَسَدَ[۲]. اَرْحَلْنَا[۳] الْوَالِدَ[۴] وَزَوَّدْنَا[۵] الْوَلَدَ. فَقَابَلَا[۶] الصُّنْعَ[۷] بِشُكْرٍ نَشَرَاهُ[۸] اَرْدِيَتَهٗ. وَاَدَّيَا بِهٖ دِيَتَهٗ. وَلَمَّا عَزَمَا[۹] عَلَى الْاِنْطِلَاقِ. وَعَقَدَا لِلرِّحْلَةِ[۱۰] حُبُكَ[۱۱] النِّطَاقِ[۱۲]. قُلْتُ لِلشَّيْخِ هَلْ ضَاهَتْ[۱۳] عِدَتُنَا عِدَةَ عُرْقُوْبٍ[۱۴]. اَوْهَلْ بَقِيَتْ[۱۵] حَاجَةٌ فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ. فَقَالَ حَاشَ[۱۶] لِلّٰهِ وَكَلَّا. بَلْ جَلَّ[۱۷] مَعْرُوْفُكُمْ وَجَلَّى[۱۸]. فَقُلْتُ لَهٗ فَدِنَّا[۱۹] كَمَا دِنَّاكَ. وَاَفِدْنَا[۲۰] كَمَا اَفَدْنَاكَ. اَيْنَ الدُّوَيْرَةُ[۲۱]. فَقَدْ مَلَكَتْنَا فِيْكَ الْحَيْرَةُ. فَتَنَفَّسَ[۲۲] تَنَفُّسَ مَنْ اِدَّكَرَ[۲۳] اَوْطَانَهٗ. وَاَنْشَدَ وَالشَّهِيْقُ[۲۴] يُلَعْثِمُ لِسَانَهٗ.

الترجمۃ والمطالب (حارث بن ہمام کہتا ہے) جب ہم نے شیر کے بچہ کو شیر جیسا ہی پایا تو ہم نے باپ کو سواری دی اور بیٹے کو توشہ پس ان دونوں نے احسان کا بدلہ شکر یہ کی بڑی لمبی چوڑی چادروں سے دیا اور ان دونوں نے شکر کے ساتھ احسان کا حق ادا کیا جب ان دونوں نے جانے کا ارادہ کیا اور ان دونوں نے کمر بند یا رسی کو جانے کے لیے کسا یا ندھا، تو میں نے بوڑھے سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا وعدہ عرقوب کے وعدوں کے مشابہ نکلا یا حضرت یعقوب علیہ السّلام کے نفس میں اور کوئی خواہش باقی رہ گئی پس اس نے یہ جواب دیا حاشا للہ یعنی پناہ بخدا ہرگز نہیں تمہارا احسان تو بہت بڑا ہے بلکہ وہ سبقت لے گیا پس میں نے اس سے یہ کہا جیسا ہم نے معاملہ تمہارے ساتھ کیا پس تم بھی ایسا ہی سلوک کرو اور جیسا ہم نے فائدہ پہنچایا تم بھی فائدہ پہنچاؤ یہ تو بتاؤ کہ تمہارا شہر کہاں ہے کیونکہ تمہارے متعلق ہم کو بہت ہی حیرت و پریشانی ہے یہ سن کر اس نے اس شخص کی طرح سانس لی جو اپنے وطن کی یاد میں ہو اور اس حالت میں کہ سینہ میں گھٹی ہوئی سانس اس کی زبان کو روک رہی تھی (اور اس نے یہ اشعار پڑھے)

تشریح لغات [۱] الشبل بالکسر شیر کا بچہ جب شکار کرنے کے قابل ہو جائے والجمع اَشْبالٌ وشِبالٌ واَشْبُلٌ وشُبولٌ والوالاشبال بمعنی شیر [۲] الاسد شیر نر و مادہ یہ دونوں کے لیے مستعمل ہے۔ والجمع اُسُدٌ واُسُودٌ وآسُدٌ وآسادٌ اور شیرنی کو لبوۃ کہتے ہیں [۳] ارحلنا از افعال ارحال مصدر یہ راحلۃ سے ماخوذ ہے بمعنی راحلہ دینا اور راحلہ کا مالک بنانا اور سواری کرنا [۴] الوالد بمعنی باپ والجمع والدون والوالدان ماں اور باپ [۵] زودنا تزوید مصدر از تفعیل بمعنی توشہ دینا [۶] فقابلا از باب مفاعلہ بمعنی احسان کرنا و مقابلہ کرنا [۷] الصنع بالضم مصدر بمعنی احسان از فتح یقال صنع الیہ معروفاً جبکہ وہ احسان کرے وصنع بہ صنیعاً قبیحاً جبکہ وہ اس کے ساتھ برائی کرے۔

شہ اردیتہ یہ رداء کی جمع ہے بمعنی چادر اور یہاں اضافت مشبہ بہ کی طرف ہے ۵ ادیا از تفعیل تادیۃ مصدر بمعنی پہونچانا واداکرنا یقال ادیٰ تادیۃ ای قضیٰ اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے دیتہ یہ مثال واوی اور ناقص واوی یعنی یہ لفیف مفروق ہے بمعنی خون کا بدلہ اور ارش دیت جو خون سے کم ہو اور دیت سے یہاں مراد احسان ہے ۱۱ عزما ای ارادا عزم مصدر بمعنی ارادہ کرنا از ضرب ۱۲ الانطلاق مصدر از انفعال بمعنی جانا یقال انطلق لسانہ جبکہ زبان رواں ہو وانطلق وجہہ جبکہ کشادہ رو ہو وانطلق نفسہ للامر جبکہ شرح صدر ہو وانطلق بہ بمعنی لیے جایا جانا ۱۳ للرحلۃ رحلۃ وارتحال بمعنی کوچ کرنا وسفر کرنا ۱۴ حُبک یہ حُبکۃ کی جمع ہے بمعنے ازار باندھنا کی جگہ وکمر بند ای الخیط الذی یشد بہ الازار یقال حَبَکَ حَبْکًا ای شدو احکم از نصر وضرب ۱۵ نطاق اس کی جمع نطق آتی ہے بمعنی پٹکا وکمر بند۔ پیٹی یہ کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کو عورتیں کمر پر باندھتی ہیں اور اس کا بالائی حصہ نچلے پر اور نچلا حصہ زمین تک لٹکتا رہتا ہے۔ یقال عقد فلان حبک النطاق ای تھیأ للذھاب والارتحال او تجود للامر۔ ۱۶ ضاہت از باب مفاعلہ اس کا مصدر مضاہاۃ ہے بمعنی مشابہت ۱۷ عرقوب یہ ایک شخص کا نام ہے جو خیبر کے یہودیوں میں سے تھا اور وہ عمالقہ سے تھا اور وہ نہایت ہی سخت وعدہ خلاف تھا اسی وجہ سے اس کی یہ مثل مشہور ہوگئی اخلف من عرقوب اور اس کے متعلق یہ واقعہ مشہور ہے کہ اس کے بھائی اس کے پاس آئے اور اس سے کچھ انہوں نے مانگا اس نے یہ جواب میں کہا کہ جب یہ سرخ ہو جائے جب وہ سرخ ہو وہ تیرے لیے ہے اور بھائی حسب وعدہ اس کے پاس آیا اس نے کہا کہ تو اس کو چھوڑ جب یہ سفید ہو جائے جب وہ پھر آیا تو اس نے یہ جواب میں کہا کہ جب یہ سرخ ہو جائے جب وہ سرخ ہو گیا تو اس نے اس سے تقاضا کیا۔ تو اس نے کہا کہ جب وہ تر خرما ہو گئے پھر وہ آیا اور اس سے ایفاء وعدہ کا مطالبہ کیا۔ تو اس نے کہا کہ جب یہ پختہ ہو جائے جب وہ کھجور پک گئی تو اس نے رات کے وقت ان کو توڑ کر اپنے گھر رکھ لیں اور اس نے اپنے بھائی کو کچھ بھی نہ دی ۱۸ او ہل بقیت الخ یہ تلمیح ہے اس آیت کلام اللہ کی طرف فما کان یغنی عنہم من شئ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مصر میں داخل ہونے کے وقت یہ فرمایا تھا کہ تم ابواب مختلفہ سے داخل ہونا تاکہ تم لوگوں کی نظر بد سے بچے ہوئے رہو گے۔ اب یہ مثل ہے کیا تمہارے لیے کوئی حاجت اب بھی باقی ہے جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو ۱۹ حاش یہ باب مفاعلہ سے ہے اور اس میں بہت لغت ہیں حاشا اللہ وحاشا للہ اور یہ کلمہ استثناء ہے جس کے ذریعہ مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ کے حکم سے تنزیہاً خارج کیا جاتا ہے جیسے ضربت القوم حاشا زیدًا اور یہ اگر حاشا فعل ہو تو نصب ہوگا اور اگر حرف جر ہو تو مابعد حاشا پر جر آئے گا ۲۰ کلا بمعنی ہرگز نہیں اور یہ حرف ردع ہے بمعنی پہلے جو بات کہی اس سے روکنا اور یہ زجر اور تنبیہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ۲۱ جَلَّ از ضرب بمعنی بڑا ہونا یقال جَلَّ جلالًا وجلالۃً جبکہ وہ بڑے مرتبہ والا ہو اور صفت کا صیغہ جلیل آتا ہے والجمع اجلاء ۲۲ جلّی بمعنے سبقت لے گیا ای کشف المبہم وازہبہ از تفعیل والمجلی من الخیل السابق یقال جلی الامر جب کہ وہ ظاہر کرے وجلی الفرس جبکہ وہ میدان میں آگے بڑھے ۲۳ فدنا یہ امر حاضر کا صیغہ ہے دن بروزن بع بمعنے معاملہ کرنا ای جازنا بکلامک کما جزینا ک بعطائنا اور یہ دان دینًا سے ماخوذ ہے بمعنی اطاع ودان دینًا اعطاہ مالا الی اجل از ضرب وفی التنزیل ولا یدینون دین الحق الخ ۲۴ افدنا افد بروزن اقِمْ یہ امر حاضر ہے افادۃ مصدر از افعال بمعنی دینا ۲۵ الدویرۃ یہ دار کی تصغیر ہے بمعنے جھونپڑی اور اس سے مراد شہر ہے اور اس میں تصغیر تعظیم کے لیے ہے ۲۶ فتنفس از باب تفعل تنفس مصدر بمعنی جلدی جلدی سانس لینا ۲۷ ادکراز افتعال اور یہ ذکر سے مشتق ہے بمعنی دل سے یاد کرنا اور اس میں تین لغت ہیں یقال اِذَّکَرَ وادَّکَرَ وادْکَرَ الشئ جبکہ وہ یاد کرے ۲۸ والشہیق صوت الحمار، قال الراغب الشہیق طول الزفیر وھو رد النفس والزفیر مدہ وقال بعض الادباء پہلی آواز کو زفیر اور دوسری آواز کو شہیق اور تیسری آواز کو نہیق کہتے ہیں یقال شہق الحمار شہیقًا ای نہق از باب فتح ۲۹ بلعثم از بعثر لعثمۃ مصدر بمعنے

ٹھیرنا اور رکنا و توقف کرنا یقال لعثولی الامر و تلعثم ای توقف فیہ و تانی یقال سألتہ عن شیئ فلم یتلعثم ای لم یتوقف حتی اجابنی ویقال ما تلعثم عن شیئ یعنی نہ تو وہ پیچھے ہٹا اور نہ اس نے تاخیر کی وایضا تلعثم فی الامر تبصرہ وایضًا نکل عنہ ۔ ٣؎ لسان بمعنی زبان والجمع ألسنۃٌ وَ ألسُنٌ وَلُسُنٌ ولسانات ۔

سُرُوجُ دَارِیْ وَلٰکِنْ کَیْفَ السَّبِیْلُ اِلَیْهَا وَقَدْ اَنَاخَ الْاَعَادِیْ
بِهَا وَاَخْنَوْا عَلَیْهَا فَوَالَّتِیْ سِرْتُ اَبْغِیْ حَطَّ الذُّنُوْبِ لَدَیْهَا
مَا رَاقَ طَرْفِیْ شَیْئٌ مُذْغِبْتُ عَنْ طَرْفَیْهَا

ثُمَّ اَغْرَوْرَقَتْ عَیْنَاهُ بِالدُّمُوْعِ وَاٰذَنَتْ مَدَامِعُهٗ بِالْهُمُوْعِ ۔ فَکَرِهَ اَنْ یَسْتَوْکِفَهَا وَلَمْ یَمْلِکْ اَنْ یُکَفْکِفَهَا ۔ فَقَطَعَ اِنْشَادَهُ الْمُسْتَحْلٰی ۔ وَاَوْجَزَ فِی الْوَدَاعِ وَوَلّٰی ۔

الترجمة والمطالب میرا وطن اور دیس سروج ہے لیکن میں کیسے پہنچ سکتا ہوں کیونکہ اس میں دشمن گھسے پڑے ہیں جنھوں نے اس کو تباہ اور برباد کر ڈالا اس خانہ کعبہ کی قسم جس کی طرف میں گناہوں کی معافی کی آرزو لے کر چلا تھا جب سے کہ میں وطن سے نکلا ہوں میری آنکھ کو کوئی چیز اچھی نہیں معلوم ہوئی یہ کہتے کہتے اس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبانے لگیں یہاں تک کہ آنسوؤں نے بہنے کا اعلان کر دیا (یا اطلاع کر دی) اگرچہ وہ آنسو بہانے کو برا سمجھ رہا تھا لیکن اس کو روکنے پر قدرت نہ ہوئی لہذا مجبورًا اس نے اپنے شیریں اشعار کا پڑھنا موقوف کیا اور نہایت مختصر الفاظ میں رخصت حاصل کر کے وہ لوٹ پڑا (یعنی لوٹ گیا ۔)

تشریح لغات ١؎ اناخ از افعال اناخۃ مصدر بمعنی اونٹ کا بٹھانا اب اس کے معنی مطلق بٹھانے کے ہیں ٢؎ اخنوا ای افسدوہا واہلکوہا یقال اخنی علیہ الدہر ای اہلکہ از باب افعال واز ضرب ونصر یقال خنی خنیًا وخنا خنوًا افحش فی الکلام یعنی اس نے سخت کلامی کی ٣؎ فوالتی ھذا قسم والمقسم بہ الکعبۃ فان الذنب یحط عندھا ویرجی بطوافھا المغفرۃ فان الکبائر تکفر بالحج المبرور ٤؎ ابغی از ضرب بغیۃ مصدر بمعنی طلب کرنا ٥؎ حط حطًّا مصدر بمعنی کمی کرنا از نصر والحطُّ اسقاط الشئ وانزالہ وفی التنزیل قولوا حطۃ ۔ ٦؎ الذنوب یہ ذنب کی جمع ہے بمعنے گناہ اور اس کی جمع الجمع ذنوبات آتی ہے وفی التنزیل ومن یغفر الذنوب الا اللہ ٧؎ راق روق مصدر بمعنے تعجب میں ڈالنا از نصر یقال راقہ روقًا وروقانًا وراق الشئ جبکہ تعجب میں ڈالے اور پسند آئے اور خوش کرے ٨؎ اغرورقت اغر براق مصدر از افعیلال بمعنی ڈوب جانا و ڈبو دینا اب اس کے معنے بھر جانے اور بہنے کے ہیں اور مناسبت ظاہر ہے اور یہ غرق سے ماخوذ ہے یقال غرق غرقًا واغرقہ از سمع واعلم ان الرجل اذا تہیأ للبکاء قیل اجہش فان امتلأت عینہ دموعًا قیل اغرورقت عینہ وترقرقت فاذا سالت قیل دمعت وہمعت فاذا حاکت دموعہا قیل ہمت فاذا کان لبکاءہ صوت قیل نحب ونشج فاذا صاح مع بکاءہ وقیل اعول ۔ ٩؎ الدموع یہ دمع کی جمع ہے اور اس کی جمع ادمع بھی آتی ہے اور اس کا واحد دمعۃ ہے بمعنی آنسو ١٠؎ آذنت ای اعلمت از افعال ایذان مصدر بمعنے اطلاع دینا ١١؎ مدامعہ یہ مدامع کی جمع ہے بمعنے آنسو بہنے کی جگہ ١٢؎ الہموع مصدر بمعنی

بہنا یقال همت العین همعًا وهموعًا وهمعانًا ای اسالت دموعها از فتح ونصر ۱۳ یستوکفها استیکاف مصدر از استفعال بمعنی بہنا یقال وکفت الدمع وکفًا ووکوفًا ای سال قلیلاقلیلاً از ضرب ۔اور اس میں س ت طلب کے لیے ہے ۱۴ یکفکفها از بعثر یقال کفکفه عن کذا جبکہ وہ روکے اور پھیرے وکفکفت الدمع بار بار پونچھے اور صاف کرے ۱۵ المستحلی از استفعال استحلاء مصدر اور یہ حلو سے مشتق ہے بمعنے شیریں سمجھنا ۱۶ او جز از افعال ای اختصر ایجاز مصدر بمعنی مختصر کرنا یقال وجزه وجزًا ای جعله وجیزًا از ضرب ووجز وجازة (ازکرم) ای صار وجیزًا ۔ ۱۷ ولی از باب تفعیل تولیة مصدر یقال ولی هاربًا جبکہ وہ پیٹھ دے کر بھاگے وولی الشیٔ وعن الشیٔ جبکہ وہ اعراض کرے۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ عَشَرَةُ الْفَرْضِيَّةُ

رَاَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ اَرِقْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَالِكَةِ الْجِلْبَابِ. هَامِيَةِ الرَّبَابِ. وَلَا اَرَقَ صَبٍّ طُرِدَ عَنِ الْبَابِ. وَمُنِيَ بِصَدِّ الْاَحْبَابِ. فَلَمْ تَزَلِ الْاَفْكَارُ يَهِجْنَ هَمِّيْ. وَيَجُلْنَ فِي الْوَسَاوِسِ وَهَمِّيْ. حَتّٰى تَمَنَّيْتُ لِمَضَضِ مَا عَانَيْتُ اَنْ اُرْزَقَ سَمِيْرًا مِنَ الْفُضَلَاءِ. لِيَقْصُرَ طُوْلَ لَيْلَتِي اللَّيْلَاءِ. فَمَا انْقَضَتْ مُنْيَتِيْ. وَلَا اَغْمَضَتْ مُقْلَتِيْ. حَتّٰى قَرَعَ الْبَابَ قَارِعٌ. لَهٗ صَوْتٌ خَاشِعٌ.

الترجمۃ والمطالب (پندرہویں مجلس جو فرضیہ کے نام سے منسوب ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا میں ایک رات جس کی چادر بہت ہی کالی (یا گھونگھٹ والی) تھی جو بہنے والی بارش کی تھی بس جاگتا رہا اور نہ اس عاشق کی طرح جو محبوب کے دروازہ سے دھکا دیا گیا ہو (یا دھتکار دیا گیا ہو) اور جو احباب ورفقا کی برگشتگی کی آزمائش میں مبتلا ہو پس طرح طرح کے سوچ بچار میرے غم کو بھڑکا رہے تھے اور وہم کو وسوسوں کے میدان میں گھما رہے تھے اس رنج وتکلیف کے برداشت کرنے سے اکتا کر (پریشان ہوکر) میں نے یہ خواہش کی کہ کیا اچھا ہوتا کہ کوئی فاضل قابل انسان مجھے بات کرنے کے لیے مل جائے تاکہ میری اندھیری رات اچھی طرح کٹ جائے ابھی میری یہ خواہش ختم ہوتے نہ پائی تھی اور نہ میری آنکھ جھپکی تھی کہ پست اور عاجزی کی آواز سے کسی نے دروازہ کو کھٹ کھٹایا۔

تشریح لغات ۱ الفرضیة فرض وہ حصہ جو وارثوں کو ملتا ہے چونکہ اس میں بھی ایک وارث کا مسئلہ ہے اس لیے اس کو فریضة کی طرف منسوب کیا ہے فرض بمعنی واجب اور حصہ اور طرف کے ہیں۔ ۲ ارقت ای سہرت یقال اَرِقَ اَرَقًا ای سہر وذہب عنه النوم من الهم والحزن از سمع اور تہجد عبادت کی غرض سے بیدار ہونا اور سحر کسی معشوق کے انتظار میں یا کسی اور وجہ سے بیدار ہونا ۳ حالکة یہ مصدر ہے بمعنے سخت سیاہی یقال حلک حلکًا ای اشتد سواده از سمع اور یہ مبالغہ میں سیاہی کے لیے استعمال ہوتا ہے ۴ الجلباب بالکسر بمعنی چادر الخمار والملحاف والجمع جلابیب ۵ هامیة بمعنے بارش کا برسنا از ضرب همی الماء اوالدمع یهمی همیًا وهُمِیًا وهمیانًا وہ پانی ایسا ہے جو تھمنے کا نام نہ لے اور هما یهمو همواً از نصر اسی معنی میں مستعمل ہے ۶ الرباب وہ بادل جو نہایت غلیظ ہو اور اس کے نیچے دھواں چلتا ہوا معلوم ہو دلانه یرب النبات

اور یہ رَبَابَۃٌ کی جمع ہے وہی سحابتہ بیضاء رقیقۃ وقد تکون سوداء اعلم ان اول ما ینشاء السحاب فھو النشء فاذا انسحب فی الھوا فھو السحاب فاذا تغیر لہ السماء فھو الغمام فاذا اطل واظلّ السماء فھو العارض فاذا کانت السحابۃ قطعًا متفرقًا متدانیًا بعضھا من بعض فھی التمرۃ فاذا کانت متفرقۃ فھی القزع فاذا غلظ السحاب ورکب بعضہ بعضا فھو المکفھرّ فاذا رأیتھا وحسبتھا ماطرۃ فھی المخیلۃ فاذا ارتفع السماء وکشف واطبق فھو العماء والعمایۃ و الطخاء والطخاف والطھاء فاذا احمر فھو العنان فاذا اظلّ الارض فھو الدجن فاذا اسود وتراکب فھو المحموی فاذا تعلق سحاب دون سحاب فھو الرباب فاذا کان ابیض فھو المزن والبصیر فاذا کان لرعدہ صوت فھو الھزیم فاذا کان بارد اولیس فیہ الماء فھو الصراد فاذا کان ذات صوت شدید فھو الصیب فاذا اھرق ماءہ فھو الجھام ویقال بل ھو الذی لا ماء فیہ ...... ولا ارق مصدر یہ ارقت کا مفعول مطلق ہے اور عبارت اس طرح ہے یعنی ارقت ارقا لا کارق عاشق طرد من باب جیب طرد مصدر از نصر یقال طردہ طردًا و طَرَدًا ۔
جبکہ وہ دور کرے اور دھتکارے منی ای ابتلی یقال منا ہ بکذا منوًا ای ابتلاہ و اختبرہ از نصر بصد مصدر بمعنے اعراض کرنا یقال صَدّہٗ صَدًّا ای صرفہ از نصر وصَدّ عنہ صدًا وصدودًا ای اعرض عنہ از نصر وضرب ہیجن از ضرب بمعنے بھڑکانا یقال ہاج ہیجًا وہیاجا وہیجانًا ای تحرک یعنی حرکت کرنا و برانگیختہ کرنا اور یہ متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہے یجبن از افعال بمعنی جولانی کرنا وچکر لگانا یقال اجالہ اجالۃً ای حرکتہ وادارہ الوساوس یہ وسوسۃ کی جمع ہے بمعنی وہ خیالات جو انسان کو پریشان کریں اور وسواس یہ شیطان کا نام بھی ہے دہی وہم وہ دل میں جو خطرہ گذرے والجمع اوہام اور اس کا اطلاق قوت وہمیہ پر بھی ہوتا ہے الممضّ الوجع والالم یقال مضّ مضضًا ای الم وجع واحترق من الغم از سمع ومضّ مضًّا ای الم واوجعہ از نصر .... عانیت معاناۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی مشقت وتکلیف اٹھانا سمیر ارات کو باتیں سنانے والا رات کا قصہ گو وابنا سمیر بمعنی دن اور رات اللیلاء بمعنے سخت تاریک واندھیری رات انقضت از انفعال انقضاء مصدر بمعنی ختم ہونا منیتی بمعنے آرزو وطلب وسوال والجمع مُنیٰ اغمضت اغماض مصدر از افعال بمعنی چشم پوشی کرنا واعراض کرنا وآنکھ بند کرنا مقلتی بالضم آنکھ کا ڈھیلا والمقلۃ شحمۃ العین او سوادھا اوبیاضھا والجمع مقل یقال مقلہ مقلًا ای نظر الیہ از نصر .... قارِعٌ اسم فاعل کا صیغہ بمعنی کھٹکھٹانے والا والقرع ضرب شئی علی شئی یقال قرعتہ بالمقرعۃ ومنہ القارعۃ ای القیامۃ از فتح خاشع ای ساکن ولین از فتح یقال خشع لہ خشوعًا۔ جبکہ وہ عاجزی کا اظہار کرے وخشع ببصرہ جبکہ وہ نگاہ پست کرے وخشع الصوت جبکہ آواز پست ہو۔

فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ لَعَلَّ غَرْسَ التَّمَنِّیْ قَدْ اَثْمَرَ۔ وَلَیْلَ الْحَظِّ قَدْ اَقْمَرَ۔ فَنَهَضْتُ اِلَیْهِ عَجْلَانَ وَقُلْتُ مَنِ الطَّارِقُ الْاٰنَ۔ فَقَالَ غَرِیْبٌ اَجَنَّهُ اللَّیْلُ۔ وَغَشِیَهُ السَّیْلُ۔ وَیَبْتَغِی الْاِیْوَاءَ لَا غَیْرَ۔ وَاِذَا اَسْحَرَ قَدَّمَ السَّیْرَ۔ قَالَ فَلَمَّا دَلَّ شُعَاعُهُ عَلٰی شَمْسِهِ۔ وَنَمَّ عُنْوَانُهُ بِسِرِّ طِرْسِهِ عَلِمْتُ اَنَّ مُسَامَرَتَهُ غُنْمٌ۔ وَمُسَاهَرَتَهُ نُعْمٌ۔ فَفَتَحْتُ الْبَابَ بِابْتِسَامٍ وَقُلْتُ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ۔ فَدَخَلَ شَخْصٌ قَدْ حَنَی الدَّهْرُ صَعْدَتَهُ وَبَلَّلَ الْقَطْرُ بُرْدَتَهُ۔

الترجمة والمطالب پس میں سمجھا کہ میری آرزو کا پودہ غالبًا بہت پھل دار ہوگا اور نصیبے (خوش قسمتی) کی رات روشن ہوگئی (چمک اٹھی) پس میں جلدی سے اس کی طرف اٹھا اور میں نے کہا کہ ایسی رات میں اب کون آنے والا ہے تو اس نے یہ جواب دیا کہ ایک مسافر ہے جس کو رات نے ڈھانپ لیا ہے۔ اور جسے روتے گھیر لیا ہے اور وہ سوائے ٹھیرنے کے اور کچھ نہیں چاہتا اور وہ صبح ہوتے ہی چل دے گا۔ راوی کہتا ہے جب اس کی کرتوں سے اس کے آفتاب کا پتہ چل گیا اور اس کے عنوان وسرنامہ نے اصلی مضمون پر چغلی کھائی اُدھر میں نے یہ خیال کیا کہ اس کی قصہ کہانی میرے لیے غنیمت ہے اور رات کے جاگنے کا بھی مزہ اور لطف رہے گا یہ خیال کر کے مسکرا کر میں نے دروازہ کھول دیا اور میں نے یہ کہا کہ آپ سلامتی کے ساتھ اندر آجائیے چنانچہ وہ صاحب جن کے اعلیٰ قدر کو زمانہ نے خم (ٹیڑھا) کر دیا تھا اور مینھ نے اُن کے کپڑے بھگو (گیلے) کر رکھے تھے اندر آئے۔

تشریح لغات لہ غَرس وہ پودا جو نیا لگا ہو والجمع غِراسٌ واَغراسٌ از ضرب یقال غرس الشجر غرسًا وغراسۃً جبکہ وہ درخت کو زمین میں گاڑے ۲ہ اَثمر از افعال اثمار مصدر پھلدار ہونا یقال اَثمرتْ القوم یعنی قوم کو میں نے پھلوں کا مالک کر دیا ۳ہ الحظ بمعنے نصیب وقسمت والجمع حُظوظٌ وحِظاظٌ واَحُظٌّ یقال حَظَّ حظًّا ای صار ذا حظٍ از سمع ۴ہ اقمر از افعال اقمار مصدر بمعنی روشن ہونا وغالب ہونا یقال اقمر الہلال ای صار الہلال قمرًا وقمر اللیل چاندنی کا کھیت کرنا ومنہ اقمر القوم اذا طلع علیہم ۵ہ فنہضت نہوض مصدر از نصر بمعنی اٹھنا ۶ہ عجلان یہ عجلی کا مونث ہے والجمع عجالیٰ وعجالٌ بمعنی جلدی یقال عجل عجلاً ای اسرع از سمع ۷ہ الطارق وہ شخص جو رات کو آئے والجمع طُرّاق واطراقٌ یقال طرق القوم طرقًا وطروقًا ای آتاہم لیلاً از نصر ۸ہ اجنۃ اجنان مصدر از افعال بمعنے چھپانا اَجَنَّہ اللیل ای سترہ یقال جَنَّہ اللیل کاَجَنَّہ جنًّا ای سترہ وفی التنزیل فلما جن علیہ اللیل رأی کوکبًا از نصر ومنہ الجنین بمعنی الولد المستور فی بطن امہ والجمع اجنۃٌ وفی التنزیل واذا انتم اجنۃ فی بطون امہاتکم ۹ہ غشیۃ غشیٌ مصدر بمعنی ڈھانپنا از سمع ۱۰ہ الوبل بمعنی بہتا ہوا پانی والجمع وُبولٌ از ضرب ۱۱ہ الایواء اوی یاوِیُ سے بمعنی ٹھکانا پکڑنا وٹھکانا دینا یقال اوی الیہ اُوِیًّا ای انضم وآدی غیرہ از ضرب ۱۲ہ اسحر از افعال اسحار مصدر صبح کا وقت داخل ہونا یقال سحر سحرًا ای بکّر از سمع ۱۳ہ دلَّ دلالت مصدر از نصر یقال دلَّ الی الشی وعلیہ جبکہ وہ راستہ دکھائے اور رہنمائی کرے واز ضرب یقال دَلَّ دل دَلاً ودلا لاً ودَلَّ دَلاً از سمع جبکہ وہ ناز ونخرہ کرے ۱۴ہ شعاعۃ بمعنے سورج کی کرن یعنی روشنی والجمع اشعۃ وشعاع ویقال شمس الیوم شمسًا ای طلع فیہ الشمس از سمع۔ ۱۵ہ شمسہ آفتاب وسورج والجمع شموسٌ ۱۶ہ نم نمیم مصدر از نصر وضرب بمعنی چغلی کھانا یقال نَمَّ الحدیث جبکہ بات ظاہر ہو ونَمَّ بین الناس جبکہ وہ بات بھڑکائے ونَمَّ الکلام جبکہ وہ جھوٹ سے آراستہ کرے ونَمَّ الشی جبکہ خوشبو پھیلے ونمت الریح جبکہ ہوا بو کو لائے ۱۷ہ عنوانہ بمعنی اوّل شی اور اس میں عُنیان یہ بھی لغت ہے یقال عنوان الکتاب یعنی کتاب کا دیباچہ وعنوان کل شیٔ وہ جس کے ظاہر سے باطن کا حال معلوم ہو جائے ۱۸ہ طرسہ بالکسر بمعنے صحیفہ یا لکھی ہوئی بات یا وہ صحیفہ جس کے لکھے ہوئے کو مٹا کر پھر کچھ اور لکھدیا جائے والجمع اطراسٌ وطُروسٌ یقال طرس الکتاب طرسًا ای کتبہ ومحاہ از ضرب ۱۹ہ مسامرتہ مصدر از مفاعلہ بمعنی رات میں قصہ کہنا ۲۰ہ غنم مصدر بمعنی ما یغتنم اس سے مراد غنیمت ہے از سمع ۲۱ہ مساہرتہ مصدر از باب مفاعلہ رات کو جاگنا یقال سہر سہرًا ای لم ینم لیلاً از سمع ۲۲ہ نعم یہ فَعِلٌ کے وزن پر ہے نعمت سے بمعنی خوش حالی وتن آسانی یقال نَعِمَ نَعمۃً از فتح ونصر وسمع یقال ہذا یوم نَعِمٌ یعنی یہ عیش وطرب کا دن ہے والجمع انعُمٌ ۲۳ہ باتسام مصدر از افتعال بمعنی مسکرانا یقال ابتسم جبکہ وہ مسکرائے اور

اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے اور اس کا صفت کا صیغہ باسم اور متبسم آتا ہے ۲۴ حنی یہ یائی ہے از ضرب و نصر یقال حنی الشیٔ حنایۃً وحناہ (دوادی) حنواً ای اعطفہ و لَوّاہ ۲۵ صعدیۃ بمعنی سیدھا اور ہموار نیزہ اور اس سے یہاں مراد سیدھا قد ہے والجمع صِعَادٌ وصِعَدَاتٌ ۲۶ بلل از باب تفعیل یقال بَلّلَ ای اصابہ المطر حتی ابتل ثوبہ یقال بَلّ بالماء بَلاًّ وبَلّۃً ای ندی دبللہ ای نداہ از نصر ۲۷ القطر بمعنی بارش یقال قطر الماء قطراً وقطراناً ای سال قطرۃٌ قطرۃ از نصر و القطر المطرد الجمع قطارٌ ۲۸ بردتہ بالضم بمعنے چادر اور یہ واحد ہے والجمع بُرَدٌ وبُرُدٌ۔

فَحَيَّا بِلِسَانٍ عَضْبٍ۔ وَبَيَانٍ عَذْبٍ۔ ثُمَّ شَكَرَ عَلَى تَلْبِيَةِ صَوْتِهِ۔ وَاعْتَذَرَ مِنَ الطُّرُوقِ فِي غَيْرِ وَقْتِهِ۔ فَدَانَيْتُهُ بِالْمِصْبَاحِ الْمُتَّقِدِ۔ وَتَأَمَّلْتُهُ تَأَمُّلَ الْمُنْتَقِدِ۔ فَأَلْفَيْتُهُ شَيْخَنَا أَبَا زَيْدٍ بِلَا رَيْبٍ وَلَا رَجْمِ غَيْبٍ۔ فَأَحْلَلْتُهُ مَحَلَّ مَنْ أَظْفَرَنِي بِقُصْوَى الطَّلَبِ۔ وَنَقَلَنِي مِنْ وَقْذِ الْكُرَبِ۔ إِلَى رَوْحِ الطَّرَبِ۔ ثُمَّ أَخَذَ يَشْكُو الْأَيْنَ۔ وَأَخَذْتُ فِي كَيْفَ وَأَيْنَ فَقَالَ أَبْلِعْنِي رِيقِي۔ فَقَدْ أَتْعَبَنِي طَرِيقِي۔ فَظَنَنْتُهُ مُسْتَبْطِنًا لِلسَّغَبِ۔ مُتَكَاسِلًا لِهٰذَا السَّبَبِ۔ فَأَحْضَرْتُهُ مَا يَحْضُرُ لِلضَّيْفِ الْمُفَاجِيْ۔ فِي اللَّيْلِ الدَّاجِي۔

الترجمۃ والمطالب پہلے اس نے تیز زبان چلنے والی اور شیرینی سے سلام کیا اور پھر اپنی آواز پر لبیک (جواب) کہے جانے کا شکریہ ادا کیا اور اس نے ناوقت آنے سے (یا غیر وقت آنے سے) عذر خواہی کی تو میں جلتا ہوا چراغ اٹھا کر لایا اور غور سے میں نے پرکھا تو یہ معلوم ہوا کہ بلا شائبہ اور جس میں کوئی شک نہیں یہ ہمارے استاذ ابوزید ہیں اور نہ کہ محض اٹکل پچو سے میں نے یہ کہا تب تو میں نے اُن کی بہت ہی خاطر تواضع کی جیسے انتہائی مقصد میں کامیاب کیا ہو اور مجھ کو مشقت کی سختی سے نکال کر آرام و آسائش کی طرف لے چلا ہو اس کے بعد اُس نے اپنے سفر کی تکلیف کا حال بیان کیا میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کا حال کیسا ہے اور آپ کہاں سے آرہے ہیں تو وہ یہ کہنے لگا کہ مجھے ذرا دم لینے دو اور میرے تھوک کو نگلنے دو (سکون آنے دو) کیونکہ مجھے سفر نے تھکا دیا ہے پس میں نے یہ خیال کیا کہ وہ بھوک کی تکلیف کو چھپا رہا ہے (یا پیٹ میں رکھنے والا ہے) اور وہ اس وجہ سے سست بھی ہو رہا ہے جیسا کچھ بھی کھانا مہمان کے لیے حاضر کیا جاتا ہے اور اندھیری رات میں آجانے والے مہمان کے لیے جو کیا جاسکتا تھا وہ میں نے حاضر کر دیا (یعنی ان کے سامنے پیش کیا۔

تشریح لغات ۱ فحیّا از باب تفعیل تحیۃ مصدر بمعنی حیاک اللہ کہنا اور سلام کرنا ۲ عضب بمعنی قطع اس میں اسمیت کا غلبہ وصفیت پر ہے بمعنی تلوار قاطع اور اس کی جمع نہیں آتی ۳ عذب بمعنی شیرین و پاکیزہ یقال عَذُبَ عذوبۃ ای کان عذباً از کرم ۴ تلبیۃ مصدر از تفعیل بمعنی لبیک کہنا (جی کہنا) ۵ طروق مصدر بمعنی رات کو آنا و رات کو پہنچنا و کھٹکھٹانا از نصر ۶ فدانیتہ مداناۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی قریب کرنا و قریب ہونا اور یہ دنو سے مشتق ہے جس سے معنے نزدیک کے ہیں از نصر ۷ بالمصباح بمعنے روشن چراغ والجمع مصابیح ۸ المتقد اسم فاعل کا صیغہ اتقاد مصدر از افتعال بمعنے روشن ہونا

[9] تاملتہ تامل مصدر از باب تفعل بمعنی غور سے دیکھنا [10] المنتقد از انفعال انتقاد کے معنے اچھے اور کھوٹے کو پرکھنے کے ہیں اور یہ نقد سے ماخوذ ہے [11] رجم بالغیب ای رجمت فکری علی غیب یعنی محض اندازہ اور اٹکل سے کوئی بات کہنا اور رجم کے معنی پتھر مارنے کے ہیں لیکن یہ ظن کے لیے استعارہ کر لیا جاتا ہے از نصر اور یہ ماخوذ ہے باری تعالیٰ کے قول سے رجما بالغیب یقال رجم الرجل بالغیب جبکہ وہ بات کہے جو اس کے علم میں نہ ہو ویقال صار الامر رجمًا بالغیب ای ظنًّا بحیث لا یطلع علی شانہ وحقیقتہ [12] فاحللتہ از افعال یہ حلول سے مشتق ہے جس کے معنی اتارنے کے آتے ہیں از نصر وضرب یقال احلّہ بالمکان والمکان جبکہ وہ اتار دے [13] مَحَلّ اترنا اور اترنے کی جگہ والجمع مَحَالّ [14] اظفرنی از افعال اور یہ ظفر سے مشتق ہے بمعنی فتح مندی وکامیابی یقال ظفر بہ وعلیہ ظفرا ای فاز بہ از سمع یقال اظفرہ بعدوہ جبکہ وہ دشمن پر فتح منداور کامیاب کرائے [15] قصوی بمعنے زیادہ دور اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ [16] نقلنی ای حوّلنی از نصر یقال نَقَلَہٗ نقلًا ای حَوَّلہ من موضع الی موضع آخر [17] وقذ بمعنی غم کی سختی یقال وقذہ وقذا ای ضربہ ضربًا شدیدًا از ضرب [18] روح بمعنی خوشی وآرام والروح السرور والراحۃ ونسیم الریح والفرح [19] الطرب یعنی خوشی میں جھومنا ای الاہتزاز فرحًا وسرورًا از سمع [20] الاین این کے معنے جھکنے کے ہیں یعنی تکلیف اور مسافرت کی مشقت کو وہ بتانے لگا [21] کیف واین یعنی کیف انت ومن این جئت کیف حالت کے پوچھنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور این مکان یعنی جگہ کے سوال کے لیے اور یہ اسم ظرف ہے بمعنی کہاں جیسے این یوسف کہاں ہے اور یہ معنی شرط کو متضمن ہو کر دو فعلوں کو جزم دیتا ہے خواہ ما اس کے ساتھ لاحق ہو یا نہ ہو جیسے این یا اینما تقف اقف تو جہاں کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا [22] ابلعی ای امہلنی از افعال یہ مہلت دینے کے موقع پر بولا جاتا ہے یقال بلع الشیٔ بلعا وابتلعہ ای انزلہ من حلقومہ الی جوفہ از سمع [23] ریقی بمعنی تھوک وراال والجمع اَرْیَاقٌ واعلم ان الریق مادام فی قسم الانسان یقال الرُّضاب ایضا فاذا مضغہ ولاکہ فھو عصیب فاذا سال فھو لعابٌ فاذا رمی بہ فھو بصاق وبزاق ثم اعلم انھم یطلقون البزاق للانسان واللعاب للصبی واللغام للبعیر والروال للدابۃ [24] اَتعبنی از افعال بمعنے مشقت میں ڈالنا اور تھکانا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے یقال تعِبَ تعبًا جبکہ وہ مشقت میں پڑے اور تھکے [25] مستبطنا از استفعال اور یہ بطن سے مشتق ہے بمعنے چھپانے والا یقال استبطن الشیٔ جبکہ وہ اندر داخل ہو واستبطن الامر جبکہ وہ معاملہ کی تہ معلوم کرے۔ [26] للسغب بمعنی بھوک یقال سَغِبَ سَغبًا ای جاع مع تعب از سمع [27] متکاسلا از باب تفاعل تکاسل مصدر بمعنی سستی کرنا ومجردہ از سمع یقال کسل کسلا ای تواتی وتثاقل عما لا ینبغی التثاقل عنہ فلذا صار مذمومًا فھو کسل وکسلان والجمع کسالی وفی التنزیل ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالی۔ [28] السبب بمعنی ذریعہ ووسیلہ والجمع اسباب [29] المفاجی از مفاعلہ مفاجئۃ مصدر بمعنی اچانک آنا اور اس کا مجرد فتح اور سمع سے آتا ہے المفاجی الذی اے بغتۃً وفجاءۃً [30] الداجی بمعنی تاریکی واندھیرا یقال دجا اللیل دجوًا ودُجوًّا ای اظلم از نصر۔

فَانْقَبَضَ اِنْقِبَاضَ الْمُحْتَشِمِ. وَاَعْرَضَ اِعْرَاضَ الْبَشِمِ. فَسُؤْتُ ظَنًّا بِامْتِنَاعِہٖ. وَاَحْفَظَنِیْ حُؤُوْلَ طِبَاعِہٖ. حَتّٰی کِدْتُ اُغْلِظُ لَہٗ فِی الْکَلَامِ. وَاَلْسَعُہٗ بِحُمَّۃِ الْمَلَامِ. فَتَبَیَّنَ مِنْ لَمُحَاتِ نَاظِرِیْ. مَاخَامَرَ خَاطِرِیْ. فَقَالَ یَا ضَعِیْفَ الثِّقَۃِ. بِاَھْلِ الْمِقَۃِ. عَدِّ عَمَّا اَخْطَرْتَہٗ بِبَالِکَ. وَاسْتَمِعْ اِلَیَّ لَا اَبَا لَکَ. فَقُلْتُ ھَاتِ. یَا اَخَا التُّرُّھَاتِ. فَقَالَ اعْلَمْ اِنِّیْ بِتُّ الْبَارِحَۃَ حَلِیْفَ اِفْلَاسٍ. وَنَجِیَّ وَسْوَاسٍ. فَلَمَّا قَضَی اللَّیْلُ نَحْبَہٗ. وَغَوَّرَ الصُّبْحُ شُھُبَہٗ۔

الترجمۃ والمطالب پس وہ سکڑ بیٹھا جھینپا ہوا (جس طرح شرم دار کو شرم آجائے) اور وہ تخمہ والوں یا آسودہ والوں کی طرح اعراض کرنے لگا اس کے اُس رکنے سے مجھے غم ہوا اور بد گمانی ہوئی اور اس کی طبیعت کے اس پلٹا کھانے سے مجھے بہت ہی غصہ آیا یہاں تک کہ میں غصہ میں آکر اس سے سخت کلامی کرنے لگوں لیکن وہ میرا اندرونی راز جو میرے دل میں گذرا تھا میری ہی نظروں سے وہ ظاہر ہو گیا۔ داؤ نے خود تاڑ لیا اور وہ یہ کہنے لگا اے صاحب جو تمہارا محبت پر کم بھروسہ ہے تم اپنے دل سے خطرات کو دور کر دو اور تم میری طرف متوجہ ہو کر کان لگا کر سنو۔ تمہارا باپ مرے (یعنی تمہارا بُرا ہو) میں نے اس سے کہا اے بیہودہ گو اور باطل لغویات کہنے والے انسان تو کیا کہتا ہے کہہ تو وہ کہنے لگا کہ میں نے گزشتہ رات تنگدستی کا ہم عہد یا ملازم ہو کر اور وسوسوں کی ہمکلامی میں بسر کی ہے جب رات اپنا وقت ختم کر چکی اور صبح نے ستاروں کو غائب کر دیا (چھپا دیا)

تشریح لغات [۱] المحتشم از افتعال حشمت سے بمعنے غصہ ہونا وقال البعض بمعنی شرم وحیا کرنا یقال حَشِمَ حَشْمًا ای غَضِبَ وحَشَمَہٗ ای اغضبہ یتعدی ویلزم از سمع [۲] البشم بہت زیادہ کھانا جس سے تخمہ (ایک بیماری کا نام ہے) ہوجائے یقال بَشِمَ بَشَمًا ای مرض من کثرۃ الاکل از سمع [۳] فلوت ساء یسوء سواءً وسُوْأً۔ بمعنے رنجیدہ کرنا و غمگین کرنا و مکروہ سلوک کرنا از نصر [۴] احفظنی از افعال ای اغضبنی اور یہ حفیظۃ سے مشتق ہے بمعنے غصہ وحمیت اور وہ غصہ جو غیر کی چیزوں پر خود وہ دست درازی کرے یقال احفظنی ای اغضبنی ویقال حفظ الشیٔ حفظا ای منعہ من الضیاع والتلف از سمع [۵] حول مصدر بمعنی برگشتہ و متغیر ہونا یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا از نصر یقال حال الشیٔ حَوْلاً وحُوُلاً جبکہ برگشتہ ومتغیر ہو [۶] طباعہ یہ طبع کی جمع ہے بمعنی پیدائشی عادت وشال ونمونہ [۷] اغلظ از افعال بمعنی کلام میں سختی کرنا اور غلیظ سے ماخوذ ہے یقال غَلُظَ وغَلَظَ غِلظاً وغلاظۃً جبکہ وہ کلام میں سختی کرے از نصر وضرب وکرم اور یہ رقت کی ضد ہے [۸] السعہ لَسْعٌ مصدر بمعنی کاٹنا یقال لَسَعَہٗ لَسْعًا ای لذغہ از فتح [۹] حمۃ بمعنے ڈنک بچھو وغیرہ کا والجمع حُمَاتٌ وحُمًی [۱۰] الملام یہ مصدر میمی ہے بمعنی ملامت کرنا از نصر [۱۱] لمحات یہ لمحۃ کی جمع ہے بمعنے دیکھنا واشارہ کرنا [۱۲] خامر از مفاعلہ ای خالط اور یہ خمر سے ماخوذ ہے بمعنی الستر یقال خمرہ خمرًا ای سترہ از نصر وضرب وبمعنی سقاہ خمرًا وخمِرَ خَمَرًا ای استتر از سمع ومنہ الخمار [۱۳] الثقۃ ای الاعتماد یقال وثقت بہ ثقۃ ووثوقا وموثقا ای اعتمدت علیہ از ضرب ومنہ المیثاق بمعنی عقد مؤکد بیمین وعہد [۱۴] المقۃ یہ عِدَۃٌ کے وزن پر مصدر ہے بمعنی زیادہ محبت کرنا یقال وَمِقَہٗ وَمْقًا ومِقَۃً ای احبہ از حسب [۱۵] استمع امر حاضر کا صیغہ استماع مصدر از استفعال بمعنی سننا وکان لگانا [۱۶] ہات یہ اسم فعل ہے بمعنی تو لا۔ لاتو یقال ہات یا رجل وہاتی یا امرأۃ وہاتیا یا رجلان یا امرأتان وہاتوا یا رجال وہاتین یا نساء۔ [۱۷] الترہات یہ تُرَّہۃٌ کی جمع ہے بمعنی اباطیل ولغویات یقال ترہ ترھا ای وقع فی الاباطیل والدواھی از سمع والترۃ الباطل کالترھۃ فالجمع ترادیھۃ [۱۸] بت بیتوتۃ مصدر بمعنی رات گذارنا از ضرب [۱۹] حلیف بمعنے عہد وپیمان کرنے والا ولازم وساتھی یقال فلان حلیف الجود یعنی فلاں جود وبخشش کا حلیف ہے یعنی بڑا فیاض ہے والجمع حلفاء [۲۰] افلاس مصدر بمعنی غریبی ومحتاجی اور یہ غنی کی ضد ہے ویبن لثلاثی [۲۱] نجی بمعنے مشورہ کے لیے آہستہ آہستہ بات کہنا وبمعنی بھید وبات کرنے والا وحدی پڑھنے والے کی آواز و بلند آواز سے جانوروں کو ہانکنے والا وتیز [۲۲] وسواس یہ وَسْوَسٌ کا اسم ہے اور بمعنی شیطان اور ایک مرض کا نام بھی ہے جو غلبہ سوداء کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے اور دل میں جو برائی یا بے نفع بات گذرے اس پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ والجمع وساوس [۲۳] قضی بمعنی پورا کرنا یقال قضی فلان حاجتہ

جبکہ وہ پورا کرے از ضرب ؎۲۴ والنحب یہ مصدر ہے بمعنی النذر المحکوم بوجوبہ و معناہ الموت والاجل والحاجۃ والوقت والمدۃ ایضا یقال قضی فلان نحبہ ای قضی اجلہ وفی التنزیل فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر۔ ؎۲۵ غور از باب تفعیل تغویر مصدر بمعنی غائب کرنا و سور بہنا اور یک چشم دیکھنا اور گڑھے میں گرنا اور یہاں اس کے معنی غائب کرتے کے ہیں ؎۲۶ شہب یہ شہاب کی جمع ہے بمعنی تارہ و ٹوٹا ہوا تارہ و آگ کی چمک و نیزہ کا پھل اور اس کی جمع شہبان اور شہبانٌ اور اشہب بھی آتی ہے اور یہاں اس کے معنی تارے کے ہیں۔

غَدَوْتُ ؎۱ وَقْتَ الْاِشْرَاقِ ؎۲ ۔ اِلٰی بَعْضِ الْاَسْوَاقِ ؎۳ ۔ مُتَصَدِّیًا ؎۴ لِصَیْدٍ یَسْنَحُ ؎۵ ۔ اَوْحُرٍّ یَسْمَحُ ؎۶ ۔ فَلَحَظْتُ بِهَا تَمْرًا ؎۷ قَدْ حُسِّنَ تَصْفِیْفُهٗ ؎۸ ۔ وَاَحْسَنَ اِلَیْهِ مُصَیِّفُهٗ ؎۹ ۔ فَجَمَعَ عَلَی التَّحْقِیْقِ ۔ صَفَاءَ الرَّحِیْقِ ؎۱۰ ۔ وَ قُنُوْءَ ؎۱۱ الْعَقِیْقِ ۔ وَقُبَالَتَهٗ ؎۱۲ لِبَاءٌ ؎۱۳ قَدْ بَرَزَ کَالْاِبْرِیْزِ الْاَصْفَرِ ۔ وَانْجَلٰی فِی اللَّوْنِ الْمُزَعْفَرِ ۔ فَهُوَ یُثْنِیْ ؎۱۴ عَلٰی طَاهِیْهِ ۔ بِلِسَانٍ تَنَاهِیْهِ ۔ وَیُصَوِّبُ رَأْیَ مُشْتَرِیْهِ ۔ وَلَوْ نَقَدَ حَبَّةَ الْقَلْبِ فِیْهِ ۔

الترجمۃ والمطالب تو سورج چڑھے (آفتاب نکلے) میں بازار کی طرف کسی ظاہر ہونے والے شکار یا جوانمرد سخی کی تلاش میں چل کھڑا ہوا میں کیا دیکھتا ہوں کہ نہایت خوشنما طرز پر سجی سجائی قطار در قطار کھجوریں بازار میں رکھی ہوئی ہیں جن کی رونق کو موسم گرما نے دوبالا کر رکھا ہے یقیناً یوں سمجھو کہ شراب خالص جیسی صاف اور وہ عقیق پتھر کی طرح سرخ تھیں اور ان کے سامنے پیوسی یا کھیس تھی جو سونے زرد (خالص) جیسی تھی اور وہ نہایت کھلے ہوئے زعفرانی رنگ کی تھی رکھی ہوئی تھی گویا وہ انتہائی فصاحت سے اپنے پکانے والے کی تعریف کر رہی تھی اور اپنے خریدار کی رائے کی تائید کر رہی تھی اگرچہ اُس کی قیمت میں دانۂ دل ہی کیوں نہ خرچ کرنا (دینا) پڑے۔

تشریح لغات ؎۱ غدوت ای ذہبت ومشیت فی الغدوۃ یعنی اوّل النہار یقال غدا یغدو غدواً جبکہ وہ صبح کے وقت جائے از نصر ؎۲ الاشراق مصدر از افعال بمعنی آفتاب نکلنا اب معنی میں خاص وہ وقت جب تک آفتاب نکلے یقال اشرقت الشمسُ جبکہ آفتاب نکلے اور چمکے واشرق وجہہ جبکہ چہرہ چمکدار ہو واشرق المکان جبکہ مکان سورج کی چمک سے روشن ہو واشرق الرجل جبکہ وہ طلوع آفتاب کے وقت داخل ہو ؎۳ الاسواق یہ سوق کی جمع ہے بمعنی بازار یہ مؤنث اور کبھی مذکر بھی استعمال کیا جاتا ہے ومنہ سوق الحرب یعنی میدان جنگ ؎۴ متصدیا تصدی مصدر از باب تفعل بمعنے درپے ہونا یقال تصدی لہ جبکہ وہ درپے ہو وتصدّی للامر جبکہ وہ کسی معاملہ کے لیے متوجہ ہو وفی التنزیل فانت لہ تصدیٰ ؎۵ یسنح از فتح بمعنے یظہر یقال سنح للامراد الرای سُنحاً وسُنحاً وسنوحاً جبکہ پیش آئے اور ظاہر ہو وسنح لی الشعر بمعنی شعر آسان ہوا وسنح بکذا یعنی اس نے اشارہ سے سمجھایا وسنح الرجل عن رایہٖ جبکہ رائے سے پھیر دے وسنح بہ وعلیہ جبکہ وہ تنگی ڈالے اور تکلیف پہنچائے ومنہ السانح اسم فاعل وہ جانور جو بائیں طرف سے اور بارح وہ جانور جو دائیں طرف سے آئے اور عرب سانح سے نیک شگون اور بارح سے بدشگون لیا کرتے تھے ومنہ المثال من لی بالسانح بعد البارح ؎۶ یسمح از کرم یقال سمح سماحاً وسموحاً وسماحۃ وسموحۃ وسمحا وسماحًا۔ جبکہ وہ فیاض اور سخی ہو وازفتح یقال سَمَحَ سَماحۃً وسماحًا بکذا۔ جبکہ وہ بخشش کرے وسمح لہ بالشئی جبکہ وہ دے وسمح العودُ جبکہ لکڑی نرم ہو وسمحت الناقۃ جبکہ اونٹنی

تابعدار اور تیز رفتار ہو [۴] فلحظت ای نظرت یقال لحظہ والیہ لحظاً ای نظر الیہ از فتح [۵] بھا ای ببعض الاسواق [۹] تمر اُخرماء (کھجور) اور اس کا واحد تمرۃٌ ہے وا لجمع تمرات وتمورٌ وتمران والتمر الھندی بمعنی املی [۱۰] حسن از باب تفعیل تحسین مصدر بمعنی اچھا کر دینا [۱۱] تصفیف بمعنے صف بندی کرنا اور یہ باب تفعیل کا مصدر ہے یقال صَفَّفَ الشئ جبکہ صف بنائے وصفف القوم جبکہ میدان جنگ میں صف بندی کرے اور اس کا مجرد نصر سے اسی معنی میں آتا ہے [۱۲] مصیف موسم گرما بسر کرنے کا مکان اور متصیف اور مصطاف کے بھی یہ ہی معنی آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد موسم گرما ہے کہ اس میں تمر کو خشک کرتے ہیں (یعنی وہ بہت اچھی پکی ہوئی تھی [۱۳] الرحیق بمعنے صاف شراب اور رحیقؔ یہ ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے یقال مسکٌ رحیقٌ یعنی خالص مشک وحسب رحیق یعنی بے داغ حسب [۱۴] قنوء یہ مہموز لازم ہے بمعنے بہت سرخ شراب یقال قنأ الشئ قنوءاً ای اشتد حمرتہ از فتح [۱۵] العقیق یہ ایک قسم کا قیمتی پتھر ہے یا لال یمنی کو کہتے ہیں اور بعض سرخ مہرے کو کہتے ہیں [۱۶] قبالتہ بالضم یقال جلس قبالتہٗ یعنی وہ اس کے سامنے بیٹھا قبالتہ کے معنی سامنے کے ہیں [۱۷] لبا بالکسر عنب کے وزن پر بمعنی پیوسی جس کو ہمارے یوپی میں کھیس کہتے ہیں اور فارسی میں آغوز کہتے ہیں یقال لبا الشاۃ لبأً ای احتلب لبأھا از فتح والمراد ھھنا اللبأ المطبوخ اذا طبخ یصیر جامدا اصفر یشتھیہ الانسان من غایۃ لطافتہ۔
[۱۸] الابریز بمعنی خالص سونا۔ [۱۹] المزعفر اسم مفعول کا صیغہ از بعثر یقال زعفرہ جبکہ وہ زعفران سے رنگے وزعفر الطعام جبکہ وہ کھانے میں زعفران ڈالے اور زعفران یہ ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے جس کو کیسر بھی کہتے ہیں والجمع زعافر [۲۰] تینی اثنار مصدر از افعال بمعنے تعریف کرنا [۲۱] طاہیہ اسم فاعل کا صیغہ بمعنی پکانے والا باورچی اور بھوننے والا (نان بائی)۔ یقال طھا اللحمَ طَھْواً وطُھُوّاً وطُھِیًّا ای طبخہٗ از نصر و فتح اور طاہی کی جمع طہاۃٌ وطُہِیٌّ آتی ہے اور اس کا مونث طاہیۃٌ ہے والجمع طواہٍ وطاہیات [۲۲] تناہیۃ یہ مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ای منتہیہ [۲۳] یصوب از باب تفعیل اس کا مصدر تصویب ہے یقال صَوَّبَ لہ رایہٗ جبکہ تصدیق کرے وصوب فلانا جبکہ وہ کسی کی تصدیق کرے اور یہ صواب کی طرف منسوب ہے [۲۴] مشتریہ بمعنی خریدار از افتعال یقال اشتری جبکہ وہ خریدے اور بیچے [۲۵] نقد از نصر یقال نقد فلانا وفلان الثمن جبکہ وہ نقد ادا کرے ونقدہ درہما جبکہ دے اور اس کا مصدر نقد ہے بمعنی دینا [۲۶] حبۃ القلب بمعنی دل کا دانہ یا روح والجمع حَبَّاتٌ اور اصل میں سویداء قلب کو کہتے ہیں [۲۷] فیہ ای فی اللبأ واشترائہ

فَاسَرَتْنِي الشَّهْوَةُ بِاَشْطَانِهَا۔ وَاَسْلَمَتْنِي الْعَيْمَةُ اِلٰى سُلْطَانِهَا۔ فَبَقِيْتُ اَحْيَرَ مِنْ ضَبٍّ وَاَذْهَلَ مِنْ صَبٍّ۔ لَا وُجْدَ يُوْصِلُنِيْ اِلٰى نَيْلِ الْمُرَادِ۔ وَلَا جِدَةَ اِلَّا نِهَادُ زَادٍ۔ وَلَا قَدَمَ يُطَاوِعُنِيْ عَلَى الذَّهَابِ۔ مَعَ حُرْقَةِ الْاِلْتِهَابِ۔ لٰكِنْ حَدَانِي الْقَرَمُ وَسَوْرَتُهٗ۔ وَالسَّغَبُ وَفَوْرَتُهٗ۔ عَلٰى اَنْ اَنْتَجِعَ كُلَّ اَرْضٍ۔ وَاَقْتَنِعَ مِنَ الْوِرْدِ بِبَرْضٍ۔ فَلَمْ اَزَلْ سَحَابَةَ ذٰلِكَ النَّهَارِ۔ اُدْلِيْ دَلْوِيْ اِلَى الْاَنْهَارِ۔

الترجمۃ والمطالب یہ دیکھ کر مجھے خواہش نے اس کی رسیوں میں جکڑ دیا (قید کر دیا) اور دودھ کی خواہش نے اپنے غلبہ کی طرف مجھے سونپ دیا (یعنی میرا بے اختیار کھانے کو جی چاہنے لگا) لیکن میں گوہ سے پریشان (یا حیرت زدہ) اور عاشق سے زیادہ از خود رفتہ ہو کر (یعنی میں اپنے سے بے قابو رہ گیا یعنی میرے پاس نہ تو روپیہ (یا مال داری تھی) کہ جس

سے میری مطلب برآری ہو سکے اور بس نگلنے کی لذت سے فائدہ اٹھا سکوں اور نہ میرے پاؤں شدت بھوک کی وجہ سے لوٹنے کا نام لیتے تھے خلاصہ یہ کہ مجھ کو خواہش اور اس کی شدت بھوک اور اس کی سختی نے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں ہر جگہ بھیک مانگنے کے لیے جاؤں اور میں تھوڑے ہی پانی پر قناعت (صبر) کروں چنانچہ میں دن بھر نہروں میں ڈول لٹکاتا پھرا۔

تشریح لغات

لہ فاسرتنی ای قیدتنی از ضرب ومنہ الاسیر بمعنی قیدی والجمع اُسریٰ واُساریٰ واَساریٰ ٢ہ الشھوۃ بمعنے خواہش والجمع شھوات وفی التنزیل واتبعوا الشھوات ٣ہ باشطانہا یہ شَطَنٌ کی جمع ہے بمعنے مطلقاً رسی وقال صاحب الاقرب الموار دبڑی رسی کو کہتے ہیں اور اس سے مراد اسباب و ذرائع ہیں یقال شطنہ شطنا ای شدہ بالشطن (ای الحبل) از نصر ٤ہ العیمۃ دودھ کی سخت خواہش یقال عام یعام ویعیم عیما وعیمۃ ای کان بہ عیمۃ از سمع وضرب واعلو انھم یقولون فلان جائع الی الخبز قرم الی اللحم وعطشان الی الماء وعیمان الی اللبن وبرد الی التمر وجیعم الی الفاکھۃ وشبق الی النکاح ...
٥ہ سلطانہا بمعنے غلبہ وحجت وقبضہ وقدرت و بادشاہ والجمع سلاطین اور یہ سلاطت سے مشتق ہے جس کے معنی دبدبہ اور غلبہ کے ہیں از کرم وسمع ٦ہ اَحْیَر من ضب یہ حیرت کے وقت عرب میں مشہور مثل ہے اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ جب گوہ اپنے بھٹ یا سوراخ سے نکلتی ہے تو اس کو اپنا سوراخ نہیں ملتا وہ حیرت اور پریشانی میں رہا کرتی ہے اس لیے وہ پتھر اپنے سوراخ کے پاس رکھ جاتی ہے تاکہ پہچان رہے شکاری اس کو ہٹا دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہو جاتی ہے اور وہ بہت جلد شکاری کے پھندے میں پھنس جاتی ہے والجمع ضِبَّانٌ وضِبَابٌ واَضُبٌّ ومَضَبَّۃٌ اور عرب کہتے تھے لا افعل حتی یَرِدَ الضَّبُّ یعنی میں یہ کام نہیں کروں گا یہاں تک کہ گوہ پانی پر آئے اس لیے کہ ان کا خیال تھا کہ گوہ پانی پر نہیں آیا کرتی وکذلک یضرب بہ المثل فیمن لا یھتدی الی مقصدہ ٧ہ اذھل از فتح اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے یقال ذَھَلَ ذَھلاً و ذُھُولاً وذھل الشیٔ وعنہ جبکہ بھول جائے اور غافل ہو جائے اور سمع سے بمعنے ہکا بکا ہونا اور ہوش میں نہ رہنا ٨ہ صَبٌّ بمعنی عاشق والجمع صُبُّون اور اس کا مونث صَبَّۃٌ ہے والجمع صبات ٩ہ وجد بالضم والکسر بمعنی محبت وخوشی وتوانگری وقدرت اور یہاں معنی مالداری کے ہیں وفی التنزیل من وجدکم الخ ١٠ہ نیل مصدر بمعنے پانا یقال نلتہ نیلاً جبکہ مطلوب میرا حاصل ہو از ضرب وسمع اور اس کا فاعل کا صیغہ نائل آتا ہے اور مفعول کا صیغہ منیل آتا ہے
١١ہ لذۃ بمعنی مزہ والجمع لذات یقال لذَّ الشیٔ لذاذاً ولذاذۃً ای صار شھیا از سمع ولذ الشیٔ وبالشیٔ لذاذا ای وجدہ لذیذا از سمع ایضا ١٢۔ ١٢ہ الازدراد یہ مصدر باب افتعال سے ہے بمعنی نگلنا یقال زَرِدَ اللُّقْمَۃَ زرداً وازدرد وتزرد جبکہ وہ لقمہ کو جلدی سے نگلے از سمع ویقال تَزَرَّدَ الیمینَ جبکہ وہ لاپروائی کے ساتھ قسم کھانے میں جلدی کرے ١٣ہ الالتہاب بمعنی آگ کا روشن ہونا اور یہ مصدر باب افتعال سے ہے ای اشتعال نار الجوع یقال لھبت النار لَھَبًا ولھیبا ای اشتعلت از سمع ١٤ہ حدانی ای ساقنی یقال حداہ حدوا وحداءً وحُداءً ای ساقہ وغنی لہ از نصر ١٥ہ القرم اصلہ شھوۃ اللحم واستعیر ھھنا لشھوۃ اللبن یقال قَرِمَ الی اللحم قرما ای اشتدت شھوتہ الیہ از سمع ١٢ ١٦ہ سورتہ بمعنی تیزی یقال سورۃ الخمر یعنی شراب کی تیزی وسورۃ السلطان یعنی بادشاہ کا دبدبہ وسورۃ المجد یعنی بزرگی کا اثر وسورۃ البرد یعنی سردی کی تیزی ١٧ہ فورتہ بمعنے جوش و اُبال اور تیزی یقال فارت القِدْرُ فوراً وفوراناً ای غلت از نصر وفی التنزیل وفار التنور ١٨ہ انتجع از افتعال انتجاع مصدر یقال انتجع القومُ الکلاءَ جبکہ وہ چراگاہ کی تلاش میں جائے وانتجع فلانا جبکہ وہ بخشش طلب کرنے کے لیے کسی کے پاس آئے ١٩ہ اقتنع اقتناع مصدر از افتعال بمعنی قناعت حاصل کرنا ای الاجتزاء بلیسیر یقال قَنِعَ قَنَاعَۃً اذا رضی بہ وبابہ سمع وقنع

قُنوعًا اذا سَأل از سمع ایضًا [۱۹] الوِرد. بالکسر پہونچنا والجمع اوراد بمعنی پیاس و پانی کا وہ حصہ اور وہ پانی جس پر لوگ پہنچیں اور پانی پر پہنچنے والے لوگ یا اونٹ ولشکر و پرندوں کی قطار۔ [۲۰] ببرض بمعنی تھوڑا پانی والجمع بَرَاضٌ وابْرَاضٌ وبُرُوضٌ یقال برض الماء من العین برضًا ای خرج قلیلا از نصر [۲۱] سحابۃ بمعنے کھینچنا وبمعنی مسحوب اور اس سے مراد دن کی درازی ہے یقال سحابۃ النہار ای طولہ وامتدادہ ویقال اقمت عندہ سحابۃ یومنا ای اطول یومنا ویقال للیوم الطویل یوم مسحاب لان یوم الغیم طویل فی اعین الناس [۲۲] النہار بمعنی دن والجمع اَنْہُرٌ ونُہُرٌ اور نہار شرعی صبح سے لے کر مغرب تک کو کہتے ہیں [۲۳] ادلی اولاءً مصدر از افعال بمعنی ڈول کا ڈالنا یقال دلوت الدلو دلوًا ای ارسلتہا فی البیر از نصر اب اس کے معنی مطلق لگاتے کے ہو گئے ہیں [۲۴] دلو بمعنی ڈول والجمع دِلاءٌ اَدْلٍ ودُلِیٌّ واستعیر للتوصل الی الشیٔ وفی التنزیل وتدلوا بہا الی الحکام [۲۵] الانہار یہ نہر بسکون الاوسط کی جمع ہے وہو مجری الماء الفائض والجمع نُہُرٌ وَاَنْہُرٌ ونہورٌ ایضًا والنہر بالفتح السعۃ یقال نہر الماء نہرًا ای اجری فی الارض ونہر الدم ای سال بقوۃ از فتح والمراد من ہذا کلہ ہو السعی فی الاکتساب۔

وَهِيَ لَاتَرْجِعُ بِبُلَّةٍ [۱]. وَلَاتَجْلِبُ [۲] نَقْعَ [۳] غُلَّةٍ [۴]. اِلٰى اَنْ صَغَتِ [۵] الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ. وَضَعُفَتِ النَّفْسُ مِنَ اللُّغُوْبِ [۶]. فَرُحْتُ بِكَبِدٍ [۷] حَرّٰى. وَانْثَنَيْتُ [۸] اُقَدِّمُ رِجْلًا. وَاُؤَخِّرُ اُخْرٰى. وَبَيْنَمَا اَنَا اَسْعٰى وَاَتَعَدّٰى. وَاَهُبُّ [۹] وَاَرْكُدُ [۱۰]. اِذْ قَابَلَنِيْ [۱۱] شَيْخٌ يَتَاَوَّهُ. اٰهَةَ الثَّكْلَانِ [۱۲]. وَعَيْنَاهُ تَهْمُلَانِ [۱۳]. فَمَا شَغَلَنِيْ مَا اَنَا فِيْهِ مِنْ دَاءِ الذِّيْبِ [۱۸]. وَالْخَوَى [۱۹] الْمُذِيْبِ [۲۰]. عَنْ تَعَاطِيْ [۲۱] مُدَاخَلَتِهٖ [۲۲]. وَالطَّمَعِ [۲۳] فِيْ مُخَاتَلَتِهٖ [۲۴] زیب داون ۱۲

الترجمۃ والمطالب اور لیکن وہ ڈول تر ہو کر بھی نہیں لوٹتا اور وہ پیاس بجھانے کے قابل بھی نہیں لایا یہاں تک کہ سورج کے ڈوبنے کا وقت آ گیا اور تھکان کی وجہ سے میری جان سست ہو گئی آخر کار میں لوٹا ایسے جگر کے ساتھ جس میں پیاس کی جلن تھی اور شام کے وقت میں اس حالت میں واپس ہوا کہ ایک پاؤں کو آگے بڑھاتا تھا تو دوسرا پیچھے کو رکھتا تھا اور میں کبھی دوڑنے لگتا اور کبھی تھک کر بیٹھ جاتا اور کبھی چلنے لگتا تو کبھی ٹھیر جاتا اسی حال میں یکایک ایک بوڑھا میرے سامنے آیا اور وہ اس طرح روتا تھا (یعنی آہ وزاری کرتا تھا) جس طرح کہ عورت کا بچہ گم ہو جائے اور وہ روئے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے لیکن مجھے میری مصیبت (یعنی بھوک) اور انتڑیوں کو پگھلانے والی بھوک نے اور اس کے معاملات میں پڑنے اور اس کو دھوکا دینے کے لالچ سے قطعًا مجھے روکا نہیں (یعنی میں نے اس کی تحقیق حال میں کوئی کسر نہیں چھوڑی حالانکہ مجھے سخت بھوک لگی تھی۔)

تشریح لغات [۱] بلۃ الشیٔ القلیل من الماء یعنی تری یقال بَلَّہٗ من الماء بلًّا وبِلَّۃً وبَلَلًا جب کہ تر کرے از نصر [۲] لا تجلب جلب مصدر بمعنی کھینچنا یہاں اس سے مراد حاصل کرنا یقال جَلَبَہٗ جَلْبًا وجَلَبًا ای ساق وجاء بہ از نصر وضرب [۳] نقع مصدر بمعنی سیرابی یقال نقع الماء العطش نقعًا ای سکنہ، وقطعہ از فتح [۴] غلۃ بالضم بمعنی پیاس یقال غُلَّ غلًّا وغُلَّۃً ای اشتد عطشہ فہو غلیل از نصر [۵] صغت ای مالت یقال صغا الیہ یصغو ویصغی صغوًا وصَغِیَ یصغی اصغی وصغیًا جبکہ وہ جھکے از نصر وسمع [۶] اللغوب مصدر بمعنے تھکنا ای التعب والنصب یقال لَغَبَ لُغْبًا ولُغُوْبًا ولَغِبَ لغبًا ای تعب واعیٰی اشد الاعیاء از نصر وفتح وکرم وسمع

[7] فرحت ای رجعت وقت المساء یقال راح القوم والیهم وعندهم رواحًا ورواحًا جبکہ شام کے وقت کسی کے پاس جائے اور مطلقًا اس کے معنے جانے کے آتے ہیں از نصر ونیقال راح رواحًا جبکہ وہ شام کے وقت آئے یا جائے یا کام کرے [8] کَبِدٌ بکسر الباء جگر وکلیجہ یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ والجمع اکباد وکبود یقال کبد کبدًا ای شکا کبدہ از سمع وبمعنی المشقۃ ایضا وفی التنزیل لقد خلقنا الانسان فی کبد [9] حَرّٰی یہ حَارٌ کا مونث ہے بمعنی بہت پیاسا والجمع حِرَارٌ وحراریٰ [10] انثنیتُ انثناء مصدر از انفعال بمعنی لوٹنا اور اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے [11] اقدم رجلًا الخ یہ مثل ہے اور ایسے وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ انسان حیرت اور فکر میں ڈوب جائے یعنی ایک پیر سے قدم اٹھا کر کام کرنے کا وہ ارادہ کرے اور دوسرا پیروہ اپنا نہ بڑھائے یعنی وہ اپنے ارادے سے رک جائے [12] اہب ای اُسْرِعُ واتحرک اور یہ مضارع متکلم کا صیغہ ہے اور یہ ہبّت الریح ہُبُوبًا وہبًّا وہبیبًا سے ماخوذ ہے جبکہ ہوا تیز چلے از نصر وہَبَّ الرجل من النوم وہ نیند سے بیدار ہو [13] ارکد صیغہ مضارع متکلم رکود مصدر بمعنی ٹھیرنا یقال رکد الماء رکودًا ای سکن از نصر [14] قابلنی از باب مفاعلہ مقابلہ مصدر بمعنی سامنے آنا یقال قابلہ جبکہ سامنے آئے وقابل الشئ بالشئ جبکہ وہ مقابلہ کے لیے دو چیزوں کو آمنے سامنے کرے [15] یَتَأَوَّہُ تاوّہ مصدر از تفعل درد کی وجہ سے آہ آہ کرنا یقال اٰہ اَوْہًا واَوَّہَ وتاوّہ ای توجّع وقال آہ آہ از نصر [16] الثکلان یہ صفت کا صیغہ ہے وہ عورت جس کا بچہ گم ہو جائے اور وہ روئے یقال ثکل ابنہ ثکلًا ای فقدہ از سمع اور ثکلان اس کی جمع ثواکل اور ثکالیٰ آتی ہے [17] تہملان ای تسیلان وتدمعان یقال ہملت عینہ ہملًا وہملانا وہمولا ای فاضت دموعا از نصر وضرب [18] داء الذئب بمعنی بھوک۔ بھیڑیئے کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھوک پر مطلق صبر نہیں کرسکتا۔ یا اس لیے کہ وہ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے اور وہ کبھی سیر نہیں ہوتا اس کے جسم میں بہت زیادہ گرمی ہوتی ہے اس لیے جو چیز وہ کھاتا ہے وہ ہضم ہو کر فورًا تحلیل ہو جاتی ہے اور یہ دشمن کے حق میں بد دعا کے طور پر کہا جاتا ہے یقال رماہ اللہ بداء الذئب [19] الخوی بمعنی خالی ہونا وہو خلو الجوف من الطعام یقال خوی الرجل خواءً ای خلا بطنہ من الطعام وجاع وخوی البیت ای سقط وتہدم از ضرب [20] المذیب اذابۃ مصدر از باب افعال بمعنی پگھلانا یقال ذاب ذوبًا ای ضد جمد از نصر [21] تعاطی مصدر از باب تفاعل بمعنی لینا [22] مداخلۃ مصدر از باب مفاعلہ اصلی معنے گھس پڑنا اب اس کے معنی دخل دینے کے ہو گئے ہیں یقال داخلہ مداخلۃً جبکہ وہ دخل دے [23] الطمع بمعنے شہوۃ نفس از سمع یقال طمع بالشئ وفی الشئ طمعًا ای حرص علیہ [24] مخاتلۃ یہ مصدر ہے باب مفاعلہ سے بمعنے دھوکا دینا یقال ختلہ ختلًا ای خدعہ از نصر وضرب۔

فَقُلْتُ لَہٗ یَاھٰذَا اِنَّ لِبُکَائِکَ سِرًّا۔ وَوَرَاءَ تَحَرُّقِکَ لَشَرًّا۔ فَاطْلِعْنِیْ عَلٰی بُرَحَائِکَ۔ وَاتَّخِذْنِیْ مِنْ نُصَحَائِکَ۔ فَاِنَّکَ سَتَجِدُ مِنِّیْ طَبًّا اٰسِیًا۔ اَوْعَوْنًا مُوَاسِیًا۔ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا تَاَوُّھِیْ مِنْ عَیْشٍ نَاتٍ۔ وَلَا مِنْ دَھْرٍ اَفْنَاتٍ۔ بَلْ لِانْقِرَاضِ الْعِلْمِ وَدُرُوْسِہٖ۔ وَاُفُوْلِ اَقْمَارِہٖ وَشُمُوْسِہٖ۔ فَقُلْتُ وَاَیَّ حَادِثَۃٍ نَجَمَتْ۔ وَقَضِیَّۃٍ اسْتَعْجَمَتْ۔ حَتّٰی ھَاجَتْ لَکَ الْاَسَفَ۔ عَلٰی فَقْدِ مَنْ سَلَفَ۔ فَاَبْرَزَ رُقْعَۃً مِنْ کُمِّہٖ۔ وَاَقْسَمَ بِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ لَقَدْ اَنْزَلَھَا بِاَعْلَامِ الْمَدَارِسِ۔ فَمَا امْتَازُوْا عَنِ الْاَعْلَامِ الدَّوَارِسِ۔ وَاسْتَنْطَقَ لَھَا اَحْبَارَ الْمَحَابِرِ۔ فَخَرِسُوْا وَلَا خَرَسَ سُکَّانِ الْمَقَابِرِ۔

الترجمۃ والمطالب | چنانچہ میں اس سے کہنے لگا اے شیخ آپ کے رونے میں کوئی نہ کوئی بھید ضرور ہے اور آپ کی سوزش

کی آڑ میں ضرور کوئی بڑا ہنر ہے پس آپ اپنی تکلیف اور مصیبت مجھے ظاہر کیجئے اور آپ مجھ کو اپنا خیر خواہ جانئے بلاشبہ آپ مجھے ماہر طبیب اور یا دوا دینے والا (مددگار) غمخوار اپنا پائیں گے۔ وہ کہنے لگا خدا کی قسم میرا آہ آہ کرنا (یعنی رونا پیٹنا) نہ تو عیش کے جانے کی وجہ سے ہے اور نہ ظالم زمانہ کی وجہ سے بلکہ علم کے ختم ہونے اور اس کے مٹ جانے پر ہے اور علم کے چاندوں اور سورجوں کے ڈوب جانے پر ہے۔ (یعنی علماء اور فقہاء کا ختم ہونا) میں نے اس سے پوچھا کہ کونسا حادثہ جانکاہ اور نئی بات پیش آئی جس سے آپ مشتعل ہوئے (یعنی بے چین ہوئے) ان لوگوں پر جو انتقال کر گئے ہیں یا وہ ہم سے مخفی ہیں پس یہ سن کر اپنی آستین سے ایک کاغذ کا پرچہ نکالا اور اپنے ماں باپ کی قسم کھا کر یہ کہا کہ میں اس پرچہ کو علمائے مدارس کے پاس لے گیا لیکن وہ مٹے ہوئے نشانات سے بہتر ثابت نہ ہوئے اور اس پرچہ کے متعلق علمائے دوات وقلم (یعنی بڑے بڑے صاحب تحریر) سے پوچھا لیکن وہ مردوں سے بھی زیادہ گونگے نکلے (یعنی وہ میرے پرچہ کا جواب نہ دے سکے)

تشریح لغات [۱] سِرًا بالکسر بمعنی بھید دراز والجمع اسرارٌ [۲] وراء یہ اضداد میں سے ہے اس کے معنی آگے اور پیچھے کے آتے ہیں اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اور اس کی تصغیر وریئۃ اور وُرَیّیٌ آتی ہے [۳] لشر مصدر بمعنی برائی والجمع شرورٌ اور یہ ہر قسم کی برائی اور خطا کے لیے اسم جامع ہے اور یہ اصل میں اَشَرّٗ تھا اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے خیر میں [۴] برحاًبک بمعنی برائی وسختی وتکلیف یقال برح الرجلُ برحًا جبکہ وہ غضبناک ہو وبرح بہ الامُر جبکہ وہ تھکائے اور سخت تکلیف دے وبرح اللہ عنک جبکہ خدا تکلیف دور کرے از نصر [۵] نصحاً لک یہ ناصح کی جمع ہے بمعنے خیر خواہی کرنے والا اور نصیحت کرنے والا از فتح [۶] طبا بالفتح بمعنے طبیب حاذق و ماہر یقال طبّہ طبًّا ای داواہ از نصر وضرب یقال ہو طب بہذا الامر ای ماہر یعنی وہ اس امر کا عالم ہے یعنی طبیب ہے [۷] آسیا بمعنے علاج کرنے والا دوا کرنے والا یقال اَسِیَ اَسًی جبکہ وہ غمگین ہو [۸] عونا بمعنی مددگار ومعین والجمع اعوانٌ [۹] مواسیا اسم فاعل کا صیغہ از مفاعلہ بمعنی غمخواری کرنے والا یقال آسَی الرجلَ فی مالہ جبکہ وہ مالی ہمدردی کرے وآسیتُہ بنفسی جبکہ اپنے برابر سمجھے [۱۰] تاوہ مصدر بمعنی درد کی وجہ سے آہ آہ کرنا از تفعل وقد مرّ تحقیقہ [۱۱] فوتَ مصدر بمعنی گذرنا اور فوت ہونا۔ یقال فات الامر فوتًا وفواتًا جبکہ گزرے اور وقت جاتا رہے وفاتہ الامُر جبکہ حاصل کرنے میں ناکام رہے وفاتہ فلانٌ فی کذا جبکہ وہ آگے بڑھ جائے وفات الشئی جبکہ تجاوز کرے از نصر [۱۲] افتنات ای تعدّی وظلم از افتعال، افتات الکلام جبکہ وہ نئی گفتگو کرے وافتات برایہ جبکہ وہ خود رائی کرے وافتات بامرہ جبکہ وہ کر گزرے اور مشورہ نہ کرے وافتات علی فلان فی الامر جبکہ وہ حکم کرے اور فیصلہ کرے وافتاتہ الامر جبکہ فوت ہو جائے ویقال فلان لایُفتات علیہ یعنی فلاں کی اجازت کے بغیر کام نہیں کیا جاتا [۱۳] لانقراض مصدر از باب انفعال بمعنے ختم ہونا ومنقطع ہونا یقال قرضہ قرضا ای قطعہ از ضرب وقال الراغب القرض قطع المکان وتجاوزہ وفی التنزیل اذا غربت تقرضہم ذات الشمال [۱۴] دورس مصدر بمعنی مٹنا ای فناؤہ وذہابہ یقال درَسَ الرسمُ درُوسًا ای انمحٰی از نصر [۱۵] افول مصدر بمعنی غروب ہونا یقال افل القمر جبکہ چاند غائب ہو اور غروب ہو از نصر وسمع ومنہ افلت الشمس ای غربت وغابت الشمس [۱۶] شموسہ یہ شمس کی جمع ہے بمعنے آفتاب اور اس سے مراد علماء اور فقہاء ہیں [۱۷] نجمت نجوم مصدر بمعنی ظاہر ہونا اور نکلنا یقال نجم الشئیُ نجمًا ونجومًا ای طلع وظہر از نصر ومنہ النجم الکوکب ای الطالع والجمع نجومٌ [۱۸] استعجمت استعجام مصدر از استفعال بمعنی مبہم وپوشیدہ ہونا اس میں س اور ت طلب کے لیے ہے یقال استعجمت ای استشکلت واعسرتْ [۱۹] ہاجت اس کا مصدر ہیجان ہے بمعنی برانگیختہ ہونا وبھڑکنا یقال ھاج الشئیُ یھیج ھیجًا وھیاجًا وھیجانًا جبکہ وہ بھڑکے

اور برانگیختہ ہو وہاج البحر جبکہ سمندر جوش مارے از ضرب وہاج الشیٔ و بالشیٔ جبکہ وہ برانگیختہ کرے وہاجت الابل اونٹ کا پیاسہ ہونا اور اس کی ضمیر قضیہ یا حادثہ کی طرف راجع ہے ۲۰ سلف یہ ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر سُلُوفٌ ہے بمعنے گزرنا یقال سَلَفَ سلفا وسلوفا ای مضی وسبق از نصر والسلف المتقدم و فی التنزیل نجعلنا سلفا والجمع اسلاف ۲۱ کُمِّہ بالضم بمعنی آستین والجمع اَکمام یقال کَمَّہٗ کَمًّا ای سترہ از نصر ۲۲ اعلام یہ عَلَمٌ کی جمع ہے بمعنے پہاڑ اور اس سے مراد علم کے پہاڑ یعنی عالم متبحر مراد ہیں ۲۳ المدارس یہ مدرسہ کی جمع ہے بمعنی پڑھنے کی جگہ ۲۴ امتاز وا امتیاز مصدر از افتعال ای تمیز وافترق یقال مَازَہٗ مَیْزًا ای فصلہ عنہ از ضرب ۲۵ الاعلام یہ عَلَمٌ کی جمع ہے بمعنے علامت ونشانی ۲۶ الدوارس یہ دارسۃ کی جمع ہے بمعنے مٹنے والی ۲۷ استنطق از افتعال استنطاق مصدر بمعنی گویائی طلب کرنا یقال استنطقہ جبکہ وہ گفتگو کرے اور بولنے کو کہے ۲۸ احبار یہ حِبر کی جمع ہے بمعنی عالم باعمل اور نیک عالم ۲۹ المحابر یہ مَحبرۃ کی جمع ہے بمعنی دوات جس میں روشنائی ہوتی ہے ۳۰ فخرسوا از سمع خَرَسٌ مصدر بمعنی گونگا ہونا ۳۱ سکان یہ ساکن عنہ الوجع جبکہ درد دور ہو وسکن الدار و فی الدار سکنا جبکہ وہ اقامت کرے اور رہے ۳۲ المقابر یہ مَقبرٌ اور مَقبرۃ کی جمع ہے بمعنی قبرستان۔ سکان المقابر سے مراد مردے ہیں۔

فَقُلْتُ اَرِنِیْهَا۔ فَلَعَلِّیْ اُغْنِیْ فِیْهَا۔ فَقَالَ مَا اَبْعَدْتَ فِی الْمَرَامِ۔ فَرُبَّ رَمْیَةٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ۔ ثُمَّ نَاوَلَنِیْهَا فَاِذَا الْمَکْتُوْبُ فِیْهَا۔

اَیُّهَا الْعَالِمُ الْفَقِیْهُ الَّذِیْ فَا	قَ ذَکَاءً فَمَا لَهٗ مِنْ شَبِیْهٖ
اَفْتِنَا فِیْ قَضِیَّةٍ حَادَ عَنْهَا	کُلُّ قَاضٍ وَحَادَ کُلُّ فَقِیْهٖ

الترجمۃ والمطالب پس میں نے کہا کہ تو مجھے رقعہ دکھلا شاید میں نفع اور تسلی بخش جواب دے سکوں بوڑھے نے کہا کہ تم نے نامناسب بات نہیں کہی اور تم اپنے مقصد سے دور نہیں ہوا ایسا ہو سکتا ہے کہ انجان سے تیر ٹھیک نشانہ پر بیٹھ جائے پھر اس نے رقعہ میرے حوالے کیا جس میں یہ اشعار موجود تھے ؂ اے عالم ہوشیار (فقیہ) جو تیرے ذہن میں دوسروں سے تو بڑھا ہوا ہے اور تیری کوئی مثال نہیں (یعنی تو بے نظیر ہے) ہم کو ایک مسئلے کا آپ جواب دیں جس سے ہر حاکم شرع (قاضی منہ موڑ چکا ہے اور ہر عالم فقیہ اس میں حیران ہے (یعنی سب شکست کھا چکے ہیں اور کوئی جواب ان سے بن نہ پڑا۔)

تشریح لغات ۱ ارنی اراءۃ مصدر از افعال بمعنی دکھلانا یقال اراہ الشیٔ جبکہ وہ دکھلائے ۲ اغنی از افعال اغناء مصدر بمعنے نفع دینا یقال اغنی الرجل جبکہ مالدار کر دے واغنی عنہ بمعنی کافی ہونا واغنی عنہ غناء فلان یعنی وہ قائم مقام ہوا و اغنیٰ عنہ کذا جبکہ دور کر دے ویقال ما یغنی عنک ہذا وما اغنی شیئا یعنی وہ نافع نہیں ہے ۳ المرام بمعنے مقصد و مطلب والجمع مرامات ۴ فرب رمیۃ من غیر رام یہ ضرب المثل ہے اور اس کا اطلاق اس شخص پر کیا جا سکتا ہے جو بغیر کسی ارادے اور علم و اطلاع کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے اور اس شخص پر بھی جس سے ہمیشہ غلطیاں ہوتی ہوں لیکن کبھی اس سے صحیح بات ہو جائے جیسے کہ ہمارے یہاں یہ مثل فارسی کی مشہور ہے اور وہ شعر اس طرح ہے ؂ گاہ باشد کہ کودکے نادان ؛ بغلط بر ہدف زند تیرے اور اس کا واقعہ یوں ہے کہ حکم ابن عبد یغوث جو فن تیر اندازی میں اس کو مہارت تامہ تھی (یعنی وہ اپنے اس فن میں ماہر تھا) اس نے

عبعب بت کے نام پر نیل گائے کی قربانی کی منت مانی تھی چنانچہ وہ کئی روز نیل گائے کی تلاش میں جنگل گیا اور تیر اس نے مارا مگر وہ نشانہ پر نہ لگا ناکام اس کو واپس آنا پڑا اور اس نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا اس کے لڑکے مسلم نے کہا کہ آپ کے ساتھ ایک مرتبہ میں چلوں گا اور میں آپ کی ہر طرح مدد کروں گا اولاً اس نے انکار کیا لڑکے نے اصرار کیا تو مجبور ہو کر اس کو جانا پڑا حکم نے دو تیر نیل گایوں پر چلائے لیکن وہ دونوں نشانہ پر نہ بیٹھے جب تیسری نیل گائے سامنے آئی تو مسلم نے کہا کہ میں اس پر تیر چلاؤں گا اتفاقی بات ہوئی تھی کہ اس کا تیر نشانہ پر لگ گیا اور نیل گائے کا شکار کر لیا تو حکم نے برجستہ یہ کہا رُبَّ رمیۃ من غیر رام ؂ ناولیہا از باب مفاعلۃ مناولۃ مصدر بمعنی دینا یقال ناولہ الشیٔ مناولۃ جبکہ وہ ہاتھ بڑھا کر دے ؂ الفقیہ بمعنی عقل مند عالم اور بہت سمجھدار عالم اور علم فقہ کا جاننے والا والجمع فقہاء یقال فقہ الرجل فقاہۃ ای اذا صار فقیہا از کرم وفقہ فقہا از سمع

؂ فاق ای سبق یقال فاق اصحابہ فوقًا وفواقًا ای رجح علیہم بالعلم والفضل از نصر۔

؂ ذکاء بمعنی تیزی سمجھ یقال ذکی یذکی وذکوین کرذکاءً وزکی یذکی ای کان سریع الفطنۃ والفہم از سمع وکرم۔

؂ شبیہ بمعنی مثل ونظر ومانند والجمع اَشْبَاہٌ وَمَشَابِہُ جیسے حَسَنٌ ومَحَاسِنُ ؂ افتنا یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از باب افعال افتی فلانا فی المسئلۃ جبکہ وہ فتوی دے اور حکم بیان کرے اور مسئلہ کا جواب دے ؂ حاد حیدٌ وحیدان مصدر بمعنی موڑنا اور پھرنا یقال حاد عن الشیٔ حیدا وحیدانا ای عدل عنہ از ضرب وفی التنزیل ذلک ما کنت منہ تحید ؂ قاضی بمعنی حاکم شرعی اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے والجمع قضاۃ ؂ حار حیرت مصدر بمعنی متحیر ہونا یقال حار یحار حیرۃ ای تحیر از سمع۔

رَجُلٌ مَاتَ عَنْ اَخٍ مُسْلِمٍ حُـرٍّ تَقِيٍّ مِنْ اُمِّهٖ وَاَبِيْهٖ
وَلَهٗ زَوْجَةٌ لَهَا اَيُّهَا الْحِبْرُ اَخٌ خَالِصٌ بِلَا تَمْوِيْهٖ
فَحَوَتْ فَرْضَهَا وَحَازَ اَخُوْهَا مَا تَبَقّٰى بِالْاِرْثِ دُوْنَ اَخِيْهٖ
فَاشْفِنَا بِالْجَوَابِ عَمَّا سَاَلْنَا فَهُوَ نَصٌّ لَا خُلْفَ يُوْجَدُ فِيْهٖ

فَلَمَّا قَرَأْتُ شِعْرَهَا۔ وَلَمَحْتُ سِرَّهَا۔ فَقُلْتُ لَهٗ عَلَى الْخَبِيْرِ بِهَا سَقَطْتَ۔ وَعِنْدَ ابْنِ بَجْدَتِهَا حَطَطْتَ

الترجمۃ والمطالب ایک شخص مرا جس نے ایک مسلمان آزاد اور پرہیزگار سگا بھائی چھوڑا جو وہ اپنی ماں اور باپ سے شریف ہے اور اے عقل مند اس مرنے والے کے ایک بیوی بھی ہے اور اس بیوی کا ایک حقیقی بھائی ہے (یعنی اس کا سالا ہے) جس میں کوئی شک نہیں اس کی بیوی نے اپنا آٹھواں حصہ لے لیا اور بقیہ ترکہ عورت کے بھائی (یعنی میت کے سالے) نے لے لیا اور میت کے بھائی کو کچھ نہ ملا پس ہم نے جو کچھ پوچھا ہے اس کا جواب صحیح بتاؤ کیونکہ یہ ظاہر واقعہ ہے جس میں کچھ بھی جھوٹ نہیں ہے پس جب میں نے اشعار پڑھے اور اس کے راز سے میں واقف ہو گیا اور میں نے اس سے کہا کہ تم گھر کے بھیدی کے پاس آئے ہو اور مسئلہ کے جاننے والے سے ہی تم دریافت کر رہے ہو۔

تشریح لغات رجل مات الخ ای ورجل مات وترک بعدہ اخاہ العینی (فائدۃ) ذکر الاخ

اثبات النسب لان الاجنبی لایرث وفائدۃ ذکر الاسلام لان الکافر لایرث المسلم وفائدۃ ذکر الحر لان العبد لایرث وفائدۃ ذکر تقی لان القاتل عمدا لایرث فاذا دان موجبات التوارث قد کملت ومع ھذا لم یرث اخا ۲ھ اخ خالص ای نسبی لا رضاعی ۳ھ بلاتمو یہ ای بلا شک وریب ۴ھ تحوت ای حاوت یقال حوا ہ حیا وحوایۃ از ضرب ۵ھ فرضہا ای حظہا المفروض یعنی اللہ کا حکم جو بندوں پر روا جب ہو ۶ھ حازای جمع وحصل یقال حاز الشی حوزا وحیازۃ ای جمعہ از نصر ۷ھ بالارث لغۃ فی الورث بدل الواو من الھمزۃ واصلہ الوراثۃ یقال ورثہ ورثا وارثا وتراثا ووراثۃ ای انتقل الیہ مال فلان بعد وفاتہ از حسب ۸ھ اخیہ اخ بمعنے بھائی وساتھی ودوست والجمع اِخوۃٌ واُخوۃٌ واخاءٌ اور یہاں حقیقی بھائی کے معنی ہیں ہے ۹ھ فاشفنا یہ امر حاضر کا صیغہ ہے یقال شفاہ من مرضہ شفاءً ای ابرآہ منہ از ضرب ۱۰ھ نص مصدر النص من الکلام ایسا کلام جس میں تاویل کی گنجائش نہ ہو والجمع نصوص والنص من کل شئ یعنی انجام واتنہا ۱۱ھ خلف بالفم وعدہ پورا کرنا اور خلاف مفروض اور یہ خلیف کی جمع ہے ۱۲ھ لحت از فتح بمعنے دیکھنا یقال لمح البصر لمحاً جبکہ نگاہ اٹھے ولمح الرجل الشیٔ والی الشیٔ جبکہ وہ دزدیدہ نظر سے دیکھے ولمح الشی بالبصر جبکہ وہ نگاہ ڈالے ۱۳ھ علی الخبیر بہا سقطت اس ضرب المثل کا اطلاق اس شخص پر کیا جاتا ہے جو واقف اسرار ہو اور گھر کا بھیدی ہو ۱۴ھ عند ابن بجدتہا الخ یہ بھی مثل ہے جبکہ وہ معاملہ کی حقیقت کو جاننے والا ہو اور ہوشیار ہو یقال عندہ بجدۃ الامر یعنی وہ حقیقت شناس ہے ویقال ہو عالم بجدۃ امرک یعنی اس معاملہ کی حقیقت اور اصلیت سے واقف ہے اور یہ ماخوذ ہے بجد بالمکان ای اذا اقام سے از نصر اور بجدہ کے معنی مٹی کے بھی بعض فرماتے ہیں پس گویا وہ خاک سے پیدا کیا گیا ہے وابن البجدۃ ای عالم الحقیقۃ ۱۵ھ حططت حطٌّ مصدر بمعنی اترنا یقال حطّ حطاً ای نزل وحطہ ای انزلہ از نصر۔

اِلَّا اِنِّیْ مُضْطَرِمُ الْاَحْشَاءِ۔ مُضْطَرٌّ اِلَی الْعَشَاءِ۔ فَاَکْرِمْ مَثْوَایَ۔ ثُمَّ اسْتَمِعْ فَتْوَایَ۔ فَقَالَ لَقَدْ اَنْصَفْتَ فِی الْاِشْتِرَاطِ۔ وَتَجَافَیْتَ عَنِ الْاِشْتِطَاطِ۔ فَصِرْ مَعِیْ اِلٰی مَرْبَعِیْ۔ لِتَظْفَرَ بِمَا تَبْتَغِیْ۔ وَتَنْقَلِبَ کَمَا یَنْبَغِیْ۔ قَالَ فَصَاحَبْتُہٗ اِلٰی ذَرَاہُ۔ کَمَا حَکَمَ اللّٰہُ۔ فَاَدْخَلَنِیْ بَیْتًا اَحْرَجَ مِنَ التَّابُوْتِ۔ وَاَوْھَنَ مِنْ بَیْتِ الْعَنْکَبُوْتِ۔ اِلَّا اَنَّہٗ جَبَرَ ضِیْقَ رَبْعِہٖ۔ بِتَوْسِیْعِ ذَرْعِہٖ۔ نَحَکَّمَنِیْ فِی الْقِرٰی۔ وَمَطَایِبِ مَا یُشْتَرٰی۔ فَقُلْتُ اُرِیْدُ اَزْھٰی رَاکِبٍ۔ عَلٰی اَشْھٰی مَرْکُوْبٍ۔ وَاَنْفَعَ صَاحِبٍ مَعَ اَضَرِّ مَصْحُوْبٍ۔

الترجمۃ والمطالب لیکن تحقیق کہ باطن بیرا بھڑکنے والا ہے (یعنی میری انتڑیاں سلگ رہی ہیں) اور شام کے (یعنی رات کے) کھانا کھانا کھانے پر سخت مجبور ہوں پہلے تو تم مجھے عزت واکرام سے ٹھیراؤ اور پھر غور (یعنی ٹھنڈے دل) سے میرا جواب سنو شیخ نے کہا کہ تم نے نہایت معقول شرط پیش کی اور حد سے آگے بڑھنے سے تو نے کنارہ کشی کی ہے پس تم میرے ساتھ گھر چلو تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ جس طرح تم چاہتے ہو اور پھر تم واپس ہو جیسے تم چاہو ابو زید کہتا ہے کہ میں اس کے گھر اس کے ہمراہ خدا کے حکم سے چل دیا مجھے اس نے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا جو صندوق سے بھی زیادہ تنگ تھی اور مکڑی کے جالے (یعنی مکڑی کے گھر) سے بھی زیادہ کمزور تھی مگر اس نے تنگی مکان کا بدلہ اپنے فراخی دل (دریادلی)

سے دیا پس اس نے مجھے مہمانی اور بہترین چیزوں کے خریدنے کا حَکَمْ (حاکم) پنچ بنا دیا تو میں نے کہا کہ میں بہتر سوار مع مرغوب ترسواری کے اور نافع تر صاحب (ساتھی) کا نہایت نقصان دینے والے مصحوب کے ساتھ خواہش کرتا ہوں۔

تشریح لغات

لہ مضطرم از افتعال اضطرام مصدر بمعنی مشتعل ہونا بھڑکنا تقول تضرّم الرجل جبکہ غصہ سے بھڑک اٹھے واضطرمت النار جبکہ آگ مشتعل ہو واضطرم المشیبُ جبکہ بڑھاپہ آجائے مجردہ از سمع ٢ہ الاحشاء یہ حشا کی جمع ہے بمعنے پسلیوں کے اندر کی چیزیں اور پیٹ کے اندر کی چیزیں ٣ہ مضطر از افتعال بمعنے اضطرار مصدر بمعنے محتاج کرنا اور مجبور کرنا یقال اضطرّہ الی کذا جبکہ وہ محتاج اور مجبور کرے ٤ہ العشا بالفتح بمعنے شام کا کھانا والجمع اعشیۃ ٥ہ مثوای یہ اسم ظرف ہے بمعنی منزل والجمع مثاوٍ والبوالمثوی بمعنی مہمان والبومثواہ بمعنی میزبان وام مثواہ یعنی میزبان کی بیوی اور یہ ثواء سے ماخوذ ہے جس کے معنی ٹھیرنے کے ہیں ٦ہ فی الاشتراط مصدر از افتعال بمعنی شرط لگانا یقال شرط علیہ شرطًا ای الزمہ از نصر وضرب ٧ہ تجافیت از تفاعل تجافی مصدر بمعنی علیحدہ ہونا اور دور ہونا یقال جفاہ جفوًا وجفاءً ضد واصلہ وآنسہ از نصر ٨ہ الاشتطاط از باب افتعال بمعنی حد سے گذرنا یقال شطّ شططًا وشطوطًا ای افرط وتباعد عن الحق از نصر وضرب وفی التنزیل لقد قلنا اذا شططا ٩ہ نفر ای کن وتحول وفی بعض النسخ فسر بالسین من السیر از ضرب۔

١٠ہ مربعی اے الی منزلی موسم بہار کی بارش اور موسم بہار کی اقامت گاہ ١١ہ لنظفر ظفر مصدر بمعنی کامیاب ہونا وغالب ہونا یقال ظفر بہ علیہ ظفرًا جبکہ وہ کامیاب ہو اور غالب ہو از سمع ١٢ہ نصاحبہ مصاحبت مصدر از مفاعلہ بمعنی ساتھ رہنا یقال صاحبہ مصاحبۃً جبکہ وہ ساتھی ہو اور دوستی کرے اور ایک ساتھ زندگی بسر کرے ١٣ہ ذراہ گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف۔ جائے پناہ اور ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔ بیتا وہو ماوی اللیل والجمع بیوتٌ ١٤ہ احرج ای اضیق یقال حرج الشئ حرجًا ای ضاق از سمع ١٥ہ التابوت ای الصندوق و قال بعض الادباء ...... یہ تابوہ کا معرب ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عجمی ہے اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی ہے واللہ اعلم ١٦ہ اوہن ای اضعف یقال وھن وھنًا ای ضعف از ضرب وحسب وکرم ووَھن وھنا ای ضعف از سمع۔

١٧ہ العنکبوت مکڑی والجمع عناکب وعنکبوتات اور عنکب نر مکڑی والجمع عناکب وعناکیب ١٨ہ جبر، جبر مصدر بمعنی تلافی کرنا اور اصلاح کرنا از نصر یقال جبر العظم جبرًا وجبورًا وجبارۃً جبکہ وہ ٹوٹی ہڈی کو درست کرے ١٩ہ ذرعہ بمعنی سینہ اور اس کے اصل معنے ہاتھ کے پھیلاؤ کے ہیں والمراد ھھنا من قلبہ الواسع انہ ملأ بیتہ من انواع الاطعمۃ ولیس المراد اثبات سخاوتہ لانہ ینکر بعد ھذا شدۃ بخلہ وفی التنزیل وضاق بھم ذرعا ٢٠ہ فحکمنی تحکیم مصدر از باب تفعیل بمعنی حاکم بنانا یقال حکّمہ جبکہ حاکم بنائے وحکّمہ فی الامر جبکہ فیصلہ کرنے کے لیے سپرد کرے وحکّمہ عن کذا جبکہ وہ لوٹائے اور منع کرے ٢١ہ القری بالکسر بمعنی مہمانی کا کھانا و پانی جو حوض میں جمع کیا جائے ٢٢ہ مطایب یہ طیب کی جمع علی غیر القیاس ہے اور طیّب کی جمع طوبی بھی آتی ہے وہذا من نوادر الجموع اور طیبات بھی ومطائب الشئی ای خیارہ وکذلک الاطائب ٢٣ہ ازہی اور یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی احسن و خوب تر یقال زھار ھوًا وزھوا زھا ای اشرق واضاء از نصر ٢٤ہ اشہی مرکوب سے مراد تمر ہے ٢٥ہ انفع صاحب سے بھی مراد تمر ہے لان عظیم المنفعۃ فی الحضر والسفر ٢٦ہ مصحوب سے مراد کھیس یا پیوسی ہے لانہ ردی العاقبۃ ھذا باعتبار انفرادھما فاذا اجتمعتا فی المعدۃ اصلح کل منہما الآخر۔

☆ ☆ ☆ ☆

فَاَفكَرَ[1] سَاعَةً طَوِيْلَةً۔ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ تَعْنِيْ بِنْتَ نُخَيْلَةٍ[2]. مَعَ لَبَا سُخَيْلَةٍ[3]۔ فَقُلْتُ اِيَّاهُمَا عَنَيْتُ۔ وَلِاَجْلِهِمَا تَعَنَّيْتُ۔ فَنَهَضَ نَشِيْطًا[4]. ثُمَّ رَبَضَ[5] مُسْتَشِيْطًا[6]. وَقَالَ اِعْلَمْ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّ الصِّدْقَ نَبَاهَةٌ[7]. وَالْكِذْبَ عَاهَةٌ[8]. فَلَا يَحْمِلَنَّكَ الْجُوْعُ الَّذِيْ هُوَ شِعَارُ[9] الْاَنْبِيَاءِ. وَحِلْيَةُ[10] الْاَوْلِيَاءِ[11]. عَلٰی اَنْ تَلْحَقَ بِمَنْ مَانَ. وَتَتَخَلَّقَ بِالْخُلُقِ الَّذِيْ يُجَانِبُ الْاِيْمَانَ. فَقَدْ تَجُوْعُ الْحُرَّةُ. وَلَا تَاْكُلُ بِثَدْيَيْهَا. وَتَاْبَى الدَّنِيَّةَ وَلَوِاضْطُرَّتْ اِلَيْهَا. ثُمَّ اِنِّيْ لَسْتُ لَكَ بِزَبُوْنٍ. وَلَا اُغْضِيْ عَلٰی صِفْقَةِ مَغْبُوْنٍ۔

الترجمۃ والمطالب پھر وہ دیر تک سوچنے کے بعد بولا شاید آپ کا مطلب (چھوارے) کھجور اور بکری کی پیوسی دیا کھیس کھانے کا ہے پس میں نے کہا بے شک یہ ہی میرا ارادہ ہے اور اسی وجہ سے میں نے اس قدر تکلیف اٹھائی ہے یہ سن کر پہلے تو وہ نہایت خوش خوش اٹھ کھڑا ہوا پھر وہ غضب ناک ہو کر زانو کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا تم خوب سمجھ لو (اور جان لو) اللہ تعالیٰ تمہیں صلاحیت دے تحقیق کہ سچ بولنا شرافت ہے اور جھوٹ بولنا آفت اور مصیبت ہے کہیں تمہیں بھوک جو پیغمبروں کی خصوصیت اور رضا کے دوستوں کا گہنا (زیور) ہے جھوٹوں اور بے ایمان کے گروہ میں شامل نہ کر دے یہ شریف عورتوں کا شیوہ اور طریقہ ہے کہ وہ بھوکی رہتی ہیں لیکن وہ اپنے پستانوں کو نہیں چوستی اور کمینہ پن (بری خصلت اکی دکمائی) سے وہ بچتی ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مجبور کیوں نہ ہو جائیں۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں تمہارے ہاتھوں بیوقوف اور عاجز نہیں بنوں گا اور نہ لوٹے کے سودے (معاملہ) میں چشم پوشی کر سکتا ہوں۔

تشریح لغات [1] افکر افکار مصدر از باب افعال بمعنی فکر کرتا اور سوچنا [2] بنت نخیلۃ دختر نخیلہ یعنی خرما نخیلہ یہ نخل کی تصغیر ہے یعنے کھجور و تمر [3] سخیلۃ یہ سخلۃ کی تصغیر ہے بمعنی بکری کا چھوٹا بچہ اور سخلۃ کی جمع سَخل، وسخال وسخلان وسخلۃ آتی ہے اعلم ان ولد الشاۃ حین تضعہ امہ ذکرا کان او انثی سخلۃ وبھمۃ والسخیلۃ تصغیر فاذ فُصِلَ عن امہ فھو حمل وخروف فاذا اکل واجتر فھو بذج والجمع بذجان والغرفوس فاذا بلغ التر فھو عموس وولد المعز جفر ثم عریض وعتود ثم عناق وکل من اولاد الضان والمعز فی السنۃ الثانیۃ جذع وفی الثالثیۃ ثنی و فی الرابعۃ رباع وفی الخامسۃ سدیس وفی السادسۃ صانع ولیس لہ بعد ھذا اسم [4] نشیطا ای فرحا ومسرورا یقال نشط نشاطا جبکہ وہ خوش ہوا از سمع [5] ربض ای جلس جاثیا علی رکبتیہ وقیل علی فخذیہ وا لیتیہ (گھٹنے پر چار زانو چت بیٹھنا) اور ربض ربضا وربوضا للدواب یعنے برک للابل از ضرب [6] مستشیطا از باب استفعال استشاطۃ مصدر بمعنی غصہ سے بھڑکنا [7] نباہۃ بمعنی بلندی وشرافت ای ارتفاع القدر والمنزلۃ یقال نبہ نباھۃ ای شرف از سمع وکرم۔ [8] عاھۃ بمعنے آفت ومصیبت والجمع عاہات یقال عاہ الزرع والمال عاھۃ وعووھا ای اصابہ آفۃ از نصر [9] شعار بالکسر بمعنی نشان اور وہ خاص نشان جس سے فوج والے ایک دوسرے کو پہچانیں یا لڑائی کے موقعہ پر ایک دوسرے کو پکاریں اور مولدین اس کو سر اللیل کہتے ہیں [10] حلیۃ بالکسر بمعنی زیور و زینت والجمع حُلی خلاف قیاس [11] الاولیاء یہ ولی کی جمع ہے بمعنی محبت کرنے والا دوست و مددگار و پڑوسی و حلیف و تابع و داماد اور ہر وہ شخص جو کسی کام کا منتظم ہو یقال اللہ ولیک یعنی اللہ تمہارا حافظ اور مددگار ہے والمومنین

ولیٔ اللہ یعنی مومن اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار ہی ہوتا ہے منہ ولی العہد یعنی تخت وتاج کا وارث ومنہ ولی الیتیم یعنی یتیم کا والی ؀ مان یمین مصدر از ضرب بمعنی جھوٹ بولنا ؀ بالخلق ای بالعادۃ والجمع اخلاق وفی التنزیل انک لعلٰی خلق عظیم ؀ یُجَانِبُ مجانبۃ از مفاعلہ علیحدہ کرنا اور جدا کرنا ؀ الایمان کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المومن لایکون کذابا ؀ فقد تجوع الحرۃ الخ یہ مثل ہے اس شخص کے لیے جو اپنے نفس کو برے کاموں سے بچائے رکھے اور اس مثل کی اصل اکثم بن صیفی یا حارث بن سلیل اسدی سے ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ اس نے بوڑھاپے میں ربا بنت علقمہ سے شادی کر لی تھی اور ربا یہ نوجوان لڑکی تھی ایک روز اس نے اپنی حالت زار کو دیکھ کر مصیبت زدہ دل سے ٹھنڈی سانس لے کر یہ کہا کہ اس مرد نے تو بہت سختی کر رکھی ہے اور مجھے بے حد تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے مگر میری شرافت یہ تقاضہ نہیں کرتی کہ میں کسی کے دروازہ پر پہنچ کر اپنی مصیبت کو ظاہر کروں اور یہ میرے لیے غیرت اور شرم کی بات ہے وھو مثل یضرب للذی لا یمنعہ من صیانتہ عرضہ شدۃ نقرہ ؀ بثدییھا یہ ثدی کا تثنیہ ہے بمعنی عورت کی چھاتی والجمع ثُدِیٌّ وثِدِیٌّ وأثدٍ ؀ الدنیۃ بمعنی بری و کمینی عادت یقال کونا ونواءۃ ذو نائرۃ ای صار خبیثا وذلیلا از فتح وکرم ؀ بزلون بمعنی بہت ہی بے وقوف شخص یقال زَبَنَہ زبنا ای دفعہ وصارمہ وزبن الثمرای باعہ علی الشجر از ضرب ؀ اغفی اغضاء مصدر از افعال بمعنی چشم پوشی کرنا ؀ صفقۃ بمعنے خرید وفروخت میں ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور یہاں اس سے مراد معاملہ کرنا ہے۔ ؀ مغبون وہ شخص جس کو خرید وفروخت میں نقصان اٹھانا پڑے یقال غبنہ غبنا وغبنا فی البیع ای خدعہ از نصر والتغابن المخادعۃ وفی التنزیل وذلک یوم التغابن۔

وَهَا اَنَا قَدْ اَنْذَرْتُكَ قَبْلَ اَنْ يَنْهَتِكَ السِّتْرُ۔ وَيَنْعَقِدَ فِيمَا بَيْنَنَا الْوِتْرُ۔ فَلَا تُلْغِ تَدَبُّرَ الْاِنْذَارِ۔ وَحَاذِرْ مِنَ الْمُكَاذَبَةِ حِذَارِ۔ فَقُلْتُ لَهُ وَالَّذِيْ حَرَّمَ اَكْلَ الرِّبٰو۔ وَاَحَلَّ اَكْلَ اللِّبَا۔ مَا فُهْتُ بِزُوْرٍ۔ وَلَا دَلَّيْتُكَ بِغُرُوْرٍ۔ وَسَتَخْبُرُ حَقِيْقَةَ الْاَمْرِ۔ وَتَحْمَدُ بَذْلَ اللِّبَاءِ وَالتَّمْرِ۔ فَهَشَّ هَشَاشَةَ الْمَصْدُوْقِ۔ وَانْطَلَقَ مُغِذًّا اِلَى السُّوْقِ۔ فَمَا كَانَ بِاَسْرَعَ مِنْ اَنْ اَقْبَلَ بِهِمَا يَدْلَحُ وَجْهُهُ مِنَ التَّعَبِ يَكْلَحُ۔ فَوَضَعَهُمَا لَدَيَّ۔ وَضَحَ الْمُمْتَنِّ عَلَيَّ۔ وَقَالَ اِضْرِبِ الْجَيْشَ بِالْجَيْشِ۔ تَحْظَ بِلَذَّةِ الْعَيْشِ۔

الترجمۃ والمطالب اور میں تجھے پردہ دری سے پہلے اور آپس میں جذبہ انتقام (اور بدلہ) پیدا ہونے سے پہلے) ہی دھمکاتے (ڈراتے) دیتا ہوں تو اس دھمکی کے انجام کو پس پشت نہ ڈال رکھنا اور جھوٹ بولنے سے تو بچ اور تجھے ڈرنا چاہیئے تو میں نے کہا اوس ذات کی قسم جس نے سود کھانا حرام کیا اور کھیس کھانا حلال قرار دیا میں نے ہرگز نہیں جھوٹ بولا اور نہ میں نے تم کو دھوکے میں ڈالا ہے اور عنقریب تم حقیقت امر کو آزما بھی لوگے اور کھیس اور چھوارے کے دینے میں تو تعریف ہی کرے گا یہ سن کر وہ سچ کیے ہوئے کی طرح خوش ہو گیا اور جلدی سے وہ بازار کی طرف چل دیا اور بغیر تاخیر کے وہ کھیس اور چھوارے کو لادے ہوئے تھکنے کی وجہ سے تیوری پر بل ڈالے ہوئے اور مجھ پر احسان جتانے کے طریقہ سے میرے سامنے رکھدیئے اور یہ کہنے لگا کہ لشکر کو لشکر سے مار (یعنی تم دونوں کو ملا کر کھاؤ یا منہ میں رکھ کر اوپر اور نیچے کے دانت سے چبا کر کھاؤ) اور تم لذت عیش سے فائدہ اٹھاؤ۔

تشریح لغات ؀ ینہتک انہتاک مصدر از انفعال بمعنی پھاڑنا ای ینخرق یقال ھتک الستر ھتکا ای خرقہ فانھتک

ازضرب ویقال هتك الله ستر الفاجر ای فضحه ؎ الستر بمعنی پردہ ای ما یستر به والجمع استار وستور یقال ستر کای عطاہ فاستتر ؎ الوتر بالکسر بمعنی کینہ اور عداوت والجمع اوتار یقال وترہ وترا ای افزعہ واصابہ بظلم او مکروہ ازضرب ؎ فلا تلغ نہی حاضر کا صیغہ اِلغاءٌ مصدر بمعنی لغو اور باطل کرنا ؎ تدبر مصدر از باب تفعل بمعنی سوچنا اور تدبیر کرنا ؎ حذاریہ اسم فعل ہے بمعنی تو بچ اور ڈر ؎ حرم تحریم مصدر از باب تفعیل بمعنی حرام کرنا اور یہ حلال کی ضد ہے ؎ اکل مصدر بمعنی کھانا اور اس کا مصدر ماکل بھی آتا ہے اُکُل واُکْل بمعنے پھل و خوراک وکشادہ رزق ؎ الربو بمعنی سود وزیادتی و بیاج اور نسبت کے لیے ربوئی استعمال کرتے ہیں ؎ ما فہت فاہ بفوہ سے یہ نفی ماضی متکلم کا صیغہ بمعنی کلام کرنا اور لولنا ؎ بزور بمعنی دروغ و جھوٹ وقیل للکذب زور لکونہ مائلاعن جھتہ یقال زور زورا ای مال واعوج ازسمع ؎ ولبتک بہ دلالت سے مشتق ہے فالاصل دللتك فقلبت اللام الثانیۃ یاء کما فی تظنیت یا یہ ولی الشئ تدلیۃ سے ماخوذ ہے اذا اقربہ من غیرہ ومعناہ لا اقربك ؎ بغرور بمعنی دھوکا دینا اور یہ دنیا کی صفت میں بھی آتا ہے یقال الدنیا الغرور ؎ تخبر یہ خبرت سے ماخوذ ہے جس کے معنی آزمانے کے ہیں از نصر وکرم ازنصر یقال خبر الشئ خبرا وخِبرۃ جبکہ وہ آزمائے اور تجربہ سے جانے وازکرم یقال خبر الشئ خبرا وخِبرا وخُبرۃ وخِبرۃ ومَخبَرۃ ۔ جبکہ وہ حقیقت حال سے واقف ہو ؎ فہش ہشاشۃ مصدر بمعنی خوش ہونا یقال ہَشّ ہشاشۃً وہشاشا جبکہ وہ مسکرائے اور بھلائی پر خوش ہو اور شادمان ہو اور خوشی میں ہو از سمع وضرب ؎ مغذا از افعال بمعنی تیزی سے جاتے والا یقال اَغَذَّ السیر وفی السیر جبکہ وہ جھپٹے اور جلدی کرے اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے ؎ بدرح از فتح ولوح مصدر جبکہ وہ بوجھ کی وجہ سے پاس پاس اور چھوٹے قدم رکھے اور وقار سے آئے یقال ولح ولوحا ای یمشی متثاقلا بالوقار ؎ یکلح از فتح کلوح مصدر بمعنی ترش رو اور چہرہ کا بدنما ہونا یقال کلح کلوحا وکلاحا ای عبس وفی التنزیل تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ؎ المتن امتنان مصدر از افتعال بمعنے احسان رکھنا ؎ الجیش بالجیش بمعنی لشکر والجمع جیوش اور جیوش اول سے مراد اوپر کے دانت ہیں اور جیوش ثانی سے مراد نیچے کے دانت ہیں یہ چباتے اور کھانے سے کنایہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اول جیش سے مراد کھیں اور دوسرے جیش سے چھوارہ ہو یا ایک جیش سے مراد دانت ہیں اور دوسرے جیش سے مراد جنس ماکول ومطعوم یعنی چھوارہ وبیوسی مراد ہو ہکذا افادنی استاذی رحمۃ اللہ علیہ ؎ تحظ ای تتناول وتفوز یقال حَظِی بالرزق حظوۃ وحظوۃ وحظۃ ای نالہ ...... جبکہ وہ حصہ پائے۔ ازسمع۔

فَحَسِرْتُ عَنْ سَاعِدِ التَّهَمُّمِ۔ وَحَمَلْتُ حَمْلَةَ الْفِيلِ الْمُلْتَهِمِ۔ وَهُوَ يَلْحَظُنِي كَمَا يَلْحَظُ الْحَنِقُ وَيَوَدُّ مِنَ الْغَيْظِ لَوْ اُخْتَنِقُ۔ حَتّٰى اِذَا هَلْقَمْتُ النَّوْعَيْنِ۔ وَغَادَرْتُهُمَا اَثَرًا بَعْدَ عَيْنٍ۔ اَقْرَدْتُ حَيْرَةً فِي اِظْلَالِ الْبَيَاتِ۔ وَفِكْرَةً فِي جَوَابِ الْاَبْيَاتِ۔ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَامَ۔ وَاَحْضَرَ الدَّوَاةَ وَالْاَقْلَامَ۔ وَقَالَ قَدْ مَلَأْتَ الْجِرَابَ۔ فَامْلِ الْجَوَابَ۔ وَاِلَّا فَتَهَيَّأْ اِنْ تَكَلَّفْتَ۔ لِاغْتِرَامِ مَا اَكَلْتَ۔ فَقُلْتُ لَهُ مَا عِنْدِي اِلَّا التَّحْقِيقُ۔ فَاَكْتُبِ الْجَوَابَ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ۔

الترجمۃ والمطالب | پس میں نے کلائی سے آستین سرکا کر زیادہ حرص بھوک کی وجہ سے جیسے ہاتھی نگلنے والا حملہ کرے

اس طرح میں نے کھانے پر دھاوا بول دیا اور بوڑھا میری طرف گھور رہا تھا جس طرح غضب ناک گھورتا ہے اور وہ غصہ کی زیادتی کی وجہ سے یہ چاہتا تھا کہ کاش میرا گلا گھونٹ دیا جائے یا گھونٹ دے (یعنی پھندا لگ جائے) جب میں نے ان دونوں قسموں کو نوالہ کیا اور اصل شی کے بعد اس کا میں نے محض نشان ہی چھوڑ دیا تو میں حیرت میں ڈوبا ہوا چپ چاپ بیٹھ گیا کیونکہ رات کا وقت نزدیک آپہنچا تھا اور شعروں کے جواب کی مجھے فکر تھی تو وہ بوڑھا کھڑا ہوا اور وہ جلدی سے دوات اور قلم اٹھا لایا اور کہنے لگا کہ توشہ دان (یعنی پیٹ) تو بھر چکا۔ اب تو جواب لکھ اور اگر جواب دینے سے تو انکار کرے تو تو کھانے کا ڈنڈ (تاوان) بھگتنے کے لیے تیار ہو جا۔ پس میں نے اس سے کہا کہ میں تو ہمیشہ سچ (یا تحقیق بات) کہا کرتا ہوں پس جواب لکھئے اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہے۔ (یعنی توفیق الٰہی جواب لکھئے۔)

تشریح لغات

[۱] فحسرت ای کشفت یقال حسر عن وجھہ حسرا ای کشفہ از نصر وضرب وحسر البصر حسورا ای ضعف وکلّ از نصر وضرب وحسِر حسرا وحسرۃ ای تلھف [۲] النھم یعنی کھانے کی شدت حرص اور اتنی شدت کہ کس کا پیٹ نہ بھرے بفتح ہا مصدر وبکسر ہا صفت ای المفرط فی شھوت الطعام یقال نھم فی الاکل نھما نھامۃ ای افرط فی الشھوۃ فیہ از سمع [۳] الفیل بمعنے ہاتھی والجمع افیال و فیول و فی التنزیل الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ [۴] الملتھم افتعال سے التھام مصدر بمعنے ایک ہی مرتبہ جو جلدی سے نگلنے والا اور کھانے والا ہو۔ ای الذی لا یبقی ولا یذر یقال لھم الشئ لھما ای ابتلعہ بمرۃ از سمع [۵] الحنق بمعنی بہت زیادہ غصہ اور کینہ ور ای ای الغیظ شدید الحقد یقال حنق منہ وعلیہ حنقا ای اغتاظ فھو حنق بکسر النون والحنیق والجمع حنق۔
[۶] یود ای یحب و یتمنیٰ و دو مصدر بمعنی خواہش کرنا و محبت کرنا یقال ودّہ ودّا وودّا و وِدّا ودِادا و ودادۃ ومودّۃ وموددۃ جبکہ وہ خواہش کرے اور محبت کرے [۷] اختنق اختناق مصدر از باب افتعال بمعنی گلا گھونٹنا اور یہ یہاں مجہول اور معروف دونوں طرح پر صحیح ہے یقال خنقہ خنقا فاختنق ای شد علی حلقہ حتی یموت فاختنق ای مات از نصر۔
[۸] لقمت اور یہ اصل میں القمت تھا ہمزہ کو ہاء سے بدل لیا بمعنے لقمہ و نوالہ بنانا یقال لقم الطعام لقما ای اکلہ سریعا از سمع [۹] النوعین یہ نوع کا تثنیہ ہے بمعنی قسم یعنی دونوں قسم چھوارے اور کھیس [۱۰] اثر بمعنے نشان و مدت و سنت و حدیث والجمع آثار و اثور اور یہاں گٹھلی مراد ہے یعنی خرما کھا کر اس کی گٹھلی باقی بچیں [۱۱] عین کے معنی یہاں بر ذات کے ہیں۔ [۱۲] اقرنت اقراد مصدر از افعال بمعنے حیرت سے خاموش ہونا یقال اقرد وقرد قردا ای سکت عیا از سمع [۱۳] البیات بمعنی رات اور اس کے بمعنی شب خون لڑانے کے بھی آتے ہیں از ضرب و سمع [۱۴] احضر احضار مصدر از افعال بمعنی حاضر کرنا [۱۵] الجراب بالکسر توشہ کا برتن و چمڑے کا برتن و تلوار کا میان اور کنوئیں کا جوف اور یہاں اس سے مراد پیٹ ہے اور یہ کنا یہ پیٹ بھرنے سے ہے [۱۶] فاملِ امر حاضر کا صیغہ املاءً واملال مصدر کوئی بولے اور دوسرا لکھے اور یہ اصل میں امللِ تھا اس میں یا ء کو لام سے بدل لیا ہے۔ یقال امللت الکتاب علی الکاتب املالا واملیت الکتب املاء علی الکاتب جبکہ وہ املا کرائے۔ [۱۷] نکلت از نصر وضرب ای ضعفت وعجزت عن الجواب یقال ضعفت نکل نکولا عن الشئ ومن الشئ ای ضعف عنہ وعجز۔
[۱۸] لاغترام یہ مصدر ہے باب افتعال سے بمعنی تاوان ادا کرنا اور یہ متعلق تھیا کے ہے یعنی عجزت عن الجواب فتھیا للاغترام [۱۹] التحقیق ای قول تحقیق یا یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی قول محقق [۲۰] التوفیق یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی مدد و استعانت۔

قُلْ لِمَنْ يُلْغِزُ الْمَسَائِلَ اِنِّيْ	كَاشِفٌ سِرَّهَا الَّذِيْ تُخْفِيْهِ
اِنَّ ذَا الْمَيِّتَ الَّذِيْ قَدَّمَ الشَّرْ	عُ اَخَا عِرْسِهٖ عَلَى ابْنِ اَبِيْهِ
رَجُلٌ زَوَّجَ ابْنَهٗ عَنْ رِضَاهُ	بِحَمَاةٍ لَهٗ وَلَا غَرْوَ فِيْهِ
ثُمَّ مَاتَ ابْنُهٗ وَقَدْ عَلِقَتْ	مِنْهُ فَجَاءَتْ بِابْنٍ يَسُرُّ ذَوِيْهِ
فَهُوَ ابْنُ ابْنِهٖ بِغَيْرِ مِرَاءٍ	وَاَخُوْ عِرْسِهٖ بِلَا تَمْوِيْهِ
وَابْنُ الْاِبْنِ الصَّرِيْحِ اَدْنٰى اِلَى الْجَدِّ (ای اقرب ۱۲)	وَاَوْلٰى بِاِرْثِهٖ مِنْ اَخِيْهِ (ای احق ۱۲)

الترجمة والمطالب مسائل کی چیستاں کرنے والے سے یہ کہدو کہ تمہارے پوشیدہ بھید کو اب میں کھولنے والا ہوں جس میت کے سگے بھائی پر شرع نے اس کے نسبتی بھائی کو ترجیح دی ہے وہ میت ہے جس نے اپنے لڑکے کی شادی اس کی خوشی پر اپنی ساس سے کر دی تھی اور کوئی تعجب کی بات اس نکاح کرنے میں نہیں ہے پھر اس کا بیٹا اپنی بیوی کو (یعنی ساس) کو حاملہ چھوڑ کر مرگیا چنانچہ اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوا جو رشتہ داروں کو اچھا اور خوش معلوم ہوتا تھا۔ یہ نوزائیدہ بچہ بلاشبہ اس کا پوتا اور یقیناً اس کی بیوی کا بھائی ہوا (یعنی سالہ ہوا) بغیر ملمع سازی کے اور سگا پوتا دادا کی وارثت کا بہ نسبت دادا کے بھائی کے زیادہ حقدار ہے۔

تشریح لغات لہ یلغز الغاز مصدر از افعال بمعنی معمہ اور چیستاں بنا دینا یقال یلغز الکلام لغزاً و اَلْغَزَهٗ ای عمّی مراده ولم یبینه از نصر اور اس کا استعمال صرف نثر ہی میں ہوتا ہے ۲ اخا عرسه بیوی کا بھائی ۳ زوج ابنه الخ الذی لم یکن من هذه الزوجة ۴ بحماة بمعنے خوشدامن یا ساس (بیوی کی ماں) والجمع حموات ۵ غرو مصدر بمعنی تعجب یقال غزا الرجل یغرو غرواً جبکہ وہ تعجب کرے از نصر ویقال لَا غَرْوَ و لا غزوی من کذا یعنی اس سے تعجب نہیں ہے ۶ وقد علقت از سمع بمعنے فریفتہ ہونا وحاملہ ہونا یقال علق بالشیء علقاً ای لزق به وعلقت المرأة علوقاً ای حبلت وکذلک یطلق لکل انثی فالمرأة حبلی والناقة خلفه والرمکة عقوق والاتان جامع والشاة منتوج هذا تقسیم العلوق والحبل علی هذه الانواع ۷ ذویه ذو کی اضافت اور اس کے فرع کی مضمر کی طرف لغت کے اعتبار سے کم ہے اور بعض تو منع کرتے ہیں اور ایک جماعت ائمہ لغت کی اس کو جائز کرتی ہے اس کے معنی عزیز اور صاحب کے ہیں ای ثم ولد من الابن ابن یسّر ویفرح اهله واقاربه ۸ فهو ای المولود ابن ابنه ای ابن ابن الرجل ۹ مراء مصدر از مفاعلہ بمعنے لڑائی جھگڑا کرنا ۱۰ ادنی یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنے بہت زیادہ قریب ہونا اور نسب کے لحاظ سے قریبی رشتہ دار لوگوں کو کہتے ہیں از نصر یقال دنا للشیء یدنو دُنُوّاً و دناوةً ومنه والیه جبکہ وہ کسی چیز کے قریب ہو ۱۱ بارثه مصدر بمعنی میراث یقال ورث یرث از حسب وِرْثاً و وَرَثاً وارثاً اور رِثَةً وتراثاً جبکہ میت کا مال اس کی طرف منتقل ہو ۱۲ من اخیه ای من اخی الجد۔

عہ وخلاصة الجواب للغزان تقول رجل وابنه وامرأة وابنها تزوج الرجل البنت والابن الام فبهات الابن وقد حملت منه الام فوضعت غلاماً فکان للرجل ابن ابن ولزوجته اخا لامّ ثم مات الرجل وترك اخاه فورثت لزوجته الثمن واخوها من امها الباقی لان ابن ابن المیت وهو یحجب الاخ کما کان یحجب الابن لو کان حیًّا۔

فَلِذَا حِيْنَ مَاتَ اَوْجَبَ لِلزَّوْجَةِ ثُمُنُ التُّرَاثِ تَسْتَوْفِيْهِ
وَحَوَى ابْنُ ابْنِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْاَصْلِ اَخُوْهَا مِنْ اُمِّهَا بَاقِيْهِ
وَتَخَلَّى الْاَخُ الشَّقِيْقُ مِنَ الْاِرْثِ وَقُلْنَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَبْكِيْهِ
هَاكَ مِنِّي الْفُتْيَا الَّتِيْ يَحْتَذِيْهَا كُلُّ قَاضٍ يَقْضِيْ وَكُلُّ فَقِيْهِ

قَالَ فَلَمَّا اَثْبَتَ الْجَوَابَ. وَاسْتَثْبَتَ مِنِّي الصَّوَابَ. قَالَ لِيْ اَهْلَكَ وَاللَّيْلَ. فَشَمِّرِ الذَّيْلَ وَبَادِرِ السَّيْلَ. فَقُلْتُ اِنِّيْ بِدَارِ غُرْبَةٍ. وَفِيْ اِيْوَائِيْ اَفْضَلُ قُرْبَةٍ. لَا سِيَّمَا وَقَدْ اَغْدَفَ جُنْحُ الظَّلَامِ. وَسَبَّحَ الرَّعْدُ فِي الْغَمَامِ. فَقَالَ اُعْزُبْ عَافَاكَ اللّٰهُ اِلٰى حَيْثُ شِئْتَ. وَلَا تَطْمَعْ فِيْ اَنْ تَبِيْتَ. فَقُلْتُ وَلِمَ ذَاكَ. مَعَ خُلُوِّ ذَرَاكَ.

الترجمۃ والمطالب

پس جس وقت وہ مرا تو اس نے اپنی بیوی کے واسطے پورا آٹھواں حصہ واجب کر دیا اور بقیہ ترکہ میت کے پوتے نے لے لیا جو کہ حقیقت میں اس کی بیوی کا اخیافی بھائی تھا اس صورت میں حقیقی بھائی ترکہ سے محروم ہو گیا اور ہم نے اس سے کہا کہ تیرے لیے رونے کے سوا کچھ نہیں اور مجھ سے مسئلہ کا ایسا جواب لو جس کی پیروی ہر حاکم شرع اور عالم فقیہ پر واجب ہے۔ راوی نے کہا کہ صحیح جواب ملنے پر اور اس کے سچ کہنے پر شیخ صاحب بولے کہ تم گھر کا راستہ لو اور رات کی تاریکی کا خیال کرو پس تم جانے کے لیے تیار ہو جاؤ اور پانی برسنے سے پہلے یہاں سے چل دو پس میں نے اس سے بہت کہا کہ میں مسافرت میں ہوں اور مجھ کو ٹھیرانا بہت ہی بڑا ثواب ہے خاص کر ایسی حالت میں کہ تاریکی شب پھیل چکی ہے اور بادلوں کی کڑک تسبیح میں مصروف ہے (اور رعد تسبیح کہتا ہے یعنی حمد کے ساتھ تسبیح کو تحمید کے ساتھ ملاتا ہے) مگر اس شیخ کا یہی جواب تھا جہاں چاہو تم جاؤ خدا تمہاری حفاظت کرے اور یہاں رات گذارنے کی تم خواہش مت کرو پس میں نے دریافت کیا آخر کیوں حالانکہ گھر آپ کا تو خالی ہے۔

تشریح لغات

[۱] ثمن التراث ای المیراث ولو لم یکن هذا الولد لوجب لها الربع لقوله تعالیٰ ولهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلهن الثمن مما ترکتم [۲] تستوفیه استیفاء مصدر از باب استفعال بمعنی پورا لینا یقال استوفی حقه، استیفاء جبکہ وہ کامل اور پورا حق لے [۳] حوی از ضرب یقال حوی الشئ حوایةً وحیًّا جبکہ وہ جمع کرے [۴] تخلی از باب تفاعل بمعنی تنہائی میں رہنا وتخلی منه وعنه جبکہ وہ چھوڑے وتخلی له جبکہ وہ کسی کام کے لیے فارغ ہو اور یہاں بمعنی خالی رہنے کے ہیں [۵] الاخ الشقیق بمعنے حقیقی بھائی اور شقیقہ کے معنی حقیقی بہن کے ہیں ای صار اخوه العینی محروماً من الارث وذکر الشقیق لئلا یتوهم انه من الرضاع [۶] هاك ای خذ منی [۷] الفتیا بمعنی مسئلہ کا جواب دینا الفتوی والفتیاء اسم منه [۸] یحتذیها از افتعال احتذاء مصدر بمعنی اقتداء اور پیروی کرنا [۹] قاض اسم فاعل بمعنی حاکم شرعی والجمع قضاة [۱۰] فقیه بمعنی بہت سمجھدار و ذکی عالم و علم فقہ کا جاننے والا والجمع فقہاء [۱۱] استثبت از استفعال استثبات مصدر بمعنی حاصل کرنا یقال استثبت فی الامر والرائ جبکہ وہ جلدی نہ کرے اور مہلت سے کام لے اور مشورہ کرے اور حقیقت کی جستجو کرے [۱۲] اهلك یہ ڈراتے اور خوف دلانے کے وقت اس مثل کو استعمال کرتے ہیں ای بادر اهلك قبل اللیل والتقدیر هھنا بادر اهلك واحذر اللیل وظلمة اللیل یعنی یہ

اندھیری رات ہے اس وقت گھر ہی جاکر آرام کرنا چاہیئے ۱۳؎ فشمر امر حاضر کا صیغہ تشمیر مصدر از باب تفعیل بمعنی دامن سمیٹنا یقال شمر الشئ جبکہ وہ دامن سمیٹے ۱۴؎ السیل مصدر بمعنی نزول المطر (رَو) یعنی پانی کا بہنا از ضرب یقال سال الماء سیلاً وسیلاناً وسیلاً ومسالاً جبکہ پانی بہے ۱۵؎ بدار غربتہ ای انا غریب الوطن فلا تخرجنی من بیتك لانی غریب لیس لی مقر غیر بیتك ۱۶؎ ایوائی بمعنے ٹھکانہ دینا اور جگہ دینا یقال آوی البیت وآواہ وآوی الی البیت جبکہ وہ ٹھکانہ دے اور پناہ دے اور آتارے ۱۷؎ قربتہ یعنے عبادت وثواب اور نیک افعال جن سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو والجمع قُرَبٌ وقربات ۱۸؎ اغدف از افعال اغداف مصدر بمعنی رات کا تاریک ہونا اغدف اللیل جبکہ رات بہت تاریک ہو اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اُس کے معنی بہت دینے کے بھی آتے ہیں یقال غدف لہ فی العطاء غدفا جبکہ وہ بہت دے سے تاریک ہو اور اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اُس کے معنی بہت دینے کے آتے ہیں یقال غدف لہ فی العطاء غدفاً جبکہ وہ بہت دے ۱۹؎ بح الرعد ھو صوت السحاب وفی التنزیل یسبح الرعد بحمدہ یقال رعدت السحابۃ رعد اور عودا ای اسمعت الرعد از فتح ونصر ۲۰؎ الغمام بمعنی بادل اور غمامۃ بادل کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں واصلہ غم الشئ ای سترہ از نصر وسمی الغمام لکونہ ساتر الضوء الشمس وفی التنزیل حتی یأتیھم اللہ فی ظلل من الغمام ۲۱؎ اغرب امر حاضر کا صیغہ بمعنی ابعد واذھب از نصر یقال اغرب الرجل غروباً جبکہ وہ دور ہو ۲۲؎ عافاک ای دفع اللہ عنک البلیۃ والعلۃ از مفاعلہ معافاۃ مصدر بمعنے صحت دینا اور بلا برائی سے بچانا یقال عافی اللہ فلاناً معافاۃ وعفاء وعافیۃ جبکہ اللہ صحت دے اور برائی اور بلا سے بچائے ۲۳؎ تبیت مبیتہ مصدر از ضرب وسمع بمعنے رات گذارنا یقال بات فی المکان بیتاً وبیاتاً وبیتوتۃ ومبیتاً جبکہ وہ رات گذارے ۲۴؎ ولم ذاک ای لای سبب اخراجک من البیت ۲۵؎ ذرا بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف وجائے پناہ اور ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو اور یہاں یہ گھر کے معنی میں ہے

قَالَ لِاَنِّیْ اَنْعَمْتُ[۱] النَّظَرَ فِی الْتِقَامِكَ[۲] مَا حَضَرَ حَتّٰی[۳] لَمْ تُبْقِ وَلَمْ تَذَرْ[۴]۔ فَرَاَیْتُكَ لَا تَنْظُرُ فِیْ مَصْلَحَتِكَ۔ وَلَا تَرَاعِیْ حِفْظَ صِحَّتِكَ۔ وَمَنْ اَمْعَنَ[۵] فِیْمَا اَمْعَنْتَ۔ وَتَبَطَّنَ[۶] فِیْمَا تَبَطَّنْتَ۔ لَمْ يَكَدْ يَخْلُصُ مِنْ كِظَّةٍ[۷] مُدْنِفَةٍ۔ اَوْ هَيْضَةٍ[۸] مُتْلِفَةٍ۔ فَدَعْنِیْ[۹] بِاللّٰهِ كَفَافًا[۱۰]۔ وَاخْرُجْ عَنِّیْ مَادُمْتَ[۱۱] مُعَافًى۔ فَوَالَّذِیْ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ۔ مَالَكَ عِنْدِیْ مَبِيْتٌ[۱۳]۔ فَلَمَّا سَمِعْتُ اَلِيَّتَهٗ[۱۴]۔ وَبَلَوْتُ بَلِيَّتَهٗ[۱۵]۔ خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهٖ بِالرَّغْمِ[۱۶]۔ وَتَزَوَّدِ[۱۷] الْغَمِّ[۱۸]۔

التر جمۃ والمطالب

اس نے جواب دیا میں تجھے وہ چیز کہ حاضر تھی اس کے لقمہ نگلنے میں میں نہایت غور سے دیکھ رہا تھا اور تو نے کچھ بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑا پس میں نے یہ دیکھا کہ تو نے اپنی مصلحت (بھلائی) کی بھی قطعاً پرواہ نہ کی اور نہ تو نے اپنی صحت (تندرستی) کی حفاظت کا خیال کیا اور جو شخص بھی زیادہ کھائے گا جیسا کہ تو نے کھایا ہے اور وہ بری طرح پیٹ بھرے گا یقیناً وہ زیادہ کھانے کی وجہ سے (امراض) میں مثلاً بدہضمی جو اس کو لاغر بنا دے گی۔ یا اس کو ہیضہ ہوگا جس سے وہ بچ نہیں سکتا ہے لہذا خدا کے واسطے تو مجھ کو برابر سرابر چھوڑ دے اور میرے پاس سے تو تندرستی کی حالت میں چلا جا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے میرے پاس تیرے لیے رات کو رہنے کی جگہ نہیں ہے میں نے جب اس کی قسم سنی اور اس کی مصیبت کی خوب جانچ پڑتال کر کے بادل ناخواستہ (ذلت سے) غم کی زادراہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔

تشریح لغات

۱؎ انعمت ای امعنت وتاملت وبالغت از افعال یقال انعم الامر جبکہ وہ مبالغہ کرے وانعم

النظر فی المسألۃ جبکہ وہ غور کرے ۳؎ التقامک مصدر از افتعال بمعنی لقمہ نگلنا اور جلدی سے کھانا ۴؎ لم تذر ای لم تترک یقال وذر الشی وذرًا ای ترکہ از سمع و ضرب ۵؎ امعن از افعال ای بالغ و اکثر فی الاکل یقال معن الماء معنا و معن و معونا ای جری جریا سہلا از فتح و کرم ۶؎ تبطن از تفعل اور یہ بطن سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو پیٹ میں رکھنا و یقال تبطّن الطعام جبکہ وہ پیٹ میں کھانا بھرلے ۷؎ کظۃ اتنا کھانا جس سے سانس بھی نہ لیا جا سکے ھی مایعتری الانسان من امتلاء البطن من الطعام یقال کظ الطعام فلانا کظا ای ملأہ حتی لا یطیق النفس از نصر ویقال کظ الغیظ صدرہ ای ملأہ وکظ الحبل ای شدّہ وکظ خصمہ ای الجئہ حتی لا یجد مخرجا یخرج الیہ و المصدر کظ باب الکل نصر ویقال کظ الامر فلانا ای غمہ وکربہ وکظ السبیل بالماء ای ضاق بہ لکثرتہ بابہ ایضا نصر لکن المصدر کظاظ وکظاظۃ۔ ۸؎ مدنفا ادناف مصدر از افعال بمعنی بیماری کا بڑھنا اور قریب المرگ ہونا یقال دنف دنفًا ای ثقل مرضہ و دنا من الموت از سمع ۹؎ ہیضۃ بدہضمی سے دست آنا اور رنج و غم کا عود کرنا اور بیماری کے بعد بیماری کا ہونا ۱۰؎ متلفۃ۔ اتلاف مصدر از افعال بمعنی ہلاک کرنا یقال تلِفَ تلفًا ای ہلک از سمع و اتلفہ ای اہلکہ و افناہ ۱۱؎ فدعنی امر حاضر کا صیغہ از ودع یدع ای اترکنی ۱۲؎ کفافا بالفتح بمعنے گذارے کے لائق اور لوگوں سے مستغنی کرنے والی روزی یقال قوت کفاف حاجتہ یعنی اوس کا گذارہ بغیر کمی زیادتی کے اس کی حاجت کے مطابق ہے وکفاف الشئ چیز کے مانند ویقال دعنی کفاف یعنی تو مجھے چھوڑ دے میں تجھ کو چھوڑ دوں گا۔ اور یہاں پر معنی سلامتی کی حالت کے ہیں ای کُفّ عنی شرک و خیرک ۱۳؎ معافی اسم مفعول کا صیغہ ای سالما از مفاعلہ عافی یُعافی معافاۃ سے بمعنی صحت دینا بلا اور برائی سے بچانا۔ یقال عافی اللہ فلانا جبکہ صحت دے اور برائی سے بچائے ۱۴؎ مبیت رہنے کی جگہ اور رات گذارنے کی جگہ از ضرب و سمع ۱۴؎ الیۃ بمعنے قسم و الجمع الایا ۱۵؎ بلیۃ بمعنی مصیبت و آزمائش و الجمع بلایا ۱۶؎ بالرغم بمعنے ذلت و خواری یقال رغمہ رغمًا ای قہرہ از نصر و رغم انفہ رُغمًا و رُغمَ رُغمًا ای ذل از سمع و کرم ویقال اتی علی رَغمِہ ای کرہ و ذلّ و رغم انفہ جبکہ وہ ذلیل ہو ۱۷؎ تزود مصدر از باب تفعل بمعنے توشہ لینا یقال زوّدہ جبکہ وہ توشہ دے ۱۸؎ غم بمعنی حزن اندوہ و کرب و الجمع غموم منہ یومٌ غمٌّ یعنی گرم دن اور غم کا دن۔

تَجُوْدُ[۱] نِی السَّمَاءِ۔ وَتَخْبِطُ[۲] نِی الظَّلْمَاءُ[۳] وَتَنْبَحُنِی[۴] الْکِلَابُ[۵]۔ وَتَتَقَاذَفُ بِیَ الْاَبْوَابُ[۶]۔ حَتّٰی[۷] سَاقَتْنِیْ[۸] اِلَیْکَ لُطْفُ الْقَضَاءِ۔ فَشُکْرًا لِلْیَدِ[۹] الْبَیْضَاءِ۔ فَقُلْتُ لَہٗ اَحْبِبْ[۱۰] بِلِقَائِکَ الْمُتَاحِ[۱۱]۔ اِلٰی قَلْبِیَ الْمُرْتَاحِ[۱۲]۔ ثُمَّ اَخَذَ یَفْتَنُّ[۱۳] فِیْ حِکَایَاتِہٖ۔ وَیُشْمِطُ[۱۴] مُضْحِکَاتِہٖ[۱۵] بِمُبْکِیَاتِہٖ۔ اِلٰی اَنْ عَطَسَ[۱۶] اَنْفُ[۱۷] الصَّبَاحِ۔ وَھَتَفَ[۱۸] دَاعِی الْفَلَاحِ[۱۹]۔

الترجمۃ والمطالب ایسی صورت میں کہ آسمان خوب زوروں سے (مینہ) برسا رہا تھا اور رات کی تاریکی مجھے ٹھوکریں کھلا رہی تھی اور ادھر کتے مجھ پر بھونک رہے تھے اور ایک دوسرے پر پھینکتے تھے مجھ کو دروازے یہاں تک کہ خدا کی مہربانی نے مجھے تم تک پہنچایا اس کی نعمت اور احسان کا (بہت ہی) شکر ہے پس میں نے کہا کہ آپ کی ملاقات کا نصیب ہونا واقعی میرے دل خوش ہونے والے کے لیے بڑا ہی پسندیدہ امر ہے پھر اس کے بعد اس نے طرح طرح کی باتیں شروع کیں اور وہ ہنسنے والی حکایتوں کو رلانے والی حکایتوں سے ملاتا تھا (یعنی دل خوش کن واقعات کو رلانے والی باتوں سے ملاتا رہا) یہاں تک کہ صبح صادق نے چھینکا (سانس لیا یعنی تڑکا ہوا) اور داعی فلاح (یعنی موذن) نے پکارا (یعنی اس نے اذان کہی۔

تشریح لغات ۱؎ تجودنی ای تمطرنی بالجود یقال جاد المطر جَوْدًا یعنی بہت بارش ہونا از نصر ۲؎ تخبط خبط مصدر از ضرب

بمعنی ٹھوکر کھلانا یقال خبطہ خبطا جبکہ وہ زور سے مارے وخبط الشئ جبکہ وہ سخت روندے وخبط اللیل جبکہ وہ ٹیڑھا ٹیڑھا چلے ویقال انہ یخبط خبط عشواء یعنی وہ رتوندی والی اونٹنی کی طرح ٹیڑھا ٹیڑھا چلتا ہے ویقال وما ادری ای خابط اللیل من ہو یعنی میں نہیں جانتا کہ گمنام رات میں آنے والا کون ہے اور بی الظلماء میں بے تعدیہ کے لیے ہے ۳ الظلماء بمعنی تاریکی وابتدائی رات یقال لیلۃ ظلماء یعنی بہت تاریک رات اور لیل ظلماء بھی کہا جاتا ہے اور یہ شاذ ہے ۴ تنبحنی ای تصوت بھونکتے تھے یقال نبح الکلابُ علیہ نبحًا ونباحًا ای صات علیہ از فتح وضرب ۵ الکلاب یہ کلب کی جمع ہے بمعنے کتے اور ہر کاٹنے والا درندہ اور اس کی جمع اکلُبٌ بھی آتی ہے وجمع الجمع اکالب وکلابات ۶ تتقاذف تقاذف مصدر از باب تفاعل آپس میں ایک دوسرے پر پھینکدینا اور ڈالنا اور یہ قذف سے ماخوذ ہے بمعنی الرمی البعید از ضرب ۷ الابواب یہ باب کی جمع ہے بمعنی دروازہ اور اس کی جمع بیبان بھی آتی ہے ۸ حتی ساقنی الی یعنی قال ابوزید للحارث ساقنی قضاء اللہ الیک من ذلک الشیخ ۱۲ ۹ لبدہ البیضاء بمعنی نعمت واحسان ۱۰ اجلب یہ فعل تعجب کا صیغہ ہے احسن کے وزن پر بمعنی کس قدر وہ محبوب ہے ۱۱ المتاح بمعنے مقدر کیا گیا یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے باب افتعال سے یقال اتاحہ اتاحۃً جبکہ مقدر کرے اور تیار کرے ویقال اتاح اللہ لہ الشر یعنی اللہ نے اس کے لیے شر کو مقدر کر دیا ۱۲ المرتاح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افتعال اس کا مصدر ارتیاح ہے بمعنی خوش ہونا وراحت پانا ویقال ارتاح اللہ لہ برحمتہ جبکہ وہ مصیبت سے چھڑائے ۱۳ یفتن از افتعال افتنان مصدر بمعنی طرح طرح کی باتیں کرنا یقال افتن فی الحدیث جبکہ وہ اچھے اسلوب سے بیان کرے ۱۴ یشمط از افعال اشماط مصدر بمعنی ملانا یقال اشمط الشئ جبکہ وہ ملائے از ضرب ۱۵ مضحکات یہ مضحکۃ کی جمع ہے از افعال یقال اضحکہ جبکہ وہ ہنسائے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے اور یہاں اس سے مراد ہنسانے والی باتیں ہیں ای فی حکایات المضحکات اور اسی طرح مبکیات ہے اور یہ جمع مبکیۃ کی ہے از افعال یقال ابکی الرجل جبکہ رلائے اور اس سے مراد رلانے والی باتیں ہیں ای فی حکایات المبکیات ۱۶ الی ان عطس یعنی بدا اول الصبح وخرج من مطالعہ کما یخرج العطاس من انف الانسان یقال عطس عطسًا وعطاسًا ای اتنہ، العطسۃ از نصر وضرب ۱۷ انف بمعنی منخر والجمع انوفٌ وآناف اور انف سے مراد اول صبح ہے اور انف عاطس اس کے لیے استعارہ لائے یعنی صبح نے سانس لیا اور اول صبح ظاہر ہوئی ۱۸ ہتف ای نادے یقال ہتف ہتفًا وہتافًا ای صاح ونادی از ضرب ۱۹ داعی الفلاح المؤذن حیث یقول حی علی الفلاح والفلاحُ ہو الفوز (کامیابی)، والنجاۃ والبقاء فی الخیر فالمؤذن یدعو الی الصلوٰۃ التی ہی سبب الفلاح۔

فَتَاهَبَ[۱] لِاِجَابَةِ[۲] الدَّاعِیْ۔ ثُمَّ عَطَفَ[۳] اِلٰی وَدَاعِیْ[۴]۔ فَعَقَتُہٗ[۵] عَنِ الْاِنْبِعَاثِ[۶]۔ وَقُلْتُ الضِّیَافَةُ[۷] ثَلَاثٌ۔ فَنَاشَدَ[۸] وَحَرَّجَ[۹]۔ ثُمَّ اَمَّ[۱۰] الْمَخْرَجَ وَاَنْشَدَ اِذَا عَرَّجَ[۱۱] ؎

لَا تَزُرْ مَنْ تُحِبُّ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ ۔ غَيْرَ يَوْمٍ وَلَا تَزِدْهُ عَلَيْهِ

فَاجْتِلَاءُ الْهِلَالِ[۱۲] فِی الشَّهْرِ يَوْمٌ ۔ ثُمَّ لَا تَنْظُرُ الْعُيُوْنُ اِلَيْهِ

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَوَدَّعْتُہٗ بِقَلْبٍ دَامِیْ[۱۳] الْقُرْحِ[۱۴]۔ وَوَدِدْتُ لَوْ اَنَّ لَيْلَتِیْ بَطِيْئَةُ[۱۵] الصُّبْحِ[۱۶]

الترجمۃ والمطالب چنانچہ اس نے موذن کے لبیک کہنے کے لیے تیاری کی اس کے بعد اس نے مجھ سے رخصت چاہی پس میں نے اس کو جانے سے بہت ہی روکا اور اس سے میں نے یہ کہا کہ مہمانی تین دن تک کی ہے لیکن اس نے تاکید

کے ساتھ قسم کھائی اور اس کے بعد ہی وہ چلتا بنا اور وہ مڑتے وقت (یا کھڑے اور رکتے وقت) اس نے یہ شعر پڑھے ؎
تم اپنے دوست سے ہر مہینہ میں ایک دن سے زیادہ نہ ملو اس لیے کہ مہینہ میں صرف ایک بار ہی چاند کو دیکھا جاتا ہے پھر کوئی آنکھ اٹھا کر بھی اس کو نہیں دیکھتا۔ حارث بن ہمام کہتا ہے میں نے اس کو رخصت تو کر دیا لیکن میرا زخمی دل خون آلود تھا اور یہ ہی میری خواہش اور آرزو تھی کیا اچھا ہوتا کہ اس رات کی صبح تو بہت دیر سے ہوتی دنا کہ میں اس کے پاس بیٹھ کر کچھ اور باتیں کرتا۔

تشریح لغات

[1] فتاہب تاہب مصدر از باب تفعل بمعنی تیار ہونا و آمادہ ہونا [2] الاجابۃ الداعی ای لجواب المؤذن وہو بالقول بان یقول مثل مایقول المؤذن [3] عطف ای مال یقال عطف الیہ عَطفًا وعطوفًا ای مال الیہ از ضرب [4] وداعی بفتح الواو بمعنی رخصت کرنا [5] فعقنۃ ای منعنہ یقال عاقہ عن کذا عوقًا ای صرف ومنعہ از نصر [6] الانبعاث یہ مصدر باب انفعال سے ہے بمعنی جانا ای التوجہ والتحرک للنہوض بغتتہ وفی التنزیل ولکن کرہ اللہ انبعاثہم واصل البعث اشارۃ الشئ وتوجیہہ و یختلف باختلاف المتعلق قال تعالٰی والموتی یبعثہم اللہ ای یخرجہم ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ای ارسلنا رسلنا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ ای احیاہ وهو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنہار ثم یبعثکم فیہ ای یوقظکم از فتح۔
[7] الضیافۃ بمعنی مہمانی کا کھانا یعنی الضیافۃ ثلاث لیال لانہ جاء فی الحدیث من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ وجائزتہ یوم ولیلۃ۔ الضیافۃ ثلث ولایحل ان ینوی عندہ حتی یحرجہ فما کان انفق علیہ بعد ثلاث فهو صدقۃ۔
[8] فناشد از باب مفاعلہ مناشدت اور نشاد مصدر بمعنی قسم کھلانا یقال ناشدہ جبکہ وہ قسم کھلائے وناشدہ الاَمرَ وفی الامر جبکہ وہ متوجہ کرے و مجردہ از نصر و ضرب [9] حرج از باب تفعیل تحریج مصدر بمعنی تنگ کرنا اور سخت کرنا یعنی اس نے قسم تاکید کے ساتھ کھائی یعنی وہ اپنے جانے میں دیر نہ کرے گا [10] ام فعل ماضی کا صیغہ از نصر اَمٌّ مصدر بمعنی ارادہ کرنا یقال اَمّ اَمًّا جبکہ وہ ارادہ کرے اور اَمٌّ کے معنی اپنے ارادہ کی طرف متوجہ ہونے کے بھی آتے ہیں [11] عَرّجَ از تفعیل تعریج مصدر بمعنی ٹھیرنا اور ایک جانب سے دوسری جانب جھکنا وعرّج عن الشئ جبکہ وہ چھوڑے اور تجاوز کرے وعَرّج البناء والنہر جبکہ وہ جھکائے یقال عَرِجَ عرجًا ای مال از سمع وکرم [12] الہلال یہ ہَالٌ کا مصدر بمعنی نیا چاند شروع شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور مہینہ کی آخری دو راتوں چھبیسویں اور ستائیسویں کے چاند کو بھی اور ان کے علاوہ کے چاند کو قمر کہتے ہیں والہلال عند اہل اللغۃ پہلی رات کا چاند والجمع اَہِلّۃٌ اور اہالیل جمع نادر آتی ہے۔ [13] دامی اسم فاعل کا صیغہ ای مجروح من خراقہ یسیل منہ الدم یقال دمی الجرح دمًا ودُمِیًا ای خرج منہ الدم از سمع [14] القرح مصدر بمعنی زخم وگھاؤ وپھوڑا والجمع قروحٌ وقال الراغب القرح بالفتح اثر الجراحۃ من شئ یصیبہ من خارج والقراح بالضم اثرہا من داخل یقال قرحتہ قرحاً ای جرحتہ از فتح [15] بطیئۃ الصبح ای یکون لیلا طویلا فیکون لبثہ عندی طویلاً۔

تمت بالخیر

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

الافاضات

شرح اردو

المقامات

جلد دوم

شارح مولانا محمد افتخار علی سابق مدرس دار العلوم دیوبند

کتب خانہ مجیدیہ ملتان

فون 543841

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَلۡمَقَامَۃُ السَّادِسَۃَ عَشَرَۃَ الۡمَغۡرِبِیَّۃُ

حَکَی الۡحٰرِثُ ابۡنُ ھَمَّامٍ قَالَ شَہِدۡتُ صَلٰوۃَ الۡمَغۡرِبِ. فِیۡ بَعۡضِ مَسَاجِدِ[1] الۡمَغۡرِبِ[2]. فَلَمَّا اَدَّیۡتُہَا بِفَضۡلِہَا[3]. وَشَفَعۡتُہَا[4] بِنَفۡلِہَا. اَخَذَ طَرۡفِیۡ[5] رُفۡقَۃً. قَدِ انۡتَبَذُوۡا[6] نَاحِیَۃً[7].

الترجمۃ والمطالب (سولہویں مجلس جو مغربیہ کے نام سے موسوم ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں بلاد مغرب (مغرب کے ملک) کی کسی مسجد میں مغرب کی نماز کے لیے حاضر ہوا پس جبکہ میں اس نماز کو اچھے طریقہ سے اس کی فضیلت کے ساتھ اور مع نوافل کے ادا کر چکا تو میں نے چند احباب کو مسجد کے اطراف میں بیٹھا ہوا دیکھا۔

تشریح لغات [1] مساجد یہ مسجد کی جمع ہے بمعنی سجدہ گاہ و عبادت گاہ اعلم ان المسجد للمسلمین کالکنیسۃ للیہود والبیعۃ للنصاری والصومعۃ للرہبان وبیت النار للمجوس ھذا تقسیم المتعبدات [2] المغرب ای مساجد بلاد المغرب [3] لفضلہا ای بکمالہا مع فرائضہا وسننہا ومستحباتہا [4] وشفعتہا بنفلہا یرید انہ صلی الفریضۃ ثم صلی النافلۃ یقال شفع الشیٔ شفعا ای صیرہ شفعا ای زوجا مثلہ بابہ فتح والنفل زیادۃ علی الواجب یقال نفلہ نفلاً ای اعطاہ نافلۃ از نصر [5] اخذ طرفی ای لمح بصری یعنی میری نگاہ نے دیکھا جیسا کہ اخذ سمعی بمعنے سمع [6] انتبذوا انتباذ مصدر از افتعال بمعنی علیحدہ ہونا اور یہ نبذ سے ہے والنبذ القاء الشیٔ وطرحہ لقلۃ الاعتداد از ضرب [7] ناحیۃ بمعنے جانب والجمع نواح وفی بعض النسخ انتبذوا ای اجتمعوا۔

وَامۡتَازُوۡا[1] صَفۡوَۃً[2] صَافِیَۃً. وَھُمۡ یَتَعَاطَوۡنَ کَاسَ[3] الۡمُنَافَثَۃِ. وَیَقۡتَدِحُوۡنَ[4] زِنَادَ[5] الۡمُبَاحَثَۃِ[6]. فَرَغِبۡتُ[7] فِیۡ مُحَادَثَتِہِمۡ لِکَلِمَۃٍ تُسۡتَفَادُ. اَوۡ اَدَبٍ یُسۡتَزَادُ. فَسَعَیۡتُ[8] اِلَیۡہِمۡ. سَعۡیَ الۡمُتَطَفِّلِ[9] عَلَیۡہِمۡ. وَقُلۡتُ لَہُمۡ اَتَقۡبَلُوۡنَ نَزِیۡلًا یَطۡلُبُ جَنَی الۡاَسۡمَارِ. لَا جَنَی[10] الثِّمَارِ. وَیَبۡغِیۡ مُلَحَ[11] الۡحِوَارِ[12]. لَا مَلۡحَاءَ[13] الۡحُوَارِ[14]. فَحَلُّوۡا لِیَ الۡحُبَا. وَقَالُوۡا مَرۡحَبًا[15] مَرۡحَبًا. فَلَمۡ اَجۡلِسۡ اِلَّا کَلَمۡحَۃِ بَارِقٍ[16] خَاطِفٍ. اَوۡ نُغۡبَۃِ[17] طَائِرٍ خَائِفٍ.

الترجمۃ والمطالب اور وہ لوگ جو مسجد سے علیحدہ تھے وہ نہایت پاک اور صاف تھے اور وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو گفتگو کا پیالہ دے

سب ہے تھے اور مباحثہ کے چقماق سے آپس میں آگ نکال رہے تھے پس مجھے اُن سے بات کرنے کی رغبت ہُوئی اس وجہ سے کہ شاید کوئی کام کی بات میرے پلے پڑ جائے جس سے مجھے فائدہ ہو یا میری ادبی معلومات میں اضافہ ہو چنانچہ میں اُن کے پاس بغیر بلائے مہمان کی طرح کوشش کرتا ہُوا پہنچ گیا اور یہ کہا کہ کیا آپ حضرات ایسے مہمان کو قبول اور پسند کریں گے جو کلام کے فکاہات (قصہ کے پھل) کا خواستگار ہے اور وہ نہ کھانے کے پھل کا طالب ہے اور وہ مزیدار اور دل چسپ باتیں چاہتا ہے اور وہ میانہ پشت ناقہ کے بچہ کے گوشت کا طالب نہیں یہ سُن کر انہوں نے میرے لیے حبوہ (زانو بندھے ہوئے) کھولے اور میرے لیے چادر بچھا کر انھوں نے خوش آمدید کہا میں ابھی نظروں کو اچکنے والی بجلی کے کوندنے یا خوف زدہ پرندہ کے ایک گھونٹ (پانی) چو نچ سے پینے کے بقدر بیٹھا ہوں گا۔

تشریح لغات

لہ امتاز و امتیاز مصدر از افتعال بمعنی جدا و ممتاز ہونا وفی التنزیل وامتازوا الیوم ایہا المجرمون ٢ہ صفوۃ بمعنی پاک و صاف ہونا ای خیارًا وہم یقولون فی تقسیم الصفاء نقاوۃ الطعام وصفوۃ الشراب و خلاصۃ السمن ولُباب البر وصُبابۃ الشرف ومُصاص السَبَب اور یہاں یہ مصدر مضاف ہے ای اُولِی صفوۃٍ ٣ہ یتعاطون تعاطی مصدر از باب تفاعل بمعنی آپس میں لینا دینا ٤ہ کاس بمعنی پینے کا برتن یعنی پیالہ وجمع کُؤوسٌ واکوس وکاساتٌ وکِیاسٌ ٥ہ المنافثہ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنے بات چیت اور گفتگو یقال نافثہ، منافثۃً جبکہ وہ چپکے سے بات کرے ٦ہ یقتدحون اقتداح مصدر از باب افتعال بمعنی آگ نکالنا یقال اقتدح بالزند جبکہ وہ چقماق سے آگ نکالے ٧ہ زناد یہ زند کی جمع ہے چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلے کو الزندۃ اور دونوں کو الزندان کہتے ہیں اور اس کی جمع ازند اور ازناد بھی آتی ہے ٨ہ المباحثہ یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے کسی معاملہ میں آپس میں بحث کرنا یقال باحثہ جبکہ وہ خطاب کرے اور گفتگو کرے ٩ہ فرغبت از سمع رغبت ورَغبٌ مصدر بمعنی خواہش کرنا و چاہنا۔ یقال رغب فیہ رغبا ورغبۃً رغبۃً جبکہ وہ چاہے اور رغبت کرے ورغب عنہ جبکہ وہ اعراض کرے اور منہ پھیرے اور بے التفاتی کرے اور چھوڑ دے ورغب بہ عن غیرہ جبکہ وہ دوسرے پر فضیلت دے ٩ہ تستفاد استفادۃ مصدر از استفعال بمعنی فائدہ حاصل کرنا یقال استفاد منہ علمًا او مالًا جبکہ وہ حاصل کرے ١٠ہ لیستزاد از استفعال یقال استزاد جبکہ وہ زیادہ طلب کرے ١١ہ فسعیت سعی مصدر بمعنی کوشش کرنا و عمل کرنا و چلنا یقال سَعیٰ یسعیٰ سَعیًا جبکہ وہ حاصل کرنے کے لیے اہتمام کرے وسعی لعیالہ جبکہ وہ کمائی کرے لقد قالوا فی ترتیب مشی الانسان الاول الدبیب ثم المشیٔ ثم السعی ثم الایقاص ثم الهرولة ثم الشد نفقہ اللغۃ ١٢ہ المتطفل اسم فاعل کا صیغہ تطفل مصدر باب تفاعل بمعنی طفیلی ہونا۔ طفیلی وہ شخص جو بن بلائے دعوت میں شریک ہو اور یہ طفیل کی طرف منسوب ہے اور یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور یہ بنی عبداللہ بن غطفان میں سے تھا اور یہ ولیمہ کی دعوتوں میں بے بلائے چلا جاتا تھا اس لیے یہ فعل اس کی طرف منسوب ہو کر طفیلی بنا یہ عام ضرب المثل ہو گئی ١٣ہ نزیلا بمعنے مہمان جو آئے یقال فلان نزیلی یعنی فلاں شخص میرے ساتھ گھر میں اترنے والا ہے والجمع نزلاء ١٤ہ الاسمار یہ سمر کی جمع ہے بمعنے رات کو باتیں سنانے والا ١٥ہ الثمار یہ ثمر کی جمع ہے بمعنے پھل ومیوہ اور اس کا واحد ثمرۃٌ ہے ١٦ہ الملح یہ ملحۃ کی جمع ہے یعنی مزیدار بات ١٧ہ الحوار بالکسر بمعنے بات چیت کرنا منہ التحاور ای المکالمۃ والمراجعۃ فی الکلام وفی التنزیل واللہ یسمع تحاورکما یقال حار حورًا ای رجع از نصر ١٨ہ ملحا و هولحم وسط الظهر ما بین الکاهل والعجز ١٩ہ الحوار بالضم ولد الناقۃ قبل ان یفصل عنها والجمع احورۃ وحیران والمراد ههنا لحم ولد الناقۃ۔ اعلموا ان ولد الناقۃ ساعۃ تضعه امه سلیل ثم سقب وحوار فاذا استکمل سنۃ وفصل عن امه فهو فصیل فاذا کان فی السنۃ الثانیۃ فهو ابن مخاض وفی الثالثۃ ابن لبون ثم یقال لحقۃ اذا کان فی الرابعۃ واستحق ان یحمل علیه فاذا کان فی الخامسۃ فهو جذع فاذا کان فی السادسۃ والقی ثنیۃ فهو ثنی فاذا کان فی السابعۃ

والقی رباعیته فهو رباع فاذا کان فی الثامنة فهو سدیس فاذا کان فی التاسعة وفطر نابه فهو بازل فاذا کان فی العاشرة فهو مخلف او لفلف عام ثم مخلف عامین فصاعدا فاذا کاد یهرم وفیه بقیة فهو عمود فاذا ارتفع من ذلک فهو قعود فاذا انکسرت انیابه فهو ثلب فاذا ارتفع من ذلک فهو ماج لاتـمجّ ریقه ولایستطیع ان یحسبه من الکبر فاذا استحکم هرمه فهو کحکح ۔

[۱۸] الجابیہ جبوة کی جمع ہے وہی مایحتبی به ای ما اشتمل به من ثوب او تمامة ۔

[۱۹] مرحبا جمع مکان رحبا بمعنی کشادگی اور مسافر سے خوش آمدید کہنے کے موقع پر کہا جاتا ہے یقال مرحبا بک یعنی تم نے کشادگی پائی [۲۲] بارق بمعنی چمکنے والی بجلی کے ہیں از نصر یقال برق الشئ جبکہ چمکے و روشن ہو و برق البرق جبکہ ظاہر ہو و برق السماء چمکتی ہوئی بجلی والا ہونا اور یہاں بارق سے مراد بجلی ہے [۲۳] نغبة بالضم بمعنی پرندہ کا گھونٹ اور چڑیا کا پانی میں چونچ ڈبونا یقال نغب الریق نغبا ای ابتلعه از فتح و نصر و ضرب و النغبة الجرعة والجمع نُغَبٌ ۔

حَتّٰى غَشِيَنَا جَوَّابٌ. عَلٰى عَاتِقِهِ جِرَابٌ. فَحَيَّانَا بِالْكَلِمَتَيْنِ. وَحَيَّا الْمَسْجِدَ بِالتَّسْلِيْمَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ يَا اُولِى الْاَلْبَابِ. وَالْفَضْلِ اللُّبَابِ. اَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّ اَنْفَسَ الْقُرُبَاتِ. تَنْفِيْسُ الْكُرُبَاتِ. وَاُمْتَنَ اَسْبَابِ النَّجَاةِ. مُوَاسَاةُ ذَوِى الْحَاجَاتِ. وَاِنِّىْ وَمَنْ اَحَلَّنِىْ سَاحَتَكُمْ. وَاَتَاحَ لِىْ اسْتِمَاحَتَكُمْ. لَشَرِيْدُ مَحَلٍّ قَاصٍ. وَبَرِيْدُ صِبْيَةٍ خِمَاصٍ. فَهَلْ فِى الْجَمَاعَةِ. مَنْ يَفْثَأُ عَنَّا حُمَيَّا الْمَجَاعَةِ. فَقَالُوْا لَهٗ يَا هٰذَا اِنَّكَ حَضَرْتَ بَعْدَ الْعِشَاءِ. وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا فَضَلَاتُ الْعَشَاءِ. فَاِنْ كُنْتَ بِهَا قَنُوْعًا. فَمَا تَجِدُ فِيْنَا مَنُوْعًا. فَقَالَ اِنَّ اَخَا الشَّدَائِدِ. لَيَقْنَعُ بِلُفَاظَاتِ الْمَوَائِدِ. وَنُفَاضَاتِ الْمَزَاوِدِ.

الترجمة والمطالب کہ یکایک ایک مسافر کاندھے پر توشہ دان رکھے ہوئے آموجود ہوا اور اس نے دو کلموں سے سلام کیا (یعنی السلام اور علیکم سے) اور تسلیمتین سے تحیۃ المسجد اس نے پڑھی اس کے بعد اس نے کہا اے عقل مند اور خالص بزرگی والو کیا تم نہیں جانتے کہ سب سے بڑی عبادت مشقتوں کا دور کرنا ہے اور زیادہ مضبوط نجات کی رسی حاجت مندوں کی غمخواری کرنا ہے اور تحقیق کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے تمہارے میدان یا آنگن میں پہنچایا (اتارا) اور آپ لوگوں سے بھیک مانگنا (یا عطا طلب کرنا) میرے لیے مقدر کیا اور میں دور دراز مقام سے ہانکا گیا ہوں اور میں بھوکے بچوں کا قاصد ہوں کیا اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جو ہماری بھوک کی آگ کو دور کرے یا بجھا دے پس ان لوگوں نے کہا کہ تم عشاء (یعنی نماز عشاء) کے بعد آئے اور شام کے کھانے کا کچھ بچا ہوا باقی ہے پس اگر تم اس پر قناعت کرو تو ہمیں کچھ انکار نہیں اس نے کہا کہ سختی کے مارے ہوئے کو یقیناً دسترخوانوں کی جھاڑن اور توشہ دانوں کے ریزے بچے ہوئے ہی کافی ہیں ۔

تشریح لغات [۱] غشینا از سمع غشیٌ وغشاوةٌ مصدر بمعنی ڈھانپ لینا و ڈھانکنا یقال غشی الامر فلانا جبکہ نازل ہو و غشی المرأة جبکہ جماع کرے و غشی المکان جبکہ وہ آئے و غشی اللیل جبکہ رات تاریک ہو و غشی علیہ جبکہ اس پر بیہوشی طاری ہو [۲] جواب ای قطاع الارض وکثیر السفر و فی التنزیل جابوا الصخر [۳] علی عاتقه ای علی منکبه والعاتق مابین العنق والمنکب والجمع عواتق ۔

عواتق ۴؎ جراب بالکسر توشہ دان جس میں کھانا ہو اور چمڑے کا توشہ دان ۵؎ بکلمتین یعنی السّلام علیکم یا السّلام علیکم و رحمۃ اللہ ۶؎ حیا از تفعیل تحیۃ مصدر بمعنی تحیۃ المسجد نفل پڑھنا ۷؎ بتسلیمتین یعنی ایک تسلیمہ فرض اور دوسرا سنت یا السلام وعلیکم اور تحیۃ المسجد یا تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ۸؎ الالباب ای اصحاب عقول اور الباب یہ لب کی جمع ہے اور اس کی جمع اَلُبٌ و اُلُبُتٌ بھی آتی ہے بمعنی خالص عقل اور ہر چیز کا خالص ۹؎ لُباب بالضم بمعنی ہر چیز کا خالص اور برگزیدہ یقال فلان لبابُ قومہ وھو لباب قومہم وھی لباب قومہا یعنی فلاں اپنی قوم کا برگزیدہ ہے ویقال حسب لباب وعیش لباب یعنی خالص حسب اور خالص زندگی ۱۰؎ انفس اسم تفضیل کا صیغہ بمعنی زیادہ نفیس وعمدہ یقال نَفُسَ نفاسۃً ای کان نفیسًا مرغوبًا از کرم ۱۱؎ القربات یہ قربۃ کی جمع ہے بمعنی نیک افعال جن سے اللہ تعالےٰ کی قربت حاصل ہو اور اس کی جمع قِرَبٌ بھی آتی ہے ۱۲؎ تنفیس مصدر از باب تفعیل بمعنی دور کرنا یقال نفس عنہ الکربۃ جبکہ وہ غم دور کرے اور غم سے رہائی پائے ونفّسَ فلانًا جبکہ وہ فلانے کو مہلت دے یا اس کے غم کو زائل کرے ۱۳؎ الکربات یہ کُرْبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی سخت غم ۱۴؎ امتن اسم تفضیل کا صیغہ بمعنی زیادہ قوی اور مضبوط یقال مَتُنَ متانۃً جبکہ وہ زیادہ قوی اور مضبوط ہو از کرم ۱۵؎ مواساۃ یہ باب مفاعلت سے مصدر ہے بمعنی فقراء کی غم خواری اور ان کی مدد کرنا ۱۶؎ ساحتکم ای فناء دارکم والجمع ساح وساحات ۱۷؎ اتاح از افعال بمعنی قدّر لِیْ یقال اتاح اتاحۃً جبکہ وہ تیار کرے اور مقدر کرے ۱۸؎ استماحکم بمعنی بخشش مانگنا اور سفارش چاہنا یقال ماحہ میحًا ومیاحۃً میحا ومیاحۃً ای اعطاہ واستماحہ ای سألہ العطاء از ضرب ۱۹؎ لتوبید اللام للتاکید ای یطویہ منزل بعید یقال شرد البعیر شرودًا ای نفر از نصر ۲۰؎ محل اترنا اور اترنے کی جگہ والجمع محال ۲۱؎ قاص اسم فاعل کا صیغہ بمعنی دور وبعید والجمع قاصون واقصاء ۲۲؎ برید بمعنی قاصد والجمع بُرُدٌ ۲۳؎ صبیۃ صبیۃ اور صُبیۃ (تینوں حرکتوں کے ساتھ) اور اصبیۃٌ اور اصْب یہ صبیٌّ کی جمع ہے بمعنی بچے اور صبی کا مؤنث صبیۃٌ ہے والجمع صبایا ۲۴؎ خماص بمعنی سخت بھوکا اور بہت زیادہ بھوکا ہونا یقال خمص البطن خمصًا ای صار فارغًا وضامرًا از سمع فھو خمیص والجمع خماص یقال خمصۃ الجوع خمصًا وخمصۃً ای جعلہ فارغ البطن از نصر وفی التنزیل فی مخمصۃ ای مجاعۃ ۲۵؎ یفثأ ای یسکن یقال فثأ القدر فثأ وفثوءًا ای سکّن غلیانہا از فتح ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۶؎ حمیا بمعنی تیزی اور شدت اور یہ مشتق ہے حمیت النار حَمْیًا وحُمُیًّا وحُمُوًّا سے ای اشتد حرُّھا از سمع ۲۷؎ العشا بالکسر ای بعد غروب الشمس رات کی ابتدائی تاریکی اور بقول بعضے مغرب سے عشا تک کی تاریکی اور یا دن کا اخیر حصہ اب یہاں پر یہ اعتراض ممکن ہے کہ اگر شیخ قبل مغرب تشریف لائے اور نماز مغرب کی ادا کی تو پھر بعد عشا کے کیوں کہا تو اس کا جواب ممکن ہے کہ مغرب کا وقت امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ رکعتوں کے ادا کرنے تک رہتا ہے اس کے بعد عشا کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ واقعہ فرضی ہے اور تیسرا جواب یہ بھی ہے کہ یہ مغرب کے بعد اطراف مسجد میں گھوما اور عشاء کی نماز کے بعد اس کو بھوک لگ آئی واللہ اعلم ۲۸؎ فضلات یہ فضلۃٌ کی جمع ہے بمعنی بقیہ اور اس کی جمع فِضالٌ بھی آتی ہے ۲۹؎ العشا بالفتح بمعنے رات اور شام کا کھانا والجمع اَعْشیۃ ۳۰؎ قنوعا مصدر جو تقسیم میں مل جائے وہ اس پر راضی ہو جائے والجمع قُنُعٌ ۳۱؎ منوعا یہ منع کا مبالغہ ہے بمعنی بہت زیادہ منع کرنے والا ۳۲؎ الشدائد یہ شدیدۃٌ کی جمع ہے بمعنی سختی ۳۳؎ یقنع ای یرضی از سمع یقال قنع قنعًا وقناعۃً وقنعانًا جبکہ وہ راضی ہو ۳۴؎ بلقاظات یہ لقاظۃٌ کی جمع ہے جو چیز کہ منہ سے پھینکی جائے وبمعنی تھوڑی چیز وبمعنی الملفوظ من الکلام ۳۵؎ الموائد یہ مائدۃ کی جمع ہے وہ دستر خوان جس پر کھانا ہو والجمع مائدات ایضا ۳۶؎ نفاضات یہ نفاضۃٌ کی جمع ہے جو ریزہ دستر خوان پر سے جھاڑنے سے گرے اور توشہ کا بقیہ جو جھاڑا جائے وقد علمت ان فعالۃ یستعمل لما یتساقط بالعمل فی الشئ فمن ذلک یقال العصافۃ مایسقط من السنبل والمشاطۃ مایسقط من الشعر عند الامتشاط والخلالۃ مایسقط من الفم عند التخلل والخراطۃ مایسقط منہ عند الخرط والنشارۃ مایسقط من الخشب عند النشر ای قطعہ بالمنشار والقلامۃ مایسقط

من الظفر عند التقليم ويقال له الغسيط ايضا ومثل ذلك برادة الحديد سحالة الفضة والذهب وغير ذلك. نقه اللغة ؎ المزاود يه مزود کی جمع ہے بمعنی توشہ رکھنے کا برتن۔

فَأَمَرَ كُلٌّ مِّنْهُمْ عَبْدَهٗ. أَنْ يُّزَوِّدَهٗ مَا عِنْدَهٗ. فَأَعْجَبَهُ الصُّنْعُ وَشَكَرَ عَلَيْهِ. وَجَلَسَ يَرْقُبُ مَا يُحْمَلُ إِلَيْهِ. وَثُبْنَا نَحْنُ إِلَى اسْتِثَارَةِ مُلَحِ الْأَدَبِ وَعُيُوْنِهٖ. وَاسْتِنْبَاطِ مَعِيْنِهٖ مِنْ عُيُوْنِهٖ. إِلَى أَنْ جُلْنَا فِيْمَا لَا يَسْتَحِيْلُ بِالْاِنْعِكَاسِ. كَقَوْلِكَ سَاكِبُ كَاسٍ. فَتَدَاعَيْنَا إِلَى أَنْ نَسْتَنْتِجَ لَهُ الْأَفْكَارَ. وَنَفْتَرِعَ مِنْهُ الْأَبْكَارَ. عَلَى أَنْ يَنْظِمَ الْبَادِيْ ثَلَاثَ جُمَانَاتٍ فِيْ عِقْدِهٖ ثُمَّ تَتَدَرَّجُ الزِّيَادَاتُ مِنْ بَعْدِهٖ۔

الترجمة والمطالب اس جماعت میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے غلام کو حکم دیا کہ جو کچھ اس کے پاس کھانے کا ہو توشہ اس کو دیدو اس کو ان کے احسان نے تعجب میں ڈال دیا اور اس نے شکریہ ادا کیا اور بیٹھ گیا اس شے کے انتظار میں جو اس کے سامنے پیش کی جائیگی اور ہم بھی لطائف حکمت سے ادبی نمکینی عمدہ باتوں پر بحث کرتے کرتے اور چشمہ والوں سے بہتے ہوئے پانی کو نکالتے نکالتے ہم ایسے کلام کے متعلق چکر لگانے لگے جو اُلٹا کرنے کے بعد بھی وہ ہی باقی رہے جیسے ساکب کاس (اگر ہم اس کو آخیر سے الٹا کریں تو وہی ساکب کاس ہوتا ہے اور اس کے لفظی معنی شراب کے بہانیوالے کے ہیں) تو ہم سب کی یہ رائے ہوئی کہ ہم اس خاص طرز پر اپنی فکروں کو زور دیں یعنی اپنی اپنی طبیعت کو ہم آزمائیں اور باکرہ کی ہم بکارت زائل کر دیں (یعنی ہم ایسے کلمات اپنی عقل و فکر سے نکالیں جو کسی نے آج تک نہیں نکالے ہوں) اور یہ اس طرح ہونا چاہیئے کہ پہلا شخص تین چاندی یا موتی کے دانے عمدہ کلمات کی لڑی میں پروئے پھر بتدریج و آہستہ سے اوپر کی طرف ترقی کرتا جائے۔

تشریح لغات ؎ فاعجبہ اعجاب مصدر از افعال بمعنی خوش ہونا اور تعجب کرنا واعجب بنفسہ بمعنی غرور کرنا اور تکبر کرنا ؎ الصنع بالضم مصدر از فتح یقال صَنَعَ الشیٔ صَنعا وصُنعًا جبکہ وُہ بنائے وصنع الیہ معروفًا جبکہ وہ بھلائی کرے اور یہاں پر اس کے معنی احسان کے ہیں ؎ یرقب ای ینتظر از نصر یقال رقبہ رُقوبًا ورَقَابَۃً ورِقبانًا ورِقبۃً ورَقبَۃً جبکہ وہ نگہبانی کرے اور انتظار کرے اور ڈرائے ورقب النجم جبکہ وہ ستاروں کی دیکھ بھال کرے ورقبہ جبکہ وہ گلے میں رسی ڈالے ؎ ثبنا ای رجعنا یقال ثاب یثوب ثوبا اذا رجع از نصر و فی التنزیل مثابۃ للناس ای مرجعًا ؎ استثارۃ یہ استفعال سے مصدر ہے یقال ثار الغبار ثورا وثورانا ای هاج وارتفع ——— بھڑ جانا وغبار اڑانا از نصر واثارہ واستثارہ ای هیّجہ ؎ عیونہ یہ عین کی جمع ہے بمعنی خلاصۃ الشیٔ ؎ استنباط یہ باب استفعال سے مصدر بمعنی نکالنا یقال استنبط البئر یعنے اس کا پانی نکالا واستنبط الشیٔ یعنی خفا کے بعد ظاہر کیا واستنبط الفقیہ یعنی فقہ باطن کو اپنے فہم اور اجتہاد سے نکالا واستنبط یعنی اس نے اختراع کیا ؎ معینہ وہ ظاہر چیز جس کو آنکھیں زمین پر جاری دیکھتی ہوں اور پانی رواں جو بہتا ہو و فی التنزیل فمن یأتیکم بماء معین ؎ عیونہ یہ عین کی جمع ہے بمعنی پانی کا چشمہ والجمع اعینٌ وعیونٌ ؎ جلنا ای طفنا ودرنا از نصر یقال جال فی المکان وجال یجول جولا وجولانًا وجیلانًا ۔ جبکہ وہ چکر لگائے اور گھومے وجال الشیٔ جبکہ وہ پسند کرے ؎ لا یستحیل استحالۃ مصدر بمعنی محال ہونا اور ایک

حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلنا ۱۲ بالانعکاس انفعال سے یہ مصدر ہے بمعنے پلٹنا اور آخر سے اول کی طرف لوٹنا ۱۳ ساکب کاس اس کا الٹا بھی ساکب کاس ہے جیسے کلام پاک میں ربک فکبر یا کل فی فلک. ۱۴ ساکب یہ اسم فاعل ہے سکب سے یقال سکب الماءَ سکبًا ای صبّہ از نصر ۱۵ کاس وہ پیالہ جو شراب سے بھرا ہوا ہو والجمع کؤسٌ واکؤسٌ وکاسَاتٌ واکیاسٌ اور یہ مؤنث ہے ۱۶ تداعینا تداعی مصدر از تفاعل بمعنی آپس میں بلانا ۱۷ نستنتج استنتاج مصدر از استفعال بمعنی نتیجہ نکالنا یعنی نخرج ھذہ الکلمات من افکارنا یقال نتجت البھیمۃ ولدًا نتاجًا ای وضعتہ وولدت از ضرب واستنتج ای استولد واعلم ان النتاج للناقۃ والشاۃ کما یقال ولدت الامرأۃ ویقال وضعت الرمکۃ والاتان ۱۸ نفترع افتراع مصدر از افتعال بمعنی بکارت کا زائل کرنا یقال افترع البکر ای ازال بکارتھا وفرع الجبل فرعًا وفروعًا ای صعدہ از فتح ۱۹ الابکار یہ بکر کی جمع جو ثیب کی نقیض ہے بمعنی باکرہ اور بن بیاہی نوجوان و کنواری لڑکی ۲۰ البادی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے ای المبتدی یعنی شروع میں بیٹھنے والا از فتح یقال بدأ الشئ و بالشئ بدأ جبکہ وہ شروع کرے اور پہلے کرے ۲۱ جمانات یہ جمانۃ کی جمع ہے بمعنی موتی ۲۲ عقد بالکسر بمعنی ہار والجمع عقودٌ ۲۳ تندرج از باب تفعل تدرج مصدر بمعنی آہستہ سے اوپر کو چڑھنا یقال تدرج الی کذا ای تقدم الیہ شیئًا فشیئًا ویقال درج درُوجًا و درجانًا ای مشی مشیۃ من یضع علی الدرج از نصر وضرب ۲۴ الزیادات من بعدہ ای بعد المبتدی یزید کلمۃ واحدۃ لاغیر ۱۲۔

فَیُرَبِّعُ ذُومَیمَنَۃٍ فِی نَظْمِہٖ۔ وَیُسَبِّعُ صَاحِبُ مَیسَرَتِہٖ عَلیٰ رَغْمِہٖ۔ (قَالَ الرَّاوِیْ.) وَکُنَّا قَدِ انْتَظَمْنَا عِدَّۃَ اَصَابِعِ الْکَفِّ۔ وَتَاَلَّفْنَا اُلْفَۃَ اَصْحَابِ الْکَھْفِ۔ فَابْتَدَرَ لِعِظَمِ مِحْنَتِیْ۔ صَاحِبُ مَیْمَنَتِیْ۔ وَقَالَ (لَمْ اُخَامِلْ)، وَقَالَ مُیَامِنُہٗ (کَبِّرْ رَجَاءَ اَجْرِ رَبِّکَ)، وَقَالَ الَّذِیْ یَلِیْہٖ (مَنْ یَرُبُّ اِذَا بَرَّ یَنُمْ)، وَقَالَ الْاٰخِرُ (سَکِّتْ کُلَّ مَنْ نَمَّ لَکَ تَکِسْ)، وَاَفْضَتِ النَّوْبَۃُ اِلَیَّ۔ وَقَدْ تَعَیَّنَ نَظْمُ السِّمْطِ السُّبَاعِیِّ عَلَیَّ۔ فَلَمْ یَزَلْ فِکْرِیْ یَصُوْغُ وَیَکْسِرُ وَیُثْرِیْ وَیُعْسِرُ۔

الترجمۃ والمطالب

پھر اس کے بعد چار دانے پروئے اپنے شعر میں یعنی چار کہے دائیں جانب والا اور سات کہے بائیں ہاتھ والا اس کو چھپانے اور شرمندہ کرنے کے لیے راوی کہتا ہے کہ ہم سب کا اجتماع تعداد اور شمار میں ہاتھ کی انگلیوں کے برابر تھا اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے اصحاب کہف کی طرح جمع ہوئے تھے چنانچہ سب سے پہلے میری مصیبت میں اضافہ کرنے کے لیے میرے داہنی جانب والے نے سبقت کی اور اس نے کہا لم اخامل) یعنی تو ایسے بھائی پر ملامت کر جو تیرے سامنے بیٹھنے اور اٹھنے سے اکتا گیا ہے اور وہ گھبرا گیا ہے اور اس کے دائیں جانب والے نے کہا (کبر رجا اجر ربک) یعنی تو اپنے پروردگار سے ثواب کی امید خوب زیادہ بڑھا اور اس کے برابر والے نے کہا (من یرب اذا بر ینم) جو اپنے احسانات کی پرورش کرتا ہے اس کا مرتبہ بڑھے گا اور آخر نے کہا (سکت کل من نم لک تکس) یعنی ہر اس شخص کو جو تمہارے سامنے چغلی کھائے اس کو تم جھڑک دو اور چپ کرا دو تو تم عقل مند کہلاؤ گے اس کے بعد میری باری آئی اور سات دانوں کی ترتیب مجھ پر آئی پس میری عقل اور فکر ایسے کلمات ڈھالتی تھی اور پھر توڑ دیتی تھی اور مجھ کو وہ مال دار بنا دیتی تھی یعنی عبارت اور لفظ کے ملنے سے مجھے خوشی ہوتی تھی اور پھر مجھے مفلس بنا دیتی تھی یعنی عبارت اور لفظ نہ ملتے تھے تو مجھے رنج ہوتا تھا

تشریح لغات

۱ فیربع تربیع مصدر از باب تفعیل اور یہ اربع سے ماخوذ ہے ای یقول اربع کلمات یقال ربّع البیت

او الحوض جبکہ مکان یا حوض کو چوکور بنائے ۳۵ یسبع ای یقول سبع کلمات تسبیع مصدر اور یہ سبعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سات کلمات کہنا ویقال سَبَّعَ الاناء جبکہ وہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے وسَبَّعَہ جبکہ سات بنائے یا سات گوشہ بنائے ۳۶ علی رغمہ بمعنی اُس کی ذات پر یقال رغم انفہ رغما من باب سمع وکرم ورغم رغما ای ذل ای سمع وکرم ورغمہ رغما ای قہرہ از نصر ویقال فعل ذلک علی رغمہ ای علی کرہ وذل ۳۷ الکہف، کہف وہ جو پہاڑ میں غار ہوتا ہے اور جس کو کھوہ بھی کہتے ہیں غار اور کہف میں یہ فرق ہے کہ غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف کشادہ اور چوڑا ہوتا ہے اور اس کے معنے جائے پناہ کے بھی آتے ہیں والجمع کہوف۔ کماجاء فی القرآن ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ اور کہف سے وہ غار جیرم نما مراد ہے جو تبا خلوس پہاڑ میں ہے اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی میں ہے اور یہ شہر دقیانوس کا دار السلطنت تھا اور رقیم یہ ایک گاؤں کا نام ہے یا ایک میدان کا جو تبا خلوس پہاڑ میں ہے اور دقیانوس روم کا کافر ظالم بادشاہ تھا جو اس کے بتوں کو نہ پوجتا اس کو وہ عذاب سے مارتا یہ لوگ اس کے خوف سے ڈر کر غار میں چھپ گئے وہاں یہ لوگ جاکر سو گئے کسی کو نہ معلوم ہوا خداوند تعالیٰ نے ایک بار اُن کو جگا دیا جس سے لوگوں میں خبر پھیلی پھر یہ لوگ سو رہے حق تعالیٰ کی قدرت ہے نہ اس مکان میں ان پر دھوپ آتی ہے اور نہ مینہ اور نہ برف اور وہ کھلی جگہ ہے تنگ نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ سوتے ہیں ان کی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے کہ وہ جاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے اس مکان میں دہشت رکھی ہے تاکہ لوگ تماشا نہ کریں اور وہ لوگ بے چین نہ ہوں اور ان کے ساتھ ایک کتا بھی ہے اور اصحاب کہف کا دین ومذہب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ فقط وہ توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جو لوگ ان کی خبر پاکر معتقد ہوئے اور ان کے پاس مکان بنایا وہ نصاریٰ تھے اور وہ سات شخص تین سو برس تک پہاڑ کی کھوہ میں بے آب ودانہ سوتے پڑے رہے اور جب خدا نے چاہا ان کو اٹھا کھڑا کر دیا شمسی سو برس کے ایک سو تین سال قمری ہوتے ہیں اصحاب کہف کی قوم میں شمس سال کا حساب سے تین سو برس اصحاب کہف کو غائب ہوئے گذرے تھے اور عرب کے اندر قمری سال کا حساب ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے تین سو برس علیحدہ اور نو برس علیحدہ آیت میں ذکر کئے اور اصحاب کہف کا قصہ تاریخ کی کتابوں میں نادرات میں لکھا ہے اور ان کی صحیح تعداد ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو معلوم ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی ہیں جن کے یہ نام ہیں ۱ یملیخا ۲ مکسلمینا ۳ مسلمینا ۴ مرنوش ۵ برنوش ۶ شاذنوش اور چرواہے کا نام ۷ مرطونش ہے اور کتے کا نام قطمیر ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۳۸ ممتنی ای مشفقی والجمع ممتحن قال محن الشئ محنا ای اختبرہ وابتلاہ از فتح ۳۹ صاحب میمنتی ای صاحب یمینی والجمع میامین ۴۰ لم اخنا الخ اس کا عکس بھی لم اخائک ہے لم یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اجوف واوی ہے از نصر لوم اور ملام اس کا مصدر ہے ۴۱ اخا الخ اس کی جمع اِخوۃ اور اخوان آتی ہے یقال اخا اُخُوَّۃً ای صار اخا لہ او صدیقا از نصر ۴۲ مل اس کا مصدر ملال اور ملالۃ ہے بمعنی رنجیدہ ہونا اور بے قرار ہونا از سمع اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کو ملامت کر جو تیرے ساتھ بیٹھنے اور اٹھنے سے وہ گھبراتا ہو ۴۳ میامنہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر میامنۃ ہے اور اس کا مضارع یُیَامِنُ میامِنَۃً بمعنی دائیں طرف لے جاتا ۴۴ کبر تکبیر مصدر بمعنی بڑا بنانا یقال کبر الشئ جبکہ وہ بڑا بنائے اور بڑا کہے ۴۵ اجر بمعنی ثواب والجمع اُجُورٌ و آجار ۴۶ یلیہ ولی دَوَلِیَ یلی ولیًا سے بمعنی نزدیک ہونا یقال ولی وَوَلِیَ فلانا جبکہ قریب اور متصل ہو اور یہ ضرب سے کم مستعمل ہے ای الذی کان قریبًا منہ ۴۷ یرب رَبَّ یَرُبُّ رَبًّا سے بمعنی پالنا اور پرورش کرنا اور درجہ بدرجہ کمال کو پہنچانا از نصر ۴۸ بر از نصر وضرب یقال بَرَّ والدہ برًّا وَمَبَرَّۃً جبکہ وہ اطاعت کرے اور حسن سلوک کرے اور خدمت کرے ۴۹ ینم ای یزید شرفہ وثوابہ ومنزلتہ یقال نما ینمو نموا ونمی نمیًا ای زاد وکثر از نصر وضرب ۵۰ سکت یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از باب تفعیل بمعنی چپ کرانا ۵۱ تم یہ تَمِیمَۃٌ ۵۲ تکس بروزن تبع اس کا مصدر کَیْسًا وکَیَاسَۃً ہے اور یہ اجوف یائی

ہے بمعنی عقل مند ہونا یقال کاس الغلام یکیس کیسًا وکیاسۃ جبکہ وہ ظریف اور عقل مند ہوا از ضرب نے السمط وہ تاگا جس میں موتی پروئے جائیں والجمع سموط ۱۲ اسباعی یہ منسوب سبع کی طرف ہے اور اس سے مراد سات کلمات ہیں ۱۳ یصوغ از نصر یصاغ الشئ صوغًا جبکہ وہ ڈھالے ای ہیاہ وصاغ الکلام ای اخترعہ ۱۴ بکسر ای بیدم یقال کسرہ کسرًا ای فصلہ من غیر نفوذ جسم قاطع فیہ از ضرب ۱۵ ثیری از افعال اثراء مصدر بمعنی مال دار ہونا یقال اثر الرجل اثراء وثری ثری واثری ای کثر مالہ از نصر وسمع ۱۶ یعسر اعسارًا مصدر از افعال بمعنی فقیر اور محتاج ہونا۔

وَفِي ضِمْنِ ذٰلِكَ أَسْتَطْعِمُ. فَلَا أَجِدُ مَنْ يُطْعِمُ. إِلَى أَنْ رَكَدَ النَّسِيمُ. وَحَصْحَصَ التَّسْلِيمُ. فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي لَوْ حَضَرَ السَّرُوجِيُّ هٰذَا الْمَقَامَ. لَشَفَى الدَّاءَ الْعُقَامَ. فَقَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ بِأَبِي إِيَاسٍ. لَأَمْسَكَ عَلَى يَأْسٍ. وَجَعَلْنَا نُفِيضُ فِي اسْتِصْعَابِهَا. وَاسْتِغْلَاقِ بَابِهَا. وَذٰلِكَ الزَّوْرُ الْمُعْتَرِي. يَلْحَظُنَا لَحْظَ الْمُزْدَرِي. وَيُؤَلِّفُ الدُّرَرَ وَنَحْنُ لَا نَدْرِي. فَلَمَّا عَثَرَ عَلَى افْتِضَاحِنَا. وَنُضُوبِ ضَحْضَاحِنَا قَالَ يَا قَوْمِ إِنَّ مِنَ الْعَنَاءِ الْعَظِيمِ. اِسْتِيلَادَ الْعَقِيمِ. وَالْاِسْتِشْفَاءَ بِالسَّقِيمِ.

الترجمۃ والمطالب

اور میں اسی ضمن میں کھانے کی مدد طلب کرتا تھا پس میں نہیں پاتا تھا اس شخص کو جو مجھے کھانا کھلائے یعنی میں اس میں بہتیری کوشش کرتا رہا لیکن وہ بے سود ثابت ہوئی یہاں تک کہ ہوا ٹھیر گئی اور اپنی عاجزی (ان کلمات کے بنانے میں) ظاہر ہو گئی اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر ابو زید سروجی اس جگہ موجود ہوتا تو وہ اس مرض لا علاج سے شفا دیتا (یعنی نجات دیتا) پس وہ سب کے سب یہ کہنے لگے کہ اگر یہ کلمات ابا اس قاضی پر اتارے جاتے تو وہ بھی ناامید ہو کر رہ جاتے پھر ہم اس قسم کے کلمات کے دشوار ہونے اور ان کے دروازہ کے بند ہونے پر گھسے اور پہنچتے تھے (یعنی اس کے تلاش میں تھے) لیکن یہ مہمان آنے والا ہم کو حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اور وہ چپکے ہی چپکے موتیوں کو جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا) لیکن ہم اس سے بے خبر تھے لیکن وہ جب ہماری رسوائی اور ہمارے تھوڑے سے پانی کے خشک ہونے پر مطلع ہوا تو وہ کہنے لگا اے حضرات! بانجھ عورت سے بچہ جننے کی کوشش کرنا اور بیمار سے شفا طلب کرنا یہ کس قدر تکلیف دینے والی بات ہے۔

تشریح لغات

۱ استطعم استطعام مصدر از استفعال بمعنی کھانے کی مدد طلب کرنا والمراد ہہنا الطلب المعونۃ ولا احد من یعیننی ۲ رکد از نصر یقال رکد الماء رکودًا جبکہ وہ ٹھیرے ۳ النسیم صبح کی نرم ہوا جو نہ درختوں کو ہلائے اور نہ غبار وغیرہ اڑائے والجمع نسائم نسام والمراد ہہنا کلام القوم یقال نسمت الریح نسمًا ونسیمًا ونسمانًا ای ہبّت از ضرب ۴ حصحص از بعثر بمعنے ظاہر ہوا اور معلوم ہوا یقال حصحص الحق جبکہ پوشیدگی کے بعد ظاہر ہو ۵ التسلیم ای الاقرار بالعجز عن نظم السمط السباعی ۶ الداء العقام لا علاج مرض جس کو اطبا اور ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں اور اس مرض کے اچھے ہونے کی کوئی صورت ان کی نظر میں نہ ہو یقال عقمت المرأۃ عقمًا ای صارت عقیمًا از سمع واصل العقم المانع من قبول الاولاد والعقیم من النساء التی لا تقبل ماء الفحل ومنہ الریح العقیم التی لا تقبل اثر الخیر ۷ ابا اس یہ قاضی بصرہ کا نام ہے جو ذکاوت اور زیرکی میں ضرب المثل تھے اور یہ حضرت امیر معاویہؓ کے صاحبزادے تھے ۸ لامسک (اللام للتاکید) از افعال امساک مصدر بمعنی ٹھیرنا اور توقف کرنا یقال

مسک الشیٔ مسکًا ای قبضہ از نصر وضرب وامسکہ وامسک بہ ای قبضہ [9] یأس نا امید یقال یئس منہ یأسًا ای قنط از سمع وفی التنزیل قد یئسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار الخ [10] نفیض افاضۃ مصدر از افعال بمعنی پہنچانا اور گھسنا [11] استصعاب یہ باب استفعال سے مصدر ہے وھو صیرورۃ الشیٔ صعبا شدیدًا یقال صعب صعوبۃ ای صار صعبا از کرم [12] استغلاق مصدر از استفعال وھو صیرورۃ الباب عسیر الانفتاح یقال غلق غلقا ای ضجر از سمع و اغلق الباب ای غلقہ ضد فتحہ [13] الزور بمعنی زائر ملنے والا جمان یقال للمفرد والمثنی والجمیع یقال زارہ زورًا وزیارۃ ای اتاہ لقصد الالتقاء انتھی۔ [14] المعتری اسم فاعل کا صیغہ اعتراءً مصدر از افتعال بمعنی آنے والا یقال عراہ عروًا ای اتاہ طالبا معروفہ از نصر [15] المزدری اسم فاعل کا صیغہ از افعال ازدراءً مصدر بمعنی حقیر جاننے والا یقال ازدراہ ای احتقرہ واستخف بہ مجردہ از ضرب [16] عثر ای اطلع ووقف عثر عثورا مصدر بمعنے مطلع ہونا یقال عثر عثرًا وعثورًا علی السر جبکہ وہ بھید پر مطلع ہوا از نصر [17] افتضاحا مصدر از افتعال بمعنی رسوا کرنا ای خزینا بالعجز عن نظم السمط السباعی [18] نضوب مصدر بمعنی خشک ہونا یقال نضب الماء نضوبًا ای غار فی الارض از نصر وضرب والمراد ھھنا عدم القدرۃ علی مثل ھذہ العبارۃ [19] ضحضاحا بمعنی تھوڑا پانی یقال ضحضح الماء اذا احرک از بعثر ضحضا وضحضح وضحضیح ان ان سب کے معنی تھوڑے پانی کے آتے ہیں [20] العناء بمعنی سخت مشقت وتکلیف یقال عنی عناءً ای نصب وتعب از سمع [21] استیلاد العقیم ای طب الولادۃ من الامرأۃ العقیم وجمعھا عقائم وعقم والرجل العقیم جمعہ عقماء وعقام وعقمی [22] الاستشفاء ای طلب الشفاء بالمریض فانہ لوکان قادرا علی الشفاء لشفی نفسہ اولا یقال شفاہ شفاءً ای ابرأہ من مرضہ از ضرب [23] بالسقیم ای المریض یقال سقم سقمًا وسقامًا وسقما ای مرض وطال مرضہ فھو سقیم وھم سقام وسقمًا از سمع وکرم۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٍ۔ ثُمَّ[1] أَقْبَلَ عَلَيَّ وَقَالَ سَأَنُوْبُ[2] مَنَابَكَ۔ وَأَكْفِيكَ مَا نَابَكَ[3]۔ فَإِنْ شِئْتَ[4] أَنْ تَنْثُرَ۔ وَلَا تَعْثُرَ[5]۔ فَقُلْ مُخَاطِبًا لِمَنْ ذَمَّ الْبُخْلَ[6]۔ وَأَكْثَرَ الْعَذْلَ[7]۔ لُذْ[8] بِكُلِّ مُؤَمَّلٍ[9] إِذَا أَلَمَّ[10] وَمَلَكَ[11] بَذَلَ۔ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظِمَ۔ فَقُلْ لِلَّذِي تُعَظِّمُ ؎

أُسُّ[12] أَرْمَلًا[13] إِذَا عَرَا[14]	وَارْعَ[15] إِذَا الْمَرْءُ أَسَا[16]	أَسْنِدْ[17] أَخَا نَبَاهَةٍ[18]
أَبِنْ[19] إِخَاءً[20] دَنَسًا[21]	أُسُلُ[22] جَنَابَ[23] غَاشِمٍ[24]	مُشَاغِبٍ[25] إِنْ جَلَسَا[26]

الترجمہ والمطالب اور ہر جاننے والے پر زیادہ جاننے والا ہے (یعنی ہر بڑے کے سر پر بڑا ہے) پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر بولا کہ میں تمہارا قائم مقام ہو کر تمہاری تکلیف کو دور کر دوں گا یعنی جو چیز تمہیں پیش آئی ہے اس کا ازالہ کر دوں گا اگر تم نثر میں کہنا چاہتے ہو اور تم سے لغزش اور غلطی نہ ہو تو بخل کو برا کہنے والے اور بہت زیادہ ملامت کرنے والے کو خطاب کرتے ہوئے تم یہ کہو و لذ بکل موتل (لا) تم ہر ایسی امید گاہ کے زیر سایہ پناہ پکڑو جب وہ مال جمع کرے اور اس کا وہ مالک ہو جائے تو وہ خرچ کر دے اور اگر تم اشعار میں کہنا چاہتے ہو تو تم جسے بڑا سمجھو اس سے تم مخاطب ہو کر یوں کہو لہ فقیر محتاج بے توشہ جب تمہارے سامنے آئے اس پر تم بخشش کرو اور تم اس کے حقوق کی رعایت کا لحاظ کرو اگرچہ وہ برائی ہی کیوں نہ کرے اور مرتبہ شرافت والے کو عزت دے یا اپنے قریب کر اور عیب دار یا خبیث بھائی سے تو جدا اور علیحدہ رہے اور جبکہ ظالم بیٹھے تو اس کی درس گاہ سے دور رہ

اوراس کے پاس مت جاکیونکہ وہ شر کو بھڑکانے والا ہے (یعنی اس کے پاس بیٹھنے سے شر ہی ہوگا)

تشریح لغات | ۱؎ سانوب ای سأقوم یقال ناب عنه نوبًا ونیابًا ومنابًا ای قام مقامه از نصر ۲؎ نابك ای ما اصابك یقال نابه الامر نوبًا ونوبةً ای اصابه وناب الیه نوبة ای رجع الیه مرة بعد اخری وناب الی الله ای تاب وفی التنزیل وخرّ راکعا واناب والیك انبنا وانیبوا الی ربکم ۳؎ فان شئت اگر تم چاہو تو ان کلمات کو تم نثر میں کہو ورنہ نظم میں ۴؎ لاتعثر از ضرب ونصر سمع وکرم عثر وعثیر وعثار مصدر بمعنی غلطی میں پڑنا اور ٹھوکر کھانا یقال عثر الفرس جبکہ وہ ٹھوکر کھائے اور منہ کے بل گرے ۵؎ البخل یہ مصدر ہے بمعنی کنجوسی اور یہ سخاوت کی ضد ہے یقال بخل بخلا وبخل بخلا از سمع وکرم وفی التنزیل بخلوا به والذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ۶؎ العذل مصدر بمعنی ملامت یقال عذله عذلا ای لامه از نصر وضرب۔
۷؎ لذ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی تو پناہ پکڑ اور چھپ از نصر یقال لاذبه لوذا ولواذًا مثلثة اللام ولیاذا ای اذا التجأ ویقال لاذ بالجبل ای استتربه واختصن والتجاء الیه ولاذ الطریق بالدار ای اتصل بها واللوذ جانب الجبل وایضاً منعطف لوادی ۸؎ مؤمل اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل ای مرجو نفعل الخیر وهو الذی یطمع الناس بماله وکرمه۔
۹؎ لمّ ای جمع المال یقال لمّ الشئ لمًّا ای جمعه از نصر وفی التنزیل وتاکلون التراث اکلا لمًّا۔ ۱۰؎ ملک از ضرب یقال ملك ملکا وملکا وملکا وملکة ومملکة ومملکة جبکہ وہ مالک ہو وملک علی القوم جبکہ وہ غالب ہو وملک نفسه جبکہ وہ نفس کو اپنے قابو میں رکھے وملک المرأة جبکہ وہ نکاح کرے ۱۱؎ بذل بذل مصدر بمعنی خرچ کرنا یقال بذل بذلاً ای اعطی وجاد از نصر وضرب ۱۲؎ آس یہ امر کا صیغہ ہے آس یؤس اوسًا اور ایاسًا ہے جبکہ وہ عطا کرے اور بدلہ دے ۱۳؎ ارملا بمعنی فقیر بے توشہ یعنی مسکین والجمع ارامل ۱۴؎ عرا از نصر بمعنی سامنے آنا یقال عراه عروًا جبکہ وہ سامنے آئے ۱۵؎ ارع یہ امر حاضر کا صیغہ ہے رعایت سے بمعنی حفاظت اور رعایت کرنا یقال رعاه رعایةً ای حفظه از سمع وفتح ۱۶؎ اساء واصله اسا یعنی اتی لسوء (یعنی برائی کرے) وقیل آسًا بمعنی غمخواری اور یہ اسا اسوًا سے ماخوذ ہے بمعنی داوی ای احفظ حق من داوی دارک ۱۷؎ اسنداسنادًا مصدر از افعال بمعنی عزت دینا اور قریب کرنا اور ملانا یقال سندالیه سنودًا ای صار ذاشرف از سمع وکرم یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۱۸؎ نباهة بمعنی شرافت اور بلند مرتبہ یقال نَبُهَ نباهةً ای صار ذاشرف از سمع وکرم ۱۹؎ ابن یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از افعال بمعنی جدا کر تو یقال ابان الشئ جبکہ وہ جدا کرے اور کاٹے اور اس کے معنی ظاہر کرنے اور واضح کرنے کے بھی آتے ہیں ۲۰؎ اخاءُ یہ مصدر جیسے مواخاة ای جریان الاخوّة والصداقة بین اثنین (بھائی بندی) ۲۱؎ دنسا تدنیس مصدر از تفعیل بمعنی میلا اور خراب کرنا یقال دنس دنسا ودناسة عرضه اوثوبه ای تلطخ بمکروه وقبیح از سمع ویقال دنس فلان ای اذا جعل ما یشینه ۲؎ ؎ ؎ ۲۲؎ اُسْلُ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی دور ہو تو اور چھوڑ تو یقال سلا الشئ وعنه سُلُوًّا وسُلوانًا وسلوًّا ای ذهل عن ذکره از نصر۔ ۲۳؎ جناب بمعنی درگاہ وصحن وکنارہ اور قوم کے محلہ سے جو قریب ہو والجمع اجنبة ۲۴؎ غاشم بمعنی ظالم یقال غشمه غشمًا ای ظلمه۔ از نصر وضرب ۲۵؎ مشاغب یہ صفت کا صیغہ ہے اور صفت کے صیغے یہ ہیں شَغِبٌ وشَغَّبٌ وشِغابٌ ومِشْغَبٌ بمعنی شر کو بھڑکانے والا یقال شغب شغبًا وتشغیبًا وشغّب القوم وبهم وعلیهم ای هیّج الشرّ علیهم یعنی فساد برپا کرنا از فتح وسمع ۲۶؎ حلس ای اذا جلس ظالمٌ فلا تقربه وابعد عن فناء داره۔

أَسْرِ[1] إِذَا هَبَّ[2] مِرًّا[3] وَارْمِ[4] بِهِ إِذَا رَسَا[5]
أُسْكُنْ[6] تَقَوَّ[7] فَعَسَى يُسْعِفُ[8] وَقْتٌ نَكَسَا[9]

قَالَ فَلَمَّا سَحَرَنَا[10] بِآيَاتِهِ[11]. وَحَسَرْنَا[12] بِبُعْدِ غَايَاتِهِ. مَدَحْنَاهُ حَتَّى اسْتَعْفَى. وَ مَنَحْنَاهُ[13] إِلَى أَنِ اسْتَكْفَى[14]. ثُمَّ شَمَّرَ[15] ثِيَابَهُ. وَازْدَفَرَ[16] جِرَابَهُ. وَنَهَضَ يُنْشِدُ ؎

لِلّٰهِ دَرُّ عِصَابَةٍ[17] صَدَقَ[18] الْمَقَالِ مَقَاوِلَا[19]
فَاقُوا الْأَنَامَ فَضَائِلًا[20] مَأْثُورَةً وَ فَوَاضِلًا[21]

الترجمۃ والمطالب جب کہیں جھگڑا اٹھے تو تم چلتے بنو (یعنی چل دو) یا تم سردار بن جاؤ (تاکہ یہ قصہ ختم ہو جائے) اور جب قصہ ختم ہو جائے تو تم واپسی کا ارادہ کرو اور تو صبر کر (یعنی اطمینان سے بیٹھ) تاکہ تو قوت پائے بہت جلد نگوں سار زمانہ (اندھا زمانہ) وہ تیرے موافق ہو جائے گا اور تیری حاجت پوری کرے گا۔ راوی کہتا ہے جب ان نے ہم کو اپنے عجائبات سے اپنا مسخر کر لیا اور اپنے مراتب عالیہ سے ہم کو عاجز کر چکا تو ہم نے اس کی اس قدر تعریف کی کہ اس نے معافی چاہی اور ہم نے اس کو اتنا دیا کہ اس کو کافی ہو گیا اور بس کہنا پڑا۔ پھر اس نے اپنے کپڑے سمیٹے اور اپنا توشہ دان اٹھا کر دہ یہ اشعار پڑھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ؎ یہ لوگ تو بڑے سچے اور نہایت ہی فصیح ہیں اللہ خوب جانتا ہے اور مخلوق پر فضائل مشہورہ کی وجہ سے فوقیت لے گئے ہیں (یعنی بڑھ گئے ہیں) اور ان کی عطائیں اور بخششیں مشہور ہیں۔

تشریح لغات [1] اَسْرِ یا اُسْرُ یہ دونوں طرح سے یہاں ہو سکتا ہے بضم الھمزۃ والراء و بفتح الھمزۃ وکسر الراء و معناہ علی الاول ای کن سَرِیًّا ای سیدا رئیسًا واجھد فی قطع المراء (ای المخاصمۃ) اذا ثار وھاج یقال سرا سَرْوًا و سری سَرَاءً وسَرُوَ سَرَاوَۃً ای کان سریًا وسیدًا از نصر وسمع وکرم وحینئذ اسرا امر من السراوۃ وعلی الثانی امر من الاسراء والسری ای اذھب لیلا عن محل المراء [2] ھب از نصر بمعنے اٹھے یقال ھب الریح ھبا وھبوبًا ای ثارت وھاجت۔ [3] مرا یہ اصل میں مرآءً ممدودًا ہے جو مصدر ہے بمعنی جھگڑا و خصومت [4] ارم رَمْیٌ سے اور یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی پھینکنا از ضرب [5] رسا ای اذا ثبت واشتد یقال رسا رسوًا و رسوًّا ای ثبت ورسخ از نصر۔ [6] اسکن سکون سے یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی توٹھیر اور آرام لے از نصر ای اصبر علے حوادث الزمان [7] تقو یہ امر حاضر کا صیغہ ہے تقویٰ سے اور یہ باب تفعل سے ہے بمعنے قوت پانا اور مضبوط کرنا [8] یسعف اسعاف مصدر از افعال بمعنی کسی کی حاجت پوری کرنا یقال اسعفہ بحاجتہ جبکہ وہ کسی کی حاجت پوری کرے و اسعفہ علے الامر جبکہ وہ مدد کرے و اسعف بالرجل جبکہ وہ کسی کے قریب ہو و اسعف الشئ جبکہ وہ قریب ہو [9] نکسا انکس مصدر بمعنی حالت کا بدلنا یعنی سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کرنا اور اندھا ہونا اور اول کو آخر اور آخر کو اول کرنا یقال نکسہ نکسًا ای قلبہ علے راسہ از نصر [10] سحرنا سحر مصدر بمعنی جادو کرنا اور دھوکا دینا اور فریفتہ کرنا از فتح ای ادھشنا وصیرنا کالمسحور [11] بایاتہ ای بعجائبہ وفی بعض النسخ بابیاتہ [12] حسرنا ای اعیانا واعجزنا یقال حسر الرجل حسرًا ای تعب واعیا وحسر البعیر حسورًا ای ضعف وکل از ضرب [13] منحنا ای اعطیناہ یقال منحہ الشئ منحًا ای اعطاہ ایاہ از فتح وضرب [14] استکفی استکفاء مصدر از استفعال بمعنی کافی ہونا اور بس ہونا [15] شمر تشمیر مصدر از تفعیل بمعنی دامن سمیٹنا یعنی کوچ کرنے کا ارادہ کرنا [16] ازدفر از افتعال

بمعنی اٹھانا یقال زفر الشئ زفرًا وازدفرہ ای تحمّلہ بمشقۃ از ضرب لہ جرا بہ بمعنے چمڑے کا برتن اور توشہ دان اور تلوار کا نیام وا لجمع اجربۃ وجُرُبٌ ٹہ عصابۃ بالکسر جماعۃ الرجال والجمع عصائب والعُصْبَۃ ایضا الجماعۃ والجمع عُصَبٌ وفی التنزیل لتنوء بالعصبۃ یقال عصبہ عصبًا ای شدہ از ضرب لہ صدق یہ صدوق کی جمع ہے بمعنی کثیر الصدق ای صادقین نہ مقاولا یہ مقول کی جمع ہے بمعنی الفصیح اللسان (یعنی تیز طرار اور فصیح وظریف لہ فضائلا یہ فضیلت کی جمع ہے بمعنی بزرگی اور بڑائی اور یہ ذاتی چیز ہے اور یہ نقیصۃ کی ضد ہے ۱۲ فواضلا یہ فاضلۃ کی جمع ہے بمعنی عطا وبخشش اور یہ اکتسابی چیز ہے۔

حَاوَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ سَحْبَانًا لَدَيْهِمْ بَاقِلًا

وَحَلَلْتُ فِيهِمْ سَائِلًا فَلَقِيتُ جُودًا سَائِلًا

أَقْسَمْتُ لَوْ كَانَ الْكِرَا مُ حَيًا لَكَانُوا وَابِلًا

ثُمَّ خَطَا قِيدَ رُمْحَيْنِ. وَعَادَ مُسْتَعِيذًا مِنَ الْحَيْنِ. وَقَالَ يَا عِزَّ مَنْ عَدِمَ الْآلَ. وَكَنْزَ مَنْ سُلِبَ الْمَالَ. إِنَّ الْغَاسِقَ قَدْ وَقَبَ. وَوَجْهَ الْمَحَجَّةِ قَدِ انْتَقَبَ. وَبَيْنِي وَبَيْنَ كِنِّي لَيْلٌ دَامِسٌ. وَطَرِيقٌ طَامِسٌ

الترجمۃ والمطالب

پس میں نے اُن سے بات چیت کی تو اُن کے سامنے (پاس) سحبان کو بھی باقل پایا اور میں اُن کے پاس سائل (بھکاری) بن کر آیا تو میں نے اُن کو بہتا ہوا سخاوت کا چشمہ پایا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بڑے بڑے سخی لوگ ان کے سامنے معمولی بارش تھے (یعنی بڑے لوگ مینہ والے تھے تو یہ بڑی بوند تھے) پھر وہ دو نیزوں کے اندازے کے مانند چل کر اُس نے موت سے پناہ مانگی اور وہ کہنے لگا اے گم کردہ اقارب کی عزت! قوت اور اے ننگے بھوکوں کے خزانے! اس وقت تاریکی چھائی ہوئی ہے اور سیدھے راستہ کا چہرہ چھپ گیا ہے اور میرے گھر کے درمیان سخت تاریک رات حائل ہے اور الیبا راستہ ہے جو بے نشان ہے۔

تشریح لغات

لہ حاورتہم اے خاطبتہم دراجعتہم یعنی میں نے اُن سے بات چیت کی فی الحدیث والکلام ومثلہ التحاور وفی التنزیل واللہ یسمع تحاورکما یقال حار یحور حورًا ای رجع از نصر ۲ہ فوجدت سحبانا الخ عرب میں سحبان نہایت فصیح اور بلیغ شخص گذرا ہے جس کی فصاحت ضرب المثل ہے سہ باقلا یہ عرب میں بیوقوف اور بہت ہی کم عقل کند ذہن اور گفتگو میں عاجز شخص گذرا ہے اور اس کی حماقت کا واقعہ مشہور ہے یہ ایک دن ہرن کو گیارہ روپیہ میں خرید کر لا رہے تھے کسی نے ان سے اس کی قیمت دریافت کی تو آپ نے اپنے ہاتھوں کی دسوں انگلیاں پھیلا کر اور گیارہواں عدد زبان نکال کر پورا کیا اور انھوں نے ہرن کو اپنے بغل میں دبا لیا ہرن ان کی بغل سے نکل کر چھلانگیں مارتا ہوا بھاگ نکلا اور یہ دیکھتے ہی رہ گئے لہ حللت حلول مصدر از نصر بمعنی اترنا ہے فلقیت یقال لقی فلانًا یلقٰے لقاءً ولقاءۃً ولقارۃً ولقاینۃً ولقاءۃً ولُقیانًا ولِقیانًا ولُقیانۃً ولقیًا ولُقیًا ولُقیۃً ولِقیۃً ولُقًی جبکہ وہ ملاقات کرے وفی بعض النسخ فوجدت لہ جودا بالضم ای کرما وبفتح الجیم بمعنی المطر الکثیر یقال جار علیہ جودًا ای تکرم علیہ وجاد العین جودًا ای کثر دمعہ از نصر۔ ٹہ سائلا یہ سیلان سے

غود ہے بمعنے بہنا یقال سال الماء یسیل سیلاً و سیلاناً و مسیلاً و مسالاً جبکہ پانی بہے از ضرب ۸ حیا الحیا بتخفیف الیاء المطر و الجمع احیاء ۹ وابلا المطر الثقیل یقال وبلت السماء وبلاً ای امطرت کثیراً از ضرب ۱۰ خطا ای مشی از نصر یقال خطا خطوا جبکہ وہ قدموں کے درمیان کشادہ کرکے چلے ۱۱ قید بکسر القاف بمعنی مقدار القید و القید و القاد بمعنی اندازہ و مقدار یقال بینہما قید رمح او قاد رمح یعنی ان دونوں کے درمیان ایک نیزہ مقدار ہے ۱۲ رمح بن اس کا واحد رمح ہے بمعنی نیزہ والجمع رماح وارماح یقال رمحہ رمحا ای طعنہ بالرمح از فتح ۱۳ الحین بالفتح بمعنے ہلاکت اور موت یقال حان حیناً ای ہلک از ضرب ۱۴ عز مصدر بمعنے عزیز ہونا یقال عز عزاً وعزۃ و عزازۃ ای صار عزیزا از ضرب . . . . ۱۵ عدم الآل یعنی عدیم الآل بمعنی گم کردہ اقارب عدم بمعنے نہ ہونا یقال عدم المال عدماً وعدماً وعدماً ای فقد از سمع ۱۶ کنز بمعنے خزانہ المال المدخر والجمع کنوز یقال کنز المال کنزاً ای جمعہ وادخرہ از ضرب ۱۷ سلب سلب مصدر بمعنی چھیننا والسلب نزع الشیٔ من الغیر علی القہر از نصر ۱۸ الغاسق بمعنی تاریکی واندھیرا یقال غسق اللیل غسقاً وغسقاً وغسقاناً ای اشتدت ظلمۃ از ضرب ۱۹ وقب یقال وقبت الشمس وقباً و وقوباً ای غابت ووقب الظلام ای انتشر ووقب القمر ای دخل فی الکسوف از ضرب وفی التنزیل ومن شر غاسق اذا وقب ۲۰ انتقب انتقاب مصدر بمعنی پوشیدہ ہونا یقال انتقبت المرأۃ جبکہ عورت تاریکی کا نقاب ڈال لے اور نقاب ۲۱ کن بالکسر ہر وہ چیز جس سے دوسری چیز ڈھکی جائے یا محفوظ کی جائے والجمع اکنان اور یہاں اس سے مراد گھر ہے ۲۲ داس بمعنے بہت سخت تاریکی یقال وس اللیل دموساً ای اشتدت ظلمۃ از نصر و ضرب ۲۳ طامس بمعنے بے نشان ای دارس خفی الاعلام والطمس ازالۃ الاثر بالمحو از ضرب وفی التنزیل واذا النجوم طمست ۔ وربنا اطمس علی اموالہم ای ازل صورتھا۔

فَهَلْ مِنْ مِّصْبَاحٍ يُؤْمِنُنِي الْعِثَارَ۔ وَيُبَيِّنُ لِيَ الْاٰثَارَ۔ قَالَ فَلَمَّا جِيءَ بِالْمُلْتَمَسِ وَجَلَّ الْوُجُوْهَ ضَوْءُ الْقَبَسِ۔ رَاَيْتُ صَاحِبَ صَيْدِنَا هُوَ اَبُوْ زَيْدٍ نَا۔ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ هٰذَا الَّذِيْ اَشَرْتُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ اِذَا نَطَقَ اَصَابَ۔ وَاِنِ اسْتُمْطِرَ صَابَ۔ فَاتْلَعُوْا نَحْوَهُ الْاَعْنَاقَ۔ وَاَحْدَقُوْا بِهِ الْاَحْدَاقَ وَسَاَلُوْهُ اَنْ يُّسَامِرَهُمْ لَيْلَتَهٗ۔ عَلٰی اَنْ يُّجِيْرُوْا عَيْلَتَهٗ۔ فَقَالَ حُبًّا لِمَا اَحْبَبْتُمْ۔ وَرُحْبًا بِكُمْ اِذَا رَحَّبْتُمْ۔ غَيْرَ اَنِّيْ قَصَدْتُكُمْ وَاَطْفَالِيْ يَتَضَوَّرُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ۔ وَيَدْعُوْنَ لِيْ بِوَشْكِ الرُّجُوْعِ

الترجمۃ والمطالب | پس کیا کوئی چراغ مجھے ملے گا جو وہ مجھے ٹھوکر کھانے سے بچائے اور راستہ کے مجھے نشانات بتادے راوی کہتا ہے جب شئی مطلوبہ حاضر کی گئی (چراغ لایا گیا) اور مشعل کی روشنی نے چہروں کو روشن اور ظاہر کر دیا تو میں نے یہ دیکھا کہ ہمیں شکار کرنے والا خود ابوزید ہی ہے پس میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا یہ وہی شخص ہے جب یہ بولتا ہے تو ٹھیک بولتا ہے (یعنی جو کہتا ہے تو ٹھیک بات کہتا ہے اور جب اس سے بارش طلب کی جاتی ہے تو یہ برس پڑتا ہے یہ سن کر لوگوں نے اپنی گردنیں اٹھائیں اور اس کو دیکھنا شروع کیا اور اس کو اپنی آنکھوں سے گھیر لیا اور اس سے یہ درخواست کی کہ آج رات ہمارے ساتھ آپ باتیں کریں اور قصے اپنے سنائیں اور آپ کی تنگ دستی کی تلافی کر دی جائے گی پس اس نے یہ جواب دیا جس چیز کو آپ محبوب سمجھتے ہیں میں بھی اس کو محبوب سمجھتا ہوں (مجھے اس سے

انکار نہیں) آپ لوگوں نے مجھے مرحبا کہا، خدا آپ کے ساتھ فراخی اور وسعت کا معاملہ کرے لیکن صورت حال یہ ہے کہ آپ لوگوں کے پاس اپنے بھوکے بچوں کو بلبلاتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں جو میرے جلدی سے لوٹنے (یعنی واپسی کی) دعا مانگ رہے تھے دعا مانگ رہے ہوں گے۔

تشریح لغات [1] مصباح بمعنی چراغ والجمع مصابیح [2] یومنی ایمان مصدر از افعال یقال آمنہ ایمانا جبکہ وہ امن دے وآمن بہ جبکہ وہ تصدیق کرے اور اعتماد اور بھروسہ کرے وآمن لہ جبکہ وہ تابعدار و مطیع ہو یہاں پر معنی محفوظ اور امن میں رکھنے کے ہیں [3] العثار مصدر بالکسر بمعنی لغزش اور ٹھوکر کھانا اور منہ کے بل گرنا [4] الآثار یہ اثر کی جمع ہے بمعنی نشان وعلامت [5] الملتمس التماس مصدر از افتعال بمعنی لغزش اور اس سے مراد چراغ ہے جس کی تلاش تھی [6] ضوء بمعنی روشنی والجمع اضوءٌ یقال ضاء ضوءً وضیاءً ای انار واشرق از نصر [7] القبس بمعنی آگ کا شعلہ اور اس سے مراد روشنی ہے یقال قبس منہ قبسا ای اخذ منہ شعلۃً وقبس العلم ای تعلمہ از ضرب فی التنزیل او اتیکم بشہاب قبس ویستعار الاقتباس لطلب العلم والھدایۃ ایضا [8] اشرت اشارہ مصدر از افعال بمعنی اشارہ کرنا والمراد منہ بقولہ لو حضر السروجی ھذا المقام لشفی الداء العقام [9] اذا نطق الخزای اذا تکلم کان کلامہ صوابا۔ [10] استمطر استمطار مصدر از استفعال بمعنی بارش کا طلب کرنا یقال مطرت السماء مطرا ومَطَرًا ای نزل مطرہا از نصر وفی التنزیل وامطرنا علیہ مطرا۔ والمطر الماء المنسکب والمراد بہا کلامہ الفصیح السائل کالمطر [11] صاب ای اھل وانصب یقال صاب المطر صوبا ومصابا ای انصب از نصر والصیب السحاب او المطر [12] فاتلعوا گردن کو بلند کیا اور اٹھایا ای رفعوا وطوّلوا یقال تلع عنقہ تلعًا وتلاعۃ ای طالت وتلع الرجل ای طالت عنقہ او قامتہ از سمع والتلع ایضا من اوصاف العنق وھو اشرفہا کما ان الجید طولہا والھنع تطامنہا والغلب غلظہا والبتع شدہا والوقص قصرہا والحدل عوجہا والخدنع خضوعہا۔ [13] الاعناق یہ عنق کی جمع ہے بمعنی گردن [14] احدقوا ای احاطوا بابصارھم وعیونھم یقال حدق بہ حدقًا واحدق بہ ای اطاف از ضرب۔ [15] الاحداق یہ حَدَقۃٌ کی جمع بمعنے پتلی اور اس کی جمع حَدَقٌ اور حِدَاقٌ اور حدقات بھی آتی ہے [16] یسامر مسامرۃ مصدر از مفاعلت بمعنی رات کو باتیں کرنا یقال سامرہٗ جبکہ وہ اُس سے رات میں باتیں کرے [17] عیلۃ بمعنی فقر ومحتاجی وفی التنزیل وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللّٰہ [18] احببتم یعنی احببت ما احببتم حبا شدیدًا از افعال یقال احبّہٗ جب کہ وہ محبت کرے اور یہ حُبّ سے زیادہ مستعمل ہے [19] رحبا بکم یعنی رحبت بکم رحبًا اکثر مما رحبتم یقال رحبہٗ ای قال لہ مرحبًا ای صادفت سعۃ ورُحبًا یقال رحب المکان رحبا ورحابۃ ای اتسع از سمع وکرم [20] تصدتکم ای توجہت الیکم یقال تصدّٰہ ولہ والیہ تصدیا ای توجہ الیہ از ضرب [21] یتضوّرون تضور مصدر از تفعل بمعنی بھوک سے بے چین ہونا یقال ضار ضورًا ای جاع شدیدًا از نصر وتضور ای توجّع من ضرب او جوع۔ [22] الجوع بمعنی بھوک والجوع الالم من خلو المعدۃ۔ یقال جاع جُوعًا ومَجاعۃً ای ضد شبع از نصر [23] یوشک مصدر بمعنی چھپا کے اور جلدی کے یقال وشک الامر وشکًا ووشاکۃً ای سرع از کرم۔

وَاِنِ اسْتَنْزَاتُوْنِیْ [1] خَامَرَھُمُ [2] الطَّیْشُ [3]۔ وَلَمْ یَصْفُ [4] لَھُمُ الْعَیْشُ۔ فَدَعُوْنِیْ [5] لِاَذْھَبَ۔ فَاَسُدَّ مَخْمَصَتَھُمْ [6]

وَاُسِيْغَ غُصَّتَهُمْ. ثُمَّ انْقَلِبُ اِلَيْكُمْ عَلَى الْاَثَرِ. مُتَاهِّبًا لِلسَّمَرِ اِلَى السَّحَرِ. فَقُلْنَا لِاَحَدِ الْغِلْمَةِ اِتْبَعْهُ اِلٰى فِئَتِهٖ. لِيَكُوْنَ اَسْرَعَ لِفَيْئَتِهٖ. فَانْطَلَقَ مَعَهٗ مُضْطَبِنًا جِرَابَهٗ. وَمُحْتَجِنًا اِيَابَهٗ. فَاَبْطَاَ اِبْطَاءً جَاوَزَ حَدَّهٗ. ثُمَّ عَادَ الْغُلَامُ وَحْدَهٗ. فَقُلْنَا لَهٗ مَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيْثِ. عَنِ الْخَبِيْثِ. فَقَالَ اَخَذَ بِيْ فِيْ طُرُقٍ مُتْعِبَةٍ. وَسُبُلٍ مُتَشَعِّبَةٍ. حَتّٰى اَفْضَيْنَا اِلٰى دُوَيْرَةٍ خَرِبَةٍ. فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخِيْ. وَوَكْرُ اَفْرَاخِيْ.

الترجمۃ والمطالب

اور جب وہ یہ معلوم کریں گے کہ مجھے دیر ہوگئی تو وہ طیش میں دیوانہ ہو جائیں گے اور ان کی زندگانی مکدر (خراب) ہو جائے گی پس آپ مجھے جانے دیں تاکہ میں اُن کی بھوک کو بند کروں یا دور کروں اور ان کے غصہ (یا اٹکی ہوئی چیز) کو ختم کروں پھر میں اُلٹے پاؤں صبح تک بات چیت کرنے کے لیے تیار ہو کر لوٹ آؤں (یا لوٹوں) چنانچہ ہم نے ایک غلام کو حکم دیا کہ تو اس کے گھر تک ساتھ جاتا کہ وہ جلد لوٹ کر آئے پس وہ غلام ابوزید کے ساتھ اس کا توشہ دان بغل میں اٹھا کر جلد واپسی کے ارادہ سے اُس کے ساتھ چل دیا لیکن وہ بہت دیر کے بعد اور وہ حد سے تجاوز کر چکا تو غلام تن تنہا واپس آیا ہم نے اُس سے پوچھا کہ تم اُس شیطان خبیث کی کیا خبر لائے ہو اُس نے یہ جواب دیا کہ اُس نے مجھ کو دشوار گذار اور مختلف راستوں میں چلانا شروع کیا یہاں تک کہ ہم اُجڑے گھر (ویران مکان) تک پہونچے وہ وہاں پہنچ کر بولا کہ یہ ہی میرا گھر ہے اور میرے بچوں کا گھونسلہ ہے۔

تشریح لغات

۱؎ استراثونی ای استبطؤنی از استفعال یقال راث یریث ریثا جبکہ وہ دیر کرے یقال استراثہ ای استبطأہ ازضرب ۲؎ خامر از باب مفاعلہ ای خالط واصل الخمر الستر یقال خمرہ خمولا، سترہ از نصر و ضرب ویقال لما یستربہ خمار لکن صار فی التعارف اسما لما تغطی بہ المرأۃ رأسہا والجمع خُمُر۔
۳؎ الطیش ای خفۃ العقل (طیش اور غصہ ہونا یقال طاش طیشا ای خف وذہب العقل ۴؎ ولم یصف ای لم یخلص لہم معیشتہم از نصر یقال صفا یصفو صفوا وصفاء وصفوا۔ جبکہ وہ صاف ہو وصفا الجو جبکہ فضاء بے ابروباد ہو ۵؎ فدعونی از ودع بدع امر حاضر کا صیغہ بمعنے اترکونی از فتح ۶؎ مخمصتہم ای جوعہم یقال خمص الجوع خمصا المخمصۃ ای جعلہ خمیص البطن از نصر وخمص البطن خمصا ای فرغ وضمر وخمیص البطن ای فارغہا وضامرہا از سمع۔
۷؎ اسیغ ای سہل الدخول فی الحلق یقال ساغ الشراب فی الحلق سوغا ای سہل انحدارہ از نصر ۸؎ غصتہم الشجرۃ التی یغتص بہا الحلق (یعنی جس کا پھندا لگے) اور بمعنی غم واندوہ والجمع غصص وفی التنزیل وطعاما ذا غصۃ یقال غص بالطعام والماء غصصا ای اعترض فی حلقہ شیٔ از نصر وسمع ۹؎ انقلب انقلاب مصدر از انفعال ای ارجع ۱۰؎ الی السحر ای الی آخر اللیل والجمع اسحار یقال سحر سحرا ای بکر از سمع ۱۱؎ الغلمۃ یہ غلام کی جمع ہے اور اس کی جمع غلمان بھی آتی ہے ۱۲؎ فئۃ بمعنے جماعت والفئۃ الجماعۃ المتظاہرۃ التی یرجع بعضہم الی بعض فی التعاضد ۱۳؎ اسرع ای اعجل . . . یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ از کرم یقال سرع سرعۃ ای ضد بطوء ۱۴؎ لفیئتہ ای لرجعتہ والفئ والفیئۃ الرجوع الی حالۃ محمودۃ از ضرب ۱۵؎ معاؤمع ابی زید ۱۶؎ مضطبنا اضطبان مصدر از افتعال بمعنی بغل میں رکھنے والا یہ ضبن سے ماخوذ ہے بمعنی بغل اور پہلو کے درمیان رکھنا یقال ضَبَنَہٗ ضبنا واضطبنہ ای جعلہ تحت ابطہ از نصر۔

۱۷ مختثا از بعثرای محرضا و معجلا (جلدی کرنے والا) یقال حثحث البرق فی السحاب ۔ جبکہ بجلی بادلوں میں تڑپے و مجردہ از نصر ۱۸ ایابہ مصدر ای رجوع الحیوان الذی لہ ارادۃ والرجوع اعم یقال أب اوبا وایابا و مآبا ای رجع ۱۹ فابطاضد اسرع از افعال یقال بطوء بطاءً وبطوءً وبطاءً وابطاءً ای ضد اسرع از کرم ۲۰ الحدیث ای الخبر والجمع احادیث ۲۱ الخبیث ضد الطیب والجمع خُبُثٌ و خُبُثَاء واَخْبَاثٌ و خَبَثَةٌ ۲۲ متعبہ از افعال بمعنے تکلیف دینے والے یقال تعب تعبا ای کلّ و اعیا ضد استراح از سمع و اتعبہ ای اعیاہ ۲۳ متشعبۃ ای متفرقۃ یقال شعب الشئ شعبا ای جمعہ و فرقہ اصلحہ وافسدہ از فتح ۲۴ افضینا افضاء مصدر از افعال بمعنی پہونچنا یقال افضی الیہ ای وصل و فضا المکان فضوا و فضاء ای اتسع از نصر ۲۵ خربۃ ای غیر عامرۃ (خراب ویران مکان) یقال خَرِب خرابا جبکہ وہ غیر آباد ہوا از سمع ۲۶ مُناخی ای محل اقامتی اور مناخ کے اصلی معنی اُونٹ کے بیٹھنے کی جگہ کے ہیں اور اس کے معنی اقامت گاہ کے بھی آتے ہیں اور غیر پسندیدہ جگہ کے لیے کہا جاتا ہے ہذا مناخ سوء ۲۷ وکر عش الطائر (آشیانہ گھونسلہ) والجمع اوکر واوکار و وکور ۲۸ افراخی یہ فرخ کی جمع ہے والفرخ ولد الطائر (یعنی پرندے کا بچہ) والجمع فِراخٌ و اِفْراخٌ و اَفْرِخَةٌ و فِرْخَانٌ و فُرُوخٌ ۔

ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بَابَهٗ۔ وَاخْتَلَجَ مِنِّیْ جِرَابَهٗ۔ وَقَالَ لَعَمْرِیْ لَقَدْ خَفَّفْتَ عَنِّیْ۔ وَاسْتَوْجَبْتَ الْحُسْنٰی مِنِّیْ۔ فَهَاكَ نَصِیْحَةً هِیَ مِنْ نَفَائِسِ النَّصَائِحِ۔ وَمَغَارِسِ الْمَصَالِحِ۔ وَاَنْشَدَ۔

اِذَا مَا حَوَیْتَ جَنٰی نَخْلَةٍ　　فَلَا تَقْرَبَنْهَا اِلٰی قَابِلٍ
وَاِمَّا سَقَطْتَ عَلٰی بَیْدَرٍ　　یُحَوِّصُلُ مِنَ السُّنْبُلِ الْحَاصِلِ
وَلَا تَلْبَثَنَّ اِذَا مَا لَقَطْتَ　　فَتَنْشَبَ فِیْ كِفَّةِ الْحَابِلِ
وَلَا تُوْغِلَنَّ اِذَا مَا سَبَحْتَ　　فَاِنَّ السَّلَامَةَ فِی السَّاحِلِ
وَخَاطِبْ بِهَاتِ وَجَاوِبْ بِسَوْفَ　　وَبِعْ اٰجِلًا مِنْكَ بِالْعَاجِلِ
وَلَا تُكْثِرَنَّ عَلٰی صَاحِبٍ　　فَمَا مَلَّ قَطُّ سِوَی الْوَاصِلِ

الترجمۃ والمطالب پھر اُس نے اپنے دروازہ کو کھٹکھٹایا اور اس نے مجھ سے اپنا توشہ دان اچک لیا (چھین لیا) اور اُس نے کہا کہ میری زندگی کی قسم تونے میرے بھاری بوجھ (یا بڑی مصیبت) کو ہلکا کر دیا اور تو نیکی کا مستحق ہے لہٰذا ایک میری نصیحت جو عمدہ نصیحتوں سے ہے اور وہ بھلائیوں کے پودا لگانے (اُگنے) کی جگہ ہے (یعنی سرچشمہ ہے) تو اس کو لے۔ اور اُس نے یہ اشعار پڑھے۔ جبکہ تو میوہ دار درخت خرما کو اکٹھا کر چکے تو اس کے آئندہ سال تک اُس کے قریب مت جا اور اگر تجھے کھلیان مل جائے تو تو فوراً گیہوں کی بالی سے اپنا پیٹ (یا پوٹہ) بھرلے اور تو دانہ چننے میں بالکل دیر نہ کر ایسا نہ ہو کہ تو شکاری کے جال میں پھنس جائے اور تو تیرنے میں تیزی نہ کر (یعنی غوطہ نہ لگا) کیونکہ سلامتی کنارہ پر ہے اور تو لوگوں سے بات کہہ کر لا کر اور توسوف سے (یعنی سوف اعطیک) سے جواب دیا کر اور تو اپنی آخرت کو دنیا سے بیچ ڈال اور تو دوست کے پاس زیادہ مت جایا کر کیونکہ سوائے زیادہ ملاقات والے کے اور کوئی ہرگز رنجیدہ نہیں ہوتا (یعنی زیادہ ملاقات کرنے والا خود ہی گھبرا جاتا ہے۔

تشریح لغات ۱ اختلج اختلاج مصدر از افتعال بمعنی اچکنا اور کھینچنا اور چھین لینا ۲ الحسنی بمعنی اچھا انجام و فی التنزیل للذین

احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ [۳] نصائح یہ نصیحت کی جمع ہے والنصح تحری فعل او قول فیہ صلاح صاحبہ یقال نصحہ ولہ نصحًا ونصاحۃ ونصیحۃ ای اخلص لہ الود از فتح [۴] مغارس یہ مغرس کی جمع ہے بمعنی پودا لگانے کی جگہ یقال غرس الشجر واغرس جبکہ وہ پودا زمین میں گاڑے از ضرب [۵] المصالح یہ مصلحت کی جمع ہے بمعنی بھلائی و خیر خواہی یقال صلح صلاحًا وصلاحۃ ای ضد افسد از کرم ونصر وفتح والصلاح ضد الفساد وھما مختصان فی کثرۃ الاستعمال بالافعال وقوبل فی القرآن تارۃ بالفساد وتارۃ بالسیئۃ والمصلح یختص بازالۃ النفار بین الناس کما فی التنزیل خلطوا عملًا صالحًا واخر سیئًا ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا [۶] حویت جمعت یقال حوی الشیٔ حیا وحوایۃ ای جمعہ از ضرب ومنہ الحوایا بمعنی الامعاء جمع حویۃ وفی التنزیل او الحوایا او ما اختلط بعظم [۷] جنی بمعنی پھل وتوڑا ہوا میوہ والجمع اجناء وفی التنزیل وجنا الجنتین دان والجنی ما یجنی والجنی بالتشدید ما کان غضا ای جنی من ساعۃ [۸] نخلۃ شجرۃ التمر والجمع نخل۔ [۹] قابل اسم فاعل کا صیغہ بمعنی آیندہ سال و بمعنی آمادہ قبول و متاثر والجمع قَبَلَۃٌ [۱۰] اما یہ اصل میں ان ما تھا پس اس میں ان تو حرف شرط ہے اور اس میں ما زائدہ ہے [۱۱] بیدر بمعنی کھلیان واناج کا ڈھیر، والجمع بیادر [۱۲] حوصل یہ امر حاضر کا صیغہ ہے حوصلۃ مصدر ہے یقال حوصل الطائر جبکہ وہ پوٹا بھرے وحوصل الحنطۃ جبکہ وہ گیہوں کو اکٹھا کرے از بعثر والحوصلۃ فی الاصل للطائر اور یہاں اس کے معنی ہیں پیٹ بھرے تو [۱۳] السنبل گیہوں کی بالی والجمع سنابل وسنبلات اور اس کا واحد سنبلۃ ہے وفی التنزیل کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ [۱۴] ولا تلبث لبث مصدر از سمع بمعنے ٹھیرنا یقال لبث بالمکان لبثًا ولبثا ای اقام بہ ملازمًا لہ [۱۵] لقطت ای اخذت یقال لقط الشیٔ لقطًا ای اخذہ من الارض بلا تعب از نصر والتقط الشیٔ ای عثر علیہ من غیر قصد ولا طلب وفی التنزیل یلتقطہ بعض السیارۃ ..... [۱۶] فتنشب یہ منصوب ہے اس لیے کہ فا سببیہ ہے جو نہی کے جواب میں واقع ہے نشب مصدر بمعنی پھنسنا یقال نشبا الشیٔ فی الشیٔ نشبا ونشوبا ای علق فیہ ولم ینفذ از سمع [۱۷] کفۃ بالکسر بمعنی جال والجمع کِفَفٌ وکِفَافٌ [۱۸] الحابل اسم فاعل کا صیغہ بمعنی شکاری از نصر یقال حَبَلَ الصید حبلا ای اخذہ از نصر [۱۹] لا توغلن مت تیزی کر اور تو مت غوطہ لگا ای نتبالغن یقال وغل فی الشیٔ وغولا ای بالغ فیہ وذھب وابعد فیہ از ضرب۔

[۲۰] سبحت سباحۃ مصدر بمعنی تیرنا یقال سَبَحَ سِبَاحَۃً وسَبحًا جبکہ وہ پانی میں تیرے از فتح [۲۱] الساحل سمندر کا کنارہ والجمع سواحل [۲۲] ہات ای ھات شیئًا ای ولیکن عادتک السؤال اور یہ دو کلموں سے مرکب ہے یعنی ہا اور تاء سے [۲۳] حاوب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از باب مفاعلہ بمعنی جواب دے یقال جاوبہ جبکہ وہ جواب دے اور گفتگو کرے [۲۴] لسوف ای سوف اقضیک او اعطیک اگر کوئی مانگے تو اس کو نہ دے بلکہ تو اس سے یہ کہہ دے سوف اعطیک یعنی میں عنقریب تجھ کو دوں گا یعنی اس کہنے سے تم اس کو ٹال دیا کرو [۲۵] آجل یہ عاجز کی ضد ہے بمعنی دیر یقال اَجِلَ اَجَلًا ای تاخر از سمع والاجل المدۃ المضروبۃ للشیٔ وفی التنزیل بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا والجمع اٰجال [۲۶] مُلَّ یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے اس کا مصدر ملال ہے بمعنی رنجیدہ ہونا یقال مَلَّ مَلَلًا ومَلَالًا ای اصابہ الملال از سمع ...... [۲۷] الواصل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے وصل سے بمعنی ملنا اور ملاقات کرنا یقال وصل فلانًا وصلا وصلۃ۔ جبکہ وہ تعلق رکھے از ضرب ووصل الشیٔ بالشیٔ جبکہ وہ جوڑے اور جمع کرے ووَصَلَہٗ بالف دینار جبکہ وہ احسان کرے۔

ثُمَّ قَالَ اَخْزُنْهَا [۱] فِیْ تَامُوْرِكَ [۲]. وَاقْتَدِ [۳] بِهَا فِیْ اُمُوْرِكَ [۴]۔ وَبَادِرْ [۵] اِلٰی صَحْبِكَ [۶]۔ فِیْ كَلَاءَةٍ

رَبِّكَ۔ فَإِذَا بَلَغْتَهُمْ تَحِيَّتِيْ۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ وَصِيَّتِيْ۔ وَقُلْ لَهُمْ عَنِّيْ إِنَّ السَّهَرَ فِي الْخُرَافَاتِ۔ لَمِنْ أَعْظَمِ الْآفَاتِ۔ وَلَسْتُ أُلْغِيْ احْتِرَاسِيْ۔ وَلَا أَجْلِبُ الْهَوَسَ إِلَى رَأْسِيْ (قَالَ الرَّاوِيْ) فَلَمَّا وَقَفْنَا عَلَى نَحْوِيْ شِعْرِهِ۔ وَاطَّلَعْنَا عَلَى نُكْرِهِ وَمُكْرِهِ تَلَاوَمْنَا عَلَى تَرْكِهِ وَالْاِغْتِرَارِ بِإِفْكِهِ۔ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا بِوُجُوْهٍ بَاسِرَةٍ۔ وَصَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ۔

الترجمة والمطالب پھر وہ کہنے لگا کہ تو ان نصیحت کے کلمات کو اپنے دل میں جگہ دے اور تو اپنے معاملات (تمام کاموں میں) اس سے شمع ہدایت کا کام لے اور تو جلد اپنے ساتھیوں کے پاس جا اور تمہاری خدا حفاظت کرے پس جب تو وہاں پہنچے تو سب سے پہلے میرا اسلام (یا حیاک اللہ) اُن سے کہنا اور ان کو میری وصیت سنا دینا اور پھر یہ کہنا بیہودہ گوئی اور باطل باتوں میں جاگنا یقیناً یہ بہت بڑی آفت اور مصیبت ہے اور میں ایسا بے وقوف یا دیوانہ نہیں ہوں کہ میں اپنے نفس کی احتیاط کا خیال نہ کروں اور نہ میں اپنے سر میں دیوانگی ٹھونسنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتا ہے جب غلام نے ہمیں اُس کے ناشائستہ اور دھوکہ بازی کے اشعار کا مفہوم بتایا یا اُس کے ہم آگاہ ہوئے) تو ہم نے اس کے چھوڑنے پر اور اس کے جھوٹ سے دھوکا کھانے پر ایک دوسرے کو ملامت کی پھر اس کے بعد ہم ترش روئی کے ساتھ تجارت کے معاملہ میں ٹوٹا اٹھا کر جُدا ہو گئے۔

تشریح لغات لہ اخزنہا ای احفظ یقال خزن المال خزناً ای حفظہ فی الخزانۃ ثم یعبّر عن کل حفظ از نصر والخزنۃ جمع خازن ۲ہ تامورک یہ مبالغہ کا صیغہ ہے امر سے بمعنی زیادہ امر کرنے والا اور یہ معنی میں دل و جان اور خون دل کے مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی برتن اور بادشاہ کے وزیر کے بھی آتے ہیں ۳ہ اقتدیہ امر حاضر کا صیغہ ہے از باب افتعال اقتداءً مصدر بمعنی تابعداری کرنا اور حکم ماننا ۴ہ بادر یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از باب مفاعلہ مبادرۃ مصدر بمعنی سبقت کرنا اور جلدی کرنا ۵ہ صحبک بمعنی ساتھی و دوست اور ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا اور اس کی جمع اصحابٌ اور صُحْبَۃٌ اور صِحَابٌ اور صِحَابَۃٌ اور صَحَابَۃٌ بھی آتی ہیں اور یہ صاحب کی جمع ہے اور اصحاب کی جمع اصاحیب آتی ہے ۶ہ کلاءۃ یہ مصدر ہے بمعنی حفاظت و امانت و حراست یقال کلاءہ اللہ کلاءً وکلاءۃً وکلاءۃ ای حرسہ وحفظہ از فتح ۷ہ تحیتی مصدر از باب تفعیل بمعنی سلام کہنا وحیاک اللہ کہنا یقال حَیَّاہ تحیۃً جبکہ وہ حیاک اللہ کہے اور سلام کرے ۸ہ وصیتی یہ ایصاء کا اسم ہے جس چیز کی وصیت کی جائے والجمع وصایا ۹ہ السہر بمعنی جاگنا اور یہ مصدر ہے یقال سَهِرَ ای لم ینم لیلاً از سمع ۱۰ہ الخرافات یہ خرافۃ کی جمع ہے بمعنی لغو اور بے کار فضول باتوں میں وقت گذارنا یقال خرف خرفاً وخرف خرافۃ ای فسد عقلہ من الکبر از سمع وکرم ۱۱ہ الآفات یہ آفت کی جمع ہے بمعنی مصیبت یقال أفہ أوفاً ای اضرّہ وافسدہ از نصر ۱۲ہ الغی الغاء مصدر از افعال بمعنی چھوڑنا و باطل خراب کرنا یقال لغا الشئ لغواً ای بطل از نصر ۱۳ہ احتراسی یہ باب افتعال کا مصدر ہے بمعنے احتیاط و حفاظت یقال حَرَسَہ حَرْسًا وحِرَاسَۃً ای حفظہ از نصر ۱۴ہ الہوس دوران سر یا دماغ میں خشکی آجانے کی وجہ سے اُس کے دماغ میں مختلف خیالات پیدا ہو جائیں اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ جنون کی ایک قسم ہے واللہ اعلم یقال ھَوِسَ ھَوَسًا ای کان بہ ھَوَسٌ از سمع ۱۵ہ نحوی والنحواءُ ممدوداً او مقصوراً یہ دونوں طرح مستعمل ہے بمعنی مصداق کلام ومنشاء کلام ومضمون کلام والجمع نجاء یقال نحا بکلامہ الی کذا نحواً ای اشار از نصر۔ ۱۶ہ نکرہ بالضم مصدر بمعنی چالاکی و تیز فہمی

وبرا کام وبہت برا کام ؏ تلاوم تلاوم مصدر از باب تفاعل تلاوم مصدر ایک دوسرے کو آپس میں ملامت کرنا ای لاوم بعضنا بعضًا ؏ بافکہ مصدر بمعنی جھوٹ بولنا یقال افك افكا وافكًا وأفِكَ افكًا ای کذب از ضرب وسمع یقال افکہ عن کذا ای صرفہ وقلب رأیہ۔ فی التنزیل اجئتنا لتافکنا عن الہتنا ؏ باسرۃ بمعنے ترش رو اور بھونڈا بدشکل یقال بسر وجہہ بسرًا وبسورًا ای قطب وجہہ از نصر وفی التنزیل وجوہ یومئذ باسرۃ ؏ خاسرۃ یہ خاسر کا مؤنث ہے از سمع یقال خسر خسرًا وخسرًا وخسرًا وخسارًا وخسارۃ وخسرا وخسرانًا . . . جب کہ وہ نقصان اٹھائے اور گمراہ ہوا اور ہلاک ہوا اور یہ ضرب سے اس معنی میں آتا ہے یقال خسر المیزان خسرًا وخسرانًا جبکہ وہ کم کرے اور گھٹائے وخسر المال جبکہ وہ ضائع کرے

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ عَشْرَةَ الْقَهْقَرِيَّةُ!

(حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) قَالَ لَحَظْتُ فِیْ بَعْضِ مَطَارِحِ الْبَیْنِ۔ وَمَطَامِحِ الْعَیْنِ۔ فِتْیَةً عَلَیْهِمْ سِیْمَاءُ الْحِجَا۔ وَطَلَاوَةُ نُجُوْمِ الدُّجٰی۔ وَهُمْ فِیْ مُمَارَاةٍ مُشْتَدَّةِ الْهُبُوْبِ۔ وَمُبَارَاةٍ مُشْتَطَّةِ الْاُلْهُوْبِ۔ فَهَزَّنِیْ لِقَصْدِهِمْ هَوَی الْمُحَاضَرَةِ۔ وَاسْتِحْلَاءُ جَنَی الْمُنَاظَرَةِ۔ فَلَمَّا الْتَحَقْتُ بِرَهْطِهِمْ۔ وَانْتَظَمْتُ فِیْ سِمْطِهِمْ۔ قَالُوْا اَنْتَ مِمَّنْ یُّبْلِیْ فِی الْهَیْجَاءِ۔ وَیُلْقِیْ دَلْوَهٗ فِی الدِّلَاءِ۔

الترجمۃ والمطالب

(سترہویں مجلس جو قہقریہ کے نام سے منسوب ہے) حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے بعض دور دراز اور خوش منظر جاذب نظر مقامات میں کئی ایسے نوجوانوں کو دیکھا جن میں عقلمندی کے نشانات موجود تھے اور اندھیری رات کے تاروں جیسی خوبی کے اُن میں کمالات تھے اور وہ مباحثہ کی آندھیوں اور حد سے بڑھے ہوئے مناظرہ میں گھرے ہوئے تھے مجھے بھی بات چیت کی خواہش اور مناظرہ کے میووں کی شیرینی نے اُن تک پہنچا دیا جب میں اس جماعت میں پہونچا اور اُن کی لڑی میں شامل ہوا تو وہ مجھ سے یہ پوچھنے لگے کہ کیا آپ اس میدان کارزار (مناظرہ) میں بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور اپنا ڈول دوسرے ڈولوں کے ساتھ ڈالیں گے یعنی کیا آپ بھی اس مناظرہ میں شریک ہوں گے۔

تشریح لغات

؏ القہقریۃ اس مقامہ کا نام قہقریہ ہے اس واسطے کہ اس مقامہ میں ایک رسالہ ہے اور اس کے اندر انشاپردازی کا یہ کمال دکھلایا ہے کہ اس کے مضمون کو آخر سے بھی پڑھ سکتے ہیں اور یہ قہقرے کی طرف منسوب ہے جس کے معنی پیچھے کی طرف لوٹنے کے ہیں یقال رجع القہقری وایضا یقال تقہقر بمعنی رجع الی الوراء ؏ لحظت ای ابصرت ونظرت یقال لحظہ ولحظ الی فلان ای ابصرہ از فتح ؏ مطارح یہ مطرح کی جمع ہے بمعنے ڈالنا اور پھینکنا ای مرامی البعد والفراق وھی المواضع البعیدۃ التی ترمی الغربۃ الیھا من

المنازل وغیرها والطرح القاء الشئ وابعاده از فتح [۷] مطارح العین وہ خوب صورت جگہ جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا جائے یقال طمح بصره الیه طمحا و طماحا وطموحا ای ارتفع از فتح [۸] فتیۃ یہ لحظت کا مفعول ہے بمعنی جوان فتی کی جمع ہے اور اس کی جمع فتیان بھی آتی ہے [۹] سیماء بمعنی علامت وہیئت اور یہ ممدوداً اور مقصوراً دونوں طرح مستعمل ہے اور سیمیاء اور سُوْمۃ اور سِیمیٰ سیما ان سب کے ایک ہی معنی ہیں [۱۰] الحجا بمعنی عقل والجمع احجاء [۱۱] طلاوۃ بالحرکات الثلاث فی الطاء بمعنی خوب صورتی ورونق [۱۲] نجوم یہ نجم کی جمع ہے بمعنی ستارہ یقال نجم نجوماً ای طلع [۱۳] الدجیٰ یہ دُجیۃ کی جمع ہے بمعنی تاریکی واندھیرا یا بادلوں کے ساتھ جو اندھیرا اور تاریکی ہوجائے یقال دجا اللیل دجوا ودجوا ای اظلم۔ [۱۴] ممارۃ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنی جھگڑا اور لڑائی کرنا [۱۵] الھبوب مصدر بمعنی حرکت کرنا یقال هبت الریح هبا وهبوبا ای ثارت وهاجت از نصر [۱۶] مباراۃ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنی معارضہ اور مقابلہ کرنا یقال باداه مباراة ای سابقہ وبری القلم والسهم بریا ای نحتہ از ضرب [۱۷] مشتطۃ اسم مفعول کا صیغہ ای متجاوزۃ عن الحد یقال شط شطا وشططا ای بعد وافرط وتباعد عن الحق از نصر۔ [۱۸] الالھوب ایسا تیز رفتار گھوڑا جو گرد وغبار اُڑاتا ہوا چلے یا جس کے سموں (کھر) سے آگ نکلے والمراد ههنا ان حرکۃ المناظرۃ کانت شدیدۃ حتی جاوزت عن الحد یقال لهبت النار لهبا ولهیبا ای اشتعلت خالصۃ من الدخان از سمع [۱۹] نهزنی ای حرکنی مجھ کو ہلایا والهز التحریك الشدید از نصر [۲۰] ہوی مصدر بمعنی عشق سے لذیذ کی طرف نفس کا مائل ہونا از سمع اب یہ شوق کے معنے میں مستعمل ہے [۲۱] المحاضرۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی بات چیت وگفتگو [۲۲] جنی بمعنے پھل وٹوٹا ہوا میوہ والجمع اجناء وفی التنزیل وجنا الجنتین دان الخ [۲۳] برهطهم ای بجماعتهم والرهط العصابۃ دون العشرۃ وقیل یقال الی الاربعین والجمع اَرْهُط وارهاط وأراهط وأراهیط۔

[۲۴] سمطهم بالکسر بمعنی لڑی والسمط خیط اللؤلؤ مادام فیہ اللؤلؤ والجمع سموط ای جلست بینهم۔

[۲۵] یبلی ابلاء مصدر از افعال یقال ابلی فی الحرب یعنی سخت لڑائی ہونے کو ظاہر کیا یہاں تک لوگوں کو دکھلایا اور بلا میں کسی کو ڈال دینا اور بہادری کو ظاہر کرنا [۲۶] الھیجاء بمعنی لڑائی یقال هاج الشئ هیجا وهیاجا وهیجانا ای ثار وتحرك از ضرب۔

[۲۷] الدلاء یہ دلوں کی جمع ہے بمعنی ڈول والجمع دلاء وادل ودُلِیّ یقال دلوت الدلو اذا ارسلتها وادلیتها اذا اخرجتها۔

فَقُلْتُ بَلْ اَنَا مِنْ نَظَّارَةِ[۱] الْحَرْبِ۔ لَا مِنْ اَبْنَاءِ[۲] الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ۔ فَاضْرَبُوْا عَنْ حِجَاجِی[۳]۔ وَاَفَاضُوْا فِی التَّحَاجِیْ[۴]۔ وَكَانَ فِیْ بُحْبُوْحَةِ[۵] حَلْقَتِهِمْ۔ وَاِكْلِیْلِ[۶] رُفْقَتِهِمْ۔ شَیْخٌ قَدْ بَرَتْهُ[۷] الْهُمُوْمُ۔ وَلَوَّحَتْهُ[۸] السُّمُوْمُ[۹]۔ حَتّٰی عَادَ اَنْحَلَ[۱۰] مِنْ قَلَمٍ۔ وَاَقْحَلَ[۱۱] مِنْ جَلَمٍ[۱۲]۔ اِلَّا اِنَّهٗ كَانَ یُبْدِی الْعُجَابَ[۱۳] اِذَا اَجَابَ۔ وَیُنْسِیْ سَحْبَانَ۔ كُلَّمَا اَبَانَ[۱۴]۔ فَاُعْجِبْتُ بِمَا اُوْتِیَ مِنَ الْاِصَابَةِ۔ وَالتَّبْرِیْزِ[۱۵] عَلٰی تِلْكَ الْعِصَابَةِ۔ وَمَا زَالَ یَفْضَحُ كُلَّ مُعَمًّی۔ وَیُصْمِیْ فِیْ كُلِّ مَرْمًی[۱۶]۔

الترجمۃ والمطالب پس میں نے کہا میں تو محض جنگ کے تماشائیوں میں سے ہوں نہ کہ نیزہ باز اور تلوار مارنے والوں سے (میں لڑنے والوں میں سے نہیں ہوں) پس انھوں نے مجھ سے مناظرہ کرنے سے کنارہ کشی اختیار کی اور وہ لوگ آپس میں چیستاں بیان کرنے میں مشغول ہوگئے اور ان کے بیچ حلقہ میں ایک بوڑھے شخص بطور صدر مجلس تشریف رکھتے

تھے جو غموں کے مارے ہوئے (یعنی غموں سے زخمی) اور لوؤں یعنی گرم ہواؤں نے ان کا منہ جھلس دیا تھا یہاں تک کہ وہ قلم سے زیادہ کمزور اور قینچی کے ایک حصّہ سے زیادہ خشک تھا (یعنی عاجز تھا) مگر وہ نہایت عجیب باتوں کو ظاہر کرتا تھا جبکہ وہ جواب دیتا تھا اور تقریر کرتے وقت فصاحت سحبان (بلیغ مقرر، مبلّغ) کو بھلا دیتا تھا اور میں متعجب تھا اس پر کہ کیا خوب ذہن اس کو عطا ہوا ہے کہ تمام جماعت حاضرین پر غالب آرہا ہے اور وہ ہر معمے (چیستان) کو حل کرتا رہا اور ہر مرتبہ کی تیراندازی میں وہ شکار کرتا رہا (یعنی ٹھیک موقع نشان پر تیر مارتا تھا)۔

تشریح لغات ۱؎ نظارۃ النظارۃ القوم الذین ینظرون الی شیء یعنی تماشائی ۲؎ ابناء الطعن ای لامن اصحاب القتال یقال طعن فلانًا طعنا ای ضربہ بالرمح از فتح ونصر ۳؎ حجاجی ای محاجتی ومجادلتی (یعنی مجھ سے مناظرہ کرنا) یقال حاجۃ ای خاصمہ واصل الحج القصد للزیارۃ ثم خص فی الشرع لقصد بیت اللہ اقامۃ للنسک ومنہ الحجۃ ای الدلالۃ المبنیۃ للمحجۃ ای المقصد المستقیم وفی التنزیل فللّٰہ الحجۃ البالغۃ والمحاجۃ ان یطلب کل واحد ان یرد الاخر عن حجتہ ومحجتہ ۴؎ افاضوا از افعال ای خاضوا واندفعوا وشرعوا۔

۵؎ التحاجی بمعنی چیستان ومعمہ بیان کرنا یقال حاجاحجوا ای طرح الاحجیۃ از نصر ۔ ۶؎ بجوحۃ بمعنی وسط و درمیان یقال تبجح الدار جبکہ وہ اس کے وسط میں ہو (بجوحۃ الشیء وسطہ) ۷؎ حلقتھم حلقۃ بمعنی دائرہ والجمع حِلَق وحلاق ۸؎ الاکلیل جواہر سے مزین تاج اور پٹکا جس میں جواہرات ٹکے ہوئے اور جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کو بادشاہ پہنتے ہیں والجمع اکلۃ واکالیل ۹؎ بری تدبری یبری بریًا سے از ضرب بمعنی لاغر کرنا یقال بری السہم او القلم جبکہ تیر یا قلم کو تراشے یا چھیلے ۱۰؎ لوحتہ تلویح مصدر بمعنی متغیر کرنا اور بگاڑ دینا اور جھلسا دینا یقال لاحہ العطش او السفر لوحًا ولوّحۃ تلویحًا ای غیّرہ از نصر ۔

۱۱؎ السموم بمعنی گرم ہوا یعنی لُو والجمع سمائم وقال الراغب ھی الریح الحارۃ التی لا تؤثرا غیر السم۔

۱۲؎ انحل اسم تفضیل کا صیغہ بمعنی زیادہ لاغر ای ارق واھزل یقال نحل نحولا ای صار فی الدقۃ کالنحل از سمع وکرم ۔

۱۳؎ امحل اسم تفضیل کا صیغہ ای اشد یبوسۃ (زیادہ خشک یعنی عاجز) یقال قحل الشیء قحولًا وقحلًا وقحلًا ای یبس از سمع وفتح ۱۴؎ جلم بمعنی قینچی کا ایک حصہ وکلاھما جاماں والجمع جلام وفی الاصل آلۃ کالمقص لجلم الصوف یقال جلم الصوف جلما ای جزہ وقطعہ از ضرب ۱۵؎ العجاب بالضم الشیء الذی یکون فی غایۃ العجب۔

۱۶؎ ابان ای اظہر از افعال یقال ابان الشیء جبکہ وہ ظاہر کرے اور واضح کرے اور کاٹے اور جدا کرے وابان الشیء جبکہ وہ ظاہر اور واضح ہو اور اس کا صفت کا صیغہ مبین آتا ہے ۱۷؎ الاصابۃ مصدر از افعال بمعنی رائے کی درستی اور فکر پہونچ اور ٹھیک جواب ۱۸؎ التبریز مصدر بمعنی سبقت اور فوقیت لے جانا اور یہ بروز سے مشتق ہے یقال برز فلانٌ ای فان علے اقرانہ بعلم ولفضل ۱۹؎ العصابۃ بمعنی مردوں اور گھوڑوں اور پرندوں کی جماعت اور یہاں اس کے معنے جماعت کے ہیں۔

۲۰؎ معمے چیستان ھو الشیء الذی جعل المفھم فیہ اعمی ای لا یقدر علے ادراکہ من غایۃ اشکالہ ۔

۲۱؎ یصمی از افعال اصماء مصدر بمعنی تیر کا نشانہ پر پہنچنا یقال اصمی الصید ای رماہ فقتلہ ۲۲؎ مرمی مصدر میمی تیر پھینکنے کی جگہ یقال ہذا الکلام بعید المرامی یعنی یہ کلام دور رس ہے وما ابعد مرمی ہمتہ یعنی اس کی ہمت کا میدان کتنا وسیع ہے از رمی یرمی ضرب۔

اِلٰی اَنْ خَلَتِ الْجِعَابُ[1]۔ وَنَفِدَ[2] السُّؤَالُ وَالْجَوَابُ۔ فَلَمَّا رَاٰی اِنْفَاضَ[3] الْقَوْمِ۔ وَاضْطِرَارَهُمْ اِلَی الصَّوْمِ[4]۔ عَرَضَ[5] بِالْمُطَارَحَةِ[6]۔ وَاسْتَاذَنَ فِی الْمُفَاتَحَةِ[7]۔ فَقَالُوْا لَهٗ حَبَّذَا[8]۔ وَمَنْ[9] لَنَا بِذَا فَقَالَ اَتَعْرِفُوْنَ رِسَالَةً اَرْضُهَا[10] سَمَاؤُهَا۔ وَصُبْحُهَا[11] مَسَاؤُهَا۔ نُسِجَتْ[12] عَلٰی مِنْوَالَیْنِ[13]۔ وَتَجَلَّتْ[14] فِیْ لَوْنَیْنِ[15]۔ وَصَلَّتْ اِلٰی جِهَتَیْنِ۔ وَبَدَتْ ذَاتَ وَجْهَیْنِ۔ اِنْ بَزَغَتْ[16] مِنْ مَشْرِقِهَا۔ فَنَاهِیْكَ[17] بِرَوْنَقِهَا[18]۔ وَاِنْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا[19] فَیَا لَعَجَبِهَا[20]۔ قَالَ فَكَاَنَّ الْقَوْمَ رُمُوْا بِالصُّمَاتِ[21]۔ اَوْ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَةُ الْاِنْصَاتِ[22]۔ فَمَا نَبَسَ[23] مِنْهُمْ اِنْسَانٌ۔ وَلَا فَاهَ[24] لِاَحَدٍ هِمْ لِسَانٌ۔

الترجمة والمطالب

یہاں تک کہ ترکش خالی ہوگئے اور سوال وجواب ختم ہوگئے پھر جب اس نے جماعت کو بے خرچ اور خاموش ہوجانے پر مجبور دیکھا تو آپس میں مباحثہ اور مناظرہ کرنے کی تجویز پیش کی اور شروع کرنے کی اجازت چاہی پس سب نے بالاتفاق کہا بہت اچھا اور ہم میں ایسا اور کون ہے (جو اس کام کو شروع کرے) پس اُس بوڑھے نے کہا کہ آپ ایسے رسالہ سے واقف ہیں جس کی زمین آسمان کا ہو (اس کی پستی بلندی کا مرتفع ہو) اور اُس کی صبح اس کی شام ہو (یعنی اُس کا آخر اول جیسا ہو) جو دو لکڑیوں (دو طرز) پر بنایا گیا ہو اور وہ دو رنگوں میں ظاہر ہو اور وہ دو طرف کو نماز پڑھتا ہو (بیت المقدس وخانہ کعبہ) اور وہ دو چہروں والا (منافق) ہو کر ظاہر ہو (یعنی اوّل سے تو کچھ اور مضمون ہو اور اخیر سے کچھ اور ہو) اور اگر وہ مشرق سے طلوع کرے تو اُس کی رونق بہت ہی کافی ہے اور اگر وہ مغرب سے طلوع کرے تو بہت ہی تعجب ہے (یعنی شروع اور اس کا عکس اُس کے دونوں ہی اچھے ہیں) راوی کہتا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا لوگ خاموشی کا نشانہ بنائے گئے ہیں یا اُن پر خاموش رہنا ضروری ہوگیا ہے۔ چنانچہ کسی انسان نے اُن میں سے کچھ نہیں کہا اور نہ کسی کی زبان سے کوئی لفظ نکل سکا۔

تشریح لغات

[1] الجعاب یہ جعبۃ کی جمع ہے ترکش (وہی اوعیۃ السہام) وکنی بہ عن الفراغ من الکلام [2] نفد ای انقطع وفنی یقال نَفِدَ نَفَاداً ای فنی از سمع۔ [3] انفاض مصدر از افعال بمعنے بے توشہ ہونا (جھاڑتا) [4] الصوم مصدر ای الامساک عن الکلام (خاموشی) از نصر [5] عرض از تفعیل ای کنّی (کنایہ کیا) ولم یصرح خلاف التصریح [6] بالمطارحۃ یہ مصدر باب مفاعلہ سے ہے بمعنی مناظرہ ومباحثہ کرنا واصل الطرح القاء الشئ وایعادہ [7] المفاتحہ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے اور یہ فاتحہ سے ماخوذ ہے بمعنی ابتداء ای ابتداء الکلام واستفتاحہ یعنی شروع کرنا [8] حبذا یہ حَبَّ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب کلمہ ہے جو مدح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے بمعنی بہت ہی اچھا اور واہ واہ اور ہر صورت میں یہی صیغہ بولا جاتا ہے (حبّذا) اور کسی سے حبّذا کہنا بمعنے نعم الشئ ماقلت [9] ومن لنا بذا ای من یقوم ویتکفل بذلک [10] ارضها سماؤها یرید اعلاها واسفلها شبّہ اولها بالسماء واٰخرها بالارض یعنی تقراء مقلوبۃ من اٰخرها کما تقراء معتدلۃ من اولها [11] صبحها مساؤها ای اولها اٰخرها [12] نسجت نسج مصدر بمعنی بننا از نصر وضرب یقال نسج الثوب جبکہ وہ کپڑا بنے ونسج الکلام جبکہ وہ خلاصہ کرے اور آراستہ کرے ونسج الشاعر الشعر جبکہ وہ نظم کرے [13] منوالین یہ منوال کا تثنیہ ہے وہ لکڑی جس سے جولاہے کپڑا بنتے ہیں اور یہاں اس سے مراد مختلف طرز اور طریقہ ہے یعنی ایک مرتبہ تو یہ سیدھا پڑھا جاتا ہے اور دوسری مرتبہ بھی معکوس (الٹا) پڑھا جاتا ہے اور تم دونوں طرف سے (یعنی اوّل وآخر) سے اس کو پڑھ سکتے ہو [14] تجلت تجلی مصدر از تفعل بمعنی ظاہر ہونا یقال تجلی الشئ

۱۵ تجلبا جبکہ وُہ اچھی طرح ظاہر ہو ۱۶ لونین یہ لون کا تثنیہ ہے بمعنے رنگ والجمع الوانٌ اور اس سے یہاں یہ مراد ہے کہ جب لول سے یعنی سیدھا اُس کو پڑھا جائے تو اُس کے اور معنے ہوتے ہیں اور جب الٹا کر کے یعنی اخیر سے اُس کو پڑھا جائے تو اُس کے اور معنے ہوتے ہیں ۱۷ بزغت از نصر یقال بزغ بزغا وبزوغا ای طلع یقال بزغت از نصر یقال بزغ بزغا وبزوغا ای طلع یقال بزغت الشمس جبکہ آفتاب نکلے ۱۸ من شرقہا ای اولہا والجمع مشارق بمعنی آفتاب کے طلوع کی جگہ وبمعنی جہت ۱۹ فنا ہیک یہ اسم فعل ہے مدح کے مقام میں تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے بمعنی تجھ کو کافی ہے ۲۰ برونقہا بمعنے رونق وتازگی وخوبصورتی ۲۱ من مغربہا ای من آخرہا والجمع مغارب آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ (ممالک افریقہ اور بزبان حال ممالک یورپ) ۲۲ فیا لعجبا لام پر فتحہ ہے اے یا قوم احضروا وتعجبوا منہا ودنا دیتک لہذا العجب) ۲۳ بالصمات یہ مصدر ہے فعال کے وزن پر بمعنی چپ رہنا یقال صَمَتَ صَمْتًا وَ صُمُوتًا وصُماتًا ای سکت از نصر ۲۴ الانصات یہ مصدر ہے افعال سے بات سننے کے لیے چپ ہونا یقال نصت ازضرب نصتا وانصت لہ انصاتا جبکہ وہ بات سننے کے لیے خاموش رہے وانصتہ جبکہ خاموش کرے وفی التنزیل واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا ۲۵ ما نبس ای ما نطق وتکلم یقال نبس نبسًا ای تکلم از ضرب واکثر استعمالہ فی النفی یقال مَا نبس۔

۲۶ فاہ ای نطق یقال فاہ بکذا فوہًا ای نطق از نصر ۲۷ لسان بمعنی زبان یہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اور یہ مذکر اکثر استعمال ہوتا ہے والجمع اَلسِنَۃ واَلسُنٌ ولُسُنٌ ولسانات وبمعنی لغت وپیغام یقال لسان العرب عرب کی زبان ولسان القوم قوم کا ترجمان ولسان الحال زبان حال یا کسی چیز کی ظاہری کیفیت ولسان الصدق اچھی شہرت ولسان المیزان ترازو کا وہ حصہ جو تولتے وقت ہاتھ سے پکڑا جائے ولسان النار شعلہ۔

نَحِیْنَ رَاٰھُمْ بُکْمًا[۱] کَالْاَنْعَامِ[۲] وَصُمُوْتًا کَالْاَصْنَامِ[۳] قَالَ لَھُمْ قَدْ اَجَّلْتُکُمْ[۴] اَجَلَ الْعِدَّۃِ[۵] وَ اَرْخَیْتُ[۶] لَکُمْ طُوْلَ الْمُدَّۃِ[۷] ثُمَّ ھٰھُنَا مَجْمَعُ الشَّمْلِ[۸] وَمَوْقِفُ الْفَصْلِ[۹] فَاِنْ سَمَحَتْ خَوَاطِرُکُمْ مَدَحْنَا وَاِنْ صَلَدَتْ[۱۰] زِنَادُکُمْ قَدَحْنَا، فَقَالُوْا لَہٗ وَاللہِ مَالَنَا فِیْ لُجَّۃِ[۱۱] ھٰذَا الْبَحْرِ مَسْبَحٌ[۱۲] وَلَا فِیْ سَاحِلِہٖ مَسْرَحٌ[۱۳] فَاَرِحْ[۱۴] اَفْکَارَنَا مِنَ الْکَدِّ[۱۵] وَھَنِّیِٔ[۱۶] الْعَطِیَّۃَ بِالنَّقْدِ[۱۷] وَاتَّخِذْنَا اِخْوَانًا[۱۸] یَثِبُوْنَ[۱۹] اِذَا وَثَبْتَ وَیُثْبِتُوْنَ[۲۰] مَتٰی اسْتَثْبَتَّ[۲۱] فَاَطْرَقَ[۲۲] سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ سَمْعًا[۲۳] لَکُمْ وَطَاعَۃً فَاسْتَمْلُوْا[۲۴] مِنِّیْ وَانْقُلُوْا[۲۵] عَنِّیْ اَلْاِنْسَانُ صَنِیْعَۃُ[۲۶] الْاِحْسَانِ وَرَبُّ[۲۷] الْجَمِیْلِ فِعْلُ النَّدْبِ[۲۸]۔

الترجمۃ والمطالب پس جس وقت بوڑھے نے سب کو چوپاؤں کی طرح گونگا اور بتوں کی طرح خاموش پایا تو وہ کہنے لگا کہ میں تم کو مدت عدت (طلاق یعنی تین ماہ یا تین حیض یا عدت بیوہ چار ماہ دس دن) کے برابر مہلت دیتا ہوں اور یہ رسی کی مدت (طویل) کی میں نے تم کو کافی ڈھیل دی ہے پھر یہیں متفرق لوگوں کا اجتماع ہوگا اور اسی جگہ فیصلہ ہوگا اگر تمہاری طبیعتیں (بہادری کا جوہر) دکھائیں گی تو ہم تمہاری تعریف کریں گے اور اگر تمہارے چقماق آگ نہ نکال سکے تو ہم خود آگ نکالیں گے (یعنی روشن کریں گے) سب نے بالاتفاق یہ جواب دیا خدا کی قسم ہم اس دریا کے بڑے حصے میں تیرنے کے قابل نہیں ہیں اور نہ اُس کے کنارہ پر ہمارے لیے چراگاہ ہے پس آپ ہماری فکروں اور (ذہنوں) کو اس تکلیف اور مشقت

سے نجات دیں اور بڑی خوشی سے نقد عطیہ حاصل کریں اور آپ ہمیں اپنا بھائی سمجھیں اور ہماری ہر حرکت آپ کے تابع اور مطیع ہوگی اور جب آپ بدلہ چاہیں گے تو ہم اچھا بدلہ دیں گے یہ سن کر اس بوڑھے نے پہلے تو توقف کیا یعنی سر جھکا کر سوچا) پھر یہ کہا جو حکم ہو میں حاضر ہوں اچھا پس آپ لکھیئے اور مجھ سے نقل کیجئے انسان احسان کا پالا ہوا ہے دلپس احسان گویا رب ہے اور انسان اس کا عبد اور فعل جمیل کا پالنا یہ سخی اور شریفوں کا کام اور شیوہ ہے۔

تشریح لغات

لہ بکما یہ ابکم کی جمع ہے بمعنی گونگا دھو الذی یولد اخرس یقال بکم بکما ای خرس از سمع وھم یقولون فی ترتیب العی عن الکلام رجل عیّ وعییّ ثم حصِرٌ ثم فَہٌ ثم معجم ثم لجلاج ثم ابکم و فی التنزیل صم بکم عمی نہم لایرجعون ٢ہ کالانعام یہ نَعَمٌ کی جمع ہے بمعنی اونٹ (چوپایہ) دھو مختص بالابل وتسمیتہ ذلك لکون الابل اعظم نعمہ عندھم لکن الانعام یقال للابل والبقر والغنم لا یقال لہا انعام حتی تکون فی جملتہا الابل ٣ہ کالاصنام یہ صنمٌ کی جمع ہے وھو جثۃ متخذۃ من فضۃ او نحاس اوخشب وکانوا یعبدونہا متقربین بہا الی اللہ تعالیٰ وقال بعض الحکماء کل ما عبد من دون اللہ بل کل ما یشغل من اللہ تعالیٰ نہو صنم ٤ہ اجلتکم تاجیل مصدر از باب تفعیل بمعنے مہلت دینا ٥ہ اجل العدۃ ای مہلۃ عدۃ المطلقۃ او المتوفی عنہا زوجہا وقیل عدۃ الموت لانہا اطول العدد الاتری انہ ارخی لھم طول المدۃ نعدۃ المطلقۃ ثلثۃ قروء ای الحیض کما ھو الثابت عن الخلفاء الاربعۃ کما صرح بہ ابن کثیر وعدۃ المتوفی عنہا زوجہا اربعۃ اشہر وعشراً یقال اجل اجلا ای تاخر از سمع والاجل المدۃ المضروبۃ للشئ ویقال للمدۃ المضروبۃ لحیاۃ الانسان اجل و فی التنزیل وبلغنا اجلنا الذی اجّلت لنا والجمع آجال ؛
٦ہ ارخیت ارخاء مصدر از افعال بمعنے ڈھیل کرنا ای اسدلت وصددت یقال رخی رخا ورخوۃ ورخوا ورخاوۃ ای لان وسہل از سمع وکرم ورخا العیش ورخیَ ورخُوَ رخاءً ای اتسعَ وکان ھنیئًا از نصر وفتح وسمع الطول وفتح الواو بمعنی رسی اس کے اصلی معنی وہ رسی جو چوپاؤں پر نکیل میں ڈال کر ڈھیلی چھوڑ دی جائے ٨ہ الشمل مصدر بمعنی امر متفرق وامر مجتمع ویا دشمالی ٩ہ الفصل بمعنی قضاء اور حکم اور قول فصل اور قول حق ومنہ یوم الفصل یعنی قیامت کا دن ١٠ہ صلدت از ضرب صلو د مصدر بمعنی چقماق سے آواز نکلے مگر آگ نہ نکلے وعنی بذلك ان جہدت قرائحکم ولم یمکنکم ان تاتوا بالرسالۃ یقال صلد الزند صلوداً جبکہ آواز چقماق سے ہو اور اس میں آگ نہ نکلے از ضرب ١١ہ قدحنا ای اخرج النار یقال قدح بالزند جبکہ وہ چقماق سے آگ نکالے ای ان لم تقدروا علے انشاء الرسالۃ فانا أنشأنا ١٢ہ لجۃ ای معظم مادہ (پانی کا بڑا حصہ اور بڑی جماعت والجمع لُجَّ ولُجَجٌ ولجاج وفی التنزیل فی بحر لجی ١٣ہ مسبح یہ مصدر میمی ہے اور یہ سبح سے ماخوذ ہے بمعنی پانی میں تیرنا یقال سبح سُبحًا وسباحۃ جبکہ وہ تیرے واستعیر لمر النجوم فی الفلك کما فی التنزیل کل فی فلك یسبحون ١٤ہ مسرح موضع یسرح ویمشی فیہ (چراگاہ) ١٥ہ فارح اراحۃ مصدر از افعال بمعنی راحت وآرام دینا ١٦ہ الکد بمعنی تکلیف ومشقت یقال کدّ کدّا ای اشتد فی العمل والح فی الطلب وکدّہ ای اتعبہ از نصر۔ ١٧ہ ہنیٔ امر حاضر کا صیغہ بمعنی خوشگوار وعمدہ اچھا کر تو یقال ھنوء ھناءۃً ای بید لہا از کرم والہنئ مالا یلحق فیہ عناء ولا مشقۃ واصلہ فی الطعام از کرم، سمع ١٨ہ بالنقد ای بید لہا حالا بدون تاجیل والمراد

عجل لنا بالرسالۃ یقال نقد الثمن نقدًا ای اعطاہ معجلا از نصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹ اخوانا یہ اخ کی جمع ہے اوراس کی جمع اِخوۃٌ بھی آتی ہے بمعنی بھائی ۲۰ یثبون از وثب یثِبُ وثبًا و وثوبًا و وثابًا و ثیبًا وثبۃٌ (ضرب) بمعنی کودنا واٹھنا یقال وثب الی الشرف وَثبًا یعنی وہ عزت پر دفعۃً پہنچ گیا ومنہ وثبت ای نہضت وقفزت ۲۱ یثیبون ای یعطون الجزاء والثواب. اثابۃ مصدر از افعال بمعنی بدلہ دینا ۲۲ استثبت استثبابۃ مصدر از استفعال بمعنی ثواب طلب کرنا والثواب مایرجع الی الانسان من جزاء عملہ فیسمی الجزاء ثوابًا تصوّرًا انہ ھوھو ۔ ۲۳ الطرق اطراق مصدر از افعال بمعنی سر جھکانا یقال اطرق جبکہ وہ نگاہ جھکاکر زمین کی طرف دیکھے واطرق راسہ جبکہ وہ سر جھکائے ۲۴ سمعًا وطاعۃ ای اسمع سمعًا او سمعت قولکم واطعتکم طاعۃً ۲۵ فاستملوا ای اکتبوا اور یہ املاءٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی املا کرانا یقال استمليتُ الکتاب جبکہ وہ املا کرنے کی درخواست کرے ۲۶ انقلوا نقل مصدر از نصر یقال الکتاب جبکہ وہ نقل کرے ونقل الکتاب الی لغۃ کذا جبکہ وہ ترجمہ کرے ۲۷ الانسان ھٰذا مثل یضرب مثل لکل من انعقاد الی غیرہ لمعروفۃ ۲۸ صنیعۃ بمعنی مصنوعۃ بمعنی پالا ہوا یا بنا ہوا ای الانسان مصنوع ومخلوق من الاحسان کما قیل الانسان عبد الاحسان والمبر یستفید الحر ، ۲۹ رب یہ مصدر بھی ہے اور صفت بمعنے پالنا وپالنے والا واحسان کرنا اور یہاں پالنے کے معنی میں ہے والرب فی الاصل التربیۃ وھو انشاء الشئ حالًا فحالًا الی ھٰذا والرب یستعار للفاعل والجمع ارباب از نصر ۳۰ الجمیل بمعنی فعل جمیل اور یہ جمال سے ماخوذ ہے یعنی اغراض میں جو اچھا فعل ہو یقال جمل جملًا ای حسن ظاھرًا وباطنا خلقًا وخُلقًا از کرم ۳۱ الندب یہ مصدر ہے فضائل کی طرف سبقت کرنے والا اور شریف دانا والجمع ندوب وندباء یقال نَدُبَ ندابۃً ای صار ندبًا از کرم۔

وَشِیْمَۃُ الْحُرِّ ذَخِیْرَۃُ الْحَمْدِ۔ وَکَسْبُ الشُّکْرِ اِسْتِثْمَارُ السَّعَادَۃِ۔ وَعُنْوَانُ الْکَرَمِ تَبَاشِیْرُ الْبِشْرِ۔ وَاِسْتِعْمَالُ الْمُدَارَاۃِ۔ یُوْجِبُ الْمُصَافَاۃَ۔ وَعَقْدُ الْمَحَبَّۃِ یَقْتَضِیْ النُّصْحَ۔ وَصِدْقُ الْحَدِیْثِ حِلْیَۃُ اللِّسَانِ۔ وَفَصَاحَۃُ الْمَنْطِقِ سِحْرُ الْاَلْبَابِ۔ وَشَرَکُ الْھَوٰی اٰفَۃُ النُّفُوْسِ۔ وَمَلَلُ الْخَلَائِقِ۔ شَیْنُ الْخَلَائِقِ۔ وَسُوْءُ الطَّمَعِ۔ یُبَایِنُ الْوَرَعَ۔ وَالْتِزَامُ الْحَزَامَۃِ زِمَامُ السَّلَامَۃِ وَتَطَلُّبُ الْمَثَالِبِ۔ شَرُّ الْمَعَایِبِ۔ وَتَتَبُّعُ الْعَثَرَاتِ۔ یُدْحِضُ الْمَوَدَّاتِ۔ وَخُلُوْصُ النِّیَّۃِ۔ خُلَاصَۃُ الْعَطِیَّۃِ۔ وَتَھْنِیَۃُ النَّوَالِ۔ ثَمَنُ السُّؤَالِ۔

الترجمۃ والمطالب آزاد لوگوں کی عادات ذخیرۂ تعریف ہیں اور شکر کا حاصل کرنا سعادت کا پھل حاصل کرنا ہے (یعنی نیک بختی کا ثمرہ ہے) اور کشادہ روئی بزرگی کے علامات ہیں اور نرمی اختیار کرنا یہ سچی دوستی کا سبب ہے اور محبت کی گرہ لگانا (یعنی دوستی کی مضبوطی) یہ لوگوں کی خیر خواہی کا مقتضا ہے اور سچ بولنا یا سچی بات کہنا یہ زبان کا زیور ہے اور بیان کا فصیح ہونا یہ عقلوں کے لیے جادو ہے اور خواہشات نفسانی کا جال یہ جانوں کی تباہی و بربادی کا سبب ہے اور خدا کی مخلوق کو رنجیدہ کرنا یہ عادتوں اور طبیعتوں کے لیے عیب ہے اور بری لالچ یہ پرہیز گاری اور تقویٰ کے خلاف ہے اور پختگی عقل مندی کی رائے کو پکڑنا یہ سلامتی کی باگ اور ڈور ہے اور لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا یہ سب سے خراب عیب کی بات ہے اور لگاتار لغزشوں کا ہونا یہ دوستیوں کو باطل کر دیتا ہے (بگاڑ دیتا ہے) اور نیت کا خالص ہونا (ریا سے)

بخشش کا حاصل ہے اور خوشگواری یعنی خندہ پیشانی سے عطا کرنا یہ مانگنے کا ثمن ہے یعنی اُس کی قیمت ہے۔

تشریح لغات

لہ شیمۃ بمعنی طبیعت و خصلت والجمع شیم ۲ہ ذخیرۃ ما ذُخِرَ والجمع ذخائر یقال ذخرتہ ذخرًا واذّخرتہ واذا اعددتہ للعقبیٰ ازفتح ۳ہ کسب الشکر ای کسب الرجل فعلا یشکر الناس علیٰ ذلک فعلا۔ ۴ہ استثمار مصدر از استفعال بمعنی پھل حاصل کرنا یقال استثمر الشئ جبکہ نتیجہ خیز بنائے واستثمر الرجل جبکہ پھل پائے ۵ہ عنوان بمعنی علامت و شروع یقال عنوان الکتاب بمعنی کتاب کا دیباچہ وعنوان کل شئ وہ جس کے ظاہر سے باطن کا حال معلوم ہو جائے یقال الظاہر عنوان الباطن ۶ہ تباشیر یقال تباشیر کل شئ ای اولہ یعنی ہر چیز کی ابتدا اول اور شروع اور ہر چیز کا اول و بمعنی خوشخبری ۷ہ البشر بالکسر بمعنی طلاقۃ الوجہ یقال بَشَرَ بہ ولہ وبشر واستبشر ای سُرَّ از ضرب و سمع ۸ہ المداراۃ مصدر از باب مفاعلہ و حسن المعاشرۃ مع الناس یعنی کلام میں نرمی کرنا یقال دارالہ مداراۃ ای لاطفہ و خاتلہ و یقال دری الصید دریا ای ختلہ از ضرب ۹ہ المصافاۃ مصدر از باب مفاعلہ ای اخلاص المودۃ یعنی سچی دوستی ۱۰ہ حلیۃ بمعنی زیور و زینت والجمع حِلی و حُلی یہ جمع خلاف قیاس ہے ۱۱ہ شَرَک بمعنی جال و پھندا والجمع شُرُک و اشراک اور اس کا واحد شَرَکۃ ہے وہ راستہ جس پر جانوروں کے قدموں کے نشانات ہوں ۱۲ہ آفۃ بمعنی مصیبت والجمع آفات یقال آفہ اوفا ای افسدہ و اکثرہ از نصر ۱۳ہ ملل بمعنی غم دینا اور ملول کرنا اور بمعنی تنگدلی یقال مَلَّ مللًا وملالا وملالۃ ای اصابہ الملال و مل من الشئ۔ جبکہ وہ تنگدل ہو از سمع ۱۴ہ شین مصدر بمعنی عیب و برائی از ضرب یقال شانہ یشینہ جبکہ وہ عیب لگائے اور یہ زان کی ضد ہے ۱۵ہ الخلائق یہ خلیقۃ کی جمع ہے بمعنی طبیعت اور مخلوق ۱۶ہ الطمع نزوع النفس الی الشئ شہوۃ لہ از سمع ۱۷ہ بایَن از باب مفاعلہ ای بخالف یقال باینہ جبکہ وہ چھوڑ کر جدا ہو ۱۸ہ الورع پرہیزگاری و تقوی والورع التجنب عن المحرمات یقال ورع ورعا ای ابتعد عن الاثم وکف عن المعاصی والشبہات از سمع ۱۹ہ الحزامۃ بمعنی نہایت ہوشیاری و پختہ کاری و عقلمندی یقال حزم حزامۃ ای کان یضبط امرہ یاخذ فیہ بالثقۃ از کرم ۲۰ہ تطلب مصدر از باب تفعل تکلف کے ساتھ اور بار بار ڈھونڈھنا ۲۱ہ المثالب یہ مثلبۃ کی جمع ہے بمعنی عیب و برائی یقال ثلبہ ثلبا ای عابہ و اغتابہ وسبہ وطرد از ضرب ۲۲ہ المعائب یہ معاب اور معابۃ کی جمع ہے بمعنی عیب اور برائی یقال عابہ عیبا ای ذمہ ونسبہ الی العیب از ضرب ۲۳ہ تتبع مصدر از باب تفعل بمعنی ڈھونڈھنا اور تلاش کرنا ۲۴ہ العثرات یہ عثرۃ کی جمع ہے بمعنی لغزش یقال عثر الرجل عثرًا وعثارًا وعثورًا اذا سقط و یتجوز فیمن یطلع علی امر من غیر طلبہ۔

۲۵ہ یدحض از افعال ای یبطل و یزیل یقال دحض الحجۃ دحضًا ودحوضا وادحضہا ای ابطلہا فدحضت ای بطلت یتعدی و یلزم از فتح ۲۶ہ المودات یہ مودۃ کی جمع ہے بمعنی دوستی وفی التنزیل جعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۲۷ہ البنیۃ بمعنی قصد و ارادہ و دل کا عزم و امر و حاجت والجمع نیات ۲۸ہ النوال بمعنی داد و دہش و درستی ۲۹ہ ثمن السؤال یعنی من سال منک شیئا من المال نقد باع منک بہاء وجہہ فثمنہ ان تعطیہ ہنیئا مریئا وتلقاہ بوجہ طلیق۔ ثمن بیع شدہ چیز کا بدلہ و قیمت والجمع اثمان واثمنہ واثمن۔

وَتَكَلُّفُ الْكُلَفِ. يُسَهِّلُ الْخَلَفَ. وَتَيَقُّنُ الْمَعُونَةِ. يُسَنِّي الْمَؤُونَةَ. وَفَضْلُ الصَّدْرِ.

سَعَةُ الصَّدْرِ۔ وَزِيْنَةُ الرُّعَاةِ۔ مَقْتُ السُّعَاةِ۔ وَجَزَاءُ الْمَدَائِحِ۔ بَثُّ الْمَنَائِحِ۔ مُهْرُ الْوَسَائِلِ۔ تَشْفِيْعُ الْمَسَائِلِ۔ وَمَجْلَبَةُ الْغَوَايَةِ۔ وَاسْتِغْرَاقُ الْغَايَةِ۔ وَتَجَاوُزُ الْحَدِّ۔ يُكِلُّ الْحَدَّ۔ وَتَعَدِّي الْأَدَبِ۔ يُحْبِطُ الْقُرَبَ۔ وَتَنَاسِي الْحُقُوْقِ۔ يُنْشِئُ الْعُقُوْقَ۔ وَتَحَاشِي الرِّيَبِ۔ يَرْفَعُ الرُّتَبَ۔ وَارْتِفَاعُ الْأَخْطَارِ۔ بِاقْتِحَامِ الْأَخْطَارِ۔ وَتَنَوُّهُ الْأَقْدَارِ۔ بِمُوَاتَاةِ الْأَقْدَارِ وَشَرَفُ الْأَعْمَالِ۔ فِيْ تَقْصِيْرِ الْآمَالِ۔

الترجمة والمطالب اور مشقتوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا پیچھے آنے والے انجام (یعنی یوم جزاء) کو خوشگوار بنا دیتا ہے اور معاونت (مدد دوستی) پر یقین رکھنا مشکل کو آسان کرتا ہے اور سردار (صدر نشین) کی بزرگی سینہ کی وسعت (کشادگی) ہے اور بادشاہوں کا زیور چغل خوروں (بُرے کام کرنے والوں) سے دشمنی رکھنا ہے اور تعریفوں کا بدلہ عطاؤں کا متفرق کرنا ہے (یعنی لگاتار عطیہ کرنا ہے) اور سفارشوں کی قیمت سوالوں کو پورا کر دینا ہے اور حد سے بڑھ جانا یہ گمراہی کا سبب ہے اور اندازہ سے بڑھنا تیزی کو کند کرتا ہے اور علم و ادب کی حفاظت نہ کرنا یہ ثواب کو برباد کر دیتا ہے (یعنی مرتبہ سے گرا دیتا ہے) اور حقوق کو بے تکلف بھلا دینا یہ نافرمانی کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور تہمت کی جگہوں سے بچتے رہنا یہ مرتبوں کو بڑھاتا ہے (یعنی بلند کرتا ہے) اور مرتبوں (عزتوں) کا بلند ہونا ہلاکت کی جگہ (دشواریوں) میں گھس جانے سے ہے اور درجوں (مرتبوں) کا بلند ہونا یہ تقدیر خداوندی پر منحصر ہے اور اعمال کی بلندی آرزوؤں کو کوتاہ) کم کرنے میں ہے۔)

تشریح لغات ۱ تکلف مصدر از باب تفعل بمعنی برداشت کرنا یقال تکلف الامر جبکہ وہ برداشت کرے ۲ الکلف یہ کلفت کی جمع ہے بمعنے مشقت تکلیف اور رنج اور کسی مصیبت یا حق کے بارے میں جو رنج کسی انسان کو پہنچے ۳ تسہیل از باب تفعیل تسہیل مصدر بمعنی آسان وسہل بنانا یقال سهّل الامر ای یسّره کا یقال سهل الامر سهولة ای یسر ضد عسر از کرم وقال الامام الراغب السهل ضد الحزن والجمع سهول ۴ تیقن مصدر از تفعل بمعنے یقین کرنا یقال یقن بالشئ یقنًا ای علمه وتحققه۔ ۵ المعونة بمعنے مدد کرنا اور معاونت اور معون کے معنی مدد کے آتے ہیں ۶ تسنی از تفعیل یہ سناء سے ماخوذ ہے بمعنی رونق دار کرنا و بلند یقال سنّی الرجل جبکہ وہ آسانی اور نرمی کرے ۷ المؤنة بمعنے مشقت اور تکلیف اور شدت والجمع مؤن یقال مان القوم ای احتمل مؤنتهم از نصر ۸ الصدر بمعنی ہر چیز کا سامنے سے اوپر کا حصہ، سینہ اور ہر چیز کا ابتدائی حصہ اور ہر چیز کا ایک ٹکڑا یقال صدر القوم بمعنی رئیس والمصدر الاعظم بمعنی وزیر اعظم والجمع صدور وسعة الصدر کنایة عن الحلم والتحمل والسخاء ۹ الرعاة یہ راعی کی جمع ہے بمعنے چرواہا و مویشی کا نگہبان اور اس کی جمع رعیان و رُعاءٌ و رِعاءٌ بھی آتی ہے والمراد به الولاة والحکام ۱۰ مقت مصدر بمعنی بہت دشمنی رکھنا یقال مقت الرجل مقتًا ای ابغضه اشد البغض وفی التنزیل انه کان فاحشة ومقتا ۱۱ السعاة یہ ساعی کی جمع ہے بمعنے چغلخور یقال سعی بفلان عند الامیر سعایة ای نم علیه ووشی به از فتح ۱۲ المدائح یہ مدیح کی جمع ہے بمعنی تعریفیں ۱۳ بث مصدر بمعنی متفرق

کرنا اور پراگندہ کرنا یقال بَثَّہٗ بَثًّا ای نشرہ وفرّقہ از نصر وفی التنزیل ھباء منبثًّا ۱۷ المنائح یہ منیحۃ یا منح کی جمع ہے بمعنے بخششیں یقال منح الشئ منحًا ای اعطاہ ایاہ از فتح ۱۸ مہر یہ مصدر بھی ہے بمعنی نکاح کا عوض مالی والجمع مھور ومھورۃ یقال ھذا مھو ذلک یعنی یہ اس کے بدلے میں ہے یقال مہر امراۃ مہرًا ای اعطاہ مہرًا از فتح ونصر۔ ۱۹ الوسائل یہ وسیلہ کی جمع ہے بمعنی ذریعہ ۲۰ المسائل یہ مسئلۃ کی جمع ہے بمعنے سوال کرنا ۲۱ مجلبۃ کسی چیز کے حاصل کرنے کا سبب اور باعث ۲۲ الغوایۃ مصدر بمعنی گمراہی یقال غویٰ یَغوی غوایۃ از سمع جبکہ گمراہ ہو محروم ہوا ور ہلاک ہو ۲۳ استغراق مصدر از استفعال یقال استغرق الشئ جبکہ وہ کل لے لے واستغرق الغایۃ جبکہ وہ مقررہ حد سے آگے بڑھ جائے واستغرق فی النوم جبکہ وہ گہری نیند سوئے واستغرق فی الضحک جبکہ وہ کھل کھلا کر ہنسے ۲۴ الغایۃ بمعنی مدت، جھنڈا، نتیجہ والجمع غایات یقال غایتک ان تفعل کذا یعنی تمہاری انتہائی طاقت ہے کہ تم ایسا کرو ویقال انت بعید الغایۃ یعنی تمہاری رائے درست ہے ۲۵ تجاوز یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنے بڑھنا یقال تجاوز عنہ جبکہ وہ چشم پوشی کرے اور معاف کرے وتجاوز فی الشئ جبکہ وہ افراط کرے ۲۶ یکل یہ کَلّ سے ماخوذ ہے بمعنے کند ہونا از ضرب اور یہ باب افعال سے ہے یقال اَکَلَّ ابکاء بصرہ جبکہ وہ نگاہ کو مدہم کرے واَکَلَّ البعیر جبکہ وہ اونٹ کو تھکائے ۲۷ الحد یہ مصدر ہے بمعنی تلوار کی تیزی اور کسی چیز کی انتہا یقال الحد من السیف بمعنی تلوار کی دھار والحد من الشراب یعنی شراب کی تیزی والحد من الانسان یعنی دبدبہ اور غضب کی بنا پر جو کیفیت پیدا ہو والحد من کل شئ یعنی تیزی از نصر ۲۸ تعدی مصدر از باب تفعل بمعنے تجاوز کرنا یقال تعدی الشئ جبکہ وہ تجاوز کرے وتعدی علیہ جبکہ وہ ظلم کرے وتعدّی الشئ الیٰ آخر جبکہ وہ تجاوز کرائے ۲۹ یحبط از افعال ای یبطل ویفسد یقال حبط عملہ حبطًا ای بطل از سمع واحبط ۳۰ القرب یہ قُربۃٌ کی جمع ہے وہی ما یتقرّبُ من الاعمال الصالحۃ ۳۱ العقوق مصدر بمعنے نافرمانی یقال عق الولد والدہ عقوقًا ای عصاہ از نصر ۲۹ تحاشی ای الاجتناب عن مواضع التھمۃ یہ تفاعل سے مصدر ہے یقال تحاشی عن کذا ای تنزہ وتبرأ ۳۰ الریب یہ ریبۃٌ کی جمع ہے بمعنے تہمت اور شک ۳۱ رتب یہ رُتبۃٌ کی جمع ہے بمعنی مرتبہ ودرجہ ۳۲ الاخطار یہ خطرٌ کی جمع ہے بمعنی بلندی مرتبہ وشرافت وہم پلہ ۳۳ اقتحام یہ افتعال سے مصدر ہے بمعنی کسی معاملہ میں اپنے کو مشقت کے ساتھ ڈالنا ویقال اقتحم فلانًا جبکہ وہ حقارت کرے واقتحم المنزل ہجوم کرنا واقتحم النجم ستارے کا غائب ہونا ومجردہ از نصر ۳۴ الاخطار یہ خطر کی جمع ہے بمعنی ہولناک وہلاکت کے قریب ہونا ۳۵ تنوہ مصدر از تفعل بمعنی بلند ہونا یقال ناہ النبات نوہًا ای ارتفع از نصر ۳۶ الاقدار یہ قدر بسکون الدال اور فتح دال کی جمع ہے بمعنی مرتبہ ۳۷ بمواتاۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی موافق ہونا ۳۸ الاقدار یہ قدر بفتح دال کی جمع ہے بمعنی قضا وقدر یعنی تقدیر خداوندی ۳۹ تقصیر یہ باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنی کوتاہ کرنا یقال قصر الشئ قصورًا ای نقص وقصر عن الشئ ای کف عنہ وترکہ وقصر الصلوۃ ای ترکہ از نصر ۴۰ الآمال یہ امل بفتح المیم وسکون المیم کی جمع ہے بمعنی امید۔

وَاِطَالَۃُ الْفِکْرَۃِ۔ تَنْقِیْحُ الْحِکْمَۃِ۔ وَرَأْسُ الرِّیَاسَۃِ۔ تَھْذِیْبُ السِّیَاسَۃِ۔ وَمَعَ اللَّجَاجَۃِ۔ تُلْغَی الْحَاجَۃُ۔ وَعِنْدَ الْاَوْجَالِ۔ تَتَفَاضَلُ الرِّجَالُ۔ وَبِتَفَاضُلِ الْھِمَمِ۔ تَتَفَاوَتُ الْقِیَمُ۔ وَبِتَزْیِیْدِ السَّفِیْرِ۔ یُمْنُ التَّدْبِیْرِ۔ وَبِخَلَلِ الْاَحْوَالِ۔ تَتَبَیَّنُ الْاَھْوَالُ۔ وَبِمُوْجِبِ الصَّبْرِ۔ ثَمَرَۃُ النَّصْرِ وَاسْتِحْقَاقُ الْاَحْمَادِ۔ بِحَسَبِ الْاِجْتِھَادِ۔ وَوُجُوْبُ الْمُلَاحَظَۃِ۔ کِفَاءُ الْمُحَافَظَۃِ۔

وَصَفَاءُ الْمَوَالِي۔ بِتَعَهُّدِ الْمَوَالِي وَتَحَلِّي الْمُرُوَّاتِ۔ بِحِفْظِ الْأَمَانَاتِ۔ وَاخْتِبَارُ الْإِخْوَانِ۔ بِتَخْفِيفِ الْأَحْزَانِ۔ وَدَفْعُ الْأَعْدَاءِ۔ بِكَفِّ الْأَوِدَّاءِ۔ وَامْتِحَانُ الْعُقَلَاءِ۔ بِمُقَارَنَةِ الْجُهَلَاءِ۔ وَتَبَصُّرُ الْعَوَاقِبِ۔ يُؤْمِنُ الْمَعَاطِبَ۔ وَاتِّقَاءُ الشُّنْعَةِ۔ يَنْشُرُ السُّمْعَةَ۔

الترجمۃ والمطالب اور زیادہ سوچنا علوم الٰہیہ میں عقل مندی کی صفائی ہے (دانش کو پاکیزہ بناتا ہے) اور سرداری کا اصل اصول انتظام کا مہذب ہونا ہے (یعنی رعیت کے حقوق کا لحاظ اور انتظام کرنا ہے) اور جا بجا سائل کے گڑگڑانے سے مطلب فوت ہو جاتا ہے اور انسان خوفوں کے وقت فضیلت پاتے ہیں (یعنی بہادری لڑائی کے وقت اور دشمن سے مڈبھیڑ ہونے پر ظاہر ہوتی ہے) اور ہمتوں کے فرق ہونے سے قیمتوں میں بھی فرق ہو جاتا ہے اگر اُس کی ہمت بلندی کے مرتبہ حاصل کرتے ہیں ہے تو اُس کی قیمت بلند ہے اور اگر اُس کی ہمت گھٹیا درجہ کے حاصل کرتے ہیں ہے تو اُس کی قیمت کی کوئی قدر نہیں) اور قاعدہ کے جھوٹ سچ ملانے سے نظام سُست (اور درہم برہم) ہو جاتا ہے اور حالات کی تباہی سے ڈر اور خوف ظاہر ہو جاتا ہے (اگر مرد کے اچھے اعمال ہیں تو دنیا اور آخرت میں اس کو کچھ خوف نہیں ورنہ دنیا اور آخرت دونوں میں اُس کی تباہی ہے) اور صبر کا انجام اُس کے پیسے مدد یعنی کامیابی کا پھل ہے یعنی صبر کرنے سے اس کو مدد ملتی ہے اور کوشش کرنے سے ہی انسان تعریف کا مستحق ہوتا ہے اور حقوق کا خیال رکھنا یہ قابل مراعات بناتی ہے (اگر تم اپنے بھائی کے حق کا خیال کروگے تو وہ تمہارا خیال کرے گا ورنہ نہیں) اور غلاموں کی اچھائی اپنے مالک کی اطاعت کرنا ہے اور امانتوں کی حفاظت کرنا یہ انسانیت کا زیور ہے اور بھائیوں کے امتحان کا راز غموں کے ہلکا کرنے میں ہے اور دشمنوں کو دور کرنا یہ دوستوں کے روکنے یا مدد سے ہے اور عقل مندوں کی آزمائش جاہلوں کی مصاحبت (پاس بیٹھنے) سے ہوتی ہے (اس لیے کہ عقل مند جاہل سے بھاگتا ہے) اور انجاموں کو سوچنا یہ ہلاکت کی جگہوں سے مامون رکھنا ہے اور بڑے کاموں سے بچنا یہ نیک نامی کی شہرت پھیلاتا ہے۔

تشریح لغات [1] اطالۃ الفکرۃ علوم الٰہیہ میں زیادہ غور و فکر کرنا [2] تنقیح یہ باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنے صفائی و پاکیزگی و درستی اور اُس کی آراستگی یقال نقح الکلام تنقیحا ای اصلحہ و ھذبہ ونقح العظم نقحا ای استخرج مخہ ونقح الجذع ای شذبہ وازال عقدھا ونقاھا از فتح [3] الحکمۃ اصابۃ الحق بالعلم والعقل والجمع حِکَمٌ یقال حَکَمَ حِکْمَۃً ای صار حکیما از کرم [4] الریاسۃ بمعنی سرداری یقال رؤس ریاسۃ ای کان رئیسا از کرم [5] تہذیب مصدر از تفعل بمعنی پاکیزہ ہونا و مہذب ہونا یقال ھذب الشجر وغیرہ ھذبًا وھذبۃ تھذیبًا ای قطعہ ونقاہ واصلحہ از ضرب [6] السیاسۃ ای خلوص التدبیر والقیام بالامر یعنی انتظام اور تدبیر کرنا یقال ساس القوم سیاسۃ ای دبرہ وتولی امرھم از نصر [7] اللجاجۃ ای الالحاح والاصرار یقال لج لججا ولجاجۃ ای تمادی وعند فی الامر المزجور عنہ از ضرب وسمع وفی التنزیل للجوا فی طغیانھم یعمھون۔ وبل لجوا فی عتو ونفور [8] تلغی از افعال الغاء مصدر بمعنی لغو اور باطل کرنا یقال لغا الشئی لغوًا ای بطل والغاہ ای ابطلہ از نصر [9] اوجال یہ وجل کی جمع ہے بمعنے ڈر از سمع [10] تفاضل از تفاعل تفاضل مصدر اور یہ فضیلت سے ماخوذ ہے یقال تفاضل الرجلان جب کہ ایک دوسرے پر فضل کا دعویٰ کریں [11] الہمم یہ ہمت کی جمع ہے بمعنے

قصد وارادہ وخواہش وابتدائے عزم وعزم قوی [12] القیم یہ قیمت کی جمع ہے اور یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی قیمت [13] السفیر دو قوموں کے درمیان صلح کرانے والا وایلچی والجمع السفراء [14] یہن از ضرب وہن بفتح الہا وسکونہا مصدر بمعنے سست ہونا خلق اور خُلق دونوں اعتبار سے یقال وَهَنَ وَوَهِنَ يَهِنُ وَوَهُنَ يُوْهِن وهنًا وَهَنًا وَوَهِنَ يُوْهَنُ جبکہ وہ کام میں سست اور کمزور ہو [15] الاہوال یہ ہول کی جمع ہے بمعنے خوف اور ڈر یقال هاله هولاء ای افزعه وخوفه از نصر [16] الاحماد یہ باب افعال سے مصدر ہے ایسے کام کرنا جو تعریف کے قابل ہوں یقال احمد الشئ جبکہ وہ قابل تعریف ہو واحمد الشئ یعنی قابل تعریف پانا واحمدہ یعنی فعل پر راضی ہونا اور تعریف کا حقدار ہونا [17] الملاحظۃ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنے لحاظ اور رعایت کرنا یقال لحظ فلانا والی فلان بالعین ای نظر الیہ وراقبہ از فتح ولاحظ لحاظا وملاحظۃ ای لحظ کل منہما الآخر [18] کفاء یہ مصدر ہے باب مفاعلہ سے بمعنے بدلہ یقال کافاہ کفاءً ای جازاہ [19] المحافظۃ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنے حقوق کا نگاہ رکھنا اور اس کی رعایت مدنظر رکھنا [20] الموالی بالضم ای الذی یوالی الخیر والکرم وقیل بالفتح یہ مولی کی جمع ہے بمعنی آزاد کردہ غلام [21] الموالی بالفتح یہ مولے کی جمع ہے بمعنی سید ومالک [22] تحلی مصدر از تفعل بمعنی زینت وآرائش دینا یقال تحلّٰی جبکہ وہ آراستہ ہو یا زیور پہنے [23] المروات یہ مُرُوّۃ کی جمع ہے بمعنی کمال رجولیت اور مروۃ یہ اصل میں مروأۃ ہے ہمزہ کے ساتھ پھر ہمزہ کو راء سے بدل دیا پھر واو کو واو میں ادغام کر دیا اور مُروّۃ کے معنی نخوت اور غرور کے بھی آتے ہیں یقال مرو مروءۃ ای صار ذا مروۃ از کرم۔ [24] اختبار یہ باب افتعال سے مصدر ہے بمعنی آزمانا [25] الاوداء یہ وَدِید کی جمع ہے بمعنے دوست ومحبت کرنے والا اور اودۃ بھی جمع آتی ہے [26] العقلاء یہ عاقل کی جمع ہے بمعنے سمجھ دار وعقلمند [27] العواقب یہ عاقِبَۃ کی جمع ہے بمعنے انجام واخیر وجزاء [28] المعاطب یہ مَعْطِب کی جمع ہے بمعنے ہلاکت کی جگہ یقال عطب عَطَبًا ای ہلک از سمع [29] اتقاء مصدر از افتعال بمعنی بچنا و دور رہنا یقال اتقی فلانا اتقاءً جبکہ وہ پرہیز کرے اور خوف کرے واتقی اتقاءً جبکہ وہ پرہیزگار ہو یقال واتقینا یعنی ہم نے دشمن سے حفاظت کے لیے اس کو اپنے آگے کر لیا و یقال ما اتقاہ اللہ یعنی وہ اللہ سے کس قدر ڈرنے والا ہے [30] الشنعۃ بمعنی برائی وقباحت یقال شنع شَنَعًا وشُنُعًا و شناعۃ ای قبح از کرم [31] السمعۃ بالضم بمعنی شہرت اور سنی ہوئی بات یقال فعلہ ریاءً وسمعۃً یعنی اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لیے کیا۔

وَقُبْحُ الْجَفَاءِ۔ يُنَافِي الْوَفَاءِ وَجَوْهَرُ الْأَحْرَارِ عِنْدَ الْإِسْرَارِ۔ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ مِائَتَا لَفْظَةٍ تَحْتَوِيْ عَلٰى أَدَبٍ وَعِظَةٍ۔ فَمَنْ سَاقَهَا هٰذَا الْمَسَاقَ۔ فَلَا مِرَاءَ وَلَا شِقَاقَ۔ وَمَنْ رَامَ عَكْسَ قَالَبِهَا۔ وَأَنْ يَرُدَّ عَلٰى عَقِبِهَا۔ فَلْيَقُلِ الْأَسْرَارُ عِنْدَ الْأَحْرَارِ۔ وَجَوْهَرُ الْوَفَاءِ۔ يُنَافِي الْجَفَاءَ۔ وَقُبْحُ السُّمْعَةِ۔ يَنْشُرُ الشُّنْعَةَ۔ ثُمَّ عَلٰى هٰذَا الْمَسْحَبِ فَلْيَسْحَبْهَا۔ وَلَا يَرْهَبْهَا۔ حَتّٰى تَكُوْنَ خَاتِمَةُ نِقْرِهَا وَآخِرَةُ دُرَرِهَا۔ وَرَبُّ الْإِحْسَانِ۔ صَنِيْعَةُ الْإِنْسَانِ۔ (قَالَ الرَّاوِيْ) فَلَمَّا صَدَعَ بِرِسَالَتِهِ الْفَرِيْدَةِ۔ وَأُمْلُوْحَتِهِ الْمُفِيْدَةِ۔ عَلِمْنَا كَيْفَ يَتَفَاضَلُ الْإِنْشَاءُ۔ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ۔ ثُمَّ اعْتَلَقَ كُلٌّ مِّنَّا بِذَيْلِهِ۔ وَقُلْنَا لَهٗ فِلْذَةً مِنْ نَيْلِهِ۔ فَأَبٰى قَبُوْلَ فِلْذَتِيْ۔ وَقَالَ لَسْتُ أَرْزَأُ تَلَامِذَتِيْ۔

الترجمة والمطالب اور ظلم کی برائی یہ وفا کے منافی ہے (یعنی کج روی یہ حقوق کو ختم کر دیتی ہے) اور شریفوں کا جوہر بھیدوں کے امانت رکھنے پر معلوم ہوتا ہے (یعنی شریفوں کا جوہر بھیدوں کو مخفی رکھنا ہے جب اس نے اپنے مضمون کو ختم کیا تو یہ کہا کہ یہ دو نئے الفاظ ہیں جن میں حکمت اور پند و نصائح کی باتیں ہیں اور جو شخص اس مسلک پر چلے گا وہ بے خوف و خطر رہے گا (یعنی مامون و محفوظ رہے گا) اور جو شخص اس کے سانچے کو پلٹنے کا ارادہ کرے اور اس کو اس کی ایڑی پر لوٹائے یعنی اس کے آخر کو الٹ کر پڑھا جائے تو وہ یوں پڑھے الاسرار عند الاحرار وجوھر الوفاء ینافی الجفاء وقبح السمعة ینشر الشنعة۔ (ترجمہ) راز اور بھید شریف ہی کے پاس محفوظ رہ سکتا ہے اور وفا کا جوہر یہ ظلم کے منافی ہے اور برائی کی شہرت یہ بری بات (یا برے کام) کو پھیلاتی ہے اور برابر یہ ہی سلسلہ اس کے عکس کا رہے اور الفاظ سے وہ ڈرے نہیں یہاں تک کہ آخر فقرہ اور سب سے بعد کا موتی ورب الاحسان صنیعة الانسان ہو ترجمہ احسان کی پرورش کرنا یہ انسانیت کا جوہر ہے۔ راوی کہتا ہے اس نے اپنا سالہ دجو در یکتا (بے نظیر و بے مثال) اور بہترین فائدہ مند کلام کو جو ہے کس صفائی سے بیان کیا اور ہم نے یہ سمجھا کہ انشا پردازی اور اس جیسا مضمون تصنیف کرنا کس قدر فضیلت اور متفاوت شئی ہے اور بلاشبہ بزرگی اللہ تعالیٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے پھر ہم میں سے ہر ایک اس کے دامن سے وابستہ ہوگیا اور کچھ نہ کچھ اپنے مال میں سے اس کو دیا لیکن اس شیخ اور بزرگ نے میرے عطیہ کے قبول کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں اپنے شاگردوں کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

تشریح لغات لہ قبح بمعنے قباحت و برائی یقال قبح قباحة فھو قبیح از کرم سے الجفا بمعنے ظلم یقال جفا الشئ جفوا وجفاء ای غلظ وجفاہ ضد آنسہ واصلہ از نصر سے جوہر یہ گوہر کا معرب ہے اور فارسی میں یہ موتی کے معنی میں مستعمل ہے اور یہ جوہر السیف سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کا جوہر و جوہر الشئ کے معنی چیز کی اصلیت کے بھی آتے ہیں اور اس کا واحد جوہرة ہے والجمع جواہر اور اس کے معنے یہ بھی آتے ہیں وہ چیز جو قائم بالذات ہو اور محل کا محتاج نہ ہو اور یہ اس معنی میں عرض کے مقابل ہے اور ہر وہ پتھر جس سے مفید چیز نکالی جائے ہے الاحرار یہ حر کی جمع ہے بمعنی کریم وشریف شہ الاسرار یہ سر کی جمع ہے بمعنی راز و بھید لہ تحتوی احتواء مصدر از افتعال بمعنی شامل ہونا شہ عظة مصدر بمعنی وعظ ونصیحت از ضرب یقال وعظ یعظ وعظا وعظة جبکہ وہ نصیحت کرے اور اصلاح اخلاق پر برانگیختہ کرنے والی باتیں یاد دلائے شہ المساق مصدر ای المسلک یقال ساق الماشیة سوقا وسیاقا وسیاقة ومساقا جبکہ وہ جانور کو پیچھے سے ہانکے اور اس کا صفت کا صیغہ سائق آتا ہے از نصر شہ مراء مصدر از مفاعلہ بمعنی جھگڑا کرنا یقال ماری مراء ومماراة جبکہ وہ جھگڑا کرے نلہ شقاق مصدر از مفاعلہ بمعنی مخالفت شاقہ شقاقا ومشاقة جبکہ وہ مخالفت اور دشمنی کرے للہ عکس ای عکس جنوبا وشمالا لا مغربا انما ضرب یقال عکس الکلام عکسا جب کہ وہ کلام کو الٹ دے وعکس الشئ جبکہ وہ آخر کو اول کی طرف کر دے سلہ قالبھا بفتح اللام بمعنی سانچہ وموزہ وجوتہ بنانے کا فرمہ والجمع قوالب سلہ عقبھا بسکون القاف وکسرہا بمعنی ایڑی اور بیٹا و پوتا والجمع اعقاب یقال جاء عقبہ ولبعقبہ یعنی وہ اس کا جانشین ہوا ورجع علی عقبہ وہ جلدی سے اسی راستہ سے واپس گیا جس سے آیا تھا ووطی عقبہ جبکہ وہ اس کے نشان قدم پر چلے وسافر علی عقب الشھر اس نے مہینے کے آخر میں سفر کیا کلہ المسحب ای وھو الطریق الذی یجر نیہ الشئ ؛

ھلہ فلیسحبھا فلیجرھا۔ واصل السحب الجر کسحب الذیل ومنہ یقال جاء یسحب ذیلہ ای یمشی متبخترا ومنہ السحاب اما لجر الریح لہ اولجرہ الماء اولانجرارہ فی مرة وایضا یقال سحب الرجل ای اکثر من الاکل

والشراب ۱۵ لا یرھبہا ای لا یخافھا یقال رَھَبَ رھبًا و رھبۃ ای خاف مع تحرز و اضطراب از سمع۔

۱۶ صدع ای کشف وصرح واظھر و فی التنزیل فاصدع بما تؤمر یقال صدع صدعا . . . جبکہ کھولے اور وضاحت کرے ۱۷ الفریدۃ یہ فرید کا مونث ہے بمعنے یکتا اور نہایت فصیح بلیغ اور خالص عربی کلام یقال فَرُدَ فرودًا ای صار فردًا از نصر وسمع وکرم والفریدۃ المتفردۃ التی لا نظیر لہا والجمع فرائد بمعنی یکتا والجمع فرادی کاسیر واساری و فی التنزیل لقد جئتمونا فرادیٰ ۱۸ الموشحۃ بمعنی عمدہ و مستحسن ونادر کلام والجمع امالیح ۱۹ الانشاء مصدر بمعنی انشاء پردازی وعمدہ شعر وبہترین خطبہ بنانا ۲۰ اعتلق از افتعال اعتلاق مصدر بمعنی متعلق ہونا ومحبت کرنا یقال اعتلق فلانًا و بہ جبکہ وہ محبت کرے ای طلبنا منہ طول الاقامۃ لنستریح بحضورہ وکلامہ ۲۱ فلذ از ضرب ای قطع جدا کیا یقال فلذ لہ من المال شیئًا فلذًا ای قطع لہ منہ ۲۲ فلذہ بکسر الفاء بمعنی جگر وگوشت اور سونے وغیرہ کا ٹکڑا والجمع فِلَذٌ وافلاذٌ ۲۳ ارزأ ای انقص رَزْءٌ مصدر بمعنی نقصان دینا از فتح یقال رزاء ہ الشئ رزاءً ورزاءً ای نقصہ ایاہ ۲۴ تلامذتی یہ تلمیذ کی جمع ہے بمعنی شاگرد اور اس کی جمع تلامیذ بھی آتی ہے۔ یقال تَلَمَّذَ فلانٌ جبکہ وہ شاگرد بنے۔

فَقُلْتُ لَہٗ کُنْ۱ اَبَا زَیْدٍ عَلٰی شُحُوْبِ۲ سَحْنَتِکَ۳۔ وَنُضُوْبِ۴ مَاءِ وَجْنَتِکَ۵۔ فَقَالَ اَنَا ھُوَ عَلٰی نُحُوْلِیْ۶ وَ قُحُوْلِیْ۔ وَتَشَفِّ۷ مُحُوْلِیْ۔ فَاَخَذْتُ فِیْ تَثْرِیْبِہٖ۸۔ عَلٰی تَشْرِیْقِہٖ۹ وَ تَغْرِیْبِہٖ۱۰۔ فَحَوْلَقَ۱۱ وَاسْتَرْجَعَ۔ ثُمَّ اَنْشَدَ مِنْ قَلْبٍ مُوْجَعٍ۱۲ ؎

سَلَّ۱۳ الزَّمَانُ عَلَیَّ عَضْبَہٗ۱۴ ... لِیَرُوْعَنِیْ۱۵ وَاَحَدَّ غَرْبَہٗ۱۶

وَاسْتَلَّ مِنْ جَفْنِیْ۱۷ کَرًا ... ہٗ مُرَاغِمًا۱۸ وَاَسَالَ غَرْبَہٗ

الترجمۃ والمطالب پس میں نے کہا خدا کرے تو ابوزید ہو یا شاید تو ابوزید ہو گا حالانکہ تیری ہیئت بدل چکی ہے اور تیری رخساروں کی آب وتاب خشک ہو گئی (جاتی رہی) پس اُس نے کہا مع اپنی لاغری اور خشکی اور زیادہ جھلس جانے (اور چہرے کا متغیر ہونا قحط زدہ ہونے کی وجہ سے ہے) میں تو وہی ابوزید ہوں پھر میں نے اس کو کبھی مشرق کی طرف جانے اور کبھی مغرب میں پہنچنے پر اُس کو ملامت کرنا شروع کی پہلے تو اُس نے لاحول الخ اور انا للہ پڑھا اور پھر اُس کے جواب میں دردناک دل سے اس نے یہ اشعار پڑھے ؎

زمانہ نے مجھ پر (یعنی میرے خلاف) اپنی تلوار قاطع سونتی (یا کھینچی، کھینچ لی) تاکہ وہ مجھے خوف زدہ کرے اور اس کی دھار اُس نے خوب تیز کر لی اور اُس نے میری پلکوں سے نیند چھین لی اور اس نے مجھے ذلیل کیا اور اُس نے میرے آنسوؤں کو بہایا۔

تشریح لغات ۱ کن ابازید یہ جملہ دعائیہ ہے ای جعلک اللہ فلانًا اور یہ جملہ بول کر عرب والے یہ مراد لیتے ہیں انت فلان واتکون فلانًا ۲ شحوب یہ مصدر ہے بمعنی متغیر ہونا یقال شحب لونہ شُحُوْبًا وشحوبا ای تغیر من جوع او مرض ونحوھما از فتح ونصر وکرم ۳ سحنتک سحنۃ والسحناء بمعنی ہیئت اور رنگ وروپ اور چہرے کی خوبصورتی ۴ نضوب یہ مصدر ہے بمعنی خشک یقال نضب الماء نضوبًا ای غار فی الارض

از نصر و ضرب ۳؎ وجنتک بمعنی رخسارہ ای ماارتفع من الخدین والجمع وجنات اور ماء وجنتك سے مراد رخسار کی رونق ہے ۴؎ نحولی ای ھزالی و ذھاب لحمی ونحافتی یقال نحل جسمہ نحولا ای سقم ودق من مرض او تعب از نصر و فتح وسمع وکرم و قال الراغب نحل جسمہ نحولا ای صار فی الدقۃ کالنحل و اعلم انہ یقال للرجل ھزیل ثم اعجف ثم ضامر ثم ناحل ھذا ترتیب الھزال ۵؎ قحولی مصدر بمعنی خشک ہونا یقال قحل الشئ قحولا و قحل قحلا ای یبس از فتح وسمع ۶؎ قشف مصدر بمعنی بدحالی اور عیش کی تنگی از سمع یقال قشف قشفا جبکہ وہ بدحال اور تنگ دست ہو ۷؎ محولی یہ مصدر ہے بمعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے زمین کا خشک ہونا یقال محل المکان محلا و محلولا و محل محالۃ ای اجدب از فتح، سمع، کرم ۸؎ تثریبہ مصدر از تفعیل بمعنی ملامت کرنا اور غصہ کرنا والتثریب التقریع والتقریر بالذنب و فی التنزیل لا تثریب علیکم الیوم یقال ثربہ ثربا و ثرب علیہ تثریبا ای لامہ از ضرب ۹؎ تشریقہ یہ مصدر باب تفعیل سے ہے بمعنی مشرق میں جانا ۱۰؎ تغریبہ یہ مصدر باب تفعیل سے ہے بمعنے مغرب میں جانا ۱۱؎ نحو لق از لبعثر ای قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲؎ استرجع از استفعال ای قال انا للہ و انا الیہ راجعون وھذا من سنن العرب انھم یطلقون لحکایۃ اقوال متداولۃ اسماء یشتقون منھا الافعال فالبسملۃ حکایۃ قول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و السبحلۃ حکایۃ قول سبحان اللہ والھیللۃ حکایۃ قول لا الٰہ الا اللہ والحوقلۃ حکایۃ قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ والحمدلۃ حکایۃ قول الحمد للہ والحیعلۃ حکایۃ قول حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح والطیقمۃ حکایۃ قول اطال اللہ بقاءك والدمعزۃ حکایۃ قول ادام اللہ عزك والجعفلۃ حکایۃ قول جعلت ۱۳؎ موجع اسم مفعول کا صیغہ وجع مصدر بمعنی دردناک وتکلیف دیا گیا یقال وجع وجعا ای تالم از سمع واوجعہ ای المہ ۱۴؎ سل ای نزع وجرد السیف عن غمدہ یقال سل الشئ سلا ای انتزعہ واخرجہ برفق از نصر ۱۵؎ عضبہ بمعنی تلوار قاطع یقال عضبہ عضبا ای قطعہ از ضرب ۱۶؎ لیروعنی ای لیخوفنی اور یہ روع سے مشتق ہے بمعنی گھبراہٹ ۱۷؎ احد از افعال ای شحذ وارھف (تیز کیا) یقال حد السکین حدا ای شحذھا وحدت السکین حدۃ ای تشحذت ودق حدھا از ضرب و احد النظر . . . . .
جبکہ وہ گھورے اور تیز نظر کرے ۱۸؎ غربہ اعلم ان الغرب یاتی بمعان کثیرۃ فالغرب ھو مغرب الشمس و ایضا ھو اول کل شئ والحد والنشاط والجدۃ انی اخاف علیك غرب الشباب ای حدتہ ونشاطہ و ایضا الدلو العظیم وعرق فی العین یسقی ولا ینقطع والدمع وسیلہ ومقدم العین ومؤخرھا وبثرۃ فی العین وورم فی الماقی وایضا الغرب البعد وکثرۃ الریق والفرس کثیر الجرس کثیر الجری یقال شھم غرب (بالاضافۃ والنعت) ای سھم لا یدری رامیہ وجمع الکل غروب اور یہاں اس کے معنی تلوار کی تیزی کے ہیں ۱۹؎ استل از استفعال بمعنے نکالنا اور کھینچنا یقال استل الشئ جبکہ وہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالے واستل السیف جبکہ وہ تلوار سونتے ۲۰؎ جفن بمعنے پلک وتلوار والجمع اجفان وجفون واجفن ۲۱؎ کراہ بمعنی نیند یقال کری کرا ای نعس از سمع ۲۲؎ مراغما ای مغاضبا و معادیا . . . اور یہ رغم سے ماخوذ ہے یقال رغم انف فلان رغما ای وقع الرغام وھو التراب الرقیق والمراد بہ الذلۃ والھوان از سمع وارغمہ ای ساقطہ ثم تستعار المراغمۃ للمنازعۃ وفی التنزیل یجد فی الارض مراغما ای مذھبا و مھربا ۲۳؎ اسال اسالۃ مصدر از افعال بمعنی بہانا وجاری کرنا یقال اسال الماء

اسالۃ جب کہ وہ جاری کرے اور بہائے واسال الجامد جبکہ وُہ پگھلائے واسال غرار النصل جبکہ وہ لمبا کرے۔

وَ اَجَالَنِیْ فِی الْاُفُقِ اَطْوِیْ شَرْقَہٗ وَ اَجُوْبُ غَرْبَہٗ ۔ بِکُلِّ جَوٍّ طَلْعَۃٌ ۔ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ لِیْ وَغَرْبَۃٌ ۔ وَکَذَا الْمُغَرِّبُ شَخْصُہٗ ۔ مُتَغَرِّبٌ وَ نَوَاہُ غَرْبَۃٌ ۔ ثُمَّ وَلّٰی یَجُرُّ عِطْفَیْہِ ۔ وَیَخْطِرُ بِیَدَیْہِ ۔ وَنَحْنُ بَیْنَ مُتَلَفِّتٍ اِلَیْہِ ۔ وَ مُتَہَافِتٍ عَلَیْہِ ۔ ثُمَّ لَمْ نَلْبَثْ اَنْ حَلَلْنَا الْحُبَا وَ تَفَرَّقْنَا اَیَادِیْ سَبَا ۔

الترجمہ والمطالب اور مجھ کو کنارہائے عالم میں زمانہ نے چکرا دیا (گھمایا) اس حال میں کہ اُس کی مشرق کو لپیٹتا ہوں اور اُس کی مغرب کو قطع کرتا پھرتا ہوں چنانچہ ہر روز میں ایک نئی فضا میں پہنچتا ہوں اور میرے لیے طلوع ہونا اور ہر دن میرے لیے غروب ہونا ہے اور ایسے ہی مسافر پردیسی کا یہ ہی طریقہ ہے کہ وہ مغرب میں جانے والا ہوتا ہے اور اس کا ارادہ دور کا ہوتا ہے۔ پھر اُس نے پیٹھ پھیری اور اپنی چادر کے دونوں پلے کھینچتا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ہلاتا ہوا چل کھڑا ہوا ہم سب کے سب اُس کو گھور رہے تھے (یا متوجہ ہونے والے تھے اگر ملتفت ہے) اور ہم گرتے پڑتے یا پروانہ کی طرح اُس پر پہنچے پھر ہم نے بغیر توقف کئے اپنے زانو بند کھول ڈالے (یعنی کھڑے ہو گئے) اور ہم قبائل شہر سبا کی طرح وہاں سے چل دیئے۔

تشریح لغات لہ اجالنی از افعال ای اطافنی یقال اجال الشی و بالشیٔ جبکہ وُہ گھمائے واجال السیف جبکہ وہ تلوار سے کھیلے اور ادھر اُدھر گھمائے ٢ہ الافق بمعنے زمین کا کنارہ اور آسمان کا کنارہ اور ہواؤں کے چلنے کی جگہ والجمع آفاق ٣ہ اطوی از ضرب یقال طوی البلاد طیًا جبکہ وہ قطع مسافت کرے طیٌ مصدر بمعنی طے کرنا اور قطع کرنا ٤ہ شرقہ مصدر بمعنے آفتاب اور آفتاب طلوع ہونے کی جگہ یعنی مشرق اور اس کے معنی پھٹن کے بھی آتے ہیں والجمع اشراق ٥ہ غربہ مصدر بمعنے پچھم یعنی مغرب اور ہر چیز کا اول ودھار ونشاۃ وتیزی والجمع غرُوب ٦ہ جو آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ وکشادہ وادی وکشادہ میدان ویقال جو البیت یعنی گھر کا اندرونی حصہ وجوّ الماء زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لیے کھودا جائے وجوّ کل شی اندرونی حصہ والجمع جواءٌ واجواءٌ ٧ہ طلعۃ ای مرّۃً من الطلوع کما ان الغربۃ مرّۃً من الغروب ٨ہ المغرب اسم فاعل کا صیغہ از باب تفعیل تغریب مصدر بمعنی وطن سے دور ہونا اور علیحدہ ہونا اور پچھم میں پہونچنا وغرّبہٗ جبکہ دور کرے اور علیحدہ کرے اور مسافرت پر برانگیختہ کرے اور جلاوطن کرے وغرّب فی الارض دور تک لے جانا ٩ہ متغرب اسم فاعل کا صیغہ از تفعل یقال تغرّب جبکہ وہ وطن سے علیحدہ ہو اور پچھم سے آئے ١٠ہ نواہ مصدر دوری وہ جگہ قریب یا بعید جہاں کا مسافر ارادہ کرے اور یہ اس معنی میں مؤنث ہے اور گم اور گٹھلیاں یہ اس معنی میں مذکر اور مؤنث دونوں یقال استقرت نوی القوم بموضع کذا وکذا یعنی فلاں جگہ میں قوم نے اقامت اختیار کی ١١ہ غربہ بمعنے دوری ١٢ہ ولّٰے از باب تفعیل بمعنی ادبر وانصرف تولیۃ مصدر یقال ولاہ کذا جب کہ وہ اعراض کرے دور ہو وَلّٰی ہارگیا جبکہ وہ پیٹھ دیکر بھاگے ١٣ہ عطفیہ ای جانبیہ اور یہ عطف کا تثنیہ ہے والجمع عِطافٌ و اعطاف یقال ثنی عطفہ اذا اعرض و جفا وصعّر خدہ بطرًا او اشرًا۔ ١٤ہ یخطری یحرک یدیہ فی المشی از ضرب

یقال خطر فی مشیتہ خطرتا وخطیرا ۔ جبکہ وہ ہاتھوں کو اوپر نیچے کرتے ہوئے چلے وخطر الرمح جبکہ نیزہ کو ہلائے وخطر السیف اور محہ جبکہ وہ فخر اور غرور سے ہلائے اور یہ کنایہ کبر اور غرور سے ہے ۵ مُتلفت صیغہ اسم فاعل از باب تفعل بمعنی بہت دیکھنے والا یقال لفتہ عن کذا ای صرفہ عنہ و فی التنزیل قالوا اجئتنا لتلفتنا والتفت و تلفت الیہ ای صرف وجہہ الیہ اور اگر یہ ملتفت ہے تو یہ التفات از باب افتعال بمعنے متوجہ ہونا ۶ متہافت از تفاعل ای متساقط تہافت مصدر بمعنی لگاتار گر پڑنا یقال تہافت علی الشئ جبکہ وہ لگاتار گرے اور اس کا اکثر استعمال شر میں ہوتا ہے ۷ لم نلبث ای لم نمکث یقال لبث بالمکان ای اقام بہ ملازماً ۸ سمع ۹ الحِبا بہ حُبوۃ بفتح الحاء وضمہا کی جمع ہے وھی ما یحتبی بہ ای یشتمل بہ من ثوب او عمامۃ یعنی وہ کپڑا جس سے پیٹ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھا جائے اور اس کی جمع حُبیٰ اور حِبیٰ آتی ہے ۱۰ ایادی سبا یقال تفرق القوم ایدی سبا و ایادی سبا۔ ای فی کل طریق وجہۃ یہ ضرب المثل ایسے وقت بولتے ہیں جبکہ لوگوں کا اجتماع ہو اور وہ لوگ وہاں سے چلے جائیں اور پھر کبھی ایسے لوگ آن کر جمع نہ ہوں اور اس کا قصہ یہ ہے قال اللہ تعالیٰ ومزقناھم کل ممزق ۔ اہل سبا کے قبائل میں سے ایک بھی شہر مآرب میں باقی نہ رہا قبیلہ غسان تو شام میں چلا گیا اور قضاعہ مکہ میں اور اسد بحرین میں اور انمار یثرب میں اور جزام تھامہ میں اور ازد عمان میں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کاہنہ نے سیلاب سخت سے ان لوگوں کو ڈرایا تھا جو اللہ کا سخت عذاب ہے وہ تم پر آنے والا ہے اس لئے تم یہاں سے چلے جاؤ وہاں سے وہ سب کے سب لوگ چلے گئے لقد کان لسباء الخ یعنی اولاد سبا کے لیے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا اور سبا کے بیٹوں کے واسطے ولایت یمن میں مآرب کے حوالی میں ایک مقام تھا دو پہاڑوں کے درمیان اس کے اوپر نیچے تک اٹھارہ فرسنگ تھا اور ان کا گھاٹ جہاں سے یہ پانی لیتے تھے جنگل کے جانب اعلیٰ میں تھا ایک چشمہ سے پہاڑ کی انتہا تک اور نشانی جو اہل سبا کے مکانات میں رکھی تھی وہ دو باغ تھے اُن کے مکانوں سے داہنی بائیں طرف تھے اگرچہ باغ بہت تھے مگر درخت قریب ہونے کی وجہ سے سب باغ ایک باغ کے مثل تھے اور اُن کے باغوں میں میوے اس کثرت سے تھے اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختوں کے نیچے چلتا تو وہ بے ہاتھ ہلائے زنبیل میووں سے بھر جاتی پیغمبر نے کہا کہ یہ اللہ کی نعمتوں میں سے تم کھاؤ اور یہ شہر پاکیزہ ہے اور ہوا اس میں ایسی ہے جس سے انسان تندرست رہتا ہے اور اس کا پانی میٹھا ہے اور اس کی مٹی پاک ہے سہ شہرے چو بہشت از نکوئی ۔ باغ ارم بنا زہ روئی اور وہاں پر مچھر اور کھٹمل بچھو نہ تھے اور کپڑوں میں جوئیں نہ پڑتیں اور اگر کوئی ایسا جوؤں والا پہنچ جاتا تو خود جوئیں مر جاتیں مگر انھوں نے اپنے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا حدیث میں ہے کہ تیرہ پیغمبر اُن کے پاس آئے اور سب کی انھوں نے تکذیب کی تو اللہ نے سیلاب سخت اُن پر بھیجا جس کو سیل العرم کہا جاتا ہے اور اس کے بعد کا قصہ سورۂ سبا میں موجود ہے ۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ عَشَرَةَ السَّنْجَارِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ تَقَلْقَلْتُ[۱] ذَاتَ مَرَّةٍ مِنَ الشَّامِ۔ اَنْحُوْ مَدِيْنَةَ[۲] السَّلَامِ فِي رَكْبٍ[۳] مِنْ بَنِيْ[۴] نُمَيْرٍ۔ وَرُفْقَةٍ[۵] اُولِيْ خَيْرٍ وَمَيْرٍ۔ وَمَعَنَا اَبُوْزَيْدِنِ السَّرُوْجِيُّ۔ عُقْلَتُهٗ[۶]

الْاَجْلَانِ . وَسَلْوَةُ الثُّكْلَانِ . وَاُعْجُوبَةُ الزَّمَانِ . وَالْمُشَارُ اِلَيْهِ بِالْبَنَانِ فِي الْبَيَانِ فَصَادَفَ نُزُوْلُنَا سَنْجَارَ اِنْ اَوْلَمَ بِهَا اَحَدُ التُّجَّارِ . فَدَعَا اِلٰى مَادُبَتِهِ الْجَفَلٰى . مِنْ اَهْلِ الْحَضَارَةِ وَالْفَلَا . حَتّٰى سَرَتْ دَعْوَتُهُ اِلَى الْقَافِلَةِ . وَجَمَعَ فِيْهَا بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَالنَّافِلَةِ

الترجمۃ والمطالب (اٹھارہویں مجلس جو سنجاریہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ ملک شام سے لوٹ کر قبیلہ بنی نمیر کے سواروں کے ساتھ جو خیر اور توشہ والے (یعنی بخشش اور سخاوت والے) تھے بغداد جانے کا ارادہ کر رہا تھا اور ہمارے ساتھ ابوزید سروجی تھا جس کا کلام بہت فصیح تھا اور اس کی زبان شیریں تھی) اور جلد بازوں کو روکنے والا تھا (یعنی جلد باز اس کے کلام کو سننے کے لیے ٹھہر جاتے تھے) اور بیکے عورتوں کے لیے وہ باعث تسلی تھا اور زمانہ کا وہ نادر و عجیب انوکھا، تھا اور وہ وہ شخص تھا جس کی طرف پوروں اور انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا تھا کہ یہ بہت ہی فصیح اور بلیغ شخص ہے پس ہم سنجار میں اترے (یعنی مقیم ہوئے ٹھیرے) وہاں کسی تاجر نے ولیمہ کی عام دعوت کی خواہ وہ شہر والے ہوں یا گاؤں والے ضروری ہوں یا غیر ضروری، محتاج ہوں یا عزیز و اقارب، چھوٹے ہوں یا بڑے سب آئیں جس کے سلسلہ میں ہمارے قافلہ کے سب لوگ بھی اس دعوت میں بلائے گئے۔

تشریح لغات ۱؎ قفلت ای رجعت من السفر ومنه القافلة الراجعة من السفر يقال قفل تقفل تفلاً وتفولاً ای رجع من السفر خاصة از نصر وضرب ثم اعلم انهم اطلقوا للقافلة اسماء على اختلاف شيونها فاذا كانت فيها جمال قد تخللتها حمير تحمل الميرة فهى العير فاذا كانت تحمل ازواد قوم خرجو المحاربة اوغارة فهى القير وان فاذا كانت تحمل البز والطيب فهى اللطيمة ۲؎ انحوای تصد انحوای اقصد يقال نحا الشئ نحوا ای قصده از نصر ۳؎ مدينة السلام يعنى بغداد۔

۴؎ رکب یہ راکب کی جمع ہے والركوب فى الاصل كون الانسان على ظهر حيوان وقد يستعمل فى السفينة والراكب اختص فى التعارف بمتطى البعير والجمع ركب وركبان ۵؎ من بنى نمير قبيلة من العرب ۶؎ رفقة ای اصحاب السفر قال التغابى لا يقال للقوم رفقة الا ما داموا منضمين فى مجلس واحد او مسيرة واحدة فاذا تفرقوا ذهب عنهم اسم الرفقة ولم يذهب منهم اسم الرفيق ۷؎ اولى خير ومير ای طعام وزاد يقال ما عنده خير ولا مير ای لا عاجل ولا اجل والميرة الطعام الذى يدخر الانسان والجمع مير يقال مار اهله ميرا ای اتاهم بالميرة ای الطعام وفى التنزيل ونمير اهلها از ضرب ۸؎ عقلة مايعقل به ويربط به كالقيد والجمع عقل يعنى ابوزيد لفصاحته وعذوبة كلامه لوراه المستعجل يقف كمن له قيد رجله يستمع كلامه ويتعجب عنه ۹؎ العجلان یہ عجلی کا مونث ہے والجمع عجالی وعجال بمعنے بہت زیادہ جلدی کرنے والا ۱۰؎ سلوة بفتح السين وضم السين بمعنی بے غمی و بے پرواہی وبے فکری وتسلی يقال هو فى سلوة من العيش یعنی وہ فراخی و فارغ البالی کی زندگی میں ہے واسقينى سلوة من نفسك ۔ یعنی میں نے تجھ سے وہ چیز دیکھی جس سے تسلی ہوگئی ۱۱؎ الثكلان ثاكل اور ثكلان یہ

صفت کا صیغہ ہے وُہ عورت جس کا بچہ مرجائے یقال ثکل ابنہ ثکلاً و ثکلاً ۔ جبکہ وہ اپنے بیٹے کو گم کرے از سمع [۱۲] الاعجوبۃ جس پر تعجب کیا جائے والجمع اعاجیب [۱۳] البنان یہ بنانۃ کی جمع ہے بمعنی پورے وانگلیاں وانگلیوں کے اطراف [۱۴] صادق از مفاعلہ مصادقۃ مصدر بمعنی موافق ہونا [۱۵] سنجار یہ شہر کا نام ہے جو موصل کے پاس ہے [۱۶] اولم از افعال یقال اولم ایلاماً جبکہ وہ ولیمہ کرے اور ولیمہ شادی کے خوشی کے کھانے کو کہتے ہیں والجمع ولائم [۱۷] التجار یہ تاجر کی جمع ہے بمعنی سوداگر تجارت کرنے والا والجمع ایضاً تجارٌ و تجرٌ [۱۸] مادبۃ دعوت یا ولیمہ کا کھانا والجمع مآدب [۱۹] الجفلیٰ بالقصر بمعنی عام دعوت جس میں کسی کی تخصیص نہ ہو یقال دُعی فلان فی النقریٰ لا فی الجفلیٰ یعنی وہ خاص دعوت میں بلایا گیا نہ عام دعوت میں [۲۰] الحضارۃ بمعنے المقیمین بالحضر بمعنے شہر اور مقامات مسکونۃ یہ البدو اور بداوۃ اور بادیۃ کے خلاف ہے یقال ھٰذا من کلام الحاضرۃ ولم ار البوادی لفظوا بہ ولاعرفوہ یعنی یہ شہر کے رہنے والوں کی گفتگو ہے دیہات کے رہنے والوں کو نہیں دیکھا کہ انھوں نے اس کا تلفظ کیا ہو اور نہ اسے جانتے ہیں یقال احضر حضارۃ ای اقام بالحضر از نصر [۲۱] الفلا بمعنے کشادہ جنگل والواحد فلاۃ ویجمع علے فلوات وفُلِیّ وفِلِیّ وافلاءٌ یقال فلا فلواً وفلاءً ای سافر از نصر [۲۲] القافلۃ ای المسافرین ..... الراجعین الی اوطانہم یہ قافل کا مؤنث ہے بمعنے کارواں اور سفر سے لوٹنے والے رفقا یا سفر شروع کرنے والے ان پر بھی تفاؤلاً قافلہ کا اطلاق ہوتا ہے والجمع قوافل [۲۳] بین الفریضۃ والنافلۃ ای الاقارب الاجانب اوکبار الناس وصغارھم [۲۴] والنافلۃ ضد الفریضۃ والجمع نوافل یقال نفلہ نفلا ای اعطاہ نافلۃ من المعروف از نصر وفی التنزیل ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب نافلۃ والنفل الھبۃ والغنیمۃ والزیادۃ فی التنزیل یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول ۔

فَلَمَّا اَجَبْنَا مُنَادِيَهٗ [۱] ۔ وَحَلَلْنَا نَادِيَهٗ [۲] ۔ اَحْضَرَ مِنْ اَطْعِمَةِ [۳] الْيَدِ وَالْيَدَيْنِ ۔ مَا حَلَا [۴] فِي الْفَمِ وَحَلِيَ [۵] بِالْعَيْنِ ۔ ثُمَّ قَدَّمَ جَامًا [۶] كَاَنَّمَا جُمِّدَ [۷] مِنَ الْهَوَاءِ [۸] ۔ اَوْ جُمِعَ مِنَ الْهَبَاءِ [۹] ۔ اَوْ صِيْغَ [۱۰] مِنْ نُوْرِ الْفَضَاءِ ۔ اَوْ قُشِّرَ [۱۱] مِنَ الدُّرَّةِ الْبَيْضَاءِ ۔ وَقَدْ اُوْدِعَ لَفَائِفَ [۱۲] النَّعِيْمِ ۔ وَضُمِّخَ [۱۳] بِالطِّيْبِ الْعَمِيْمِ ۔ وَسِيْقَ [۱۴] اِلَيْهِ شِرْبٌ [۱۵] مِنْ تَسْنِيْمٍ [۱۶] ۔ وَسَفَرَ [۱۷] عَنْ مَرْاٰيٍ [۱۸] وَسِيْمٍ ۔ وَاَرَجٍ [۱۹] نَسِيْمٍ [۲۰] ۔ فَلَمَّا اضْطَرَمَتْ [۲۱] بِمَحْضَرَةِ الشَّهَوَاتُ ۔ وَقَرِمَتْ [۲۲] اِلٰى مَخْبَرَهِ اللَّهَوَاتُ [۲۳] ۔

الترجمۃ والمطالب پس جبکہ ہم اس نوید کو قبول کر کے مجلس دعوت میں پہنچے تو ہمارے سامنے کھانا جو ایک ہاتھ سے کھایا جائے اور وہ کھانا جو دونوں ہاتھوں سے کھایا جائے لا کے رکھا گیا اور وہ نہایت ہی لذیذ اور خوش منظر تھا (جو منہ میں شیریں اور آنکھوں کو اچھا معلوم ہوتا تھا) اُس کے بعد اُس نے ایک پیالہ (یا بڑا گلاس شیشے کا پیش کیا یا بڑھایا، تو وہ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کہ وہ ہوا سے جما یا گیا ہے (یا ڈھالا گیا ہے) یا وہ ذرات اور غبار سے گڑھا یا ڈھالا گیا ہے یا نور فضا یعنی میدان کی روشنی سے وہ ڈھالا گیا ہے یا جیسے آبدار سفید موتی سے چھلکا اتار لیا جائے اور اُس میں نہایت لذیذ مختلف قسم کے کھانے لپیٹے رکھے تھے اور تمام قسم کی خوشبوؤں سے وہ معطر تھا اور نہر تسنیم کے پانی کا کچھ حصہ بھی اُس میں ڈالا گیا تھا غرضیکہ وہ پیالہ یا گلاس نہایت خوشنما منظر میں جلوہ گر تھا اور خوشبو اس میں مہک رہی تھی تو جب اس کو دیکھ کر خواہشیں بھڑک اٹھیں اور اس کے تجربہ اور آزمانے کے لیے تالوؤں نے خواہش کی،

تشریح لغات

[1] منادیہ اسم فاعل کا صیغہ از مفاعلہ بمعنی پکارنے والا اور یہ نداءٌ سے ماخوذ ہے بمعنے بلانا یقال نادیٰ ینادی مناداۃً جبکہ وہ پکارے اور بلائے وفی التنزیل کمثل الذی ینعق بما لا یسمع الا دعاءً ونداءً [2] نادیہ بمعنی مجلس وقال الثعالبی لایقال للمجلس النادی الا اذا کان فیہ اھلہ وقیل للجلیس وفی التنزیل فلیدع نادیہ ——— [3] من الطعمۃ الیدوہ کھانے جو ایک ہاتھ سے کھائے جائیں جیسے چھوارہ ستو وغیرہ اور مایستعمل فیہ الیدان جیسے بھنا ہوا گوشت روٹی سالن وغیرہ [4] ماحلا ای ماطاب ولذا وما کان حلوا من الحلاوۃ از نصر وکرم وسمع [5] حلی ای حُسن اور یہ حلیٌ سے ماخوذ ہے یقال حلیت المرأۃ حلیا ای تزینت ولبست حلیا از سمع [6] جاما بمعنے پیالہ اور اس کے اصلی معنے شیشے کے گلاس کے ہیں والجمع جامات واَجوامٌ وَاَجوُمٌ [7] جمد تجمید مصدر بمعنے جمایا گیا یعنی ڈھالا گیا از تفعیل [8] من الھواء یعنی فی غایۃ الصفا کانہ جمع اجزائہ من الھواء [9] الھباء بمعنی غبار والھباء دقاق التراب ومایظھر من شعاع ضوء الشمس فی الکوۃ والجمع اھباء وفی التنزیل فجعلناہ ھباء منثورا یقال ھبا الغبار ھبوًّا ای ثار وسطع از نصر وھبا الرماد ای اختلط وقال الثعالبی الھباء التراب الذی تطیرہ الریح فتراہ علی وجوہ الناس وجلودھم وثیابھم یلزق لزوقا والھابی الذی دق وارتفع وقال فی تفصیل اسماء التراب وصفاتہ ان الصعید تراب وجہ الارض والبوغاء والاقعاء التراب الرخوالرقیق الذی کانہ ذریر والثری التراب الذی ھو کل تراب لا یصیر طینا لازبا اذا بل والمور التراب الذی تمور بہ الریح والسافیاء التراب الذی یذھب فی الارض مع الریح والنبیثۃ بالثاء المثلثۃ التراب الذی یخرج من البئر عند حفرھا والراھطاء والدماء التراب الذی یخرج الیربوع من جحرہ والرغام التراب المختلط بالرمل والسماد والتراب الذی یسمد بہ النبات ای ما تصلح بہ الارض من الزبل ونحوہ فاذا کان مع السرقین فھو الدمال. والعفاء التراب الذی یعفی الآثار [10] صیغ ای صنع یقال صاغ الشئ صوغا ای ھیأہ علی مثال مستقیم از نصر [11] نور الفضا ای من ضیاء الخلاء وقال الراغب الفضاء المکان الواسع ومنہ افضی بیدہ الی کذا وافضی الی امرأتہ فی الکنایۃ ابلغ واقرب الی التصریح یقال فضا المکان فضاء وفضوًّا ای اتسع وخلا از نصر والفضاء جمعہ افضیۃ [12] قشر از باب تفعیل تقشیر مصدر از تفعیل بمعنی چھلکا اتارنا ای نزعت وکشطت من الدرۃ البیضاء یقال قشرہ قشرًا وقشرۃ ای نزع او کشط جلدہ او قشرہ از ضرب ونصر [13] لفائف یہ لفیفۃٌ کی جمع بمعنے پیچیدگی اور یہ لف سے ماخوذ ہے ای مالف من الحاوی وطوی بعضہ ویقال طعام لفیف ای مخلوط... فالمراد ھھنا انواع الاطعمۃ طعمۃ اللذیذۃ یقال لف الشئ لفا ای ضمہ وجمعہ ضد نشرہ [14] ضمخ تضمیخ مصدر از تفعیل بمعنی معطر کرنا و تھیڑنا ای جعل ماء الورد والزعفران علی ما فی الجام من الطعام یقال ضمخ جسدہ بالطیب ضمخا ضمخہ ای لطخہ از نصر [15] سیق ای طرد یقال ساق الماشیہ یسوق سوقا وسیاقا وسیاقۃ ومَسَاقًا جبکہ وہ جانور کو پیچھے سے ہانکے از نصر [16] شرب بالکسر بمعنی حِصّہ والبقا الماء المشروب ویقال للمورد ووقت الشراب ایضا وجمعہ الشراب وایضا مصدر شرب از سمع [17] تسنیم عین فی الجنۃ (یہ جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے) کما فی التنزیل عینا یشرب بھا المقربون ومزاجہ من تسنیم۔ [18] سفر ای اظھر وکشف یقال سَفَرَ العمامۃ سفرًا ای کشفھا از ضرب [19] مرأی ای منظر حسن یعنی اچھا دیدار [20] وسیم بمعنے خوبصورت

یقال وَسُم وسامًا وسامۃ ای حسن ازکرم ؎۲۱ ارج بمعنے خوشبو کا مہکنا اور اُڑنا یقال اَرِجَ اَرَجًا ای فاحت رائحۃ الطیبۃ از سمع ؎۲۲ نسیم الریح اللینۃ والجمع نسام یقال نسمت الریح نسیما ونسمانا ونسیمًا ای ھبت از ضرب ؎۲۳ اضطرمت اضطرام مصدر از افتعال ای اشتعلت نار الشھوات بحضور الجام یقال ضرمت النار ضرمًا ای اشتعلت از سمع ؎۲۴ قرمت ای مالت واشتہت اور یہ قرم سے ماخوذ ہے از سمع یقال قرم الی اللحم ای اشتدت شھوتہ لہ وقرمت ای لقائہ ای اشتقت الیہ ؎۲۵ اللھوات یہ لَہَاۃ کی جمع ہے وھی اللحمۃ المشرفۃ علی الحلق وقیل بل ھو اقصی الفم (کوا یا تالوا)

وَشَارَفَ[۱] اَنْ تَشُنَّ[۲] عَلٰی سِرْبِهٖ[۳] الْغَارَاتُ[۴]۔ وَتُنَادِیْ عِنْدَ نَهْبَةٍ[۵] بِالثَّارَاتِ[۶]۔ نَشَزَ[۷] اَبُوْزَیْدٍ کَالْمَجْنُوْنِ وَتَبَاعَدَ عَنْهُ تَبَاعُدَ الضَّبِّ مِنَ النُّوْنِ۔ فَرَاوَدْنَاهُ عَلٰی اَنْ یَعُوْدَ۔ وَاَنْ لَا یَكُوْنَ كَقُدَارٍ فِیْ ثَمُوْدَ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ یُنْشِرُ الْاَمْوَاتَ مِنَ الرِّجَامِ۔ لَا عُدْتُ دُوْنَ رَفْعِ الْجَامِ۔ فَلَمْ نَجِدْ بُدًّا مِنْ تَاَلُّفِهٖ۔ وَاِبْرَارِ حَلْفِهٖ۔ فَاَشَلْنَاهُ وَالْعُقُوْلُ مَعَهٗ شَائِلَةٌ۔ وَالدُّمُوْعُ عَلَیْهِ سَائِلَةٌ۔ فَلَمَّا فَاءَ اِلٰی مَجْثَمِهٖ۔ وَخَلَصَ مِنْ مَاْثَمِهٖ

الترجمۃ والمطالب اور قریب تھا کہ اُس کی جماعت یعنی مختلف کھانوں پر لوٹ مار عام ہو جائے اور لوٹتے وقت یا للثارات پکارا جائے والے لوگو انتقام لینے کے لیے تیار ہو جاؤ) تو ابوزید دیوانے کی طرح اُٹھ کر ایسا بھاگا جیسے گوہ مچھلی سے پس ہم نے ابوزید کو پھسلایا اور واپسی کی درخواست کی اور یہ کہ قوم ثمود میں قیدار کی طرح (بد بخت و بد نصیب) نہیں ہونا چاہیئے پس اُس نے کہا قبروں سے مردوں کو زندہ اٹھانے والے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں جام (گلاس) کے اٹھائے جانے سے پیشتر ہرگز واپس نہیں آسکتا جب ہم نے اُس سے محبت کرنے اور اس کی قسم کو سچا کرنے کے بغیر کوئی اور چارہ نہ پایا تو مجبورًا ہم نے جام (یعنی گلاس) اُٹھا دیا اور ہماری عقلیں بھی اس کے اُٹھتے ہی اٹھی کی اٹھی رہ گئیں اور اُس کے (نہ ہونے پر) آنسو بہنے لگے پس جب ابوزید اپنی جگہ پر واپس آیا اور اس طرح وہ اپنی قسم کے گناہ سے بچ گیا (یعنی اُس نے چھٹکارا پا لیا)۔

تشریح لغات ؎۱ شارف از مفاعلہ مصدر بمعنی قریب ہونا یقال شارف الشئی جبکہ وہ اوپر سے جھانکے اور قریب ہو ؎۲ تشن شنٌّ مصدر بمعنی ہر طرف سے لوٹ مار کرنا اور متفرق طور سے گرنا یقال شن الماء علی الشراب ای صبہ متفرقا وشق الغارۃ علیھم ای وجھھا علیھم من کل جھۃ از نصر ؎۳ سرب بالکسر بمعنی جماعت والجمع اَسْرَابٌ ؎۴ الغارات یہ غارات یہ غارۃ کی جمع ہے بمعنے لوٹ مار ؎۵ نہبہ مصدر بمعنے لوٹتے وقت یقال نہبہ نہبًا ای اخذہا از سمع اور یہ مصدر مضاف ہے فاعل یا مفعول کی طرف ؎۶ یا للثارات ای یا قوم احضروا للثارات اور ثارات یہ ثأرۃ کی جمع ہے بمعنی انتقام و بدلہ اور یہ کلمہ عرب والے اسی وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ وہ اپنے اعداء پر جنھوں نے اُن کے عزیزوں کو قتل کیا ہے فتح مند اور کامیاب ہو جائیں۔ یقال ثار القتیل وبہ ثارًا ای طلب دمہ وقتل قاتلہ فھو ثائر از فتح ؎۷ نشز ای ارتفع عن مکانہ یقال نشز عن مکانہ نشزًا ای ارتفع ونشزت المرأۃ بزوجھا ومنہ وعلیہ نشوزًا ای

استعصبت علیہ وابغضتہ منہ نشوز المرأة ای بغضہا الزوجہا ورفع نفسہا من طاعتہ از نصر۔

۸ الضب بمعنی گوہ وسوسمار والجمع اَضُبٌّ وضُبَّانٌ وضِبَابٌ یہ محاورہ ہے لاافعلہ حتی یرد الضبُّ گوہ کبھی پانی پر نہیں جاتی ۹ النون بمعنے مچھلی والجمع نینانٌ واَنوانٌ حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کا لقب ذوالنون تھا کیونکہ آپ کو مچھلی نگل گئی تھی۔ کما قال اللہ تعالیٰ وذاالنون اذ ذھب مغاضبًا الخ موصل شہر کی زمین میں ایک نینویٰ بستی ہے وہاں کے لوگوں کی ہدایت کے لیے حضرت یونس علیہ السلام بھیجے گئے تھے وہاں کے لوگوں نے آپ کی نصیحت کو نہ مانا تو آپ نے اُن کو عذاب آلٰہی نازل ہونے کی خبر سنائی اور خود وہاں سے چلے گئے اور جب وہاں کے لوگوں نے عذاب کے آثار دیکھے تو جنگل میں جاکر بہت روئے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حال پر رحم فرماکر عذاب ٹال دیا اور اُس شریعت میں یہ حکم تھا کہ جھوٹ بولنے والے کو مار ڈالتے تھے اس لیے آپ وہاں تشریف نہ لے گئے اور بغیر حکم الٰہی کے آپ کشتی میں بیٹھ گئے کشتی دریا میں اڑ گئی جب قرعہ ڈالا گیا تو تینوں دفعہ آپ کا نام نکلا لوگوں نے آپ کو دریا میں ڈال دیا اللہ کے حکم سے مچھلی نے آپ کو نگل لیا تو وہ مچھلی دریا کی تہ میں پہنچی تو کنکروں کی تسبیح کی آواز پہونچی تو آپ نے یہ آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک الخ پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو رہائی دی اور اگر آپ تسبیح نہ پڑھتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ انتہا مے بعد کے لیے مچھلی اور گوہ کی مثال دی جاتی ہے کیونکہ گوہ ہمیشہ خشکی میں رہتی ہے اور مچھلی تری میں اور یہ کبھی ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی ہے ۱۰ فراودناہ مرادوت مصدر از مفاعلہ بمعنی پھسلا کر بلانا والمراودة ان تنازع غیرک فی الارادة فترید غیر ما یرید او ترود غیر ما یرود ۱۱ کقدار قدار ابن سالف یہ اُس آدمی کا نام ہے جس نے حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی اُونٹنی کی کونچیں کاٹ کر اس کو ہلاک کر دیا آپ نے اس کو منع کیا کہ تم اللہ کی اونٹنی کو قتل نہ کرو ورنہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اُس نے اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اس کو ہلاک کر دیا اب یہ بدبختی میں ضرب المثل ہے یقال ھو اَشْاَمُ من قدار فی التنزیل اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا الخ ۱۲ الرجام یہ رجم کی جمع ہے بمعنی قبور وکنواں وتندور یقال رَجَمَہٗ رَجْمًا ای رماہ بالحجارة یعنی قبر پر علامت کے لیے اُس نے پتھر لگایا از نصر ۱۳ تالفہ مصدر از تفعل بمعنی تالیف قلب یعنی اوپرے دل سے محبت کرنا یقال تاَلّفہٗ جبکہ وہ اوپرے دل سے محبت کرے ۱۴ حلفہ مصدر بفتح الحاء المھملة وکسرہا بمعنے قسم اور اُحلُوقہ کے معنی بھی قسم کے آتے ہیں از ضرب ۱۵ اشدناہ ای رفعناہ از افعال یقال اَشَالَ الشئَ جبکہ وہ بلند کرے اور اٹھائے ۱۶ شائلة یہ شائل کا مؤنث ہے ای مرتفعة از نصر یقال شال الذَّنبُ یَشُولُ شَوْلًا وشَوَلانًا جبکہ دُم اوپر کو اُٹھے اور بلند ہو شال الشئ بالشئ جبکہ وُہ اُٹھائے اور بلند کرے ۱۷ فاء ای رجع والفئ ای الرجوع الی حالة محمودة از ضرب ۱۸ مجثمہ ای مبرکہ ومکانہ یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ اور اس کی جمع مجاثم آتی ہے یقال جثم جثوما وجثما ای لزم مکانہ ولقی بالارض از نصر وضرب ۱۹ ماثم بمعنے ناجائز فعل اور گناہ و جرم اور یہاں اس سے مراد قسم کے توڑنے کا گناہ ہے۔

سَاَلْنَاہُ لِمَ قَامَ۔ وَلِاَیِّ مَعْنًی اسْتَرْفَعَ الْجَامَ۔ فَقَالَ اِنَّ الزُّجَاجَ[1] نَمَّامٌ[2]۔ وَاِنِّیْ اٰلَیْتُ مُنْذُ اَعْوَامٍ[3]۔ اَنْ لَّا یَضُمَّنِیْ وَنَمُوْمًا مَقَامٌ۔ فَقُلْنَا لَہٗ وَمَا سَبَبُ یَمِیْنِکَ الصِّرِّیُّ[4]۔ وَ اَلِیَّتِکَ[5] الْحَرْسٰی۔ فَقَالَ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ جَارٌ لِسَانُہٗ یَتَقَرَّبُ۔ وَقَلْبُہٗ عَقْرَبٌ[7]۔ وَلَفْظُہٗ شَہْدٌ[8] یَنْقَعُ[9]۔ وَخَبْوُہٗ[10] سَمٌّ[11] مُنْقَعٌ[12]۔ فَمِلْتُ لِمُجَاوَرَتِہٖ اِلٰی مُحَاوَرَتِہٖ[13]۔ وَاغْتَرَرْتُ بِمُکَاشَرَتِہٖ[14]۔ فِیْ مُعَاشَرَتِہٖ[15]۔ وَاسْتَہْوَتْنِیْ[16] خَضْرَةُ[17] دِمْنَتِہٖ[18] لِمُنَادَمَتِہٖ[19]۔ وَاَغْرَتْنِیْ[20] خُدْعَةُ[21] سِمَتِہٖ[22] بِمُنَاسَمَتِہٖ[23]۔ فَمَازَجْتُہٗ[24] وَعِنْدِیْ اَنَّہٗ جَارٌ مُکَاسِرٌ[25]۔ فَبَانَ[26]

أَنَّہٗ عُقَابٌ[۲۷] كَاسِرٌ[۲۸]۔

الترجمۃ والمطالب

ہم نے اُس کے خود بھی اُٹھ جانے اور جام کو بھی اٹھوا دینے کا سبب دریافت کیا تو وہ یہ کہنے لگا کہ شیشہ چغل خور ہے اور میں نے چند سال سے یہ قسم کھائی تھی کہ کبھی میں اور چغل خور کسی مقام پر یک جا جمع نہیں ہوں گے پس ہم نے اُس سے کہا کہ ایسی سخت اور مؤکد قسم کھا بیٹھنے کی کیا وجہ ہے تو اُس نے جواب دیا کہ میرا ایک پڑوسی تھا زبان سے تو وہ محبت کی باتیں کرتا تھا اور اُس کا دل بچھو تھا (یعنی وُہ نیش زنی کرتا تھا) اور اُس کے الفاظ شہد جیسے تھے (یعنی بہت ہی شیریں تھے جس سے وہ سیراب کرتا تھا اور اُس کا باطن خالص زہر تھا اور مجھے بھی پڑوسی ہونے کی وجہ سے اُس سے ہمکلامی کا (یعنی بات کرنے کا) شوق رہتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ میں اُس کی خوش طبعی کی وجہ سے اُس سے میل جول رکھنے میں دھوکہ کھا بیٹھا پس مجھ کو کوڑے کی سبزی دیکھ کر (یعنی ظاہری خوبصورتی دیکھ کر اُس کی ہم نشینی کا خیال پیدا ہُوا اور اُس کی چالاکیوں کی علامات (نشانیوں) سے دھوکہ کھا کر میں ایسا فریفتہ ہوا کہ میں اُس سے بھید تک کہنے لگا اور میں نے یہ خیال کیا کہ وہ دیوار پیچھے کا پڑوسی ہے (یعنی میرے وہ بہت ہی قریب ہے) اُس سے میں ملتا جلتا رہا لیکن وہ شکاری عقاب (بازو توڑنے والا) نکلا۔

تشریح لغات

[۱] الزجاج مثلثۃ حجر شفاف (شیشہ یا بلور) والواحدۃ زُجَاجَۃٌ [۲] نمام بمعنی چغل خور اور یہ نمیمۃٌ سے مشتق ہے یقال نَمَّ الحدیثَ نَمًّا جبکہ وُہ چغل خوری کرے باز ضرب، نمام شیشہ کو اس وجہ سے کہا ہے کہ جب اُس کو دیکھتے ہیں تو اُس میں چہرہ کا عکس پڑتا ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ دو دشمنوں میں بات چیت ہو [۳] اعوام یہ عام کی جمع ہے بمعنی سال [۴] الصری بمعنے سخت یقال صر صر ای صاح شدیدا از ضرب و یقال یمین صری ای وثیقۃ و یقال ھی منی صری ای عزیمۃ وفی التنزیل فاقبلت امرأتہ فی صرۃ ای فی صیحۃ ومنہ الاصرار وھو کل عزم شددت علیہ وفی التنزیل ولم یصروا علی ما فعلوا وایضا یقال صر الصرۃ ای ربطھا وصر الدراھم فی الصرۃ ای وضعھا فی الصرۃ از نصر [۵] الیمین بمعنی قسم والجمع الایان [۶] الحرّیٰ ای الشدیدۃ الحرارۃ یعنی سخت اور یہ فعلی کے وزن پر ہے اور یہ حرّان کا مونث ہے بمعنے بہت پیاسا والجمع حرارٌ وحراریٰ [۷] عقرب بمعنی بچھو والجمع عقارب [۸] شہد بمعنی عَسَلٌ والجمع شہادٌ [۹] ینقع از فتح نقع مصدر بمعنی پیاس بجھانا یقال نقع الماءُ عطشہٗ نقعًا ای سکنہٗ وقطعہ [۱۰] خبوہ ای باطنہٗ [۱۱] الخَبْءُ والخِبْءُ ان دونوں کے معنی پوشیدہ کے آتے ہیں [۱۱] سم بمعنی زہر و سوئی کا ناکہ والجمع سِمَامٌ وسُمُومٌ [۱۲] منقع ای مجتمع از افعال یقال نقع الماءُ فی بطن الوادی ای اجتمع فیہ وطال مکثہ از فتح [۱۳] لمجاورتہ ای لاجل مجاورتہ مجاورت بمعنی ہمسائگی اور یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے یقال جَاوَرَ مُجَاوَرَۃً وجُوَارًا جبکہ وہ پڑوس میں رہے [۱۴] محاورتہ بمعنی گفتگو اور بات چیت اور یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے [۱۵] مکاشرتہ یہ باب مفاعلت سے مصدر ہے بمعنی آپس میں ہنسنا اور دانت نکالنا یقال کشر اسنانہ کشرا ای کشف عنھا از ضرب وکاشرہ ای ضاحکہ [۱۶] استہوتنی استہواء مصدر از استفعال بمعنی دھوکا کھانا ای حملتنی علی اتباع الھوی [۱۷] خضرۃ بالضم بمعنی سبزی وحسن و تر و تازگی [۱۸] دمنتہ بالکسر وہ جگہ جہاں کوڑا پڑے والجمع دِمَنٌ اور خضرۃ دمن سے مراد ظاہری خوبصورتی ہے [۱۹] منادمتہ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنی ہم جلیس و ہم نشین ہونا ای مجالسۃ علی الشراب قیل الشراب یان سمیا ندیمین بما یتعقب احوالھما من الندامۃ [۲۰] اغرتنی اغراء مصدر از افعال بمعنی دھوکہ دینا وفی التنزیل

واغربنا بنیهم العداوة [۱۸] خدعة بہت دھوکہ دینے والا اور الخُدَعَةُ اور الخَدّاع اور الخَيْدَع ان سب کے معنی یہی آتے ہیں [۲۲] سِمَۃٌ مصدر ہے بمعنی علامت وداغ کا نشان والجمع سمات [۲۳] بمناسمته یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنی آپس میں بات چیت کرنا اور اس کے معنی بھیدی کے بھی آتے ہیں اور کھانا کھانے کے لیے ساتھ ساتھ چلنا اور یہ معنی یہاں زیادہ اچھے ہیں یقال ناسمہ مناسمۃً ونساماً ای قاربہ ودنامنہ وحادثہ وسَارّہ [۲۴] فمازجتہ ای خالطتہ اور یہ مزاج سے ماخوذ ہے یقال مزج الشراب بالماء مزجاً ای خلطہ یہ از نصر والمزاج المیزج [۲۵] مکاسر اسم فاعل کا صیغہ از باب مفاعلہ اور یہ کسر سے ماخوذ ہے وہ پڑوسی جس کا گھر بالکل ملا ہوا ہو ای ملاصق وھو الذی کِسْرُ بیتہ الی جانب بیتک یقال ھو جاری مکاسری [۲۶] نبان ای ظھر از ضرب یقال بان بیاناً و بیناً جبکہ وہ ظاہر اور واضح ہو اور اس کا صفت بَیِّنٌ اور بائنٌ آتا ہے [۲۷] عقاب یہ ایک قوی شکاری پرندہ ہے والجمع عِقبانٌ واعقُبٌ وجمع الجمع عقابین اور عُقاب یہ ایک ستارہ کا نام بھی ہے [۲۸] کاسر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ کسر سے ماخوذ ہے ای الذی یکسر جناحیہ ای یضمھما لینحط علی الصید یقال کسر الطائر کسراً وکسوراً ای ضم جناحیہ (ای یرید الوقوع) از ضرب۔

وَاٰنَسْتُهٗ [۱] عَلٰی اَنَّهٗ حِبٌّ مُّؤَانِسٌ۔ فَظَهَرَ اَنَّهٗ حُبَابٌ [۲] مُوَالِسٌ۔ وَمَالَحْتُهٗ [۳] وَلَا اَعْلَمُ اَنَّهٗ عِنْدَ نَقْدِهٖ [۴]۔ مِمَّنْ يُفْرَحُ بِفَقْدِهٖ۔ وَعَاقَرْتُهٗ وَلَمْ اَدْرِ اَنَّهٗ بَعْدَ فَرِّهٖ [۵]۔ مِمَّنْ يُطْرَبُ لِمَفَرِّهٖ [۶]۔ وَكَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ۔ لَا يُوْجَدُ لَهَا فِي الْجَمَالِ مُجَارِيَةٌ [۷]۔ اِنْ سَفَرَتْ خَجِلَ النَّيِّرَانُ [۸]۔ وَصَلِيَتِ [۹] الْقُلُوْبُ بِالنِّيْرَانِ [۱۰]۔ وَاِنْ بَسَمَتْ [۱۱] اَزْرَتْ بِالْجُمَانِ [۱۲]۔ وَبِيْعَ الْمَرْجَانُ [۱۳] بِالْمَجَّانِ [۱۴]۔ وَاِنْ رَنَتْ [۱۵] هَيَّجَتِ [۱۶] الْبَلَابِلَ [۱۷]۔ وَحَقَّقَتْ سِحْرَ بَابِلَ [۱۸]۔

الترجمۃ والمطالب اور میں نے تو اس کو غمخواری کرنے والا دوست خیال کیا تھا۔ مگر وہ دھوکا دینے والا سانپ یا شیطان ہے اور میں نے اُس سے نمکیں بات کی (یا میں نے اُس کے ساتھ کھانا کھایا) اور میں اُس کے ہمسفر رہا اور میرے خیال میں یہ بات نہ تھی کہ تجربہ اور آزمائش کے وقت وہ ایسا نکلے گا جس کے گم ہونے (مرنے) سے خوشی ہوتی ہے اور میں نے اُس سے دوستی کا مضبوط عہد کیا تھا لیکن کیا معلوم تھا کہ وہ آزمائش کے بعد اُس شخص کی طرح ثابت ہوگا جس کے جاتے (یا بھاگنے) سے خوشی حاصل ہو اور میرے پاس ایک کنیز (باندی) تھی جس کے کمال میں اُس کے مقابل اور ہمسر نہیں تھا اگر وہ چہرے کو کھولے (اور اپنا جلوہ دکھائے) تو وہ چاند اور سورج کو شرمندہ کرے اور وہ عشق کی آگ سے دل کو جلا ڈالتی تھی جب وہ مسکراتی تھی تو بڑے موتی کو شرمندہ کر دیتی تھی (شرما دیتی تھی) اور ننھے ننھے موتی مفت بک جاتے تھے اور اگر وہ دیکھے تو دل کی اندرونی سوزش کو بھڑکا دیتی تھی اور بابل شہر کے جادو کو وہ سچا کر کے دکھاتی تھی۔

تشریح لغات آنسْتُہ ای ابصرتہ اذا فعال وفی التنزیل فان آنستم منھم رشداً۔ ومنہ موانس بمعنی حبیب مونس بمعنی انس دلانا ومحبت دلانا یقال آنسہ جبکہ وہ مہربانی کرے اور محبت کرے [۲] حباب بالضم بمعنی سانپ وقیل اسم الشیطان [۳] موالس بمعنی دھوکا دینے والا وقیل اصلہ اَلس اَلْساً بمعنی خان وغش از ضرب وقیل

اصلہ دلس دلسًا و دلسانًا ای خدعہ از ضرب [۴] مالحتہ ای اکلت معہ الملح مالحۃ مصدر از مفاعلہ اور یہ ملح سے ماخوذ ہے بمعنی نمکیں بات کہنا [۵] نقدہ ای تجربتہ یقال نقد الدراھم وغیرھا نقدًا ای میزھا ونظرھا لیعرف جیدھا من ردیہا از نصر [۶] یفقدہ ضد الوجدان وھو عدم الشئ بعد وجودہ۔

[۷] عاقرتہ معاقرۃ مصدر از مفاعلہ شراب پیا ای شربت معہ العُقار بضم العین وہو الخمر [۸] فرّہ بمعنی امتحان وتجربہ و آزمانا یقال فرّ الدابۃ فرًّا ای کشف عن اسنانہا از ضرب [۹] لمضہ ای لھربہ وفرارہ یقال فرّ فرًّا وفرارًا ای ھرب از ضرب۔

[۱۰] مجاریۃ ای مماثلۃ یقال جاراہ ای جری معہ فی الامر ووافقہ [۱۱] سفرت از نصر یقال سفرت المرأۃ جب کہ وہ اپنا چہرہ کھولے [۱۲] النیران ای الشمس والقمر [۱۳] صلیت ای احترقت اور یہ صلی یصلی سے ماخوذ ہے بمعنی آگ میں داخل ہونا [۱۴] بالنیران یہ نار کی جمع ہے بمعنی آگ [۱۵] لبمت ای ابتسمت از ضرب یقال لبسم لبسمًا جبکہ وہ مسکرائے اور اس کا صفت باسم اور متبسّم آتا ہے [۱۶] ازرت از افعال ازراءً مصدر بمعنی عیب لگانا یقال ازری علیہ عملہ جبکہ وہ کسی کام پر عتاب کرے اور عیب لگائے وازری بہ جبکہ وہ عیب لگائے [۱۷] بالجمان یہ جُمانۃ کی جمع بمعنی موتی بڑا [۱۸] المرجان اس کا واحد مرجانۃ ہے بمعنی مونگا و چھوٹے چھوٹے موتی وفی التنزیل کانھن الیاقوت والمرجان [۱۹] بالمجان ما کان بلا بدل او العطیۃ بلا ثمن والمجان ایضا الکثیر الکافی الواسع وایضا کثیر المجون وھو الغلظ والصلابۃ یقال لجن لجونا ای غلظ وصلب وایضا مجن الرجل مجونًا ومجنا ومجانۃ ای مزح وقل حیاؤہ کانہ صلبہ وجہہ فھو ماجن وجمعہ مُجّان [۲۰] رنت ای نظرت یقال رنا الیہ ولہ رنوًّا ورنًا ای ادام الیہ النظر از نصر وفی نسخۃ رنّت بتشدید النون من الرنین وھو الصوت۔ [۲۱] ہیجت ہیج مصدر　　بمعنی بھڑکانا از تفعیل [۲۲] البلابل والبلبال اندوہ نہانی شدۃ الھم ووساوس الصدر وحدیث النفس واما البلبال بالکسر فمصدر۔

[۲۳] بابل۔ بابل یہ ایک شہر ہے بلاد عجم میں جہاں نمرود کا گھر تھا اور اس کی طرف سحر منسوب ہے اور اسی شہر میں ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں جو کنویں میں سر کے بالوں سے لٹکے ہوئے ہیں اُن پر خدا کا عذاب ہو رہا ہے اور یہ شہر وہ ہے جو نمرود بن کنعان نے اس کی بنیاد رکھی اور بیان کیا جاتا ہے کہ جناب سیدنا نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اُس کے بعد سب سے پہلے یہ بنا ہے۔

وَاِنْ نَطَقَتْ عَقَلَتْ[۱] لُبَّ[۲] الْعَاقِلِ۔ وَاَوَاسْتَنْزَلَتِ الْعُصْمَ[۳] مِنَ الْمَعَاقِلِ[۴]۔ وَاِنْ قَرَأَتْ شَفَتِ الْمَفْؤُدَ[۵] وَاَحْیَتِ الْمَوْؤُدَۃَ[۶]۔ وَخِلْتَہَا اُوْتِیَتْ مِنْ مَزَامِیْرِ[۸] اٰلِ[۹] دَاؤُدَ۔ وَاِنْ غَنَّتْ[۱۰] ظَلَّ مَعْبَدٌ[۱۱] لَہَا عَبْدًا۔ وَ قِیْلَ سُخْقًا[۱۲] لِاِسْحَاقَ[۱۳] وَبُعْدًا۔ وَاِنْ زَمَرَتْ[۱۴] اَضْحٰی زُنَامٌ[۱۵] عِنْدَ ہَا زَنِیْمًا[۱۶]۔ بَعْدَ اَنْ کَانَ یُخَیَّلُ زَعِیْمًا[۱۸] وَبِالْاِضْطِرَابِ[۱۹] رَعِیْمًا۔ وَاِنْ رَقَصَتْ[۲۰] اَمَالَتِ[۲۱] الْعَمَائِمَ[۲۲] عَنِ الرُّؤُوْسِ[۲۳]۔ وَاَنْسَتْکَ[۲۵] رَقْصَ الْحَبَبِ[۲۶] فِی الْکُؤُوْسِ[۲۷]۔

الترجمۃ والمطالب اور اگر وہ بولے تو بڑے بڑے عقل مندوں کی عقلوں کو بند کر دے (یا حیرت میں ڈال دے) اور پہاڑ کی گھاٹیوں سے پہاڑی بکرے کو (یعنی زاہد اور متقی کو) اتار دے اور اگر وہ پڑھے تو زخمی دل کو شفا دے اور زندہ درگور کو زندہ کر دے (قبر سے اٹھا دے) اور اے مخاطب تو یہ گمان کرے کہ اس کو راگ یا نغمہ حضرت داؤد

علیہ السّلام کی آل سے دیا گیا ہے اور اگر وہ گائے تو معبد (گویا) اُس کا غلام ہو جائے اور اسحاق سے یہ کہدیا جائے کہ تو بھی دور ہو اور پرے ہٹ اور اگر وُہ بانسری بجائے تو زنام شخص بھی اُس کے سامنے حقیر معلوم ہو حالانکہ وُہ اپنے گروہ کا سردار اور پیشوا تھا اور آدمیوں کو خوشی پر برانگیختہ کرنے پر یہ بیڑا اٹھائے ہوئے تھی اور اگر وہ ناچے تو وہ سروں کی پگڑیاں گرا دے (یا اچھال دے) اور شراب کے پیالوں میں بلبلوں (پانی کے بلبلوں) کا ناچنا اے مخاطب تجھے بھلا دے (یعنی وہ ناچنے اور اپنے گانے میں یکتا ہے)

تشریح لغات

[1] عقلت ای شددت وحبست از نصر وضرب عقل البعیر .... جبکہ ٹانگ ران ملاکر رسی سے باندھے [2] لب بضم اللام بمعنی العقل الخالص من الشوائب والجمع الباب [3] العصم بضم العین المھملۃ یہ اعصم کی جمع ہے پہاڑی بکرا جس کے دونوں ہاتھوں میں ایک میں سفیدی ہو اور بقیہ حصہ سیاہ یا سُرخ ہو یقال عصم الظبی عصمًا ای کان اعصم وھو التیس الجبلی کان فی ذراعیہ اوفی احدھما بیاض وسائرہ اسود او احمر از سمع [4] المعاقل یہ معقل کی جمع ہے بمعنی الملجأ والجبل المرتفع [5] المفؤد وہ شخص جس کا دل رنجیدہ ہو ای اصاب فؤادہ وجع یقال فادہ فادًا ای اصاب فؤادہ از فتح [6] الموؤد الذی دُفن حیًا یقال وأدہ وأدًا ای دفنہ فی التراب حیا از فتح وفی التنزیل واذا الموءودۃ سئلت بای ذنب قتلت الخ [7] خلتھا ظننتھا یقال خال الشئ وخالا وخَیلۃ وخِیلۃ خَیلًا نا وخَیلولۃً ومَخِیلۃ ومخالۃ جبکہ وہ خیال کرے اور گمان کرے [8] مزامیر یہ مزمار کی جمع ہے الآلۃ التی یزمر فیھا بمعنی بانسری دنے یقال زمر زمرًا وزمیرًا ای غنّی بالنفخ فی القصب ونحوہ از نصر وضرب [9] آل داؤد کنایۃ عن حسن الصوت ولفظ آل مقحمٌ لان سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کان احسن خلق اللہ صوتا حتی قیل انہ کان قرأ الزبور رفع من بین یدیہ مائۃ جنازۃ مولی [10] غنت تغنی مصدر از باب تفعیل بمعنی گانا [11] معبد اسم رجل کان شھیرًا فی الغناء وھو اول من ضرب الاصوات بالعود وکان فی آخر زمن معاویۃ وادرک زمن الولید [12] سحقا ای بُعدًا یہ مصدر ہے یقال سَحِقَ سُحقًا ای بَعُدَ از سمع وکرم وفی التنزیل فسحقا لاصحاب السعیر [13] لاسحق وھو ابن ابراھیم الموصلی وکان مغنیا للرشید العباسی خامس بنی العباس [14] زمرت ای غنت بالنفخ فی القصب یقال زمر زمرًا وزمیرًا جبکہ وہ بانسری بجائے از ضرب ونصر [15] زنام یہ نہایت مشہور نے نواز تھا اور بینے کا موجد بھی ہے معتصم باللہ اور واثق باللہ دونوں اس کے مزامیر سنتے تھے اور یہ رشید عباسی کے نوکروں میں سے تھے [16] زنیما بمعنے نالائق وکمینہ اور اجنبی آدمی جو قوم میں داخل ہو جائے اور قوم کے لوگ اس کے حاجت مند نہ ہوں [17] بجیلۃ بمعنے لوگوں کا ایک گروہ اور صدی اور ایک زمانہ کے لوگ والجمع اَجیالٌ وجیلانٌ [18] زعیما بمعنے سردار ورئیس وکفیل وضامن والجمع زُعَماءُ [19] وبالاطراب یہ باب افعال کا مصدر ہے آدمیوں کو خوشی پر برانگیختہ کرنا [20] زعیما بمعنے کفیل والجمع زعماء [21] رقصت رقصٌ مصدر بمعنی ناز وانداز سے ناچنا از نصر [22] امالت از افعال بمعنی ازالت واسقطت یقال امال الشئ جبکہ وُہ جھکائے وامال یدہ بالفرس جبکہ وہ لگام ڈھیلی کرے وامالت المرأۃ جبکہ وہ نقاب اتارے وامال القاری جبکہ قاری پڑھنے میں امالہ کرے [23] العمائم یہ عمامہ کی جمع ہے بمعنی پگڑی اور خود کا وہ حصہ جو سر کے برابر بنا کر ٹوپی کے نیچے پہنا جاتا ہے اور اس کی جمع عمام بھی آتی ہے [24] الرؤس یہ رأس کی جمع بمعنے سر اور اس کی جمع اَرؤسٌ اور رؤسٌ اور آراسٌ بھی آتی ہے [25] انستک انسا مصدر از افعال بمعنی فراموش کرنا یقال انسی الرجل الشئ جبکہ فراموش کرا مے [26] الحبب محرکۃ بمعنی جھاگ وبلبلہ

اور یہ حباب کی جمع جس کے معنے بلبلہ کے ہیں برخلاف قیاس ہے [۲۱] الکؤوس یہ کأس کی جمع ہے بمعنے پیالہ اور شراب کا پیالہ اور یہ مؤنث ہے اور اس کی جمع اکؤس اور کاسات اور کئاس بھی آتی ہے۔

فَكُنْتُ اَزْدَرِيْ مَعَهَا حُمْرَ النَّعَمِ۔ وَاُحَلِّيْ بِتَمَلِّيْهَا جِيْدَ النِّعَمِ۔ وَاَحْجُبُ مَرْاٰهَا عَنِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ۔ وَاَذُوْدُ ذِكْرَاهَا عَنْ شَرَائِعِ السَّمَرِ۔ وَاَنَا مَعَ ذٰلِكَ اَلِيْحُ مِنْ اَنْ تَسْرِيَ بِرَيَّاهَا رِيْحٌ اَوْ يَكْهُنَ بِهَا سَطِيْحٌ۔ اَوْ يَنِمَّ عَلَيْهَا بَرْقٌ مُلِيْحٌ۔ فَاتَّفَقَ لِوَشْكِ الْحَظِّ الْمَنْحُوْسِ۔ وَنَكَدِ الطَّالِعِ الْمَنْحُوْسِ۔ اَنْ اَنْطَلَقَتْنِيْ بِوَصْفِهَا حُمَيَّا الْمُدَامِ۔ عِنْدَ ذٰلِكَ الْجَارِ النَّمَّامِ۔

الترجمہ والمطالب اور میری یہ حالت تھی کہ اُس کے مقابلہ میں سرخ (نہایت بیش قیمتی) اُونٹوں کو بھی حقیر سمجھتا تھا اور میں نے اس سے نفع اُٹھانے کو نعمت کی گردن (یعنی حبات) کو زینت بنا رکھا تھا اور اس کا چہرہ میں چاند اور سورج سے بھی چھپاتا تھا اور اپنی باتوں میں اُس کا تذکرہ کرنے سے میں بچتا تھا لیکن باوجود میری اتنی احتیاط کے مجھے ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کی خوشبو ہوا لے اُڑے یا اس کا حال سطیح کاہن بنا دے یا اُس کی چغل خوری چمکنے والی بجلی کرے اتفاقاً انتہائے بدبختی اور بدقسمتی تقدیر نے اُس کی خوش نمائی کا تذکرہ شراب کی مدہوشی (نشہ کی تیزی) میں اسی چغل خور پڑوسی کے سامنے کرا دیا۔

تشریح لغات [۱] حمر النعم الابل واکرمہا الحمر یعنی عمدہ اونٹ والنعم مختص بالابل والجمع انعام سمی بہ لکون الابل عندھم اعظم نعمۃ [۲] احلی تحلیۃ مصدر از تفعیل ای اُزین [۳] تملیہا مصدر از تفعیل ای بطول حیاتہا ومدتہا والملاءۃ والملوۃ بتثلیث المیم فیہا البرھۃ من الدھر المدۃ الطویلۃ وفی التنزیل واملی لہم واھجرنی ملیا والملی مدۃ العیش واملی اللّٰہ فلانا عمرہ ای اطالہ ومتعہ بہ واملی اللّٰہ الظالم لہ ای امہلہ [۴] جید بمعنی گردن والجمع اَجیادٌ وجُیُودٌ یقال جاد جیدا ای اطال جیدہ وحَسُنَ از ضرب [۵] مرأھا ای وجہہا ومنظرھا یقال ھو مرأۃ بکذا۔ یعنی وہ اس کے لائق ہے وتخبر عن مجہولہ مرأتہ یعنی اُس کا ظاہر باطن پر دلالت کرتا ہے وھو منی مرأی ومسمع او بمرأی وبمسمع۔ یعنی وُہ ایسی جگہ ہے کہ میں اس کو دیکھ سکتا ہوں اور اس کی بات سن سکتا ہوں [۶] اذود۔ ذود مصدر از نصر بمعنے دفع کرنا ہٹانا دھتکارنا یقال ذادہ ذودًا وذیادًا جبکہ وُہ دفع کرے اور ہٹائے اور دھتکارے [۷] شرائع یہ شریعت کی جمع ہے بمعنے طریقہ اور اللہ کے مقرر کئے ہوئے احکام اور دریا کے کنارے رہنے والوں کے پینے کے گھاٹ [۸] الیح ای اخاف واحذر اذا قال یقال الاح منہ الاحۃ ای خاف وحاذر ویقال لاح الشئ نوحًا ای بدا وظہر ولاحہ ای غیرہ وفی التنزیل لواحۃ للبشر از نصر۔

[۹] بریا بفتح الراء المہملۃ یہ ردی سے مشتق ہے از سمع بمعنے عمدہ خوشبو اور اس کا مونث ریان ہے [۱۰] یکہن ای یخبر بالکہانۃ کہانت مصدر بمعنی پوشیدہ باتوں کی خبر دینا یقال کہن لہ کہانۃ ای حدثہ بالکہانۃ از نصر وفتح والکاھن الذی یخبر بالاخبار الماضیۃ الخفیۃ بضرب من الظن والعراف یخبر بالاخبار المستقبلۃ [۱۱] سطیح یہ مشہور کاہن تھا جو

پوشیدہ باتوں کی خبر دیتا تھا اور سطیح اس کو اس وجہ سے کہتے تھے کہ یہ ہمیشہ چت لیٹا رہا کرتا تھا اور بیٹھنے چلنے اور کھڑے ہونے پر اس کو قدرت نہ تھی لیکن وہ غصہ کے وقت بیٹھ جاتا تھا اور اس کے بدن پر سوائے سر کی ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہ تھی اور اس کے متعلق بہت سے واقعات مشہور ہیں اور یہ کاہن قبیلہ بنی ذئب کا تھا اور اس کا نام ربیعۃ بن عدی بن مسعود بن مازن بن غسان ہے اور اس کی عمر تین سو سال کی ہوئی اور بقول بعضے پانچسو سال کی اور اس کا انتقال نوشیروان کے زمانہ میں ہوا اور اس کی جنات خبریں بتلاتے تھے، اور اس نے سیل ارم کے عذاب الٰہی کی خبر دی تھی اور آنجناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں وہ واقعات پیش آئے مثلاً ایوان کسرےٰ کے چودہ کنگروں کا گرنا بحیرہ طبریہ کے پانی کا خشک ہو جانا وغیرہ وغیرہ ان سب واقعات کے متعلق سطیح کے بھانجے عبد المسیح نے اس سے دریافت کیا جبکہ اس کا اخیر وقت تھا تو آنجناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشین گوئی کی اور کہا چودہ کنگروں کے مطابق بادشاہ مرد اور عورت ہوں گے اُس کے بعد سلطنت کا زوال ہوگا اور انجناب صلے اللہ علیہ وسلم کا تسلط ہوگا کسریٰ یعنی نوشیرواں سنکر غمگین ہوا لیکن عبد المسیح نے یہ کہہ کر اس کو تسلی دی کہ ۱۴ بادشاہ ہونے کے لیے زمانہ دراز کی ضرورت ہے لیکن چودہ کا عدد یہ صرف چالیس سال میں پورا ہو گیا [۱۲] نیم ای یخبر بالوشایۃ از نصر وضرب یقال نَمَّ الحدیثَ نَمّاً جبکہ وہ چغل خوری کرے [۱۳] ملیح اسم فاعل کا صیغہ از افعال یقال الاح البرق الاحۃً ای اضاء والمع [۱۴] لوشک الوشک مصدر یقال وشک الامر ای سرع فھو وشیکٌ از کرم والمصدر وشك ووشاکۃ واوشك ای اسرع السیر ودنا ومنه اوشك ان یموت وھی من الافعال المقاربۃ والمعنی الدنو من الشئی واستعمال المضارع اکثر من الماضی واستعمال اسم الفاعل اقل والاکثر اقتران خبرھا بان والوشك والوشکان والوشاك السرعۃ وورد فی بعض النسخ لوشل وھو الماء القلیل والقلیل من الدمع وایضا الکثیر من الماء والدمع وھو من الاضداد والجمع اوشالٌ یقال فلان واشل الرای ای ضعیفہ وارشل الحظ ای ناقصہ وقلیله وشل الماء وشلا وشلاناً ای سال وقطر وشل فلان ارشولا ای ضعف وافتقر وشل الیہ ای صرع الیہ از ضرب۔
[۱۵] الحظ بمعنی تقدیر کا لکھا ہوا حصہ والجمع حظوظٌ وحظاظٌ واَحُظٌّ یقال حَظِظَ حَظًّا ای صار ذا حظٍّ از سمع [۱۶] المنحوس المنقوص یقال نحہ نحسًا ای نقصہ از فتح وقال الراغب النخلُ نقص الشئ علی سبیل الظلم [۱۷] نکد مصدر بمعنی نحوست ومشقت یقال نکد عَیْشُہ نکدًا ای اشتد وعسر از کرم وسمع وھو نکد شؤم قلیل الخیر والجمع انکاد ومناکید۔ [۱۸] المنحوس اسم مفعول کا صیغہ بمعنی نحس بمعنی بدبختی ونحوست یقال نَحِسَ نَحْسًا ونَحُسَ نحاسۃً ونحوسۃ ضد سعد فھو نحس ونحس ومنحوس از سمع وکرم [۱۹] حمیا بمعنے شراب کی تیزی وشراب اور غصہ کا ابتدائی جوش [۲۰] المدام بضم المیم بمعنی شراب۔

ثُمَّ تَابَ[۱] الْفَهْمُ. بَعْدَ اَنْ صَرَدَ[۲] السَّهْمُ. فَاَحْسَسْتُ الْخَبَالَ[۳] وَالْوَبَالَ[۴]. وَضَیْعَۃَ مَا اودِعَ ذٰلِكَ الْغِرْبَالِ[۵]. بَیْدَ[۶] اَنِّیْ عَاهَدْتُہٗ. عَلٰی عَکْمِ[۷] مَا لَفَظْتُہٗ. وَاَنْ یَحْفَظَ السِّرَّ وَلَوْ اَحْفَظْتُہٗ[۸]. فَزَعَمَ[۹] اَنَّہٗ یَخْزُنُ الْاَسْرَارَ. کَمَا یَخْزُنُ اللَّئِیْمُ[۱۰] الدِّیْنَارَ. وَاَنَّہٗ لَا یَهْتِكُ الْاَسْتَارَ[۱۱]. وَلَوْ عُرِّضَ[۱۲] لِاَنْ یَلِجَ النَّارَ. فَمَا اِنْ غَبَرَ[۱۳] عَلٰی ذٰلِكَ الزَّمَانَ. اِلَّا یَوْمٌ اَوْ یَوْمَانِ. حَتّٰی بَدَا اِلٰی اَمِیْرِ تِلْكَ الْمَدَارَةِ[۱۴] وَوَالِیْهَا ذِی الْمَقْدُرَۃِ. اَنْ یَقْصِدَ بَابَ قَیْلِہٖ. مُجِدًّا عَرْضَ خَیْلِہٖ. وَمُسْتَمْطِرًا[۱۵] عَارِضَ[۱۶] نَیْلِہٖ. وَاِذَا تَادَانَ[۱۷] تَصْحَبُہٗ تُحْفَۃٌ[۱۸] تَلَا نَجُمُ[۱۹] هَوَاهُ. لِیُقَدِّمَهَا بَیْنَ یَدَیْ[۲۰] نَجْوَاهُ[۲۱]۔

الترجمۃ والمطالب جب ہوش و حواس درست ہوئے تو تیر کمان سے نکل چکا تھا اگرچہ اس چیز کی تباہی اور بربادی جو اس چھلنی میں ودیعت (امانت) رکھی گئی تھی میں خوب محسوس اور معلوم کر رہا تھا لیکن میں سوائے اس کے اور کیا کر سکتا تھا کہ میں اُس سے عہد لیلوں جس بات کو کہ میں نے اُس سے کہا ہے اور نیز اس امر کا کہ وہ مجھ سے غصہ ہونے کی حالت میں بھی وہ بھید کی حفاظت کرے گا (یعنی وہ کسی سے ظاہر نہ کرے گا) اور اس نے نہایت ہی وثوق سے کہا کہ وہ بھیدوں کو ایسے ہی پوشیدہ رکھتا ہے جیسے کوئی بخیل دینار کو (اشرفی کو) اور وہ کبھی بھید ظاہر نہ کرے گا اگرچہ وہ آگ میں کیوں نہ جھونک دیا جائے ابھی اس عہد و پیمان کو صرف ایک یا دو ہی دن گذرے ہوں گے کہ اس بستی کے امیر اور عالی قدر حاکم کو (یعنی عالی منصب کو) بادشاہ کی طرف قصد کرنا پڑا اور اس کے ساتھ ہی اسباب لشکر کو بھی آراستہ کر لیا جائے اور اس کے بخشش کے بادل سے بارش طلب کی جائے اس وجہ سے اس اس نے اپنے ساتھ ایسا تحفہ (ہدیہ) لے جانے کی خواہش ظاہر کی کہ جو بادشاہ کے مناسب ہو تاکہ بات چیت سے قبل اس کو پیش کیا جا سکے۔

تشریح لغات [۱] تاب ای رجع از نصر یقال تاب توبًا و توبۃً جبکہ وہ لوٹے اور یہ وادی ہے [۲] صرد ای خرج یقال صرد السہم صَرَدًا ای اخطأ الغرض از سمع [۳] الخبال بمعنی فساد۔ نقصان۔ ہلاکت۔ تباہی و بربادی الخبال الفساد الذی یلحق الحیوان فیورثہ اضطرابا کالجنون والمرض المؤثر فی العقل والفکر وفی التنزیل لا یألونکم خبالًا وما زادوکم الا خبالًا یقال خبل خَبلًا وخبالًا ای اصابہ الجنون از سمع وخبَلہ خبلًا ای افسدہ از نصر [۴] والوبال ای الشدۃ وسوء العاقبۃ (یعنی وبدانجامی) یقال وبل وَبالًا ای اشتد از کرم۔

[۵] الغربال بالکسر بمعنی چھلنی شبہ بہ النمام لانہ لایمسک ما جعل فیہ کما لا یمسک الغربال الماء یقال غربل الحنطۃ غَربَلَۃ ای نخلہا والغِربال ما یُغَربَلُ بہ والجمع غرابیل [۶] بیدانی ای غیرانی [۷] عکم مصدر بمعنی محفوظ رکھنا یقال عکم المتاع عکمًا ای جمعہ وشدہ بثوب از ضرب [۸] احفظتہ ای اغضبتہ از افعال یقال احفظہ ـ جبکہ وہ غصہ دلائے اور یہ حفیظۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی قابل حفاظت کے لیے غضب و حمیت [۹] فزعم ای ادعی از نصر [۱۰] اللئیم بمعنے بخیل و کنجوس و کمینہ و بہت زیادہ حریص و ذلیل والجمع لِئامٌ ولوماء [۱۱] لایہتک ہتک مصدر بمعنی پھاڑنا از ضرب یقال ہتک الستر جبکہ وہ پردے کو پھاڑے [۱۲] الاستار یہ ستر کی جمع ہے بمعنے پردہ و خوف و حیا اور اس کی جمع ستور بھی آتی ہے [۱۳] عرّض تعریض مصدر از تفعیل بمعنی پیش کرنا یقال عَرّض لہ وبہ جبکہ وہ تعریض کرے اور کسی دوسرے پر ڈھال کے بات کہے وعَرّض الشئ جبکہ وہ چوڑا کرے وعَرّض الکاتب جبکہ کاتب مبہم لکھے وعرض الشئ للشئ جبکہ مقابل کرے وعرضت مالک للہلاک یعنی تو نے اپنے مال کو برباد ہونے کے لیے پیش کر دیا اور اس کے یہ ہی معنی یہاں مراد ہیں [۱۴] فما ان غبر یہاں یہ ان زائد ہے اور بعض نسخوں میں فما غبر بغیر ان کے ہے غبر بمعنی مضٰی یقال غبر غبورًا ای مضٰی ومکث از نصر [۱۵] المدرۃ بمعنے ڈھیلہ و خشک مٹی والقریۃ التی بنیت من الطین والحجر یقال مدر المکان مدرًا ای طانہ از نصر [۱۶] قیلہ یہ قیل کا مخفف ہے بمعنی سردار و رئیس اور حمیر کے، بادشاہوں کا لقب بھی ہے [۱۷] مجدِدًا تجدید مصدر از تفعیل بمعنے نیا کرنا و اچھی طرح تحقیق کرنا وجَدّدَ فی الامر جبکہ وہ سنجیدگی اختیار کرے اور کوشش کرے [۱۸] مستمطرا استمطار مصدر از استفعال بمعنی بارش طلب کرنا اور عطا طلب کرنا یقال مطرت السماء مطرًا ای نزل مطرہا از نصر [۱۹] عارض البادی عرضہ فتارۃ یخص بالسحاب نحو ھٰذا عارض ممطرنا وتارۃ بما یعرض

بما یعرض من السفر و تارۃ بالخد وتارۃ بالسن اور یہاں اس کے معنے ابر اور بادل کے ہیں ۲۰؎ ارتاد از افتعال ارتیاد از افتعال ارتیاد مصدر بمعنی طلب کرنا یقال ارتاد الشئ جبکہ وہ طلب کرے ۲۱؎ تحفہ بمعنی ہدیہ والجمع تحُف و تحائف ۲۲؎ تلائم ای توافق از باب مفاعلہ یقال لائمۃ الشئ ای وافقہ ولائمہ لائماً ای اصلحہ از فتح۔ ۲۳؎ بین یدی بمعنی سامنے اور اس کے معنے قبل کے بھی آتے ہیں ۲۴؎ النجوی یہ مناجات کا اسم ہے بمعنی بھید و سرگوشی کرنا و بات کرنا اور یہ وصف بالمصدر ہے اور اس میں واحد اور جمع برابر ہیں اور اس کے معنے محصول کے بھی آتے ہیں۔

وَجَعَلَ[۱] يَبْذُلُ[۲] الْجَعَائِلَ[۳] لِرُوَّادِهٖ[۴]۔ وَيُسَنِّيْ[۵] الْمَرَاغِبَ لِمَنْ يُظْفِرُهٗ بِمُرَادِهٖ۔ فَاَسَفَّ[۶] ذٰلِكَ الْجَارُ الْخَتَّارُ[۷] اِلٰى بَذُوْلِهٖ[۸]۔ وَعَصٰى[۹] فِي ادِّرَاعِ[۱۰] الْعَارِ عَذْلَ[۱۱] عُذُوْلِهٖ۔ فَاَتَى الْوَالِيَ[۱۲] نَاشِرًا[۱۳] اُذُنَيْهِ۔ وَاَبَثَّهٗ[۱۴] مَا كُنْتُ اَسْرَرْتُهٗ اِلَيْهِ۔ فَمَا رَاعَنِيْ[۱۵] اِلَّا انْسِيَابُ[۱۶] صَاغِيَتِهٖ[۱۷] اِلَيَّ۔ وَانْثِيَالُ[۱۸] حَفَدَتِهٖ[۱۹] عَلَيَّ۔ يَسُوْمُنِيْ[۲۰] اِيْثَارَهٗ بِالدُّرَّةِ الْيَتِيْمَةِ۔ عَلٰى اَنْ اَتَحَكَّمَ[۲۱] عَلَيْهِ فِي الْقِيْمَةِ۔ فَغَشِيَنِيْ مِنَ الْهَمِّ[۲۲] مَا غَشِيَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهٗ مِنَ الْيَمِّ[۲۳]۔

الترجمۃ والمطالب چنانچہ وہ ڈھونڈنے والے کو انعام خرچ کرتا تھا اور اس مقصد میں کامیاب ہونے والے کو خوب لالچ دے رکھے تھے اُس مکار دھوکہ باز پڑوسی نے اُس کی بخشش پر کمینہ پن کیا اور وہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کا خیال نہ کرتے ہوئے اپنے دونوں کانوں کو کھولے ہوئے (لالچ کرتا ہوا) حاکم شہر کے پاس آپہنچا اور اس نے آکر میرے راز کو اس پر ظاہر کر دیا اُس کے خدام سپاہی (یکایک) میرے پاس آپہنچے اور میں اُس کے خدمت گاروں کے آنے سے ڈر گیا جنھوں نے مجھے یہ تکلیف وہ حکم سنایا کہ مجھے اپنے دریکتا (بے نظیر اور بے مثال کنیز) کو حاکم پر قربان کرنا پڑے گا ہاں البتہ قیمت کا میں خود فیصلہ کرسکوں گا پس مجھ پر ایسا غم چھا گیا (یا غم نے مجھے ڈھانپ لیا) جیسا کہ فرعون اور اُس کے لشکریوں پر دریائے نیل میں ڈوبتے وقت چھایا (یا ڈھانپ لیا تھا)۔

تشریح لغات ۱؎ جعل از فتح بمعنے طفق یقال جعل لہ کذا او علی کذا جبکہ وہ شرط باندھے اور شروع کرے ۲؎ یبذل ای یعطی یقال بذل بذلاً ای اعطی وجاد از نصر وضرب ۳؎ الجعائل یہ جعالۃ (بتثلیث الجیم) کی جمع ہے بمعنی مزدوری واجرت وانعام اور جعیلۃ بمعنے عامل کی مزدوری یقال جعل لہ کذا جبکہ وہ مزدوری اس کی دے ۴؎ رُوّاد یہ رائد کی جمع ہے، بمعنے طالب و ڈھونڈھنے والے اور ہ ضمیر امیر کی طرف راجع ہے۔ واعلم ان للطلب ضروبا فالتوفی طلب الرضاء والخیر والمسرۃ ولا یقال توفی شرہ والبحث طلب الشئ تحت التراب وغیرہ والتفتیش طلب فی بحث وکذلک الفحص والاراغۃ طلب الشئ بالادارۃ والمحاولۃ طلب الشئ بالحیلۃ والارتیاد طلب الماء والکلأ والمنزل والمراودۃ طلب النکاح والمزاولۃ طلب الشئ بالمعالجۃ والتعییث طلب الشئ بالید من غیر ان یبصرہ والتحری طلب الاحری بالامور والالتماس طلب الشئ باللمس واللمس طلب الشئ من ھنالک وھنالک والجرس طلب الشئ باستقصاء من قولہ تعالی فجاسوا خلال الدیار۔ ۵؎ یُسَنّی تسنیۃ مصدر بمعنی بیش قیمت کرنا از باب تفعیل ای

یستھل ویسیر ویعظم العطاء ۷ فاسف ای دنا ومال از افعال یقال اسف ای طلب الامور الدنیۃ وسفت الطائر اوالسحاب سفیفاً ای مرعلی وجہ الارض از نصر ۸ الختار اور یہ ختر سے مشتق ہے بمعنے بہت بڑا دھوکا دینے والا یقال ختره ختراً ای غدره اشد الغدر از نصر وضرب ۹ بذولہ یہ بذل کی جمع ہے بمعنے بخشش اور عطا اور یہ منع کی ضد ہے از ضرب ونصر ۱۰ عصی عصیاً ومعصیت مصدر بمعنی نافرمانی کرنا یقال عصے سیدہ جبکہ وہ نافرمانی اور مخالفت اور دشمنی کرے اور اس کا صفت کا صیغہ عاص آتا ہے والجمع عصاۃ وعاصون ۱۱ ادراع مصدر از افتعال بمعنی کرتا پہننا اور یہ درع سے ماخوذ ہے والدرع القمیص من الحدید یلبس وقایۃ للعدو والادراع لبس الدرع ۱۲ العار بمعنے عیب وکل ما یعیر بہ الانسان من قول اوفعل والجمع اعیار یقال عارہ عیراً ای نسبہ الی العار وقبح علیہ فعلہ از ضرب ۱۳ عذل عذولہ ای لوم لائمۃ یقال عذلہ ای لامہ از ضرب ونصر ۱۴ ناشراذنیہ عرب والے کہتے ہیں جاء فلان ناشراذنیہ ای طامعاً لہ ای الطامع ینشر اذنیہ ویتحمل ما یسمع من القول القبیح والاستخفاف ۱۵ ابثہ ای اظہرہ ونشرہ واخبرہ از افعال یقال ابث فلاناً الخبر جبکہ وہ آگاہ کرے اور بتائے ۱۶ فما راعنی ای فما افزعنی وخوفنی روع مصدر از نصر بمعنی ڈرنا وگھبرانا یقال راع منہ جبکہ گھبرائے اور راعہ الامر جبکہ وہ گھبراوے اور تعجب میں ڈال دے ۱۷ انسیاب مصدر از انفعال بمعنی داخل ہونا یقال انسابت الحیۃ جبکہ سانپ تیزی کے ساتھ رینگے وانساب فلان نحوہ جبکہ وہ اس کی طرف لوٹے ۱۸ صاغیۃ صاغیۃ الرجل وہ لوگ جو اس کی طرف مائل رہیں اور یہاں اس سے مراد نوکر چاکر ہیں اور یہ صغی یصغو سے ماخوذ ہے بمعنے مائل ہونا از نصر وفتح وسمع ۱۹ انثیال مصدر از انفعال بمعنی داخل ہونا وگھسنا یقال انثالت الحیہ جبکہ سانپ داخل ہو ۲۰ حفدتہ یہ حافد کی جمع ہے بمعنی مددگار وخادم خواہ وہ رشتہ دار ہو یا غیر یقال حفدہ حفداً ای اخدمہ بسرعۃ از ضرب ۲۱ یسومنی ای یکلفنی سوم مصدر از نصر بمعنی تکلیف دینا یقال سامہ الامر جبکہ وہ تکلیف دے ۲۲ الیتیمۃ یہ یتیم کا مؤنث ہے والجمع یتامیٰ یقال درۃ یتیمۃ جبکہ وہ نہایت بیش قیمت اور بے نظیر ہو از ضرب وسمع وکرم اور اس سے مراد کنیز ہے ۲۳ التحکم از تفعل تحکم مصدر بمعنی بغیر وجہ ظاہر ہوئے اپنی رائے سے فیصلہ کرنا وحکم جاری کرنا وخواہش کے مطابق تصرف کرنا کما یقال تحکم فی الامر ۲۴ الہم بمعنے غم والجمع ہموم ۲۵ من الیم وہ دریا جس کے کنارے کا پتہ نہ ہو یقال یم یما ای طرح فی الیم از نصر فرعون نے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا اور فرعون مع اپنے لشکر کے دریائے نیل کے کنارے پہنچا حضرت موسیٰ علیہ السلام تو مع اپنے لوگوں کے دریائے نیل کے پار اتر گئے اور فرعون والے جب دریائے نیل میں پہنچے تو دریائے نیل نے ان کو گھیر لیا اور سارا لشکر مع فرعون کے دریائے نیل میں غرق ہو گیا اور یہ اشارہ اس آیت سے ہے فَغَشِیَهُمْ مِنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ (سورۂ طٰہٰ)

وَلَمْ اٰلُ اُدَافِعُ عَنْهَا وَلَا يُغْنِى الدِّفَاعُ. وَاَسْتَشْفِعُ اِلَيْهِ وَلَا يُجْدِيْ الْاِسْتِشْفَاعُ. وَكُلَّمَا رَاٰى مِنِّي اِزْدِيَادَ الْاِعْتِيَاصِ. وَارْتِيَادَ الْمَنَاصِ. تَجَرَّمَ وَتَضَرَّمَ. وَحَرَّقَ عَلَيَّ الْاُرَّمَ. وَنَفْسِيْ مَعَ ذٰلِكَ لَا تَسْمَعُ بِمُفَارَقَتِهِ بَدْرَتِيْ. وَلَا بِاَنْ اَنْزِعَ قَلْبِيْ مِنْ صَدْرِيْ. حَتّٰى اَلَّا الْوَعِيْدُ اِيْقَاعًا. وَالتَّقْرِيْعُ قِرَاعًا. فَقَادَنِي الْاِشْفَاقُ مِنَ الْحَيْنِ. اِلٰى اَنْ قَضَتْهُ سَوَادَ الْعَيْنِ. بِصُفْرَةِ الْعَيْنِ. وَلَمْ يَحْظَ الْوَاشِيْ بِغَيْرِ الْاِثْمِ وَالشَّيْنِ. فَعَاهَدْتُ اللهَ تَعَالٰى مُنْذُ ذٰلِكَ الْعَهْدِ. اَنْ لَا

اُحَاضِرَ نَمَّامًا مِنْ بَعْدُ۔

الترجمۃ والمطالب اور میں نے ہر چند روک تھام کی لیکن کوئی اُس سے فائدہ نہ ہوا اور میں نے سفارشیں بھی پہنچوائیں (یعنی میں شفیع بن کر بھی گیا) لیکن وہ بھی بے کار ثابت ہوئیں جس قدر میری طرف پیچیدگیاں (دشواریاں) پیدا کی جاتی تھیں اور میں اُس سے چھٹکارا پانے کی کوئی صورت نکالتا تھا اتنا ہی حاکم الٹا میرے سر جرم (والزام) لگانے کی کوشش کرتا تھا اور غصہ کی وجہ سے وہ برافروختہ ہوجاتا تھا اور وہ مجھ پر دانت پیستا تھا لیکن باوجود ان سب باتوں کے میری جان کو اپنے چودہویں رات کے چاند (یعنی کنیز) کی جدائی منظور نہ تھی اور نہ یہ کہ میں اپنے سینے سے دل نکال ڈالوں۔ ایسا نہ ہو وہ حملہ کرنے اور مقابلہ کرنے کی مجھے دھمکی دے اس لیے مجھے مجبوراً اپنے جان کی ہلاکت کی وجہ سے یہ صورت اختیار کرنا پڑی کہ اپنی آنکھ کی پتلی (یعنی کنیز) سونے کی زردی (یعنی دینار) کے ساتھ بیع مقایضہ کرلوں اور اس چغل خور کے پلٹے سوائے گناہ اور عیب کے کچھ حصہ میں نہ آیا اُس وقت سے میں قسم کھا چکا ہوں کہ میں اب کبھی اس کے بعد کسی چغل خور کے پاس نہ حاضر ہوں (یعنی نہ آؤں گا)

تشریح لغات ۱؎ لایجدی ای لا ینفع یقال اجدیٰ ان نفع واغنٰی وجدا علیہ جدوًا ای اعطاہ العطیۃ از نصر و وجدی جدیا ای طلب الجدوی از ضرب۔ ۲؎ الاعتیاص مصدر از افتعال بمعنی دشوار و کٹھن ای الامتناع والتعسر والشدۃ والصعوبۃ یقال عاض الشیٔ وعوص عوصًا وعیاصًا واعتاص ای اشتد وامتنع از سمع۔ ۳؎ ارتیاد مصدر از افتعال نجات طلب کرنا ای طلب المفر والمھرب والملجاء ۴؎ مناص مصدر بھاگنے کی جگہ یقال ناص الیٰ کذا نوصًا ای التجاء الیہ از نصر۔ ۵؎ تجرّم از تفعل تجرم مصدر بمعنے جرم کی تہمت لگانا اور گناہ کا دعویٰ کرنا یقال جرم جرمًا واجرم ای اذنب از ضرب واصل الجرم قطع الثمر عن الشجر واجرم ای صار ذا جرم مثل البن واثمر ثم استعیر ذلک لکل اکتساب مکروہ۔ ۶؎ تضرم از تفعل تضرم مصدر بمعنے غصہ کی آگ بھڑکانا یقال تضرم ای التھب غیظا وضرم ضرمًا وتضرم ای اشتد غضبہ واشتعل از سمع ۷؎ حرّق از باب تفعیل تحریق مصدر بمعنی دانتوں کا پیسنا یقال حرّق علیہ الارم ای حکھا من غیظ مثل یضرب لشدۃ الغیظ والارم ھی الاضراس (ڈاڑھیں) وایضا للارم اطراف الاصابع والحجارۃ یقال اَرم ما علی المائدۃ ای اکلہ ولم یدع منہ شیئا ویقال ارم الارض ای لم یترک فیھا اصلا وارم الشیٔ ای ذھب بارومتہ باب الکل سمع والمصدر ارم ویقال الاُرُومَۃ والاروم لاصل الشجر والجمع ارومٌ بضم الھمزۃ والارم حجارۃ تنصب فی المفازۃ یھتدی بھا یقال ما بھا ارم ای احد والجمع اٰرام واُرُمٌ والارمۃ العلم وجمعھا ارم۔ ۸؎ بدری بمعنی ماہ کامل وچودہویں رات کا چاند والجمع بدور اور اس سے مراد کنیز ہے ۹؎ آل اس کا اوّل مالٌ مصدر ہے بمعنی لوٹنا یقال آل الیہ جبکہ وہ لوٹے از نصر ۱۰؎ الوعید مصدر بمعنی دھمکی دینا اور ڈرانا ۱۱؎ ایقاعا مصدر ہے باب افعال کا بمعنی واقع کرنا یقال اوقع بہ الشر جبکہ وہ برائی میں پھنسا دے داوقع الدھر بہ جبکہ زمانہ سختیاں ڈالے داوقع بالعدو جبکہ وہ دشمن کے مقابلہ میں مبالغہ کرے ۱۲؎ التقریع یہ باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنی دھمکی وملامت کرنا اور یہ قرع سے ماخوذ ہے وھو ضرب شیٔ علی شیٔ ومنہ قرعتہ بالمقرعۃ ۱۳؎ قراعا ای قتالا وضرابا یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے

یقال قارع القوم جبکہ بعض بعض کو تلوار مارے وقارع بالرماح جبکہ آپس میں نیزہ بازی کرے ولیس المراد صدور الفعل من الجانبین بل من جانب الامیر فقط ؎ الاشفاق مصدر از افعال بمعنی خوف وڈر یقال اشفق علیہ ومنہ جبکہ وہ کسی سے چوکنا رہے وخوف کرے واشفق علے الصغیر جبکہ وہ مہربان ہو ؎ الحین بفتح الحاء المہملہ بمعنے ہلاکت وموت ورنج ومنت ؎ قفنۃ ای عادضۃ وبادلۃ۔ یقال قاض الشئ ای عاضہ واستبدلہ از ضرب ۔ اوراس سے مراد بیع مقابضہ ہے ؎ سواد العین بمعنی تپلی اس سے مراد کنیز ہے ؎ بصفرۃ العین اس سے مراد سونا اور چاندی ہے ؎ لم یحظ ای لم یاخذ حظوۃ (حصہ نہ پایا) یقال حظی بالرزق حُظوۃً وحِظوۃً وحظۃً ای نالہ از سمع ؎ الواسی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی چغل خور والجمع واشون اوُوشاۃ ؎ بغیر الاثم والشین ای بغیر الذنب والعیب ؎ نماما بمعنے چغل خور از ضرب یقال نم الحدیث جبکہ وہ فساد کرانیکے لیے جھوٹ بولے۔

وَالزُّجَاجُ مَخْصُوْصٌ بِهٰذِهِ الطِّبَاعِ الذَّمِيْمَةِ. وَبِهٖ يُضْرَبُ الْمَثَلُ فِي النَّمِيْمَةِ. فَقَدْ جَرٰى عَلَيْهِ سَيْلُ يَمِيْنِيْ. وَلِذٰلِكُمُ السَّبَبِ لَمْ تَمْتَدَّ إِلَيْهِ يَمِيْنِيْ. وَأَنْشَدَ ؎

فَلَا تَعْذِلُوْنِيْ بَعْدَ مَا قَدْ شَرَحْتُهٗ　　عَلٰى أَنْ حُرِمْتُمْ بِي اقْتِطَافَ الْقَطَائِفِ

فَقَدْ بَانَ عُذْرِيْ فِيْ صَنِيْعِيْ وَإِنَّنِيْ　　سَأَرْتُقُ فَتْقِيْ مِنْ تَلِيْدِيْ وَطَارِفِيْ

عَلٰى أَنَّ مَا زَوَّدْتُكُمْ مِنْ فُكَاهَتِيْ　　أَلَذُّ مِنَ الْحَلْوٰى لَدٰى كُلِّ عَارِفِ

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، فَقَبِلْنَا اعْتِذَارَهٗ. وَقَبَّلْنَا عِذَارَهٗ.

ترجمۃ والمطالب اور شیشہ (یا گلاس) اس بری عادت کے ساتھ مخصوص ہے یہاں تک کہ یہ چغل خوری میں ضرب المثل ہے اور اسی آئینہ پر میری قسم کا اطلاق ہے لہٰذا اس کی طرف میرا ہاتھ نہیں بڑھ سکتا پھر اس نے یہ اشعار پڑھے یہ ہیں صاف صاف اپنی حالت تم کو بیان کرچکا (بتلا چکا) تو تمہیں مجھ پر ملامت نہ کرنا چاہیے اور تم میری وجہ سے میوہ چننے سے محروم رکھے گئے کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوچکا کہ میں اس سے معذور تھا، ہاں البتہ میں عنقریب اس نقصان کی تلافی اپنے موروثی مال اور حاصل کردہ مال سے کردوں گا۔ اگرچہ میں نے تم کو خوش طبعی کا جو تحفہ دیا ہے، وہ پہچاننے والے کے نزدیک بہت ہی لذیذ ہے۔ حارث بن ہمام کہتا ہے۔ ہم سب نے اُس کا عذر مان لیا اور اُس کے رخسار کو بوسہ دیا (یعنی اُس کا منہ چوما)۔

شرح لغات ؎ الطباع الذمیمۃ بُری طبیعتیں۔ طباع یہ طبیعت کی جمع ہے اور ذمیمہ یہ ذمیم کا مؤنث ہے یقال ذمّہ ذمًّا ومذمّۃً جبکہ وہ برائی بیان کرے از نصر ؎ وبہ یضرب المثل یقال فلان انم من الزجاجۃ ای اشد اظہارًا للسر من الزجاج فان جوہرہ لطیف لا یکتم شیئًا یری ظاہرًا ما فی باطنہ ؎ سیل یمینی سیل منی رَو وبہاؤ از ضرب یمین بمعنی قسم والجمع ایمان وایمن ؎ فلا تعذلونی عذل مصدر بمعنی ملامت کرنا از نصر وضرب یقال عذلہ عذلاً جبکہ وہ ملامت کرے ؎ شرحتہ ای بینت واوضحت شرح مصدر بمعنی کھولنا اور تفصیل سے بیان کرنا از فتح ؎ حرمتم یقال حرمہ از ضرب ومراز سمع حرم الشئی حرمًا وحریمًا وحرمانًا وحرمًا وحرمۃً وحریمۃً جبکہ وہ منع کرے اور روکے اور محروم کرے اور مفعول کے لیے محروم

آتا ہے [6] اقتطاف مصدر از افتعال بمعنی انگور و میوہ کا توڑنا یقال قطف الثمرۃ قطفًا ای جناہا از ضرب و انقطف المقطوف منہ والجمع قطوفٌ [8] القطائف یہ قطیفۃ کی جمع ہے ھی یجنی من الثمار یرید بہا الحلوی التی حرم اکلہا [9] سارتق فتقی ای ساصلح و اسد جوڑنا و بند کرنا یقال رتق الثوب رتقًا ای اصلحہا وضمہ ضد فتقہ ای شقہ و فصلہ بابہما نصر و فی التنزیل کانتا رتقًا ففتقناہما یقال ہو راتق الفاتق ای مصلح الامور و رتق فتقہم ای اصلح ذات بینہم۔ [10] تلیدی ھو المال القدیم الموروث یقال تلد المال کالابل والغنم تلودا کان اوولد فی بیتك من قدیم فھو تالد والجمع توالد از نصر و ضرب [11] طارف المال الجدید المکتسب والمال الحدیث یقال طرف طرافۃ ای صار وکان طریفا از کرم و ملخص الکلام فی تفصیل الاموال ان المال اذا کان موروثا فھو تلاد واذا کان ابلا وغنما ھو تلاد واذا کان مکتسبا فھو طارف واذا کان مدفونا فھو رکاز واذا کان لایرجی فھو ضمار فاذا کان ذھبا و فضۃ فھو صامت واذا کان ابلا وغنما فھو ناطق فاذا کانت ضیعۃ و مستغلا فھو عقار اور یزاد سے مشتق ہے بمعنی میں نے تم کو توشہ دیا [12] فکاہۃ بضم الفاء اور فکیھۃ ان دونوں کے معنے خوش طبعی کے ہیں [13] عارف یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ از ضرب یقال عرف الشیٔ عرفۃً وعرفانًا و معرفۃً جبکہ وہ پہچانے اور جانے [14] قبلنا از سمع قبول مصدر بمعنی قبول کرنا یقال الشیٔ جبکہ وہ قبول کرے [15] قبلنا تقبیل مصدر از تفعیل بمعنی بوسہ دینا یقال قبلہٗ جبکہ وہ بوسہ دے [16] عذارہ بالکسر بمعنی رخسارہ در رخسارہ پر کان کے مقابل و بمعنے حیا یقال ہو خلیع العذار یعنی وہ اپنی خواہشات کا پابند ہے اور گمراہیوں میں منہمک ہے اور وہ اپنے قول و فعل کی کوئی پرواہ نہیں کرتا ہے۔

وَقُلْنَالَهٗ قِدْمًا [1] وَتَذَدَتِ [2] النَّمِيْمَةُ خَيْرَ [3] الْبَشَرِ۔ حَتّٰى انْتَشَرَ [4] عَنْ حَمَّالَةِ الْحَطَبِ مَا انْتَشَرَ۔ ثُمَّ سَأَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ جَارُهُ الْقَتَّاتُ [5]۔ وَدُخْلُلُهُ [6] الْمُفْتَاتُ [7]۔ بَعْدَ اَنْ رَاشَ لَهٗ نَبْلَ السِّعَايَةِ [8]۔ وَ جَذَّ [9] مَحِيْلَ [10] الرِّعَايَةِ۔ فَقَالَ اَخَذَ فِي الْاِسْتِخْذَاءِ [11] وَالْاِسْتِكَانَةِ [12]۔ وَالْاِسْتِشْفَاعِ اِلَى بَذَوِي الْمَكَانَةِ۔ وَكُنْتُ حَرَّجْتُ [13] عَلٰى نَفْسِيْ اَنْ لَا يَسْتَرْجِعَهٗ اُنْسِيْ [14] اَوْ يَرْجِعَ اِلَى اَمْسِيْ۔

الترجمۃ والمطالب اور ہم نے اُس سے کہا ہمیشہ سے چغل خوری نے خیر البشر (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچائی ہے چنانچہ حمالۃ الحطب کے ہاتھوں سے جو کچھ ظاہر ہونا تھا ظاہر ہوا۔ پھر ہم نے اُس سے پوچھا اچھا یہ بتاؤ کہ اس چغل خور، گھر کے بھیدی اور مکار پڑوسی کے چغلی کا تیر درست کرتے اور محافظت حقوق کی رسی کاٹنے کے بعد کیا حشر ہوا، اُس نے جواب دیا وہ بہت خوشامد کرنے لگا اور اپنی عاجزی اور مسکینی ظاہر کی اور اُس نے مجھ تک مرتبہ والوں (یعنی بڑے آدمیوں) کی سفارشیں پہنچائیں لیکن میں یہ عہد کر چکا تھا اور اپنے جی میں ٹھان لیا کہ میں اُس سے دوبارہ محبت نہیں کر سکتا جیسا کہ کل کا دن واپس نہیں آتا (یا لوٹتا نہیں)

تشریح لغات [1] قدما بالکسر بمعنی قدیم و پُرانا زمانہ یقال کان کذا قدمًا یعنی ایسا پُرانے زمانے میں تھا۔ [2] وقذفت وقذ مصدر از ضرب بمعنی تکلیف دینا اور اس قدر جوان کو مارنا کہ وہ مرنے کے قریب ہو جائے اصلی الوقذ ضرب الحیوان

حتی یسترخی ویشرف علی الهلاك از ضرب ۵۳ خیر البشر وارادههنا ما الحق بالنبی صلی الله علیہ وسلم من الاذی ویهتیج الشر علیہ بالمشرکین بالنمیمۃ. ۵۴ عن حمالۃ الحطب یہ جمیل کی ماں جو ابولہب کی زوجہ تھی کانٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ پر ڈال دیا کرتی تھی تاکہ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو تکلیف پہنچے۔ اور یہ بھی اس میں عادت تھی کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خاوند اور مشرکین سے چغلی کھاتی تھی جیسے لکڑیوں اور چھپٹیوں سے آگ بھڑک جاتی ہے ایسی ہی چغل خوری سے شر اور فساد بھڑک جاتا ہے، کلام پاک میں تبت یدا الخ کا نزول ابولہب اور اس کے حق میں ہے اور حمالۃ الحطب اسی وجہ سے اُس کی بیوی کا لقب ہوا یقال یحطب بفلان جبکہ وہ چغل خوری کرے یقال حطب بہ وعلیہ جبکہ وہ چغلی کھائے اور تہمت لگائے وحطب حطباً از ضرب جبکہ لکڑی چنے ۵۵ القتات چغل خور القتات والقتوت النمام والامرأۃ القتاتۃ والقتوت نمومر والقیی النمیمۃ رجل قیتتی ای نمام قول مقتوت ومقتت . . . . . بمعنی قول مکذوب فیہ یقال قت الی فلان وقت اثر فلان ای اتبعہ سرا لیعلم ما یرید وقت الاحادیث وقتت ای ابلغها علی حجۃ الکذب والفساد ویأتی ایضا قت بمعنی کذب مطلقا یقال قت الثوب ای قدرہ الشیٔ ای حبعتہ قلیلا وهیاہ از نصر ۵۶ دخللہ بکسر الدال وضمها (گھر کا بھیدی) وهو المداخل المباطی ودخلل الرجل داحلتہ ای الذی یداخلہ فی امورہ والدخلل ما دخل من الشحو فی اللغو ۵۷ المفتات اسم فاعل کا صیغہ افتیات سے از انتعال یقال افتات برأیہ ای استبد بہ وافتات بامرہ ای مضی علیہ ولم یستشر احداً وافتات علی فلان فی الامر ای حکم علیہ وهو من الفوت یقال فات فلان فی کذا ای سبقہ فیہ وفات الشیٔ ای جاوزہ وفات الامر ای مضی وذهب وقت فعلہ از نصر ومفتات والفویت المنفرد برأیہ لایشاهد احداً (خود رائے شخص اپنے اوپر کوئی تکلیف نہ آنے دے) ۵۸ راش از ضرب یقال راش السهم ریشا ای اذا کساہ ریشا واصلحہ (پر لگانا) از ضرب ۵۹ نبل بمعنی عربی تیر اس کا واحد نبلۃ ہے والجمع نبالٌ وانبالٌ ۶۰ السعایۃ مصدر بمعنی چغل خوری یقال سعی بفلان عند الامیر سعیا وسعایۃً جبکہ وہ چغل خوری کرے ۶۱ جذم ای قطع یقال جذمہ جذماً ای قطعہ لسرعۃ از ضرب ۶۲ حبل الرعایۃ بمعنی رعایت کی رسی ۶۳ الاستخذاء مصدر از استفعال ای الخضوع والانقیاد ذلیل ہونا یقال استخذی فلان ای اتضع وانقاد ۶۴ الاستکانۃ مصدر از استفعال بمعنی عاجزی وذلت ومسکنت ۶۵ بذوی المکانۃ ای باصحاب العز والجاہ والمنزلۃ یقال مکن عند الامیر مکانۃً ای ارتفع وصار ذا منزلۃ فهو مکین وهم مکناء وفی التنزیل مکین مطاع ثم امین ۶۶ حرجت از تفعیل تحریج مصدر بمعنی تنگی کرنا اور یہ حرج سے ماخوذ ہے بمعنی تنگی از سمع ۶۷ انسی یہ مصدر ہے بمعنی محبت اور یہ وحشت کی ضد ہے یقال انس بہ والیہ جبکہ وہ محبت کرے اور سکونِ قلب ہو از سمع ۶۸ اویر جع او بمعنی اِلٰی اَن یا اِلَّا اَنْ۔

نَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مِنِّیْ سِوَی الرَّدِّ. وَالْاِصْرَارِ عَلَی الصَّدِّ. وَهُوَلَا یَکْتَئِبُ مِنَ النَّجْهِ. وَلَا یَتَّئِبُ مِنْ وَقَاحَۃِ الْوَجْهِ. بَلْ یُلِظُّ بِالْوَسَائِلِ. وَ یُلِجُّ فِی الْمَسَائِلِ. فَمَا اَنْقَذَنِیْ مِنْ اِبْرَامِہٖ وَلَا اَبْعَدَ عَلَیْہِ نَیْلَ مَرَامِہٖ. اِلَّا اَبْیَاتٌ نَفَثَ بِهَا الصَّدْرُ الْمَوْتُوْرُ. وَالْخَاطِرُ الْمَبْتُوْرُ. فَاِنَّهَا کَانَتْ مَدْحَرَۃً لِشَیْطَانِہٖ. وَمَسْجَنَۃً لَہٗ فِیْ اَوْطَانِہٖ. وَعِنْدَ اِنْتِشَارِهَا بَتَّ طَلَاقُ الْحُبُوْرِ. وَدَعَا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ.

الترجمۃ والمطالب اور میری طرف سے سوائے ٹھکرا دینے اور رُوگردانی (اعراض) پر قائم رہنے کے کوئی جواب نہیں ملا مگر وہ میرے دھتکارنے اور ڈپٹنے سے بالکل غمگین اور رنجیدہ نہیں ہوتا تھا اور نہ وہ بے شرمی سے شرماتا تھا بلکہ وہ برابر وسیلے اور ذریعے تلاش کرتا تھا، اور خوش کرنے کی درخواستیں بھیجنے پر اڑا ہوا تھا بالآخر مجھے اس کے دق کرنے اور مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش سے صرف چند اشعار نے رہائی اور نجات دی جو درحقیقت سینۂ مظلوم اور دل مقطوع کی (یعنی ٹکڑے کئے ہوئے دل کی) آواز تھے اور وہ اشعار اُس کے نفس سرکش (شیطان) کے لیے باعثِ ذلت (بدنامی) اور قید خانہ تھے اس کے وطنوں میں (یعنی اُس کو اپنی جگہ پر روکنے والے تھے) جب اُن اشعار کی شہرت ہوئی تو خوشی کی طلاق بائنہ ہوگئی اور مجھ سے اُس کو ملنے کی اُمید منقطع ہوئی اور وہ واویلا اور واثبورا کہتا پھرا۔

تشریح لغات ۵۱ الاصرار مصدر از افعال ضد کرنا اور مُصر ہونا وھو التعقد فی الذنب والتشدید فیہ والامتناع من الاقلاع عنہ واصلہ الصر ای الشد والصرۃ ما تعقد فیہ الدراھم ۵۲ الصد الاعراض الصد والصد رد وقد یکون انصرافا وامتناعا عن الشئ نحو یصدون عنک صدودا وقد یکون صرفا ومنعا نحو فصد ھو عن السبیل ۵۳ لا یکتئب از افعال ای لا یحزن یقال کئب کأبا وکآبۃ ای کان فی غم وحزن از سمع ۵۴ النجہ ای الردع ڈانٹنا ڈپٹنا یقال نجہ فلانا نجھا ای ردہ اقبح رد از فتح ۵۵ لا ینتشب ای لا یستحی یقال اتاب اتّابا از انتعال وأب منہ وأبًا ای استحیا منہ وانقبض از ضرب ۵۶ وقاحۃ الحیاء ای من قلۃ الحیاء از کرم وسمع والمصدر وقح وقاحۃ وقوحۃ یقال وتح فلان ای قل حیاوہ واجتراء علی القبائح ۵۷ یلط الطاط مصدر از افعال بمعنی چمٹنا یقال الظ بالشئ اذا لزمہ یقال لظ الشئ بکذا ای الصقۃ از ضرب ۵۸ یلح ای یکثر فیھا (اصرار کرتا تھا) از افعال یقال الح فی السؤال ای واظب علیہ وشدد ۵۹ فما انقذنی ای ما خلصنی ونجانی مصدر انقاذ از افعال بمعنی رہائی دینا یقال نقذہ من کذا وانقذہ ای نجاہ وخلصہ از نصر ونقذ نقذا ای نجا وسلم از سمع ۶۰ ابرام مصدر از افعال بمعنی تکلیف دینا یقال برم برما جبکہ وہ اس کو کبیدہ خاطر کرے وابرمہ ای املہ واضجرہ از سمع ویقال برم الحبل برما ای جعلہ طاقین ثم فتلہ از نصر وابرمہ ای احکمہ وفی التنزیل ام ابرموا امرا فانا مبرمون ۶۱ لفث، لفث مصدر بمعنی منہ سے تھوک پھینکنا از نصر وضرب والمراد ھنا اخرجھا وانشأھا ۶۲ الموتور ای المظلوم اصلہ الذی قتل لہ قتیل فلم یدرک بدمہ والمراد بہ المتالم الحانق المظلوم یقال وترہ وترا ای افزعہ واصابہ بظلم ۶۳ المبتور المقطوع بالھم یقال بتر بترا ای قطع از نصر واعلم ان البتر قطع الذنب کما ان البضع والھبر واللحب قطع اللحم والعرقبۃ قطع العرقوب والحلقۃ قطع الحلقوم والذبح قطع الحلقوم من داخل والقصب قطع انقصاب الشاۃ عضوا والخضرمۃ قطع احدی الاذنین والحسم قطع العرق وکیۃ بالنار کیلا یسیل دمہ۔ ۶۴ مدحرۃ ای مبعدۃ مطردۃ دفع کرنے والا دور کرنے والا یقال دحرہ دحرا ومدحرۃ ودحورا ای طردہ وابعدہ ودفع از فتح وفی التنزیل اخرج منھا مذءوما مدحورا۔ ۶۵ مسجنۃ قید خانہ وجیل خانہ یقال سجنہ سجنا ای جلسہ فی السجن از نصر وفی التنزیل رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ والسجین اسم لجھنم بازاء علیین وقیل ھو اسم للارض السابعۃ ۶۶ انتشارھا مصدر از افتعال بمعنی منتشر ہونا ای تفرق تلک الابیات وظھورھا

31/2

کہ بت از نصر وضرب بمعنی قطع والمراد ھٰھنا طلق الفرج طلاقا بائنا مغلظا یقال بتّ بتا ای قطع وامضی و انجزوا تعب شہ الحبور السرور (خوشی) یقال حَبَرَحبرًا وحبورًا ای سرّ از سمع وحَبَرَہٗ حبرًا ای سرہ ولبھجہ از نصر والحبر الامر المستحسن ومنہ ثوبٌ حبیرای ثوبٌ محسّنٌ والحبر العالم بما یبقی من اثر علومہ فی قلوب الناس ومن اٰثار افعالہ الحسنۃ المقتدی بہا وفی التنزیل فھم فی روضۃ یحبرون ای یفرحون ۱۹ بالویل والثبور ای الھلاک یعنی واویلاہ واثبوراہ وھٰذان اللفظان یقولھما الھالک ومن اصیب بمصیبۃ شدیدۃ وقال الاصمعی ویل قبح وقد یستعمل علی التحسر ویس استصغارًا وویح ترحم والثبور الھلاک والفساد والمثابر ای المواظب وفی التنزیل دعوا ھنالک ثبورًا یقال ثبر ثبورا ای ھلک وثبرہ بثرًا ای لعنہ وطردہ وخیبہ واھلکہ از نصر۔

وَیَئِسَ مِنْ نَشْرِہٖ وَصْلِی الْمَقْبُوْرِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ. فَنَاشَدْنَاهُ اَنْ یُنْشِدَنَا اٰیَاتِهَا یُنْشِقَنَا رَیَّاهَا. فَقَالَ اَجَلْ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ. ثُمَّ اَنْشَدَ لَا یَزْوِیْهِ خَجَلٌ. وَلَا یَثْنِیْهِ وَجَلٌ

ابیات

وَنَدِیْمٍ مَحَضْتُهٗ صِدْقَ وُدِّیْ	اِذْ تَوَهَّمْتُهٗ صَدِیْقًا حَمِیْمًا
ثُمَّ اَوْلَیْتُهٗ قَطِیْعَةَ قَالٍ	حِیْنَ اَلْفَیْتُهٗ صَدِیْدًا اَحِیْمًا
خِلْتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُجَرِّبَ اِلْفًا	ذَا ذِمَامٍ فَبَانَ جِلْفًا ذَمِیْمًا

الترجمۃ والمطالب اور وہ میری دفن شدہ ملاقات کی دوبارہ زندگی سے ایسا مایوس ہوگیا جیسے کفار اصحاب قبور سے ناامید ہوگئے ہیں، پس ہم نے اُس کو اِس بات کی قسم دی اور اس کو مجبور کیا کہ وہ اشعار ہمیں پڑھ کر ضرور سُنائے اور ہمیں اُن کی خوشبو سنگھائے تو اُس نے جواب دیا ہیں تو خود ہی سُنانا لیکن کیا گیا جائے انسان کی پیدائش میں جلدی ہے وہ نہایت بے باکی اور بغیر خوف کے یہ شعر پڑھنے لگا بہت سے ایسے ہم نشین ہیں جن کو میں نے خالص دوست سمجھ کر اُن سے خالص دوستی کی لیکن جب میں نے اُن کو گرم پیپ پایا۔ (اپنا سخت جانی دشمن) تو دشمنوں کی طرح میں نے اُن سے محبت قطع کرلی اور میں آزمائش سے پہلے (اُن کے حالات معلوم ہونے سے پہلے) اُن کو اپنا وفادار دوست سمجھتا تھا لیکن وہ جفاکار نالائق بہت ہی بُرے ثابت ہوئے۔

تشریح لغات لہ یئس اور بعض نسخوں میں اَیِسَ ہے بمعنی قنط (یعنی وہ ناامید ہوا) از سمع الیس کا مصدر ایاسًا ہے اور یئس کا مصدر یأسًا ویأسۃً ہے ۲ھ المقبور اسم مفعول کا صیغہ ہے ای المدفون یعنی وہ جو چلا جائے یقال قبر المیت قبرًا ومقبرًا جبکہ وہ دفن کرے از نصر وضرب ۳ھ ناشدنا از باب مفاعلہ مناشدۃ بمعنی قسم دینا یقال ناشدہ مناشدۃً ونشادًا جبکہ وہ قسم کھلائے ۴ھ ینشقنا از افعال انشاق مصدر بمعنی سنگھانا یقال نشق الریح نَشْقًا ونَشَقًا ای شمّہ از سمع ۵ھ ریا بمعنی عمدہ خوشبو اور اس کا مونث ریان ہے، اور یہ روی سے ماخوذ ہے ۶ھ لا یزویہ ای لا یصرفہ ولا یمنعہ یقال زاوہٗ زَیًّا وزُوِیًّا ای منعہ از ضرب ۷ھ خجل مصدر بمعنی شرمندگی وھو الاضطراب من الحیاء از سمع ۸ھ لا یثنیہ ای لا یصرفہ از ضرب ۹ھ وجل بمعنی خوف والجمع اوجال از سمع وفی التنزیل واذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ۱۰ھ وندیم واو رُبّ کے معنی میں ہے ندیم بمعنی ہم نشین و

مجلس شراب کا ساتھی و رفیق و ساتھی والجمع ندامیٰ و ندماء و ندمان [۱] محضته ای اخلصت له یقال محضه الود محضا ای اخلصه ایاه از فتح [۲] اذ تو صمنه اذ مفاجات اور تعلیل اور ظرفیت کے لیے آتا ہے، وقال استاذی مدظلہ ہٰہنا للتعلیل [۳] حمیما ہو الخاص من الاخوان اور اس کے معنی قریبی رشتہ دار اور دوست کے بھی آتے ہیں والجمع احمام [۴] قطیعۃ بمعنی قطع تعلقات وجدائی و وظیفہ وٹیکس و جاگیر والجمع قطائع اور یہاں اس کے معنی جدائی کے ہیں [۵] قال یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از قلی وقلی یقلی قلاء مصدر بمعنی بغض رکھنا و سمع یقال قلی الرجل و تلیہ یقلاہ قلی و قلاءً و مقلیۃ جبکہ وہ دشمنی رکھے [۶] صدیدا بمعنی پیپ اور زرد پانی وفی التنزیل یسقیٰ من ماء صدید [۷] حمیما بمعنی گرم والحمیم الماء الشدید الحرارۃ وفی التنزیل وسقوا ماءً حمیمًا۔

[۸] الفا بالکسر بمعنی سچا اور مخلص دوست اور یہ خلتہ کا مفعول ہے [۹] ذا ذمام ای صاحب الوفاء بالعہود [۱۰] جلفا بالکسر بمعنی ظلم کرنے والا ای جافیا غلیظا والجمع اجلاف وجلوف یقال جلف جلفا ای کان جلفا از سمع [۱۱] ذمیما بمعنی برا زمیم یہ مذموم کے معنی میں ہے از نصر

وَتَخَيَّرْتُهُ كَلِيمًا فَأَمْسٰى	مِنْهُ قَلْبِيْ بِمَا جَنَاهُ كَلِيمًا	وَتَظَنَّيْتُهُ مُعِينًا رَحِيمًا
فَتَبَيَّنْتُهُ لَعِينًا رَجِيمًا	وَتَرَاءَيْتُهُ مُرِيدًا تَحَلّٰى	عَنْهُ سُبُكِيْ لَهُ مَرِيدًا لَئِيمًا
وَتَوَسَّمْتُ أَنْ يَهُبَّ نَسِيمًا	فَأَبٰى أَنْ يَهُبَّ إِلَّا سَمُومًا	بِتُّ مِنْ لَسْعِهِ الَّذِيْ عَجَزَ الرَّا
قِيْ سَلِيمًا وَبَاتَ مِنِّيْ سَلِيمًا	وَبَدَا نَهْجُهُ غَدَاةَ افْتَرَقْنَا	مُسْتَقِيمًا وَالْجِسْمُ مِنِّيْ سَقِيمًا

الترجمۃ والمطالب اور میں نے اُس کو بات کرنے کے لیے چن لیا تھا (یا چھانٹ لیا تھا) لیکن میرا دل ان کی ناشائستہ حرکتوں سے زخمی ہو گیا اور میں نے تو اُس کو مددگار مہربان گمان کیا تھا مگر میں بہت جلد ہی پہچان گیا کہ وہ ملعون اور راندۂ درگاہ ہے اور میں نے تو اُس کو فرمانبردار اور اپنا معتقد خیال کیا تھا لیکن میری آزمائش میں وہ سرکش اور لئیم نالائق ثابت ہوا اور میں نے قرائن سے یہ معلوم کیا تھا کہ وہ بادِ نسیم بن کر چلیگا مگر وہ تو لُو بن کر چلا اور میں تو دوست کی نیش زنی سے ایسا زخمی ہوا کہ جھاڑنے اور منتر پڑھنے والے بھی عاجز رہے لیکن اُس نے تو میری طرف سے بے خوف ہو کر اپنی رات گذار دی یعنی (میری طرف سے اُسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی) اور اُس صبح کو اُس کا راستہ ظاہر ہوا جبکہ ہم اس سے جُدا ہوئے یعنی اُس کے احوال تو جدائی کی صبح کو درست تھے لیکن میرا جسم بیمار تھا۔

تشریح لغات [۱] کلیما یہاں یہ ہم کلام اور بات کرنے والے کے معنی میں ہے اس کی جمع کلماء ہے اور دوسری جگہ بمعنی زخمی ہے اور جمع اس کی کلمیٰ ہے اور الکلیم حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بھی لقب ہے اور کلیم جس کے معنی زخم کے ہیں اس کا مصدر کلم ہے بمعنی زخم اور یہ کلمہ سے مشتق ہے از نصر وضرب [۲] تظنیتہ تظنی مصدر از تفعل بمعنی گمان کرنا [۳] لعینا بمعنی ملعون و بدبخت ورسوا و شیطان یقال لعن فلانا از فتح جبکہ رُسوا کرے اور بُرا کہے اور خیر سے دور کرے۔ [۴] رجیما بمعنی مرجوم مرد و درانده درگاہ از نصر یقال رجم رجما جبکہ پھر مارے اور لعنت کرے اور دھتکارے [۵] تراءیتہ از باب تفاعل اور یہ رؤیت سے ماخوذ ہے بمعنی دیکھنا یقال تراءی فی المرآۃ جبکہ وہ آئینہ میں دیکھے وتراءی لہ جبکہ وہ دیکھنے کے درپے ہو وتراءی الناس جبکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھے [۶] مریدا بضم المیم اسم فاعل کا صیغہ

از افعال ارادۃ مصدر بمعنی چاہنا و خواہش کرنا و راغب ہونا [7] سبکی مصدر بمعنی امتحان و آزمائش یقال سبك الفضة سبكا ای اذابها وضعها فی قالب از ضرب ونصر [8] مرید بفتح المیم بمعنی سرکش متکبر اور بہت شریر اور خبیث [9] توسمت ای تخیلت وظننت از باب تفعل یقال توسم الشیٔ جبکہ وہ فراست سے معلوم کرے اور علامت طلب کرے و توسم فیہ الخیر جبکہ وہ بھلائی معلوم کرے [10] یہب ہبّ مصدر بمعنی حرکت کرنا و ہوا کا چلنا یقال هبت الریح هبوبا ای ثارت وهاجت از نصر [11] نسیما نرم ہوا والجمع نسائم یقال نسمت الریح نسیما ای هبت وتحرکت از ضرب [12] سموما لو گرم ہوا والجمع سمائم اور یہ مؤنث ہے [13] بت یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے اور یہ بیتوتت سے مشتق ہے بمعنی رات گذارنا یقال بات فی المکان بیتا و بیاتا و بیتوتة ومبیتا ومباتا . . . جبکہ وہ رات گذارے از ضرب و سمع [14] لسو مصدر بمعنی کاٹنا لسع کے معنی ڈنک مارنے کے ہیں اور لدغ کے معنی منہ سے کاٹنے اور ڈسنے کے ہیں فلذا یقال العقرب تلسع والحیة تلدغ از فتح یقال لسعة لسعا ای لدغه ولسعه بلسانه ای عابه واذاه بالکلام [15] الراقی اسم فاعل کا صیغہ بمعنی منتر کرنے والا ای الطبیب والمعالج بالرقیة والجمع رقاة وراقون یقال رقاه رقیا ورقیة ورقی علیه استعمل الرقیة نفعاله او ضرار ابه از ضرب ورقیة فیه والیه رقیا ای صعد به از سمع وفی التنزیل من راق ای من یرقیه تنبیها انه لا راقی یرقیه فیحمیه [16] سلیما ای لدیغا ملسوعا دیقال للدیغ سلیم تفاولا بالسلامة اور یہ سلیمات کی خبر ہے [17] سلیما بمعنی صحیح و سالم اور یہ سلامت سے مشتق ہے یقال سَلِمَ من عیب او آفة سلامة وسلاما جبکہ وہ عیب یا آفت سے نجات پائے از سمع [18] نہجہ مصدر بمعنی واضح راستہ یقال طریق نہج وطرق نہجة ونہجات ونہج ونہوج۔
[19] سقیما یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی بیمار و کلام سقیم بمعنی نادرست کلام از سمع و کرم۔

لَمْ يَكُنْ رَائِعًا خَصِيبًا وَلٰكِنْ | كَانَ بِالشَّرِّ رَائِعًا لِي خَصِيمًا | قُلْتُ لَمَّا بَلَوْتُهُ لَيْتَهُ كَا
نَ عَدِيمًا وَلَمْ يَكُنْ لِي نَدِيمًا | بَغَضَ الصُّبْحَ حِينَ نَمَّ إِلَى قَلْبِي | لِأَنَّ الصَّبَاحَ يُلْقِي نَمُومًا
وَدَعَا فِي إِلَى هَوَى اللَّيْلِ كَا | نَ سَوَادُ الدُّجَى رَقِيبًا كَتُومًا | وَكَفَى مِنْ يَشِي وَلَوْ فَاهُ بِالصِّدْ
| قِ اثَامًا فِيمَا اَتَاهُ وَلَوْمًا |

قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ رَبُّ الْبَيْتِ قَرِيضَهُ وَسَجْعَهُ ۔ وَاسْتَمْلَحَ تَقْرِيظَهُ وَسَبْعَهُ ۔ بَوَّاَهُ مِهَادَ كَرَامَتِهٖ ۔ وَصَدَّرَهُ عَلَىٰ تَكْرِمَتِهٖ ۔

الترجمۃ والمطالب نہ تو وہ خوش منظر (اچھا معلوم ہونے والا) تھا اور نہ وہ مال دار تھا لیکن وہ مجھے شر اور برائی سے ڈرانے والا تھا اور بہت ہی وہ جھگڑالو تھا آزمائش کے وقت میں چیخ پڑا کاش وہ ناپید (معدوم) ہوتا اور وہ میرا ہم نشین نہ بنتا اُس نے چغل خوری کر کے صبح کا بغض بھی میرے دل میں بٹھا دیا کیونکہ صبح بھی تو چغل خور ہے اور مجھ کو رات کی محبت کی طرف متوجہ کر دیا کیونکہ رات کی سیاہی خفیہ نگہبان اور بھید کو چھپانے والی ہے چغل خور اگرچہ سچ ہی کہے یہ گناہ اور برائی اس کے لیے کیا کم ہے۔ راوی لکھتا ہے جب مالک اور صاحب منزل نے اُس کے اشعار اور اُس کے کلام مقفیٰ بلیغ تعریف اور اُس کی ہجو ر مذمت کو سنا تو اُس کو بزرگی کے بچھونے پر جگہ دی اور اپنے مسند (تکیہ) پر اُس کو صدر مجلس بنایا۔

تشریح لغات رائعا اے طیبا معجبا یہ ریعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی الحسن یقال راع یریع ریعا وریعانا وریعانا جبکہ وہ اچھا

معلوم ہوا از ضرب والریع المکان المرتفع بیدا ومن بعیں الواحدۃ ریعۃ وفی التنزیل اتبنون بکل ریع الخ
۱۲ خصیبا ای ذی خصب وسعۃ ونعمۃ وبمعنی سخی یقال خصب المکان خصبا ای کثر فیہ العشب والخیر از ضرب وسمع۔
۱۳ رائعا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یہ روعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی گھبرانا اور ڈرانا یقال راع منہ جبکہ وُہ گھبرائے ۱۴ خصیما ای تخاصمہا وکثیر المخاصمۃ بمعنی جھگڑالو والجمع اخصام وخصماء وخصیمان ۔ ۱۵ بلوتہ ای اختبرتہ یہ بلاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی آزمانا یقال بلا الرجل بلوًا وبلاءً جبکہ وہ آزمائے اور تجربہ کرے اور امتحان لے از نصر ۱۶ عدیما بمعنے معدوم یعنی غیر موجود اور اس کے معنی بے وقوف اور دیوانہ کے بھی آتے ہیں اور اس کی جمع عدماء آتی ہے ۱۷ بغض از باب تفعیل تبغیض مصدر بمعنی مبغوض کردینا ۱۸ یلفے الفا مصدر از افعال بمعنی پانا یقال الفاہ الفاءً ای وجدہ اہل عرب کہتے ہیں اللیل اخفی والنہار اجلٰی یعنی صبح سے چغل خور کو تشبیہ دی جاتی ہے یقال فلان انم من الصبح یعنی وہ بے انتہا چغل خور ہے ۱۹ نموما یعنی بہت زیادہ چغل خور از نصر وضرب ۲۰ ہوی اللیل لان اللیل یکتم الاسرار ۲۱ رقیبا ای حافظا بمعنی نگہبان ومحافظ ومنتظر، پس ماندہ گان ۔ اور یہ ایک ستارے کا نام بھی ہے وبمعنی چچازاد بھائی وجوئے کے تیروں میں سے تیسرا تیر نیز اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے والجمع رقباء ۲۲ کتوما ای ساترا والکتم والکتمان ستر الحدیث از نصر ۲۳ وشی یشی وشایۃ مصدر بمعنی چغل خوری کرنا یقال وشی یشی وشیا وشایۃ بہ الی فلان جبکہ وہ چغل خوری کرے واصل الوشی تلوین رقم الثوب بالالوان المختلفۃ ۲۴ فاہ از باب نصر فوہٌ مصدر بمعنی بولنا یقال فاہ یفوہ فوہا بکذا جبکہ وہ بولے ۲۵ اثاما بمعنے گناہ یقال اَثِمَ اثما واثما واثاما وماثما جبکہ وہ گناہ کرے از سمع ومنہ الاثم والجمع آثام بمعنی گناہ والماثمۃ والماثم ناجائز فعل وگناہ وجرم ۲۶ لوما بالضم دناءت کمینہ وذلت یہ لوم کا تخفیف شدہ ہے ۲۷ قریضہ بمعنی شعر وکاٹا ہوا وجگال، ۲۸ سجعہ بمعنے مقفٰی کلام واعلم ان السجع فی الاصل صوت القمری کما ان العندلۃ صوت العندلیب والعرار صوت الظلیم والزمار صوت النعامۃ والصرصرۃ صوت البازی والقعقعۃ صوت الصقر والصفیر صوت النسر والہدیل والہدیر صوت الحمام وکذلک البطبطۃ للبط واللقلقۃ للقطق والہدہدۃ للہدہد والقطقطۃ للقطاء والصقاء والزقاء للدیک والنقنقۃ والقوقاء للدجاجۃ والقیق صوتہا اذا رعت الدیک للفساد والانقاض صوتہا اذا ارادت البیض والسقسقۃ للعصفور والنعیق والنعیب للغراب وقال بعضہم نعیقہ للخیر ونعیبہ بالبین ...... ۲۹ استملح از استفعال استملاح مصدر بمعنی بلیح سمجھنا ای وجد الشئی ملیحا ۳۰ تقریظہ التقریظ ہو مدح الرجل حیا بحق وباطل واصلہ قرظ الادیم قرظا ای دبغہ بالقرظ وہو ورق السلم از ضرب ۳۱ سبعہ مصدر بمعنی گالی دینا وبرا بھلا کہنا یقال سبع سبعا وسُبُعا ای شتمہ از فتح ۳۲ بواہ از تفعیل ای ہیاہ منزلہ ٹھکانا دینا واصل البواء مساواۃ الاجزاء فی المکان خلاف النبوۃ الذی ہو منافاۃ الاجزاء یقال مکان بواء اذا لم یکن نابیا بنازلہ وبوات لہ مکانا ای سویتہ ۳۳ مہاد بمعنی عزت کا بچھونا وپست زمین والجمع مُہُد ومُہُد وامہدۃ، صدرہ از باب تفعیل ای انزلہ علی الصدر وہو الموضع الذی یجلس فیہ الشریف ۳۴ تکرمتہ مصدر بمعنی تکیہ ای وسادتہ وکرسیہ والموضع الذی یجلس علیہ الرجل تعظیما وتکرمۃ۔

ثُمَّ اسْتَحْضَرَ عَشْرَ صِحَافٍ[۵] مِنَ الْغَرَبِ[۶]. فِيهَا حَلْوَاءُ الْقَنْدِ[۷] وَالضَّرَبِ[۸] وَقَالَ لَهُ لَا يَسْتَوِيْ[۹] أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ. وَلَا يَسَعُ أَنْ يُجْعَلَ الْبَرِيُّ كَذِي الظِّنَّةِ[۱۰]. وَهٰذِهِ الْآنِيَةُ[۱۱] تَتَنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْأَبْرَارِ[۱۲] فِي صَوْنِ الْأَسْرَارِ[۱۳]. فَلَا تُوَلِّهَا الْأَبْعَادَ. وَلَا تُلْحِقْ هُوْدًا[۱۴] بِعَادٍ. ثُمَّ أَمَرَ خَادِمَهُ بِنَقْلِهَا

اِلٰی مَثْوَاہُ[۱۱]۔ لِیَحْکُمَ فِیْہَا بِمَا یَھْوَاہُ[۱۲]۔ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا اَبُوْزَیْدٍ وَقَالَ اقْرَؤُا سُوْرَۃَ الْفَتْحِ۔ وَ اَبْشِرُوْا بِانْدِمَالِ[۱۳] الْقَرْحِ[۱۴]۔ فَقَدْ جَبَرَ[۱۵] اللّٰہُ تُکْلُکُمْ[۱۶] وَسَنّٰی[۱۷] اُکُلَکُمْ۔ وَجَمَعَ فِیْ ظِلِّ الْحَلْوَاءِ شَمْلَکُمْ[۱۸] وَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ۔ وَلَمَّا ھَمَّ بِالْاِنْصِرَافِ۔ مَالَ اِلَی اسْتِھْدَاءِ[۲۰] الصِّحَافِ[۲۱]

الترجمۃ والمطالب

پھراُس نے دس قابین یا بڑے پیالے سونے چاندی کے منگائے جس میں حلوا یعنی مٹھائی شکر اور خالص شہد کی تھی اور ابوزید سے کہا کہ دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے اور نہ یہ گنجائش ہے کہ جو عیب سے پاک اور بَری ہے اس پر تہمت لگائی جائے اور یہ برتن بھیدوں کی حفاظت میں نیکوں کے قائم مقام ہیں اور ان کو اپنے سامنے سے تومت دور کر دیعنی نہ اُٹھاؤ) اور جناب ہود علیہ السلام کو قوم عاد کے ساتھ نہ ملا پھر اُس نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ ان کو ابو زید کے مکان (ٹھکانے) پر پہنچا دو تاکہ وہ (ابوزید) حسب خواہش اس میں سے کھا سکے، پھر ابوزید ہماری طرف متوجہ ہُوا اور اُس نے کہا کہ تم سورہ انا فتحنا پڑھو یعنی کیسی کیسی ترکیبوں سے اس بھاری مصیبت کو دور کیا اب اس کے شکریہ میں تم سورہ انا فتحنا پڑھو اور اور زخم کے بھر جانے پر تم خوش ہو جاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے تمہاری مصیبت دور کر دی (آسان کر دی) اور تمہارے پیے لقمہ کو (یعنی حلوے کے کھانے کو) آسان کر دیا اور تمہاری پراگندگی کو حلوے کے سائے میں جمع کر دیا اور جس چیز کو تم بُرا سمجھو ممکن ہے کہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اُس کے بعد جب ابوزید نے واپسی کا ارادہ کیا تو قابوں (یا بڑے پیالوں) کو اس نے ہدیۃً لینے کی خواہش ظاہر کی۔

تشریح لغات

[۱] الصحاف یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنی وہ بڑا چوڑا پیالہ یا قاب جو کھانے سے بھرا ہوا ہو اور جس سے پانچ آدمی پیٹ بھر لیں [۲] الغرب مصدر ای الذہب والفضۃ اور بعضوں نے اس کے معنی ٹرے اور کشتی جو لکڑی کی ہوتی ہے بیان کئے ہیں [۳] القند بمعنی کھانڈ و شکر والجمع قنود [۴] الضرب بمعنی العسل الابیض یعنی سفید گاڑھا شہد [۵] لا یستوی الخ اس لیے کہ جام یہ شیشے کا ہوتا ہے اس کو نمام سے تشبیہ دی ہے اور نمام دوزخی ہے اور برتن سونے چاندی کے یہ تمام سے تشبیہ نہیں دیئے جاتے ہیں اس لیے وہ جنتی ہیں [۶] کذی الظنۃ بالکسر بمعنی تہمت وایضاً القلیل من الشئ والجمع ظنن وظنا من والمظانۃ ایضاً التہمۃ والظن والاعتقاد والراجح مع احتمال النقیض ویستعمل فی الیقین والشک والجمع ظنون وجمع الجمع اظانین والباب من نصر اراد بالبری آنیۃ الغرب وبالمتہم جام الزجاج [۷] الآنیۃ بمعنی برتن اور یہ اناء کی جمع ہے و جمع الجمع اوان اور اس سے مراد یہاں سونے اور چاندی کے برتن ہیں [۸] الابرار یہ بار کی جمع ہے بمعنی نیک جو فاجر اور اشرار کی ضد ہے اور اس کی جمع بررۃ بھی آتی ہے [۹] الاسرار یہ سر کی جمع ہے بمعنی بھید و راز [۱۰] ہود اجناب سیدنا ہود علیہ السلام کی قوم نے خود آپ ہی کو جھٹلایا تھا اور وہ قوم عاد آپ کی اُمت تھی یہ تو قصور اُمت کا تھا ایسا ہی سونے چاندی کے برتنوں نے کیا بگاڑا ہے یہ خطا تو شیشہ (جام) کی ہے [۱۱] مثواہ ای منزلہ اور یہ ثواء سے ماخوذ ہے بمعنی اقامت والجمع مثاوا اور ابوالمثوی بمعنی مہمان اور ابو مثواہ میزبان اور رام مثواہ میزبان کی بیوی [۱۲] یہواہ ہو یہواہ ہوی سے بمعنی محبت کرنا و خواہش کرنا اور اس کا صفت کا صیغہ ہوی آتا ہے [۱۳] باندمال مصدر از انفعال بمعنی زخم کا بھرنا اور اچھا ہونا یقال اندمل القرح جبکہ زخم مندمل اور اچھا ہو یقال دمل دملا ای ابرأہ ازنصر فدمل دملا ھا اندمل ای برئ از سمع [۱۴]

ؔ القرح بالفتح الاثر من الجراحة من شئ یصیبہ من خارج القرح اثرھا من داخل وفی التنزیل ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وقری بالضم۔ ؔ جبر، جبر مصدر بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا از نصر یقال جبر العظم جبراً وجبوراً وجبارۃ جبکہ وہ ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کرے ؔ ثکلھم الثکل ھو فقد الولید یقال ثکل ابنہ ثکلا وثکلا ای فقدہ از سمع ؔ ستی از تفعیل بمعنی آسان کرے اور سہل کرے ؔ الکلکم یہ اسم مصدر ہے بمعنی مالوکل بہ ؔ شملکم مصدر بمعنی امر مجتمع وامر متفرق اور یہ اضداد میں سے ہے منہ جمع اللہ شملہم یعنی اللہ اُن کے امور متفرق کو جمع کردے وفرق اللہ شملہم یعنی اللہ اُن کے اجتماع کو توڑ دے اور اس کے معنی باد شمالی کے بھی آتے ہیں ؔ استہداء مصدر از استفعال بمعنی ہدیہ طلب کرنا یقال استہدی الشئ جبکہ وہ ہدیہ طلب کرے ؔ الصحاف یہ صحفۃ کی جمع ہے بڑا چوڑا پیالہ جس میں پانچ آدمی آسودہ ہوجائیں۔

فَقَالَ لِلْاٰدِبِ اِنَّ مِنْ دَلَائِلِ الظَّرْفِ۔ سَمَاحَۃُ الْمُهْدِیْ بِالظَّرْفِ۔ فَقَالَ کِلَا هُمَا لَکَ وَ الْغُلَامُ۔ فَاَحْذِفِ الْکَلَامَ وَانْهَضْ بِسَلَامٍ۔ فَوَثَبَ فِی الْجَوَابِ۔ وَشَکَرَہٗ شُکْرَ الرَّوْضِ لِلسَّحَابِ۔ ثُمَّ اقْتَادَنَا اَبُوْزَیْدٍ اِلٰی حِوَائِهٖ۔ وَحَکَّمَنَا فِیْ حَلْوَائِهٖ۔ وَجَعَلَ یُقَلِّبُ الْاَوَانِیْ بِیَدِهٖ۔ وَیَفُضُّ عَدَدَهَا عَلٰی عَدَدِهٖ۔ ثُمَّ قَالَ لَسْتُ اَدْرِیْ اَشْکُوْ ذٰلِکَ النَّمَّامَ اَمْ اَشْکُرُ۔ وَ اٰتَنَاسٰی فَعْلَتَہُ الَّتِیْ فَعَلَهَا اَمْ اَذْکُرُ۔ فَاِنَّہٗ وَاِنْ کَانَ اَسْلَفَ الْجَرِیْمَۃَ۔ وَنَمَّمَ النَّمِیْمَۃَ۔ فَمِنْ غَیْمِهٖ اَنْهَلَّتْ هٰذِهِ الدِّیْمَۃُ۔

الترجمۃ والمطالب چنانچہ وہ میزبان (کھانا کھلانے والے) سے کہنے لگا مع برتنوں کے ہدیہ دینے کی دلیری کرنا (جوانمردی کرنا) ہدیہ دینے والے کی عالی ظرفی (خوش خلقی) کی علامت ہے۔ پس صاحب خانہ نے جواب دیا یہ دونوں چیزیں مع غلام کے آپ کی ہیں، پس آپ کلام مختصر کریں اور آپ سلامتی کے ساتھ تشریف لے جائیں یہ سن کر ابوزید جلد جواب کے لیے کود اٹھا) اور اس نے شکریہ ادا کیا جیسے سبزہ زار بادل کا شکریہ ادا کرتا ہو۔ پھر ابوزید ہمیں اپنے خیمے (گھر) کی طرف لے گیا اور ہمیں حلوے کا مالک بنا دیا اور خود برتنوں کو لوٹ پوٹ کرتے اور اپنے دوستوں کی تعداد کے مطابق سامان الگ کرنے لگا پھر بولا کہ میں یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آیا اُس چغل خور کا شکریہ ادا کروں یا میں ناشکری کروں اور آیا میں بتکلف اُس کے فعل قبیح کو بھلا دوں یا اُس کو میں یاد رکھوں کیوں کہ اُس نے زمانہ گذشتہ میں اگرچہ جرم کیا ہے اور نہایت آراستگی سے چغل خوری کی ہے لیکن اُس کے ابر (چھڑی) سے ہی یہ مینہ برسا ہے۔

تشریح لغات ؔ للآدب بمعنی میزبان ضیافت کرنے والا اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے مادبۃ سے بمعنی مہمانی کا کھانا یقال اَدَبَ اَدْبًا وآدابًا ایدابًا جبکہ وہ دعوت کا کھانا تیار کرے اودیہ آدبہ جبکہ وہ دعوت میں بلائے ؔ الظرف مصدر بمعنی خوش خلقی و دانائی وزیرکی اور عمدہ رائے یقال ظرف ظرفا وظرافۃ ای کان کیسًا ذکیا باب ؔ ازکرم ؔ المہدی اسم فاعل کا صیغہ اہداء مصدر از افعال بمعنی ہدیہ دینے والا ؔ باظرف وہ برتن جس میں ہدیہ بھیجا جائے والجمع ظروف ؔ احذف از ضرب ای اختصر یقال فلان حذف فی کلامہ ای اختصرہ ویقال حذف حذفا ای اسقط وقطعہ وحذف بالعصا او الحجر ای

ضربہ ورماہ وحذف فی مشیہ ای تدانی اخطو باب الکل ضرب اوراس کے معنی حذف نحوی اور اصلاحی اور ایجاز کے بھی آتے ہیں وحذف الشئی ای احسن صنعہ کانہ حذف کل ما یجب حذفہ حتی خلا من کل عیب وتھذیب وحذف شعرہ ای طررہ وسواہ ۵۶ نوثب ای نھض وقام وقفز یقال وثب وثباً وثوباً وثباناً اذا نھض از ضرب ۵۷ فی الجواب ای فی جوابہ بالدعاء والثناء ۵۸ الروض یہ روضۃ کی جمع ہے بمعنی باغ وہی ارض مختصۃ بانواع نبات اور اس کی جمع ریاض اور روضات بھی آتی ہے وفی التنزیل فی روضۃ یحبرون ۵۹ للسحاب یعنی شکرہ مثل شکر الروض للسحاب وذلک لان الروض تشکر بلسان الحال السحاب لان الروض تجد المطر بواسطۃ السحاب ۶۰ افتاد نا اقتیاد مصدر از افتعال بمعنی کھینچنا ۶۱ حوائہ یہ فعال کے وزن پر ہے محوی کے معنی میں بمعنی محلہ و بمعنے جمع کرنا یا اونی خیمہ و ڈیرہ والجمع احویۃ ۶۲ یفض فض مصدر بمعنی مہر کا توڑنا اور توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا ای یفرق از نصر وفض القوم بمعنی قوم کو متفرق کرنا اور اس کے یہی معنی یہاں ہیں ۶۳ عدد یہ عُدّۃ کی جمع ہے وہ کھانا جو تیار کر کے کھایا جائے اور یہاں اس سے حلوا مراد ہے ۶۴ عدد بمعنی گنتی و شمار والجمع اعداد ۶۵ اسلف اسلاف مصدر از افعال بمعنی پہلے کرنا اور اس کے معنی پیشگی خبر دینا و بیع سلم کرنا و زمانہ قبل کا گذر جانا یقال اسلف ای قدم اور یہ سلف سے ماخوذ ہے بمعنی آگے ہونا از نصر ۶۶ الجریمۃ بمعنی گناہ و جنایت و جرم و خطا ۶۷ نمنم از بعثر نمنمہ ای ذخرفہ ونقشہ وزینہ ونمنمت الریح الرمل او الماء ای خطیتہ وترکت علیہ اثراً شبہ الکتابۃ ونمنم کتاب ای ترمط خطہ والنمنم والنمنیم الاثر الذی تخط الریح علی التراب او الماء والنمیمۃ والنمنمۃ البیاض الذی یبدو علی اظفار الاحداث والجمع نمنم ونُمنُم والنمیمۃ والنمیم اسمان من النم وایضاً الحرکۃ وایضاً صوت الکتابۃ　　　وھمس الکلام ایضاً والجمع نمائم والنم از نصر وضرب والنمی الخیانۃ والعیب والعداوۃ والطبیعۃ وایضاً جوھر الانسان وطبعہ یقال ما فی الدار نمی ای احد ۶۸ غیم بمعنی بادل والجمع غیوم یقال غامت السماء غیماً ای صارت ذات غیم از ضرب.
۶۹ انھلت از انفعال ای انصبت یقال انھل المطر ای اشتد الصبابۃ از نصر.
۷۰ الدیمۃ وہ مینہ جو لگاتار برسے لیکن اس میں بجلی اور کڑک نہ ہو. والجمع دِیَمٌ والمراد ھھنا العطیۃ.

وَبِسَيْفِهٖ انْحَازَتْ لِيْ هٰذِهِ الْغَنِيْمَةُ . وَقَدْ خَطَرَ بِبَالِيْ . اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَشْبَالِيْ وَاَقْنَعَ بِمَا تَسَنّٰى لِيْ . وَاَنْ لَّا اُتْعِبَ نَفْسِيْ وَلَا اَجْمَالِيْ . وَاَنَا اُوَدِّعُكُمْ وَدَاعَ مُحَافِظٍ . وَاَسْتَوْدِعُكُمْ خَيْرَ حَافِظٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ . رَاجِعًا فِيْ حَافِرَتِهٖ . وَلَاوِيًا اِلٰى زَافِرَتِهٖ . فَغَادَرَنَا بَعْدَ اَنْ وَخَدَتْ عَنْسُهٗ وَنَاٰى اِلَيْنَا اُنْسُهٗ . كَدَسْتٍ غَابَ صَدْرُهٗ . اَوْلَيْلٍ اَفَلَ بَدْرُهٗ

الترجمۃ والمطالب اور اس کی تلوار کی بدولت یہ مال غنیمت میرے لیے جمع ہوا ہے اور میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ میں اپنے بال بچوں میں واپس چلا جاؤں اور مجھے آسانی سے جو کچھ مل چکا ہے اس پر قناعت کروں اور میں اپنے نفس پر مشقت نہ اٹھاؤں اور نہ اپنے اونٹوں کو تکلیف دوں اور میں تم سے محبت کی نگاہ رکھتے ہوئے اور تم کو اچھے محافظ (حفاظت کرنے والے خدا) کے سپرد کرتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں پھر وہ اپنی سواری پر بیٹھ کر اپنے عزیز و اقارب (کنبہ) کی ملاقات کا شوق رکھتے ہوئے وہ الٹے پاؤں لوٹ گیا (جیسے وہ آیا تھا اسی راستہ پر چل دیا) اور ہماری حالت اس کی اونٹنی کے تیزی سے روانہ ہونے اور ہمیں مانوس بنا کر اس کے جانے کے بعد بالکل ایسی تھی جیسے کہ کسی مجلس کا صدر نشین غائب ہو جائے یا اس اندھیری رات کی طرح

جس کا پورا چاند ڈوب جائے (غائب ہو جائے)

تشریح لغات

لہ انحازت از انفعال ای اجتمعت وحصلت یقال حاز الشئ حوزاً وحیازۃً ای ضمّہ، وجمعہ از نصر ۲ہ اشبالی او لادکی اور یہ شبل کی جمع ہے وھو ولد الأسد اور ابو الاشبال شیر کو کہتے ہیں ۳ہ اجمال یہ جمل کی جمع ہے یقال للبعیر بمعنی اونٹ والجمع جمالٌ وجمالۃٌ ایضاً وجمع الجمالۃ جمالات ۴ہ حافرۃ بمعنی نشان قدم اور اپنے پہلے راستہ پر جانا وفی التنزیل ائنا لمردودون فی الحافرۃ مثل لمن یرد من حیث جاء ای نحی بعد ان نموت والحافرۃ ایضا الخلقۃ الاولیٰ والاصل ھو حفر الارض ای احدث فیہا وحفر الطریق ای اثر فیہا بمشیۃ وحفر الشئ ای علم اقصاہ از ضرب ۵ہ لادیا ای مائلا یقال لویت بالحبل لیاً ای فتلتہ ولوراسہ ای امالہ ولوی لسانہ ھکذا کنایۃ من الکذب وفی التنزیل لیا بالسنتہم ویقال فلان لا یلوی علی احد ای لا یقف ولا ینتظر وفی التنزیل اذ تصعدون ولا تلوون ۶ہ زافرۃ بمعنی جماعت والجمع زوافر یقال زافرۃ الرجل ای عشیرتہ وجماعتہ وایضا الکتیبۃ والداھیۃ والسید الکبیر وغیرھا وغیرھا ۷ہ وخدت ای اسرعت از ضرب والمصدر وخید وخدان والصفۃ واخد ووخود وخاد وقال الثعالبی الوخدان یرمی البعیر بقوائمہ کمشی النعام والتجوید ان یھتز کانہ یضطرب وعن النضر بن شمیل فی ترتیب سیر الابل ان اولہ الدبیب ثم التزید ثم الزمیل ثم الرسیم ثم الرخد ثم العسیج ثم الوسیج ثم الوجیف ثم الرتکان ثم الاحمار ثم الارقال ۸ہ عنسہ العنس الناقۃ القویۃ والجمع عناس وعنوس ۹ہ زایلنا ماضی کا صیغہ از مفاعلہ مزایلہ مصدر بمعنی باہم جدا ہونا ۱۰ہ دست بمعنی مجلس والجمع دسوت ۱۱ہ افل ای غرب وغاب اور اس کا مصدر افول ہے بمعنی غائب ہونا یقال افل القمر جبکہ وہ غائب ہو ۱۲ہ بدرہ بمعنی ماہ کامل چودھویں رات کا چاند والجمع بدورٌ۔

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ عَشْرَةَ النَّصِيْبِيَّةُ

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ اَمْحَلَ الْعِرَاقُ ذَاتَ الْعُوَيْمِ. لِاِخْلَافِ اَنْوَاءِ الْغَيْمِ وَتَحَدَّثَ الرُّكْبَانُ بِرِيْفِ نَصِيْبِيْنَ. وَبِلَهْنِيَةِ اَهْلِهَا الْمُخْصِبِيْنَ. فَاقْتَعَدْتُ مَهْرِيًّا. وَاعْتَقَلْتُ سَمْهَرِيًّا وَسِرْتُ تَلْفِظُنِيْ اَرْضٌ اِلٰى اَرْضٍ. وَيَجْذِبُنِيْ رَفْعٌ مِنْ خَفْضٍ۔

الترجمۃ والمطالب

(انیسویں مجلس جو نصیبیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا ایک سال شہر عراق بارش کے نچھتروں کے پیچھے ہو جانے کی وجہ سے (یعنی نچھتر (ستاروں) کے ناموافق ہونے کی وجہ سے) قحط زدہ ہوا ادھر مسافروں نے شہر نصیبین کی سرسبز اور تر و تازگی اور وہاں کے رہنے والوں کی آسودہ حالی بیان کی تو میں سنتے ہی جھٹ پٹ تیز رو سانڈنی پر سوار ہو کر اور سمہری نیزہ کو سیدھا کھڑا کر کے وہاں سے چلدیا) ایک زمین دوسری زمین کی طرف مجھ کو پھینک رہی تھی (یعنی میں جنگلوں کے میدانوں کو قطع کر رہا تھا) اور بلندی پستی سے مجھ کو کھینچ رہی تھی (یعنی وہ نہایت تیزی سے مجھے لے جا رہی تھی اور میں اونچے نیچے مقامات سے گزر

رہا تھا۔)

تشریح لغات

[1] المحل از افعال ای صار ذا المحل وہو القحط یعنی انقطاع المطر ویبس الارض والجوع الشدید یقال محل المکان محلا ومحولا ومحل محالۃ ای اجدب از فتح وسمع اور یہ لازمی ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے یقال امحلت الارض وامحلہ اللہ الارض [2] العویم یہ عام کی تصغیر ہے بمعنی سال اور یہاں اس سے قدیم زمانہ مراد ہے ومثلہ ذات الزمین والعام کالسنۃ لکن کثیرا ما تستعمل السنۃ فی الحول الذی یکون فیہ الشدۃ اوالجدب ولہذا یعبر عن الجدب بالسنۃ والعام فیما فیہ الرخاء والخصب۔ وفی التنزیل عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون۔ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما والعوام السباحۃ وقیل سمی السنۃ عاما بعوم الشمس فی جمیع بروجہا قال تعالی کل فی فلک یسبحون [3] انواء یہ نوءٌ کی جمع ہے والجمع نوآنٌ والنواء ایضاً وہ ستارہ جس کے طلوع ہونے سے مقابل کا ستارہ غروب ہوجائے نجومیوں کے نزدیک بارش کا ہونا اور ہوا کا چلنا ضروری ہے اور ان ستاروں کی تعداد اٹھائیس ۲۸ ہے جب ایسے کسی ستارہ کے طلوع سے بارش ہوجائے تو صدق النوء کہتے ہیں النوء ھو النجم وقیل معنی النوء سقوط نجم من المنزل فی المغرب وطلوع رقیبہ وھو نجم یقابلہ من ساعتہ فی المشرق فی کل لیلۃ الی ثلاثۃ عشر یوما وھکذا کل نجم منہا الی انقضاء السنۃ ما خلا الجبھۃ النامی فان لہا اربعۃ عشر یوما وانما سمی یوما انہ اذا سقط الغارب ناء الطالع ای نہض وطلع ذلک الطلوع ھو النوء ولا نواء کانت عندھم ثمانیۃ وعشرین معروفۃ المطالع فی ازمنۃ السنۃ کلہا یسقط منہا فی کل ثلثۃ عشرۃ لیلۃ نجم فی المغرب مع طلوع الفجر ویطلع اٰخر یقابلہ فی المشرق من ساعۃ وکلاھما معلوم مسمی وکانت العرب فی الجاھلیۃ اذا سقط منہا نجم وطلع اٰخر قالوا لابد من ان یکون ذلک مطر او ریاح فینسبون کل غیث یکون عند ذلک النجم فیقولون مطرنا بنوء الثریا او بنوء الدبران۔

[4] الرکبان یہ راکب کی جمع ہے بمعنی سوار اور اس کی جمع رُکّابٌ اور رکوبٌ اور رَکبۃٌ اور رَکبٌ اور رَکَبَۃٌ آتی ہے [5] بریف تروتازگی ای الخصب والسعۃ فی الماکل والمشارب والجمع اریاف [6] نصیبین یہ شہر بہت ہی بڑا اور پُررونق ہے اور اسمیں نہریں اور باغ کثرت سے ہیں اور یہ خود بھی پہاڑ کے قریب ہے جہاں کشتی حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی جاکر ٹھیری تھی اور اس شہر کو غانم بن عیاض نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں فتح کیا تھا [7] بلہنیۃ اس میں نون زائد ہے بمعنی عیش وآرام اور فراخی عیش اور مال کی وسعت واصلہ او لبلہ والبلاہۃ بمعنی الغفلۃ عن الشر وخلو الصدر عن المکر از سمع [8] المخصبین المخصب الذی اصابہ الخصب وھو الخیر الکثیر ورغد العیش یقال خصب المکان وخصب خصبا ای کثر فیہ العشب والخیر از ضرب وسمع [9] مہریا بمعنی تیز رفتار اونٹ اور یہ قبیلہ بنی مہرۃ بن حیدان کی طرف منسوب ہے جو حضر موت کے شہر میں ہے اُن کے اونٹ نہایت شریف اور تیز رفتار ہوتے تھے اور عرب والے ان کی تیز رفتاری سے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ اہل جن ہیں جن کی نسلیں بنو مہرہ میں چلی آتی ہیں وقیل زعموا ان ابلہم کان یلحقہا الوحش وھی ابل متوحشۃ صغار بیض تکون بین عمان والشجر والجمع مہاری ومہار ومہاری۔

[10] اعتقلت از افتعال اعتقال مصدر بمعنی نیزہ کو رکاب اور پنڈلی کے درمیان رکھنا واعتقل البعیر جبکہ وہ اونٹ کی ٹانگ ران ملا کر باندھے [11] سمہریا فی نسبتہ ولک قولان احدہما انہا سمیت بذلک لصلابتہا وھو من قولہم اسمہر الشیئ اذا اشتد وقیل انہا منسوبۃ بسمہر انہ زوج رُدَینۃ وکان جمیعا یقومان الرماح بسوق ہجر فنسبت الیہما [12] مرت از ضرب مَیر مصدر بمعنی چلنا [13] الی الارض ای ارض عالیۃ من ارض سافلۃ یعنی اقطع مفازۃ بعد مفازۃ۔

حَتّٰی بَلَغْتُهَا نِقْضًا عَلٰی نِقْضٍ۔ فَلَمَّا اَنَخْتُ بِمَغْنَاهَا الْخَصِیْبِ۔ وَضَرَبْتُ فِیْ مَرْعَاهَا بِنَصِیْبٍ نَوَیْتُ اَنْ اُلْقِیَ بِهَا جِرَانِیْ۔ وَاَتَّخِذَ اَهْلَهَا جِیْرَانِیْ۔ اَنْ اِلٰی یَحْیَی السَّنَةُ الْجَمَادُ۔ وَتَتَعَهَّدَ اَرْضَ قَوْمِی الْعِهَادُ۔ فَوَاللّٰهِ مَا تَمَضْمَضَتْ مُقْلَتِیْ بِنَوْمِهَا۔ وَلَا تَمَخَّضَتْ لَیْلَتِیْ عَنْ یَوْمِهَا۔ دُوْنَ اَنْ اَلْقَیْتُ اَبَا زَیْدِنِ السَّرُوْجِیَّ۔ یَجُوْلُ فِیْ اَرْجَاءِ نَصِیْبِیْنَ۔ وَیَخْبِطُ بِهَا خَبْطَ الْمُصَابِیْنَ وَالْمُصِیْبِیْنَ وَهُوَ یَنْثُرُ مِنْ فِیْهِ الدُّرَرَ۔ وَیَحْتَلِبُ بِکَفَّیْهِ الدِّرَرَ۔ فَوَجَدْتُ بِهَا جِهَادِیْ۔ قَدْ حَازَ مَغْنَمًا وَقَدْ حَی الْفَذُّ فَقَدْ صَارَ تَوْاَمًا۔

الترجمۃ والمطالب

یہاں تک کہ میں تکلیف اٹھاتا ہوا خود اپنے اوپر تکلیف سہتا ہوا اور سانڈنی کو دبلا کر کے اس کو تکلیف دے کر میں نصیبین میں پہنچا) جب نصیبین کے سبزہ زاروں میں میں نے سانڈنی کو بٹھایا اور وہاں کی چراگاہ میں سے ایک حصہ مقرر کر لیا وہاں کی خوش حالی دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی، تو میں نے وہاں قیام کرنے اور اہل نصیبین کو پڑوسی بنانے کا پختہ ارادہ کر لیا یہاں تک کہ خشک سالی جاتی رہے اور میری قوم کثرت بارش سے فائدہ اٹھائے (یعنی خوشحال ہو جائے) خدا کی قسم میری آنکھ نے نیند کی کلی نہیں کی اور نہ میری آنکھ نے اپنے دن سے حرکت کی (یعنی میں سویا نہیں تھا اور نہ رات ختم ہوئی تھی کہ بہت ہی جلدی میں نے ابوزید سروجی کو شہر نصیبین کے اطراف میں کبھی تو دیوانوں کی طرح اور کبھی ہوشیاروں کی طرح گھومتا ہوا پایا جو اپنے منہ سے موتیوں کو بکھیر رہا تھا اور دونوں ہتھیلیوں کے ذریعے سے دودھ دوہ رہا تھا (بخشش حاصل کرتا پھر رہا تھا) یہ دیکھ کر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ شہر نصیبین میں میری کوشش نے مال غنیمت حاصل کر لیا ہے اور میرا اکیلا تیر جڑواں (جفت) ہو گیا ہے۔

تشریح لغات

[1] نقضا علی نقض ای مهزولاً علی جمل مهزول ای کنت مهزولاً من السفر راکباً علی جمل مهزول من السیر والجمع انقاض ونقوض یقال نقض البناء نقضاً ای هدمه والعظم ای کسره والعهد ای افسده بعدا حکامه از نصر [2] انخت از افعال اناخة مصدر بمعنی اونٹ بٹھانا۔ یقال انخت البعیر فبرك وتنوخ جبکہ وہ بیٹھ جائے [3] بمغناها ای بمنزلها والجمع مغان، یقال خربت مبانیهم وغلت مغانیهم یعنی ان کا شرف جاتا رہا اور ان کے مکان خالی ہو گئے [4] مرعاها بمعنی چراگاہ وگھاس والجمع مراعٍ [5] نصیب بمعنی مقرر حصہ والجمع انصبۃ وانصباء ونُصُب [6] جرانی جران بمعنی اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ ای مقدم عنق البعیر من مذبحه الی لبته اور یہ کنایہ اقامت سے ہے، والجمع جُرُنٌ واجرنةٌ [7] جماد یہ فعال کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے بمعنی قحط زدہ سال السنة الجماد التی لامطر فیها وارض جماد ای لم تمطر ویقال جماد الکف ای بخیل وایضا الجماد والجامد مالا حیوة له کالحجر والجمع جمد وهذا من جمد الماء ای قام وتماسکت اجزاؤه از نصر۔
[8] تتعهد از تفعل اور یہ عہد سے مشتق ہے از سمع یقال تعهد الشئ جبکہ وہ حفاظت کرے اور دیکھ بھال کرے اور عہد کی تجدید کرے اور اپنے املاک کی حفاظت واصلاح کرے [9] العهاد بکسر العین وهو المطر المتکرر الذی یتعهد الارض مرة بعد مرة وقیل اول الربیع جمع عهدة او عهد [10] ماتمضمضت تمضمض مصدر بمعنی پانی منہ میں داخل کرنا اور یہاں یہ کنایہ ہے نیند کے نہ آنے سے [11] مقلتی بمعنی آنکھ کا ڈھیلا وآنکھ والجمع مُقَلٌ [12] تمخضت از تفعل تمخض مصدر بمعنی نکلنا یقال تمخضت المرأة عن ولدها اذا احملت بالولد عنه وتمخضت بولدها اذا تحرکت به ودنت ولادتها ولذا استعیر　　هذا المعنی للیلة صار تمخضها۔

عن الیوم السابق لها کان الیوم ابقی فی اللیلۃ ما کان فیہ من الحیوان فتحرکت بہ فیرید انہ لم ینقض یومی الذی وردت فیہ نصیبین حتی وجدت ابازید قبل ان ادخل فی لیلتی۔ یعنی رات اپنے دن سے جُدا نہ ہوا تھا کہ سب سے پہلے میری ملاقات ابوزید سے ہوگئی ویقال مخضت الحامل مخاضا ای دنا ولدھا واخذ الطلق وفی التنزیل فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ از سمع ؎۱۳ دون اور بعض نسخوں میں اد ہے جو الا کے معنی میں ہے ؎۱۴ یجول از نصر جَوْلٌ وجُولاً وجولانًا وجیلانًا مصدر بمعنی گھومنا وچکر لگانا ؎۱۵ ارجاء بمعنی اطراف اور یہ رجًا بالالف المقصور کی جمع ہے وفی التنزیل والملکُ علیٰ ارجآئہا ؎۱۶ یخبط ای یمشی علی غیر ہدایۃ دیوانوں کی طرح بھٹکتا چلنا قال الامام الراغب الخبط الضرب علی غیر استواء کخبط البعیر الارض بیدہ والرجل الشجر بعصاہ از ضرب وفی التنزیل یتخبطہ الشیطان من المس۔ ؎۱۷ المصابین بمعنی مجنونوں کی طرح مصاب اور مصابۃ اور مصوبۃ بمعنی بلا وہر امر مکروہ کے معنی میں ہے ؎۱۸ المصیبین اسم فاعل کا صیغہ از افعال بمعنی صواب کو پہنچنے والے یقال اصاب الشیٔ جبکہ وہ صواب سمجھے ؎۱۹ الدرر بضم الدال یہ درکی جمع ہے بمعنی بڑا موتی اور اس کی جمع دُرات بھی آتی ہے اس کا واحد دُرَّۃٌ ہے ؎۲۰ یحتلب از افتعال احتلاب مصدر بمعنی دودھ کا دوہنا یقال حلب الشاۃ حلبًا وحلبًا وحلابا ای اخرج ما فی ضرعھا من اللبن واحتلب ای حلب اللبن واستدرہ از نصر وضرب ؎۲۱ الدر بکسر الدال یہ دَرَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی دودھ یقال دَرَّ الحلیب دَرًّا ای کثر از نصر وضرب ودرت السحاب ای کثرت بالمطر وفی التنزیل یرسل السماء علیکم مدرارًا ای مطرا غزیزًا ؎۲۲ جہادی ھو استفراغ الواسع والجھد فی المدافعۃ العدو وفی التنزیل وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ۔ والمراد ھٰھنا التعب والمشقۃ ؎۲۳ حاز ای جمع وحصل یقال حازہ الشیٔ حوزًا ای ضمہ وجمعہ وحصل علیہ از نصر ؎۲۴ مغنما بمعنی غنیمت والجمع مغانم وفی التنزیل فعند اللہ مغانم کثیرۃ ؎۲۵ قدحی بالکسر ھو سھم المیسر والقمار والجمع قداح واقدُحٌ ؎۲۶ الفذ ای الوحید وھو اول سہام المیسر والجمع افذاذ وفذوذ ؎۲۷ توأما ای کنت غریبًا وفردا فاذا وجدت ابازید صرت زوجًا۔

وَلَمْ اَزَلْ اَتْبَعُ ظِلَّهٗ اَيْنَمَا انْبَعَثَ وَاَلْتَقِطُ لَفْظَهٗ كُلَّمَا نَفَثَ۔ اِلٰى اَنْ عَرَاهُ مَرَضٌ امْتَدَّ مَدَاهُ۔ وَعَرَقَتْهُ مُدَاهُ۔ حَتّٰى كَادَ يَسْلُبُهٗ ثَوْبَ الْمَحْيَا وَيُسَلِّمُهٗ اِلٰى اَبِىْ يَحْيٰى۔ فَوَجَدْتُ لِفَوْتِ لُقْيَاهُ۔ وَانْقِطَاعِ سُقْيَاهُ۔ مَا يَجِدُهُ الْمُبْعَدُ عَنْ مَرَامِهٖ۔ وَالْمُرْضَعُ عِنْدَ فِطَامِهٖ۔ ثُمَّ اُرْجِفَتْ بِاَنَّ رَهْنَهٗ قَدْ غَلِقَ وَمِخْلَبَ الْحِمَامِ بِهٖ قَدْ عَلِقَ۔ فَقَلِقَ صَحْبُهٗ لِاِرْجَافِ الْمُرْجِفِيْنَ۔ وَانْثَالُوْا اِلٰى عَقْوَتِهٖ مُوْجِفِيْنَ۔

الترجمہ والمطالب اور میں بھی اُس کے ساتھ ساتھ جہاں بھی وہ جاتا تھا سایہ کی طرح جاتا تھا اور اُس کے کلام سے فائدہ اُٹھاتا رہا جبکہ وہ کسی بات کو کہتا اتفاقًا اُس پر لمبی کا حملہ ہوا اور اُس کی مدت بڑھ گئی اور مرض کی چھریوں نے اُس کا گوشت کاٹ کر پھینکا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ مرض اُس کی زندگی کے کپڑے اُتار پھینکے گا دیا چھین لے گا) اور ابوزید کو موت کے حوالے کر دے گا، پس مجھے اُس کی ملاقات اور دیدار سے محروم ہونے اور اُس کے فوائد سے بہرہ اندوز نہ ہونے کی وجہ سے غم ہوا اُس شخص جیسا جو اپنے وطن سے دور ہوا اور اپنے مقاصد میں وہ کامیاب نہ ہو یا اُس ننھے بچے کی طرح

جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو پھر اسی درمیان میں یہ بری خبر مشہور ہو گئی (اڑا دی گئی) اس کا رہن دشوار ہو گیا (یعنی اس کی امید زیست بھی باقی نہ رہی) اور موت نے اپنے پنجے گاڑ دیئے اس جھوٹی اور بری خبر کے مشہور ہوتے ہی ابو زید کے دوست (ساتھی) بے قرار اور بے چین ہو گئے اور بہت جلدی اور تیزی سے اس کے گھر اس طرح پردہ پہنچے۔

تشریح لغات | ١ ولم ازل انبع ظله کنایة عن عدم مفارقته ٢ اینما میں این مکان کے لیے ہے اور ما زائد ہے ٣ انبعث از انفعال انبعاث مصدر بمعنی جانا یقال انبعث فی السیر جبکہ وہ جلدی کرے وانبعث جبکہ وہ بھیجے اور کوئی چیز تیزی سے ظاہر ہو ٤ نفث ای تکلم نفث اور نفثان مصدر بمعنی منہ سے تھوک پھینکنا ونفث الجرح الدم جبکہ زخم سے خون بہے ونفث القلم جبکہ وہ لکھے ونفثت الحیة السم جبکہ سانپ زہر نکالے از نصر اور مراد یہاں اس سے بات کرنا ہے ٥ عراہ عرو مصدر از نصر بمعنی پیش آنا یقال عرا فلانا امرٌ جبکہ پیش آئے وعرا فلانا جبکہ وہ عطیہ مانگنے کے لیے قصد کرے ٦ مداہ بفتح المیم المدة والغایة المنتھی ٧ عرقته ای اخذت لحمه وجعلته نحیفا صاف کر دیا اور اس کو بے گوشت کر دیا یقال عرق العظم عرقا ای نزع ما علیه من اللحم از نصر ٨ مداہ بضم المیم یہ مُدْیَة کی جمع ہے بمعنی چھری اور اس میں ضمیرہ مرض کی طرف راجع ہے ٩ المحیا بمعنی زندگی اور وہ موقع جہاں شرم کی جائے والجمع محای ١٠ ابی یحیی یہ موت کی کنیت ہے یا ملک الموت کی ١١ فوجدت از ضرب یقال وجد علیه وجدًا وجدةً وموجدةً ووجدانًا جبکہ وہ غضبناک ہو دو جدله جبکہ وہ غمگین ہو دوجد وجدًا بفلان جبکہ وہ محبت کرے ١٢ مرامه بمعنی مقصد و مطلب والجمع مرامات ١٣ المرضع اسم مفعول کا صیغہ ای الطفل الرضیع از افعال یقال ارضعه جبکہ دودھ پلائے ١٤ فطامه مصدر فصل الولد عن الرضاع یقال فطم الولد فطمًا جبکہ بچہ کا دودھ چھڑائے ١٥ ارجف ارجاف مصدر از افعال جھوٹی خبر کا لوگوں میں مشہور کرنا جس سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہو والرجف الاضطراب الشدید یقال رجفت الارض والبحر والارجاف ایقاع الرجفة اما بالفعل واما بالقول ١٦ رهنه. الرهن ما یوضع وثیقة لدین انر فتحہ ١٧ غلق، غلق مصدر بمعنی دشوار ہونا یقال غلق الرهن فی ید المرتهن غلقا ای صار ملکه وذلک اذا عجز الراهن عن افتکاکه ثم صار مثلا فی کل شیٔ وقع فی امر لا یرجی انا سهم ١٨ مخلب بکسر المیم بمعنی پنجہ و چنگل والجمع المخالب هو للسبع بمنزلة الظفر للانسان . . . اور مخلب کے معنی درانتی کے بھی آتے ہیں ١٩ الحمام بکسر الحاء المهملة بمعنی موت وبضم الحاء بمعنی جانوروں خصوصا گھوڑے کا بخار و بمعنی سردار شریف وبفتح الحاء بمعنی کبوتر اعلم ان للموت احوالا واسماء فاعلم ان الانسان اذا مات من علة شدیدة قیل اراح فاذا مات بعلة قیل فاضت نفسه (بالضاد) واذا مات نجارة قیل فاظت نفسه (بالظاء) واذا مات من غیر داء قیل فطس وفقس فاذا مات فی شبابه قیل مات عبطة واختضر فاذا مات من غیر قتل قیل مات حتف انفه واذا مات بعد الهرم قیل قضی نحبه فاذا مات لزنا قیل صفرت وطابه وزعموا انه یراد بذلک خروج دمه عن عروقه ٢٠ علق از سمع ونصر ای نشب به تعلق به وهو کنایة عن الموت ٢١ المرجفین ای لخوض الخائضین واذاعتهم الاخبار الکاذبة ٢٢ انثالوا از انفعال یعنی پہنچے ای انصبوا یقال انثال علیه الناس من کل وجه جبکہ اس کو آتے ہوئے گھیر لیں وانثال ای انصبّ اور اس کے معنی استنفر کے بھی آتے ہیں ٢٣ عقوته ای ساحته وقیل محلته وقیل ما حول داره والجمع عقاء یقال عقا فلانا ای جلسه وایضا یقال عقا العلم ای ارتفع وعقا الامر ای کرهه وعقا البئر ای حفرها ٢٤ موجفین ای مسرعین از افعال یقال وجف وجفا ووجیفا ووجوفا ای عدا مسرعا واوجفت البعیر ای اسرعه وفی التنزیل فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب

حَيَارَىٰ يَمِيدُ بِهِمْ شَجْوُهُمْ ... كَأَنَّهُمُ ارْتَضَعُوا الْخَنْدَرِيسَا
أَسَالُوا الْغُرُوبَ وَعَطُّوا الْجُيُوبَ ... وَصَكُّوا الْخُدُودَ وَدَقُّوا الرُّؤُوسَا
يَوَدُّونَ لَوْ سَالَمَتْهُ الْمَنُونُ ... وَغَالَتْ نَفَائِسَهُمْ وَالنُّفُوسَا

(قَالَ الرَّاوِي) وَكُنْتُ فِيمَنِ الْتَفَّ بِأَصْحَابِهِ. وَأَغَذَّ إِلَى بَابِهِ. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى فِنَائِهِ. وَتَصَدَّيْنَا لِاسْتِنْشَاءِ أَنْبَائِهِ. بَرَزَ إِلَيْنَا فَتَاهُ مُفْتَرَّةً شَفَتَاهُ. فَاسْتَطْلَعْنَا طِلْعَ الشَّيْخِ فِي شِكَايَتِهِ وَكُنْهَ قُوَى حَرَكَاتِهِ. فَقَالَ قَدْ كَانَ فِي قَبْضَةِ الْمَرْضَةِ. وَعُرَكَةِ الْوَعْكَةِ.

الترجمۃ والمطالب وہ سب کے سب حیران تھے اور غم میں ڈوبے ہوئے تھے گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے پرانی شراب پی رکھی تھی انہوں نے اپنے آنسو بہا رکھے تھے اور اپنے گریبانوں کو چاک کر رکھا تھا اور اپنے گال (چہرہ) پیٹتے ہوئے اور سروں کو پھوڑتے ہوئے (یا زخمی کرتے ہوئے) آئے اور اُن کی یہ خواہش اور آرزو تھی کہ اس سے موت صلح کرے (یعنی اُس کو چھوڑ دے) اور اُن کی قیمتی اشیاء اور اُن کی جانوں کو ہلاک کر دے (یا لیلے) راوی کہتا ہے میں بھی اُس کے دوستوں اور گھر پر تیز جاتے والوں میں تھا چنانچہ جب ہم اس کے گھر پہنچے اور اس کی خبر اور واقعات کی تفتیش کی تو ایک نوجوان (جو اُس کا لڑکا تھا) مسکراتا ہوا باہر آیا ہم نے ابوزید کے مرض کی حقیقت حالت اور اُس کی اصلیت دریافت کی تو اس نے یہ جواب دیا کہ یہ سچ ہے کہ وہ سخت بیماری کے پنجہ میں ہے اور وہ سخت بخار میں مبتلا ہے۔

تشریح لغات [1] حیاریٰ یہ صفت کا صیغہ ہے اور حیران کی جمع ہے بمعنی حیران اور پریشان خبر مبتدا مقدر ای اصحابہ او حال من ضمیر انثالوا بعد حال اول وھو موجفین۔ [2] یمید مید اور میدان مصدر بمعنی ہلنا و جھکنا ای اضطراب الشیٔ العظیم کالارض والجبل ای یحرکھم ویضطرب بھم وفی التنزیل ان تمید بھم از ضرب [3] شجوھم ای حزنھم یقال شجاہ شجوا ای احزنہ و شجی شجیا ای حزن از سمع [4] الخندریسا پرانی شراب من اسماء الخمر قیل اصلہ خندر العضو خدرا ای اصابہ الخدر وھو الفتور حتی لا یستطیع الحرکۃ والخمر یفتر اعضاء السکران وقیل اصلہ درس اذا خلق و بلی فالمراد بہ الخمر القدیم العتیق [5] اسالوا اسالۃ مصدر از افعال بمعنی بہانا۔ [6] الغروب یہ غرب کی جمع ہے بمعنے آنسو [7] عطوا ای شقوا و خرقوا عط مصدر از نصر بمعنے کپڑے پھاڑنا [8] الجیوب جیب کی جمع بمعنے گریبان [9] صکّ مصدر زور سے مارنا اور تھپڑ مارنا از نصر وفی التنزیل فصکت وجھہا [10] شجوا شج مصدر بمعنے زخمی کرنا یقال شج الراس شجا ای جرحہ وکسرہ از ضرب و نصر [11] سالمتہ سالمۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے صلح کرنا [12] المنون موت یقال من الحبل منا ای قطعہ از نصر وفی التنزیل فلھم اجر غیر ممنون ای غیر مقطوع ولا منقوص ومنہ قیل المنون للمنیۃ لانہا تنقص العدد وتقطع المدد وقیل ان المنیۃ التی ھی بالقول من ھذا لانھا تقطع النعمۃ وتقتضی قطع الشکر [13] غالت از نصر غول مصدر بمعنی ہلاک کرنا اور اچانک آ دبوچنا ای اہلکت واستاصلت [14] نفائسھم یہ نفیسۃ کی جمع ہے بمعنی عمدہ و بیش قیمت مال [15] نفوسا یہ نفس کی جمع ہے بمعنی جان و بدن و روح و خون وغیر ذلک [16] التف از افتعال ای اجتمع وانضم وفی التنزیل والتفت الساق بالساق۔ یقال لف الشیٔ ای ضمہ وجمعہ ضد نشرہ از نصر وفی التنزیل جئنا بکم لفیفا۔ ای متضمنا بعضکم الی بعض [17] اغذ ای اسرع ا...

افعال یقال أغذّ فی السیر ای اسرع وغذ فی السیر غذاً ای اسرع از نصر وضرب ۱۸؎ ثنائہ ای ساحتہ والجمع افنیۃ وفُنیّ۔

۱۹؎ الاستنشاء مصدر از استفعال بمعنی دریافت کرنا اور خبر معلوم کرنا یقال استنشاء الاخبار ای تتبعہا واستقصاہا ۲۰؎ انبائہ یہ نباءٌ کی جمع ہے بمعنی خبر ۲۱؎ مفترۃ از افتعال یہ مفتر کا مؤنث ہے افتراء مصدر بمعنی آہستہ آہستہ ہنسنا یقال افتر البرق جبکہ بجلی چمکے یا آہستہ آہستہ ہنسے وافتر الشیٔ جبکہ وہ سونگھے ۲۲؎ شفتا ہ اس میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا اس کا واحد شفۃٌ ہے بمعنی ہونٹ والجمع شِفاہٌ وشفاۃٌ ۲۳؎ استطلعنا استطلاع مصدر از استفعال بمعنی خبر پوچھنا اور اس میں س ت طلب کے لیے ہے ۲۴؎ طلع یہ اسم ہے اطلاع کا بمعنی خبر یقال اطلع طلع العدو یعنی وہ دشمن کی حقیقت حال کو جان گیا ۲۵؎ شکاتہ یہ شکا کا اسم مرۃ ہے شکو بمعنی بیماری کا واحد ہے والجمع شکوات وشکاءٌ ۲۶؎ قبضۃ بمعنی پکڑنا و بمعنی مقبوض اور یہ قبض کا اسم مرۃ ہے بمعنی موت ۲۷؎ المرضۃ بفتح المیم بمعنی سخت بیماری یقال مرضۃ شدیدۃ جبکہ سخت بیماری ہو از سمع ۲۸؎ عرکتہ از نصر یقال عرک الاذی بجنبہ جبکہ وہ مشقت اٹھائے اور تکلیف برداشت کرے واز سمع بمعنی سخت حملہ آور ہونا ۲۹؎ الوعکۃ مصدر اور یہ وعک کا اسم مرۃ ہے بمعنی سخت مرض یقال وعکتہ الحمیٰ یعنی بخار کی تیزی دوعکۃ الامر یعنی معاملہ کی سختی از ضرب۔

اِلٰی اَنْ شَفَّہُ[۱] الدَّنَفُ[۲]۔ وَاسْتَشَفَّہُ[۳] التَّلَفُ[۴]۔ ثُمَّ مَنَّ[۵] اللّٰہُ تَعَالٰی بِتَقْوِیَۃِ ذَمَائِہٖ[۶]۔ فَاَفَاقَ مِنْ اَغْمَائِہٖ[۷]۔ فَارْجِعُوْا اَدْرَاجَکُمْ وَانْضُوْا[۸] اِنْزِعَاجَکُمْ فَکَانَ قَدْ غَدَا[۹] وَرَاحَ[۱۰]۔ وَسَاقَاکُمُ الرَّاحَ[۱۱]۔ فَاَعْظَمْنَا بُشْرَاہُ۔ وَاقْتَرَحْنَا اَنْ نَرَاہُ۔ فَدَخَلَ مُوْذِنًا[۱۲] بِنَا۔ ثُمَّ خَرَجَ اِذْ نًالَنَا۔ فَلَقِیْنَا مِنْہُ لَقًی[۱۳] وَلِسَانًا طَلْقًا۔ وَجَلَسْنَا مُحْدِقِیْنَ[۱۴] بِسَرِیْرِہٖ۔ مُحَدِّقِیْنَ اِلٰی اَسَارِیْرِہٖ[۱۵]۔ فَقَلَّبَ طَرْفَہٗ فِی الْجَمَاعَۃِ۔ ثُمَّ قَالَ اجْتَلُوْھَا[۱۶] بِنْتَ السَّاعَۃِ وَاَنْشَدَ۔

الترجمۃ والمطالب یہاں تک کہ اس کو پرانی اور سخت بیماری نے نڈھال اور موت کے قریب کر دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بقیہ جان کو قوت دے کر بڑا ہی احسان کیا، پس وہ بے ہوشی سے ہوش میں آ گیا ہے (یعنی اس کی بے ہوشی جاتی رہی) لہذا آپ اطمینان کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں اور اپنی گھبراہٹ کو آپ دور کریں اور صبح وشام میں ہی آپ کو وہ شراب پلائیں گے (یعنی وہ آپ سے گفتگو کریں گے اور اپنے عمدہ کلام ادبی یا اپنے اعلیٰ مضامین آپ کو سنائیں گے ہم نے اس کی خوش خبری کو بہت ہی بڑا سمجھا اور ہم نے اس بات کی خواہش کی کہ ہم ابو زیدؒ کو دیکھیں۔ پس وہ ہماری اطلاع کے لیے اندر چلا گیا اور پھر وہ اجازت دیتا ہوا واپس آیا، جب ہم نے اس سے ملاقات کی تو وہ پڑا ہوا تھا مگر زبان کی روانی بدستور تھی، ہم اس کی چارپائی (یا تخت) کے آس پاس جا بیٹھے اور ہم نے اس کی پیشانی کی لکیروں پر اپنی نگاہیں جما دیں، اس نے سب پر اپنی نگاہ دوڑائی، پھر اس نے کہا کہ میرے اشعار سنیئے جو ابھی میں نے بنائے ہیں اور یہ میرے فوری نتیجہ فکر ہیں اور اس نے اپنے اشعار پڑھے۔

تشریح لغات ۱؎ شفا از ضرب یقال شَفَّہٗ شفوفًا جبکہ اس کو کمزور اور نڈھال کرے ای اذھنہ واضمرہ داوجعہ ۲؎ الدنف المرض الثقیل (پرانی بیماری) یقال دنِف دنفًا ای ثقل مرضہ ودنا من الموت از سمع۔

ؔ استشفر از استفعال وھو من استشف ما فی الاناء ای شرب کل ما فیہ وھو من شف الماء ای شربہ کلہ یقال شفہ المرض اوالھم ای اوھنہ ؔ اتلف مصدر بمعنی ہلاکت (وموت) یقال تلِفَ تلفًا ای ہلک از سمع ؔ منّ از نصر منًّا مصدر بمعنی احسان کرنا واحسان رکھنا ؔ ذمائہ بقیۃ الروح فی المذبوح یقال قد ذَمَی المذبوحُ ذمًا اذا تحرک از سمع ؔ اغمائہ مصدر بمعنی بے ہوشی واعلم ان الغشی ضروبًا فان الانسان اذا دخل دخان الفضۃ فی خیاشیمہ وفمہ نغشی منہ قیل أسن وقیل اذا دخل الرجل فی البیر فاصابتہ ریح منتنۃ اوغیر ذلک نغشی علیہ قیل أسن وھو أسِن فاذا غشی علیہ من الفزع قیل صعق فاذا غشی فظن انہ مات ثم تثوب الیہ نفسہ قیل اغمی علیہ فاذا غشی علیہ من الدوار (سر کا چکر) قیل دیربہ فاذا غشی علیہ من السکتۃ قیل اسکت فاذا غشی علیہ فخر ساقطًا والتوی واضطرب قیل صُرع۔
ؔ اور اجکم یہ درج کی جمع ہے بمعنی راستہ اور اُس کی جمع دِرَاجٌ بھی آتی ہے ای ارجعوا من حیث اتیتم ؔ انضوا ای ازیلوا وا کشفوا از نصر یقال نضا السیف من غمدہ جبکہ وہ تلوار کو میان سے سونتے ونضا الثوبَ عنہ جبکہ وہ کپڑے اُتارے ونضا الرجل من ثوبہ جبکہ وہ ننگا کرے ونضا البلادَ جبکہ وہ طے کرے ونضا الجرح جبکہ زخم کی سوجن اُترے ونضا الماء جبکہ پانی جذب ہو ونضا السیف جبکہ تلوار پار ہو ونضا الفرس الخیل جبکہ وہ آگے بڑھ جائے ونضا الخضاب نضوًا جبکہ رنگ اُتر جائے ؔ انزعاجکم مصدر از انفعال بمعنی بے آرامی وقلق واضطراب یقال زعجہ زعجًا ای اقلقہ از فتح ؔ غدا ای فکانہ شقی فیخرج الیکم بکرۃ وعشیا۔ اور یہ غدوۃٌ سے مشتق ہے بمعنی صبح کو آنا یقال غدا یغدو غدوًا وغدوۃ۔ جبکہ وہ سویرے سے آئے از نصر ؔ راح از نصر اور یہ رواح سے مشتق ہے بمعنی شام کے وقت آنا یقال راح رواحًا جبکہ وہ شام کے وقت آئے یا جائے یا کام کرے ویقال راح القوم والیھم وعندھم جبکہ وہ شام کے وقت کسی کے پاس جائے اور اس کے معنی مطلق جانیکے بھی آتے ہیں ؔ الراح مصدر بمعنی شراب وخوشی منہ یومٌ راحٌ یعنی سخت ہوا کا دن اور یہاں اس کے شراب کے معنی ہیں ؔ اقترحنا از افتعال اقتراح مصدر بمعنی درخواست کرنا اور سوال کرنا یقال اقترح علیہ کذا وبکذا ای تحکم اوسألہ ایاہ بالعنف وعن غیر رویۃ۔ ویقال اقترح علیہ کذا ای اشتہی ان یصنعہ لہ واقترح البئرَ ای حفرھا فی موضع لم یحفر فیہ ولم یکن فیہ ماء ویقال اقترح الخطبۃ ای ارتجلھا واقترح الامر ای ابتدعہ من غیر مثال سابق واقترح الشئ ای اجتباہ واختارہ واقترح البعیر ای رکبہ من غیر ان یرکبہ احدٌ از فتح ؔ موذنا اسم فاعل کا صیغہ از افعال ایذان مصدر بمعنی اطلاع وخبر دینا یقال اذن بالشئ ای علم بہ واذن الیہ ای استمع واذِن لہ اذنًا ای اباح واجاز لہ از سمع ؔ لقی پھینکی ہوئی چیز ای ملقًی مطروحًا والجمع القاءٌ ؔ طلقا بضم الطاء واللام او بفتح الطاء وکسر اللام او سکون اللام بمعنی تیز زبان (یعنی فصیح زبان) ؔ محدثین احداق مصدر از افعال بمعنی احاطہ کرنا یقال حَدَق بہ حَدقًا واحدق بہ ای اطاف از ضرب ؔ لسریرہ بمعنے تخت والجمع اَسِرَّۃٌ وسُرر۔ ؔ محدقین از تفعیل تحدیق غور سے دیکھنا یقال حدقہ بعینہ حدقًا ای نظرہ وحدق الیہ ای حدد النظر الیہ ؔ اساریرہ یہ اسرار کی جمع ہے اور اسرار یہ سَرر یا سُرّ کی جمع بمعنے ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط ؔ اجتلوھا از باب افتعال اجتلاء مصدر بمعنے دیکھنا یقال اجتلی الشئ جبکہ وہ دیکھے ؔ بنت الساعۃ بیان لضمیر مبہم وھو ھا فی اجتلوھا بمعنی ابھی اور فی البدیہہ لفظی معنے ساعت کی بیٹی اور اس سے مراد ابیات واشعار ہیں (یعنی ان کو ساعت نے بنایا ہے۔)

عَافَانِی اللّٰهُ وَ شُکْرًا لَهٗ مِنْ عِلَّةٍ کَادَتْ تُعَفِّیْنِیْ[۱] وَمَنَّ بِالْبُرْءِ[۲] عَلٰی اَنَّهٗ

لَابُدَّ مِنْ حَتْفٍ[۳] سَیَبْرِیْنِیْ[۴] مَا یَتَنَاسَانِیْ وَلٰکِنَّهٗ اِلٰی تَقَضِّیْ[۵] الْاُکْلِ یَنْسِیْنِیْ[۶]

اِنْ حُمَّ[۷] لَمْ یُغْنِ حَمِیْمٌ[۸] وَلَا حِمٰی کُلَیْبٍ[۹] مِنْهُ یَحْمِیْنِیْ وَمَا اُبَالِیْ اَدَنَا یَوْمُهٗ

اَمْ اُخِّرَ[۱۰] الْحِیْنُ اِلٰی حِیْنٍ فَاَیُّ فَخْرٍ فِیْ حَیَاةٍ اَرٰی فِیْهَا الْبَلَایَا ثُمَّ تُبْلِیْنِیْ[۱۱]

قَالَ فَدَعَوْنَا لَهٗ بِامْتِدَادِ[۱۲] الْاَجَلِ۔ وَارْتِدَادِ[۱۳] الْوَجَلِ۔ ثُمَّ تَدَاعَیْنَا[۱۴] اِلَی الْقِیَامِ۔ لِاتِّقَاءِ الْاِبْرَامِ[۱۵]۔ فَقَالَ کَلَّا بَلِ ابْتَغُوْا بَیَاضَ یَوْمِکُمْ عِنْدِیْ۔ لِتَشْفُوْا بِالْمُفَاکَهَةِ وَجْدِیْ[۱۶]۔ فَاِنَّ مُنَاجَاتَکُمْ قُوْتُ نَفْسِیْ۔ وَمَغْنَاطِیْسُ[۱۷] اُنْسِیْ۔ فَتَحَرَّیْنَا[۱۸] مَرْضَاتَهٗ۔ وَتَحَامَیْنَا مُعَاصَاتَهٗ[۱۹]۔

الترجمۃ والمطالب خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی اور ایسے مرض سے بچالیا جو وہ مجھے دنیا سے مٹا دیتا (یعنی مجھے ہلاک کر دیتا) اور اُس نے مجھے صحت عطا فرما کر احسان کیا اگرچہ یہ یقینی بات ہے کہ عنقریب مجھے موت چھانٹ ڈالیگی اور موت مجھے بھولی نہیں ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ روزی ختم ہونے تک مجھے بھلائے گی (یعنی میری آخری گھڑی تک وہ تاخیر کرے گی) جب موت آئے گی تو اُس وقت نہ کوئی دوست مجھے بچا سکے گا اور نہ اپنی کلیب کی حمایت (حفاظت) اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے کہ موت کا وقت آپہنچا یا ابھی اس کی کچھ مدت باقی ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ میں ایسی زندگی پر کیا ناز اور فخر کر سکتا ہوں کہ میں مصیبتوں میں مبتلا ہوں اور چُور چُور ہو رہا ہوں (حارث بن ہمام کہتا ہے) پس ہم نے اس کے لیے درازیٔ عمر اور خوف کے دور ہونے کی دُعا مانگی پھر ہم سب ابوزید کے ملول ہونے کے خیال سے آپس میں ایک دوسرے کو چلنے (جانے) کا اشارہ کرنے لگے ابوزید نے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا دن چھپنے (پورے دن) تک یہیں آپ قیام کریں تاکہ خوش طبعی کی باتوں سے میرا غم غلط ہو جائے اس لیے آپ سے بات چیت کرنا میری روحانی غذا اور جذبہ پچی محبت کا ہے، چنانچہ ہم نے اس کو خوش کرنے کا ارادہ کر لیا اور اُس کی نافرمانی سے بچے۔

تشریح لغات [۱] تعفینی ای تدرسنی وتمحوا اثری و العفو القصد لتناول الشیٔ وعفت الدیار کانہا قصدت البلیٰ وعفوت عنہ ای قصدت ازالۃ ذنبہ از تفعل یقال تعفا تعفیًا جبکہ مٹے اور مضمحل ہو [۲] بالبرء مصدر از سمع یقال برئی وبرء ای فتح وبرء واز کرم من برأ وبروءًا ۔ جبکہ وہ شفایاب ہو اور چنگا ہو [۳] حتف بمعنے موت والجمع حتوفٌ یقال مات حتف انفہ او حتف فیہ جبکہ وہ اپنی موت سے مرے [۴] سیبرینی ای یہلکنی از ضرب یقال بری یبری بریا جبکہ وہ چھیلے اور قطع کرے یقال بری السہم او القلم جبکہ وہ چھیلے اور کاٹے وبری الشخص جبکہ دبلا اور کمزور ہو [۵] تقضی مصدر از تفعل بمعنی ختم ہونا [۶] ینسینی ای یؤخرنی واصلہ ینسئنی بالہمز از افعال یقال نسأ الشیٔ نسأً ومنسأۃً ای سخنہٗ ونسأہ وفی البیع ای اخرلہ دفع الثمن از فتح [۷] حم ای قدر یقال حمّ اللہ لہ کذا ای قدرہ وقضاہ لہ وحم الامر فلانًا ای احم یقال حم حمہ ای قصد قصدہٗ وحم التنور ای احماہ وحم الشحمۃ ای اذابہا وحم الماء ای سخنہٗ وحم الامر تحال ای عجلہ باب الکل من نصر والمصدر حمًا۔ [۸] حمیم بمعنی دوست والقریب الذی تہتم بامرہ والجمع احماء وایضًا الحمیم الماء الحار او الماء البارد والجمع حمائم والحمیم ایضا القیض العرق والمطر بعد اشتداد الحر یقال ھو حمیم

بالحاجة ای کلف بھا ... [9] کلیب وہو کلیب بن مرۃ الشیبانی وقیل کلیب بن ربیعۃ اور اُس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی اتنی عزت اور اتنا دبدبہ اور خوف تھا کہ لوگ اس سے ڈرتے تھے اور جب یہ کسی شکار کو امان دیتا تو اس کے خلاف کرنے کی کسی کو ہمت اور طاقت نہ تھی اور جس جگہ یہ بیٹھتا تو لوگ اُس راستہ سے گذرنا چھوڑ دیتے تھے [10] الحین بفتح الحاء المہملۃ بمعنی موت و ہلاکت و رنج و محنت وبکسر الحاء المہملۃ بمعنی وقت والجمع احیان وجمع احایین [11] تبلینی از افعال ابلاء مصدر بمعنے کہنہ کرنا اور یہ بلیٰ و بلاءٌ سے ماخوذ ہے یقال بلی الثوبُ (از سمع) جبکہ کپڑا بوسیدہ ہو [12] امتداد مصدر از افتعال بمعنی طویل مدت اور طویل عمر [13] ارتداد مصدر از افتعال بمعنے پھر جانا اور لوٹ جانا اور اسلام سے پھر کر کفر میں چلا جانا [14] تداعینا تداعی مصدر از تفاعل بمعنے آپس میں ملانا ای دعی بعضنا بعضاً [15] الابرام مصدر از افعال بمعنے تنگ دل اور رنجیدہ دل اور مشقت میں ڈالنا یقال برم برما ای تضجر از سمع وابرمہ ای أملہ واضجرہ [16] وجدی مصدر یقال وجد لہ جبکہ وہ غمگین ہو از ضرب [17] مقناطیس وہ پتھر جو لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے یہ زیادہ صحیح ہے اور عام طور سے مقناطیس بالقاف مشہور ہے اور بالقاف اور بالغین المعجمہ یہ دونوں طرح سے ان کا استعمال ٹھیک ہے [18] فتحرینا تحری مصدر از تفعل بمعنی سوچنا وارادہ کرنا وفی التنزیل فاولئک تحروا رشدا۔ یقال حری الشئ یحری ای قصد حراہ ای جانبہ از ضرب ای وتحراہ کذلک۔ [19] مرضاۃ مصدر بمعنے رضامندی اور خوشی [20] معاصاۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے نافرمانی اور مخالفت۔

وَاَقْبَلْنَا عَلَى الْحَدِيْثِ نَمْخُضُ زُبْدَهٗ۔ وَنُلْغِيْ زَبَدَهٗ۔ اِلٰى اَنْ حَانَ وَقْتُ الْمَقِيْلِ۔ وَكَلَّتِ الْاَلْسُنُ مِنَ الْقَالِ وَالْقِيْلِ۔ وَكَانَ يَوْمًا حَامِيَ الْوَدِيْقَةِ۔ يَانِعَ الْحَدِيْقَةِ۔ فَقَالَ اِنَّ النُّعَاسَ قَدْ اَمَالَ الْاَعْنَاقَ۔ وَرَاوَدَ الْاَمَاقَ۔ وَهُوَ خَصْمٌ اَلَدُّ۔ وَخِطْبٌ لَا يُرَدُّ۔ فَصِلُوْا حَبْلَهٗ بِالْقَيْلُوْلَةِ۔ وَاقْتَدُوْا فِيْهِ بِالْاٰثَارِ الْمَنْقُوْلَةِ۔ قَالَ الرَّاوِيْ فَاتَّبَعْنَا مَا قَالَ۔ وَقِلْنَا وَقَالَ۔ فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلَى الْاٰذَانِ۔ وَاَفْرَغَ السِّنَةَ عَلَى الْاَجْفَانِ حَتّٰى خَرَجْنَا مِنْ حُكْمِ الْوُجُوْدِ۔ وَصُرِفْنَا بِالْهُجُوْدِ عَنِ السُّجُوْدِ۔

الترجمۃ والمطالب اور ہم اُس کی گفتگو میں مصروف ہوئے اور مکھن بلونے لگے (یعنی عمدہ اور دلچسپ باتیں کرنے لگا) اور چھاچ (خراب باتیں) پھینکتے جاتے تھے یہاں تک کہ قیلولہ کرنے کا وقت آگیا اور زبانیں بھی باتیں کرتے کرتے تھک چکی تھیں اور اُس دن گرمی بھی بہت تھی (یعنی وہ دن نہایت سخت گرمی کا تھا) اور پختہ باغ والا تھا (یعنی وہ موسم گرما کا شباب تھا جس میں سب پھل پک گئے تھے) ابوزید کہنے لگا کہ نیند نے آپ سب کی گردنیں جھکا دی ہیں اور گوشہ چشم نے آنکھوں کو پھسلا لیا ہے اور وہ نیند بہت ہی جھگڑالو دشمن ہے اور اُس کا منگنا (پیام دینے والا) نہیں لوٹایا جاتا ہے لہٰذا اس کو قیلولہ کی رسی سے باندھیے اور احادیث منقولہ کی آپ پیروی کیجئے۔ راوی کہتا ہے پس ہم نے اُس کی اتباع کی جو کچھ کہ اُس نے کہا اور ہم نے اور ابوزید نے بھی قیلولہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں کانوں سے غافل کر دیا (یعنی سُلا دیا) اور اُس نے نیند کو پلکوں میں بہا دیا گویا ہم وجود کے حکم سے باہر ہو گئے (یعنی مرے ہو گئے) اور سونے کی وجہ سے ہم نماز سے بھی باز رکھے گئے (یعنی نماز بھی فوت ہو گئی)۔

تشریح لغات [1] نمخض عمدہ بات کو نکالنا ای نستخرج خیارہ یقال مخض اللبن مخضا ای استخرج زبدہ از فتح

فتح و نصر وضرب۔ ؎ الزبد بضم الزاء یہ زبدۃ کی جمع ہے بمعنے مسکہ و مکھن وھی فی الاصل ما یستخرج
بالمخض من لبن البقر والغنم ویقال زبدۃ الشیٔ ای خیارہ وزبدہ زبداً ای اطعمہ الزبد از نصر ؎ زبدہ
ای نترك ردیہ والزبد بفتح الزاء غثاء السیل (جھاگ) وفی التنزیل فاما الزبد فیذھب جفاء والزبد اشتق منہ
لمشابھتہ ایاہ فی اللون وزبدتہ زبداً ای اعطیتہ مالا کالزبد کثرۃ واطعمتہ الزبد ؎ وقت المقیل ای وقت
القیلولۃ اور یہ مصدر ہے دوپہر میں سونا یا دوپہر میں لیٹنا از ضرب ؎ کلت ای تعبت واعیت یقال کل کلا وکلولا وکلالۃ
وکلالاً ای تعب واعیا وکل الرجل ای صار کلالا اصل لہ ولا فرع وکل السیف ای لم یقطع وکل اللسان ای لم یحقق
المنطوق از ضرب وفی التنزیل قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ وھو کل علی مولاہ ؎ الودیقۃ بمعنی شدۃ حر
الظھیرۃ اعلم ان الودق ما یکون من خلال المطر کانہ غبار وقد یعبر بہ عن المطر وفی التنزیل فتری
الودق یخرج من خلالہ ویقال لما یبدو فی الھواء عند شدۃ الحر ودیقۃ والجمع ودائق یقال ودق
المطر ودقا ای قطر ؎ یانع آفتاب کی گرمی سے پھل کا پکنا والجمع ینع وفی التنزیل کلوا من ثمرہ اذا
اثمر وینعہ ؎ الحدیقۃ وہ باغ جس کو دیوار محیط ہو والجمع حدائق وھی قطعۃ من الارض ذات ماء سمیت تشبیھا بحدقۃ العین
وفی التنزیل حدائق ذات بھجۃ ؎ النعاس ھو النوم القلیل یقال نعس الرجل نعسا از فتح ؎ راودوا از مفاعلہ مراودۃ مصدر
المراودۃ ان تنازع غیرك فی الارادۃ فترید غیر ما یرید او ترد غیر ما یرود وفی التنزیل ھی راودتنی
عن نفسی۔ (کسی کو دھوکا دینا) ؎ الاماق یہ موق کی جمع ہے وھو طرف العین من جھۃ الانف گوشہ
چشم و کنارہ چشم والمراد ھھنا العیون یعنی طلب النعاس ان یدل العیون۔ ؎ خصم الد ای شدید الخصومۃ والجمع لُدٌّ وفی
التنزیل وھو الد الخصام ولتنذر بہ قوما لدا ؎ خطب بکسر الخاء (یہ صفت کا صیغہ ہے) الرجل الذی یخطب المرأۃ والمراد
ھہنا طلب (یعنی عورت کو پیام دینا) ؎ فصلوا یہ امر حاضر کا صیغہ ہے وصل یصل سے بمعنی ملانا از ضرب ؎ حبلہ حبل بمعنے رسی
اور باندھنے کی چیز والجمع حبال احبل وحبول واحبال ای حصلوا مطلوبہ ای تمنا موا۔ ؎ بالآثار یہ اثر
کی جمع ہے بمعنے حدیث وسنت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیلوا فان الشیطان لا یقیل وایضا استعینوا
بقیلولۃ النھار علی قیام اللیل وبالسحور علی الصیام وغیر ذلك۔ ؎ ما قال یہ قول سے مشتق ہے بمعنی کہنا از نصر
جو کچھ اُس نے کہا اور حکم کیا ؎ قلنا وقال یہ دونوں قیلولہ سے مشتق ہیں از ضرب یقال قال یقیل قیلا وقائلۃ وقیلولۃ ومقالا
ومقیلاً جبکہ وہ دوپہر میں سوئے ؎ فضرب اللہ الخ ای انامنا ومنہ قولہ تعالی فضربنا علی آذانھم فی الکھف سنین ای انمناھم
؎ افرغ ای صب از افعال یقال افرغ الماء جبکہ وہ پانی گرائے وافرغ دماء جبکہ خون بہائے۔ وفی التنزیل افرغ علینا صبرا
والفراغ خلاف الشغل ایضا ؎ من حکم الوجود ای الحیاۃ لان النائم لا یدرک شیئا فھو کالمیت ؎ بالھجود ای النوم یقال ھجد
ھجوداً ای نام باللیل از نصر یقال ھجدتہ فتھجد ای ازلت ھجودہ ای ایقظتہ فاستیقظ وفی التنزیل فتھجد بہ ای تیقظ بالقرآن

فَمَا اسْتَيْقَظْنَا إِلَّا وَالْحَرُّ قَدْ بَاخَ. وَالْيَوْمُ قَدْ شَاخَ. فَتَكَرَّعْنَا لِصَلٰوةِ الْعَجْمَاوَيْنِ. وَأَدَّيْنَا
مَا حَلَّ مِنَ الدَّيْنِ. ثُمَّ تَحَتْحَتْنَا لِلْارْتِحَالِ. إِلَى مُلْقَى الرِّحَالِ. فَالْتَفَتَ أَبُوْ زَيْدٍ إِلَى شِبْلِهِ.
وَكَانَ عَلَى شَاكِلَتِهِ وَشَكْلِهِ وَقَالَ إِنِّي لَأَخَالُ أَبَا عَمْرَةَ قَدْ أَضْرَمَ فِي أَحْشَائِهِمُ الْجَمْرَةَ. فَاسْتَدْعِ

اَبَاجَامِعٍ [۱۳]۔ فَاِنَّہٗ بُشْرٰی کُلِّ جَائِعٍ۔ وَاَرْدِفْہُ [۱۴] بِاَبِیْ نُعَیْمٍ [۱۵]۔ الصَّابِرِ عَلٰی کُلِّ [۱۶] ضَیْمٍ۔ ثُمَّ عَزِّزْہُ [۱۷] بِاَبِیْ حَبِیْبٍ۔ اَلْمُحَبَّبِ اِلٰی کُلِّ لَبِیْبٍ [۱۸]۔ اَلْمُقَلَّبِ [۱۹] بَیْنَ اِحْرَاقٍ وَتَعْذِیْبٍ۔ وَاَهِبْ [۲۰] بِاَبِیْ ثَقِیْفٍ [۲۱]۔ نَحَبَّذَا هُوَمِنْ اَلِیْفٍ [۲۲]۔ وَهَلُمَّ بِاَبِیْ عَوْنٍ [۲۳]۔ نَمَا مِثْلُہٗ مِنْ عَوْنٍ [۲۴]۔ وَلَوِ اسْتَحْضَرْتَ اَبَاجَمِیْلٍ [۲۵] لَجَمَّلَ اَیْ تَجْمِیْلٍ۔

الترجمۃ والمطالب پس ہم اُس وقت جاگے جبکہ گرمی ٹھیر گئی تھی اور دن اخیر ہوگیا تھا پس ہم نے ہاتھ پیر دھوئے (وضو کیا ظہر اور عصر کی نماز کے لیے اور اپنے ذمّہ سے ہم نے فرضہ کو ادا کیا (نماز واجب کو ادا کیا) اُس کے بعد ہم نے اپنے گھروں کو لوٹنے کی جلدی کی تو ابوزید اپنے لڑکے کی طرف متوجہ ہوا اور وہ لڑکا اُس جیسی صورت اور شکل و شباہت رکھتا تھا تو ابوزید نے کہا میں یقین کرتا ہوں کہ بھوک نے ان کے باطن (انتڑیوں) میں آگ سلگا رکھی ہوگی لہٰذا دسترخوان ان کے لیے لا جو ہر بھوکے کے لیے خوشخبری دینے والا ہے اور اس کے ساتھ ہی چپاتیاں لا جو ہر ظلم پر صبر کرنے والی ہیں۔ (یعنی اُس کے کھانے سے صبر اور سکون ہوگا) پھر بکری کے بچے بھنے ہوئے کے گوشت سے ان کو قوی کر جو ہر عقل مند کو مرغوب ہے جو پلٹا گیا ہو جلانے اور عذاب دینے میں (یعنی اُس کے پارچہ کو بھونا جائے اور اس سے چربی جو پگھلتی ہے وہ اُس کا عذاب دینا ہے) اور سرکہ بھی تو ان کے لیے حاضر کر کیونکہ وہ مبارک دوست ہے اور نمک بھی لا کیونکہ اُس کے مثل کوئی مددگار نہیں۔ اور اگر سبزی بھی حاضر کردی جائے تو اس سے زیبائش اور زینت ہوجائے۔

تشریح لغات [۱] فما استیقظنا استیقاظ مصدر از استفعال بمعنی جاگنا اور بیدار ہونا یقال یَقُظَ یَقْظًا ای ضد نام از سمع [۲] باخ از نصر ای ابرو یقال باخ الحرُّ بوخًا ای سکن دفتر وخمد [۳] شاخ ای ہرم ای بلغ الیوم آخرہ وقارب الانتہاء از ضرب یقال شاخ یشیخ شیخًا وشیخوخۃ وشیوخۃ وشیوخیّۃ وشیخوخیّۃ جبکہ وہ بوڑھا ہو [۴] تکرعنا از تفعل تکرع مصدر بمعنے غسل الاعضاء للصّلوٰۃ ای توضانا۔ [۵] العجادین اس میں ہمزہ کو واؤ سے بدل لیا ہے اس سے مراد ظہر اور عصر کی نماز ہے اس لیے کہ ان میں قراءت سری ہوتی ہے اور قراوت جہری نہیں ہوتی۔ الحدیث۔ صلوٰۃ النہار عجما ای لا یجھر فیہا بالقراءۃ .. [۶] حل حلول مصدر از نصر وضرب یقال حل علیہ امر اللّٰہ حلولًا جبکہ واجب ہو [۷] تحثثنا یہ حثٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی برانگیختہ کرنا وجلدی کرنا واٹھنا یقال حثہٗ علی الامر حثًا ای حظہ د نشطہٗ از نصر [۸] ملقے از افعال اسم مفعول کا صیغہ القاء مصدر بمعنے پھینک دینا وڈالدینا اور چیز ڈالنے کی جگہ یقال ہذا ملقے الکناسات یہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ ہے [۹] شبلہ شیر کا بچہ جبکہ شکار کرنے لگے والجمع اشبال و شبالٌ واشبل وشبولٌ۔ وابو الاشبال شیر [۱۰] شاکلتہ یہ شکال کا مؤنث ہے ای طریقۃ فان الشاکلۃ ھی الطریقۃ والمذہب والنیۃ والحاجۃ والحاضرۃ والجمع شواکل۔ [۱۱] اباعمرہ لفظی معنی سختی کا مالک اور یہ بھوک کی کنیت ہے [۱۲] الجمرۃ بمعنی شعلہ یہ کنایہ ہے بھوک کی سختی سے [۱۳] اباجامع اس سے مراد دسترخوان ہے لانہ یجمع الناس والاضیاف اولانہ یجمع الاطعمہ۔
[۱۴] اردفہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ای اتبعہ اور یہ افعال سے ہے یقال اَرْدَفَہٗ جبکہ وہ اپنے پیچھے سوار کرے وارد ف الشیٔ وبالشیٔ وعلیہ جبکہ وہ کسی چیز کے پیچھے کسی چیز کو کرے ودابۃٌ لا تُردف یعنی جانور جو ردیف کو سوار نہیں کراتا۔

یقال ردفہ وردف لہ ردف ای اتبعہ از نصر وسمع [۱۵] بابی نعیم سفید گیہوں کی روٹی۔ وقال بعضہم میدہ یا آٹے کی روٹی [۱۶] ضیم مصدر بمعنے ظلم یقال ضامہ ضیما ای قہرہ وظلمہ از ضرب [۱۷] بطحن بارحی ویحرق فی التنور [۱۸] بابی جیب وہ بکری کا بچہ جو سالم بھون لیا جائے اور وہ زیادہ پسند اور ذائقہ دار ہوتا ہے [۱۸] لبیب عقل مند والجمع الباء اور اس کا مؤنث لبیبۃ آتا ہے۔ [۱۹] المقلب تقلیب مصدر از تفعیل بمعنی پلٹ دینا اوپر کا نیچے کر دینا اور اندر کا باہر کر دینا [۲۰] اہب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از ازاہبّ للامر بمعنی تیار و آمادہ ہونا وقال استاذی مدظلہ العالی یہ اہاب اہابۃ سے امر حاضر کا صیغہ ہے یقال اہاب الراعی بغنمہ جبکہ بکریوں کو ٹھیرنے یا لوٹنے کے لیے چلائے واہاب بالابل یعنی ہاب ہاب کہہ کے ڈانٹے واہاب بالخیل گھوڑے کو ہب یا ہبی کہہ کر بلائے یا ڈانٹے واہاب بصاحبہ جبکہ پکارے اور بلائے اور یہ آہبْ اَغِث کے وزن پر ہے والاصح عندی ما قال استاذی [۲۱] بابی تثقیف بمعنی سرکہ لانہ یثقف الطعام بہ ویصیر حاذقا فیطیب للاکل از سمع وکرم یقال ثقِفَ وثقُفَ وثقفا وثقفا وثقافۃ ای صار حاذقا حفیفا [۲۲] الیف ای صاحب والوف (دوست) والجمع الائف الف اور یہ الفت سے ماخوذ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الادام الخل [۲۳] ہلم ای تل لہ ہلم وھی تاتی بمعنے ھات و بمعنی اقبل کما فی التنزیل ھلم شہداءکم وھلم دعاء الی الشیء واصلہ ہالم من قولہ ہلممت الشیء ای اصلحتہ وقیل اصلہ ھل ھم کانہ قیل ھل لک فی کذا امہ ای قصدہ فرکبا ومن الناس من یقول ہلم ہلما ہلموا ہلمی ہلما ہلممن [۲۴] عون مصدر بمعنی مدد کرنا از نصر و بمعنی مددگار وخادم والجمع اعوان [۲۵] اباجیل سبزی اور ترکاری لانہ یحسن بحضرتہ الادام ویزینہ اولانہ یذہب بالجمیل وہو الشحم والودک فیجمع الاکل [۲۶] تجمیل مصدر از تفعیل بمعنے زینت وزیبائش۔

وَحَیَّ هَلْ بِاُمِّ الْقِرٰی۔ الْمُذَکِّرَةِ بِکِسْرٰی۔ وَلَا تَتَنَاسَ اُمَّ جَابِرٍ۔ فَکَمْ لَهَا مِنْ ذَاکِرٍ۔ وَنَادِ اُمَّ الْفَرَجِ۔ ثُمَّ اَفْتِکْ بِهَا وَلَا حَرَجَ۔ وَاخْتِمْ بِاَبِیْ زَیْنٍ فَهُوَ مَسْلَاةُ کُلِّ حَزِیْنٍ۔ وَاِنْ تَقْرُنْ بِهٖ اَبَا الْعُلَاءِ۔ تَمَحُ اسْمَکَ مِنَ الْبُخَلَاءِ۔ وَاِیَّاکَ وَاسْتِدْنَاءَ الْمُجْفِیْنَ۔ قَبْلَ اسْتِقْلَالِ حُمُوْلِ الْبَیْنِ۔ وَاِذَا نَزَعَ الْقَوْمُ عَنِ الْمِرَاسِ۔ وَصَافَحُوْا اَبَا اِیَاسٍ۔ فَاَطِفْ عَلَیْهِمْ اَبَا السَّرْدِ۔ فَاِنَّهٗ عُنْوَانُ السَّرْوِ۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَفَقِهَ ابْنُهٗ لَطَائِفَ رُمُوْزِهٖ۔ بِلَطَافَةِ تَمْیِیْزِهٖ۔ فَطَافَ عَلَیْنَا بِالطَّیِّبَاتِ وَالطِّیْبِ اِلٰی اَنْ اٰذَنَتِ الشَّمْسُ بِالْمَغِیْبِ۔ فَلَمَّا اَجْمَعْنَا عَلَی التَّوْدِیْعِ۔ قُلْنَا لَهٗ اَلَمْ تَرَ اِلٰی هٰذَا الْیَوْمِ الْبَدِیْعِ۔

الترجمۃ والمطالب اور جلدی سے تم سکباج بھی رکھو جو کسریٰ (نوشیروان) کی یاد دلانے والی ہے اور کہیں تم ہریسہ کو نہ بھول جانا اس لیے کہ اس کے یاد کرنے والے بہت لوگ ہیں اور جوذابہ (تنجن) بھی منگا کر اس کو قتل کرنا (یعنی کھا لینا) کچھ حرج اور مضائقہ نہیں پھر حلوے (ابی زین) پر کھانے کو بس کرو کیونکہ وہ غمگینوں کے لیے باعث تسلی ہے اور اگر فالودہ بھی تم لے آؤ گے تو تم اپنا بخیلوں (کنجوسوں) کی فہرست سے نام کٹوا لوگے دیکھو کہیں فراق کے ہودجوں کے اٹھ جانے سے پہلے سیلچی اور لوٹا پاس لاکر نہ رکھ دینا اور جب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو چکیں تو ان پر خوشبو کا دور چلے کیونکہ وہ امیری اور سرداری کی علامت ہے۔ حارث بن ہمام کہتا ہے کہ اس کا لڑکا اپنی باریک عقل سے ان پاکیزہ

اشارات کو خوب سمجھ گیا چنانچہ وہ ہمارے لیے پاکیزہ کھانے اور خوشبوؤں کو مہیا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے لگا تو جب ہم نے رخصت ہونے کا مصمم ارادہ کیا تو ہم نے اس سے کہا کہ آپ نے اُس عجیب دن کی بہار ملاحظہ فرمائی۔

تشریح لغات

۱ حی ہل ای اسرع وعجل ویقال حیھل لفلان بتسکین اللام وبفتحھا وبتنوینھا وباثبات الدون معھا ومنہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ فی عمر بن الخطاب اذا ذکر الصالحون نحی ھلا بعمر وفیہ لغات اُخَر۔ ۲ ام القریٰ یہ عمدہ کھانا جو عرب میں ہوتا ہے اور یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو سرکہ میں گوشت پکایا جاتا تھا جو کسریٰ کی ایجاد ہے قِریٰ بکسر قاف کے بمعنی طعام مہمان واُم بمعنے معظم اور اس سے مراد سکباج ہے اور یہ کھانا سک اور باج سے مل کر پکتا ہے سک کے معنی فارسی زبان میں سرکہ کے ہیں اور باج کے معنی گوشت کے ہیں ومنہ ام القرآن الفاتحۃ و ام القریٰ المکۃ المکرمۃ فکانہ قال عجل بطعام ۳ بکری لانہ اول من صنعت لہ فاستعملھا وامر باجادۃ الصنعۃ فی طبخھا وقیل ان غیرہ طبخھا واستعملھا فی زمن کسریٰ فنسبت الیہ۔ اور کسریٰ فارس کے شاہوں کا نام ہے یعنی نوشیرواں کا والجمع الاکاسرۃ واکاسر وکساسرۃ وکسور اور نسبت کے لیے کسروی اور کسریٰ کہتے ہیں ۴ ام جابر دھریسہ) الھریسۃ ہی طعام یعمل من الحب المدقوق واللحم ۵ ام الفرج یہ بھی ایک قسم کا کھانا ہے جیسے ہمارے یہاں قتجن ہوتا ہے ای الجواذبۃ ھی خرۃ توضع فی التنور ویعلق علیھا طیرٌ اولحم فیسیل ودکہ فیھا مادامت فیھا تطبخ فتفرج عنک ھم الادام فلاتحتاج الیہ فھی خبز بادام۔ ۶ افتک از افعال اور یہ فتک سے ماخوذ ہے واصل الفتک القتل علی غرۃٍ ای غفلۃ یقال فتک وافتک بفلان یعنی اُس نے اُس پر گرفت کو مضبوط کیا از ضرب ونصر ۷ ابی زرین یہ ایک قسم کا حلوا ہے ای الخبیص وھو الحلواء وکنی الخبیص ابا زرین لفضلہ فی الطعام وشرفہ ورجحان ثمنہ وجعلہ اخر ما یوکل والرزین من الرجال الکثیر الوقار ۸ مسلاۃ سبب السلوان وھو زوال الغم یقال سلا الشئ وعنہ ای طابت نفسہ وذھل عن ذکرہ از نصر ۹ تقرن قرآن مصدر از نصر بمعنے جمع کرنا یقال قرن الفرس قرآناً جبکہ وہ دوڑنے میں پچھلی ٹانگوں کو اگلی ٹانگوں کی جگہ رکھے۔ ویقال قرن بین الشئ والشئ جب کہ وہ جمع کرے ۱۰ ابا العلاء بمعنے فالودہ ۱۱ تمح از محا یمحو محوًا بمعنے مٹانا از نصر والمحو ازالۃ الاثر وفی التنزیل یمحو اللہ مایشاء ویثبت ۱۲ وایاک لاتق واحذر ۱۳ استدناء مصدر از استفعال یہ دنو سے مشتق ہے بمعنی قریب کرنا اور بعض نسخوں میں استدعاء ہے ۱۴ المرجفین بمعنے طشت وسیلچی ولوٹا لان لھما عند اخذ ھما صوتا بنقر احدھما فی الاخر فکان ذلک الصوت یُرجِفُ ای یخبر بقیام الطعام والحث علی القیام ۱۵ حمول البین ای اھل الفراق ویرید بھا الموائد لانھا اذا ارتفعت تفرق اھل المجلس والحمول بضم الحاء جمع حمل وھو ما یحمل کالھودج ویجمع علی احمال ایضاً ۱۶ واذا نزع ای کف وامتنع عن الطعام یقال نزع عن الشئ نزوعاً ای کف عنہ وانتھی از ضرب ۱۷ المراس الشدۃ والقوۃ یقال مرس مرسا ای کان شدیدا فی معالجۃ الاشتغال از سمع ومارسہ ممارسۃ ای عالجہ وشرع فیہ ۱۸ صافحوا مصافحۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی ہاتھ ملانا ومصافحہ کرنا ۱۹ ابا ایاس ہاتھ دھونے کی چیزیں یا گھاس وغیرہ جس سے ہاتھ دھوتے ہیں تاکہ چکنائی جاتی رہے جیسے ہمارے یہاں صابن ہوتا ہے یا اُبٹنا ای الغسول الذی یجعلہم الیسین من الاکل ۲۰ فاطف اطافۃ مصدر از افعال بمعنے تو گھما یقال اطاف علیہ جبکہ اس کے پاس

گھومے ۲۱ ابا السروای البخور وھی الصموع العطرۃ مما یتدخن بہ (یعنی خوشبوؤں کی دھونی) اور یہاں اس سے خوشبو مراد ہے ۲۲ عنوان بمعنے علامت یقال عنوان کل شئی ای ما دلّک من ظاھرہ علی باطنہ یقولون الظاھر عنوان الباطن وعنوان الکتاب وعنوانُہٗ وعُنیانُہٗ وعِنیانہ ای سمتہ ودیباجۃ وعنوان الکتاب معناہ کتب عنوانہ والمصدر عنونۃ ۲۳ السرو ھو الفضل والسخاء فی المروۃ یقال سرا فلان ای کان سَرِیًّا ای صاحب مروۃ فی شرف والمصدر سرو وسراوۃ وسریٌ وسراءٌ از نصر وکرم وسمع ۲۴ تفقہ ای فطن وفھم از سمع والفقہ ھو التوصل الی علم غائب بعلم شاھد وفی التنزیل فما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا ۲۵ رموزہ ای اشاراتہ والرمز اشارۃ بالشفۃ والصوت الخفی والغمز بالحاجب وفی التنزیل اٰیتُک ان لا تکلم الناس ثلاثۃ ایام الا رمزا یقال رمز الیہ رمزًا ای اشار الیہ واومأ از نصر وضرب ۲۶ بالطیبات ای بالاطعمۃ الطیبات یہ طیبۃ کی جمع ہے بمعنے پاکیزہ واچھا وحلال اور اس کی جمع طوبیٰ بھی آتی ہے۔ ۲۷ آذنت ای اعلمت والمراد ہہنا قاربت ودنت ۲۸ البدیع بمعنے انوکھی وعجیب چیز از کرم۔

كَيْفَ بَدَا أُصْبُحُهُ قَمْطَرِيرًا۔ وَمُسْيُهُ مُسْتَنِيرًا۔ فَسَجَدَ حَتَّى أَطَالَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ ؎

لَا تَيْأَسَنْ عِنْدَ النُّوَبِ ۔۔۔ مِنْ فَرْجَةٍ تَجْلُو الْكُرَبْ

فَلَكَمْ سُمُومٌ هَبَّ ثُمَّ جَرَى نَسِيمًا وَانْقَلَبْ

وَسَحَابُ مَكْرُوهٍ تَنَشَّا ۔۔۔ فَاضْمَحَلَّ وَمَا سَكَبْ

وَدُخَانُ خَطْبٍ خِيفَ مِنْهُ فَمَا اسْتَبَانَ لَهُ لَهَبْ

وَلَطَالَمَا طَلَعَ الْأَسَى ۔۔۔ وَعَلَى تَفَيُّئِهِ غَرَبْ

فَاصْبِرْ إِذَا مَا نَابَ رَوْ ۔۔۔ عٌ فَالزَّمَانُ أَبُو الْعَجَبْ

وَتَرَجَّ مِنْ رَوْحِ الْإِلَـٰهِ لَطَائِفًا لَا تُحْتَسَبْ

قَالَ فَاسْتَمْلَيْنَا مِنْهُ أَبْيَاتَهُ الْغُرَّ. وَوَالَيْنَا لِلّٰهِ تَعَالَى الشُّكْرَ. وَوَدَّعْنَاهُ مَسْرُورِينَ بِبُرْئِهِ مَغْمُورِينَ بِبِرِّهِ۔

الترجمة والمطالب جس کی صبح نہایت مصیبت ناک تھی اور شام نہایت چمک دار ہو یہ سنتے ہی ابوزید سجدہ میں گیا، پھر اس نے سر اٹھایا، اور یہ اشعار پڑھنے لگا ؎ مصیبت کے اترنے سے تم ناامید مت ہو، اور فراخی غموں کو دور کر دیتی ہے، کیونکہ بہت سی لوئیں (یعنی گرم ہوائیں) بادنسیم ہو کر چلنے لگتی ہیں۔ اور بہت سے ڈراؤنے بادل اٹھے لیکن وہ بغیر برسے فنا ہو گئے اور بہت سے مصائب کے خوف ناک دھوئیں اٹھے، لیکن اُن سے لپٹ (شعلے) نہیں نکلے، اور بہت دفعہ غم نے صورت دکھائی، اور وہ الٹے پاؤں ختم ہو گیا، اور مصیبت کے وقت تم صبر کرو، کیوں کہ زمانہ شعبدہ باز ہے اور خدا کی رحمت جس کی کوئی شمار ہی نہیں اس سے تم کو امید رکھنی چاہیئے۔ راوی کہتا ہے ہم نے اس کے یہ روشن اشعار لکھ لئے اور ہم نے خدا تعالیٰ کا بہت ہی شکریہ ادا کیا، اور ہم نے ابوزید کو رخصت کیا، اس حال میں کہ ہمیں اس کے صحت اور شفایاب ہونے سے خوشی تھی، اور ہم

اس کے احسانات سے ڈھکے ہوئے تھے (یعنی اس کے احسان ہم پر بہت تھے۔

تشریح لغات

۱؎ قمطریرا بمعنے سخت وترش اور یہ فعلیل کے وزن پر ہے القمطریر والقماطر سخت دن یا سخت بُرائی وفی التنزیل عبوسًا قمطریرًا یقال رجل قمطریر مرد سخت ترش رو وقمطر الیوم یعنی سخت ودشوار گردید ۲؎ مسیر یعنی شام اور ظہر سے مغرب تک کا وقت ۳؎ مستنیرا از استفعال استنارۃ مصدر بمعنے روشن ہونا یقال استنار البیت استنارۃً جبکہ روشن ہو واستنار بہ جبکہ وہ کسی سے روشنی کی مدد مانگے واستنار علیہ جبکہ وہ فتح مندا ور غالب ہو واستنارت المرأۃ جبکہ وہ تہمت سے بچائے اور شک وشبہ سے دور رکھے ۴؎ لایتاسن یاس اور یاسۃٌ مصدر از سمع بمعنے ناامید ہونا والیاس انتفاء الطمع ۵؎ فرجۃ مثلثۃ ضم الفاء وکسرہا وفتحہا بمعنے سختی اور غم سے نجات پانا ۶؎ تجلوا از نصر یقال جلاعنہ الہم جبکہ زائل کرے، اور دور کرے ۷؎ الکرب یہ کربۃٌ کی جمع ہے بمعنے غم اور مشقت ۸؎ فلکم میں لام تاکید کے لئے ہے ۹؎ سموم گرم ہوا لُو اور یہ مؤنث ہے والجمع سمائم ۱۰؎ نسیما مصدر بمعنے ٹھنڈی نرم ہوا والجمع نِسامٌ اور اس کے معنے روح اور پسینہ کے بھی آتے ہیں ۱۱؎ وسحاب میں واو رُبَّ کے معنے میں ہے ۱۲؎ تنشا ای ارتفع فظہر از تفعل یقال تنشا تنشؤًا الی حاجتہ جبکہ وہ اپنی حاجت کے لئے جائے اور یہ نشأ سے ماخوذ ہے از فتح وکرم یقال نشأ الشئی جبکہ نو پید ہو، اور زندہ ہو ویقال نشأت السحابۃ جبکہ گھٹا اٹھے ۱۳؎ اضمحل اضمحلال مصدر از افعلال بمعنے نیست ونابود ہونا یقال اضمحل السحاب جبکہ بادل کھل جائے ۱۴؎ سکب از نصر سکب اور تسکاب مصدر یقال سکب الماء ونحوہ جبکہ پانی وغیرہ بہائے اور گرائے ۱۵؎ دخان بمعنے دھواں والجمع ادخنۃ ودواخنٌ ودواخین یقال دخن النار دخنا ای ھاج دخانہا از سمع ودخنت النار دخنًا ودخونًا ای خرج دخانہا وارتفع از نصر وفتح ۱۶؎ لہب مصدر ہے دھوئیں کا شعلہ وبلند غبار از سمع ۱۷؎ الاسٰی مصدر یعنی غم از سمع یقال اَسِیَ اَسیً۔ جبکہ وہ غمگین ہو ۱۸؎ تفیئتہ اے علی اثرہ وعلے عقبہ یقال دخل فلان علے تفیئۃ فلان ای علے اثرہ وھو تفعیل من فاء ای رجع وایضا یقال فیأ الشجر ای ظلّل وفیئاتِ الریاح الغصون ای حرکتہا ۱۹؎ غرب از نصر ای غاب غروب مصدر بمعنے ڈوبنا وغروب ہونا ۲۰؎ روع مصدر بمعنے خوف وڈر ولڑائی از نصر ۲۱؎ ترج از تفعل یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ترجی مصدر بمعنے امید کرنا یقال ترجی الشئی جبکہ وہ امید کرے ۲۲؎ روح بمعنے رحمت ومدد وخوشی ومہربانی وآرام ونرم ہوا وعمدہ وخوشگوار دن ۲۳؎ فاستملینا استملاء مصدر از استفعال بمعنے املا کرنے کی درخواست کرنا ۲۴؎ الغر بمعنی خوبصورت وروشن وہر چیز کا سفید والجمع اَغَرّ ۲۵؎ ودعناہ تودیع مصدر از تفعیل بمعنے مسافر کو رخصت کرنے کے لئے جانا یقال ودّع فلانًا جبکہ چھوڑے ودرع المسافر القوم جبکہ مسافر لوگوں کو عیش وآرام میں چھوڑے ۲۶؎ برء بُرءٌ مصدر بمعنی شفا پانا از سمع وکرم یقال برئ من المرض جبکہ شفا پائے ۲۷؎ مغمورین ای مستورین ومغرقین فی بحر احسانہ اور مغمور یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر یقال غمر فلانا بفضلہ جبکہ وہ فلاں کو اپنے فضل واحسان سے ڈھانپ لے غمر مصدر بمعنے ڈھانپنا وڈھانکنا ۲۸؎ ببرہ بالکسر بمعنے احسان وعطیہ وطاعت وصلاحیت وسچائی ونیکی دل۔

تَفْسِیْرُ اَلْفَاظِ مَا تَضَمَّنَتْہُ ھٰذِہِ الْمَقَامَۃُ مِنْ کَلِمَاتٍ لُغَوِیَّۃٍ وَکُنًی طُفَیْلِیَّۃٍ وَکِنَایَاتٍ صُوْفِیَّۃٍ۔

قوله ذات العويم يعني به الزمان المتقادم. ومثله ذات الزمين. والسمهرية الرماح وفي تسميتها بذلك قولان احدهما انها سميت بذلك لصلابتها وهو من قولهم اسمهر الشئ اذا اشتد وقيل انها منسوبة الى سمهر وانه زوج ردينة وكان جميعا يقومان الرماح بسوق هجر فنسبت اليهما وقوله نقضا على نقض اي مهزولا على مهزول (والجران) باطن العنق وقيل يعمل منه السياط وقوله فضرب الله على الأذان اي انامنا ومنه قوله تعالى فضربنا على اذانهم في الكهف اي انمناهم وقيل في تفسيره منعناهم السمع وقوله تكرعنا لصلوة العجماوين لم غسلنا اكارعنا وهو كناية عن الوضوء والعجماوان صلاتا الظهر والعصر سميتا بذلك لاسرار القراة فيهما ومنه الحديث صلوة النهار عجماء لا جهر فيها وقوله هلمّ اي قل له هلمّ وهي تأتي بمعنى هات و بمعنى اقبل والافصح ان توحد لفظها مع المذكر والمؤنث والاثنين والجمع وبه نطق القرآن في قوله تعالى والقائلين لاخوانهم هلم الينا ومن العرب من يقول للمذكر الواحد هلم وللاثنين هلما وللجمع هلموا وللمؤنث الواحدة هلمي وللاثنين هلما وللجمع هلممن وقوله حيهل اي عجل واسرع يقال حيهل بفلان بتسكين اللام وفتحها وبتنوينها واثبات النون معها ومنه قول ابن مسعود في عمر بن الخطاب اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر وفي حيهل لغات اخر اضربنا عن ذكرها اذ ليس هذا موضع استيفاء شرحها فهذا تفسير الالفاظ اللغوية.

واما تفسير الكنى الطفيلية والكنايات الصوفية (فابو يحيى) كنية الموت (وابو عمرة) كنية الجوع ويكنى ايضا ابا مالك (وابو جامع) الخوان (وابو نعيم) الخبز الحوارى (وابو حبيب) الجدي (وابو ثقيف) الخل (وابو عون) الملح (وابو جميل) البقل (وام القرى) السكباج (وام جابر) الهريسة (وام الفرج) الجواذبة والجواذاب (وابو رزين) الخبيص (وابو العلاء) الفالوذق (وابو اياس) الغسول (والمرجفان) الطست والابريق (وابو السرو) البخور.

ترجمہ	ان کلمات لغویہ اور طفیلی کنیتوں کی تفسیر جو اس مقامہ میں شامل ہیں۔ ذات العویم سے مراد قدیم زمانہ ہے۔ ذات الزمن بھی اسی طرح پر ہے۔ السمہریہ نیزہ کو کہتے ہیں اور اس لفظ کے نام رکھنے میں دو قول ہیں۔ اول تو یہ کہ سختی کی وجہ

سے اس کا نام سمہریۃ رکھا گیا، اور یہ اہل عرب کے اس قول سے مشتق ہے کہ اسمہر الشئ جب کہ وہ سخت اور دشوار ہو یا یہ وجہ کہ یہ سمہر کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ ردینہ نامی عورت کا خاوند تھا، اور یہ دونوں نیزے سوق ہجر میں بنایا کرتے تھے اور عمدہ درست کر کے بناتے تھے۔ قولہ نقضا علی نقض یعنی کمزور پر کمزور یعنی بہت ہی دبلا اور جران کے معنے گردن کے اندرونی حصہ کے ہیں، اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے کوڑے بنائے جاتے ہیں۔ قولہ فضرب اللہ علی الآذان یعنی ہم کو سلا دیا۔ اور اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان فضربنا علی آذانہم فی الکھف یعنی ہم نے اُن کو سلا دیا، اور بعض نے کہا، اس آیت کی یہ تعبیر ہے کہ ہم نے ان کو سننے سے روک دیا (باز رکھا)۔ قولہ تکرعنا الصلوٰۃ العجماوین یعنی ہم نے اپنے اعضاء

دھوئے اور یہ وضو کرنے سے کنایہ ہے اور عجما وان سے مراد نماز ظہر اور عصر ہے، کیونکہ ان دونوں نمازوں میں قرأت آہستہ ہوتی ہے، اور اسی سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے دن کی نماز عجماء ہے اس لئے کہ زور سے قرأۃ نہیں پڑھی جاتی۔ قولہ ھلم یعنی تم اس سے لفظ ھلم کہو۔ اور یہ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ایک تو معنے میں ہات کے اور دوسرا اقبل کے معنی میں یعنی لا تو یا سامنے آ تو۔ اور زیادہ فصیح اس میں یہ ہے کہ مذکر اور مؤنث اور تشنیہ اور جمع سب میں یہ صیغہ واحد ہی استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کا قرآن پاک شاہد ہے (یعنی شہادت دیتا ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا والقائلین لاخوانھم ھلم الینا الخ (ترجمہ اپنے بھائیوں سے کہنے والے ہیں کہ تم ہمارے پاس آؤ۔ اور بعض لوگ عرب میں ایسے بھی ہیں جو واحد مذکر کے لئے ھلم اور تشنیہ مذکر کے لئے ھلما اور جمع مذکر کے لئے ھلموا اور واحد مؤنث کے لئے ھلمی اور تشنیہ مؤنث کے لئے ھلما اور جمع مؤنث کے لئے ھلممن استعمال کرتے ہیں قولہ حی ہل تو جلدی کر یعنی جلدی آ یقال حیہل لفلان لام کے سکون اور لام کے فتح اور لام کے تنوین کے ساتھ اور لام کے ساتھ نون ثابت اور سالم رکھا جاتا ہے حضرت ابن مسعودؓ کا حضرت عمر بن الخطابؓ کے متعلق قول ہے، جب نیک لوگ ذکر کئے جائیں تو فوراً حضرت عمرؓ کا نام نامی پیش کر اور حی ہل میں اور بھی لغات ہیں۔ لیکن ہم اس کے ذکر کرنے سے اعراض کرتے ہیں، کیونکہ یہ موقع مکمل تشریح کا نہیں ہے یہ تفسیر الفاظ لغویہ کی تھی طفیلی کنیتوں اور کنایات صوفیہ کی تفسیر اور شرح اس طرح ہے پس ابو یحیی ملک الموت کی کنیت ہے اور ابو عمرہ بھوک کی کنیت ہے اور ابو مالک بھی اس کی کنیت ہے اور ابو جامع دسترخوان کی کنیت ہے اور ابو نعیم سفید روٹی (یا چپاتی) نفیس کی کنیت ہے اور ابو جبیب بکری کے بچے کی کنیت ہے جو بھنا ہوا ہو اور ابو ثقیف سرکہ کی کنیت ہے اور ابو عون نمک کی کنیت ہے اور ابو جمیل سبزی ہے، اور ام القریٰ ایک قسم کا کھانا سکباج ہے، اور ام جابر ہریسہ ہے اور ام الفرج یہ جوذابہ ہے (جو ستنبن کے قریب قریب ہوتا ہے) اور ابو رزین خاص قسم کا حلوا ہے اور ابو العلا فالودہ ہے اور ابو ایاس اُبٹن یا ہاتھ صاف کرنے کی خاص گھاس۔ اور مرجفان یہ طشت اور لوٹا ہے اور ابو السرو دھونی یا خوشبو۔

اَلْمَقَامَةُ الْعِشْرُوْنَ الْفَارِقِيَّةُ

میّافارقیہ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ يَمَّمْتُ مَيَّافَارِقِيْنَ. مَعَ رُفْقَةٍ مُوَافِقِيْنَ. لَا يُمَارُوْنَ فِي الْمُبَاحَاةِ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا طَعْمُ الْمُدَاجَاةِ. فَكُنْتُ بِهِمْ كَمَنْ لَمْ يَرِمْ عَنْ وَجَارِهٖ. وَلَا ظَعَنَ عَنْ أَلِيْفِهٖ وَجَارِهٖ. فَلَمَّا أَنَخْنَا بِهَا مَطَايَا التَّسْيَارِ. وَانْتَقَلْنَا عَنِ الْأَكْوَارِ إِلَى الْأَوْكَارِ. تَوَاصَيْنَا بِتَذْكَارِ الصُّحْبَةِ. وَتَنَاهَيْنَا عَنِ التَّقَاطُعِ فِي الْغُرْبَةِ. وَاتَّخَذْنَا نَادِيًا نَعْمُرُهٗ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَنَتَهَادٰى فِيْهِ طُرَفَ الْأَخْبَارِ. فَبَيْنَا نَحْنُ بِهٖ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ. وَقَدِ انْتَظَمْنَا فِي سِلْكِ الْاِلْتِئَامِ۔

الترجمۃ والمطالب بیسویں مجلس جو فارقیہ (یا میافارقیہ) کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا میں نے چند دوستوں کے ساتھ جو باہم شیر و شکر تھے۔ اور وہ گفتگو کرنے میں جھگڑا نہیں کرتے تھے۔ اور نہ وہ منافقت اور نفاق کے مزے سے واقف تھے، شہر میافارقین کا قصد کیا، اور میں ان کی محبت میں ایسا تھا گویا میں اپنے گھر سے باہر ہی نہیں نکلا ہوں۔ اور نہ میں نے اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو چھوڑا ہے پس جب ہم نے

وہاں سفر کی سواریوں کو بٹھلادیا، (یا ٹھیرایا) اور ہم اپنے پالانوں سے مکانوں میں منتقل ہوئے۔ اور ہم نے آپس میں یہ وصیت کی کہ ہم اپنی دوستی یادرکھیں گے۔ اور مسافرت میں ایک دوسرے کے ساتھ بدسلوکی سے بچیں گے، اور ہم نے ایک انجمن یا مجلس کی بنیاد ڈالی جہاں صبح و شام آکر مختلف اور عجیب و غریب تذکرے ہوا کرتے تھے، چنانچہ ہم ایک دن رشتۂ اتحاد (یا موافقت) میں پڑے ہوئے تھے۔

تشریح لغات

لہ یممت ای قصدت و توجہت از تفعیل یقال یمّم الامر و یمّمہ ای قصدہ و فی التنزیل فَتَیَمَّمُوْا صعیدًا طَیِّبًا ٭ میا فارقین یہ ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں دیار بکر میں اور سیف الدولہ اس کا حاکم تھا مَیّ یہ ایک عورت کا نام ہے یار لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ یہ گھڑ رکھی ہے۔ ذوالرّمۃ شاعر یا عام عشاق اس شہر کی رونق اور وہاں کے مہ جبینوں اور خوبصورتوں کو دیکھیں تو بے ساختہ اپنی عورتوں سے یا محبوبہ سے یہ کہیں کہ مَیَّا فَارِقِیْنِیْ وَلَا تُرَا فِقِیْنِیْ تو مجھ سے جدا ہوجا، اور اب میں تیرا کیا کروں گا سلہ لایمارون مماراۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے جھگڑا کرنا سلہ المداجاۃ یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے، اور یہ داوی ہے دوستی کا اظہار اور لیکن باطن میں عداوت رکھنا یعنی منافقت اور یہ دُجیٰ سے مشتق ہے، جس کے معنے ظلمت کے ہیں یقال داجاہ مداجاۃً ای ساترہ العداوۃ دجاہ اللیل دجوًا و دجوًّا ای ظلم از نصر ٭ لم یرم ای لم یبرح یقال رام عن المکان ریمًا ای تباعد عنہ وانتقل از ضرب ٭ وجارہ بکسر الواو و فتحہا ای عن بلیتہ و فی الاصل حجر الضبع وغیرہا والجمع اوجرۃ و وُجُرٌ ٭ ولا ظعن ای لا رحل و فی التنزیل یوم ظعنکم ای یوم اقامتکم ظعن اس کا مصدر ہے بمعنے کوچ کرنا از فتح ۔ ٭ جارہ بمعنی ہمسایہ و پڑوسی والجمع جیران و جیرۃ و جوار و اجوار ٭ مطایا یہ مطیّۃٌ کی جمع ہے بمعنے سواری اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے بعیر اور ناقہ دونوں کو مطیہ کہتے ہیں اور اس کی جمع مطیٌّ بھی آتی ہے نلہ التسیار یہ تفعال کے وزن پر ہے اور یہ سیر سے ماخوذ ہے بمعنے سفر للہ الاکوار ای الرحال جمع کور بالضم و مورحل البعیر ٭ الاوکار یہ وکر کی جمع ہے اور اس کی جمع وکورٌ اور اوکر بھی آتی ہے والوکر فی الاصل عش الطائر (یعنی پرندہ کا آشیانہ) یقال وکر الطائر وکرًا ای اتی وکرہ از ضرب ٭ تواصینا تواصی مصدر از باب تفاعل بمعنے آپس میں وصیت کرنا و فی التنزیل و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ٭ بتذکار مصدر بمعنی کسی چیز کو یاد رکھنا (یعنی نہ بھولنا) از نصر یقال ذکر اللہ ذکرًا و تذکارًا جبکہ وہ اللہ کی تسبیح اور تمجید کرے و ذکر الشیٔ جب کہ وہ دل میں یاد کرے ٭ تناہینا تناہی مصدر از تفاعل بمعنی ایک دوسرے کو منع کرنا ای نہی و زجر بعضنا بعضا ٭ التقاطع مصدر از تفاعل بمعنی بدسلوکی یا قطع رحمی ٭ الغربۃ مصدر بمعنی مسافرت یقال غرب غربۃً و غربًا و غرابۃ جب کہ وہ وطن سے علیحدہ ہو اور پردیس میں ہو ٭ نعتمرہ از افتعال اعتمار مصدر بمعنی قصد کرنا و آباد کرنا و زیارت کرنا یقال اعتمر المکان ای قصدہ والعمارۃ نقیض الخراب یقال عمر منہ عمارۃ از نصر و منہ عمرۃ الحج جو بیت الحرام کی زیارت ہے۔ و منہ انما یعمر مساجد اللہ الخ ٭ نتہادی از تفاعل اور یہ ہدیہ سے مشتق ہے آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ کرنا ٭ طرف الاخبار ای غرائب الاخبار و عاجیبہا یہ طرفۃ کی جمع ہے بمعنے ملیح بات و نئی عمدہ چیز ٭ سلک بمعنی لڑی والجمع سلوک و اسلاک ٭ الالتئام یہ باب افتعال سے مصدر ہے بمعنے اتفاق و اتحاد و انتظام یقال التأم القوم جب کہ قوم اکٹھی ہو و التأم الشیئان جب کہ متفق ہوں و التأم الفریقان جب کہ مصالحت کریں۔

اِذْ وَقَفَ عَلَیْنَا ذُوْ مِقْوَلٍ جَرِیٍّ۔ وَجَرْسٍ جَهْوَرِیٍّ۔ فَحَیّٰی تَحِیَّةَ نَفَّاثٍ فِی الْعُقَدِ۔ قَنَّاصٍ لِلْاُسْدِ وَالنَّقَدِ۔ وَقَالَ ؎

عِنْدِیْ یَا قَوْمِ حَدِیْثٌ عَجِیْبٌ
بَاسِلٌ لَہٗ حَدُّ الْحُسَامِ الْقَضِیْبِ
فَیُفْرِجُ الضِّیْقَ بِکَرَّاتِہٖ
عَنْ مَوْقِفِ الطَّعْنِ بِرُمْحٍ خَضِیْبٍ

فِیْہِ اعْتِبَارٌ لِلَّبِیْبِ الْاَرِیْبِ
یُقْدِمُ فِی الْمَعْرَکِ اِقْدَامَ مَنْ
حَتّٰی یُرٰی مَا کَانَ ضَنْکًا رَحِیْبًا
وَلَا سِیَّمَا یَفْتَحُ مُسْتَصْعِبًا

رَاَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ اَخَا
یُوْقِنُ بِالْفَتْکِ وَلَا یَسْتَرِیْبُ
مَا بَارَزَ الْاَقْرَانَ اِلَّا انْثَنٰی
مُسْتَغْلِقَ الْبَابِ مَنِیْعًا مَہِیْبٌ

الترجمة والمطالب

کہ اچانک ہمارے پاس ایک نہایت ہی جری زبان اور بلند آواز شخص آکھڑا ہوا پس اس نے اس طرح سے سلام کیا جیسے کوئی منتر (یا جادو) پڑھنے والا یا شیر اور بکریوں کا شکار کرنے والا ہو اور وہ یہ کہنے لگا سے لے لوگو! (اے قوم) میرے پاس ایک اچنبھے کی بات ہے (یعنی عجیب بات ہے) اور یہ ایسی بات ہے جس سے عقل مند نصیحت حاصل کرتا ہے، میں نے اپنی شروع عمر (جوانی) میں ایک نہایت ہی دلیر بہادر آدمی دیکھا جو شمشیر براں (تلوار قاطع) جیسا تیز تھا، اور وہ لڑائی کے میدان میں اس طرح پیش قدمی کرتا تھا، جیسے کسی کو بغیر شک وشبہ کے خون بہانے کا یقین ہو، چنانچہ وہ اپنے حملوں سے معرکہ کی تنگی کو کھول دیتا تھا یہاں تک کہ تنگ چیز کشادہ معلوم ہونے لگتی تھی۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اس نے اپنے ہمعصروں سے لڑائی کی ہو، اور وہ لڑائی کے میدان سے رنگین نیزہ لے کر نہ لوٹا ہو اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ کسی دشوار گذار سخت اور خوف ناک بند دروازہ کے کھولنے کی جرأت نہ کی ہو۔

تشریح لغات

لہ ذو مقول ای ذو لسان اچھی گفتگو کرنے والا اور تیز زبان والجمع مقاول اور مقوال کے بھی یہ ہی معنی آتے ہیں ۲ہ جری ای مقدام بے باک یقال جرء جرءة ای اقدم وھجم فھو جریٌ وھم اجراءُ واجریاءُ ۳ہ جرس بکسر الجیم وفتحہا مع سکون الراء بمعنے الصوت الخفی والصوت مطلقا یقال جرس جرسًا ای تکلم واسمع صوتا از ضرب ۴ہ جہوری بمعنے سخت بلند آواز اور اس کے حروف اصلی ج ہ ر ہے اور اس میں یاء نسبت کی ہے یقال لظھور الشیٔ بافراط حاسة البصر او حاسة السمع اما البصر فنحو قولہ تعالیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرة واما السمع فمثل قولہ سواء من اسرّ القول ومن جھر بہ وان تجھر بالقول فانہ یعلم السر واخفی ۵ہ تحیا تحیة مصدر از تفعیل بمعنے سلام کرنا اور حیاک اللہ کہنا ۶ہ نفاث پھونکنے والا اور اس سے مراد ساحر یعنی جادوگر ہے ۷ہ قناص بمعنی شکاری اور یہ قنص سے ماخوذ ہے از ضرب یقال قنص الطیر جبکہ وہ پرندے کا شکار کرے ۸ہ النقد بفتح النون والقاف جنس من الغنم صغیر الارجل بکری اور بھیڑ والواحدة نقدة للذکر والانثی والجمع نقاد یعنی یطلب المال القلیل والکثیر ویسأل الغنی والفقیر ۹ہ الاریب یہ صفت کا صیغہ بمعنی ماہر وحاذق وعقل مند وصاحب بصیرت وذکی ۱۰ہ ریعان ای اول عمری وریعان کل شیٔ اولہ التی تیہ ومنہ واصلہ الرَّیع بمعنی المکان ۱۱ہ اخا باس ای شجاعا صاحب حرب وشدة ۱۲ہ الحسام بضم الحاء المھملة بمعنے تلوار قاطع ومنہ حسام السیف بمعنے تلوار کی نوک ودھار از ضرب ۱۳ہ القضیب بمعنے تلوار قاطع والجمع قِضبان وقُضبان یقال قضبہٗ قضبًا ای قطعہ از ضرب والقضیب کل شجرة طالت واسترسلت اغصانھا وکل ما اکل من النبات المقتضب غضًّا وفی التنزیل فانبتنا فیھا عنبًا وقضبًا ۱۴ہ المعرک موضع العراک والقتال (لڑائی کی جگہ اور میدان) یقال عرک عرکًا ای کان شدید البطش فی القتال از سمع وعارکہ عراکا ومعارکة ای قاتلہ ۱۵ہ یوقن از افعال ایقان مصدر بمعنے یقین کرنا ۱۶ہ بالفتک مصدر وھو القتل علی غفلة از ضرب ۱۷ہ لا یستریب

از استفعال استرابت مصدر بمعنے شک میں پڑنا یقال استراب بہ جب کہ کسی سے کوئی شک کی چیز دیکھے ۱۸ الضیق مصدر بمعنی تنگی اور یہ وسعت کی ضد ہے از ضرب ۱۹ کماۃ یہ کرۃ کی جمع ہے بمعنی لڑائی میں حملہ کرنا یقال کَرَّ کَرًّا ای رجع الی الوراء از نصر و فی التنزیل فلو ان لنا کرّۃ فنکون من المومنین ۲۰ ضنکا مصدر بمعنی تنگی یقال ضنک عیشہ ضناکۃ ای ضاق از کرم و فی التنزیل معیشۃ ضَنْکًا ۲۱ رحیب یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنے وسیع اور کشادہ از سمع و کرم ۲۲ الاقران ای الامثال و الاتراب یہ قرن کی جمع ہے بمعنے کفو ہمسر و مقابل و شجاعت یا علم میں نظیر ۲۳ الطعن الطعن الضرب بالرمح وقد یستعار للوقیعۃ کقولہ تعالیٰ وطعنوا فی دینکم ۲۴ خضیب بمعنے مخضوب و مصبوغ خون میں رنگا ہوا یقال خضب الشئی خضبا ای لونہ از ضرب ۲۵ سما سمو مصدر از نصر ای ارتفع والمراد ہہنا قام و قصد ۲۶ مستصعبا از استفعال استصعاب مصدر بمعنی سخت و دشوار یقال صعب صعوبۃ ای ضد سہل از کرم و استصعب الشئی ضد صعب ۲۷ مستغلق از استفعال استغلاق مصدر بند ہونا اور یہ فتح کی نقیض ہے۔ و فی التنزیل غلقت الابواب ۲۸ منیعا یہ صفت کا صیغہ ہے منع سے از فتح بمعنے غالب و قوی ای محفوظا و ممنوعا عن الناس ۲۹ مہیب یہ صفت کا صیغہ ہے جس سے لوگ ڈریں۔ یقال ھابہ یھابہ ھَیْبًا و ھیبۃ و مھابۃ ای خافہ واتقاہ و حذرہ از سمع۔

اِلَّا وَنُوْدِیَ حِیْنَ یَسُوْمُہٗ
نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ

یَمِیْسُ فِیْ بُرْدِ الشَّبَابِ الْقَشِیْبِ
یَرْتَشِفُ الْغِیْدَ وَ یَرْشُفْنَہٗ

فَلَمْ یَزَلْ یَبْتَزُّہٗ دَھْرُہٗ
مَا فِیْہِ مِنْ بَطْشٍ وَّعُوْدٍ صَلِیْبٍ

یَعَافُہٗ مَنْ کَانَ مِنْہُ قَرِیْبٌ
قَدْ اَعْجَزَ الرَّاقِیْ تَحْلِیْلُ مَا

وَصَادَمَ الْبِیْضُ وَصَارَ مِنْہٗ
مِنْ بَعْدِ مَا کَانَ الْمُجَابَ الْمُجِیْبُ

وَمَنْ یَعِشْ یَلْقَ دَوَاھِی الْمَشِیْبِ
وَھَا ھُوَ الْیَوْمَ مُسْتَخْفٍ فَمَنْ

ھٰذَا وَکَمْ مِنْ لَیْلَۃٍ بَاتَھَا
وَھُوَ لَدَی الْکُلِّ الْمُفَدَّی الْحَبِیْبُ

حَتّٰی اَصَابَتْہُ اللَّیَالِیْ لَقًی
بِہٖ مِنَ الدَّاءِ وَاَعْیَا الطَّبِیْبُ

وَاَضْحٰی کَالْمَنْکُوْسِ فِیْ خَلْقِہٖ
یَرْغَبُ فِیْ تَکْفِیْنِ مَیْتٍ غَرِیْبٍ

الترجمۃ والمطالب مگر جس وقت اس کا ارادہ کیا جاتا تھا تو یہ آواز دی جاتی تھی نصر من اللہ و فتح قریب یعنی خدا کی مدد اور کامیابی قریب ہے۔ اس کے بعد تو یہ سوچ (یا خبردار ہو) کہ اس نے بہت سی جوانی کی راتیں نئے جوانی کے کپڑے میں مٹکتے ہوئے گذار دیں، اور وہ نازک بدن عورتوں کو چوستا تھا، اور وہ اس کو چوستی تھیں۔ اور وہ سب عورتوں کے نزدیک بہت ہی پسند اور محبوب تھا، اور فداک ابی و امی لسے سب رکھتے تھے۔ لیکن زمانہ برابر اس کی گرفت اور سخت لکڑی کو کمزور کرتا رہا۔ یہاں تک کہ راتوں نے اس کو گرا پڑا چھوڑ دیا۔ اور اس کو دوست تک برا سمجھنے لگے (یا کراہت کرنے لگے) اس کے مرض نے منتر پڑھنے والوں کو عاجز کر دیا اور طبیبوں کو تھکا دیا، اور وہ خوب صورت عورتوں سے علیحدہ ہو گیا۔ اور وہ بھی اس سے علیحدہ ہو گئیں، پہلے تو وہ لبیک کہا گیا۔ اور لبیک کہنے والا تھا۔ اب وہ اپنی خلقت (پیدائش) کے اعتبار سے اوندھا ہو چکا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جو کوئی شخص زندہ رہے گا، اس کو بڑھاپے کے مصائب برداشت کرنا پڑیں گے اور تمہیں یہ بات معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ آج مردہ پڑا ہے ایسا کوئی سخی ہے جو مسافر مردہ (پردیسی مردہ) کے کفنانے میں رغبت کرے؟۔

تشریح لغات:۔ ۱ ہذا العینی ہذا ذکر شجاعتہ و مع شجاعتہ کان لہ نشاط و طرب یحب النساء و یحببنہ ۲ یمیس از ضرب

میں مصدر بمعنی ناز سے چلنا [۳] القشیب بمعنے سفید و پاکیزہ والجمع قشب وقُشُبٌ یقال قشب الشیئ تشابۃ ای کان قشیبًا از کرم [۴] یرتشف ارتشاف مصدر از افتعال بمعنے چوسنا ای یقبل ویمص ریقهن [۵] الغید یہ غیداء کی جمع ہے بمعنے نازک بدن عورت وھی المرأۃ اللینۃ المفاصل وقیل مائلۃ العنق یقال غیدت غیدًا ای مالت عنقها ولانت اعطافها فھی غیداء وھُنَّ غیدٌ از سمع [۶] یرشفہ بمعنے چوسنا و پیار کرنا یقال رشفہ رشفًا ای مصّہ از ضرب ونصر ورشِفَ الماء رشفًا از سمع [۷] المفدی اسم مفعول کا صیغہ تفدیۃ مصدر از تفعیل بمعنی فداک ابی وامی الذی یقولہ الناس فدیناک بانفسنا واموالنا [۸] یبتزہ از نصر بزۃ مصدر بمعنی لوٹنا دے کر لینا ای یسلب منہ قوتہ یعنی یجعلہ الدھر ضعیفا من نزول الحوادث یقال بزّہٗ بزًّا ای سلبہٗ وغلبہ از نصر [۹] بطش مصدر وھو القوۃ والتناول یعنی سختی سے پکڑنا وقال الامام الراغب البطش تناول الشیئ بصولۃ وفی التنزیل واذا بطشتم بطشتم جبارین از نصر وضرب [۱۰] عود صلیب بمعنے سخت ومضبوط لکڑی والمراد بہ الشدۃ والشجاعۃ صلیب از کرم وسمع یقال صلب صلابۃ جبکہ سخت ہو وصلب علی المال جبکہ وہ بخل کرے [۱۱] اصارۃ بمعنے صیرتہ وجعلتہ [۱۲] لقیٰ بفتح اللام وہ شیئ جو پھینک دی جائے یعنی گری پڑی چیز والجمع القاء [۱۳] یعافہ ای یکرھہ ویتنفر عنہ یقال عاف الطعام یعیف ویعاف عیفا وعیافا وعیافۃ ای کرھھم فترکہ از ضرب وسمع [۱۴] اعیا فعل ماضی کا صیغہ از افعال یقال اعییٰ ای اعجزہ والاعیاء عجز یلحق البدن من المشی والعیّ عجز یلحق من تولی الامر والکلام وفی التنزیل افعیینا بالخلق الاول ولم یعیی بخلقھن از سمع [۱۵] صارم از مفاعلہ مصارمۃ مصدر بمعنی قطع تعلق کرنا اور چھوڑنا [۱۶] البیض سفید اور خوبصورت عورتیں اس سے مراد ہے والجمع بیض اور اس کے اصلی معنی سفید تلوار کے ہیں [۱۷] المجاب اسم مفعول کا صیغہ از افعال اجابت مصدر بمعنی جواب دینا اور حاجت پوری کرنا اور مجاب وہ شخص جس سے عورتیں میل جول رکھنے کی خواہش مند ہوں اور مجیب وہ جو عورتوں سے خواہش اور رغبت رکھے مجاب کسی کہ اور اوقت حاجتش بمباشرت قبول کنند ومجیب کسے کہ زناں راوقت حاجت ایشاں بمباشرت قبول کند [۱۸] آمن ایضا مصدر از ضرب بمعنے عاد ورجع [۱۹] المنکوس اسم مفعول کا صیغہ بمعنے اوندھا کیا گیا یعنی لوٹایا گیا قوت سے ضعف کی طرف یقال نکس الشیئ نکسًا ای قلبہ علی رأسہ وجعل اسفلہ اعلاہ ومقدمہ مؤخرہ از نصر وفی التنزیل ثم نکسوا علی رؤسھم ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق [۲۰] دواہی یہ داہیۃ کی جمع ہے بمعنے سخت مصیبت اور بری بات اور برا معاملہ [۲۱] المشیب مصدر از ضرب یقال شاب یشیب شیبا وشیبۃ ومشیبًا جبکہ وہ سفید بالوں والا ہوا اور بوڑھا ہو [۲۲] مسجی اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل بمعنے ڈھانپا گیا۔ اور چھپایا گیا یقال سجا اللیل سجوًا ای اذا سکن وستر بظلمتہ از نصر وفی التنزیل والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ [۲۳] میت بمعنے مردہ والجمع اموات وموتی ومیتون اور میت کی محض جمع میتون آتی ہے فقط۔

ثُمَّ اِنَّہٗ اَعْلَنَ بِالتَّحِیْبِ۔ وَبَکٰی بُکَاءَ الْمُحِبِّ عَلَی الْحَبِیْبِ۔ وَلَمَّا رَقَاَتْ دَمْعَتُہٗ۔ وَانْفَثَاَتْ لَوْعَتُہٗ قَالَ یَا بُجْعَۃَ الرُّوَّادِ۔ وَقُدْوَۃَ الْاَجْوَادِ۔ وَاللّٰہِ مَا نَطَقْتُ بِبُهْتَانٍ۔ وَلَا اَخْبَرْتُکُمْ اِلَّا عَنْ عِیَانٍ وَلَوْکَانَ فِیْ عَصَایَ سَیْرٌ۔ وَنَعِیْمِیْ مُطِیْرٌ۔ لَاسْتَاثَرْتُ بِمَادَعَوْتُکُمْ اِلَیْہِ وَلَمَاوَقَفْتُ مَوْقِفَ الدَّالِّ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ کَیْفَ الطَّیَرَانُ بِلَاجَنَاحٍ۔ وَهَلْ عَلٰی مَنْ لَا یَجِدُ مِنْ جُنَاحٍ (قَالَ الرَّاوِیْ) فَطَفِقَ الْقَوْمُ یَاتَمِرُوْنَ فِیْمَا یَاْمُرُوْنَ۔ وَیَتَخَافَتُوْنَ فِیْمَا یَاْتُوْنَ۔ فَتَوَهَّمَ اَنَّهُمْ یَتَمَالَئُوْنَ عَلٰی صَرْفِہٖ بِحِرْمَانٍ۔ اَوْ مُطَالَبَتِہٖ بِبُرْهَانٍ۔ فَفَرَطَ مِنْہُ اَنْ قَالَ یَا بَلَا مَعَ الْقَاعِ وَیَرًا مَعَ الْبِقَاعِ۔

الترجمۃ والمطالب

پھر وہ چیخ چیخ کر ایسے رونے لگا، جیسے عاشق معشوق کے گم ہونے (یا نہ ملنے) پر روتے ہیں اور جب اس کے آنسو ٹھہر گئے، اور اس کی سوزش بجھ گئی تو وہ کہنے لگا اے سائلوں کی کامیابی اور سخیوں کے پیشوا خدا کی قسم میں نے قطعاً جھوٹ نہیں بولا۔ اور نہ میں نے افتراپردازی کی اور میں نے چشم دید حالات بیان کئے ہیں۔ اور اگر میری لاٹھی میں موٹھ ہوتی اور میرے بادلوں میں تھوڑا سا بھی مینہ ہوتا تو میں اس چیز کو جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں خود ہی برداشت کر لیتا، اور میں تمہاری رہنمائی نہ کرتا، لیکن بغیر بازو (یا پروں) کے اڑنا کس طرح ممکن ہے اور نہ اس شخص پر کہ کچھ بھی نہ رکھتا ہو کوئی گناہ ہے۔ راوی کہتا ہے یہ سن کر لوگوں نے آپس میں مشورہ شروع کر دیا ہے کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے۔ اور چپکے چپکے (آہستہ) باتیں کرنے لگے کہ اس سے کیا معاملہ کرنا چاہیئے اس نے یہ محسوس کیا کہ یہ لوگ یا تو خالی ہاتھ سائل کو محروم کر کے لوٹائیں گے یا کسی دلیل کا مطالبہ کریں گے، پس وہ فوراً بولا اے ہموار زمین (یا چٹیل میدان)، کے ریت اور جنگل کے سنگ ریزو؟۔

تشریح لغات

لہ اعلن اعلان مصدر افعال بمعنی ظاہر کرنا ۲ہ بالنحیب مصدر بمعنی چیخ کر رونا اور جب اس کے آنسو رک جائیں تو کہا جاتا ہے رقأ الدمع او الدم رقأ ورقوءً از فتح ۳ہ الفثات ای انقطعت وسکنت از انفعال یقال انفثأ الحر یعنی جب کہ گرمی کم ہو وفثأ القدر فثأ وفثوءً ای سکن غلیانہا از فتح ۴ہ لوعتہ بمعنی سوزش غم وعشق المرۃ من لاع ای حرقۃ الحزن والھوی والوجد یقال فی قلبہ لوعۃ ویقال لاعۃ الحب لوعاً ای امرضہ از نصر ۵ہ نجعۃ علی وزن فعلۃ ما ینجع من نجع القوم الکلاء او الماء ای ذھبوا الطلبہ فی مواضعہ بمعنی کامیابی ومقصد ۶ہ الرواد یہ رائد کی جمع ہے وھو الرسول الذی یرسلہ القوم لینظر لھم مکانا ینزلون فیہ وایضا الرائد الجاسوس اور اس کی جمع رادۃ اور رائدون بھی آتی ہے ۷ہ قدوۃ یہ فعلۃ کے وزن پر ہے بمعنی ما یقتدیٰ بہ ۸ہ الاجواد یہ جواد کی جمع ہے بمعنی کثیر الجود ۹ہ عیان مصدر از باب مفاعلہ بمعنی دیکھنا ومشاہدہ کرنا ۱۰ہ ولو کان فی عصای سیر یہ مثل اس شخص کے حق میں ہے جو منفعت سے خالی ہو نہ تو وہ چل پھر سکتا ہو۔ اور نہ اس میں کوئی قوت طاقت ہو یا انسان کسی چیز کا ارادہ کرے اور وہ اس کو کرنے پر قادر نہ ہو سیر الشراک قدۃ من جلد مستطیلۃ یعنی جلد کا لمبا ٹکڑا جو چھڑی کے سر کی طرف سوراخ کر کے باندھتے ہیں اور وہ ہاتھ پر بطور حلقہ کے رہتا ہے اور اس سے لکڑی کی گرفت اچھی ہوتی ہے والجمع سیور واسیار ۱۱ہ سطیر یہ مطر کی تصغیر ہے للتحقیر بمعنی بارش اور اس سے مراد مال ہے ۱۲ہ الدال اسم فاعل کا صیغہ دلالت پر بمعنی تبلانے والا لان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الدال علی الخیر کفاعلہ ترغیب علی دلالۃ الخیر فلا شک ان اجر الفاعل اکثر من اجر الدال ۱۳ہ الطیران مصدر بمعنی اڑنا از ضرب اعلم ان الطیران کا نہ جنس ولہ اشکال وانواع فاذا فترك الطائر جناحیہ ورجلاہ بالارض لیطیر قیل دف فاذا طار قریبًا علی وجہ الارض قیل اسف فاذا کان مقصوصا وطار کانہ یرد جناحیہ الی ما خلفہ قیل جذف فاذا حرك جناحیہ فی طیرانہ قریبًا من الارض وحام حول الشیٔ یرید ان یقع علیہ قیل رفرف فاذا طار فی کبد السماء قیل حلق فاذا حلق ولہ مستدار قیل دوم فاذا ابسط جناحیہ فی الھواء وسکنھا فلم یحرکھا کما تمیل کما تفعل الحداء والرخم قیل صف فاذا اتراٸ بنفسہ فی الطیران قیل زف زفیفا فاذا انحدر من بلد البرد الی بلد الحر قیل قطع قطوعا وقطاعا ویقال کان ذلك عند قطاع الطیر ۱۴ہ جناح بالفتح بمعنی پرندہ کا بازو والجمع اجنحۃ واجنح وفی التنزیل ولا طائر یطیر بجناحیہ اولی اجنحۃ الخ والجناح بالضم بمعنی گناہ اور یہ گناہ کا معرب ہے والجناح الاثم المائل بالانسان عن الحق لا جناح علیك واصلہ المیل وفی التنزیل فان جنحوا

للسلم فاجنح لها ۱۵؎ فطفق از ضرب و سمع یقال طفق طفقا وطفوقا یفعل کذا جبکہ وہ شروع کرے وطفق بمراد جبکہ وہ کامیاب ہو ۱۶؎ یاتمرون ائتمار مصدر از افتعال بمعنے مشورہ کرنا اور یہ امر سے مشتق ہے ۱۷؎ تخافتون تخافت مصدر از تفاعل بمعنے آہستہ سے بات کہنا ۱۸؎ یتمالأون ای یجتمعون و یتفقون یقال تمالأ القوم علی امرای اجتمعوا واتفقوا و تعاونوا علیہ ویقال ملأہ علی الامرای ساعدہ و شایعہ از فتح ۱۹؎ یلامع یہ یلمع کی جمع ہے بمعنے ریت (واصلہ السراب) وہو مایتوہمہ الرائی ماءً و لیس بشئی ۲۰؎ القاع بمعنے ہموار زمین والجمع قیعان ۲۱؎ یرامع یہ یرمع کی جمع ہے بمعنے سفید کنکریاں ۲۲؎ البقاع یہ بقعۃ کی جمع ہے وہی قطعۃ من الارض یعنی زمین کا ٹکڑا وھذان مثلان یضربان لمن کان باطنہ مخالفا لظاہرہ یعنی انتم کالسراب یظنکم من یراکم کرما فاذا اتاکم وسألکم یعلم انکم بخلاء۔

مَاهٰذَا الْاِرْتِيَاءُ۔ الَّذِي يَابَاهُ الْحَيَاءُ۔ حَتّٰى كَاَنَّكُمْ كُلِّفْتُمْ مَشَقَّةً لَا شُقَّةً۔ اَوِاسْتُوْهِبْتُمْ بَلْدَةً لَا بُرْدَةً۔ اَوْهُزِزْتُمْ بِكِسْوَةِ الْبَيْتِ۔ لَا لِتَكْفِيْنِ الْمَيِّتِ۔ اُفٍّ لِمَنْ لَا تَنْدٰى مِغْفَاتُهُ۔ وَلَا تَرْشَحُ حَصَاتُهُ۔ فَلَمَّا بَصُرَتِ الْجَمَاعَةُ بِذَلَاقَتِهٖ۔ وَمَرَارَةِ مَذَاقَتِهٖ۔ رَفَاهُ كُلٌّ مِّنْهُمْ بِنَيْلِهٖ۔ وَاحْتَمَلَ طَلَّهٗ خَوْفَ سَيْلِهٖ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ وَكَانَ هٰذَا السَّائِلُ وَاقِفًا خَلْفِيْ۔ وَمُحْتَجِبًا بِظَهْرِيْ عَنْ طَرْفِيْ. فَلَمَّا اَرْضَاهُ الْقَوْمُ بِسَيْبِهِمْ۔ وَحَقَّ عَلَيَّ التَّاَسِّيْ بِهِمْ۔ خَلَعْتُ خَاتَمِيْ مِنْ خِنْصَرِيْ وَلَفَتُّ اِلَيْهِ بَصَرِيْ.

الترجمۃ والمطالب

یہ سوچ بچار کیسا ہے جس سے شرم بھی منہ چھپاتی ہے (انکار کرتی ہے) اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں مشقت اور تکلیف میں ڈالا گیا ہے نہ کہ کپڑے کا پھٹا ٹکڑا مانگا گیا ہے، اور گویا تم سے کوئی شہر طلب کیا گیا ہے نہ کہ چادر یا تمہیں خانہ کعبہ کے غلاف کی طرف توجہ دلائی گئی ہے نہ کہ مردہ کے کفن پہنانے کے لئے اور وہ انسان بہت ہی بد قسمت ہے جس کا چکنا پتھر نہ ٹپکے اور جس کی کنکریوں سے ایک قطرہ بھی نہ چو سکے جب جماعت نے اس کی تیزی زبان (فصاحت) اور ترشروئی دیکھی تو ہر ایک نے کچھ نہ کچھ اس کو دے کر اس کی اصلاح کی (یا آرام دیا) اور اس کی شبنم یعنی عتاب خفیف کو سیلاب (انتہائی غصہ) کے خوف سے یا شبنم (تھوڑی پر قناعت) کو سیلاب (کہیں زیادہ نہ دینا پڑے) کے خوف سے برداشت کیا۔ حارث بن ہمام کہتا ہے یہ فقیر میرے پیچھے اور میری آنکھوں سے اوجھل (اور پیٹھ کی آڑ میں کھڑا تھا جب قوم نے اس کو اپنی عطا یعنی مال سے اس کو راضی کیا اور مجھ پر بھی ان کی پیروی واجب ہوئی تو میں نے اپنی چھنگلیا سے انگوٹھی اتاری، اور میں نے اس کی طرف نگاہ پھیر کر دیکھا۔

تشریح لغات

۱؎ الارتیاء مصدر از افتعال بمعنی سوچنا و تدبیر کرنا اور یہ رائے سے ماخوذ ہے ۲؎ یاباہ یہ ابی یابی سے بمعنے انکار کرنا ای یاباہ حیائی۔ یاحیاؤکم ۳؎ شقۃ بمعنے مالیشق کسی چیز کا ٹکڑا اب کثرت استعمال میں وہ کپڑا جو طول میں پھاڑا جائے پھٹا ہوا کپڑا اور پھٹا ہوا آدھا ٹکڑا والجمع شقق وشقاق ۴؎ ہززتم ای حرکتم از نصر بمعنی حرکت کرنا برانگیختہ کرنا و کسی چیز کی طرف راغب ہونا و گدگدانا یقال ہززت الرجل للعطاء ای حرضتہ علی العطاء والہز التحریک الشدید ۵؎ کسوۃ والجمع

کسی وکسی بمعنے لباس ولباس پہنانا ۵ــہ البیت ای الکعبۃ والجمع بیوت وابیات وجمع الجمع بیوتات وابابیت ۷ــہ اف کلمۃ یقال لکل مستقذر من سخ وقلامۃ ظفر وشبہھہ وایضا ھو اسم فعل یستعمل بمعنی اتضجر یقال اف فلان ای قال اف من کرب او ضجر والمصدر اف وبمعناہ التانف والتافیف ویقال الافاف لکثیر التافیف ۸ــہ تندی ای لا تظھر الرطوبۃ از سمع یقال ندی الشئی یندی ندی ونداوۃ وندوۃ جب کہ تر ہو وندی الارض جب کہ تری پہونچے ۹ــہ صفاۃ وہی الحجر الصلد الفخم یقال فلان لا تندی صفاتہ ای انہ بخیل وقد نفد ان الصخر والحصاۃ یکنی بھما عن ید البخیل ۱۰ــہ لا ترشح رشح مصدر از فتح بمعنے ٹپکنا ۱۱ــہ حصاۃ بمعنے کنکری والجمع حصات حُصِیٌّ وحَصِیٌّ ۱۲ــہ بذلاقۃ مصدر بمعنے تیزی زبان یقال ذلق لسانہ ذلقا وذلق ذلاقۃ ای کان محتدا از سمع وکرم ۱۳ــہ مرارۃ مصدر بمعنے کڑوا ہونا وہی کون الشئی مرا ضد الحلو ۱۴ــہ مذاقتہ ای ذائقتہ کنایۃ عن غلظۃ کلامہ ورمزہ ، یقال مذاقہ طیب وھو مر المذاق۔ ۱۵ــہ رفاہ ای اصلحہ یقال رفاء الثوب رفاءً از فتح جبکہ وہ کپڑے کو سیئے اور رفو کرے۔ از فتح ویقال رفا الثوب رفوًا ای اصلحہ وخاطہ از نصر ۱۶ــہ بنیلہ مصدر بمعنی عطا از ضرب وسمع یقال نال المطلوب جبکہ وہ پائے اور حاصل کرے ۱۷ــہ طل ھو المطر الصغیر القطرات یعنی تحملوا کلامہ القبیح خوفا من ان یوذیھم ۱۸ــہ سیلہ مصدر از ضرب بمعنے سیلاب اس سے یہاں سخت غصہ مراد واعلم ان السیل اسم جامع ولہ مراتب واسماء فان السیل اذا اتی فھو اتی فاذا جاء یملاء الوادی فھو راعب بالراء فاذا جاء یتدافع فھو زاغب بالزاء فاذا جاء من مکان لا یعلم بہ قیل جارنا السیل وراءٌ فاذا جاء بالقمش الکثیر فھو مزلعبٌ ومحلعبٌ فاذا رمی بالزبد والقذر قیل غثا یغثو فاذا رمی بالجفاء قیل جفا یجفو فاذا کان کثیر الماء ذاھبا بکل شئی فھو حجافٌ وجرافٌ ۱۹ــہ محتجبا احتجاب مصدر از افتعال بمعنی چھپانا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۲۰ــہ بسیبہ مصدر بمعنی عطا و بارش ومال ودم کے بال وکشتی کا چپو والجمع سیوب از ضرب ۲۱ــہ التاسی مصدر از تفعل بمعنی اقتداء پیروی کرنا یقال تأسی بہ جب کہ وہ اقتداء اور پیروی کرے ۲۲ــہ غلجت از ضرب ای نزعت وجذبت واخرجت ۲۳ــہ خاتم بفتح التاء وکسرہا بمعنے انگوٹھی ومہر وانجام وگدی کا گڑھا وٹانگوں کی تھوڑی سی سفیدی والجمع خواتم وختم ۲۴ــہ خنصر بکسر الخاء المعجمۃ وکسر الصاد وفتحہا بمعنے چھنگلیا والجمع خناصر ۲۵ــہ لفت یقال لفتہ عن کذا ای صرفہ یعنی اس کو اس نے پھیر دیا از ضرب۔ +

فَاِذَا هُوَ شَیْخُنَا السَّرُوْجِیُّ بِلَا فِرْیَةٍ . وَلَا مِرْیَةٍ . فَاَیْقَنْتُ اَنَّهَا اُکْذُوْبَةٌ تَکَذَّبَهَا وَاُحْبُوْلَةٌ نَصَبَهَا . اِلَّا اَنَّنِیْ طَوَیْتُهٗ عَلٰی غَرِّهٖ . وَصُنْتُ شُعَاعَهٗ عَنْ فَرِّهٖ . فَحَصَّنْتُهٗ بِالْخَاتَمِ . وَقُلْتُ اَرْصُدُهٗ لِنَفَقَةِ الْمَاٰتِمِ . فَقَالَ وَاهًا لَكَ فَمَا اَصْرَمَ شُعْلَتَكَ وَاَکْرَمَ فَعْلَتَكَ . ثُمَّ انْطَلَقَ یَسْعٰی قُدُمًا . وَیُهَرْوِلُ هَرْوَلَتَهٗ قِدْمًا . فَنَزَعْتُ اِلٰی عِرْفَانِ مَیْتِهٖ . وَامْتِحَانِ دَعْوٰی حَمِیَّتِهٖ . فَقَرَعْتُ ظُنْبُوْبِیْ . وَاَلْهَبْتُ اُلْهُوْبِیْ حَتّٰی اَدْرَکْتُهٗ عَلٰی غَلْوَةٍ . وَاجْتَلَیْتُهٗ فِیْ خَلْوَةٍ . فَاَخَذْتُ بِمَجْمَعِ اَرْدَانِهٖ وَعَقَبْتُهٗ عَنْ سَنَنِ مَیْدَانِهٖ .

33/2 الترجمة والمطالب

تو اچانک ہمارے استاد ابوزید سروجی موجود تھے (اس میں کوئی شک و شبہ نہیں) پھر تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ جھوٹا قصہ خود اس نے تراشا ہے (یعنی جھوٹ بیان کیا ہے) اور اس نے ایک جال بچھایا ہے لیکن میں نے اس بات کی طے سلوٹ (شکن) پر ہی کردی اور میں نے اس کے عیب کو بالکل ظاہر نہ کیا (یعنی میں نے کسی کو نہ بتلایا یہ ابوزید ہے) اور اس کی طرف میں نے انگوٹھی پھینک دی، اور اس سے یہ کہا کہ اس کو مصیبت (یا ماتم) میں خرچ کرنے کے لئے حفاظت سے رکھو پس اس نے جواب دیا شاباش تیرا شعلہ بہت ہی بھڑکا اور یہ تیرا فعل بہت ہی کریم (مکرم) ہے پھر وہ آگے کی طرف دوڑتا ہوا چل دیا، اور حسب عادت قدیم وہ بھاگنے لگا (تیز چلنے لگا)، لیکن مجھے اس کے مردہ کو پہچاننے کا شوق پیدا ہوا اور اس کی حفاظت کے دعوے کے امتحان نے مجھے مجبور کیا، چنانچہ میں نے اپنی پنڈلیوں کو خوب کوٹا اور میں جتنا دوڑ سکتا تھا، دوڑا بالآخر میں نے اس کو ایک تیر کے فاصلہ پر تنہائی میں جا پکڑا اور اس کے کپڑوں کے کونے پکڑ کر میں نے اس کو راستہ چلنے سے روک دیا۔

تشریح لغات

لہ فریۃ ای بلا افتراء واختلاق وکذب یعنی جھوٹ ملانا والفری قطع الجلد للخرز والاصلاح والافراء للافساد والافتراء فیھما وفی الافساد اکثر وکذلک استعمل فی القرآن فی الکذب والشرک والظلم قال تعالیٰ ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما عظیما ۲لہ مریۃ ای بلا تردد (شک) قال تعالیٰ فلا تک فی مریۃ مما یعبد ھٰؤلاء ۳لہ طویتہ ای لففتہ علی طیہ الاول وترکتہ کما کان (اس کو اسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ وہ تھا) یقال طوی الثوب یعنی پیچیدم جامہ را بر شکن اولین او یعنی طریقہ او راز مکر وحیلہ پوشانیدم ای المراد انہ لم یظہر حالہ ولم یقل انہ ابوزید ۴لہ صنت صیانۃ مصدر بمعنے حفاظت کرنا از نصر ۵لہ شغاہ بمعنے (عیب) وھو اختلاف الاسنان وھو عیبٌ یقال شغا السن شغواً ای زادت طولہا علی سواھا یعنی دانتوں کی ناہمواری وشغی شغا از نصر وسمع ۶لہ فرہ مصدر بمعنے تفتیش کرنا وآزمانا ای کشفہ واظہار علیہ یقال فر الدابۃ اس کے دانت کھولے تاکہ اس کی عمر کا پتہ چل جائے وفرّ عن الامر جبکہ وہ اس کی تفتیش کرے از نصر ۷لہ محصبتہ ای رمیتہ (حصبۃ) مصدر بمعنی پھینکنا وبمعنے سنگریزے یا پتھر مارنا یقال حصبہٗ حصباً ای رماہ بالحصباء از ضرب ونصر ۸لہ ارصد از افعال ارصاد مصدر بمعنی حفاظت کرنا ومہیا کرنا یقال ارصد لہ شیئا جبکہ وہ تیار کرے، اور مہیا کرے وارصد لہ خیرا وشرا جبکہ وہ بدلہ دے وارصد الحساب جبکہ پیش کرے ظاہر کرے شمار کرے ۹لہ الماتم لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ اور عام طور سے اس کا استعمال اس مجمع کے لئے ہوتا ہے، جو اظہار غم کے لئے ہو والجمع ماتم وھو من اتم اتما ای جمع بین الشیئین ویقال اتم بالمکان ای اقام بہ وابطاء ۱۰لہ فما اضرم ای التہاب نارک وھو کنایۃ عن التعجب من شدۃ ذکائہ یقال ضرمت النار ضرما ای اشتعلت واضرمہا ای اوقدھا واشعلہا از سمع۔ ۱۱لہ شعلتک لہبتہ النار یقال شعل النار شعلاً ای الہبہا از فتح ۱۲لہ قدما بضم الدال وسکونہا ای یمشی تلقاء وجہہ لم یعرج ولم ینثن یعنے سیدھے جانا اور ادھر ادھر وہ نہ مڑے اور اس کے معنے دلیر کے بھی آتے ہیں اور آگے گذرنے والے کے بھی آتے ہیں اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کی صفت میں واقع ہوتا ہے ۱۳لہ یہرول از بعثر ہرولۃ مصدر بمعنے تیز چلنا ۱۴لہ قدما بالکسر بمعنے حسب عادت قدیم ۱۵لہ فزعت ای ملت یقال نزع الی الشئ نزاعۃ ونزاعاً ای اشتہاہ ونزع الی اھلہ ای اشتاق از ضرب ۱۶لہ فنزعت از فتح قرع مصدر بمعنے کوٹنا ۱۷لہ ظنبوبی بمعنی پنڈلی بالظاء المعجمۃ مقدم عظم الساق یقال قرع لہذا الامر ظنبوبہ ای اذا اسرع وجد فیہ ۱۸لہ الہبت از افعال الہاب مصدر بمعنی تیز دوڑنا یا چنگاریاں نکلنا یقال الہب الفرس

إذا اجتهد في عدوه حتى يثير الغبار او يخرج من حوافره نار- والالهوب العدو الشديد وشدة الجري۔
۱۹ غلوة مسافت تیر کی مقدار یعنی زیادہ سے زیادہ جہاں پر تیر گرے۔ والجمع غلواتٌ وغلاءٌ گویند کہ مسافت آن تیر بمقدار سہ صد گز یا چہار صد گز باشد وگویند بقدر یک تیر پرتاب وگویند آن پارہ ایست از بست و پنج پارہ ہائے فرسنگ ۲۰ اجتلیتہ اجتلاء مصدر از افتعال بمعنے دیکھنا و پہچاننا ۲۱ خلوة تنہائی کی جگہ والجمع خلوات ۲۲ بجع اردانہ یہ رُدن کی جمع ہے بمعنے اصل الکم او طرفہ الواسع والمراد ھھنا بجمیع اطراف ثوبہ اور جمع یہ فعل کے وزن پر ہے بمعنے مجموع ۲۳ عقتہ از نصر عوق مصدر بمعنی روکنا یقال عاقہ عنہ عوقاً ای صَرَفَہ وثبطہ واخرہ عنہ ۲۴ سنن بالفتح بمعنے راستہ وطریقہ یقال استقام فلان علی سنن واحد یعنی فلان شخص ایک ہی طریقہ پر قائم رہا۔ والسنن والسنن من الطریق بکسر السین وضمہا وضم النون بمعنے کشادہ راستہ وبڑا راستہ ۲۵ میدانہ موضع جریہ وطلقہ والجمع میادین۔

وَقُلْتُ لَهُ وَاللهِ مَالَكَ مِنِّي مَلْجَأٌ[۱] وَلَا مَنْجًا[۲]. اَوْ تُرِيَنِّي[۳] مَيِّتَكَ الْمُسَجّٰى[۴]. فَكَشَفَ عَنْ سَرَاوِيلِهِ[۵] وَاَشَارَ اِلٰى غُرْمُوْلِهِ[۶]. فَقُلْتُ لَهُ قَاتَلَكَ[۷] اللهُ فَمَا اَلْعَبَكَ[۸] بِالنُّهٰى[۹]. وَاَحْيَلَكَ عَلَى اللُّهٰى[۱۰] ثُمَّ عُدْتُ اِلٰى اَصْحَابِي عَوْدَ الرَّائِدِ[۱۱] الَّذِي لَا يَكْذِبُ اَهْلَهُ. وَلَا يُبَرْقِشُ[۱۲] قَوْلَهُ. فَاَخْبَرْتُهُمْ بِالَّذِي رَاَيْتُ. وَمَا وَرَّيْتُ[۱۳] وَلَا رَائَيْتُ[۱۴]. فَقَهْقَهُوْا مِنْ كَيْتَ وَكَيْتَ[۱۵]. وَلَعَنُوْا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔

الترجمة والمطالب

اور میں اس سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مجھ سے کوئی پناہ اور چھٹکارا نہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ تو اپنے مردہ ڈھکے ہوئے کو دکھلادے یہ سنتے ہی اس نے اپنا پاجامہ (یا شلوار) کھول دیا اور اس نے اپنے غرمول (ذکر) کی طرف اشارہ کیا تو میں نے اس سے کہا کہ خدا تجھ کو غارت کرے کہ تو کس قدر عقلمندی سے شعبدہ بازی کرتا ہے اور بخشش حاصل کرنے کے لئے کس قدر حیلے کرتا ہے اس کے بعد میں اپنے دوستوں کے پاس لوٹ آیا اور اس شخص کی طرح جو سبزہ زار اور پانی کی تلاش سے واپس آکر اپنے آدمیوں کو صحیح صحیح بات بتلائے اور اس میں کمی زیادتی نہ کرے، پس میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ سب بتادیا نہ میں نے اس میں توریہ کیا اور نہ میں نے ریا سے کام لیا وہ میرا بیان سن کر سب کے سب زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اور اس مردہ پر لعنت وملامت کرنے لگے۔

تشریح لغات

۱ ملجأ ای ملاذ (جائے پناہ) وقلعہ وپناہ لینا والجمع ملاجیٔ ۲ منجأ نجات کی جگہ وبلند زمین والجمع مناج ۳ اوتریني او بمعنے الیٰ آن ۴ المسجیٰ اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل بمعنے ڈھانپا گیا۔ اور چھپایا گیا۔ یقال سجی المیت تسجیة ای مد علیہ ثوباً ویقال سجا اللیل سجواً ای سکن ودام از نصر ۵ سراویلہ یہ سروال کی جمع ہے بمعنے پائجامہ ازار اور یہ کلمہ فارسی ہے اور مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے ۶ غرمولہ بمعنے ذکر (عضو تناسل) وقد وضع لانواعہ اسماء فالذکر عام والایر للرجل کما ان التراب للصبی والمقلم للبعیر والجردان للفرس والغرمول للحمار والقضیب للتیس والعقدہ للکلب والشرک للثعلب والمتک للذباب ھذا تنویع الذکور واما الفروج فالکعثب للمرأة والحیا لکل ذات خف وذات ظلف حافر والثفر لکل ذات مخلب والاستاہ لہا تقسیم کذلک فالاست للانسان و

والمبعر لذی الخف وذی الظلف والمراث لذی الحافر والجاعرة للسبع والزلکی للطائر (فقہ اللغۃ)، ۴ قاتلک اللہ
ای قتلک اللہ وقد یکون المفاعلۃ عن الواحد نحو ناولت و سافرت ۵ بالنہی یہ نہیۃ کی جمع ہے بمعنی عقول وھی العقل
الناھی عن القبائح وفی التنزیل ان فی ذالک لآیات لاولی النہی ۶ واحیلک ای ما اکثر حیلتہ ۷ اللھی یہ لہوۃ کی جمع ہے بمعنے
بخشش وعطیہ یا افضل عطیہ ۸ الرائد اسم فاعل کا صیغہ وہ شخص جو پانی اور گھاس کی تلاش میں نکلے جب وہ واپس ہو کر آئے تو قوم
اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی معلومات کو نہیں جھٹلاتی اور یہ مثل ہے الرائد لایکذب قومہ یا لایکذب الرائد اہلہ ۹ لا یبرقش از بعثر
برقشۃ مصدر بمعنے مزین کرنا یقال برقشہ برقشۃ فتبرقش ای زینتہ بالوان مختلفۃ وبرقش فی الکلام ای خلط ۱۰ ورّیتُ از تفعیل توریۃ
مصدر بمعنے حقیقت کو چھپا کر اس کے سوا ظاہر کرنا یقال وری الخبر توریۃ ای سترہ واظھر غیرہ ۱۱ لا رأیت
ای لم استعمل الریاء از مفاعلہ یقال رایتہ مراءاۃ ورِیاءً جبکہ وہ خلاف حقیقت دکھائے ورائیتہ مراءاۃ جبکہ وہ باہم مشورہ کرے ۱۲
نقھقھوا ھناک کلمات تستعمل حکایۃ لاصوات الناس فی اقوالھم فالقھقھۃ حکایۃ قول الضاحک قہ قہ
والصھصھۃ حکایۃ قول الرجل للقوم صہ صہ وھی کلمۃ زجر للسکوت والدعدعۃ حکایۃ قول الرجل للعاثر
دع دع ای انتعش والبخبخۃ حکایۃ قول المستجید بخ بخ والتاخیخ حکایۃ قول المستطیب اخ اخ الزھزھۃ حکایۃ
قول المرتقی زہ زہ. النحنحۃ والتنحنح حکایۃ قول المستاذن نح نح عند الاستیذان التمطق حکایۃ صوت
المتذوق اذا صوت باللسان والغار الاعلی الجھجھۃ حکایۃ زجر السبع والابل والھرھرۃ حکایۃ زجر الغنم و
البسبسۃ حکایۃ زجر الھرۃ والولولۃ حکایۃ قول المرأۃ واویلاہ ۱۳ کیت وکیت اور یہ کبھی کیت وکیت مکسورًا
بھی کہتے ہیں، اور اس سے بات کا کنایہ کیا جاتا ہے یقال فلان کیت وکیت یعنی فلاں نے ایسا ایسا کہا اور کیت کیت بغیر
واو کے بھی استعمال کرتے ہیں اور ان کا استعمال مکرر ہی ہوتا ہے۔

المَقَامَةُ الحَادِيَةُ وَالعِشْرُوْنَ الرَّازِيَّةُ

حَكَى الحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ مُلِيْتُ مُذْ اَحْكَمْتُ تَدْبِيْرِيْ. وَعَرَفْتُ قَبِيْلِيْ مِنْ دَبِيْرِيْ. بِاَنْ
اُصْغِيَ اِلَى العِظَاتِ. وَاُلْغِيَ الكَلِمَ المُحْفِظَاتِ. لِاَتَحَلّٰى بِمَحَاسِنِ الاَخْلَاقِ. وَاَتَخَلّٰى مِمَّا
يَسِمُ بِالْاِخْلَاقِ. وَمَا زِلْتُ اٰخُذُ نَفْسِيْ بِهٰذَا الْاَدَبِ. وَاُخْمِدُ بِهٖ جَمْرَةَ الْغَضَبِ. حَتّٰى
صَارَ التَّطَبُّعُ فِيْهِ طِبَاعًا. وَالتَّكَلُّفُ لَهٗ هَوًى مُطَاعًا. فَلَمَّا حَلَلْتُ بِالرَّيِّ. وَقَدْ حَلَلْتُ حُبَى الْغَيِّ
وَعَرَفْتُ الْحَيَّ مِنَ اللَّيِّ. رَاَيْتُ بِهَا ذَاتَ بُكْرَةٍ. زُمْرَةً فِيْ اِثْرِ زُمْرَةٍ. وَهُمْ مُنْتَشِرُوْنَ انْتِشَارَ
الْجَرَادِ. وَمُسْتَنُّوْنَ اسْتِنَانَ الْجِيَادِ.

الترجمة والمطالب

(یہ اکیسویں مجلس جو رازیہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا جب سے کہ میری تدبیر مضبوط ہوئی اور پس و پیش (آگے پیچھے) پر نظر ڈالنے
کے قابل ہوا تو میں مصیبت میں گرفتار ہو گیا، اور میں پند و نصائح پر کان دھرنے اور غصہ ڈالنے والی باتوں کے چھوڑنے میں مشغول ہوا تاکہ

میں بھلی عادتوں سے آراستہ اور بری عادتوں سے میں پاک و صاف ہو جاؤں اور میں ہمیشہ اپنے نفس کو اس پسندیدہ طریقہ کا عادی بناتا اور اس کے ذریعہ سے غصہ کی آگ بجھاتا رہتا تھا یہاں تک کہ عادت ڈالنا بمنزلہ پیدائشی عادت کے ہو گیا اور یہ تکلیف برداشت کرنا اچھی عادت بن گیا، چنانچہ جب میں شہر رَی میں قیام کے لئے اترا اور میری گمراہی کے عقدے کھل گئے اور میں حق اور باطل میں تمیز کرنے لگا ایک دن صبح کے وقت میں نے لوگوں کو آگے پیچھے ٹڈیوں کی طرح منتشر دیکھا، اور وہ لوگ گھوڑوں کی طرح کودتے پھاندتے تھے۔

تشریح لغات

۱ عنیت از ضرب عنایت وعنی مصدر بمعنی رنج وتکلیف میں ہونا یقال عنی الامر فلاناً جبکہ مشغول کرے اور فکرمند کرے وعنی بہ عنی جبکہ فکرمند اور مشغول ہو، اور مشقت لاحق ہو ۲ قبیلی خدا کی طاعت اور دبیر خدا کی نافرمانی یقال مایعرف قبیلاً من دبیر یعنی وہ آنے جانے والے کو نہیں پہچانتا ومنہ یقال رایتہ قبیلاً یعنی میں نے اس کو سامنے سے ظاہر طور پر دیکھا اور قبیلی سے مراد منافع ہے اور دبیری سے مضار اور قبیلی یہ قبل سے بھی مشتق ہو سکتا ہے بمعنے آگے کا حصہ اور دبیری دبر سے بمعنے پیچھے کا حصہ ۳ اصغی از افعال ای امیل صغو مصدر از نصر بمعنے کان لگانا وفی التنزیل ولتصغی الیہ افئدۃ الذین لایؤمنون ۴ العظات یہ عظۃ کی جمع ہے بمعنے وعظ ونصیحت ۵ المحفظات یہ محفظۃ کی جمع ہے از افعال یقال احفظ جبکہ وہ غصہ دلائے ۶ لاتحلی تحلی مصدر از تفعل بمعنے مزین ہونا ۷ اتخلی تخلی مصدر از تفعل بمعنے خالی ہونا ۸ یسم از ضرب وسم مصدر بمعنی داغ لگانا ۹ بالاخلاق بالفتح خلق کی جمع بمعنے عادت وبالکسر بمعنے کہنہ کرنا اور یہ اخلق الثوب سے مشتق ہے جبکہ کپڑا پرانا اور خراب ہو جائے اور یہاں اس سے مراد عیب ہے ۱۰ اخمد اخماد مصدر از افعال بمعنی لپٹ کر بجھانا ۱۱ جمرۃ بمعنے آگ کا شعلہ (یعنی انگارا) اور یہ الجمر کا واحد ہے ۱۲ التطبع مصدر از تفعل بمعنے بتکلف عادت پکڑنا ای اظہار الشیٔ من الطبع ولیس فی طبعہ ۱۳ طباعا یہ طبع کی جمع ہے بمعنی پیدائشی عادت ونمونہ ومثال ۱۴ بالری ...... با معنے میں فی کے ہے اور رے یہ شہر ہے خراسان کے راستہ پر ۱۵ حبی یہ حبوۃ کی جمع ہے وھی مایحتبی بہ ای مایشتمل بہ من ثوب اوعمامۃ والمراد انی ترکت ماکنت علیہ من الضلال ۱۶ الحی ای الحق اور لی بمعنی باطل وقیل الحی الکلام الظاہر واللی الکلام الخفی یقال لوی لسانہ بکذا کنایۃ عن الکذب ولیقال فلان لایعرف الحی من اللی ای انہ احق والحی ایضا نقیض المیت والنسبۃ الیہ حیوی والارض الحیۃ ھی الارض الخصبۃ ۱۷ بکرۃ بمعنے صبح یقال اتیتہ بکرۃ یعنی اس کے پاس صبح کے وقت آیا ۱۸ زمرۃ بمعنے گروہ وجماعت وفوج والجمع زمر وفی التنزیل وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا ۱۹ الجراد بمعنے ٹڈی اور اس کا واحد جرادۃ ہے ۲۰ مستنون استنان مصدر از استفعال آگے اور پیچھے خوشی سے گھوڑے کا دوڑنا وقیل ہوان یرفع الفرس یدیہ ویطرحہما معا والمراد بہ الجری الشدید والمر السریع ۲۱ الجیاد بمعنے تیز رفتار عمدہ گھوڑے اور یہ جواد کی جمع ہے اور اس کی جمع اجیاد اور اجاوید بھی آتی ہے۔

وَمُتَوَاصِفُوْنَ وَاعِظًا يَقْصِدُوْنَهٗ. وَيُجِلُّوْنَ ابْنَ سَمْعُوْنَ دُوْنَهٗ. فَلَمْ يَتَكَاءَدْنِيْ لِاسْتِمَاعِ الْمَوَاعِظِ وَاخْتِبَارِ الْوَاعِظِ. اَنْ اُقَاسِيَ اللَّاعِظَ. وَاحْتَمِلَ الضَّاغِظَ. فَاَصْحَبْتُ اَصْحَابَ الْمُطَاوَعَةِ وَانْخَرَطْتُ فِيْ سِلْكِ الْجَمَاعَةِ. حَتّٰى اَفْضَيْنَا اِلٰى نَادٍ جَمَعَ الْاَمِيْرَ وَالْمَامُوْرَ. وَحَشَدَ النَّبِيْهَ وَالْمَغْمُوْرَ. وَفِيْ وَسْطِ هَالَتِهٖ. وَوَسْطِ اَهِلَّتِهٖ. شَيْخٌ قَدْ تَقَوَّسَ وَاقْعَنْسَسَ وَتَقَلْنَسَ وَتَطَلَّسَ. وَهُوَ يَصْدَعُ بِوَعْظٍ يَشْفِي الصُّدُوْرَ. وَيُلِيْنُ الصُّخُوْرَ. فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

وَقَدِ افْتَتَنَتْ بِهِ الْعُقُوْلُ۔

ای وما لیہ ۱۲ فریفتہ شد و بود باد ۱۲ ای الواعظ او القول ۱۲

الترجمۃ والمطالب ایک واعظ کا قصد کر رہے تھے۔ اور آپس میں اس کا وصف بیان کر رہے تھے۔ اور ابن سمعون واعظ کو بھی اس سے بہت ہی کم مرتبہ پر رکھ رہے تھے اور مجھے وعظ سُننے اور واعظ کی آزمائش میں مجمع کی چیخ و پکار اور مزاحمت سے کوئی دشواری پیش نہیں آئی اور میں نہایت متانت سے ان کے ساتھ ہو گیا، اور جماعت کے رشتہ (لڑی) میں منسلک ہو گیا، یہاں تک کہ ہم ایک مجلس میں جس میں ہر قسم کے لوگ حاکم اور محکوم (سردار اور رعایا) مشہور اور گمنام (رذیل)، اکٹھے تھے جا پہونچے اور دائرہ مجلس کے وعظ اور محفل کے چاندوں کے درمیان ایک شیخ (بزرگ)، کمان جیسی ان کی کمر تھی اور سینہ اس کا نکل آیا تھا۔ اور وہ ٹوپی پہنے ہوئے اور طیلسان چادر اوڑھے ہوئے تشریف رکھتے تھے جن کا وعظ سینوں کو شفا دیتا تھا، اور پتھر جیسے دلوں کو نرم کر رہا تھا۔ میں نے یہ کہتے ہوئے سُنا اس حالت میں اس کے قول یا وعظ کی وجہ سے عقلیں فتنہ میں پڑ گئیں تھیں (یعنی مسخر ہو چکی تھیں۔

تشریح لغات لہ متواصفون تواصف مصدر از تفاعل ایک کا دوسرے سے وصف بیان کرنا یقال تواصف القوم الشیٔ جبکہ ایک کا دوسرے سے بیان کرے ۲ہ ابن سمعون ہو ابو الحسن محمد بن احمد بن اسماعیل بن عیسیٰ ابن اسماعیل المعروف بابن سمعون وکان وحید دھرہ وفرید عصرہ فی الاخبار وولیا من الاولیاء والاخیار اور ان کا انتقال ۳۸۷ھ میں ہوا اس کے بعد ۱۱ رجب ۴۲۶ھ کو وہاں سے منتقل کر کے بغداد میں دفن کئے گئے کفن کے کپڑے بجنسہ صحیح وسالم تھے ۳ہ تیکاؤنی کاؤ بیکاؤ سے از فتح غم اور بدحالی سے نڈھال ہونا یقال تکاءُ وتکاءَ الامر فلاناً یعنی اس پر شاق گذرا وتکاءَ الامر وتکاءَ ای تکلفہ، وکا بدہ واکوأ الشیخ ای ارعش من الکبر والکاداء الحزن والشدۃ والمحاذرۃ واللیل المظلم والکاداء والکؤود ایضا صعبۃ شاقۃ المصعد والکوداء الصعداء ای التنفس الشدید من ھم او تعب ۴ہ لاستماع میں لام اجل کے معنے میں استماع مصدر از استفعال بمعنی سننا ۵ہ اقاسی مقاساۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی تکلیف اٹھانا ۶ہ اللاعظ اسم فاعل کا صیغہ ای رافع الصوت وکثیر الصیاح واللغط صوت مبہم لا یفہم یقال لغط لغطا جبکہ وہ بولے از فتح ۷ہ الضاغط اسم فاعل کا صیغہ از فتح ضغط مصدر بمعنے سختی سے پیش آنا یقال ضغطہ ضغطا ای زحمہ ای لم یمنعنی ما اصابنی من شدۃ الصیاح ومزاحمۃ الناس من الوصول الی الواعظ حتی دنوت منہ ودز صراح ضغطہ بمعنی افشاردن بر دیوار ومعنی دو فقرہ سابقہ اینکہ شوق وعظ شنیدن مواعظ ودیدن واعظ برآن آورد کہ محنت شور وشغب ومزاحمت برداشت کنم ۸ہ فاصحبت ای انقدت لہ از افعال یقال اصحب لہ ای انقاد لہ ۹ہ المطواعۃ الناقۃ الذلول اور المطواع اور المطواعۃ بمعنے فرمانبردار از نصر وسمع یقال طاع یطوع ویطاع بفلان جبکہ وہ فرمانبردار ہو ۱۰ہ انخرطت از انفعال بمعنے دخلت وانتظمت انخراط مصدر بمعنے داخل ہونا یقال انخرط فی المکان جبکہ وہ جلدی سے داخل ہو وانخرط من المکان جبکہ وہ نکلے ۱۱ہ حشد ای جمع یقال حشد الشیٔ حشداً ای جمعہ از نصر والحشد بفتح الشین الجماعۃ یقال عندی حشد من الناس والحاشد المستعد المتاھب یقال فلان حاشد ای مجتھد فی خدمتہ وسعیہ ۱۲ہ النبیہ بمعنی مشہور ومعروف اور بڑے مرتبہ والا شخص اور یہ نباہت سے ماخوذ ہے جو خمول کی ضد ہے یقال نبہ فلان ای اشتہر کان ذا نباہۃ وایضا بمعنے شرف والصفۃ منہ نبہٌ ونبہٌ ونابہ ونبیہ والنابہ من نصر وسمع وکرم ۱۳ہ

المغمور بمعنے گمنام اور غیر معروف شخص (یعنی رذیل) ۱۹ وسط یقال ھو فی وسط القوم (فی وسطھم ای بینھم وقیل کل موضع یصلح فیہ وضع بین عوضا عن وسط فھو بالتسکین والا فبالتحریک وعلیہ تقول وسط القوم ووسط الحبل ۲۰ ہالتہ بمعنے حلقہ وچاند کا کنڈل ۲۱ اہلتہ یہ ہلال کی جمع ہے بمعنے چاند اور اس کی جمع اہالیل بھی آتی ہے اور یہ نادر ہے ۲۲ تقوس ای احدودب یعنی کمان کی طرح وہ ٹیڑھا ہو گیا تھا از باب تفعل ۲۳ اقعنس ای دخل ظہر وخرج صدرہ از افعنلال ۲۴ تقلنس ای لبس القلنسوۃ ۲۵ تطلس طیلسان کی چادر اس نے پہنی تھی وہ کسا اخضر یلبسہ الخواص ۲۶ یصدع ای یظہر وعظا بلیغا صادع مصدر از فتح یقال صدع الامر جبکہ وہ ظاہر کرے وصدع بالحق جبکہ وہ حق بات کو کھلم کھلا بیان کرے ۲۷ الصخور یہ صخر کی جمع ہے بمعنے سخت پتھر ۲۸ افتتنت افتتان مصدر از افتعال بمعنے فتنہ میں پڑنا و فریفتہ ہونا ۲۹ العقول یہ عقل کی جمع ہے روحانی نور جس سے غیر محسوس چیزوں کا ادراک ہوتا ہے وبمعنی دل و دیت۔

ابن آدم ما اغراك بما يغرك. واضراك بما يضرك. والهجك بما يطغيك. وابهجك بمن يطريك. تعني بما يعنيك. وتهمل ما يعنيك. وتنزع في قوس تعديك. وترتدي الحرص الذي يرديك. لا بالكفاف تقتنع. ولا من الحرام تمتنع. ولا للعظات تستمع. ولا بالوعيد ترتدع. دابك ان تتقلب مع الاهواء. وتخبط خبط العشواء. وهمك ان تداب في الاحتراث. وتجمع التراث للوراث. يعجبك التكاثر بما لديك. ولا تذكر ما بين يديك.

الترجمۃ والمطالب

اے ابن آدم تجھے کیوں دھوکہ دینے والی چیزوں سے تعلق ہے اور تجھ کو کس چیز نے حریص کیا کہ تو نقصان دینے والی چیزوں سے دلچسپی رکھے اور تو سرکشی میں کیوں حرص کرنے والا ہے اور تجھے حد سے زیادہ تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے اور تو رنج اور تکلیف پہنچانے والی باتوں میں مشغول ہے اور نفع دینے والی چیزوں کو تو بے کار (بے فائدہ) سمجھتا ہے اور تو اپنے ظلم کی کمان سے تیر اندازی کرتا ہے اور تو حرص کی چادر کو کاندھے پر رکھتا ہے وہ یقیناً تجھ کو ہلاک کر دے گی۔ اور تو تھوڑی چیز (یا بقدر ضرورت) پر قناعت نہیں کرتا اور نہ تو حرام سے باز رہتا ہے اور نہ تو نصیحت سننے کے لئے ہی کان لگاتا ہے۔ اور تو وعید سن کر باز نہیں رہتا تیری خصلت تو یہ ہے کہ تو خواہشات نفسانی کے ساتھ پلٹتا رہتا ہے اور تو ٹیڑھا چلتا ہے جیسی اندھی اونٹنی ٹیڑھی چلے (یعنی تو اپنے انجام پر نظر نہیں کرتا) اور تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو دنیا کماتا ہے اور مال تو وارثوں کے لئے جمع کرے اور تیرے پاس جو مال ہے اس پر تو تعجب کے ساتھ گھمنڈ کرتا ہے اور تو پیش آنے والے امور کو بھولے ہوئے ہے (یعنی امور آخرت کو)۔

تشریح لغات

۱ ابن آدم یہ منادی ہے اور حرف ندا یہاں یا محذوف ہے ۲ ما اغراک ای ما اکثر لصوقک بالغرور یقال غری بہ ای لصق بہ اور یہ فعل تعجب ہے اور یہ فعل ماضی بھی بن سکتا ہے والیضاً غری بکذا ای اولع بہ من حیث لا یحملہ علیہ حامل از سمع والمصدر (غری) وغراءً واغری الرجل ای حثہ علیہ واغری

العداوۃ بینھم ای القاھا وافسد بینھم ۳؎ اضراک ای ما اولعک یعنی تو کس قدر حریص ہے یقال ضری بالشئ ضراوۃً ای لھج به از سمع ۴؎ البجک ای ما اشد جبک یقال لہج بالشئ ای اغری به از سمع ۵؎ یطغیک از افعال ای یدخلک فی الطغیان و المجاوزۃ عن الحد بمعنے سرکشی میں ڈالنا ۶؎ ابہجک ای ما افرحك یقال بھجه بھجۃً بھجًا وابھجه ای افرحه وسرّہ از فتح وبھج به بھجا ای سر به بھج بھاجۃ ای حسن وفی التنزیل حدائق ذات بھجه وانبتنا فیھا من کل زوج بھیج ۷؎ تعنی ای تشتغل از ضرب یقال عنی یعنی عنایۃً وعنیا جبکہ مشغول کرے اور فکرمند کرے ۸؎ یعنیک از تفعیل تعنیہ مصدر بمعنے رنج اور تکلیف میں ڈالنا ۹؎ تہمل از افعال اہمال مصدر بمعنی چھوڑنا اور یہ اعجام کی ضد ہے بمعنے نقطہ نہ لگانا ۱۰؎ یعنیک از ضرب ای ینفعک یقال عنی الاکل فیہ یعنی عنیً جبکہ وہ مفید ہو وفی الحدیث من حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ ای مالا ینفعہ ۱۱؎ تنزع از افتعال اور یہ نزع فی القوس مدّہا سے ماخوذ ہے ای جذب وترھا ویقال نزع عن القوس ای رمی عنھا ونزع بالسھم ای رمی به ویقال ایضا نزع الشمس ای جرت الی المغرب ونزع المریض ای اشرف علی الموت والاصل فیہ نزع الشئ من مکان اقلعه ۱۲؎ ترتدی از افتعال اس کا مصدر ارتداء ہے اور یہ رداء سے ماخوذ ہے بمعنے چادر پہننا ۱۳؎ یردیک از افعال ای یہلکک یقال ردی ردیً ای ھلك از سمع والتردی التعرض للھلاك وفی التنزیل وما یغنی عنه ماله اذا تردی واتبع ھواہ فتردی ۱۴؎ الکفاف بالفتح بمعنی مایکف نفسك عن السؤال وتقدیر العبارۃ ای لا تقنع بالکفاف یقال الکفاف من الرزق یعنی گذارے کے لائق اور لوگوں سے مستغنی کرنے والی روزی ۱۵؎ تمتنع امتناع مصدر از افتعال بمعنی باز رہنا اور رکنا ای تمنع نفسک ۱۶؎ ترتدع ارتداع مصدر از افتعال بمعنے باز رہنا اور رکنا اور یہ مطاوع ردع یردع کا ہے از فتح یقال ردعه عن کذا جبکہ اس کو منع کرے اور روکے ۱۷؎ دآب مصدر بمعنے حالت وعادت والداب العادۃ المستمرۃ دائما وفی التنزیل کداب اٰل فرعون یقال دآب فی العمل دأبًا ای جدّ واستمرّ علیه ۱۸؎ الاہولو یہ ہوی کی جمع ہے خواہش وعشق چاہے خیر ہو یا شر ومحبوب ومعشوق محمود ہو یا مذموم مگر غیر محمود کا غلبہ ہے یقال فلان اتبع ہواہ وفلان من اہل الاہولو ۱۹؎ تخبط خبط مصدر از ضرب بمعنی ٹیڑھا چلنا یقال انه یخبط خبط عشواء یعنی وہ رتوندی والی اونٹنی کی طرح ٹیڑھا چلتا ہے یعنی امور میں بغیر بصیرت کے تصرف کرتا ہے ۲۰؎ العشواء الناقۃ الذی لا تبصر شیئا یعنی لا تحترز عن المعاصی ولا تمشی علی طریق الحق بل تلبس الحق بالباطل عشواء یہ اعشی کا مؤنث ہے وہ اونٹنی جس کو سامنے کچھ نظر نہ آئے (رتوندی والی اونٹنی) ۲۱؎ ہمک مصدر بمعنی قصد وارادہ اور جس کے کرنے کے لئے فکر کی جائے اور اس کے معنی غم کے بھی آتے ہیں ۲۲؎ الاحتراث مصدر از افتعال بمعنے کھیتی کرنا اور یہاں اس سے مراد کسب دنیا (یعنی دنیا کی کمائی) ہے ۲۳؎ التراث تراث زندہ مورث یعنی مال اور ترکہ عام چیز جو چھوڑی جائے اور میراث وہ مال جو مورث تقسیم سے پہلے مرجائے اصله وراث فقلبت الواو تاءً وفی التنزیل وتاکلون التراث اکلا لمّا ۲۴؎ للوارث یہ وارث کی جمع ہے اور اس کی جمع ورثۃٌ بھی آتی ہے بمعنے وارث ۲۵؎ التکاثر مصدر از تفاعل بمعنی کثرت مال پر فخر کرنا ۲۶؎ بمالدیک سے مال مراد ہے ۲۷؎ مابین یدیک سے قبر کی تاریکی اور قیامت کا میدان اور اپنے اعمال کی برائی سے جو وہاں حالت ہو وہ مراد ہے۔

وَتَسْعٰی اَبَدًا لِغَارِثِ بَیْتِكَ. وَلَا تُبَالِیْ اَلَكَ اَمْ عَلَیْكَ. اَتَظُنُّ اَنْ سَتُتْرَكُ سُدًی. وَاَنْ لَا تُحَاسَبَ غَدًا. اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ الْمَوْتَ یَقْبَلُ الرُّشَا. اَوْ یُمَیِّزُ بَیْنَ الْاَسَدِ وَالرَّشَا. كَلَّا وَاللّٰهِ لَنْ یَدْفَعَ الْمَنُوْنَ. مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ. وَلَا یَنْفَعُ اَهْلَ الْقُبُوْرِ. سِوَی الْعَمَلِ الْمَبْرُوْرِ. فَطُوْبٰی لِمَنْ

سَمِعَ وَوَعٰی۔ وَحَقَّقَ مَا ادَّعٰی۔ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی۔ وَعَلِمَ اَنَّ الْفَائِزَ مَنِ ارْعَوٰی۔ وَاَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی۔ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰی۔ ثُمَّ اَنْشَدَ اِنْشَادَ وَجِلٍ بِصَوْتٍ زَجِلٍ۔

الترجمة والمطالب

اور تو ہمیشہ اپنے دو گڑھوں (پیٹ اور شرمگاہ) کے لئے کوشش کرتا ہے اور تو اپنے انجام پر غور نہیں کرتا اس میں تیرا نفع ہوگا یا نقصان کیا تو یہ خیال کئے ہوئے ہے کہ قیامت کے دن تو بغیر حساب کے ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا یا تو یہ سمجھتا ہے کہ موت رشوتوں کو قبول کرے گی یا وہ شیر اور بکری کے بچے (یا ہرن کے بچے) میں تمیز کرے گی ہرگز نہیں! بخدا موت کو نہ مال روک سکتا ہے اور نہ اولاد اور نہ مردوں کو سوائے نیک عمل (مقبول) کے کوئی چیز فائدہ پہنچا سکتی ہے مبارک اور خوشی ہو اس انسان کے لئے جو سنے اور یاد رکھے اور اپنے دعویٰ (یعنی نصیحت کے قبول کرنے کو ثابت (پکا) کر کے دکھلائے اور وہ خواہشات سے اپنے نفس کو روکے اور جس نے یہ سمجھ لیا کہ کامیاب ہونے والا صرف وہی شخص ہے جو گناہ سے توبہ کرے اور اللہ کی طرف لو لگائے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان اپنی کوشش کا پھل ضرور پائے گا، اور اس کی کوشش عنقریب سامنے آجائے گی۔ پھر خوف زدہ ہو کر اس نے درد بھری بلند آواز سے یہ شعر پڑھے ۔

تشریح لغات

لغاریک[۱] ای البطن والفرج کما قال الشاعر ۔ الم تران الدہر یوم ولیلۃ۔ وان الفتی یسعے لغاریہ دائماً یہ غار کا تثنیہ ہے جس کے معنے گڑھے کے ہیں والجمع اغوار وغیران والواحدۃ غارۃ[۲] الک ام علیک خبر لمبتدا محذوف ای اعاقبۃ نفع لک ام عاقبۃ ضرر لک ای لاتنظر اتنفع اعمالک ام تضر[۳] سدی بمعنے مہمل یعنی بغیر پوچھے گچھے بغیر تکلیف کے چھوڑ دینا یقال ابل سدیٰ بالضم وسدیٰ بالفتح یعنی بیکار چھوڑے ہوئے اونٹ للواحد وللجمع سواء ویقال ذہب کلامہ سُدی ای باطلا ومنہ قولہ تعالیٰ ایحسب الانسان ان یترک سدی۔ ای مہملاً بغیر کلفۃ[۴] الرشا بضم الراء یہ رشوۃ کی جمع ہے یقال رشاہ رشواً ای اعطاہ الرشوۃ از نصر والرشا بفتح الراء وہمزۃ اللام ولد الظبیۃ او الشاۃ الذی قد مشیٰ والجمع ارشاءٌ[۵] کلا للزجر عن التکلم بکلام سابق[۶] المنون یہ مؤنث ہے بمعنے موت اور کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے یقال ذہبت بہم المنون یعنی موت نے ان کو تباہ اور برباد کر دیا وفی التنزیل ام یقولون شاعر نتربص بہ ریب المنون اور اس کے معنے زمانے کے بھی آتے ہیں یقال ریب المنون (حوادث زمانہ)[۷] المبرور اسم مفعول کا صیغہ بمعنے مقبول مشتق من برت الصلوۃ ای قبلت وبراللہ الصلوۃ ای قبلہا ویقال ایضا برَّ فی قولہ ای صَدَقَ وبَرَّ خالقہ ای اطاعہ والمصدر برٌّ وبرارۃ وبرورٌ بابہ ضرب وسمع اما برّ والدہ بمعنی اطاعہ وبرّ بمعنی احسن معاملتہ فہو من نصر وضرب والصفۃ منہ برٌّ والجمع ابرارٌ وایضاً بارٌّ والجمع بررۃٌ[۸] فطوبیٰ ای لبشری (یعنی خوشخبری ہو) وقیل شجرۃ فی الجنۃ یدعو بہا لمن حفظ ما سمع من الوعظ[۹] ادعیٰ ادعاء مصدر از افتعال بمعنے دعوی کرنا والمراد منہ ای ادعی الایمان والاسلام بان یطیع اللہ وترک معاصیہ[۱۰] الفائز یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور فوزٌ اس کا مصدر ہے بمعنے بھلائی کے ساتھ کامیاب ہونا از نصر والفوز الظفر بالخیر مع حصول السلامۃ وفی التنزیل ذلک ہو الفوز الکبیر۔ وفاز فوزاً عظیما[۱۱] ارعویٰ ارعواء مصدر از افتعال رکنا یعنی گناہ سے توبہ کرنا اور اللہ کی طرف لگنا یقال ارعوی ارعواءً من الجہل ای کف عنہ فہو موعو وایضا بمعنی رجع مطلقا وامارعا یرعو رعواً ورعوۃً بتثلیث الراء فمعناہ رجع من جہلہ وحسن رجوعہ عنہ والاسم الرعوی والرعیا[۱۲] وجل بمعنے خوف کرنے والا والجمع وجلون ووجال اور اس کا مؤنث وجلۃٌ ہے[۱۳] زجل بمعنی بلند

آواز جو درد بھری ہو یقال زجل زجلا ای طرب در فع صوته از سمع ۔

لعمرک ما الغنی المغانی ولا الغنی ۔ اذا سکن المثری الثری وثوی بہ ۔ فجد فی مراضی اللہ بالمال راضیا

بما تقتنی من اجرہ وثوابہ ۔ وبادر بہ صرف الزمان فانہ ۔ مخلبہ الاشغی یغول ونابہ

ولا تأمن الدھر الخؤون ومکرہ ۔ فکم خامل اخنی علیہ ونابہ ۔ وعاص ھوی النفس الذی ما اطاعہ

اخو ضلۃ الا ھوی من عقابہ ۔ وحافظ علی تقوی الالہ وخوفہ ۔ لتنجو مما تتقی من عقابہ

ولا تلہ عن تذکار ذنبک وابکہ ۔ بدمع یضاھی المزن حال مصابہ

الترجمۃ والمطالب

تیری بقایا جان کی قسم قبر میں پڑے ہوئے مال دار کے کام نہ تو اونچے اونچے مکان آئیں گے ، اور نہ مالداری ہی کام آئے گی لہذا تجھے اللہ کی رضامندی میں مال صرف کرنا چاہئے اور اس کے بدلے میں تجھے اجر اور ثواب ملے گا۔ اور تو زمانہ کی گردش سے پہلے ایسا کرلے ورنہ زمانہ اپنے لانبے لانبے چنگل اور دانتوں سے تجھے ہلاک کر ڈالے گا تو دغاباز اور مکار زمانہ سے ڈرتا رہ اس لئے کہ بہت سے گمناموں اور مشہوروں کو زمانہ ہلاک اور برباد کر چکا ہے اور تو خواہشات نفسانی کی نافرمانی کر کیوں کہ جس گمراہ نے بھی زمانہ کی تابعداری کی تو وہ اپنے بلند مرتبہ سے نیچے گر پڑا اور تو اطاعت اور خوف معبود پر کاربند رہ تاکہ تو پرہیزگاری (یعنی خدا سے ڈرنے) کی وجہ سے خدا کے عذاب سے نجات پا جائے ، اور تو اپنے گناہوں کی یاد سے غافل نہ ہو اور تو ان پر موسلا دھار مینہ کی طرح آنسو بہا کر رویا کر ۔

تشریح لغات

لہ لعمرک ای اقسم بحیاتک وبقائک ؎ المغانی یہ مغنی کی جمع ہے بمعنے گھر یقال غنی بالمکان ای اقام از سمع ؎ الغنی اور غنیہ اور غنیہ اور غنیان کے معنی بھی مالداری اور تونگری کے آتے ہیں ؎ المثری اسم فاعل کا صیغہ از افعال یقال اثری جبکہ وہ کثیر المال ہو اور اس کا مجرد نصر اور سمع سے آتا ہے ؎ الثری بمعنی تری و نمناک مٹی و قبر والجمع اثراء ؎ ثوا بہ ثوی از ضرب بمعنے اقام اور بہ یہ فی کے معنے میں اور وہ ضمیر ثری کی طرف راجع ہے والثوی الاقامۃ مع الاستقرار یقال ثوی المکان بہ وفیہ یثوی ثواء وثویا ای اقام ؎ فجد امر حاضر کا صیغہ اور یہ جود سے مشتق ہے بمعنے بخشش کرنا ای تکرم بمالک از نصر ؎ فی مراضی اللہ ای فی تحصیل مراضی الخ ؎ بالمال ای ببذل المال ؎ بما تقتنی اقتناء مصدر از افتعال بمعنے جمع کرنا و حاصل کرنا بما میں با معاوضہ اور مقابلہ کے لئے ہے ؎ اجرہ وثوابہ ای جزاؤہ اس میں دونوں کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے ۔ اجر بمعنے ثواب والجمع اجور واجار ۔ ثواب اعمال کا بدلہ خواہ خیر ہو یا شر اور عموماً خیر کے لئے مستعمل ہے ؎ بادر از مفاعلہ مبادرۃ مصدر بمعنے سبقت کرنا ای عجل بالخیر قبل الحوادث من سلب المال اوالموت ؎ مخلب بمعنے پنجہ و چنگل والجمع مخالب ؎ الاشغی بمعنے ٹیڑھا ہونا وقیل بمعنے الزائد (دانت کا بڑھنا) یقال شغا السن شغواً وشغی شغاً ای زادت طولاً علی سواھا فھی شاغیۃ از نصر و سمع ؎ یغول از نصر غول مصدر بمعنے ہلاک کرنا ؎ نابہ بمعنے

کچلی کے دانت اور یہ مؤنث ہے والجمع انیب ونیوب وانابیب [17] الخوون بہت زیادہ خیانت کرنے والا خیانت اور نفاق ایک ہی ہیں مگر خیانت باعتبار عہد اور امانت کے اور نفاق باعتبار دین کے ہوتا ہے [18] خامل گمنام اور یہ شہیر کی ضد ہے یقال خمل ذکرہ خمولاً ای خفی وضعف از نصر فھو خامل والجمع خَمَلٌ [19] اخنی از افعال اخناء مصدر بمعنی ہلاکت ڈالنا یقال اخنی ای اھلکہ ویقال اخنی علیہ الدھر ای طال علیہ واھلکہ ویقال خنا فی الکلام خنواً وخَنِیَ خَنًی ای افحش از نصر وسمع [20] نابہ بمعنے شریف وسمجھدار وشہرت والا والجمع نبہاء یقال امر نابہٌ یعنی بڑا کام ورجل نبہٌ مرد شریف وقوم نبہٌ یعنی شرفا از سمع وکرم ونصر اور یہ بناہت سے ماخوذ ہے [21] عاص یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از مفاعلہ معاصاۃ مصدر بمعنے نافرمانی کرنا [22] ما اطاعہ میں ما نافیہ ہے اطاع از افعال اطاعت مصدر بمعنے تابعداری کرنا [23] اخوضلّۃ بمعنے گمراہ [24] ہوی از ضرب یقال ہوی الشی یہوی ہُوِیًّا وہُوِیًّا وہَوَیانًا جبکہ وہ اوپر سے نیچے گرے اور بلند ہو اور چڑھے الہَویَ بفتح الہاء ارتفاع کے لئے اور الہوی بضم الہاء انحدار کے لئے ای السقوط من علو الی اسفل [25] عقابہ بکسر العین یہ عُقبۃٌ کی جمع ہے وھی طریق وعرٌ فی الجبل والمرقی الصعب من الجبال اور اس کی جمع عقبات بھی آتی ہے بمعنے دشوار گذار گھاٹی اور پہاڑی دشوار راستہ دفی التنزیل فلا اقتحم العقبۃ وفی البیت الثانی ضد الثواب یعنی عذاب (بدی کا بدلہ اور اس کی سزا) [26] تقوی الالہ یہ مفعول ثانی کی طرف مضاف ہے ای تعویک الالہ [27] وخوفہ یہ بھی مفعول ثانی کی طرف مضاف ہے ای خوفک ایاہ [28] لاتلہ ای لاتغفل عن تذکر الذنوب والمعاصی یقال لہی بکذا ای احبہ ولہی عنہ ای سلا عنہ وغفل وترک ذکرہ واعرض عنہ یقال الہ لہ کما یلھی لک ای اصنع بہ کما یصنع لک بابہ سمع والمصدر لھًی وا مالہی الرجل بمعنی لعب بہ فھو من نصر والمصدر لَھْوٌ ویاتی ایضًا بمعنی غفل اوترک وحین ذلک مصدر لھیٌ ولُھیانٌ [29] تذکار مصدر مضاف الی المفعول ای تذکارک [30] یضاہی از مفاعلہ مضاہاۃ مصدر بمعنی مشابہ ازہم شکل ہونا والنظیُّ الشبیہ [31] المزن ای السحاب الممطر وفی نسخۃ یضاہی الوبل ای المطر العزیز [32] مصابہ بالفتح مصدر کالصوب وہو نزول المطر وفی التنزیل اوکصیب من السماء از نصر۔

وَمَثِّلْ لِعَيْنَيْكَ الْحِمَامَ وَوَقْعَهُ ... وَرَوْعَةَ مَلْقَاهُ وَمَطْعَمَ صَابِهِ

وَاَنَّ قُصَارَى مَنْزِلِ الْحَيِّ حُفْرَةٌ ... سَيَنْزِلُهَا مُسْتَنْزَلًا عَنْ قِبَابِهِ

فَوَاهًا لِعَبْدٍ سَاءَهُ سُوْءُ فِعْلِهِ ... وَاَبْدَى التَّلَافِيْ قَبْلَ اِغْلَاقِ بَابِهِ

قَالَ فَظَلَّ الْقَوْمُ بَيْنَ عَبْرَةٍ يُذْرُوْنَهَا۔ وَتَوْبَةٍ يُظْهِرُوْنَهَا۔ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَزُوْلُ۔ وَالْفَرِيْضَةُ تَعُوْلُ۔ فَلَمَّا خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ۔ وَالْتَأَمَ الْاِنْصَاتُ۔ وَاسْتَكَنَّتِ الْعَبَرَاتُ وَالْعِبَارَاتُ۔ اسْتَصْرَخَ مُسْتَصْرِخٌ بِالْاَمِيْرِ الْحَاضِرِ۔ وَجَعَلَ يَجْاَرُ اِلَيْهِ مِنْ عَامِلِهِ الْجَائِرِ۔ وَالْاَمِيْرُ صَاغٍ اِلٰى خَصْمِهِ۔ لَاهٍ عَنْ كَشْفِ ظُلْمِهِ۔ فَلَمَّا يَئِسَ مِنْ نَّاوُحِهِ۔ اسْتَنْهَضَ الْوَاعِظَ لِنُصْحِهِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور موت اور اس کے واقع ہونے (یعنی سختی موت) اور موت کے ملنے کی گھبراہٹ اور موت کے کڑوے مزے کی تو صورت ہی بنا (یعنی اس کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ) اور ہر زندہ شخص کا انتہائی (آخری ٹھکانہ دگڑھا) قبر ہے عنقریب اپنے خیمہ سے اُترنے والا اس میں اترے گا، اور وہ بندہ بڑا ہی خوش نصیب ہے جس کو اس کے برے کاموں نے شرمندہ کیا اور اس نے توبہ کے دروازے بند ہونے سے پہلے ان کی تلافی کر لی۔ راوی کہتا ہے کہ لوگوں کی دو حالتیں وہاں ہوگئیں ایک تو وہ جو اپنے آنسوؤں کو بہا رہے تھے اور دوسرے وہ جو توبہ اپنے گناہوں کی کر رہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہوگیا اور (نماز کا) فریضہ زیادہ ہونے کے قریب ہوگیا یعنی ہم نے نماز عصر نہیں پڑھی سورج غروب ہونے والا ہے تو دو نمازیں (عصر و مغرب) واجب ہو جائیں گی۔ پس جب کہ آوازیں پست ہوگئیں اور رفتہ رفتہ خاموشی چھا گئی آنسوؤں اور باتوں میں سکون پیدا ہوا تو ایک فریاد کرنے والے نے حاکم سے (جو موجود تھا) فریاد کی اور اس کے ظالم کارندہ کے مظالم بیان کئے لیکن حاکم فریاد کرنے والے کے دشمن کی طرف مائل اور دفع ظلم سے بے پرواہی اختیار کر رہا تھا، جب وہ اس کے انصاف سے ناامید ہوگیا تو واعظ صاحب سے نصیحت کرنے کی درخواست کی۔

تشریح لغات

۱؎ مثل از تفعیل تمثیل مصدر اور یہ مثال سے ماخوذ ہے بمعنی صورت بنانا ۲؎ الحمام بالکسر بمعنی موت اور بالفتح بمعنے کبوتر اور بالضم جانوروں خصوصًا گھوڑے کا بخار و بمعنی سردار شریف ۳؎ وقعہ مصدر بمعنی واقع ہونا اور آنا اور کسی چیز کی ضرب کی آواز اور ضمیر اس کی حمام کی طرف راجع ہے ۴؎ روعۃ بمعنی گھبراہٹ و ڈر اور حسن و جمال کا حصہ ۵؎ ملقٰے اور ملتقٰے بمعنے ملنے کی جگہ ۶؎ مطعم بمعنے کھانے کی جگہ و خوراک و مزہ والجمع مطاعم ۷؎ صابہ یہ ایک کڑوے درخت کا نام ہے جس کو حنظل کہتے ہیں اس کا واحد صابۃٌ ہے اور یہاں اس سے مراد موت کا کڑوا مزا ہے ۸؎ قصاری بمعنی غایت و انتہا یقال قصاراک ان تفعل کذا یعنی تمہاری انتہائی طاقت یہ ہے کہ تم ایسا کرو اور قصر اور قصار اور قصار کے معنی بھی یہ ہی آتے ہیں ۹؎ حفرۃ وہی القبر والجمع حفرٌ یقال حفر الارض حفرًا ای جعل فیہا حفرۃ از ضرب ۱۰؎ مستنزلًا استنزال مصدر از استفعال بمعنی اتارنا مستنزل بمعنے اترنے والا ۱۱؎ قبابہ یہ قبۃ کی جمع ہے بمعنے گنبد اور اس کی جمع قباب بھی آتی ہے قبۃ الشہادۃ عند الیہود یہ ایک خیمہ تھا جس میں یہود تابوت عہد کو چھپاتے تھے اور اس کو قبۃ الزمان بھی کہتے تھے یقال قبّ القبۃَ قبًّا ای بناہا ۱۲؎ فواہا ای طوبیٰ یعنی شاباش واہا لہ یہ چیز کی خوبی کے لئے آتا ہے اور یہ کلمہ تعجب ہے اور یہ افسوس کے اظہار کے لئے بھی آتا ہے ۱۳؎ سوء فعلہ یہ مصدر ہے جو مضاف اسم فاعل کی طرف ہے ای فعلہ المسیء ۱۴؎ التلافی مصدر از تفاعل بمعنے تدارک و تلافی مافات ۱۵؎ بابہ الضمیر راجع الی التلافی او العبد و لتلافی ما فات کما قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ ۱۶؎ فظل بمعنے صار وطفق ۱۷؎ یذرنہا ای یصیبونہا ولیفرقونہا یقال ذرا الریحُ التراب ذروًا وذری ذریًا و اذراہ اذرآہ ای فرقتہ از نصر وضرب (فی التنزیل والذاریات ذروًا ای تذروہ الریاح) ۱۸؎ تزدل ای تمیل الی الغروب از نصر زوال مصدر یقال زالت الشمس جبکہ آفتاب ڈھلے۔ و بین قولہ تزدل و تعول جناس لاحق و ہو اختلاف حرف واحد من حروف کلمتین متجانستین مع کون ہذین الحرفین المختلفین غیر متقاربین فی المخرج وان کانا متقاربین سمی الجناس مضارعًا ۱۹؎ والفریضۃ بمعنے فرض و زکوٰۃ و مقرر کردہ حصہ والجمع فرائض اور یہاں اس سے عصر کا وقت جانا اور مغرب کا وقت آنا مراد ہے وحینئذ یجب صلاتان صلاۃ العصر وصلاۃ المغرب وقال استاذی مدظلہ اور یہاں وعظ کے نصائح مثلًا نماز کے علاوہ اور فرائض اور واجبات بھی تو ہیں اور یہ بزرگوں کے نصائح ہیں اور یہ اللہ کا حکم ہے اور یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں اور یہ مثل ہارون رشید کے زمانہ سے مشہور ہوئی ہے والفریضۃ

تعول [۱۰] تعول عولٌ اس کا مصدر ہے بمعنے زیادتی کرنا اور فرائض کے سہام کا لانا یقال قد عالت ای ارتفعت از نصر وضرب وایضا عال امر القوم ای اشتد [۱۱] الاصوات یہ صوت کی جمع ہے بمعنے آواز ای اصوات الحاضرین من البکاء والزفیر [۱۲] التام از افتعال یقال التام الشئ ای اجتمع واتصل والتصق والتأم القوم ای اجتمعوا والتأم الفاسد ای اصطلح او ھو من لأم الشئ ای اصلحہ وایضا جمعہ وشدہ از فتح والمصدر لأمٌ [۱۳] استکنت اور یکن سے ماخوذ ہے وہو الستر یقال کن الشئ ای سترہ فی کنہ وغطاہ واخفاہ وصانہ من الشمس وایضا کن العلم وغیرہ فی نفسہ ای اسرہ از نصر والمصدر کن وکنون وبمعناہ کنن واکن من التفعیل والافعال واستکن ای استتر ورجع الی کنہ [۱۴] العبرات یہ عبرۃ کی جمع ہے بمعنے آنسو [۱۵] العبارات یہ عبارت کی جمع ہے اور اس سے مراد جملہ اور کلام ہیں [۱۶] استصرخ از استفعال استصراخ مصدر بمعنی فریاد کرنا [۱۷] یجأر ای یرفع صوتہ ویفرط فی الدعاء از فتح یقال جأر الی اللہ جارا جبکہ وہ دعا کرنے میں آواز بلند کرے اور گڑگڑائے [۱۸] الجائر یہ اسم فاعل یعنی صفت کا صیغہ ہے اور یہ مشتق ہے جار علیہ سے جبکہ وہ اس پر ظلم کرے اور جائر کی جمع جورۃ اور جُوَرَۃٌ اور جارَۃٌ از نصر [۱۹] صاغ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے صوغ اور صغے اور صغی مصدر بمعنی رغبت کرنا اور مائل ہونا از نصر وفتح وسمع وفی التنزیل ولتصغی الیہ افئدۃ الذین لایؤمنون [۲۰] خصم مصدر بمعنی جھگڑا کرنے والا اور مد مقابل اور مخالف والجمع خصومٌ واخصامٌ وفی التنزیل ھذان خصمان اختصموا یریدان رجلا اشتکی للامیر من عامل جائر فمال الامیر الی الوالی وترک المشتکی [۲۱] لاہ ای غافل وھو اسم فاعل من اللھو واللھی یقال لھی عنہ ای سلا عنہ وغفل وترک ذکرہ واعرض عنہ یقال اللہ لہ کما یلھی لک ای اصنع بہ کما یصنع بک مصدرہ لھی والباب من سمع وایضا المصدر لھی ولھیان والباب من نصر [۲۲] یئس ای قنط یقال یئس ییأس ویئیس یأسا ویأسۃ منہ جبکہ وہ ناامید ہو [۲۳] روح مصدر بمعنی آرام وزم ہوا وانصاف ومدد وخوشی ورحمت ومہربانی والروح والفرح والسرور وفی التنزیل فروح وریحان [۲۴] استنہض از استفعال استنہاض مصدر کسی کام کے لئے اٹھنے کو کہنا یقال استنہضہ [۲۵] لنصہ یہ مصدر ہے جو مفعول کی طرف مضاف ہے اور ہ ضمیر امیر کی طرف راجع ہے۔

فَنَهَضَ نُهْضَةَ الشَّمِيْرِ وَاَنْشَدَ مُعَرِّضًا بِالْاَمِيْرِ ـــ

عَجَبًا لِرَاجٍ اَنْ يَنَالَ وِلَايَةً ‏ حَتّٰى اِذَا مَا نَالَ بُغْيَتَهٗ بَغٰى ‏ يُسْدِيْ وَيُلْحِمُ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَا

فِيْ وِرْدِهَا طَوْرًا وَطَوْرًا مُوْلِغَا ‏ مَا اِنْ يُبَالِيْ حِيْنَ يَتْبَعُ الْهَوٰى ‏ فِيْهَا اَاَصْلَحَ دِيْنَهٗ اَمْ اَوْتَغَا

يَا وَيْحَهٗ لَوْ كَانَ يُوْقِنُ اَنَّهٗ ‏ مَا حَالَةٌ اِلَّا تَحُوْلُ لِمَا طَغٰى ‏ اَوْلَوْ تَبَيَّنَ مَا نَدَامَةُ مَنْ صَغٰى

سَمْعًا اِلٰى اِفْكِ الْوُشَاةِ لِمَا صَغَا ‏ فَانْعَدْ لِمَنْ اَضْحٰى الزِّمَامُ بِكَفِّهٖ ‏ وَتَغَاضَ اِنْ اَلْغَى الرِّعَايَةَ اَوْ لَغَا

وَارْعَ الْمُرَارَ اِذَا دَعَاكَ لِرَعْيِهٖ ‏ وَرِدِ الْاُجَاجَ اِذَا حَمَاكَ السَّيِّغَا

الترجمۃ والمطالب

پس واعظ صاحب نہایت چستی سے اُٹھے اور حاکم پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے ؂ ایسے امید وار حکومت پر مجھے سخت تعجب ہے جب اس کی مراد بر آتی ہے تو وہ ظلم کرنے لگتا ہے اور جس کا تانا بانا ظلم سے ہے کبھی اس کا پانی وہ خود پیتا ہے اور کبھی وہ دوسروں کو پلاتا ہے اور جب وہ نفس کی خواہشات کی پیروی کرنے پر اتر آتا ہے تو وہ مطلق پرواہ نہیں کرتا کہ وہ اپنے دین کو سنوار رہا ہے یا وہ اس کو برباد کر رہا ہے لے قوم تم اس کی ہلاکت کو دیکھو کیا اچھا ہوتا اگر اس کو یہ یقین ہوتا کہ یہ حالت ضرور بدل کر رہے گی تو یہ کبھی سرکشی نہ کرتا یا اس کو چغل خوروں کی بات یا بہتان پر کان دھرنے کی پشیمانی کا احساس ہوتا تو یہ ہرگز کان نہ دھرتا یا کان نہ لگاتا) اے مظلوم تو اس کی فرمانبرداری کر جس کے قبضۂ قدرت میں باگ ہے اگر وہ نگہبانی کو لغو کرے یا وہ فعل عبث کرے تو اس سے چشم پوشی کر اگر وہ تجھ سے کہے تو تو کڑوی گھاس چرنے لگ اور اگر وہ تجھے میٹھے پانی سے روکے تو تو کھارے پانی میں اتر دھس جا)

تشریح لغات

لہ الشمیر یہ تشمیر سے ہے بمعنے دامن سمیٹنا اور یہ یہاں مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے آزمودہ و تجربہ کار واصلہ الشمر وھو المرور سریعًا و مختالًا از نصر و ضرب ؃ معرضا تعریض مصدر از تفعیل بمعنی تعریض کرنا یقال عرض لہ و بہ جب کہ تعریض کرے اور کسی دوسرے پر ڈھال کے بات کہے ؃ عجبا اس کا مفعول محذوف ہے۔ ای عجبت عجبًا ؃ لراج یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے رُجُوٌّ و رجاءٌ و رجاءٌ و مرجاۃ و رجاوۃٌ و رجاءۃٌ مصدر بمعنی امید کرنا از نصر ؃ ولایۃ بمعنے حکومت و امارت و سلطنت اور وہ ممالک جن کا ایک حاکم قابض ہو ؃ بغیۃ بمعنی مرغوب و مطلوب و حاجت و مقصد ؃ بغے از ضرب یقال بغی علیہ بغاءً و بغیا و بغی و بغۃً و بغیۃً جب کہ دراز دستی کرے اور ظلم کرے و بغی الرجل جبکہ وہ حق سے ہٹ جائے اور نافرمانی کرے و بغی الشیٔ جبکہ وہ طلب کرے ؃ لیسدی اسداء مصدر از افعال اور یہ سدیٌ سے ماخوذ ہے بمعنے بانا المبائی کے تاگے) مضبوط کرنا والسدی خیوط الثوب طولا یقال اسدی الثوب اسداءً ای اقام سداہ ؃ یلحم از افعال واللحمۃ خیوط الثوب عرضا یقال الحم الثوب ای نسجہ یعنی چوڑائی میں بننا والمراد ھھنا یتصرف فی المظالم طولًا و عرضًا مقبلًا و مدبرًا ؃ والغ از فتح و سمع و حسب بمعنی شاربًا والمصدر ولغٌ و ولغ و ولوغٌ و ولغانٌ و فی الاصل ولغ الکلب الاناء او فی الاناء ای شرب ما فیہ باطراف لسانہ او ادخل فیہ لسانہ و حرکہ والایلاغ الاسقاء والاسیلاغ باک برداشتن مردم از نکوہش و عار ؃ فی وردہا یہ مصدر مضاف ہے مفعول بہ کی طرف ای فی ورد المظالم ؃ مولغا ای مسقیًا غیرہ من اولغ اذا حمل غیرہ علی الولوغ والمراد ھھنا حمل العامل علی الظلم یرید انہ یباشر الظلم تارۃً و تارۃً یحمل علی غیرہ علی الظلم ؃ ما ان کلمۃ ما نافیۃ وان زائدۃ یعنی لا یبالی بصلاح دینہ و فسادہ ؃ اوتغا از افعال ایتاغ مصدر بمعنی ہلاک کرنا اور فساد کرنا یقال وتغ وتغًا ای ہلک از سمع ؃ یا ویحہ ای یا قوم انظر وا ویحہ فرق میان ویح و ویل آنست کہ ویل برائے کسی گویند کہ ببلا در افتد و ترحم بر و نکنند و ویح در حق کسے گویند کہ مبتلائے بلا باشد و برائے رستگاریش ازان ورطہ دعا کنند و ترحم بر و نمایند از ہری گفتہ و ویح کلمۂ رحمت است. و ویل کلمۂ عذاب ؃ یوقن ای یجزم اور یہ ایقان سے ہے بمعنی یقین کرنا واعلم ان ایقن و استیقن و یقن کلھا بمعنی علم و تحقق و یقال یقن الامر ای وضح و ثبت والمصدر یقن و یقن از سمع ؃ لما طغی ای لما ظَلَمَ یہ لو کا جواب ہے۔ ای لو کان یوقن انہ حالۃ الغنی لا تبقے بل تفنی بعد زمن یسیر لم یجتر علے الظلم والطغیان لما میں ما نافیہ ہے اور طغی یہ طغیان سے ماخوذ ہے از ضرب و سمع بمعنے سرکشی اور

ظلم کرنا اور گناہوں میں حد سے بڑھ جانا ۱۸؎ افک اور افکۃ افیکۃ بمعنی جھوٹ و گناہ یقال افکہ عن رائہ ای صرفہ از ضرب والمصدر افک ۱۹؎ الوشاۃ یہ واشی کی جمع ہے جیسے قضاۃ قاضی کی جمع بمعنی چغل خور ۲۰؎ لما صغا از نصر و سمع صغو مصدر بمعنی جھکنا یقال صغا الیہ جبکہ وہ جھکے اور اس میں ما نافیہ ہے اور یہ لو کا جواب ہے ای لو علم الوعید الذی ورد فیمن امال سمعہ الی کذب الوشاۃ لم یصغ الیہ اصلاً ۲۱؎ فانقد از انفعال انقیاد مصدر بمعنی تابعدار اور مطیع ہونا خطاب للمستصرخ المظلوم ای کن مطیعاً ایھا المظلوم لھذا الظالم فانہ سیزول دولتہ ۲۲؎ تغاض یہ امر حاضر کا صیغہ ہے تغاضی سے از تفاعل بمعنی چشم پوشی کرنا والمراد ھھنا تحمل المکروہ والصبر علی ظلمہ ۲۳؎ الغی از افعال بمعنی ترک و اہمل ۲۴؎ الرعایۃ مصدر بمعنی محافظۃ الحقوق ۲۵؎ لغا لغو مصدر از نصر ای اتی باللغو ای الباطل ولغا فی قولہ یلغو ولغا یلغی ولغی لغیً ولغایۃ وملغاۃ یعنی بغیر سوچے سمجھے بولنا و غلطی کرنا ۲۶؎ ارع یہ امر حاضر کا صیغہ ہے رعیٌ سے بمعنی حفاظت کرنا علی وزن اخش از سمع ۲۷؎ المرار بالضم شجر مر اذا اکلتہ الابل تورمت مشافرہا اس کا واحد مرارۃ ہے بمعنی کڑوا درخت ۲۸؎ ورد یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ورد سے بمعنی تو اتر از ضرب ۲۹؎ الاجاج ماء شدید الملوحۃ والحرارۃ (گرم پانی) وفی التنزیل ھذا ملحٌ اجاج ۳۰؎ السیغا میٹھا پانی الماء العذب الذی یسوغ فی الحلق سریعاً من طیبہ من ساغ الماء او الشراب سھل مشربہ از نصر و ضرب والمصدر السوغ والسیغ۔

وَاحْمِلْ اَذَاهُ وَلَوْ اَمَضَّكَ مَسُّهُ	وَاَسَالَ غَرْبَ الدَّمْعِ مِنْكَ وَاَفْرَغَا	فَلَيُضْحِكَنَّكَ الدَّهْرُ مِنْهُ اِذَا نَبَا
عَنْهُ وَشَبَّ لِكَيْدِهِ نَارُ الْوَغٰى	وَلَيَنْزِلَنَّ بِهِ الشَّمَاتُ اِذَا بَدَا	مُتَخَلِّيًا مِنْ شُغْلِهِ مُتَفَرِّغَا
وَلَتَاوِيَنَّ لَهُ اِذَا مَا خِلْتَهُ	اَضْحٰى عَلٰى تُرْبِ الْهَوَانِ مُمَرَّغَا	هٰذَا لَهُ وَلَسَوْفَ يُوْقَفُ مَوْقِفًا
فِيْهِ يُرٰى رَبُّ الْفَصَاحَةِ اَلْثَغَا	وَلَيُحْشَرَنَّ اَذَلَّ مِنْ فَقْعِ الْفَلَا	وَيُحَاسَبَنَّ عَلَى النَّقِيْصَةِ وَالشَّغَا

الترجمۃ والمطالب

اور تو اس کی تکلیف کو برداشت کر اگرچہ اس کا چھونا یا رگڑ، تجھ کو جلا دے اور تیرے آنسوؤں سے ڈول بھر بھر کر بہادے اور بکھیر دے، پس البتہ (عنقریب) زمانہ تجھے ہنسائے گا۔ جب کہ زمانہ اس سے ناموافق ہو۔ اور اس کے مکر سے لڑائی کی آگ بھڑک اٹھے گی، جب وہ خدمت سے علیحدہ ہوگا تو زمانہ اس کے ساتھ ہی خوشی کو اتارے گا (یا خوشی اس کے ساتھ اترے گی)، اور جب کہ تو اس کا رخسارہ ذلت کی مٹی میں ملا ہوا دیکھے گا تو تو خود رحم کرے گا (یا تو کڑھے گا) یہ تو دنیا کا حال تھا۔ اور وہ عنقریب ایسی جگہ کھڑا کیا جائے گا جہاں تیز زبان بھی گونگا ہوگی۔ اور قیامت میں سانپ کی چھتری (سماروغ) گھاس سے بھی زیادہ ذلیل اٹھایا جائے گا۔ اور کمی زیادتی کا وہاں حساب ہوگا۔

تشریح لغات

۱؎ واحمل اذاہ ای تحمل ظلمہ ۲؎ امضک ای آلمک واوجعک و احرقک از افعال یقال مض مضضاً ای الم من وجع المصیبۃ از سمع ۳؎ غرب مصدر بمعنی بڑا ڈول یقال بعینہ غربٌ جبکہ آنسو نہ تھمیں یہاں پر آنکھ کو غرب سے تشبیہ دی ہے ۴؎ افرغا افراغ مصدر از افعال بمعنی خالی کرنا یقال افرغ الاناء جبکہ وہ برتن خالی کرے۔ اور اس کا مجرد

فتح اور نصر اور سمع سے آتا ہے یقال فرغ فراغاً و فروغاً من العمل جبکہ وہ کام سے خالی ہو و فرغ لہ والیہ جب کہ وہ قصد کرے و فرغ الظرف جبکہ برتن خالی ہو و فرغ علیہ الماء جبکہ وہ پانی گرائے ؎۵ فلیضحکنک یہ لام تاکید کا صیغہ ہے اضحاک مصدر از افعال بمعنے ہنسانا اور یہ ضحک کا متعدی ہے ؎۶ نباء از فتح یقال نباء نباءً و نبوءًا جبکہ دور ہوا اور الگ ہوا اور ناموافق ہونا ؎۷ شب از نصر یقال شبت شبوبًا جبکہ وہ آگ بھڑکائے ومنہ شبت النار و شب الشیٔ جبکہ وہ زیادہ بلند ہو ؎۸ لکیدہ کید مصدر بمعنے مکر و حیلہ و خباثت و لڑائی والجمع کیادٌ اور اس میں لام وقت کے لئے ہے ؎۹ نار بمعنی آگ اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کیا جاتا ہے والجمع انور و نیران و نیرۃٌ ؎۱۰ الوغیٰ اور الوغی کے معنی شور اور آواز اور لڑائی کے ہیں ؎۱۱ الشمات بمعنی خوشی یقال شمت بفلان ای فرح ببلیتہ فھو شامت والجمع شمات از سمع والمصدر شمات و شماتۃ ؎۱۲ متفرغا اسم فاعل کا صیغہ از تفعل یقال تفرغ فلان جب کہ وہ کام سے خالی ہو ؎۱۳ لتأدین ای لترحمن اور یہ ادی یادی لہ ادیۃً سے ماخوذ ہے اذا رق لہ و رحمہٗ از ضرب ؎۱۴ اذا ماخدہ اس میں اذا تو شرط کے لئے ہے اور ما زائد ہے اور خدہٗ کا فعل محذوف ہے ای اضحی خدہ ، خد بمعنی رخسارہ والجمع خدود ؎۱۵ ترب بضم التاء و بفتح التاء بمعنے مٹی ؎۱۶ ممرغا اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل بمعنی مٹی میں ملا ہوا یقال مرغ فی التراب تمریغا ای قلبہ و مرغ مرغًا ای تدنس از سمع ؎۱۷ ھذا لہ ای ذلۃ العزل فی الدنیا ؎۱۸ موقفا اور موقفہ کے معنی ٹھیرنے کی جگہ کے ہیں از ضرب ؎۱۹ رب الفصاحۃ یعنی صاحب فصاحت اور اس سے مراد فصیح ہے ؎۲۰ الثغا ای اخرسًا محبوس اللسان وھو ایضا یتحول لسانہ من السین الی الثاء او من الراء الی الغین او اللام یقال لثغ لثغا ای کان بہ لثغۃ فھو الثغ از ھمع وقال استاذی مد ظلہ الثغ وہ شخص جس سے حرف نہ نکلے اور زبان کانپے واعلم ان الرتۃ حبسۃٌ فی لسان الرجل وعجلۃ فی کلامہ واللکنۃ والحکلۃ عقدۃ فی اللسان وعجمۃ فی الکلام والھتھتۃ والھثھثۃ بالتاء والثاء حکایۃ صوت العی والالکن واللثغۃ ان یتحول لسانہ من السین الی الثاء او من الراء الی الغین ؎۲۱ فقع ضرب من الکماءۃ ینبت علی وجہ الارض جیسے سانپ کی چھتری یا جس کو ہندی میں بھین چھترا اور گکرمتہ کہتے ہیں اور فارسی میں سماروغ کہتے ہیں اور یہ سفید پھول مثل چھتر کے جو زمین کے نمناک حصہ پر اگتا ہے والجمع ، فقعۃ فقوع و نقعۃ ؎۲۲ الفلا بمعنے وسیع جنگل والجمع افلاءٌ اور یہ فقع الفلا انسان کے حق میں ضرب المثل ہے جبکہ وہ بہت ہی ذلیل اور خوار ہو یقال اذل من فقع الفلا ؎۲۳ النقیصۃ بمعنے عیب گیری و بری خصلت والجمع نقائص ؎۲۴ الشغا ای الزیادۃ یقال شغی السنّ شغوا و شغیٌ و شغا ای زادت طولاً علی سواھا از نصر و سمع ۔

وَيُؤَاخَذَنَّ بِمَا اجْتَنَى وَمَنِ اجْتَنَى ۔ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ بِالْوَرَى بَلْ اَبْلَغَا

وَيُطَالَبَنَّ بِمَا احْتَسَى وَبِمَا ارْتَغَى ۔ حَتَّى يَعَضَّ عَلَى الْوِلَايَةِ كَفَّهُ

وَيُنَاقَشَنَّ عَلَى الدَّقَائِقِ مِثْلَ مَا ۔ وَلَوَدَّ لَوْ لَمْ يَبْغِ مِنْهَا مَا بَغَى

ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا الْمُتَوَشِّحُ بِالْوِلَايَةِ ۔ الْمُتَرَشِّحُ لِلرِّعَايَةِ ۔ دَعِ الْاِدْلَالَ بِدَوْلَتِكَ وَالْاِغْتِرَارَ بِصَوْلَتِكَ فَاِنَّ الدَّوْلَةَ رِيحٌ قُلَّبٌ ۔ وَالْاِمْرَةَ بَرْقٌ خُلَّبٌ ۔ وَاِنَّ اَسْعَدَ الرُّعَاةِ مَنْ سَعِدَتْ بِهِ رَعِيَّتُهُ ۔ وَاَشْقَاهُمْ فِي الدَّارَيْنِ مَنْ سَاءَتْ رِعَايَتُهُ ۔ فَلَا تَكُ مِمَّنْ يَذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيُلْغِيهَا ۔ وَيُحِبُّ الْعَاجِلَةَ وَيَبْتَغِيهَا ۔

الترجمۃ والمطالب

اور مواخذہ کیا جائیگا کہ کیا کمائی اس نے کی اور کس چیز کو اس نے پسند کیا اور مطالبہ اس سے کیا جائے گا کہ کتنا اس نے پیا اور کھایا تھا۔ (یعنی اس نے کتنا دودھ اور بالائی کھائی تھی) اور اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی تفتیش کی جائے گی کہ وہ مخلوق کے ساتھ کیا احسان کرتا تھا بلکہ اس سے زیادہ اس وقت اس کو کفِ افسوس ملنا پڑے گا (یعنی وہ والی ہونے کی وجہ سے اپنی ہتھیلی کو کاٹے گا) اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش میں نہ چاہتا جس چیز کو میں نے چاہا تھا۔ پھر اس نے کہا لے ولایت کے ساتھ مزین ہونے والے اور رعایا کو تربیت کرنے والے تو اپنی دولت پر اترانا چھوڑ دے اور تو اپنے دبدبے سے دھوکے میں نہ پڑ اس لئے کہ دولت تو ہوا جیسی پلٹنے والی ہے امیری صرف دھوکہ باز بجلی ہے اچھا حاکم وہی ہے جس کی رعیت کا اس کے ساتھ اچھا سلوک ہو اور ایسا حاکم دین اور دنیا میں بہت ہی بڑا بدبخت ہے جس سے اس کی رعایا رنجیدہ ہو۔ پس تو ان لوگوں میں سے نہ ہو جو آخرت کو قصد کر کے چھوڑتے ہیں اور دنیا (یعنی مال متعجل) کو وہ اچھا سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسی کو چاہتے ہیں۔

تشریح لغات

لہ اجتنی از افتعال اجتناءً مصدر بمعنے چننا اور یہاں اس سے مراد جمع کرنا اور کمانا ہے اور بعض نسخوں میں اجتبی ہے اجتباءً مصدر بمعنے پسند کرنا یقال جبیت الماءَ او الخراج جبایۃً از ضرب ای جمعتہ اور اجتناء کے معنی پسند کرنے کے بھی آتے ہیں اور اگر دونوں جگہ اجتناء ہے تو اول کے معنی جمع کرنے کے اور دوسرے کے معنی پسند کرنے کے ہیں ۲ اِحتسی از انتعال احتساءً مصدر بمعنی گھونٹ گھونٹ پینا۔ یقال حسا حسواً واحتسیٰ ای شرب الحسوۃ از نصر واعلم ان الحسو فی الاصل مختص المرقۃ یقال حسا المرقۃ کما انہ یقال بلع الطعام وسرط الفالوذج ولعق العسل وجرع الماء وسف السویق ۳ ارتغا ای اخذ الرغوۃ وھی ما علی اللبن من الزبد یقال رغا اللبن رغواً ای صار لہ رغوۃ از نصر۔ ۴ ینا قش مناقشۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی جھگڑا کرنا یقال ناقش نلاناً ای جادلہ وناقش فی الحساب ای استقصیٰ فی حسابہ واما نقش نیقال نقش عن الشیٔ ای استقصیٰ کشفہ ویقال نقش الشیٔ ای نونہ بلونین او اکثر وزینہ از نصر۔ ۵ الدقائق یہ دقیقہ کی جمع ہے اس سے مراد چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ۶ الوریٰ یہ وری کا اسم ہے بمعنی مخلوق اور ابو الوریٰ یہ زمانے کی کنیت ہے۔ ۷ ابلغ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی بہت ہی زیادہ اچھا از نصر و کرم ۸ یعض از سمع اس کا مصدر عضٌ وعضیضٌ ہے بمعنی دانت سے کاٹنا اور یہاں مراد اس سے پشیمان ہونا ہے وفی التنزیل ولوم یعض الظالم علی یدیہ ۹ یودُّ وُدٌّ مثلثۃ ووَدّاً ووِدادۃً ومَوَدَّۃً وموددۃً مصدر از سمع بمعنے خواہش کرنا و محبت کرنا ۱۰ لم یبغ از ضرب یقال بغی الشیٔ بغاءً و بغیاً وبغیٰ وبغیۃً وبغیۃً جبکہ وہ چیز کو طلب کرے ۱۱ المتوشح توشح مصدر از تفعل اور یہ وشاح بالضم والکسر سے ماخوذ ہے جس کے معنی پٹکہ کے ہیں وبالہمزۃ مثلہ والجمع وُشُحٌ و اوشحۃ (صراح) وفی المنجد الوشاح بالکسر السیف والقوس وبالضم شبہ قلادۃ من نسیج عریض یرصع بالجوھر تشدہ المرأۃ من عاتقھا وکشحیھا والجمع وشائح ایضا یقال توشح ای لبس الوشاح ۱۲ المترشح ترشح مصدر از تفعل ای المتاھل یقال ترشح الرجل للامر ای تاھل لہ بمعنی مستعد ۱۳ للرعایۃ مصدر بمعنی نگہبانی وانتظام وحفاظت از رعی یرعیٰ رعیاً ورعایۃً ومرعیً ۱۴ الادلال مصدر بمعنی ناز کرنا اور یہاں مراد اس سے غرور کرنا ہے یقال دلت المرأۃ علی زوجھا دلالاً ای تغنجت وتلوّت واظھرت جرأۃً علیہ فی تلطف از ضرب وسمع والمصدر دلٌّ ودلال ودلالٌ ۱۵ بدولتک اعلم ان بین الدولۃ والصولۃ وبین القلب والخلب جناس لاحق۔ ۱۶ الاغترار مصدر از انتعال بمعنے دھوکا دینا ۱۷ بصولتک بمعنی غلبہ وحملہ ای بعزک وتھرک از نصر والمصدر صول وصوول وصیالٌ وصیلان والمصالۃ یقال صال علیہ ای سطا علیہ وقھرہ وصیل لہ الامر ای اتیح لہ وایضا صال علیہ معناہ وثب والمصد

صول وصولة ازنصر ۱۸ الدولة بضم الدال وفتحها مايتداول فيكون مرة لهذا ومرة لذاك فيطلق على المال والغلبة والدولة عند ارباب السياسة تطلق على الملك ووزراءه والجمع دول ودولٌ ويقال الدهر دولٌ اى لاثبات فيه و لاقرار ازنصر ۱۹ قلب اى كرتح متقلبة بمعنے پلٹنے والا اور بہت الٹنے پلٹنے والا ۲۰ والامرة بمعنے امیری یقال امر الرجل اى صار اميرًا وامر عليه اى ولى ازسمع ومصدر امرٌ بفتح الميم وايضا يابه كرم والمصدر امرۃٌ وامارة ۲۱ برق خلب اى خادع لاماء فيه واصله من خلب بمعنى خدع بلطيف الكلام والصفة منه خالبٌ وخلوبٌ وخلاب وخليوب والمصدر خلب وخلاب وخلابة ازنصر ۲۲ الرعاة یہ راعی کی جمع ہے بمعنے بہت الفت کرنے والا اور حاکم قوم ۲۳ سعدت ازسمع سعادت مصدر بمعنے نیک بخت ہونا ۲۴ ساءت یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یقال ساء یسوء الشئ جبکہ قبیح اور بُری ہو ۲۵ یذر ازو ذریذر رد ذرًا جبکہ وہ چھوڑے وفی التنزیل فذرہم ومایفترون ۲۶ الآخرة بمعنی دار البقاء ۲۷ العاجلة بمعنی دنیا اور یہ عاجل کا مؤنث ہے وفی التنزیل کلّا بل تحبون العاجلة الخ

وَيَظْلِمُ الرَّعِيَّةَ وَيُؤْذِيهَا. وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا. فَوَاللهِ مَا يَغْفُلُ الدَّيَّانُ. وَ وَلَا تُهْمَلُ يَا اِنْسَانُ. وَلَا تُلْغَى الْاِسَاءَةُ وَلَا الْاِحْسَانُ. بَلْ سَيُوْضَعُ لَكَ الْمِيْزَانُ. وَكَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ. قَالَ فَوَجَمَ الْوَالِيْ لِمَا سَمِعَ. وَامْتُقِعَ لَوْنُهُ وَانْتُقِعَ. وَجَعَلَ يَتَافَّفُ مِنَ الْاِمْرَةِ. وَيُرْدِفُ الزَّفْرَةَ بِالزَّفْرَةِ. ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الشَّاكِيْ فَاَشْكَاهُ. وَاِلَى الْمَشْكُوِّ مِنْهُ فَاَشْجَاهُ. وَالْطَفَ الْوَاعِظَ وَحَبَاهُ. وَاسْتَدْعٰى مِنْهُ اَنْ يَّغْشَاهُ. فَانْقَلَبَ عَنْهُ الْمَظْلُوْمُ مَنْصُوْرًا. وَالظَّالِمُ مَحْصُوْرًا. وَبَرَزَ الْوَاعِظُ يَتَهَادٰى بَيْنَ رُفْقَتِهٖ. وَيَتَبَاهٰى بِفَوْزِ صَفْقَتِهٖ. وَاعْتَقَبْتُهُ اَخْطُوْ مُتَقَاصِرًا. وَاُرِيْدُ لَمْحًا بَاصِرًا. فَلَمَّا اسْتَشَفَّ مَا اُخْفِيْهِ. وَفَطِنَ لِتَقَلُّبِ طَرْفِيْ فِيْهِ.

الترجمة والمطالب

اور رعیت پر ظلم کرتا ہے۔ اور رعیت کو تکلیف دیتا ہے اور جبکہ وہ والی بنتا ہے تو وہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ زمین میں تباہی اور فساد برپا کرے، پس خدا کی قسم منتقم حقیقی (بدلہ دینے والا) اس سے غافل نہیں ہے اور بغیر بازپرس کئے تو اے انسان نہیں چھوڑا جائے گا اور نہ برائی بھلائی بغیر بدلہ کے رہیں گی۔ اور عنقریب تیرے اعمال تولنے کے لئے ترازو رکھی جائے گی۔ اور جیسا تو معاملہ کرے گا ویسا معاملہ کیا جائے گا (یا قرض دیا جائے گا۔ جیسا کہ تو قرض دے گا) راوی کہتا ہے پس یہ اشعار سن حاکم کر کھسیا گیا (جو کچھ کہ اس نے سنا) اور اس کا رنگ متغیر ہوا اور اس کی رونق جاتی رہی اور وہ حکومت (یا ولایت) پر افسوس کرنے لگا۔ اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ پھر اس نے شکایت کرنے والے کی طرف قصد کیا اور اس کی شکایت دور کی اور جس کی شکایت کی گئی تھی، اس کو غمگین کیا (معزول کیا) اور اس نے واعظ صاحب سے مہربانی کا برتاؤ کیا، اور اس کو عطیہ دیا اور اس سے استدعا کی کہ آپ میرے یہاں ضرور آیا کریں، الحاصل مظلوم کامیاب ہوکر لوٹا اور ظالم قیدی بن کر اور واعظ صاحب اپنے دوستوں کے ہمراہ خراماں خراماں اور اپنے معاملہ کی کامیابی پر فخر

کرتے ہوئے باہر آئے اور میں بھی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہوا اور گھورتا ہوا واعظ صاحب کے پیچھے روانہ ہوا اور جس چیز کو میں مخفی رکھنا چاہتا تھا. ان کو جب اس کا علم ہوا اور میرے بار بار اپنی طرف دیکھنے کو انہوں نے تاڑ لیا (سمجھ لیا)۔

تشریح لغات

[1] تولی از تفعل یقال تولی الامر تولیاً جبکہ وہ ذمہ داری لے اور وہ کسی کام کے لئے مستعد ہو وتولیٰ فلانا یعنی والی مقرر کرنا وتولی عنہ اعراض کرنا وتولی بار بار پیٹھ دے کر بھاگنا وتولی الشیٔ کسی چیز کے ساتھ لازم ہونا [2] یغفلی یقال غفل عنہ ای سہا عنہ وترکہ وغفل الشیٔ ای سترہ از نصر والمصدر غفلٌ وغفولٌ وغفلۃ [3] الدیان خداوند تعالیٰ ومالک یوم الدین وقہار وحاکم ومحاسب اور جزا دینے والا وفی اقرب الموارد دیان ایسے بدلہ دینے والے کو کہتے ہیں جو سب کو بدلہ دے عام اس سے کہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور معنے بہت ہی اچھے ہیں [4] تہمل از ضرب یقال ہملت الابل جبکہ اونٹ بغیر چرواہے کے آزاد پھرے اور یہاں اس کے معنے چھوڑنے کے ہیں [5] المیزان بمعنی ترازو والجمع موازین والمراد ھٰھنا میزان الاعمال للعدل وفی التنزیل ونضع الموازین القسط [6] تدین از ضرب یقال دانہ دیناً جبکہ وہ خدمت کرے بھلائی کرے مالک ہونا وغلام بنانا وناپسندیدہ بات پر اکسانا وقرض دینا اور یہاں معنی معاملہ کرنے کے ہیں [7] فوجم ای سکت یقال وجم وجما ای سکت وعجز عن التکلم من شدۃ الغیظ او الخوف عبس وجھہ واطرق لشدۃ الحزن از ضرب [8] امتقع امتقاع مصدر از افتعال یقال امتقع لونہ ای تغیر من حزنٍ او فزعٍ اور بیۃ ھذا علی بناءہ للمفعول واما امتقع مبنیا للفاعل فیقال امتقع الفصیل ما فی ضرع امہ ای شربہ اجمع وامتقع الفصیل امہ ای وضعھا ویقال مقع الشراب ای شرب [9] انتقع انتقاع مصدر از افتعال بمعنی متغیر ہونا والتغیر لامر اصابہ کالحزن والفزع وھو ایضا یستعمل مجھولاً وقیل ھو لغۃ فی امتقع اما المعروف فیقال انتقع النقیعۃ ای نحرھا ویقال انتقع القوم نقیعۃً ای ذبحوا من الغنیمۃ شیئا قبل الاقتسام [10] یتأفف تأفف مصدر از تفعل بمعنے اُف اُف کہنا وافسوس کرنا [11] یردف ارداف مصدر از افعال بمعنے پیچھے کرنا یقال اردفہ جبکہ وہ اپنے پیچھے سوار کرے وبمعنی پے درپے ہونا واردف الشیٔ وبالشیٔ وعلیہ جبکہ وہ کسی چیز کے پیچھے کسی چیز کو کرے [12] الزفرۃ بمعنے لمبے لمبے سانس التنفس مع مد النفس والزفیر تردد النفس حتی تنتفخ منہ الضلوع وفی التنزیل لھم فیھا زفیر [13] اشکاہ ای ازال شکواہ از افعال یقال اشکی فلاناً جبکہ وہ شکایت کو زائل کرے اور اس کے معنی شکایت قبول کرنے کے بھی آتے ہیں [14] المشکو اسم مفعول کا صیغہ جس کے سامنے شکایت کی جائے یعنی حاکم ظالم [15] اشجاہ ای اذراہ وابکاہ واحزنہ واغصہ از افعال یقال اشجاہ جبکہ غمگین کرے اور خوش کرے یا اضداد میں سے ہے اور برانگیختہ کرنا [16] حباہ ای اعطاہ از نصر یقال حباہ حبواً ای اعطاہ [17] یغشاہ از نصر یقال غشا یغشو غشواً جبکہ وہ کسی کے پاس آئے [18] انقلاب مصدر از انفعال بمعنی لوٹنا [19] محصوراً حصر مصدر از نصر وضرب یقال حصر الرجل حصراً جبکہ وہ تنگ دل ہو اور بمعنے گھیرنا اور یہاں اس کے معنی قیدی کے ہیں [20] برز ای ظہر وخرج برز مصدر از نصر [21] یتہادی از باب تفاعل تہادی مصدر باوقار آہستہ آہستہ چلنا ای یمشی متمایلاً مشی الوقار ویقال تہادی الرجل جبکہ وہ لڑکھڑاتے ہوئے تنہا چلے دجاء یتہادی بین اثنین وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتا ہوا آیا اور اس کے معنی بعض کو بعض کا ہدیہ دینے کے بھی آتے ہیں [22] یتباہی از تفاعل تباہی مصدر بمعنی فخر کرنا یقال بہا وبہی وبھو بہاءً ای حسن نظرف از نصر وسمع وکرم یقال تباہی ای تفاخر [23] الفوز مصدر الظفر بالخیر مع حصول السلامۃ از نصر [24] صفقۃ خرید وفروخت میں ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور عقد بیع [25] اعتقبہ از افتعال اور یہ عقب سے ماخوذ ہے بمعنی پیچھے جانا ای اتبعہ ومشیت خلفہ [26] اخطو از نصر یقال خطا خطواً جبکہ وہ قدموں کے درمیان کشادہ کر کے چلے ای امشی خلفہ [27] لحا باصراً یقال لا رینک لحاباصراً یعنی میں تم کو صاف، ور

روشن معاملہ دکھلاؤں گا۔ اور اس کا اکثر استعمال وعید کے موقع پر ہوتا ہے ۲۸ استشف از استفعال ای ابصروا ستقصٰے یقال استشف ای نظر الی ماوراءہ دیقال شف الشیٔ شفوفًا وشفیفًا وشففًا ای رق فظہر ماوراءہ از ضرب ۲۹ لتقلب طرفی ای تردد بصری وتنظری الیہ۔

قَالَ خَیْرُ دَلِیْلَیْکَ مَنْ اَرْشَدَ۔ ثُمَّ اقْتَرَبَ مِنِّیْ وَاَنْشَدَ ؎

اَنَا الَّذِیْ تَعْرِفُہٗ یَا حَارِثُ	حِدْثُ مُلُوْکٍ فَکِہٌ مُنَافِثُ	اُطْرِبُ مَا لَا تُطْرِبُ الْمَثَالِثُ
طَوْرًا اَخُوْ جِدٍّ وَطَوْرًا عَابِثُ	مَا غَیَّرَتْنِیْ بَعْدَکَ الْحَوَادِثُ	وَلَا الْتَحٰی عُوْدِیْ خَطْبٌ کَارِثُ
وَلَا فَرٰی حَدِّیْ نَابٌ فَارِثُ	بَلْ مِخْلَبِیْ بِکُلِّ صَیْدٍ ضَابِثُ	وَکُلُّ سَرْحٍ فِیْہِ ذِئْبِیْ عَائِثُ
	حَتّٰی کَاَنِّیْ لِلْاَنَامِ وَارِثُ	

الترجمۃ والمطالب

تو اس نے یہ کہا دو رہنماؤں میں سے بہتر رہنما وہ ہے جو صحیح راستہ بتائے (یا دکھائے) پھر وہ مجھ سے قریب ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا ؎ اے حارث میں وہ ہوں جس کو تو پہچانتا ہے اور بادشاہوں کا میں قصہ گو ہوں (یعنی صاحب خاص) اور خوش طبع اور ہم سخن وہمراز ہوں اور میں ایسا وجد میں لاتا ہوں کہ آلات غنا بھی نہیں لا سکتے ہیں اور میں کبھی واقعی بات کہتا ہوں اور کبھی شعبدہ باز (یا کبھی مذاق کرنے والا ہوتا ہوں) اور تم سے جدا ہونے کے بعد میرا حال مصائب وحوادثات زمانہ نے نہیں بدلا اور نہ میری لکڑی کو سخت حوادثات چھیل سکے (یا عیب دار کر سکے) اور نہ میرے دانتوں کو کوئی چیر پھاڑ کرنے والی تیزی (یا دھار) توڑ سکی بلکہ میرا چنگل یا پنجہ ہر شکار کو پکڑنے والا ہے اور ہر چھٹے ہوئے جانور (چوپایہ کو) میرا بھیڑیا ہلاک کر دیتا ہے۔ گویا میں تنہا عام دنیا کا وارث ہوں۔

تشریح لغات

دلیلیک یہ دلیل کا تثنیہ ہے ہر وہ چیز جس سے رہ نمائی ہو سکے بمعنی حجت ورہنما والجمع ادلۃ وادلاء جبکہ وہ دو رہنما ہوں پس ان میں سے اچھا کون ہے جو سیدھے راستہ پر حارث بن ہمام کے پہنچائے یعنی خیر دلیلیک من دلک علی یعنی ابوزید نے یہ محسوس کیا کہ حارث مجھے دیکھ رہا ہے اور شک کر رہا ہے تو اس نے یہ کہا خیر دلیلیک الخ ۲ ارشد از افعال اور یہ رشد سے ماخوذ ہے بمعنی راستہ دکھانا یقال ارشدہ علی کذا وعلیہ لہ جبکہ وہ ہدایت کرے ۳ حدث ملوک بادشاہوں کا قصہ گو ہوں ملوک یہ ملک کی جمع بمعنے بادشاہ وصاحب قوت اور اس کی جمع املاک بھی آتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے ۴ فکہ یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی خوش طبع اور بہت ہنسنے ہنسانے والا از سمع ۵ منافث اسم فاعل کا صیغہ از مفاعلہ منافثۃ مصدر بمعنے چپکے چپکے باتیں کرنا ۶ اطرب از افعال اطراب مصدر بمعنی خوشی پر برانگیختہ کرنا ۷ المثالث یہ مثلث کی جمع ہے جو تانت کہ تین لٹ کا ہو بربط باجہ کا تیسرا تانت ساز کے پہلے تار کو زیر اور دوسرے کو بم اور تیسرے کو مثالث کہتے ہیں والمراد ہہنا آلات المغانی والطرب ۸ اخو جد واقعی بات کہنے والا اور یہ ہزل کی نقیض ہے ۹ عابث اسم فاعل کا صیغہ عبث مصدر بمعنی کھیل کود کرنا اور مذاق

از سمع ۱۰ه التحی التحا مصدر از افتعال درخت کی چھال چھیلنا یقال لحاه الشجرة لحوا ولحی ای قشرہا از نصر وضرب اور یہاں اس سے مراد عیب دار کرنا ہے ۱۱ه خطب مصدر بمعنی امر عظیم ومعاملہ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اور یہ ناپسندیدہ معاملہ کے لئے مستعمل ہے والجمع خطوبٌ ۱۲ه کارث غم انگیز معاملہ ای الثقیل الشاق والجمع کوارث یقال کرث الغم فلانا کرثًا ای اشتد علیہ از نصر وضرب ۱۳ه فری از ضرب یقال فری الشئی فریًا ای قطع وشق والفری قطع الجلد للحرز والاصلاح والافراء للافساد والافتراء فیہما وفی الافساد اکثر و لذلک استعمل فی القران فی الکذب والشرک والظلم نحو ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثمًا عظیما ۱۴ه حدی الحد مصدر دو چیزوں کے درمیان کی روک اور کسی چیز کی انتہا وتلوار کی دھارا ور شراب کی تیزی والجمع حدودٌ ۱۵ه ناب کچلی کے دانت اور یہ مؤنث ہے انیبٌ وانا بیب ونیوبٌ یقال نابہ نیبًا ای اصابہ نابہ از ضرب ۱۶ه فارث یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے جگر مارنے والا اور چیرنے والا یقال فرث الکرش فرثا ای شقہ واخرج ما فیہا من الفراثة (گوبر) از نصر وضرب ۱۷ه مخلبی پنجہ یا چنگل الظفر خصوصًا من السباع والجمع مخالب یقال خلبہ بظفرہ خلبًا ای خدشہ وجرحہ از نصر وضرب ۱۸ه ضابث ای ناشبٌ وقابض یقال ضبث بالشئی ضبثا ای قبض علیہ قبضًا شدیدًا از ضرب ۱۹ه سرح یعنی چوپایہ المواشی تغدو فی المسرح وتروح منہ الواحد سرحةٌ ۲۰ه ذیبٌ بھیڑیا والجمع ذابٌ وذوبانٌ اور اذوبٌ ۲۱ه عائث ای مفسد یقال عاث الشئی عیثا ای افسدہ از ضرب ۲۲ه للانام بمعنے مخلوق اور انیم کے معنی بھی مخلوق کے آتے ہیں۔ اور انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے۔

سَامُهُمْ وَحَامُهُمْ وَيَافِثُ ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ ۔ فَقُلْتُ لَهٗ تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَاَبُوْزَيْدٍ وَلَقَدْ قُمْتَ لِلّٰهِ وَلَا عَمْرُوْبْنُ عُبَيْدٍ ۔ فَهَشَّ هَشَاشَةَ الْكَرِيْمِ اِذَا اُمِّرَ ۔ وَقَالَ اسْمَعْ يَا ابْنَ اُمَّ ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ ؎

عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ وَلَوْ اَنَّهٗ　　　اَحْرَقَكَ الصِّدْقُ بِنَارِ الْوَعِيْدِ

وَابْغِ رِضَا اللّٰهِ فَاَغْبَى الْوَرٰى　　　مَنْ اَسْخَطَ الْمَوْلٰى وَاَرْضَى الْعَبِيْدِ

ثُمَّ اِنَّهٗ وَدَّعَ اَخْدَانَهٗ ۔ وَانْطَلَقَ يَسْحَبُ اَرْدَانَهٗ ۔ فَطَلَبْنَاهُ مِنْ بَعْدُ بِالرَّيِّ ۔ وَاسْتَنْشَرْنَا خَبَرَهٗ مِنْ مَدَارِجِ الطَّيِّ ۔ فَمَا فِيْنَا مَنْ عَرَفَ قَرَارَهٗ ۔ وَلَا دَرٰى اَيُّ الْجَرَادِ عَارَهٗ ۔

الترجمة والمطالب سام اور حام اور یافث سب کا یا سام کی میں اولادیں ہوں۔ حارث بن ہمام کہتا ہے پس میں نے اس سے کہا خدا کی قسم تحقیق کر تو دیا شاید) ابو زید ہے اور آپ اللہ کی خوشی کے لئے ایسے مستعد ثابت ہوئے کہ عمرو بن عبید بھی آپ کے مقابلہ میں کچھ نہیں پس وہ یہ سُن کر بہت ہی خوش ہوا جیسے کریم دسخی خوش ہوتا ہے جبکہ اس کا ارادہ کیا جائے اور کہنے لگا اے میرے پیارے بھائی آپ میری بات سُنیئے اور پھر وہ یہ اشعار پڑھنے لگا ؎ تم ہمیشہ سچی بات کہنا اپنے

اور لازم کر لو اگرچہ سچ بولنا خوف کی آگ میں ہی کیوں نہ جلا ڈالے اور اللہ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو تو طلب کر بس تمام دنیا میں زیادہ غبی (نالائق) وہ شخص ہے جو خدا کو ناخوش رکھے اور انسانوں کو خوش رکھے پھر اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کو رخصت کر کے اپنے دامنوں کو کھینچتا ہوا روانہ ہو گیا ہم نے بہتیرا شہروں میں اس کو ڈھونڈا اور خطوط کے ذریعہ سے اس کی ہم نے خبر معلوم کی لیکن ہم لوگوں میں سے کسی کو اس کے ٹھہرنے کی جگہ کا حال نہ معلوم ہوا اور یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کون اس کو لے گیا۔

تشریح لغات

سا ہم الخ یہ تینوں حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں جیسا کہ کلام پاک میں ارشاد ہے وجعلنا ذریتہ ہم الباقین، سام تو ابوالعرب فارس روم ہیں اور حام ابوالسند والہند وسوڈان ہیں (یعنی زنج اور حبشہ) اور یافث ابو ترک ہیں ان حضرات سے یہاں یہاں اولادیں پھیلیں اور پھر تمام روئے زمین میں پھیل گئیں، اور حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں ۲ لاعمرو بن عبید ای ولا مثل قیامہ بل فوق ذلک وہو من رؤس المعتزلۃ اور یہ عمرو زاہدی کے نام سے مشہور تھے، اور ان کی کنیت ابوعثمان ہے اور یہ عبید جولاہے کے بیٹے تھے اور عمرو نے بصرہ میں سکونت اختیار کی، اور یہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔ اور عمرو نے آپ سے بہت سے علوم حاصل کئے اس کے بعد اہل سنت کے مذہب کو چھوڑ کر معتزلہ کا مذہب اختیار کیا اور خلیفہ منصور عباسی کو اپنے نصائح سے یہ بہت رلایا کرتے تھے ایک مرتبہ خلیفۃ المسلمین منصور عباسی کے پاس وعظ و نصیحت کے بعد جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو منصور نے دریافت کیا کہ اب کب ملاقات ہو گی تو انہوں نے یہ جواب دیا لا یجمعنی وایاک بلدٌ منصور نے کہا اذاً لا نلتقی ابداً تو عمرو نے کہا ذلک الذی ارید اور یہ نہایت عابد و زاہد شخص تھے اور ان کی وفات ۱۴۴ھ میں ہوئی جب منصور کو ان کے انتقال کی خبر ہوئی تو بے ساختہ یہ کہا لم یبق علی وجہ الارض من یستحیی منہ ۳ نہش ہشاشتہ وہشاش مصدر بمعنی خوش ہونا از سمع و ضرب یقال ہشّ ہشاشۃً جبکہ وہ مسکرائے اور بھلائی پر خوش ہوا اور شادماں ہو ۴ امّ امٌّ مصدر بمعنی قصد کرنا از نصر یقال امّ جبکہ قصد کرے ۵ یا ابن ام ای یا اخی اور یہ شفقت کے وقت اہل عرب استعمال کرتے ہیں یا ابن ام اور یہ اصل میں یا ابن امی تھا و جمع الام امات وامہات اور بقول بعضے امہات انسان کے لئے اور امات بہائم کے لئے ۶ رضا اللہ ای اطلب رضاءہ تعالیٰ ۷ اغبی یہ اسم تفضیل کا صیغہ غبی مصدر بمعنی بہت ہی بے وقوف بہت جاہل از سمع ۸ اسخط از افعال اسخاط مصدر بمعنی ناراض کرنا۔ یقال اسخط جبکہ وہ غضبناک کرے ۹ المولیٰ بمعنی مالک و سردار و غلام و آزاد کرنے والا و آزاد شدہ و انعام دینے والا اور جس کو انعام دیا جائے اور محبت کرنے والا اور ساتھی اور حلیف اور پڑوسی اور مہمان اور شریک اور چچا کا بیٹا کا اور بیٹا اور بھانجا اور داماد اور رشتہ دار اور ولی اور تابع والجمع موالی اور یہاں اس سے مراد خداوند تعالیٰ ہے ۱۰ العبید یہ عبد کی جمع ہے اور اس کی جمع عباد اور عبدون اور عبدۃٌ اور اعبُدٌ اور اعباد اور عبدان اور عبدانٌ اور معبدۃ اور عبداء اور عبدی اور عبدٌ اور معبوداء آتی ہے بمعنی آدمی و غلام ۱۱ اخدانہ یہ خدن کی جمع ہے بمعنی خالص دوست واکثر استعمالہ فیمن یصاحب شہوۃ وفی التنزیل ولا متخذی اخدان یستوی فیہ المذکر والمونث والمخادنۃ المصاحبۃ والمصادقۃ ۱۲ اردانہ یہ ردن کی جمع ہے بمعنی آستین والردن اصل الکم و طرفہ الواسع ۱۳ استنشر نا استنشار مصدر از استفعال بمعنی دریافت کرنا اور تلاش کرنا ۱۴ مدارج یہ مدرجۃ کی جمع ہے بمعنی خط بھیجنا اور مدارج کی اضافت طے کی طرف لانہا تطوی علی ما فیہا واراد انہم ارسلوا فیہ الرسائل الی البلاد فلم یعرف لہ موضع ۱۵ قرار اور قرارۃ کے معنی ٹھہرنے کی جگہ اور سکون و اطمینان حاصل ہونے کی جگہ اور قرار کے معنی کسی مسئلہ میں جس پر رائے ٹھہرے کے بھی آتے ہیں ۱۶ ای الجراد غارہ ای ذہب بہ واتلفہ اس کے متعلق یہ قصہ ہے کہ جراد ایک لڑکا تھا وہ ٹڈی پکڑنے گیا۔ اور وہ واپس نہ آیا تو اس کے والد سے لوگوں نے دریافت

کیا تو اس نے یہ جواب دیا لاادری ای الجراد عارہ غرضیکہ اب یہ ضرب المثل ہے ایسے کے لئے جس کا پتہ کچھ نہ معلوم ہو خدا جانے وہ زندہ ہے یا مرگیا یقال عار عیرًا ای ذہب وجا تردد اازضرب۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الْفُرَاتِيَةُ

حَكَى الْحَرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ اَوَيْتُ[1] فِيْ بَعْضِ الْفَتَرَاتِ[2]. اِلٰى سَقْيِ[3] الْفُرَاتِ. فَلَقِيْتُ بِهَا كُتَّابًا[4] اَبْرَعَ[5] مِنْ بَنِي[6] الْفُرَاتِ. وَاَعْذَبَ[7] اَخْلَاقًا مِنَ الْمَاءِ[8] الْفُرَاتِ. فَاَطَفْتُ[9] بِهِمْ لِتَهَذُّبِهِمْ[10]. لَا لِذَهَبِهِمْ. وَكَاثَرْتُهُمْ[11] لِاَدَبِهِمْ[12]. لَا لِمَادُبِهِمْ[13].

الترجمة والمطالب

(بائیسویں مجلس جو فراتیہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا ایک مرتبہ امن وامان کے زمانہ میں ان گاؤں میں جن کی آبپاشی نہر فرات سے کی جاتی تھی وہاں میں نے پناہ پکڑی یا ٹھکانا پکڑا اور چند انشاء پرداز منشیوں سے میں نے وہاں ملاقات کی جو اولاد فرات سے بھی زیادہ فائق تھے اور وہ اخلاق کے اعتبار سے آب فرات سے بھی زیادہ شیریں تھے اور میری آمد ورفت ان کے پاس ان کی پاکیزگی اخلاق کی وجہ سے تھی نہ سونے کے لالچ کی وجہ سے اور میں زیادہ لوگوں کے ہمراہ ان کے علم وفضل کی وجہ سے ان سے ملا۔ نہ ان کے دسترخوان کھانے کی وجہ سے۔

تشریح لغات

لہ اویت ای انطویت وانضممت پناہ پکڑنا ٹھکانا پکڑنا یقال اوی الیہ اویًا ای انضم الیہ واواہ غیرہ ازضرب وفی التنزیل اذاوی الفتیۃ الی الکھف ٣ه الفترات یہ فترۃ کی جمع ہے دھی الھیئۃ والسکون فکانہ قال مشیت فی بعض السنین الآمنۃ من الفتن وقیل المراد بہ اوقات الفراغ والخلوعن الاشغال والفتور سکون بعد حدۃ ولین بعد شدۃ وضعف بعد قوۃ وفی التنزیل یااھل الکتاب قدجاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ٣ه سقی بالکسر ما یسقی من الزرع ونحوہ والمراد ھھنا بلاد یسقیھا الفرات وہ زمین یا کھیتی جو سیراب کی جائے ٣ه الفرات نہر عظیم یصیب فی بحر فارس ٣ه کتابا کاتب کی جمع بمعنے منشی ٣ه ابرع بمعنے افصح واحذق وازید قضیۃ ازنصر وسمع وکرم من بنی الفرات فرات ایک آدمی کا نام ہے جس کی اولاد قابل اور ذی علم اور ہوشیار تھی اور وہ چار تھے اور عباسیہ کے وزیروں میں تھے اور ان میں سے بڑا ابوالعباس تھا اور دوسرا ابوالحسن علی اور تیسرا ابوعبداللہ جعفر اور چوتھا ابو عیسٰی ابراہیم اور ان سب کا باپ محمد بن موسٰی بن حسن بن فرات تھا۔ ٥ه اعذب بمعنی زیادہ شیریں ای احلی واطیب یقال عذب عذوبۃ ای صار عذبا ازکرم ٩ه الماو الفرات بمعنی شیریں ومیٹھا پانی وفی التنزیل ھذا عذب فرات یقال للواحد وللجمع تقول ماءٌ فراتٌ ومیاہ فرات ویقال فرت الماء ای عذب ازکرم والمصدر فروتۃ والفرات ایضا البحر والفراتان نھرالفراۃ ودجلۃ وایضا فرت فلان ای ضعف عقلہ

المصدر فرث والباب سمع [۱۰] اطفت ای لمست ونزلت بھم و[۱۱] زمتھم [۱۱] لتھذیبھم ای لحسن اخلاقھم وتخلصھم من عیوب مصدر از تفعل [۱۲] محرکۃ مصدر بمعنی سونا (مالداری) اور کبھی مؤنث بھی بولتے ہیں والجمع اذہابٌ وذہوبٌ وذہبانٌ اور ایک ٹکڑے کو ذھبۃ کہتے ہیں [۱۳] کاثرتھم مکاثرۃ مصدر از مفاعلۃ بمعنی زیادہ کرنا [۱۴] لاوہم ای لعلمہم [۱۵] لماد بہم یہ مادبۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ کھانا جو دعوت یا ولیمہ کے لئے تیار کیا جائے۔

فَجَالَسْتُ[۱] مِنْهُمْ اَضْرَابَ[۲] قَعْقَاعِ[۳] بْنِ شَوْرٍ. وَوَصَلْتُ بِهِمْ اِلَى الْكَوْرِ[۴] بَعْدَ الْحَوْرِ[۵]. حَتّٰى اَنَّهُمْ اَشْرَكُوْنِيْ فِي الْمَرْتَعِ[۶] وَالْمَرْبَعِ[۷]. وَاَحَلُّوْنِيْ مَحَلَّ[۸] الْاَنْمُلَةِ مِنَ الْاِصْبَعِ[۹]. وَاتَّخَذُوْنِيْ اَمِيْنَ اُنْسِهِمْ[۱۰] عِنْدَ الْوِلَايَةِ[۱۱] وَالْعَزْلِ. وَخَازِنَ[۱۲] سِرِّهِمْ فِي الْجِدِّ[۱۳] وَالْهَزْلِ[۱۴]. فَاتَّفَقَ اَنْ نُدِبُوْا فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ لِاسْتِقْرَاءِ مَزَارِعِ[۱۵] الرَّزْدَاقَاتِ[۱۶]. فَاخْتَارُوْا مِنَ الْجَوَارِي[۱۷] الْمُنْشَاٰتِ[۱۸]. جَارِيَةً[۱۹] حَالِكَةَ الشِّيَاتِ[۲۰].

(امثال ۱۲ — افزونی ۱۲ — کمی ۱۲ — چراگاہ ۱۲ — روستاہا ۱۲ — بلند بادبانہا ۱۲ — سیاہ نشانہائے او ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

پس میں قعقاع بن شور کے جلساء کی طرح ان کا ہم نشین تھا۔ اور میں ان کی ہمنشینی کی وجہ سے کمی (یا تنزل) کے بعد (زیادتی) ترقی پر جا پہونچا یہاں تک کہ انہوں نے مجھ کو اپنی چراگاہ (سفر) اور گھروں (لڑائی) میں شریک کیا اور وہ مجھے انگلی کے پوروں کی طرح (معزز) سچا دوست سمجھنے لگے اور خواہ وہ برسرِ حکومت ہوں یا معزول اور مجھے واقعی بات اور مذاق (خوش طبعی) میں اپنا راز دار بنا لیا۔ اتفاقاً گاؤں کے کھیت کی آبپاشی کی (تحقیقات) جانچ پڑتال کے لئے وہ لوگ بلائے گئے (پس انہوں نے بلند بادبانوں کی کشتیوں میں سے ایک سیاہ نشان (دھبوں) والی کشتی کو پسند کیا۔

تشریح لغات

[۱] فجالست از مفاعلہ مجالسۃ مصدر بمعنی بیٹھنا اس کے صلہ میں من نہیں آتا ہے اور یہاں یہ من تجرید کے لئے ہے [۲] اضراب یہ ضرب کی جمع ہے بمعنے مثل [۳] قعقاع بن شور قال المبرد ہو رجل سید من عبد اللہ بن دارم اور یہ بہادر شخص تھا اور مسلح رہا کرتا تھا اور اس کے چلنے میں آواز ہوتی تھی یہ دو شخص ہیں ایک زمانہ جاہلیت میں گذرا ہے اور دوسرا اسلام میں اور یہ اپنے پاس بیٹھنے والوں پر اپنا مال خوب نچھاور کرتا تھا۔ زمانہ جاہلیت والے کا واقعہ یہ ہے کہ منذر بادشاہ جو بہت ہی مغرور اور متکبر تھا، اس نے دو دن مقرر کر رکھے تھے ایک دن یوم بوس (سختی کا دن) تھا اور دوسرا دن یوم نعم (نعمت اور سخاوت کا دن) تھا ایک دن اس کے پاس ایک بڑھیا گئی وہ دن اس کا سختی کا تھا اس نے قتل کرنے کا حکم دیا تو وہ اپنے بجائے اپنی لڑکی لے آئی وہ قتل ہو گئی اور زمانہ اسلام والے کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ مال غنیمت تقسیم کیا کرتے تھے اس میں سے قعقاع کو بھی حصہ ملا کرتا تھا اتفاق سے ایک دن ایک اعرابی آیا جو بہت عاجزی اور انکساری کر رہا تھا، اور وہ دن مہرجان کا تھا اور کسی نے سونے چاندی کے جام حضرت معاویہؓ کو ہدیۃً پیش کئے آپ نے وہ جام تقسیم کئے اور ایک سونے کا جام قعقاع کو بھی دیا، اور وہ سر(؟) شرم وحیا کی وجہ سے خاموش تھا۔ اور اس کو کچھ نہ ملا تو قعقاع کو اس کی حالت زار پر رحم آیا اور اپنا سارا مال اس کو دے دیا تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہو اسخی منی حیث سے یہ شخص سخاوت میں مشہور ہو گیا ہے [۴] الکور بمعنی زیادتی والجمع اکوار [۵] بعد الحور ای النقصان وکلام

العرب نعوذ باللہ من الحور بعد الکور ای من النقصان بعد الزیادۃ ھو مستعار من کور العمامۃ ای شدھا لان العمامۃ تنقص بعد شدھا یقال کار العمامۃ ونحوھا علی رأسہ ای شدھا ولفّھا از نصر والمصدر کور والحور الرجوع والتحیر وغسل الثوب حتی یبیض ویقال حار الشئی ای کسد وجار بعد ما کار ای نقص بعد ما زاد وفی الحدیث اعوذ باللہ من الحور بعد الکور از نقصان بعد از زیادت یا از فساد مال بعد اصلاح آن ومنہ الحواری بمعنی دھوبی اور بقول بعض انبیاء کے مددگار اور اسی سے الحواریون حضرت سیدنا عیسٰی علی نبینا وعلیہ السلام کے انصار واعوان [۶] المرتع ای الماکل والمرتع موضع الرتع چراگاہ) یقال رتع فی المکان رتعا ورتوعا ورتاعا ای اقام واکل فیہ وشرب ما شاء فی خصب وسعۃ ورغد از فتح [۷] المربع المنزل فی الربیع یعنی موسم بہار کی بارش [۸] محل الانملۃ ای طرف الاصبع انملۃ میں نو لغات ہیں بتثلیث الہمزۃ والمیم سر انگشت اور بقول بعضے انگلی کا اوپر کا پورا والجمع انامل وانملات بتثلیث الحرفین [۹] الاصبع اَلاَصْبَعَ اَلاِصبُعُ اَلاُصْبُعُ اَلاَ صَبَعَ اَلا مُبَعُ. اَلاُصْبَعُ اَلاَصْبِع الاِصْبِعُ بمعنے انگلی اور یہ مؤنث سماعی ہے اور کبھی مذکر بھی آتا ہے والجمع اصابع [۱۰] ابن النہم ای صاحب محبت یعنی دوست ای انیسم [۱۱] عند الولایۃ والعزل ای زمن الحمل والعطل [۱۲] خازن اسم فاعل کا صیغہ بمعنے چھپانے والا والخزن حفظ الشئی فی الخزانۃ ثم یعبر بہ عن کل حفظ کحفظ السر ونحوہ از نصر یقال خزن السر جبکہ وہ چھپائے [۱۳] الجد بالکسر مصدر کوشش و سنجیدگی وجلدی واچھی طرح ثابت شدہ [۱۴] الہزل مصدر از ضرب بمعنے مذاق وٹھٹھا کرنا وکل کلام لا تحصیل لہ ولا ریع تشبیھا بالھزال وفی التنزیل انہ لقول فصل وما ھو بالھزل [۱۵] مزارع یہ مزرعۃ کی جمع ہے موضع الزرع از فتح [۱۶] الرزداقات یہ معرب روستا کا ہے بمعنی دیہات اور اس کے اردگرد کی زمینیں والجمع رزادیق ایضًا وھو کل موضع انفصل عن المدینۃ بعملہ واعلم انھم یخصون الرزداق بخراسان کالمخلاف بالیمن والسواد بالعراق وھو تری الزراعۃ [۱۷] الجواری یہ جاریۃ کی جمع ہے بمعنے کشتی والیضا جمع جاریات وجوار [۱۸] المنشآت یہ منشأۃ کی جمع ہے اور یہ انشار سے ماخوذ ہے بمعنی بلندی یقال انشاد اللہ السحابۃ ای رفعھا [۱۹] حالکۃ بمعنے سیاہ رنگ یقال حلک حلوکۃ وحلکًا ای اشتد سوادہ فھو حالک از سمع [۲۰] الشیات یہ شیۃٌ کی جمع ہے بمعنی نشان وھی اثر یخالف معظم لون الشئی وفی التنزیل مسلمۃ لاشیۃ فیھا الخ۔

تَحْسَبُهَا جَامِدَةً[۱] وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ. وَتَنْسَابُ[۲] فِي الْحَبَابِ[۳] كَالْحُبَابِ[۴]. ثُمَّ دَعَوْنِيْ إِلَى الْمُرَافَقَةِ. فَلَبَّيْتُ[۵] بِلِسَانِ الْمُوَافَقَةِ. فَلَمَّا تَوَرَّكْنَا[۶] عَلَى الْمَطِيَّةِ[۷] الدَّهْمَاءِ[۸]. وَتَبَطَّنَّا[۹] الْوَلِيَّةَ[۱۰] الْمَاشِيَةَ عَلَى الْمَاءِ. اَلْفَيْنَا بِهَا شَيْخًا عَلَيْهِ سَحْقُ[۱۱] سِرْبَالٍ[۱۲]. وَسَتُّ[۱۳] بَالٍ[۱۴]. فَعَافَتْ[۱۵] الْجَمَاعَةُ مَحْضَرَهُ[۱۶]. وَعَنَقَتْ[۱۷] مَنْ اَحْضَرَهُ. وَهَمَّتْ[۱۸] بِاِبْرَازِهٖ[۱۹] مِنَ السَّفِيْنَةِ[۲۰]. لَوْلَا مَا ثَابَ[۲۱] اِلَيْهَا مِنَ السَّكِيْنَةِ[۲۲]. فَلَمَّا لَمَحَ[۲۳] مِنَّا اسْتِثْقَالَ[۲۴] ظِلِّهٖ. وَاسْتِبْرَادَ طَلِّهٖ[۲۵]. تَعَرَّضَ لِلْمُنَافَثَةِ[۲۶] فَصَمَتَتْ[۲۷] وَحَمْدَلَ بَعْدَ اَنْ عَطَسَ فَمَا شُمِّتَ[۲۸]۔

اقتباس از آیت کلام اللہ ۱۲ — آب انگشتری — حباب ۱۲ — کشتی ۱۲ — در بطن آمدیم ۱۲ — کشتی سیاہ ۱۲ — ای جلسنا ۱۲ — کہنہ ۱۲ — ستار ۱۲ — ای جد نا ۱۲ — راکب ودراجلار — کراہیت کرد ۱۲ — کہنہ ۱۲ — ای رجع ۱۲ — لامت ۱۲ — مفعول فیہ ۱۲ — خاموش کردہ شد ۱۲ — گفتگو ۱۲ — بالطاء المہملۃ ۱۲ — رای ۱۲ — بیان ما ۱۲ — ای بعد العطس ۱۲ — یعنی الحمد للہ گفت ۱۲

الترجمة والمطالب

جو بادلوں کی طرح اڑتی تھی، لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ٹھہری ہوئی ہے اور پانی کی گہرائیوں میں وہ سانپ کی طرح داخل ہوتی تھی پھر مجھے بھی انہوں نے ساتھ چلنے کی دعوت دی جس کو میں نے بخوشی منظور کیا پس جب ہم سیاہ کشتی پر سوار ہوئے اور با اطمینان تمام ہم اندر بیٹھ گئے تو ہم نے کشتی میں ایک شیخ کو دیکھا جو پرانے کرتے والا تھا (پرانے کپڑے پہنے تھا) اور اس کی دستار بوسیدہ تھی (یا کہنہ عمامہ تھا) سب لوگوں نے اس کی یہ حالت دیکھکر اس کے اس طرح بیٹھنے کو بُرا سمجھا، اور سب نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور سب نے اس کو کشتی سے نکالنے کا ارادہ کر لیا تھا اگر ان پر سکون نہ چھاجاتا (طاری ہوتا)، پس اس بوڑھے نے یہ محسوس کیا کہ ہم لوگوں پر اس کا سایہ بھی بھاری ہے اور اس کی شبنم بھی ہمارے لئے غیر نافع یا ٹھنڈی ہے (جو ہمارے لئے تکلیف دہ ہے) وہ ہم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا تھا، مگر وہ چپ کرادیا گیا۔ اور اس نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہا مگر کسی نے بھی یرحمک اللہ اس کی چھینک کا جواب نہ دیا۔

تشریح لغات

[1] جامدة ای واقفة وساکنة جمدٌ وجمودٌ مصدر بمعنی جمنا ٹھہرنا از نصر [2] تنساب انسیاب مصدر از انفعال بمعنی داخل ہونا اور چلنا اور گذرنا [3] الحباب بفتح الحاء ای طرائق الماء وامواجہ (بمعنے بہت پانی) [4] الحباب بالضم الحیة وتشبیہ الشئی السہل بحباب الماء اعرف من تشبیہہ بمشی الحیة (سانپ) واعلوان الحباب بالفتح فقاقیة الماء التی تعلوا الماء او الخمر وحبب الماء او الرمل وحبیبہ بکسر الحاء معظمہ والحباب ایضا الغایة والحباب بالضم الحب الود [5] فلبیت از تفعیل تلبیة مصدر بمعنی لبیک کہنا اور جواب دینا [6] تورکنا ای قعدنا علیہا متکئین از تفعل یقال تورك الراکب ای ثنی رجلہ لینزل اولیستریح وورك ورکا ای وضع ورکہ علی الارض وورك بالمکان ای اقام از ضرب [7] المطیة بمعنے مجازی کشتی اور اس کے معنے اصل میں سواری کے آتے ہیں اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے یعنی بعیر اور ناقہ دونوں کو مطیة کہتے ہیں والجمع مطایا ومطیٌّ [8] الدہماء بمعنی تاریک وسیاہ اور یہ دہمة سے ماخوذ ہے والدہمة سواد اللیل وتعبیر بہا عن سواد الفرس وقد یعبر بہا عن الخضرة الکاملة اللون کما یعبر عن الدہمة بالخضرة اذا لم تکن کاملة اللون وذلك لتقاربہما باللون وفی التنزیل مدہامتان [9] تبطنا از تفعل ای دخلنا بطنہا اور یہ بطن یبطن سے ماخوذ ہے بمعنے خفی اور تبطن بھی اسی سے ہے ای دخل فی جوفہ [10] الولیة یہ ولی کا مؤنث ہے اور اس سے مراد کشتی ہے یقال فلان وَلِیٌّ یمشی علی الماء ولما کانت السفینة ماشیة علی الماء سمّاہا ولیة [11] سحق بالفتح مصدر از فتح بمعنے پرانا وبوسیدہ کپڑا یقال ثوبٌ سحق وسحق ثوب باعتبار وصف یا اضافت کے اور اسی سے ایک چیستان بھی ہے سَحَقَ سَحْقٌ سَحَقًا علیہ سَحُوقٌ ترجمہ کوٹا کوٹنا ایک بعید مسافر نے پرانا کپڑا (یہ لفظی ترجمہ ہے) مطلب یہ ہے کہ ایک دور کے مسافر نے پرانے کپڑے خوب کوٹے (دھونے کے لئے) والسحق فی الاصل نفتیت الشئی ویستعمل فی الدواء اذا فتت یقال سحقتہ فانسحق ۱۲ [12] سربال بمعنے کرتہ جس قسم کا ہو اور ہر وہ لباس جو پہنا جائے وفی التنزیل سرابیلہم من قطران اور سربال کی جمع سرابیل آتی ہے [13] سبٌّ بالکسر بمعنی عمامہ ورسی وکھونٹی وکتان کا باریک ٹکڑا و پردہ الجمع سبوب [14] بالٍ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے فاش کے وزن پر اور یہ بَلِیَ یبلی سے مشتق ہے بمعنی پرانا ہونا [15] نعافت ای کرہت از سمع وضرب یقال عاف یعیف ویعاف عیفا وعیافا وعیفانا الطعام وغیرہ جبکہ وہ کراہت کی وجہ سے چھوڑ دے [16] محضرہ یہ مصدر میمی ہے بمعنے حاضر ہونا حضور مصدر از نصر [17] عنفت از تفعیل ای لامت واغلظت

ا القول یقال عَنُفَ ای لا مرشدۃ وعنف بالرجل وعلی الرجل عنفًا وعنافۃ ای لم یرفق بہ وعاملہ بشدۃ ۵۸ از کرم ۱۸ ہمت ای ارادت الضمیر راجعۃ الی الجماعۃ از نصر یقال ہَمَّ بالشئی جبکہ وہ ارادہ کرے اور جا ہے۔ اور پختہ ارادہ کرے ۱۹ بابرازہ مصدر مضاف الی المفعول ای باخراجہ وازالہ ۲۰ السفینۃ کشتی والجمع سفن و سفین وسفائن ۲۱ ثاب ثوب وثووب مصدر از نصر بمعنے لوٹنا یقال ثاب الرجل جبکہ وہ جانے کے بعد واپس ہو ۲۲ السکینۃ بمعنی وقار واطمینان وسکون وہیبت ۲۳ لمح از فتح یقال لمح الرجل الشئی والی الشئی جب کہ وہ دزدیدہ نظر سے دیکھے ولمح الشئی بالبصر جب کہ وہ نگاہ ڈالے ۲۴ استثقال مصدر از استفعال بمعنی بھاری ہونا اور یہ ثقل سے ماخوذ ہے یوصف بالثقل مبالغۃ فی ثقل صاحبہ یقال للمستثقل ذلک علیّ ثقیل ای اخف مایمکن ان یوجد منک الظل السریع وھو ثقیل علیّ فمابال جسمات وشخصک ۲۵ ظل بمعنی سایہ اور یہ فی کا عکس ہے فی وہ سایہ جو گھٹ جائے اور ابو عبید کا قول یہ ہے کہ ظل زوال سے پہلے کو کہتے ہیں اور فیٔ زوال کے بعد کو کہتے ہیں والجمع ظلالٌ واظلالٌ وظلولٌ وبمعنی عزت وآرام وآسودگی ۲۶ طل وہو اضعف المطر ہلکی بارش والجمع طلال وطللٌ وھو الرذاذ واکثر نزولہ یکون ساکنا بغیر ریح ولا برد فکنی ھھنا بالطل عن کلامہ القلیل واللغو ۲۷ للمنافثۃ مصدر از باب مفاعلہ بمعنی گفتگو ۲۸ فصرت تصمیت مصدر از باب تفعیل بمعنی خاموش کرنا ۲۹ حمدل از بعثر قال الحمد للہ ۳۰ شمت تشمیت مصدر چھینک کا جواب یرحمک اللہ کہنا یقال شمت علیہ جب کہ یرحمک اللہ کہہ کے دعا کرے یا یہ دعا کرنا کہ ایسی حالت میں مبتلا نہ ہو جس پر کسی کو شماتت کا موقع ملے۔ سمت بالسین المہملۃ یہ ثعلب کا قول ہے اور بالشین المعجمۃ یہ ابو عبید کا قول ہے۔

فَاَخْرَدَ يَنْظُرُ فِيْمَا الَتْ حَالُهٗ اِلَيْهِ. وَيَنْتَظِرُ نُصْرَةَ الْمَبْغِيِّ عَلَيْهِ. وَجُلْنَا نَحْنُ فِيْ شُجُوْنٍ مِنْ جِدٍّ وَمُجُوْنٍ. اِلٰى اَنِ اعْتَرَضَ ذِكْرُ الْكِتَابَتَيْنِ وَفَضْلِهِمَا. وَتِبْيَانِ اَفْضَلِهِمَا. فَقَالَ قَائِلٌ اِنَّ كَتَبَةَ الْاِنْشَاءِ اَنْبَلُ الْكُتَّابِ. وَمَالَ مَائِلٌ اِلٰى تَفْضِيْلِ الْحُسَّابِ. وَاحْتَدَّ الْحِجَاجُ. وَامْتَدَّ اللِّجَاجُ. حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ لِلْجِدَالِ مَطْرَحٌ. وَلَا لِلْمِرَاءِ مَسْرَحٌ. قَالَ الشَّيْخُ لَقَدْ اَكْثَرْتُمْ يَا قَوْمُ اللَّغَطَ. وَاَثَرْتُمُ الصَّوَابَ وَالْغَلَطَ. وَاِنَّ جَلِيَّةَ الْحُكْمِ عِنْدِيْ. فَارْتَضُوْا بِنَقْدِيْ وَلَا تَسْتَفْتُوْا اَحَدًا بَعْدِيْ.

الترجمۃ والمطالب پس وہ ذلت سے خاموش ہو کر غور کرتا رہا کہ اس کی کیا حالت ہوگئی ہے اور مظلوم کی (غیبی) مدد کا انتظار کر رہا تھا اور ہم واقعی بات اور غیر ضروری بات میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ دو قسم کی انشاء پردازی ایک کتابت یعنی لکھنا اور دوسرے حساب کا ذکر آیا اور ان دونوں کی فضیلت اور آپس میں ان دونوں کی برتری کی بحث چھڑ گئی پس کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ انشاء کی کتابت (یعنی انشاء پردازی سب سے افضل یا منشیوں کی بزرگ تر چیز ہے اور کسی کا یہ خیال ہوا کہ حساب جاننے والوں کو فضیلت ہے اور پر زور دلائل قائم کئے گئے اور بحث بہت ہی زیادہ ہو گئی جب لڑائی لڑنے کیلئے میدان

اور جھگڑا کرنے کے لئے کوئی چراگاہ باقی نہ رہی (یعنی لڑائی کے دفع ہونے کی کوئی امید ہی نہ رہی) تو اس بوڑھے نے کہا کہ اے لوگو! تم نے بہت بک بک کی اور صحیح اور غلط باتیں تم نے سب ہی کہہ ڈالیں لیکن اس کا واقعی فیصلہ میں ہی کر سکتا ہوں لہذا تم میرے پھر کہنے سے خوش ہوجاؤ اور تم میرے بعد کسی سے فتویٰ نہ لوگے (یعنی اس کے بعد تم کو دریافت کرنے کی کوئی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔

تشریح لغات

[۱] فاخرد از افعال ای سکت من ذل یقال خرد الرجل واخرد ای سکت واستحیا من ذل از سمع وایضا بمعنی طال سکوته او قل کلامه ویروی اقرد ای سکت [۲] الت ای رجعت اَوْلٌ ومَآلٌ مصدر از نصر یقال آل اَوْلًا ومآلا الیه ای رجع [۳] المبغی ای المظلوم اسم مفعول کا صیغہ از ضرب یقال بغی علیہ جبکہ دراز دستی اور ظلم کرے اور اس کا صفت کا صیغہ باغ آتا ہے وفیہ تلمیح الی قوله تعالیٰ ثم بغی علیه لینصرنه الله [۴] جلنا متکلم کا صیغہ جول وجولان وجیلان مصدر بمعنے گھومنا از نصر [۵] شجون مصدر یہ شجن کی جمع ہے اور اس کی جمع اشجان بھی آتی ہے بمعنے غم وخواہش نفس از سمع ونصر یتعدی ویلزم ای ضروب الکلام ومنه الحدیث ذو شجون ایسی بات جس کے مختلف پہلو ہوں اور کبھی اس پہلو پر گفتگو اور کبھی دوسرے پہلو پر اور اس کا قصہ یہ کہ ضبہ کے دوست نے ضبہ کے دو بیٹوں کو قتل کر ڈالا اس کے بعد دوستوں نے اس سے خود کہا کہ یہ بیٹے کس کے تھے ضبہ نے اس دوست سے ان کا قصاص لینا چاہا وہ دن ایام حرم تھے لوگوں نے اس کو منع کیا تو اس وقت اس نے کہا الحدیث ذو شجون [۶] جد بالکسر بمعنی واقعی بات وکوشش وسنجیدگی وجلدی واچھی طرح ثابت شدہ [۷] مجون مصدر بمعنے مذاق یقال مجن مجونا ای مزح از نصر [۸] الکتابتین یعنی کتابۃ الانشاء وکتابۃ الحساب [۹] کتبۃ بمعنے محرر ومنشی اور یہ کاتب کی جمع ہے اور اس کی جمع کتاب بھی آتی ہے [۱۰] انبل یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے از کرم اور یہ مشتق ہے نبل الرجل سے جبکہ وہ شرافت میں غالب ہو ای کان ذا نبل والنبل النجابة والفضل والصفة نبل ونبیل والجمع نبال ونبائل ونبل عن کذا ای کبر منه [۱۱] الحاب بمعنے بہت حساب جاننے والا [۱۲] احتدا از انفعال احتدا مصدر اور یہ حَدٌّ سے مشتق ہے یقال حد السکین ای شحذها یتعدی ویلزم باب اللازم از نصر وباب المتعدی از ضرب والمصدر حَدٌّ [۱۳] الحجاج یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنے غلبہ کرنا یقال حجه ای غلبه بالحجة از نصر [۱۴] امتداد از افتعال امتداد مصدر بمعنے بڑھنا وپھیلنا [۱۵] لجاج مصدر از ضرب وسمع یقال لج ولجًا ولجاجًا ولجاجة جبکہ وہ سخت جھگڑا کرے اور دشمنی میں مداومت کرے [۱۶] مطرح ای موضع یطرح فیه یعنی ڈالنے کی جگہ اور بچھانے کی جگہ والجمع مطارح [۱۷] للمراء مصدر از مفاعلہ بمعنے لڑنا اور جھگڑا کرنا فی التنزیل فلا تمار فیهم الا مراء ظاهرا [۱۸] مسرح چراگاہ والجمع مسارح [۱۹] اللغط بک بک اور شور کرنا یعنی الصوت والجلبة واصوات مبهمة لا تفهم والجمع الغاط [۲۰] اثرتم ای نقلتم وذکرتم اور یہ اثر سے ماخوذ ہے بمعنے نقل اور ذکر کرنا وقیل هو من الاثار بمعنے جوش دکھانا اور برانگیختہ کرنا از ضرب ونصر [۲۱] الصواب مصدر یہ غلط کی ضد ہے بمعنے ٹھیک ولائق وحق [۲۲] جلیة یقال جلیة الامر بمعنے کھلا ہوا معاملہ اور یقینی چیز اور یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ای حکم الجلیة [۲۳] بنقدی یہ مصدر ہے جو مضاف ہے فاعل کی طرف بمعنی قیمت جو فوراً ادا کی جائے ودرہم نقود یقال ہی درہم نقد یعنی عمدہ کھرے درہم اور نقدان کے معنے سونے اور چاندی کے آتے ہیں [۲۴] لا تستفتوا استفتاء مصدر از استفعال بمعنی فتویٰ لینا یقال استفتی العالم فی مسئلة جبکہ وہ فتویٰ طلب کرے۔

اِعْلَمُوْا اَنَّ[۱] صِنَاعَةَ الْاِنْشَاءِ اَرْفَعُ. وَصِنَاعَةَ الْحِسَابِ اَنْفَعُ. وَقَلَمُ الْمُكَاتَبَةِ[۲] خَاطِبٌ. وَقَلَمُ الْمُحَاسَبَةِ حَاطِبٌ[۳]. وَاَسَاطِيْرُ[۴] الْبَلَاغَةِ تُنْسَخُ لِتُدْرَسَ[۵]. وَدَسَاتِيْرُ الْحُسْبَانَاتِ[۶] تُنْسَخُ وَ

تُدرس. وَالْمُنْشِئُ جُهَيْنَةُ الْاَخْبَارِ. وَحَقِيْبَةُ الْاَسْرَارِ. وَنَجِيُّ الْعُظَمَاءِ. وَكَبِيْرُ النُّدَمَاءِ وَقَلَمُهُ لِسَانُ الدَّوْلَةِ. وَفَارِسُ الْجَوْلَةِ

الترجمۃ والمطالب

ای قوم تم اس بات کو سمجھو اور جانو کہ انشاء پردازی (تصنیف) کا فن بہت ہی زیادہ بلند مرتبہ ہے۔ اور حساب کا فن بہت زیادہ نفع دینے والا اور تصنیف کا قلم (یعنی انشاء پردازی) تقریر کرنے والا ہے (یعنی وہ عمدہ کلام کا مالک ہے) اور حساب کا قلم ایسا ہے جیسے لکڑی جمع کرنے والا (اٹکل پچو) ہے اور بلاغت کی حکایتیں اور مضامین پڑھنے کے لئے لکھے جاتے ہیں اور حساب کے دفاتر برباد اور مٹا دیئے جاتے ہیں اور انشاء پرداز حالات اور راز دار خبروں سے واقف ہے جیسے جہینہ اور وہ بھیدوں کی گٹھڑی ہے (پوشیدہ راز سے واقف ہے) اور مشیر بڑوں کا ہے اور ہمنشینوں میں وہ سب سے بڑا ہے (یا اس کے بیٹھنے والے سب بڑے مرتبہ کے ہوتے ہیں) اس کا قلم دولت کی زبان اور میدان کا وہ شہسوار ہے۔

تشریح لغات

لہ صناعۃ بالفتح اس کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور بالکسر یہ معانی میں استعمال کیا جاتا ہے بمعنے فن و پیشہ والجمع صناعات وصنائع ۲ہ قلم المکاتبۃ سے مراد تصنیف کرنا ہے ۳ہ خاطب اسم فاعل کا صیغہ یا تو یہ خطبہ بالضم سے ماخوذ ہے بمعنے تقریر اور نصیحت کرنا یا یہ خطبہ بالکسر سے ماخوذ بمعنی عورت کا پیام دینا یقال خطب القوم وفی القوم ای وعظ وقرأ الخطبۃ فی الحاضرین از نصر والمصدر الخطب والخطبۃ والخطابۃ وایضا یقال خطب الرجل بمعنی صار خطیبا والمصدر الخطابۃ وبابہ کرم ویقال خطب الفتاۃ ای دعاھا وطلبھا الی التزوج از نصر والمصدر خطب وخطبتہ وخطیبی ۴ہ حاطب از ضرب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے لکڑی جمع کرنے والا کانہ یجمع بین الجید والردی یقال حطب فلان ای جمع الحطب فھو حاطب وفلانٌ حاطبُ لیل ای یخلط فی کلامہ والمصدر حطب وبمعناہ احتطب واحطب. یرید ان المنشئ کالخطیب یختار من الکلام النفیس وکاتب الحساب لایبالی مما یجمع ۵ہ اساطیر ای احادیث الفصاحۃ والبلاغۃ اور یہ اسطورۃ کی جمع ہے ای مایسطر بہ یعنی مایکتب ثم استعمل فی حدیث لانظام لہ (یعنی بے اصل بات) وفی التنزیل واذا قیل لھم ماذا انزل ربکم قالوا اساطیر الاولین ۶ہ تنسخ نسخ مصدر بمعنی لکھنا از فتح یقال نسخ الکتاب جبکہ وہ نقل کرے ۷ہ تدرس درس مصدر بمعنے پڑھنا از نصر یقال درس الکتاب او العلم درسًا ودراسۃً جبکہ وہ پڑھے اور متوجہ ہو کے یاد کرے ودرس الرسم درُوسًا جبکہ وہ مٹے اور صفت کا صیغہ دارس آتا ہے مٹنے کے معنے میں ۸ہ دساتیر یہ دستور کی جمع ہے بمعنے وہ دفتر جس میں حساب لکھا جائے اور اس کے معنے قاعدہ کلیہ کے بھی آتے ہیں اور وہ ملکی قواعد جو رائج ہوں اور اس کے معنے راہداری کے پروانہ کے بھی آتے ہیں اور اس کے معنے وزیر اور اس دفتر کے بھی آتے ہیں جس میں لشکریوں کا نام لکھا جاتا ہے اب یہ مطلق دفتر کے معنی میں مستعمل ہے ۹ہ الحسبانات یہ حسبانۃ کی جمع ہے بمعنے حساب وایضا مختار السھم الحسبان جمع ایضا ۱۰ہ المنشئ اسم فاعل کا صیغہ انشاء بمعنے تصنیف کرنے والا اور نئی چیز پیدا کرنے والا وعلم الانشاء ۱۱ہ جہینۃ الاخبار اس وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ یقینی اور واقعی خبر ہو۔ وفی نسخۃ جفینۃ الاخبار وھو المشار الیہ فی قولھم وعند جفینۃ الخبر الیقین وقال السیرانی ھو اسم خمارٍ اجتمع عندہ رجلان نشربا وسکرا ثم تواثبا فقام آخر یصلح بینھما فقتل

احدهما فاخذ اهله الرجلين فقال الحاكم عليكم بجفينة فان عنده الخبر اليقين فلا يقال جهينة هذا قول الاصمعی رح وقال هشام بن الكلبی هو جهينه وقال ابوعبيدة وكان ابن الكلبی فی هذا النوع اكثر من الاصمعی ۔ اور اس کا واقعہ یوں ہے کہ حصین بن عمرو بن معاویۃ بن کلاب اور اخنس بن کعب جہنی میں یہ معاہدہ ہوا کہ جو بھی ملے لوٹ مار کرنا چاہیئے ایک شخص ملا اس کا سب مال لوٹ لیا اس نے کہا اگر تم مجھے کچھ حصہ لوٹا دو میں ایک شکار بتلاؤں جس سے تم کو بہت کچھ ملے انہوں نے وعدہ کیا اس شخص نے بتایا کہ فلاں لخمی شخص بادشاہ کے پاس سے آرہا ہے اور اس کے پاس بہت مال ہے اور یہ فلاں جگہ ملے گا ۔ انہوں نے حسب وعدہ اس کا کچھ مال واپس کر دیا ۔ اور یہ لخمی کی تلاش میں چل دیئے لخمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا ہے اور کھا پی رہا ہے انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور کھانے کی تواضع کی ان دونوں نے خوب پیٹ بھر کے کھانا کھایا پھر اخنس جہنی کسی ضرورت سے چلا گیا جب وہ لوٹا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھی نے یعنی حصین نے تلوار سونت رکھی ہے اور لخمی خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے پھر اخنس نے بھی اپنی تلوار سونت لی اور یہ کہنے لگا او نالائق تو نے کھانے اور پینے کی عزت کا کچھ خیال نہ کیا اس نے کہا کہ تم ذرا دم لو ۔ اور اس نے بہلانا اور پھسلانا شروع کر دیا ۔ جہنی نے موقع پا کر حصین پر ہاتھ صاف کر دیا اور دونوں کا اسباب لے کر چلا آیا حصین کی بہن صخرہ زار و قطار روتی پھرتی تھی اور ہر شخص سے حال دریافت کرتی تھی اخنس کی نظر جب صخرہ پر پڑی تو یہ اشعار پڑھے ؎ تسئل عن حصين كل ركب ÷ وعند جهينة الخبر اليقين ÷ فمن يك سائلا عنه فعندی لسائله الحديث المستبين ۔ ١٢ حقيبة بمعنے گٹھری یا وہ چیز جس کو سوار گھوڑے پر اپنے پیچھے رکھے اور مسافر کے لئے خوراک وغیرہ کا بیگ یا تھیلا والجمع حقائب ١٣ الاسرار یہ سر کی جمع ہے بمعنے بھید ١٤ نجی بھید جس سے رازداری کی بات کی جائے و بمعنے مشیر اور بات کرنے والا اور حدی پڑھنے والے کی آواز ١٥ الندماء یہ ندیم کی جمع ہے اور اس کی جمع ندام اور ندمان آتی ہے بمعنے مجلس شراب کا ساتھی ١٦ الدولة مصدر ایسی چیز جو کبھی کسی کے لئے اور کبھی کسی کے لئے ہو اور اسی وجہ سے مال اور غلبہ پر بھی استعمال ہوتا ہے والدولة عند ارباب السياسة بادشاہ و وزراء حکومت گورنمنٹ والجمع دول و دول ومنه الدهر دول یعنی زمانہ کو قرار نہیں ١٧ الجولة بمعنے پھرنا اور گھومنا اور یہاں اس سے مراد میدان ہے ۔

وَلُقْمَانُ الْحِكْمَةِ ۔ وَتَرْجُمَانُ الْهِمَّةِ ۔ وَهُوَ الْبَشِيرُ وَالنَّذِيرُ ۔ وَالشَّفِيعُ وَالسَّفِيرُ ۔ بِهٖ تُسْتَخْلَصُ الصَّيَاصِيْ ۔ وَتُمْلَكُ النَّوَاصِيْ ۔ وَيُقْتَادُ الْعَاصِيْ ۔ وَيُسْتَدْنَى الْقَاصِيْ ۔ وَصَاحِبُهٗ بَرِيٌّ مِنَ التَّبِعَاتِ ۔ اٰمِنٌ كَيْدَ السُّعَاةِ ۔ مُقَرَّظٌ بَيْنَ الْجَمَاعَاتِ ۔ غَيْرُ مُعَارَضٍ لِنَظْمِ الْجَمَاعَاتِ ۔ فَلَمَّا انْتَهٰى فِي الْفَصْلِ ۔ اِلٰى هٰذَا الْفَصْلِ ۔ لَحَظَ مِنْ لَمَحَاتِ الْقَوْمِ اَنَّهٗ اَزْدَرَعَ حُبًّا وَ بُغْضًا وَاَرْضٰى بَعْضًا وَاَحْفَظَ بَعْضًا ۔ فَعَقَّبَ كَلَامَهٗ بِاَنْ قَالَ اِلَّا اَنَّ صِنَاعَةَ الْحِسَابِ مَوْضُوعَةٌ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ وَصِنَاعَةُ الْاِنْشَاءِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى التَّلْفِيْقِ ۔ وَقَلَمُ الْحَاسِبِ ضَابِطٌ ۔ وَقَلَمُ الْمُنْشِئِ خَابِطٌ ۔ وَبَيْنَ اِتَاوَةِ تَوْظِيْفِ الْمُعَامَلَاتِ ۔ وَتِلَاوَةِ طَوَامِيْرِ السِّجِلَّاتِ ۔

الترجمۃ والمطالب

اور حکمت کا لقمان ہے اور ہمت کا ترجمان ہے (ظاہر کرنے والا ہے) اور وہ خوشخبری دینے والا ہے اور ڈرانے والا ہے اور شفاعت (سفارش) کرنیوالا ہے اور اصلاح کرنے والا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے بڑے بڑے قلعے فتح کئے جاتے ہیں، اور لوگوں پر حکومت کی جاتی ہے اور نافرمان سے قصاص لیا جاتا ہے (یعنی اس کی سرکوبی ہوتی ہے) اور دور دراز کی چیزیں نزدیک ہوجاتی ہیں اور صاحب قلم برے انجام سے بری ہے اور چغل خوروں کے مکر سے محفوظ ہے اور جماعتوں میں وہ تعریف کیا گیا ہے اور بڑی خوبی یہ ہے کہ ترتیب دفاتر کے لئے وہ طلب نہیں کیا جاتا جب اس انتہا کے فیصلہ کرنے کی طرف پہنچا تو اس نے قوم کی نگاہوں سے محسوس کیا کہ محبت اور عداوت دونوں کا بیج بو دیا ہے۔ اور ان میں سے بعض کو تو خوش کیا اور بعض کو ناراض۔ چنانچہ پھر وہ یوں کہنے لگا کہ یہ ضرور ہے کہ فن حساب کی بنا امور واقعیہ (لقین) پر ہے اور انشا پردازی کا فن جوڑنے یعنی جھوٹ سچ کے ملانے پر مبنی ہے اور حساب کرنے والے کا قلم مال کی حفاظت کرنے والا ہے اور تصنیف کرنے والے کا قلم ٹیڑھا چلنے والا ہے (یعنی ڈانواں ڈول ہے) اور معاملات کے درمیان محصول مقرر کرنا اور دستاویزی فرمان یا دستاویزات کے رجسٹروں کا پڑھنا۔

تشریح لغات

۱؎ لقمان الحکمت۔ حکمت بمعنی انصاف وعلم وبردباری وفلسفہ وحق کے موافق گفتگو وکام کی درستی والجمع حکم جناب لقمان بن باعور جو حکمت میں ان کی بات ٹھیک ہے اور کام پورا ہے یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی ہے در احقاف میں یہ بیان کیا ہے کہ لقمان کی حکمت سے مراد توحید مقرر کرنا اور رسولوں پر ایمان کے واسطے عقلی دلیلیں قائم کرنا ہے۔ در شرک کی نفی۔ در لقمان کی نبوت میں علماء کا اختلاف ہے سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت میں ولقد آتینا لقمان الحکمۃ میں حکمت سے مراد نبوت ہے اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے۔ در تیسیر میں یہ ہے کہ لقمان باعور کے بیٹے تھے اور باعور ناخور کا بیٹا اور ناخور تارخ کا بیٹا اور تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی تھے اور امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم ہے اور عین المعانی میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت سے دسویں برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے زمانہ تک زندہ رہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کسی کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے یا یہ درزی اور بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے واللہ اعلم ۲؎ ترجمان یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنے ظاہر کرنے والا بیان کرنے والا والجمع تراجمۃ وتراجم ۳؎ الہمۃ بمعنی ہمت وقصد وارادہ وخواہش وابتدائے عزم وعزم قوی والجمع ہمم ۴؎ البشیر صفت کا صیغہ بمعنے خوشخبری دینے والا والجمع بشراء ای البشیر لاولیائہ ۵؎ النذیر بمعنے ڈرانے والا والجمع نذر والنذیر لاعدائہ ۶؎ الشفیع بمعنے سفارش کرنے والا وحق شفعہ والا والجمع شفعاء ۷؎ السفیر دو قوموں کے درمیان صلح کرانے والا والجمع سفراء ۸؎ تستخلص استخلاص مصدر از استفعال یقال استخلصہ جبکہ وہ چن لے واستخلص الشیء منہ جبکہ وہ اپنے لئے حاصل کرے ۹؎ الصیاصی یہ صیصۃ کی جمع بمعنے قلعہ اور ہر وہ شئی جس کے ذریعہ سے روک تھام کی جاسکے ۱۰؎ النواصی یہ ناصیۃ کی جمع ہے بمعنی شعر مقدم الرأس ای الرؤس ۱۱؎ یقتاد اقتیاد مصدر از افتعال بمعنی کھینچنا اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ۱۲؎ یستدنی استدناء مصدر بمعنی قریب ہونے کو کہنا اس میں س ت مبالغہ کے لئے ہے ۱۳؎ القاصی یہ فاعل کا صیغہ ہے بمعنے دور وبعید والجمع قاصون وقصاۃ ۱۴؎ صاحبہ ای صاحب القلم ۱۵؎ اتبعات یہ تبعۃ کی جمع ہے بمعنے انجام وتاوان وڈانڈ اور اس سے حقوق اور مطالبات مراد ہیں۔ ۱۶؎ السعاۃ یہ ساعی کی جمع ہے بمعنے چغل خور اور یہ سعایت سے ماخوذ ہے یقال سعی بفلان سعایۃً وسعیًا جبکہ وہ چغل خوری کرے۔

35/1

مقرظ اسم مفعول کا صیغہ تقریظ مصدر از تفعیل وھو المدح یقال قرظ ای مدحه وتقارظ الرجلان ای تمادحا والمصدر القرظ از سمع وقرظ القرظ ای جناه وقرظ الادیم ای دبغه بالقرظ والقرظ جمع قرظة ورق السلم یدبغ به وباب الاضربین از ضرب والمصدر قرظ ۱۸ الجماعات یہ جماعۃ بالفتح کی جمع ہے بمعنی آدمیوں کا گروہ و بالکسر و بالفتح بمعنے چنگی وغیرہ کا رجسٹر ۱۹ الفصل الاول مصدر از ضرب بمعنی حق و باطل کے درمیان فیصلہ وقول فصل بمعنے قول حق اور اس کے بعد فصل کے معنے دو چیزوں کے درمیان روک اور زمین کے درمیان حد کے ہیں بمعنی انتہار والجمع فصول ۲۰ لحظ از فتح یقال لحظ فلانا والی فلان بالعین جبکہ وہ گوشہ چشم سے دیکھے اور انتظار کرے ۲۱ لمحات یہ لمحۃ کی جمع ہے بمعنے نظر اور یہ مصدر ہے جو فاعل کی طرف مضاف ہے۔ ۲۲ ازدرع اندراع مصدر از انفعال بمعنے کھیتی کرنا اور یہ زرع سے ماخوذ ہے از درع بمعنی زرع ۲۳ احفظ از افعال احفاظ مصدر بمعنے غصہ دلانا یقال احفظہ جبکہ وہ غصہ دلائے اور یہ حفیظۃ اور حفظۃ سے ماخوذ ہے یعنی قابل حفاظت چیز کے لئے غضب و حمیت ۲۴ نعقب از تفعیل تعقیب مصدر بمعنی پیچھے لانا ای بان قال ان صنعۃ الحساب بر ہانیۃ ومحققۃ ۲۵ التلفیق مصدر از تفعیل بمعنی جوڑنا یقال لفق الحدیث ای زخرفه وموّهه بالباطل وھو من لفق الثوب ای ضم شقة منه الی اخری فخاطهما از ضرب والمصدر لفق ۲۶ ضابط اسم فاعل کا صیغہ ای حافظ حساب کل موضع من غیر زیادۃ و نقصان از نصر و ضرب بمعنی حفاظت کرنے والا ۲۷ خابط یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے خبط مصدر از ضرب بمعنے ٹیڑھا ٹیڑھا چلنا ای یمشی الی کل جانب تارۃ علی غیر طریق یعنی یکتب المنشی ما یبدوله ولا ضبط لعبارته ۲۸ اتاوۃ الخراج والجبایۃ الی بیت المال والجمع اتاوی وھو من اتوته اتاوۃ ای رشوته وایضا اتا الشجر ای طلع ثمرہ وکثر حمله واتی به وعلیه رشی از نصر ۲۹ توظیف مصدر از تفعیل بمعنی مقرر کرنا یقال وظف علی الناس الغرم ای قسطه علیهم اور یہ وظیفہ سے ہے ۳۰ طوامیر یہ طومار کی جمع ہے بمعنے صحیفہ یقال کتب فی الطومار والطوامیر ۳۱ السجلات یہ سجل کی جمع ہے بمعنے معاہدات کا رجسٹر واحکام کا رجسٹر و قاضی کا رجسٹر جس میں دعوی اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں تاکہ قاضی کے پاس محفوظ رہے والجمع سجلات۔

بونٌ لا یُدرِکُهُ قِیاسٌ۔ ولا یعتورُہُ التِباسٌ۔ اِذ الاِتاوَۃُ تَملأُ الاَکیاسَ۔ وا لتِلاوَۃُ تُفرِغُ الرَّاسَ وَخراجُ الاوارِجِ یُغنِی النَّاظِرَ۔ وَاستِخراجُ المَدارِجِ یُعنِّی النَّاظِرَ۔ ثُمَّ اِنَّ الحَسَبَۃَ حَفَظَۃُ الاَموالِ۔ وَحَمَلَۃُ الاَثقالِ۔ وَالنَّقَلَۃُ الاَثباتُ۔ وَالسَّفَرَۃُ الثِّقاتُ۔ وَاَعلامُ الاِنصافِ وَالاِنتِصافِ۔ وَالشُّهُودُ المَقانِعُ فِی الاِختِلافِ۔ وَمِنهُمُ المُستَوفِی الَّذِی هُوَ یَدُ السُّلطانِ وَقُطبُ الدِّیوانِ۔ وَقِسطاسُ الاَعمالِ۔ وَالمُهَیمِنُ عَلَی العُمّالِ۔ وَاِلَیهِ المَآبُ فِی السِّلمِ وَالهَرجِ۔ وَعَلَیهِ المَدارُ فِی الدَّخلِ وَالخَرجِ۔ وَبِهٖ مَناطُ الضَّرِّ وَالنَّفعِ۔ وَفِی یَدِہٖ رِباطُ الاِعطاءِ وَالمَنعِ۔ وَلَولا قَلَمُ الحِسابِ لَاَودَت ثَمَرَۃُ الاِکتِسابِ۔ وَلاتَّصَلَ التَّغابُنُ اِلٰی یَومِ الحِسابِ۔

الترجمة والمطالب

ان دونوں میں اتنا زیادہ فرق ہے کہ اس کو قیاس معلوم نہیں کرسکتا اور نہ اس کو کوئی شبہ پیش آسکتا ہے۔ اس لئے کہ محصول تھیلے بھر دیتا ہے اور بڑھنا سر کو خالی کردیتا ہے اور گاؤں کا خراج حاکم کو امیر بنا دیتا ہے۔ اور لپیٹے ہوئے کاغذات کو کھولنا اور فرامین کو پڑھنا آنکھ کو مشقت میں ڈالتا ہے (یعنی دیکھنے والے کو) پھر بات بھی یہ ہے کہ حساب کرنے والے ماموں کے محافظ ہیں اور بوجھوں کو وہ اٹھانے والے ہیں اور نقل کرنے والے ہیں۔ اور وہ قابل اعتبار ہیں اور معتمد علیہ کاتب ہیں حق لینے اور حق دینے کے وہ جھنڈے ہیں اور وہ ایسے گواہ ہیں اختلاف گواہوں میں وہ عادل ہیں اور بعض انہی حساب کرنے والوں میں سے حاکم ہیں جو بادشاہ کے معین (مددگار) یا قوت بازو ہیں اور دفاتر محصولات کے وہ منتظم ہیں اور کاموں کی ترازو اور عاملوں کے امین یا امانت دار ہیں اور وہی صلح اور لڑائی کا مرجع ہیں اور وہی درآمد (آمدنی) برآمد (خرچ) کے موقوف علیہ (دارومدار) ہیں اور انہیں سے نفع اور نقصان کا تعلق ہے اور انہیں کے ہاتھ میں بخشش کرنے اور منع کرنے کی رسی ہے اور اگر محاسبوں (یا حساب) کا قلم نہ ہوتا تو کسی کام کے حاصل کرنے کا نتیجہ فنا ہوجاتا اور قیامت تک لگاتار نقصان ہی نقصان رہتا۔

تشریح لغات

لہ بون بالضم والفتح بمعنے دوری وفصل و دو چیزوں کے درمیان فرق یعنی المسافة بین الشیئین ۲ہ قیاس مصدر بمعنی مشابہ ومنہ القیاسی جو قیاس کے مطابق ہو ۳ہ لایعتورہ اعتوار مصدر از افتعال بمعنی پیش آنا ای لایعترضہ ۴ہ التباس مصدر از افتعال بمعنی شک وشبہ ۵ہ الاکیاس یہ کیسؒ کی جمع ہے بمعنے تھیلی وبٹوہ ۶ہ ادارج یہ آدارہ کا معرب وقال استاذی مدظلہ العالی یہ ادرجة سے ماخوذ ہے اور ادرجة اور ارتج کے معنی اس گھنے جنگل کے ہیں۔ جہاں خوشبو مہکے والمراد ہہنا القرے والمزارع ۷ہ الناظر اسم فاعل کا صیغہ بمعنی حاکم وانسپکٹر اور اس کے معنے آنکھ اور دیکھنے والے کے بھی آتے ہیں والجمع نظار اور اس کے معنے آنکھ اور آنکھ کی تپلی کے بھی آتے ہیں اور ناظر دوسرے کے معنے آنکھ کے ہیں ۸ہ المدارج ای الرسائل والکتاب سمیت بذلک لانہا تدرج ای تطوے ما فیہا واستخراجہا تتبع معاینہا بجودة النظر ودرس الفاظہا ۹ہ یعنی تعنیہ مصدر از تفعیل بمعنی مشقت اور تکلیف میں ڈالنا ۱۰ہ الحسبة یہ حاسب کی جمع ہے بمعنے حساب جاننے والا ۱۱ہ حملة یہ حامل کی جمع ہے بمعنے اٹھانیوالے ۱۲ہ الاثقال یہ ثقل کی جمع ہے بمعنے بوجھ وبھاری چیز ۱۳ہ النقلة بمعنے نقل کرنے والے اور یہ ناقل کی جمع ہے اور اس کی جمع ناقلون بھی آتی ہے ۱۴ہ الاثبات یہ ثبت بالفتح والسکون کی جمع ہے بمعنے ماثبت ۱۵ہ السفرة یہ سافر کی جمع ہے بمعنے لکھنے والے اور یہ مشتق ہے سفر الکتاب سے ای کتبہ والمصدر سفر والباب نصر ۱۶ہ الثقات یہ ثقة کی جمع ہے بمعنے قابل اعتماد وبھروسہ ۱۷ہ اعلام یہ علم کی جمع ہے بمعنی پہاڑ کی چوٹی والمراد الرایات او المراد الرجل المشہور ۱۸ہ الانصاف مصدر از افعال وہو العدل بان یودی حق الغیر من نفسہ ۱۹ہ الانتصاف مصدر از افتعال بمعنے بدلہ لینا وہو ان یاخذ حق نفسہ من الغیر ۲۰ہ والشہود یہ شاہد کی جمع ہے بمعنے حاضر یا گواہ اور اس کی جمع شہد بھی آتی ہے ۲۱ہ المقانع یہ مقنع کی جمع ہے بمعنے قناعت کرنے والے یقال شاہد مقنع ای یقنع بہ ولبشہادہ ۲۲ہ المستوفی یہ استفعال سے ہے اسم فاعل کا صیغہ بمعنے خراج وصول کرنے والا یہ ایک عہدہ خزانہ کا ہے جس پر بڑا حاکم ہر وقت وہاں رہتا ہے جس کو اکاونٹنٹ جنرل کہتے ہیں ۲۳ہ ید السلطان بمعنے ہاتھ ومددگار والجمع الایدی والیدی وجمع الجمع ایادی وید یہ کلمہ مؤنث ہے اور اس کا لام محذوف ہے اور یہ اصل میں یدی تھا اور اس کے معنے بہت آتے ہیں اور السلطان بمعنے بادشاہ والجمع سلاطین ۲۴ہ قطب الدیوان ای الذی علیہ مدار الدیوان بمعنی دیوان کے سردار ہیں والجمع اقطاب وقطوب وقطبة ۲۵ہ قسطاس بمعنی ترازو (یا کانٹا جس سے سونا وچاندی تولتے ہیں) والجمع قساطس

35/2

۲۶؎ المهیمن یہ اصل میں مامین تھا بمعنے امانت دار وامین ونگہبان ۲۷؎ العمال یہ عامل کی جمع ہے بمعنے گورنر ووالی یعنی وہ شخص جو کسی کے امور مالی وغیرہ کا متولی ہو۔ اور اس کی جمع عاملون اور عملۃ بھی آتی ہے ۲۸؎ المآب لوٹنے کی جگہ والجمع مآوب ۲۹؎ فی السلم والہرج ای الصلح والحرب یقال ھرج القوم ھرجا اذا وقعوا فی فتنۃ واختلاط وقتل از ضرب ۳۰؎ المدار بمعنی دار ومدار یقال مدار الشئ جس پر کوئی چیز چکر کھائے ومدار الامر جبکہ کسی کام کا دار ومدار ہو ۳۱؎ الدخل بسکون الخاء المعجمۃ مصدر بمعنی آمدنی ومرض وعیب وتہمت ودخل الرجل دینت ومذہب دراز ۳۲؎ الخرج بمعنے خرچ کرنا ۳۳؎ مناط یہ نوط اور نیاط سے مشتق ہے بمعنے تعلیق از نصر بمعنی دار ومدار ۳۴؎ رباط یہ فعال کے وزن پر ہے بمعنے مفعول ای حبل یربط بہ الدابۃ جس رسی سے کسی چیز کو باندھا جائے وبمعنی دل گھوڑا وقلعہ یا وہ جگہ جہاں لشکر حفاظت سرحد کے لئے قیام کرے والجمع ربط اور رباط فقراء کے لئے مکان موقوفہ والجمع رباطات ۳۵؎ لاودت ای لہلکت ایداء مصدر از افعال بمعنی ہلاک ہوجانا اور یہ دیت سے ماخوذ ہے یقال اودی ایداءً جبکہ وہ ہلاک ہو ۳۶؎ الاکتساب مصدر از افتعال ہی عبارۃ عن حصر المال ۳۷؎ التغابن مصدر از تفاعل بمعنی نقصان اٹھانا ومنہ یوم التغابن یعنی قیامت یا یہ مؤمن کفار کو نقصان پہنچاتا ہے ۳۸؎ یوم الحساب بمعنی قیامت کا دن۔ یہ حساب مصدر ہے بمعنی شمار (یعنی جانچ پڑتال کا دن)۔

وَلَكَانَ نِظَامُ الْمُعَامَلَاتِ مَحْلُوْلًا۔ وَجُرْحُ الظُّلَامَاتِ مَطْلُوْلًا۔ وَجِيْدُ التَّنَاصُفِ مَغْلُوْلًا۔ وَسَيْفُ التَّظَالُمِ مَسْلُوْلًا۔ عَلٰى اَنَّ يَرَاعَ الْاِنْشَاءِ مُتَقَوِّلٌ۔ وَيَرَاعَ الْحِسَابِ مُتَاَوِّلٌ۔ وَالْحَاسِبُ مُنَاقِشٌ۔ وَالْمُنْشِئُ اَبُوْبَرَاقِشَ۔ وَلِكِلَيْهِمَا حُمَةٌ حِيْنَ يَرْقِيْ۔ اِلٰى اَنْ يُلْقٰى وَيُرْقٰى۔ وَاِعْنَاتٌ فِيْمَا يُنْشَا حَتّٰى يُغْشٰى وَيُرْشٰى۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ فَلَمَّا اَمْتَعَ الْاَسْمَاعَ۔ بِمَا رَاقَ وَرَاعَ۔ اِسْتَنْسَبْنَاهُ فَاسْتَرَابَ۔ وَاَبَى الْاِنْتِسَابَ۔ وَلَوْ وَجَدَ مُنْسَابًا لَانْسَابَ۔ فَحَصَلْتُ مِنْ لَبْسِهٖ عَلٰى غُمَّةٍ۔ حَتّٰى اَدَّكَرْتُ بَعْدَ اُمَّةٍ۔ فَقُلْتُ

الترجمۃ والمطالب

اور معاملات کا تاگہ کھولا ہوا (یعنی نظام درہم برہم ہوجاتا) اور حقوق کے زخم بدر کئے گئے (چھوڑ دیئے گئے) اور باہم انصاف کی گردنیں بندھی ہوئی (قید کی گئی) اور ظلم کی تلوار کھینچی ہوئی علاوہ اس بات کے انشاء تصنیف کا قلم جھوٹا ہے (یعنی گڑھنے والا ہے) اور حساب کا قلم ٹھیک کہنے والا ہے اور حساب جاننے والا باریک بین ہے (یا جھگڑا کرنے والا ہے) اور منشی (یعنی مصنف) منقش کرنے والا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ بلندی کے وقت (جبکہ کاتب قلم سے لکھتا ہے) دونوں کاتب اور حاسب ڈنک رکھتے ہیں جس کا اتار پھینک دیتا ہے اس کے درجہ سے اگر اس کو رشوت نہ دی جائے۔ یا منتر پڑھتا ہے (رشوت لینے سے) اور بغیر حاضری اور رشوت دینے کے لکھوانے میں بڑی مصیبت درپیش آتی ہے باستثنائے مومن صالح کے جو نہایت قلیل تعداد میں ہیں۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا جبکہ وہ اپنی برجستہ اور عمدہ تقریر سے کانوں کو فائدہ پہنچا چکا (جوان کے کانوں کو اچھی یا گراں معلوم ہوئی) تو ہم نے اس سے نسب کو دریافت کیا تو اس نے ہم کو مشکوک

نظر سے دیکھا۔ اور اس نے اپنے نسب بتانے سے انکار کیا۔ اور اس کی یہ حالت تھی کہ اگر وہ نکلنے کی جگہ پاتا تو وہاں سے ضرور چل دیتا اس کے چھپانے سے مجھے شک پیدا ہوا۔ اور کچھ دیر کے بعد (یاد کرکے) یا پہچان کر میں بولا

تشریح لغات

لہ نظام خیط واصلہ السلک الذی ینظم فیہ اللؤلؤ ؎ محلول یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے حلٌّ مصدر بمعنی کھولنا از نصر یقال حل العقدۃ جبکہ وہ گرہ کھولے ؎ جرح بمعنے زخم والجمع جروح واجراحٌ ؎ الظلامات یہ ظلامۃ بالضم کی جمع ہے وہی المظلمۃ المطلوبۃ عند الظالم ؎ مطلولا اسم مفعول کا صیغہ از سمع ای ھدرًا باطلا لا یؤخذ لہ ثار یقال طل دمہ ای اھدرہ ویقال طلّ طلًّا جبکہ وہ بغیر قصاص کے چھوڑ دے ؎ جید بمعنی گردن والجمع اجیادٌ وجیودٌ ؎ التناصف مصدر از تفاعل ایک دوسرے سے انصاف کرنا ؎ مغلولا یہ اسم مفعول کا صیغہ غل مصدر بمعنے قید کرنا وبندھنا اور غل کے معنی اصلی ہاتھ میں ہتھکڑی یا گلے میں طوق ڈالنے کے آتے ہیں از نصر ؎ مسلولا یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے سَلٌّ مصدر بمعنی کھینچنا از نصر یقال سل الشئ من الشئ جبکہ وہ کسی چیز میں سے آہستہ آہستہ نکالے وسل السیف جبکہ وہ تلوار سونتے ؎ یراع بمعنے قلم ذرکل وبانسری جس کو چرواہا بجاتا ہے وبزدل وکمزور دبے عقل وچھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری پہلا یراع بمعنے قلم جو چھیلا نہ گیا ہو اور دوسرا یراع بمعنے قلم وہ جو چھیلا ہوا ہو ؎ متقول ای مفتر وکاذب تقول مصدر از تفعل بمعنے بتکلف بات گھڑنا یقال تقول علیہ القول جبکہ وہ جھوٹ گھڑے وفی التنزیل ولو تقول علینا بعض الاقاویل ؎ متاول تاول مصدر از باب تفعل بمعنے بیان کرنا وٹھیک بات کہنا ومنہ التاویل ؎ مناقش مناقشۃ مصدر از مفاعلۃ بمعنی ذراسی بات پر جھگڑنا یقال ناقش الحساب وفی الحساب جبکہ وہ حساب کی تفصیل سختی سے کرے وناقش فلانا جبکہ وہ جھگڑا کرے ؎ ابو براقش ھو طائر یتلون بالوان شتّٰی فسمی بہ کل متلون ومزخرف یعنی ان الکاتب یاتی بانواع مختلفۃ یہ مجازاً متلون المزاج کے معنے میں مستعمل ہے ؎ حمۃ بمعنے زہر وبچھو کا ڈنگ بضم الحاء وفتح المیم فاستعیر بما ینشاء عن القلمین من الاذی ؎ یرقی ای یصعد فی منزلہ ویرتفع فی اصابع الکاتب حین یکتب بہ از سمع رُقِیٌّ مصدر بمعنے چڑھنا یقال رقی الجبل وفیہ والیہ جبکہ وہ پہاڑ پر چڑھے ؎ یلقی القاء مصدر از افعال بمعنی ڈالنا وپھینکنا یقال القی الشئ الی الارض جبکہ وہ ڈال دے ؎ یرقی از ضرب یقال رقی رقیًا ورقیۃ ورُقیًّا ورقیۃً وعلیہ جبکہ نفع یا نقصان کے لئے وہ منتر کرے ؎ اعنات مصدر از افعال بمعنے مشقت میں ڈالنا یقال اعنت الراکب الدابۃ اعناتا جبکہ وہ جانور پر سختی سے زیادہ لاد دے واعنت الرجل جبکہ وہ ہلاکت میں ڈال دے ؎ ینشا اس میں یا کو خلاف قاعدہ ہمزہ سے بدل لیا ہے انشاء مصدر بمعنے لکھنا از افعال ؎ یرشی رشوۃ (مثلثۃ) سے یہ ماخوذ ہے یقال رشاہ رشوًا جبکہ وہ رشوت دے از نصر ؎ امتع از افعال امتاع مصدر بمعنے فائدہ پہنچانا ؎ الاسماع یہ سمع کی جمع بمعنے کان ؎ راق از نصر روق مصدر بمعنے تعجب میں ڈالنا وپسند آنا وخوش کرنا یقال راقہ روقًا وروقانا جبکہ وہ تعجب میں ڈالے اور پسند آئے اور خوش کرے ؎ راع روع مصدر از نصر جبکہ وہ تعجب میں ڈالے یقال راعہ الامر جبکہ گھبرا دے اور تعجب میں ڈالے ؎ استنسبنا استنساب مصدر از استفعال اس میں س ت طلب کے لئے ہے بمعنی نسب پوچھنا لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ھو فان ذلک اوصل للمودۃ ؎ استراب استرابۃ مصدر بمعنے شک میں پڑنا یقال استراب استرابۃ جبکہ وہ شک میں پڑے ؎ منسابا یہ باب انفعال کا اسم ظرف بمعنے نکل جانا ؎ لانساب یہ اصل میں لَانساب ہے اس میں لام تاکید کا ہے اور یہ انفعال سے ہے انسیاب مصدر بمعنے نکل جانا یقال ساب الماء ای جری وذھب کل مذھب وساب الرجل ای سار مسرعا وساب فی کلامہ ای افاض فیہ بغیر رویتہ

اضرب ۱۳ غمۃ بالضم بمعنے غم وحزن وملال وحیرت والجمع غمم یقال ہو فی غمۃ یعنی وہ حیرت میں ہے ۱۴ امۃ بالضم بمعنے جماعت و لوگوں کا گروہ وطریقہ وقد وقامت و وقت ومدت اور یہاں یہ وقت اور مدت کے معنے میں ہے۔

وَالَّذِیْ سَخَّرَ الْفَلَکَ الدَّوَّارَ۔ وَالْفُلْکَ السَّیَّارَ۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ اَبِیْ زَیْدٍ۔ وَاِنْ کُنْتُ اَعْهَدُهٗ ذَارُوَاءٍ وَاَیْدٍ۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِیْ۔ وَقَالَ اَنَا هُوَ عَلٰی اِسْتِحَالَةِ حَالِیْ وَحَوْلِیْ۔ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ هٰذَا الَّذِیْ لَا یُفْرٰی فَرِیُّهٗ۔ وَلَا یُبَارٰی عَبْقَرِیُّهٗ۔ فَخَطَبُوْا مِنْهُ الْوُدَّ۔ وَبَذَلُوْا لَهُ الْوُجْدَ۔ فَرَغِبَ عَنِ الْاُلْفَةِ۔ وَلَمْ یَرْغَبْ فِی التُّحْفَةِ۔ وَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَنْ سَحَقْتُمْ حَقِّیْ۔ لِاَجْلِ سَحْقِیْ۔ وَکَسَفْتُمْ بَالِیْ لِاَخْلَاقِ سِرْبَالِیْ۔ فَمَا اَدَاکُمْ اِلَّا بِالْعَیْنِ السَّخِیْنَةِ۔ وَلَا کُمْ مِنِّیْ اِلَّا صُحْبَةُ السَّفِیْنَةِ۔ ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

اِسْمَعْ اُخَیَّ وَصِیَّةً مِّنْ نَّاصِحٍ ۔۔۔ مَا شَابَ مَحْضَ النُّصْحِ مِنْهُ بِغِشِّهٖ

الترجمۃ والمطالب قسم ہے اس ذات کی جس نے گھومنے والے آسمان یعنی گردش کرنے والے) اور بہنے والی کشتی کو مسخر و تابعدار کر رکھا ہے مجھے تو ابوزید کی خوشبو آتی ہے اگرچہ میں اس کو خوبصورت بارونق اور طاقتور دیکھ چکا ہوں، پس وہ میرے اس کہنے پر مسکرا کر ہنس پڑا۔ اور اس نے کہا میں وہی ہوں باوجودیکہ میری حالت اور قوت میں تغیر ہو چکا ہے بس میں نے اپنے ساتھیوں کو بتلایا یہ وہ شخص ہے جس کی برابری کسی کام میں نہیں کی جا سکتی اور نہ اس کی کسی عمدہ بات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد اس سے دوستی کی درخواست کی، اور اس کو بہت مال عطا کیا مگر اس نے دوستی سے اعراض کیا اور اس نے مال کو ٹھکرا دیا (یعنی تحفہ و ہدایا کی طرف اس نے رغبت نہ کی) اور کہنے لگا چونکہ تم لوگوں نے میرے بوسیدہ کپڑے ہونے کی وجہ سے جو مجھ سے برا برتاؤ کیا ہے اور محض کپڑے پرانے ہونے کی وجہ سے تم نے میرے مرتبہ کا کچھ خیال نہ کیا اور تم نے مجھ کو غمگین کیا لہذا میں تم کو صرف غضب آلودہ نگاہ سے دیکھ سکتا ہوں اور کشتی سے اترنے کے بعد میں ہرگز تمہارے پاس قیام نہیں کرونگا پھر اس نے یہ اشعار پڑھے ؎ اے میرے پیارے بھائی نصیحت کرنیوالے کی ایک خالص وصیت (نصیحت) سنو جسمیں قطعاً کھوٹ کی آمیزش نہیں ہے۔

تشریح لغات ۱ سخر تسخیر مصدر از تفعیل بمعنی مسخر کرنا ۲ الفلک بفتح الفاء واللام السماء الذی ہو مجری الکواکب والجمع افلاک وفلک والفلک بضم الفاء وسکون اللام ای السفینۃ السریعۃ والفلک لفظ یقع للواحد والجمع ۳ الدوار بہت پھرنے والا گھومنے والا یقال الدھر دواری بالانسان یعنی زمانہ انسان کے ساتھ الٹنے پلٹنے والا ہے یعنی وہ طرح طرح کے حوادث سے دوچار کرتا ہے ۴ السیار یہ سار یسیر سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے چلنے والا ۵ اعہدہ ای شاہدتہ از سمع یقال عہد فلانا بمکان کذا جبکہ وہ ملاقات کرے ۶ رواء بالضم بمعنے ہیئت حسنہ وخوشنمائی وچہرے کی رونق یقال رجل لہ رواء یعنی وہ مرد

کہ اس کے چہرے پر رونق ہے ٨ہ اید اور آد دونوں کے معنی قوت اور طاقت کے آتے ہیں ٩ہ استحالۃ مصدر از استفعال بمعنے متغیر ہونا یقال استحال استحالۃ جبکہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدلے ١٠ہ حول مصدر بمعنی قوت اور طاقت والجمع حول واحوال ١١ہ لا یفری از ضرب یقال فری الشیٔ جبکہ وہ کاٹے اور پھاڑے اور مراد یہاں کام کرنا ہے ١٢ہ الفری بمعنی عجیب یقال فلان یفری الفری ای یاتی بالعجیب ١٣ہ لا یباری مباراۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مقابلہ کرنا ١٤ہ عبقریہ عمدہ بات عبقر موضع بالبادیۃ تسکنہ الجن فنسب الیہ کل ما یستحسن ویستغرب کان الجن صنعتہ لغرابتہ وعبقریُّ القوم ای سیدھم وھو ماخوذ من قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلم ار عبقریا یفری مریہ والمراد ھٰھنا کلامہ البدیع ١٥ہ فخطبوا یہ خطبہ سے ماخوذ ہے بمعنی پیام دینا از نصر یقال خطب الفتاۃ جبکہ وہ منگنی کرے ١٦ہ الود بمعنی محبت ودوستی والجمع اوداد وادٌّ واِدٌّ ١٧ہ الوجد بضم الواو وکسرہا بمعنے محبت خوشی وتوانگری وقدرت ١٨ہ فرغب از سمع بمعنے اعراض کرنا یقال رغب عنہ جبکہ وہ اعراض کرے ورغب فیہ جبکہ وہ خواہش کرے ١٩ہ التحفۃ الہدیۃ وایضا الشیٔ الفاخر الثمین والجمع تحف والفعل اتحفہ ٢٠ہ سحقتم از کرم سحق مصدر بمعنی کپڑے کا بوسیدہ ہونا اور پرانا ہونا اور باوجود نئے ہونے کے رواں گر جانا ٢١ہ کسفتم کسوف مصدر از ضرب بمعنی متغیر ہونا اور آفتاب میں گہن لگنا یقال کسف حالہ جبکہ حال برا ہو یلزم ویتعدی ٢٢ہ لاخلاق مصدر از افعال بمعنی پرانا ہونا ٢٣ہ السخینۃ از نصر وسمع وکرم والمصدر سخن بحرکات ثلثۃ علی السین وایضا سخونت وسخانت بمعنی گرم ہونا ٢٤ہ اخی یہ منادی ہے اس کا یا حرف ندا محذوف ہے اور یہ اصل میں یا اخی تھا اور یہ شفقت کے لئے استعمال ہوتا ہے ٢٥ہ وصیۃ جمع وصایا وصیۃ یہ ایصاء کا اسم ہے جس چیز کی وصیت کی جائے ٢٦ہ ماشاب ای ما خلط از نصر والمصدر الشوب والشیاب وایضا یقال شاب الرجل ای خانہ ٢٧ہ بغشہ بکسر الغین مصدر بمعنی اظہار خلاف ما اضمرہ وذیّن لہ غیر المصلحۃ وخدعہ از نصر والمصدر الغش بفتح الغین وقال البعض المصدر الغشوش بمعنی دھوکا۔ فریب۔ کینہ۔ خیانت۔ دل کی سیاہی ترش روئی۔ ہر چیز کی کدورت

لَا تَعْجَلَنَّ بِقَضِيَّةٍ مَبْتُوتَةٍ ۔۔۔ فِي مَدْحِ مَنْ لَمْ تَبْلُهُ اَوْ خَدْشِهٖ

وَقِفِ الْقَضِيَّةَ فِيْهِ حَتّٰى تَجْتَلِيْ ۔۔۔ وَصْفَيْهِ فِيْ حَالَيْ رِضَاهُ وَبَطْشِهٖ

وَيَبِيْنَ خُلَّبُ بَرْقِهٖ مِنْ صِدْقِهٖ ۔۔۔ لِلشَّائِمِيْنَ وَوَبْلُهٗ مِنْ طَشِّهٖ

فَهُنَاكَ اِنْ تَرَ مَا يَشِيْنُ فَوَارِهٖ ۔۔۔ كَرَمًا وَاِنْ تَرَ مَا يَزِيْنُ فَاَفْشِهٖ

وَمَنِ اسْتَحَقَّ الْاِرْتِقَاءَ فَرَقِّهٖ ۔۔۔ وَمَنِ اسْتَحَطَّ فَحُطَّهٗ فِيْ حَشِّهٖ

وَاعْلَمْ بِاَنَّ التِّبْرَ فِيْ عِرْقِ الثَّرٰى ۔۔۔ خَافٍ اِلٰى اَنْ يُسْتَثَارَ بِنَبْشِهٖ

الترجمۃ المطالب جس شخص کو تم نے آزمایا نہ ہو تو تم اس کی تعریف کرنے یا ہجو کرنے کے متعلق قطعی فیصلہ کرنے میں جلدی سے کام نہ لو اور تم اس کے دونوں وصف یعنی خوشی اور غصہ کے ظاہر ہونے تک فیصلہ کو ملتوی رکھو اور اس وقت تک کر دیکھنے والے پر ظاہر ہوجائے یہ محض دھوکہ دینے والی بجلی ہے یا یہ سچی بجلی ہے اور یہ کہ زوردار بارش کا مینہ ہے یا یہ یوں ہی بوندا باندی ہے پھر بھی اگر تم عیب پاؤ تو از راہ کرم اس کو چھپا دو اگر اس کی اچھائیاں دیکھو تو تم خوب اس کو ظاہر کرو، اور جو شخص بلندی کا مستحق ہو تو تم اس کو چڑھا دو (یعنی اس کو بلند کرو) اور جو گرنے کے لائق ہو اس کو تو

اس کے پاخانہ میں اتار کے پھینک دو، اور یہ خوب سمجھ لو کہ سونا کھودنے سے پہلے زمین کی رگ میں یعنی کانوں میں چھپا پڑا رہتا ہے۔

تشریح لغات

۱ قضیۃ مبتوتۃ ای حکم مقطوع یقال بَتَّ بتًّا ای قطع وامضٰی از نصر ۲ لم تبلہ یہ بلا یبلو سے ہے بمعنی آزمانا از نصر ۳ خدشہ ای عیبہ یقال خدش خدشًا ای عابہ از ضرب ۴ وقف اس میں واو علیحدہ ہے اور یہ وقف یقف سے امر حاضر کا صیغہ ہے والمصدر وقف ووقوفٌ یعنی توقف کر اور تو ٹھیر ۵ تجتلی اجتلاء مصدر از افتعال بمعنے دیکھنا، ظاہر ہونا ۶ وصفیہ یہ تثنیہ ہے وصف کا اس میں نون اضافت کی وجہ سے گر گیا اسی طرح حالی ہے ۷ رضاہ بمعنی خوشنودی و خوشی ورضامندی ۸ بطشہ مصدر از ضرب بمعنے ناراضگی والبطش تناول الشئ والتبث بہ یعنی سخت پکڑنا وبطش علیہ ای سطا و انقض وفی التنزیل یوم نبطش البطشۃ الکبری ۹ یبین ای یظہر وینکشف اور اس کا عطف تجتلی پر ہے از ضرب یقال بان بیانا وتبیانا جبکہ وہ ظاہر ہو اور واضح ہو ۱۰ خلب برق وہ بجلی جس میں بارش نہ ہو ۱۱ من صدقہ ای من برقہ الصادق الذی یأتی بالغیث ۱۲ للشائمین اسم فاعل کا صیغہ ای للناظرین الی البرق یقال شام البرق شیمًا ای نظر الیہ این یتجہ واین یمطر از ضرب ۱۳ ودبلہ دبل اور وابل بمعنے خوب زوروں کی بارش ۱۴ طشہ بمعنے مینہ کی ہلکی ہلکی بوندیں یقال طشت السماء طشًّا ای اتت بالمطر الضعیف از ضرب ۱۵ فہناک ای فحین ما جرّبتہ ۱۶ ان ترای ان تنظر ترٰی یہ رویت سے مضارع کا صیغہ ہے اور یہ اصل میں ترئی تھا اور رویت سے رویت بصری مراد ہے یقال رأی یری رأیًا ورؤیۃً ورَاءۃً و رئیانًا جبکہ وہ بصارت یا بصیرت سے دیکھے از فتح ۱۷ یشین شین مصدر از ضرب بمعنے عیب دار کرنا ۱۸ فوارہ یہ امر حاضر کا صیغہ از مفاعلہ مواراۃ مصدر بمعنی چھپانا ۱۹ کرما ای تکرمًا وتفضلا منک علیہ ۲۰ یزین زین مصدر از ضرب یقال زانہ یزینہ زینًا جب کہ وہ زینت دے وزان الشئ جبکہ وہ خوبصورت بنائے اور آراستہ کرے ۲۱ افشہ افشاء مصدر از افعال بمعنے ظاہر کرنا، اور بیان کرنا اور کھولنا ۲۲ الارتقاء مصدر از افتعال بمعنی بلندی یقال ارتقی الجبل ارتقاءً وفیہ والیہ جبکہ وہ پہاڑ پر چڑھے ۲۳ فرقہ از تفعیل یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ترقیہ بمعنی چڑھانا اور بلند کرنا اور یہ رقی الجبل فیہ والیہ سے ماخوذ ہے ای صعد از سمع والمصدر رقی ورقیٌ ۲۴ استحط از استفعال یقال استحط جبکہ وہ نیچے اترنے کو کہے ویقال استحط فلانًا وزرہٗ یعنی اس نے فلاں سے اپنا بوجھ گھٹا دینے کو کہا ۲۵ فحط یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از حط یحط از نصر بمعنے تو اتار ۲۶ حشہ بالحرکات الثلاث فی الحاء المہملۃ بمعنے بیت الخلاء (پاخانہ) والجمع حشوش واصلہ البستان لانہم کانوا یقضون حوائجہم فی الحشوش ۲۷ التبر بمعنے سونا غیر مسبوک ہو ۲۸ عرق الثری ای فی اصل التراب عرق کے معنے رگ اور اصل کے آتے ہیں اب سونے کو عرق سے تعبیر کرتے ہیں اس لئے جب کہ سونا نکلتا ہے۔ تو انسان کی رگ کی طرح ہوتا ہے ۲۹ خاف یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از سمع یقال خفی خفاء وخفیۃً وخفیۃ۔ جب کہ وہ پوشیدہ ہو ۳۰ یستثار ای یستخرج از استفعال یقال استثارہ جبکہ وہ بھڑکائے ابھارے اڑائے ۳۱ نبشہ مصدر از نصر بمعنی کھودنا اور نکالنا یقال نبش الشئ نَبْشًا ای اظہرہ وابرزہ واخرجہ من الارض۔

وَفَضِيْلَةُ الدِّيْنَارِ يَظْهَرُ سِرُّهَا ۔ مِنْ حَكِّهٖ لَا مِنْ مَلَاحَةِ نَقْشِهٖ ۔ وَمِنَ الْغَبَاوَةِ اَنْ تُعَظِّمَ جَاهِلًا

لِصِقَالِ مَلْبَسِهٖ وَرَوْنَقِ رَقْشِهٖ ۔ اَوْ اَنْ تُهِيْنَ مُهَذَّبًا فِيْ نَفْسِهٖ ۔ لِدُرُوْسِ بِزَّتِهٖ وَرِثَّةِ فُرُشِهٖ

وَلَكَمْ أَخِيْ طِمْرَيْنِ هِيْبَ لِفَضْلِهٖ　　وَمُفَوَّفُ الْبُرْدَيْنِ عِيْبَ لِفُحْشِهٖ
وَإِذَا الْفَتٰى لَمْ يَغْشَ عَارًا لَمْ تَكُنْ　　أَسْمَالُهٗ إِلَّا مَرَاقِيْ عَرْشِهٖ

الترجمۃ والمطالب

اور دینار کی فضیلت (خوبی) کا پتہ تو کسوٹی پر گھسنے سے ہی چل سکتا ہے نہ کہ محض عمدگی اور نقش کی خوبصورتی سے یہ حماقت ہے کہ محض لباس کے چمکنے یا عمدہ زینت کی وجہ سے کسی جاہل کو تم بڑا سمجھو یا تم کسی مہذب شخص کی اس وجہ سے تحقیر کرو کہ اس کی پوشاک بوسیدہ ہے اور اس کا بستر پرانا ہے اس واسطے کہ بہت سے ایسے بھائی ہیں کہ جن کی چادریں پرانی ہیں مگر ان کی بزرگی کی وجہ سے لوگ ہیبت میں آجاتے ہیں (یا مرعوب ہو جاتے ہیں) اور عمدہ چادروں میں ایسے بدکردار لوگ ہیں جو اپنی بدکرداری کی وجہ سے بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ لہٰذا جب تک کوئی شخص برائیاں اختیار نہیں کرتا یقیناً اس کے پھٹے پرانے کپڑے ہی بلندی کی سیڑھیاں ہیں۔

تشریح لغات

[1] حکہ حک مصدر بمعنی کسوٹی پر رگڑنا یقال حک الشیٔ بالشیٔ او علی الشیٔ ای امرّہ علیہ دَلکًا وصَکًّا از نصر [2] لصقال یہ فعال کے وزن پر ہے بمعنے مفعول ای ملبسہ المصقول [3] رونق رقشہ ای حسن زینتہ یقال رقشہ رقشًا ای زینہ از نصر [4] تہین اہانتہ مصدر از افعال بمعنے ذلیل وحقیر سمجھنا اور اس کا عطف تعظم پر ہے [5] لدروس مصدر از نصر بمعنے مٹنا و کپڑا بوسیدہ ہونا یقال درس الثوب جب کہ کپڑا بوسیدہ ہو ودرس الثوب جب کہ کپڑا بوسیدہ کرے۔
[6] بزتہ بکسر الباء الثیاب والبیئۃ از نصر [7] رثتہ بکسر الراء السقط من متاع البیت (کہنگی)، والجمع رِثَثٌ ورثات [8] فرشہ اصلہ الفرش بضم الفاء والراء وخففت ھٰھنا وسکن الراء لرعایۃ الشعر جمع فراش وھو ما یبسط وفی التنزیل جعل لکم الارض فراشا وفرش موفوعۃ [9] لکم میں لام یہ دلیل کے قائم مقام ہے اور کم خبریہ ہے بمعنے بہت [10] طمرین یہ طمر کا تثنیہ ہے بمعنے پرانا کپڑا اور یہاں اس سے مراد پرانی چادر ہے والجمع اطمارٌ [11] ہیب مجہول کا صیغہ ہیبت مصدر از ضرب بمعنے ڈرائے گئے اور ہیبت کھائے گئے [12] مفوف یقال ثوب افواف وثوبٌ مفوفٌ یعنی باریک کپڑا اور سفید کپڑا جس کے لمبائی میں دھاریاں ہوں یہ فاف یفوف سے اور یہ ماخوذ فوف سے بمعنے گائے بیل کا نشانہ اور جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی الواحد فوفۃ وفوفۃ والجمع افوافٌ یقال فاف ای اشار من سأل شیئًا بقرع ظفر ابہامہ علی ظفر سبابتہ کانہ یقول ای لا اعطیك شیئا ولا ما یساوی تلامۃ ظفری
[13] البردین یہ برد کا تثنیہ ہے بمعنے دھاریدار کپڑا والجمع بُرُودٌ وابراد وابرُدٌ اور اس کے معنے کالے کمبل کے بھی آتے ہیں اس کا واحد بردۃ ہے والجمع برُدٌ [14] عیب از ضرب یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے عیب مصدر بمعنی عیب لگایا گیا [15] لفحشہ مصدر بمعنے قبیح قول یا فعل از کرم [16] لم یغش ای لم یدخلہ ولم یات بہ از غشی یغشی یقال غشی الامر فلانًا جبکہ نازل ہوا اور ڈھانکے [17] عار بمعنی عیب اور ہر وہ قول یا فعل جس سے انسان کو شرم آئے والجمع اعیارٌ [18] اسمالہ یہ سمل کی جمع ہے بمعنی پرانے کپڑے والیضًا بقیۃ الماء فی الحوض یقال سمل الثوب ای اخلق وبلی از نصر والمصدر سمول وسمولۃ والیضا باب کرم والمصدر سمالۃ
[19] مراقی یہ مرقاۃ کی جمع ہے بمعنے سیڑھی [20] عرشہ بمعنے شاہی تخت و مرتبہ وعزت والجمع اعراشٌ وعروش وعُرش وعرشۃ۔

مَا إِنْ يَضُرُّ الْعَضْبَ كَوْنُ قِرَابِهِ خَلَقًا وَلَا الْبَازِيَّ حَقَارَةُ عُشِّهِ

ثُمَّ مَا عَتَّمَ أَنِ اسْتَوْقَفَ الْمَلَّاحَ. وَصَعِدَ مِنَ السَّفِينَةِ وَسَاحَ. فَنَدِمَ كُلٌّ مِنَّا عَلَى مَا فَرَّطَ فِي ذَاتِهِ. وَأَغْضَى جَفْنَهُ عَلَى قَذَاتِهِ. وَتَعَاهَدْنَا عَلَى أَنْ لَا نَحْتَقِرَ شَخْصًا لِرَثَاثَةِ بُرْدِهِ. وَأَنْ لَا نَزْدَرِيَ سَيْفًا مَخْبُوًّا فِي غِمْدِهِ.

الترجمة والمطالب

تلوار قاطع کو نیام کے پرانے ہونے سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور نہ باز کے لئے یہ کوئی عیب کی بات ہے کہ اس کا گھونسلہ اچھا نہیں یہ اشعار پڑھ کر فوراً ہی کشتی بان (ملاح) سے کشتی ٹھہرانے کی فرمائش کی اور کشتی سے اتر کر وہ چلا گیا تب تو ہم اس کے ساتھ برابر تاؤ کرنے پر بہت ہی پشیمان ہوئے اور اس کو حقیر و ذلیل سمجھ کر اس کو تکلیف پہنچانے پر ہم شرمندہ ہوئے پھر ہم نے آپس میں یہ پختہ عہد کیا کہ ہم آئندہ کبھی کسی کو محض پھٹی پرانی چادر کی وجہ سے ذلیل نہ سمجھیں گے اور نہ نیام میں چھپی ہوئی تلوار کو ہم عیب لگائیں گے۔

تشریح لغات

[۱] ان یضر اس میں ان نافیہ زائدہ ہے [۲] العضب بمعنی تلوار قاطع و چرب زبان [۳] قراب بمعنی تلوار کی میان والجمع قرب واقربۃ [۴] لا البازی اس میں لا زائدہ ہے باز اور بازی دونوں کے معنی باز کے آتے ہیں [۵] عشہ العش والعش دگھونسلہ، ای موضع الطائر والجمع عشاش وعششۃ واعشاش [۶] عتم عتم مصدر بمعنی تاخیر کرنا از ضرب اور یہاں یہ باب تفعیل سے ہے یعنے کف عن الفعل بالشرع اور اس کے معنے خود تاخیر کرنے کے بھی آتے ہیں ومنہ صلاۃ العتمۃ لتاخرہا [۷] استوقف استیقاف مصدر از استفعال بمعنے ٹھہرانا [۸] الملاح یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے کشتی بان و جہاز چلانے والا اور اس کے معنی نمک فروش کے بھی آتے ہیں [۹] صعد از سمع جب اس کے صلہ میں من آتا ہے تو اس کے معنے اترنے کے اور اعراض کرنے کے آتے ہیں اور یہاں اس کے معنے اترنے کے ہیں [۱۰] ساح ای ذہب یہ یائی ہے از ضرب یقال ساح الماء جبکہ پانی زمین پر بہے وساح الظل جبکہ سایہ ہٹے وساح سیحا وسیحانا وسیاحۃ وسیوحا جبکہ وہ زمین میں عبادت کے لئے پھرے اور شہروں میں پھرے وفی التنزیل فسیحوا فی الارض [۱۱] فرط از تفعیل تفریط مصدر بمعنی کوتاہی کرنا [۱۲] اغضی از افعال اغضاء مصدر بمعنی چشم پوشی کرنا ای اغمض وسکّن عینہ [۱۳] قذاتہ یہاں اس کے مجازی معنے عیب کے ہیں اور اس کے اصلی معنے وہ تنکا جو آنکھ میں پڑ جائے جس سے تکلیف ہو اور اغضی جفنہ علی القذاۃ یہ محاورہ ہے جبکہ تحمل اور بردباری انسان کرے [۱۴] رثاثۃ مصدر معنی بوسیدگی و کہنگی [۱۵] نزدری از دراء مصدر افتعال بمعنی حقیر سمجھنا [۱۶] مخبو یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے یقال خبا الشئ جبکہ وہ چھپائے از نصر [۱۷] غمد بالکسر بمعنی تلوار کی نیام والجمع غمود واغماد

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الشِّعْرِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ نَبَا بِيْ مَأْلَفُ الْوَطَنِ. فِيْ شَرْخِ الزَّمَنِ. لِخَطْبٍ خُشِيَ. وَخَوْفٍ غُشِيَ. فَأَرَقْتُ كَاسَ الْكَرٰى. وَنَصَصْتُ رِكَابَ السُّرٰى. وَجُبْتُ فِيْ سَيْرِيْ وُعُوْرَ الْمُتَدَّ مِنْهَا الْخُطَا. وَلَا اهْتَدَتْ اِلَيْهَا الْقَطَا. حَتّٰى وَرَدْتُ حِمَى الْخِلَافَةِ. وَالْحَرَمَ الْعَاصِمَ مِنَ الْمَخَافَةِ. فَسَرَوْتُ اِيْجَاسَ الرَّوْعِ وَاسْتِشْعَارَهٗ. وَتَسَرْبَلْتُ لِبَاسَ الْاَمْنِ وَشِعَارَهٗ. وَقَصَرْتُ هِمَّتِيْ عَلٰى لَذَّةٍ اَجْتَنِيْهَا. وَمُلْحَةٍ اَجْتَلِيْهَا.

الترجمۃ والمطالب

(تیئسویں مجلس جو شعریہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ (شروع زمانہ میں) میرے حق میں دیس کی الفت ناموافق ثابت ہوئی یعنی خوفناک مصائب اور خطروں نے مجھے آگھیرا میں نے نیند کا پیالہ بہا ڈالا (خیر باد کہہ دیا) اور میں سفری اونٹوں کو تیز دوڑا کر ایسے ایسے سخت و دشوار گذار زمینوں کو قطع کرتا ہوا جنہیں نہ تو کبھی قدموں نے روندا تھا اور نہ ہی قطا کو ان کا راستہ معلوم تھا، یہاں تک کہ میں دار السلطنت بغداد میں جو میرے لئے امن کی جگہ اور خوف سے بچنے کی جگہ تھی جا پہونچا وہاں پہنچ کر میں نے دل میں بیٹھے ہوئے خوف اور اندر گھسے ہوئے خوف کو نکال کر بے خوفی (امن) کا کرتا اور شعار کا لباس پہنا، اور میں نے اپنے اس ارادہ کو روکا جس سے میں لطف اندوز ہوسکوں اور نمکین عجیب اور نادر باتوں کے دیکھنے سے بھی اپنی طبیعت کو روکے رکھا۔

تشریح لغات

ؐ نبا ای قلق بی ولم یوافقنی از نصر یقال نبا بنا الدار جبکہ گھر میں جی نہ لگے و نبت بی تلک الارض یہ زمین مجھے موافق نہیں آئی۔ ؐ مألف یہ الفت سے مصدر میمی ہے اور یہ متعدی بنفسہ آتا ہے بمعنی الفت و محبت از سمع یقال آلف المکان و آلفہ ایلافًا جبکہ وہ کسی سے مانوس ہو ؐ شرخ ای اولہ و اشرخ اول الشباب وریعانہ والمراد ہہنا قدیم الایام والجمع شروخ ؐ لخطب بمعنی امر عظیم والجمع خطوب ؐ غشی از سمع ای حدث و نزل وغطی ای غشینی ؐ فارقت از افعال اراقۃ مصدر بمعنی بہانا واراد بارا قتہا ازالۃ النوم عن عینہ ؐ نصصت ای رفعت وحرکت یقال نصص الشیء ای حرکہ وقلقلہ وفی مشیہ اہتز ونصصت الناقۃ جبکہ وہ اونٹنی کو تیز دوڑائے از نصر ؐ رکاب السری میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ای ساریۃ الرکاب۔ رکاب بمعنی سواری کا اونٹ اور اس کا واحد راحلۃ ہے والجمع رکب ورکائب ورکابات۔ السری مصدر بمعنی رات کا چلنا ومنہ قول العرب عند الصباح یحمد القوم السری اور یہ ایسے وقت بولتے ہیں کہ مشقت برداشت کرنے میں راحت کی امید ہو ؐ جبت جوب مصدر از نصر بمعنے قطع کرنا وفی التنزیل جابوا الصخر الخ ؐ سیر مصدر بمعنے چلنا یا مسافت از ضرب ؐ وعور المعنے سخت زمین یا سخت راستہ یقال وعر المکان وعرا دعورًا ووعر کوعر ویعر وعرا ووعر وعارۃ ای صلب وصعب فیہ السیر فہو وعر ووعیٔ والجمع وعور واعور واوعار از ضرب

وسمع وکوم ۱۲؎ لم تدمثہا از تفعیل تدمیث مصدر بمعنی نرم کرنا ۱۳؎ الخطا بالضم قدم اور چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ اور مسافت عوام اسے فشخہ کہتے ہیں۔ یہ خطوۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع خطوات اور خطوات اور خطوات بھی آتی ہے والمراد خطا السائرین ۱۴؎ قطا طائر معروف یضرب بہ المثل فی الاہتداء یقال فلان اہدی من القطا۔ اور یہ جانور ہے جس کے بولنے میں قطا قطا کی آواز نکلتی ہے یا یہ اپنی چال میں وزنی اور بھاری ہے اور اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے بچوں کو جنگل میں چھوڑ کر پانی کی تلاش میں بیس بیس دن کی مسافت طے کر جاتا ہے جب پانی لے کر واپس ہوتا ہے تو اندھیری رات ہی کیوں نہ ہو سیدھا اپنے بچوں کے گھونسلے میں پہنچ جاتا ہے ۱۵؎ حمی الخلافۃ سے مراد دار السلطنت یعنی بغداد ہے ۱۶؎ الحرم بمعنے محترم یا بمعنے موضع امن ۱۷؎ العاصم اسم فاعل کا صیغہ از ضرب یقال عصم اللّٰہ فلانا من المکروہ جبکہ محفوظ رکھے اور بچائے ۱۸؎ المخافۃ مصدر از سمع بمعنے خوف و ڈر ۱۹؎ فسروت از نصر والمصدر سروٌ بمعنے زائل کرنا اور دور کرنا ۲۰؎ ایجاس مصدر از افعال بمعنی معلوم کرنا اور دل میں چھپانا یقال اوجس القلب فزعا ای احسّ بہ وایضا اوجس الرجل احس واضمر واو جست الاذن کان کا آہٹ سننا واما اوجس مجردا فمعناہ خفی از ضرب والمصدر وجسٌ ۲۱؎ استشعار مصدر از استفعال اس میں س ت مبالغہ کے لئے ہے اور یہ شعور سے ماخوذ ہے بمعنی خبردار ہونا یا یہ شعار (القمیص الذی یلی الجسد) سے ماخوذ ہے مراد اس سے مخفی رکھنا یا یہ شعر سے ماخوذ بمعنے بال (یعنی بکری والا ہونا یا شعر سے ماخوذ ہے غرضیکہ یہاں معنے اس کے چھپانے کے ہیں ۲۲؎ تسربلت ای لبست سربالا (کرتہ پہنا) ۲۳؎ شعار ہو ثوب یلی الجسد وفی الحدیث الانصار شعار والناس دثار ۲۴؎ قصرت قصر مصدر بمعنے روکنا از نصر ۲۵؎ ہمّ بالفتح بمعنے ارادہ یا جس کے کرنے کے لئے فکر کی جائے و بمعنے غم والجمع ہموم ۲۶؎ اجتنیہا اجتناء مصدر از افتعال بمعنے حاصل کرنا ۲۷؎ ملحۃ بمعنے عجیب چیز و مزیدار بات والجمع ملح ۲۸؎ اجتلیہا اجتلاء مصدر از افتعال بمعنے دیکھنا۔

فَبَرَزْتُ يَوْمًا اِلَى الْحَرِيْمِ. لِاَرُوْضَ طِرْفِيْ. وَاُجِيْلَ فِيْ طُرَفِهٖ طَرْفِيْ. فَاِذَا فُرْسَانٌ مُتَتَالُوْنَ وَرِجَالٌ مُنْثَالُوْنَ. وَشَيْخٌ طَوِيْلُ اللِّسَانِ. قَصِيْرُ الطَّيْلَسَانِ. قَدْ لَبَّبَ فَتًى جَدِيْدَ الشَّبَابِ خَلَقَ الْجِلْبَابِ. فَرَكَضْتُ فِيْ اِثْرِ النَّظَّارَةِ. حَتّٰى وَافَيْنَا بَابَ الْاِمَارَةِ. وَهُنَاكَ صَاحِبُ الْمَعُوْنَةِ مُتَرَبِّعًا فِيْ دَسْتِهٖ. وَمُرَوِّعًا بِسَمْتِهٖ. فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ اَعَزَّ اللّٰهُ الْوَالِيَ. وَجَعَلَ كَعْبَهُ الْعَالِيَ. اِنِّيْ كَفَلْتُ هٰذَا الْغُلَامَ فَطِيْمًا. وَرَبَّيْتُهٗ يَتِيْمًا. ثُمَّ لَمْ اٰلُهٗ تَعْلِيْمًا۔

الترجمہ والمطالب پس ایک دن میں اپنے چالاک گھوڑے کو رام کرتا ہوا اور اس کے عجائبات کو دیکھتا ہوا۔ حریم خلافت (دار السلطنت) کی طرف چل پڑا میں کیا دیکھتا ہوں کہ آگے پیچھے سوار اور پیادے جمع ہونے والے ہیں اور ایک بوڑھا بہت بولنے والا وہ چھوٹی چادر میں لپٹا ہوا ایک نوجوان کو جو پھٹی پرانی چادر اوڑھے ہوئے تھا اس کا اس بوڑھے نے گریبان پکڑ رکھا ہے میں بھی اپنے گھوڑے کو ایڑ لگاتا ہوا تماشائیوں کے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ ہم باب الامارۃ (خلیفہ کے دروازے) میں جا پہنچے اور وہاں کا حاکم

اپنی مسند پر چارزانو بیٹھا ہوا تھا اور رعب و دہشت اس کی صورت سے ٹپک رہا تھا، پس بوڑھے نے اس حاکم سے یہ کہا کہ خدا تعالیٰ آپ کو عزت دے، اور آپ کے ٹخنہ کو بلند کرے (یعنی بارگاہ کو اور بھی زیادہ بلند کرے) میں اس لڑکے کا کفیل دودھ چھٹتے ہی ہو گیا تھا اور میں نے یتیمی کی حالت میں ہی اس کو پالا اور میں نے اس کے لکھانے اور پڑھانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

تشریح لغات

لہ الحریم بمعنی چہار دیواری اس سے مراد بادشاہی قلعہ ہے. الحریم موضع متسع حول قصر الملك يجتمع فيه اجناده وغيرهم ٢ لاروض روض وریاض وریاضة مصدر بمعنے رام کرنا و تابعدار کرنا یقال راض الفرس والمهر ای ذللہ از نصر ویقال للبستان روضة لانها تراض ٣ طرفی بالکسر بمعنی الفرس الکریم (اصیل گھوڑا) ٤ اجیل اجالة مصدر از افعال بمعنے چکر دینا ٥ طرف یہ طرفة کی جمع ہے بمعنے عمدہ چیز اور بعض نسخوں میں طرقہ ہے یہ طریق کی جمع ہے. بمعنی راستہ ٦ طرف بمعنی نظر و آنکھ اور کسی چیز کا کنارہ و ہر چیز کا منتہی والجمع اطراف ٧ فرسان یہ فارس کی جمع ہے بمعنے شہسوار و گھوڑا سوار و گھوڑے والا اور اس کی جمع فوارس بھی آتی ہے ٨ متتالون یہ تلو سے مشتق ہے اور متتالی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفاعل بمعنے پیچھے آنے والے ٩ رجال یہ راجل کی جمع ہے بمعنی پیدل چلنے والے اور اس کی جمع رجل اور رجالة اور رجال اور رجالی اور رجلان بھی آتی ہیں ١٠ منثالون انثیال اس کا مصدر از انفعال اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی جمع ہونا اور متوجہ ہونا یقال انثال علیہ الناس من کل وجہ یعنی لوگ چاروں طرف سے اکٹھے ہو گئے ١١ طویل اللسان میں اضافت لفظیہ ہے ای طویل لسانہ ١٢ الطیلسان عجمی لباس یا مطلق چادر (کساء اخضر یلبسہ الخواص من المشائخ والعلماء وھو من لباس العجم) والجمع طیالس وطیالسة ١٣ لبب تلبیب مصدر از تفعیل بمعنی گریبان پکڑنا یقال لبب ای اخذ بلبیسہ وجزہ واللبیب موضع القلادة ١٤ جدید الشباب بمعنی نئی عمر اور نوجوان ١٥ خلق مصدر بمعنی کہنہ و بوسیدہ والجمع اخلاق وخلقان ١٦ الجلباب بمعنی چادر یا قمیص والجمع جلابیب ١٧ فرکضت ای فضربت رجلی رکض مصدر از نصر بمعنی گھوڑے کو دوڑانا و گھوڑے کے ایڑ لگانا و پاؤں ہلانا و فی التنزیل ارکض برجلک ١٨ النظارة بمعنے دیکھنے والے اور موقع جنگ کے تماشائی ١٩ وافینا موافاة مصدر از مفاعلہ بمعنی پہنچنا ٢٠ المعونة بمعنی حاکم ہو الذی یولیہ السلطان لحفظ المدینة ٢١ متربعا از تفعل تربع مصدر بمعنی چارزانو بیٹھنا اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال تربع فی جلوسہ جبکہ وہ چارزانو ہو کر بیٹھے ٢٢ دستہ ای مجلسہ یعنی مسند والدست صدر البیت والمجلس والجمع دسوت ٢٣ مروعا ترویع مصدر از تفعیل اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے ڈرانا ٢٤ بسمتہ بمعنی علامت و نشان اور بزرگی کی صورت والجمع سمات ٢٥ جعل بمعنی صیر از فتح جیسے اجعل لی لسان صدق یعنی مجھ کو نیک نامی دے ٢٦ کعبہ بمعنے دو پوروں کی درمیان کی گرہ و نیزہ کی گرہ و ہر بلند و مرتفع چیز و بزرگی و شرف والجمع کعوب یقال اعلی اللہ کعبہم یعنی اللہ ان کی شان کو بلند کرے ورجل عالی الکعب یعنی مرد بڑی بزرگی والا اور کعب کے معنے پانی و گھی کا ٹکڑا و برتن کا باقی ماندہ دودھ والجمع کعب وکعاب اور کعب کے معنی ہڈیوں کا جوڑا اور قدم کی اوپر کی ابھری ہوئی ہڈی و ٹخنے والجمع کعاب وکعوب واکعب ٢٧ کفلت از نصر و سمع و کرم یقال کفل الرجل وبالرجل والمال وبالمال کفلا وکفولا جبکہ وہ ضامن ہو یقال کفل عنہ بالمال لغریمہ یعنی اس نے قرض خواہ کے لیے مال کی ذمہ داری کی ٢٨ فطیما دودھ چھڑایا ہوا والجمع فطم ٢٩ یتیما نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔ والجمع ایتام ویتامی ویتمة ویتمة ومیاتم ٣٠ لم آل ای لم اقصر الو مصدر از نصر بمعنی کوتاہی کرنا یقال الا الوا والوا وألیا جب کہ وہ کوتاہی کرے اور سستی دکھلائے

فَلَمَّا مَهَرَ وَبَهَرَ. جَرَّدَ سَيْفَ الْعُدْوَانِ وَشَهَرَ. وَلَمْ إِخَلْهُ يَلْتَوِيْ عَلَيَّ وَيَتَقَحَّحُ. حِيْنَ يَرْتَوِيْ مِنِّيْ وَيَلْتَقِحُ. فَقَالَ لَهُ الْفَتٰى عَلَامَ عَثَرْتَ مِنِّيْ. حَتّٰى تَنْشُرَ هٰذَا الْخِزْيَ عَنِّيْ. فَوَاللّٰهِ مَا سَتَرْتُ وَجْهَ بِرِّكَ. وَلَا هَتَكْتُ حِجَابَ سِتْرِكَ. وَلَا شَقَقْتُ عَصَا أَمْرِكَ. وَلَا أَلْغَيْتُ تِلَاوَةَ شُكْرِكَ. فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ وَيْلَكَ وَأَيُّ رَيْبٍ أَخْزٰى مِنْ رَيْبِكَ. وَهَلْ عَيْبٌ أَفْحَشُ مِنْ عَيْبِكَ. وَقَدِ ادَّعَيْتَ سِحْرِيْ وَاسْتَلْحَقْتَهُ وَانْتَحَلْتَ شِعْرِيْ وَاسْتَرَقْتَهُ. وَاسْتِرَاقُ الشِّعْرِ عِنْدَ الشُّعَرَاءِ. أَفْظَعُ مِنْ سَرِقَةِ الْبَيْضَاءِ وَالصَّفْرَاءِ. وَغَيْرَتُهُمْ عَلٰى بَنَاتِ الْأَفْكَارِ. كَغَيْرَتِهِمْ عَلَى الْبَنَاتِ الْأَبْكَارِ.

الترجمة والمطالب

پس جبکہ وہ ماہر اور فائق اور غالب ہوا اس نے ظلم کی تلوار کھینچی اور نکال لی، اور مجھے کبھی یہ خیال نہ ہوا کہ مجھ سے سیراب ہونے اور فائدہ اٹھانے کے بعد وہ مجھ سے لپٹے گا (یعنی مجھے نقصان دے گا) اور وہ بے حیائی اختیار کرے گا۔ لڑکے نوجوان نے اس سے کہا کہ کون سی مجھ سے خطا ہوئی جو آپ مجھے رسوا کر رہے ہیں خدا کی قسم میں نے تو نہ کبھی تیری بھلائی اور احسان کا چہرہ چھپایا ہے اور نہ میں نے تیرے کسی راز کا افشا کیا ہے اور نہ میں نے کبھی تیرے حکم کی مخالفت کی ہے اور نہ میں تیرے شکر کو بھول گیا۔ بڈھے نے جواب دیا تو غارت ہو (یعنی تیرا ستیاناس ہو) اس مصیبت سے زیادہ سخت اور کون سی مصیبت ہوگی۔ اور کیا تیرے عیب سے زیادہ پلید اور کوئی عیب ہو سکتا ہے۔ کہ تو نے میری جادو بیانی پر (یعنی میرے کلام پر) جھوٹا دعویٰ کیا (یعنی اس کو اپنی طرف منسوب کیا) اور تو نے میرے اشعار چرا کر اپنے اشعار بنا لئے حالانکہ شاعروں کے نزدیک شعروں کی چوری درہم و دینار کے چرانے سے بھی زیادہ برا ہے اور ان کی غیرت (وعزت) اپنے اشعار پر ایسی ہے جیسے کہ اپنی کنواری لڑکیوں پر۔

تشریح لغات

[1] مہر ای صار ماہرا حاذقا از فتح و نصر اور یہ مہارت سے ماخوذ ہے یقال مہر الشیٔ و فیہ و بہ جبکہ وہ حاذق ہو [2] بہر ای فاق از فتح یقال بہرہ بہرا جبکہ وہ غالب ہو اور فضیلت میں بڑھ جائے [3] جرد از تفعیل تجرید مصدر بمعنی ننگا کرنا (تلوار کھینچنا) یقال جرد السیف جبکہ وہ تلوار کھینچے (یعنی اس کو میان سے نکالے) اور یہ ظلم کرنے سے کنایہ ہے [4] شہر از فتح یقال شہرہ شہرا بکذا جبکہ وہ مشہور کرے شہر السیف جبکہ وہ تلوار کو سونت کر بلند کرے [5] لم اخلہ یہ خیال سے ماخوذ ہے یقال خال الشیٔ یخال خیلا و خیلا و خیلۃ و خیلۃ و خالا و خیلا نا و خیلولۃ و مخیلۃ و مخالۃ جبکہ وہ خیال کرے اور گمان کرے [6] یلتوی التواء مصدر از افتعال بمعنی دشوار ہونا یقال التوی الامر جبکہ وہ دشوار ہو والتوی عن الامر جبکہ وہ سستی کرے والتوی علیہ ای لزمہ [7] تبقح التقاح مصدر از افتعال بمعنی بے شرمی کرنا اور یہ وقاحۃ سے ماخوذ ہے [8] یرتوی ارتواء مصدر از افتعال بمعنے سیراب ہونا [9] یلتقح التقاح مصدر از افتعال بمعنی فائدہ اٹھانا ای یشرب لبن لقحتی واللقحۃ الناقۃ ذات اللبن وجمعہا لقح ولقاح استعارھھنا لتلقی العلم کما ورد فی حدیث عمر رضی اللّٰہ عنہ تاویل اللبن بالعلم یقال لقحت الناقۃ ونحوھا ای قبلت اللقاح

اوحملت فہی لاقحٌ ولقوحٌ ازسمع والمصدر لقحٌ ولقاحٌ ۸؎ علام ای علٰی ای شئی یہاں علٰی تعلیل کے لئے ہے اور یہ اصل میں علے ما ہے والمراد بہاالخصائل الذمیمۃ ۹؎ عثرت عثور مصدر از نصر بمعنی اطلاع وخبر ۱۰؎ الخزی بالکسر بمعنی ذلت و رسوائی وعذاب و دوری ۱۱؎ برک بالکسر بمعنی احسان اور بزرگی وعطیہ وطاعت وصلاحیت وبچائی ونیکی دل ۱۲؎ ہتکت ہتک مصدر بمعنے پھاڑنا اور پردہ دری کرنا از ضرب یقال ہتک الستر جبکہ وہ پردہ پھاڑے اور کاٹ کر علیحدہ کرے ۱۳؎ حجاب بالکسر بمعنی پردہ والجمع حجبٌ ۱۴؎ لاشققت شق مصدر از نصر بمعنے مخالفت کرنا یقال شق فلان العصا ای خرج عن الامر مخالفا و شق عصا المسلمین ای مزق جماعتہم والاصل فی العصا الائتلاف والاجتماع ومنہ قولہم للمطمئن القٰی عصاہ ۱۵؎ ریب بمعنی تہمت۔شک۔ حاجت ۱۶؎ ادعیت ادعاء مصدر از افتعال بمعنی جھوٹی بات یا کسی چیز کو اپنی طرف منسوب کرنا یا مطلق دعوٰی کرنا ۱۷؎ سحری سحر سے مراد شاعر کا کلام بلیغ ہے یعنی جادو بیانی ۱۸؎ استلحقتہ استلحاق مصدر از استفعال بمعنے اپنے خاندان میں ملانا ۱۹؎ انتحلت انتحال مصدر از افتعال بمعنی اپنی طرف کسی کے قول یا شعر کو منسوب کرنا یقال انتحل شعر غیرہ و نحلہ ای نسبہ الی نفسہ وادعاہ النحلۃ الدعوی ۲۰؎ استرقتہ از افتعال یقال استرق منہ الشئی جبکہ وہ چرالے واسترق السمع جبکہ چھپ کر سنے قال الخطیب ان کان فی الغرض علی العموم کالوصف بالشجاعۃ والسخاء فلا یعد سرقۃ لتقررہ فی العقول والعادات وان کان فی وجہ الدلالۃ کالتشبیہ وکذکر ہیئۃ تدل علے الصفۃ المقصودۃ لاختصاص تلک الہیئۃ بموصوف تثبت تلک الصفۃ المقصودۃ لہ کوصف الجواد بالتہلل عند ورود العفاۃ فان اشتراک الناس فی معرفتہ لاستقرار فی العقول والعادات کتشبیہ الجواد بالبحر فہو کالاول والا جاز ان یدعی فیہ السبق والزیادۃ بان یحکم بین القائلین بالتفاضل وان احدہما اکمل من الاخر ثم ہذا علے النوعین (۱) خاصی فی نفسہ غریب (۲) عامی تصرف بما اخرجہ من الابتذال والعموم الی الغرابۃ فالاخذ والسرقۃ نوعان ظاہر وغیر ظاہر اما الظاہر فہو ان یؤخذ المعنی کلہ اما مع اللفظ کلہ اوبعضہ او وحدہ فان اخذ اللفظ کلہ من غیر تغییر نظمہ فہو مذموم فانہ سرقۃ محضۃ ویسمی نسخًا وانتحالًا ومثلہ فی المذمۃ والقباحۃ ان یبدل بالکلمات کلہا او بعضہا ما یرادفہا وان کان مع تغییر نظمہ او اخذ بعض اللفظ یسمی اغارۃً ومسخًا فان کان الثانی ابلغ لاختصاصہ بفضیلۃ فممدوح وان کان دونہ فمذموم وان کان مثلہ فابعد من الذم فالفضل للاول وان اخذ المعنی وحدہ سمی الماما وسلخًا وہو ثلثۃ اقسام کذلک ہذا کلہ فی الظاہر اما غیر الظاہر فہو علے فنون منہا ان یتشابہ المعنیان ومنہا ان ینقل المعنی الی محل اٰخر ومنہا ان یکون المعنی الثانی اشمل ومنہا القلب وہو ان یکون المعنی الثانی نقیض المعنی الاول فافہم ۲۱؎ اقطع ازکرم یقال قطع الامر جبکہ وہ قباحت میں بڑھ جائے۔ اور قباحت میں حد سے گذر جائے یقال اقطع الامر جبکہ وہ قباحت میں بڑھ جائے ۲۲؎ البیضاء والصفراء سے مراد چاندی اور سونا ہے ۲۳؎ نبات الافکار سے وہ اشعار ہیں جو فکر اور غور سے بنائے جائیں ۲۴؎ الابکار یہ بکر کی جمع ہے بمعنے کنواری اور ہر چیز کا اول۔

فَقَالَ الْوَالِی لِلشَّیْخِ۔ وَهَلْ حِیْنَ سَرَقَ سَلَخَ۔ اَمْ مَسَخَ اَمْ نَسَخَ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ جَعَلَ الشِّعْرَ دِیْوَانَ الْعَرَبِ۔ وَتَرْجُمَانَ الْاَدَبِ۔ مَا اَحْدَثَ سِوٰی اَنْ بَتَرَ شَمْلَ شَرْحِهٖ۔ وَاَغَارَ عَلٰی ثُلُثَیْ سَرْحِهٖ۔ فَقَالَ لَهٗ اَنْشِدْ اَبْیَاتَکَ بِرُمَّتِهَا۔ لِیَتَّضِحَ مَا احْتَازَهٗ مِنْ جُمْلَتِهَا۔ فَاَنْشَدَ

ـــہ یَا خَاطِبَ الدُّنْیَا الدَّنِیَّةِ اِنَّهَا ۔۔۔ شَرَكُ الرَّدٰی وَقَرَارَةُ الْاَكْدَارِ

دَارٌ مَتٰی مَا اَضْحَكَتْ فِیْ یَوْمِهَا ۔۔۔ اَبْكَتْ غَدًا بُعْدًا لَهَا مِنْ دَارِ

وَاِذَا اَظَلَّ سَحَابُهَا لَمْ یَنْتَفِعْ ۔۔۔ مِنْهُ صَدًی لِجَهَامِهِ الْغَرَّارِ

الترجمۃ والمطالب پس حاکم نے بوڑھے سے دریافت کیا۔ آیا اس نے محض معنی کی چوری کی ہے یا الفاظ بھی بدل ڈالے یا بجنسہ اور بعینہ اپنے بنائے پس بوڑھے نے یہ جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس نے شعر کو مرجع ادب (دیوان عرب) یا ترجمان ادب (ادب کو ظاہر کرنے والا) قرار دیا اس لڑکے نے سوائے اشعار کی یکجائی مضمون کی کتر بیونت کے اور کچھ تغیر و تبدل نہیں کیا یعنی اشعار کے دو تہائی اجزاء پر ڈاکہ ڈالا ہے حاکم کہنے لگا۔ اچھا تم اپنے پورے اشعار سناؤ تاکہ یہ پتہ چلے کہ منجملہ کل کے اس نے کس قدر حصہ جمع کیا ہے تو بوڑھے نے یہ شعر پڑھے ـــہ اے کمینی دنیا کے خطبہ کرنے والے بیشک دنیا تباہی و ہلاکت کا جال اور حوادث و غموم کا گڑھا ہے اور وہ ایسا گھر ہے کہ آج ہنسا دیا تو وہ کل ہی کو رلا دے ایسے گھر کو تو دور ہی سے سلام ہے اور اس کا اگر بادل قریب بھی آجائے تاہم کوئی پیاسا اپنی پیاس نہیں بجھا سکتا کیونکہ اسکے دھوکہ باز بادل بے باراں ہیں۔

تشریح لغات لہ سلخ السلخ تغییر اللفظ دون المعنی اور اس کے اصلی معنی کھال کھینچنے کے ہیں والمسخ تغییر ہما معًا یعنی صورت بگاڑنا والنسخ نقلہ بعینہ من غیر تغییر کما یفعلہ الناسخ نفظی معنی نسخ کے کتابت و مٹانا اور اصل عبارت یوں ہے ہل سلخ ام مسخ ام نسخ حین سرق ٢ه دیوان والجمع دواوین و دیاوین کما یقال الشعر دیوان العرب اس لئے کہ عرب کا مرجع یہ ہی اشعار تھے اور ان کے شعروں میں فصاحت و بلاغت حد سے زیادہ ہوتی ہے اور دیوان کے معنی ہیں۔ وہ رجسٹر جس میں وظیفہ خواروں یا فوجیوں کے نام درج ہوں ٣ه ترجمان بمعنی ادب کی حالت کو ظاہر کرنے والا ٤ه ما احدث احداث مصدر از افعال بمعنی کسی نئی بات کو پیدا کرنا اور یہ حدث سے مشتق ہے اب اس میں تخصیص ہو گئی ہے یقال احدثہ جبکہ وہ ایجاد کرے اور پیدا کرے ٥ه بترا از نصر بَترٌ و بُترٌ مصدر بمعنے انقطاع من غیر تمام ہو یتعدی من نصر و یلزم من سمع یقال بترہ بترًا جبکہ وہ کاٹے ومنہ الابتراء من لا خیر لہ ٦ه شمل شرحہ ای اجتماع بیانہ و تفصیلہ ٧ه اغار از افعال اغارۃ مصدر بمعنی لوٹ ڈالنا ٨ه ثلثی یہ ثلث کا تثنیہ ہے بمعنے تہائی ٩ه سرحہ مصدر ای ماشیتہ و سوائمہ بمعنی جانور والجمع سروح ١٠ه برمتہا بضم الراء المہملۃ بمعنے بجملتہا والرمۃ فی الاصل القطعۃ من الحبل البالی و جمعہا رمم والرمم الجماعۃ والرم بالکسر الثری و ایضًا المخ یقال اعطاہ الشیٔ برمتہ ای بجملتہ ١١ه احتازہ احتیاز مصدر از افتعال بمعنی جمع کرنا و اکٹھا کرنا یقال احتاز الشیٔ جبکہ وہ جمع کرے اکٹھا کرے ١٢ه جملۃ بمعنے مجموعہ اور وہ جو مسند اور مسند الیہ سے مرکب ہو والجمع جملٌ ١٣ه خاطب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر بمعنی منگنی کرنا یقال خطب خطبًا و خطبۃ و خطیبی یقال خطب الفتاۃ۔ جبکہ وہ منگنی کا پیام دے ١٤ه الدنیا یا یہ ماخوذ ہے دنو سے بمعنے قریب و نزدیک اسلئے کہ اقرب یا یہ دنا یدنا سے ماخوذ ہے جس کا مصدر دنیئۃ ہے بمعنی ناپاک و دنی و خسیس ١٥ه شرک محرکۃ بمعنے جال و پھندا والجمع شرک و اشراک و راستہ پر جانوروں کے قدموں کے نشانات اور اس کا واحد شرکۃ ہے ١٦ه الردی مصدر بمعنی ہلاکت از سمع ١٧ه قرارۃ وہ گول گڑھا

عـــہ واعلموان فی ہذہ الاشعار صنعۃ بدیعیۃ وہو التشریع وہو بناء البیت علی قافیتین یصح المعنی عند الوقوف علی کل منہا کما فی ہذہ الاشعار ١٢

جس میں بارش کا پانی جمع ہو والجمع قرار وقرارات از نصر وسمع وضرب واز نصر بمعنی سانپ کا پھنکارنا و مرغی کی کرکراہٹ کا بند ہونا ۱۸ الاکدار یہ کدر کی جمع ہے بمعنی ما یتکدر بہ الماء الصافی والمراد بہ الهموم یعنی ان الدنیا موضع الهموم ۱۹ دار بمعنی گھر و مکان و رہنے کی جگہ والجمع دور و دیار و ادور. واد ورواد ورة ددیارة واد وار ودورات ودیارات ودوران ودیران۔ اور یہ کلمہ مؤنث ہے اور کبھی مذکر استعمال کرتے ہیں ۲۰ اضحکت اضحاک مصدر از افعال یقال اضحکہ جبکہ وہ ہنسائے واضحک الحوض جبکہ حوض کو لبریز کردے ۲۱ ابکت ابکاء مصدر از افعال بمعنے رلانا یقال ابکی الرجل جبکہ رلائے ۲۲ بعد ای بعدت بعداً مصدر از کرم ۲۳ اظل اظلال مصدر از افعال بمعنے سایہ دار ونزدیک ہونا ۲۴ لم ینتقع انتقاع مصدر از انتقال بمعنی سیراب ہونا یقال نقع غلتہ ای سکنھا فانتقعت ای سکنت ویقال نقع الماء فی بطن الوادی ای اجتمع فیہ وطال مکثہ از فتح والمصدر نقع ونقوع ۲۵ صدی بمعنی العطش الشدید یقال صدی صدی ای عطش شدیداً از سمع ۲۶ لجھامہ ای لسحابۃ الذی لا ماء فیہ ربے بارش کا بادل ۲۷ الغرار ای الخداع یعنی بہت دھوکا دینے والا از نصر یقال غرہ غرا وغرۃ وغرورا جبکہ وہ دھوکا دے۔

غاراتھا ما تنقضی واسیرھا　　لا یفتدی بجلائل الاخطار

کم مزدھی بغرورھا حتی بدا　　متمردا متجاوز المقدار

قلبت لہ ظھر المجن واولغت　　فیہ المدی ونزت لاخذ الثار

فاربأ بعمرک ان یمر مضیعا　　فیھا سدی من غیر ما استظھار

واقطع علائق حبھا وطلابھا　　تلق الھدی ورفاھۃ الاسرار

وارقب اذا ما سالمت من کیدھا　　حرب العدی وتوثب الغدار

واعلم بان خطوبھا تفجا ولو　　طال المدی ووفت سری الاقدار

الترجمۃ والمطالب

اور دنیا کی لوٹیں کبھی ختم نہیں ہوتیں اور نہ اس کا قیدی (یعنی موت کا قیدی) بڑے بڑے مالوں سے فدیہ دیا جا سکتا ہے (چھوڑا جا سکتا ہے) اور بہت سے ایسے مغرور جو دنیا کے غرور پر اتراتے تھے اور ان کو اس کا پتہ چل گیا کہ یہ ان کی محض سرکشی اور حد سے بڑھنا تھا بظاہر دنیا نے ان کی طرف ڈھال کی پشت پھیری اور درحقیقت ان میں چھریاں گھونپ دیں اور بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی. پس تو اپنی عمر کو بلند کر (یعنی اس کی حفاظت کر) اور تو اپنی عمر کو بربادی بیکاری اور بے یار و مددگار ہونے سے بچا تو دنیاوی دلچسپیوں اور ان کی تلاش وطلب کو چھوڑ دے تاکہ تجھے سیدھا راستہ معلوم ہو اور دل کی خوشیوں سے تو بہرہ اندوز ہو جب دنیا دھوکا دینے میں ڈھیل سے کام لے تب بھی تو دشمنوں کی لڑائی اور ان کی بیوفائی کی تیاری کا خیال رکھ تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ دنیوی مصائب اور حوادثات اچانک آتے ہیں اگرچہ مدت طویل ہو جائے اور تقدیروں کی رفتار سست ہو جائے۔

تشریح لغات

۱ غارا تہا یہ غارت کی جمع بمعنے لوٹ ۲ اسیر بمعنی قیدی اور وہ لوگ جو نظر بند ہوں والجمع اُسریٰ واسراء واساریٰ و ۳ لایفتدی افتداء مصدر از افتعال بمعنی فدیہ دینا یقال افتدی بہ جبکہ وہ فدیہ دے

وافتدت المراءة نفسہا من زوجہا یعنی عورت نے مال دے کر طلاق لے لی، اور فدیہ کے معنی کسی کے بدلے کے ہیں ؎ بجلائل یہ جلیلة کی جمع ہے بمعنے بلند چیز ؎ الاخطار یہ خطر کی جمع ہے وہو مالہ قدر و شرف یعنی شریف و بلندی مرتبہ اور اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے ؎ مزدہی اسم مفعول کا صیغہ ازدہاء مصدر از افتعال بمعنی غرور اور تعجب کرنا یقال ازدہی فہو مزدہی جبکہ وہ غرور اور تکبر کرے اور عرب والے اس کو مفعول استعمال کرتے ہیں اگرچہ وہ فاعل ہی کے معنی میں کیوں نہ ہو ؎ متمرد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے تمرد مصدر از تفعل بمعنی سرکشی کرنا اور نافرمانی کرنا ؎ متجاوز المقدار اس میں اضافت لفظیہ ہے ای متجاوز مقدارہ ؎ مقدار بمعنی توانائی و اندازہ و پیمانہ والجمع مقادیر ؎ قلبت لہ الخ یعنی ظاہر کردہ برائے او عداوت جنگ را گویند قلب لہ ظہر المجن ہرگاہ کہ برگردد کسی کہ آدمی مودت و طمع محبت باو داشتہ باشد و اصلش اینکہ چوں با کسے صلح باشد باطن سپر بجانب او کنند و بوقت جنگ ظہر سپر بجانب او کنند ؎ ظہر بمعنی پشت و پیٹھ کا مقابل والجمع اظہر و ظہور و ظہران ؎ المجن ہتھیاروں سے بچاؤ کی چیز یعنی ڈھال والجمع مجان یقال قلب مجنہ یعنی وہ بے حیا اور خود رائے ہو گیا و قلب لہ ظہر المجن یعنی وہ اس کی دوستی سے دشمنی کی طرف پلٹ گیا ؎ اولغت ایلاغ مصدر بمعنی کتے کو پلانا اور اس کا مجرد وَلَغَ یَلِغُ و وَلَغَ یَلَغُ و یولغ دیا لغ ولغا و ولغا و ولوغا و ولغانا الکلب الاناء و فی الاناء جبکہ کتا برتن میں منہ ڈالے اور اطراف زبان سے پیئے ؎ المدی یہ مدیۃ کی جمع ہے بمعنی چھری ؎ انزت نزا نیز از نصر نز و نزوا و نزوان و نزو مصدر بمعنی کودنا و کسی پر گرنا ؎ الثار بمعنی خون کا بدلہ اور جرم کا بدلہ والجمع اثار۔ اثار۔ ثائر یقال ہو ثارک یعنی وہ تمہارے رشتہ داروں کا قاتل ہے اب یہ مطلق انتقام کے بدلے معنی میں مستعمل ہے ؎ فاربأ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ربأ یربأ از فتح ربأ مصدر بمعنی بلند ہونا و چڑھنا یقال ربأ الشیٔ جبکہ بلند کرے و ربأ المال جبکہ وہ حفاظت کرے و رباء القوم و للقوم جبکہ وہ دیدبان بنے و ربأ فی الامر جبکہ وہ غور و فکر کرے و ربأ علی جبل جبکہ وہ پہاڑ پر سے جھانکے یقال ار بأ بہ یعنی تو اس کی حفاظت کرنا اور یہاں معنے اس کے بلند کرنے کے ہیں۔

؎ سدی بمعنے بیکار اور لغو یقال ابل سدی و سدی بیکار چھوڑے ہوئے اونٹ اور یہ واحد اور جمع کے لئے بولا جاتا ہے ؎ استظہار از استفعال بمعنی مدد چاہنا یقال استظہر بہ جبکہ وہ مدد طلب کرے و استظہر لہ جبکہ وہ تیاری کرے و استظہر علیہ چڑھنا اور غالب ہونا و استظہر الدرس جبکہ وہ سبق کو زبانی یاد کرے و استظہر جبکہ وہ احتیاط کرے ؎ علائق یہ علاقہ کی جمع ہے بمعنی دوستی و دشمنی و گذر بسر کا ذریعہ جس کا انسان سے تعلق ہو جیسے مال زوجہ اولاد و تعلق و محبت ؎ رفاہۃ مصدر بمعنی فراخی عیش از کرم یقال رفہ العیش رفاہا و رفاهیۃ و رفاهۃ جبکہ زندگی خوشگوار اور آسودہ ہو ؎ الاسرار یہ سر کی جمع ہے بمعنے بھید و راز ؎ ارقب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ای انتظر از نصر یقال رقب رقوبا و رقابۃ و رقبانا و رقبۃ و رقبۃ جبکہ وہ نگہبانی کرے۔ اور انتظار کرے اور ڈرائے ؎ سالمت مسالمت مصدر از مفاعلہ بمعنی صلح کرنا ؎ کید مصدر بمعنی مکر و حیلہ و لڑائی والجمع کیاد ؎ حرب العدی ای حربا منہا حرب العدی و ہکذا توثبا منہا توثب الغدار ؎ غدار بمعنے بہت بیوفا یا دنیا کا غدر کرنے والا از نصر و ضرب و سمع ؎ خطوب یہ خطب کی جمع ہے بمعنے حوادث ؎ تفجا یہ فجأ الرجل سے ماخوذ ہے ای ہجم علیہ بغتۃ او طرقہ بغتۃ من غیر ان یشعر از فتح و سمع والمصدر فجاءۃ بفتح الفاء و ضمہا والفجاءۃ ما فاجاک ؎ المدی بفتح المیم بمعنے غایت و انتہا یقال بلغ مدی الحیاۃ و ہدیتہا و میدہا جبکہ وہ زندگی کی انتہا کو پہنچ جائے ؎ دونت ای ضعفت از ضرب و فی مصدر بمعنی سست اور کمزور ہونا اور تھکنا ؎ سری مصدر بمعنی رات کو چلنا و رات کا سفر ؎ الاقدار یہ قدر کی جمع ہے چیز کی انتہا طاقت و قوت اور تقدیر الٰہی اور ارادہ کا تعلق اشیاء کے ساتھ ان کے اوقات میں ہے ۱۲۔

فَقَالَ لَهُ الْوَالِي ثُمَّ مَاذَا۔ صَنَعَ هٰذَا۔ فَقَالَ اَقْدَمَ لِلُؤْمِهٖ فِي الْجَزَاءِ۔ عَلٰى اَبْيَاتِي السُّدَاسِيَّةِ الْاَجْزَاءِ۔ فَحَذَفَ مِنْهَا جُزْءَيْنِ۔ وَنَقَصَ مِنْ اَوْزَانِهَا وَزْنَيْنِ حَتّٰى صَارَ الرُّزْءُ فِيْهَا رُزْءَيْنِ۔ فَقَالَ لَهُ بَيِّنْ مَا اَخَذَ۔ وَمِنْ اَيْنَ فَلَذَ۔ فَقَالَ اَرْعِنِي سَمْعَكَ۔ وَاَخْلِ لِلتَّفَهُّمِ عَنِّي ذَرْعَكَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ كَيْفَ اُصْلِتَ عَلَيَّ۔ وَتَقْدُرَ قَدْرَ اجْتِرَامِهٖ اِلَيَّ۔ ثُمَّ اَنْشَدَ۔ وَاَنْفَاسُهٗ تَتَصَعَّدُ ؎

يَا خَاطِبَ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ اِنَّهَا شَرَكُ الرَّدٰى	دَارٌ مَتٰى مَا اَضْحَكَتْ
فِي يَوْمِهَا اَبْكَتْ غَدًا	وَاِذَا اَظَلَّ سَحَابُهَا
لَمْ يَنْتَقِعْ مِنْهُ صَدٰى	غَارَاتُهَا مَا تَنْقَضِيْ
وَاَسِيْرُهَا لَا يُفْتَدٰى	كَمْ مُزْدَهًى بِغُرُوْرِهَا
حَتّٰى بَدَا مُتَمَرِّدًا	قَلَبَتْ لَهٗ ظَهْرَ الْمِجَنِّ
وَاَوْلَغَتْ فِيْهِ الْمُدٰى	

الترجمۃ والمطالب

پس اُس سے والی (حاکم) نے کہا پھر اس لڑکے نے کیا کیا بوڑھے نے کہا اس نے اپنی نالائقی اور کمینہ پن کی وجہ سے میرے چھ جزوالے اشعار پر بدلہ لینے کی وجہ سے ہاتھ صاف کیا (پیش قدمی کی) یعنی اس سے دو جزوں کو حذف کر دیا (کم کر دیا) اور اس نے دو وزن عروضی اُس سے کم کر دیئے اس طرح یہ ایک مصیبت دوہری مصیبت ہوگئی، پس حاکم نے کہا کہ تم اس کا ثبوت دو کہ اس نے کیا لیا اور کہاں سے کم کیا تو بوڑھے نے کہا کہ آپ بغور سنیں اور سمجھنے کے لئے آپ اپنا دل بالکل خالی کرلیں، یہاں تک کہ آپ پر روشن ہوجائے کہ اس نے مجھ پر کس طرح تلوار سونتی ہے۔ اور آپ کو اس کے گناہ اور قصور کا بھی اندازہ ہوجائے، پھر اس نے شعر پڑھے اور اس کے سانس اوپر نیچے ہو رہے تھے ؎

اے کمینی دنیا کے خطبہ کرنے والے بے شک دنیا ہلاکت کا جال ہے اور وہ ایسا گھر ہے کہ اگر آج ہنسا لے تو وہ کل ہی کو رلا دے اور اس کا بادل اگرچہ سایہ ڈالے (قریب ہی ہو) اس سے پیاس نہیں بجھے گی۔ اس کی لوٹیں ختم نہیں ہوتیں اور اس کے قیدی کا فدیہ نہیں دیا جاسکتا ہے (نہیں چھوڑا جاتا) اور بہت سے ایسے مغرور ہیں جو دنیا کے غرور پر اتراتے ہیں لیکن وہ سرکش ثابت ہوئے اور اپنے چاہنے والے کی طرف ڈھال کی پشت تو پھیر دی لیکن اس میں چھریاں گھسا دیں (چھپا دیں) داخل کر دیں۔

تشریح لغات

۱؎ ماذا ما استفہامیہ ہے اور ذا الذی کے معنی میں ۲؎ اقدم اقدام مصدر از افعال بمعنے پیش قدمی کرنا ۳؎ للؤمہ بمعنے نالائقی وکمینہ پن ای الخستہ فی المکافاۃ ۴؎ ابیاتی السداسیۃ الاجزاء لان عروضہا من الکامل واجزائہا متفاعلن ست مرات ۵؎ الرزء بمعنی بڑی مصیبت والجمع ارزاء ۶؎ رزءین یہ رزء کا تشنیہ ہے دو مصیبتیں ایک تو چوری کرنا اور دوسرے ان کو اپنی طرف منسوب کرنا ۷؎ فلذ ای قطع از ضرب یقال فلذلہ من المال شیئا فلذا جبکہ وہ حصہ جدا کرے ۸؎ ارعنی ارعاء مصدر از افعال بمعنی بات کو غور سے سننا یقال ارعیتہ سمعی جبکہ بات سنے ۹؎ اخل اخلاء مصدر از افعال بمعنی خالی کرنا یقال اخلی المکان اخلاءً جبکہ وہ خالی کرے اور تنہا ہو ۱۰؎ ذرعک ذرع بمعنی دل یقال

وہو خالی الذرع یعنی اس کا دل رنج وغم سے خالی ہے ^{۱۱}^ اصلت از افعال اصلات مصدر بمعنی میان سے تلوار نکالنا اور سونتنا ^{۱۲}^ تقدر قدر مصدر از ضرب بمعنی اندازہ کرنا یقال قدر الشئی و بالشئی جبکہ وہ اندازہ کرے اور مقدار کے مطابق کرے ^{۱۳}^ احترام مصدر از افتعال بمعنی گناہ یقال احترام الیہ وعلیہ جبکہ وہ گناہ کرے ^{۱۴}^ انفاس یہ نفس کی جمع ہے بمعنے سانس ^{۱۵}^ تتصعد تصعد مصدر از تفعل سانس کا اوپر اور نیچے ہونا یعنی سانس مشکل سے نکلنا۔

فَارْعَ بِالْعُمُرِكَ اَنْ يَمُرَّ مُضَيَّعًا فِيْهَا سُدًى ۔۔۔ وَاقْطَعْ عَلَائِقَ حُبِّهَا
وَطِلَابِهَا تَلْقَ الْهُدٰى ۔۔۔ وَارْقُبْ اِذَا مَا سَالَمَتْ ۔۔۔ مِنْ كَيْدِهَا حَرْبَ الْعِدٰى
وَاعْلَمْ بِاَنَّ خُطُوْبَهَا ۔۔۔ تَفْجَأُ وَلَوْ طَالَ الْمَدٰى

فَالْتَفَتَ الْوَالِيْ اِلَى الْغُلَامِ وَقَالَ۔ تَبًّا لَكَ مِنْ خِرِّيْجٍ مَارِقٍ۔ وَتِلْمِيْذٍ سَارِقٍ۔ فَقَالَ الْفَتٰى بَرِئْتُ مِنَ الْاَدَبِ وَبَنِيْهِ۔ وَلَحِقْتُ بِمَنْ يُنَاوِيْهِ۔ وَيُقَوِّضُ مَبَانِيْهِ۔ اِنْ كَانَتْ اَبْيَاتُهٗ نُمِيَتْ اِلٰى عِلْمِيْ۔ قَبْلَ اَنْ اَلَّفْتُ نَظْمِيْ۔ وَاِنَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ۔ كَمَا قَدْ يَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ۔

الترجمة والمطالب

پس تو اپنی عمر کو بلند کر (یعنی اس کی حفاظت کر) اس حال میں کہ وہ ضائع اور بے کار گزرے اور دنیا کے علاقہ محبت کو اور اس کی تلاش کو تو چھوڑ دے تاکہ تجھے سیدھا راستہ ملے۔ اور جب دنیا دھوکہ دینے میں صلح برتے تو تو دشمنوں سے لڑائی کا انتظار کر اور تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کے حوادث اچانک آگھیرتے ہیں۔ اگرچہ زمانہ زیادہ لگ جائے۔ پس حاکم لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اور کہا خدا تجھے ہلاک کرے (برباد کرے) اے راندہ درگاہ نافرمان اور چور شاگرد (یہ تیری نامناسب حرکت)، لڑکا بولا خدا کرے میں علم اور اہل ادب سے کھویا جاؤں اور علم ادب کے دشمنوں اور اس کی جڑوں کے کھوکھلا کرنے والوں (یا اکھیڑنے والوں) میں جا ملوں اگر اس بوڑھے کے اشعار مجھ تک نظم کے بنانے اور ترتیب دینے سے پہلے پہونچے ہوں۔ اور واقعہ صرف اس قدر ہے کہ رجحان (یعنی اتفاق ذہن) ایک ساتھ پہنچے (یعنی ذہن لڑ گئے) جیسا کہ ایک کھر دوسرے کھر پر جا پڑتا ہے۔

تشریح لغات

^{۱}^ التفت یہ لفتۃ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر التفات ہے از افتعال بمعنی متوجہ ہونا ^{۲}^ خریج یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے نکالا ہوا خریج الذی خرجہ معلمہ یقال فلان خریجك ای الذی خرجہ تہذیبك وتعلیمك ویقال خرج الولد فی الصناعۃ او الادب ای ربہ وعلمہ فتخرج وصار مخرجا وخریجا ومتخرجا وخرج المسئلۃ ای بین لہا وجہا وقیل الخریج الذی خرجتہ فی صناعتك یقال خرج فلان فی

العلم والصناعة خروجا جبکہ وہ علم اور صناعت میں اپنے استادوں سے سیکھ کر کاریگر اور ماہر ہو جائے وقال المیدانی الخریج للخارج من طاعة الاستاذ ۳ؔ مارق از نصر وہ تیر جو نشانہ سے نکل جائے اب اس کے معنی سرکش اور نافرمان کے ہو گئے ہیں. یقال مرق من الدین ای خرج منه بضلالة او بدعة ومرق السهم ای نفذ منها وخرج منها والمصدر مروقٌ ۴ؔ تلمیذ بمعنی شاگرد والجمع تلامیذ و تلامذہ ۵ؔ سارق یہ اسم فاعل کا صیغہ بمعنی چور والجمع سرقة وسراقٌ وسارقون ۶ؔ برئت از سمع بمعنے بری ہونا ۷ؔ الادب اخلاقی ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکتا ہو وزیرکی وخوش طبعی والجمع آداب اور علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ بول چال اور تحریر کی غلطیوں سے انسان محفوظ رہے ۸ؔ بنیہ یہ ابن کی جمع ہے اور اس میں ہ کی ضمیر ادب کی طرف راجع ہے یا ابناء ادب کی طرف اور اس سے مراد اہل یعنی ادیب بمعنے صاحب اور کم درجہ والے کو ادیب کہتے ہیں. اور بڑے درجہ والے کو الوادب کہتے ہیں کما فی اساس الحکمات ۹ؔ ینادیہ ای یعادیہ اور یہ مفاعلہ سے ہے. یقال ناداہ مناواة ونواواه ای فاخرہ وعارضه وعاداه واصله الهمزة اور یہ ناء ینوء سے ماخوذ ہے ای نهض بجهد ومشقة والمراد بها النهوض بالعداوة ۱۰ؔ از نصر ۱۱ؔ یقوض از تفعیل تقویض مصدر بمعنی خیمہ کی طناب کو اکھیڑنا وقاض البناء قوضًا وقوضه ۱۲ؔ مبانیہ یہ مبنیٰ کی جمع ہے بمعنے بنیاد ۱۳ؔ نمت نموٌّ ونموءٌ مصدر بالواو وبالهمزة بمعنی بڑھنا و زیادہ ہونا و بلند ہونا ۱۴ؔ توارد مصدر از تفاعل بمعنی ایک ساتھ پہنچنا اور ذہنوں کا موافق ہونا ای وقع لذهن الفتی من الکلام ما وقع لذهن الشیخ مثل الحافر الذی یقع علی الحافر وحاصله انی لم اسرق ابیاتک بل توارد ت خواطرنا علی هذه الابیات ولو کنت فی ذلک کاذبًا لجعلنی الله خالیًا عن علم الادب وخارجًا عن الادباء ۱۵ؔ الحافر جانور کا کھر والجمع حوافر کسی نے متنبی (جس کا دیوان متنبی ہے) سے پوچھا کہ توارد کیا ہوتا ہے تو اس نے کہا جیسے کہ گھوڑا دوڑتا ہے اور اس کا قدم وہیں جا کر گرتا ہے جہاں پہلے گرا تھا. اور یہاں مضامین شعر سے مراد میدان ہے اور فکر سے مراد گھوڑا ہے وقال استاذی مدظلہ یہ صاحب متنبی کے مضمون کو صاحب مقامات نے یہاں اس طرح لیا ہے فافہم.

قَالَ فَكَانَ الْوَالِي جَوَّزَ صِدْقَ زَعْمِهِ. فَنَدِمَ عَلَى بَادِرَةِ ذَمِّهِ. فَظَلَّ يُفَكِّرُ فِيمَا يَكْشِفُ لَهُ عَنِ الْحَقَائِقِ. وَيُمَيِّزُ بِهِ الْفَائِقَ مِنَ الْمَائِقِ. فَلَمْ يَرَ إِلَّا أَخْذَهُمَا بِالْمُنَاضَلَةِ. وَلَزَّهُمَا فِي قَرَنِ الْمُسَاجَلَةِ. فَقَالَ لَهُمَا إِنْ أَرَدْتُمَا افْتِضَاحَ الْعَاطِلِ. وَاتِّضَاحَ الْحَقِّ مِنَ الْبَاطِلِ. فَتَرَاسَلَا فِي النَّظْمِ وَتَبَارَيَا. وَتَجَاوَلَا فِي حَلْبَةِ الْإِجَازَةِ وَتَجَارَيَا. لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ. وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ. فَقَالَا لَهُ بِلِسَانٍ وَاحِدٍ. وَجَوَابٍ مُتَوَارِدٍ. قَدْ رَضِينَا بِسَبْرِكَ. فَمُرْنَا بِأَمْرِكَ. فَقَالَ إِنِّي مُولَعٌ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاغَةِ بِالتَّجْنِيسِ. وَأَرَاهُ لَهَا كَالرَّئِيسِ.

الترجمة والمطالب

راوی کہتا ہے گویا حاکم کو لڑکے کے سچ کہنے کا یقین ہو چلا تھا اور وہ بلا سوچے سمجھے اس کے برا کہنے پر پشیمان تھا، لیکن وہ اس فکر میں تھا کہ کس طرح حقیقت حال کا پتہ چلے اور وہ کس طرح لائق (فاضل) اور نالائق (احمق جاہل) کو تمیز کرے۔ لیکن سوائے مقابلہ اور آپس میں فخر و ناز کی رسی میں جکڑنے کے اس کو کوئی اور تدبیر نہ سوجھی چنانچہ وہ کہنے لگا اگر واقعی تم دونوں کا مقصد نالائق (یعنی علم سے بے بہرہ) شخص کو رسوا کرنا اور حق و باطل کو ظاہر کرنا ہے تو تم دونوں نظم (یعنی شعر کہنے) میں ایک دوسرے کے پیچھے روانہ ہو جاؤ (تم دونوں جلدی کرو) اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ اور مصرعہ گوئی (یعنی شعر بنانے) کے میدان میں تم اپنی جولانی اور روانی دکھاؤ تاکہ برباد ہونے والا دلیل ظاہر ہونے کی صورت میں برباد ہو جائے اور جو زندہ رہے وہ کھلی ہوئی واضح دلیل کے ذریعہ زندہ رہے ان دونوں نے یک زبان ہو کر ایک ہی جواب دیا کہ ہم آپ کے اس آزمانے کے طریقہ سے خوش ہیں پس آپ ہمیں حکم کیجئے تو حاکم نے کہا کہ میں اقسام بلاغت میں سے تجنیس کا حریص اور دلدادہ ہوں اور اس تجنیس کو بلاغت کے لئے سردار کی طرح سمجھتا ہوں۔

تشریح لغات

۱ جوز تجویز مصدر از تفعیل بمعنی حکم کرنا اور جائز رکھنا یقال جوزہ جبکہ وہ حکم کرے ۲ زعمہ مصدر بمعنی قول یا بمعنے مقول از نصر و فتح یقال زعم زعما (بفتح الزاء وکسرھا وضمھا) جبکہ وہ سچ یا جھوٹ کہے ۳ بادرۃ وہ بات جو زبان سے بغیر ارادہ کے نکل جائے اور اس کے معنی تیزی یا تیزی کے وقت کی خفیف الحرکتی والجمع بوادر یقال بدرت منہ بوادر غضب یعنی اس سے غصہ کی حرکتیں صادر ہوئیں اور بدیہہ وہ بات ہے جو جلدی سے بولے اپنے ارادے سے یہی فرق ہے بادرہ اور بدیہہ میں۔
۴ یکشف کشف مصدر از ضرب بمعنی کھولنا و ظاہر کرنا یقال کشف الشئ کشفا عن الشئ جبکہ وہ ظاہر کرے ۵ الفائق یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر یقال فاق الناس ای فضلھم وعلاھم بقول وعلم ۶ المائق یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی نالائق واحمق ای شدید الحماقۃ یقال ماق الرجل مؤقا مواقۃ ای حمق وہلک از نصر ۷ المناضلۃ یہ مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنی آپس میں تیر اندازی کرنا والمراد ھھنا المباراۃ والمعارضۃ ۸ لزاز نصر لزّ اور لزاز مصدر بمعنی ملانا و لازم کرنا اور کسی چیز کو کسی کے ساتھ چمٹا دینا یقال لز الشئ و بالشئ لزّا و لزازا ای شدہ والصقہ بہ از نصر ۹ قرن رسی ای حبل یقرن بہ بین الشیئین ۱۰ المساجلۃ یہ مفاعلہ سے مصدر ہے ای المعارضۃ والمفاخرۃ فی قول او جری یقال سجل بہ ای رمی بہ من فوق وسجل الماء ای صبّہ وسجل الکتاب ای قرأہ قراءۃ متصلۃ ۱۱ افتضاح مصدر از افتعال بمعنی رسوا کرنا ۱۲ العاطل بمعنی ننگا عاری اور عاطل میں یہ فرق ہے کہ عاری وہ جو لباس سے ننگا ہو اور عاطل وہ جو زیور سے یا علم سے ننگا ہو یعنی اس میں کمالات کچھ نہ ہوں والمراد بہ الجاھل عن الشعر یقال عطل الرجل من المال او الادب وکذا القوس من الادب والفرس من الرسن ای خلا اور صفت کا صیغہ عاطل وعاطلۃ وعطل والجمع عاطلات وعواطل وعطل واعطال از سمع ۱۳ فتراسلا تراسل مصدر از تفاعل بمعنے جلدی کرنا اور بھیجنا ۱۴ تباریا تباری مصدر از تفاعل بمعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کرنا ۱۵ تجاولا تجاول مصدر از تفاعل بمعنی ایک دوسرے کے مقابلہ میں چکر لگانا ۱۶ حلبۃ ایک دفعہ کی گھوڑوں کی دوڑ والحلبۃ مجال الخیل للسباق والجمع حلبات وحلائب ۱۷ الاجازۃ ان یقول ھذا مصراعا او بیتا وذا مصراعا او بیتا یعنی تمام کردن مصرع دیگری یعنی شعر گفتن بر مصرعے کہ آن مصرع طرح گویند ۱۸ لیھلک ای لیکفر من کفر بعد الحجۃ فلا یبقی لہ حجۃ وعذر ویومن من آمن عن حجۃ وبصیرۃ والمراد ھھنا لیتضح المحق من المبطل ۱۹ بسبر کے سبر مصدر بمعنی آزمانا از نصر و ضرب یقال سبر الجرح او البئر او الماء جبکہ

وہ گہرائی کی آزمائش کرے وسبرالامر جبکہ وہ تجربہ اور آزمائش کرے ۱۱؎ مولع اسم مفعول کا صیغہ از باب افعال اور مجرد از فتح یفتح ولعاً ودلوعاً مصدر بمعنی حریص ہونا ۱۲؎ البلاغۃ یہ عام ہے اس میں معانی۔ بیان۔ بدیع سب داخل ہیں مگر یہاں بدیع اور بلاغت اور ہم جنس ہونا مراد ہے۔ ۱۳؎ التجنیس یہ باب تفعیل سے مصدر ہے والتجنیس ان یکون الفاظ متناسبۃ والمعانی متباینۃ ۱۴؎ الرئیس بمعنے سردار وچودھری والجمع رؤساء۔

فَانْظِمَا الْاٰنَ عَشَرَۃَ اَبْیَاتٍ تُلْحِمَانِهَا بِوَشْیِهٖ۔ وَتُرَصِّعَانِهَا بِحَلْیِهٖ۔ وَضَمِّنَاهَا شَرْحَ حَالِیْ مَعَ اِلْفٍ لِیْ بَدِیْعِ الصِّفَۃِ۔ اَلْمَی الشَّفَۃِ۔ مَلِیْحِ التَّثَنِّیْ۔ کَثِیْرِ التَّیْہِ وَالتَّجَنِّیْ مُغْرًی بِتَنَاسِی الْعَهْدِ۔ وَاِطَالَۃِ الصَّدِّ۔ وَاِخْلَافِ الْوَعْدِ۔ وَاَنَالَہٗ کَالْعَبْدِ۔ قَالَ فَبَرَزَ الشَّیْخُ مُجَلِّیًا۔ وَتَلَاہُ الْفَتٰی مُصَلِّیًا۔ وَتَجَارَیَا بَیْتًا فَبَیْتًا عَلٰی هٰذَا النَّسَقِ۔ اِلٰی اَنْ کَمُلَ نَظْمُ الْاَبْیَاتِ وَاتَّسَقَ۔ وَهِیَ ؎

وَاَحْوٰی حَوٰی رِقِّیْ بِرِقَّۃِ ثَغْرِهٖ　　وَغَادَرَنِیْ اَلْفَ السُّهَادِ بِغَدْرِهٖ

الترجمۃ والمطالب

لہٰذا تم دونوں فوراً دس شعر نظم کرو رنگ برنگ کے ساتھ (جس کی بناوٹ میں تجنیس ہو) اور جو تجنیس کے گہنے (زیور) سے سنورے دیکھے ہوئے ہوں اور ان اشعار میں میری حالت کا فوٹو ایسے محبوب کے ساتھ دکھلاؤ جس میں صفات نادرہ ہوں اور وہ محبوب گندم گوں ہونٹ والا اور وہ خوب صورت ناز سے چلنے والا ہو اور وہ بے انتہا مغرور ہو اور عاشقوں کے سر دہ گناہ کا دعوے کرنے والا ہو (یعنی وہ ڈھونڈھ کر الزام تھوپتا ہو) اور وہ وعدوں کو بھولنے کے ساتھ فریفتہ کیا گیا ہو اور وہ اعراض کو طویل کرنے والا ہو اور وہ وعدہ خلافی کا دل دادہ ہو اور میں اس کے سامنے غلام کی صورت بتایا جاؤں راوی کہتا ہے پس بوڑھا پہلے آگے بڑھا اور اس کے بعد جوان پیچھے آیا دوسرے نمبر پر اور دونوں ایک ایک شعر کرکے اس ترتیب پر ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے یہاں تک نظم مکمل اور مرتب ہوگئی۔ اور وہ اشعار یہ ہیں ؎

بہت سے گندمی لب معشوقوں نے میری غلامی کو اپنے کلام یا دانتوں کی چمک میں الجھا رکھا ہے اور اس نے اپنی بے وفائی سے مجھے جاگتا ہوا چھوڑ دیا۔

تشریح لغات

۱؎ تلحمانہا الحام مصدر افعال بمعنی بننا یقال الحم الثوب جبکہ وہ کپڑا بنے ۲؎ بوشیہ مصدر بمعنی کپڑے کا نقش ونگار اور منقش کپڑے والجمع وشاۃ وہو کنایۃ عن حسنہ ورقتہ ۳؎ ترصعانہا ترصیع مصدر از تفعیل بمعنی جڑنا یقال رصع الشیٔ جبکہ وہ اندازہ کرے اور بنے ورصع الطائر عشہ بالقضبان یعنی پرندے نے اپنے گھونسلے کو اندازہ کرکے تیلیوں سے بنا ورصع الذہب بالجواہر جبکہ وہ سونے میں جواہر بٹھائے وہوالمراد ہہنا ۴؎ ضمنا صیغہ تثنیہ امر حاضر از تفعیل مصدر اس کا تضمین ہے بمعنے شامل کرنا ۵؎ الف

بکسر الالف بمعنی محبوب ومعشوق ودوست یعنی جس سے محبت ہو از سمع ٦ بدیع الصفۃ ای غریب الوصف ٧ المی یہ یائی ہے از ضرب وسمع بمعنے گندم گوں وسیاہ ہونٹ والا ٨ الشفۃ بمعنی ہونٹ والجمع شفاہ وشفہات واعلم ان الشفۃ للانسان والمشفر للبعیر والجحفلۃ للفرس والعظم للسبع والمقمۃ للثور والمرمۃ للشاۃ والفنطیسۃ للخنزیر والبرطیل للکلب ١٠ والمنسر للجارح والمنقار للطائر ٩ التثنی مصدر از تفعل بمعنی ناز سے چلتے وقت جھکنا وناز کے ساتھ چلنا ١٠ التیہ بمعنی تکبر وغرور وشیخی وگمراہی وچٹیل میدان جس میں انسان بھٹک جائے تاہ یتیہ از ضرب بمعنی تکبر کرنا والجمع التیہ اتیاہٌ واتاویہٌ واتاوۃٌ ١١ التجنی مصدر از تفعل بمعنی گناہ کا دعویٰ کرنا ای ادعاء الجنایۃ علی عاشقہ وذلک ان المعشوق یحسب کل مایفعلہ عاشقہ ذنبًا وجنایۃً لتوصلہ بذلک الی ھجرہ ١٢ مغری اسم مفعول کا صیغہ از افعال اغراءٌ مصدر بمعنی ابھارنا وبرانگیختہ کرنا اور یہ غری یغری غراء سے ماخوذ ہے بمعنی فریفتہ ہونا ورغبت کرنا اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی رغبت وخواہش کرنا ١٣ تناسی مصدر از تفاعل بمعنے تبکلف بھولنا ای اراد انہ بعد عاشقہ بالزیارۃ واللقاء فاذا ذکر بہا قال نسیت ١٤ الصد مصدر بمعنی اعراض کرنا از نصر یقال صدّ عنہ ای اعرض عنہ والصد وصدودٌ ایضا ١٥ مجلیا مجلی وہ گھوڑا جو میدان میں آگے رہنے والا ہو اور مصلے وہ گھوڑا جو گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر ہو اور مُسَلّی وہ گھوڑا جو گھوڑ دوڑ میں تیسرے نمبر پر ہو اور یہاں مجلے سے مراد سبقت کرنے والا ہے۔ ١٦ تجاریا تجاری مصدر از تفاعل بمعنی سبقت کرنا ای قال احدھما بیتا عقیب بیت صاحبہ فی الانشاد ١٧ بیتا بیتا اس کے دو مطلب ہیں اول تو یہ کہ ایک شعر یہ پڑھے اور دوسرا شعر دوسرا پڑھے یا ایک مصرعہ یہ پڑھے اور دوسرا مصرعہ دوسرا پڑھے ١٨ النسق ای علی ھذا التتابع والانتظام والنسق ماکان علی طریقۃ نظام واحد من کل شیئ ١٩ واحوی میں واؤ بمعنی رُبّ ہے اور احوی یہ حوۃ سے ماخوذ اور یہ ایک قسم کا رنگ ہے وھی سواد الی الخضرۃ او حمرۃ الی السواد فھو اَحْوٰی۔ احوی یہ صفت کا صیغہ ہے سبزی مائل یا سرخی مائل سیاہ ہونا از سمع اور اس کے گندمی رنگ یا گندمی ہونٹ کے بھی آتے ہیں ٢٠ حوی ای حاز واحرز یقال حوی الشیئ حوایۃً وحَیًّا ای جمع از ضرب ٢١ رقی یہ رقیق سے ماخوذ ہے بمعنی غلام وبندہ رق یہ مصدر ہے یقال رق العبد رقا جبکہ وہ غلام بنے یا غلام رہے از ضرب ٢٢ برقۃ میں باء الگ ہے اور رقۃ مصدر کے معنی پتلا ہونے کے ہیں از ضرب یقال رق رقۃ جبکہ وہ دُبلا پتلا ہو ٢٣ ثغر بمعنے اگلے دانت ومنہ وسرحد وپہاڑ یا وادی کی کشادگی والجمع ثغور ٢٤ غادر مغادرۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی چھوڑنا۔ ٢٥ السہاد اور سہد کے معنی بیداری اور بے خوابی کے آتے ہیں از سمع ٢٦ بغدرہ میں باسببیت کے لئے ہے اور غدر مصدر از نصر وضرب وسمع بمعنی بے وفائی اور عہد توڑنا۔

تَصَدِّيْ لِقَتْلِيْ بِالصُّدُوْدِ وَاِنَّنِيْ ۔۔۔ لَفِيْ اَسْرِهٖ مُذْ حَازَ قَلْبِيْ بِاَسْرِهٖ

اُصَدِّقُ مِنْهُ الزُّوْرَ خَوْفَ ازْوِرَارِهٖ ۔۔۔ وَاَرْضٰى اسْتِمَاعَ الْهُجْرِ خَشْيَةَ هَجْرِهٖ

وَاَسْتَعْذِبُ التَّعْذِيْبَ مِنْهُ وَكُلَّمَا ۔۔۔ اَجَدَّ عَذَابِيْ جَدَّ لِيْ حُبُّ بِرِّهٖ

تَنَاسٰى ذِمَامِيْ وَالتَّنَاسِيْ مَذَمَّةٌ ۔۔۔ وَاَحْفَظُ قَلْبِيْ وَهْوَ حَافِظُ سِرِّهٖ

وَاَعْجَبُ مَا فِيْهِ التَّبَاهِيْ بِعُجْبِهٖ ۔۔۔ وَاَكْبَرُهٗ عَنْ اَنْ اَفُوْهَ بِكِبْرِهٖ

لَهٗ مِنِّي الْمَدْحُ الَّذِي طَابَ نَشْرُهٗ ۔ وَلِي مِنْهُ طَيُّ الْوُدِّ مِنْ بَعْدِ نَشْرِهٖ

وَلَوْ كَانَ عَدْلًا مَا تَجَنّٰى وَقَدْ جَنٰى ۔ عَلَيَّ وَغَيْرِي يَجْتَنِي رَشْفَ ثَغْرِهٖ

وَلَوْلَا تَثَنِّيْهِ ثَنَيْتُ أَعِنَّتِي ۔ بِدَارًا إِلَى مَنْ أَجْتَلِي نُورَ بَدْرِهٖ

وَإِنِّي عَلٰى تَصْرِيفِ أَمْرِي وَأَمْرِهٖ ۔ أَرَى الْمُرَّ حُلْوًا فِي انْقِيَادِي لِأَمْرِهٖ

الترجمۃ والمطالب

پس وہ مجھ سے روگردانی (اعراض) کرکے میرے قتل کرنے کے درپے ہوا اور میں تو بے شک اس کی قید میں ہوں جب سے اس نے میرے دل کو گھیر لیا ہے اور میں اس کے اعراض کرجانے کے ڈر سے اس کے باطل کلام کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ جانے کے خوف سے اس کی بیہودہ بات پر خوش ہوتا ہوں اور میں اس کے عذاب دینے (یعنی اس کے جور وستم) کو شیریں سمجھتا ہوں، اور جس قدر وہ میرے عذاب دینے کو مہیا کرتا ہے اس کی بھلائی کی محبت میرے لئے نئی ہو جاتی ہے اور اس کے جو مجھ سے عہد وپیمان ہوئے تھے ان کو اس نے بتکلف بھلا دیا، اور بتکلف بھلانا یہ قابل ملامت ہے۔ اور اس نے میرے دل کو غصہ میں ڈال دیا حالانکہ یہی دل اس کا راز دار ہے۔ اور اس میں سب سے زیادہ قابل تعجب اپنی خود پسندی پر فخر کرنا ہے اور میں بڑا سمجھتا ہوں اس بات سے کہ اس کے غرور کے ساتھ میں بات کروں اور محبوب کے لئے میرے پاس ایسی تعریف کرنا ہے کہ اس کی اچھی خوشبو مہک اٹھے، اور میرے لئے اس کے پاس محبت کو پھیلانے کے بعد لپیٹ دینا ہے اگر وہ انصاف کرنے والا تھا تو وہ الٹا مجھے ملزم قرار نہ دیتا، اس حال میں کہ اس نے خود جنایت کر رکھی ہے اور میرے سوا (یعنی میرے رقیب و دشمن) اس کے دانتوں کے چومنے سے مزا اٹھاتے ہیں۔ اور اگر اس میں یہ ناز وانداز نہ ہوتے تو میں جلدی سے اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتا۔ اور کسی ماہ کامل (چہرہ معشوق) کی طرف میں دیکھتا، لیکن اپنی شان اور حال پھیرنے کے بعد بھی اس کے حکم ماننے میں مجھے کڑوی چیز بھی شیریں معلوم ہوتی ہے۔

تشریح لغات

[1] تصدی از تفعل تصدی مصدر بمعنی در پے ہونا یقال تصدّٰی لہ جبکہ وہ درپے ہو [2] بالصدود مصدر از نصر وضرب بمعنی اعراض کرنا یقال صَدَّ عنہ جبکہ وہ اعراض کرے [3] اسر مصدر یا اسم مصدر بمعنی قید یا قید کرنا از ضرب [4] حاز از نصر یہ وادی ہے یقال حاز الشئ حوزاً وحیازۃً جبکہ وہ اکٹھا کرے اور جمع کرے اور یہ یائی ضرب سے آتا ہے یقال حزت الابل جبکہ اونٹ کو ہنکا کر تھکائے اور یہ معنی یہاں زیادہ مناسب ہیں [5] باسرہ ای بتمامہ اسر یہ مصدر ہے یقال ہذا لک باسرہ یعنی یہ کل تمہارے لئے ہے [6] الزور بالضم بمعنی جھوٹ اور باطل اور اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا و بمعنی عقل وقوت [7] ازورار مصدر بمعنے انحراف یقال ازورّ عنہ جبکہ وہ انحراف اور اعراض کرے [8] الہجر بالضم بمعنی الفحش من الکلام و بالفتح بمعنے الصدود القطع [9] استعذب استعذاب مصدر از استفعال بمعنی شیریں سمجھنا اس میں س ت ظن کے لئے ہے [10] التعذیب مصدر از تفعیل بمعنی عذاب دینا [11] اجد ماضی کا صیغہ از افعال اجداد مصدر بمعنی نیا کرنا یقال اجد الشئ جبکہ نیا کرے [12] جد از ضرب یقال جدّ الثوب جبکہ کپڑا نیا ہو [13] تناسی ماضی کا صیغہ از تفاعل تناسی مصدر بمعنی بتکلف بھلا دینا [14] ذمامی بمعنی حق وعزت وحرمت والجمع ازمۃ [15] مذمۃ یہ مفعلۃ کے وزن پر ہے بمعنی مذموم [16] احفظ

لَهٗ: بمعنی محبوب · الْمَدْحُ: بین مدح و منح تجنیس لاحق · نَشْرُهٗ: ذکر، خوشبو · طَيُّ: بین نشر و طی تجنیس لاحق، لپیٹنا · نَشْرِهٖ: پھیلانا · عَدْلًا: مصدر بمعنی عادل · تَجَنّٰى: بین تجنی و جنی تجنیس مطرف · عَلَيَّ: حال · يَجْتَنِي: چننا · ثَغْرِهٖ: دانت · تَثَنِّيْهِ: الضمیر ذوالمال · أَعِنَّتِي: لگام · بِدَارًا: سبقت کرنا · بَدْرِهٖ: استعارہ · عَلٰى: بمعنی مع · أَمْرِي وَأَمْرِهٖ: بین امری و امرہ تجنیس کامل · أَرَى: ای اظن

ازافعال یقال احفظ جبکہ وہ غصہ دلائے [17] سر بمعنے راز و بھید والجمع اسرارٌ [18] اعجب یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی زیادہ تعجب کرنا از سمع یقال عجب من الامر لہ جبکہ تعجب کرے وعجب الیہ جبکہ پسند کرے [19] التباہی مصدر از تفاعل ای التفاخر یقال بہا الرجل ای حسن وظرف فھو بھی وھی بھیۃٌ ویقال بہاہ ای غلبہ فی الحسن والمباھاۃ ای المفاخرۃ فی الحسن [20] بعجبہ بالضم بمعنی خود پسندی وغرور وخود بینی [21] اکبرہ متکلم کا صیغہ ازافعال اکبار مصدر بمعنی بڑا سمجھنا یقال اکبر الامر جبکہ وہ بڑا سمجھے [22] افوہ ای اتکلم اور یہ ماخوذ ہے فاہ بکذا ای نطق بہ وبمعناہ تفوہ از نصر والمصدر رفوہ [23] بکبرہ کبر بکسر الکاف وبضمہا بمعنے چیز کا بڑا حصہ وشرف در نعت [24] لزمتی الخ اعلم ان فی ھذا الشعر صنعتان احدھما الجمع والتفریق والاخری التجوید. الجمع ان یجمع بین متعدد اثنین او اکثر فی حکم کقولہ تعالیٰ المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا واما التجوید فھو ان ینزع عن امرذی صفۃ امراٰخر مثلہ فیھما مبالغۃٌ فی کمال الصفۃ فیہ فی ھذا الامر کقولک لی من فلان صدیق حمیم ای بلغ من الصداقۃ حداً صح معہ ان یستخلص منہ اٰخر مثلہ فیھا [25] طاب ای ذکا از ضرب یقال طاب یطیب طیبًا وطابًا وطیبۃ وتطیابًا جبکہ لذیذ ہو اور میٹھا ہو اور اچھا اور عمدہ ہو [26] نشر مصدر بمعنی عمدہ خوشبو یقال لہ نشرٌ طیبٌ یعنی اس کی خوشبو اچھی ہے [27] طی مصدر از ضرب بمعنے لپیٹنا [28] نشرہ میں مصدر مضاف فاعل کی طرف ہے ای نشرایاہ [29] تجنی از تفعل تجنی مصدر بمعنی جنایت کا دعوی کرنا یعنی ناکردہ گناہ کی نسبت کرنا [30] جنی از ضرب یقال جنی جنایۃً جبکہ وہ گناہ کرے [31] یجتنی اجتناء مصدر از افتعال بمعنی حاصل کرنا [32] رشف مصدر بمعنی چوسنا از ضرب ونصر وسمع والمصدر رشف ورشیف وترشاف ورشفانٌ یقال رشف الماء ونحوہ ای مصہ بشفتیہ ورشف الاناء ای شرب کل ما فیہ [33] تثنی مصدر از تفعل بمعنی ناز سے چلنا [34] تثنیت ای عطفت از ضرب یقال ثنی الشیٔ ثنیًا جبکہ وہ موڑے اور پیٹے اور بعض کو بعض پر تہ کرے [35] اعنتی یہ عنان کی جمع ہے بمعنے لگام [36] بدرہ سے مراد اس کا چہرہ ہے اور بدر کے معنی چودھویں رات کے چاند کے ہیں والجمع بدور [37] امر بمعنے شان وحال وکام [38] اری یہ افعال قلوب سے ہے بمعنے اظنُّ [39] المر بالضم بمعنے کڑوا تلخ اور ایک قسم کی یہ دوا ہے جو ایک درخت سے نکل کر جم جاتی ہے [40] حلو میٹھا ولذیذ خوشگوار وخوبصورت [41] انقیاد مصدر از انفعال بمعنی اطاعت کرنا وحکم ماننا [42] لامرہ یہ حکم کے معنی میں ہے والجمع اوامر۔

قَالَ فَلَمَّا اَنْشَدَاهَا الْوَالِيَ مُتَرَاسِلَيْنِ. بُهِتَ لِذَكَائِهِمَا الْمُتَعَادِلَيْنِ. وَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّكُمَا فَرْقَدَا سَمَاءٍ. وَكَزَنْدَيْنِ فِيْ وِعَاءٍ. وَاَنَّ هٰذَا الْحَدَثَ لَيُنْفِقُ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ. وَيَسْتَغْنِيْ بِوُجْدِهٖ عَمَّنْ سِوَاهُ. فَتُبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ مِنْ اِتِّهَامِهٖ. وَثُبْ اِلٰى اِكْرَامِهٖ. فَقَالَ الشَّيْخُ هَيْهَاتَ اَنْ تُرَاجِعَهٗ مِقَتِيْ. اَوْ تَعْلَقَ بِهٖ ثِقَتِيْ. وَقَدْ بَلَوْتُ كُفْرَانَهٗ لِلصَّنِيْعِ. وَمُنِيْتُ مِنْهُ بِالْعُقُوْقِ الشَّنِيْعِ. فَاعْتَرَضَهُ الْفَتٰى وَقَالَ يَا هٰذَا اِنَّ اللَّجَاجَ شُؤْمٌ. وَالْحَنَقَ لُؤْمٌ. وَتَحْقِيْقَ الظِّنَّةِ اِثْمٌ. وَاِعْنَاتَ الْبَرِيِّ ظُلْمٌ. وَهَبْنِيْ اقْتَرَفْتُ جَرِيْرَةً. اَوِ اجْتَرَحْتُ كَبِيْرَةً. اَمَا تَذْكُرُ مَا اَنْشَدْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فِيْ اِبَّانِ اُنْسِكَ.

الترجمۃ والمطالب

راوی کہتا ہے جب اُن دونوں نے اشعار یکے بعد دیگرے (آگے پیچھے) حاکم کے سامنے پڑھے (یا حاکم کو سنائے) تو حاکم ان دونوں کی تیزی ذہن سے متحیر ہوگیا (اچھنبے میں پڑگیا) اور کہنے لگا خُدا گواہ بناتا ہوں یا قسم دیتا ہوں کہ تحقیق تم دونوں آسمان کے چمکتے ہوئے ستارے ہو، اور ایک برتن میں دو چقماق ہو، اور یقیناً یہ لڑکا نوجوان اُن چیزوں میں سے البتہ خرچ کرتا ہے (یعنی انعامات الٰہی میں سے) جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے اور اپنے غنا (مالداری) کی وجہ سے وہ ماسوا سے بے پرواہ ہے لہٰذا اے بوڑھے اس کے ذمے الزام اور تہمت لگانے سے توبہ کر اور جلدی تو لوٹ اس کے اکرام کے لئے بوڑھا کہنے لگا یہ بات بعید (ناممکن) ہے کہ اس سے دوبارہ مجھے محبت ہو یا اس پر میرا بھروسہ متعلق ہو کیوں کہ احسان کے بدلے میں اس کی ناشکری کا میں تجربہ کرچکا ہوں اور میں اس کی بڑی نافرمانیاں برداشت کرچکا ہوں پس جوان آگے بڑھا اور کہنے لگا اے فلانے جھگڑا کرنا یہ بدبختی اور نحوست ہے اور غصہ کرنا یہ کمینہ پن (دناءت) ہے اور تہمت کو سچا سمجھنا یہ گناہ ہے اور بے گناہ کو مصیبت میں ڈالنا ظلم ہے اور یہ بات آپ میری مان لیں کہ میں نے معمولی گناہ کیا ہے یا بہت بڑا گناہ لیکن آپ کو وہ وقت یا زمانہ یاد ہوگا کہ جب آپ کی میرے ساتھ شروع محبت تھی اُس وقت آپ نے یہ اشعار سنائے تھے جو آپ کے تھے۔

تشریح لغات

[1] متراسلین اسم فاعل کا صیغہ تراسل مصدر از تفاعل بمعنے آگے پیچھے یقال تراسل القوم جبکہ وہ آپس میں خط وکتابت کریں [2] بُھِتَ از سمع وکرم یقال بھت بھتاً جبکہ وہ ہکا بکا رہ جائے اور متحیر ہوکر خاموش ہو، اور یہ مجہول زیادہ تر مستعمل اور مشہور ہے [3] متعادلین اسم فاعل کا صیغہ تعادل مصدر بمعنی برابر ہونا یعنی دو حالتوں میں توسط اختیار کرنا [4] فرقدا یہ فرقد کا تثنیہ ہے اس میں نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے فرقد یہ قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارے کا نام ہے اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہوتا ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں ستارے فرقدان کہلاتے ہیں [5] کزندین یہ زند کا تثنیہ ہے زند بمعنی چقماق کی اوپر والی لکڑی یا پتھر اور نچلے کو الزندۃ اور دونوں کو الزندان کہتے ہیں والجمع زناد و أزند و أزنادٌ اور کزندین فی دعا یہ مثال غایت مساواۃ میں اہل عرب استعمال کرتے ہیں [6] الحدث بمعنی نوجوان بالغ والجمع احداث وحدثان [7] آتاہ یہ ایتان سے ماخوذ ہے بمعنے آنا اور یہاں اس سے مراد دینا ہے یقال اتی فلان الشئ جبکہ وہ دے وآتی الیہ الشئ جبکہ وہ بھیجے وآتی المال جبکہ وہ بدلہ دے [8] بوجدہ بالضم بمعنے مالداری وتوانگری والمراد ماعندہ من العلم [9] تب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از نصر یقال تاب الی اللہ توباً وتوبۃ وتابۃ ومتاباً وتتوبۃ جبکہ وہ گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور نادم وپشیمان ہو وتاب اللہ علیہ جبکہ وہ بخش دے اور دوبارہ مہربان ہو [10] اتہام مصدر از افتعال بمعنی تہمت لگانا یقال اتہم بکذا جبکہ وہ تہمت لگائے اور بدگمانی کرے [11] ثُب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ثوب مصدر از نصر بمعنی لوٹنا ای ارجع [12] ہیہات یہ اسم فعل ہے بمعنی بعد بعداً اور اساس المحکمات نے یہ کہا ہے کہ یہ بری چیز کے لئے مستعمل ہے وفی التنزیل ہیہات ہیہات لما توعدون [13] مقتی مقۃ مصدر علے وزن عدۃ وہکذا ثقۃ از ضرب بمعنی محبت یقال ومق مقۃ جبکہ وہ محبت کرے [14] تفتی ثقۃ یہ بھی مصدر ہے از ضرب بمعنے بھروسہ واعتماد [15] بلوت از بلا یبلو بمعنی آزمانا از نصر [16] کفرانہ کفران اور کفر دونوں کے معنی لغوی اعتبار سے ایک ہیں باقی اس میں فرق یہ ہے کہ کفر تو اسلام کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور کفران یہ منعم کی نعمت کو چھپا دینا ہے [17] للصنیع مصدر بمعنی احسان کرنا وصیقل شدہ تلوار وبنایا ہوا وصاف ستھرا کپڑا وسدھا ہوا گھوڑ دکھانا [18] بالعقوق مصدر بمعنی نافرمانی کرنا از نصر یقال عق الولد والدہ جبکہ وہ والد کی نافرمانی کرے، اور والد شفقت نہ کرے اور یہ عقوق عام ہے خواہ چھوٹا بڑے کی یا بڑا چھوٹے کی نافرمانی کرے [19] الشنیع مصدر بمعنی قبیح سمجھنا از فتح

وسمح بمعنے قبیح سمجھنا و قبیح ہونا وازکرم بمعنی قبیح ہوجانا ویقولون فی تقسیم القبیح من الاشیاء وجہ ذمیم وخلق شتیم۔ وکلمۃ عوراء وفعلۃ شنعاء۔ وامرأۃ سوداء وامر شنیع۔ وخطب فظیع ؎ اللجاج یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی چمٹ جانا اور اصرار کرنا وسخت جھگڑالو یہ لج اور لجوج کے معنے میں ہے ؎ شوم بمعنی نحوست وکالے اونٹ ؎ الحنق بمعنے زیادہ غصہ کرنا یقال حنق منہ وعلیہ حنقًا ای اغتاظ از سمع ؎ لوم یہ کرم کی ضد ہے بمعنی دناءت وکمینہ پن ؎ الظنۃ بالکسر بمعنی تہمت یقال فیہ ظنۃ یعنی اس میں تہمت ہے اور اس کے معنی تھوڑی چیز کے بھی آتے ہیں والجمع ظنن وظنائن ؎ اثم بمعنی گناہ وناجائز فعل وجرم والجمع آثام ؎ اعنات مصدر از افعال بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ ؎ ظلم۔ فوائد اللغۃ میں ظلم اور جور میں فرق بیان کیا ہے التصرف فی مال الغیر ہو الظلم وعدم الاستقامۃ فی الحب ھو الجور اور جائر وہ شخص جو فکر کرے ؎ وہبنی اس کے وہ ب حروف اصلی ہیں وہب یہب وہبا سے ہے بمعنے ہبہ کرنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہب یہ دو مفعول کی طرف متعدی بنفسہ نہیں ہوتا مگر اس وقت کہ یہ جعل کے معنی متضمن ہو یقال ہبنی فعلت کذا یعنی تم مان لو کہ میں نے ایسا کیا اور ہب انی فعلت کذا نہیں کہا جاتا اور اس میں معنی میں صرف امر ہی کا صیغہ مستعمل ہے اور یہاں یہ اسم فعل کے معنی میں ہے اس کے بعد انّ لاتے ہیں ای ہبنی انک ؎ اقترفت اقتراف مصدر از افتعال بمعنی بری چیز کا حاصل کرنا یقال واقترف الذنب جبکہ وہ گناہ کرے واقترف المال جبکہ وہ مال جمع کرے واقترف جبکہ وہ کمائی کرے ؎ جریرۃ بمعنے گناہ اور یہ فعیلۃ کے وزن پر ہے بمعنے فاعل یا مفعول وبمعنی الاثم لانہ یجبر صاحبہ الی النار او اسم جررتہ الی النار از نصر ؎ اجترحت اجتراح مصدر از افتعال بمعنی زخمی کرنا اس سے مراد ارتکاب کرنا ہے ؎ کبیرۃ کبیرہ اور جریرہ میں فرق ہے کبیرہ وہ بڑے گناہ جس کے اوپر داعی کبر نفس ہوتا ہے اور جریرہ وہ چھوٹے چھوٹے گناہ جس کی وجہ سے انسان دوزخ میں پہنچ جائے اور یہی لوگوں نے اس میں فرق بتایا ہے ؎ اما یہ حرف تنبیہ ہے ؎ ابان بالکسر بمعنی کل شئ اولہ اور اس کے اصل معنے کھجور کی اوپر کی شاخ کے ہیں یقال ابان الشئ یعنی کسی چیز کی ابتدا اور کسی چیز کا وقت۔

سَامِحْ اَخَاكَ اِذَا خَلَطْ	مِنْهُ الْاِصَابَةَ بِالْغَلَطْ	وَتَجَافَ عَنْ تَعْنِيْفِهٖ
اِنْ زَاغَ يَوْمًا اَوْ قَسَطْ	وَاحْفَظْ صَنِيْعَكَ عِنْدَهٗ	شُكْرَ الصَّنِيْعَةِ اَمْ غَمَطْ
وَاَطِعْهُ اِنْ عَاصٰى وَهُنْ	اِنْ عَزَّ وَادْنُ اِذَا شَحَطْ	وَاقْنَ الْوَفَاءَ وَلَوْ اَخَلْ
بِمَا اشْتَرَطْتَ وَمَا اشْتَرَطْ	وَاعْلَمْ بِاَنَّكَ اِنْ طَلَبْتَ مُهَذَّبًا رُمْتَ الشَّطَطْ	
مَنْ ذَا الَّذِيْ مَا سَاءَ قَطْ	وَمَنْ لَهُ الْحُسْنٰى فَقَطْ	اَوَمَا تَرَى الْمَحْبُوْبَ وَالْ
مَكْرُوْهَ لُزَّا فِيْ نَمَطْ	كَالشَّوْكِ يَبْدُوْ فِي الْغُصُوْنِ مَعَ الْجَنِيِّ الْمُلْتَقَطْ	

وَلَذَاذَةُ الْعُمُرِ الطَّوِيْلِ يَشُوْبُهَا نَغَصُ الشَّمَطْ

الترجمۃ والمطالب | اپنے بھائی سے تو چشم پوشی کر اگر وہ ثواب پہنچنے کو غلطی سے ملا دے یعنی وہ غلطی کر جائے اور ایسی غلطی جو تیرے مزاج کے خلاف ہو اور تو اس کی ملامت کرنے سے دور رہ (یا علیحدہ رہ) اگرچہ وہ کسی دن یعنی دکسی وقت

انصاف کرے یا بے انصافی (ظلم) کرے اور تو اپنے فعل (کام) کی حفاظت کر یا تو اس کے ساتھ احسان کیے جا خواہ وہ تیرے احسان کا شکر ادا کرے یا انکار کرے یا تیرے احسان کو نہ مانے اور تو اس کی اطاعت کر اگرچہ وہ نافرمانی کرے اور تو نرمی کر اگرچہ وہ سختی کرے، اور باوجود دور ہونے کے تو اس کے نزدیک ہوئے جا۔ اور تو عہد اور وفا کی پابندی کو ضروری سمجھ اگرچہ تیرے اور اس کے درمیان شرطوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو اور تو یہ خوب جان لے (سمجھ لے) اگر تو عیب سے پاک کسی دوست کا خواہش مند ہے تو تو اپنے مرتبہ سے تجاوز کرے گا۔ جو تیرے لئے ناممکن ہے اور کون ایسا شخص ہے جس نے کبھی برا کام نہیں کیا ہے اور کون ایسا شخص ہے جس کے کام صرف نیکی کے ہوں کیا تجھے معلوم نہیں کہ بھلائیاں اور برائیاں دونوں ایک ہی راستہ میں لپٹی پڑی ہیں جیسے کہ تازہ توڑے ہوئے میووں (پھلوں) میں کانٹا نکل آتا ہے اور جیسے کہ عمر طویل کا مزہ حاصل کرنے میں اس کا عیش کرکرا ہو جاتا ہے (یعنی اس کے عیش میں فرق پڑ جاتا ہے۔

تشریح لغات

۱؎ سامح امر حاضر کا صیغہ مسامحت مصدر از مفاعلت بمعنی چشم پوشی کرنا و درگذر کرنا ۲؎ خلط خلط مصدر بمعنی ملانا از ضرب یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے، یہاں یہ متعدی ہے یقال خلط بالشئ جبکہ وہ ملائے ۳؎ الاصابۃ مصدر از افعال بمعنی صواب کو پہنچنا یقال اصاب الشئ جبکہ وہ صواب سمجھے ۴؎ بالغلط بالطاء المہملۃ بمعنی قول میں غلطی کرنا اور بالتاء الفوقانیۃ (غلت) گنتی میں غلطی کرنا ۵؎ تجاف یہ امر حاضر کا صیغہ ہے تجافی مصدر از باب تفاعل ظلم کرنے سے دور رہنا اور علیحدہ ہونا یقال جفا صاحبہ ای اعرض عنہ ضد واصلہٗ وانسہ از نصر والمصدر جفوٌ وجفیٌ وجفاءٌ ۶؎ تعنیف مصدر از تفعیل یہ مصدر ہے جو مفعول کی طرف مضاف ہے بمعنی ملامت کرنا ۷؎ زاغ از نصر بمعنی مائل ہونا و مائل کرنا اس کا مصدر زوغ ہے یقال زاغ الشئ زوغاً جبکہ وہ کسی چیز کو جھکائے ۸؎ قسط یہ اضداد میں سے ہے بمعنی ظلم کرنا اور انصاف کرنا از ضرب و نصر و فی التنزیل واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا وان اللہ یحب المقسطین۔ القسط بفتح القاف والقسوط بالضم ھو الجور عن الحق واما القسط والاقساط فھو العدل باب الاول من ضرب و باب الثانی ضرب و نصر ۹؎ احفظ امر حاضر کا صیغہ ہے از سمع بمعنی حفاظت کرنا ۱۰؎ صنیع سے یہاں مراد کام کرنا ہے اور اس کے معنی احسان اور بھلائی کے بھی آتے ہیں ۱۱؎ غمط از ضرب مصدر بمعنی ذلیل سمجھنا و حقیر جاننا و چھپانا یقال غمط غمطاً جبکہ وہ حقیر جانے اور اس کا انکار کرے ۱۲؎ اطعہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از افعال اطاعت مصدر بمعنی اطاعت کرنا ۱۳؎ عاصی معاصاۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی نافرمانی کرنا ۱۴؎ ہن یہ امر حاضر کا صیغہ ہے ہون مصدر سے بمعنی نرمی کرنا از نصر یقال ہان الامر جب کام آسان ہو ۱۵؎ ادن یہ امر حاضر کا صیغہ ہے دنا یدنو سے بمعنی قریب و نزدیک ہونا ۱۶؎ شحط از فتح شحط و شحوط و شحط مصدر بمعنی برتن بھرنا شحط الاناء جبکہ وہ برتن بھرے و شحط اللبن جبکہ وہ دودھ میں زیادہ پانی ملائے و از سمع یقال شحط المکان شحطاً جبکہ دور ہو اور یہی معنی یہاں مراد ہیں ۱۷؎ اقن یہ حاضر کا صیغہ ہے قنوٌ یا قنی سے بمعنی لازم پکڑنا اور حفاظت کرنا یقال قنی الحیلا ای لزمہ از ضرب و سمع اما قنی المال بمعنی جمعہ واتخذ لنفسہ فبابہ نصر والمصدر قنو و قنوان ۱۸؎ الوفاء مصدر وفا اور صدق میں فرق ہے وفا کا تعلق فعل اور عمل سے ہے اور صدق کا تعلق قول سے ہے بمعنی وفاداری ۱۹؎ اخل از افعال یقال اخل بالشئ جبکہ وہ کوتاہی کرے اور چھوڑ دے ۲۰؎ اشترط اشتراط مصدر از افتعال بمعنی شرط کرنا یقال اشترط لہ کذا جبکہ وہ شرط لازم کرے۔ اور اس کا مجرد نصر اور ضرب سے آتا ہے بمعنی شرط لگانا اور نشتر لگانا اور اسی سے ایک چیستان ہے رُبّ شرط شارطٍ اوسع من شرط سارطٍ (ترجمہ) شرط کرنے والوں کی بہت سی شرطیں پچھنے لگانے والوں کے پچھنوں سے زیادہ وسیع ہیں ۲۱؎ مہذبا یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے تہذیب مصدر از تفعیل بمعنی مہذب ہونا اور یہاں مہذب سے مراد رجل مہذب ہے ۲۲؎ رمت روم اور مرام مصدر

از نصر بمعنی قصد کرنا [۱۳] الشطط مصدر بمعنی حد سے تجاوز کرنا از ضرب یقال شط شططاً جبکہ وہ زیادتی کرے اور حق سے دور ہو [۱۴] ساء یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے از نصر یقال ساء الشئی یسوء سواءً جبکہ وہ قبیح ہو اور برا ہو یقال ساءت سیرتہ یعنی اس کی عادت بری ہے [۱۵] قط یہ اسم ظرف زمان ہے اور استغراق ماضی کے لئے آتا ہے اور نفی کے ساتھ مختص ہے جیسے ما فعلت ہذا قط اور کبھی قط اور قط بھی کہا جاتا ہے [۱۶] فقط یہ اسم فعل ہے اور یہ کلمہ ہے جو فا اور قط سے مرکب ہے اور اس کے معنی لاغیر کے ہیں یعنی صرف بس کے [۱۷] لز اللز مصدر از نصر بمعنی باندھنا اور لازم کرنا اور اکٹھا ہونا یقال لَزَّ الشئی بالشئی لَزّاً و لزازاً و لزازاً جب کہ وہ باندھے اور ملائے اور لازم کرے ولزّ القوم اکٹھا ہونا و بھیڑ کرنا و لزّہ بالرمح جبکہ وہ نیزہ مارے ولزّہ الی کذا جبکہ وہ مجبور کرے [۱۸] نمط بمعنی الصنعت والنوع والجمع انماطٌ و نماط [۱۹] الشوک مصدر بمعنی کانٹا والجمع اشواک اور اس کا واحد شوکۃٌ ہے [۲۰] الغصون یہ غصن کی جمع ہے بمعنی شاخ و ٹہنی [۲۱] الجنی بمعنی چنا ہوا پھل (یا سونا یا شہد وغیرہ) یعنی تازہ پھل والجمع اجناءٌ واجن [۲۲] الملتقط اسم مفعول کا صیغہ از افتعال التقاط مصدر اٹھانا یقال التقط الشئی جبکہ وہ زمین سے اٹھائے [۲۳] یشوبہا شوب مصدر از نصر یقال شاب الشئی جبکہ وہ ملائے [۲۴] نغص از سمع نغص مصدر بمعنی عیش کا مکدر ہونا یقال نغص فلانٌ اذا لم یتم مرادہ ونغص اللہ عیشہٗ ای کدرھا [۲۵] الشمط مصدر از ضرب و سمع بمعنی سیاہ بالوں میں سفید بال کا ہونا یعنی بڑھاپا کا نمودار ہونا۔

وَلَوِ انْتَقَدْتُ بَنِي الزَّمَانِ وَجَدْتُ أَكْثَرَهُمْ سَقَطْ ۔۔۔ رُضْتُ الْبَلَاغَةَ وَالْبَرَا

عَةَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْخُطَطْ ۔۔۔ فَوَجَدْتُ اَحْسَنَ مَا يُرٰى ۔۔۔ سَبْرَ الْعُلُوْمِ مَعًا فَقَطْ

قَالَ فَجَعَلَ الشَّيْخُ يَنْضْنِضُ نَضْنَضَةَ الصِّلِّ ۔ وَيُحَمْلِقُ حَمْلَقَةَ الْبَازِي الْمُطِلِّ ۔ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي زَيَّنَ السَّمَاءَ بِالشُّهُبِ ۔ وَاَنْزَلَ الْمَاءَ مِنَ السُّحُبِ ۔ مَا دُوْغِيَ عَنِ الْاِصْطِلَاحِ ۔ اِلَّا لِتَوَقِّي الْاِفْتِضَاحِ ۔ فَاِنَّ هٰذَا الْفَتٰى اعْتَادَ اَنْ اَمُوْنَهٗ ۔ وَاُرَاعِيَ شُؤُوْنَهٗ ۔ وَقَدْ كَانَ الدَّهْرُ يَسُحُّ ۔ فَلَمْ اَكُنْ اَشِحُّ ۔ فَاَمَّا الْاٰنَ فَالْوَقْتُ عَبُوْسٌ ۔ وَحَشْوُ الْعَيْشِ بُؤْسٌ ۔ حَتّٰى اَنَّ بِزَّتِيْ هٰذِهٖ عَارَةٌ ۔ وَبَيْتِيْ لَا تَطُوْرُ بِهٖ فَارَةٌ ۔

الترجمة والمطالب

اور اگر تو زمانے والوں کی حالت پرکھتا (یعنی آزماتا) تو ان کے اکثر کو تو ردی اور نااہل پاتا میں نے بلاغت اور کتابت اور انشا اور بہادری اور ان کے طریقے کو آزمایا ہے پس میں نے زیادہ اچھا محض ان کے ساتھ ساتھ علم ہی کی آزمائش کو پایا (یعنی اُس کی تحقیقات اور تجربے کو دیکھا کہ ادبا کے لئے یہ بیحد مفید چیز ہے) یہ اشعار الحاقیہ ہیں جن سے مقصود مطالعہ کتب ہے اور بلاغت اور فصاحت کا پتہ کتب بینی ہی سے ہو سکتا ہے) راوی کہتا ہے بوڑھا یہ سن کر زہریلے سانپ کی طرح اپنی زبان ہلانے لگا۔ اور وہ باز کی طرح اپنے شکار کو گھورنے لگا۔ پھر کہنے لگا کہ میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے آسمان کو چمکتے ہوئے ستاروں سے آراستہ کیا اور جس نے بادلوں سے پانی برسایا صلح کرنے سے تجاوز نہیں کیا گیا مگر اس لئے کہ میں

رسوائی سے بچوں اور یہ لڑکا اس امر کا عادی ہو گیا ہے کہ اس کے اخراجات برداشت کروں اور اس کی حالتوں کو سدھارتا رہوں، جب زمانہ مجھے مال دیتا تھا تو میں بخل نہیں کرتا تھا لیکن اب وقت (میرے لئے) تنگی کا ہے اور باطنی زندگی میرے لئے سخت اور دشوار ہے یہاں تک کہ یہ میرا لباس مانگا ہوا ہے اور میرے گھر میں چوہا تک بھی نہیں پھٹکتا (آتا)

تشریح لغات

لہ انتقدت انتقاد مصدر از افتعال بمعنی پرکھنا ۲ سقط ہر وہ شئی جس سے کچھ فائدہ نہ ہو اب ردی و بری چیز کے لئے یہ مستعمل ہے ۳ رضت ای مارست ریاضۃ مصدر بمعنی محنت کرنا اور بری حالت کو اچھی حالت سے بدلنا اور اخلاق نفسانی کی تہذیب اور عبادت اور حقائق ایمانی میں غور و فکر کرنا از نصر ۴ البراعۃ بمعنی کتابت والشلو ۵ الخطط بالکسر جمع خطۃ وہی الارض التی تنزلہا ولم ینزلہا قبلک نازل وایضا ما یختصہ الانسان لنفسہ من الارض والجسم خطط اور یہاں اس سے مراد طریقہ ہے ۶ سبر مصدر بمعنی آزمانا یعنی اس کی تحقیقات کرنا از نصر و ضرب ۷ ینضنض از بعثر نضنضۃ مصدر بمعنی زبان کو ہلانا یقال نضنض الرجل لسانہ ای حرکہا ۸ الصل بالکسر بمعنی سانپ جو چھوٹا ہو یا زرد سانپ یا مہلک سانپ جس کا کوئی اتارنہ ہو والجمع اصلال ۹ یحملق حملقۃ مصدر از بعثر بمعنی گھورنا اور خوب غور سے دیکھنا ۱۰ المطل اسم فاعل کا صیغہ اطلال مصدر از افعال بمعنی دیکھنا و گھورنا یقال اطل علی الشئی ای اقبل علیہ واشرف ۱۱ بالشہب یہ شہاب کی جمع ہے بمعنے ستارے والجمع شہبان (بالکسر وضمہا) وشہب ایضا اور اس کے معنی آگ کی چمک اور ٹوٹے ہوئے تارے اور نیزے کے پھل کے بھی آتے ہیں ۱۲ انزل انزال مصدر از افعال اور یہ نزول سے ماخوذ ہے بمعنے اتارنا ۱۳ السحب یہ سحاب کی جمع ہے بمعنی بادل ۱۴ مار وغی اس میں ما نافیہ ہے اور روغی یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے راغ یرورغ سے از نصر روغ وروغان مصدر تجاوز کرنا اور شکار کا ادھر اُدھر جانا یقال راغ الصید جبکہ شکار ادھر اُدھر جائے وراغ الرجل عن الطریق جبکہ وہ مکر اور فریب سے راستہ سے کترا کر چلے وراغ الی کذا جبکہ وہ چپکے سے کسی جانب مائل ہو جائے ۱۵ لتوقی مصدر از تفعل بمعنی بچنا ۱۶ اعتاد از افتعال اعتیاد مصدر بمعنی عادی ہونا اور عادت ڈالنا ۱۷ امونہ مون ومؤنۃ مصدر بمعنی برداشت کرنا از نصر رعایت کرنا ۱۸ شؤنہ یہ شان کی جمع ہے بمعنے بڑے بڑے امور واحوال و معاملہ و حالات والجمع شئان وشیئن ۱۹ یسح ای یصب الرزق اور یہ مشتق ہے سح السحاب اذا امطر از نصر ویقال سح الماء ای صبہ صبا متتابعا ۲۰ اشح ای ابخل از نصر و ضرب وفتح والشاح والشحیح البخیل یقال شح بالشئی وعلی الشئی جبکہ وہ بخل اور حرص کرے والمصدر شحا وشحا وشحا ۲۱ عبوس مصدر بمعنی ترش رو اور صفت کا صیغہ بہت ہی زیادہ ترش رو ومنہ یوم عبوس یعنی سخت دن از ضرب ۲۲ حشو مصدر بمعنی کلام کی زیادتی و بمعنے باطنی زندگی ۲۳ بوس بمعنی سخت وتنگی وشدت والجمع ابوس ۲۴ بزتی بالکسر بمعنی لباس و کپڑے وایضا الثیاب من القطن والکتان ومنہ البزاز بائع الثیاب والبزازۃ تجارۃ الثیاب او حرفۃ البزاز ۲۵ عارۃ اور عاریت کے معنی وہ چیز جس کو لوگ آپس میں لین دین کریں والجمع عوار وعواری اور اعارۃ سے اس کو اسم بھی بتلاتے ہیں ۲۶ لاتطور ای لاتدور طور مصدر از نصر بمعنی آنا جانا یقال طار یطور طورا بفلان جبکہ وہ قریب ہو ۲۷ فارۃ بمعنی چوہا یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے حروف اصلی ف ور ہے اور فار مصدر بمعنی چوہا والجمع فئران وفئرۃ اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک عورت شریف خاندان کی تھی اور اس کے پاس کچھ بھی نہ رہا وہ خلفاء عباسیہ میں سے کسی کے پاس گئی وہاں جا کر کیا دیکھتی ہے کہ لوگوں کا مجمع ہے اور بہت آدمی جمع ہیں میں یہاں اپنا حال ان سے کیسے کہوں اس کو شرم تو آئی مگر جا کر اس نے یہ کہا دیکھتی لاتطور بہ فارۃ وہ سمجھ گیا اس نے اس عورت کو بہت کچھ زر ونقد دیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب گھر میں کھانے کا سامان نہیں ہے تو چوہے بھی اس مکان میں نہ آئیں گے، مفلسی اور تنگ دستی کے وقت اہل عرب اس کہاوت کو استعمال کرتے ہیں۔

قَالَ فَرَقَّ لِمَقَالِهِمَا قَلْبُ الْوَالِيْ. وَاٰوٰى لَهُمَا مِنْ غِيَرِ اللَّيَالِيْ. وَصَبَا اِلٰى اخْتِصَاصِهِمَا بِالْاِسْعَافِ. وَاَمَرَ النَّظَّارَةَ بِالْاِنْصِرَافِ. (قَالَ الرَّاوِيْ) وَكُنْتُ مُتَشَوِّفًا اِلٰى مَرْاٰى الشَّيْخِ لَعَلِّيْ اَعْلَمُ عِلْمَهٗ. اِذَا عَايَنْتُ وَسْمَهٗ. وَلَمْ يَكُنِ الزِّحَامُ يُسْفِرُ عَنْهُ. وَلَا يُفْرِجُ لِيْ فَادْنُوْ مِنْهُ. فَلَمَّا تَقَوَّضَتِ الصُّفُوْفُ. وَاَجْفَلَ الْوُقُوْفُ. تَوَسَّمْتُهٗ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ زَيْدٍ وَالْفَتٰى فَتَاهُ. فَعَرَفْتُ حِيْنَئِذٍ مَغْزَاهُ فِيْمَا اَتَاهُ. وَكِدْتُ اَنْقَضُّ عَلَيْهِ. لِاَسْتَعْرِفَ اِلَيْهِ. فَزَجَرَنِيْ بِاِيْمَاضِ طَرْفِهٖ. وَاسْتَوْقَفَنِيْ بِاِيْمَاءِ كَفِّهٖ. فَلَزِمْتُ مَوْقِفِيْ وَاَخَّرْتُ مُنْصَرَفِيْ. فَقَالَ الْوَالِيْ مَا مَرَامُكَ. وَلِاَيِّ سَبَبٍ مُقَامُكَ. فَابْتَدَرَهُ الشَّيْخُ. وَقَالَ اِنَّهٗ اَنِيْسِيْ. وَصَاحِبُ مَلْبُوْسِيْ.

الترجمة والمطالب

راوی کہتا ہے کہ ان دونوں کی گفتگو سُن کر والی کا دل پسیجا (یعنی اس کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا) اور زمانہ کے تغیرات (یعنی زمانہ کے حوادثات) کے نازل ہونے سے وہ ان دونوں پر مہربان ہوا، چنانچہ وہ ان دونوں کی حاجت روائی پر خاص طور سے مائل ہوا اور اس نے تماشائیوں کو لوٹنے کا حکم دیا۔ راوی کہتا ہے اور میں جھانک جھانک کر بوڑھے کا چہرہ دیکھ رہا تھا کہ شاید اس کی علامت کو دیکھ کر مجھے اس کا علم ہو جائے یعنی معلوم ہو جائے لیکن نہ تو بھیڑ وہاں سے ہٹتی تھی اور نہ مجھے اس کے پاس پہنچنے کا کوئی راستہ ملتا تھا، پس جب آدمیوں کی صفیں منتشر اور متفرق ہو گئیں اور ٹھہرنے والے جلدی سے چلے گئے تو غور سے میں نے پہچانا کہ وہ ابوزید ہی ہے اور جوان نوعمر اس کا لڑکا ہے پس میں نے اس کے مقصد اور مطلب کو سمجھا کہ اس نے یہ کیوں کیا ہے اور میں قریب تھا کہ اس پر جا پڑوں تاکہ میں اپنے آپ کو شناخت کرواؤں، پس اس نے گوشہ چشم (یا نظر کے ہلانے) سے مجھے جھڑک (اور ڈانٹ) دیا اور اس نے مجھ کو اپنی ہتھیلی کے اشارے سے ٹھہرایا (روک دیا) چنانچہ میں اپنی جگہ پر ٹھیرا رہا۔ اور اپنے واپس ہونے کو بھی میں نے مؤخر کر دیا، پس حاکم نے دریافت کیا کہ تیرا کیا مقصد ہے اور کس وجہ سے یہاں تیرا ٹھیرنا ہے، پس بوڑھے نے سبقت کی، اور یہ جواب دیا کہ وہ میرا دوست ہے اور میرے مستعار لباس کا مالک ہے۔

تشریح لغات

۱؎ فرق ای صار قلبه رقیقا یقال رق له ای رحم والمصدر رِقّةٌ از ضرب ۲؎ اوی مصدر اُوِیٌّ واِیٌّ بمعنے مائل ہونا و ٹھکانہ دینا و رحم کرنا یقال اوی له ای رحم له از ضرب ۳؎ غِیَر یہ غیرةٌ کی جمع ہے وہو الاسم من غار و ایضا الغیر الدیة اور غلہ کا ذخیرہ و نخوت والغَیْرُ ایضا الدهر و ایضا احداثه ۴؎ صبا فعل ماضی کا صیغہ از نصر ای مال والمصدر صُبُوٌّ و صبوة و صباءٌ بمعنے مائل ہونا ۵؎ الاسعاف مصدر از افعال بمعنی کامیاب کرنا اور حاجت پوری کرنا ۶؎ النظارة بتشدید الظاء المعجمة بمعنے دیکھنے والے اور موقع جنگ کے تماشائی ۷؎ متشوفا تشوف مصدر از تفعل بمعنے دیکھنا اور اوپر سے جھانکنا یقال تشوف فلان اذا اطلع علیه اور اس کے معنی ڈھونڈنے کے بھی آتے ہیں ۸؎ مرأی رویۃ سے از فتح بمعنے دیکھنے کی جگہ اور اس سے یہاں چہرہ مراد ہے

۹ه وسمہ مصدر بمعنی علامت وداغ کا نشان از ضرب والجمع وسومٌ ۱۰ه یسفر ای یکشف از ضرب ونصر یقال سفرت المرأۃ جبکہ وہ چہرہ کھولے۔ ۱۱ه لایفرج افراج مصدر از افعال بمعنی ہٹ جانا علیحدہ ہونا یقال افرج الغبار جبکہ غبار دور ہو اور چھٹ جائے وافرج القوم عن المکان جب کہ وہ علیحدہ ہوجائے وافرج الشیٔ جبکہ وہ چیز کھولے ومجردہ از ضرب ۱۲ه تقوضت تقوض مصدر از تفعل بمعنے اکھڑنا۔ اور متفرق ہونا اور منتشر ہونا ۱۳ه الصفوف یہ صف کی جمع ہے صف مصدر بمعنی صف یا صف باندھنا ۱۴ه اجفل از افعال اجفال مصدر بمعنی جلدی کرنا یقال اجفل البعیر جبکہ وہ بدکے اور بھاگے واجفل النعامۃ جبکہ وہ بھاگے ۱۵ه الوقوف یہ واقف کی جمع ہے بمعنے ٹھہرنے والے ۱۶ه توسمتہ توسم مصدر از تفعل بمعنے غور سے پہچاننا اور غور سے دیکھنا ۱۷ه مغزاہ ای مقصدہ ومطلبہ اور یہ وادی ہے اس کا مصدر غزوٌ سے یقال غزاہ غزوًا ای طلبہ وقصدہٗ ۱۸ه انقض انقضاض مصدر از انفعال بمعنی ٹوٹ پڑنا اور اس پر گر پڑنا یقال تقضضنا علیہم الخیل فانقضت علیہم یعنی ہم نے ان پر گھوڑے دوڑائے پس وہ ان پر ٹوٹ پڑے وانقض الجدار جبکہ دیوار پھٹے اور گر پڑے۔ وانقض الطائر جبکہ وہ چیل کر تھک کر بیٹھ جائے ۱۹ه بایماض مصدر از افعال بمعنی اشارہ کرنا اور حرکت ۲۰ه موقفی یہ ظرف ہے والجمع مواقف بمعنے ٹھہرنے کی جگہ ۲۱ه منصرفی یہ مصدر ہے ای انصرافی درجوعی ۲۲ه مقامک یہ مصدر میمی ہے قیام کے معنی میں ۲۳ه انیسی بمعنی انس ومحبت کرنے والا اور وہ شخص جس سے انس حاصل ہو از سمع وکرم وضرب ۲۴ه ملبوسی بمعنے لباس ای مالک لباسی وہو الذی اعارنی ہذہ البزۃ اور یہ مفعول کا صیغہ ہے از سمع

فَتَسَمَّحَ عِنْدَ هٰذَا الْقَوْلِ بِتَأْنِيْسِيْ . وَرَخَّصَ فِيْ جُلُوْسِيْ . ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِمَا خِلْعَتَيْنِ وَوَصَلَهُمَا بِنِصَابٍ مِّنَ الْعَيْنِ . وَاسْتَعْهَدَهُمَا اَنْ يَتَعَاشَرَا بِالْمَعْرُوْفِ . اِلٰى اِظْلَالِ الْيَوْمِ الْمَخُوْفِ . فَنَهَضَا مِنْ نَادِيْهِ مُشَيِّدَيْنِ بِشُكْرِ اَيَادِيْهِ . وَتَبِعْتُهُمَا لِاَعْرِفَ مَثْوَاهُمَا وَاَتَزَوَّدَ مِنْ نَجْوَاهُمَا . فَلَمَّا اَجَزْنَا حِمَى الْوَالِيْ . وَاَفْضَيْنَا اِلَى الْفَضَاءِ الْخَالِيْ . اَدْرَكَنِيْ اَحَدُ جَلَاوِزَتِهٖ . مُهِيْبًا بِيْ اِلٰى حَوْزَتِهٖ . فَقُلْتُ لِاَبِيْ زَيْدٍ مَا اَظُنُّهٗ اسْتَحْضَرَنِيْ . اِلَّا لِيَسْتَخْبِرَنِيْ فَمَاذَا اَقُوْلُ . وَفِيْ اَيِّ وَادٍ مَعَهٗ اَجُوْلُ . فَقَالَ بَيِّنْ لَهٗ غَبَاوَةَ قَلْبِهٖ . وَتَلَعَّابِيْ بِلُبِّهٖ . لِيَعْلَمَ اَنَّ رِيْحَهٗ لَاقَتْ اِعْصَارًا . وَجَدْوَلَهٗ صَادَفَ تَيَّارًا ۔

الترجمة والمطالب

پس حاکم نے ازراہ مہربانی میرے ساتھ نرمی برتی اور اس نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دی، اور پھر ان دونوں کو دو بڑھیا پوشاکیں (خلعتیں) عطا کیں اور معقول مقدار میں زر (نقد) عطا کیا اور ان دونوں سے مرتے دم تک احسان ومحبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا عہد لیا اس کے بعد وہ دونوں بلند آواز سے حاکم کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے پیچھے چل دیا تاکہ میں ان کا ٹھکانہ معلوم کروں اور ان دونوں کی ہمرازی کا توشہ حاصل کروں. چنانچہ ہم سب والی کے مکان کے احاطہ سے باہر خالی میدان میں جا پہنچے تو مجھے ایک سپاہی ملا اور وہ مجھ کو اس کے گھر کی طرف لے گیا

میں نے ابوزید سے کہا کہ اس نے مجھے تیرے حالات معلوم کرنے کے لئے بلایا ہے پس میں اس سے کیا کہوں اور میں کون سے میدان میں گھوموں (یا میں کیا جواب دوں)، تو اس نے یہ کہا کہ حاکم سے اس کے دل کی عبادت بیان کر دینا اور اس کی ساتھ میرے ٹھٹا کرنے کو (یعنی میری بازیگری) ظاہر کر دینا تاکہ اس کو معلوم ہو کہ اس کی ہوائی ملاقات کسی بڑے بگولے سے ہوئی تھی اور اس کی چھوٹی نہر کو موج مارنے والے دریا سے پالا پڑا تھا۔

تشریح لغات

۱؎ فتسمح تسمح مصدر از تفعل بمعنی نرمی برتنا یقال تسمح وتسامح جبکہ وہ نرمی برتے ۲؎ رخص از تفعیل ترخیص مصدر اور یہ رخصت سے ماخوذ ہے بمعنے ممانعت کے بعد اجازت دینا یقال رخص لہ کذا وفی کذا جبکہ وہ ممانعت کے بعد اجازت دے ۳؎ خلعتین یہ خلعت کا تثنیہ ہے وہ کپڑے جو بطور بخشش اور انعام دیئے جائیں اور اتارا ہوا کپڑا ۴؎ عمدہ مال ۵؎ من العین ای الذھب والفضۃ والنصاب من الذھب عشرون دینارًا ومن الفضۃ ما تتا درھم ۶؎ استعہد ہما از استفعال استعہاد بمعنی طلب عہد کرنا یعنی وعدہ لینا ۷؎ یتعاشر اتعاشر مصدر از تفاعل بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ۸؎ بالمعروف اسم مفعول کا صیغہ معرفت یا عرف سے ماخوذ بمعنی بھلائی واحسان ومشہور وخیر والجمع معارف ۹؎ الیوم المخوف خوف کا دن یعنی مرنے کا دن ۱۰؎ نادیہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی مجلس جب تک کہ لوگ اس میں موجود رہیں والجمع اندیۃ ونوادٍ وجمع الجمع اندیاتٌ ۱۱؎ مشیدین از افعال یقال اشاد بذکرہ جبکہ وہ تعریف کر کے مشہور کرے واشاد المغنی جبکہ گانے میں آواز بلند کرے واشاد صوتہ وبصوتہ جبکہ وہ برے طریقے سے آواز بلند کرے ۱۲؎ ایادیہ یہ ید کی جمع الجمع ہے اور ید کی جمع الایدی اور الیدی آتی ہے بمعنے نعمت واحسان اور ایادی کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے ۱۳؎ مثواہما بمعنی ٹھکانہ اور اترنے کی جگہ والجمع مثاوٍ ۱۴؎ اتزود تزود مصدر از تفعل بمعنے توشہ لینا ۱۵؎ نجوی یہ اسم بمعنے مناجات کا بمعنے بھید وسرگوشی کرنے والے اور یہ وصف بالمصدر ہے اس میں واحد اور جمع برابر ہیں ۱۶؎ اجزنا ای خلفنا از افعال یقال اجاز الموضع جبکہ وہ آگے بڑھ جائے ۱۷؎ الفضاء وسیع زمین اور میدان والجمع افضیۃٌ ۱۸؎ جلاوزتہ یہ جلواز کی جمع ہے بمعنے سپاہی۔ ۱۹؎ مہیبا ای داعیًا یہ اسم فاعل کا صیغہ از افعال اہاب یہیب سے واصلہ اہاب الراعی بغنمہ ای صاح لتقف او لترجع ۲۰؎ حوزتہ ای موضعہ الذی یحمیہ ویحوزہ یعنی منزل ومکان ۲۱؎ استحضرنی از استفعال استحضار مصدر حاضر ہونے کو کہنا ۲۲؎ اجول از نصر جولٌ وجولٌ وجولانٌ وجیلانٌ مصدر بمعنی گھومنا وچکر لگانا یقال جال فی المکان جبکہ وہ چکر لگائے اور گھومے ۲۳؎ تلعابی لعب وتلعب مصدر از سمع یقال لعب لعبًا ولعبًا وتلعابًا جبکہ وہ کھیل کرے اور مذاق کرے اور لذت وتفریح کے لئے کوئی ایسا کام کرے جس سے کوئی نفع نہ ہو ۲۴؎ اعصارا ہوا جس سے بگولا ہو جائے الاعصار ریح ترتفع بالتراب او بمیاہ البحار وتستدیر کانہا عمود والجمع اعاصر واعاصیر اور یہ کہاوت ہے اور اس کی اصل عبارت یوں ہے ان کنت ریحًا فقد لاقیت اعصارا یہ اس وقت بولتے ہیں جبکہ وہ اپنے آپ کو چالاک سمجھے اور اس سے زیادہ اس کو چالاک مل جائے جیسے ہمارے یہاں بولتے ہیں ہر سیر کو سوا سیر ۲۵؎ جدولہ بمعنی چھوٹی نہر والجمع جداول واعلم ان اصغر الانہار الفلج ثم الجدول اکبر منہ قلیلا ثم السری ثم الجعفر ثم الربیع ثم الطبع ثم الخلیج ۲۶؎ تیارا بمعنے سمندر کی موج یا لہر یقال تار البحر ای ھاج وتارۃ ای اعادۃ مرۃ بعد اخری یقال فرسٌ تیارٌ یعنی گھوڑا دریا کی لہروں کی طرح تیز دوڑتا ہے۔

فَقُلْتُ اَخَافُ اَنْ يَتَّقِدَ غَضَبُهٗ. فَيَلْفَحَكَ لَهَبُهٗ. اَوْيَسْتَشْرِيَ طَيْشُهٗ. فَيَسْرِيَ اِلَيْكَ بَطْشُهٗ. فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَلُ الْاٰنَ اِلَى الرُّهَا. وَاَنّٰى يَلْتَقِيْ سُهَيْلٌ وَالسُّهَا. فَلَمَّا حَضَرْتُ

ان یشتعل ۱۲ — یسوزاند ترا ۱۲ — ای یشتد غضبہ ۱۲ — اخذہ بالشدۃ ۱۲

اَلْوَالِیَ وَقَدْ خَلَا مَجْلِسُہٗ۔ وَانْجَلٰی تَعَبُّسُہٗ اَخَذَ یَصِفُ اَبَازَیْدٍ وَفَضْلَہٗ۔ وَیَذُمُّ الدَّھْرَ الْخَؤُوْنَ لَہٗ۔ ثُمَّ قَالَ نَشَدْتُکَ اللّٰہَ اَلَسْتَ الَّذِیْ اَعَارَہُ الدَّسْتَ۔ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِیْ اَحَلَّکَ فِیْ ھٰذَا الدَّسْتِ۔ مَا اَنَا بِصَاحِبِ ذٰلِکَ الدَّسْتِ۔ بَلْ اَنْتَ الَّذِیْ تَمَّ عَلَیْہِ الدَّسْتُ فَازْوَرَّتْ مُقْلَتَاہٗ۔ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاہُ۔

(حاشیہ: زال ۱۲ — تقلب جہہ ۱۲ — ای اقسم علیک ۱۲ — ای لباس ۱۲ — تائیرہ ۱۲ — ای المجلس ۱۲ — جاہ ۱۲ — ای المکر والخداع ۱۲ — انقلبت ۱۲ — عیناہ ۱۲ — ای تغیرت ۱۲)

الترجمۃ والمطالب پس کہا میں نے میں خوف کرتا ہوں کہ بھڑکے اس کا غصہ اور اس کا شعلہ تجھے جلادے یا اس کی مغلوب الغضبی حد سے بڑھ جائے اور تجھے پکڑ والے ابوزید کہنے لگا میں ابھی شہر رہا کو روانہ ہوا جاتا ہوں اور بھلا سہیل اور سہا کیسے مِل سکتے ہیں۔ جب میں حاکم کے پاس پہونچا تو اس کی مجلس خالی ہو چکی تھی۔ اور اس کی ترش روئی بھی دور ہو گئی تھی، چنانچہ حاکم ابوزید اور اس کے کمال کی تعریف اور زمانہ کی خیانتوں کی مذمت بیان کرتے کرتے کہنے لگا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے ہی ابوزید کو عاریت پر لباس نہیں دیا تھا تو میں نے جواب دیا آپ کو اس مسند پر بٹھلانے والے خدا کی قسم میں اس لباس کا مالک نہیں ہوں (یا اس میدان کا) البتہ وہ آپ کو پورا پورا چکر دے گیا یہ سنتے ہی حاکم کی دونوں پتلیاں متغیر ہو گئیں (چڑھ گئیں) اور اس کے دونوں رخسارے سُرخ ہو گئے۔

تشریح لغات یتقد از انفعال اتقاد مصدر بمعنی آگ کا بھڑک اٹھنا اور یہ وقد یقد سے ماخوذ ہے ۲ فیلفحک ای فیحرقک لفح مصدر از فتح بمعنے جلانا یقال لفح النار فلانًا لفحانًا ای اصابت وجھہ واحرقتہ ۳ لہبہ مصدر بے دھوئیں کا شعلہ و بلند غبار ۴ یستشری استشراء مصدر از استفعال بمعنی غصہ کا زیادہ ہونا اور یہ شریٰ سے ماخوذ ہے یقال شری الرجل ای غضب از سمع والمصدر شری ویقال استشری الفرس فی سیرہٖ ای بالغ فیہ واستشری الرجل فی الامر ای لجّ واستشرت الامور ای تفاقمت وعظمت واستشری الرجل غضب ۵ بطشہ ای سطوہ واخذہ الشدید وتناولہ بما یکرہ از ضرب ۶ الرھا بالضم والقصر بلدۃ وفیھا عجائب الدنیا۔ اور یہ رہا یرہو سے ہے اور اس کا مصدر رھو ہے جس کے معنے نرمی و ٹھیرنے کے آتے ہیں اب یہ شہر کا نام ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دریا تھا واللہ اعلم ۷ سہیل والسہا کو کبان لا یلتقیان لان سہیلاً یمانی والسہا شامیٌ کالثریا یہ دونوں ستارے مفارقت اور نہ ملنے میں ضرب المثل ہیں جب سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے مسماۃ ثریا (جو بنی امیہ میں سے تھی) سے شادی کی تو عمر بن ربیعہ نے اس خیال سے کہ ان کا نبھاؤ مشکل ہے یہ اشعار کہے تھے ؎

ایھا المنکح الثریا سہیلًا عمرک اللہ کیف تلتقیان

ھی شامیۃ اذا ما استقلت وسہیل اذا استقل یمانی

۸ تعبہ مصدر از تفعل بمعنی ترشروئی ۹ نشدتک نشدٌ ونشدۃ ونشدانٌ مصدر از نصر وضرب بمعنی قسم دینا یقال نشدہ اللہ وباللہ جبکہ وہ قسم دے ونشد الرجل نشدًا جبکہ کسی سے انشدک اللہ کہے ۱۰ الدست الاول ھو الثوب واللباس والثانی صدر المجلس والثالث ھو الاول والرابع ھو الخداع والحیلۃ وایضا الدست صدر البیت والوسادۃ والمجلس اللباس الورق الصحراء والجمع دسوت ۱۱ احلک از انفعال یقال احل احلالًا جبکہ وہ عہد و میثاق سے آزاد ہو واحل المحرم جبکہ وہ احرام سے نکل جائے۔ اور

شہر حرم کے علاوہ مہینوں میں داخل ہو داحل بنفسہ جبکہ وہ سزا کا مستحق ہو واحلہ بالمکان اوالمکان جبکہ وہ اتا ہے واحل الشیٔ جبکہ وہ حلال کرے واحل علیہ الامر جبکہ وہ واجب کرے واحلت الناقۃ علے ولدہا جبکہ دودھ جاری ہو ۱۲ فازورت ازورار مصدر از افعلال بمعنی آنکھوں کا متغیر ہونا ۱۳ مقلتاہ یہ مقلۃ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ کا ڈھیلا وآنکھ والجمع مقل ۱۴ احمرت احمرار مصدر از افعلال بمعنی سرخ ہونا یقال ذھب احمر وفرس اشقر ورجل اقشر ودم اشکل ولحم شرق وثوب مدمیٰ ومدامیۃ صہباء ھذا تقسیم الحمرۃ ۱۵ وجنتاہ یہ وجنۃ کا تثنیہ ہے یعنے رخسارہ میں ابھری جگہ والجمع وجناتٌ۔

وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْجَزَنِیْ قَطُّ فَضْحُ مُرِّیْبٍ۔ وَلَا تَکْشِیْفُ مَعِیْبٍ۔ وَلٰکِنْ مَا سَمِعْتُ بِاَنَّ شَیْخًا دَلَّسَ بَعْدَ مَا تَطَلَّسَ وَتَقَلَّسَ۔ فَبِهٰذَا اَتَمَّ لَهٗ اَنْ لَبَّسَ۔ فَقَالَ وَمَا کُنْیَةُ ذٰلِكَ الْقُرَیْدِ۔ فَقُلْتُ یُکْنٰی بِاَبِیْ زَیْدٍ۔ فَقَالَ اِنَّهٗ بِاَبِیْ کَیْدٍ۔ لَا لَیَقُ مِنْهُ بِاَبِیْ زَیْدٍ۔ اَفَتَدْرِیْ اَیْنَ سَلَعَ۔ ذٰلِكَ اللُّکَعُ۔ قُلْتُ اَشْفَقَ مِنْكَ لِتَعَدِّیْ طَوْرِهٖ۔ فَظَعَنَ عَنْ بَغْدَاذَ مِنْ فَوْرِهٖ۔ فَقَالَ لَا قَرَّبَ اللّٰهُ لَهٗ نَوٰی۔ وَلَا کَلَاَهٗ اَیْنَ ثَوٰی۔ فَمَا زَاوَلْتُ اَشَدَّ مِنْ نُکْرِهٖ۔ وَلَا ذُقْتُ اَمَرَّ مِنْ مَکْرِهٖ۔ وَلَوْلَا حُرْمَةُ اَدَبِهٖ۔ لَاَوْغَلْتُ فِیْ طَلَبِهٖ۔

الترجمۃ والمطالب

اور وہ کہنے لگا خدا کی قسم مجھے آج تک کبھی کسی شک میں ڈالنے والی رسوائی اور عیب دار کے عیب کھولنے نے ایسا عاجز نہیں کیا۔ اور لیکن میں نے تو کبھی یہ سنا بھی نہیں کہ کسی بوڑھے نے طیلسان چادر اوڑھ کر اور لمبی ٹوپی پہن کر (بزرگوں کا لباس پہن کر) مکر اور دھوکہ کیا ہو پس یہ صورت اختیار کر کے اس کے لئے دھوکا دینا آسان ہوگیا، پھر اس نے دریافت کیا کہ اس بندر کی کنیت کیا ہے تو میں نے کہا ابوزید تو وہ کہنے لگا کہ ابو کید اس کے لئے زیادہ مناسب ولائق ہے کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ وہ نالائق کہاں چلا گیا تو میں نے یہ جواب دیا چونکہ وہ اپنی حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا، وہ آپ کے ڈر کی وجہ سے فوراً (اسی گھڑی) ہی بغداد سے نکل گیا حاکم نے کہا کہ خدا اس کی دوری کو نزدیک نہ کرے، اور وہ جہاں بھی ٹھہرے اللہ اس کی حفاظت نہ کرے مجھے کبھی اس سے بڑھ کر ناشائستہ حرکت کا اتفاق نہیں ہوا اور نہ اس کے فریب سے زیادہ تلخ میں نے کبھی مزا چکھا ہے اگر اس کے علم وفضل کی بزرگی نہ ہوتی تو میں خوب اس کے تلاش کرنے میں جلدی کرتا۔

تشریح لغات

۱ فضح مریب مصدر مضاف الی المفعول بہ ای فضحًا مریبًا۔ مریب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال مصدر بمعنی شک یا تہمت میں ڈالنا ۲ معیب اور معیوب کے معنی عیب دار کے ہیں از ضرب ۳ دلس از تفعیل تدلیس مصدر بمعنی سامان کے عیب کو چھپانا یقال دَلَّسَ البائع جب کہ وہ عیب چھپائے اور یہاں اس سے مراد دھوکا دینا ہے۔ والدلس الخدیعۃ والیضا الدلس والدلوعۃ الظلمۃ ۴ تطلس تطلس مصدر از تفعل یعنے طیلسان پہننا الطیلسان وھو لباس الخواص وھو کساءٌ خَزٌّ۔ ۵

تقلس تقلس مصدر از تفعل بمعنی ٹوپی پہننا ؎۶ تم لہ تم مصدر از ضرب آسان ہونا یقال تم لک الصلوة ای تیسر ۱۲ ؎۷ لبس تلبیس مصدر از تفعیل بمعنی دھوکا دینا ؎۸ القرید یہ قرد کی تصغیر ہے بمعنے بندر ؎۹ یکنی اس کا مصدر کنیت ہے نہ کہ کنیت جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ از ضرب یقال کنی یکنی کنیة وکنیة زیدًا ابا فلان جبکہ وہ کنیت رکھے ؎۱۰ لالیق ای انہ الیق بان یکنی بابی کید ربابی مکر من ان یکنی بابی زید ؎۱۱ سکع ای ذھب یقال سکع سکعا وسکع سکعا ای مشی علی غیر ھدایتہ از فتح وسمع ؎۱۲ لکع بمعنے نالائق وکمینہ اور نداء کی صورت میں یا لکع اور نداتشنیہ کی صورت میں یا ذو لکع کہا جاتا ہے اور یہ معرفہ کی صورت میں غیر منصرف ہوگا۔ اس لئے کہ یہ الکع سے معدول ہے از سمع ؎۱۳ اشفق از افعال اشفاق مصدر بمعنی خوف کرنا و مہربانی کرنا ؎۱۴ بغداد اس میں اور بھی لغت ہیں بغداد بالدال و بغداز جیسا کہ یہاں ہے اور بغدان ؎۱۵ نوی مصدر بمعنی دوری وجدائی اور وہ جگہ قریب یا بعید جہاں کا مسافر ارادہ کرے۔ اور یہ اس معنی میں مؤنث ہے دگھر گٹھڑیاں اس معنی میں مذکر اور مؤنث دونوں ہے ؎۱۶ کلاہ ای حفظہ والمصدر کلاءً وکلاءةً از فتح بمعنے حفاظت کرنا ؎۱۷ ثوی یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے ثواء مصدر بمعنی ٹھیرنا یقال ثوی المکان وفیہ وبہ ثواءً وثویا جبکہ وہ اقامت کرے ؎۱۸ زاولت مزاولة مصدر از مفاعلہ بمعنی کوشش کرنا و قصد کرنا و تلاش کرنا ؎۱۹ اشد اس کی صفت محذوف ہے ای اشد شیئا ؎۲۰ امر اسی طرح اس کی صفت محذوف ہے ای امر شیئا ؎۲۱ لاوغلت اس میں لام تاکید کا ہے اوغلت از افعال ایغال مصدر بمعنی داخل کرنا اور پوری طرح جدوجہد کرنا یقال اوغل فلانا فی کذا جبکہ وہ داخل کرے واوغل فی السیر جبکہ وہ تیز چلے واوغل فی العلم جبکہ وہ پوری طرح جدوجہد کرے واوغل القوم جبکہ وہ دشمن کے ملک میں دور تک گھستے ہوئے دور تک چلے جائیں۔

اِلٰی اَنْ یَقَعَ فِیْ یَدِیْ فَاُوْقِعَ بِہٖ. وَاِنِّیْ لَاَکْرَہُ اَنْ تَشِیْعَ فَعْلَتُہٗ بِمَدِیْنَةِ السَّلَامِ. فَاَفْتَضِحَ بَیْنَ الْاَنَامِ. وَتَحْبَطَ مَکَانَتِیْ عِنْدَ الْاِمَامِ. وَاَصِیْرَ ضُحْکَةً بَیْنَ الْخَاصِّ وَالْعَامِّ. فَعَاهَدَنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا اَفُوْہَ بِمَا اعْتَمَدَ. مَادُمْتُ حِلًّا بِهٰذَا الْبَلَدِ. قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَعَاهَدْتُہٗ مُعَاهَدَةَ مَنْ لَّا یَتَاَوَّلُ. وَوَفَیْتُ لَہٗ کَمَا وَفَی السَّمَوْأَلُ.

الترجمة والمطالب یہاں تک کہ وہ میرے قبضہ میں آجاتا پس میں اس پر حملہ کرتا اور اس کو سزا دیتا لیکن اب مجھے یہ ڈر ہے کہ اس کے فعل بد کا چرچا (شہرت) کہیں بغداد میں نہ ہو جائے تو لوگوں میں میری رسوائی ہوگی۔ اور ادہر خلیفہ یا والی کی نظروں میں میری عزت نہ رہے گی۔ اور ہر کس وناکس میں میں مذاق بن جاؤں گا۔ لہٰذا اس نے مجھ سے یہ عہد وپیمان لیا کہ تم ابوزید کی اس حرکت کا کسی سے تذکرہ نہ کروگے جب تک کہ تم اس شہر بغداد میں مقیم ہو۔ حارث بن ہمام کہتا ہے چنانچہ میں نے بغیر کسی کلام کی تاویل کے عہد کرلیا اور میں نے اس عہد (یعنی وفاداری) کو نبھا دیا جیسے کہ سموال بن عادیا نے نبھا دیا۔

تشریح لغات ؎۱ فاوقع از افعال ایقاع مصدر بمعنی واقع کرنا واوقع بالعدو دشمن کے مقاتلہ میں مبالغہ کرنا واوقع بہ الشر بدی میں پھنسا دینا واوقع الدہر بہ زمانہ کا سختیاں ڈالنا واوقعت علیہ ای حملت ؎۲ فعلتہ یہ فاعل کی جمع ہے بمعنی

کام اور اس کی جمع فاعلوں بھی آتی ہے ۳؎ بمدینۃ السلام سے بغداد مراد ہے ۴؎ انفضح انفضاح مصدر از انفعال بمعنی رسوا ہونا ۵؎ تحبط ای تسقط وتبطل حبط وحبوط مصدر از سمع یعنے بیکار ہونا خراب ہونا اور برباد ہونا ۶؎ مکانتی بمعنی موضع وجگہ ومرتبہ والجمع مکانات ۷؎ ضحکۃ بسکون الحاء المھملۃ جس آدمی پر لوگ ہنسیں اور بفتح الحاء المھملۃ جو لوگوں پر ہنسے ۸؎ اعتمد اعتماد مصدر از افتعال بمعنی بھروسہ کرنا اور یہ عمد سے ماخوذ ہے یقال عمد للشیٔ والی الشیٔ جبکہ وہ قصد کرے وعمد الی الرجل جبکہ وہ کسی کا ارادہ کرے از ضرب ۹؎ حلا مصدر بمعنی اترنا الاکما یقال ما زلت حلا بھذا البلد یعنی میں ہمیشہ اس شہر میں اترنے والا ہوں وبمعنی حلال وبمعنی مکہ معظمہ کے ارد گرد وحرم محترم کے علاوہ جگہ ۱۰؎ یتادل تادل تاول مصدر از تفعل تیال تاول الکلام یعنی تغیر کرنا وتاول فیہ الخیر یعنی خیر وصلاح محسوس کرنا ۱۱؎ السموال ھو سموال بن عادیا یضرب بہ المثل فی الوفاء قیل ان امرؤ القیس اودع السموأل بن عادیا قبل موتہ دروعا وسلاحا فارسل ملک کندۃ یطلب الدروع والسلاح المودعۃ عندہ فقال السموأل لا ادفعہ الا لمستحقہ وابی ان یدفع الیہ شیئا منھا فعاودہ فابی وقال لا اغدر بذمتی ولا اخون امانتی ولا اترک الوفاء الواجب علی فقصدہ ذلک الملک بعسکرہ فدخل السموأل بحصنہ وامتنع بہ فحاصرہ ذلک الملک وکان ولد السموأل خارج الحصن فظفر بہ ذلک الملک فاخذہ اسیرا ثم طاف حول الحصن وصاح بالسموأل فلما اشرف علیہ من اعلا الحصن قال لہ ان ولدک قد اسرتہ وھا ھو معی فان سلمت الی الدروع والسلاح التی لامری القیس عندک رحلت عنک وسلمت الیک ولدک فان امتنعت من ذلک ذبحت ولدک وانت تنظر فاختر ایھما شئت فقال لہ السموأل ما کنت لاخفر ذمامی وابطل وفائی فاصنع ماشئت فذبح ولدہ وھو ینظر ثم لما ان عجز عن الحصن رحل خائبا واحتسب السموال ذبح ولدہ وصبر محافظۃ علی وفائہ فلما جاء الموسم وحضرت ورثۃ امری القیس سلم الیھم الدروع والسلاح ورای حفظ ذمامہ ورعایۃ وفائہ احب الیہ من حیاۃ ولدہ وبقائہ وصارت الامثال بالوفاء تضرب بالسموأل واذا مدحوا اھل الوفاء فی الانام ذکروا السموأل من الاول -

---

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الْقَطِيْعِيَّةُ

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ عَاشَرْتُ[۱] بِقَطِيْعَةِ[۲] الرَّبِيْعِ. فِيْ اِبَّانِ[۳] الرَّبِيْعِ. فِتْيَةً[۴]. وُجُوْهُهُمْ. اَبْلَجُ[۵] مِنْ اَنْوَارِهٖ[۶]. وَاَخْلَاقُهُمْ اَبْهَجُ[۷] مِنْ اَزْهَارِهٖ[۸] وَاَلْفَاظُهُمْ اَرَقُّ[۹] مِنْ نَسِيْمِ[۱۰] اَسْحَارِهٖ[۱۱]. فَاجْتَلَيْتُ[۱۲] مِنْهُمْ مَا يُزْرِىْ[۱۳] عَلَى الرَّبِيْعِ[۱۴] الزَّاهِرِ[۱۵]. وَيُغْنِىْ[۱۶] عَنْ رَنَّاتِ[۱۷] الْمَزَاهِرِ[۱۸]. وَكُنَّا تَقَاسَمْنَا[۱۹] عَلٰى حِفْظِ الْوِدَادِ[۲۰]. وَخَطْرِ[۲۱] الْاِسْتِبْدَادِ. وَاَنْ لَّا يَتَفَرَّدَ[۲۲] اَحَدُنَا بِالْتِذَاذٍ. وَلَا يَسْتَاثِرَ[۲۳] وَلَوْ بِرَذَاذٍ -

---

الترجمۃ والمطالب

(یہ چوبیسویں مجلس جو قطیعیہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا موسم ربیع (بہار) میں چند نوجوانوں کے ساتھ محلہ قطیعۃ الربیع میں میں نے زندگی بسر کی جن کے چہرے بہار کی کلیوں سے زیادہ شگفتہ تھے۔ اوران کی عادتیں شگوفوں سے زیادہ بارونق اور روشن تھیں۔ اوران

کے الفاظ (گفتگو) بہار کی نسیم سحری سے زیادہ خوشگوار تھے اور میں نے ان میں وہ خوبیاں پائیں جو شگفتگی بہار کو شرماتی تھیں۔ اور باجے اور نغمہ وساز سے بے نیاز کرتی تھیں ہم نے آپس میں دوستی کی حفاظت کرنے اور اپنی رائے کے استقلال اور علیحدہ رائے ہونے کی مخالفت پر اور تنہا لذت حاصل کرنے پر اور تھوڑی سی چیز کو بھی صرف اپنے لئے پسند نہ کرنے پر قسم کھائی تھی۔

تشریح لغات

[1] عاشرت معاشرت مصدر از مفاعلہ بمعنی زندگی بسر کرنا وفی التنزیل وعاشروہن بالمعروف [2] بقطیعۃ الربیع یہ بغداد میں ایک مشہور محلہ کا نام ہے ربیع آزاد کردہ غلام اور خلیفہ منصور عباسی کا دربان تھا اور یہ محلہ اس کے نام سے مشہور ہے اور قطیعہ وہ زمین جو بادشاہ کی طرف سے جاگیر میں دیدی جایا کرتی تھی [3] ابان بالکسر بمعنی اول یقال ابان الشئی ای اولہ [4] فتیۃ یہ فتی کی جمع ہے یعنے نوجوان وفی التنزیل انہم فتیۃ آمنوا بربہم [5] وجوہم یہ وجہ کی جمع ہے یعنے چہرہ اور اس سے مراد صورتیں ہیں وفی التنزیل وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ [6] ابلج اسم تفضیل کا صیغہ یعنے زیادہ روشن از نصر یقال بلج الصبح جبکہ صبح چمکے اور روشن ہو [7] انوارہ یہ نور کی جمع ہے یعنے کلی یا سفید کلی اس کا واحد نورۃ ہے [8] ابہج اسم تفضیل کا صیغہ یہ بہجۃ سے ماخوذ ہے بمعنی حسین اور خوبصورت ہونا از کرم یقال بہج بہاجۃ وبہجانا جبکہ وہ خوب صورت ہو [9] ازھار یہ زہر کی جمع ہے بمعنی کلی وشگوفہ اور اس کا واحد زہرۃ ہے اور اس کی جمع ازہر وزہور بھی آتی ہے وجمع الجمع ازاہر اور زہیر ومنہ یقال زہرۃ الدنیا یعنی دنیا کی رونق اور خوبی [10] نسیم مصدر بمعنی نرم ہو اور وح وپسینہ والجمع نسائم [11] اسحار یہ سحر کی جمع ہے بمعنی صبح والسحر اختلاط ظلام آخر اللیل بضیاء النہار وجعل اسما لذلک الوقت وفی التنزیل وبالاسحار ہم یستغفرون [12] اجتلیت از افتعال اجتلاءً مصدر بمعنی دیکھنا [13] یزری ازراء مصدر از افعال کسی کام پر عتاب کرنا اور عیب لگانا وازری بالامر جبکہ وہ سستی کرے وازری بہ وازراہ جبکہ وہ عیب لگائے اور حق گھٹائے [14] الربیع موسم بہار والجمع اربعۃ وربائع واربعاء اور موسم بہار کی بارش اور موسم بہار کی پیداوار اور سبز چارہ [15] زاہر یہ اسم فاعل نسبت کے لئے ہے یعنے کثیر از ہر [16] یغنی اغناء مصدر از افعال یعنے بے پرواہ کرنا یقال اغنی الرجل جبکہ وہ مال دار کرے یقال اغنی عنہ یعنی کافی ہونا یقال اغنی عنہ کذا جبکہ دور کردے [17] رنات یہ رنۃ کی جمع ہے بمعنی ہلکی آواز سے گانا ومطلق آواز وکمان کی آواز از ضرب [18] المزاہر یہ مزہر کی جمع ہے یعنے ایک قسم کا باجہ (ای آلۃ الطرب والدف الکبیر) [19] تقاسمنا تقاسم مصدر از تفاعل اور یہ قسم سے ماخوذ ہے بمعنی آپس میں قسم کھانا [20] حفظ الوداد یہ مصدر مفعول کی طرف مضاف ہے الوداد مصدر بمعنی دوستی ومحبت کرنا [21] خطر مصدر بمعنی منع کرنا از نصر یقال خطر الشئی وخطر علیہ الشئی جبکہ وہ اس کو روک رکھے اور منع کرے [22] الاستبداد مصدر از استفعال یقال استبد بکذا ای انفرد بہ واستبد الامر بفلان ای غلب علیہ فلم یقدر بضبطہ [23] بالتذاذ مصدر از افتعال بمعنی لذت حاصل کرنا [24] برزاذ ای لشئی قلیل والرزاذ فی الاصل المطر الضعیف ۱۲۔

فَاجْتَمَعْنَا فِي يَوْمٍ سَمَاؤُهُ دَجْنَةٌ. وَنَمَا حُسْنُهُ. وَحَكَمَ بِالْاِصْطِبَاحِ مُزْنُهُ عَلٰى اَنْ نَلْتَهِيَ بِالْخُرُوْجِ. اِلٰى بَعْضِ الْمُرُوْجِ. لِنُسَرِّحَ النَّوَاظِرَ. فِي الرِّيَاضِ النَّوَاضِرِ. وَنُصْقِلَ الْخَوَاطِرَ. بِشَيْمِ الْمَوَاطِرِ. فَبَرَزْنَا وَنَحْنُ كَالشُّهُوْرِ عِدَّةً. وَكَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ مَوَدَّةً. اِلٰى حَدِيْقَةٍ اَخَذَتْ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ. وَتَنَوَّعَتْ اَزَاهِيْرُهَا وَتَلَوَّنَتْ. وَمَعَنَا الْكُمَيْتُ الشَّمُوْسُ. وَالسُّقَاةُ الشُّمُوْسُ.

الترجمة والمطالب

ایک دن جبکہ سیاہ بادل اُمڈ رہا تھا اور خوبصورتی اس کی زیادتی پر تھی اور بادل شراب پینے پر ابھار رہے تھے۔ ہم سب نے یہ اتفاق کیا کہ کسی سبزہ زار کی طرف کھیل کود میں مصروف ہونا چاہیئے تاکہ لہلہاتے ہوئے سبزے سے ہماری آنکھیں خوش ہوں اور برستا ہوا بادل کو دیکھ کر ہمارے دلوں کا زنگ دور ہو جائے یعنی طبیعتیں ہماری خوش ہو جائیں چنانچہ ہم بارہ آدمی جو جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح دوست تھے ایک باغ کی طرف نکلے جو زینت سے آراستہ تھا جس کے پھول اور کلیاں مختلف قسم کی اور رنگ برنگ کی تھیں۔ اور ہمارے ساتھ شراب تیز تھی۔ اور آفتاب کی طرح شراب پلانے والوں کے چہرے چمک رہے تھے۔

تشریح لغات

لہ اجمعنا اجماع مصدر از افعال بمعنی اتفاق کرنا اور مصمم ارادہ کرنا ۲ہ سما یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے اس کا مصدر سموٌ ہے بمعنی بلند ہونا از نصر ۳ہ وجنہ بمعنی ابر و بادل والدجن المطر الشدید والغیم لمطبق المظلم والجمع دجن ودجان ودجون وادجان ویقال دجن الیوم ای کان فیہ غیم ومطر ودجن اللیل ای اسود از نصر والمصدر دجن ودجونٌ ۴ہ نما یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے نمو مصدر از نصر بمعنی بڑھنا اور زیادہ ہونا اور بلند ہونا ۵ہ الاصطباح مصدر از افتعال بمعنی صبح کی شراب پینا ۶ہ مزنہ بمعنے سفید ابر یا مطلق ابر یا پانی سے بھرا ہوا بادل یا بادل کا ٹکڑا ۷ہ نلتھی التہاء مصدر از افتعال بمعنی آپس میں کھیلنا یقال التہی الرجل جبکہ وہ کھیلنے میں مشغول ہو ۸ہ المروج یہ مرج کی جمع ہے بمعنی سبزہ زار چراگاہ الارض الواسعۃ فیھا نبت کثیر تمرج وتوعی فیھا الدواب واصل المرج الخلط والمروج الاختلاط یقال مرج امرھم ای اختلط از سمع وفی التنزیل فھم فی امر مریج ومرج الشیٔ بالشیٔ مَرْجًا ای خلطہ از نصر وفی التنزیل مرج البحرین ۹ہ لنسرح تسریح مصدر از تفعیل بمعنی چھوڑنا بمعنی تفریح کرنا اور سیر کرنا ۱۰ہ النواظر یہ ناظر کی جمع ہے بمعنے آنکھ و آنکھ کی پتلی ۱۱ہ الریاض یہ روضۃ کی جمع ہے بمعنے باغ اور اس کی جمع روض اور روضات اور ریضان بھی آتی ہے ۱۲ہ النواضر یہ ناضرۃ کی جمع ہے اور یہ نضرۃ سے مشتق ہے بمعنے خوبصورتی وفی التنزیل نضرۃ النعیم ای رونقہ ولقاھم نضرۃ وسرورا یقال نضر الوجہ نضرۃً ونضورًا ونضرًا ونضارۃ ای حَسُنَ ونعم وکان جمیلًا از نصر وسمع وکرم وفی التنزیل وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ ۱۳ہ الخواطر یہ خاطر کی جمع ہے بمعنے امر یا تدبیر جو دل میں گذرے خیال اور کبھی دل اور نفس پر مجازًا اطلاق کیا جاتا ہے یقال وقع فی خاطری یعنی میرے دل میں واقع ہوا وفلان سریع الخاطر یعنی فلاں تیز طبیعت ہے۔ ۱۴ہ نشیم مصدر بمعنی دیکھنا یقال شام البرق شیمًا ای نظر الیہ این یتجہ واین یمطر از ضرب ۱۵ہ المواطر یہ ماطر کی جمع ہے بمعنے برسنے والا بادل ۱۶ہ تبرزنا ای خرجنا والبراز فی الاصل الفضاء وبَرز حصل فی براز وذلک اما ان یظھر بذاتہ وفی التنزیل وتری الارض بارزۃ واما ان ینکشف عند ما کان مستورا وفی التنزیل وبرزوا للہ الواحد القھار وبرزوا للہ جمیعا ۱۷ہ کالشھور یہ شہر کی جمع ہے بمعنی مہینہ اور اس کی جمع اشہر بھی آتی ہے اور اس کے معنی دانا اور نیا چاند کے بھی آتے ہیں ۱۸ہ عدۃ بمعنے تعداد وچند وگنتی وجماعت والجمع عدد ۱۹ہ کندمانی جذیمۃ ندیم کی جمع ندمان ہے اور یہ تشنیہ کی حالت میں ہے بمعنی مجلس شراب کا ساتھی ورفیق وساتھی اور اس کی جمع ندام اور نداء بھی آتی ہے اور اس کا واقعہ یہ ہے۔ کہ جذیمۃ الابرش بادشاہ کے دو مصاحب ایک مالک اور دوسرا عقیل تھا یہ چالیس سال تک اس کے ہم نشین رہے یہ دوستی کی موافقت اور اتفاق میں ضرب المثل عرب میں مشہور ہے۔ وقصتہ ان جذیمۃ التزم عمرو بن عدی ابن اختہ واحلہ محل ولدہ فاستھوتہ الجن فغاب عنہ فطلبہ فی الآفاق فلم یجدہ ولا وقع علی خبر ثم ان مالکًا وعقیلًا نزلا

منزلاً دهما متوجهان الی جذيمة فوجد اعمرو افضتماه اليهما واكرماه وقد مابه على خاله جذيمة فسّر به سروراً عظيماً- وقال لهما تمنيا نسألاه ان يكونا نديميه ماعاش وعاشا فنادماه اربعين سنة فضرب بهما المثل فی الوفاق ۲۰ حديقة بمعنی باغ والجمع حدائق وفی التنزيل حدائق ذات بهجة ۲۱ اخذت ای تكاملت فی حسنها ۲۲ زخرفها بمعنی زینت وآرائش وچیز کی خوبصورتی و بمعنے سونا والجمع زخارف ومنه زخرف الكلام جھوٹ سے آراستہ گفتگو وزخرف الارض زمین کے سبزی کے رنگ ۲۳ ازینت ای تزینت یقال اِزَّیَّنَ اِزِّیَانًا جبکہ وہ آراستہ ہو ۲۴ تنوعت تنوع مصدر از تفعل بمعنی مختلف ہونا ای اختلفت انواع ازهارها ۲۵ ازاهیر یہ جمع الجمع ازہار کی ہے بمعنے کلی وشگوفہ اور زہر کی جمع ازہار ۲۶ تلونت تلون مصدر از تفعل بمعنی رنگ برنگ ہونا ۲۷ الكميت من اسماء الخمر کیونکہ اس میں سیاہی اور سُرخی کی آمیزش ہوتی ہے ۲۸ الشموس بالفتح الخمر التی فیها الحدة والشموس من الایام دھوپ والا دن ۲۹ السقاة یہ ساقی کی جمع ہے بمعنے شراب پلانے والے اور اس کی جمع ساقون اور سقاء اور سُقّیٌ بھی آتی ہے ۳۰ الشموس بالضم یہ شمس کی جمع ہے۔ بمعنے آفتاب یعنی ان کے چہرے آفتاب کی طرح روشن تھے۔

وَالشَّادِی الَّذِیْ یُطْرِبُ السَّامِعَ وَیُلْهِیْهِ. وَیُقْرِیْ کُلَّ سَمْعٍ مَا یَشْتَهِیْهِ. فَلَمَّا اطْمَاَنَّ بِنَا الْجُلُوْسُ. وَدَارَتْ عَلَیْنَا الْکُؤُوْسُ. وَغَلَ عَلَیْنَا ذُوْ طِمْرٍ. عَلَیْهِ طِمْرٌ. فَتَجَهَّمْنَا تَجَهُّمَ الْغِیْدِ الشَّیْبَ. وَوَجَدْنَا صَفْوَیَوْمِنَا قَدْ شِیْبَ. اِلَّا اَنَّهٗ سَلَّمَ تَسْلِیْمَ اُولِی الْفَهْمِ. وَجَلَسَ یَفُضُّ لَطَائِمَ النَّثْرِ وَالنَّظْمِ. وَنَحْنُ نَزْدَرِیْ مِنْ اِنْبِسَاطِهٖ. وَنَنْبَرِیْ لِطَیِّ بِسَاطِهٖ. اِلٰی اَنْ غَنّٰی شَادِیْنَا الْمُغْرِبُ. وَمُغَرِّدُنَا الْمُطْرِبُ ؎

اَلَامَ سُعَادُ لَا تَصِلِیْنَ حَبْلِیْ وَلَا تَاْوِیْنَ لِیْ مِمَّا اُلَاقِیْ

صَبَرْتُ عَلَیْكِ حَتّٰی عِیْلَ صَبْرِیْ وَکَادَتْ تَبْلُغُ الرُّوْحُ التَّرَاقِیْ

الترجمہ والمطالب اور ایسے گویئے کو ساتھ لئے ہوئے جو سننے والے کو مست کر دے (تڑپا دے) اور اس کو کھیل میں ڈال دے، اور ہر سننے والے کی حسب منشا وخواہش مہمانی کر سکے پس جب باطمینان تمام بیٹھ گئے اور ہم پر شراب پلانے والے کے پیالے گھومے تو یکا یک ایک بے باک انسان پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے گھس آیا پس ہمیں اس کا آنا سخت ناگوار ہوا جیسے خوبصورت عورت کو بوڑھے کا آنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور ہم نے خیال کیا کہ آج کا عیش مکدر (خراب) ہو گیا مگر وہ عقلمندوں کے طریقے سلام کر کے بیٹھ گیا۔ اور وہ مشک کو توڑنے لگا۔ یعنی لطائف نثر ونظم کو کھول کر بیان کرنے لگا۔ اور ہم اس کے پھیلنے دیا اس کی گستاخی) سے سخت کبیدہ خاطر ہو رہے تھے اور اس کے لباط کلام (اس کے بچھونے کے لپیٹنے کو) یعنی اس سے کنارا کشی کے لئے ہم بالکل تیار بیٹھے تھے کہ اتنے میں گانے والے گویئے نے گایا جو عجیب ہی گانے والا تھا، اور ہمارا گویا ایسا تھا جو مست کرنے والا تھا ؎ اے سعاد تو کب تک پیمان وصال پورا نہ کرے گی (تو رسی کو نہیں ملائے گی) اور تو میرے فراق کی مصیبتوں کے جھیلنے پر رحم نہ کھائے گی۔ میں نے تیری جدائی پر بار بار صبر کیا لیکن اب پیمانۂ صبر مغلوب ہو گیا ہے۔ اور اب روح ہنسلی میں اٹکنے والی ہے۔

تشریح لغات

۱ الشادی بمعنی گانے والا یہ شدا یشدو الرجل شدواً سے ماخوذ ہے جبکہ وہ گا کر شعر پڑھے وشدی الابل جبکہ وہ حدی گا کر ہانکے وشدی الشعر جبکہ گائے اور سر نکالے وشدا من العلم جبکہ وہ کچھ حاصل کرے اور یہ صفت کا صیغہ ہے والجمع شداۃ وشادون از نصر ۲ یقری ای یضیف ویہدی ویعطی از ضرب یقال قری الضیف قریٰ وقراءً جبکہ وہ مہمان کی میزبانی کرے ۳ الکؤس یہ کاس کی جمع ہے بمعنے پیالہ اور یہ مؤنث ہے اور اس کی جمع اکوس اور کاسات اور کئاس بھی آتی ہے ۴ وغل ای دخل علینا فشرب معنا من غیر ان یدعیٰ یقال وغل علی القوم دغولاً ای دخل علینا الخ ووغل فی الشئی ای دخل فیہ و تواریٰ بلیب الشکل من ضرب ۵ ذمر بکسر الذال شجاع والجمع اذمار ۶ طمر بکسر الطاء المہملۃ ای الثوب البالی والجمع اطمار ۷ فتجہمناہ تجہم مصدر از تفعل بمعنی برا اور مکروہ سمجھنا یقال جہم جہامۃ وجہومۃ ای صار عابس الوجہ از کرم ۸ الغید یہ غیداء کی جمع ہے خوبصورت چہرے اور نرم گردن کی عورت کو کہتے ہیں ۹ الشیب یہ اشیب کی جمع ہے سفید سر والا بوڑھا مرد وفی التنزیل یوما یجعل الولدان شیبا الخ ۱۰ شیب یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے اس کا مصدر شوب اور شیاب ہے بمعنی خلط کرنا اور ملانا از نصر ۱۱ یفض فضٌ مصدر بمعنی توڑنا الفضّ کسر الشئی والتفریق بین الابعاض وفی التنزیل واذا رأو تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا از نصر ۱۲ لطائم یہ لطیمۃ کی جمع ہے بمعنے اوعیۃ الطیب وہی المسک ونافجۃ المسک وسوق العطار ووعاء العطر اور یہاں مجازاً اس سے عمدہ کلام مراد ہے واعلم انہم وضعوا للاوعیۃ المختلفۃ اسماء فالقمطر وعاء الکتب والعقیبۃ وعاء الثیاب والمزود وعاء زاد المسافر والخرج وعاء الآت المسافر والکنیف وعاء ادوات الصانع والصفن وعاء زاد الراعی وما یحتاج الیہ والقشوۃ وعاء الالات النفساء والعتیدۃ وعاء الطیب والجونۃ للعطار والصوان للبزاز فقہ اللغۃ ۱۳ تنزوی انزواء مصدر از انفعال بمعنی مکروہ سمجھنا ای تنقبض یقال زوی الشئی زویاً وزیاً ای نحاہ ومنعہ قبضہ وجمعہ از ضرب ۱۴ تنبری انبراء مصدر از انفعال بمعنی پیش آنا یقال انبری لہ جبکہ وہ پیش آئے ۱۵ بطی بساطہ یہ کنایہ ترک تعلق سے ہے ۱۶ المغرب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال اغراب مصدر بمعنی عجیب چیز لانا اور نوادرات بیان کرنا یقال اغرب فلان اذا جاء بشئی عجیب ۱۷ مغرد مغرد اور شادی دونوں کے معنے ایک ہیں یعنی گانے والا یقال غرد غرداً وغرّد تغریداً ای صوتہ فی غنائہ واطرب از سمع ۱۸ المطرب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی مست کرنے والا ای الآتی بالطرب وہو الاہتزاز بالسرور ۱۹ الام اصلہ الیٰ ما الیٰ حرف الجار وما الاستفہامیۃ فحذفت الفا تخفیفاً لقولہ تعالیٰ عم یتساءلون ۲۰ سعاد اے سعاد علی حذف حرف النداء ۲۱ لا تصلین وصل یصل از ضرب وصلٌ وصلۃ مصدر بمعنی ملانا وتعلق رکھنا ۲۲ حبلی حبل بسکون الباء بمعنی رسی وباندھنے کی چیز والجمع حبال وحبول واحبال وملاپ وعہد وذمہ اور بفتح الباء یہ مصدر ہے بمعنے انگور کی بیل یا اس کی شاخیں اس کا واحد حبلۃ ہے والجمع احبال ۲۳ لا تاوی ازاری یاوی اویۃ وایۃ وماویۃ وماواۃ از ضرب یقال اوی لہ جبکہ وہ رحم کھائے اور نرم دل ہو اور ترس کھائے ۲۴ مالاقی ملاقاۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی ملنا ای من شدائد الفراق ۲۵ عیل ای غلب وقد یقال عال عیل صبرہ ای غلب وفرغ صبرہ از نصر ۲۶ التراقی یہ ترقوۃ کی جمع ہے ای العظم الذی فی اعلی الصدر بین ثغرۃ النحر والعاتق۔ یعنی ہنسلی کی ہڈی۔

وَهَا اَنَا قَدْ عَزَمْتُ عَلَى انْتِصَافٍ ۔۔۔ اُسَاقِیْ فِیْهِ خِلِّیْ مَا یُسَاقِیْ

فَاِنْ وَصَلًا اَلَذُّ بِهٖ فَوَصْلٌ ۔۔۔ وَاِنْ صَرْمًا فَصَرْمٌ كَالطَّلَاقِ

قَالَ فَاسْتَفْهَمْنَا الْعَابِثَ بِالْمَثَانِیْ. لِمَ نَصَبَ الْوَصْلَ الْاَوَّلَ وَرَفَعَ الثَّانِیْ. فَاَقْسَمَ بِتُرْبَةِ اَبَوَيْهِ

لَقَدْ نَطَقَ بِمَا اخْتَارَهُ سِيبَوَيْهِ . فَتَشَعَّبَتْ حِينَئِذٍ آرَاءُ الْجَمْعِ . فِي تَجْوِيزِ النَّصْبِ وَالرَّفْعِ . فَقَالَتْ فِرْقَةٌ رَفْعُهُمَا هُوَ الصَّوَابُ . وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يَجُوزُ فِيهِمَا إِلَّا الْإِنْتِصَابُ . وَاسْتَبْهَمَ عَلَى آخَرِينَ الْجَوَابُ وَاسْتَعَرَ بَيْنَهُمُ الْإِصْطِخَابُ . وَذٰلِكَ الْوَاغِلُ يُبْدِي ابْتِسَامَ ذِي مَعْرِفَةٍ . وَإِنْ لَمْ يَفُهْ بِبِنْتِ شَفَةٍ .

الترجمة والمطالب

اور تو خبردار ہو تحقیق کہ میں انصاف چاہنے (یا بدلہ لینے) کا پختہ ارادہ کر چکا ہوں۔ اور میں اپنے دوست کو وہی چیز پلانا چاہتا ہوں جو کچھ وہ مجھے پلاتا ہے، پس اگر میں اس کے وصل سے لذت اندوز ہو سکا تو بہت ہی اچھی بات ہے اور اگر جدائی ہے تو طلاق رجعی جیسی جدائی ہے حارث بن ہمام کہتا ہے پس ہم نے دو تاروں سے گانے والے (یعنی گویا) سے دریافت کیا کہ تو نے وصل پہلے کو کیوں زبر دیا اور دوسرے وصل کو کیوں پیش سے پڑھا، پس اُس نے اپنے ماں باپ کی قبر کی قسم کھا کر کہا کہ میں نے وہ طرز اختیار کیا ہے جس کو سیبویہ نے پسند کیا ہے، پس رفع اور نصب کے جواز میں مجمع کی رائے مختلف ہو گئیں، چنانچہ ایک گروہ نے یہ کہا کہ دونوں کو مرفوع پڑھنا حق ہے۔ اور دوسری جماعت نے یہ کہا کہ دونوں جگہ سوائے نصب کے اور کچھ درست نہیں اور کچھ لوگوں کی (ناخواندہ آدمیوں) کی سمجھ میں کچھ جواب نہ آیا غرض مجمع میں شور و شغب شروع ہو گیا۔ اور یہ بلا کھٹکے چلے آنے والے خاموش بیٹھے پہچان کر یعنی واقفیت سے آگاہ ہو کر مسکرا رہے تھے۔

تشریح لغات

لہ انتصاف مصدر از افتعال بمعنی انصاف چاہنا وحق لینا و بدلہ لینا ۲ہ اساقی مصدر مساقاۃ از مفاعلہ بمعنی ایک دوسرے کو پلانا یقال ساقاہ جبکہ وہ ایک دوسرے کو پلانے ۳ہ خلی بکسر الخاء المعجمۃ وضمہا بمعنے دوست اور مؤنث خلۃ اور خلۃ والجمع اخلائ ۴ہ وصلا مصدر از ضرب بمعنے جوڑنا و تعلق رکھنا یقال وصل فلانًا جبکہ وہ تعلق رکھے و مہربانی کرنا و نرمی برتنا ۵ہ صرما مصدر بمعنی قطع کرنا و کاٹنا و چھوڑنا از ضرب یقال صَرَمَ الشئی جبکہ وہ کاٹے و صرم فلانًا جبکہ وہ چھوڑے وفی التنزیل فاصبحت کالصریم ای کالاشجار الصریمۃ وھذا القول نظیر قولھم الناس مجزیون باعمالھم ان خیرًا فخیرًا وان شرًا فشرٌ ویجوز فی مثلھا اربعۃ اوجہ نصب الاول ورفع الثانی وھو اقواھا وھذا الذی ھو المختار عند سیبویہ نحو ان خیرا فخیر ای ان کان عملہ خیرًا فجزاءہ خیر وقد حذفت فی ھذا الوجہ کان واسمھا لدلالۃ حرف الشرط وھو ان علی تقدیرھما وحذفت ایضا المبتداء بدلالۃ الفاء التی ھی جواب الشرط علیہ لانہ کثیرا ما یقع بعدھا والوجہ الثانی نصبھما نحو ان خیرًا فخیرًا معنی ان کان عملہ خیرا فکان جزاؤہ خیرًا فحذفت من الشرط کان واسمھا لما مرّ ومن الجزاء ایضا والانسب ان یقال تقدیرہ ان کان عملہ خیرا فھو یجزی خیرًا فتنصب الثانی انتصاب المفعول بہ والثالث رفعھما نحو ان خیرٌ فخیر ان کان فی عملہ خیرٌ فجزاؤہ خیرٌ فیرتفع خیر الاول علی انہ اسم کان ویرتفع خیر الثانی علی ما تبین فی شرح الوجہ الاول وقد یجوزان یرتفع خیر الاول علی انہ فاعل کان ویجعل المقدر ھھنا ھی التامۃ التی تاتی بمعنی حدث ووقع فلا تحتاج الی خبر کقولہ تعالٰی وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ ویکون التقدیر فی المسئلۃ ان کان خیرٌ ای ان حدث خیرٌ فجزاؤہ خیرٌ والوجہ الرابع عکس الاول نحو ان خیرٌ فخیرًا ای ان کان فی عملہ خیر فکان جزاءہ خیرا فرفعت الاول علی ما تقدم شرحہ فی الوجہ الثالث وتنصب الثانی علی ما بین ذکرہ فی الوجہ الثانی ویکون التقدیر ان کان فی عملہ خیر فھو یجزی خیرًا وقوۃ ھذہ الوجوہ وضعفھا بحسب قلۃ

الحذف وکثرته وقس علٰی ذٰلک البیت المذکور ومن ھذا القبیل قولھم المرء مقتول بما قتل بہ ان سیفاً فسیف وان خنجراً فخنجرٌ واللہ اعلم وعلمہ اتم ۷ العابث ای اللاعب بھا والمحرک لھا از سمع یقال عَبِثَ عَبَثاً جبکہ وہ کھیل کود کرے اور مذاق کرے اور یہ صفت کا صیغہ ہے ۸ المثانی یہ مثنٰی کی جمع ہے بمعنی بربط باجہ کے پہلے تار کے بعد والا تار ۸ بتربۃ الویہ یرید عظامھا التی تصیر تراباً فی القبر ۹ سیبویہ ان کا نام عمرو بن عثمان بن قنبر ہے اور یہ فارسی النسل تھے اور امام النحو تھے اور ان کی کنیت ابوالبشر تھی خوشبو کی وجہ سے ان کو سیبویہ کہتے تھے سیب یہ مشہور میوہ ہے اور ویہ یہ خوشبو کو کہتے ہیں اور یہ بنی حارث بن کعب کے آزاد کردہ غلام تھے یہ حدیث سیکھنے حماد بن مسلم کے پاس گئے۔ اور پھر خلیل ابن احمد کے پاس گئے جو نحو کے امام تھے۔ ۱۰ فتشعبت تشعب مصدر از تفعل بمعنے متفرق ہونا اور مختلف ہونا ۱۱ استبہم استبہام مصدر از استفعال بمعنے مبہم ہونا اور مشتبہ ہونا اور مخفی ہونا اور دشوار ہونا ۱۲ استعرای التہب واشتعل از افتعال یقال استعر الشرُّ جبکہ برائی پھیلے اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے یقال سعر النار جبکہ وہ آگ کو بھڑکائے وسعر القوم شراً جبکہ وہ ساری قوم میں برائی پھیلائے ۱۳ الاصطخاب مصدر افتعال سے بمعنے شور و شغب اور آوازوں کا مختلط ہونا یقال صخب صخباً ای صات شدیداً از سمع ۱۴ الواغل اسم فاعل کا صیغہ ای الداخل من غیر دعوۃ یعنی طفیلی اور ناخواندہ مہمان از ضرب یقال وغل یغل وغلاً ووغولاً ووغلانا علی القوم جبکہ بغیر بلائے ہوئے شراب کی مجلس میں آکر بیٹھے ۱۵ ان لم یفہ یہ فاہ یفوہ از نصر بمعنے تکلم کرنا و بولنا ۱۶ ببنت شفۃ ای بکلمۃ وکلام یعنی بات یقال للکلمۃ بنت شفۃ لانھا تبدو وتظھر علی الشفۃ وتصدر منھا۔ اور شفۃ کے معنی اصلی ہونٹ کے آتے ہیں والجمع شفاہ وشفہات اور تصغیر میں شفیھۃٌ استعمال کرتے ہیں۔

حَتّٰی إِذَا سَکَنَتِ الزَّمَاجِرُ۔ وَصَمَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ۔ قَالَ یَا قَوْمِ أَنَا أُنَبِّئُکُمْ بِتَأْوِیْلِهٖ۔ وَأُمَیِّزُ صَحِیْحَ الْقَوْلِ مِنْ عَلِیْلِهٖ۔ إِنَّهٗ لَیَجُوْزُ رَفْعُ الْوَصْلَیْنِ وَنَصْبُهُمَا۔ وَالْمُغَایَرَةُ فِی الْإِعْرَابِ بَیْنَهُمَا وَذٰلِکَ بِحَسَبِ اخْتِلَافِ الْإِضْمَارِ۔ وَتَقْدِیْرِ الْمَحْذُوْفِ فِیْ هٰذَا الْمِضْمَارِ۔ قَالَ فَفَرَطَ مِنَ الْجَمَاعَةِ إِفْرَاطٌ فِیْ مُمَارَاتِهٖ وَانْخِرَاطٌ إِلٰی مُبَارَاتِهٖ۔ فَقَالَ أَمَا إِذْ دَعَوْتُمْ نَزَالِ۔ وَتَکَتَّبْتُمْ لِلنِّضَالِ۔ فَمَا کَلِمَةٌ هِیَ إِنْ شِئْتُمْ حَرْفٌ مَحْبُوْبٌ۔ أَوِ اسْمٌ لِمَا فِیْهِ حَرْفٌ حَلُوْبٌ۔ وَأَیُّ اسْمٍ یَتَرَدَّدُ بَیْنَ فَرْدٍ حَازِمٍ۔ وَجَمْعٍ مُلَازِمٍ۔ وَأَیَّةُ هَاءٍ إِذَا الْتَحَقَتْ أَمَاطَتِ الثِّقَلَ۔ وَأَطْلَقَتِ الْمُعْتَقَلَ۔ وَأَیْنَ تَدْخُلُ السِّیْنُ فَتَعْزِلُ الْعَامِلَ۔ مِنْ غَیْرِ أَنْ تُجَامِلَ۔ وَمَا مَنْصُوْبٌ أَبَدًا عَلَی الظَّرْفِ لَا یَخْفِضُهٗ سِوٰی حَرْفٍ۔

الترجمۃ والمطالب یہاں تک کہ جب آوازیں ٹھہریں اور رکیں بند ہوئیں، اور مغلوب اور غالب سب چپ ہو گئے تو اس نے کہا کہ میں آپ کو اس کے معنے شرح کے ساتھ سمجھاتا ہوں اور صحیح قول کو ضعیف قول سے جدا کر کے میں دکھلاتا ہوں سنئے نہ صرف یہ کہ دونوں کو مرفوع اور منصوب پڑھنا جائز ہے بلکہ دونوں کو الگ الگ اعراب سے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اس کا دار و مدار ضمیر کے اختلاف پر ہے اور اس بات پر کہ کلام کے اس میدان میں کیا محذوف مانا گیا ہے راوی کہتا ہے پس یہ سنتے ہی جماعت اس سے خوب لڑنے لگی اور اس سے معارضہ کے لئے تیار ہو گئی پس شیخ نے کہا تم نے مجھے نزال کہہ کر پکارا یا بلایا اور تم آپس میں لڑنے کے لئے تیار ہو گئے تم وہ کلمہ بتاؤ جو کبھی صرف دوست رکھا گیا ہو اور اس چیز کا نام جس کے افراد میں دودھ دینے والی اونٹنی بھی شامل ہے اور کون سا ایسا اسم ہے جو مفرد حازم ہو (یعنی بے نظیر پختہ کار پھرتے والا نہ ہو اور جمع ملازم بھی ہو یعنی ایسی جمع ہو جو غیر منصرف ہو) اور ایسی کون سی ہا ہے جب مل جائے تو

وہ گرانی اور بوجھ کو دور کرے اور وہ بندھے ہوئے اونٹ کو چھوڑ دے اور سین کس جگہ داخل ہوتا ہے جو عامل کو بغیر حسن سلوک کے بیکار کر دیتا ہے۔ اور کون سا منصوب ہے جو ہمیشہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب رہے ہے اور جس کو سوائے ایک حرف جر کے اور کوئی عامل جر نہیں دیتا یعنی مجرور نہیں کرتا۔

تشریح لغات

لہ الزاجر یہ زجرۃ کی جمع ہے بمعنے آواز وہی فی الاصل صوت الاسر لہ صمت از نصر یقال صمت صمتا وصموتا و صماتا جبکہ وہ خاموش رہے سلہ المزجور اسم مفعول کا صیغہ از نصر یقال زجرہ زجرًا عن کذا جبکہ وہ روکے اور منع کرے وڈانٹے اور چلا کر دھتکارے مزجور سے مراد مغلوب ہے اور زاجر سے مراد غالب ہے سلہ المغایرۃ مصدر از مفاعلہ جبکہ دو چیزیں الگ ہوں اور اُن میں پوری مخالفت ہو ۵ه الاعراب مصدر از افعال اعراب کے معنے لغت میں ظاہر کرنے کے ہیں اور اس سے یہاں مراد وہ حروف یا حرکات ہیں جن کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے لہ المضمار الموضع الذی یختبر فیہ جری الخیل یعنی گھوڑ دوڑ کا میدان اور یہاں اس سے مراد کلام ہے ئہ فغرطا ای سبق از نصر یقال فرط فرطًا جبکہ وہ آگے بڑھے اور مقدم ہو ۵ه افراط مصدر از افعال بمعنی زیادتی کرنا اور حد سے بڑھنا ۹ه مماراۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے جھگڑا کرنا یقال ماری مراءً ومماراۃً جبکہ وہ جھگڑا کرے نلہ انخراط مصدر از انفعال بمعنی جلدی کرنا یقال انخرط فی المکان ای دخل مسرعًا وانخرط من المکان ای خرج وانخرط فی الامرای رکب رأسہ جہلًا واما المجرد فیقال خرط الجواہر ای جمعہا فی الخریطۃ وخرط الورق ای قشرہ عن الشجرۃ اجتذابًا بکفہ وخرط الشجرۃ ای انتزع ورقہا اجتذابًا وخرط الرجل فی الامرای ادخلہ باب الکل من نصر وضرب لله مباراۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی معارضہ کرنا ومجادلہ کرنا ۱۲ه نزال یہ اسم فعل ہے انزل کے معنے میں ای انزل للحرب ۱۳ه تلبیتم تلبب مصدر از تفعل بمعنے جمع الثوب علی اللبۃ اور یہاں اس سے مراد آمادہ اور تیار ہونا ۱۴ه للنضال مصدر از مفاعلہ بمعنی تیر اندازی میں مقابلہ کرنا یقال ناضل مناضلۃ ونضالًا ونیضالًا جبکہ وہ تیر اندازی میں مقابلہ کرے ۱۵ه فما کلمۃ اس میں ما استفہامیہ ہے اور کلمۃ سے مراد نعم ہے اذا اردت بہا تصدیق الاخبار او العدۃ عند السوال فہی حرف وان عنیت بہا الابل فہی اسمٌ والنعم یذکر ویونث وہی یطلق علی الابل وعلی کل ماشیۃ فیہا ابل وفی الابل الحرف وہی الناقۃ الضامرۃ سمیت حرفًا تشبیہًا لہا بحرف السیف وقیل انہا الضخمۃ تشبیہا لہا بحرف الجبل ۱۶ه حلوب یہ حالب کے معنی میں یعنی دودھ دوہنے والا اور یہ یہاں صاحب حلب کے معنی میں یقال الحلوب والحلوبۃ من الابل او الغنم دودھ دینے والی اونٹنی یا بکری دوہی ہوئی والجمع حلبٌ وحلائب ۱۷ه تیرددتردد مصدر از تفعل یہ رد سے ماخوذ بمعنے رد کرنا جب اس کے بعد بین آتا ہے تو اس کے معنے مشتبہ کے آتے ہیں یقال تردد وید بین الحمار والانسان ای اشتباہ اور اس کے بعد جب الی آتا ہے تو اس کے معنے آنے جانے کے ہوتے ہیں ۱۸ه فرد بمعنے بے نظیر و بے مثال والجمع افرادٌ وفرادی اور جب اس کے معنے ایک اور طاق کے آتے ہیں تو اس کی جمع فرادٌ وافرادٌ آتی ہے لله حازم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے حزم اور حزامۃ مصدر بمعنے ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لینا اور اس سے مراد پختہ کار ہے فرد حازم وھو سراویل وقال بعضہم ھو واحد وجمعہ سراویلات فہو علی ہذا القول فرد وقد کنی عن ضمہ الحصر فانہ حازمٌ وقال آخرون انہ جمع وواحدہ سروال مثل شمالیل وشملال وسرابیل وسربال فہو علی ہو القول جمع ومعنی قولنا ملازم ای لا ینصرف وانما لم ینصرف ہذا النوع من الجمع وھو کل جمع ثالثہ الف وبعدہا حرف مشددۃ او حرفان او ثلثۃ احرف اوسطہا ساکنۃ لثقلہ وتفردہ دون غیرہ من الجموع بان لا نظیر لہ فی الاسماء والاحاد وقد کنی فی ہذہ الاحجیۃ عما لا ینصرف بالملازم ۲۰ه دایۃ ہاء ھاءات وھی الہاء اللاحقۃ بالجمع المتقدم ذکرہ کقولک صیارفۃ وصیاقلۃ فینصرف ہذا الجمع عند التحاق الہاء لانہا قد اصارتہ الی امثال الآحاد نحو رفاہیۃ وکراہیۃ نخفت بہذا السبب وصرف لہذہ

العلة وقد کنی فی هذه الاحجیة عما لاینصرف بالمعتقل کما کنی فی التی قبلها الاینصرف بالملازم [۲۱] اماطت اماطة مصدر از افعال بمعنی دور کرنا [۲۲] الثقل بالکسر مصدر بمعنے بوجھ از کرم یقال ثَقُلَ ثِقلاً وثِقَالةً جبکہ وہ بھاری ہو ومنہ الثقلین یعنی انسان اور جنات [۲۳] اطلقت اطلاق مصدر از افعال بمعنے چھوڑنا [۲۴] المعتقل اسم مفعول کا صیغہ اعتقال مصدر از انفعال اور یہ عقال سے ماخوذ وہ رسی جس سے اونٹ کے زانو کو باندھا جائے واعتقل البعیر جبکہ اونٹ کی ٹانگ ران ملا کر باندھے [۲۵] واین تدخل الخ وھی السین التی اذا دخلت علی الفعل المستقبل وفصلت بینہ و بین ان بفتح الھمزۃ فیر تفع حینئذ الفعل و ینتقل ان عن کونھا ناصبة للفعل الی ان تصیر المخففة من المثقلة کقولہ تعالیٰ علم ان سیکون منکم مرضی تقدیرہ علم انه سیکون [۲۶] تجامل مجاملة مصدر از مفاعلہ بمعنی اچھا سلوک کرنا [۲۷] وما منصوب الخ وھو لفظ عند اذ لایجرّہ غیر من خاصة واما قول العامة ذھبت الی عندہ فانہ لحنٌ۔

وَاَیُّ مُضَافٍ اَخَلَّ مِنْ عُرَى الْاِضَافَةِ بِعُرْوَةٍ۔ وَاخْتَلَفَ حُكْمُهٗ بَيْنَ مَسَاءٍ وَغُدْوَةٍ۔ وَمَا الْعَامِلُ الَّذِيْ يَتَّصِلُ اٰخِرُهٗ بِاَوَّلِهٖ۔ وَيَعْمَلُ مَعْكُوْسُهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ۔ وَاَيُّ عَامِلٍ نَائِبُهٗ اَرْحَبُ مِنْهُ وَكْرًا۔ وَاَعْظَمُ مَكْرًا۔ وَاَكْثَرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرًا۔ وَفِيْ اَيِّ مَوْطِنٍ تَلْبَسُ الذُّكْرَانُ۔ بَرَاقِعَ النِّسْوَانِ۔ وَتَبْرُزُ رَبَّاتُ الْحِجَالِ۔ بِعَمَائِمِ الرِّجَالِ۔ وَاَيْنَ يَجِبُ حِفْظُ الْمَرَاتِبِ۔ عَلَى الْمَضْرُوْبِ وَالضَّارِبِ۔ وَمَا اسْمٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِاسْتِضَافَةِ كَلِمَتَيْنِ اَوِ الْاِقْتِصَارِ مِنْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ۔ وَفِيْ وَضْعِهِ الْاَوَّلِ الْتِزَامٌ۔ وَفِي الثَّانِيْ اِلْزَامٌ۔ وَمَا وَصْفٌ اِذَا اُرْدِفَ بِالنُّوْنِ۔ نَقَصَ صَاحِبُهٗ فِي الْعُيُوْنِ۔ وَقُوِّمَ بِالدُّوْنِ۔ وَخَرَجَ مِنَ الزَّبُوْنِ۔ وَتَعَرَّضَ لِلْهُوْنِ۔ فَهٰذِهٖ ثِنْتَا عَشْرَةَ مَسْئَلَةً وَفْقَ عَدَدِكُمْ۔ وَزِنَةَ لَدَدِكُمْ۔

الترجمة والمطالب

اور ایسا کون سا مضاف ہے جو اسباب اضافت میں صرف ایک ہی سبب کا محتاج ہے اور اس کا حکم مساء (شام) اور غدوہ (صبح) میں بدل جاتا ہے اور کون سا ایسا عامل ہے جس کا آخر اول سے متصل ہے اور اس کا الٹا وہی عمل کرتا ہے جیسے وہ خود اور ایسا کون سا عامل ہے جس کے نائب کا گھونسلہ اس سے زیادہ وسیع ہو اور وہ دھوکے میں بڑھا چڑھا ہوا ور خدا تعالیٰ کے ذکر میں بھی زیادہ مشغول رہتا ہو اور کہاں پہ مرد عورتوں کے برقعوں میں ملبوس نظر آتے ہیں اور چھپر کھٹ والی (پردہ نشین) عورتیں مردوں کی پگڑیاں زیب سر کئے ہوئے پھرتی ہیں۔ اور بھلا کس موقعہ پر مفعول اور فاعل کے مراتب کی نگہداشت ضروری ہے اور کون سا اسم ہے جو بغیر دو کلموں کی طرف بڑھانے یا دو حرفوں پر اقتصار (یعنی کم کر کے کے) سمجھ میں نہیں آتا ہے اور جس کے وضع اول میں لازم پکڑنا اور دوسرے میں لازم کرنا ہو اور وہ کونسا وصف ہے جس کے آخر میں اگر نون لگا دیا جائے تو اس کا صاحب آنکھوں سے گر جائے اور قیمت کے اعتبار سے وہ کم ہو جائے اور وہ احمقوں کی جنس سے ہو جائے اور ذلت سے پیش آئے۔ یہ بارہ مسئلہ ہیں تمہاری گنتی کے مطابق اور تمہارے جھگڑ ونکے وزن کے مطابق۔

تشریح لغات

[۱] وای مضاف وھو کلمة لدن من الاسماء اللازمة للاضافة وکل ما یاتی بعدھا مجرور بھا الا غدوۃ فان العرب نصبتھا بلدن لکثرۃ استعمالھم ایاھا فی الکلام ثم تنونھا لیتبیّن بذلک انھا منصوبةٌ لانھا من نوع المجرورات التی لاتنصرف وعند بعض النحویین کنا لدن بمعنی عند والصحیح ان بینھما فوقاً

لطیفاً وھوان عند یشتمل معناھا علی ماھو فی ملکتک ومکنتک مما دونا منک اولجد عنک ویختص معناھا بما حضرک و قرب منک ۱؎ اخل اسم تفضیل کا صیغہ اخلال مصدر بمعنی خلل ڈالنا دنا قص ہونا ۲؎ عری یہ عروۃ کی جمع ہے بمعنے جائے قبضہ والعروۃ من الابریق ونحوہ یعنی چھاگل ولوٹے کا دستہ اور یہاں اس سے مراد اسباب اور تعلقات ہیں ۳؎ غدوۃ صبح فجر اور طلوع آفتاب کا درمیان دن کا ابتدائی حصہ والجمع غدی وغدہ ۴؎ وما العامل الخ وھو یا ومکو سھا اے وکلتا ھما حرف النداء وعملھما واحد وان کانت یا اکثر فی الکلام واجول فی الاستعمال وقد اختار بعضھم ان ینادی بای القریب فقط کالھمزۃ ۵؎ ارحب یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے رحب المکان سے ماخوذ ہے بمعنے اتسع از سمع وکرم والمصدر رحبٌ ورحابۃٌ ۶؎ وکرا گھونسلہ وھو فی الاصل عش الطائر والجمع اوکرٌ واوکارٌ ووکورٌ ۷؎ واعظم مکرا وھی باء القسم وھی اصل حروف القسم بدلالۃ استعمالھا مع ظھور فعل القسم کقولک اقسم باللہ ولدخولھا ایضاً علی المضمر کقولک بک لا فعلن ثم قد ابدلت الواو منھا فی القسم لانھما جمیعا من حروف الشفۃ ولان الواو تفید الجمع والباء تفید الالصاق والمعنیان متقاربان ثم صارت الواو التی ھی بدل من الباء ادور فی الکلام واعلق بالاقسام فلھذا الغز بانھا اکثر للہ تعالیٰ ذکرا ثم ان الواو اکثر موطناً من الباء لان الباء لا تدخل الا علی الاسم ولا تعمل غیر الجر والواو قد تدخل علی الاسم والفعل والحرف وتجرُّ تارۃً بالقسم وتارۃ باضمار رُبَّ وتنتظم ایضاً مع نواصب الفعل نحو لا تاکل السمک وتشرب اللبن وادوات العطف فلھٰذا وصفھا برحب الوکر وعظم المکر ۸؎ موطن وطن ومیدان جنگ والجمع مواطن ۹؎ الذکران یہ ذکر کی جمع بمعنے نر وآدمی وپھل نہ دینے والا کھجور کا درخت والجمع ذکورٌ وذکورۃ وذکارٌ وذکارۃ وذکرۃ ایضاً ۱۰؎ النسوان بمعنی عورتیں والنسوۃ والنسوۃ والنساء والنسوان والنسون والنسنین یہ سب الفاظ امرأۃ کی جمع ہیں۔ اس سے مراد اول مراتب عدد کے مراد ہیں جو مضاف ہوں وذلک ما بین الثلثۃ الی العشرۃ فانہ تکون مع المذکر بالھاء ومع المؤنث بحذفھا وذلک کقولہ تعالیٰ سخرھا علیھا سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوماً والھاء فی غیر ھذا الموطن من خصائص التانیث کقولک قائم وقائمۃ وعالم وعالمۃ فقد رایت کیف انعکس فی ھذا الموضع المذکر والمؤنث حتی انقلب کل منھا فی ضد قالبہ وبرز فی بزۃ صاحبہ ۱۱؎ ربات الحجال وھی النساء ذوات الخدور والحجال جمع حجلۃ وھی ستر یضرب للعروس چھپرکٹ ۱۲؎ وان یجب الخ حیث یشتبہ الفاعل بالمفعول لتعذر ظھور علامۃ الاعراب فیھما او فی احدھما وذلک اذا کانا مقصورین مثل موسیٰ وعیسیٰ او کانا من اسماء الاشارۃ نحو ذاک وذلک وھذا فیجب حینئذ لازالۃ اللبس اقرار کل منھما فی رتبتہ لیعرف الفاعل منھما بتقدمہ والمفعول بتاخرہ ۱۳؎ وما اسم الخ وھو مھما من ادوات الشرط والجزاء ومتی لفظت بھا لم یتم الکلام ولا عقل المعنی الا بایراد کلمتین بعدھا کقولک مھما تفعل افعل ویکون حینئذ ملتزماً للفعل وان اقتصرت منھا علی حرفین وھما مہ التی بمعنی اکفف فھم المعنی وکنت ملزماً من خاطبتہ ان یکف واعلم ان فی مھما قولین احدھما انھا مرکبۃ من مَہ التی بمعنی اکفف ومن ما والقول الثانی وھو الصحیح ان الاصل فیھا ما فزیدت علیھا ما اخری کما تزاد علی ان فصار لفظھا ماما فتقل علیھم توالی کلمتین بلفظ واحد فابدلوا من الالف الاولیٰ ھاءً فصارت مھما ۱۴؎ اذا ردف ای جعل ردفہ ای خلفہ از افعال یقال اردف الشیٔ وبالشیٔ وعلیہ جبکہ وہ کسی چیز کے پیچھے کسی چیز کو کرے ۱۵؎ قوم از تفعیل تقویم مصدر بمعنے قیمت لگانا یقال قوم المتاع جبکہ وہ قیمت لگائے ۱۶؎ بالدون بمعنے نیچے یقال ہو دونہ یعنی وہ اس سے مرتبہ میں کم ہے اور اس کے معنے آگے کے بھی آتے ہیں یقال مشی دونہ یعنی وہ اس کے آگے چلا۔ اور اس کے معنی غیر اور گھٹیا چیز اور کبھی یہ شریف کے معنی میں بھی آتا ہے ۱۷؎ الزبون بمعنی تاوان ونقصان

وبیوقوف وغبی وسخت لڑائی ۱۹؎ تعرض تعرض مصدر از تفعل بمعنے درپے ہونا اور پیش آنا ۲۰؎ للہون مصدر بمعنی رسوائی وذلت وفی التنزیل فاخذتہم صاعقۃ العذاب الہون اور اس کے معنے مخلوق کے بھی آتے ہیں وہذا الوصف ہو ضیفنٌ اذا الحقتہ الغون استحال الی ضیفن وھو الذی یتبع الضیف ویتنزل فی النقد منزلۃ الزیف ۲۱؎ وفق مصدر دو چیزوں کی مطابقت اور قدر اور کفایت وفق یہ مقدار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور موافق یہ غیر مقدار کے لئے ہکذا فی اساس المحکمات ۲۲؎ لدد کم مصدر بمعنی سخت جھگڑالو از نصر یقال لدالرجل لدًا دلدادًا وملادًا جبکہ وہ سخت جھگڑا کرے وفی التنزیل وہو الد الخصام۔

وَلَوْ زِدْتُمْ زِدْنَا۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا۔ (قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ) فَوَرَدَ عَلَيْنَا مِنْ اَحَاجِيْهِ اللَّاتِیْ هَالَتْ لَمَّا انْهَالَتْ۔ مَا حَارَتْ لَهُ الْاَفْكَارُ وَحَالَتْ۔ فَلَمَّا اَعْجَزَنَا الْعَوْمُ فِیْ بَحْرِهٖ۔ وَاسْتَسْلَمَتْ تَمَائِمُنَا لِسِحْرِهٖ۔ عَدَلْنَا مِنِ اسْتِثْقَالِ الرُّؤْيَةِ لَهٗ اِلَى اسْتِنْزَالِ الرِّوَايَةِ عَنْهُ۔ وَمِنْ بَغْیِ التَّبَرُّمِ بِهٖ اِلَى ابْتِغَاءِ التَّعَلُّمِ مِنْهُ۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَزَّلَ النَّحْوَ فِی الْكَلَامِ۔ مَنْزِلَةَ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ وَحَجَبَ مَطَالِعَهٗ عَنْ بَصَائِرِ الطَّغَامِ۔ لَا اَنَلْتُكُمْ مَرَامًا۔ وَلَا شَفَيْتُ لَكُمْ غَرَامًا۔ اَوْ تُخَوِّلَنِیْ كُلُّ يَدٍ۔ وَتَخْتَصَّنِیْ كُلٌّ مِّنْكُمْ بِيَدٍ۔ فَلَمْ يَبْقَ فِی الْجَمَاعَةِ۔ اِلَّا مَنْ اَذْعَنَ لِحُكْمِهٖ وَنَبَذَ اِلَيْهِ خَبِيْئَةَ كُمِّهٖ۔ فَلَمَّا حَصَلَهٗ تَحْتَ وِكَائِهٖ۔ اَضْرَمَ شُعْلَةَ ذَكَائِهٖ۔

الترجمۃ والمطالب

اور اگر تم زیادتی کرو گے تو ہم بھی زیادتی کریں گے اور اگر اس حرکت یعنی لڑائی اور مقابلہ پر لوٹو گے تو ہم بھی لوٹیں گے (یعنی جواب دیں گے، اس حکایت کے خبر دینے والے نے کہا اس کی ان چیستانوں نے ہمیں گھبرا دیا جبکہ پے درپے اس نے بیان کیں تو ہماری عقلیں حیران رہ گئیں اور افکار میں تغیر پیدا ہوا، پس جبکہ ہمیں اس کے دریا میں تیرنے نے تھکا دیا، اور عاجز کر دیا، اور ہمارے تعویذوں نے اس کے جادو کے آگے گردنیں رکھ دیں، پس ہم اس کے دیدار کے گراں سمجھنے کے بجائے روایت کے اتروانے اور اس کے مطالب کے سمجھنے اور لڑائی جھگڑا چھوڑ کر اس سے علم کے سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے پس وہ کہنے لگا قسم ہے اس ذات کی جس نے علم نحو کو گفتگو میں وہ رتبہ بخشا جو نمک کو کھانے میں (یہاں یہ تشبیہ ہضم سے ہے نہ اس کے مزے سے) اور اس نحو کو اراذل (یعنی کمینہ لوگوں) کے دیکھنے سے پوشیدہ رکھا، نہ میں تم کو اس مقصد میں کامیاب کروں گا۔ اور نہ تمہارے عشق کو میں شفا دوں گا۔ یہاں تک کہ ہر ہاتھ مجھ پر کچھ نہ کچھ بخشش کرے۔ اور تم میں سے ہر صاحب کوئی نہ کوئی نعمت میرے لئے خاص کرے، چنانچہ جماعت میں کوئی ایسا باقی نہ رہا جس نے اُس کی تعمیل حکم نہ کی ہو اور اپنی آستینوں کے چھپے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ نکال کر اس کی طرف نہ پھینک دیا ہو۔ پس جب وہ سربند تھیلہ میں مال بھر چکا تو اس کی ذکاوت کا شعلہ بھڑکا۔

تشریح لغات

۱؎ عدتم عود سے از نصر بمعنی لوٹنا ای ان عدتم الی الخصام ۲؎ احاجیہ یہ احجیۃ کی جمع ہے بمعنے چیستان ۳؎ ہالت ای راعت وافزعت اور یہ ہول سے ماخوذ ہے بمعنے گھبرا دینا، از نصر یقال ہال الامر فلانًا یعنی اس کو گھبرا لیا، اور بڑا معلوم ہوا ۴؎ انہالت از انفعال مصدر انہیال یہ یائی ہے ہال یہیل سے بمعنی مٹی ڈالنا اور انہیال مٹی بڑنا مٹی ڈالا جانا یقال انہال الرمل ای انصب اعلاہ الی اسفلہ ۵؎ الافکار یہ فکر کی جمع ہے بمعنی سوچ بچار وغور وفکر ۶؎ حالت یہ واوی ہے حول مصدر از نصر بمعنی متغیر ہونا یقال حال الشئی حولاً وحؤولاً جبکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلے وگذرنا و پورا ہونا ۷؎ العوم مصدر بمعنی تیرنا

یقال عام یعوم عوماً فی الماء جبکہ وہ تیرے از نصر اور اساس الحکمات نے یہ بیان کیا ہے کہ عیم دودھ کی خواہش کو کہتے ہیں اور پانی کی خواہش کو غیم بالمعجمہ کہتے ہیں ۱۵ استسلمت استسلام مصدر از استفعال بمعنی مطیع ہونا اور تابعدار ہونا ۱۶ تمائم تمائم یہ تمیمۃ کی جمع ہے بمعنے تعویذ ۱۷ سحرہ مصدر بمعنی جادو ودھوکا وحیلہ وفساد اور ہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقریب کی ضرورت ہو والجمع اسحارٌ وسحورٌ اور اس سے مراد کلام کا جادو ہے یعنی کلام کی لطافت جو جادو کا کام کرے اور خیالات کو پلٹ دے ومنہ ان من البیان لسحراً ۱۸ عدلنا عدل مصدر از ضرب بمعنے رجوع کرنا واپس ہونا یقال عدل الیہ عدلاً وعدولاً جبکہ وہ رجوع کرے اور واپس ہو ۱۹ من استثقال من یہاں پر بیان کے لئے ہے یا تعلیل کے لئے استثقال مصدر از استفعال اس میں س ت ظن کے لئے ہے بمعنی بھاری ثقیل سمجھنا ۲۰ استنزال مصدر از استفعال بمعنے اتروانا ۲۱ التبرم مصدر از تفعل بمعنی ملول ہونا یقال برِم وتبرم ای سئم وتضجر از سمع ۲۲ بصائر یہ بصیرت کی جمع ہے بمعنے قلب کی بینائی ۲۳ الطغام بالغین المعجمۃ الاوغاد وہی السفلۃ وارذال الناس یقال للواحد والجمع والیضاً بمعنی رذال الطیر والواحد طغامۃ والطغامۃ ایضاً الاحمق والطغومۃ والطغومیۃ الحمق والدناءۃ والطعمۃ الجماعۃ امرھم واحد جمعھا طغمات وطغم وھی من کلام المولدین ویقال تطغم علیہ ای تجاھل ۲۴ مراماً بمعنی مقصد ومطلب والجمع مرامات ۲۵ غراماً اشتیاق محبت جو دل کو مبتلائے عذاب کرنے والا ہو وہلاکت وعذاب ۲۶ اوتخولنی او بمعنے الیٰ ان یا الا ان تخولنی از تفعیل بمعنے عطا کرنا وبخشش کرنا یقال خولہ الشیٔ جبکہ وہ عطا کرے اور بخشش کرے اور مالک بنائے ۲۷ بید پہلے ید کے معنی ہاتھ کے ہیں اور اس کا لام محذوف ہے اور یہ اصل میں یدی تھا۔ والجمع الایدی والیدی اور دوسرے ید کے معنے نعمت کے ہیں والجمع یدی ویدی ویدی وأید ۲۸ اذعن اذعان مصدر از افعال بمعنی مطیع وتابعدار ہونا ای انقاد وذل واقر یقال اذعن بالحق ای اقر واصلہ من ذعن لہ انقاد وخضع از سمع والمصدر ذعن والمذعان السھل الانقیاد ۲۹ خباۃ ای مخفی ولوشیدہ از فتح ومخفی کمہ وھو کنایۃ عما یحطیہ المعطی من العطایا ۳۰ وکائہ الوکاء رباط القربۃ ونحوھا وکل ما شد راسہ من وعاء ونحوہ یعنی سربند جس سے مشک کا سر باندھ دیا جائے وجمعہ اوکیۃ یقال وکی القربۃ ای شدّھا بالوکاء از ضرب والمصدر وکی ۳۱ اضرم از افعال اضرام مصدر بمعنے بھڑکانا اور آگ روشن کرنا ومشتعل کرنا والمراد من شعلۃ ذکائہ ہو سرعۃ الفطنۃ والفھم ۔

فَكَشَفَ حِينَئِذٍ عَنْ اَسْرَارِ اَلْغَازِهٖ - وَبَدَائِعِ إِعْجَازِهٖ - مَا جَلَا بِهٖ صَدَاءَ الْاَذْهَانِ - وَجَلّٰى مَطْلَعَهُ بِنُوْرِ الْبُرْهَانِ - (قَالَ الرَّاوِي) فَهِمْنَا حِيْنَ فَهِمْنَا وَعَجِبْنَا اِذَا اُجِبْنَا - وَنَدِمْنَا عَلٰى مَا نَدَّ مِنَّا - وَاَخَذْنَا نَعْتَذِرُ اِلَيْهِ اِعْتِذَارَ الْاَكْيَاسِ - وَنَعْرِضُ عَلَيْهِ اِرْتِضَاعَ الْكَاْسِ - فَقَالَ مَا اَرَبِّي لِاِجْفَاوَةٍ - وَمَشْرَبٌ لَمْ يَبْقَ لَهٗ عِنْدِيْ حَلَاوَةٌ - فَاَطَلْنَا مُرَاوَدَتَهٗ - وَوَالَيْنَا مُعَاوَدَتَهٗ - فَتَشَمَّخَ بِاَنْفِهٖ صَلِفًا - وَنَاٰى بِجَانِبِهٖ اَنِفًا - وَاَنْشَدَ ؎

نَهَانِي الشَّيْبُ عَنْ مَا فِيْهِ اَفْرَاحِيْ … فَكَيْفَ اَجْمَعُ بَيْنَ الرَّاحِ وَالرَّاحِ

الترجمۃ والمطالب پس اس نے اپنے چیستانوں کے بھیدوں کو اور عاجز کرنیوالے نوادرات کو (اس عمدگی) سے بیان کرنا شروع کیا کہ ذہنوں کا زنگ دور ہوتا چلا گیا اور اس نے اپنے نکلنے کو روشن دلیل سے ظاہر کیا پس جس وقت ہم نے سمجھا تو ہم پریشان ہوئے (حیران رہ گئے) اور جب ہم کو جواب دیا گیا تو ہم تعجب میں پڑ گئے اور ہم اپنی نازیبا حرکتوں پر جو ہم سے ہوئی تھیں نادم تھے اور ہم اس سے عقلمندوں کا عذر پیش کرنے لگے (یعنی معافی کے خواستگار ہوئے) اور ہم نے شراب کا پیالہ پینے کے لئے پیش کیا پس کہا اس نے یہ تمہاری ضرورت ہے نہ یہ انس اور محبت تمہاری ہے۔ اور نہ اس کے پینے سے مجھے کوئی لذت ہوگی اور یہ پینے کی جگہ ہے ہی نہیں جب

ہم نے بہت زیادہ چاپلوسی اور اس کے پھسلانے کی باتیں کیں اور ہم پے در پے اس کی تکرار کئے گئے (یعنی اصرار کئے گئے) تو اس نے اپنی ناک سکیڑی مار کر چڑھائی اور اس نے اپنے چہرے کے رخ کو (یعنی کنارے کو) پھیرا اور یہ اشعار پڑھنے لگا سے بوڑھاپے نے مجھ کو روک دیا ہے جس میں میری خوشیاں (مجھ کو لذات سے روک دیا ہے) پھر بھلا میں کیسے شراب اور ہتھیلی کو ایک جا اکٹھا کر سکتا ہوں (یا ترجمہ یہ کیسے ہتھیلی اور شراب کو)

تشریح لغات

[1] الغازہ یہ لغز کی جمع ہے (بمعنے چیستان، وھو الکلام المشکل والملتبس یقال لغز الکلام لغزاً ای عمی مرادہ ولم یبینہ از نصر [2] بدائع اعجازہ ای غرائب کلامہ المعجز الذی لم یسبق الیہ احد [3] ماجلا اس میں ما موصولہ ہے اور جلا یجلو از نصر جلاءً مصدر بمعنی مانجھنا و صیقل کرنا یقال جلا السیف جبکہ وہ صیقل کرے [4] صدا یہ مہموز ہے ناقص نہیں ہے بمعنے صیقل کرنا و زنگ کرنا اس کے دونوں معنے آتے ہیں ای دنس العقول وفی الاصل ما یکون علی الحدید یقال صدا الحدید وصدی وصدءً وصداءۃً ای علاہ الصدا از فتح وسمع وکرم [5] جلی تجلیۃ مصدر از تفعیل بمعنے ظاہر کرنا یقال جلّی عن ضمیرہ جبکہ وہ ما فی الضمیر کو ظاہر کرے [6] البرہان ای الحجۃ الواضحۃ (دلیل) والجمع براہین [7] فہمنا اس میں فا جواب شرط کے لئے ہے اور یہ ہام یہیم سے ہے از ضرب بمعنی حیران ہونا اور دوسرا فہمنا یہ فہم سے ہے بمعنے سمجھنا اور پہچاننا اور ان دونوں میں تجنیس متشابہ ہے وھو ان یکون احد المتجانسین مرکبا من کلمتین واتفقا خطا کما ھو ھنالک ۱۲ [8] ندّ ای فرط وسبق منا بغیر تامل یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے یقال ندّ البعیر جبکہ اونٹ بھاگ جائے اور بدکے از ضرب والمصدر ندٌّ و ندیدٌ و ندودٌ و ندادٌ [9] الاکیاس یہ کیس بتشدید الیاء کی جمع ہے بمعنے ظریف عقلمند سمجھدار [10] ارتضاع مصدر از افتعال بمعنی دودھ پینا [11] الکاس بمعنی شراب کا پیالہ والجمع کؤُسٌ واکوسٌ وکاساتٌ وکئاسٌ اور یہ مؤنث ہے [12] مارب بتثلیث الراء بمعنے حاجت والجمع حاجت والجمع مارب [13] حفادۃ مصدر بمعنی مہربانی اور بخشش اور عزت اور اکرام کرنے میں مبالغہ کرنا از سمع وفی التنزیل انہ کان بی حفیًّا ای برًّا لطیفًا اور یہ ضرب المثل ہے اہل عرب یہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ کوئی شخص اپنا کام خوشامد سے نکالے اس سے ہمدردی اور محبت نہ ہو ای انما حملک علی ھذا التملق حاجۃٌ الیَّ لا حفاوۃ لی [14] مشرب یہ مصدر میمی ہے بمعنے پینا [15] عندی یہ ظرف بھی ہے اور اس کے معنے اعتقاد اور ظن کے بھی آتے ہیں [16] فاطلنا اطالت مصدر از افعال بمعنی دیر تک کرنا اور دیر تک احسان کرتے رہنا [17] مراودۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی پھسلانا والمراودۃ طلب الشیٔ برفق والمنازعۃ فی الارادۃ فترید غیر ما یرید وفی التنزیل تراود فتاھا عن نفسہ وھی راودتنی عن نفسی [18] ووالینا موالاۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے پے در پے کرنا [19] معاودۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی لوٹانا اور تکرار کرنا مکرر سہ کر اپنی بات کو کہے جانا [20] فشمخ از فتح شموخ مصدر بمعنے بلند کرنا و اونچا کرنا وفی التنزیل رواسی شامخات ای عالیات [21] صلفا بفتح اللام وکسرہا بمعنے شیخی مارنا یقال صلف صلفاً ای تمدح بما لیس فیہ او عندہ از سمع [22] نائ ای بعد از مفاعلہ یقال نائ الرجل مناآۃ جبکہ وہ دور کرے ونائ الشر عن فلان جبکہ مدافعت کرے اور ہٹائے [23] الشیب میں الف ولام مضاف الیہ کے بدلے میں ہے ای شیبی [24] افراحی یہ فرح کی جمع ہے بمعنے خوشیاں [25] بین الراح الخ اس میں پہلے راح کے معنی شراب کے ہیں اور دوسرے راح کے معنی ہتھیلی کے ہیں اور یہ راحۃ کی جمع ہے ای کیف اخذ کاس الخمر فی کفی۔ وفی الراح والراح تجنیس مماثل اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے راح کے معنے ہتھیلی کے اور دوسرے راح کے معنے شراب کے ہوں مگر جمع کے فرق کا لحاظ رہے۔

وَهَلْ يَجُوْزُ اصْطِبَاحِيْ مِنْ مُعَتَّقَةٍ وَقَدْ أَنَارَ مَشِيْبُ الرَّأْسِ إِصْبَاحِيْ

أَلَيْتُ لَا خَامَرَتْنِي الْخَمْرُ مَا عَلِقَتْ

الاستفہام الانکاری ۱۲ شرب الخمر اول النہار ۱۲ خمرۃ قدیمۃ ۱۲ اضاء ۱۲ حلفت ۱۲ خالطتنی ۱۲ بمعنی ما دام ۱۲

رُوحِي بِجِسْمِي وَاَلْفَاظِي بِاِفْصَاحِي — وَلَا اكْتَسَتْ لِي بِكَاسَاتِ السُّلَافِ يَدٌ — وَلَا اَجَلْتُ قِدَاحِي بَيْنَ اَقْدَاحِ

وَلَا صَرَفْتُ اِلَى صِرْفٍ مُشَعْشَعَةٍ — هَمِّي وَلَا رُحْتُ مُرْتَاحًا اِلَى رَاحِ — وَلَا نَظَمْتُ عَلَى مَشْمُولَةٍ اَبَدًا

شَمْلِي وَلَا اخْتَرْتُ نَدْمَانًا سِوَى الصَّاحِي — مَحَا الْمَشِيبُ مِرَاحِي حِيْنَ خَطَّ عَلَى — رَاْسِي فَاَبْغِضْ بِهِ مِنْ كَاتِبٍ مَاحِ

الترجمة والمطالب اور کیا مجھے شراب پینا پرانی شراب کا جائز ہے جبکہ سر کا بڑھاپا میرے بالوں کو سفید کر چکا ہے (سر کے بڑھاپے نے میری صبح کو روشن کر دیا ہے) میں قسم کھا چکا ہوں کہ جب تک میرے جسم کا روح سے اور الفاظ کا فصاحت سے تعلق ہے شراب مجھے نہ ملے اور نہ میرا ہاتھ شراب کے پیالوں کو چھوئے گا۔ اور نہ میں اپنے جوئے کے تیروں کو شراب کے پیالوں پر گھماؤں گا اور نہ میں شراب خالص کی طرف جس میں پانی ملایا گیا ہو متوجہ ہوں گا (پھیروں گا) اور نہ شراب خالص کی طرف خوشی سے جھومتا ہوا جاؤں گا۔ اور نہ کبھی شراب پر اپنی پریشانی کو پرودوں گا (یا جمع کروں گا) اور نہ کسی کو اپنا ہم نشین بناؤں گا سوائے ہوش والے (یا ہوشیار کے) بڑھاپے نے میرے سر پر خط کھینچ کر میری خوشی کو میٹ دیا پس یہ کاتب دیکھنے والا اور مٹانے والا بھی کتنا بڑا دشمن ہے۔

تشریح لغات لہ ہل ہہنا للاستفہام الانکاری ۲ لہ الاصطباح مصدر از افتعال صبح کو شراب پینا ۳ لہ معتقۃ نہایت عمدہ پرانی شراب اور یہ ایک قسم کا عطر بھی ہے ۴ لہ انار انارۃ مصدر اور یہ نور سے مشتق ہے بمعنی روشن کرنا اس سے مراد سفید کرنا ہے ۵ لہ اصباحی مصدر از افعال بمعنی صبح کرنا والمراد ہہنا الدخول فی زمان بیاض الشعر ۶ لہ خامرتنی از مفاعلہ مخامرۃ مصدر بمعنی ملنا یقال خامر الشئ الآخر جبکہ وہ باہم ملے ۷ لہ ماعلقت میں ما معنے میں مادام کے ہے علقت از سمع بمعنے متعلق ہونا یقال علق فلاناً علوقاً وعلقاً وعلقاً وعلاقۃ وعلق بہ جبکہ محبت کرے وعلق امرہ جبکہ وہ جانے وعلق یفعل کذا جبکہ وہ کرنے لگے ۸ لہ بافصاحی مصدر از افعال بمعنی فصاحت اور بلاغت سے بولنا وافصح جبکہ وہ فصیح ہو اور مراد کو ظاہر کرے وافصح عن کذا خلاصہ کرنا وافصح عن الشئ ظاہر کرنا وبیان کرنا وافصح من کذا جبکہ وہ نکل جائے اور رہائی پائے وافصح الامر جبکہ وہ واضح ہو ۹ لہ اکتست اکتسار مصدر از افتعال بمعنی لباس پہننا اور یہاں اس سے مراد چھونا ہے۔ اور یہ مشتق ہے کسی الثوب سے ای لبس از سمع والمصدر کسی واماکسی من نصر فہو متعد معناہ اللبس والمصدر کسو واعلم ان الکساء بالکسر الثوب والجمع اکسیۃ والکساء بالفتح وہو المجد والشرف یقال کسی الرجل ای شرف از سمع ایضاً ۱۰ لہ السلاف ہو ما سال قبل العصر وہو افضل الخمر یعنی وہ شراب جو نچوڑنے سے قبل بہ جائے والجمع سلافات ۱۱ لہ اجلت از افعال اجالۃ مصدر بمعنی پھرانا گھمانا ۱۲ لہ قداحی یہ قدح کی جمع ہے تیر بغیر پر اور نصل کے اور جوئے کا تیر والجمع اقدح واقداح وقداحٌ ایضاً وجمع الجمع اقادیح ۱۳ لہ اقداح یہ قدح کی جمع ہے بمعنے پینے کا برتن یہ چھوٹے اور بڑے دونوں کے لئے بولا جاتا ہے اور قدح خالی برتن کو کہتے ہیں اور جب اس میں پینے کی کوئی چیز ہو تو اس کو کاس کہتے ہیں ۱۴ لہ صرف بالکسر بمعنے خالص جیسے شراب صرف یعنی خالص شراب اور اس کے معنی ایک قسم کے سرخ رنگ کے بھی آتے ہیں ۱۵ لہ مشعشعۃ یہ مشتق ہے شعشع الشراب سے ای مزجہ بالماء یعنی شراب میں پانی ملانا وشعشع الشئ ای خلط بعضہ ببعض وشعشع الشمس ای انتشر ناضوءھا ۱۶ لہ ہمی مصدر بمعنی ارادہ وغم والجمع ہموم ۱۷ لہ رحت یہ رواح سے مشتق ہے بمعنے شام کے وقت جانا یا مطلق جانا از نصر ۱۸ لہ مرتاحا ارتیاح مصدر از افتعال بمعنے خوشی ہونا ۱۹ لہ راح مصدر بمعنی شراب وخوشی اور یہ ناقص کا بھی اسم فاعل ہے رح سے ماخوذ بمعنے گھمانا چکی کی طرح ۲۰ لہ نظمت نظم مصدر بمعنی موتی پرونا وجمع کرنا وآراستہ کرنا وجوڑنا از ضرب ۲۱ لہ مشمولۃ وہ شراب جس پر باد شمالی چلی ہو جس سے وہ سرد ہو جائے اور بقول بعضے ٹھنڈی شراب ۲۲ لہ شملی مصدر بمعنی پریشانی و پراگندگی والشمل ما اجتمع من

38/2

من الامر وما تفرق منه ۲۳ ندمانا بمعنے مجلس شراب کا ہم نشین ۲۴ الصاحی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے صحیح اور ہوشیار جسے شراب کا نشہ نہ ہو یقال صحا الرجل صحوا ای افاق فهو صاح والجمع صحاۃ از نصر ۲۵ محا محو مصدر از نصر بمعنی مٹانا اور محو کرنا ۲۶ مراحی یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے بمعنے خوشی و فرحت یقال مرح الرجل مرحًا ای اشتد فرحه ونشاطه از سمع ۲۷ فابغض یہ فعل تعجب ہے بمعنے کس قدر مبغوض ہے ۲۸ ماح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے محو مصدر از نصر بمعنی مٹانے والا۔ اور یہ بغیر یا صحیح ہے بین قوله کاتب وماح مطابقة وهو الجمع بین الضدین فی الجملة ای متقابلین فی الجملة سواء تضادا فی الحقیقة نحو یحیي ویمیت ام لا نحو لها ماکسبت وعلیها ما اکتسبت

وَلَاحَ يَلْحَى عَلَى جَرِّيَ الْعِنَانَ إِلَى ... مَلْهًى فَسُحْقًا لَهُ مِنْ لَائِحٍ لَاحِي

وَلَوْ لَهَوْتُ وَفَوْدِي شَائِبٌ لَخَبَا ... بَيْنَ الْمَصَابِيحِ مِنْ غَسَّانَ مِصْبَاحِي

قَوْمٌ سَجَايَاهُمْ تَوْقِيرُ ضَيْفِهِمْ ... وَالشَّيْبُ ضَيْفٌ لَهُ التَّوْقِيرُ يَا صَاحِ

ثُمَّ إِنَّهُ انْسَابَ انْسِيَابَ الْأَيْمِ. وَأَجْفَلَ إِجْفَالَ الْغَيْمِ. فَعَلِمْتُ أَنَّهُ سِرَاجُ سُرُوجٍ وَبَدْرُ الْأَدَبِ الَّذِي يَجْتَابُ الْبُرُوجَ. وَكَانَ قُصَارَانَا التَّحَرُّقَ لِبُعْدِهِ. وَالتَّفَرُّقَ مِنْ بَعْدِهِ.

الترجمة والمطالب

اور بڑھاپے نے جب مجھے کھیل کود کی طرف مائل دیکھا تو وہ ملامت کرتا ہوا آیا، پس ایسے ظاہر ہونے والے اور ملامت کرنے والے کے لئے ہلاکت ہی اچھی ہے اور اگر میں بال سفید ہونے کے بعد بھی کھیل کود میں مصروف و مشغول رہوں گا تو یقیناً قبیلہ غسان کے چراغوں کے سامنے میرا چراغ بجھ جائے گا (یعنی میری کوئی عزت نہ رہے گی) اور وہ قبیلہ غسان جو میری قوم ہے ایسے ہیں جن کی فطرت میں مہمانوں کی قدر و منزلت کرنا داخل ہے اور بڑھاپا بھی اے میرے پیارے دوست ایک مہمان ہے لہٰذا اس کی توقیر اور اس کی عزت کرنا ضروری ہے۔ پھر وہ سانپ کی طرح چلا گیا۔ اور وہ بادلوں کی طرح جلدی سے غائب ہوگیا، پس میں سمجھا کہ وہ سروج کا چراغ ہے اور ادب کا وہ ماہ کامل ہے جو برجوں کو قطع کرتا پھرتا ہے اور اس کے چلے جانے کے بعد ہمارا انتہائی حال اس کی دوری سے جلنا اور سلگنا تھا اور اس کے بعد جدا اور منتشر ہونا ہمارے لئے رہ گیا تھا۔

تشریح لغات

لہ لاح لوح مصدر بمعنی ظاہر ہونا از نصر یقال لاح الشئ یلوح لوحًا ای ظهر ۲ یلحی ای یلوم ویغلظ القول یقال لحاہ لحوًا ولحی فلانًا لحیًا ای سبّه وشتمه وعابه ولعنه وقبّحه از فتح ونصر ۳ جری العنان یہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے جری جر مصدر بمعنی کھینچنا اور ی ضمیر متکلم کی از نصر۔ العنان مصدر بمعنی لگام کی رسی والجمع اعنة وعنن ۴ ملهی یا تو یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میمی بمعنے لہو و بازی ۵ فسحقا ای بعدا فی التنزیل فسحقا لاصحاب السعیر ۶ لائح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی ظاہر ہونے والا از نصر لوح مصدر ۷ لاحی یہ یلحی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بمعنے ملامت کرنے والا از نصر و فتح ۸ لهوت لها یلهو سے از نصر لہو مصدر بمعنی کھیلنا ۹ فوڈ بمعنے کنپٹی ای جانب الراس مما یلی الاذنین والجمع افواد ۱۰ شائب یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے شیب سے بمعنی بوڑھی یا سفید ہونے والی از ضرب ۱۱ لخبا خبا یخبو سے خبو وخبوّ مصدر بمعنی بجھنا و دھیما پڑنا از نصر ۱۲ مصباح بمعنے چراغ والجمع مصابیح کنایة عن زوال قدرہ وانحطاط منزلته بین شرفاء غسان ۱۳ قوم ای هم (غسّان)، قومی ۱۴ سجایا یہ سجیّةٌ کی جمع ہے بمعنے عادت و اخلاق ۱۵ یا صاح یہ منادی مرخم کا ہے اور یہ اصل میں یا صاحبی تھا ۱۶ انساب انسیاب مصدر از انفعال بمعنی چلا جانا ۱۷ الایم بمعنے سانپ وقیل ذکر الافعی خاصة والجمع ایوم ۱۸

اجفل اجفال مصدر از افعال بمعنے تیز چلنا یقال جفل الریح جفلاً وجفولاً واجفل ای اسرع از ضرب ونصر ۱۹ الغیم مصدر السحاب الخالی من المطر والجمع غیومٌ اور اس کا واحد غیمۃٌ ہے ۲۰ سراج بمعنے چراغ والجمع سرج ومنہ سراج اللیل بمعنے جگنو ۲۱ بدر بمعنی چودھویں رات کا چاند والجمع بدورٌ ۲۲ یجتاب اجتیاب مصدر از افتعال بمعنی قطع کرنا ومنزلیں طے کرنا ۲۳ البروج یہ برج کی جمع ہے اور آسمانی برج بارہ ہیں جن کے نام یہ ہیں حمل ۱ ثور ۲ جوزا ۳ سرطان ۴ اسد ۵ سنبل ۶ میزان ۷ عقرب ۸ قوس ۹ جدی ۱۰ دلو ۱۱ حوت ۱۲ ۲۴ قصاری و کذلك القصار والقصر والقصار الجهد۔ الغایۃ فیقال قصرك ان تفعل کذا ای غایۃ جهدك واخوامرك وکل مستطاعك هوان تفعل کذا وقس علے ذلك اخواتہ ویقال هو ابن عمی قصرۃٌ او قصرۃ ای وانی النسب ۲۵ التحرق مصدر تفعل بمعنی فراق کی آگ میں جلنا ۲۶ التفرق مصدر از تفعل بمعنی جدا ہونا یقال تفرق تفرقاً جبکہ وہ جدا ہو۔

تَفْسِيرِ مَا اُودِعَ هٰذِهِ الْمَقَامَةِ مِنَ النُّكَتِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاَحَاجِي النَّحْوِيَّةِ

اَمَّا صَدْرُ الْبَيْتِ الْاَخِيْرِ مِنَ الْاَغْنِيَةِ الَّذِيْ هُوَ (فان وَصْلًا الَّذُ بِهِ فوصلٌ) فانه نَظِيْرُ قولهم الْمَرْءُ مَجْزِيٌّ بعمله ان خيرا فخيرٌ وان شرًّا فشرٌّ وَهٰذِهِ المسئلة اَوْدَعَهَا سِيْبَوَيْهِ كِتَابَهُ وجوّز فيها اربعة اوجهٍ من الاعراب احدها وهو اجودها ان تنصب خيرا الاول وترفع الثانی ویکون تقدیره ان کان عَمَلُهُ خیرًا فجزاءه خیرٌ وان کان عمله شرًّا فجزاؤه شرٌّ فتنصب الاوّل علےٰ انه خبر کان وترفع الثانی علےٰ انه خبر مبتدأ محذوف وقد حذفت فی هٰذا الوجه کان وَاسْمُهَا لدلالةِ حرف الشرط الذی هو ان علےٰ تقدیرهما وحذف ایضا المبتدأ لدلالة الفاء التی هی جواب الشرط علیه لانه کثیرًا ما یقع بعدها والوجه الثَّانِيْ اَنْ تَنْصِبَهُمَا جَمِيْعًا وَيَكُوْنُ تَقْدِيْرُ الْكَلَامِ اِنْ كَانَ عَمَلُهُ خَيْرًا فَهُوَ يُجْزٰى خَيْرًا وَاِنْ كَانَ عَمَلُهُ شَرًّا فَهُوَ يُجْزٰى شَرًّا فَتَنْصِبُ الثَّانِيَ

(ترجمہ) ان نکات عربیہ اور نحوی پہیلیوں کی تفسیر (شرح) جو اس مقامہ میں ودیعت رکھے گئے ہیں۔ غزل کے آخر شعر کا پہلا مصرعہ جو اس نے گایا ہے یہ (فان وصلا الذ بہ فوصل) یہ اہل عرب کے اس قول کی نظیر ہے المرء مجزی الخ (ترجمہ) آدمی اپنے عمل کے ساتھ جزا دیا گیا ہے۔ اگر خیر ہو تو خیر ہے اور اگر شر ہو تو وہ شر ہے یہ وہ مسئلہ ہے جس کو علامہ سیبویہ نے اپنی کتاب میں ودیعت رکھا ہے۔ اور انہوں نے اس میں چار قسم کے اعراب کو جائز رکھا ہے ایک اعراب جو سب سے بہتر ہے وہ یہ ہے کہ خیر اول کو منصوب پڑھا جائے اور خیر ثانی کو مرفوع پڑھا جائے تو اس صورت میں یہ تقدیر ہوگی ان کان عملہ خیرًا فجزاؤہ خیرٌ وان کان عملہ شرا فجزاؤہ شر اول کو تو نصب دے اس لئے کہ وہ کان کی خبر ہے اور ثانی کو رفع دے اس لئے کہ وہ مبتدا محذوف کی خبر ہے لہٰذا اس حالت میں کان اور اس کا اسم یہ دونوں محذوف ہیں اور حرف شرط ان کے مقدر ہونے پر دلالت کر رہا ہے وہ ان ہے اور مبتدا بھی محذوف ہے جس پر فا دلالت کر رہی ہے جو جواب شرط ہے اور یہ اکثر مبتدا کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے دوسری وجہ یہ کہ تم ان دونوں کو نصب دو تو اس وقت تقدیر

اِنْتِصَابَ الْمَفْعُوْلِ بِهٖ والوجهُ الثالِثُ اَنْ تَرْفَعَهُمَا جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ تَقْدِيْرُ الْكَلَامِ اِنْ كَانَ فِيْ عَمَلِهٖ خَيْرٌ نَجَزَاؤُهٗ خَيْرٌ فَيَرْتَفِعُ خَيْرُ نِ الْاَوَّلُ عَلٰى اَنَّهٗ اِسْمُ كَانَ وَيَرْتَفِعُ خَيْرُ نِ الثَّانِيْ عَلٰى مَا تَبَيَّنَ فِيْ شَرْحِ الْوَجْهِ الْاَوَّلِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَرْتَفِعَ خَيْرُ نِ الْاَوَّلُ عَلٰى اَنَّهٗ فَاعِلُ كَانَ وَيُجْعَلُ كَانَ الْمُقَدَّرَةُ هٰهُنَا هِيَ التَّامَّةُ الَّتِيْ تَاْتِيْ بِمَعْنٰى حَدَثَ وَوَقَعَ۔

کلام کی یہ صورت ہوگی ان کان عملہ خیرًا فہو یجزی خیرًا وان کان عملہ شرًا فہو یجزی شرًا پس ثانی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور تیسری وجہ یہ کہ تم دونوں کو رفع دو اب اس وقت تقدیر کلام کی یہ صورت ہوگی ان کان فی عملہ خیرٌ فجزاؤہ خیرٌ یعنی خیر اول کان کے اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ اور خیر ثانی اسی قاعدہ کی وجہ سے مرفوع ہے جو پہلی وجہ کی شرح میں بیان کیا جا چکا ہے اور خیر اول میں جواز رفع کی وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ یہ کان کا فاعل ہے لیکن اس حالت میں کان تامہ جو حدث اور وقع کے معنے میں مستعمل ہے مقدر ماننا پڑے گا۔

فَلَا تَحْتَاجُ اِلٰى خَبَرٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَيَكُوْنُ التَّقْدِيْرُ فِي الْمَسْئَلَةِ اِنْ كَانَ خَيْرٌ فَجَزَاؤُهٗ خَيْرٌ وَالْوَجْهُ الرَّابِعُ وَهُوَ اَضْعَفُهَا اَنْ تَرْفَعَ الْاَوَّلَ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ شَرْحُهٗ فِي الْوَجْهِ الثَّالِثِ وَتَنْصِبَ الثَّانِيَ عَلٰى مَا بُيِّنَ ذِكْرُهٗ فِي الْوَجْهِ الثَّانِيْ وَيَكُوْنُ التَّقْدِيْرُ اِنْ كَانَ فِيْ عَمَلِهٖ خَيْرٌ فَهُوَ يُجْزٰى خَيْرًا وَعَلٰى حَسَبِ هٰذَا التَّفْسِيْرِ وَالْمُقَدَّرَاتِ الْمَحْذُوْفَاتِ فِيْهِ يَجْرِيْ اِعْرَابُ الْبَيْتِ الَّذِيْ عُنِيَ بِهٖ وَمِمَّا يَنْتَظِمُ فِيْ سِلْكِ هٰذَا قَوْلُهُمُ الْمَرْءُ مَقْتُوْلٌ بِمَا قَتَلَ بِهٖ اِنْ سَيْفًا فَسَيْفٌ وَاِنْ خَنْجَرًا فَخَنْجَرٌ۔

پس اس صورت میں خبر کی ضرورت نہ ہوگی، جیسے خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ تو اس صورت میں تقدیر کلام کی یہ صورت ہوگی ان کان خیرٌ فجزاؤہ خیرای ان حدث او وقع خیر فجزاؤہ خیرٌ (وقال استاذی مدظلہ) اس وقت یہ مفعول مطلق ہوگا ای جزاء الخیر۔

اور چوتھی وجہ جو سب سے ضعیف ہے یہ کہ اول کو تو رفع دے جیسا کہ وجہ ثالث میں بیان کیا جا چکا ہے اور ثانی کو نصب دے جس کا وجہ ثانی میں بیان کیا گیا ہے اور اس وقت تقدیر کلام کی یہ صورت ہوگی ان کان فی عملہ خیرٌ فہو یجزی خیرًا اور اس تفسیر کے موافق اور محذوفات کے ماننے پر اس شعر میں جو گایا گیا ہے سب اعراب جاری ہو سکتے ہیں اور اسی لڑی میں یہ اہل عرب کا قول شامل ہو سکتا ہے المرء مقتول بما قتل بہ ان سیفا فسیفٌ وان خنجرا فخنجرٌ۔

وَاَمَّا الْكَلِمَةُ الَّتِيْ هِيَ حَرْفٌ مَحْبُوْبٌ اِذَا سُمِّيْ بِمَا فِيْهِ حَرْفٌ حَلُوْبٌ، فَهِيَ نَعَمْ اِذَا اُرِيْدَتْ بِهَا تَصْدِيْقُ الْاَخْبَارِ اَوِ الْعِدَةُ عِنْدَ السُّؤَالِ فَهِيَ حَرْفٌ وَاِنْ عُنِيَتْ بِهَا الْاِبِلُ فَهِيَ اِسْمٌ وَالنَّعَمُ يُذَكَّرُ وَيُؤَنَّثُ وَهِيَ يُطْلَقُ عَلَى الْاِبِلِ وَعَلٰى كُلِّ مَاشِيَةٍ فِيْهَا الْاِبِلُ

اور لیکن وہ کون سا کلمہ ہے جو کبھی وہ حرف دوست رکھا گیا ہے اور کبھی اس چیز کا نام جس کے افراد میں دودھ دینے والی اونٹنی بھی شامل ہے، پس وہ نعم ہے اگر اس سے خبروں کی تصدیق یا سوال کے وقت وعدے کا کام لو، تب تو وہ حرف ہے اور اگر اونٹوں کے معنے میں تو استعمال کرے تو وہ اسم ہے اور لفظ نعم یہ مذکر اور مونث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور

وَفِي الْإِبِلِ الْحَرْفُ وَهِيَ النَّاقَةُ الضَّامِرَةُ سُمِّيَتْ حَرْفًا تَشْبِيهًا لَهَا بِحَرْفِ السَّيْفِ وَقِيلَ إِنَّهَا الضَّخْمَةُ تَشْبِيهًا لَهَا بِحَرْفِ الْجَبَلِ۔

اس کا اطلاق اونٹوں پر بھی ہوتا ہے اور جانوروں کے ہر اس گلے یا ریوڑ پر بھی جس میں اونٹ ہو اور اونٹوں کی جنس سے حرف بھی ہے یعنی ناقہ چھریرے بدن والی اور اس کا نام حرف اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ تلوار کے کنارے یا تلوار کی تیزی سے تشبیہ دی جاتی ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ حرف موٹی تازی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ یعنی پہاڑ کے بلند مقام سے اس کو تشبیہ دیتے ہیں۔

(وَأَمَّا الْاِسْمُ الْمُتَرَدِّدُ بَيْنَ فَرْدٍ حَازِمٍ وَجَمْعٍ مُلَازِمٍ) فَهُوَ سَرَاوِيلُ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ وَاحِدٌ وَجَمْعُهُ سَرَاوِيلَاتٌ فَهُوَ عَلَى هٰذَا الْقَوْلِ فَرْدٌ وَقَدْ كَنَّى عَنْ ضِنَّتِهِ الْخَصْرَ بِأَنَّهُ حَازِمٌ وَقَالَ آخَرُونَ هُوَ جَمْعٌ وَوَاحِدُهُ سِرْوَالٌ مِثْلُ شَمَائِيلَ وَشِمْلَالٍ وَسَرَابِيلَ وَسِرْبَالٍ فَهُوَ عَلَى هٰذَا الْقَوْلِ جَمْعٌ وَمَعْنَى قَوْلِنَا مُلَازِمٌ أَيْ لَا يَنْصَرِفُ وَإِنَّمَا لَمْ يَنْصَرِفْ هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْجَمْعِ وَهُوَ كُلُّ جَمْعٍ ثَالِثُهُ أَلِفٌ وَبَعْدَهَا حَرْفٌ مُشَدَّدٌ أَوْ حَرْفَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَوَسْطُهَا سَاكِنَةٌ لِثِقْلِهِ وَتَفَرُّدِهِ دُونَ غَيْرِهِ مِنَ الْجُمُوعِ بِأَنْ لَا نَظِيرَ لَهُ فِي الْأَسْمَاءِ الْآحَادِ وَقَدْ كَنَّى فِي هٰذِهِ الْأُحْجِيَّةِ عَمَّا لَا يَنْصَرِفُ بِالْمُلَازِمِ۔

(اور کون سا ایسا اسم ہے جو فرد حازم یعنی بے نظیر پختہ کا ہے اور جمع ملازم بھی ہے یعنی وہ جمع جو بدلے نہیں اور ایک حالت میں رہے پس وہ سراویل ہے یہ بعض کے نزدیک واحد ہے اور اس کی جمع سراویلات ہے پس اس وجہ سے وہ مفرد ہے۔ اور کوکھ سے مل جانے کا یہ کنایہ اس نے کیا ہے اس لئے وہ حازم (یعنی جمع کرنے والا) ہے اور دوسری جماعت کا یہ خیال ہے کہ سراویل جمع ہے اور اس کا واحد سروال ہے جیسے شمائیل کا واحد شملال ہے یا سرابیل کا واحد سربال پس اس قول کے بموجب یہ جمع ہے اور لفظ ملازم کے معنے غیر منصرف کے ہیں (یہ منصرف نہیں ہوتا ہے) اور اس کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایسی جمع جس کا تیسرا حرف الف ہو اور اس کے بعد کوئی حرف مشدد ہو یا دو حرف ہوں یا تین ہوں بشرطیکہ درمیان اس کا ساکن ہو اور اس کے غیر منصرف ہونے کی وجہ اس کی گرانی ہے اور وہ یہ کہ اس کے تمام اقسام ہی بالکل الگ ہیں یعنی اس کی کوئی نظیر اسمائے احاد میں نہیں ہے لہٰذا اس چیستان یا پہیلی میں ملازم سے کنایہ غیر منصرف ہونے سے ہے۔

(وَأَمَّا الْهَاءُ الَّتِي إِذَا الْتَحَقَتْ أَمَاطَتِ الثِّقَلَ وَأَطْلَقَتِ الْمُعْتَقَلَ) فَهِيَ الْهَاءُ اللَّاحِقَةُ بِالْجَمْعِ الْمُقَدَّمِ ذِكْرُهُ كَقَوْلِكَ صَيَارِفَةٌ وَصَيَاقِلَةٌ فَيَنْصَرِفُ هٰذَا الْجَمْعُ عِنْدَ الْتِحَاقِ الْهَاءِ بِهِ لِأَنَّهَا قَدْ أَصَارَتْهُ إِلَى أَمْثَالِ الْآحَادِ نَحْوُ رَفَاهِيَةٍ وَكَرَاهِيَةٍ فَخَفَّ بِهٰذَا السَّبَبِ وَصُرِفَ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ وَقَدْ كَنَّى فِي هٰذِهِ الْأُحْجِيَّةِ عَمَّا لَا يَنْصَرِفُ بِالْمُعْتَقَلِ كَمَا كَنَّى فِي الَّتِي قَبْلَهَا عَمَّا لَا يَنْصَرِفُ بِالْمُلَازِمِ۔

(اور لیکن وہ کون سی ہا ہے جب وہ مل جائے تو وہ گرانی اور بوجھ کو دور کر دے اور وہ بندھے اونٹ کو چھوڑ دے) تو ایسی وہ ہا ہی جو جمع سے ملنے والی ہے اور جس کا ذکر مقدم کیا جا چکا ہے، مانند قول تیرے صیارفۃ اور صیاقلۃ کے چنانچہ یہ جمع ہا کے ملنے سے منصرف ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو امثال آحاد کی طرف کر دیتی ہے جیسے کہ رفاہیۃ اس کے تخفیف کا راز اور منصرف ہونے کی یہی علت (سبب) ہے اور چیستان میں کنایہ معتقل سے عما لا ینصرف مراد لیا گیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے غیر منصرف کو لفظ ملازم سے تعبیر کیا تھا۔

(وَاَمَّا السِّينُ الَّتِي تَعْزِلُ العَامِلَ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُجَامِلَ) فَهِيَ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبِلِ وَفَصَلَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَنِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَ دُخُوْلِهَا مِنْ اَدَوَاتِ النَّصْبِ فَيَرْتَفِعُ حِيْنَئِذٍ الْفِعْلُ وَيَنْتَقِلُ اَنْ عَنْ كَوْنِهَا النَّاصِبَةَ لِلْفِعْلِ اِلَى اَنْ تَصِيْرَ الْمُخَفَّفَةَ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ وَذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى تَقْدِيْرُهٗ عَلِمَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ۔

(اور سین کس جگہ داخل ہوتا ہے جو عامل کو بغیر حسن سلوک کے بیکار کر دیتا ہے) وہ سین ہے جو فعل مستقبل پر داخل ہو کر اس میں اور ان میں جو اس کے داخل ہونے سے پہلے حروف ناصبہ میں سے تھا جدائی کر دیتا ہے چنانچہ اس حالت میں فعل مرفوع ہوتا ہے اور ان ناصبہ للفعل منتقل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ یہ مثقلہ کے بجائے مخففہ ہو جاتا ہے جیسے باری تعالیٰ کے اس قول علم ان سیکون منکم مرضیٰ میں اس کی تقدیر علم انہ سیکون ہے۔

(وَاَمَّا الْمَنْصُوْبُ عَلَى الظَّرْفِ الَّذِيْ لَا يَخْفِضُهٗ سِوٰى حَرْفٍ) فَهُوَ عِنْدَ اِذْ لَا يَجُرُّهٗ غَيْرُ مِنْ خَاصَّةً فَاَمَّا قَوْلُ الْعَامَّةِ ذَهَبْتُ اِلٰى عِنْدِهٖ فَاِنَّهٗ لَحْنٌ۔

اور کون سا منصوب ہے جو ہمیشہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب رہے اور جس کو سوائے ایک حرف جر کے اور کوئی عامل جر نہیں دیتا یعنی مجرور نہیں کرتا) پس وہ عند ہے اس لئے کہ وہ حرف من کی وجہ سے مجرور ہو سکتا ہے۔ اور عوام کا قول ذہبت الی عندہ پس یہ غلط ہے۔

(وَاَمَّا الْمُضَافُ الَّذِيْ اُخْلِيَ مِنْ عُرَى الْاِضَافَةِ بِعُرْوَةٍ وَاخْتَلَفَ حُكْمُهٗ بَيْنَ مَسَاءٍ وَغُدْوَةٍ) فَهُوَ لَدُنْ وَلَدَنْ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُلَازِمَةِ لِلْاِضَافَةِ وَكُلُّ مَا يَاْتِيْ بَعْدَهَا مَجْرُوْرٌ اِلَّا غُدْوَةً فَاِنَّ الْعَرَبَ نَصَبَتْهَا بِلَدُنْ لِكَثْرَةِ اسْتِعْمَالِهِمْ اِيَّاهَا فِي الْكَلَامِ ثُمَّ نَوَّنُوْهَا اَيْضًا لِيَتَبَيَّنَ بِذٰلِكَ اَنَّهَا مَنْصُوْبَةٌ لَا اَنَّهَا مِنْ نَوْعِ الْمَجْرُوْرَاتِ الَّتِيْ لَا يَنْصَرِفُ وَعِنْدَ بَعْضِ النَّحْوِيِّيْنَ اَنَّ لَدُنْ بِمَعْنٰى عِنْدَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ بَيْنَهُمَا فَرْقًا لَطِيْفًا وَهُوَ اَنَّ عِنْدَ يَشْتَمِلُ مَعْنَاهَا عَلٰى مَا هُوَ فِيْ مَلَكَتِكَ وَمُكْنَتِكَ مِمَّا دَنَا مِنْكَ اَوْ بَعُدَ عَنْكَ وَيَخْتَصُّ مَعْنَا لَدُنْ بِمَا حَضَرَكَ وَقَرُبَ مِنْكَ۔

اور ایسا کون سا مضاف ہے جو اسباب اضافت میں صرف ایک ہی سبب کا محتاج ہے اور اس کا حکم شام اور صبح میں بدل جاتا ہے، پس وہ لفظ لدن ہے اور یہ لفظ لدن ان اسماء میں ہے جن کے لئے اضافت لازم ہے اپنے مابعد کو سوائے غدوۃ کے مجرور کرتا ہے عرب اس کو باوجود لدن کی موجودگی کے کثرت استعمال کی وجہ سے منصوب پڑھتے ہیں اور پھر اس کو تنوین دیتے ہیں تاکہ واضح طور سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ منصوب ہے نہ کہ مجرورات کی قسم سے ہے اس لئے وہ غیر منصرف ہے اور بعض نحویوں کے نزدیک لفظ لدن عند کے معنے میں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں میں لطیف فرق ہے یعنی لفظ عند اس معنی کو شامل ہے جو تمہاری ملک اور قدرت میں ہے خواہ وہ نزدیک ہو یا دور اور لفظ لدن یہ خاص ہے اس معنے کو جو چیز کہ حاضر تمہارے پاس یا موجود ہے اور جو تم سے قریب ہے

(وَاَمَّا الْعَامِلُ الَّذِيْ يَتَّصِلُ اٰخِرُهٗ بِاَوَّلِهٖ وَيَعْمَلُ مَعْكُوْسُهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ) فَهُوَ يَا وَمَعْكُوْسُهَا

اور کون سا ایسا عامل ہے جس کا آخر اول سے متصل ہے اور اس کا الٹا وہی عمل کرتا ہے جیسے وہ خود وہ یاء ہے اور

ای وَكِلْتَاهُمَا حَرْفُ النِّدَاءِ وَعَمَلُهُمَا فِي الْاِسْمِ الْمُنَادٰى سِيَّانِ وَاِنْ كَانَتْ يَا اَجْوَلَ الْكَلَامِ وَاَكْثَرَ فِي الْاِسْتِعْمَالِ وَقَدِ اخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُنَادِيَ بِاَيِ الْقَرِيْبِ فَقَطْ كَالْهَمْزَةِ ۔

(وَاَمَّا الْعَامِلُ الَّذِيْ نَائِبُهُ اَرْحَبُ مِنْهُ وَكْرًا وَاَعْظَمُ مَكْرًا وَاَكْثَرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرًا) فَهُوَ بَاءُ الْقَسَمِ وَهٰذَا الْبَاءُ هِيَ اَصْلُ حُرُوْفِ الْقَسَمِ بِدَلَالَةِ اسْتِعْمَالِهَا مَعَ ظُهُوْرِ فِعْلِ الْقَسَمِ كَقَوْلِكَ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَلِدُخُوْلِهَا اَيْضًا عَلَى الْمُضْمَرِ كَقَوْلِكَ بِكَ لَاَفْعَلَنَّ كَذَا ثُمَّ قَدْ اُبْدِلَتِ الْوَاوُ مِنْهَا فِي الْقَسَمِ لِاَنَّهُمَا جَمِيْعًا مِنْ حُرُوْفِ الشَّفَةِ ثُمَّ لِتَنَاسُبِ مَعْنَاهُمَا وَلِاَنَّ الْوَاوَ تُفِيْدُ الْجَمْعَ وَالْبَاءُ تُفِيْدُ الْاِلْصَاقَ وَالْمَعْنَيَانِ مُتَقَارِبَانِ ثُمَّ صَارَتِ الْوَاوُ الَّتِيْ هِيَ بَدَلٌ مِنَ الْبَاءِ اَدْوَرَ فِي الْكَلَامِ وَاَعْلَقَ بِالْاَقْسَامِ فَلِهٰذَا اَلْغَزَ بِاَنَّهَا اَكْثَرُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرًا ثُمَّ اِنَّ الْوَاوَ اَكْثَرُ مَوْطِنًا مِنَ الْبَاءِ لِاَنَّ الْبَاءَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلَى الْاِسْمِ وَلَا تَعْمَلُ غَيْرَ الْجَرِّ وَالْوَاوُ تَدْخُلُ عَلَى الْاِسْمِ وَالْفِعْلِ وَالْحَرْفِ وَتَجُرُّ تَارَةً بِالْقَسَمِ وَتَارَةً بِاِضْمَارِ رُبَّ وَتَنْتَظِمُ اَيْضًا مَعَ نَوَاصِبِ الْفِعْلِ وَاَدَوَاتِ الْعَطْفِ فَلِهٰذَا وَصَفَهَا بِرُحْبِ الْوَكْرِ وَعِظَمِ الْمَكْرِ ۔

(وَاَمَّا الْمَوْطِنُ الَّذِيْ يَلْبَسُ فِيْهِ الذُّكْرَانُ بَرَاقِعَ النِّسْوَانِ وَتَبْرُزُ فِيْهِ رَبَّاتُ الْحِجَالِ بِعَمَائِمِ الرِّجَالِ) فَهُوَ اَوَّلُ مَرَاتِبِ الْعَدَدِ الْمُضَافِ وَذٰلِكَ مَا بَيْنَ الثَّلٰثَةِ اِلَى الْعَشَرَةِ فَاِنَّهُ يَكُوْنُ مَعَ الْمُذَكَّرِ بِالْهَاءِ وَمَعَ الْمُؤَنَّثِ

جس کا عکس لفظ لے ہے اور یہ دونوں لفظ حرف ندا کے لئے ہیں۔ اور ان دونوں کا عمل اسم منادی میں برابر ہے اگرچہ یہ لفظ کلام میں زیادہ پھرنے والا (یعنی کثیر الاستعمال) ہے اور بعض نے یہ اختیار کیا ہے کہ لفظ ای سے ہمزہ کی طرح صرف ندار قریب کا کام لیتے ہیں۔

(اور ایسا کون سا عامل ہے جس کے نائب کا گھونسلا اس سے زیادہ وسیع ہو اور وہ دھوکے میں بڑھا چڑھا ہو اور خدا تعالیٰ کے ذکر میں بھی زیادہ مشغول رہتا ہو) پس وہ بار قسم ہے اور یہ بار اصل حروف قسم سے ہے۔ کیونکہ یہ فعل قسم کے مذکور ہونے کی حالت میں بھی مستعمل ہے جیسے اقسم باللہ اور یہ بار قسم فعل مضمر پر بھی داخل ہوتی ہے جیسے تیرا قول بک لافعلن کذا پھر واو اس سے قسم میں بدلا گیا اس واسطے کہ واو اور بار، دونوں ہونٹوں کے حروف میں سے ہیں پھر دونوں کے معنی کی مناسبت کی وجہ سے ایسا کیا گیا اور اس لئے بھی کہ واؤ جمع کے معنے کا فائدہ دیتا ہے اور باالصاق کو فائدہ دیتا ہے اور یہ دونوں معنی قریب ہی قریب ہیں وہ واؤ جو بار کا بدل تھا کلام میں زیادہ استعمال ہونے لگا اور اس کو قسم سے زیادہ تعلق اور لگاؤ ہو گیا۔ پس اسی واسطے یہ چیستان میں کہا کہ وہ واؤ زیادہ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے از روئے ذکر کے پھر تحقیق کہ واؤ بار سے جگہ میں زیادہ ہے اس لئے کہ با صرف اسم پر ہی داخل ہوتی ہے۔ اور سوائے جر کے کوئی اور عمل نہیں کرتی ہے اور واو اسم اور فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے اور یہ کبھی قسم ہونے کی وجہ سے جر دیتا ہے تو کبھی رُبّ کے مضمر ہونے کی وجہ سے اور کبھی فعل کے نصب دینے والوں اور حرف عطف سے جا ملتا ہے اس لئے اسکی تعریف رحب الوکر اور عظم المکر ہونے کی ہے

(اور جہاں پر مرد عورتوں کے برقعوں میں ملبوس نظر آتے ہیں اور چھپر کھٹ والی (پردہ نشین) عورتیں مردوں کی پگڑیاں زیب سر کئے ہوئے پھرتی ہیں) پس وہ عدد مضاف کے ابتدائی مراتب ہیں یعنی تین سے دس تک کیونکہ مذکر کے ساتھ تار کا استعمال ہوتا ہے۔ اور مؤنث کے ساتھ یہ تار حذف ہو جاتی ہے جیسے باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔ سَخَّرَهَا

بِحَذْفِهِمَا وَذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ
لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا. وَالْهَاءُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا
الْمَوْطِنِ مِنْ خَصَائِصِ التَّانِيْثِ كَقَوْلِكَ قَائِمٌ
وَقَائِمَةٌ وَعَالِمٌ وَعَالِمَةٌ فَقَدْ رَاَيْتَ كَيْفَ
انْعَكَسَ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ الْمُذَكَّرُ وَالْمُؤَنَّثُ حَتّٰى
انْقَلَبَ كُلٌّ مِّنْهُمَا فِيْ ضِدِّ قَالَبِهٖ وَبَرَزَ فِيْ بِزَّةِ صَاحِبِهٖ
(وَاَمَّا الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَجِبُ فِيْهِ حِفْظُ الْمَرَاتِبِ
عَلَى الْمَضْرُوْبِ وَالضَّارِبِ. فَهُوَ حَيْثُ يَشْتَبِهُ
الْفَاعِلُ بِالْمَفْعُوْلِ لِتَعَذُّرِ ظُهُوْرِ عَلَامَةِ
الْاِعْرَابِ فِيْهِمَا اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا وَذٰلِكَ اِذَا كَانَا
مَقْصُوْرَيْنِ مِثْلَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اَوْ كَانَا اَسْمَاءَ
الْاِشَارَةِ نَحْوَ ذَاكَ وَذٰلِكَ وَهٰذَا فَيَجِبُ
حِيْنَئِذٍ لِاِزَالَةِ اللَّبْسِ اِقْرَارُ كُلٍّ مِّنْهُمَا فِيْ رُتْبَتِهٖ
لِيُعْرَفَ الْفَاعِلُ مِنْهُمَا بِتَقَدُّمِهٖ وَالْمَفْعُوْلُ بِتَاَخُّرِهٖ
(وَاَمَّا الْاِسْمُ الَّذِيْ لَا يُفْهَمُ اِلَّا بِاسْتِضَافَةِ كَلِمَتَيْنِ
اَوِ الْاِقْتِصَارِ مِنْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ) فَهُوَ مَهْمَا وَفِيْهَا
قَوْلَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّهَا مُرَكَّبَةٌ مِّنْ مَهِ الَّتِيْ بِمَعْنٰى
اُكْفُفْ وَمِنْ مَا وَالْقَوْلُ الثَّانِيْ وَهُوَ الصَّحِيْحُ اَنَّ
الْاَصْلَ فِيْهَا مَا فَزِيْدَتْ عَلَيْهَا مَا اُخْرٰى كَمَا تُزَادُ
عَلٰى اِنْ فَصَارَ لَفْظُهَا مَا مَا فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ تَوَالِيْ كَلِمَتَيْنِ
بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ فَاَبْدَلُوْا مِنَ الْاَلِفِ الْاُوْلٰى هَاءً فَصَارَتْ
مَهْمَا وَمَهْمَا مِنْ اَدَوَاتِ الشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ وَمَتٰى نُطِقَتْ
بِهَا لَمْ يَتِمَّ الْكَلَامُ وَلَا عُقِلَ الْمَعْنٰى اِلَّا بِاِيْرَادِ كَلِمَتَيْنِ
بَعْدَهَا كَقَوْلِكَ مَهْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ وَيَكُوْنُ
حِيْنَئِذٍ مُلْتَزَمًا لِلْفِعْلِ وَاِنِ اقْتَصَرْتَ مِنْهَا عَلٰى
حَرْفَيْنِ وَهُمَا مَهْ الَّتِيْ بِمَعْنَى اكْفُفْ فَهِمَ الْمَعْنٰى
وَكُنْتَ مُلْزِمًا مَنْ خَاطَبْتَهٗ اَنْ يَكُفَّ.

عَلَیْہِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا۔ اور اس جگہ کے
علاوہ تا مخصوص بالتانیث ہے جیسے تیرا قول قائمٌ اور قائمۃ
اور عالمٌ اور عالمۃ میں پس تم نے یہ دیکھا کہ یہاں پر مذکر اور
مؤنث کا حال کیسا پلٹ گیا، یعنی ہر ایک اپنے ڈھانچہ
کی ضد میں بدلا گیا۔ اور وہ اپنے صاحب کے لباس میں
ظاہر ہے (اور جس موقع پر مفعول اور فاعل کے مراتب کی
نگہداشت ضروری ہے وہ ہے جہاں پر فاعل مفعول کے
ساتھ مشابہ ہو یعنی علامت اعراب کا پتہ چلانا دونوں میں
یا کسی ایک میں دشوار ہو یہ اس صورت میں ہے جبکہ دونوں اسم مقصور
ہوں، جیسے موسیٰ اور عیسیٰ یا دونوں اسم اشارہ ہوں جیسے
ذاک اور ذلک اور ہذا پس ایسی صورت میں یہ ضروری ہے
کہ التباس کے دور کرنے کے لئے دونوں میں سے ہر ایک کو
اپنے اپنے مرتبہ پر برقرار رکھا جائے تاکہ فاعل کو مقدم ہونے
کی وجہ سے اور مفعول کو مؤخر ہونے کی وجہ سے پہچانا جا سکے
اور جو اسم بغیر دو کلموں کی طرف بڑھانے یا دو حرفوں
پر اقتصار (کم کرنے) کے سمجھ میں نہیں آتا ہے وہ لفظ مہما ہے
اور اس کے متعلق دو قول ہیں ایک قول تو یہ ہے کہ یہ مہ
سے (جو اکفف کے معنے میں ہے) اور ما سے مرکب
ہے اور دوسرا قول (وہی صحیح ہے) یہ ہے کہ یہ اصل میں ما ہے
اور دوسرا ما اس میں بڑھا دیا گیا جیسے کہ ان پر اضافہ کر لیا جاتا
ہے پس یہ ما ما ہو گیا پس ایک ہی لفظ کا دو مرتبہ استعمال کرنا ثقیل
تھا اس وجہ سے پہلے الف کو ہا سے بدل لیا اور یہ مہما ہو گیا
اور مہما شرط اور جزا کے کلمات میں سے ہے مگر محض اس کے
تلفظ سے نہ تو کلام پورا ہوتا ہے اور نہ کوئی معنے سمجھے جاتے ہیں
تاوقتیکہ دو کلمے اور نہ لائے جائیں جیسے تیرے قول مہما تفعل
افعل میں اور اس وقت اس کے لئے فعل کا لانا لازم ہوگا، ہاں
اگر صرف دو حرفوں یعنی مہ پر جو اکفف کے معنے میں ہے اقتصار
کیا جائے تو اکفف کے معنے سمجھ لئے جائیں گے یعنی تم اپنے مخاطب پر رکنے کو لازم اور ضروری قرار دیتے ہو۔

(وَاَمَّا الْوَصْفُ الَّذِيْ اِذَا اُرْدِفَ بِالنُّوْنِ نَقَصَ

(اور وہ وصف جس کے آخر میں اگر نون لگا دیا

صَاحِبُهٗ فِي الْعُيُوْنِ وَقُوِّمَ بِالدُّوْنِ وَخَرَجَ مِنَ الـزَّبُوْنِ وَتَعَرَّضَ لِلْهُوْنِ ؕ)

جائے تو اس کا صاحب آنکھوں سے گر جائے۔ اور قیمت کے اعتبار سے وہ کم ہو جائے اور وہ احمقوں کی جنس سے ہو جائے اور وہ ذلت سے پیش آئے)

فَهُوَ ضَيْفٌ إِذَا لَحِقَتْهُ النُّوْنُ اِسْتَحَالَ اِلٰى ضَيْفَنٍ وَهُوَ الَّذِيْ يَتْبَعُ الضَّيْفَ وَيَتَنَزَّلُ فِي النَّقْدِ مَنْزِلَةَ الزَّيْفِ۔

پس وہ ضیف ہے جب تم نون اس میں ملاؤ تو یہ ضیف سے پلٹ کر ضیفن ہو جائے گا اور ضیفن وہ ہے جو مہمان کے پیچھے پیچھے بغیر بلائے جانے (یعنی طفیلی) اور وہ نقد میں کھوٹے کے مرتبے میں اترے یعنی کھرے مہمان کے ساتھ وہ کھوٹے کا مرتبہ اختیار کرتا ہے یا وہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الْكَرَجِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ شَتَوْتُ[1] بِالْكَرَجِ[2] لِدَيْنٍ اَقْتَضِيْهِ۔ وَاَرَبٍ[3] اَقْضِيْهِ۔ فَبَلَوْتُ[4] مِنْ شِتَائِهَا الْكَالِحَ۔ وَصِرِّهَا النَّافِحَ۔ مَا عَرَّفَنِيْ جَهْدَ الْبَلَاءِ۔ وَعَكَفَ بِيْ عَلَى الْاِصْطِلَاءِ۔ فَلَمْ اَكُنْ اُزَايِلُ وَجَارِيْ۔ وَلَا مُسْتَوْقَدَ نَارِيْ۔ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ اُدَافِعُ اِلَيْهَا۔ اَوْ اِقَامَةِ جَمَاعَةٍ اُحَافِظُ عَلَيْهَا۔ فَاضْطُرِرْتُ فِيْ يَوْمٍ جَوُّهٗ مُزْمَهِرٌّ۔ وَدَجْنُهٗ مُكْفَهِرٌّ۔ اِلٰى اَنْ بَرَزْتُ مِنْ كِنَانِيْ لِمُهِمٍّ عَنَانِيْ۔ فَاِذَا شَيْخٌ عَارِي الْجِلْدَةِ۔ بَادِي الْجُرْدَةِ۔

التّرجمۃ والمطالب

(یہ پچیسویں مجلس جو کرجیہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا قرض کے وصول کرنے کے لئے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے مجھے شہر کرج میں جاڑے گذارنے پڑے مجھے وہاں کے سخت جاڑوں اور اس کی سردی کی ٹھنڈی ہواؤں کے اچھی خاصی مصیبت میں مبتلا کر رکھا تھا اور مجھے آگ تاپنے کی طرف مائل کر دیا تھا اور میں سوائے ضروریات کی مجبوری اور با جماعت ادائیگی نماز کے جس پر میں پابند تھا اپنے گھر اور آگ روشن ہونے کی جگہ سے بالکل جدا نہیں ہوتا تھا ایک دن جبکہ ہوائیں نہایت ٹھنڈک تھی اور کالے کالے بادل تہ بتہ تھے مجھے کسی ضروری کام کے لئے اپنے گھر سے نکلنا پڑا پس میں کیا دیکھتا ہوں اچانک ایک شیخ ننگا جو کپڑے پہنے ہوئے نہ تھا۔ اور وہ بالکل ہی ننگا تھا۔

تشریح لغات

[1] شتوت ای اقمت فی الشتاء یقال شتا بالبلد شتوا ای اقام به شتاءً از نصر و فی التنزیل رحلة الشتاء والصیف [2] بالکرج یہ مشہور شہر ہے اور یہ شہر سخت سردی میں مشہور ہے وہی بین اصبہان وہمدان اور بالکرج میں با فی کے معنی میں ہے [3] ارب بمعنی حاجت والارب فرط الحاجة المقتضی للاحتیال فی دفعه ثم یستعمل تارة فی الحاجة المفردة وتارة فی الاحتیال وان لم یکن حاجة یقال قد ارب الی کذا اربا ای احتاج الی حاجة

شدیدۃ از سمع و فی التنزیل ولی فیہا مآرب اخریٰ والی الاربۃ من الرجال ٤ نبلوت ای جربت وقاسیت از نصر ٥
من شتائہا الخ یہ مصدر ہے ای الشتاء الشدید والجمع اشتیۃ و شتی یقال شتاءٌ کالح ای شدید ضیق اور یہ شتاء وادی ہے
از نصر ککالح وجہہ کلوحًا وکلاحًا ای عبس فہو کالح از فتح وفی التنزیل تلفح وجوھہم النار وھم فیہا کالحون ٦ صرھا
بالکسر بمعنی سخت سردی وفی التنزیل کمثل ریح فیہا صرٌّ یعنی سخت ٹھنڈی ہوا۔ اور تیز آواز والی ہوا ٧ النافح المتحرک بالریح الباردۃ اور
یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال نفح الطیب نفحًا ای انتشرت رائحتہ ٨ ماعرفنی اس میں ما موصولہ ہے اور یہ بلوت کا مفعول ہے اور
عرف از تفعیل تعریف مصدر بمعنی دینا یقال عَرّفَت لام جبکہ وہ واقف کرا دے ٩ جہد البلاء یعنی بلاء کی مشقت یقال بلغ جہدہ ای
اقصیٰ قوتہ ١٠ عکف ای الزمنی التسخن بالنار عکوف مصدر از نصر یقال عکفتہ علی کذا ای حبسۃ علی ذلک والعکوف الاقبال
علی الشیٔ وملازمتہ علی سبیل التعظیم لہ ومنہ الاعتکاف وھو الاحتباس فی المسجد علی سبیل القربۃ وفی التنزیل سواء
العاکف فیہ والباد۔ فنظل لہا عاکفین ویعکفون علی اصنام لہم ١١ الاصطلاء مصدر از افتعال بمعنی تاپنا ١٢ وجاری ای بیتی
والرجاء بکسر الواو وفتحہا فی الاصل جحر الضبع وغیرہا والجمع اوجرۃ ١٣ مستوقد استیقاد مصدر از استفعال بمعنی آگ بھڑکانا
و مشتعل کرنا اور یہ اسم ظرف ہے بمعنی آگ بھڑکانے کی جگہ ١٤ اقامۃ جماعۃ سے مراد نماز کی ادائیگی جماعت کے ساتھ ١٥ جوہ بمعنی ہوا الجو
ما بین السماء والارض یعنی آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ والجمع جواء واجواءٌ ١٦ مزمہر بمعنی ٹھنڈی یہ اسم فاعل کا صیغہ اس کا مصدر ازمہرار ہے
افعلال سے یقال ازمہر الیوم ای اشتد بردہ وازمہر الوجہ ای کلح ومنہ الزمہریر ای البرد وقیل شدۃ البرد وفی التنزیل لا یرون
فیہا شمسا ولا زمہریرا ١٧ دوجنہ بمعنی بادل وابر سیاہ گھرا ہوا والدجن الغیم المطبق المظلم والجمع دجنٌ ودجان ودجون
وادجانٌ ١٨ مکفہر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اکفہرار مصدر از افعلال بمعنی بادل جو سیاہ اور تہ بتہ ہو یقال اکفہر السحاب ای تراکب
بعضہ علی بعض واسود ١٩ کنانی ای بیتی الکن والکنان چیز کی پوشیدگی اور حفاظت اور کنان کی جمع اکنۃ آتی ہے ٢٠ ملہم یہ اسم
فاعل کا صیغہ بمعنی شدید معاملہ اور مشغول کرنے والا معاملہ والجمع مہامّ ٢١ عنّی فی ای عرض لی یقال عنی الامر لفلان عنیا ای حدث
ونزل بہ از ضرب ٢٢ عاری الجلدۃ اس میں اضافت لفظیہ ہے ای عار جلدہ اور جلد کے معنی کھال کے ہیں اور یہاں اس سے خالی۔
بدن مراد ہے یقال رجل حاف من النعل والخف وعریان من الثیاب وحاسر من العمامۃ واعزل من السلاح واکشف
من الترس واميل من السیف واجم من الرمح واکثب من القوس ھذا التقسیم الخلو من اللباس والسلاح فقہ اللغۃ
٢٣ بادی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بدا بدوًّا وبداءً وبدوًا وبداءۃ سے جو نصر سے آتا ہے بمعنی ظاہر ہونا ٢٤ الجردۃ بالضم بمعنی برہنگی
(یعنی ننگا ہونا) اور بالفتح کے معنی پرانے بوسیدہ کپڑے کے آتے ہیں اور سمع سے یہ آتا ہے یقال جرد جردا جبکہ وہ ننگا ہو۔

وَقَدِ اعْتَمَّ بِرَيْطَةٍ. وَاسْتَثْفَرَ بِفُوَيْطَةٍ. وَحَوَالَيْهِ جَمْعٌ كَثِيفُ الْحَوَاشِيْ. وَهُوَ يُنْشِدُ وَلَا يُحَاشِيْ ؎

يَا قَوْمِ لَا يُنْبِئُكُمْ عَنْ فَقْرِيْ   أَصْدَقُ مِنْ عُرْيِيْ أَوَانَ الْقُرِّ   فَاعْتَبِرُوْا بِمَا بَدَا مِنْ ضُرِّيْ

بَاطِنَ حَالِيْ وَخَفِيَّ أَمْرِيْ   وَحَاذِرُوْا انْقِلَابَ سِلْمِ الدَّهْرِ   فَإِنَّنِيْ كُنْتُ نَبِيْهَ الْقَدْرِ

آوِيْ إِلٰى وَفْرٍ وَحَدٍّ يَفْرِيْ   تُفِيْدُ صُفْرِيْ وَتُبِيْدُ سُمْرِيْ   وَتَشْتَكِيْ كُوْمِيْ نَدَاةَ أَقْرِيْ

فَجَرَّدَ الدَّهْرُ سُيُوْفَ الْغَدْرِ

الترجمۃ والمطالب

اور وہ سر پر باریک اوڑھنی کا عمامہ باندھے ہوئے اور میلا کچیلا ریا پھٹے پرانے) چھوٹے سے کپڑے کا لنگوٹ کسے ہوئے تھا۔ اور اس کے آس پاس زیادہ جماعت خدام کی تھی (یا لوگ اس جھگیٹے کے کنارہ پر زیادہ موجود تھے) اور وہ نہایت بے باکی سے یہ اشعار پڑھ رہا تھا سے اے میری قوم (اے لوگو!) میری محتاجی پر تمہیں خبردار کرنے والی کوئی چیز اس سے زیادہ بھی نہیں کہ میں جاڑے میں ننگا ہوں۔ اور تم میری ظاہری تکلیف (میری بدحالی) سے میری اندرونی حالت اور پوشیدہ حالت کا اندازہ کر سکتے ہو اور صلح زمانہ کے پلٹنے سے ڈرو، پس تحقیق کہ میں بھی کبھی بلند مرتبہ والا تھا، اور میں مال کثیر کی طرف مائل تھا، اور تیز ہتھیار تھے۔ اور میرے دینار کارآمد تھے اور میرے نیزے ہلاک کرنے والے تھے، اور جہانی کی صبح کو میری بڑی کوہان والی بڑھیا اونٹنیاں شکایت کیا کرتی تھیں، لیکن بہت جلد زمانہ نے بے وفائی کی تلوار کو ننگا کر دیا۔

تشریح لغات

لہ اعتم از انفعال اعتمام مصدر بمعنی عمامہ باندھنا ۲ہ ریطۃ ثوب رقیق شبیہ الملحفۃ والجمع ریط و ریاط اور صاحب اساس الحکمات نے یہ معنے بیان کئے کہ وہ چادر یا اوڑھنی جس کی قیمت کم ہو ۳ہ استثفر۔ استثفار مصدر از استفعال بمعنے لنگوٹہ باندھنا یقال استثفر بالثوب اذا لواہ علی فخذیہ ثم اخرجہ من بینھما فشدّہٗ ویقال استثفر الکلب بذنبہ ای جعلہ بین فخذیہ واستثفر المصارع بثوبہ ای شنی طرفہ فاخرجہ من بین فخذیہ وغرزہ فی حجزتہ والثفر والثفر السیر الذی فی مؤخر السرج والجمع اثفارٌ ۴ہ و الفویطۃ تصغیر الفوطۃ وھی ما یا تزر بہ الخدم والجمع فوط وعند العامۃ ھی قطعۃ تنشف بھا الایدی وتسمّٰی ایضاً المنشفۃ والفعل فوّط من التفعیل ای البسہ فوطا ۵ہ حوالیہ حولُ اور حولی اور حَوَالُ اور حوالی ان سب کے معنی آس پاس کے آتے ہیں یقال تعد حولہٗ وحولیہ وحوالہٗ وحوالیہ جبکہ وہ آس پاس بیٹھیں ۶ہ کثیف از کرم یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنے بہت ہونا موٹا ہونا و گنجان ہونا ۷ہ الحواشی یہ حاشیۃ کی جمع ہے بمعنے خدام اور اس کے معنے کنارہ کے بھی آتے ہیں اور محشی نے کہا ہے اس سے مراد خادم ہے وقال استاذی مدظلہ اگر کنارہ کے معنے لئے جائیں تو بہت ہی مناسب ہیں اس لئے کہ مجمع کے کنارے پر اژدحام ہوا کرتا ہے ۸ہ لایحاشی از مفاعلہ حاشی یحاشی بمعنی ڈرنا و خوف کرنا ۹ہ یا قوم یہ اصل میں یا قومی تھا ۱۰ہ فقری مصدر بمعنی مفلسی وغم والجمع فقورٌ و مفاقرُ ۱۱ہ اصدق اس کی صفت محذوف ہے ای شئی اصدق یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے از نصر بمعنے زیادہ سچا ہے ۱۲ہ عری مصدر از سمع یقال عری یعری عریۃ وعریا من ثیابہ۔ جبکہ وہ ننگا ہو ۱۳ہ آوان یہ آونۃ کی جمع ہے بمعنے وقت ۱۴ہ القر بالضم بمعنے سردی و ٹھنڈک برد اور قر میں فرق ہے برد تو عام ہے اور قر وہ سردی جو جاڑے میں ہو یقال قرّ الیوم قرّا ای برد از نصر و ضرب و سمع ۱۵ہ فاعتبر واعتبار مصدر از انفعال بمعنی عبرت پکڑنا ۱۶ہ ضری بالضم بمعنے بدحالی یا نقصان اور ضر بالفتح دونوں معنی میں مستعمل ہے ۱۷ہ خفی ای امر الخفی خفی بمعنے لوگوں سے علیحدہ و مخفی جگہ میں رہنے والا ۱۸ہ حاذروا محاذرۃ مصدر از مفاعلہ بمعنے ڈرنا و مجردہ از سمع ۱۹ہ سِلم بالکسر بمعنے صلح کرنے والا یقال انا سلم لمن سالمنی وحربٌ لمن حاربنی یعنی میں صلح کرنے والوں کے لئے صلح جو اور لڑانے والوں کے لئے لڑاکا ہوں و بمعنی سلامتی ۲۰ہ الدہر بمعنی زمانہ طویل ولمبی مدت و انسان کے زندگی گذارنے کا زمانہ اور دہر عصر کا مرادف ہے و مصیبت و غایت و عادت والجمع ادہر و دہور ۲۱ہ نبیہ القدر میں اضافت لفظیہ ہے ای نبیہ قدری۔ نبیہ یہ صفت کا صیغہ ہے از نصر و سمع و کرم بمعنے شریف اور مشہور ہونا القدر بمعنی مرتبہ و طاقت و قوت و عزت و توانگری و کندھے کا سرا والجمع اقدارٌ ۲۲ہ آدی یہ ادی یادی سے ماخوذ ہے بمعنی لوٹنا و مائل ہونا فی التنزیل اذادی الفتیۃ الی

الکھف وساوی الی جبل یعصمنی من الماء ازضرب ٢٣ے وفر مصدر بمعنی بہت مال و توانگری اور یہ مال ومتاع ہی کیلئے نہیں بلکہ ہر چیز کے لئے عام ہے والجمع وفورٌ یقال وفوت کذا وفراً ای تممتہ وکملتہ ازضرب وفی التنزیل فان جھنم جزاؤکم جزاء موفورا ٢٤ے حد بمعنی تلوار کی دھار اور دو چیزوں کے درمیان کی روک والجمع حدود ٢٥ے یفری ازضرب فری مصدر بمعنی کاٹنا یقال فری الشئ جبکہ وہ چیز کو کاٹے اور پھاڑے ٢٦ے صفری یہ اصفر کی جمع ہے بمعنی سونا وزرد رنگ والا اور اس سے مراد دینار ہے اور مؤنث اس کا صفراء ہے ٢٧ے تبید وازافعال اور یہ مشتق ہے یا د سے بمعنے ہلک یقال بادت الشمس ای ھلکت ازضرب والمصدر بید ووبیاد وبیدودۃ وبیوۃ ٢٨ے سمری یہ اسمر کی جمع ہے بمعنی نیزہ ٢٩ے تشتکی اشتکاء مصدر ازانتعال بمعنی آپس میں شکایت کرنا ٣٠ے کومی القطعۃ من الابل اونٹوں کا گلہ ورلوڑ والجمع اکوامٌ وقیل الکوم جمع کوماء وھی الناقۃ العظیمۃ (بڑے کوہان والی اونٹنی) والاکوم مذکرھا وایضا الاکوم المرتفع وایضا الکوم الموضع المشوف ٣١ے اقری متکلم کا صیغہ ازضرب یقال قری الضیف قراءً جبکہ وہ مہمان کی میزبانی کرے ٣٢ے تجرد تجرید مصدر بمعنی ننگا کرنا وچھیلنا یقال جرّ والعود جبکہ وہ چھیلے وجرّ والجلد جبکہ وہ کھال اتارے وجرّد والسیف جب کہ وہ تلوار ننگی کرے۔

وَشَنَّ غَارَاتِ الرَّزَايَا الْغُبْرِ　　وَلَمْ يَزَلْ يَسْحَتُنِيْ وَيَبْرِيْ　　حَتّٰى عَفَتْ دَارِيْ وَغَاضَ دَرِّيْ

وَبَارَ سِعْرِيْ فِي الْوَرٰى وَشِعْرِيْ　　وَصِرْتُ نِضْوَ فَاقَةٍ وَعُسْرِ　　عَارِيْ الْمَطَا مُجَرَّدًا مِنْ قِشْرِيْ

كَأَنَّنِي الْمِغْزَلُ فِي التَّعَرِّيْ　　لَا دِفْءَ لِيْ فِي الصِّنِّ وَالصِّنَّبْرِ　　غَيْرُ التَّضَحِّيْ وَاصْطِلَاءِ الْجَمْرِ

فَهَلْ خِضَمٌّ ذُوْ رِدَاءٍ غَمْرِ　　يَسْتُرُنِيْ بِمُطْرَفٍ أَوْ طِمْرٍ　　طِلَابَ وَجْهِ اللّٰهِ لَا لِشُكْرِيْ

الترجمۃ والمطالب

اور مصائب گرد آلودہ کی چاروں طرف سے عام بوچھار کر دی اور مجھے وہ بیخ وبن (جڑ) سے اکھیڑنے کی ہمیشہ کوشش کیا کرتا تھا۔ اور وہ ہمیشہ مجھے کاٹتا اور چھیلتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے میرے گھر کو میٹ دیا اور میری اونٹنیوں کے دودھ کو خشک کر دیا (یعنی میرے مال کو برباد کر دیا) اور شوق میں میرا اور میرے شعروں کا بھاؤ گھٹ گیا (یعنی اب کوئی نہ میری قدر کرتا ہے اور نہ میرے اشعاروں کی) اور میں فاقہ اور تنگدستی کی وجہ سے دبلا ننگی پیٹھ والا اور اپنے لباس سے ننگا ہو گیا گویا میں ننگے ہونے کی وجہ سے تکلا معلوم ہوتا ہوں اور اتنی سخت سردی کے دنوں میں نہ میرے لئے کوئی گرم کپڑا ہے یا تو میں دھوپ میں بیٹھا رہوں یا آگ سے میں تاپتا رہتا ہوں، پس کیا کوئی سخی وسیع چادر والا ہے جو مجھے عمدہ چادر یا پرانی چادر (یا کپڑے) سے محض اللہ کی خوشنودی کے لئے جو نہ میرے شکریہ کا وہ خواستگار ہو ڈھانپ دے (یا ڈھک دے)

تشریح لغات

لہ شن یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے شنٌّ مصدر بمعنی چاروں طرف سے لوٹ مار کرنا یقال شن الغار علیھم شنًّا ای وجھھا علیھم من کل جانب وجھۃ ازنصر ٢ے غارات یہ غارۃ کی جمع ہے۔ اور غارۃ مصدر ہے بمعنے لوٹ ٣ے ارزایا یہ رزیۃٌ کی جمع ہے بمعنی بہت بڑی مصیبت ٤ے الغبر بمعنی سخت غبار آلودہ اور یہ غبراء کا جمع ہے یقال واہیۃ غبراء جبکہ سخت مصیبت اور ہولناک ہوا ما من قولھم غبر الشئ ای وقع فی الغبار کانھا تغرُّ الانسان او من الغبر ای البقیۃ واللہ اعلم ٥ے یسحتنی ای یستاصلنی یقال سحتہ سحتًا واسحتہ ای اھلکہ

واستاصه از فتح وضرب وفی القرآن المجید فیسحتکم بعذاب وقرئ فیسحتکم بعذاب. ومنه السحت المحظور الذی یلزم صاحبه العار کانه یسحت دینه ومروأته وفی القرآن اکالون للسحت ای لما یسحت دینهم وقال علیه السلام کل لحم نبت من سحت فالنار اولیٰ به ۷؎ یبری ای یقطع از ضرب یقال بری السهم او القلم جبکہ وہ تیر یا قلم تراشے ۸؎ عفت ای درست یقال عفت الریح الاثر جبکہ مٹادے از ضرب ۹؎ غاض ای نقص وذهب وجف یقال غاض الشئی وغاضه غیرہ ای نقص ونقصه غیرہ یتعدی ویلزم از ضرب وفی القرآن وغیض الماء وما تغیض الارحام وما تزداد از ضرب والمصدر غیض ومغاص پانی کا خشک ہونا و کم ہونا و پانی کا نیچے اترنا ۱۰؎ درّ بفتح الدال المهملة مصدر بمعنی دودھ و دودھ کی زیادتی وخون وبھلائی و بالضم بمعنے بڑا موتی ۱۱؎ بار ای کسد وضاع از نصر یقال بار الشئی بورًا وبوارًا ای ہلک والبوار فرط الکساد ولما کان فرط الکساد یؤدی الی الفساد عبر بالهلاک وفی القرآن المجید تجارة لن تبور ومکرا ولئک ہو یبور واحلوا قومهم دار البوار ورجل بائرٌ ای ہالک والجمع بورٌ وفی القرآن حتی نسوا الذکر وکانوا قوما بورا ۱۲؎ سعری بالکسر بمعنی نرخ دبھاؤ والجمع اسعار والسعر فی السوق تشبیها باستعار النار ۱۳؎ نضو فاقة ای صرت مهزولًا من الفاقة وشدة الامر والنضو المهزول من الحیوان والجمع انضاءٌ ۱۴؎ عسر مصدر بمعنی تنگدستی وسختی اور یہ یسر کی ضد ہے از سمع ۱۵؎ المطا بمعنے پیٹھ والجمع امطاءٌ ۱۶؎ قشر بالکسر بمعنے چھلکا ولباس والجمع قشورٌ ۱۷؎ المغزل بفتح المیم وکسرہا وضمها بمعنے تکلا والجمع مغازل وہو مثل یضرب لمن کان فی شدة الفقر والتعری یقال فلان اعریٰ من المغزل وانما ضرب به المثل لان الغازلة تنزع منه ما تلبسه من الغزال ۱۸؎ التعری یہ تفعل سے مصدر ہے بمعنی ننگا ہونا یقال عری من ثوبه یعری فهو عارٍ وعریانٌ از سمع وفی القرآن المجید ان لک ان لا تجوع فیها ولا تعریٰ ۱۹؎ وقت دفٌّ کے معنی گرمائی وسخت گرمی والجمع ادفاءٌ اور یہاں اس سے مراد گرم کپڑے ہیں ۲۰؎ العمن والصبر هما من ایام العجوز تاتی فی عجز اولها الصّن ثم الصنبر ثم الوبر ثم الامر المرتمر ثم المطلل ثم مطفئ الجمر او مکفی الظعن اور ایام عجوز سات دن کہلاتے ہیں جن میں سخت جاڑا پڑا ہے ۴ دن تو آخر فروری کے اور تین دن شروع مارچ کے ان دنوں کے نام یہ ہیں جو اوپر بتائے گئے ہیں ان ایام میں عرب میں اتنی سخت سردی پڑتی تھی کہ ان کے جانور تک ہلاک ہوجاتے تھے اور عام لوگ ان ایام کو مستقرضات کہتے ہیں ۲۱؎ التضحی مصدر از تفعل بمعنی آفتاب میں بیٹھنا ۲۲؎ اصطلاء الجمر بمعنی آگ سے تاپنا وفی القرآن لعلکم تصطلون اصطلاء مصدر از افتعال بمعنے تاپنا۔ الجمر یہ جمرةٌ کی جمع ہے بمعنی دهکتا ہوا انگارہ ۲۳؎ خضم وہو الجواد المعطی الکریم وہو فی الاصل البحر المعظم وشبه به لکثرة جودہ. والعیلق الکریم والجواد الواسع الخلق وکثیر العطیة واسیدغ والحعباء نحوہ والاریحی الذی یرتاح للندی والخضرم الکثیر العطیة واللهوم الواسع الصدر والانق الذی بلغ النهایة فی الکرم ۲۴؎ رداء غمر ای رداء واسع ای ذو عطاء کثیر یقال فلان غمر الرداء ای کثیر العطاء ۲۵؎ بمطرف ای رداء من خز ذو اعلام والجمع مطارف ۲۶؎ طمر الثوب البالی والجمع اطمار ۲۷؎ طلاب وجه الله ای خالصًا لوجه الله تعالیٰ۔

ثُمَّ قَالَ يَا اَرْبَابَ الثَّرَاءِ. الرَّافِلِيْنَ فِي الْفَرَاءِ. مَنْ اُوْتِيَ خَيْرًا فَلْيُنْفِقْ. وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يُرْفِقَ فَلْيُرْفِقْ. فَاِنَّ الدُّنْيَا غَدُوْرٌ. وَالدَّهْرَ عَثُوْرٌ. وَالْمُكْنَةَ زَوْرَةُ طَيْفٍ. وَالْفُرْصَةَ مُزْنَةُ صَيْفٍ. وَاِنِّيْ وَاللهِ لَطَالَمَا تَلَقَّيْتُ الشِّتَاءَ بِكَافَاتِهِ. وَاَعْدَدْتُ الْاُهَبَ لَهُ قَبْلَ مُوَافَاتِهِ. وَهَا اَنَا الْيَوْمَ يَا سَادَتِيْ. سَاعِدِيْ وِسَادَتِيْ. وَجِلْدَتِيْ بُرْدَتِيْ. وَحَفْنَتِيْ جَفْنَتِيْ. فَلْيَعْتَبِرِ الْعَاقِلُ بِحَالِيْ. وَلْيُبَادِرْ صَرْفَ اللَّيَالِيْ. فَاِنَّ السَّعِيْدَ مَنِ اتَّعَظَ بِسِوَاهُ. وَاسْتَعَدَّ لِمَسْرَاهُ. فَقِيْلَ لَهُ قَدْ جَلَوْتَ عَلَيْنَا اَدَبَكَ فَاجْلُ لَنَا نَسَبَكَ.

الترجمة والمطالب

پھر وہ کہنے لگا اے اصحاب ثروت اور پوستینوں میں نازسے اکڑ کر چلنے والو جس کو اللہ نے مال دیا ہے پس چاہیئے کہ وہ خرچ کرے اور جو شخص نفع پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے پس وہ نفع پہنچائے کیونکہ دنیا بہت ہی غدار ہے اور زمانہ لغزش کرنے والا ہے اور مال داری یہ محض خواب وخیال اور فراغت وفرصت گرمیوں کا بادل ہے اور خدا کی قسم میں جاڑوں سے اس کے کافوں (جس کے اول میں کاف ہے اس سے مراد سردی کے ضروریات کے سامان مراد ہیں) سے ملا اور سردی کے موسم سے پہلے ہی میں تیار کرلیتا تھا لیکن آج اے میرے سردارو! یہ میری حالت ہے کہ میری کلائی (یا بازو) میرا تکیہ ہے اور میری چادر میری کھال ہے۔ اور ہتھیلی میرا پیالہ ہے پس عقل مند کو چاہیئے کہ وہ میری اس حالت سے عبرت حاصل کرے اور اس کو زمانہ کی گردش سے پہلے کچھ کرلینا چاہیئے تحقیق کہ نیک بخت انسان وہ ہے کہ اپنے سوا دیعنی غیر سے) وہ نصیحت حاصل کرے۔ اور اپنے سفر کے لئے وہ تیار ہوجائے پس اس سے یہ کہا گیا کہ تو نے اپنا علم وادب ہم پر ظاہر کردیا، اور اب تو ہم سے اپنا نسب بیان کر (یعنی بتلا)

تشریح لغات

[۱] ارباب الثراء ای اصحاب الاموال الکثیرة یقال ثرا المال ثراء وثری ثری ای کثر وترب الرجل ای کثر ماله از نصر وسمع [۲] الرافلین ای المتبخترین یقال رفل رفلا ورفولا ای جر ذیله وتبختر فهو رافل از نصر [۳] فی الفراء یہ فروة کی جمع ہے بمعنے پوستین ہی کسائ تتخذ من اوبار الابل [۴] خیلای مالا [۵] یرفق ارفاق مصدر از افعال بمعنے نفع وفائدہ پہنچانا [۶] غدور ای کثیر الغدر والغدر ضد الوفاء والجمع غدر [۷] عثور بمعنی بہت گرنیوالا اور بہت پھسلنے والا [۸] المکنة ای المقدرة والاستطاعة وفی القرآن المجید ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم [۹] زورة بمعنے زیارت کرنا دیکھنا [۱۰] طیف الخیال الطائف فی النوم یقال طاف الخیال طیفا ای جاء فی المنام از ضرب [۱۱] الفرصة مزنة صیف یہ ضرب المثل ہے ایسے وقت میں جبکہ وہ شئ جلدی سے ختم ہوجائے ای سحابة لادوام لها۔ مزنة بادل کا ٹکڑا وبارش. صیف بمعنی موسم گرما والجمع اصیاف والصیف مقابل للشتاء وفی القرآن المجید رحلة الشتاء والصیف [۱۲] تلقیت تلقی مصدر از تفعل بمعنی ملاقات کرنا اور چلنا اور استقبال کرنا [۱۳] بکافاته ای بسبعة اشیاء حرف اول لکل منها کاف وسیاتی ذکرها فی آخر المقامة فی تبیین لابن سکرة [۱۴] الاهب یہ اهبة کی جمع ہے بمعنے سامان یقال اخذ اهبته للسفر [۱۵] موافاة مصدر از مفاعله بمعنی آنا اور پہنچنا [۱۶] ساعد بمعنی بازو وکلائی والجمع سواعد [۱۷] وسادتی بمعنے تکیہ والجمع وسادات ووسائد یقال وسّد الوسادة توسیدا ای جعلها تحت رأسه وسادتی یہ مبتدا اور ساعدی کی خبر ہے ای صار ذراعی وسادة لی لضیق الحال [۱۸] جلدتی بمعنی کھال کا ٹکڑا یا کھال کی قسم والجمع جلد [۱۹] بردتی بمعنے کالاکمبل والجمع برد [۲۰] حفنتی بالحاء المهملة (لپ) ای ملاء الکفین واراد ههنا الکف واعلم ان الحفنة بالکف والحثیة بالکفین والضبثة ما یحمل بین الکفین [۲۱] جفنتی بمعنی پیالہ والجفنة مخصوصة لوعاء الاطعمة والجمع جفان وفی القرآن المجید وجفان کالجواب [۲۲] اتعظ اتعاظ مصدر از افتعال بمعنے نصیحت حاصل کرنا [۲۳] لمسراه یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی رات کو چلنا اور یہاں اس سے مراد سفر ہے [۲۴] جلوت از نصر یقال جلا الامر جبکہ وہ واضح کرے اور ظاہر کرے [۲۵] نسبک مصدر بمعنی قرابت ورشتہ داری والجمع انساب۔

فَقَالَ تَبًّا لِمُفْتَخِرٍ بِعَظْمٍ نَخِرٍ (بوسیدہ) اِنَّمَا الْفَخْرُ بِالتُّقٰی. وَالْاَدَبِ الْمُنْتَقٰی (ای مختار وبرگزیدہ) ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

لَعَمْرُكَ (ای اقسم بحیاتک) مَا الْاِنْسَانُ (جواب القسم) اِلَّا ابْنُ یَوْمِهٖ (منسوب باحوال موجودہ خود) ... عَلٰی مَا تَجَلّٰی (ظہر) یَوْمُهٗ لَا ابْنُ اَمْسِهٖ (ای منسوب باحوال گذشتہ خود)

وَمَا الْفَخْرُ بِالْعَظْمِ الرَّمِيْمِ وَإِنَّمَا ۔۔۔ فَخَارُ الَّذِیْ يَبْغِی الْفَخَارَ بِنَفْسِهٖ

ثُمَّ إِنَّهٗ جَلَسَ مُحْقَوْقِفًا. وَاجْرَنْثَمَ مُقَفْقِفًا. وَقَالَ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ غَمَرَ بِنَوَالِهٖ. وَاَمَرَ بِسُؤَالِهٖ. صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ. وَاَعِنِّیْ عَلَى الْبَرْدِ وَاَهْوَالِهٖ. وَاَتِحْ لِیْ حُرًّا يُؤْثِرُ مِنْ خَصَاصَةٍ وَّيُوَاسِیْ وَلَوْ بِقُصَاصَةٍ. (قَالَ الرَّاوِیْ) فَلَمَّا تَجَلّٰى عَنِ النَّفْسِ الْعِصَامِيَّةِ. وَالْمُلَحِ الْاَصْمَعِيَّةِ

الترجمۃ والمطالب

پس وہ کہنے لگا بلا کی ہو جو بوسیدہ ہڈیوں پر شیخی مارے اور اس پر فخر کرے اور حقیقت میں ناز تو صرف پرہیزگاری اور کمال علم پر ہے اس کے بعد اُس نے یہ شعر پڑھے ؎ تیری بقا دیا تیری جان عزیز) کی قسم انسان تو صرف موجودہ دن کا بیٹا ہے اس نے کیا کر دکھایا نہ گذری ہوئی کل کا۔ بوسیدہ ہڈیوں پر ناز کرنا بیکار ہے ہاں فخر کرنیوالوں کو اپنی ذات پر فخر کرنا چاہیئے۔ پھر وہ بیٹھا ٹیڑھا ہو کر (یعنی جھک کر) اور وہ دانت بجاتا ہوا (کانپتا ہوا) سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور یہ دعا مانگنے لگا۔ اے اللہ تیری وہ ذات ہے جس نے اپنی بخشش کے ذریعہ سے ڈھانپا، اور تو نے اپنی ذات سے مانگنے کا حکم دیا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آنجناب کی آل پر رحمت نازل فرما، اور جاڑے اور اس کی مصیبتوں پر تو میری مدد کر اور میرے لئے تو کوئی ایسا جوانمرد شریف مقرر اور تجویز کرے جو اپنی ضروریات پر مجھے ترجیح دے اور وہ میری مدد کرے اگرچہ تھوڑی چیز (یا شئی حقیر) سے ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتا ہے جب اس نے اپنی عصام جیسی ذات اور اصمعی جیسی نمکین باتوں کو ظاہر کیا۔

تشریح لغات

لہ تبا ای خسرا نا وھلا کا یقال تب الشئی ای قطعہ وتبّ فلانا ای اھلکہ والمصدر تب وتببت وتباب ویقال تبالہ ای الزمہ اللہ خسرانا وھلاکا وتبت یداہ ای خسرتا وتبت فلانا ای قالہ تبالک اھلکہ ٢ نخر مصدر بمعنی بوسیدہ ہڈی از سمع یقال نخر العود والعظم ونحوہ لکڑی یا ہڈی بوسیدہ ہو جائے فھو ناخر ونخر وفی القراٰن المجید ائذا کنا عظاما نخرۃ ٣ الفخر المباھاۃ فی الاشیاء الخارجۃ عن الانسان کالمال والجاہ وفی القراٰن المجید لا یحب کل مختال فخور از فتح ٤ بالتقے بمعنی تقوی یعنی پرہیزگاری یہ تقاۃ کی جمع ہے ٥ المنتقی ای المختار والمنتخب یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از انفعال یقال انتقے العظم جبکہ وہ ہڈی سے گودا نکالے ٦ ابن یوم دن کا بیٹا اس سے مراد اپنی موجودہ حالت ہے ٧ تجلی از تفعل تجلی مصدر بمعنی ظاہر ہونا ٨ ابن امسہ کل کا بیٹا اس سے مراد اس کی گزشتہ حالت ہے ٩ الرمیم رمیم اور رمام دونوں کے معنے بوسیدہ کے ہیں ١٠ جلس از نصر جلوس مصدر بمعنی بیٹھنا جلوس اور قعود میں فرق ہے قعود میں زیادہ بیٹھنا ہے بخلاف جلوس کے اس میں زیادہ بیٹھنا نہیں ہے ١١ محقوقفا حقیقاف سے یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے بہت ٹیڑھا ہونے والا ای منحنیا یقال حقف الظبی حقوفا ای کان منطویا کالحقف وقد انحنی وتثنی از نصر وایضا حقف الظبی ای ربض فی حقف من الرمل وحقف الشئی ای اعوج واحقوقف ای طال فی اعوجاج والحقف ما اعوج من الرمل واستطال والجمع احقاف وحقوف وحقاف وحقفۃ وجمع الجمع الحقائف ١٢ اجرنثم ای انقبض بعضہ الی بعض وبمعناہ تجرثم یقال اجرنثم الرجل ای سقط من علو الی اسفل واجتمع وانقبض مرتعدا او اجرنثم بمعنی لزم موضعہ ١٣ مقفقفا ای مرتعدا من البرد یقال قفقف النبت ای یبس وتفقفف البعیر۔ یعنی اپنے دونوں جبڑوں کو ملائے ١٤ غمر از نصر بمعنی ڈھانکنا یقال غمر فلانا

بفضلہ یعنی اس نے فلاں کو اپنے فضل اور احسان سے ڈھانپ لیا ۱۵ نوالہ اس میں با روسیلہ کے لئے ہے نوال بمعنی داد و دہش وحصہ و درستی ۱۶ وامر بسؤالہ یرید قولہ تعالیٰ واسالوا اللہ من فضلہ ۱۷ اتیح از افعال ای قدر اتاحۃ مصدر یقال اتاحہ اتاحۃً جبکہ وہ تیار کر دے مقدر کرے ۱۸ خصاصۃ بمعنے محتاجی وفی القرآن المجید یوثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اور یہ ماخوذ خصاص الباب سے ہے بمعنے دروازہ کی جھری و برقع وغیرہ کا سوراخ و مکان وغیرہ میں شگاف اور اس کا واحد خصاصۃٌ ہے ۱۹ بقصاصۃ القصاصۃ ما یقص من الظفر والشعر یعنی بال یا ناخن تراشہ ہو اگر جائے والمراد ہہنا القلیل من العطاء ۲۰ جلی ای کشف تجلیۃ مصدر از تفعیل بمعنی ظاہر کرنا یقال جلّی عن ضمیرہ جبکہ وہ مافی الضمیر کو ظاہر کرے ۲۱ العصامیۃ اس میں یائے نسبت کی ہے اور تاء تانیث کی یہ منسوب ہے عصام بن شہر بن الحارث الجرمی جو نعمان بن المنذر کا دربان تھا۔ اور مقرب تھا نہ تو وہ خود شریف تھا۔ اور نہ شریفوں کے زیر سایہ اس کی پرورش ہوئی تھی لیکن وہ نہایت صائب الرائے تجربہ کار فصیح اور بلیغ تھا یہ ضرب المثل ہے کن عصامیا ولا تکن عظامیا یعنی خود میں کمال جوہر ہونا چاہیے اور آبا و اجداد کی مردہ ہڈیوں پر ناز اور فخر نہ کرنا چاہیے ۲۲ الملح الاصمعیۃ یعنی اصمعی کی عجیب و غریب نادر باتیں اصمعی کا نام ابوسعید عبدالملک ابن قریب الباہلی ہے یہ رشید کے ندماء میں سے تھے اور رشید یہ خلفائے عباسیہ میں پانچواں بادشاہ تھا۔ اور اصمعی یہ نہایت خوش عالم متبحر تھے۔ اور ابو نواس نے یہ کہا ہے کہ اصمعی اس بلبل کے مانند ہیں جو پنجرے میں ہو اور ہر دم وہ نئی داستان سے گائے۔

جَعَلْتُ مَلَاْمِحُ عَيْنِيْ تَعْجُمُهُ. وَمَرَامِيْ لَحْظِيْ تَرْجُمُهُ. حَتّٰى اسْتَبَنْتُ اَنَّهُ اَبُوْزَيْدٍ. وَاَنَّ تَعَرِّيَهُ اُحْبُوْلَةُ صَيْدٍ. وَلَمَحَ هُوَ اَنَّ عِرْفَانِيْ قَدْ اَدْرَكَهُ. وَلَمْ يَكُنْ اَنْ يَهْتِكَهُ. فَقَالَ اُقْسِمُ بِالسَّمَرِ وَالْقَمَرِ. وَالزُّهْرِ وَالزَّهَرِ. اَنَّهُ لَنْ يَسْتُرَنِيْ اِلَّا مَنْ طَابَ خِيْمُهُ. وَاُشْرِبَ مَاءَ الْمُرُوْءَةِ اَدِيْمُهُ. فَعَقَلْتُ مَا عَنَاهُ وَاِنْ لَمْ يَدْرِ الْقَوْمُ مَعْنَاهُ. وَسَاءَنِيْ مَا يُعَانِيْهِ مِنَ الرَّعْدَةِ وَاقْشِعْرَارِ الْجِلْدَةِ. فَعَمَدْتُ لِفَرْوَةٍ هِيَ بِالنَّهَارِ رِيَاشِيْ. وَفِي اللَّيْلِ فِرَاشِيْ. فَنَضَوْتُهَا عَنِّيْ. وَقُلْتُ لَهُ اقْبَلْهَا مِنِّيْ. فَمَا كَذَّبَ اَنِ ازْدَرَاهَا. وَعَيْنِيْ تَرَاهَا. ثُمَّ اَنْشَدَ ؎

الترجمۃ والمطالب

تو میری نگاہ نے اس کو آزمانا شروع کیا اور میری آنکھ کے تیر اس پر پڑنے لگے یہاں تک کہ میں نے معلوم کر لیا کہ تحقیق وہ ابوزید ہی ہیں اور ان کا ننگا ہونا یہ محض شکار پھانسنے کا جال ہے اور وہ بھی یہ سمجھ کر کہ میں اس کو پہچان چکا ہوں۔ اپنی پردہ دری کے خوف سے یوں کہنے لگا۔ میں اندھیری رات کے چاند کے چمکتے ہوئے ستاروں اور کلیوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں میری پردہ پوشی وہ ہی شخص کر سکتا ہے جس کی پاکیزہ عادت ہو اور جس کی کھال میں مروت کا پانی راسخ ہو۔ پس میں اس کے مطلب کو جو اس نے ارادہ کیا تھا سمجھ گیا اگرچہ دوسرے لوگ نہ سمجھ سکے چونکہ میں اس کی کپکپی اور رونگٹے کھڑے ہوتے دیکھ کر سخت تکلیف محسوس کر رہا تھا۔ لہٰذا میں نے اپنا پوستین جو دن میں میرے لئے باعث زینت (یعنی اوڑھنا) اور رات کے وقت وہ میرا بچھونا تھا۔ نکال کر اس سے کہنے لگا کہ تم اس کو میری طرف سے قبول کر لیں اس نے فوراً میرے دیکھتے میں وہ پوستین پہن لی پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔؟

تشریح لغات

۱ ملامح یہ لمحۃ کی جمع علی غیر لفظہ ہے واللمحۃ النظرۃ بالعجلۃ یعنی جلدی کی نگاہ یقال رایتہ لمحۃ البرق یعنی میں نے اس کو دیکھا اتنی دیر جتنی دیر میں ایک مرتبہ بجلی چمکتی ہے ۲ تعجمہ عجم مصدر بمعنی پکڑنا، آزمانا از نصر یقال

عجم الشئ جبکہ وہ امتحان کرے اور آزمائے وعجم السیف جبکہ وہ تجربہ کے لئے تلوار کو حرکت دے وعجم العود جبکہ وہ دانت سے کاٹ کر لکڑی کی سختی نرمی معلوم کرے ۳ له مرامی اس کا واحد مرماۃ ہے یعنے چھوٹا و کمزور تیر ۴ له ترجمہ یہ رجم سے مشتق ہے بمعنی پتھر پھینکنا و پتھر مارنا و پتھراؤ کرنا و لعنت کرنا و گالی دینا و چھوڑنا و دھکیلنا از نصر ۵ له استبنت استبانۃ مصدر از استفعال بمعنی معلوم کرنا اور کسی چیز کی وضاحت طلب کرنا ۶ له تعریہ مصدر از تفعل بمعنی ننگا ہونا ۷ له احبولۃ یعنے پھندا و جال ۸ له لمح از فتح لمحٌ مصدر بمعنی در دیدہ نظر سے دیکھنا یقال لمح الرجل الشئ والی الشئ جبکہ وہ در دیدہ نظر سے دیکھے ۹ له یہتکہ ہتک مصدر از ضرب بمعنی پردہ پھاڑنا یقال ہتک الستر ونحوہ جبکہ وہ پردہ پھاڑے اور کاٹ کر وہ علیحدہ کرے یا اس میں سوراخ کرے ۱۰ له بالسمر یطلق علے سواد اللیل و الحدیث فیہ وظل القمر و فی بعض النسخ بالشمس والقمر ۱۱ له الزہر یہ زہرۃ کی جمع ہے یعنے روشن تارے ۱۲ له الزہر بالفتح یہ زہرۃ کی جمع ہے یعنے کلی و زرد پھول ۱۳ له خیمہ بکسر الخاء بمعنی طبیعت و یقال خام الرجل ای اقام بالمکان وخام منہ ای جبن ونکص وخام القوم فی القتال ای لم یظفروا الخیر وخام رجلہ ای دفعہا از ضرب والمصدر خیم وخیام وخیوم وخیومۃ ۱۴ له ماد المروأۃ ای الفعل الجمیل ۱۵ له ادیمہ ای جلدہ پکا ہوا چمڑا و ادیم النہار دن کی روشنی و ادیم الضحیٰ چاشت کی ابتداء و ادیم اللیل رات کی تاریکی والجمع اَدَم واُدُم واَدِمَۃ واٰدَامٌ ۱۶ له فعقلت از ضرب عقل ومعقول مصدر یقال عقل الغلام جبکہ لڑکا سمجھدار ہو اور دانا ہو وعقل الشئ جبکہ وہ سمجھے اور تدبیر کرے ۱۷ له عنایہ فعل ماضی کا صیغہ از ضرب یقال عنی عنیا وعنایۃ بما قالہ کذا جبکہ وہ مراد لے ۱۸ له ساءنی ای احزننی سوء مصدر از نصر یقال ساء یسوء سوءا وسواءً وسواءۃ وسوائیۃ ومساءً ومسائیۃً الامر فلانا جبکہ غمگین کرے۔ اور مکروہ سلوک کرے ۱۹ له یعانیہ معاناۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مشقت اور تکلیف میں ڈالنا ۲۰ له الرعدۃ بالکسر اسم مصدر بمعنی کپکپانا ۲۱ له اقشعرار مصدر از افعلال بمعنی کھڑا ہونا و کانپنا و فی القرآن المجید تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ۲۲ له فروۃ بالوں سمیت سر کی کھال اور عورت کا سربند اور پوستین ۲۳ له ریاشی ای لباسی والریش للطائر کاب للانسان واستعیر للثیاب و فی القرآن المجید وریشا ولباس التقویٰ ۲۴ له فراشی بمعنی بچھونا والجمع فرش و فی القرآن جعل لکم الارض فراشاً وفرش مرفوعۃ ۲۵ له فنضوتہا ای نزعتہا از نصر یقال نضا الثوب عنہ جبکہ وہ کپڑے اتارے ونضا السیف من غمدہ جبکہ وہ تلوار کو میان سے سوتے ونضا الرجل من ثوبہ جبکہ وہ ننگا کرے ۲۶ له فما کذب اس میں ما نافیہ کذب از تفعیل یقال کذب عن امر ارادہ جبکہ وہ رک جائے وما کذب ان فعل کذا یعنی اس نے کرنے میں دیر نہیں کی اور یہی اخیر معنے یہاں مراد ہیں ۲۷ له افتراہا از افتعال افتراء مصدر اور یہ فروۃ سے ماخوذ ہے یقال افتری الفرد جبکہ وہ پوستین پہنے

لِلّٰہِ مَنْ اَلْبَسَنِیْ فَرْوَۃً ۞ اَضْحَتْ مِنَ الرِّعْدَۃِ لِیْ جُنَّۃً
اَلْبَسَنِیْھَا وَاقِیًا مُھْجَتِیْ ۞ وَقِیْ شَرَّ الْاِنْسِ وَالْجِنَّۃِ
سَیَکْتَسِیْ الْیَوْمَ ثَنَائِیْ وَفِیْ ۞ غَدٍ سَیَکْسِیْ سُنْدُسَ الْجَنَّۃِ

قَالَ فَلَمَّا فَتَنَ قُلُوْبَ الْجَمَاعَۃِ۔ بِافْتِنَانِہٖ فِی الْبَرَاعَۃِ۔ اَلْقَوْا عَلَیْہِ مِنَ الْفِرَاءِ الْمُغْشَاۃِ وَالْجِبَابِ الْمُوْشَاۃِ۔ مَا اَدَّہٗ ثِقْلُہٗ۔ وَلَمْ یَکَدْ یُقِلُّہٗ۔ فَانْطَلَقَ مُسْتَبْشِرًا بِالْفَرَجِ۔ مُسْتَسْقِیًا لِلْکَرَجِ۔ وَتَبِعْتُہٗ اِلٰی حَیْثُ ارْتَفَعَتِ التَّقِیَّۃُ۔ وَبَدَتِ السَّمَاءُ نَقِیَّۃً۔ فَقُلْتُ لَہٗ لَشَدَّ مَا قَرَسَکَ الْبَرْدُ۔ فَلَا تَتَعَرَّ مِنْ بَعْدُ۔ فَقَالَ ذٰلِکَ لَیْسَ مِنَ الْعَدْلِ۔ سُرْعَۃُ الْعَذْلِ۔

الترجمۃ والمطالب | مجھے پوستین پہنانے والے کا خدا بھلا کرے جو میری کپکپی کے لئے ڈھال بن گئی اور اس نے مجھے پوستین

کیا پہنایا گویا اس نے میری جان بچائی خدا کرے وہ بھی انسان اور جن کے شر سے بچا رہے اگر یہ آج میری تعریف کا لباس پہنے ہوئے ہے تو کل کو یہ جنت کے ریشمی کپڑے کا لباس پہنایا جائے گا۔ راوی کہتا ہے جب جماعت کے دلوں کو اس نے اپنے رنگ برنگ کلام فصیح کا فریفتہ بنالیا تو لوگوں نے اس کو پوستینیں پیش کیں۔ اور منقش جبّے دیئے کہ وہ بوجھ سے دب گیا۔ اور اس کو ان کے اٹھانے کی ہمت نہ ہوئی تب وہ بخشش سے خوش ہو کر شہر کرج کے لئے بارش کی (سیرابی) دعا مانگتا ہوا چل دیا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس جگہ پہنچا جہاں کسی قسم کا ڈر نہ تھا۔ اور آسمان صاف نظر آرہا تھا۔ پس میں نے اس سے کہا کہ واقعی بڑی سخت سردی نے تجھے ٹھنڈا کر رکھا ہے۔ پس تو اس کے بعد کبھی ننگا نہ ہو اس نے جواب دیا کہ تیری خرابی ہو فوراً بلا سوچے مجھے ملامت کرنا یہ کوئی انصاف نہیں ہے۔

تشریح لغات

ؔ للہ یہ کلمہ تعجب ہے ؔ جنۃ بالضم بمعنے ڈھال در پردہ والجمع جنن وفی القرآن المجید اتخذوا ایمانہم جنۃ ؔ واقیا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے وقی یقی سے از ضرب یقال وقی فلانا وقایۃ ووقیا جبکہ وہ حفاظت کرے اور تکلیف سے بچائے ؔ مہجتی بمعنے جان وروح والجمع مہج ومہجات ؔ وقی از تفعیل توقیہ مصدر حفاظت کرنا یقال وقی فلانا جبکہ وہ حفاظت کرے ؔ الجنۃ بالکسر بمعنے جن اس کا واحد جنی ہے ؔ سیکتسی اکتسا مصدر از افتعال بمعنی لباس پہننا وفی القرآن المجید فکسونا العظام لحما ؔ سندس بالضم الرقیق من الدیباج والاستبرق الغلیظ منہ یعنی سندس کے سبز ریشمی کپڑے کے معنی ہیں وفی القرآن المجید عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق ؔ الجنۃ بالفتح بمعنے باغ وبہشت والجمع جنان وجنات ؔ فتن از ضرب بمعنے تعجب میں ڈالنا اور مائل کرنا اور فریفتہ کرنا اور میں ڈالنا والمصدر فتن وفتون ؔ بافتنانہ یہ باب انفعال سے مصدر ہے بمعنے رنگ برنگ کلام ؔ البراعۃ مصدر از نصر وسمع وکرم یقال برع براعۃ وبروعا جبکہ وہ علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہو ؔ المغشاۃ تغشیۃ مصدر از تفعیل یقال غشی الشیئ وعلی الشیئ جبکہ وہ ڈھانکے ؔ الجباب بمعنے جبۃ وزرہ اور یہ جبۃ کی جمع ہے اور اس کی جمع جبب بھی آتی ہے ؔ الموشاۃ از تفعیل ای المزینۃ والمنقوشۃ بالرقم ؔ آدہ از نصر یقال آدہ الحمل ای اثقلہ فہو ایدٌ وذاک مؤدٌ وایضا ادہ لامر اذا ثقل علیہ والمصدر اودٌ اوودٌ وایضا اود بمعنی اعوج از سمع والمصدر اودٌ وفی القرآن المجید ولا یؤدہ حفظہما ای لا یثقلہ حفظ السموات والارض ؔ یقلہ از افعال یقال اقل الشیئ جبکہ وہ بلند کرے اور اس کو اٹھائے ؔ الفرح محرکۃ بمعنے کشادگی ؔ مستسقیا استسقاء مصدر از استفعال بمعنی بارش طلب کرنا منہ صلوۃ الاستسقاء والمراد منہ بان یسقیہا اللہ تعالیٰ وان یرسل علیہا مدرارا ؔ التقیہ مصدر بمعنی خوف وڈر ؔ نقیۃ بمعنے صاف وستھرا یقال بدت السماء نقیۃ ای ظہرت السماء صافیۃ لا غیم فیہا وہو مثل یضرب لخلو الموضع من الناس وکونہ فیہ وحدہ ؔ لشد اس میں لام جواب قسم کے لئے ہے شد از نصر وضرب شد مصدر بمعنے سخت ہونا ومضبوط کرنا وباندھنا وکسنا ؔ قرس از تفعیل یقال قرس البرد فلانا تقریسا ای اشتد علیہ ویقال قرس البرد قرسا وقرس قرسا ای اشتد از ضرب وسمع ؔ لا تعر تعری مصدر از تفعل بمعنی ننگا ہونا ؔ ویک ای عجبا لک یہ کلمہ ہے جو وے اور کاف خطاب سے مرکب ہے۔

فَلَا تَعْجَلْ بِلَوْمٍ هُوَ ظُلْمٌ. وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ. فَوَالَّذِي نَوَّرَ الشَّيْبَةَ وَطَيَّبَ تُرْبَةَ طَيْبَةَ لَوْلَمْ أَتَعَرَّ لَرَجَعْتُ بِالْخَيْبَةِ. وَصَفِرَ الْعَيْبَةُ. ثُمَّ نَزَعَ إِلَى الْفِرَارِ. وَتَزَرَّعَ بِالْإِكْفِهْرَارِ. وَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ شِنْشِنَتِي الْإِنْتِقَالُ مِنْ صَيْدٍ إِلَى صَيْدٍ. وَالْإِنْعِكَافُ مِنْ عَمْرٍو إِلَى زَيْدٍ. وَأَرَاكَ قَدْ عُقْتَنِي وَعَقَقْتَنِي. وَأَفَتَّنِي أَضْعَافَ مَا أَفَدْتَنِي. فَأَعْفِنِي عَافَاكَ اللّٰهُ مِنْ

لَغُوَكَ. وَاسْدُدْ دُونِي بَابَ جِدِّكَ وَلَهْوِكَ. فَجَبَذْتُهُ جَبْذَ التِّلْعَابَةِ. وَجَعْجَعْتُ بِهِ لِلدُّعَابَةِ. وَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَمْ أُوَارِكَ. وَأُغَطِّ عَلَى عَوَارِكَ. لَمَا وَصَلْتَ إِلَى صِلَةٍ. وَلَا انْقَلَبْتَ أَكْسَى مِنْ بَصَلَةٍ. فَجَازِنِي عَنْ إِحْسَانِي إِلَيْكَ. وَسَتْرِي لَكَ وَعَلَيْكَ.

ای احسن الی کما احسنت الیک ۱۲

الترجمة والمطالب

اور تو برا بھلا دیا ملامت کرنے، کہنے میں جلدی مت کر اس لئے کہ یہ ظلم ہے اور نہ ایسی بات کے تم کو تیچھے پڑنا چاہیئے جس کا تم کو علم نہ ہو بس قسم ہے اس ذات کی جس نے بوڑھاپے کو نور بخشا دیا قبیلہ شیبۃ کو، اور مدینہ منورہ کی مٹی کو پاک کیا اگر میں ننگا نہ ہوتا تو نا امیدی کے ساتھ واپس ہوتا۔ اور میری گٹھڑی بھی خالی ہوتی پھر یہ کہہ کر اس نے ترش روئی کا برقعہ اوڑھا اور وہ بھاگنے کی طرف مائل ہوا پھر اس نے کہا کہ کیا تم میری عادت سے واقف نہیں ہو میں ایک شکار سے دوسرے شکار کی طرف منتقل ہوتا ہوں اور ایک شخص کو چھوڑ کر دوسرے شخص کی طرف میں پہونچتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ کو روک رکھا ہے اور تو نے میری نافرمانی کی اور تو اپنے عطیہ سے دو چند (دوگنا) ضائع کر چکا ہے، پس تو مجھے معاف کر دیا مجھ کو تو چھوڑ دے) خدا تمہارے لغو کلام (بیہودہ کلام) کو معاف کرے۔ اور اپنی واقعی یا بیہودہ باتوں کا دروازہ مجھ سے بند کر لیں میں یہ سُن کر اس کو دل لگی کی طرف کھینچنے لگا اور اس کو مذاق سے تنگ کرنے لگا۔ اور میں نے اس سے کہا خدا کی قسم اگر میں تجھ کو نہ پہناتا (پوستین) اور تیرا عیب نہ ڈھکتا تو یقیناً تجھے عطایا حاصل نہ ہوتے اور نہ پیاز سے زیادہ لباس پہن کر تو واپس ہو سکتا تھا۔ لہٰذا تجھے میرے احسان (یعنی پوستین پہنانا) اور تیرے عیبوں کے ڈھکنے کا بدلہ مجھے دینا چاہیئے (یعنی میرے ساتھ تجھے احسان کرنا چاہیئے جیسا کہ میں نے تیرے ساتھ احسان کیا)۔

تشریح لغات

[1] ولا تقف ای لا تتبع ما لیس لک بہ علم ای لا تحکم بالظن والقیافۃ [2] الشیبۃ ای جعل الشیب نوراً اور شیبۃ یہ قبیلہ کا بھی نام ہے [3] تربۃ بمعنی مٹی (قبرستان) والجمع ترب [4] طیبۃ یہ مدینہ منورہ کا نام ہے۔ ای طیب اللّٰہ تربتھا بان جعلھا موطنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حیاتہ ومستقراً لہ بعد مماتہ [5] لرحت ای لرجعت از نصر یقال راح رواحاً جبکہ وہ شام کے وقت آئے یا جائے یا کام کرے اور بغیر وقت کی تخصیص کے مطلقاً جانے کے معنی میں مستعمل ہے [6] بالخیبۃ ای بالحرمان وعدم الفوز بالمرام مصدر از ضرب یعنی محروم ہونا اور نا امید ہونا [7] العیبۃ (گٹھڑی وپٹارہ) ما تجعل فیہ الثیاب کالسندوق والجمع عیب وعیاب وعیبات [8] نزع ای مال ورغب از فتح یقال نزع نزاعاً ونزوعاً الی اہلہ جبکہ وہ مشتاق ہو اپنے اہل کی طرف ونزع الی الشئ ای مال [9] تبرقع تبرقع تبرقع مصدر از تفعلل بمعنی منہ کو چھپانا اور برقع اوڑھنا۔ [10] بالاکفہرار مصدر از افعلال بمعنی ترش روئی یقال اکفہر الرجل ای عبس واکفہر اللیل ای اشتد ظلامہ واکفہر السحاب ای تراکب بعضہ علی بعض واسودّ وایضا اکفہر النجم ای بدا ضوء فی شدۃ الظلمۃ [11] شنشنتی ای خلقی وطبیعتی والجمع شناشن وایضا القطعۃ من اللحم والشنشنۃ بفتح الشینین حرکۃ القرطاس والثوب الجدید [12] من عمرو الخ ای من شخص الی شخص آخر [13] عقتنی ای منعتنی از نصر یقال عاق یعوق عن کذا جبکہ وہ روکے اور باز رکھے وہٹائے [14] عققتنی از نصر یقال عق الولد والدہ عقوقاً جبکہ وہ والد کی نافرمانی کرے اور شفقت نہ کرے اور استحقاف کرے [15] انتنی از افعال افاتۃ مصدر اور یہ فات یفوت فوتاً سے ماخوذ ہے بمعنے محروم کرنا [16] اضعاف یہ ضعف کی جمع ہے بمعنے دوچند [17] فاعفنی یہ عفا یعفو سے امر حاضر کا صیغہ ہے از نصر بمعنے تو معاف کر [18] جد بالکسر مصدر بمعنی کوشش وسنجیدگی (جلدی) واچھی طرح ثابت شدہ وبالضم بمعنی حصہ

وبالفتح بمعنے دادا ونانا ۱۹ فجیذتہ از ضرب جبذ مصدر بمعنے کھینچنا ۲۰ التلعابۃ بمعنی کثیر اللعب واعلم ان اللعبۃ واللعاب واللعیب و والتلعاب بفتح التاء وکسرھا وکذلک التلعابۃ والتلعاب والتلعیبۃ والالعبان کلھا بمعنی کثیر اللعب او المزاح او الملاعبۃ ۲۱ جعجعت از لعثرای سحت ونادیتہ ودعوتہ بہ واصلھا صوت الابل اذا اجتمعت وصوت الرمی ومنہ قولھم اسمع جعجعۃ ولاا ری طحنا یضرب للجبان یوعد ولا یوقع او للبخیل یعد ولا ینجز ویقال جعجع البعیر ای حرکہ للاناخۃ او للنھوض او برکہ وجعجع البعیر ای برک وایضا جعجع بالغویرای طالبہ وضیق علیہ وجعجع فی المکان ای قعد فیہ علی غیر طمانیۃ ۲۲ للدعابۃ ای المزاح والملاعبۃ از فتح ۲۳ لم اوارک مواراۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی پہننا وچھپانا وفی القرآن المجید کیف یواری سوأۃ اخیہ ۲۴ اغطا از تفعیل تغطیۃ مصدر بمعنی چھپانا ۲۵ عوارک بفتح العین المھملۃ وکسرہا وضمہا بمعنے عیب وکپڑے کا پھٹن ۲۶ صلۃ مصدر بمعنی عطیہ واحسان وانعام والجمع صلات ۲۷ اکسی یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے بمعنے زیادہ پہننے والا از نصر یقال کسی الثوب فلانا کسوا جبکہ وہ کپڑے پہنائے ۲۸ بصلۃ بمعنے پیاز یہ واحد ہے ضرب المثل بالبصل لکثرۃ قشورھا وکون بعضھا فوق بعض یعنی بے انتہا کپڑے پہنے ہوئے ہے وفی القرآن المجید وعدسہا وبصلہا ۲۹ ستری ستر بمعنے پردہ ای باعطار فروتی ۳۰ وعلیک اراد بقولہ سکوتہ عن حالہ وکتمان سرہ حین قال لن یستر فی الامن طاب خیمہ لک میں لام نفع کے لئے ہے اور علیک میں علی ضرر کے لئے یعنی تیرے فائدہ اور نقصان کے پہنچنے کے خیال سے میں نے تیرے عیبوں پر پردہ ڈالا یا پوستین پہنا کر میں نے تیرے عیب کو چھپایا۔

بِاَنْ تَسْمَحَ لِیْ بِرَدِّ الْفَرْوَۃِ۔ اَوْ تُعَرِّفَنِیْ کَافَاتِ الشَّتْوَۃِ۔ فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظَرَ الْمُتَعَجِّبِ۔ وَازْمَھَرَّ ازْمِھْرَارَ الْمُتَغَضِّبِ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَّا رَدُّ الْفَرْوَۃِ فَاَبْعَدُ مِنْ رَدِّ اَمْسِ الدَّابِرِ۔ وَالْمَیِّتِ الْغَابِرِ۔ وَاَمَّا کَافَاتُ الشَّتْوَۃِ فَسُبْحَانَ مَنْ طَبَعَ عَلٰی ذِھْنِکَ۔ وَاَوْھٰی وِعَاءَ خَزْنِکَ۔ حَتّٰی اُنْسِیْتَ مَا اَنْشَدْتُکَ بِالدَّسْکَرَۃِ۔ لِابْنِ سُکَّرَۃَ ؎

جَاءَ الشِّتَاءُ وَعِنْدِیْ مِنْ حَوَائِجِہٖ ۔۔۔ سَبْعٌ اِذَا الْقَطْرُ عَنْ حَاجَاتِنَا حَبَسَا

کِنٌّ وَکِیْسٌ وَکَانُوْنٌ وَکَاسُ طِلًا ۔۔۔ بَعْدَ الْکَبَابِ وَکُسٌّ نَاعِمٌ وَکِسَا

ثُمَّ قَالَ لَجَوَابٌ یَشْفِیْ۔ خَیْرٌ مِّنْ جِلْبَابٍ یُدْفِیْ۔ فَاکْتَفِ بِمَا وَعَیْتَ۔ وَانْکَفِ مِنْ حَیْثُ اَتَیْتَ فَفَارَقْتُہٗ وَقَدْ ذَھَبَتْ فَرْوَتِیْ لِشِقْوَتِیْ۔ وَحَصَلْتُ عَلَی الرِّعْدَۃِ طُوْلَ شَتْوَتِیْ۔

الترجمۃ والمطالب اور تو از راہ ہمدردی مجھے پوستین واپس کردے۔ اور یا تو جاڑے کے کاف بتلادے پس اس نے مجھ کو تعجب کرنے والے کی طرح دیکھا اور غضب ناک کے غصہ کی طرح اس کا چہرہ سرخ ہوا اور کہنے لگا پوستین کی واپسی تو گذری ہوئی کل اور مرے مردے کی واپسی سے بھی زیادہ ناممکن ہے اور لیکن جاڑے کے کاف پس پاکی ہے اس ذات کی جس نے تیرے ذہن پر مہر لگائی اور تیرے حافظہ (یا تیرے جمع کے برتن) کو سست کیا کیا تجھے ابن سکرہ شاعر کے وہ شعر یاد نہیں رہے جو شہر دسکرہ میں (یا شراب کی بھٹی میں) میں نے تجھے سنائے تھے ؎

جاڑے کا موسم آیا۔ اور ہمارے پاس اس کی ضروریات میں سے جبکہ بارش ہمیں ضرورتوں سے روک دے یہ سات چیزیں ہیں۔ گھر تھیلی (رمال)، انگیٹھی اور شراب کا پیالہ اور کباب اور نازک شرمگاہ اور لباس (کمبل) پھر وہ کہنے لگا یہ جواب شافی ہے اور جو چادر گرمائی پہنچائے اس سے بھی بہتر ہے اور جو کچھ تو نے حاصل کرلیا ہے (دے لیا ہے) اس پر تو بس کر اور جس جگہ سے تو آیا ہے واپس چلا جا پس میں اس

سے جدا ہوا اس حالت کہ میری پوستین اپنی بدبختی کی وجہ سے جلی گئی اور تمام جاڑے میں کپکپاتا رہا۔

تشریح لغات

ــه مہرار مصدر غصہ کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہونا ۲ــه المتغضب اسم فاعل کا صیغہ تغضب مصدر از باب تفعل بمعنے غصہ کرنا والغضب ثوران دم القلب ارادۃ الانتقام واذا وصف اللہ تعالیٰ به فالمراد به الانتقام دون غیرہ وفی القرآن المجید غضب اللہ علیھم ومن یحلل علیه غضبی فباؤ بغضب من اللہ ۳ــه الدابر بمعنی گذشتہ یہ تاکید کے لئے مستعمل ہے ۴ــه الغابر ای الذاہب یعنی گذرا ہوا اور باقی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر غبور مصدر بمعنی گذرنا والجمع غبر وغابرون ۵ــه طبع از فتح یقال طبع علیه جبکہ وہ مہر لگائے والمصدر طبع ۶ــه اوہی از افعال ایہاءٌ مصدر بمعنی کمزور کرنا اور سست کرنا و مجردہ از سمع وفی القرآن المجید وانشقت السماء فہی یومئذ واہیة ۷ــه خزنک الخزن حفظ الشیٔ فی الخزانة ثم یعبر بہ عن کل حفظ السر وفی القرآن المجید وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ والخازن الحافظ والجمع خزنة ۸ــه بالدسکرة قریة معروفة بینھا وبین بغداد علی طریق خراسان ستة عشر فرسخا وقیل ھی بیت الخمار (شراب) کی بھٹی۔ ۹ــه لابن سکرہ ھو ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد شاعر متسع الباع فی انواع الابداع اور اس کا دیوان بھی ہے ۱۰ــه القطر مصدر بمعنی بارش اور کسی بہنے والی چیز کا قطرہ والجمع قطارٌ از نصر ۱۱ــه کن بالکسر بیت یستر فیہ والجمع الکنان وفی القرآن المجید وجعل لکم من الجبال اکنانا ۱۲ــه کیس بمعنے تھیلی جس میں روپیہ پیسہ رکھے جاتے ہیں والجمع اکیاس وکیسة ۱۳ــه کانون بمعنی انگیٹھی والجمع کوانین ۱۴ــه کاس طلاای اناء الخمر (شراب کا پیالہ) والجمع کؤس واکوس وکاسات وکیاس وفی القرآن المجید وکاس من معین ۱۵ــه کباب یہ کب یکب سے ماخوذ ہے بمعنی کوٹنا اور ندھا کرنا از نصر اور اسی سے کباب ہے بفتح الکاف وبضم الکاف کے معنے بہت اونٹ بکری اور چیکنے والی مٹی اور تہ بتہ ریت ۱۶ــه کس اسم فرج المرأة (شرمگاہ) ولیس بعربی ۱۷ــه کسا الکساء والکسوة اللباس وفی التنزیل او کسوتھم ۱۸ــه جلباب الثوب الواسع والجمع جلابیب وفی القرآن المجید یدنین علیھن من جلابیبھن ۱۹ــه یدفی ای یسخن ویزیل البرد وفی القرآن المجید لکم فیھا دفءٌ یقال دفیٔ دفاءً ودفوءً ودفاءة من البرد ای تسخن ووجد الحرارة از سمع وکرم ۲۰ــه فاکتف یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اکتفاء مصدر از افتعال بمعنی بس کرنا وکفایت کرنا ۲۱ــه انکفٔ ای وارجع وانصرف لذا از انفعال یقال انکفأ القوم جبکہ وہ متفرق ہوا اور واپس ہوا اور شکست کھائے وانکفأ الی کذا جبکہ وہ جھکے وانکفأ اللون جبکہ رنگ بدلے ویقال کفا کفأ ای انصرف از فتح ۲۲ــه لشقوتی ای لشقائی وسوء حظی واللام للعاقبة الشقوة ضد السعادة وفی التنزیل غلبت علینا شقوتنا وقری شقاوتنا ۲۳ــه الرعدة بفتح الراء وکسرہا بمعنے کپکپی ولرزہ اور یہ اسم ہے ارتعاد سے ۲۴ــه شتوتی ای مدة الشتاء (جاڑا)۔

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ وَتُعْرَفُ بِالرَّقْطَاءِ

حَدَّثَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ حَلَلْتُ سُوْقَ الْاَهْوَازِ. لَابِسًا حُلَّةَ الْاِعْوَازِ. فَلَبِثْتُ فِيْهَا مُدَّةً اُكَابِدُ شِدَّةً. وَاُزَجِّيْ اَيَّامًا مُسْوَدَّةً. اِلٰى اَنْ رَاَيْتُ تَمَادِيَ الْمَقَامِ. مِنْ عَوَادِي الْاِنْتِقَامِ. فَرَمَقْتُهَا بِعَيْنِ الْقَالِيْ. وَفَارَقْتُهَا مُفَارَقَةَ الطَّلَلِ الْبَالِيْ. فَظَعَنْتُ عَنْ دَسْتِهَا كَمِيْشَ الْاِزَارِ. وَاكِضًا اِلَى الْمِيَاهِ الْغِزَارِ. حَتّٰى اِذَا سِرْتُ مِنْهَا مَرْحَلَتَيْنِ. وَبَعُدَتْ سُرًى لَيْلَتَيْنِ.

تَرَاءَتْ لِي خَيْمَةٌ مَضْرُوبَةٌ. وَنَارٌ مَشْبُوبَةٌ.

(ای ظہرت ۱۲ — منصوبۃ ۱۲ — ای موقدۃ ۱۲)

الترجمة والمطالب

(یہ چھبیسویں مجلس ہے جو رقطاء کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں محتاجی کا لباس پہنے ہوئے شہر اہواز کے بازاروں میں اترا (مقیم ہوا) پس میں عرصہ دراز تک سختی برداشت کرتا رہا۔ اور ایام مصیبت گذارتا رہا یہاں تک کہ بدلہ لینے والے کے حملہ کرنے کا مجھے زیادہ ٹھہرنے کی وجہ سے کافی تجربہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور وہاں سے ایسا جدا ہوا جیسے پرانے گھر کے نشانوں سے اور اس کے تھوڑے پانی سے اپنے ازار کو سمیٹ کر میں وہاں سے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر پانی کثیر کی طرف چل دیا میں ابھی دو ہی منزل چلا تھا۔ اور میں اس شہر سے دوراتوں کی مسافت کے بقدر دور ہوا تھا کہ مجھے قائم کیا ہوا ڈیرا (خیمہ) نظر پڑا اور اس کے پاس آگ بھڑکائی گئی تھی (آگ روشن تھی)۔

تشریح لغات

ؒ بالرقطاء وہی التی فیہا نقط سود فی بیاض (چتلا) قیل الرقطاء نعت مؤنث مذکرہٗ الارقط والارقط الدیک الذی علیہ خطوط سواد وبیاض وسمیت ھذہ المقامۃ بالرقطاء لان فیہا رسالۃ حرف منقوطۃ وحرف غیر منقوطۃ وھکذا من اول الرسالۃ الیٰ اٰخرھا ثم اعلم انھم یقولون فرس ابلق تیس اخرج کبش املح ثور اشبہ۔ غراب ابقع جبل ابرق۔ ابنوس ملمع۔ سحاب غرا فعوان ارقش وحاجۃ رقطاء ھذا تقسیم السواد والبیاض علےٰ ما یجتمعان فیہ ۲ؒ حللت ای نزلت واصل الحل حل العقدۃ وفی القراٰن المجید واحلل عقدۃ من لسانی وحللت ای نزلت اصلہ من حل الاحمال عند النزول ثم جرد استعمالہ للنزول کقولہ تعالیٰ او تحل قریبا من دارھم واحلوا قومھم دار البوار ۳ؒ سوق الاہواز (ہواز یہ فارس میں ایک مشہور شہر کا نام ہے اور سوق الاہواز اس لئے کہا کہ اس کے بیچ میں نہر ہے اور اس نہر کے دونوں کناروں پر بازار لگا رہتا ہے ۴ؒ الاعواز مصدر از افعال بمعنی محتاجی کا لباس یقال عوز الشیٔ عوزاً ای عزّ فلم یوجد وانت محتاج الیہ واعوز الرجل ای افتقر از سمع ۵ؒ مدۃ اس میں تنوین تعظیم کے لئے ہے ای مدۃ عظیمۃ اور مدت کی جمع مدد آتی ہے بمعنی زمانہ کا حصہ خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر ۶ؒ اکابد از مفاعلہ مکابدۃ مصدر بمعنی مشقت وتکلیف برداشت کرنا ۷ؒ ازجی از تفعیل تزجیۃ مصدر بمعنی ہانکنا و آسانی سے دفع کرنا والتزجیۃ دفع الشیٔ لینساق وفی القراٰن المجید یزجی سحابا ویزجی لکم الفلک وازجیت ردی التمر فزجا از نصر ۸ؒ تمادی مصدر از تفاعل بمعنی دیر تک رہنا وسفر کا بڑھنا ۹ؒ عوادی یہ عادیۃٌ کی جمع ہے بمعنی ظلم وذلک مثل قولہم وعادت عوادٍ وبینا وخطوب ای شرور المنتقم والعدو ۱۰ؒ الانتقام اور نقمۃ یہ انتقام کا اسم ہے بمعنی سزا و بدلہ دیقال انتقم منہ جبکہ وہ سزا دے ۱۱ؒ فرمقتہا رمق مصدر از نصر بمعنی دیر تک دیکھنا وگھورنا ۱۲ؒ القالی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی بغض رکھنے والا یقال قلی الرجل وقلیہ یقلاہ قلاءً وقلی ومقلیۃ جبکہ وہ بغض رکھے ۱۳ؒ فارقتہا مفارقۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی جدا ہونا چھوڑنا ۱۴ؒ الطلل بمعنی پرانے گھر کے ابھرے ہوئے نشانات وھو الموضع الشاخص من الاثار والجمع اطلالٌ وطلول واصل الطل ھو اضعف المطر وھو ما لہ اثر قلیل ومنہ قیل لاثر الدار طلل ۱۵ؒ البالی ای الفانی یہ صفت کا صیغہ ہے از سمع یقال بلی الثوب بلی وبلاءً جبکہ کپڑا بوسیدہ ہو ۱۶ؒ نظعنت ظعن مصدر وظعن وظعون ومظعن مصدر از فتح بمعنی کوچ کرنا وفی القراٰن المجید یوم ظعنکم ویوم اقامتکم ۱۷ؒ وشلہا بمعنی تھوڑا پانی والجمع اوشال وہو کنایۃ عن قلۃ الخیر فیہا ۱۸ؒ کمیش بمعنی دامن سمیٹنے والا اور اٹھانے والا یقال کمش ثوبہ

اذا جمعه لیکون اعون علے سرعة ذهابه والکمش والکمیش والکمش من الرجال السریع العزوم ویقال کمش الرجال ای کان سریعًا از سمع وکمش الرجل ای شجع وکمشت المرأة ای کانت صغیرة الثدی مصدر هذین الکماشة والباب از کرم وکمش الناقة ای شد ضروعها بالصرار لئلا یرضعها ولدها وکمش فلانًا بالسیف ای قطع اطرافه [19] راکضًا ای مسرعا والرکض الضرب بالرجل وفی القرآن المجید ارکض برجلك وایضا رکض ای عدا وهرب مسرعًا وایضا رکض ای حرك رجلیه ورکض الطائر ای حرك جناحیه مسرعا از نصر [20] الغزار بمعنی کثیر اور ہر چیز کا بہت اور یہ غزیر کی جمع ہے وهو کنایة عن کثرة الخیر ویقال غزر الماء ای کثر وغزرت الناقة ای کثر درها والمصدر غزرٌ وغزارة از کرم [21] مرحلتین یہ مرحلة کا تثنیہ ہے مرحلة کی جمع مراحل آتی ہے اور مرحلہ بمعنی مسافر کے ایک دن کا سفر و پڑاؤ [22] سری بمعنی مسافۃ اور سری یہ مصدر ہے از ضرب یقولون عند الصباح یحمد القوم السری هو مثل یضربونه لاحتمال المشقة رجاء الراحة ومنه این السری ای المسافر لیلًا [23] تراءت از تفاعل بمعنی آپس میں ایک دوسرے کو دیکھنا اور اس کے معنے ظاہر ہونے اور دیکھنے کے بھی آتے ہیں [24] خیمہ بمعنی ڈیرہ اور ہر وہ مکان جو اینٹ پتھر مٹی وغیرہ سے نہ بنا ہو والجمع خیمٌ وخیامٌ وخیمات وخیم [25] مضروبة از ضرب اور یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے یعنی مضروب کا مؤنث ہے بمعنی قائم کیا گیا یقال ضرب الخیمة جبکہ وہ خیمہ قائم کرے [26] مشبوبة یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر یقال شبّ النّار شبًّا وشبوبًا جبکہ وہ آگ روشن کرے وشبت النار جبکہ آگ روشن ہو۔

فَقُلْتُ ائْتِهِمَا لَعَلِّیْ اَنْقَعُ صَدًی. اَوْاَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی. فَلَمَّا انْتَهَیْتُ اِلٰی ظِلِّ الْخَیْمَةِ رَاَیْتُ غِلْمَةً رُوْقَةً وَشَارَةً مَرْمُوْقَةً. وَشَیْخًا عَلَیْهِ بِزَّةٌ سَنِیَّةٌ. وَلَدَیْهِ فَاکِهَةٌ جَنِیَّةٌ. فَحَیَّیْتُهٗ. تَحِیَّةً مُتَحَامِیَةً. فَضَحِكَ اِلَیَّ. وَاَحْسَنَ الرَّدَّ عَلَیَّ. وَقَالَ اَلَا تَجْلِسُ اِلٰی مَنْ تَرُوْقُ فَاکِهَتُهٗ. وَتَشُوْقُ مُفَاکَهَتُهٗ. فَجَلَسْتُ لِاغْتِنَامِ مُحَاضَرَتِهٖ لَا لِالْتِهَامِ مَا بِحَضْرَتِهٖ فَحِیْنَ سَفَرَ عَنْ اٰدَابِهٖ. وَکَشَرَ عَنْ اَنْیَابِهٖ. عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْ زَیْدٍ بِحُسْنِ مُلَحِهٖ. وَقُبْحِ تَلَحِّیْهِ فَتَعَارَفْنَا حِیْنَئِذٍ. وَحَفَّتْ بِیْ فَرْحَتَانِ سَاعَتَئِذٍ.

الترجمۃ والمطالب

پس کہا میں نے مجھے اس جگہ (یعنی خیمہ اور آگ) کے پاس جانا چاہیے شاید کہ میں پیاس بجھا سکوں یا آگ کے پاس کسی رہنما سے ملاقات ہو جائے پس جبکہ میں خیمہ کے پاس پہنچا تو میں نے چند حسین لڑکوں کو دیکھا اور ان کی صورتیں اچھی تھیں اور ایک بوڑھے کو دیکھا جو قیمتی لباس پہنے ہوئے تھا۔ اور اس کے پاس تازہ میوے رکھے تھے میں نے اس کو سلام کیا اور پھر میں بیٹھ گیا، پس وہ میرے چہرے کو دیکھ کر ہنسا اور نہایت عمدگی سے سلام کا جواب دے کر کہنے لگا کیا تم ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھو گے جس کے میوے اچھے ہوں اور اس کی باتیں مزاحیہ ہوں جس سے شوق پیدا ہو پس میں اس کی بات چیت کو غنیمت سمجھ کر نہ اس کے کھانے کو نگلنے کے لئے اس کے پاس جا بیٹھا جب اس نے اپنے علوم کو (فصاحت بلاغت سے) ظاہر کیا اور اس نے اپنے دانتوں کو کھولا تو میں نے پہچان لیا کہ تحقیق یہ ابو زید ہی ہیں بوجہ اچھے کلام (علمی کمالات) کے اور دانتوں کی زردی کی وجہ سے پھر ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانا اس وقت مجھ پر دو خوشیاں گھر گئیں (یا جمع ہو گئیں) تھیں۔

تشریح لغات

[1] انقع از فتح نقع ونقوع مصدر بمعنی پیاس کو بجھانا یقال نقع الماء العطش جبکہ وہ پانی کی پیاس کو بجھائے

[1] صدی بمعنی سخت پیاس و آواز بازگشت و گونج و دماغ انسانی لاش و تعرض والجمع اصداء [2] او اجد علی النار الخ ای اجد علیہا من یرشدنی الی صراط مستقیم او بارکثیر النعمۃ [3] غلمۃ یہ غلام کی جمع ہے بمعنے نوجوانان و غلام [4] روقۃ خوبصورت و بہتر لوگ یہ رئیق کی جمع ہے اور یہ رائق کی جمع بھی بتائی جاتی ہے اور یہ ہی صحیح ہے بھوالذی یروق ویعجب من راٰہ لغایۃ حسنہ وملاحتہ یقال غلمان روقۃ یعنی خوب صورت لڑکے اور یہ ہی مذکر مونث واحد جمع کے لئے مستعمل ہے یقال غلامٌ روقۃ جاریۃ روقۃ وجوار روقۃٌ [5] شارۃ بمعنی ہیبت حسن وجمال وصورت لباس وزینت وگھر کا عمدہ سامان اور شارۃٌ اور شورۃ اور شوارٌ شوارٌ اور شوارًا اور شیارًان سب کے یہ ہی معنی آتے ہیں [6] مروقۃ اسم مفعول کا صیغہ اور یہ راق یروق سے ہے اور روق کے معنے دیکھنے کے ہیں [7] بزۃ بالکسر بمعنی خلعت و کپڑے و ہتھیار و ہیئت [8] سنیۃ از ضرب اور یہ وادی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے بمعنے بلند یعنی بہت قیمتی [9] لدیہ ای عندہ وبین یدیہ [10] جنیۃ بمعنی تازہ چنا ہوا پھل [11] تحییت از تفعیل تحیۃ مصدر بمعنے سلام کرنا از حیاک اللہ کہنا اشارۃ الی قولہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا الخ [12] تحامیۃ تحامی مصدر از تفاعل بمعنے بچنا و دور ہونا پرہیز کرنا یقال تحاماہ جبکہ وہ بچے [13] فاکہۃ یہ فاکہ کا مونث ہے بمعنی ہر قسم کا پھل جس کو کھا کر لذت حاصل کی جائے والجمع فواکہ [14] مفاکہۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مذاق کرنا یقال فاکہ مفاکہۃ جبکہ وہ مذاق کرے [15] لاالتہام مصدر از افتعال بمعنی نگلنا ولقمہ بنانا یقال لہم الشئ ای ابتلعہ بمرۃ ولہم الماء ای جرعہ از سمع والمصدر لہم ولہمٌ [16] سفر از نصر یقال سفر الصبح جبکہ صبح روشن ہو سفرت المراۃ جبکہ عورت چہرہ کھولے اور یہاں اس کے معنے کھولنے اور روشن کرنے کے ہیں [17] آدابہ ای علومہ بانواع فصاحتہ وبلاغتہ [18] کشر ای کشف عن اسنادہ یقال کشر عن اسنانہ کشرًا ای کشف عنہا وابداہا از ضرب [19] انیاب یہ ناب کی جمع ہے بمعنے کچلی کے دانت اور یہ مؤنث ہے والجمع انیب ونیوب وانابیب واعلوان للانسان اربع ثنایا اربع رباعیات اربعۃ انیاب واربعۃ ضواحک و ثنتا عشر رحی فی کل شق ست واربع نواجذ وھی اقصاہا [20] لحم یہ لحمۃ کی جمع ہے بمعنی عمدہ مزیدارباب [21] قلح وہ زردی جو ادمنظ کے گھاس کھانے کی وجہ سے دانتوں میں ہو جائے اب اس کے معنے مطلق زردی کے آتے ہیں از سمع [22] تعارفنا تعارف مصدر از تفاعل معنی ایک دوسرے کو پہچاننا [23] حفت ای احاطت یعنی ڈھانپنا از نصر وفی القرآن المجید وحففناھما بنخل وتری الملائکۃ حافین من حول العرش [24] فرحتان یہ فرحۃ کا تثنیہ ہے بمعنے خوشی اور یہاں دو خوشیاں مراد ہیں۔ احدھما اسفارہ من دجنۃ اسفارہ والثانیۃ خصیب رحالہ وسیاتی معناھما والفرح انشراح الصدر بلذۃ عاجلۃ واکثر مایکون ذلک فی اللذات البدنیۃ فلھذا قال تعالیٰ ولا تفرحوا لما اٰتاکم از سمع [25] ساعتئذ ای فی ذلک الساعۃ۔

وَلَمْ اَدْرِ بِاَيِّهِمَا اَنَا اَصْفٰى فَرَحًا۔ وَاَوْفٰى مَرَحًا۔ اَبِاَسْفَارَةِ مِنْ دُجْنَةِ اَسْفَارِهٖ۔ اَمْ بِخَصْبِ رِحَالِهٖ۔ بَعْدَ اِمْحَالِهٖ۔ وَتَاقَتْ نَفْسِیْ اِلٰى اَنْ اَنْقُضَ خَتْمَ سِرِّهٖ۔ وَاَبْطُنَ دَاعِيَةَ يُسْرِهٖ۔ فَقُلْتُ لَهٗ مِنْ اَيْنَ اِيَابُكَ۔ وَاِلٰى اَيْنَ اِنْسِيَابُكَ۔ وَبِمَا امْتَلَاَتْ عِيَابُكَ۔ فَقَالَ اَمَّا الْمَقْدَمُ فَمِنْ طُوْسٍ وَاَمَّا الْمَقْصِدُ فَاِلَى السُّوْسِ۔ وَاَمَّا الْجِدَّةُ الَّتِیْ اَصَبْتُهَا۔ فَمِنْ رِسَالَةٍ اقْتَضَبْتُهَا۔ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يُفْرِشَنِیْ دِخْلَتَهٗ وَيُسْرِدَ عَلَیَّ رِسَالَتَهٗ۔ فَقَالَ دُوْنَ مَرَامِكَ حَرْبُ الْبَسُوْسِ۔ اَوْ تَصْحَبَنِیْ اِلَى السُّوْسِ۔ فَصَاحَبْتُهٗ اِلَيْهَا قَهْرًا۔ وَعَكَفْتُ عَلَيْهِ شَهْرًا۔

الترجمۃ والمطالب | اور سمجھ میں نہیں آتا کہ ان دونوں میں سے کون سی خوشی زیادہ صاف ہے اور کون سی خوشی زیادہ ہے۔ آیا۔

اس کے سفروں کی تاریکی پھٹ جانے (یعنی روشن اور ظاہر ہونے) سے یا مفلسی کے بعد سامان کی زیادتی سے اور مجھے شوق پیدا ہوا کہ اس کے بھید کی میں مہر توڑ دوں اور میں اس کے مال داری کے بھید کو معلوم کروں یہ سوچ کر میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آرہے ہو اور اب کہاں جانے کا ارادہ ہے اور تمہاری گٹھڑی کس طرح بھر گئی، پس اس نے جواب دیا میرا آنا شہر طوس سے ہے اور شہر سوس کی طرف جانے کا ارادہ ہے اور یہ مال داری جو میں نے حاصل کی ہے ایک رسالہ کی بدولت ہے جس کو میں نے فی البدیہ تصنیف کیا تھا تو میں نے اس سے حقیقت حال اور اس مضمون کو پڑھ کر سنانے کے متعلق کہا تو اس نے کہا ابھی تو اس تیرے ارادے کی طرف لبوس کی رکاوٹ ہے یہاں تک کہ تو میرے ہمراہ شہر سوس تک ہولیں میں بادل ناخواستہ اس کے ساتھ ہوگیا۔ اور میں ابوزید کے پاس اس شہر سوس میں ایک مہینہ تک مقیم رہا۔

تشریح لغات

ؔ اصفی بالصاد المهملة اسم تفضیل کا صیغہ ہے ای اکثر صفاءً والصفار الخلوص یعنی فرحًا خالصًا از نصر و ہکذا ؔ اوفی یہ بھی اسم تفضیل کا صیغہ وفار سے از ضرب بمعنی زیادہ پورا کرنا ؔ مرحا بمعنے خوشی والمرح شدة الفرح والتوسع فیہ قال تعالیٰ ولا تمش فی الارض مرحا از سمع ؔ باسفارہ اسفار مصدر از افعال بمعنی روشن ہونا اور یہ اسفر سے ماخوذ ہے بمعنی نور کما فی الحدیث اسفروا بالفجر والمراد ھھنا الظھور والقدوم من السفر ؔ دجنة بمعنے تاریکی وظلمت یقال دجن اللیل دجنا و دجونا ای اسودّ از نصر ؔ اسفار یہ سفر کی جمع ہے۔ اور دجنة الاسفار سے مراد بہت دور دراز سفر کرنا ہے ؔ بخصب بمعنے فراخی دوسعت یعنی وسعت حال اور زیادہ عیش وعشرت کرنا مراد ہے ؔ رحال یہ رحل کی جمع ہے بمعنی گھر کا سامان وسامان سفر و منزل وقیامگاہ وکجاوہ اور اس کی جمع ارحل بھی آتی ہے ؔ امحال مصدر از افعال بکسر الہمزة بمعنے قحط زدہ ہونا ؔ تاقت از نصر توق وتوقان و تیاقة مصدر از نصر بمعنی شائق ہونا یقال تاق الیہ جبکہ وہ شائق ہو وتاق الی الغایة جبکہ وہ جلدی کرے وتاق عینہ بالدموع جبکہ بہے وتاق منہ جبکہ ڈرے وتاق بنفسہ جبکہ جان دے ؔ ختم مصدر از ضرب بمعنے مہر یقال ختم الشئی وعلیہ ختمًا وختامًا جبکہ مہر لگائے اور ختم سرہ سے مراد اس کی پوشیدہ حالت ہے ؔ ابطن ای اعرف باطنہ اور یہ بطن سے ماخوذ ہے از نصر اذا عرف باطن الشئی وسرہٗ ؔ داعیة یہ داعی کا مؤنث ہے بمعنے سبب اور اس کی جمع داعیات اور دواع ہے ؔ لیسرہ بمعنے مال داری وآسانی ؔ ایاب مصدر بمعنی لوٹنا والادیب لا یقال الا فی الحیوان الذی لہ ارادة والرجوع یقال فیہ وفی غیرہ قال قال تعالیٰ ان الینا ایابھم ؔ انسیاب مصدر از انفعال بمعنے جانا ومنہ السائبة وہ اونٹنی جو زمانہ جاہلیت میں نذر وغیرہ کے لئے چھوڑ دی جاتی تھی یا وہ اونٹنی جس کے دس مادہ بچے ہوں تو اس پر نہ تو سوار ہوتے تھے اور نہ اس کے دودھ کو سوائے اس کے بچہ کے اور مہمان کے کوئی پیتا تھا۔ اور گھاس پانی وغیرہ سے بھی اس کو نہیں روکا جاتا تھا۔ اور اس کو چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مرجاتی تھی ؔ عیاب یہ عیبة کی جمع ہے (بمعنی گٹھڑی وپٹارہ وھی ما یجعل فیہ الثیاب ویجمع علے عیب علے وزن عنب ایضًا ؔ طوس یہ مشہور شہر ہے ؔ السوس یہ ملک فارس میں ایک شہر کا نام ہے اس میں ریشمی کپڑے بنے جاتے تھے ؔ الجدة بالکسر مصدر بمعنی مال داری اور وسعت وقدرت ؔ اقتضبتہا اقتضاب مصدر از انتعال بمعنی فی البدیہ تصنیف کرنا یقال اقتضب الشعر والحدیث جبکہ وہ بغیر سوچے شعر یا کلام فی البدیہ کہے ؔ یفرشنی از نصر وضرب والمصدر فرش وفراش بمعنے بچھانا اور پھیلانا ؔ دخلة بکسر الدال المهملة وضمها حال باطنی وراز باطنی یقال فرشتہ دخلة امری یعنی میں نے اس کے سامنے اپنا راز ظاہر کردیا ؔ یسرد از نصر وضرب یقال سرد الحدیث جبکہ وہ اچھی طرح بیان کرے وسرد القراءة جبکہ وہ اچھی طرح پڑھے ؔ دون بمعنی مانع وحائل یقال حال القوم دون فلان یعنی قوم فلاں کے اور اس کے مطلوب کے درمیان حائل ہوگئی ؔ البسوس یہ مثل ہے ایسے وقت استعمال کی جاتی ہے جبکہ کوئی شئی

بعید کا طالب ہو، اور اس تک پہنچنا بہت ہی مشکل ہو۔ اور اسی معنی میں خرط القتاد اور اشام من البسوس ہے جیسے ہمارے اردو میں یہ مثل ہے یہ کوئی منہ کا نوالہ ہے یعنی مطلب برآری میں بہت ہی دقتوں کا سامنا ہے بسوس یہ ایک عورت کا نام ہے اس کی اونٹنی قوم عرب یعنی کلیب بن وائل تغلبی کے حوض پر بغیر ان کی اجازت کے پانی پینے چلی گئی انہوں نے اس کو مار دیا پس بکر اور تغلب میں چالیس سال سے زیادہ اسی کی بدولت لڑائی رہی اور اس میں کلیب مارا گیا اب یہ نحوست اور بدبختی میں ضرب المثل ہے یقال اشام من البسوس اور حرب البسوس میں اضافت مسبب کی سبب کی طرف ہے ای حرب صادرۃ لاجل البسوس ۲۷ او تصحبنی اس میں او معنے میں الا کے ہے اور اس کے بعد ان مقدر ہے ای الا ان یا یہ معنے میں الی ان کے ہے ۲۸ فصاحبتہ ای رافقتہ از مفاعلہ مصاحبۃ مصدر بمعنی ساتھ رہنا اس کے بعنی بعد الی نہیں آتا ہے یہاں ذاہبًا محذوف ہے ای فصاحبتہ ذاہبا الیہا ۱۲ ۲۹ عکفت ای اقمت از ضرب یقال عکف علیہ ای واظب واقام۔

وَهُوَ يَعُلُّنِيْ كَاسَاتِ التَّعْلِيْلِ. وَيُجَرِّئُنِيْ اَعِنَّةَ التَّامِيْلِ. حَتّٰى اِذَا حَرِجَ صَدْرِىْ. وَعِيْلَ صَبْرِىْ. قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ لَكَ عِلَّةٌ. وَلَا لِيْ فِي الْمَقَامِ تَعِلَّةٌ. وَفِيْ غَدٍ اَزْجُرُ غُرَابَ الْبَيْنِ. وَاَرْحَلُ عَنْكَ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ. فَقَالَ حَاشَ لِلّٰهِ اَنْ اُخْلِفَكَ. اَوْ اُخَالِفَكَ. وَمَا اَرْجَاْتُ اَنْ اُحَدِّثَكَ اِلَّا لِاُلَبِّثَكَ. وَاِذْ كُنْتَ قَدِ اسْتَرَبْتَ بِعِدَتِيْ. وَاَغْرَاكَ ظَنُّ السُّوْءِ بِمُبَاعَدَتِيْ. فَاَصْخِ لِقَصَصِ سِيْرَتِي الْمُمْتَدَّةِ. وَاَضِفْهَا اِلٰى اَخْبَارِ الْفَرَجِ بَعْدَ الشِّدَّةِ. فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَخَا التُّرَّهَاتِ فَمَا اَطْوَلَ طِيَلَكَ. وَاَهْوَلَ حِيَلَكَ. فَقَالَ اِعْلَمْ اَنَّ الدَّهْرَ الْعَبُوْسَ. اَلْقَانِيْ اِلٰى طُوْسَ.

الترجمۃ والمطالب، اور وہ مجھے بہانہ (یعنی معذرت) کے پیالے پلاتا تھا اور وہ مجھ سے امیدواری کی لگامیں کھنچواتا رہا یہاں تک کہ میرا سینہ (دل) تنگ ہوا (یعنی اکتا گیا) اور میرا صبر کھو گیا (یا مغلوب ہوا) تو میں نے اس سے یہ کہا کہ اب نہ آپ کے لئے کوئی بہانہ باقی ہے۔ اور نہ میرے ٹھیرنے میں خوشی ہے (یعنی بہلاؤ اور دلچسپی کے سامان نہیں) لہٰذا میں کل کو جدائی کے کوے سے فال لونگا اور حنین موچی کے دونوں موزے لیکر (یعنی محروم ہوکر) تیرے پاس سے کوچ کر دوں گا، پس اس نے جواب دیا اللہ کی پناہ کیا میں نے تجھ سے وعدہ خلافی کی ہے یا تیری مخالفت کی ہے میں تو اس مضمون کو سنانے میں صرف تیرے ٹھرانے کی وجہ سے دیر کر رہا تھا اور اب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تو نے میرے وعدے میں شک کیا ہے اور تجھ کو بدگمانی نے مجھ سے دور ہوتے پر ابھار رکھا ہے تو میری لمبی داستان غور ادر کان لگا کے سن) اور اس کو ان واقعات میں شامل کرو جن میں تنگی کے بعد فراخی کا ذکر ہو (یا کتاب اخبار الفرج بعد الشدۃ میں اس کو بڑھالو) پس میں نے اس سے کہا اے جھوٹوں کے بھائی! تیری رسی کس قدر دراز و طویل ہے اور تیرے حیلے کس قدر خوفناک ہیں پس کہا اس نے تو جان۔ لے کہ ترش رو زمانہ نے مجھ کو شہر طوس کی طرف پھینک دیا (یا ڈالا)۔

تشریح لغات ۱ یعل از نصر و ضرب یقال عَلَّ عَلًّا وعَلَّلَهٗ وتَعِلَّةً جبکہ دوسری مرتبہ پے وعلہ دوسری مرتبہ پلانے ۲ التعلیل مصدر از تفعیل بمعنے بہانہ وحیلہ کرنا اور یہ مشتق ہے عللہ بالشئ اذا الہاہ بہ لما یعلل الصبی بشئ من الطعام وعلل الشئ جبکہ وہ علت بیان کرے ۳ یجرنی اجرا، مصدر از افعال بمعنی کھنچوانا اور یہ جر کا متعدی ہے ۴ اعنۃ یہ عنان کی جمع۔ ہے بمعنے لگام وھو ما تقادبہ الدابۃ استعارھا للتامیل وھو الوعد بما فیہ المرام ۵ التامیل مصدر از تفعیل بمعنے امیدوار کرنا ۶ حرج ای ضاق یقال حرج الشئ ای ضاق از سمع ۷ عیل ای غلب یقال عال وعیل صبرہ جبکہ صبر جاتا رہے ویقال عالنی الامر جبکہ وہ غالب ہوا از نصر ۸ علۃ بمعنی عذر و بہانہ وسبب والجمع علل وجمع الجمع اعلال ۹ التعلۃ بہلاوہ اور خوش کرنے والی باتیں ھی فی الاصل

مایعلل به الصبی وقت الطعام ای ولم یبق لی صبر علے التعلل والانتظار ۱۱ ازجر زجر مصدر بمعنی فال لینا از نصر یقال زجر الطیر جبکہ شگون لینے کے لئے پرندہ کو اڑائے اگر داہنی جانب سے پرندہ اڑتا تو اچھا شگون لیتے تھے ورنہ برا ۱۲ غراب البین جب اہل عرب ایک جگہ سے کوچ کرکے دوسری جگہ جاتے تو کوّے وہاں آکر ان کا بچا کھچا کھالیا کرتے تھے اور جب وہ خیمہ اپنا کھیڑتے توکوّا ان لوگوں کو دیکھ کر چیختا تھا تو وہ اس وقت یہ کہا کرتے تھے نعق غراب البین ۱۳ بخفے حنین ای آخذا بخفے حنین اور اس کا قصہ دسویں مقامہ میں تفصیل سے لکھا جا چکا ہے ۱۴ حاشا للہ ای معاذ اللہ حاشاك وحاشالك بمعنی دور باد ویقال حاشا للہ وحاش للہ ای معاذ اللہ والاصل بالالف وھی کلمۃ یستثنی بھا وقد تکون فعلاً نصبت بھا وقد تکون حرفا خفضت بھا وقال سیبویہ لاتکون حاشا الاحرف جرلانھا لوکانت فعلاً لجاز ان تکون صلۃ لما کما یجوز ذلك فی خلا فلا امتنع ان یقال جاءنی القوم ماحاشا زیداً دلّ علے انھا لیست بفعل وقال المبرد حاشا فعل لانہ یقال حاشا لزید فحرف الجر لایجوز دخولہ علے حرف الجر ولان الحذف یدخلھا کقولھم حاش لزید والحذف یقع فی الاسماء والافعال دون الحروف ویستدل ایضا بقول النابغۃ ع ۔

وما احاشی من الاقوام من احد ❊ فتصرفہ یدل علے انہ فعل

۱۵ اخلفک اخلاف مصدر از افعال وعدہ کو پورا نہ کرنا ۱۶ اخالفکم مخالفۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مخالفت کرنا اور ناموافقت کرنا ۱۷ ارجات از افعال یقال ارجا الامر جبکہ وہ کام کو موخر کرے ای ما اخرت حدیثی عنک بذکر الرسالۃ ۱۸ لابثک از تفعیل تلبیث مصدر بمعنی ٹھیرانا و مقیم کرانا و مجردہ از سمع یقال لبث بالمکان لَبْثًا و لُبْثًا و لَبَثًا و لباثًا و لباثۃ ولبثانًا و لَبِثّیۃً جبکہ وہ ٹھرے اور اقامت کرے ۱۹ استربت استرابۃ مصدر از استفعال بمعنی شک میں پڑنا۔ اور یہ ریب سے ماخوذ ہے بمعنے شک کرنا ۲۰ بعدتی عدۃ مصدر از وعد یعد بمعنی وعدہ کرنا اور اس میں بار یہ جارہ ہے اور یہ مصدر مضاف الی الفاعل او الی المفعول بمعنی الموعود ۲۱ اغراک از افعال اغراء مصدر از افعال بمعنی بھڑکانا ۲۲ بمباعدتی مصدر از مفاعلہ بمعنی دور رہنا اور یہ مصدر مضاف الی المفعول ہے ۲۳ فاصخ ای اسمع از افعال یقال اصاخ لہ اصاخۃ ای اصغی لہ واستمع ویقال اصاخ عن کذا ای رجع عنہ واصاخ علے حق فلان ای اسکت علیہ ان یذھب بہ واما المجرد فیقال صاخ فی الارض بمعنے دخل فیھا از نصر والمصدر صوخ ویقال الصاخۃ للداھیۃ او اثر الصدمۃ فی العظم والجمع صاخ وصاخات ۲۴ اضفہا یہ امر کا صیغہ ہے اضافۃ مصدر از افعال بمعنی بڑھانا اور منسوب کرنا ۲۵ اخبار الفرج بعد الشدۃ یہ مشہور ایک کتاب کا نام ہے یحتوی علی لطائف لابن الجوزی وقیل للقاضی ابی علی التنوخی یعنی اضفت ہذہ الحکایۃ واجمعها الی کتاب اخبار الفرج بعد الشدۃ ۲۶ طیلك الطیل الحبل الذی یشد علے رجل الفرس لیرعیٰ بمقدارھا کیف یشاء وھذا مثل یضرب لمن لہ تصرف فی الامور کیف یشاء ۲۷ واھول اس کا عطف فما اطول پر ہے اور اھول یہ ہال یہول سے ماخوذ ہے ہول مصدر ہے از نصر بمعنی خوفناک ۲۸ حیلک یہ　کی جمع ہے بمعنے حیلہ وتدبیر وہوشیاری والجمع حول ایضاً ۲۹ العبوس بہت ترش رو ومنہ یوم عبوس یعنی سخت دن کنایۃ عن شدتہ وفی القرآن المجید ثم عبس وبسر و یوما عبوسا قمطریرا ۔

وَاَنَا یَوْمَئِذٍ نَقِیْرٌ وَقِیْرٌ ۔ لَافَتِیْلَ لِیْ وَلَا نَقِیْرٌ ۔ فَاَلْجَانِیْ صَفْرُ الْیَدَیْنِ ۔ اِلَی التَّطَوُّقِ بِالدَّیْنِ ۔ فَادَّنْتُ لِسُوْءِ الْاِتِّفَاقِ ۔ مِمَّنْ ھُوَ عَسِرُ الْاَخْلَاقِ ۔ وَتَوَھَّمْتُ تَسَنِّیَ النِّفَاقِ ۔ فَتَوَسَّعْتُ فِی الْاِنْفَاقِ ۔

فَمَا اَفَقْتُ حَتّٰى بَهَظَنِىْ دَيْنٌ لَزِمَنِىْ حَقُّهٗ ۔ وَلَازَمَنِىْ مُسْتَحِقُّهٗ ۔ فَحِرْتُ فِىْ اَمْرِىْ وَاَطْلَعْتُ غَرِيْمِىْ عَلٰى عُسْرِىْ ۔ فَلَمْ يُصَدِّقْ اِمْلَاقِىْ ۔ وَلَا نَزَعَ عَنْ اِرْهَاقِىْ ۔ بَلْ جَدَّ فِى التَّقَاضِىْ وَلَجَّ فِىْ اقْتِيَادِىْ اِلَى الْقَاضِىْ ۔ وَكُلَّمَا خَضَعْتُ لَهٗ فِى الْكَلَامِ ۔ وَاسْتَنْزَلْتُ مِنْهُ رِفْقَ الْكِرَامِ ۔

الترجمۃ والمطالب

اور حالانکہ اس وقت میں فقیر بوجھل تھا (یعنی قرضہ میں دبا ہوا) اور نہ میرے پاس کوئی بڑی شئی تھی اور نہ چھوٹی شئی پس تنگدستی اور میرے ہاتھوں کے خالی ہونے نے مجھے اس پر مجبور کیا کہ قرض کا طوق گردن میں ڈال لوں چنانچہ میں نے برے ہونے اتفاق کی وجہ سے قرض کا معاملہ کیا اور میں ایک بدخلق کو سخی سمجھ کر اُن بنا بیٹھا اس سے میں نے قرضہ لیا اور اس رواج کے پیشہ کو میں آسان سمجھ کر خوب خرچ کرنے لگا پس جب مجھے ہوش نہ آیا یہاں تک کہ وہ قرضہ جس کا ادا کرنا واجب تھا اس نے مجھے بوجھل کر دیا (دبا لیا) اور اس کا مستحق (جس سے میں نے قرضہ لیا تھا) وہ میرے پیچھے پڑ گیا تو مجھ کو اپنی حالت پر حیرانی ہوئی اور میں نے قرض خواہ کو اپنی تنگی سے باخبر کیا پس اس نے میری غریبی اور محتاجی کی تصدیق نہ کی (یعنی سچا نہ جانا) اور نہ مجھے تنگ کرنے سے وہ باز رہا بلکہ وہ قرضہ کے مانگنے پر اور سختی کرنے لگا۔ اور وہ اپنی انتہائی کوشش سے مجھے قاضی کے پاس کھینچ کر لے جانے لگا میں گفتگو میں نرمی اور عاجزی برتتا تھا اور اس سے میں نے یہ کہا کہ تو کریموں کی طرح مجھ پر نرمی کر (یا نرمی برت)۔

تشریح لغات

۱؎ وقیر ای الذی اوقرہ الدین ای اثقلہ ذلیل وخوار وقیل الوقیر تابع مہمل للفقیر یہ فعیل کے وزن پر ہے معنی میں مفعول کے بمعنے بوجھ و گراں بار ۲؎ فتیل الفتیل فی الاصل الحبل المفتول (بٹی ہوئی رسی) وسمی مایکون فی شق النواۃ فتیلاً لکونہ علےٰ ھیئتہ وفی القرآن المجید ولایظلمون فتیلا ویضرب بہ المثل فی الشئی الحقیر (یعنی کچھ بھی نہیں) ۳؎ نقیر ہی حفرۃ صغیرۃ فی ظہر النواۃ (کھجور کی گٹھلی کا گڑھا) وفی القرآن المجید ولایظلمون نقیراً (اس سے بھی مراد شئی حقیر ہے یعنی کچھ بھی نہیں) ۴؎ صفر الیدین یعنی دونوں ہاتھوں کا خالی ہونا اور اس سے کنایہ محتاجی کی طرف ہے اور اس میں الف لام مضاف الیہ کے بدلے میں ہے ۵؎ التطوق مصدر از تفعل بمعنی طوق پہننا ۶؎ ادنت از افعال ادیان مصدر بمعنی ادھار خریدنا یقال ادان الشئی جبکہ وہ ادھار خریدے ۷؎ لسوء الاتفاق میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے ۸؎ عسر الاخلاق بمعنے بدخلق و کج خلق ۹؎ تسنی مصدر از تفعل بمعنی بلند ہونا ۱۰؎ النفاق یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنے رائج ہونا ای ان اھل ھذا البلد کرماء اذا انشات لھم قصیدۃ اجزلوا لی عطاء ۱۱؎ افقت افاقۃ مصدر از افعال بمعنی ہوش میں آنا ۱۲؎ بہظنی ای اثقلنی وعجزت عن حملہ یقال بہظہ الحمل اوالامر ای اثقلہ وسبب لہ مشقۃ از فتح وابہظ حوضہ ای ملأہ والباھظۃ کل ما یحدث مشقۃ اواذی وایضا الداھیۃ ۱۳؎ فحرت حار یحیر سے از ضرب بمعنی متحیر کرنا ۱۴؎ غریمی یہ اضداد میں سے ہے بمعنے قرض خواہ و قرض دار اور یہ ماخوذ غرم سے ہے بمعنے تاوان والجمع غرماء و غرام ۱۵؎ املاقی مصدر از افعال بمعنی محتاجی وفی القرآن المجید ولاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق ۱۶؎ نزع از فتح نزعٌ مصدر بمعنی باز رہنا از ضرب یقال نزع نزوعاً عن کذا جبکہ وہ روکے اور باز رہے۔ ۱۷؎ ارہاقی مصدر از افعال بمعنی تکلیف جو ناقابل برداشت ہو وفی القرآن المجید فلا ترھقنی من امری عسرا ۱۸؎ جد جدّ مصدر از نصر و ضرب بمعنی کوشش کرنا یقال جدّ جداً جبکہ وہ کوشش کرے ۱۹؎ التقاضی مصدر از تفاعل یقال تقاضیا الی الحاکم جبکہ وہ دونوں حاکم کے پاس فیصلہ کرنے جائیں ۲۰؎ لج لجج ولجاج ولجاجۃ مصدر از ضرب و سمع بمعنی سخت جھگڑا کرنا اور دشمنی میں مداومت کرنا لج فی الامر جبکہ وہ لازم ہو لج علٰے فلان فی المسالۃ جبکہ وہ اصرار کرے اور جلدی فیصلہ کی خواہش کرے واللجاج التمادی والعناد فی تعاطی الفعل المزجور عنہ فی القرآن

المجید بل لجوفی عتوو نفور ؀۲۱ خضعت از فتح خضوع و خضع و خضعانٌ مصدر بمعنی عاجزی کرنا ؀۲۲ رفق الکرام ای رفقاء مثل رفق الکرام

وَرَغِبْتُهُ فِی اَنْ یَنْظُرَلِی بِمُیَاسَرَۃٍ. اَوْیُنْظِرَنِیْ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ. قَالَ لَاتَطْمَعْ فِی الْاِنْظَارِ. وَاحْتِجَانِ النُّضَارِ. فَوْحُقِّكَ مَا تَرٰی مَسَالِكَ الْخَلَاصِ. اَوْتُرِیَنِیْ سَبَائِكَ الْخَلَاصِ. فَلَمَّا رَأَیْتُ احْتِدَادَ لَدَدِہٖ. وَاَنْ لَامَنَاصَ لِیْ مِنْ یَدِہٖ. شَاغَبْتُهُ. ثُمَّ وَاثَبْتُهُ. لِیُرَافِعَنِیْ اِلٰی وَالِی الْجَرَائِمِ. لَا اِلَی الْحَاکِمِ فِی الْمَظَالِمِ. لِمَا کَانَ بَلَغَنِیْ مِنْ اِفْضَالِ الْوَالِیْ وَفَضْلِهٖ. وَتَشَدُّدِ الْقَاضِیْ وَبُخْلِهٖ. فَلَمَّا حَضَرْنَا بَابَ اَمِیْرِ طُوْسَ اٰنَسْتُ اَنْ لَابَاْسَ وَلَابُؤْسَ. فَاسْتَدْعَیْتُ دَوَاۃً وَبَیْضَاءَ. وَاَنْشَاْتُ رِسَالَۃً رَقْطَاءَ. وَهِیَ اَخْلَاقُ سَیِّدِنَا تُحَبُّ. وَبِعَقْوَتِهٖ یُلَبُّ.

(حواشی: ای الامہال ۱۲ — ای بعثی الی ذالان ۱۲ — ای حبیل المخاصمة ۱۲ — برائے نزد ۱۲ — ای لا ولو مخلص ۱۲ — ای متحم عبر ۱۲ — جنگ کردم ۱۲ — ای من ابواعہم ۱۲ — ای احسانہ ۱۲ — ای القرطاس ۱۲ — ای الکتبت ۱۲ — ای طلبت ۱۲ — ای الفرد ۱۲ — ای امیرنا ۱۲ — ساخت خانہ او ۱۲ — اقامت کردہ شود ۱۲)

الترجمة والمطالب

اور میں نے یہ خواہش کی کہ وہ میرے ساتھ آسانی سے دیکھے (یعنی وہ میرے اوپر رحم کرے) یا وہ مال دار ہونے تک کی مجھے مہلت دے پس وہ یہ جواب دیتا تھا کہ مہلت حاصل کرنے اور روپیہ مار رکھنے سے تو تم ہاتھ دھو بیٹھو (یعنی تم اس کی طرف خیال ہی چھوڑ) میں تمہیں قسم سے یقین دلاتا ہوں کہ سوائے اشرفیاں دکھانے (پرکھنے) کے اور کوئی چھٹکارے (رہائی) کا راستہ تمہارے لئے نہیں ہے پس جبکہ میں نے اس کے جھگڑے کی سختی کو دیکھا اور یہ کہ اس کے ہاتھ سے میرے لئے کوئی چھٹکارے (رہائی) کا راستہ نہیں ہے تو میں بھی اس سے لڑنے لگا۔ اور اس پر میں حملہ کر بیٹھا تاکہ وہ مجھے کوتوال کے پاس لے چلے نہ کہ جج کے پاس کیونکہ مجھے کوتوال کی بخشش اور اس کے احسانات اور جج کی سختی اور اس کے کنجوس ہونے کی خبر مل چکی تھی۔ چنانچہ ہم طوس کی کوتوالی میں پہونچے تو میں نے یہ محسوس کیا کہ اب کسی قسم کا کوئی خوف ہے نہ خطرہ وہاں پہنچ کر میں نے دوات اور سفید کاغذ منگوایا اور صنعت رقطاء میں ایک درخواست دیا ایک خط (بصورت رسالہ) میں نے لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ ہمارے سردار (امیر) کے عادات تو بہت پسندیدہ جس کو سب دوست رکھتے ہیں) اور اس کے میدان میں اقامت کی جاتی ہے (یعنی لوگ وہاں پہنچ کر اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں)۔

تشریح لغات

؀۱ بمیاسرة یہ باب مفاعلہ سے مصدر ہے اور یہ یسر سے ماخوذ ہے بمعنی آسانی کرنا ؀۲ ینظرنی ای یؤخرنی و یمہلنی از نصر و سمع یقال نظر فلانًا الدین جبکہ وہ مہلت دے ؀۳ میسرة بکسر السین وفتحہا بمعنے آسانی و مالداری و فی القرآن المجید فنظرة الی میسرة ؀۴ الانظار مصدر از افعال بمعنی مہلت دینا یقال انظرہ الدین جبکہ وہ ادائیگی قرض کے لئے مہلت دے ؀۵ احتجان مصدر از افتعال بمعنے ٹیڑھے سر کے ڈنڈے سے کھینچنا یقال احتجن المال جبکہ وہ مال جمع کرے واحتجن علیہ جبکہ وہ روک دے مجردہ از نصر یقال حجن العود جبکہ لکڑی کو موڑے اور ٹیڑھا کرے ؀۶ النضار بالضم بمعنے خالص سونا اور ہر چیز کا خالص اور چاندی کے بھی معنے آتے ہیں مگر زیادہ تر یہ سونے کے لئے مستعمل ہوتا ہے ؀۷ فوحقک میں واو قسم کے لئے ہے ؀۸ مسالک یہ مسلک کی جمع ہے بمعنے راستہ ؀۹ سبائک یہ سبیکہ کی جمع ہے بمعنے پگھلے ہوئے سونے کے ٹکڑے ؀۱۰ الخلاص بالفتح مصدر بمعنے چھٹکارا و نجات پانا و بالکسر بمعنی خالص اور کھوٹ سے خالی کیا ہوا سونا چاندی وغیرہ ؀۱۱ احتداد مصدر از افتعال بمعنی سخت ہونا ؀۱۲ لددہ لدد کے معنی سخت جھگڑا و فی القرآن المجید الد الخصام ؀۱۳ مناص مصدر بمعنے بھاگنے اور رہائی پانے کی جگہ یقال مالک من مناص یعنی تمہارے لئے نجات کی جگہ نہیں ویقال ناص من قریہ نوصًا و مناصًا جبکہ وہ ڈرے اور بھاگے از نصر ؀۱۴ شاغبتہ مشاغبة مصدر از مفاعلہ بمعنے لڑائی جھگڑا کرنا یقال شاغبہ جبکہ وہ جھگڑا کرے، اور اس کا

مجرد فتح اور سمع سے آتا ہے۔ یقال شغب القوم وبھم وعلیھم وشغب شغبا وشغَبًا جبکہ وہ فساد برپا کرے۔ اور تباہی ڈالے ۱۵ے واثبتہ مواثبتہ مصدر از مفاعلہ بمعنے سبقت کرنا اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑنا ۱۶ے والی الجرائم یعنی کوتوال ۱۷ے الحاکم فی المظالم یعنی جج ۱۸ے افضال مصدر از افعال بمعنی احسان اور بھلائی کرنا اور مہربانی کرنا یقال افضل علیہ جبکہ وہ مہربانی اور احسان کرے وفضلہ مصدر بمعنے احسان وفضیلت والفضل مایزید بہ الرجل علی غیرہ من العلم والخصال الحمیدۃ از نصر وسمع ۱۹ے دواۃ بمعنی روشنائی کی دوات والجمع دویٌّ ودوی ودویٌّ ودویات ۲۰ے بیضاء ای ورقۃ بیضاء وقرطاسا لما یکتب فیہ شیئ ۲۱ے رقطاء یہ رقطۃ سے ماخوذ ہے بمعنے سیاہی جس میں سفیدی ملی ہو اس لئے کہ اس میں بعض حروف منقوط ہیں اور بعض غیر منقوط وقد قال العلماء فی الوان الضان والمعز وشیاتھا ما حاصلہ ان الشاۃ اذا کان فیھا سواد وبیاض فھی رقطاء وایضا یقال لھا بغثاء والمراء فان اسود راسھا فھی راساء فان ابیض راسھا من بین سائر جیدھا فھی رخماء فان اسودت ارنبتھا وذقنھا فھی دغماء فان ابیضت خاصرتاھا فھی خصفاء فان ابیضت شاکلتھا فھی شکلاء فان ابیضت رجلاھا مع الخاصرتین فھی خرجاء فان ابیضت احدی رجلیھا فھی رجلاء فان ابیضت اوظفتھا فھی حجلاء وخدماء فاذا کانت موشحۃ ببیاض فھی وشحاء فاذا کانت بیضاء ماحول العینین فھی عرماء فان کانت بیضاء الیدین فھی عصماء ۲۲ے اخلاق الھمزۃ واللام غیر منقوط والخاء والقاف منقوطتان ھکذا الی آخر الرسالۃ ۲۳ے سیدنا تحب ای اخلاق الامیر محمودۃ مرضیۃ یحبہ کل احد والسید بمعنی سردار اور تخفیفا اس میں سید بھی ایک لغت ہے والجمع اسیاد وسادۃ وسیائد ۲۴ے بعقوتہ بمعنے گھر کا گرداگرد میدان ومحلہ والجمع عقاء ۲۵ے یلب لب مصدر از نصر یقال لب بالمکان جبکہ وہ اقامت کرے۔

وَقُرْبُهُ تُحَفٌ . وَنَأْيُهُ تَلَفٌ . وَخُلَّتُهُ نَسَبٌ . وَقَطِيعَتُهُ نَصَبٌ . وَغَرْبُهُ ذَلِيقٌ . وَشُهُبُهُ تَأْتَلِقُ . وَظَلَفُهُ زَانَ . وَتَقْوِيمُ نَهْجِهِ بَانَ . وَذِهْنُهُ قُلَّبٌ وَجَرَّبٌ وَنَعْتُهُ شَرْقِيٌّ وَغَرْبِيٌّ ؎

سَيِّدٌ قُلَّبٌ سَبُوقٌ مُبِرٌّ فَطِنٌ مُغْرِبٌ عَزُوفٌ عَيُوفٌ

مُخْلِفٌ مُتْلِفٌ أَغَرُّ فَرِيدٌ نَابِهٌ بَاسِلٌ ذَكِيٌّ أَنُوفٌ

مُفْلِقٌ إِنْ أَبَانَ طِبٌّ إِذَا نَا بَ هِيَاجٌ وَحَلَّ خَطْبٌ مَخُوفٌ

الترجمۃ والمطالب

اور اس کی نزدیکی ہدیوں کی طرح پر ہے اور اس سے دوری ضائع ہونے کی طرح پر ہے (یعنی جو دور رہتا ہے وہ اس کی مدد نہیں کرتا) اور اس سے محبت ہونا نسب کی طرح پر ہے (یا بمنزلہ شرافت کے ہے اور اس سے قطع رحمی کرنا مشقت اور تکلیف میں پڑنا ہے اور اس کی تلوار کی دھار تیز ہے اور اس کے ستارے (اخلاق و مکارم) چمکتے ہیں اور اس کی پاکدامنی زینت ہے اور اس کا سیدھا راستہ ظاہر ہوگیا ہے (یا بڑھا گیا ہے) اور اس کی ذہن رسا طبیعت خوب الٹ پلٹ کر جانچ پڑتال کرلیتی ہے (یعنی وہ آزمودہ تجربہ کار ہے) اور اس کی تعریف شرق اور مغرب میں (تمام دنیا میں) پھیلی ہوئی ہے ؎ وہ سردار تجربہ کار ہے آگے بڑھنے والا ہے اور بھلائی کرنے والا ہے (یا وعدہ پورا کرنے والا ہے) وہ سمجھ دار ہے اور عجیب (وغریب) کام کرنے والا ہے اور وہ زاہد پاکدامن ہے اور وہ برے کام کو مکروہ سمجھنے والا ہے اور وہ عوض دینے والا ہے اور مال کو وہ تلف کرنے والا ہے اور وہ سخی (مشہور) درکیتا (بے مثال) ہے اور وہ بلند (شریف) ہے اور فاضل ہے

اور ذکاوت والا ہے اور برے کام سے بچنے والا ہے اور وہ فصیح عجیب البلاغت ہے اگر وہ اپنے کلام کو بیان کرے اور جب لڑائی چھڑ جائے یا کوئی امر دشوار و خوفناک پیش آئے تو وہ تجربہ کار اور ماہر ہے ۔

تشریح لغات

[1] تحف یہ تحفۃ کی جمع ہے بمعنے تحفہ و ہدیہ [2] نایہ مصدر بمعنی دور ہونا یقال نای ینای نایًا فلانًا و نای عن فلان جبکہ وہ دور ہوا ور اس کا صفت کا صیغہ ناءٍ آتا ہے [3] تلف مصدر از سمع بمعنے ضائع ہونا و برباد ہونا [4] خلۃ بالضم بمعنے دوستی و عادت و محبوبہ و دوست اور یہ واحد تثنیہ اور جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے ہے اور بالفتح بمعنے عادت و سوراخ و حاجت و محتاجی و تھوڑی سی کھٹی شراب یا سرکہ و بالکسر بمعنے دوستی و بھائی بندی و تلوار کی میان جس پر چمڑا منڈھا ہو [5] نسب مصدر بمعنی قرابت و رشتہ داری والجمع انسابٌ [6] قطیعۃ مصدر بمعنی قطع رحمی کرنا و جدائی و وظیفہ و قطع تعلقات و ٹیکس و جاگیر والجمع قطائع [7] نصب مصدر از نصر و ضرب بمعنی مشقت میں پڑنا و از سمع بمعنے تھکنا یقال نصب نصبًا جبکہ وہ تھکے و نصب فی الامر جبکہ وہ کوشش کرے و فی القرآن المجید فاذا فرغت فانصب الخ [8] غرب مصدر بمعنی تلوار کی دھار اور ہر چیز کا اول و بمعنی مغرب و خوشی و تیزی [9] ذلق بمعنی زبان کی تیزی یا دھار کی تیزی وھو ذو حدۃ من الاسنۃ او الالسنۃ و بمعناہ الذلق والذلق والزلق یقال لسان ذَلِقٌ طَلِقٌ و ذُلُقٌ طُلُقٌ او ذُلَقٌ طُلَقٌ ای طلق ذو حدۃ والبلیغ الفصیح و ذلق اللسان ای کان ذلیقًا فصیحًا از کرم والمصدر ذلاقۃ و ذلق السیف ای کان حادًا از سمع و ذلق من العطش ای اشرف منہ علی الموت از نصر [10] شہب یہ شہاب کی جمع ہے بمعنے ستارے ای مناقبہ المشہورۃ کالنجوم والشہب [11] تألق ائتلاق مصدر از افتعال بمعنے چمکنا یقال ائتلق البرق جبکہ بجلی چمکنے و مجردہ از ضرب یقال الق البرق ای لمع [12] ظلف مصدر ای منع نفسہ عن الفواحش والخصال المذمومۃ و کفہ عن الھوی یعنی پارسائی و عفت و پاک دامنی یقال ظلفت عن الشئ ظلفًا ای کف از ضرب و سمع [13] زان زین مصدر از ضرب بمعنی زینت دینا یقال زان الشئ جبکہ خوب صورت بنائے اور آراستہ کرے [14] قویم من اضافۃ الصفۃ الی الموصوف ای نھجہ القویم بمعنے سیدھا و معتدل و اچھے قد و قامت والا والجمع قیامٌ [15] نہج مصدر از فتح بمعنے واضح راستہ یقال طریق نھج و طرق نھجۃ و نھجات و نھج و نھوج [16] بان ای ظھر و وضح و اشتھر بین الانام از ضرب یقال بان بیانًا و تبیانًا جبکہ ظاہر اور واضح ہو [17] قلب یہ ماضی کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنی لوٹنا پوٹنا و پلٹ دینا یعنی اوپر کا نیچے کر دینا و یقال قلب الامر ظہر البطن جبکہ وہ معاملہ کی آزمائش کرے [18] جرب از تفعیل بمعنے تجربہ کرنا و آزمانا [19] نعتہ مصدر بمعنی تعریف کرنا از فتح والنعت من الخیل یعنی گھوڑ دوڑ میں سبقت لے جانے والا اصیل گھوڑا جس کی سب تعریف کریں و یقال شئ نعتٌ یعنی عمدہ چیز [20] قلب بالضم پلٹنے والا اور بہت الٹنے پلٹنے والا اور معاملہ کے الٹ پھیر کا ماہر [21] سبوق یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بہت آگے بڑھنے والا والسبوق من الخیل سب میں آگے بڑھنے والا گھوڑا [22] مبر ابرار مصدر از افعال بمعنی بھلائی اور نیکی کرنے والا اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے [23] فطن ای ذو فطنۃ و ذکاء یعنی عقلمند سمجھدار والجمع فطنٌ و فطُنٌ [24] مغرب اسم فاعل کا صیغہ از افعال یقال اغرب فلانٌ اذا جاء بشئ غریب [25] عزوف بمعنی زاہد و پاکدامن یقال عزف عن الشئ عزفًا و عزوفًا ای زہد فیہ از نصر و ضرب [26] عیوف ای مبغض للرذائل اور یہ مشتق ہے عاف الطعام اذا کرہہ سے از سمع و ضرب والمصدر عیفٌ و عیافٌ و عیفان [27] مخلف اسم فاعل کا صیغہ از افعال بمعنی عوض دینے والا [28] متلف اسم فاعل کا صیغہ اتلاف مصدر بمعنی تلف کرنے والا یعنی اپنا مال اس کے مستحقین کو دے کر وہ تلف کرنے والا ہے [29] اغر بمعنے خوبصورت و فیاض و سردار شریف و اغر من الخیل پیشانی پر سفیدی والا گھوڑا والجمع غرٌّ و غرانٌ [30] فرید بمعنی یکتا و بے نظیر و بے مثال و ایک موتی نفیس والجمع فرائد [31] ناب اسم فاعل کا صیغہ اور یہ

نباہت سے ہے از نصر و سمع و کرم بمعنی سمجھدار شہرت والا (یعنی شریف) والجمع بنہاء ۳۲؎ انوف یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنے خود دار ہونا اور برے کام کو ناپسند کرنا ۳۳؎ مغلق الذی یاتی بالامر العجیب یعنی فصیح عجیب البلاغۃ ۳۴؎ طب بالکسر بمعنی طبیب و معالج وحاذق ماہر ۳۵؎ ناب از نصر ای نزل وحدث یقال ناب نیوب نوبًا و نوبۃ فلانا امر جبکہ پیش آئے ۳۶؎ ہیاج مصدر یہ یائی ہے بمعنے لڑائی وقتال از ضرب ۳۷؎ خطب بمعنی حادثہ وامر دشوار والجمع خطوب ۳۸؎ مخوف بمعنے خوفناک یقال طریق مخوف یعنی خوفناک راستہ۔

مَنَاظِمُ شَرَفِهٖ تَأْتَلِفُ۔ وَشَآبِيْبُ حِبَائِهٖ يَكِفُ۔ وَنَائِلُ يَدَيْهِ فَائِضٌ۔ وَشُحُّ قَلْبِهٖ غَائِضٌ۔ وَخِلْفُ سَخَائِهٖ يُحْتَلَبُ۔ وَذَهَبُ عِيَابِهٖ يُحْتَرَبُ۔ مَنْ لَفَّ لِفَّهٗ فَلَحَ وَغَلَبَ۔ وَتَاجِرُ بَابِهٖ جَلَبَ وَخَلَبَ۔ كَفَّ عَنْ هَضْمِ بَرِيٍّ۔ وَبَرِيَ مِنْ دَنَسِ غَوِيٍّ۔ وَقُرِنَ لَبَانُهٗ بِعِزٍّ۔ وَنَكَبَ عَنْ مَذْهَبِ كَزٍّ۔ لَيْسَ بِوَثَّابٍ عِنْدَ نُهْزَةِ شَرٍّ۔ بَلْ يَعِفُّ عِفَّةَ بَرٍّ۔

الترجمہ والمطالب

اور اس کی شرافت کے ہار (یعنی اس کے شریف صفات) پرو دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کی عطاؤں کی بارش بہتی رہتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں کے عطیے بہتے رہتے ہیں اور اس کا قلبی بخل معدوم ہو گیا ہے (یعنی چلا گیا ہے) اور اس کے بخشش کے پستان سے دودھ دوھا جاتا ہے اور اس کی گٹھڑیوں کا سونا لوٹا جاتا ہے اور جو اس کی جماعت میں شریک ہوا (یا مل گیا) وہ کامیاب اور غالب ہوا اور اس کے دروازے سے بیوپاری (تاجر) مال حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اس کو دھوکہ دے جاتا ہے، اور وہ غیر ظالم پر ظلم کرنے سے باز رہتا ہے اور وہ اُن عیبوں سے جو کسی گمراہ میں ہوتے ہیں پاک اور بری ہے اور اس کی نرمی سختی سے ملی ہوئی ہے یعنی فقراء کے آگے وہ عاجزی سے پیش آتا ہے اور متکبرین کے سامنے وہ تکبر سے پیش آتا ہے اور وہ بخیل (یا کج راہ) کے طریقے سے بیزار ہے برائی کے موقع پر وہ کودنے والا نہیں بلکہ وہ نیکوں کی طرح پاک دامنی کرتا ہے (یعنی پارسا رہتا ہے)

تشریح لغات

۱؎ مناظم یہ منظم کی جمع ہے وھو فی الاصل مکان النظم والنظم ھو جمع اللؤلؤ و تالیفہ فی سلک واحد ونظم الشیئ الی الشیئ ای جمعہ وضمہ ونظم الامر ای اقامتہ باب الکل از ضرب ۲؎ تاتلف ایتلاف مصدر از افتعال وھو الاجتماع من الفہ اذا انس بہ واحبہ بابہ سمع ۳؎ شؤبوب الدفعۃ من المطر ویقال لشدۃ حر الشمس ولحد کل شیئ وایضا الشؤبوب اول مایظہر من الحسن والجمع شآبیب یقال ھو حسن شآبیب الوجہ ۴؎ حباءہ ای عطاؤہ یعنی عطیہ وعورت کا مہر ۵؎ یکف از وکف یکف (ضرب) وکف مصدر و وکیف و وکوف و وکفانا مصدر بمعنی بہنا یقال وکف الدمع جبکہ آنسو ٹپکے ۶؎ نائل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے عطیہ وبھلائی اور یہ مفعول کے معنے میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فی عیشۃ راضیۃ ۷؎ فاض از ضرب وفیض وفیوض وفیضان وفیوضۃ وفیضوضۃ مصدر یقال فاضت عینہ یعنی اس کے آنسو بہ پڑے وفاض السیل جبکہ کثرت سے بہے ۸؎ شح بفتح الشین وکسرہا وضمہا مصدر بمعنی بخل کرنا یقال شح بالشیئ جبکہ وہ بخل کرے اور حرص کرے ۹؎ غاض یہ غاض الماء ای غار فی الارض سے ماخوذ ہے از ضرب ۱۰؎ خلف بکسر الخاء وسکون اللام الثدی والضرع اونٹنی کے تھن ۱۱؎ یحتلب احتلاب مصدر از افتعال بمعنی دودھ کا دوہنا ۱۲؎ سخائہ مصدر بمعنی سخاوت اور بخشش شبہ فی الفیض بالثدی فی الاحتلاب ۱۳؎ عیابہ یہ عیبۃ کی جمع ہے بمعنے گٹھڑی وھی وعاء الثیاب وقد یوضع فیہ المال ۱۴؎ یحترب ای یستلب احتراب مصدر از افتعال بمعنی لوٹنا ۱۵؎ لف از نصر یقال لف

الشئ لفّا جبکہ وہ لپیٹے اور ملائے اور جمع کرے و یقال لف الشئ بالشئ جبکہ وہ چیز کو چیز سے ملائے اور توڑے ١٦ لفہ اللف بمعنی گروہ یا پارٹی واکٹھی قوم جو ادھر ادھر سے جمع کی جائے و گنجان باغ والجمع الفاف و لفوف ١٧ فلج از فتح ای ظفر و فاز ١٨ تاجر اسم فاعل کا صیغہ بمعنے تجارت کرنے والا یقال تجر الرجل جبکہ وہ تجارت کرے از نصر والمصدر تجرٌ و تجارة ١٩ جلیب ای جمع المال من عندہ وجرّہ الی دارہ از نصر وضرب ویقال جلبہ ای ساقہ وجاء بہ وجلب القوم ای جمعہم وایضا جلب من قد سمع بمعنی اجتمع والمصدر جلب وایضا جلب علیہ من نصر ای جنی علیہ ٢٠ خلب ای تطفہ واماله لنفسہ وھو اصل فی خلب السبع الفریسۃ ای اخذھا بمخلبہ او غلبہ یظفرہ ای خدشہ وجرحہ از نصر وضرب ٢١ کف ای امتنع کف مصدر از نصر بمعنی روکنا ٢٢ ھضم والھضم فی الاصل ھو الکسر یقال ھضمہ ای کسرہ ومنہ ھضمہ بمعنی ظلمہ وغضبہ از ضرب ٢٣ بری بسکون الباء وتشدید ہا وہ شخص جس نے ظلم نہ کیا ہو و بمعنی خالص وخالی گناہ وتہمت سے پاک والجمع بریئون و براءٌ و براءٌ وابراءٌ وابریاءٌ ٢٤ بری از سمع یقال بری من العیب والدین برءًا وبراءً وبراءۃً جبکہ وہ خلاصی اور نجات پائے ٢٥ دنس از سمع یقال دنس دنسًا ودناسۃ جبکہ وہ عیب دار ہو میلا ہو ٢٦ غوی بمعنی گمراہ اور خواہشات کا غلام ٢٧ قرن از ضرب قرن مصدر بمعنی ملانا و باندھنا یقال قرن الشئ وبالشئ جبکہ وہ باندھے اور ملائے ٢٨ لیانہ فاللیان اسم من اللین وھو ضد خشن از ضرب والمصدر لینٌ ولیانٌ ولینۃٌ ٢٩ بغر وھو خلاف الذل یقال عزّ فلان ای صار عزیزا والمصدر عزٌّ وعزۃٌ وعزازۃٌ وایضا عز بمعنی قوی ضد ضعف از ضرب وایضا عزہ ای قواہ والمصدر عزا از نصر ٣٠ نکب از تفعیل ای عدل واعرض ومجردہ من نصر و سمع ٣١ مذہب مصدر بمعنی روش وطریقہ واعتقاد اصل والجمع مذاہب ٣٢ کز والکز والکزازۃ انقباض از نصر یقال کز الشئ ای ضیقہ وکزت خطاہ ای تقاربت والکز المنقبض والیابس یقال وجہ کزٌّ ای قبیح وفلان کز الیدین ای بخیل ٣٣ بوثاب بہت کودنے والا ومنہ فرس وثاب یعنی تیز رفتار گھوڑا ٣٤ نہزۃ بمعنے فرصت والجمع نہزٌ ٣٥ یعف از ضرب یقال عفّ عفًا وعفۃ و عفافًا و عفافۃ جبکہ وہ حرام یا غیر مستحسن سے رکے اور بمعنے پاک دامن ہونا اور اس کا صفت کا صیغہ عفیف اور عِفٌّ آتا ہے ٣٦ بر بالفتح بمعنے نیکوکار والجمع بررٌ اور بالکسر بمعنے عطیہ وطاعت وسچائی ونیکی ول ولومڑی کا بچہ وچوہا و بڑا چوہا و بالضم بمعنے گیہوں ۔

فَلِذَا يُجْتَبٰى وَيُسْتَحَقُّ عَفَافُهٗ	شَغَفًا بِهٖ فَلُبَابُهٗ خَلَّابٌ	اَخْلَاقُهٗ غُرٌّ تَرِفُّ وَفُوقُهٗ
نُوقٌ إِذَا نَاضَلْتَهٗ غَلَّابٌ	سُجُحٌ يَهِشُّ وَذُوْ تَلَافٍ اِنْ هَفَا	خِلٌّ فَلَيْسَ بِحَقِّهٖ يُرْتَابُ
لَا بَاخِلٌ بَلْ بَاذِلٌ خِرَقٌ إِذَا	يُعْتَرُّ بَزٌّ لَا يَلِيْهِ تَبَابٌ	اِنْ عَضَّ اَزْلٌ فَلَا غَرْبُ عِضَابِهٖ
	بِمَنَابِهٖ فَاُنْحِتَتْ مِنْهُ نَابٌ	

الترجمة والمطالب

پس وہ اس لئے دوست رکھا جاتا ہے اور اس کی پارسائی (پاکدامنی) قابل تعریف ہے اس کا جوہر یعنی خالص عقل لبھانے والی (دھوکہ دینے والی) ہے اس کی عادتیں مشہور ہیں اور چمکتی ہیں اور بوقت تیر اندازی اس کے تیر کا اگلا حصہ اور (یعنی اس کی نوک) ہمیشہ غالب رہتی ہے اور وہ نرم عادت والا ہے اور وہ (عطا کے وقت) خوش ہوتا ہے اور اگر کسی سے لغزش ہو جائے تو وہ اس کا تدارک کرتا ہے اور وہ ایسا دوست ہے جس کے حق میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ بخیل نہیں ہے بلکہ سخی ہے اور خرچ کرنے والا ہے اور وہ فصیح ہے جبکہ کوئی سائل پیش کیا جائے تو اس کے لئے دروازہ اور زبان

مانع اور حائل نہیں اگر کسی کو تنگی عیش کاٹتی ہے تو وہ اس کے دانتوں کی تیزی کو خود ایسا کند دکھٹا، کرتا ہے کہ سرے سے اس کے دانت جھڑ جاتے ہیں۔

تشریح لغات

[1] فلذا اس میں لام حرف جار ہے اور ذا اسم اشارہ [2] عفافه العفاف الکف والامتناع عما لایحل (یعنی افعال قبیحہ سے بچنا) ویقال عفّ عن کذا ای امتنع ازضرب [3] شغفا یقال شغف به ای اولع به و شغف حبه ای علق بالشغاف ای غلاف القلب از سمع والمصدر شغف [4] فلبابه اللباب الخالص من کل شئ یقال حسبٌ لبابٌ وعیش لباب ای الخالص ویقال فلان لباب القوم ای مختارهم وصفیهم یستوی فیه المذکر والمؤنث والواحد والجمع [5] خلاب یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنے بہت دھوکا دینے والا یقال خلبه خلبا وخلابًا وخلابةً جبکہ وہ نرم کلامی سے فریفتہ کرے از نصر [6] غر بمعنے مشہور یا اغر کی جمع ہے بمعنے خوبصورت وہر چیز کا مفید و فیاض و سردار و شریف اور اس کی جمع غُرّان بھی آتی ہے [7] ترف ای تزین وتلمع اور یہ رفّ النبات رفا سے ماخوذ ہے ای اهتزّ نضارةً ورفّ البرق ای لمع از ضرب [8] فوقه الفوق راس السهم حیث یقع الوتر (سوفار) والجمع افواق والمراد ههنا السهم [9] ناضلة مناضلة مصدر از مفاعلہ بمعنی تیر اندازی کرنا ای باریتہ [10] غلاب بہت غلاب ہونے والے والجمع غلابون از ضرب [11] سجح ای سهلٌ ولینٌ یقال رجلٌ سجحٌ ای لین الخلق وحسن الخصال وسجح خلقه ای لان وسهل یقال فی عقله رجاحة وفی خلقه سجاحة والسجح الوالی ای احسن العفو والسجح الرجل ای لطف کلامه یقولون اذا سالت فاسجح از سمع والمصدر سجح وسجاحة [12] یهش از سمع یقال هش هشاشةً وبشاشًا جبکہ وہ خوش ہو اور مسکرائے اور بسہولت نیکی کرے [13] تلاف مصدر از تفاعل اس میں یا ساقط ہوگئی ہے بمعنے تلف کرنا [14] هفا از نصر بمعنے پھسلنا والمصدر هفو وهفوان [15] خل بالکسر والضم بمعنے دوست والجمع اخلالٌ [16] یرتاب ارتیاب مصدر از افتعال بمعنی شک کرنا [17] باخل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے بخیل والجمع بخلٌ از سمع وکرم [18] باذل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے والمصدر بذل از نصر وضرب بمعنے دینا و سخاوت کرنا [19] خرق بمعنے کریم سخی والجمع اخراقٌ وخراق وخروق اور خوق اور خرق اور خوقة کے اصل معنے رائے کی کمزوری اور نادانی اور بیوقوفی اور سختی کے ہیں از سمع وکرم [20] یعترا اعترار مصدر از افتعال بمعنی سامنے آنا یعنی کوئی حاجت کے لئے اس کے پاس آئے وفی القرآن المجید واطعموا القانع والمعتر یقال عرّه ای اتاه معترا ای اتاه للمعروف من غیر ان یسأل از نصر [21] برز مصدر از نصر بمعنی ظاہر ہونا اور یہ بارز کے معنے میں ہے اور اس سے مراد سائل ہے [22] لایلیه ولی وولی یلی سے بمعنی متصل ہونا اور قریب ہونا اور یہ ضرب سے قلیل الاستعمال ہے [23] باب بمعنی دروازہ والجمع ابوابٌ وبیبان [24] عض عضٌّ وعضیض مصدر از سمع یقال عضه عضًّا جبکہ وہ دانت سے پکڑے اور کاٹے اور علے کے صلہ کے ساتھ عض بہ اور عض علیہ بھی بولا جاتا ہے [25] ازل بمعنی تنگی ای شدة وجدبٌ وضیق عیش یقال ازل ای وقع فی شدة وضیق فهو ازلٌ وازاله ای حبسه از ضرب والمصدر ازلٌ [26] فلّ ای کسر یعنی کند ہونا اور یہ مشتق ہے فل السیف سے ای ثلمه از نصر والمصدر فلٌّ [27] غرب بمعنی دھار و تیزی و ہر چیز کا اول [28] عضاض مصدر از مفاعلہ جو چیز دانت سے کاٹی جائے اور کھائی جائے [29] بمنابه یہ مصدر میمی ہے اور یہ نیابت سے ماخوذ ہے بمعنے قائم مقامی و کفایت کرنا [30] انحت از انفعال ای انکسر وسقط یقال حت الشجر ای اسقط ورقه وقشره وحت الشئ من الثواب ای حکه وازاله وحتهٗ عن الشئ ای ازاله از نصر [31] ناب بمعنی کچلی کے دانت والجمع انیب ونیوبٌ وانیابٌ ۔

وَجِدِیُرٌ بِمَنْ لَبَّ [1] وَفَطِنَ ۔ وَقَرُبَ وَشَطَنَ [2] ۔ اَنْ اَذْعَنَ [3] لِقَرِیْعِ [4] زَمَنٍ [5] ۔ وَجَابِرِ زَمِنٍ [6] ۔ مُدْ دَحَنَّعٍ [7]

(ای حقیق ۱۲) (ای فطنا ۱۲) (صار عاقلا ۱۲) (بعد ۱۲) (اصلاح کنندہ ۱۲) (دست و پا شکستہ ۱۲)

ثَدْيِ لِبَانِهِ ۔ خُصَّ بِإِفَاضَةِ تَهْتَانِهِ نَعْشٌ وَفَرَّجَ ۔ وَضَافَرَ فَابْهَجَ ۔ وَنَافَرَ فَأَزْعَجَ وَفَاءَ يَحُقُّ أَبْلَجَ ۔ أُتْعِبَ مَنْ سَيَلِي ۔ وَقُرِّظَ إِذْ هُزَّ وَبُلِيَ ۔ وَتَوَّجَ صِفَاتِهِ بِحُبِّ عُفَاتِهِ ۔

فَلَا خَلَا ذَا بَهْجَةٍ ... يَمْتَدُّ ظِلُّ خِصْبِهِ ... فَإِنَّهُ بَرٌّ بِمَنْ
آنَسَ ضَوْءَ شُهْبِهِ ... زَانَ مِنْزَايَا ظُرْفِهِ ... بِمَلْبَسٍ خَوْفِ رَبِّهِ

الترجمۃ والمطالب عقلمند نزدیک اور دور کے لئے یہ مناسب اور لائق ہے کہ زمانہ کے سردار اور حالت سدھارنے والے کی وہ اطاعت کریں جو پستانوں سے دودھ پیتے (بچپن سے) جو دو سخا کی بارش کے لئے چھانٹ لیا گیا ہے جس نے کمزوروں کو بلندی پر پہنچا دیا، اور ان کی حاجت روائی کی اور اس نے ایسی مدد کی کہ ان کو خوش کر دیا جب وہ فخر پر اترآتا ہے تو وہ فریق مخالف کو گھبرا دیتا ہے اور خود وہ فائز المرام ہو جاتا ہے یا روشن دلائل سے ثابت کر دیتا ہے اور اپنے بعد میں ہونے والے حاکم کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے جب وہ بلایا جاتا ہے اور آزمایا جاتا ہے تو اس کی تعریف کی جاتی ہے اور اس نے اپنی صفات کا تاج پہن رکھا ہے اس لئے کہ وہ فقرا اور سائلین سے محبت کرتا ہے ۔

پس وہ ہمیشہ رونق والا رہے اور اس کے فیض و اکرام کا سایہ دراز ہو یقیناً وہ ہر اس شخص کا محسن ہے جو اس کے ستاروں کی روشنی دیکھے (یعنی اس پر آسرا رکھے) اور اس نے اپنے فضائل دانائی کو خوف الٰہی کے لباس سے سنوار رکھا ہے ۔

تشریح لغات ۱؎ لب یقال لب فلان ای صار لبیبا از سمع و فتح والمصدر لبیب ولبابۃ۔ فطن یقال فطن للامر و بہ والیہ ای ادرکہ و فہمہ و حذق فیہ از سمع و کرم و نصر ۲؎ شطن یقال شطنہ ای ابعدہ اور اس کے معنی دور کرنے اور رسی سے باندھنے کے بھی آتے ہیں و یقال شطن فی الارض جبکہ داخل ہو و شطن الدار شطونا جبکہ وہ دور ہو و شطن الرجل جبکہ وہ حق وغیرہ سے دور ہو فالمصدر شطن و شطون فالشطن متعد والشطون لازم ۳؎ اذعن اذعان مصدر از افعال بمعنی مطیع ہونا اور تابعدار ہونا ۴؎ لقریع بمعنے سید و سردار و رئیس یقال فلان قریع دہرہ یعنی فلان شخص زمانہ کا انتخاب ہے و ہو قریع الکتیبۃ یعنی وہ فوج کا سردار ہے اور اس کے معنے قرعہ اندازی کرنے والا اور قرعہ اندازی میں غالب اور قرعہ اندازی میں مغلوب اور جوان اونٹ کے بھی آتے ہیں ۵؎ زمن بفتحتین بمعنی زمانہ والجمع ازمان و ازمن ۶؎ جابر اسم فاعل کا صیغہ بمعنی اصلاح کرنے والا اور یہ جبر العظم سے ماخوذ ہے بمعنی اصلح از نصر ۷؎ زمن بفتح الاول وکسر الثانی بمعنی لنجا والجمع زمنون۔ از سمع یقال زمن زمنا و زمنۃ جبکہ وہ لنجا ہو واعلوان الانسان زمن ثم اذا زادت زمانتہ فہو ضمن فاذا اقعدتہ فہو مقعد فاذا لم یکن بہ ذالک فہو مغضوب ۸؎ رضع از ضرب و سمع و فتح مصدرہ رضع و رضاع و رضاعۃ بمعنے دودھ پینا یقال رضع الولد امہ جبکہ وہ ماں کا دودھ پئے ۹؎ ثدی بمعنی پستان مذکر و مؤنث والجمع ثدی و ثدی و اثد ۱۰؎ لبانۃ اللبان لبن المرأۃ خاصۃ و قیل اللبان کالرضاع فیقال ہو اخوہ بلبان امہ ولا یقال بلبن امہ ولا یقال بلبن امہ واللبان بفتح اللام الصدر او ما بین الثدیین و اکثر استعمالہ لجنس ذوات الحوافر کالفرس یقال لبن الرجل ای سقاہ اللبن از ضرب ۱۱؎ تہتانہ یہ فعلان کے وزن پر بمعنے بارش التہتان نحو من الدیمۃ واصلہ ہتت السماء ہتنا و ہتونا ای تتابع مطرہا والنصب از ضرب ۱۲؎ نعش از فتح یقال نعشہ اللہ ای رفعہ و اقامہ ۱۳؎ ضافر مضافرۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی مدد کرنا یقال ضفر الحبل ای فتلہ و ضفر الشعر ای نسج بعضہ علی بعض عریضا و ضفر

الرجل ای وثب فی عدوه وضفر الدابة ای القی اللجام فی فیها بابه ضرب وضافره علی الامر ای عاونہ ؁ فابہج ازافعال یقال ابہج المکان جبکہ وہ سرسبز ہوا ابہجہ جبکہ وہ خوش کرے اور یہ اخیر معنے یہاں مراد ہیں ؁ نافر از مفاعلہ منافرۃ اور نفار مصدر بمعنے حسب و نسب میں فخر کرنا اور فیصلے کے لئے جانا اور یہ نفر سے ماخوذ ہے اور زمانہ جاہلیت میں عرب والے زیادہ آدمیوں کو نفر کہتے تھے اور یوں کہتے تھے اَیُّنَا اَعَزُّ نَفَرًا پس منافرۃ مفاخرۃ کے معنے میں مستعمل ہے اور مفاخرت میں بسا اوقات لڑائی تک نوبت پہنچ جاتی تھی اور اس کا مرافعہ ہوتا تھا، پھر ان میں سے افضل کو ترجیح دی جاتی تھی ؁ فازعج ازافعال ازعاج مصدر بمعنی گھبرا دینا اور بے چین کر دینا یقال زعجہ ای اقلقہ وقلعہ من مکانہ وطردہ وزعج الرجل ای صاح ازفتح والمصدر زعج وازعجہ الی المعصیۃ ای ساقہ الیہا ؁ ابلج یہ صفت کا صیغہ ہے از سمع یقال بلج الحق جبکہ واضح ہو اور ظاہر ہو و بلج الرجل جبکہ وہ ہنس مکھ اور کشادہ رو ہو اور ابلج کے معنے علیحدہ علیحدہ ابروؤں والے کے بھی آتے ہیں ؁ سیلی یہ ولی یلی ولایۃ بالفتح وبکسر الواو سے ہے بمعنے والی ہونا اور متصرف ہونا یقال ولی الشئ وعلی الشئ جبکہ والی ہو ؁ ترظ از تفعیل تقریظ مصدر وھو المدح اللحی بحق او باطل ویقال قرظ فلانٌ ای ساد بعد ھوانٍ یعنی ذلت کے بعد سردار ہونا از سمع والمصدر القرظ ؁ ہزہز مصدر از نصر بمعنی حرکت کرنا وہز الشئ وبالشئ جبکہ وہ ہلائے وہز من عطفت فلان جبکہ وہ کام کے لئے ابھارے وہزبہ السیر جبکہ وہ سیر کی وجہ سے جلدی چلے ؁ بلے از بلا الرجل بلواً وبلاء جبکہ وہ آزمائے اور تجربہ کرے اور امتحان لے از نصر ؁ تورج از تفعیل یقال توجہ جبکہ وہ تاج پہنائے و مجردہ از نصر یقال تاج تَوَجًا جبکہ تاج پہنے ؁ عفاۃ یہ عافٍ کی جمع ہے بمعنے سائل ومہمان و بخشش و رزق کا طالب ؁ یمتد امتداد مصدر از افتعال بمعنے بڑھنا ؁ خصبہ بکسر الخاء المعجمۃ بمعنے سبز گھاس کی کثرت و فراخی زندگانی والجمع اخصاب یقال بلدٌ خصیب واخصابٌ اور جمع کا صیغہ مبالغہ کے لئے ہے بمعنے سرسبز شہر ویقال ارض خصیب وارضون خصبٌ وارض خصبۃ وخصبۃ اور یہاں یہ کنایہ مال سے ہے ؁ آنس از مفاعلہ یقال آنس الشئ جبکہ وہ دیکھے ومنہ آنس من جانب الطور ناراً ؁ مزایا یہ مزیۃ کی جمع ہے بمعنے شرافت و بزرگی ؁ ظرفہ بمعنے دانائی و حذاقت و فوقیت و برتن یقال من الظرف جود المهدی بالظرف اس میں پہلا ظرف بمعنے دانائی ہے اور دوسرا بمعنے برتن جس میں ہدیہ بھیجا جائے ؁ رب مصدر بمعنی مالک و سردار و درست کرنیوالا پرورش کرنے والا اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

فَلْيَهْنِ سَيِّدَنَا فَوْزُهُ بِمَفَاخِرَ تَأَثَّلَتْ وَجَلَّتْ. وَفَوْقُهُ بِصَنَائِعَ تَمَّتْ وَنَمَّتْ. وَيُمْنُ قُرْبِ حَضْرَتِهِ. غَوْثُ رِقِّهِ بِحَظٍّ مِنْ حُظْوَتِهِ. فَإِنَّهُ تَلِيدُهُ نَدِيٌّ. وَشَرِيفُهُ جَدِيٌّ. وَجَرِيحُ نُوَبٍ اَثَّرَتْ. وَنَاظِمُ قَلَائِدَ تَسَيَّرَتْ. إِذَا جَاشَ لِخُطْبَةٍ فَلَا يُوجَدُ قَائِلٌ. ثُمَّ قُسٌّ ثُمَّ بَاقِلٌ فَإِنْ حَبَّرَ قُلْتَ حِبَرٌ نُمْنِمَتْ. وَخِلْتَ رِيَاضًا قَدْ نُمْنِمَتْ. هٰذَا ثُمَّ شِرْبُهُ بَرْضٌ. وَقُوتُهُ قَرْضٌ. وَنَلْقُهُ غَسِيقٌ. وَجِلْبَابُهُ خَلَقٌ. وَقَدْ فَلَقَ لِتَوَعُّرِ غَرِيمٍ. غَاشِمٍ. يَسْتَحِثُّهُ بِحَقٍّ لَازِمٍ

الترجمۃ والمطالب

پس ہمارے سردار کو ان فخروں کی کامیابی جو اس پر مستحکم ہیں اور نیکیوں پر سبقت لے جانا جو بدرجۂ اتم موجود ہیں مبارک ہو اور اس کی درگاہ کے شایان شان اپنے غلام کو اپنے فیوض سے مدد کرتا ہے پس تحقیق کہ اولاد کریم سے ہے اور شریف ہے اور قحط زدہ ہے اور وہ ایسے مصائب کا زخمی کیا ہوا ہے جو کافی اس میں اثر کر گئے ہیں اور اس کے ہار کا

پرونا مشہور ہے (یعنی وہ شاعر اور مصنف رسالہ ہے) اور وہ فصیح ہے اور کلام کے آراستہ کرنے کا مالک ہے اور اس کے جوشِ تقریر کے وقت کوئی دم نہیں مار سکتا یہاں تک کہ قس بھی اس کے آگے باقل بن کر رہ جاتا ہے (یعنی گونگا ہو جاتا ہے) اگر وہ اپنے کلام کو آراستہ کرے تو تم یہ کہہ دو کہ یہ تو یمنی منقش چادر ہے اور ایسا معلوم ہوگا کہ باغوں کا حسن زیادہ ہو گیا یہ اس کی فصاحت کی حالت ہے پھر اس کا (یعنی میرا) مال سے حصہ تھوڑا ہے اور محض ادھار پر اس کی زندگی ہے اور اس کے صبح کی روشنی بھی تاریک ہے اور اس کی چادر پرانی ہے اور وہ ظالم قرض خواہ کی ناواجبی باتوں سے سخت مضطرب ہے جو قرض واجب کے وصول کرنے میں جلدی چاہتا ہے (یعنی جلدی طلب کرتا ہے)

تشریح لغات

لہ فلیہن ای فلیکن ھنیئاً لسیدنا و امیرنا والعرب یقول لیہنئک الولد ای لیَسُرّک ازضرب و فتح ونصر والمصدر ھَنْئٌ وھِنَاءٌ وھَنَاءٌ ۲ہ تاثلت ای تاصلت وتجمعت واستحکمت ازتفعل تاثل مصدر ھو التاھل فی الارض او الشرف واثل فی الارض او فی الشرف ای تاصّل بہ ازضرب وکرم ۳ہ فوقہ یہ مصدر ہے ای سبقہ علے اقرانہ یقال فاق زید لے سبق از نصر ۴ہ بصنائع یہ صنیعۃٌ کی جمع ہے بمعنے احسان اور اچھے کام اور صناعت و پیشہ اور وہ علم جو مزاولت عمل سے حاصل ہو اور وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے ہو ۵ہ تمت تمام مصدر از ضرب ونصر بمعنی تمام ہونا اور پورا ہونا ۶ہ نمت قیل من النمو از نصر بتخفیف المیم نمعناہ علت وارتفعت وقیل من النمیمۃ (بتشدید المیم) بمعنے چغل خوری کرنا از نصر وضرب ۷ہ یلائم ای یوافق ویجتمع ملائمۃ مصدر از مفاعلہ یقال لائم الشئ ملایمۃ جبکہ وہ درست کرے اور جمع کرے ولائمہ الشئ جبکہ وہ موافقت کرے ولائم بین القوم جبکہ وہ صلح کرائے ۸ہ غوث مصدر بمعنے مدد کرنا یقال غاثہ یغوثہ غوثاً جبکہ وہ اعانت اور مدد کرے ۹ہ رقہ بالکسر ای عبدہ وھو ایضاً مصدر رق العبد ای صار اوبقی رقیقاً ازضرب ۱۰ہ بخط الحظ النصیب (حصہ) من الخیر والفضل وقد یطلق علے الغضب من الشر وایضاً الیسر والسعادۃ والجمع حظاظ وحظوظ واحظ وحَظَّ الرجل ای کان ذا حظٍّ فھو حظیٌّ وحظیظ وحظوظ از سمع ۱۱ہ حظوتہ بفتح الاول وکسرھا المکانۃ والمنزلۃ عند الناس وحظی بالرزق ای نال حظاً منہ واحتظی ای کان ذا منزلۃ ومکانۃ از سمع والمصدر الحظوۃ والحظوۃ والحظۃ ۱۲ہ تلید ای ولید (پیدا ہونا) التاء بدل من الواو کمافی دجاہ وتجاہ التلید من ولد معک یہ داوی اور یا تا ماصلی بمعنی سابقہ رہنا ۱۳ہ ندب السریع فی قضاء حوایج الناس وایضاً الندب السریع فی الفضائل والظریف النجیب والجمع ندوبٌ وندباء ۱۴ہ شرید یہ صفت کا صیغہ ہے یقال شرد ای نفر وشرد علی اللّٰہ ای خرج عن طاعتہ از نصر والمصدر شرُدٌ وشرادٌ وشرود ۱۵ہ جدب بمعنی قحط اور یہ صفت کا صیغہ ہے از نصر وضرب وکرم ۱۶ہ جریح بمعنے زخمی والجمع جرحیٰ از سمع اور یہ مجروح کے معنے میں ہے ۱۷ہ نوب یہ نوبۃٌ کی جمع ہے بمعنے حادثہ ومصیبت ۱۸ہ ناظم اسم فاعل کا صیغہ یہ نظم سے ماخوذ ہے بمعنے پرونا و آراستہ کرنا و موزوں کرنا از ضرب و ترتیب دینا اور کسی چیز سے جوڑنا والمراد ھہنا منشی الاشعار والرسائل ۱۹ہ قلائد یہ قلادۃ کی جمع ہے بمعنی ہار اور اس سے مراد عمدہ کلام منظوم اور منثور ہے۔ ۲۰ہ تسیرت ای سارت وانتشرت از تفعل تسیر مصدر بمعنی مشہور ہونا اور یہ سیر المثل سے ماخوذ ہے جبکہ لوگوں میں مشہور ہو ۲۱ہ جاش ای تھیأ واز نصر یقال جاش جوشا جبکہ وہ پوری رات چلے واز ضرب بمعنی ابلنا و جوش مارنا و آنسو بہانا و موج مارنا و بھاگنے کا ارادہ کرنا ۲۲ہ ثم بضم الثاء اور یہاں پر یہ ثم ترقی کے لئے ہے ۲۳ہ قس ہو قس بن ساعدۃ السقف یہ نہایت فصیح اور بلیغ شاعر اور خطیب تھا اور اس نے سب سے پہلے خطبہ میں اما بعد کہا اور اس کا خطبہ سوق عکاظ کا مشہور ومعروف ہے ۲۴ہ ثم بفتح الثاء یہ معنی میں ظرف کے ہے ای ہناک (اس جگہ) ۲۵ہ باقل یہ ایک بیوقوف آدمی کا نام ہے یہ ثعلبہ قبیلہ کا تھا اور اس کی کہاوت عرب میں لکنت اور بات چیت

کی قدرت نہ ہونے پر ہے اس کا واقعہ مشہور ہے کہ جب یہ ہرن خرید کر لایا اور ہرن کو یہ پکڑے ہوئے تھا تو اس سے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ ہرن تم نے کتنے میں خریدا ہے تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے اور اپنی زبان باہر نکال دی یعنی اس نے اس سے گیارہ کا اشارہ کیا وہ ہرن بھاگ گیا جب سے ان کی بیوقوفی ضرب المثل ہے ۲۶؎ حبّر از تفعیل بمعنی آراستہ کرے یقال حبّر الکلام او الخط او الشعر جبکہ وہ عمدہ بنائے ۲۷؎ حبرٌ یہ حبرۃٌ کی جمع ہے ایک قسم کی یمنی چادر اور اس کی جمع حبرات اور حبرات بھی آتی ہے ۲۸؎ نمنمت از بعثر نمنم نمنمۃ سے بمعنے نقش ونگار ہونا ۲۹؎ نمت یہ نمو سے مشتق ہے بمعنے بڑھنا از نصر ۳۰؎ ہذا ای ہذا لہ فی الفصاحۃ او خذ ہذا ۳۱؎ برض ھو القلیل والجمع براض وبروض وابراض یقال ھٰذا برض من عدا ای ھذا قلیل من کثیر والبراض والبراضۃ ایضًا القلیل وبرض الماء من العین ای خرج قلیلا فالعین بروض ای قلیلۃ الماء از نصر والمصدر بروض ۳۲؎ قوت خوراک اور گذارے کے لائق کھانا والجمع اقوات ۳۳؎ فلق الفلق الصبح یقال فلق اللہ الصبح ای کشف الظلام واظہر الصبح وفلق الشیئ ای شقّہ از ضرب ۳۴؎ غسق وھو ظلمۃ اول اللیل یقال غسق اللیل ای اشتدت ظلمتہ از ضرب والمصدر غسق وغسقان ۳۵؎ جلباب بالکسر بمعنی چادر یا قمیص والجمع جلابیب ۳۶؎ خلق مصدر بمعنی بوسیدہ (مذکر و مونث) یقال ثوبٌ خلقٌ وجبّۃٌ خلقٌ والجمع اخلاق وخلقان ۳۷؎ قلق ای اضطرب از سمع یقال قَلِقَ قَلَقًا جبکہ وہ مضطرب اور بے قرار ہو ۳۸؎ تتوغر مصدر از تفعل بمعنی غصہ سے بھڑکنا یقال غرّ صدرہ علے فلان ای توقد علیہ من الغیظ از سمع ۳۹؎ غریم بمعنی قرض خواہ وقرضدار ومخالف والجمع غرماء وغُرّامٌ ۴۰؎ غاشم اور غشوم اور غشام کے معنی ظالم اور غاصب کے آتے ہیں ۴۱؎ یستحثہ از استفعال استحثاث مصدر بمعنی برانگیختہ کرنا یقال استحث الرجل علے الامور جبکہ وہ برانگیختہ کرے اور اکسائے ۴۲؎ حق بمعنی واجب وسچائی وراستی ویقین وانصاف. ثابت شدہ. حصہ ومال والجمع حقوق ۔

فَإِنْ مَنَّ سَيِّدُنَا بِكَفِّهِ. بِهِبَاتِ كَفِّهِ. تَوَشَّحَ بِمَجْدٍ فَاقَ. وَبَاءَ بِأَجْرِ فَكِّي مِنْ وَثَاقٍ لَا خَلَتْ سَجَايَا خُلُقِهِ. تُرْفِدُ شَائِمَ بَرْقِهِ. بِمَنِّ رَبٍّ أَزَلِيٍّ. حَيٍّ أَبَدِيٍّ. (قَالَ) فَلَمَّا اسْتَشَفَّ الْأَمِيرُ لَآلِيَهَا. وَلَمَحَ السِّرَّ الْمُودَعَ فِيهَا. أَوْعَزَ فِي الْحَالِ بِقَضَاءِ دَيْنِي. وَفَصْلِ مَا بَيْنَ خَصْمِي وَبَيْنِي. ثُمَّ اسْتَخْلَصَنِي لِمُكَاشَرَتِهِ. وَاخْتَصَّنِي بِمُعَاشَرَتِهِ. فَلَبِثْتُ بِضْعَ سِنِينَ أَنْجَرُّ فِي ضِيَافَتِهِ. وَأَرْتَعُ فِي رِيفِ رَأْفَتِهِ. حَتَّى إِذَا غَمَرَتْنِي مَوَاهِبُهُ. وَأَطَالَ ذَيْلِي ذَهَبُهُ. تَلَطَّفْتُ فِي الْإِرْتِحَالِ. عَلَى مَا تَرَى مِنْ حُسْنِ الْحَالِ ۔

الترجمۃ والمطالب پس اگر ہمارے سردار اتنا احسان کریں کہ اپنے ہاتھ کی بخشش سے اس قرض خواہ کو روک دیں تو (اے خدا) میرا سردار فائق بزرگی سے آراستہ ہو اور اس کی قید سے میرے چھڑانے کا اس کو ثواب ملے اور ہمیشہ اس کی پیدائشی عادتیں امیدوار کرم کو بفضل خدا جس ذات کی کوئی ابتدا نہیں وہ زندہ ہے اور جس ذات کی کوئی انتہا نہیں فیض پہنچاتی رہیں۔ راوی کہتا ہے۔ جب امیر اس کے موتیوں پر مطلع ہوا اور جو اس میں اس نے بھید ودیعت رکھے تھے۔ اس سے بھی وہ آگاہ ہو (یعنی اس کے جامع الفاظ اور اس کا رسالہ رقطاء) تو اس نے فورًا میرے قرض کے ادا کرنے کی جلدی کی اور مدعی کے درمیان جھگڑا جو میرا تھا، اس کے چکانے کا حکم کیا اس کے بعد اس نے مجھے اپنے عادات اضافہ کے لئے منتخب کرلیا (یعنی اس نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا۔

اور فخریہ یہ کہتا کہ ان جامع صفات کا ایک انسان میرے پاس ہے) اور اس نے مجھ کو اپنی فضیلت اور بخشش کے لئے خاص کر لیا، چنانچہ میں چند سال مقیم رہا اور میں اس کی مہمانی میں خوش رہتا تھا اور میں اس کی مہربانی کی سبزہ زار میں چرتا پھرتا یہاں تک کہ اس کی بخششوں نے مجھے ڈھانپ لیا اور اس کی نقدی (روپیہ پیسہ) نے میرا دامن کشادہ کر دیا پس میں نے اپنی اس حالت کی خوبی کے ساتھ بلطائف الحیل (پاکیزگی و خوبی کے ساتھ) وہاں سے کوچ کیا) ۔

تشریح لغات

ا؎ بکفہ کَفٌّ وکفافۃ مصدر از نصر یقال کف عن الامر جبکہ وہ باز رہے وکَفَّ عن الامر جب کہ باز رکھے ۲؎ ہبات یہ ہبۃ کی جمع ہے کسی کو کسی چیز کا بغیر عوض کے مالک بنانا دبمعنی عطیہ وہبہ کی ہوئی چیز ۳؎ کفہ مصدر بمعنے ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیوں کے اور یہ مونث ہے والجمع اکف وکفوفٌ وکُفٌّ ۴؎ توشح توشح مصدر تلوار گردن میں لٹکانا و توشح بثوبہ کپڑا پہننا اور اس کے معنی مزین ہونے کے ہیں ۵؎ فاق از نصر فوق اور فواقٌ مصدر بمعنی بڑھ جانا و سبقت لے جانا یقال فاق الشئی جبکہ بلند ہو وفاق اصحابہ بالفضل او العلم وہ بڑھ جائے ۶؎ بار ای رجع یقال بار علیہ ببور بوداً جبکہ لوٹے دبارہ وبار بہ جب لوٹائے وبار بالحق او بالذنب جبکہ وہ اقرار کرے از نصر ۷؎ فکی الفک ہو التخلیص (چھڑانا) از نصر والمصدر فک وفکوکٌ ۸؎ وثاق بفتح الواو وکسرہا مایشد بہ من قید وصل ونحوہا ۹؎ لاخلت ای لازالت ۱۰؎ سجایا یہ سجیۃ کی جمع ہے بمعنے طبیعت اور یہ دعا ہے یعنی رزقہ اللہ تعالیٰ علی الخلق والحسن والاعطاء ۱۱؎ ترفد ای تعطی یہ ضرب سے ہے بمعنے دینا والمصدر فدٌ ۱۲؎ شامٌ یہ شیم سے ماخوذ ہے یقال شام البرق جبکہ وہ بجلی کے چمکنے اور برسنے کی سمت کو دیکھے اور یہاں مراد اُس کے کرم کا امیدوار ہونا ہے ۱۳؎ ازلی بمعنی قدیم اور دائم اور موجود جس کی ابتدا نہ ہو ۱۴؎ ابدی بمعنے باقی جس کی انتہا نہ ہو ۱۵؎ استشف استشفاف مصدر از استفعال بمعنی اچھی طرح سے دیکھنا ۱۶؎ لالیہا یہ لؤلؤ کی جمع ہے بمعنی موتی اور اس کا واحد لؤلؤۃ ہے اور اس سے مراد اس کے فصیح الفاظ اور نادر کلام جو موتی کی طرح ہیں ۱۷؎ اوغراز افعال یقال ادغر الیہ بکذا ای تقدم وامرلہ بہ اور صاحب اساس الحکمات نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کا استعمال امور خیر میں ہوتا ہے ۱۸؎ استخلص استخلاص مصدر از استفعال بمعنی خالص کرنا ۱۹؎ لمکاثرتہ مصدر از مفاعلہ کثرت عدد (شمار) پر فخر کرنا ۲۰؎ بضع البقع مابین الثلث الی التسع اور یہ مذکر کے ساتھ مع التاء مستعمل ہوتا ہے جیسے بضعۃ عشر من الرجال اور یہ تین سے نو تک کی تعداد کے لئے ہے ۲۱؎ انعم متکلم کا صیغہ از فتح و نصر و سمع والمصدر نعمۃ و متعٌ بمعنے خوش حالی اور خوشی سے رہنا ۲۲؎ ارتع متکلم کا صیغہ از فتح یقال رتع رتعاً و رتوعاً و رتاعاً جبکہ وہ آسودہ زندگی بسر کرے ۲۳؎ ریف بالکسر بمعنی سبزہ زار اور پانی کے قریب کی زمین والجمع ارياف وريوفٌ اور اریف کے معنے کھانے پینے میں وسعت یقال مکان ریّفٌ یعنی سرسبز جگہ ۲۴؎ رأفتہ مصدر از فتح رأفۃٌ واز کرم مصدر رآفۃٌ واز سمع رأفٌ بمعنے بہت مہربانی کرنا ۲۵؎ مواہبہ یہ موہبۃٌ کی جمع ہے بمعنے ہبہ وعطیہ ۲۶؎ اطال ذیلی اس سے وسعت حال اور مالداری کی طرف اشارہ ہے۔

قَالَ فَقُلْتُ لَهُ شُكْرًا لِمَنْ اَتَاحَ لَكَ لُقْيَانَ السَّمْحِ الْكَرِيْمِ ـ وَاَنْقَذَكَ بِهِ مِنْ ضُغْطَةِ الْغَرِيْمِ ـ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى سَعَادَةِ الْجَدِّ ـ وَالْخُلُوْصِ مِنَ الْخَصْمِ الْاَلَدِّ ـ ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُحْذِيَكَ مِنَ الْعَطَاءِ ـ اَمْ اُتْحِفَكَ بِالرِّسَالَةِ الرَّقْطَاءِ ـ فَقُلْتُ اِمْلَاءُ الرِّسَالَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ ـ فَقَالَ وَهُوَ وَحَقِّكَ اَخَفُّ عَلَيَّ ـ فَاِنَّ نِحْلَةَ مَا يَلِجُ فِي الْاٰذَانِ ـ اَهْوَنُ مِنْ نِحْلَةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْدَانِ ـ ثُمَّ كَاَنَّهُ اَنِفَ وَاسْتَحْيَا ـ فَجَمَعَ لِيْ بَيْنَ الرِّسَالَةِ وَالْحُذْيَا ـ فَفُزْتُ مِنْهُ بِسَهْمَيْنِ ـ وَفَصَلْتُ عَنْهُ بِغُنْمَيْنِ ـ وَاُبْتُ اِلٰى وَطَنِيْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ ـ بِمَا حُزْتُ مِنَ الرِّسَالَةِ وَالْعَيْنِ ـ

الترجمۃ والمطالب

حارث بن ہمام کہتا ہے میں نے اس سے کہا شکر ہے اس ذات قدوس کا جس نے تیرے لئے سخی جوان مرد کی ملاقات مقدر کردی اور تجھے قرض خواہ کی سختی سے رہائی دی پس ابوزید نے کہا تمام تعریف اللہ ہی کیلئے زیبا ہے جس نے میرے نصیب کو نیک کیا اور سخت جھگڑالو سے اس نے بچایا، پھر وہ کہنے لگا کہ تجھے ان دو باتوں میں سے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے کہ میں تجھے بخشش میں سے مال دوں یا تجھے رسالہ رقطار تحفہ میں دوں پس میں نے یہ جواب دیا کہ مجھے رسالہ رقطار کا لکھوانا زیادہ پسند ہے پس اس نے کہا تیرے حق کی قسم مجھے بھی اس عطا کے دینے سے لکھوانے میں زیادہ سہولت ہے، کیونکہ محض کانوں میں داخل ہونے والی چیز کو بخش دینا آستینوں کی نکلی ہوئی چیز کے عطا کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے پھر اس نے اپنی اس میں کچھ ذلت سمجھی اور وہ شرما گیا، چنانچہ اس نے رسالہ اور بخشش یہ دونوں چیزیں مجھے عطا کیں، پس میں نے اس سے دو حصول کی کامیابی حاصل کی (یعنی دوہرا حصہ مارا) اور میں اس سے دو مال غنیمت لے کر جدا ہوا اور میں اپنے وطن کو واپس گیا۔ ایسی صورت میں کہ میری آنکھوں میں ٹھنڈک تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے اس سے رسالہ اور نقدی وصول کیا تھا۔

تشریح لغات

[۱] لقیان مصدر از لقی یلقی (سمع) یقال لقی الرجل یلقی لقاءً ولقاءةً ولقايةً ولقاءة ولقیاناً ولقیاناً ولقیانةً ولُقِیًّا ولِقِیًّا ولَقْیَةً ولُقَیَّةً جبکہ ملاقات کرے پالے دیکھے استقبال کرے [۲] السمح صفت کا صیغہ بمعنی سخی وفیاض از کرم [۳] ضغطۃ بضم الضاد ای من شدۃ الغریم وزحمتہ وضیقہ یقال ضغطہ ای عصرہٗ وزحمہ وضیّق علیہ از فتح والمصدر ضغطٌ [۴] الجد بالفتح بمعنے نصیبہ وبزرگی وعظمت وروزی ومہر کا کنارہ [۵] الالد بمعنی سخت جھگڑالو از نصر والمصدر لدٌّ اور یہ لدٌّ کی جمع ہے [۶] احذیک از افعال الاحداء الاعطاء قسمًا من لغنیمۃ ویقال احذاہ طعنتہ ای طعنہ فالحذیا والحذایۃ قسم من الغنیمۃ والحذیا ایضا ھدیۃ لعطی للمشیر ویقولون حذاہ نعلاً ای البسہ ایاہ اعطاہ ایاھا وحذا النعل ای قطعھا علے مثال [۷] وحقک میں واو قسم کے لئے ہے [۸] نحلۃ بالکسر بمعنے عطیہ وہبہ وعورت کو مہر دینا ودعوی ومذہب والجمع نحلٌ [۹] یلج ولج یلج سے (از ضرب) ولوج ولجۃ مصدر بمعنے داخل ہونا [۱۰] الآذان یہ اذن کی جمع ہے بمعنے کان [۱۱] الاردان یہ ردن کی جمع ہے بمعنے آستین کی جڑ و آستین کا کشادہ کنارہ اور عرب اسی میں دراہم ودنانیر رکھا کرتے تھے اسی وجہ سے محاورہ ہو گیا ثقل ردنہ یعنی وہ مال دار ہو گیا [۱۲] بسہمین یہ سہم کا تثنیہ ہے بمعنے حصہ اور اس سے مراد ایک تو رسالہ ہے اور دوسرے بخشش ہے [۱۳] بغنمین یہ غنم کا تثنیہ ہے بمعنے مال غنیمت [۱۴] قریر العین اور یہ قرت العین سے ماخوذ ہے ای بردت سرورا وجف دمعھا ورأت ما کانت متشوقۃ الیہ فھو قریر العین و منہ قریرۃ والمصدر قرۃ وقرورۃ از سمع وضرب [۱۵] حزت ای جمعت یقال حاز الشئ حوزًا وحیازۃً جبکہ وہ اکٹھا کرے از نصر العین بمعنی سونا اور چاندی۔

المقامة السابعة والعشرون الوبرية[1]

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ مِلْتُ فِي رَيِّقِ[2] زَمَانِي الَّذِي غَبَرَ[3]. اِلٰى مُجَاوَرَةِ اَهْلِ الْوَبَرِ[4]. فَخُذَا اَخْذَ[5] نُفُوْسِهِمُ الْاَبِيَّةِ[6]. وَاَلْسِنَتِهِمُ الْعَرَبِيَّةِ. فَشَمَّرْتُ تَشْمِيْرَ مَنْ لَّا يَأْلُوْا[7] جُهْدًا[8]. وَقُلْتُ اَضْرِبُ فِي الْاَرْضِ غَوْرًا[9] وَّنَجْدًا[10]. اِلٰى اَنِ اقْتَنَيْتُ[11] هَجْمَةً مِّنَ الرَّاغِيَةِ. وَثُلَّةً مِّنَ الثَّاغِيَةِ. ثُمَّ اَوَيْتُ اِلٰى عَرَبٍ اَرْدَافِ اَقْيَالٍ. وَاَبْنَاءِ اَقْوَالٍ. فَاَوْطَنُوْنِي اَمْنَعَ جَنَابٍ وَّفَلُّوْا عَنِّي حَدَّ كُلِّ نَابٍ. فَمَا تَاَوَّبَنِي عِنْدَهُمْ هَمٌّ. وَلَا قَرَعَ صَفَاتِي سَهْمٌ. اِلٰى اَنْ اَضْلَلْتُ فِي لَيْلَةٍ مُنِيْرَةِ الْبَدْرِ. لِقْحَةً غَزِيْرَةَ الدَّرِّ.

الترجمة والمطالب

(ستائیسویں مجلس جو دبریہ کے نام سے منسوب ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ مجھے شروع عمر میں جو زمانہ گذر چکا بدوی لوگوں کے ساتھ رہنے کا شوق ہوا تاکہ میں ان بزرگوں کی ذات شریف کی عادت اور ان کی عربی زبان جو فصیح ہے اس کو میں اختیار کروں چنانچہ میں بغیر کوتاہی کے اس کوشش میں مصروف ہوگیا اور میں نے پست اور بلند زمین کو طے کرنا شروع کیا یہاں تک کہ میں نے اونٹوں کا گلہ اور بکریوں کا اچھا خاصا ریوڑ اکٹھا کر لیا۔ اور میں نے ان اہل عرب کا ارادہ کیا جو بادشاہ کے نائب اور فصحاء تھے انہوں نے مجھے بزرگتر مقام میں رکھا اور مجھ سے ہر دانت کی تیزی کو توڑ ڈالا (یعنی ہر ظالم کا ظلم انہوں نے مجھ سے دور کر دیا اور مجھے ان کے پاس کوئی تکلیف اور غم نہ پہونچا اور نہ میرے پتھر پہ کوئی تیر لگا یہاں تک کہ ایک رات جبکہ چاندنی پھیلی ہوئی تھی میں ایک خوب دودھ دینے والی اونٹنی کو کھو بیٹھا۔

تشریح لغات

[1] الوبرية سميت هذه المقامة بالوبرية لاشتمالها على تذكرة اهل الوبر [2] ريق يعنى اوله ورائعه وقد يخفف فيقال ريق واعلم انهم قالوا فى تفصيل اوائل الاشياء الصدر والغرة من كل شئ لاوّله وهكذا فاتحة الكتاب وشرخ الشباب وريعانه وعنفوانه وميعة وعلواءه لاول الشباب وكذا ريق الشباب وريقة لاوله وريق المطر لاول شؤبوبه وحدثان الامر لاوله وقرن الشمس وعثنون الريح وغزالة الضحى اى اوائل هذه الاشياء وقالوا عروك الجارية اول بلوغها وتباشير الصبح اوائله [3] غبر اى مضى وتقدم يقال غبر الشئ غبورًا اذا بقى فهو من الاضداد وفى القرآن المجيد الا امراته كانت من الغابرين اى من الباقين۔ [4] اهل الوبر اى اهل البدو ويقال ما رأيت فى الوبر والمدر مثله اى فى البدو والقرى واهل الوبر معناه ارباب الجمال اى الابل من البدو وهو مجاز والوبر للجمال كالصوف للغنم [5] اخذ بكسر الهمزة المذهب والطريقة وبفتح الهمزة یہ مصدر میمی ہے [6] الابية یہ مؤنث اَلْاَبِيُّ کا ہے بمعنی ذلت سے انکار کرنے والا اور رذائل سے اپنے آپ کو بلند رکھنے والا [7] لا يالوا ز نصر يقال الايالوا والوّا والِيًّا فى الامر جبکہ وہ کوتاہی کرے اور سستی دکھلائے يقال لم يال جهدًا یعنی اس نے اپنی کوشش میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کی [8] جهدا بالفتح والضم الجهد وهو المبالغة فى السعى (یعنی طاقت واستطاعت) [9] غورا مصدر الموضع المنخفض (پست زمین) (نیچے اترا ہوا پانی) وگڑھا وغار [10] نجدا بلند زمین والجمع انجد ونجد ونجاد ونجود ونجاد وانجدة [11] اقتنيت

اقتناء مصدر از افتعال بمعنی اکٹھا کرنا یقال اقتنی المال ای اخذ لنفسه لا للتجارة ؎۱۲ هجمة نحو مائة من الابل وقال ابن فارس هو ما بین التسعین الی المائة فاذا بلغت المائة فهی هنیدة وقیل غیر ذلك ؎۱۳ الراغیة الابل من الرغاء وهو صوت الابل ؎۱۴ ثلة بالفتح هی جماعة الغنم الکثیرة وایضا الصوف وایضا الصوف والشعر والوبر اذا اجتمعت والثلة بالضم جماعة الناس یقال فلان لا یفرق بین الثلة والثلة ای جماعة الغنم وجماعة الناس والثلة بالکسر الهلکة والجمع ثلل ومنها ثلّ القوم ای اهلکهم وثل البیت ای هدمه ویقال ثل الله عرشهم ای هدم هلکهم والمصدر ثلٌّ وثلل از نصر ؎۱۵ الثاغیة من الثغاء وهو صوت الشاة یقال ماله ثاغیة ولا راغیةٌ ای لا ناقة له ولا شاة ؎۱۶ اویت ای لمت وانضممت از ضرب یقال اوی البیت والی البیت اویًا واواءً جبکہ ٹھکانا لے پناہ لے آرے ؎۱۷ ارداف یہ ردف بکسر الراء کی جمع ہے وہو الذی یرکب خلف احد علی دابة بمعنی پیچھے سوار ہونیوالا والردف ایضا بمعنے بادشاہ کا نائب یا خلیفہ۔ زمانہ جاہلیت میں بادشاہ کا ہم نشین جو بادشاہ کے داہنی جانب بیٹھتا تھا اور وہ تمام کاموں میں بادشاہ کا ثانی سمجھا جاتا تھا، اور اگر بادشاہ جنگ میں چلا جایا کرتا تھا تو وہ بادشاہ کی قائم مقامی کرتا اور جب فوج واپس آتی تھی تو مال غنیمت کی چوتھائی وصول کیا کرتا تھا ؎۱۸ اقیال یہ قیل کی جمع ہے بمعنے بادشاہ ؎۱۹ ابناء اقوال سے مراد فصحاء اور بلغاء ہیں یقال للمنطق ازابن اقوال ؎۲۰ فاوطنونی از افعال بمعنی آمادہ کرنا در انگیختہ کرنا ای احلونی وانزلونی ؎۲۱ امنع بمعنے زیادہ محفوظ و زیادہ بزرگ ؎۲۲ جناب بمعنی صحن وگوشہ دقوم کے محلہ سے جو قریب ہو والجمع اجنبة ؎۲۳ فلوا فلٌّ مصدر از نصر بمعنی تلوار کو دندانہ دار کرنا اور قوم کو شکست دینا واز ضرب بمعنی عقل زائل ہونے کے بعد لوٹ آنا اور یہاں مراد دفع کرنا ہے ؎۲۴ فما تاوبنی تاوب مصدر از تفعل یقال تاوّبهٗ ای اٰب الیه واصابه عندهم همٌّ ای غم ؎۲۵ قرع از فتح یقال قرع السهم الغایة جبکہ تیر نشانہ پر لگے یقال قرع صفاته یعنی اس نے اس کی منقصت کی اور عیب بیان کیا ؎۲۶ صفاتی بمعنی پتھر والجمع صفاء صفوات ؎۲۷ لقحة بکسر اللام وفتحها بمعنے بہت دودھ دینے والی اونٹنی والجمع لقحٌ ولقاح ؎۲۸ غزیرة بمعنے بہت دودھ دینے والی اونٹنی اور یہ غزیرۃ کا مؤنث ہے والجمع غزائر ؎۲۹ الدر بالفتح مصدر بمعنے دودھ۔ دودھ کی زیادتی دخون۔

فَلَمْ اَطِبْ نَفْسًا بِالْغَاءِ طَلَبِهَا۔ وَاِلْقَاءِ حَبْلِهَا عَلٰی غَارِبِهَا۔ فَتَدَثَّرْتُ فَرَسًا مِحْضَارًا۔ وَاعْتَقَلْتُ لَدْنًا خَطَّارًا۔ وَسَرَيْتُ لَيْلَتِيْ جَمْعَاءَ۔ اَجُوْبُ الْبَيْدَاءَ وَاَقْتَرِيْ كُلَّ شَجْرَاءَ وَمَرْدَاءَ۔ اِلٰی اَنْ نَشَرَ الصُّبْحُ رَايَاتِهٖ۔ وَحَيْعَلَ الدَّاعِيْ اِلٰی صَلَاتِهٖ۔ فَنَزَلْتُ عَنْ مَتْنِ الرَّكُوْبَةِ۔ لِاَدَاءِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ ثُمَّ حَلَلْتُ فِيْ صَهْوَتِهَا۔ وَفَرَرْتُ عَنْ شَحْوَتِهَا وَسِرْتُ لَا اَرٰی اَثَرًا اِلَّا تَقَوَّيْتُهٗ۔ وَلَا نَشَزًا اِلَّا عَلَوْتُهٗ۔ وَلَا وَادِيًا اِلَّا اجْتَزَعْتُهٗ۔ وَلَا رَاكِبًا اِلَّا اسْتَطْلَعْتُهٗ۔ وَجِدِّيْ مَعَ ذٰلِكَ يَذْهَبُ هَدَرًا۔ وَلَا يَجِدُ وِرْدُهٗ صَدَرًا۔ اِلٰی اَنْ حَانَتْ صَكَّةُ عُمَيٍّ۔ وَلَفَحَ هَجِيْرٌ يُذْهِلُ غَيْلَانَ عَنْ مَيٍّ۔ وَكَانَ يَوْمًا اَطْوَلَ مِنْ ظِلِّ الْقَنَاةِ۔ وَاَحَرَّ مِنْ دَمْعِ الْمِقْلَاةِ۔

الترجمة والمطالب پس میرے نفس سے یہ گوارا نہ ہوا کہ میں اس کی تلاش چھوڑ دوں اور اس کو آزاد پھرنے دوں، چنانچہ میں ایک تیز رو گھوڑے پر کود کر سوار ہو گیا اور عمدہ قسم کے لچک دار نیزہ کو میں نے رکاب اور پنڈلی کے درمیان رکھا۔ اور میں تمام

جنگلوں کو قطع کرتا تھا۔ اور ہر مقام کو خواہ وہ درختوں والا ہو یا چٹیل میدان چھانتا پھرا یہاں تک کہ صبح نے (چاروں طرف) اپنے جھنڈے ظاہر کر دیئے اور مؤذن نے حیّ علے الصلٰوۃ اور حیّ علی الفلاح کہا یعنی اذان دی تب میں فرض نماز کے ادا کرنے کے لئے گھوڑے کی پیٹھ سے اترا پھر میں اس گھوڑے کی پیٹھ پر کود کر بیٹھا اور گھوڑے کو میں نے تیز رفتار پر چلایا (بھگایا) اور میں ہر نشانی کو پیچھے چھوڑتا ہوا اور ہر بلند جگہ پر چڑھتا ہوا اور ہر جنگل کو قطع کرتا ہوا اور ہر سواری سے پوچھتا ہوا نہایت تیزی سے چلا جا رہا تھا باوجود ان امور کے میری کوشش بیکار ہو رہی تھی اور مجھے آنے کے بعد واپس ہونے کی کوئی ترکیب نظر نہیں آتی تھی (یعنی مجھے اونٹنی ملے تاکہ میں واپس لوٹ جاؤں) یہاں تک کہ دوپہر کا وقت گرمی کا آپہونچا اور ایسی سخت گرمی کہ ذوالرمہ عاشق کو میّہ معشوقہ سے غافل کر دیا اور دن بھی نیزہ کے سایہ سے زیادہ لانبا تھا۔ اور مقلات عورت (جس کے بچے نہ جیتے ہوں) کے آنسوؤں سے بھی زیادہ گرم تھا۔

تشریح لغات

۱ فلم اطب ازطاب یطیب طیبًا وطابًا وطیبۃً وتطیابًا از ضرب بمعنی اچھا اور عمدہ ہونا ۲ القار حبلہا الخ یہ مثل اہل عرب میں ہے جبکہ آزاد پھرے اور اس کو چھوڑ دے ۳ فتذرت مصدر از تفعل بمعنی کود کر گھوڑے پر سوار ہونا ویقال تذثر فرسہ ای وثب علیہ فرکبہ ۴ محضار المحضار والمحضیر من الخیل وغیرہا تیز دوڑنے والا والجمع محاضیر ۵ اعتقلت از افتعال نیزہ کو رکاب اور پنڈلی کے درمیان رکھنا ویقال اعتقل البعیر جبکہ اونٹ کی ٹانگ ران ملا کر باندھے ۶ لدنا یہ لدونتہ سے ماخوذ ہے بمعنی لچک دار وزم نیزہ ۷ خطارا یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے زیادہ ملنے والا لچک دار از ضرب ۸ جعار یہ اجمع کا مؤنث ہے یقال سرت نہاری اجمع ای جمیعہ ۹ البیدار بمعنے جنگل والجمع بید و بیدادات ۱۰ اتری اقترار مصدر از افتعال بمعنی تلاش کرنا اور چکر لگانا یقال اقری البلاد جبکہ وہ تلاش کرے اور چکر لگائے ۱۱ شجرا رای ارض ذات شجرۃ یہ شجر کی جمع ہے اور اس کی جمع اشجار بھی آتی ہے اور اس کا واحد شجرۃ ہے ۱۲ مرادا بے پتوں کا درخت دبجر ریگستان وبجز زمین والجمع مراد ۱۳ نشرای اظہر از نصر وضرب یقال نشر الخبر جبکہ وہ افشا کرے ۱۴ رایاتہ یہ رایۃ کی جمع ہے بمعنے جھنڈا ۱۵ حیعل از بعثر یعنی بہ قول المؤذن حی علے الصلٰوۃ حی علے الفلاح والمصدر منہ الحیعلۃ کالهیللہ حکایۃ بقول لاالٰہ الا اللہ والحسبلۃ حکایۃ بقول حسبی اللہ والسبحلۃ حکایۃ بقول سبحان اللہ والحولقۃ حکایۃ بقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۶ متن مصدر پیٹھ (مذکر اور مؤنث) والجمع متانٌ ومتونٌ ۱۷ الرکوبۃ بمعنے المرکوبۃ یعنی سواری ۱۸ المکتوبۃ بمعنے المفروضۃ کما فی قولہ تعالیٰ کتب علیکم الصیام ای فرض ۱۹ جلت متکلم کا صیغہ از جال یجول (نصر) بمعنے گھومنا چکر لگانا اور یہاں کود کر بیٹھنا مراد ہے ۲۰ صہوتہا بمعنی گھوڑے کی پیٹھ والجمع صہائرٌ وصہواتٌ ۲۱ شحوتہا یہ اسم مرۃ ہے بمعنی قدام یقال فرسٌ بعید الشحوۃ جبکہ گھوڑا دور دور قدم رکھنے والا ہو ویقال شحا الرجل ای باعد بین خطاہ وشحا اللجام فم الفرس ای فتحہ وشحی الرجل ای فتح فاہ از نصر و فتح والمصدر شحو ۲۲ تقفوتہ ای مشیت خلفہ یقال قفی اثرہ جبکہ وہ پیروی کرے از نصر ۲۳ نشز بالفتح الشین وسکونہا الموضع المرتفع جمع المفتوح انشازٌ ونشازٌ وجمع السکون نشوزٌ والنشز من الرجال الشدید الضخم الغلیظ یقال نشز فی مکانہ ای ارتفع ونشزت نفسہ ای جاشت من الفزع از نصر وضرب والمصدر نشز واما النشوز بمعنی عصیان المرأۃ بعلہا وبغضہا ایاہا وجفاء الزوج واضرار امراتہ فہو ایضًا من نصر وضرب ۲۴ جزعتہ ای قطعتہ از فتح ویقولون جزع الوادی ای قطعہ عرضا وجزع لہ من مالہ جزعۃ ای قطع لہ قطعۃ والمصدر جزعٌ اما جزع منہ بمعنی لم یصبر فاظہر الحزن والکدر فہو من سمع والمصدر جزع وجزوعٌ ۲۵ جدی بالکسر مصدر ای مبالغتی فی الطلب مع السعی البلیغ (کوشش) ۲۶ بدرای باطلا

اور یہ بدرالدم سے ماخوذ ہے ای بطل او ابطلہ از ضرب ونصر ۲۷؎ ورد بالکسر الورد الاتیان الی الماء وغیرہ از ضرب ۲۸؎ صدر الرجوع عنہ از نصر ۲۹؎ حانت از ضرب یقال حان الشئ حیناً و حینونۃ وقت کا قریب ہونا ۳۰؎ صکۃ عمی یعنی بہ قائم الظہیرۃ ٹھیک دوپہر اور اس کی اصل میں اختلاف ہے بعض کا قول یہ ہے کہ عمی یہ نہایت زبردست لٹیرا تھا۔ ایک مرتبہ دوپہر کے وقت کسی قوم سے لڑائی لڑی اور انہیں بری طرح جھنجوڑا جب سے ہر اس شخص کے لئے جو ایسے وقت میں آئے یہ کہاوت ہوگئی اور بعض کا یہ قول ہے کہ عمی کے معنی محض گرمی کے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس سے ہرن مراد ہے اس لئے کہ وہ دوپہر میں حیران پھرتا ہے اور وہ اندھوں کی طرح ہر سامنے والی چیز سے ٹکریں لڑاتا پھرتا ہے پھر بطور تصغیر ترخیم کے عمی کہنے لگے جیسے کہ اسود اور ازہر کی تصغیر سویدا اور زہیر ہے۔ ۳۱؎ لفح لفحٌ ولفحان مصدر بمعنی جھلسنا وجلانا از فتح یقال لفح النار او السموم بحرہا فلاناً جبکہ وہ جھلس دے ۳۲؎ غیلان یہ ذوالرمۃ شاعر کا نام ہے اور مَیَّۃ مئ یہ قیس کی لڑکی تھی جو اس کی محبوبہ تھی مقصد یہ کہ اتنی سخت گرمی تھی کہ عاشق اپنے معشوق سے بھی ایسے وقت غافل ہوجاتا ہے ۳۳؎ وکان یوماً اطول الخ یوصف الیوم الطویل بظل القناۃ کما یوصف الیوم القصیر بابہام القطاۃ والعرب تزعم ان ظل الرمح اطول ظل ومنہ قول شبرمۃ بن الطفیل ؎ وَيَوْمٍ كَظِلِّ الرُّمْحِ قَصَّرَ طُولَهُ ؛ دَمُ الزِّقِّ عَنَّا وَاصْطِفَاقُ الْمَزَاهِرِ ۳۴؎ القناۃ نیزہ یا نیزہ کی لکڑی والجمع قناً وقنیٌ وقنوات وقنیات ۳۵؎ المقلاۃ ھی المرأۃ التی لا یعیش لہا ولد فدمعہا ابداً حارٌ لحزنہ لانہ لا یقال دمعۃ الحزن حارّۃ ودمعۃ السرور باردۃٌ والجمع مقالیت یا مقلاۃ وہ عورت جس کے ایک بچہ ہوا اور پھر وہ اس کے بعد حاملہ نہ ہو وکانت الجاہلیۃ ان المقلاۃ اذا وطئت علے قتیل شریف عاش ولدہا والی ھذا اشار بشر بن ابی حازم فی قولہ ؎ تَظَلُّ مَقَالِيتُ النِّسَاءِ يَطَأْنَهُ ؛ يَقُلْنَ اَلَا يُلْقٰى عَلَى الْمَرْءِ مِئْزَرٌ۔

فَاَيْقَنْتُ اَنِّيْ اِنْ لَمْ اَسْتَكِنَّ مِنَ الْوَقْدَةِ۔ وَاَسْتَجِمَّ بِالرَّقْدَةِ۔ اَدْنَفَتْنِي اللُّغُوبُ۔ وَعَلِقَتْ بِي شَعُوْبُ۔ فَعُجْتُ اِلٰى سَرْحَةٍ كَثِيْفَةِ الْاَغْصَانِ۔ وَرِيْقَةِ الْاَفْنَانِ۔ لِاُغَوِّرَ تَحْتَهَا اِلَى الْمُغَيْرِبَانِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَرْوَحَ نَفَسِيْ۔ وَلَا اسْتَرَاحَ فَرَسِيْ۔ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى سَائِحٍ۔ فِيْ هَيْئَةِ سَائِحٍ۔ وَهُوَ يَنْتَجِمُ نَجْعَتِيْ۔ وَيَشْتَدُّ اِلٰى بُقْعَتِيْ۔ فَكَرِهْتُ انْعِيَاجَهُ اِلٰى مَعَاجِيْ۔ فَاسْتَعَذْتُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُفَاجِيْ۔ ثُمَّ تَرَجَّيْتُ اَنْ يَتَصَدّٰى مُنْشِدًا۔ اَوْ يَتَبَدّٰى مُرْشِدًا۔ فَلَمَّا اقْتَرَبَ مِنْ سَرْحَتِيْ۔ وَكَادَ يَحُلُّ بِسَاحَتِيْ۔ اَلْفَيْتُهٗ شَيْخَنَا السَّرُوْجِيَّ مُتَّشِحًا بِجِرَابِهٖ۔

الترجمۃ والمطالب پس میں نے یقین کیا تھا کہ اگر میں شدت گرما سے اپنی حفاظت نہ کروں اور سو کر میں آرام نہ کروں تو مجھ کو تھکان بیمار ڈال دے گی اور مجھے موت آجائے گی یہ سوچ کر میں ایک درخت جس کی ٹہنیاں گھنی اور پتوں سے لدی ہوئی تھیں کی طرف مائل ہوا تاکہ اس کے نیچے میں مغرب تک قیلولہ کروں، پس خدا کی قسم ابھی میرا سانس بھی ٹھیک نہ ہوا تھا۔ اور نہ گھوڑے ہی نے آرام لیا تھا کہ میں نے داہنی طرف سے ایک شخص کو مسافری کی حالت میں آتے ہوئے دیکھا جس کا مقصد وہی تھا جو میرا اور وہ میری ہی جگہ کی طرف دوڑتا چلا آرہا ہے میں نے اپنی قیام گاہ کی طرف اس کے متوجہ ہونے کو برا سمجھا اور ایسے ہر اچانک آنے والے کی برائی سے میں خدا تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈھنے لگا، پھر میں امیدوار رہا کہ شاید یہ اونٹنی کو بتانے والا آیا ہے یا یہ رہنما کی حیثیت سے ظاہر ہوا ہے جب وہ میرے درخت کے قریب آیا اور میرے صحن میں ٹھیرنا ہی چاہتا تھا تو میں نے دیکھا کہ یہ تو ہمارے

شیخ ابوزید سروجی صاحب ہیں جو اپنے توشہ دان کو حمائل کی طرح ڈالے ہوئے ہیں۔

تشریح لغات

۱؎ لم استکن از استفعال یقال استکن جبکہ وہ چھپے اور گھر کی طرف لوٹے و مجردہ از نصر ۲؎ الوقدۃ یہ وقد کا اسم مرۃ ہے یعنی سخت گرمی کا زمانہ کردہ دس دن یا نصف مہینہ ہے ۳؎ استجم از استفعال ای استریح بالرقاد وہو النوم اور یہ جم القوم سے ماخوذ ہے ای اذا استراحوا از نصر و ضرب والمصدر جموم ۴؎ بالرقد بمعنی نیند ۵؎ و نفنی از افعال ای اہزلنی وجعلنی ضعیفاً ونحیفاً و مجردہ از سمع ۶؎ اللغوب مصدر از فتح و نصر و کرم بمعنی بہت تھکنا و از سمع لغب مصدر بمعنی بہت تھکنا ۷؎ شعوب من اسماء المنیۃ ولا تدخل ھذا الاسم اداۃ التعریف مثل عرفۃ و دجلۃ ۸؎ فعجت عاج یعوج سے از نصر بمعنی مائل ہونا اور جھکنا ۹؎ سرحۃ ہر لمبا درخت والجمع سروح ۱۰؎ وریقۃ الافنان ای کثیرۃ الاوراق یہ ورق کا مونث ہے یقال شجرۃ وارقۃ وورقۃ و وریقۃ جبکہ پتوں والا درخت ہو اور بہت پتوں والا ہو اور خوبصورت پتوں والا ۱۱؎ لاغور از تفعیل تغویر مصدر بمعنے قیلولہ کرنے کے لئے اترنا جیسا کہ تعریس آخر رات میں آرام کرنے کے لئے اترنا ۱۲؎ المغیربان یہ مغرب کی تصغیر ہے اور اس کی تصغیر مغیرب قیاس کے مطابق ہونا چاہیئے تھی مگر عرب والے اس کے آخر میں الف اور نون خلاف قاعدہ بڑھا لیا کرتے ہیں ۱۳؎ استروح از استفعال یقال استروح واستراح جبکہ وہ آرام پائے واستراح الیہ جبکہ وہ سکون پائے ۱۴؎ نفسی لحرکۃ مصدر بمعنے سانس وگنجائش ومہلت وچھونگا وکشادگی ۱۵؎ سانح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال سنح الطیر او الظبی سنوحاً و سانح سناحاً و مسانحۃً جبکہ پرندہ یا ہرن بائیں طرف سے داہنی طرف گذرے ۱۶؎ سائح یہ صفت کا صیغہ ہے یقال ساح سیحاً و سیحاناً و سیاحۃ و سیوحاً از ضرب جبکہ وہ زمین میں عبادت کے لئے پھرے اور شہروں میں پھرے اور یہاں اس لفظ سے مراد مسافر ہے ۱۷؎ ینتجع از افتعال انتجاع مصدر بمعنے چراگاہ کی تلاش میں جانا اور النجعۃ یہ تجوع کا اسم ہے بمعنی چراگاہ کی تلاش اور نجعۃ کی جمع نجع آتی ہے۔ ۱۸؎ یشتد از افتعال اشتدا د مصدر بمعنے تیز دوڑنا یقال اشتد فی السیر جبکہ وہ تیز دوڑے ۱۹؎ انعیاج مصدر از انفعال بمعنی مڑنا یقال انعاج علیہ انعیاجاً جبکہ وہ مڑے ۲۰؎ معاجی مصدر بمعنی ٹھہرنے کی جگہ یقال عاج بالمکان عوجاً و معاجاً جبکہ وہ اقامت کرے و عاج فلاناً بالمکان جبکہ وہ مقیم کرائے ۲۱؎ مفاجی مفاجاۃ مصدر از مفاعلہ اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے اچانک آنے والا و مجردہ از فتح وسمع ۲۲؎ یتصدی تصدی مصدر از تفعل ای یتعرض حال کونہ طالباً و متجسساً من تصدی لہ ای تعرض وتصدی للامر ای رفع راسہ الیہ وہو من صدی بمعنی عطش ومنہ یقال انا صدیان الی حدیثک ومجردہ من سمع۔ منشدا از افعال ای معرفاً ناقتی یقال نشد اذا طلب ضالۃ وانشدھا اذا عرفہا طالبہا ۲۴؎ تبدی از تفعل تبدی مصدر بمعنی ظاہر ہونا اور یہ ماخوذ ہے تبدی اذا ظہر سے ۲۵؎ بساحتی بمعنے گوشہ وکنارہ ومکانوں کے درمیان کا چوک والجمع ساح و ساحات وسوح ۲۶؎ متشحا اتشاح مصدر از افتعال حمیل (یعنی تلوار کے پرتلے) کی طرح پہننا (یعنی وہ توشہ دان کو تلوار کے پرتلے کی طرح گلے میں ڈالے ہوئے تھا) ۲۷؎ بجراب چمڑے کا برتن (توشہ دان) والجمع اَجْرِبَۃ وجُرُبٌ وجُرُبٌ۔

وَمُضْطَغِنًا اُھْبَۃَ تَجْوَابِہٖ۔ فَانْسَنِی اِذْ وَرَدَ۔ وَاَنْسَانِیْ مَا شَرَدَ۔ ثُمَّ اسْتَوْضَحْتُہٗ مِنْ اَیْنَ اُشْرَۃٗ۔ وَکَیْفَ عُجْرُہٗ وَبُجْرُہٗ۔ فَاَنْشَدَ بَدِیْھًا۔ وَلَمْ یَقُلْ اِیْھًا ؎

قُلْ لِمُسْتَطْلِعٍ دَخِیْلَۃَ اَمْرِیْ لَکَ عِنْدِیْ کَرَامَۃٌ وَعَزَازَۃٌ

اَنَا مَا بَیْنَ جَوْبِ اَرْضٍ فَاَرْضٍ

(حواشی: داخل کردن خواستم ۱۲ — تربیت ۱۲ — قطعہ الارض ۱۲ — پس آرام داد ۱۲ — فراموش گردانید ۱۲ — ای بازایست ۱۲ — دیافت کنندہ و خواہندہ اطلاع ۱۲ — ای باطن حال ۱۲ — بزرگی ۱۲ — ای عزت ۱۲ — قطع ۱۲)

وَسُرَيَّ فِي مَفَازَةٍ فَمَفَازَهْ زَادِيَ الصَّيْدُ وَالْمَطِيَّةُ نَعْلِي وَجِهَازِي الْجِرَابُ وَالْعُكَّازَهْ
فَإِذَا مَاهَبَطْتُ مِصْرًا فَبَيْتِي غُرْفَةُ الْخَانِ وَالنَّدِيمُ جُزَازَهْ
لَيْسَ لِي مَا آسَاءُ إِنْ فَاتَ أَوْ أَحْزَنُ إِنْ حَاوَلَ الزَّمَانُ ابْتِزَازَهْ
غَيْرَ أَنِّي أَبِيتُ خِلْوًا مِنَ الْهَمِّ وَنَفْسِي عَنِ الْأَسَى مُنْحَازَهْ

الترجمۃ والمطالب

اوراس کی گود میں سامان سفر موجود ہے پس اس کے آنے سے میری گھبراہٹ (یا بے چینی) جاتی رہی یہاں تک کہ بدکی ہوئی گمشدہ اونٹنی کو اس نے بھلادیا۔ پھر میں نے اس سے وضاحت سے پوچھا کہ تمہارا کہاں سے آنا ہے اور ظاہری اور باطنی حال تمہارا کس طرح ہے چنانچہ اس نے فی البدیہ یہ اشعار پڑھے۔ اور اس نے یہ بھی نہ کہا کہ تم مجھے دم لینے دو ؎

میری باطنی حالت پوچھنے والے سے تم یہ کہہ دو تو میرے نزدیک معزز اور مکرم ہے دالے میرے معزز محترم) کہ میں زمین در زمین سفر کرتا پھرتا ہوں۔ اور جنگلی در جنگل راتوں مارا مارا پھرتا ہوں میرا توشہ شکار ہے اور سواری میرا جوتا ہے۔ اور میرا سامان توشہ دان اور چھڑی (یالاٹھی) ہے اور جب میں کسی شہر میں اترتا ہوں تو میرا گھر مسافر خانہ کی کوٹھڑی (یا شراب خانہ) ہے اور میرا مونس و غم خوار کاغذ کا ٹکڑا ہے (یعنی روٹی کے سوکھے ٹکڑے ہیں) اور میرے پاس کوئی چیز ایسی نہیں (یعنی مال یا اولاد) جس کے چلے جانے سے مجھے غم ہو یا اگر اس کو زمانہ زبردستی چھیننے میں حیلہ سے کام لے تو میں غمگین ہو جاؤں میں تو غم سے خالی ہو کر رات گذارتا ہوں اور میرا نفس غموں سے بہت دور ہے۔

تشریح لغات

[1] مضطعناً ای اخذا و حاملاً تحت حضنه از افتعال ۔الاضطعان ان یحمل الشئ تحت حضنه والاضطبان ان یجعله تحت ضبنه ۔والضبن ما بین الابط والکشح وکلاهما متقاربان واول مراتب الحمل الابط ثم الضبن وهو اسفل الابط ثم الحضن وهو عند الجنب [2] تجوابه مصدر جاب وجمیع هذه المصادر التی جاءت علی تفعال هی بفتح التاء الا قولهم تلقاء وتبیان وزاد بعضهم تنضال لاغیر بمعنی سیره وقطعه الارض از نصر [3] انسی ای اعطانی الانس ضد او حشنی از افعال ایناس مصدر بمعنی مانوس کرنا [4] انسانی یقال انسی الرجل الشئ جبکہ وہ فراموش کرائے [5] شرد از نصر یقال شرد شردا وشرودا وشرادا جبکہ وہ بدک کر بھاگے از نصر [6] اثره ای مجیئه [7] عجره بمعنی گرہ دھاگے یا لاٹھی یا بدن کے رگوں کی) یقال ذکر عجره وبجره یعنی اس کے عیوب بیان کر دیئے یا اس کے ظاہر اور پوشیدہ سب باتیں بیان کر دیں [8] ایها ایہہ بمعنی کچھ اور کہو یادم لو یا سناؤ اور یہ اسم امر ہے یقال للمستزادایه وللمستکف ایها ای لم یا مرنی بالکف [9] لمستطلع استطلاع مصدر از استفعال بمعنی دریافت کرنے والا [10] دخیلة الدخیلة من الشئ چیز کا اندرونی حصہ و دخیلة المرء بمعنی نیت و اندرونی خیال [11] انا ما بین الخ ای انا مشغول ابدا بالمسافرة [12] سری یہ مصدر ہے بمعنی رات کا چلنا و رات کا سفر از ضرب [13] المطیة بمعنی سواری یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے یعنی بعیر اور ناقہ دونوں کو کہتے ہیں والجمع مطایا ومطی [14] نعلی نعل یہ مصدر ہے بمعنی جوتا اور ہر وہ چیز جس سے قدم کو بچایا جائے والجمع نعال وانعل اور تصغیر نعیلہ ہے [15] جہازی بفتح الجیم وکسرها بمعنی ضروری سامان والجمع اجهزة واجهزات [16] الجراب بمعنی توشہ دان و چمڑے کا برتن والجمع اجربة وجرب وجرب [17] العکازه

لاٹھی یا ڈنڈا جس میں پھل لگا ہوا ہو والجمع عکاکیز وعکازات ۵۱ غرفة بمعنے بالاخانہ اور کوٹھڑی کے اندر کوٹھڑی والجمع غرف وغرفات وغرفات ۱۹ الخان بمعنی دکان۔سرائے والجمع خانات ۲۰ الندیم بمعنی رفیق وساتھی ومجلس شراب کا ساتھی والجمع ندام وندماء وندمان ۲۱ جزازة اون کا وہ حصہ جو کاٹتے وقت زمین پر گرے اور یہاں اس سے مراد کاغذ کا پرچہ یا ردی کا ٹکڑا ہے ۲۲ ابتزازہ مصدر از افتعال ای استلابہ یقال ابتز منہ الشئی ای استلبہ قہرا وبز الشئی منہ ای اخذہ بجفاء وقہر وبزہ ای سلبہ وغلبہ والمصدر بز وبزیزی واز نصر ۲۳ منحازة ای بعیدة ومنعزلة یقال انحاز عنہ ای عدل واعرض وانحاز الیہ ای مال وانحاز القوم ای ترکوا مراکزھم ای انھزموا وحاز الشئی ای جمعہ از نصر

اَرْقُدُ اللَّيْلَ مِلْءَ جَفْنِيْ وَقَلْبِيْ   بَارِدٌ مِنْ حَرَارَةٍ وَحَزَازَةْ   وَلَا اُبَالِيْ مِنْ اَيِّ كَاسٍ تَفَوَّقْتُ

وَلَا مَا حَلَاوَةٌ مِنْ مَزَازَةْ   وَلَا اَسْتَجِيْزُ اَنْ اَجْعَلَ الذُّلَّ   مَجَازًا اِلٰى تَسَنِّيْ اِجَازَةْ

وَاِذَا مَطْلَبٌ كَسَا حُلَّةَ الْعَارِ فَبُعْدًا لِمَنْ يَرُوْمُ نَجَازَةْ   وَمَتٰى اهْتَزَّ لِلدَّنَاءَةِ نِكْسٌ

عَافَ طَبْعِيْ طِبَاعَهُ وَاهْتِزَازَهْ   فَالْمَنَايَا وَلَا الدَّنَايَا وَخَيْرٌ   مِنْ رُكُوْبِ الْخَنٰى رُكُوْبُ الْجِنَازَةْ

ثُمَّ رَنَّعَ اِلَيَّ طَرْفَهُ. وَقَالَ لِاَمْرٍ مَا جَدَعَ قَصِيْرٌ اَنْفَهُ. فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَ نَاقَتِيَ السَّارِحَةِ

وَمَا عَانَيْتُهُ فِيْ يَوْمِيْ وَالْبَارِحَةِ. فَقَالَ دَعِ الْاِلْتِفَاتَ اِلٰى مَا فَاتَ. وَالطِّمَاحَ اِلٰى مَا طَاحَ.

الترجمۃ والمطالب میں رات کو خوب چین سے نیند بھر کر سوتا ہوں اور میرا دل سوزش اور گرمی سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور مجھے پرواہ نہیں کہ میں کون سے پیالے میں دودھ پی رہا ہوں اور نہ میں شیریں اور کھٹے مزے کو جانتا ہوں اور میں مطلق پرواہ نہیں کرتا اور نہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ذلت کو بخشش حاصل کرنے کے لئے راستہ بناؤں اور جب مقصد اور مطلب نے ذلت اور عیب کا لباس پہن لیا تو ایسے شخص کے لئے جو اس کے پورا کرنے کا فوری ارادہ رکھے اس کے لئے موت ہی بہتر ہے۔ اور جب کوئی کمینہ کمینگی پر اتر آتا ہے تو میری عادت اور سرشت میں ہے کہ اس کی عادت اور اس کی طرف مائل ہونے سے میں متنفر ہو جاتا ہوں میں موت کو بہتر سمجھتا ہوں اور میں کمینہ باتوں کو اچھا نہیں سمجھتا اور بیہودہ باتیں اختیار کرنے سے میں جنازے کی سواری کو اچھا سمجھتا ہوں پھر وہ میری طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے لگا کہ کسی بڑے کام کے لئے ہی قصیر شخص نے اپنی ناک کاٹی ہوگی میں نے اپنی چلی جانے والی اونٹنی کا اس کو قصہ سنایا اور میں نے اپنی وہ تکالیف بیان کیں جو اس دن اور گذشتہ رات میں نے اٹھائی تھیں، پس اس نے کہا تو فوت شدہ چیز کے التفات کو چھوڑ دے اور ہلاک شدہ چیز کی طرف تجھے آنکھ اٹھانا نہ چاہیئے۔

تشریح لغات ۱ ارقد از نصر رقد ورقود ورقادٌ مصدر بمعنی سونا ۲ حزازة وجمع یعتری القلب من الھم والحزن واصل الحز القطع والتحدید یقال حز العود ای قطعہ وحززا سنانہ ای حدّدہ از نصر والمصدر حزٌّ ۳ تفوقت از تفعل اس کا مصدر تفوق ہے بمعنی تھوڑا تھوڑا اور گھونٹ گھونٹ پینا یقال تفوق الفصیل اللبن ای شربہ فواقا والفواق مابین الحلبتین من الوقت ۴ مزازة وھی الطعام بین الحلو والحامض یقال مز الطعام ای صار مزا و المصدر مزازة ومزوزة از سمع وایضا یقال مز الرجل ای صار مزیزا ای فاضلا ومز الشئی ای کثر فھو مزیزٌ

واعلم ان هناك تفصيلا في الطعوم فاحفظ ان اصول الطعوم هي اربعة. الحلاوة والمرارة والحموضة والملوحة ثم اذا
كان في طعم الشئ مرارة وكراهة وحفوف (وهو اليبس) كطعم الاهليلج وما اشبه فهو بشع فاذا كان فيه بشاعة و
قبض كراهة كطعم العفص وهو شجر من شجر البلوط فهو عفص فاذا لم تكن حلاوة محضة ولا حموضة ولا مرارة
صادقة فهو تفه فاذا كان كطعم الفلفل فهو حامز فاذا لم يكن له طعم فهو مسخ وسخ رنقه و منجد ۱؎ لا اي لا ابالي
بما تقدم ذكره ۲؎ لا استجیز از استفعال استجازۃ مصدر بمعنی اجازت طلب کرنا یقال استجاز الامر جبکہ وہ جائز سمجھے ۳؎ مجاز بمعنے راستہ گذرگاہ
۴؎ تسنی مصدر از تفعل بمعنی آسان ہونا یقال تسنی الرجل جبکہ وہ آسانی اور نرمی کرے ۵؎ اجازہ یہاں پر عطیہ دینے کے معنے میں مستعمل ہے ۶؎
کسا یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے یقال کسا یکسو کسوًا از نصر بمعنی کپڑے پہنانا یقال کسوتہ ثوبًا یہ دو مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے اور یہاں کسا فعل
کا مفعول اول محذوف ہے ای واذا کسا مطلب طالبیہ محلۃ العار ۷؎ فبعدا ای ابعدک اللہ عن الخیر ۸؎ نجازہ بمعنے فی الفور اس کا ہونا اور
پورا کرنا ۹؎ اہتزاز انفعال اہتزاز مصدر بمعنے ہلنا وجھومنا اور یہ غم اور خوشی دونوں میں مستعمل ہوتا ہے مگر خوشی میں زیادہ اور یہاں یہ معنی میں قصد
کرنے کے ہے ۱۰؎ للدنارۃ مصدر بمعنے خساستہ وکمینہ پن از فتح وکرم ۱۱؎ نکس بکسر النون بمعنے مرد خسیس و نالائق وکمزور و ہیچ و بے برکت مرد
وپستہ قد وکرم وسخاوت میں کوتاہی کرنے والا والجمع انکاس ۱۲؎ عاف یہ عاف یعاف عیفًا عیافًا وعیفانًا سے ماخوذ ہے بمعنے کراہت
کرنا اور نفرت کرنا یقال عاف الطعام جبکہ وہ کراہت کی وجہ سے چھوڑ دے ۱۳؎ المنایا یہ منیۃ کی جمع ہے بمعنے موت ای انا اختار
الموت ۱۴؎ الدنایا ای النقائص والرذائل یعنی کمینی باتیں ۱۵؎ الخنی بمعنی الفحش فی الکلام وخنی الدھر ای نوائبہ و
الوحدۃ خناہ وخنی علیہ فی الکلام ای افحش از سمع ونصر ۱۶؎ الجنازۃ بالکسر النعش یحمل علیہ المیت و
بالفتح المیت نفسہ ۱۷؎ لامر ما یعنی کسی بڑے کام کے لئے ۱۸؎ جدع از فتح والمصدر جدع بمعنے ناک کاٹنا یقال جدع انفہ جبکہ
وہ ناک کاٹے ویقال لامر ما جدع قصیر انفہ یعنی کسی خاص مصلحت سے قصیر نے اپنی ناک کاٹی اس کے قصہ کی تفسیر جو اس مقامہ
کے اخیر میں ہے وہاں پر موجود ہے ۱۹؎ عانیتہ از مفاعلہ معاناۃ مصدر بمعنی تکلیفیں برداشت کرنا اور جھیلنا ۲۰؎ البارحۃ گذشتہ
رات اور البارحۃ الاولی گذشتہ رات سے پہلی رات ۲۱؎ الطماح مصدر از فتح یقال طمح بصرہ الیہ طمحًا وطماحًا وطموحًا جبکہ وہ نگاہ اٹھاکر
دیکھے وطمح ببصرہ الیہ جبکہ وہ بلندی کی طرف دیکھے وطمح بانفہ جبکہ وہ مغرور ہو اور ناک چڑھائے وطمح بہ جبکہ وہ لے جائے وطمح فی الطلب
جبکہ وہ کوشش کرے ۲۲؎ طاح یہ طاح یطوح سے مشتق ہے از نصر طوح بمعنے ہلاکت کے قریب ہونا و حیران ہونا۔

وَلَا تَأْسَ عَلٰی مَا ذَهَبَ. وَلَوْ اَنَّهٗ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ. وَلَا تَسْتَمِلْ مَنْ مَالَ عَنْ رِیْحِكَ. وَاَضْرِمْ نَارَ
تَبَارِیْحِكَ. وَلَوْ كَانَ ابْنَ بُوْحِكَ. اَوْ شَقِیْقَ رُوْحِكَ. ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِیْ اَنْ نَقِیْلَ. وَ
نَتَحَامَی الْقَالَ وَالْقِیْلَ. فَاِنَّ الْاَبْدَانَ اَنْضَاءُ تَعَبٍ. وَالْهَاجِرَةَ ذَاتُ لَهَبٍ. وَلٰكِنْ یَصْقُلُ الْخَاطِرَ
وَیُنَشِّطُ الْفَاتِرَ. كَقَائِلَةِ الْهَوَاجِرِ. وَخُصُوْصًا فِیْ شَهْرَیْ نَاجِرٍ. فَقُلْتُ ذَاكَ اِلَیْكَ. وَمَا
اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ. فَافْتَرَشَ التُّرْبَ وَاضْطَجَعَ. وَاَظْهَرَ اَنَّهٗ قَدْ هَجَعَ. وَارْتَفَقْتُ
عَلٰی اَنْ اَحْرُسَ. وَلَا اَنْعَسَ. فَاَخَذَتْنِی السِّنَةُ. اِذْ نَامَتِ الْاَلْسِنَةُ. فَلَمْ اُفِقْ اِلَّا وَ
اللَّیْلُ قَدْ تَوَلَّجَ. وَالنَّجْمُ قَدْ تَبَلَّجَ. وَلَا السَّرُوْجِیُّ وَلَا الْمُسْرَجُ.

الترجمة والمطالب

اور جو چیز جاتی رہی اس پر تو غم نہ کر اگرچہ وہ سونے کی وادی (ندی) ہی کیوں نہ ہو اور تو ہرگز مائل نہ ہو جو تیری خوشبو سے اعراض کرے اور تیری مصیبتوں کی آگ کو بھڑکائے اگرچہ وہ تیرا حقیقی بیٹا اور جان کا جزو ہی کیوں نہ ہو پھر وہ بولا کیا تمہاری خواہش ہے کہ ہم قیلولہ کریں اور گفتگو کرنے سے بچ جائیں، کیونکہ بدن بے انتہا چور چور (تھکا ہوا) ہے اور دوپہر کی گرمی بہت تیز ہے اور دل کے زنگ کو دور کرنے کے لئے اور تھکان کے خوش کرنے کے لئے سوائے قیلولہ کے اور کوئی چیز فائدہ مند نہیں خاص کر جون جولائی کے مہینوں میں. میں نے جواب دیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ اور میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ کو میں تکلیف دوں یہ سن کر وہ مٹی پھیلا کر لیٹ گیا اور ایسا اپنے آپ کو ظاہر کیا جیسے وہ سو رہا ہے اور میں کہنی کے سہارے ٹک گیا تاکہ میں حفاظت اور چوکسی کرتا رہوں اور میں نہ سو جاؤں لیکن مجھے جھپک آہی گئی (یعنی میں سو گیا) کیونکہ زبان تو بندی ہوئی تھی جب میں ہوش میں آیا تو رات ہو گئی تھی۔ اور ستارے چمک رہے تھے۔ اس وقت نہ تو میں نے ابوزید سروجی کو پایا اور نہ زین کسے ہوئے گھوڑے کو۔

تشریح لغات

[1] وادیہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کی کشادگی جو سیلاب کے لئے گذرگاہ ہو والجمع اودیۃٌ واوادیۃٌ واوداء واوداہ اور اس کے معنی طریقہ اور مذہب کے بھی آتے ہیں [2] لاتستمل از استفعال استمالۃٌ مصدر بمعنی مائل ہونا اور جھکنا [3] مال از ضرب بمعنی مائل ہونا والمصدر میلٌ وتمیالٌ ومیلانٌ ومیلولۃٌ وممالٌ ومَمیلٌ یقال مال الی المکان جبکہ وہ لوٹے ومال الی الشئی جبکہ وہ رغبت کرے ومال عن الطریق جبکہ وہ تجاوز کرے اور چھوڑ دے اور یہاں یہ چھوڑنے اور بھاگنے کے معنے میں ہے [4] ریحک بمعنی ہوا اور یہ مؤنث ہے اور اس کی جمع اریاح اور ارواح اور ریاح اور ریَحٌ آتی ہے اور یہاں اس سے مراد دولت ہے [5] تباریحک یہ تبریح کی جمع ہے بمعنے شدت اور پریشانی یقال برح بہ الشوق ای کشف ما عندہ من الشدۃ وقیل التباریح کلف المعیشہ فی مشقۃ [6] ابن بوحک یہ ضرب المثل ہے ابنک ابن بوحک یشرب من صبوحک ومعناہ ان ابنک من ولد تہ لا من تبنیتہ وقیل البوح اسم من باح بالشئی ای اظہرہ وذلک ان بعض العرب کانوا یاتون النساء فاذا ولد لاحدھم الحقتہ المرأۃ بمن شاءت فربما ادعاہ وربما انکرہ لا نہا کانت لا تمتنع ممن یتنابھا فالمعنی ان ابنک من بحت بہ انت وباحت بہ امہ بموافقتک [7] شقیق ای کل شئی شققتہ بنصفین کل نصف شقیق الاخر یعنی وان کان بعض روحک۔ یعنی دو حصوں میں پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ وحقیقی بھائی نظیر [8] ہل لک ای ہل لک رغبۃ [9] نقیل یہ قیلولہ سے مشتق ہے یعنی دوپہر میں سونا از ضرب یقال قال یقیل قیلا وقائلۃً وقیلولۃ ومقالا ومقیلاً [10] نتحامی تحامی مصدر از تفاعل بمعنی بچنا و پرہیز کرنا [11] انضاء یہ نضوٌ کی جمع ہے بمعنی لاغر وجوان تھکے ہوئے [12] الہاجرۃ یہ الہاجر کا مؤنث ہے بمعنے گرمی کا دوپہر یا زوال آفتاب سے عصر تک کا وقت وسخت گرمی والجمع ہاجرات وہواجر [13] لبسب مصدر بے دھوئیں کا شعلہ وبلند غبار [14] یصقل از نصر یقال صقل الشئی صقلاً وصقالاً جبکہ صاف کرے اور چکنا کرے اور زنگ دور کرے [15] ینشط تنشیط مصدر از تفعیل اور یہ نشاط سے ماخوذ ہے بمعنی خوش کرنا [16] الفاتر ای الضعیف المنقطع یقال فتر جسمہ فتوراً جبکہ وہ کمزور اور نرم جوڑوں والا ہو از نصر وضرب [17] کقائلۃ میں کاف مثل کے معنی میں ہے اور یہ فاعل لن یصقل کا ہے [18] ناجر یہ گرمی کے دو مہینے بعض کے نزدیک تموز اور حزیران ہیں یعنی ماہ جون اور جولائی ہیں، اور لیکن ابو بکر بن درید نے اس قول کو غلط قرار دیا ہے اور کہا یہ دو ستارے ہیں جن کے طلوع کو کہا جاتا ہے. تموز یہ رومی مہینے کے مطابق

ماہ جولائی ہے اور حزیران یہ جون کا مہینہ ہے [19] الیک اسی ہو مفوض الیک [20] افترش افتراش مصدر از انفعال بمعنی مٹی پھیلانا [21] ہجع از فتح ہجوع و تہجاع مصدر بمعنی رات میں سونا [22] ارتفقت ارتفاق مصدر از افتعال بمعنی کہنی کے سہارے ٹکنا یا تکیہ سے ٹیک لگانا [23] احرص از نصر و ضرب حرص مصدر بمعنی حفاظت کرنا [24] انعس نعس مصدر از فتح و نصر بمعنی اونگھنا [25] السنۃ بمعنی النوم الخفیف [26] زمت زم مصدر از نصر بمعنی باندھنا اور یہ مشتق ہے زم البعیر اذا جعل فی برتہ زمام [27] تولج از تفعل تولج مصدر بمعنی داخل ہونا [28] تبلج از تفعل تبلج مصدر بمعنی ظاہر ہونا اور روشن ہونا یقال تبلج الیہ جبکہ وہ ہنسے اور خوش ہو [29] المسرج زین کسا ہوا گھوڑا یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از افعال یقال سرج الفرس جبکہ وہ گھوڑے پر زین کسے۔

فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ نَابِغِيَّةٍ۔ وَاَحْزَانٍ يَعْقُوبِيَّةٍ۔ اُسَاوِرُ الْوُجُومَ۔ وَاُسَاهِرُ النُّجُومَ۔ اُفَكِّرُ تَارَةً فِىْ رِحْلَتِىْ وَاُخْرٰى فِىْ رَجْعَتِىْ۔ اِلٰى اَنْ وَضَحَ لِىْ عِنْدَ افْتِرَارِ ثَغْرِ الضَّوْءِ فِىْ وَجْهِ الْجَوِّ۔ رَاكِبٌ يَخِدُّ فِى الدَّوِّ۔ فَاَلْمَعْتُ اِلَيْهِ بِثَوْبِىْ۔ وَرَجَوْتُ اِلٰى اَنْ يُعَرِّجَ اِلٰى صَوْبِىْ۔ فَلَمْ يَعْبَاْ بِالْمَاعِىْ۔ وَلَا اَوٰى لِالْتِيَاعِىْ۔ بَلْ سَارَ عَلٰى هِيْنَتِهٖ۔ وَاَصْمَانِىْ بِسِهَامِ اِهَانَتِهٖ۔ فَاَوْفَضْتُ اِلَيْهِ لِاَسْتَرْدِفَهٗ۔ وَاَحْتَمِلَ تَغَطْرُفَهٗ۔ فَلَمَّا اَدْرَكْتُهٗ بَعْدَ الْاَيْنِ۔ وَاَجَلْتُ فِيْهِ مُسَرَّحَ الْعَيْنِ۔ وَجَدْتُ نَاقَتِىْ مَطِيَّتَهٗ۔ وَضَالَّتِىْ لُقَطَتَهٗ۔ فَمَا كَذَّبْتُ اَنْ اَذْرَيْتُهٗ عَنْ سَنَامِهَا۔ وَجَاذَبْتُهٗ طَرَفَ زِمَامِهَا۔

الترجمۃ والمطالب وہ رات میں نے نابغہ کی طرح گذاری اور حضرت یعقوب علیہ السلام جیسے غموں کے ساتھ بسر کی اور میں غم و غصہ کی حالت میں چپکا پڑا تھا۔ اور میں ستاروں کے ساتھ ساتھ جاگ رہا تھا۔ اور میں کبھی لپنے یا پیادہ ہوجانے کے متعلق سوچتا تھا۔ اور کبھی اپنے لوٹنے کے متعلق یہاں تک کہ جب فضائے آسمانی میں روشنی کے دانت ظاہر ہوئے (یعنی صبح ہوئی) تو مجھے ایک سوار نظر آیا جو جنگل میں بہت تیز چلا جارہا تھا میں نے اس کی طرف اس امید پر کپڑا ہلا کر اشارہ کیا کہ وہ میری طرف لوٹ آئے گا لیکن اس نے میرے اشارے کی کوئی پرواہ نہ کی اور نہ اس نے میری سوزش باطنی پر رحم کیا بلکہ نہایت اطمینان سے مجھے ذلت کے تیر کا نشانہ بناتے ہوئے چلتا رہا، پس میں اس کی طرف دوڑا تاکہ اس کے تکبر کو برداشت کرتے ہوئے اس سے میں ردیف بننے کی درخواست کروں چنانچہ جب میں نے تکلیف اٹھاتے ہوئے اس کو پکڑا اور میں نے گردش کی جگہ (یعنی آنکھ) کو پھیر کر دیکھا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری اونٹنی اس کی سواری میں ہے اور میرا گمشدہ مال اس کے قبضہ میں ہے یہ دیکھ کر میں نے بغیر دیر اور توقف کے اس کو ہان سے گرا دیا اور اونٹنی کی مہار اس سے چھڑا کر میں کھینے لگا۔

تشریح لغات [1] بلیلۃ نابغیۃ یہ عرب کے امثال میں سے ہے امام اصمعی سے روایت ہے کہ میں ایک رات ہارون رشید کے پاس سے لوٹا اور مجھے اپنے مرض کی شکایت تھی جب میں صبح کو ان کے پاس گیا تو ہارون رشید نے کہا کہ تم نے اپنی گذشتہ رات کس طرح کاٹی تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے اپنی رات نابغہ کی طرح کاٹی تو اس پہ ہارون رشید نے کہا انا للہ اصمعی کا مقصد نابغہ کے اس قول کی طرف اشارہ کرنا ہے جیسا کہ شعر میں بیان کیا ہے ؎ اس کا ترجمہ یہ ہے میں نے اس طرح رات

گذاری گویا مجھ پر پہاڑی کے سانپوں میں سے کسی موذی باریک سانپ نے جس کے دانتوں میں زہر قاتل تھا اس نے حملہ کیا ہے ۱؎ احزان یعقوبیۃ یہ حزن کی جمع ہے بمعنی غم اور یعقوبیۃ یہ منسوب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف اور اسی سے اس آیت کی طرف اشارہ ہے إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ (ترجمہ) حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے میرے بیٹو! میں تو اپنے رنج اور غم کی صرف اللہ سے شکایت کرتا ہوں نہ تم سے نہ کسی اور سے اس واسطے کہ وہ ہی بے کسوں کا کام بنانے والا ہے ۲؎ اساور مساورۃ وسوارا مصدر از مفاعلہ دو دشمنوں کا لڑائی میں ایک دوسرے پر کودنا اور حملہ کرنا اور یہ مشتق ہے سار الیہ سے جبکہ وہ کودے از نصر والمصدر سوز وسوور ۳؎ الوجوم مصدر از ضرب یقال وجم یجم وجوما ای اشتد حزنہ حتی امسک عن الکلام یعنی یثب الغم علیّ واثب علیہ وقال السریشی الوجوم السکوت علے غلیظ ۴؎ اساہر مساہرۃ مصدر بمعنی اکٹھا جاگنا یقال ساہرہ جبکہ وہ اکٹھا جاگے ۵؎ رجلتی بالضم بمعنے چلنے کی قوت ومردانگی یعنی پیادہ پا چلنا وبکسر ارار بمعنی خرفہ کا ساگ ۶؎ افترار مصدر از افتعال بمعنی ظاہر ہونا اور کھلنا ۷؎ ثغر الضوء سے مراد صبح کا ظاہر ہونا ہے ۸؎ الجو آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ وکشادہ وادی وکشادہ میدان ۹؎ یخذ از ضرب وخذ مصدر اور یہ تیز رفتار کی ایک قسم کا نام ہے یقال وخد البعیر جبکہ اونٹ تیز دوڑے اور ٹانگوں کو شتر مرغ کی طرح ڈالے ۱۰؎ الدو بمعنی جنگل یقال دوّا ای مشی فی المعۃ (ای فی الفلاۃ) ۱۱؎ فالمعت از افعال الماع مصدر بمعنے اشارہ کرنا یقال المع بثوبہ ای اشار بہ وھوان یرفعہ حتی یبدو للمشار الیہ لمعانہ ۱۲؎ یعرج از تفعیل یقال عرّج ای وقف ولبث ومال من جانب الی جانب وعرّج عن الشئ ای ترکہ وعدل عنہ وفلان لا یعرج علے قولہ ای لا یعتمد علیہ ۱۳؎ صوبی بمعنی طرف وجانب یقال فلان مستقیم الصوب جبکہ وہ اپنے ارادے سے دائیں بائیں مائل نہ ہو ۱۴؎ فلم یعبا از فتح عبا وتعبیۃ مصدر بمعنی متوجہ ہونا یقال عبا الی فلان ولہ جبکہ وہ قصد کرے ویقال لا اعبا بہ یعنی مجھے اس کی پرواہ نہیں ۱۵؎ ادی از ضرب یقال اوی لہ اویۃ وایۃ ومادیۃ ومادۃ جبکہ وہ رحم کھائے اور نرم دل ہو اور ترس کھائے ۱۶؎ التیاعی مصدر از افتعال یقال التاع قلبہ التیاعا جبکہ دل کا غم عشق سے جل اٹھے واللوعۃ حرقۃ الحزن والهوی والوجد ۱۷؎ بنیۃ فعلۃ للنوع اور یہ ہون سے مشتق ہے بمعنی سکون ووقار یقال امش علے ہونک وہینتک یعنی تم اپنی روش پر چلو ۱۸؎ اصمانی از افعال اصماء مصدر یقال اصمی الصید جبکہ وہ تیر مارے اور شکار سامنے ہی ٹھنڈا ہو جائے ومجردہ از ضرب ۱۹؎ ارفضت از افعال ایفاض مصدر بمعنی تیز چلنا اور دوڑانا ومجردہ از ضرب ۲۰؎ لا استردفہ استرداف مصدر از استفعال بمعنی ردیف بنانا یقال استردفہ اذا سالہ ان یردفہ ای ان یحملہ خلفہ ۲۱؎ احتمل احتمال مصدر از افتعال بمعنی برداشت کرنا ۲۲؎ تغطرفہ مصدر بمعنی تکبر کرنا یقال تغطرف جبکہ وہ ناز وانداز سے چلے اور تکبر کرے اور غطرفت کے معنے بھی تکبر کے آتے ہیں ۲۳؎ اجلت از افعال اجالۃ مصدر بمعنی گھمانا ۲۴؎ الاین بمعنی تھکن وماندگی ومشقت ۲۵؎ مسرح العین سے مراد وہ جگہ جس کو دیکھتے ہی آنکھ پھر جائے اور مسرح کے معنے چراگاہ کے ہیں والجمع مسارح ۲۶؎ مطیۃ بمعنے سواری یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے یعنی بعیر اور ناقہ دونوں کو کہتے ہیں والجمع مطایا ومطیٌّ ۲۷؎ لقطۃ بضم الاول وسکون القاف وفتحہا گری پڑی چیز جو اٹھائی جائے یا وہ شئ متروک جس کا مالک معلوم نہ ہو ۲۸؎ فما کذبت. تخفیف الذال ای فما لبثت ۲۹؎ اذریۃ اذرار مصدر از افعال بمعنی ڈال دینا یقال اذریت الحب فی الارض اذا القیت ومجردہ از نصر وضرب ۳۰؎ سنامہا بمعنی کوہان والجمع اسنمۃ ۳۱؎ زمامہا بالکسر جس سے کوئی چیز باندھی جائے ومہار. باگ. نکیل. لگام والجمع ازمۃ۔

وَقُلْتُ أَنَا صَاحِبُهَا وَمُضِلُّهَا ۔ وَلِي رِسْلُهَا وَنَسْلُهَا ۔ فَلَا تَكُنْ كَأَشْعَبَ ۔ فَتُتْعِبَ وَتَتْعَبَ ۔ فَأَخَذَ يَلْدَغُ وَيَصِئُ ۔ وَيَتَقَحَّمُ وَلَا يَسْتَحِي ۔ وَبَيْنَنَا هُوَ يَئِزُّ وَيَلِينُ ۔ وَيَسْتَأْسِدُ وَيَسْتَكِينُ

اِذْ غَشِيَنَا اَبُوْ زَيْدٍ لَابِسًا جِلْدَ النَّمِرِ. وَهَاجِمًا هُجُوْمَ السَّيْلِ الْمُنْهَمِرِ. فَخِفْتُ وَاللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ يَوْمُهُ كَاَمْسِهٖ. وَبَدْرُهُ مِثْلَ شَمْسِهٖ. فَاُلْحَقَ بِالْقَارِظَيْنِ. وَاُصِيْرَ خَبَرًا بَعْدَ عَيْنٍ. فَلَمْ اَرَ اِلَّا اَنْ اُذَكِّرَهُ الْعُهُوْدَ الْمَنْسِيَّةَ. وَالْفَعْلَةَ الْاَمْسِيَّةَ. وَنَاشَدْتُهُ اللّٰهَ اَوَافٰى لِلتَّلَافِيْ. اَمْ لِمَا فِيْهِ اِتْلَافِيْ.

الترجمة والمطالب

اور میں نے اس سے کہا کہ میں اس کا مالک ہوں اور اس کا گم کرنے والا ہوں اور اس کے دودھ اور بچوں کا بھی مالک ہوں لہٰذا تو اشعب کی طرح مت ہو پس تو مجھے تکلیف دے اور خود تکلیف اٹھائے پس وہ کاٹنے لگا اور شور مچاتا تھا اور بے شرمی کی باتیں کرنا شروع کیں اور وہ بالکل شرماتا نہ تھا اور میں اسی طرح تھا کبھی تو وہ کودتا تھا اور کبھی نرم ہو جاتا تھا اور کبھی وہ شیر کی طرح ڈکارتا تھا اور کبھی وہ مسکین بن جاتا تھا یہ بنی ہو رہا تھا کہ یکایک ابوزید چیتے کی کھال پہنے ہوئے ایسی جلدی سے آموجود ہوا جیسے تیز پانی کا سیلاب دبا دے، پس میں خدا کی قسم ڈر گیا کہ کہیں آج کا دن بھی کل جیسا نہ گذرے اور اس کا پورا چاند پھر سورج جیسا ثابت ہو کہیں ایسا نہ ہو میری حالت کیکر کی طرح پتے بیننے (چننے) والوں جیسی ہو جائے اور میری ذات کے بجائے صرف نام ہی نام باقی رہ جائے چنانچہ میں نے اس کے سوا اور طریقہ نہ دیکھا کہ اس کو فراموش شدہ معاہدے یاد دلانا شروع کر دیئے اور اس کی کل کی حرکت کو اور میں نے اسے قسم دیکر پوچھا کہ تو آج میری مدد کے لئے آیا ہے یا مجھے ہلاک کرنے کے لئے (یعنی مجھے برباد کرنے کیلئے)

تشریح لغات

[۱] مضلہا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال اضلال مصدر بمعنی گم کرنا [۲] رِسلہا بالکسر بمعنی فراخی وارزانی و دودھ والجمع رِسال [۳] کاشعب یہ بہت بڑا لالچی تھا۔ اور اس کی عرب میں ضرب المثل ہے ایک دن ان کو لڑکے دق کر رہے تھے اور بہت خوش مزاج اور ہنس مکھ آدمی تھے انہوں نے لڑکوں سے یہ کہا کہ فلاں شخص کے یہاں دعوت ولیمہ ہے تم سب وہاں چلو بچے سب چلے گئے آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کہیں واقعی ایسا نہ ہو چنانچہ آپ سے نہ رہا گیا وہاں پہنچ گئے پھر تو بچوں نے خوب ہی ان کو دق اور پریشان کیا [۴] فتتعب اتعاب مصدر از افعال بمعنی تھکانا مصیبت میں ڈالنا [۵] متعب از سمع تعب مصدر بمعنی مشقت میں پڑنا اور تھکنا [۶] یلدغ از فتح ای یوذی بلسانہ یقال لدغہ بکلمة ای نخسہ بہا وطعنہ فیہ والمصدر لدغٌ وتلداغ [۷] یصئ یقال صاءت العقرب تصئ صَئِیًا وصئیًا بفتح الصاد وکسرہا اذا صوّتت از ضرب یعنی جبکہ چیخے اور پکارے یلدغ ویصئ یہ بھی ضرب المثل ہے جبکہ وہ خود ظلم کرے اور پھر خود ہی شکایت فریاد اور واویلا کرے۔ [۸] یتقح از افتعال اتقاح مصدر بمعنی بے شرمی کرنا اور یہ وقاحة سے ماخوذ ہے [۹] نیزو ای یشتد ویثب یقال نزا ای وثب ونزا علیہ ای وقع علیہ ووطئہ ونزا الذکر علی الانثی جبکہ وہ جفتی کرے اور اس کا استعمال چوپاؤں کے لئے ہے ونزا بہ قلبہ الی کذا جبکہ وہ شیفتہ اور فریفتہ ہو ونزت الحمر جبکہ گدھے اچھلیں اور کودیں ونزا الطعام جبکہ غلہ گراں ہو از نصر والمصدر نزوٌ ونُزُوٌّ ونزوانٌ ینزو ویلین وضرب المثل اس شخص کے لئے ہے جو عزت والا ہو اس کے بعد وہ ذلیل ہو جائے [۱۰] یستاسد از استفعال ای یصیر کالاسد فی الغضب ورفع الصوت والسطوة علیّ [۱۱] یستکین استکانت مصدر از استفعال بمعنی عاجز ہونا اور ذلیل ہونا اور یا یہ سکونت سے ماخوذ ہے بمعنے مسکین ہونا اور یہی معنی یہاں مناسب ہیں از کرم [۱۲] جلد النمر جلد بمعنی کھال والجمع اجلادٌ وجلودٌ اور نمر بمعنے چیتا اور یہ مثال اس شخص پر موزوں ہے جو بے حیا ہو اور دلیر بھی کیونکہ چیتا سب درندوں میں زیادہ بہادر ہے اور تکلیف برداشت

کرنے میں سب سے کمزور ہے اور تنمر کا یہی ماخذ ہے یعنی وہ چیتا جیسا ہو گیا ۱۳ ہاجما یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے ہجوم مصدر از نصر بمعنی غفلت کی حالت میں اچانک آنا یا بغیر اجازت کے آنا ۱۴ المنہمر انہمار مصدر از انفعال بمعنی پانی بہنا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال انہمر الماء جبکہ پانی بہے و مجردہ از نصر بمعنی پانی گرنا و بہنا ۱۵ کا مسء ای اخذ فرسی امس مخففت ان یا خذ الیوم ناقتی من الرجل لنفسہ ۱۶ بالقارظین یہ قارظ کا تثنیہ ہے اور قارظ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از ضرب یقال قرظ القرظ قرظاً درخت سلم جو کیکر کی طرح ہوتا ہے وہ اس کو چننے اور اس کے پتوں سے چمڑے کو عرب والے دباغت دیا کرتے تھے اور قارظان یہ دو شخص تھے ایک تو عنزہ قبیلہ میں سے تھا اور دوسرا نمر بن قاسط کی اولاد سے یہ دونوں قرظ کے پتے جمع کرنے کے لئے گئے لیکن ان میں سے کوئی نہ آیا اور نہ ان کا کچھ حال معلوم ہوا چنانچہ اس کہاوت کا اطلاق ایسے گمشدہ پر ہوتا ہے جس کی واپسی کی امید منقطع ہو جائے ۱۷ بعد عین کیا ابوزید آج میرے ساتھ وہ کرے گا جو اس نے کل کیا تھا، پس میں بالکل ہی ہلاک ہو جاؤں پس میرا نام باقی رہ جائے ۱۸ المنسیۃ یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نسی ینسٰی (س ع) بمعنے بھولی ہوئی چیز ۱۹ الفعلۃ بالفتح یہ فعل کا اسم مرت ہے ای ما فعل امس از فتح ۲۰ الامسیۃ یہ امس کی طرف خلاف قیاس منسوب ہے بمعنی گذشتہ ایام میں سے کوئی دن والجمع آمسٌ و آموسٌ و آماسٌ ۲۱ ناشدہ از مفاعلہ مناشدۃ ونشاد مصدر بمعنی قسم کھلانا ۲۲ اوانی اس میں ہمزہ استفہام کے لئے ہے اور وانی یہ ماضی کا صیغہ ہے از موافاۃ (مفاعلۃ) بمعنی آنا یقال وافی الرجل جبکہ آئے اور اچانک آئے۔ ۲۳ للتلافی مصدر از تفاعل بمعنی تدارک کرنا یقال تلافی الامر جبکہ وہ تدارک کرے اور یہاں اس سے مدد کرنا مراد ہے اور تلافی کے معنے خون کے بدلہ حاصل کرنے کے بھی آتے ہیں ۲۴ اتلافی مصدر از افعال بمعنی ہلاک کرنا و برباد کرنا و فنا کرنا اور یہاں اس سے مراد تکلیف دینا اور نقصان پہنچانا ہے

فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اُجْهِزَ عَلٰى مَكْلُوْمِيْ۔ اَوْ اُصِلَ حَرُوْرِيْ بِسَمُوْمِيْ۔ بَلْ وَافَيْتُكَ لِاُخْبِرَكَ كُنْهَ حَالِكَ وَاَكُوْنَ يَمِيْنًا لِشِمَالِكَ۔ فَسَكَنَ عِنْدَ ذٰلِكَ جَاشِيْ۔ وَانْجَابَ اسْتِيْحَاشِيْ۔ وَاَطْلَعْتُهٗ طِلْعَ اللِّقْحَةِ وَتَبَرْقُعَ صَاحِبِيْ بِالْقِحَةِ۔ فَنَظَرَ اِلَيْهِ نَظَرَ لَيْثِ الْعِرِّيْسَةِ اِلَى الْفَرِيْسَةِ۔ ثُمَّ اَشْرَعَ قِبَلَهُ الرُّمْحَ وَاَقْسَمَ بِمَنْ اَنَارَ الصُّبْحَ۔ لَئِنْ لَمْ يَنْجُ مَنْجَا الذُّبَابِ۔ وَيَرْضَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ بِالْاِيَابِ۔ لَيُوْرِدَنَّ سِنَانَهٗ وَرِيْدَهٗ۔ وَلَيُضْجِعَنَّ بِهٖ وَلِيْدَهٗ وَوَدِيْدَهٗ۔ فَنَبَذَ زِمَامَ النَّاقَةِ وَحَاصَ۔ وَاَفْلَتَ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ زَيْدٍ تَسَلَّمْهَا۔ وَتَسَنَّمْهَا۔ فَاِنَّهَا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ۔ وَوَيْلٌ اَهْوَنُ مِنْ وَيْلَيْنِ۔

الترجمۃ والمطالب

پس اُس نے کہا میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کیا میں اپنے زخمی کو بالکل ہی ہلاک کر ڈالوں گا یا اپنی رات کی گرم لُو کو اپنے دن کی گرم لُو پر چلاؤں گا (یعنی جو تجھے تکلیف دی ہے اس پر میں زیادتی نہیں کروں گا) بلکہ میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تیری حقیقت حال کو دریافت کروں اور تیرے بائیں ہاتھ کے لئے داہنا ہاتھ بنوں (مدد کروں) یہ سن کر میرے دم میں دم آیا اور ہراس دور ہوا پھر میں نے اس کو اپنی دودھ دینے والی اونٹنی کا حال سنایا نیز اپنے فریق کا بے شرمی کا برقعہ پہننا اس پر پہلے تو ابوزید نے اس کو ایسے گھورا جیسے جھاڑی کا شیر شکار کو گھورتا ہے پھر وہ اس کی طرف نیزہ سیدھا کر کے بولا اور اس خدا کی قسم کھا کر کہا جس نے صبح کو روشن کیا کہ اگر تو مکھی کی طرح الگ نہ ہٹ جائے گا اور مال غنیمت چھوڑ کر (خالی ہاتھ) لوٹنے پر رضامند نہ ہوگا تو میں (دیکھتے دیکھتے) اپنے نیزہ کی نوک تیری شہ رگ میں اتار دوں گا۔ اور تیرے بال بچے اور تیرے دوست تڑپ جائیں

گئے پس کر اس نے اونٹنی کی مہار پھینک دی، اور وہ بھاگنے کی طرف مائل ہوا اور گوز مارتا ہوا چل دیا، پس ابوزید نے مجھ سے کہا کہ تم اونٹنی پر قبضہ کرو، اور سوار ہو جاؤ یہ منجملہ دو کے ایک بھلائی ہے اور ایک ہلاکت دو بربادیوں سے زیادہ آسان ہے۔

تشریح لغات

۱؎ اجہز از افعال یقال اجہز الکلیم یعنی اپنے زخم کے مارے ہوئے کو تمام کیا و یقال اجہز علیہ ای اتم قتلہ ۲؎ مکلومی یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر و ضرب بمعنی زخمی کیا ہوا یقال کلمہ کلماً جبکہ وہ زخمی کرے اور کلیم کے معنی بھی مجروح کے آتے ہیں ۳؎ حروری حرور وہ گرم ہوا جو رات میں چلے اور دھوپ کی گرمی ۴؎ سمومی اور سموم وہ لو جو دن میں چلے وقد یقال احدھما مکان الآخر مجازاً و قال بعضھم الحرور تکون لیلاً و نہاراً والسموم یختص بالنہار ۵؎ کنہ بمعنی اصل شئی و حقیقت شئی جوہر شئی غایت ۶؎ یمیناً لشمالک یمین بمعنی داہنا ہاتھ والجمع ایمن و ایامن و ایمان و ایامین اور شمال بمعنی بایاں ہاتھ اور اس سے مراد مدد کرنا ہے۔ ۷؎ جاشی مصدر بمعنی دل و سینہ والجمع جووش یقال جاش قلبہ جاشاً جبکہ وہ غم یا گھبراہٹ سے بیقرار ہو جائے و جاش الیہ جبکہ وہ متوجہ ہو از فتح ۸؎ انجاب از افعال یقال انجاب الثوب جبکہ پھٹے و انجاب السحابۃ جبکہ کھلے ۹؎ استیحاشی مصدر از استفعال بمعنی وحشت محسوس کرنا اور یہ انس کی ضد ہے ۱۰؎ لقحۃ بکسر اللام و فتحہا بمعنی بہت دودھ دینے والی اونٹنی والجمع لقح و لقاح ۱۱؎ بالقحۃ یہ اصل میں وقحاً تھا جیسے کہ عدۃ بمعنی بے شرمی اور یہ مصدر ہے ۱۲؎ لیث بمعنی شیر و قوت و شدت والجمع لیوث اور لیثۃ کے معنی شیرنی اور مضبوط اونٹنی کے آتے ہیں والجمع لیثاث ۱۳؎ العریسۃ بکسر العین و تشدید الراء بمعنی شیر کی جھاڑی ۱۴؎ اشرع از افعال اشراع مصدر بمعنی سیدھا کرنا یقال اشرع علیہ الرمح جبکہ وہ کسی کی طرف نیزہ سیدھا کرے ۱۵؎ انار از افعال انارۃ مصدر بمعنی روشن کرنا یقال انار البیت جبکہ وہ روشن کرے و انار المسألۃ جبکہ واضح کرے ۱۶؎ منجا الذباب منجا بمعنی نجات کی جگہ و بلند جگہ والجمع مناج اور ذباب بمعنی مکھی والجمع ازبۃ و ذبان و ذب اور اس کا اطلاق شہد کی مکھی اور مچھر پر بھی ہوتا ہے اس کا واحد ذبابۃ ہے اور یہ ضرب المثل ہے جو ذلیل و لئیم کے حق میں استعمال کی جاتی ہے ۱۷؎ ویرضی من الغنیمۃ یہ ضرب المثل ہے جبکہ قناعت سلامتی کے ساتھ کرے اور اس کا عطف لئن لم ینج پر ہے ای لئن لم یرض الخ ۱۸؎ بالایاب مصدر بمعنی لوٹنا و واپس ہونا ۱۹؎ سنانہ بالکسر بمعنے نیزہ کا پھل والجمع اسنۃ ۲۰؎ وریدہ گردن کی رگ اور اس کو حبل الورید بھی کہتے ہیں۔ اور یہ دو ہوا کرتی ہیں والجمع اوردۃ وورد و ورود ۲۱؎ ولید پیدا شدہ بچہ غلام والجمع ولدۃ و ولدان ۲۲؎ ودودیہ بمعنے محبت کرنے والا والجمع اودۃ و اوداد اور ودید اسم جمع بمعنی محبین ہے ۲۳؎ حاص یقولون حاص عن کذا ای عدل از ضرب یقال حاص حیصاً و حیصۃ و حیوصاً و لحیصاً و حیصاناً عن کذا جبکہ وہ الگ ہو اور ہٹے و یقال من حاص عن الشر سلم یعنی جو برائی سے الگ رہا محفوظ رہا وقع فی حیص بیص۔ یعنی وہ ایسی گڑبڑی میں پڑ گیا، جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ۲۴؎ انلت افلات مصدر از افعال بمعنی رہا کرنا و چھوڑنا ۲۵؎ حصاص بمعنی دوڑنے کی تیزی و گوز اور افلت ولہ حصاص یہ مثل اس شخص پر صادق آتی ہے جو ہلاکت پر اطلاع پا کر جس میں وہ گرا ہی چاہتا تھا اس سے نجات حاصل کرے ثم اعلم انہ یقال الصراط للانسان والنوام للبعیر والحصام للحمار والحبق للعنز یعنی بکری و مادہ چکور و مادہ شکرہ و ہرنی و مادہ گدھ ۲۶؎ تسلمہا ای خذہا واقبض علیہا از تفعل یقال تسلم الشئی جبکہ وہ قبضہ کرے ۲۷؎ تسنمہا امر حاضر کا صیغہ از تفعل یقال تسنم الناقۃ جبکہ وہ اونٹنی کے کوہان پر سوار ہو و تسنم الشئی جبکہ وہ کسی چیز پر چڑھے ۲۸؎ احدی الحسنیین یہ حسنی کا تثنیہ ہے بمعنے بھلائی و اچھا کام اگر تمہارے لئے تمہارا گھوڑا اور تمہاری اونٹنی ہوتی تو دو بھلائیاں تھیں۔ اب جبکہ تم کو فقط اونٹنی ملی ہے پس یہ ایک بھلائی ہے ۲۹؎ دویل بمعنے ہلاکت شر و برائی کا اترنا اور یہ کہاوت مبتلائے رنج کو تسلی دینے کے لئے کہی جاتی ہے۔

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. فَحُرْتُ بَيْنَ لَوْمِ اَبِيْ زَيْدٍ وَشُكْرِهٖ. وَزِنَةِ نَفْعِهٖ بِضُرِّهٖ. فَكَانَّهٗ نُوْجِيَ بِذَاتِ صَدْرِيْ. اَوْ تَكَهَّنَ مَا خَامَرَ سِرِّيْ. فَقَابَلَنِيْ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ. وَاَنْشَدَ بِلِسَانٍ ذَلِيْقٍ ؎

يَا اَخِي الْحَامِلَ ضَيْمِيْ ... دُوْنَ اِخْوَانِيْ وَقَوْمِيْ
اِنْ يَكُنْ سَاءَكَ اَمْسِيْ ... فَلَقَدْ سَرَّكَ يَوْمِيْ
فَاغْتَفِرْ ذَاكَ لِهٰذَا ... وَاطَّرِحْ شُكْرِيْ وَلَوْمِيْ

ثُمَّ قَالَ اَنَا تَئِقٌ وَاَنْتَ مَئِقٌ. فَكَيْفَ نَتَّفِقُ. وَوَلّٰى يَفْرِيْ اَدِيْمَ الْاَرْضِ. وَيَرْكُضُ طِرْفَهٗ اَيَّمَا رَكْضٍ. فَمَا عَدَوْتُ اَنِ اقْتَعَدْتُ مَطِيَّتِيْ. وَعُدْتُ لِطِيَّتِيْ. حَتّٰى وَصَلْتُ اِلٰى حِلَّتِيْ بَعْدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِيْ.

الترجمة والمطالب

حارث بن ہمام کہتا ہے پس میں حیران تھا کہ ابوزید کو ملامت کروں یا اس کا شکریہ ادا کروں. کیونکہ اس نے نفع اور نقصان دونوں میں برابری دکھائی تھی تو گویا وہ میرے سینہ کی حالت سے باخبر ہوگیا اور وہ میرے پوشیدہ بھید کو بذریعہ کہانت جان گیا. چنانچہ وہ ہنس مکھ چہرے سے میری طرف متوجہ ہوا. اور چرب لسانی (تیزی زبان) سے یہ اشعار پڑھنے لگا ؎ اے میرے بھائی حارث تو میرے ایسے ظلم سہتا ہے جو نہ میرے دوسرے بھائی سہ سکتے ہیں (برداشت کرسکتے ہیں) اور نہ میری قوم اگر میری کل کی حرکت نے تجھے رنج پہنچایا تھا تو یقیناً آج کی حرکت نے تجھے خوش کردیا ہے لہٰذا تو اس کو اس کے بدلے معاف کر یعنی نہ تو تو میرا شکریہ ادا کر اور نہ تو مجھے ملامت کر پھر اس نے کہا میں بہت غصہ والا ہوں (یا جلدی بدلہ لینے والا ہوں) اور تو بہت ہی جلد رونے والا ہے. پھر میں اور تو آپس میں کیسے نبھ سکتے ہیں. پھر وہ اس کے بعد سطح زمین کو قطع کرتا ہوا مڑ گیا اور اپنے گھوڑے کو دوڑانے لگا. اور کیا ہی اچھی اس کی دوڑ تھی اور میں بھی بلا توقف اپنی سواری پر سوار ہوگیا. اور میں اپنے مقصد کی طرف لوٹا یہاں تک کہ میں اپنے مکان (محلہ) میں چھوٹی اور بڑی مصیبت اٹھانے کے بعد پہنچا.

تشریح لغات

[1] فحرت ای تحیرت از نصر یقال حار حوراً وحووراً ومحاراً ومحارة جبکہ وہ متحیر ہو [2] نوجی مناجاة ونجاء مصدر از مفاعلہ بمعنی سرگوشی کرنا [3] تکہن تکہن مصدر از تفعل بمعنی غیب کی باتیں بتلانا یقال تکہن بفلان تکہنا وتکہینا جبکہ وہ غیب کی باتیں بتائے کہانت کا تعلق علم نجوم سے ہوتا ہے [4] سر بمعنی بھید وراز والجمع اسرار [5] طلیق بمعنی مرد کشادہ رو وہنس مکھ اور یہ عابس کی ضد ہے یقال رجل طلق الوجہ وطلقہ وطلقہ وطلقہ وطلیقہ جبکہ وہ ہنس مکھ ہو [6] ذلیق بمعنی تیز زبان یقال الذلق والذلیق والذلق والذلق والذلق من الالسنة ۔۔۔۔۔۔ تیز زبان یا بھالا ویقال لسان ذلق جبکہ تیز زبان اور فصیح وبلیغ ہو [7] ضیمی ضیم بمعنی ظلم از ضرب والجمع ضیوم [8] اطرح یہ امر حاضر کا صیغہ از افتعال اطراح مصدر بمعنی پھینک دینا دور کردینا [9] انا تئق یہ ضرب المثل ان دو شخصوں کے حق میں ہے جو سرشت میں متضاد ہوں. تئق یہ صفت کا صیغہ ہے وہ شخص جو غصہ میں بھرا ہوا اور جلدی سے بدلہ لینے کا ارادہ کرے یقال تئق الاناء ای امتلأ وتئق الرجل ای امتلأ غضبا وغضب فهو تئق والناقة شدة الغضب والسرعة الی الشر از سمع والمصدر تأق [10] مئق وہ شخص جو جلدی رودے اور یہ ماخوذ ہے مئق الرجل ای کاد یبکی من شدة الغيظ ومئق الصبي ای اخذته المأقة والمأقة الانفه شدة الغضب والحمية فالحاصل ان التئق كانه ينزع الى الشر بغيظه والمئق يضيق ذرعًا باحتماله [11] يفري از ضرب فريٌ مصدر بمعنی چلنا

يقال فري الارض جبكہ وہ زمین پر چلے ۱۲ادیم الارض بمعنی سطح زمین والجمع ادم وادم وادمة واداام ۱۳ یرکض از نصر رکض مصدر بمعنی دوڑنا و پاؤں ہلانا یقال رکض الفرس پر جلیہ جبکہ وہ گھوڑے کو ایڑ لگائے ۱۴ طرفہ بالکسر بمعنی اصیل گھوڑا والجمع طروف واطراف وتقدیر العبارۃ یرکض طرفہ رکضا ای رکض ای رکضا شدیدا فمازائدۃ ۱۵ فما عدوت ای فما جاوزت وما لبثت وما تاخرت ۱۶ نطیتی ای لقصدی دوجہتی وقد یقال فیہا طیۃ بالتخفیف ایضا ۱۷ حلتی الحلۃ بالکسر بمعنی اترنے کی جگہ مجلس جمع ہونے کی جگہ ای منزلتی ۱۸ بعد اللتیا والتی اللتیا یہ التی کی تصغیر ہے اور یہ تصغیر کے عام طریقہ کے خلاف ہے کیونکہ قیاسی طریقہ پر تصغیر کے وقت اسم کے پہلے حرف پر ضمہ ہونا چاہیئے لیکن یہاں تصغیر کی حالت میں فتحہ اصلیہ برقرار رکھا گیا ہے لیکن عرب والوں نے ضمہ اول کا یہ معاوضہ دیا کہ اس کے آخر میں الف اور یا کو بڑھا دیا اور اس سلسلہ کو تمام اسماء اشارہ کی تصغیر میں قائم رکھا چنانچہ الذی اور التی کی تصغیر اللذیا اور اللتیا ہے اور ذا اور ذاک کی تصغیر ذیا اور ذیاک ہے اور بعد اللتیا اور التی کے معنی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ اسماء مصیبت میں سے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا مطلب چھوٹی اور بڑی مصیبت کی تکلیف اٹھانے کے بعد ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ افتخار علی غفرلہ۔

تَفْسِيْرُ مَا تَضَمَّنَتْهُ هٰذِهِ الْمَقَامَةُ مِنَ الْاَلْفَاظِ اللُّغَوِيَّةِ وَالْاَمْثَالِ الْعَرَبِيَّةِ

اس مقام میں جو لغت کے الفاظ اور امثال عربیہ آئے ہیں ان سب کی وضاحت کی جاتی ہے۔

وَقَوْلُهٗ رَيِّقُ زَمَانِيْ يَعْنِيْ اَوَّلُهٗ وَاَفْضَلُهٗ وَقَدْ يُخَفَّفُ فَيُقَالُ رَيْقٌ وَقَوْلُهٗ لَاَخُذَنَّ اِخْذَ نُفُوْسِهِمُ الْاَبِيَّةِ يَعْنِيْ اَقْتَدِيْ بِهِمْ يُقَالُ مِنْهُ اَخَذَ اِخْذَهٗ بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِهَا وَالْهَجْمَةُ نَحْوُ الْمِائَةِ مِنَ الْاِبِلِ (وَالثُّلَّةُ) اَلْقَطِيْعُ مِنَ الْغَنَمِ وَجَمْعُهَا الثُّلَلُ وَلَا نَظِيْرَ لِهٰذَا اِلَّا بَدْرَةٌ وَبِدَرٌ (وَالرَّاغِيَةُ) اَلْاِبِلُ (وَالثَّاغِيَةُ) اَلشَّاءُ وَمِنْهُ قَوْلُهُمْ مَا لَهٗ ثَاغِيَةٌ وَلَا رَاغِيَةٌ اَيْ لَا نَاقَةَ لَهٗ وَلَا شَاةَ

(ترجمہ) یعنی شروع زمانہ اور بہترین زمانہ اور کبھی تخفیف کی جاتی ہے پس۔ اس کو ریق کہتے ہیں. کہا جاتا ہے اخذ اخذہ واخذہ ہمزہ کا کسرہ اور اس کا فتحہ یہ دونوں جائز ہیں یعنی میں ان کی پیروی کروں گا ۔ اور ہجمۃ سو اونٹوں کا گلہ۔ اور ثلۃ بکریوں کا ریوڑ اور اس کی جمع ثلل ہے اور اس کی مثال سوائے بدرۃ اور بدر کے کوئی اور نہیں ہے اور الراغیۃ اونٹ کو کہتے ہیں اور ثاغیۃ بکری کو اور کہا جاتا ہے نہ تو اس کے پاس ثاغیۃ ہے اور نہ راغیۃ یعنی نہ تو اونٹنی ہے اور نہ بکری۔

وَقَوْلُهٗ اَسَدَاتُ اَقْيَالٍ - اَيْ يَخْلُفُوْنَ الْمُلُوْكَ اِذَا غَابُوْا وَقَوْلُهٗ اَبْنَاءُ اَقْوَالٍ اَيْ فُصَحَاءُ يُقَالُ لِلْمِنْطِيْقِ اَنَّهٗ ابْنُ اَقْوَالٍ۔

یعنی جو بادشاہوں کی عدم موجودگی میں اس کے نائب بنیں۔ یعنی فصیح خوش کلام اور بلیغ کو ابن اقوال یعنی گفتگو کا بیٹا کہا جاتا ہے۔

وَقَوْلُهٗ فَتَدَثَّرْتُ فَرَسًا مِحْضَارًا اَلتَّدَثُّرُ اَلْوُثُوْبُ عَلٰى ظَهْرِ الْفَرَسِ. اَلْمِحْضَارُ وَالْمِحْضِيْرُ الشَّدِيْدُ الْعَدْوِ مَاخُوْذٌ مِنَ الْحُضْرِ وَهُوَ الْعَدْوُ۔

التدثر کے معنے گھوڑے کی پیٹھ پر کود کر سوار ہونے کے ہیں اور المحضار اور المحضیر کے معنے تیز دوڑنے والے کے ہیں اور یہ حضر سے ماخوذ ہے جس کے معنی دوڑنے کے ہیں۔

وَقَوْلُهٗ اَقْتَرِيْ كُلَّ شَجْرَاءَ وَمَرْدَاءَ اَلْاِقْتِرَاءُ

اقتراد کے معنے زمین کی تلاش کرنے کے ہیں اور شجراء

تَتَبُّعُ الْاَرْضِ وَالشَّجْرَاءُ ذَاتُ الشَّجَرِ وَالْمَرْدَاءُ الْخَالِيَةُ مِنَ النَّبَاتِ وَمِنْهُ اشْتِقَاقُ الْاَمْرَدِ لِخُلُوِّ وَجْهِهٖ مِنَ الشَّعْرِ۔

وَقَوْلُهٗ حَيْعَلَ الدَّاعِيْ اِلٰى صَلٰوتِهٖ يَعْنِيْ بِهٖ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ وَحَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ وَالْمَصْدَرُ مِنْهُ الْحَيْعَلَةُ وَمِثْلُهٗ مِنَ الْمَصَادِرِ الْهَيْلَلَةُ وَالْحَمْدَلَةُ وَالْبَسْمَلَةُ وَالْحَسْبَلَةُ وَالتَّسْبَحَلَةُ وَالْجَعْفَلَةُ وَالْحَوْلَقَةُ فَالْهَيْلَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَوْلَقَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَالْبَسْمَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَسْبَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَالْحَمْدَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالتَّسْبَحَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْجَعْفَلَةُ حِكَايَةُ قَوْلِهِمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ۔

وَقَوْلُهٗ فَنَزَلْتُ عَنْ مَتْنِ الرَّكُوْبَةِ. يَعْنِيْ الْمَرْكُوْبَةَ يُقَالُ نَاقَةٌ رَكُوْبٌ وَرَكُوْبَةٌ وَحَلُوْبٌ وَحَلُوْبَةٌ وَقَدْ قُرِئَ فَمِنْهَا رَكُوْبَتُهُمْ وَالصَّهْوَةُ مَقْعَدُ الْفَارِسِ وَالسَّحْوَةُ الْخُطْوَةُ وَالْجَزْعُ قَطْعُ الْوَادِيْ عَرْضًا.

وَقَوْلُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ. يَعْنِيْ بِهٖ قَائِمَ الظَّهِيْرَةِ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ اَصْلِهٖ فَقِيْلَ كَانَ عُمَيٌّ رَجُلًا مِغْوَارًا ا نَغَزَا قَوْمًا عِنْدَ قَائِمِ الظَّهِيْرَةِ وَصَكَّهُمْ صَكَّةً شَدِيْدَةً فَصَارَ مَثَلًا لِكُلِّ مَنْ جَاءَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَقِيْلَ اُرِيْدَ بِهٖ الظَّبْيُ لِاَنَّهٗ يَسْدُرُ فِي الْهَوَاجِرِ وَيَذْهَبُ بَصَرُهٗ فَيَصْطَكُّ بِمَا يَسْتَقْبِلُهٗ كَاصْطِكَاكِ الْاَعْمٰى ثُمَّ صُغِّرَ الْاَعْمٰى تَصْغِيْرَ التَّرْخِيْمِ فَقِيْلَ عُمَيٌّ كَمَا صَغَّرُوْا اَسْوَدَ وَاَزْهَرَ فَقَالُوْا سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ۔

وَقَوْلُهٗ وَكَانَ يَوْمًا اَطْوَلَ مِنْ ظِلِّ الْقَنَاةِ يُوْصَفُ الْيَوْمُ الطَّوِيْلُ بِظِلِّ الْقَنَاةِ كَمَا يُوْصَفُ الْيَوْمُ

کے معنے جہاں پر درخت ہوں اور مرداء وہ زمین جو بنجر ہو یعنی اوس میں گھاس وغیرہ نہ اُگے۔ اور امرد اسی سے مشتق ہے کیونکہ اس کا چہرہ بالوں سے خالی ہوتا ہے یعنی اوس کے چہرے پر بال نہیں اُگتے۔

اور اس سے وہ مراد لیتا ہے حیّ علی الصلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح کہنا۔ اور اس کا مصدر الحیعلۃ ہے۔ اور اس جیسے مصادر میں سے الہیللہ اور حمدلہ اور بسملہ اور حسبلہ اور سبحلہ اور جعفلہ اور حولقہ ہیں۔ پس ہیللہ یہ لا الٰہ الا اللہ کے کہنے کی حکایت ہے اور حولقہ یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی حکایت ہے اور بسملہ یہ بسم اللہ کے کہنے کی حکایت ہے اور حسبلہ یہ حسبی اللہ کے کہنے کی حکایت ہے اور حمدلہ یہ الحمد للہ کے کہنے کی حکایت ہے اور سبحلہ یہ سبحان اللہ کے کہنے کی حکایت ہے اور جعفلہ یہ جعلت فداک کے کہنے کی عرب والوں کی حکایت ہے۔

الرکوبۃ جس پر سوار ہوں۔ کہا جاتا ہے ناقۃ رکوبٌ ورکوبۃٌ وحلوبٌ وحلوبۃٌ چنانچہ ایک قرات میں ہے فمنہا رکوبتہم اور الصہوۃ کے معنی سوار کے بیٹھنے کی جگہ اور السحوۃ کے معنے گھوڑے کے قدم دور رکھنے کے ہیں یعنی تیز رفتار اور الجزع کے معنے جنگل کو عرض (چوڑان) میں طے کرنیکے ہیں صکۃ عمی اس سے وہ ٹھیک دوپہر مراد لیتا ہے اور اس کی اصل میں اختلاف کیا گیا ہے پس بعض کا یہ قول ہے کہ عمی ایک شخص تھا جو نہایت زبردست لٹیرا تھا۔ اس نے ایک دفعہ کسی قوم سے دوپہر کیوقت لڑائی لڑی اور ان کو بہت بری طرح لوٹا مارا تب سے یہ کہاوت ہو گئی ہر اس شخص کے لئے جو ایسے وقت آئے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس سے ہرن مراد لیا گیا ہے اس لئے کہ وہ دوپہر میں پریشان پھرتا ہے اور ہر سامنے والی چیز سے وہ اندھے کی طرح ٹکریں مارتا پھرتا ہے پھر بطور تصغیر ترخیم کے عمیؓ کہنے لگے جیسے اسود اور ازہر کی تصغیر سویدٌ اور زہیرٌ عرب والے کہتے ہیں

لمبا دن نیزہ کے سایہ سے وصف کیا جاتا ہے اور چھوٹا دن قطاۃ جانور کے انگوٹھے سے وصف کیا جاتا ہے اور عرب کا یہ

الْقَصِيْرُ بِإِبْهَامِ الْقَطَاةِ وَالْعَرَبُ تَزْعَمُ اَنَّ ظِلَّ الرُّمْحِ اَطْوَلُ ظِلٍّ وَمِنْهُ قَوْلُ الشَّاعِرِ وَهُوَ شَبْرَمَةُ بْنُ الطُّفَيْلِ ؎

خیال ہے کہ نیزہ کا سایہ سب سایوں سے لمبا ہوتا ہے، چنانچہ اسی سے شاعر کا قول ہے۔ اور وہ شبرمہ بن طفیل کا لڑکا ہے ؎

وَيَوْمٍ كَظِلِّ الرُّمْحِ قَصَّرَ طُوْلَهُ
دَمُ الزِّقِّ عَنَّا وَاصْطِفَاقُ الْمَزَاهِرِ

ہمارے بہت سے لانبے لانبے دنوں کی لمبائی کو مشکیزہ کے خون (یعنی شراب) اور ساز کے تاروں کی حرکت نے چھوٹا کر دکھایا۔

وَقَوْلُهُ اَحَرُّ مِنْ دَمْعِ الْمِقْلَاةِ۔ اَلْمِقْلَاةُ هِيَ الَّتِيْ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَدَمْعُهَا اَبَدًا حَارٌّ لِحُزْنِهَا لِاَنَّهُ يُقَالُ اِنَّ دَمْعَةَ الْحُزْنِ حَارَّةٌ وَدَمْعَةَ السُّرُوْرِ بَارِدَةٌ وَلِهٰذَا قِيْلَ لِلْمَدْعُوِّ لَهُ اَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَكَ مَاْخُوْذٌ مِنَ الْقُرِّ وَهُوَ الْبَرْدُ وَقِيْلَ لِلْمَدْعُوِّ عَلَيْهِ اَسْخَنَ اللّٰهُ عَيْنَهُ مَاْخُوْذٌ مِنَ السُّخْنَةِ وَهِيَ الْحَرَارَةُ وَقِيْلَ اِنَّ اِقْرَارَ الْعَيْنِ مَاْخُوْذٌ مِنَ الْقَرَارِ فَكَاَنَّهُ دُعِيَ لَهُ اَنْ يُرْزَقَ مَا يُقِرُّ عَيْنَهُ حَتّٰى لَا تَطْمَحَ اِلٰى مَا لِغَيْرِهٖ وَكَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَزْعَمُ اَنَّ الْمِقْلَاةَ اِذَا وَطِئَتْ عَلٰى قَتِيْلٍ شَرِيْفٍ عَاشَ وَلَدُهَا وَاِلٰى هٰذَا اَشَارَ بِشْرُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ فِيْ قَوْلِهٖ ؎

مقلاۃ وہ عورت جس کے بچے جیتے نہ ہوں۔ اور اس کے آنسو ہمیشہ غم کی وجہ سے گرم نکلتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ غم کے آنسو گرم ہوتے ہیں اور خوشی کے آنسو ٹھنڈے چنانچہ جس کے حق میں دعائے خیر کی جاتی ہے یوں کہا جاتا ہے اقر اللہ عینک یعنی خدا تیری آنکھ کو ٹھنڈا کرے۔ اور یہ قُرٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنے ٹھنڈک کے ہیں۔ اور جس کو بد دعا دی جاتی ہے تو یوں کہا جاتا ہے اسخن اللہ عینہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو گرم رکھے اور یہ سخنۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنے گرمی کے ہیں اور بعض کے نزدیک لقرار العین یہ قرار سے ماخوذ ہے گویا یوں دعا نیک دی جاتی ہے کہ اس کو اس چیز کی روزی دی جائے جو آنکھ کو آرام وسکون دے تاکہ وہ دوسرے کی چیزوں کو نہ دیکھے (اور اس پر نظر نہ ڈالے) اور اہل جاہلیت کا یہ عقیدہ تھا کہ مقلاۃ عورت اگر کسی شریف مقتول کو روندے تو اس کا بچہ زندہ رہے گا۔ اور بشر بن ابی حازم نے اپنے اس شعر میں اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

تَظَلُّ مَقَالِيْتُ النِّسَاءِ يَطَأْنَهُ ۔
يَقُلْنَ اَلَا يُلْقٰى عَلَى الْمَرْءِ مِئْزَرُ

مقلات عورتیں اس کو روندتی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ سن لو مردوں پر ازاریں (تہبند) ڈالی جاتی ہیں (باندھی جاتی ہیں)

وَقَوْلُهُ وَعَلِقَتْ بِيْ شَعُوْبُ يَعْنِي الْمَنِيَّةَ وَلَا تَدْخُلُ هٰذَا الْاِسْمَ اَدَاةُ التَّعْرِيْفِ مِثْلُ عَرَفَةَ وَدِجْلَةَ ۔

شعوب سے وہ موت کو مراد لیتا ہے لیکن اس اسم پر عرفہ اور دجلہ کی طرح الف ولام تعریف کا داخل نہیں ہوتا۔

وَقَوْلُهُ لِاُغَوِّرَ تَحْتَهَا اِلَى الْمُغَيْرِبَانِ اَلتَّغْوِيْرُ النُّزُوْلُ لِلْقَائِلَةِ كَمَا اَنَّ التَّعْرِيْسَ النُّزُوْلُ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لِلتَّهْوِيْمِ وَالْاِسْتِرَاحَةِ وَالْمُغَيْرِبَانُ تَصْغِيْرُ الْمَغْرِبِ وَكَانَ قِيَاسُ تَصْغِيْرِهِ الْمُغَيْرِبَ اِلَّا اَنَّ الْعَرَبَ اَلْحَقَتْ فِيْ اٰخِرِهٖ اَلِفًا وَنُوْنًا عَلٰى طَرِيْقِ الشُّذُوْذِ ۔

التغویر کے معنی قیلولہ کے لئے اترنے کے ہیں (یعنی دوپہر کو آرام کرنا) جیسے التعریس کے معنی آخری رات میں سونے کے لئے لیٹنے اور آرام کرنے کے ہیں اور مغیربان یہ مغرب کی تصغیر ہے اگرچہ قیاس کے مطابق اس کی تصغیر مغیرب ہونا چاہئے تھی لیکن اہل عرب اس کے آخر میں خلاف قیاس الف اور نون بڑھا دیتے ہیں۔

وَقَوْلُهُ مُضْطَغِنًا اُهْبَةَ تَجْوَابِهٖ۔ اَلْاِضْطِغَانُ اَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ تَحْتَ حِضْنِهٖ وَالْاِضْطِبَانُ اَنْ يَجْعَلَهُ تَحْتَ ضِبْنِهٖ وَالضِّبْنُ مَا بَيْنَ الْاِبِطِ وَالْكَشْحِ وَكِلَاهُمَا

اور اضطغان کے معنی کسی چیز کو بغل میں دبانے کے ہیں اور اضطبان کے معنی یہ ہیں کہ اس کو بغل کے نیچے کرنا اور ضبن کے معنی بغل اور پہلو کا درمیانی حصہ اور دونوں معنے کے اعتبار سے قریب ہیں پھر اٹھانے کا پہلا مرتبہ بغل ہے

مُتَقَارِبَانِ وَاَقَلُّ مَرَاتِبِ الْحَمْلِ الْاِبْطُ ثُمَّ الضِّبْنُ وَهُوَ اَسْفَلُ الْاِبْطِ ثُمَّ الْخَصْنُ وَهُوَ عِنْدَ الْجَنْبِ وَالتَّجْوَابُ مَصْدَرُ جَابَ وَجَمِيْعُ هٰذِهِ الْمَصَادِرِ الَّتِيْ جَاءَتْ عَلٰى تَفْعَالٍ هِيَ بِفَتْحِ التَّاءِ اِلَّا قَوْلُهُمْ تِلْقَاءٌ وَتِبْيَانٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ تِنْضَالٌ لَا غَيْرَ۔

پھر ضبن یعنی بغل سے نچلا حصہ پھر خصن ہے یعنی پہلو کے نزدیک (پاس) اور تجواب یہ جاب کا مصدر ہے اور جس قدر مصادر تفعال کے وزن پر ہیں ان سب پر (تاء) کا فتحہ ہے سوائے تلقاء اور تبیان کے (ان میں تاء) کا زیر ہے اور بعض نے تنضال کو بھی اس میں زیادہ کیا ہے اور اس کے سوا کوئی اور نہیں جو زیادہ کیا ہو۔

وَقَوْلُهُ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ يُرِيْدُ جَمِيْعَ اَمْرِهِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَاَصْلُ الْعُجَرِ الْعُقْدَةُ النَّاتِيَةُ فِي الْعَصَبِ وَالْبُجَرُ الْعُقْدَةُ النَّاتِيَةُ فِي الْبَطْنِ۔

اس سے مراد تمام کام خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی اصل میں عاجز اس گرہ کو کہتے ہیں جو پٹھے میں ابھر آئے اور بجر وہ گانٹھ (گرہ) جو پیٹ میں پڑ جائے۔

وَقَوْلُهُ وَلَمْ يَقُلْ اِيْهًا اَيْ لَمْ يَأْمُرْنِيْ بِالْكَفِّ يُقَالُ لِلْمُسْتَزَادِ اِيْهِ وَلِلْمُسْتَكَفِّ اِيْهًا۔

یعنی اس نے مجھ سے رکنے کے لئے نہیں کہا اور جب زیادہ کی خواہش کی جائے تو اس کیلئے ایہ کہا جاتا ہے اور باز رکھنے کیلئے ایہًا۔

وَقَوْلُهُ لِاَمْرٍ مَّا جَدَعَ قَصِيْرٌ اَنْفَهُ قَصِيْرٌ هٰذَا هُوَ مَوْلٰى جُذَيْمَةَ الْاَبْرَشِ وَكَانَ جَدَعَ اَنْفَهُ بِيَدِهِ حِيْنَ قَتَلَتِ الزَّبَّاءُ مَوْلَاهُ ثُمَّ اَتَاهَا وَاَوْهَمَهَا اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَدِيِّ بْنِ اُخْتِ جُذَيْمَةَ هُوَ الَّذِيْ قَطَعَ اَنْفَهُ اِتِّهَامًا لَهُ بِاَنَّهُ الَّذِيْ غَشَّ خَالَهُ جُذَيْمَةَ اِذْ اَشَارَ عَلَيْهِ بِقَصْدِهَا فَحَظِيَ قَصِيْرٌ عِنْدَهَا بِهٰذَا الْقَوْلِ حَتّٰى جَهَّزَتْهُ مِرَارًا اِلَى الْعِرَاقِ فَكَانَ يَاْتِيْهَا بِالطُّرَفِ مِنْهُ اِلٰى اَنِ اسْتَصْحَبَ فِيْ اٰخِرِ نَوْبَةٍ الرِّجَالَ فِي الصَّنَادِيْقِ وَتَوَصَّلَ اِلٰى قَتْلِهَا وَالْاَخْذِ بِثَارِ مَوْلَاهُ مِنْهَا وَقِصَّتُهَا مَشْهُوْرَةٌ۔

قصیر یہ جذیمہ ابرش کا آزاد کیا ہوا غلام تھا جب مسماۃ زباء نے اس کے آقا کو قتل کر ڈالا تو اس نے اپنے ہاتھ سے ناک کاٹ لی اور وہ زباء کے پاس آیا اور اس کو یہ یقین دلایا کہ عمرو بن عدی یعنی جذیمہ کے بھانجے نے اپنے ماموں جذیمہ کے ساتھ خیانت کرنے کی تہمت میں یعنی یہ کہ تو نے ہی زباء کو میرے ماموں کے قتل کرنے پر ابھارا تھا، اس نے میری ناک کاٹ ڈالی ہے چنانچہ قصیر زباء کے یہاں بڑے مرتبہ پر پہنچ گیا اس بات کے کہنے کی وجہ سے اور چند مرتبہ اس نے قصیر کو سامان لے کر عراق روانہ کیا اور قصیر وہاں سے نادر چیزیں لاکر زباء کو دیا کرتا تھا یہاں تک کہ قصیر آخر مرتبہ لوگوں کو صندوقوں میں بند کر کے اپنے ساتھ لایا اور بالآخر زباء کے قتل کرنے اور اپنے آقا کے خون کا بدلہ لینے میں وہ کامیاب ہو گیا۔ اور اس کا قصہ مشہور ہے۔

وَقَوْلُهُ وَلَوْ كَانَ ابْنَ بُوْحِكَ يَعْنِيْ بِهِ وَلَدَ الصُّلْبِ اِشَارَةً اِلٰى اَنَّهُ وُلِدَ فِيْ بَاحَةِ الدَّارِ وَالْبَاحَةُ الْعَرْصَةُ وَجَمْعُهَا بُوْحٌ وَقِيْلَ اِنَّ الْبُوْحَ مِنْ اَسْمَاءِ الذَّكَرِ۔

اس سے وہ مراد فرزند حقیقی لیتا ہے اور اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ وہ گھر کے صحن میں پیدا ہوا ہے اور باحۃ گھر کے آنگن اور صحن کو کہتے ہیں اور اس کی جمع بوح ہے اور بعض کے نزدیک بوح مرد کے خاص عضو کا نام ہے (جس سے انسان پیشاب کرتا ہے)

وَقَوْلُهُ فِيْ شَهْرَيْ نَاجِرٍ۔ هُمَا شَهْرَا الْحَرِّ وَقِيْلَ اِنَّهُمَا حَزِيْرَانُ وَتَمُّوْزُ وَاَنْكَرَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ دُرَيْدٍ هٰذَا الْقَوْلَ وَقَالَ هُمَا طُلُوْعُ نَجْمَيْنِ۔

اس سے مراد گرمیوں کے دو مہینے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ دونوں حزیران (جون) اور تموز (جولائی) ہیں۔ اور ابو بکر درید نے اس قول کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ دو سے مراد دو ستاروں کا نکلنا ہے

وَقَوْلُهُ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ نَابِغِيَّةٍ اَوْمَا بِهِ اِلٰى قَوْلِ النَّابِغَةِ فَبِتُّ كَاَنِّيْ سَاوَرَتْنِيْ ضَئِيْلَةٌ۔

یہ نابغہ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے شعر ؎
میں نے اس طرح رات گذاری گویا مجھ پر جھاڑی کے سانپوں

مِنَ الرُّقْشِ فِي أَنْيَابِهَا السُّمُّ نَاقِعُ

میں سے کسی باریک سانپ نے جس کے دانتوں میں زہر قاتل تھا حملہ کیا ہے۔

وَقَوْلُهُ فَأَلْمَعْتُ إِلَيْهِ بِثَوْبِي أَيْ أَشَرْتُ يُقَالُ مِنْهُ لَمَعَ وَأَلْمَعَ بِمَعْنًى وَاحِدٍ۔

یعنی میں نے اشارہ کیا کہا جاتا ہے لمع والمع ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اشارہ کرنے کے۔

وَقَوْلُهُ يَلْدَغُ وَيَصِيءُ هٰذَا مَثَلٌ يُضْرَبُ لِمَنْ يَظْلِمُ وَيَشْكُو يُقَالُ صَاءَتِ الْعَقْرَبُ تَصِيءُ صَيْئًا وَصِيئًا بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا إِذَا صَوَّتَتْ وَكَذٰلِكَ الْفَرْخُ وَمَا أَحْسَنَ قَوْلَ ابْنِ الرُّوْمِيِّ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى شِعْرٌ ؎

اس مثل (کہاوت) کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو خود ہی ظلم کرے اور خود ہی وہ شکایت کرے صاءت العقرب کہا جاتا ہے یعنی بچھو نے آواز کی یہ محاورہ ہے اور اس کا مضارع تصیء ہے اور اس کا مصدر صیئًا اور صیئًا ہے صاد کا فتحہ اور صاد کا کسرہ اور اسی طرح پرندوں کی آواز کیلئے بھی یہ بولا جاتا ہے اور اس معنی میں ابن رومی کا قول کیا ہی اچھا ہے ؎

تَشْكِي الْمُحِبَّ وَتَشْكُو وَهِيَ ظَالِمَةٌ
كَالْقَوْسِ تُصْمِي الرَّمَايَا وَهِيَ مِرْنَانُ

محبوبہ اپنے عاشق پر خود ہی ظلم کرتی ہے اور پھر وہ خود ہی شکایت کرتی ہے جیسے کمان کہ خود ہی شکار پر تیر کھینچتی ہے اور خود ہی آواز نکالتی ہے۔

وَقَوْلُهُ يَنْزُو وَيَلِينُ هٰذَا الْمَثَلُ يُضْرَبُ لِمَنْ يَتَعَزَّزُ ثُمَّ يَذِلُّ وَأَصْلُهُ الْجَدْيُ يَنْزُو وَهُوَ صَغِيرٌ فَإِذَا كَبُرَ لَانَ۔

یہ ضرب المثل اس شخص کے لئے ہے جو عزت والا ہو، پھر وہ ذلیل وخوار ہو جائے اور اس کی اصل الجدی ینزو ہے یعنی بکری کا بچہ جو کودتا پھاندتا پھرے اور بڑا ہو کر وہ نرم (یعنی مسکین) ہو جاتا ہے۔

وَقَوْلُهُ لَابِسًا جِلْدَ النَّمِرِ هٰذَا الْمَثَلُ يُضْرَبُ لِلْمُتَقَحِّمِ يَجْتَرِئُ لِأَنَّ النَّمِرَ أَجْرَأُ سَبُعٍ وَأَقَلُّهُ احْتِمَالًا لِلضَّيْمِ وَمِنْ هٰذَا اشْتِقَاقُ قَوْلِهِمْ تَنَمَّرَ أَيْ صَارَ كَالنَّمِرِ۔

یہ مثال اس شخص کے لئے بیان کی جاتی ہے جو بے شرم ہو اور دلیر بھی ہو کیونکہ چیتا سب درندوں میں زیادہ بہادر ہے اور وہ تکلیف برداشت کرنے میں سب سے کمزور ہے اور اسی سے اہل عرب کا یہ قول مشتق ہے کہا جاتا ہے تنمر جبکہ وہ چیتے جیسا ہو جائے۔

وَقَوْلُهُ فَالْحَقْ بِالْقَارِظَيْنِ. الْأَصْلُ فِي الْقَارِظِ أَنَّهُ الَّذِي يَجْنِي الْقَرَظَ وَهُوَ النَّبَاتُ الْمَدْبُوغُ بِهِ وَالْقَارِظَانِ الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا أَحَدُهُمَا مِنْ عَنَزَةَ وَالْآخَرُ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ وَكَانَا خَرَجَا يَجْتَنِيَانِ الْقَرَظَ فَلَمْ يَرْجِعَا وَلَا عُرِفَ لَهُمَا خَبَرٌ فَضُرِبَ بِهِمَا الْمَثَلُ لِكُلِّ غَائِبٍ لَا يُرْجٰى إِيَابُهُ وَإِلَيْهِمَا أَشَارَ أَبُو ذُؤَيْبٍ بِقَوْلِهِ ؎

قارظ اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو قرظ کو چننے اور قرظ وہ گھاس ہے (جو درخت سلم یعنی کیکر کے پتوں جیسی مثلہ ہے) جس سے کھالیں وغیرہ پکائی جاتی ہیں اور قارظان سے اشارہ ان دو شخصوں کی طرف ہے ایک تو عنزہ قبیلہ سے تھا اور دوسرا نمر بن قاسط کی اولاد میں سے یہ دونوں قرظ کے پتے جمع کرنے کیلئے گئے لیکن واپس ان میں سے کوئی نہ آیا اور نہ ان کا کچھ حال معلوم ہوا چنانچہ اس کہاوت کا اطلاق ایسے گمشدہ (غائب) پر ہوتا ہے جس کی واپسی کی امید منقطع ہو جائے اور انہیں دونوں کی طرف ابوذویب نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے ؎

وَحَتّٰى يَؤُوبَ الْقَارِظَانِ كِلَاهُمَا
وَيُنْشَرَ فِي الْقَتْلٰى كُلَيْبٌ لِوَائِلِ

اور یہاں تک کہ دونوں قارظ لوٹ آئیں اور مقتولین پر کلیب ابن وائل چھوڑ دیا جائے۔

وَقَوْلُهُ حَرُوْرِيٌّ بِسَمُوْمِيٍّ. الْحَرُوْرُ الرِّيْحُ الْحَارَّةُ لَيْلًا وَالسَّمُوْمُ الرِّيْحُ الْحَارَّةُ نَهَارًا وَقَدْ يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا مَقَامَ الْأُخْرٰى مَجَازًا۔ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحَرُوْرُ تَكُوْنُ

اور حرور وہ گرم ہوا جو رات میں چلے اور سموم (لو) جو دن میں چلے اور مجازًا ایک کو دوسرے کے قائم مقام کر دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک حرور عام ہے خواہ وہ دن کو چلے یا رات میں اور سموم محض دن

لَيلًا وَالسَّمُومُ يَختَصُّ بِالنَّهَارِ ۔

کی گرم ہوا کو کہتے ہیں ۔

وَقَولُهُ لَيثُ العِرِّيسَةِ يَعنِي بِهِ مَأوَى السَّبُعِ يُقَالُ فِيهِ عِرِّيسٌ وَعِرِّيسَةٌ بِإِثبَاتِ الهَاءِ وَحَذفِهَا وَمِثلُهُ غَابٌ وَغَابَةٌ وَعَرِينٌ وَعَرِينَةٌ وَأَمَّا الغِيلُ وَالخِيسُ فَلَا يَدخُلُهُمَا الهَاءُ ۔

اور لیث العریسہ سے وہ شیر کی جھاڑی مراد لیتا ہے۔ عریس اور عریسۃ اس میں دونوں لغت ہیں یعنی ہاء کے ساتھ اور بغیر ہاء کے جیسے غابٌ اور غابۃٌ ۔ عرینٌ اور عرینۃٌ ۔ لیکن لفظ غیل اور خیس ۔ پس ان دونوں میں ہاء نہیں آتی ہے ۔

وَقَولُهُ أَفلَتَ وَلَهُ حُصَاصٌ هٰذَا المَثَلُ يُضرَبُ لِمَن نَجَا مِن هَلَكَةٍ أَشفَى عَلَيهَا بَعدَ مَا كَادَ يَهوِي فِيهَا ۔

اور یہ مثل اس شخص کے لئے بیان کی جاتی ہے جو ہلاکت پر اطلاع پاکر جس میں وہ گرا ہی چاہتا تھا ۔ اس سے وہ نجات حاصل کرے ۔

وَالحُصَاصُ العَدوُ وَقِيلَ إِنَّهُ الضُّرَاطُ فَكَأَنَّهُ لِفَزَعِهِ يَعدُو وَيَضرِطُ ۔

اور حصاص کے معنے دوڑنے کے ہیں اور بعض کے نزدیک اس کے معنی گوز کے ہیں (یعنی ہوا خارج ہونا) پس گویا ڈر سے بھاگتا اور گوز مارتا جاتا تھا ۔

قَولُهُ وَوَيلٌ أَهوَنُ مِن وَيلَينِ هٰذَا المَثَلُ يُضرَبُ تَسلِيَةً لِمَن نَالَهُ بَعضُ المَكرُوهِ وَمِثلُهُ قَولُ الشَّاعِرِ ؎

أَبَا مُنذِرٍ أَفنَيتَ فَاستَبقِ بَعضَنَا
حَنَانَيكَ بَعضُ الشَّرِّ أَهوَنُ مِن بَعضِ

یہ کہاوت ہے مبتلائے رنج کو تسلی دینے کے لئے بیان کی جاتی ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

اے ابو منذر تو نے تو فنا کر دیا برائے خدا یا از راہ مہربانی ہم میں سے بعض کو چھوڑ دے کیونکہ بعض شر بعض سے کم ہوتے ہیں ۔

وَقَولُهُ أَنَا تَئِقٌ وَأَنتَ مَئِقٌ فَكَيفَ نَتَّفِقُ ۔ هٰذَا المَثَلُ يُضرَبُ لِلمُتَنَافِيَينِ فِي الخُلُقِ فَإِنَّ التَّئِقَ هُوَ المُمتَلِئُ غَيظًا مَأخُوذٌ مِن قَولِهِم أَتأَقَ الإِنَاءَ إِذَا مَلَأَتَهُ وَالمَئِقُ هُوَ البَاكِي فَكَانَ التَّئِقُ يَنزِعُ إِلَى الشَّرِّ بِغَيظِهِ وَالمَئِقُ يَضِيقُ ذَرعًا بِاحتِمَالِهِ وَمِثلُهُ قَولُ الآخَرِ أَنَا كَلِفٌ وَأَنتَ صَلِفٌ فَكَيفَ نَأتَلِفُ ۔

یہ ضرب المثل ان دو شخصوں کے حق میں ہے جو عادت میں مخالف ہوں اور تئق وہ شخص جو غصہ میں بھرا ہوا ہو اہل عرب کہتے ہیں اتأق الإناء جبکہ وہ برتن کو بھر دے اور مئق وہ شخص جو رو دے اور تئق وہ جو غصہ میں بھرا ہوا ہو وہ شر اور فساد پیدا کرے۔ اور مئق وہ جو اس کے برداشت کرنے سے اس کے دل پر صدمہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ رو دیتا ہے اور جیسے دوسرے کا قول اس جیسا ہے جیسے یوں کہا جائے میں بردبار ہوں اور تو شیخی بگھارتا ہے پھر ہم تیرے ساتھ کس طرح محبت کر سکتے ہیں ۔

وَقَولُهُ لِطِيَّتِي ۔ يَعنِي لِقَصدِي وَوِجهَتِي وَقَد يُقَالُ فِيهَا طِيَةٌ بِالتَّخفِيفِ ۔

یعنی میرا مقصد اور میری جانب اور کبھی طِیَۃٌ بالتخفیف بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔

وَقَولُهُ بَعدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِي اللَّتَيَّا تَصغِيرُ الَّتِي وَهُوَ عَلَى غَيرِ قِيَاسِ التَّصغِيرِ المُطَّرِدِ لِأَنَّ القِيَاسَ أَن يُضَمَّ أَوَّلُ الِاسمِ إِذَا صُغِّرَ وَقَد أُقِرَّ هٰذَا الِاسمُ عَلَى فَتحَتِهِ الأَصلِيَّةِ عِندَ تَصغِيرِهِ إِلَّا

اللتیا التی کی تصغیر ہے اور یہ عام طریقہ تصغیر کے خلاف ہے کیونکہ قیاسی طریقہ پر اسم کے پہلے حرف پر ضمہ ہونا چاہیئے لیکن یہاں پر تصغیر کی حالت میں بھی اصلی فتحہ برقرار رکھا گیا ہے لیکن اہل عرب نے ضمہ اول کا یہ بدلہ دیا کہ اس کے آخر میں الف اور یاء

اَنَّ الْعَرَبَ عَوَّضَتْهُ عَنْ ضَمِّ اَوَّلِهٖ بِاَنْ زَادَتْ فِیْ اٰخِرِهٖ اَلِفًا وَیَاءً وَاَجْرَتْ اَسْمَاءَ الْاِشَارَةِ عِنْدَ تَصْغِیْرِهَا عَلٰی حُکْمِهٖ فَقَالَتْ فِیْ تَصْغِیْرِ الَّذِیْ وَالَّتِیْ اللَّذَیَّا وَاللَّتَیَّا وَفِیْ تَصْغِیْرِ ذَا وَذَاکَ ذَیَّا وَذَیَّاکَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِهِمْ بَعْدَ اللَّتَیَّا وَاللَّتِیْ فَقِیْلَ اِنَّهُمَا مِنْ اَسْمَاءِ الدَّاهِیَةِ وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِهٖ بَعْدَ صَغِیْرِ الْمَکْرُوْهِ وَکَبِیْرِهٖ۔

کو بڑھا دیا۔ اور اس سلسلہ کو تمام اسماء اشارات کی تصغیر میں قائم رکھا، چنانچہ الذی اور التی کی تصغیر اللذیا اور اللتیا ہے۔ اور ذا اور ذاک کی تصغیر ذیا اور ذیاک ہے اور بعد اللتیا و اللتی کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک یہ اسماء مصیبت میں سے ہیں، اور بعض نے یہ کہا اس کا مطلب چھوٹی اور بڑی مصیبت کی تکلیف اٹھانے کے بعد ہے۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ السَّمَرْقَنْدِیَّةُ

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ اسْتَبْضَعْتُ[1] فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِیْ الْقَنْدَ[2]۔ وَقَصَدْتُ بِهٖ سَمَرْقَنْدَ[3]۔ وَکُنْتُ یَوْمَئِذٍ قَوِیْمَ[4] الشَّطَاطِ۔ جَمُوْمَ[5] النَّشَاطِ۔ اَرْمِیْ عَنْ قَوْسِ الْمِرَاحِ[6]۔ اِلٰی غَرَضِ[7] الْاَفْرَاحِ۔ وَاَسْتَعِیْنُ بِمَاءِ الشَّبَابِ عَلٰی مَلَامِحِ[8] السَّرَابِ۔ فَوَافَیْتُهَا بُکْرَةَ عَرُوْبَةٍ[9]۔ بَعْدَ اَنْ کَابَدْتُ[10] الصُّعُوْبَةَ۔ فَسَعَیْتُ وَمَا وَنَیْتُ[11]۔ اِلٰی اَنْ حَصَلَ[12] الْبَیْتُ۔ فَلَمَّا نَقَلْتُ اِلَیْهِ قَنْدِیْ۔ وَمَلَکْتُ قَوْلَ عِنْدِیْ۔ عُجْتُ[13] اِلَی الْحَمَّامِ عَلَی الْاَثَرِ۔ فَاَمَطْتُ[14] عَنِّیْ وَعْثَاءَ السَّفَرِ۔ وَاَخَذْتُ فِیْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ بِالْاَثَرِ[15]۔ ثُمَّ بَادَرْتُ[16] فِیْ هَیْئَةِ الْخَاشِعِ۔ اِلٰی مَسْجِدِهَا الْجَامِعِ۔ لِاَلْحَقَ بِمَنْ یَقْرُبُ مِنَ الْاِمَامِ۔ وَیُقَرِّبُ اَفْضَلَ الْاَنْعَامِ۔

التّرجمۃ والمطالب

(اٹھائیسویں مجلس جو سمرقندیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا میں نے اپنے بعض سفروں میں شکر کی پونجی لی اور میں نے شہر سمرقند کا ارادہ کیا اور اس وقت میں سیدھے قد والا (جوان)، اور انتہا درجہ کا خوش تھا۔ اور خوشی کی کمان سے خوشیوں کے نشانہ پر تیر لگاتا تھا اور ریت کی چمک پر جوانی کی رونق سے میں مدد چاہتا تھا۔ چنانچہ میں جمعہ کے دن صبح کے وقت تکلیفیں اٹھاتا ہوا وہاں پہونچا اور نہایت جلدی سے بغیر سستی کے گھر (مکان) ڈھونڈ کر شکر کو میں نے پہنچا دیا، (رکھ دیا) اور میں عندی (مال) لینے کا مالک ہوا پھر میں نے فوراً ہی حمام کا رُخ کیا اور میں نے سفر کی تھکان کو دور کیا، اور میں حسب فرمان نبوی جمعہ کے غسل میں مصروف ہوا اس کے بعد میں عاجزی کرتا ہوا وہاں کی جامع مسجد کو جلدی سے چلا گیا۔ تاکہ میں ان لوگوں میں مل جاؤں جو امام کے قریب ہیں اور وہ بہترین چوپایوں کی قربانی کرتے ہیں۔

تشریح لغات

[1] استبضعت از استفعال استبضاع مصدر بمعنی سرمایہ لینا یقال استبضع الشئی جبکہ وہ سرمایہ بنالے ای جعلت متاعی البضاعة وہی من المال ما اعدّ للتجارة [2] القند بمعنی شکر والجمع قنودٌ [3] سمرقندیہ عراق عجم میں ایک شہر کا نام ہے [4] قویم الشطاط یعنی مستقیم القامة اور معتدل القد یعنی میں قوی جوان تھا اور شطاط بکسر الشین وفتحہا کے معنے قد و قامت کی خوبصورتی اور اعتدال کے ہیں [5] جموم بمعنے بہت اور یہ مشتق ہے بر جموم سے جبکہ پانی بہت ہو از نصر و ضرب یقال جم الماء جبکہ پانی کثرت

سے جمع ہو وجم البئر جبکہ پانی زیادہ جمع ہو [5] المراح بکسر المیم بمعنے خوشی [6] غرض محرکۃ بمعنے نشانہ جس پر گولی ماری جائے والجمع اغراض [7] ملامح یہ لمح کی جمع ہے۔ اور یہ مشتق ہے لمح البرق سے جبکہ بجلی چمکے جیسے کہ ریت کو انسان پانی سمجھتا ہے اسی طرح جہاں مجھے لذت اور خوشی جس مجمع میں ہوتی میں اسی جگہ پہنچا تھا [8] عروبۃ بمعنے جمعہ کا دن یقال یوم العروبۃ یعنی جمعہ کا دن [9] کابدت مکابدۃ مصدر از مفاعلہ بمعنی تکلیف اٹھانا یقال کابد المسافر اللیل ای رکب ہولہ وصعوبتہ [10] ونیت [11] وَنیٌ و ونائٌ و ونیۃٌ مصدر از ضرب و سمع بمعنے سست ہونا و کمزور ہونا [12] حصل البیت ای سعیت فی طلب البیت انقل الیہ متاعی الی ان حصل البیت [13] عندی یعنی میں عندی مالٔ راستہ میں نہ کہہ سکا۔ اس لئے کہ لٹنے اور برباد ہونے کا خطرہ تھا۔ اور جب میں نے اس کو مکان میں رکھ دیا تو اب میں عندی مالٔ کہنے کا حقدار ہو گیا اب صحیح معنے میں وہ میری ملک اور قبضہ میں ہے [14] عجت از نصر یقال عاج الی او علی المکان جبکہ وہ مائل اور متوجہ ہو [15] علی الاثر ای عقیب نقلی من غیر تاخیر یقال اثر ہذا ای بعد ہذا او فوراً؛ [16] فامطت اماطۃ مصدر از افعال بمعنی دور کرنا یقال اماط عن کذا جبکہ وہ جدا اور دور ہو ویقال مط عنا یا فلان یعنی اے فلاں تو ہم سے دور ہو مجردہ از ضرب [17] وعثار بمعنے سختی و مشقت یقال الارض الوعثاء وہی ذات الرمل الذی یشق المشی فیہ [18] بالاثر ای بالخبر المأثور وھو ما دری جماعۃ من الصحابۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ وغدا وابتکر وجلس قریباً من الامام واستمع وانصت کان لہ فی کل خطوۃ یخطوھا اجر سنۃ صیامہا وقیامہا [19] بادرت از مفاعلہ مبادرۃ مصدر بمعنے سبقت کرنا [20] الانعام بالفتح یہ نعم کی جمع ہے بمعنے اونٹ اور اس کا چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ اور یہاں انعام سے مراد بدنہ کا ثواب ہے کما ورد فی الحدیث ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعۃ وراح فی الساعۃ الاولیٰ فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الثانیۃ فکانما قرب بقرۃ (الحدیث)

فَحَظِيتُ بِاَنْ جَلَيْتُ فِي الْحَلْبَةِ. وَتَخَيَّرْتُ الْمَرْكَزَ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ. وَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. وَيَرِدُوْنَ فُرَادٰى وَاَزْوَاجًا. حَتّٰى اِذَا اكْتَظَّ الْجَامِعُ بِحَفْلِهٖ. وَاَظَلَّ تَسَاوِي الشَّخْصِ وَظِلِّهٖ. بَرَزَ الْخَطِيْبُ فِي اُهْبَتِهٖ. مُتَهَادِيًا خَلْفَ عُصْبَتِهٖ. فَارْتَقٰى فِي مِنْبَرِ الدَّعْوَةِ. اِلٰى اَنْ مَثَلَ بِالذِّرْوَةِ. فَسَلَّمَ مُشِيْرًا بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى خُتِمَ تَطْرِيْبُ التَّاذِيْنِ. ثُمَّ قَامَ وَقَالَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَمْدُوْحِ الْاَسْمَاءِ. الْمَحْمُوْدِ الْاٰلَاءِ. الْوَاسِعِ الْعَطَاءِ. الْمَدْعُوِّ لِحَسْمِ اللَّاْوَاءِ. مَالِكِ الْاُمَمِ. وَمُصَوِّرِ الرِّمَمِ. وَاَهْلِ السَّمَاحِ وَالْكَرَمِ. وَمُهْلِكِ عَادٍ وَاِرَمَ [21]

الترجمۃ والمطالب پس میں نے سب سے اگلی جماعت میں بیٹھنے سے حصہ لیا۔ اور ایک جگہ (یا وسط صف) میں نے خطبہ سننے کے لئے پسند کرلی، اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے طریقے میں گروہ ہو کر آرہے تھے۔ اور تنہا اور دو، دو بھی اللہ کی اطاعت میں آرہے تھے یہاں تک کہ جامع مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ اور ہر شخص اور اس کے سایہ کی برابری کا وقت آگیا تو خطیب صاحب مع ساز و سامان کے اپنی جماعت کے پیچھے خراماں خراماں تشریف لائے اور منبر دعوت (جس پر لوگوں کو بیٹھ کر وعظ و نصیحت کی جائے اور دعا مانگی جائے) پر اس کی بالائی سطح پر چڑھ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے سلام کر کے بیٹھ گئے۔ پھر آراستگی اذان کے اختتام پر پھر کھڑے ہوئے اور یہ خطبہ پڑھنے لگے۔ سب تعریفیں خدا ہی کے لئے سزاوار ہیں جس کے نام تعریف کئے گئے ہیں۔ اور نعمتیں قابل تعریف ہیں۔ اور اس کی بخشش نہایت وسیع ہے اور اسی سے

مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی جاتی ہے اور وہ ہی تمام جماعتوں کا مالک ہے اور وہ ہی بوسیدہ ہڈیوں کو صورت بخشنے والا ہے (زندہ کرنے والا ہے) اور وہ ہی بخشش اور کرم والا ہے اور عاد اور ارم کو اس نے ہی ہلاک کیا (یعنی وہ ہی ہلاک کرنے والا ہے۔

تشریح لغات

لہ فخطیت یہ مشتق ہے خطی بالرزق ای نال حظًا منه از سمع والمصدر خَطاً. خِطْوَةٌ وَحِظَةٌ ۲ لہ جلیت از تفعیل یقال جَلّیَ الفرس جبکہ وہ میدان میں آگے بڑھے ۳ لہ الحلبة بمعنی جماعت واصل الحلبة خیل تخوج للسباق ویقال للسابق منها المحلّی (یعنی ایک دفعہ کی گھوڑوں کی دوڑ) اور وہ گھوڑے جو دوڑانے کے لئے جمع کئے جائیں والجمع حلبات وحلائب ۴ لہ المرکز بمعنے جگہ والجمع مراکز ۵ لہ افواجا یہ فوج کی جمع ہے بمعنے جماعت وگروہ اور اس کی جمع فوُوج بھی آتی ہے ۶ لہ یردون از درد یر درردو مصدر بمعنی آنا یقال ورد الماد جبکہ وہ پانی پر آ لے ۷ لہ ازواجا یہ زوج کی جمع ہے بمعنے ساتھی وجوڑا ۸ لہ اکتظ از انفعال اکتظاظ مصدر بمعنی لوگوں سے بھر جانا یقال اکتظ ای امتلاء بالزحام وضاق ویقال کظَّ الطعام فلانًا ای ملاءہ حتی لایطیق التنفس وکظ الغیظ صدرہ ای ملاءہ از نصر والمصدر کَظٌّ ۹ لہ بحفلہ بمعنے جماعت یقال حفل الماء ای اجتمع بکثرۃ وحفل القوم جبکہ وہ اکٹھا ہو از ضرب والمصدر حفولٌ وحفیل وحفل ۱۰ لہ اظل از افعال اظلال مصدر بمعنی سایہ ہونا اور یہاں اس سے مراد ہر چیز کے سایہ کا ایک مثل ہونا ای دنا مساواۃ الشخص لظله عند قیام الشمس ۱۱ لہ اہبۃ بالضم بمعنی سامان یقال اخذ للسفر اہبۃ یعنی اس نے سامان سفر کیا اور یہاں اس سے مراد دوشالہ وعمامہ وتلوار وعصا ہے ۱۲ لہ متہادیا از تفاعل تہادی مصدر بمعنے ناز سے چلنا اور سکون ووقار سے چلنا ۱۳ لہ عصبۃ العصبۃ من الرجال والخیل والطیر مردوں یا گھوڑوں یا پرندوں کی جماعت والجمع عصبٌ والمراد ہہنا خلف المؤذنین کعادۃ الخطباء ۱۴ لہ منبر بلند جگہ جہاں سے واعظ یا خطیب لوگوں کو خطاب کرتا ہے اور اس کو بلند ہونے کی وجہ سے منبر کہتے ہیں والجمع منابر ۱۵ لہ مثل از نصر بمعنی ظاہر ہونا اور سیدھا کھڑا ہونا والمصدر مثول ۱۶ لہ بالذروۃ بالذروۃ بکسر الذال المعجمۃ وضمہا بمعنے بلندی وبلند جگہ وہر چیز کا بلند حصہ والجمع ذری وذری ۱۷ لہ فسلم تسلیم مصدر از تفعیل بمعنے سلام کرنا ۱۸ لہ بالیمین ای بالید الیمنی (داہنا ہاتھ) اور داہنے ہاتھ سے سلام کرنا خطبہ پڑھنے سے پہلے احناف کے یہاں نہیں ہے ۱۹ لہ التاذین مصدر از تفعیل بمعنے اذان دینا ۲۰ لہ الممدوح الاسماء یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک نام ہیں کما قال تعالیٰ وللہ الاسماء الحسنیٰ یہ خطبہ غیر منقوطہ ہے اور اس میں جو تار کہیں آگئی ہے وہ حالت وقفی میں ہا ہو جاتی ہے اور وصل جو بمنزلہ وقف کے ہے اس کو بھی اس میں غیر منقوطہ شمار کر لینا چاہیئے ۲۱ لہ المدعو یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے دعا یدعو سے جس کو مخلوق پکارتی ہے۔ ۲۲ لہ لحسم مصدر از ضرب بمعنی جڑ سے کاٹنا اور دور کرنا ۲۳ لہ اللاداء بمعنی سختی اور محتاجی اور بیماری اور اس کا اس آیت کی طرف اشارہ ہے واذا مس الناس ضرٌّ دعوا اللہ مخلصین له الدین ۲۴ لہ مصور اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے صورت بخشنے والا ۲۵ لہ الرمم یہ رمۃٌ کی جمع ہے بمعنے بوسیدہ ہڈی ۲۶ لہ عاد ای قوم ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ لہ ارم ہو ابو عاد وقیل اسم بلد ہم او قبیلة منہم۔

اَدْرَكَ كُلَّ سِرٍّ عِلْمُهٗ۔ وَوَسِعَ كُلَّ مُصِرٍّ حِلْمُهٗ۔ وَعَمَّ كُلَّ عَالَمٍ طَوْلُهٗ۔ وَهَدَّ كُلَّ مَارِدٍ حَوْلُهٗ۔ اَحْمَدُهٗ حَمْدَ مُوَحِّدٍ مُسْلِمٍ۔ وَاَدْعُوْهُ دُعَاءَ مُؤَمِّلٍ مُسَلِّمٍ۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْعَادِلُ الصَّمَدُ۔ لَا وَلَدَ لَهٗ وَلَا وَالِدَ۔ وَلَا رِدْءَ مَعَهٗ وَلَا مُسَاعِدَ۔ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا لِلْاِسْلَامِ مُمَهِّدًا۔ وَلِلْمِلَّةِ مُوَطِّدًا۔ وَلِاَدِلَّةِ الرُّسُلِ مُؤَكِّدًا۔ وَلِلْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ مُسَدِّدًا۔ وَصَلَ الْاَرْحَامَ وَعَلَّمَ الْاَحْكَامَ۔ وَوَسَمَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ۔ وَرَسَمَ الْاِحْلَالَ وَالْاِحْرَامَ۔ كَرَّمَ اللّٰهُ مَحَلَّهٗ وَكَمَّلَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ لَهٗ۔ وَرَحِمَ اٰلَهُ الْكُرَمَاءَ۔ وَاَهْلَهُ الرُّحَمَاءَ

مَاهَمَرَ رُكَامٌ۔ وَهَدَرَ حَمَامٌ۔ وَسَرَحَ سَوَامٌ۔

(بمعنی دام ۲۷ — ای سحاب ۲۸ — ای صاح ۲۹ — کبوتر ۳۰ — ای خرج الی المرعیٰ ۳۱ — شتران چرندہ ۳۲)

الترجمة والمطالب

اور اس کا علم ہر بھید کو محیط ہے اور اس کی بردباری گناہ کرنے والے کو جو ہمیشہ گناہ کرے اس تک کو شامل ہے اور تمام جہاں پر اس کا فضل عام ہے اور ہر سرکش کو اس کی ہی طاقت نے زیر کر رکھا ہے میں اس کی حمد ایک پکے موحد (اس کے واحد ہونے کو دل سے یقین کرتا ہوں)، مسلم (مسلمان) کی طرح کرتا ہوں اور میں امیدوار اطاعت کرنے والے یعنی (تابعدار) کی طرح اس سے دعا کرتا ہوں وہی معبود ہے اور کوئی نہیں اور وہ ذات میں ایک ہے اور صفات میں بھی ایک۔ اور وہ انصاف کرنے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے (یعنی کسی کا محتاج نہیں)، نہ تو اس کے کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہے اور نہ کوئی قوت باز و اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام پھیلانے کے لئے اور ملت (شریعت) کو مضبوط کرنے کے لئے اور پیغمبروں کی دلیلوں کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے اور تمام عرب وعجم یا تمام انسان اور جنات کے لئے ہادی بنا کر بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام رشتوں کو ملایا (یعنی ان کے ساتھ مدد اور رحم کرنے کی تعلیم دی۔ اور شریعت کے احکام بتائے اور آپ نے حلال اور حرام چیزوں کا بیان کیا۔ اور احرام واحلال کو بھی بتلایا خداوند تعالیٰ آپ کی جگہ کو بزرگ و برتر کرے اور بہت زیادہ رحمت اور سلامتی کو آپ پر پورا کرے (یعنی بہت ہی زیادہ بلند مرتبہ آپ عطا فرمائے) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کرام پر رحم فرمائے اور آپ کے اہل پر جو ہم پر رحم کرنے والے ہیں جب تک کہ بادل برسیں اور کبوتر آواز کرتے ہیں (بولتے رہیں) اور چرندے چرتے رہیں (یعنی قیامت تک)۔

تشریح لغات

[۱] ادرک از افعال ادراک مصدر بمعنی احاطہ کرنا [۲] وسع از سمع یقال وسعت رحمۃ اللہ کل شئی وبکل شئی و علے کلِّ شئی یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سب چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے [۳] مصر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی ہر وہ شخص جو اپنے ارادے سے اس گناہ کو ہمیشہ کرتا رہے [۴] حلم بالکسر بمعنی صبر و بردباری اور حلم کے یہ بھی معنے آتے ہیں تاخیر العقوبۃ عن المذنب مع القدرۃ علے عقوبتہ [۵] عالم بالفتح بمعنے ساری مخلوق اور دنیا اور اس کے معنی ماسوی اللہ کے بھی آتے ہیں والجمع عوالمُ وعالمون وعلالم [۶] طول بفتح الطاء بمعنی فضل اور بخشش اور قدرت اور غنا [۷] ہدَّ ای کسر و ہدم اور یہ ماخوذ ہے ہَدَّ البناءُ اذا کسرہ شدیدًا ہدًّا ای بدمہ وضعضعہ یعنی دھماکے سے دیوار گرائے ویقال ہدتہ المصیبۃ ای اوہنت رکنہ وہدَّنی ہذا الامر وہدَّ رکنی یعنی اس معاملہ نے میری کمر توڑ دی از نصر والمصدر ہَدٌّ وہدودٌ اور یہ ضرب سے بھی آتا ہے دھماکے سے دیوار گرنے کے معنی میں [۸] مارد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے سرکش وھو العاتی والباغی والمجاوز عن الحد فی الذنب از نصر وکرم والمصدر مرودٌ واز کرم مرادۃ و مرودۃ والجمع مردۃ ومارددن ومُرَّادٌ [۹] حول مصدر بمعنی طاقت وقدرت والجمع حول واحوال [۱۰] موحد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنی توحید کا دل سے قرار کرنے والا [۱۱] مؤمل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے اس کے فضل کا امیدوار [۱۲] مسلم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے تابعدار تسلیم مصدر بمعنی سونپنا وسپرد کر دینا یقال سلمہ الی فلان جبکہ وہ سپرد کرے وسلم الیہ جبکہ وہ تابعدار ہو وسلم الشئی جبکہ وہ خالص کرے وسلم بالامر جبکہ وہ راضی ہو [۱۳] الصمد ہو الغنی الذی لا یستغنی عنہ احد والیہ یقصد فی الحوائج اور یہ مشتق ہے صمد فلانًا والیہ ولہ ای قصدہ از نصر وضرب والمصدر صمدٌ [۱۴] ردء بالکسر بمعنی مددگار و مدد والجمع اردا ءٌ وفی التنزیل فارسلہ معی ردءًا [۱۵] مساعد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از مفاعلت مساعدۃ مصدر بمعنی مدد کرنا یقال ساعدہ علے الامر جبکہ وہ اس کی مدد کرے [۱۶] ممہد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل یقال مہد الفرش جبکہ وہ بستر بچھائے اور یہاں اس کے معنے پھیلانے والے کے ہیں [۱۷] موطدًا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل یقال وطد الشئی ای قوّاہ

واثبتہ وثقلہ ومجردہ ازضرب والمصدر د طدئ۔ اور یہاں اس کے معنی قوی اور مضبوط اور مستحکم کرنے والے کے ہیں ۸ھ دلادلۃ الرسل الخ اس لئے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مصدقا لمابین یدیہ من الزبور والتوراۃ والانجیل ہو کر تشریف لائے ۹ھ وللاسود والاحمر اس سے مراد عرب اور عجم ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد انس اور جن ہیں ۱۰ھ مسددا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے مصلح ومرشد ۱۱ھ الارحام یہ رحم کی جمع ہے بمعنے قرابت ورشتہ داری ۱۲ھ وسم از ضرب والمصدر وسم وسمۃً بمعنے داغ لگانا ونشان کرنا اور یہاں اس سے مراد ظاہر کرنا اور بیان کرنا ہے ۱۳ھ رسم از نصر والمصدر رسم بمعنے نشان باقی رکھنا یقال رسم لہ کذا جبکہ حکم دے ورسم علے کذا جبکہ وہ لکھے ورسم الکتاب جبکہ وہ کتاب لکھے اور سکھانے اور بتانے کے بھی آتے ہیں ۱۴ھ الاحلال والاحرام سے مراد حل اور حرم کی تعیین ہے اور یا اس سے مراد احرام حج ہے اور حلال ہونا یعنی احرام سے باہر ہونا ہے ۱۵ھ محلہ محل سے مراد آپ کی جگہ مبارک ہے جہاں آپ مدفون ہیں یعنی اللہ آپ کے مرتبہ کو آخرت میں اور زیادہ بلند کرے اور محل کے معنے اترنے اور اترنے کی جگہ کے ہیں والجمع محال ۱۶ھ آلہ یقال آل الرجل یعنی اہل وعیال اور اس کا استعمال صرف اشراف ہی میں ہوتا ہے خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے آل النبی وآل فرعون فلا یقال آل الحجام وآل الاسکاف ۱۷ھ ماہمر میں ما بمعنے ما دام کے ہے اور ہمر یہ نصر سے آتا ہے ہمرٌ مصدر بمعنی پانی گرنا وبہنا ۱۸ھ رکام بضم الراء بمعنے تہ بتہ سخت بادل اور یہ مشتق ہے رکم الشیٔ اذا جمعہ سے وجعل بعضہ فوق بعض حتی یصیر رکاماً مرکوماً کرکام الرمل ۱۹ھ ہدر از ضرب والمصدر ہدرٌ بمعنی آواز کرنا اور چیخنا ۲۰ھ حمام بالفتح بمعنے کبوتر اس کا واحد حمامۃٌ ہے اور اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں یہ تاء وحدت کی ہے نہ تانیث ہے اور بسا اوقات حمام مفرد کے لئے بھی بولتے ہیں والجمع حمائم وحمامات ۲۱ھ سرح از فتح والمصدر سُرح وسروحٌ یقال سرحت المواشی جبکہ جانور چرنے کے لئے جائیں ۲۲ھ سوام سائمہ اور سوام کے معنے چرنے والے اونٹ اور جانور کے ہیں والجمع سوائم۔

وسطا حسامٌ۔ اِعْمَلُوا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ عَمَلَ الصُّلَحَاءِ۔ وَاكْدَحُوا لِمَعَادِكُمْ كَدْحَ الْاَصِحَّاءِ۔ وَارْدَعُوا اَهْوَاءَكُمْ رَدْعَ الْاَعْدَاءِ۔ وَاَعِدُّوا لِلرِّحْلَةِ اِعْدَادَ السُّعَدَاءِ۔ وَادَّرِعُوا حُلَلَ الْوَرَعِ۔ وَدَاوُوا عِلَلَ الطَّمَعِ۔ وَسَوُّوا اَوَدَ الْعَمَلِ۔ وَعَاصُوا وَسَاوِسَ الْاَمَلِ۔ وَصَوِّرُوا لِاَوْهَامِكُمْ حُؤُولَ الْاَحْوَالِ۔ وَحُلُولَ الْاَهْوَالِ۔ وَمُسَاوَرَةَ الْاِعْلَالِ۔ وَمُصَادَمَةَ الْمَالِ وَالْآلِ۔ وَاذْكُرُوا الْحِمَامَ وَسَكْرَةَ مَصْرَعِهِ۔ وَالرَّمْسَ وَهَوْلَ مَطْلَعِهِ۔ وَاللَّحْدَ وَوَحْدَةَ مُوْدَعِهِ۔ وَالْمَلَكَ وَرَوْعَةَ سُؤَالِهِ وَمَطْلَعِهِ۔ وَالْمَحُوا الدَّهْرَ وَلُؤْمَ كَرِّهِ۔ وَسُوْءَ مَحَالِهِ وَمَكْرِهِ۔ كَمْ طَمَسَ مَعْلَمًا۔ وَاَمَرَّ مَطْعَمًا۔ وَطَحْطَحَ عَرَمْرَمًا۔ وَدَمَّرَ مَلِكًا مُكَرَّمًا هِمَّتُهُ سَلْبُ الْمَسَامِعِ۔ وَشَحُّ الْمَدَامِعِ۔ وَاِكْدَاءُ الْمَطَامِعِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور تلوار حملہ کرتی رہے۔ تم نیکوں جیسے کام کرو اللہ تم پر رحم کرے۔ اور تم تندرستوں کی طرح آخرت کے لئے کمائی کرو، اور تم خواہشات نفسانی کو (یعنی گناہ کرنے سے) دور کرو اور روکو، جیسا کہ تم اپنے دشمنوں کو اپنے سے دور کرتے ہو اور تم نیک بختوں کی طرح آخرت کے کوچ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور تم پارسائی کے کپڑے پہن لو۔ اور تم لالچ کی بیماریوں کو دور کرو، اور تم اپنے عمل کی کجی کو سیدھا کرو (یعنی اپنے اعمال کی اصلاح کرو) اور امید کے وسوسوں کی تم نافرمانی کرو (یعنی اپنے نفس کی امیدوں کو چھوڑ دو) اور تم اپنے دلوں پر حالات کے انقلاب کی صورت بناؤ (یہ خیال کرو کہ فلاں غنی تھا وہ فقیر ہو گیا یا فلاں عیش میں تھا اب وہ مصیبت

میں ہے) اور خوفوں کے پیش آنے اور بیماریوں کے حملہ کرنے کو (یعنی مصائب کا آنا) اور مال اور اولاد کا جدا ہونا (ان سب کا خیال کرو) اور تم موت کو یاد کرو۔ اور اس کی سخت بچھاڑ کو اور قبر کو اور اس میں پیش آنے والے خوف کو (جیسے کہ قبر میں سوالات کا ہونا) اور قبر کے گڑھے کو اور اس میں تنہا سوپنے جانے کو اور فرشتہ کو (منکر نکیر کا آنا) اور اس کے سوال اور آنے کی دہشت کو اور تم زمانہ کے انقلاب کو دیکھو اور اس کے بُرے طریقے سے پلٹنے کو (کوئی تو عزیز ہے اور کوئی ذلیل) اور اس کی دشمنی کی برائی اور اس کے دھوکے کو اور اس زمانہ نے بہت دفعہ بلند جگہ (یعنی محلات) کو ناپید کیا (یعنی نشانات مٹا دیئے) اور بہت سے کھانوں کو کڑوا کیا اور بہت بڑے لشکروں کو اس نے ہلاک کیا اور کتنے بزرگ با اقتدار بادشاہوں کو اس نے تباہ کیا اور اس کا ہمیشہ ارادہ کانوں کا کاٹنا ہے (بہرا کرنا ہے) اور آنسوؤں کا بہانا ہے۔ اور آرزوؤں کو روکنا ہے۔

تشریح لغات

١؎ حسام بالضم تلوار قاطع و تلوار کی دھار ٢؎ الصلحاء یہ صلیح کی جمع ہے بمعنے صالح و نیک آدمی ٣؎ اکدحوا از فتح ای اجتہدوا فی العمل یقال کدح فی العمل ای جہد نفسہ فیہ و کدح لعیالہ ای کسب وفی القرآن المجید یا ایہا الانسان انک کادح الی ربک کدحا ٤؎ لمعادکم مصدر بمعنے لوٹنے کی جگہ یعنی آخرت ٥؎ الاصحاء یہ صحیح کی جمع ہے بمعنی تندرست و عیب وغیرہ سے بری اور اس کی جمع صحاح و اصحۃ و صحائح ٦؎ اردعوا ای ادفعوا از فتح والمصدر ردع یقال ردعہ عن کذا جبکہ روکا اور ہٹائے ٧؎ اعدوا از افعال ای ہیئوا یقال اعدہ للامر جبکہ وہ تیار کرے اور حاضر کرے ٨؎ السعداء یہ سعد کی جمع ہے بمعنی نیک بخت ٩؎ للرحلۃ بمعنی کوچ کرنا والمراد بہا الانتقال والارتحال من الدنیا الی دار الاخرۃ ١٠؎ ادرعوا ادراع مصدر از افتعال بمعنی زرہ پہننا ١١؎ الحلل یہ حلۃ کی جمع ہے بمعنی عمدہ لباس ١٢؎ الورع مصدر بمعنی پرہیزگاری والجمع ادراع کما قال تعالیٰ ولباس التقوی ذلک خیر ١٣؎ سوّوا از تفعیل یقال سوی الشیٔ جبکہ وہ درست کرے اور سیدھا کرے ١٤؎ اود اریہ صفت کے مونث کا صیغہ ہے بمعنی شقت ڈیڑھا پن از سمع یقال اود اودا جبکہ ٹیڑھا ہو ١٥؎ عاصوا معاصاۃ مصدر از مفاعلت بمعنی نافرمانی کرنا ١٦؎ لاوہامکم یہ وہم کی جمع ہے دل میں جو خطرہ گذرے ١٧؎ حوّل مصدر از نصر یقال حال الشیٔ حولاً وحوولاً جبکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلے ١٨؎ الاحوال یہ حال کی جمع ہے بمعنے کیفیت و ہیئت اور اس کی جمع احولۃ بھی آتی ہے ١٩؎ حلول مصدر از نصر و ضرب بمعنے اترنا یقال حل المکان وبالمکان حلا وحللا وحلولا جبکہ وہ اترے ٢٠؎ الاہوال یہ ہول کی جمع ہے بمعنی خوف و ڈر ٢١؎ مساورۃ وسوار مصدر از مفاعلت بمعنی کودنا وحملہ کرنا یقال ساورہ سوارًا ومساورۃ جبکہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرے ٢٢؎ الاعلال یہ علیل کی جمع ہے بمعنی بیماری و مشغول کر دینے والا واقعہ ٢٣؎ مصارمۃ از مفاعلت بمعنی جدا ہونا یقال صارمہ مصارمۃ جبکہ وہ مقاطعہ کرے اور علیحدہ ہو ٢٤؎ اذکروا اذکار مصدر از افتعال بمعنی یاد کرنا ٢٥؎ سکرۃ اس میں تاء زائدہ ہے پس یہ شرط کے مخالف نہیں بمعنی موت یا غم کی سختی والجمع سکرات ٢٦؎ مصرعہ یہ مصدر میمی ہے بمعنی بچھڑنا اور بچھاڑنے کی جگہ والجمع مصارع یقال صرعہ علی الارض از فتح ای صرعہ ٢٧؎ والرمس مصدر بمعنی قبر جو سطح زمین سے بلند نہ ہو اور قبر کی مٹی والجمع رموس وارماس ٢٨؎ مطلعہ یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از افتعال بمعنی آنے کی جگہ اور اوپر سے جھانکنے کی جگہ ای ہول ما یاتی صاحبہ من الشدائد ٢٩؎ اللحد بمعنی بغلی قبر و قبر والجمع الحاد ولحود ٣٠؎ مودع یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از افعال بمعنی میت جو قبر میں رکھی جائے ٣١؎ الملک محرکۃ بمعنے فرشتہ اور اس سے مراد منکر اور نکیر یہ دو فرشتے ہیں جو مردے سے قبر میں سوال کرتے ہیں ٣٢؎ روعۃ بمعنی ڈر و گھبراہٹ ای فزع سوال الملکین ٣٣؎ مطلعہ یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنے آنا یقال مطلع الامر یعنی کسی کام کے حصول کا ذریعہ و طریقہ والجمع مطالع ٣٤؎ الحوا یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اور یہ مشتق ہے لمح الیہ ای نظر از فتح ٣٥؎ کرہ مصدر ای رجوعہ و تقلیب موضوعہ از نصر والمصدر

کردڑ یقال کرالرجل کرڈ جبکہ لوٹ مارے ۳۶ محال بالکسر بمعنی دھوکا دمکر ۳۷ طمس الطمس ازالۃ اثر الشئی یقال طمس الشئی ای محاہ واہلکہ واستاصل اثرہ وطمس الغیم النجوم ای اذہب ضوءہا از ضرب دیاتی من نصر لازماً وایضاً بمعنی بعد ۳۸ معلم بمعنی علامت دراستہ کی نشانی والجمع معالم ۳۹ امراز افعال یہ مرارۃ سے ماخوذ ہے بمعنی کڑوا ہونا یقال امر الشئی جبکہ کڑوا ہو وامر الشئی جبکہ کڑوا کرے ۴۰ طحطح از بعثر بمعنی ہلاک کرنا اور توڑنا اور پریشان کرنا ۴۱ عرمرم سخت بے شمار بڑا لشکر ۴۲ دمراز تفعیل تدمیر مصدر بمعنی ہلاک کرنا اور جڑ سے نیست نابود کر دینا دفی التنزیل فدمرنا ہم تدمیراً ۴۳ سک سک مصدر از نصر بمعنی کاٹنا یقال سکہ سکاً اذا اصطلم اذنیہ ۴۴ سح مصدر از نصر بمعنی بہانا گرانا ۴۵ المدامع یہ مدامع کی جمع ہے بمعنے آنسو بہنے کی جگہ ۴۶ اکدا مصدر از افعال ہو قطع العطاء والحرمان عن المامول دیعنی حاجت میں ناکام رہنا اور دینے میں بخل کرنا ۴۷ المطامع یہ مطمع کی جمع ہے بمعنے جس کی خواہش کی جائے۔

وَإِرْدَاءُ الْمُسْمِعِ وَالسَّامِعِ. عَمَّ حُكْمُهُ الْمُلُوكَ وَالرَّعَاعَ. وَالْمَسُودَ وَالْمُطَاعَ. وَالْمَحْسُودَ وَالْحُسَّادَ. وَالْأَسَاوِدَ وَالْآسَادَ. مَا مَوَّلَ إِلَّا وَأَمَالَ. وَعَكَسَ الْآمَالَ. وَمَا وَصَلَ إِلَّا وَصَالَ. وَكَلَمَ الْأَوْصَالَ. وَلَا سَرَّ إِلَّا وَسَاءَ. وَلَؤُمَ وَأَسَاءَ. وَلَا أَصَحَّ إِلَّا وَأَكَّدَ الْإِيدَاءَ. وَرَوَّعَ الْأَوِدَّاءَ. اللّٰهَ اللّٰهَ رَعَاكُمُ اللّٰهُ. إِلَامَ مُدَاوَمَةُ اللَّهْوِ وَمُوَاصَلَةُ السَّهْوِ. وَطُولُ الْإِصْرَارِ. وَحَمْلُ الْآصَارِ. وَاطِّرَاحُ كَلَامِ الْحُكَمَاءِ. وَمُعَاصَاةُ إِلٰهِ السَّمَاءِ. أَمَا الْهَرَمُ حَصَادُكُمْ. وَالْمَدَرُ مِهَادُكُمْ. أَمَا الْحِمَامُ مُدْرِكُكُمْ. وَالصِّرَاطُ مَسْلَكُكُمْ. أَمَا السَّاعَةُ مَوْعِدُكُمْ. وَالسَّاهِرَةُ مَوْرِدُكُمْ. أَمَا أَهْوَالُ الطَّامَّةِ لَكُمْ مُرْصَدَةٌ.

الترجمۃ والمطالب

اور سننے اور سنانے والے کو برباد اور ہلاک کرنے پر رہی ہے اور اس کا حکم عام ہے خواہ وہ بادشاہ ہوں یا عوام آدمی (کمینے لوگ) اور خواہ وہ سردار ہوں یا مطاع (دوسرے لوگ اس کے کہنے کو مانیں) یا وہ محسود ہوں یا حاسد یا کالے سانپ ہوں (کمینے) یا شیر ہوں (شریف) اور زمانہ نے کسی کو مالدار کیا پھر وہ زمانہ اس سے پھر جاتا ہے (یعنی اس کو ہلاک کر دیتا ہے) اور اس کی امیدوں کو بالکل پلٹ دیتا ہے (یعنی اگر وہ عزت و مال داری چاہتا ہے تو اس کی ذلت اور محتاج کر دیتا ہے) اور نہیں شفقت کرتا ہے، مگر وہ حملہ کر بیٹھتا ہے (یعنی یا پھر اُس سے لے لیا) اور وہ جوڑ جوڑ کو زخمی کر دیتا ہے اور ایسا کبھی نہ ہوا اس نے کسی کو خوش کیا ہو اور رنج نہ پہنچایا ہو اور کمینہ پن نہ کیا ہو اور برائی نہ کی ہو اور زمانہ نے کسی تندرست کو نہ اچھا رکھا۔ مگر بیماری کر دیا۔ اور وہ دوستوں کو ڈراتا ہے۔ تم اللہ سے ڈرو، خدا تمہیں محفوظ رکھے۔ اور تم کب تک کھیل کود میں مصروف رہو گے۔ اور غفلت کا ساتھ دو گے۔ اور گناہوں پر جمے رہو گے۔ اور گناہوں کے بوجھ اٹھاتے رہو گے۔ اور عقلمندوں کی بات کو بے وقعت سمجھو گے۔ اور آسمان کے معبود کی تم نافرمانی کیا کرو گے کیا بڑھاپا تمہاری عمروں کو ختم نہ کر دے گا۔ اور کیا مٹی تمہارا بچھونا نہیں ہے۔ اور کیا موت تم کو نہ پکڑے گی۔ اور کیا تم کو پل صراط پر گذرنا نہیں ہے، اور کیا قیامت وعدہ کی جگہ نہیں ہے اور کیا میدان قیامت تمہارے اترنے کی جگہ نہیں ہے اور کیا خوفناک (مناظر) قیامت کے تمہارے پیش نظر نہیں ہیں۔

تشریح لغات

۱ ارداء مصدر از افعال بمعنی ہلاک کرنا یقال اردا، جبکہ بُرا کام کرے اور بری چیز پر پہنچے وارداہ جبکہ بگاڑے اور خراب کرے ۲ الرعاع بمعنے سفلہ از مردم یعنی کمین آدمی منہ یقال رعاع الناس ۳ المسود یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از باب یسود سیادۃ و سیددۃ جبکہ وہ شریف ہو اور بزرگ ہو ویقال سادقومہ جبکہ وہ سردار ہو وسادہ جبکہ وہ بزرگی

کے فخر کرنے پر غالب ہو کہ المحسود یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر و ضرب ای الغنی الذی تیمنی الناس ان یکونوا مثلہ فی الغنی والعزة وغیر ذلك۔ حسد زوال نعمت کی خواہش یا یہ دوسرے سے چلی جائے اور اپنے پاس آجائے ۵ہ الحساد یہ حاسد کی جمع ہے بمعنے بہت حسد کرنے والا ۶ہ الاساود یہ سود کی جمع ہے بمعنے کالا سانپ اس سے مراد کمین آدمی ہیں ۷ہ آلاساد یہ اسد کی جمع ہے بمعنے شیر اور اس سے مراد افضل اور شریف ہیں ۸ہ مول از تفعیل تمویل مصدر بمعنی مال دار ہونا یقال مولہ جبکہ مال دار بنائے ۹ہ مال از ضرب یقال مال علیہ ای اھلکہ ای ما اعطی الدھر احداً مالاً الا اھلکہ ۱۰ہ عکس از ضرب یقال عکس الکلام جبکہ وہ کلام کو الٹ دے اور یہاں مراد اس سے خلاف کرنا ہے ۱۱ہ وصل از ضرب یقال وصل یصل صلةً جبکہ وہ جوڑے ویقال وصلہ بالف دینار جبکہ وہ احسان کرے اور یہاں پر دینار مراد ہے ۱۲ہ صال اس کا مصدر صول اور صولة ہے از نصر بمعنے حملہ کرنا یقال صال علیہ جبکہ وہ حملہ کرے اور زبردستی کرے ۱۳ہ کلم از نصر و ضرب و المصدر کلم بمعنے زخمی کرنا ۱۴ہ الاوصال یہ وصل (بفتح الواو وضمہا) کی جمع ہے بمعنے ہر عضو علیحدہ علیحدہ ۱۵ہ ولد از تفعیل تولید مصدر بمعنی پیدا کرنا یقال ولد الشئ من الشئ جبکہ وہ پیدا کرے اور نکالے ۱۶ہ روع از تفعیل ترویع مصدر بمعنی ڈرانا ۱۷ہ الاوداء یہ ودید کی جمع ہے بمعنی محبت کرنے والا ۱۸ہ اللہ اللہ یہ تحذیر کی وجہ سے منصوب ہے ای اتقوا اللہ ۱۹ہ الام ای الی متی او الی ای وقت ۲۰ہ طول الاصرار ای الملاومة علے المعاصی ۲۱ہ الآصار یہ اصر کی جمع ہے بمعنی بوجھ اور اس سے مراد گناہوں کا بوجھ ہے وفی القرآن المجید واخذتم علے ذلکم اصری ۲۲ہ اما الہرم میں ہمزہ استفہام کے لئے ہے اور اس میں ما یہ نفی کا ہے ہرم مصدر بمعنی انتہائی بڑھاپہ ۲۳ہ حصادکم مصدر از نصر و ضرب یقال حصد الزرع حصداً وحصاداً جبکہ وہ درانتی سے کھیتی کو کاٹے اور یہاں اس سے مراد عمروں کا ختم ہونا ہے ۲۴ہ المدر بمعنی مٹی کا ڈھیلا اور بغیر ریت کا کیچڑ اور یہاں اس سے مراد مٹی ہے ۲۵ہ مہادکم بکسر المیم بمعنے بچھونا دپست زمین والجمع مہدٌ ومہدٌ وامہدةٌ ۲۶ہ مدرککم مدرک یا فعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ادراک مصدر بمعنی اپنے وقت پر پہنچنا اور یہاں اس کے معنی ملنے والے کے ہیں ۲۷ہ مسلککم بمعنے راستہ والجمع مسالک ۲۸ہ الساہرة یہاں اس سے میدان قیامت مراد ہے اور یہ الساہر کا مؤنث ہے بمعنے زمین اور بقول بعضے سطح زمین اور ہمیشہ جاری رہنے والا چشمہ وفی التنزیل فاذاہم بالساہرة ۲۹ہ موردکم بمعنے گھاٹ اور پانی کی طرف کا راستہ والجمع موارد ۳۰ہ الطامة بمعنے بڑی مصیبت اور یہ مشتق ہے طم الامر سے ای عظم وتفاقم از نصر والمصدر طمٌّ وطموم اور یہاں مراد اس سے قیامت ہے یا نفخہ ثانیہ کما فی التنزیل فاذا جاءت الطامة الکبریٰ ۳۱ہ مرصدة یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے اور یہ مرصد کا مؤنث ہے ارصاد مصدر از افعال بمعنی تیار کرنا ومہیا کرنا یقال ارصد الرقیب جبکہ وہ گھات میں راستہ پر کھڑا کرے ویقال ارصد لہ شیئاً جبکہ وہ تیار کرے وارصد الحساب جبکہ وہ ظاہر کرے اور پیش کرے اور شمار کرے۔

اَمَّا دَارُ الْعُصَاةِ - اَلْحُطَمَةُ الْمُوْصَدَةُ - حَارِسُهُمْ مَالِكٌ - وَرُوَاؤُهُمْ حَالِكٌ وَطَعَامُهُمُ السُّمُوْمُ - وَهَوَاؤُهُمُ السُّمُوْمُ - لَا مَالَ اَسْعَدَهُمْ وَلَا وَلَدٌ - وَلَا عَدَدٌ حَمَاهُمْ وَلَا عُدَدٌ - اَلَا رَحِمَ اللهُ اِمْرَأً مَلَكَ هَوَاهُ - وَاَمَّ مَسَالِكَ هُدَاهُ - وَاَحْكَمَ طَاعَةَ مَوْلَاهُ - وَكَدَّ وَكَدَحَ لِرَوْحِ مَاوَاهُ - وَعَمِلَ مَادَامَ الْعُمْرُ مُطَاوِعًا - وَالدَّهْرُ مُوَادِعًا - وَالصِّحَّةُ كَامِلَةٌ وَالسَّلَامَةُ حَاصِلَةٌ - وَاِلَّا دَهِمَتْهُ عَدَمُ الْمَرَامِ - وَحَصَرُ الْكَلَامِ - وَاِلْمَامُ الْاٰلَامِ - وَحُتُوْمُ الْحِمَامِ - وَهُدُوُّ الْحَوَاسِّ وَمِرَاسُ الْاَرْمَاسِ - فَيَا لَهَا حَسْرَةً - اَلَمُهَا مُؤَكَّدٌ - وَاَمَدُهَا سَرْمَدٌ - وَمُمَارِسُهَا مُكْمَدٌ - مَا لَهُ حَاسِمٌ - وَلَا لِشِدَّتِهِ رَاحِمٌ - وَلَا لَهُ مِمَّا عَرَاهُ عَاصِمٌ - اَلْهَمَكُمُ اللهُ اَحْمَدَ الْاِلْهَامِ -

---

الترجمہ والمطالب | اور کیا دوزخ کی تیز آگ جس کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے گنہگاروں کا گھر نہیں ہے جس کے داروغہ کا نام مالک

ہے اور دوزخیوں کا منظر بہت ہی سیاہ (بھیانک) ہے اور ان کے کھانے زہر ہیں۔ اور ان کی ہوا گرم ہوا ہے نہ تو مال ان کی مدد کرے گا۔ اور نہ اولاد نہ لشکر ان کو بچائے گا۔ اور نہ ان کا جمع کیا ہوا مال۔ خبردار ہو اس پر خدا رحم فرمائے جس کی خواہشیں اس کے قبضہ میں ہوں یعنی وہ اس پر غالب ہوں اور اس نے ہدایت کے راستہ کا قصد کیا ہو۔ اور اپنے مولا کی فرمانبرداری (یعنی اس کی اطاعت) کو مضبوط پکڑا ہو اور اس نے اچھی جگہ کے آسائش و آرام کے لئے رنج اور تکلیف اٹھائی ہو (یعنی تاکہ مجھے جنت ملے) اور جب تک وہ زندہ رہا عمل نیک کرتا رہا ہو (یعنی جب تک اس کی عمر رہی وہ فرمانبرداری کرتا رہا) اور اس سے زمانہ بھی صلح کرنے والا رہا اور اس کو کامل صحت رہی اور سلامتی بھی حاصل رہی ورنہ (اگر ان اوقات میں بھی عمل صالح نہ کئے) تو اچانک تیرا مقصود فوت ہو جائے گا۔ اور زبان بند ہو جائے گی، اور غموں کا ہجوم ہو گا۔ اور موت آجائے گی اور ہوش حواس بھی (موت آنے کی وجہ سے) بیکار ہو جائیں گے۔ اور قبروں میں تکلیف سہے گا۔ ہائے افسوس یہ دکھ تو بہت ہی سخت ہو گا۔ اور اس کی غایت و مدت ہمیشہ ہو گی۔ اور اپنے کاموں کی وجہ سے اس کا تکلیف اٹھانے والا غمگین ہو گا نہ تو کوئی اس کی حیرانی کو دور کر سکے گا۔ اور نہ اس کے غم کی ندامت پر کوئی رحم کھانے والا ہو گا۔ اور نہ پیش آنے والی باتوں سے اس کو کوئی بچانے والا ہو گا۔ خدا تعالیٰ تمہارے (دلوں) میں اچھے خیالات ڈالے۔

تشریح لغات

لـه امادار الخ اس میں ہمزہ استفہام کے لئے ہے اور اس میں ما رنافیہ ہے بمعنی الیس ٢ـه العصاة یہ عاصی کی جمع ہے بمعنی گنہ گار ٣ـه الحطمة من اسماء الجہنم اور یہ حطم سے ماخوذ ہے لانہا تحطم من دخلہا ای تکسرہ از ضرب و فی التنزیل کلا لینبذن فی الحطمة یعنی بہت دہکتی ہوئی تیز آگ یعنی دوزخ ٤ـه المؤصدة یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے دروازے اس کے اہل پر بند کر دیئے جائیں یقال اوصد علی فلان ای ضیق علیہ وارھقه واوصد الباب ای اغلقه و یقال وصد ای ثبت ووصد بالمکان ای اقام ووصد الثوب ای نسجه از ضرب والمصدر وَصدٌ ٥ـه حارسہم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا مصدر حرس ہے بمعنے حفاظت کرنا یقال حرس جبکہ وہ حفاظت کرے از نصر و ضرب اس سے یہاں مراد حفاظت کرنے والا یعنی داروغہ ہے ٦ـه مالک یہ دوزخ کے داروغہ کا نام ہے ٧ـه رواؤہم بالضم بمعنی خوشنمائی و چہرہ کی رونق اور یہاں اس سے مراد منظر ہے ٨ـه حالک یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی سخت سیاہ از سمع یقال حلک حلوکة وحلکا وحلوکا جبکہ سخت سیاہ ہو ٩ـه السموم بضم السین یہ سم کی جمع ہے بمعنی زہر ١٠ـه السموم بفتح السین بمعنی گرم ہوا (یعنی لو) ١١ـه اسعدہم اسعد از افعال اسعاد مصدر بمعنی مدد کرنا یقال اسعدہ علی الامر جبکہ وہ مدد کرے واسعدہ اللہ جبکہ نیک بخت بنائے ١٢ـه ولد بمعنی بچہ واولاد اور یہ مذکر مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور کبھی اولاد اور ولدةٌ اور الدةٌ اور ولدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں ١٣ـه عدد بالفتح بمعنے شمار و گنتی کیا ہوا والجمع اعداد اور اس سے یہاں مراد لشکر ہے ١٤ـه حماہم از ضرب یقال حمی الشئی من الناس حمیًا وحمیة وحمایة ومَحْمِیَةً جبکہ روکے اور بچانے ١٥ـه عدد بالضم یہ عدة کی جمع ہے بمعنی جمع کیا ہوا سامان ١٦ـه ام از نصر والمصدر ام بمعنے قصد کرنا ١٧ـه کد از نصر والمصدر کدٌّ یقال کدکدًّا جبکہ وہ کام میں محنت کرے وکد الرجل جبکہ وہ تھکائے ١٨ـه کدح از فتح والمصدر کدح بمعنے محنت کرنا اور مشقت اٹھانا یقال کدح فی العمل کدحًا جبکہ وہ مشقت اٹھائے ١٩ـه ماداہ بمعنے ٹھکانہ و جائے پناہ ٢٠ـه موادعا از مفاعلت یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے والمصدر موادعةٌ ووداعٌ بمعنے صلح کرنا ٢١ـه والصحة وفی الحدیث اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك و صحتك قبل سقمك وفراغك قبل شغلك وغناك قبل فقرك وحياتك قبل موتك ٢٢ـه والا ای وان یعمل

عملا صالحا فی زمن الصحة والفراغ ۲۳؎ دہمہ ای اصابہ یقال دہمہ الامر ای غشیہ از سمع وفتح والمصدر دہم ۲۴؎ عدم المرام ای عدم المقصد یعنی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونا ۲۵؎ المام مصدر از افعال بمعنی اترنا یقال الم بالقوم وعلی القوم جبکہ وہ آکر اتر پڑے ۲۶؎ آلالام یہ الم کی جمع ہے بمعنے دکھ و مصیبت والمراد بہا امراض الکبر والہرم والموت ۲۷؎ حموم مصدر بمعنی آنا یقال حُمَّ الامر ای قضی و حم اللہ لہ کذا ای قدرہ مقضاہ لہ وحم الامر فلانا ای اہمہ از نصر ۲۸؎ الحمام بالکسر بمعنی موت ۲۹؎ بدو مصدر از فتح بمعنے ظہر نا یعنی حرکت اور آواز وغیرہ نہ ہونا ۳۰؎ مرس بمعنی سختی وطاقت واصلا من مرست الدواء جبکہ پانی میں بھگوئے اور ملے ویقال ایضا مرس یدہ بالمندیل جبکہ رومال سے پونچھے ومرس الصبی اصبعہ جبکہ بچہ انگلی کو منہ میں ڈال کر چوسے از نصر اور یہاں اس سے مراد تکلیف اٹھانا ہے ۳۱؎ الارماس یہ رمس کی جمع ہے بمعنی قبر ۳۲؎ آہا یہ حسرت کا کلمہ ہے لہا حسرۃ بیان للضمر فی لہا ای اتوجع من حسرۃ یوم القیامۃ ۳۳؎ موکد اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنی محکم وشدید ۳۴؎ امدہا بمعنی غایت اُخری حد والجمع آماد ۳۵؎ سرمد بمعنی ہمیشہ یقال لیل سرمد یعنی لمبی رات ۳۶؎ ممارسہا ممارسہ مصدر از مفاعلت یا اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے تکلیف اٹھانا ومحنت کرنا ۳۷؎ کمدیہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از افعال اکما دمصدر بمعنی غمگین اداس کرنا اور دل کو بیمار کرنا ۳۸؎ مالولہ ما بمعنی لیس الولہ مصدر بمعنی غم کی وجہ سے حیرانی اور غم کی زیادتی سے عقل کا چلا جانا از ضرب وسمع ۳۹؎ حاسم اسم فاعل کا صیغہ والمصدر حسمٌ بمعنے جڑ سے کاٹنا وروکنا ومنع کرنا از ضرب یقال حسم الداء جبکہ وہ مرض کو دوا سے دور کرے وحسمہ الشئی جبکہ وہ رد کرے اور منع کرے ۴۰؎ لسدما لسّدم مصدر وہو الغم والہم مع الندم از سمع یقال سدم سدمًا جبکہ وہ ندامت کے ساتھ غمگین ہو ۴۱؎ عراہ از نصر یقال عرا یعرو عروًا فلانًا جبکہ پیش آئے ۴۲؎ عاصم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از ضرب یقال عصم اللہ فلانا من المکروہ جبکہ محفوظ رکھے اور بچائے وفی التنزیل لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم ۴۳؎ الالہام یہ مصدر ہے از افعال یقال الہم اللہ فلانا خیرًا وحی کرنا سکھانا توفیق دینا دل میں ڈالنا اور الہام اللہ کا انسان کے دل میں ایسا داعیہ پیدا کرنا جو کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے پر آمادہ کرے۔

وَيُرَدِّيَكُمْ رِدَاءَ الْاِكْرَامِ۔ وَاُحِلَّكُمْ دَارَ السَّلَامِ۔ وَاَسْاَلُهُ الرَّحْمَةَ لَكُمْ وَلِاَهْلِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ۔ وَهُوَ اَسْمَحُ الْكِرَامِ۔ وَالْمُسَلِّمُ وَالسَّلَامُ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَاَيْتُ الْخُطْبَةَ نُخْبَةً بِلَا سَقَطٍ۔ وَعَرُوسًا بِغَيْرِ نُقَطٍ۔ دَعَانِي الْاِعْجَابُ بِنَمَطِهَا الْعَجِيْبِ۔ اِلَى اسْتِجْلَاءِ وَجْهِ الْخَطِيْبِ فَاَخَذْتُ اَتَوَسَّمُهُ جِدًّا وَاُقَلِّبُ الطَّرْفَ فِيْهِ مُجِدًّا۔ اِلٰى اَنْ وَضَحَ لِيْ بِصِدْقِ الْعَلَامَاتِ۔ اَنَّهُ شَيْخُنَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْمَقَامَاتِ۔ وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنَ الصَّمْتِ۔ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ۔ فَاَمْسَكْتُ حَتّٰى تَحَلَّلَ مِنَ الْفَرْضِ وَحَلَّ الْاِنْتِشَارُ فِي الْاَرْضِ۔ ثُمَّ وَاجَهْتُ تِلْقَاءَهُ۔ وَابْتَدَرْتُ لِقَاءَهُ۔ فَلَمَّا لَحَظَنِيْ خَفَّ فِي الْقِيَامِ۔ وَاَحْفٰى فِي الْاِكْرَامِ۔ ثُمَّ اسْتَصْحَبَنِيْ اِلٰى دَارِهٖ۔ وَاَوْدَعَنِيْ خَصَائِصَ اَسْرَارِهٖ۔ وَحِيْنَ انْتَشَرَ جَنَاحُ الظَّلَامِ۔ وَحَانَ مِيْقَاتُ الْمَنَامِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور تم کو بڑائی کی چادر اڑھائے (پہنائے) اور تمہیں جنت میں اتارے اور میں تمہارے اور تمام اہل اسلام کے لئے دعائے رحمت کرتا ہوں۔ وہ خدا تعالیٰ سخیوں کا سخی ہے اور جو تم کو سلامتی بخشنے والا ہے اور خود سلامت والا ہے۔ حارث بن ہمام کہتا ہے جب میں نے اس کے خطبہ کو عمدہ منتخب (چنا ہوا) بغیر عیب کے پایا اور بغیر نقطوں کے عروس پایا (یعنی بے نقط اس کا خطبہ تھا) تو مجھے اس نادر وعجیب طرز نے خطیب کے چہرے کے دیکھنے کی طرف بلایا چنانچہ میں خطیب کو گھورنے اور بار بار

نہایت غور سے دیکھنے لگا یہاں تک کہ مجھے سچی علامات سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ ہمارے سردار ابو زید صاحب مقامات ہیں. لیکن اس وقت سوائے چپ رہنے کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا لہٰذا میں خاموش رہا یہاں تک کہ وہ فرض سے فارغ ہوئے اور زمین پر چلنا پھرنا جائز ہو گیا تو میں اس کے بالمقابل جا کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی طرف بڑھنے کے لیے جلدی کرنے لگا. وہ مجھے دیکھ کر فوراً ہی کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے بہت زیادہ عزت کی، پھر وہ مجھے اپنے خاص بھیدوں سے واقف کرتا ہوا اپنے گھر کی طرف لے چلا جبکہ تاریکی کا بازو پھیل گیا۔ (یعنی رات شروع ہو گئی تھی)، اور سونے کا وقت قریب آ گیا تھا۔)

تشریح لغات

۱؎ ردا کم از تفعیل ای البسکو رداء الکرام یقال ردّا ہ تردیتہ ای البسہ رداءً ۲؎ احلکم از افعال یقال احلہ بالمکان ردا لمکان جبکہ وہ اتارے ۳؎ دارالسلام یہ جنت کا نام ہے اس لئے کہ جو اس میں داخل ہوتا ہے وہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے ۴؎ اسمح از کرم یا اسم تفضیل کا صیغہ ہے یقال سمح سماحًا وسموحۃً وسموحًا وسماحۃ وسماحًا وسمحًا جبکہ وہ فیاض اور سخی ہو ۵؎ مسلم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل یقال سلمہ من الآفۃ جبکہ وہ محفوظ رکھے اور یہاں اس کے معنی سلامتی دینے والے کے ہیں ۶؎ والسلام یہ خدا تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ وہ معائب اور نقائص سے پاک ہے یا وہ ذات ہے جو تم کو عذاب سے محفوظ رکھے اور یا یہ ایسا ہے جیسے کہ خطبہ کے اختتام پر والسلام لکھ دیا ہے تفاؤلاً ۷؎ نخبۃ بمعنی چنا ہوا والجمع نخبٌ ۸؎ سقط محرکۃ بمعنی عیب دنا کارہ و بے برکت چیز وردی سامان ورسوائی و غلطی حساب یا تحریر کی والجمع اسقاط ۹؎ العروس دولہا دلہن والجمع عرائس ۱۰؎ اتوسمہ توسم مصدر از تفعل بمعنی فراست سے معلوم کرنا اور علامت طلب کرنا اور پہچاننا ۱۱؎ الطرف بمعنی آنکھ وکسی چیز کا کنارہ وہر شئی کا منتہی والجمع اطراف ۱۲؎ مجدا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے. از افعال یقال اجدّ الامر جبکہ وہ اچھی طرح تحقیق کرے واجدّ فی الامر جبکہ وہ کوشش کرے ۱۳؎ الصمت. الصمت والصموت والصمات مصدر از نصر بمعنی خاموش رہنا یعنی خطبہ کے وقت خاموش رہنا واجب ہے ۱۴؎ تحلل تحلل مصدر از تفعل بمعنی حلال ہونا (یعنی نماز سے باہر ہونا) کما فی الحدیث تحلیلہا التسلیم ۱۵؎ الانتشار مصدر از افتعال بمعنی پھیلنا و متفرق ہونا اشارۃ الی قولہ تعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض ۱۶؎ لحظنی ای ابصرنی والمصدر لحظٌ ولحظانٌ از فتح بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا و انتظار کرنا ۱۷؎ خف از ضرب یقال خف الی العدو خفا وخفۃً وخفوفًا جبکہ وہ جلدی کرے ۱۸؎ احفی از افعال والمصدر احفاء بمعنی مبالغہ کرنا یقال احفاہ جبکہ وہ اصرار کرے، واحفی السؤال جبکہ وہ بار بار دہرائے ۱۹؎ اسرارہ یہ سر کی جمع ہے بمعنی بھید ۲۰؎ جناح بالفتح بمعنی پرندہ کا بازو والجناح من الانسان ہاتھ اور بغل اور بازو اور پہلو و بمعنی پناہ وکنارہ وہر چیز کا ایک حصہ والجمع اجنحٌ واجنحۃٌ ۲۱؎ حان از ضرب یقال حان الشئی حینًا وحینونۃً جبکہ وقت قریب ہو ۲۲؎ میقات بمعنی وقت اور وعدہ جس کے لئے وقت مقررہ کیا گیا ہو۔ اور یہ کبھی اس مقام کے لیے بھی استعارہ کیا جاتا ہے جس میں اجتماع کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہو والجمع مواقیت۔

اَحْضَرَ اَبَارِیْقَ الْمُدَامِ۔ مَعْکُوْمَۃً بِالْفِدَامِ۔ فَقُلْتُ اَتَحْتَسِیْھَا اَمَامَ النَّوْمِ۔ وَاَنْتَ اِمَامُ الْقَوْمِ فَقَالَ مَہ اَنَا بِالنَّھَارِ خَطِیْبٌ. وَبِاللَّیْلِ اُطِیْبُ. فَقُلْتُ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَاَعْجَبُ مِنْ تَسَلِّیْکَ عَنْ اُنَاسِکَ. وَمَسْقَطِ رَاْسِکَ۔ اَمْ مِنْ خِطَابَتِکَ مَعَ اَدْنَاسِکَ۔ وَمَدَارِ کَاْسِکَ۔ فَاَشَاحَ بِوَجْھِہٖ عَنِّیْ. ثُمَّ قَالَ اِسْمَعْ مِنِّیْ ؎

لَا تَبْکِ اِلْفًا نَاْیٰ وَلَا دَارًا　　وَدُرْ مَعَ الدَّھْرِ کَیْفَمَا دَارَا

وَاتَّخِذِ النَّاسَ کُلَّھُمْ سَکَنًا　　وَمَثِّلِ الْاَرْضَ کُلَّھَا دَارًا

وَاصْبِرْ عَلٰی خُلْقِ مَنْ تُعَاشِرُہٗ　　وَدَارِہٖ فَاللَّبِیْبُ مَنْ دَارٰی

ولا تضع فرصة السرور فما تدري ايوما تعيش ام دارا

(فرصة: غنیمت، السرور: شادی، یوما: روز، دارا: دہر)

الترجمة والمطالب

شراب سے بھرے ہوئے کوزے سرپوش سے ڈھکے ہوئے اس نے حاضر کئے تو میں نے کہا کیا تم سونے سے پہلے پیوگے حالانکہ تم قوم کے پیشوا ہو پس اس نے کہا چپ ہو جاؤ میں دن میں تو واعظ ہوں اور رات کو میں عیش و سرور میں گذارتا ہوں۔ پس میں نے اس سے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا ہوں کیا میں اس بات پر تعجب کروں کہ تو اپنے عزیزوں اور اپنے وطن سے بے نیاز اور بے غم ہے یا تیرا یہ فصاحت و بلاغت سے خطبہ پڑھنا اور یہ تیری ناشائستہ حرکتیں اور شراب کے پیالوں کا دور اس نے یہ سُن کر مجھ سے منہ پھیر لیا۔ اور پھر اس نے کہا جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو تو سُن۔ نہ تو دوست اور گھر کے چھوٹنے پر رو۔ اور تو زمانہ کے ساتھ ساتھ گھومتا رہ اور ہر انسان سے تو دوستی کرے۔ اور روئے زمین کو تو اپنا گھر سمجھ اور تو اپنے ساقی کی عادت پر صبر کر اور اس کی خاطر تواضع کر۔ کیونکہ عقل مند وہی شخص ہے جو اچھا سلوک کرے۔ اور تو عیش کی فرصت کو ضائع مت کر۔ اور تجھے کیا معلوم کہ تو ایک دن جیئے گا یا ایک عرصہ تک (یعنی زمانہ دراز تک)۔

تشریح لغات

[۱] اباریق یہ ابریق کی جمع ہے اور یہ آبریز کا معرب ہے بمعنی لوٹا و کوزہ [۲] المدام بمعنی شراب [۳] معکومة یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از ضرب یقال عکم المتاع جبکہ وہ سامان کی گٹھڑی باندھے والمصدر عکمٌ [۴] بالفدام چھوٹی سی چھلنی یا کپڑا جو لوٹے وغیرہ کے منہ پر باندھ دیں تاکہ جو کچھ اس میں ہے صاف ہو جائے و سرپوش والجمع فُدُم [۵] اتحسوها الہمزة للاستفہام والمصدر حسوٌ از نصر یقال حسا المرق جبکہ وہ تھوڑا تھوڑا پیئے وحسا الطائر الماء جبکہ وہ چونچ سے پانی پیئے والضمیر للمدام [۶] امام مذکر و مؤنث دونوں کے لئے بمعنے پیش امام اور جس کی اقتدا کی جائے (پیشوا) و ڈوری جس سے معمار عمارت کی سیدھ قائم کرتے ہیں و نمونہ و واضح راستہ و قرآن و خلیفہ و امیر لشکر و مصلح اور منتظم [۷] مہ یہ اسم فعل ہے بمعنی اکفف عن ہذا [۸] اطیب یہ مضارع متکلم کا صیغہ ہے از طاب یطیب بمعنے خوش ہونا اور شراب پیکر مست ہونا از ضرب [۹] تسلی مصدر از تفعل بمعنی بے غم اور بے نیاز ہونا والتسلی [۱۰] اناسک یہ انس کی جمع ہے بمعنی آدمی اور اس سے مراد اس کے عزیز ہیں [۱۱] مسقط راسک ای الموضع الذی سقط فیہ راس الولد عند الولادة والمراد بہ البلد الذی ولد بہا [۱۲] ادناسک یہ دنس کی جمع ہے بمعنے میل کچیل ای مع خصالک الدنسة الردیة [۱۳] فاشاح از افعال یقال اشاح وجہہ وبوجہہ واشاح عنہ وجہہ ای اعرض مستکرہا والشیاح الجد۔ الحذر والقحط ۔ یقال شاح علی حاجتہ ای جد وایضا حذر از ضرب والمصدر شیحٌ [۱۴] الغابا لکسر بمعنی دوست [۱۵] دار بمعنی گھر اور اس کا عطف الغاپر ہے اور یہاں دار آٹھ جگہ ہے اور ہر ایک کے علیحدہ معنی ہیں پس یہ جناس تام مستوفی ہے اگر دونوں نوع مختلف ہوں ورنہ جناس مماثل ہے والجمع دورٌ ودیارٌ وادؤرٌ وادورٌ وادؤرٌ وادورة ودیارة وادوارٌ ودارات ودیارات ودوران ودیرانٌ [۱۶] در یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از دار یدور دوراً ودوراناً مصدر بمعنی گھومنا از نصر [۱۷] دار ایہ دوران سے ماخوذ ہے از نصر بمعنی گھومنا وچکر کھانا اور یہ ماضی کا صیغہ ہے [۱۸] السکن ماتسکن الیہ من الوطن وغیرہ (یعنی گھر اور گھر والے جس زمین میں آرام سے رہیں) [۱۹] کلہادارا یہ دار مکان کے معنی میں ہے [۲۰] دارہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے مدارات سے بمعنی خاطر تواضع کرنا اور مہربانی کرنا [۲۱] اللبیب بمعنی عقل مند والجمع الباء [۲۲] داری یہ ماضی کا صیغہ ہے از مداراة بمعنی مہربانی کرنا [۲۳] دارا بمعنی دہر اس میں یا کو ہمزہ سے بدل لیا ہے۔ وانما سمی الحول دارا لانہ یدور کلما مضی اثنا عشر شہرا۔

وَاعْلَمْ بِأَنَّ الْمَنُوْنَ جَائِلَةٌ　　وَقَدْ أَدَارَتْ عَلَى الْوَرٰى دَارَا
وَأَقْسَمَتْ لَا تَزَالُ قَانِصَةً　　مَا كَرَّ عَصْرُ الْمَحْيَا وَمَا دَارَا
فَكَيْفَ تَرْجُو النَّجَاةَ مِنْ شَرَكٍ　　لَمْ يَنْجُ مِنْهُ كِسْرٰى وَلَا دَارَا

قَالَ فَلَمَّا اعْتَوَرَتْنَا الْكُؤُوْسُ - وَطَرِبَتِ النُّفُوْسُ - جَرَّعَنِيَ الْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ - عَلٰى أَنْ أَحْفَظَ عَلَيْهِ النَّامُوْسَ - فَاتَّبَعْتُ مَرَامَهُ - وَرَعَيْتُ ذِمَامَهُ - وَنَزَّلْتُهُ بَيْنَ الْمَلَاءِ - مَنْزِلَةَ الْفُضَيْلِ - وَسَدَلْتُ الذَّيْلَ عَلٰى مَخَازِي اللَّيْلِ - وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبَهُ وَدَأْبِيْ - إِلٰى أَنْ تَهَيَّأَ إِيَابِيْ - فَوَدَّعْتُهُ وَهُوَ مُصِرٌّ عَلَى التَّدْلِيْسِ - وَمُسِرٌّ حَسْوَ الْخَنْدَرِيْسِ -

الترجمہ والمطالب

اور جان لے تو تحقیق کہ موت چکر لگا رہی ہے اور خلقت پر بشکل دائرہ گھومتی پھر رہی ہے اور موت نے قسم کھائی ہے ہے کہ وہ ہمیشہ شکار کرنے والی رہے گی جب تک کہ زمانہ زندگی لوٹتا اور گھومتا رہے گا۔ اور موت کے جال سے تو کس طرح چھٹکارے کی امید کئے ہوئے ہے بالآخر کسری بادشاہ اور دارا بادشاہ بھی موت سے نہ بچ سکے۔ راوی کہتا ہے۔ جب شراب کے پیالے گھومے اور نفوس بھی خوش ہوئے تو اس نے مجھے سخت قسم کھلائی کہ میں اس کے بھید کو چھپاؤں گا، چنانچہ میں نے اس کے مقصد کو پورا کیا اور اس کے عہد کی میں نے حفاظت کی اور میں نے اس کو لوگوں میں فضیل بن عیاض کے مرتبہ پر اتار دیا (پہنچا دیا)، اور میں نے رات کی رسوائیوں پر پردہ نسیان کا ڈال دیا۔ اور میری واپسی تک میرا اور اس کا یہ ہی طرز عمل رہا پس میں نے اس کو رخصت کیا اس حال میں کہ وہ سیاہ کاری (عیب) پر اصرار کرنے والا تھا اور چھپ کر وہ شراب پینے والا تھا۔

تشریح لغات

لہ المنون موت مؤنث ہے اور یہ کبھی مذکر بھی مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی زمانہ کے بھی آتے ہیں۔ یقال ریب المنون بمعنی حوادث زمانہ ؎ ادارت از افعال ای احاطت یقال ادار الامر جبکہ وہ احاطہ کرے ؎ ادارا یہ دارۃٌ کی جمع ہے بمعنے چاند کا ہالہ وحلقہ والجمع دارات ودور وقیل ان الدار الداہیۃ (مصیبت) ؎ قانصۃ یہ قَانِصٌ کا مؤنث ہے از ضرب یقال قنص الطیر قنصًا جبکہ وہ شکار کرے ؎ ماکر یہ ماضی کا صیغہ ہے از نصر یقال انہزم عنہ ثم کر علیہ یعنی اس نے شکست دی، والمصدر کرورٌ بمعنی لوٹنا ومڑنا اور ما معنے میں مادام کے ہے اور اسی طرح مادار میں ؎ عصر المحیا بمعنی زندگی کا زمانہ اور اس سے مراد صبح اور شام ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں ؎ دارا یہ ماخوذ ہے دار الدَّوْرُ سے بمعنی حرکت وگھوم وچکر والجمع ادوار۔ اور دارا کی ضمیر عصرین کی طرف راجع ہے ؎ شرک محرکۃ بمعنی جال وپھندا والجمع شرکٌ واشراکٌ اور یہ ماخوذ ہے حبالۃ الصائد سے اور یہاں اس سے مراد موت کا جال اور پھندا ہے جس سے کوئی نہیں بچتا ہے ؎ کسری بفتح الکاف وکسرہا یہ نوشیرواں بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بن بہرام ہے جو نہایت عادل بادشاہ گذرا ہے اور کسری عام طور سے شاہان فارس کا لقب ہے والجمع اکاسرۃ واکاسر وکساسرۃ وکسورٌ ؎ دارا ہو دارا بن بہمن بن اسفندیار یہ بھی نہایت شان وشوکت کا بادشاہ تھا۔ اور یہ بادشاہ فارس کا نام ہے جس سے سکندر لڑا تھا ؎ اعتورتنا از افتعال بمعنی گھومنا ؎ جرعنی تجریع مصدر از تفعیل بمعنے تکلیف سے پلانا اور اس یہاں مراد قسم دلانا ہے ؎ الیمین الغموس بالارادہ جھوٹی قسم کیونکہ وہ گناہ ہے یا آگ میں ڈبو دیتی ہے ؎ الناموس (راز) ھو صاحب السر المطلع علی باطنک وایضا الناموس الوحی الشریعۃ والناموس الوحی الشریعۃ والناموس الاکبر جبرئیل علیہ السلام والناموس ایضا بیت الراھب یقال نمس السر ای کتمہ ونمس الرجل ای سارہ از ضرب والمصدر (نمسٌ) ؎ رعیت ای حفظت یقال رعی الامر جبکہ وہ حفاظت کرے ؎ ذمام بالکسر :

بمعنی حق عزت حرمت والجمع اذمۃ ۱۷؎ الملا بمعنی قوم کی جماعت واشراف قوم جن سے دلوں میں ہیبت طاری ہو ۱۸؎ فضیل سے مراد فضیل بن عیاض ہیں جو زہد اور تقویٰ اور عبادت میں مشہور تھے اور یہ ہارون رشید کے زمانہ میں تھے ۱۹؎ سدلت سدلٌ مصدر بمعنی لٹکانا از نصر وضرب یقال سدل الثوب اوالشعر جبکہ کپڑا یا بال لٹکائے اور یہاں اس سے مراد چھپانا ڈھانپنا ہے ۲۰؎ مخازی یہ مخزی کی جمع ہے بمعنے رسوائی اور فضیحت ۲۱؎ دابہ مصدر بمعنی حالت وعادت ۲۲؎ مصر ازافعال یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنے اصرار کرنے والا یقال اصَرّ علے الامر جبکہ وہ پختہ ارادہ کرے اور ثابت قدم رہے اور یہ اکثر برائی اور گناہوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۲۳؎ التدلیس یہ باب تفعیل سے مصدر ہے بمعنے دھوکا دینا یقال دلس البائع جبکہ وہ سامان کے عیب کو چھپائے ۲۴؎ مسرٌّ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے ازافعال یقال اسرالستر جبکہ وہ بھید چھپائے اور ظاہر کرے اور یہ دونوں معنی میں مستعمل اور یہاں معنے چھپانے کے ہیں ۲۵؎ الخندریس بمعنی پرانی شراب ۔

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ الْوَاسِطِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ اَلْجَأَنِيْ حُكْمُ دَهْرٍ قَاسِطٍ. اِلَى اَنْ اَنْتَجِعَ اَرْضَ وَاسِطٍ. فَقَصَدْتُهَا وَاَنَا لَا اَعْرِفُ بِهَا سَكَنًا. وَلَا اَمْلِكُ فِيْهَا مَسْكَنًا. وَلَمَّا حَلَلْتُهَا حُلُوْلَ الْحُوْتِ بِالْبَيْدَاءِ. وَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِى اللِّمَّةِ السَّوْدَاءِ. قَادَنِى الْحَظُّ النَّاقِصُ. وَالْجَدُّ النَّاكِصُ. اِلٰى خَانٍ يَنْزِلُهُ شُذَّاذُ الْاٰفَاقِ وَاَخْلَاطُ الرِّفَاقِ. وَهُوَ لِنَظَافَةِ مَكَانِهٖ. وَظَرَافَةِ سُكَّانِهٖ يُرَغِّبُ الْغَرِيْبَ فِىْ اِيْطَانِهٖ. وَيُنْسِيْهِ هَوٰى اَوْطَانِهٖ. فَاسْتَفْرَدْتُ مِنْهُ بِحُجْرَةٍ. وَلَمْ اُنَافِسْ فِىْ اُجْرَةٍ. فَمَا كَانَ اِلَّا كَلَمْحٍ طَرْفٍ. اَوْ خَطِّ حَرْفٍ. حَتّٰى سَمِعْتُ جَارِىْ بَيْتَ بَيْتَ. يَقُوْلُ لِنَزِيْلِهٖ فِى الْبَيْتِ قُمْ يَا بُنَىَّ لَا قَعَدَ جَدُّكَ. وَلَا قَامَ ضِدُّكَ.

الترجمۃ والمطالب

(انتیسویں مجلس جو واسطیہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ ظالم زمانہ کے فیصلہ سے تنگ آکر میں نے معاش کے سلسلہ میں شہر واسط کا قصد کیا لیکن وہاں نہ تو کوئی میرا واقف کار تھا اور نہ کوئی مکان میری ملکیت میں تھا۔ لیکن جب میں وہاں میدان (خشکی) کی مچھلی یا سیاہ گیسوؤں کے سفید بال کی طرح جا اترا تو مجھے کم نصیبی اور نصیبہ منحوس نے ایک سرائے میں جا اتارا جہاں اطراف سے مسافر اور مختلف قسم کے لوگ ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اس جگہ کی پاکیزگی اور رہنے والوں کی خوش طرافت مسافر کو ترغیب (خواہش) دلاتی تھی کہ وہ اپنا وطن یہیں بنائے اور وہ اپنے وطن مالوف کو بھول جائے۔ پس میں نے ایک تنہا کمرہ (حجرہ) لے لیا۔ اور میں نے اس کے کرایہ میں بخل سے کام نہ لیا (جو اس نے اس کا کرایہ بتایا میں نے اس کو منظور کر لیا) ابھی پلک جھپکنے یا ایک حرف لکھنے کے برابر ہی وقفہ گذرا تھا کہ میں نے اپنے برابر کے پڑوسی کو جو اس کے گھر میں اترنے والا تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے میرے پیارے بیٹے تو اٹھ بیٹھ تیرا نصیبہ پست نہ ہو (کم نہ ہو) اور خدا تیرے دشمن کو عزت نہ دے یا تجھ سے پہلے تیرا دشمن نہ اٹھے)۔

تشریح لغات

۱؎ الجأنی ای اضطرنی واحوجنی الجاء مصدر ازافعال بمعنی مجبور کرنا یقال الجاء فلان جبکہ وہ مضطر کرے اور مجبور کرے

۲؎ قاسط یہ قسط بالفتح سے ماخوذ ہے والمصدر قسط وقسوطٌ از ضرب بمعنی ظلم کرنا اور حق سے ہٹ جانا اور یہ صفت کا صیغہ ہے وفی التنزیل واما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا اور قسط بالکسر کے معنی انصاف کرتے کے ہیں۔ اور یہ نصر اور ضرب سے آتا ہے وفی التنزیل ان اللہ یحب المقسطین ای العادلین ۳؎ انتجع انتجاع مصدر از افتعال بمعنے چراگاہ کی تلاش میں جانا یا بخشش طلب کرنے کے لئے کسی کے پاس آنا ۴؎ واسط مدینۃ معروفۃ بین بغداد والبصرۃ ۵؎ سکنا یعنی وہ دوست جس کے پاس آرام اور انس حاصل ہو اس کے پاس ٹھیرنا اور ہر وہ چیز جس سے انس حاصل کیا جائے ۶؎ الحوت بالضم بمعنے مچھلی اور اس کا عام طور سے بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے والجمع حیتان واحوات وحوتۃ اور آسمان کے ایک برج کا بھی نام ہے ۷؎ البیداء بمعنی جنگل وبیابان والجمع بید وبیداوات ۸؎ الشعرۃ بالکسر بمعنی بال کا ایک ٹکڑا اور شعرۃ بالفتح بمعنے بال اور یہ واحد ہے والجمع شعرات ۹؎ اللمۃ بالکسر بالوں کی زلف جو کانوں کی لو سے متجاوز ہو اور پراگندہ بال والجمع لممٌ ولمامٌ ۱۰؎ قادنی از نصر والمصدر قودٌ وقیادۃ وقیادٌ ومقادۃ بمعنے کھینچنا یقال قاد الدابۃ جبکہ وہ چوپائے کو آگے سے کھینچے ۱۱؎ الحظ بمعنے نصیب وحصہ ودولت مندی ونیک بختی والجمع حظاظٌ وحظوظ واحظ ۱۲؎ الجد بمعنی نصیبہ وبزرگی وروزی ونہر کا کنارہ ۱۳؎ الناکص وھو فی الاصل الاحجام والرجوع یقال نکص عن الامر ای احجم عنہ ونکص علی عقبیہ ای رجع عما کان علیہ از نصر وضرب والمصدر نکص ونکوص ومنکصٌ اور اس کا استعمال عام طور سے خیر سے رجوع کے موقع پر ہوتا ہے اور شر سے نادر طور پر اور یہاں یہ معنی میں برگشتہ کے ہے وبین الناقص والناکص جناس مضارع وقد مر بیانہ ۱۴؎ خان بمعنے دکان سرائے والجمع خانات ۱۵؎ شذاذ بتشدید الذال الاولی یہ شاذ کی جمع ہے بمعنے نادر یکتا والشذاذ من الناس یعنی تھوڑے لوگ اور اسی سے ہے جاؤا شذاذاً یعنی تھوڑے لوگ آئے وہ لوگ جو کسی قوم میں ہوں اور ان کے قبیلہ سے نہ ہوں ویقال شذاذ الآفاق یعنی مسافر لوگ از نصر ۱۶؎ ایطانہ مصدر بمعنے وطن بنانا یقال اوطن بالمکان ایطانا جبکہ وہ اقامت کرے ۱۷؎ استفردت از استفعال استفراد مصدر بمعنے اکیلے رہنا یعنی ساتھیوں سے اپنے آپ کو نکالنا ۱۸؎ اجرۃ بمعنی مزدوری وکرایہ والجمع اجرٌ ۱۹؎ بیت بیت یہ دونوں مبنی علی الفتح ہیں جیسے خمسۃ عشر اور اس سے یہ مراد ہے کہ پڑوسی کا مکان میرے مکان سے ملا ہوا تھا یقال ہو جاری بیتَ بیتَ ای ملاصقا واصلہ جاری بیتٌ الی بیت او بیت لبیت ۲۰؎ لاتعد جدک یہ کلمہ دعائیہ ہے یعنی تیرا نصیبہ کم نہ ہو ۲۱؎ ولااقام جدک یعنی اللہ تیرے دشمن کو عزت نہ دے یعنی تیرا دشمن قوی اور زبردست نہ ہو۔؟

فَاسْتَصْحِبْ ذَا الْوَجْهِ الْبَدْرِيِّ۔ وَاللَّوْنِ الدُّرِّيِّ۔ وَالْاَصْلِ النَّقِيِّ۔ وَالْجِسْمِ الشَّقِيِّ۔ اَلَّذِيْ قُبِضَ۔ وَنُشِرَ۔ وَسُجِنَ وَشُهِرَ۔ وَسُقِيَ وَفُطِمَ۔ وَاُدْخِلَ النَّارَ بَعْدَ مَا لُطِمَ۔ ثُمَّ ارْكُضْ بِهٖ اِلَى السُّوْقِ۔ رَكْضَ الْمَشُوْقِ۔ فَقَايِضْ بِهِ اللَّائِحَ الْمُلْقِحَ۔ اَلْمُفْسِدَ الْمُصْلِحَ۔ اَلْمُكْمِدَ الْمُفْرِحَ۔ اَلْمُعْتِيَ الْمُرَوِّحَ۔ ذَا الزَّفِيْرِ الْمُحْرِقِ۔ وَالْجَنِيْنِ الْمُشْرِقِ۔ وَاللَّفْظِ الْمُقْنِعِ۔ وَالنَّيْلِ الْمُمْتِعِ۔ اَلَّذِيْ اِذَا طَرَقَ۔ رَعَدَ وَبَرَقَ۔ وَبَاحَ بِالْحُرَقِ۔ وَنَفَثَ فِي الْخِرَقِ۔ قَالَ فَلَمَّا قَرَّتْ شِقْشِقَةُ الْهَادِرِ۔ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا صَدَرُ الصَّادِرِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور تو اپنے ساتھ لے چاند جیسے مکھڑے والے موتی جیسے رنگ کی روٹی کو جس کی ذات پاک ہے اور جسم اس کا بدبخت ہے اور جس کو باندھا گیا مٹھی میں اور پھر اس کو پھیلایا گیا اور اس کو قید کیا گیا۔ اور اس کی شہرت دی گئی۔ اور پانی سے وہ سیراب کی گئی۔ پھر وہ پانی سے الگ کی گئی اور تھپیڑ مارنے کے بعد آگ میں، وہ داخل کی گئی اور دوڑتے ہوئے اس کو جلدی سے بازار کی طرف تم لے جاؤ جیسے عاشق معشوق کی طرف، دوڑتا ہے پس اس کے بدلے میں لا تو حاملہ کرنے والے فاسد کرنے والے اصلاح کرنے والے غمگین کرنے والے خوش کرنے

والے رنج پہنچانے والے آرام دینے والے اور دم جلا ہوا کھینچنے والے اور چمکدار پیسے والے (یعنی پتھر سے جو چنگاری نکلتی ہے وہ بچہ ہے) اور چقماق کی آواز کے وقت جو چنگاری نکلتی ہے وہ ہی کافی ہے۔ اور فائدہ پہنچانے والے (اس چقماق کو تم لے آؤ) جو ایسا ہو جب مارا جائے تو آواز کرے چمکے اور وہ گرمی کو ظاہر کرے (یعنی آگ پیدا ہو) اور کپڑے کے چیتھڑے میں وہ آگ پھونک دے۔ راوی کہتا ہے جب آواز کرنے والے کی آواز ٹھیر گئی (رک گئی) اور صرف نکلنے والے کا نکلنا ہی اس تعمیل حکم کے لئے باقی رہ گیا۔

تشریح لغات

لہ فاستصحب استصحاب مصدر از استفعال بمعنی ساتھی بنانا و ساتھی بننا ٢ہ الوجہ البدری یعنی وہ چیز جس کا چودہویں رات جیسا چاند روشن ہو اور یہاں اس سے مراد روٹی اور چپاتی ہے جو ماہ کامل جیسی گول اور صاف ہو ٣ہ اللون اللدی یعنی رنگ اور آب و تاب میں موتی جیسی ہے ٤ہ الاصل النقے یعنی نہایت عمدہ قسم کے گیہوں کی ہو۔ ٥ہ والجسم الشقی اور اس کا جسم بدبخت ہے اس واسطے کہ روٹی آگ پر پکائی جاتی ہے اور یہ اس کی بدبختی کی علامت ہے ٦ہ قبض قبض مصدر از ضرب بمعنی مٹھی بھر لینا کیونکہ روٹی پکاتے وقت اس کا پیڑا مٹھی میں بناتے ہیں ٧ہ نشر از ضرب ونصر یقال نشر الثوب جبکہ وہ پھیلائے والمصدر نشرا اور یہاں اس سے مراد روٹی کا پھیلانا اور بڑھانا ہے ٨ہ بحن بحن مصدر از نصر بمعنی قید کرنا اور یہاں اس سے مراد دسترخوان میں ڈھک کر رکھنا ہے ٩ہ شہر از فتح والمصدر شہر یقال شہرہ بکذا جبکہ مشہور کرے و شہر السیف جبکہ تلوار کو سونت کر بلند کرے اور یہاں اس سے مراد بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے جانا یہ اس کی شہرت ہے ١٠ہ سقی سقی مصدر از ضرب یقال سقی الرجل جبکہ وہ پلائے یعنی آٹا گوندھتے وقت اس کو پانی سے گوندھا جاتا ہے۔ ١١ہ فطم فطم مصدر از ضرب بمعنی دودھ چھڑانا اور یہاں اس سے مراد پانی نہ دینا ہے اس لئے کہ خمیر کے وقت پانی دیتے ہیں اور خمیر کے بعد پانی نہیں دیتے یہ فطام ہے ١٢ہ لطم از ضرب لطم مصدر بمعنی تھپیڑ مارنا جب روٹی بڑھائی جاتی ہے تو ایسا ہے گویا اس پر چانٹے اور تھپیڑ پڑ رہے ہیں۔ ١٣ہ ارکض یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از نصر والمصدر رکض بمعنی دوڑنا اور جلدی چلنا ١٤ہ الشوق یہ مفعول کا صیغہ ہے از نصر والمصدر شوق و تشواق بمعنے عاشق یقال شاق الحبیب الیہ جبکہ شوق دلائے ١٥ہ فقایض یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از مفاعلت والمصدر قیاس و مقایضۃ بمعنے تبادلہ کرنا یقال قایض فلانا بکذا جبکہ وہ تبادلہ کرے ١٦ہ الملاقح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے وہ اونٹنی جو حاملہ ہو سکے اور ملقح وہ نر اونٹ جو اس سے جفتی کرے اور یہاں لاقح سے مراد چقماق ہے جس میں آگ پوشیدہ ہوتی ہے اور ملقح سے مراد وہ دوسرا پتھر ہے جو اس پر ماریں جس سے آگ نکلے یعنی آگ کا پیدا کرنے والا ١٧ہ المفسد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال افساد مصدر بمعنی فساد کرنے والی کیونکہ اس سے جو آگ نکلتی ہے وہ جلا ڈالتی ہے ١٨ہ المصلح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی اصلاح کرنے والی یعنی اس آگ سے نفع حاصل کیا جاتا ہے ١٩ہ المکمد اکماد مصدر از افعال بمعنے غمگین کرنے والی یعنی آگ نفع بھی پہنچاتی ہے اور نقصان بھی ٢٠ہ المفرح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے خوش کرنے والی ٢١ہ المعنی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنے تکلیف اور رنج پہنچانے والا ٢٢ہ المروح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنی راحت دینے والا ٢٣ہ الزفیر مصدر از ضرب یقال زفرت النار جبکہ آگ سے بھڑکنے میں آواز نکلے والمصدر از فر ایضاً ٢٤ہ الجنین کنایۃ عما یتولد منہ بمعنی چنگاری اور شعلہ اس سے مراد ہیں۔ ٢٥ہ اللفظ اس لفظ سے وہ آواز مراد ہے جو چقماق سے آگ نکالتے وقت پیدا ہوتی ہے ٢٦ہ المقنع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی قناعت کرنے والا۔ اور بس کرنے والا ای الذی یکفی ای یخرج النار ٢٧ہ النیل یہ مصدر ہے بمعنی جو حاصل کیا جائے ای العطا راز ضرب ٢٨ہ الممتع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی فائدہ اور نفع اٹھانے والا ٢٩ہ طرق طرق مصدر از نصر یقال طرقہ طرقاً جبکہ وہ ہتھوڑا مارے ٣٠ہ رعد از فتح ونصر یقال رعد السحاب رعداً و رعوداً جبکہ بادل گڑگڑائے اور گرجے اور یہاں اس سے مراد آواز کرنا ہے ٣١ہ برق از نصر یقال برق البرق برقاً و برقاً و برقاناً و بریقاً جبکہ وہ ظاہر ہو و برق الشئی جبکہ وہ چمکے اور روشن ہو ٣٢ہ بالحرق یہ حرقہ کی جمع ہے بمعنے گرمی ٣٣ہ الخرق یہ خرقہ کی جمع ہے۔

(بمعنے چیتھڑا ای القطعۃ من الثوب) ۱۳ قرت از سمع وضرب یقال قر فی المکان او علی الامر قرارًا وقرورًا جبکہ قرار پکڑے اور ثابت رہے اور ٹھیرے ۱۵ شقشقۃ بالکسر بمعنی آواز اور اس کے اصل معنی یہ ہیں مستی کے وقت اونٹ کے منہ سے جو جھاگ نکلے والجمع شقاشق ۱۶ الھادر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال ہدر الحمام ہدرًا وتہدارًا جبکہ کبوتر کوکو کرے اور گٹکری کرے اور یہاں محض آواز کرنے والا یعنی متکلم مراد ہے ای لما سکت المتکلم ۱۷ الصادر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر وضرب والمصدر صدر ومصدر یقال صدر عن المکان وعن الماء جبکہ وہ واپس ہو وصدر الی المکان جبکہ وہ متوجہ ہو وصدر الرجل عن کذا جبکہ وہ واپس کرے وصدر صدورًا جبکہ پیدا حاصل اور واقع ہو یعنی اس نے فہرست گنوادی صرف تعمیل کرنے والے کا اب کام باقی رہ گیا ہے جو وہ اس کی تکمیل کرے۔

بَرَزَ فَتًى يَمِيسُ[۱]. وَمَا مَعَهُ اَنِيسٌ. فَرَاَيْتُهَا عُضْلَةً[۲] تَلْعَبُ بِالْعُقُوْلِ. وَتُغْرِيْ[۳] بِالدُّخُوْلِ فِي الْفُضُوْلِ[۴]. فَانْطَلَقْتُ فِيْ اِثْرِ الْغُلَامِ. لِاَخْبُرَ فَحْوٰى[۵] الْكَلَامِ. فَلَمْ يَزَلْ يَسْعٰى سَعْيَ الْعَفَارِيْتِ[۶]. وَيَتَفَقَّدُ نَضَائِدَ[۷] الْحَوَانِيْتِ. حَتّٰى انْتَهٰى عِنْدَ التَّرَوَاحِ. اِلٰى حِجَارَةِ الْقَدَّاحِ. فَنَاوَلَ بَائِعَهَا رَغِيْفًا وَتَنَاوَلَ مِنْهُ حَجَرًا لَطِيْفًا. فَعَجِبْتُ مِنْ فَطَانَةِ الْمُرْسِلِ وَالْمُرْسَلِ. وَعَلِمْتُ اَنَّهَا سَرُوْجِيَّةٌ وَاِنْ لَمْ اَسْاَلْ. وَمَا كَذَّبْتُ اَنْ بَادَرْتُ اِلَى الْخَانِ. مُنْطَلِقَ الْعِنَانِ. لِاَنْظُرَ كُنْهَ فَهْمِيْ. وَهَلْ قَرْطَسَ فِي التَّكَهُّنِ سَهْمِيْ. فَاِذَا اَنَا فِي الْفِرَاسَةِ فَارِسٌ. وَاَبُوْ زَيْدٍ بِوَصِيْدِ الْخَانِ جَالِسٌ. فَتَهَادَيْنَا بُشْرَى الْاِلْتِقَاءِ. وَتَقَارَضْنَا تَحِيَّةَ الْاَصْدِقَاءِ. ثُمَّ قَالَ مَا الَّذِيْ نَابَكَ. حَتّٰى زَايَلْتَ جَنَابَكَ.

الترجمۃ والمطالب

تو ایک جوان اتراتا ہوا اور ناز سے چلتا ہوا باہر آیا جس کے ساتھ کوئی ساتھی نہ تھا مجھے یقین تھا کہ یہ امر دشوار گذار عقلوں کے ساتھ کھیل کرے گا اور بیکار باتوں میں پڑنے کی ترغیب دے گا یہ سوچ کر کہ مقصد کلام کا پتہ لگانا چاہیئے میں بھی اس لڑکے کے پیچھے روانہ ہو گیا وہ لڑکا شیطانوں کی طرح برابر دوڑتا اور دکانوں کے سامانوں کو دیکھتا ہوا، پھرتا یہاں تک کہ شام کے وقت آگ نکالنے والے پتھر پر وہ پہنچا اور چقماق فروش کو چپاتی دے کر ایک عمدہ صاف پتھر اس نے خریدا میں بھیجنے والے اور قاصد دونوں کی سمجھ اور دانائی پر میں نے تعجب کیا۔ اور میں نے جان لیا کہ یہ واقعہ تو ابو زید سروجی کا ہے۔ اگرچہ میں نے کسی سے نہ پوچھا اور میں بلا توقف جلدی سے سرائے کی طرف جس طرح میں نے چاہا چل دیا تاکہ میں اپنی عقل کی گہرائی اور سمجھ کی حقیقت معلوم کروں، اور میرا پیشین گوئی کا تیر نشانہ پر بیٹھا دیا نہیں، پس ثابت ہو گیا کہ میں زیرکی کے میدان کا سوار ہوں اور ابو زید سرائے کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو ملاقات کی خوشی کا ہدیہ دیا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا۔ پھر ابو زید نے کہا کہ تمہیں کونسی چیز پیش آئی جو تم نے اپنے وطن کو چھوڑا۔

تشریح لغات

۱ یمیس از ضرب والمصدر میسٌ بمعنی ناز سے چلنا واتراکر چلنا ۲ عضلۃ بمعنی دشوار امر ومصیبت اور یہ عضل سے مشتق ہے بمعنی منع کرنا وتنگی کرنا از نصر والجمع عضلٌ وعضلٌ ۳ تغری از افعال بمعنی آمادہ کرنا وبھڑکانا والمصدر اغراءٌ ۴ الفضول بے کار بات اور لایعنی بات ۵ فحوی الفحوی والفحواء والفحواء من الکلام یعنی مضمون کلام والجمع فحاو ۶ العفاریت یہ عفریت کی جمع ہے بمعنے سخت خبیث وچالاک اور یہ انسان جنات اور شیاطین سب میں سے ہوتا ہے ۷ نضائد یہ نضیدۃ کی جمع ہے یعنے بھری ہوئی چیز

دیکھیے اور یہاں اس سے سامان مراد ہے ۵ الحوانیت یہ حانوت کی جمع ہے بمعنے دکان وشراب بیچنے والی کی دکان اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مستعمل ہے ۹ الرواح یہ مصدر ہے شام یا زوال آفتاب سے رات تک اور اس کے مقابلہ میں صباح آتا ہے ۱۰ حجارة القداح چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالی جاتے ۱۱ رغیفا گندھے ہوئے آٹے کا بڑا اور چپاتی روٹی والجمع ارغفة ورغف ورغفان ورُغیف ۱۲ قرطس از بعثہ جبکہ کاغذ پر نشانہ کا تیر لگے یقال قرطس جبکہ تیر کا نشانہ لگے اور یہ بعض آدمیوں کی عادت ہے کہ کاغذ پر نشانہ صحیح بٹھانے کی مشق کرتے ہیں اس لئے کاغذ کو نشانہ لگنے سے یہاں کنایہ کیا ہے ۱۳ التکہن مصدر از تفعل بمعنی کہانت وغیب کی باتیں بتلانا ۱۴ الفراسة مصدر از ضرب یقال فرس بالعین فراسةً جبکہ وہ ظاہر نظر سے باطن کو معلوم کرے ۱۵ فارس یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گھوڑا سوار اور گھوڑے والا والجمع فرسان وفوارس ۱۶ بوصید بمعنی چوکھٹ اور گھر کے سامنے کا صحن اور غار اور پہاڑ والجمع وصد ۱۷ تہادیا تہادی مصدر از تفاعل آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دینا ۱۸ تقارضا تقارض مصدر از تفاعل آپس میں ایک دوسرے کو قرض دینا یقال ہما متقارضان فی الثناء جبکہ ہر ایک اپنے ساتھی کی تعریف کرے ۱۹ نابک یہ ناب ینوب سے ہے از نصر والمصدر نوبٌ ونوبةٌ یقال ناب فلانا امرٌ جبکہ پیش آئے ۲۰ جنابک جناب کے معنی بارگاہ کے ہیں اور یہاں اس سے مراد شہر اور وطن ہے ۔

فَقُلْتُ دَهْرُهَا هَاضٍ ـ وَجَوْرُ فَاضٍ ـ فَقَالَ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْمَطَرَ مِنَ الْغَمَامِ ـ وَاَخْرَجَ الثَّمَرَ مِنَ الْاَکْمَامِ لَقَدْ فَسَدَ الزَّمَانُ ـ وَعَمَّ الْعُدْوَانُ ـ وَعُدِمَ الْمِعْوَانُ ـ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ـ فَکَیْفَ اَفْلَتَّ ـ وَعَلٰی اَیِّ وَصْفَیْکَ اَجْفَلْتَ ـ فَقُلْتُ اتَّخَذْتُ اللَّیْلَ قَمِیْصًا ـ وَاَدْلَجْتُ فِیْهِ خَمِیْصًا ـ فَاَطْرَقَ یَنْکُتُ فِی الْاَرْضِ ـ وَیُفَکِّرُ فِی ارْتِیَادِ الْقَرْضِ وَالْفَرْضِ ـ ثُمَّ اهْتَزَّ هِزَّةَ مَنْ اَکْثَبَهٗ قَنَصٌ ـ اَوْ بَدَتْ لَهٗ فُرَصٌ وَقَالَ قَدْ عَلِقَ بِقَلْبِیْ اَنْ تُصَاهِرَ مَنْ یَاْسُوْ جِرَاحَکَ ـ وَیَرِیْشُ جَنَاحَکَ ـ فَقُلْتُ وَکَیْفَ اَجْمَعُ بَیْنَ غُلٍّ وَقُلٍّ ـ

الترجمة والمطالب

پس میں نے کہا زمانہ نے شکستہ کر رکھا ہے اور مصائب بہت نازل ہو رہے ہیں پس اس نے کہا کہ بادلوں سے مینہ برسانے والے اور شگوفوں سے پھل نکالنے والے کی قسم بیشک زمانہ بگڑ گیا ہے اور زمانہ کا ظلم بڑھ گیا ہے اور مددگار معدوم ہو گئے اور اب صرف اللہ ہی مددگار رہ گیا ہے پس تو کس طرح اپنے وطن سے نکلا اور تم اپنی کن دو حالتوں درویشی یا مالداری یا اچھے اور برے یا رات اور دن یا سکون اور سرعت (میں جلدی سفر کئے چلے آرہے ہو تو میں نے جواب دیا کہ میں رات کا کرتہ پہن کر بھوکا چلا ہوں یہ سن کر سر جھکائے ہوئے زمین کریدتے ہوئے قرض اور عطیہ کی فکر کرنے لگا۔ پھر وہ یکایک ایسی خوشی میں جھومنے لگا جیسے شکار اس کے پاس نزدیک آگیا ہو یا اموال (غنیمت اس کے پاس آگئے ہوں اور بولا میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا ہے کہ تم ایسے کے داماد بنو جو تمہارے زخموں کی دوا کرے۔ اور تمہاری وہ مدد کرے (یعنی وہ تمہاری حالت ٹھیک کر دے) میں نے کہا طوق اور فقیری کو میں کس طرح جمع کروں۔

تشریح لغات

۱ ہاض ای کسر از ضرب والمصدر ہیض یقال ہاض فلان العظم جبکہ وہ جوڑنے کے بعد توڑے ۲ فاض از ضرب والمصدر فیض بمعنی عام ہونا اور کثرت سے بہنا اور جاری ہونا ۳ الاکمام یہ کم کی جمع ہے بمعنے غلاف شگوفہ والجمع اکمة وکمام واکامیم ایضا ۴ العدوان بمعنی خالص ظلم اور یہاں اس سے مصائب مراد ہے ۵ المعوان بکسر المیم بمعنے بہتر مددگار اور بہت مددگار والجمع معاوین ۶ افلت از افعال افلات مصدر بمعنی رہا ہونا چھوٹنا اور رہا کرنا وچھوڑنا ومجردہ از ضرب ۷ اجفلت از افعال

یقال اجفل البعیر جبکہ اونٹ بدکے اور بھاگے ومجردہ از نصر وضرب ۷ اتخذت اللیل قمیصا ای سرت فی اللیل وجعلت اللیل ساترًا مثل القمیص کیلا یرانی احد من اہل بلدی ۸ ادلجت ادلاج مصدر از افعال یقال ادلج القوم جبکہ پوری رات یا آخری حصہ میں چلے ۹ خمیصا بمعنے دبلے پیٹ ہونا یعنی پیٹ کا خالی ہونا از سمع وکرم ۱۰ ینکت از نصر والمصدر نکت یقال نکت الارض بقضیب او باصبع جبکہ وہ سوچ کی حالت میں چھڑی یا انگلی سے کریدے اور یہ عرب کی عادت ہے جبکہ کوئی مہم پیش آجاتی ہے تو اس کی سوچ اور فکر میں زمین کو کریدنے لگتے ہیں ۱۱ القرض جو مال تم کسی کو اس شرط پر دو کہ وہ وقت مقررہ پر تم کو واپس کردے والجمع قروض ۔ القرض یعنی کوئی چیز دینا بغیر عوض کے والجمع قروض وقراض ۱۲ اکثبہ از افعال یقال اکثب ای دنا ویقال اکثب الرجل والیہ ومنہ ولہ ای دنا منہ وکثب الشئی ای جمعہ وایضا اجتمع یتعدی ویلزم وکثب القوم ای اجتمعوا از نصر وضرب والمصدر کثب ۱۳ قنص محرکۃ بمعنے شکار والقناص بمعنے شکاری ۱۴ فرص یہ فرصۃ کی جمع ہے بمعنی باری اور یہ اسم ہے یقال جاءت فرصتک من السقی یعنی تمہاری باری آئی اور بمعنی وقت مناسب اور یہاں اس سے مراد غنیمت ہے ۱۵ تصاہر مصاہرت مصدر از مفاعلت یقال صاہرہم والیہم وفیہم جبکہ داماد بنے سسر بنے ۱۶ یاسو از نصر یقال اسا الجرح اسًا جبکہ وہ علاج کرے ۱۷ جراحک یہ جراحت کی جمع ہے بمعنی زخم اور اس کی جمع جراحات بھی آتی ہے ۱۸ یریش از ضرب یقال راش یریش ریشًا جبکہ وہ مال ومتاع جمع کرے ویقال راشہ جبکہ کھلائے پہنائے اور مدد کرے اور غنی بنائے وراشہ مالا جبکہ دے وراش من حالہ جبکہ درست کرے ۱۹ غل بضم الغین بمعنی ہتھکڑی یا طوق والجمع اغلال وغلول اور اس سے یہاں مراد بیوی ہے اس واسطے کہ وہ بھی مرد کے لئے ہتھکڑی اور اس کی گردن میں وہ طوق ہے اس لئے کہ وہ بیوی کو نہیں چھوڑ سکتا ہے ۲۰ قل بالضم بمعنے قلت مال وکم چیز اس سے مراد فقیری ہے اور جو فقیر ہو وہ کس طرح نکاح کرسکتا ہے ۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَرْغَبُ فِیْ صُلِّ ابْنِ صُلٍّ. فَقَالَ اَنَا الْمُشِیْرُ بِکَ وَاِلَیْکَ. وَالْوَکِیْلُ لَکَ وَعَلَیْکَ. مَعَ اَنَّ دِیْنَ الْقَوْمِ جَبْرُ الْکَسِیْرِ. وَفَکُّ الْاَسِیْرِ. وَاحْتِرَامُ الْعَشِیْرِ. وَاسْتِنْصَاحُ الْمُشِیْرِ. اِلَّا اَنَّهُمْ لَوْ خَطَبَ اِلَیْهِمْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ اَدْهَمَ. اَوْ جَبَلَةُ بْنُ الْاَیْهَمِ. لَمَا زَوَّجُوْهُ اِلَّا عَلٰی خَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. اِقْتِدَاءً بِمَا مَهَرَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَوْجَاتِهٖ. وَعَقَدَ بِهٖ اَنْکِحَةَ بَنَاتِهٖ. عَلٰی اَنَّکَ لَنْ تُطَالَبَ بِصَدَاقٍ. وَلَا تُلْجَاُ اِلٰی طَلَاقٍ. ثُمَّ اِنِّیْ سَاَخْطُبُ فِیْ مَوْقِفِ عَقْدِکَ. وَمَجْمَعِ حَشْدِکَ. خُطْبَةً لَمْ تَفْتُقْ رَتْقَ سَمْعٍ. وَلَا خُطِبَ بِمِثْلِهَا فِیْ جَمْعٍ. (قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ) فَاَزْدَهَانِیْ بِوَصْفِ الْخُطْبَةِ الْمَتْلُوَّةِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور کون شخص ہے جو گمنام ابن گمنام کی خواہش کرے گا پس اس نے کہا میں تجھے اونچے درجے پر پہنچاؤں گا اور تجھے میں بھیجواؤں گا اور تیرا وکیل بنوں گا (تاکہ تجھ کو بیوی ملے اور تیرے اوپر میں وکیل ہونگا تاکہ تو میرے حکم کو مانے) باوجودیکہ ان لوگوں کی عادت ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا ہے۔ (یعنی محتاجوں کی اصلاح کرنا ہے) اور قیدی کو رہا کرنا ہے اور شوہر کو بزرگ رکھنا ہے اور مشیر کو بھی خیر خواہ سمجھنا ہے تاہم اگر ان سے ابراہیم بن ادہم یا جبلہ بن الایہم بھی منگنی کریں تو ان مہروں کی پیروی کرتے ہوئے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کے مقرر فرمائے تھے اور جن مہروں پر صاحبزادیوں کے نکاح منعقد ہوئے تھے وہ کبھی

عہ مواہب لدنیہ کی پہلی اور تیسری جلد میں دلائل وغیرہ سے روایت ہے کہ ہمارے حضورؐ نے حضرت خدیجہؓ کو ساڑھے بارہ اوقیے سونے کے مہر میں دیئے اور مواہب میں یہ بھی بتایا ہے کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو ساڑھے بارہ اوقیے کے پانچ سو درہم ہوئے اور ایک درہم تخمیناً سوا چار آنہ کا اور ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور زرقانی نے ان سب روایات کی یوں تطبیق دی کہ اصل مہر جو ابوطالب نے باندھا تھا ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اور زیادہ کردیا ہو اور یہ مؤید ہے اس حدیث کے جو صحیح مسلم کتاب النکاح میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے الخ۔

بغیر پانچ سو درہم کے شادی نہ کریں گے لیکن تم سے نہ مہر مانگے جائیں گے۔ اور نہ تم طلاق دینے پر مجبور کئے جاؤ گے، پھر میں نکاح کی جگہ اور لوگوں کے مجمع میں ایسی تقریر کروں گا کہ کبھی اس جیسی تقریر نے کانوں کی گرہ نہ کھولی ہوگی۔ اور نہ کبھی ایسی تقریر مجمع میں کی گئی ہوگی۔ حارث بن ہمام کہتا ہے مجھے اس نے اپنی ہونے والی تقریر کی خوبی سے تعجب میں ڈال دیا (یا) ابھار دیا۔

تشریح لغات

[1] ضل بن ضل گمنام ابن گمنام جو گمراہی میں بھٹکتا پھرے ہذا مثل یضرب لمن لایعرف ہو ولا ابوہ [2] المشیر اشارہ مصدر پر اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی پہنچوانا یقال اشار اجبکہ وہ پہنچوائے از افعال ای اذکرک واعرفہم حتی یرغبوا الیک فی تزویج بناتہم [3] والوکیل لک ای اکون وکیلا من جہتک ومن جہۃ من یزوجک [4] جبر مصدر بمعنی ٹوٹے ہوئے کی درستی از نصر [5] الکسیر بمعنی ٹوٹا ہوا والجمع کسرٰی وکساریٰ اس سے مراد محتاج ہے [6] الاسیر بمعنے قیدی والجمع اسرٰی واسراء واساریٰ واساریٰ [7] العشیر بمعنے قبیلہ وقریب و دوست وزوج وزوجۃ والجمع عشراء [8] استنصاح مصدر از استفعال بمعنی خیر خواہ سمجھنا [9] خطب از نصر والمصدر خطبٌ وخطبۃ یقال خطب الفتاۃ جبکہ وہ منگنی کرے [10] ابراہیم ابواسحق ابراہیم بن ادہم بن اسحاق بلخی یہ ولیوں میں قطب گذرے ہیں جنہوں نے بادشاہی پر لات ماردی اور خدا کی عبادت میں اپنی بقیہ عمر گذاری [11] جبلۃ بن الایہم یہ شاہان غسان کے آخری بادشاہ تھے [12] مہر از فتح ونصر والمصدر مہر یقال مہر المراۃ جبکہ مہر دے یا مہر مقرر کرے ویقال امہرہا یعنی مہر کے بدلے میں کسی شخص سے نکاح کرے [13] زوجاتہ ہذا اشارۃ الی ماروی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لم یصدق امراۃ من نسائہ اکثر من اثنتی عشر اوقیۃ ونش وھذہ خمسمائۃ لان الاوقیۃ اربعون درہما والنش عشرون [14] بصداق بالفتح بمعنے مہر والجمع اصدقۃ وصدق [15] ولاتلجا الی طلاق یعنی طلاق دینے کی ضرورت نہ ہوگی اس لئے کہ عورت کو یا تو اس کی بداخلاقی یا اس کے عزیز و اقربا کی بداخلاقی کی وجہ سے یا نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے طلاق دی جاتی ہے اور یہاں یہ صورتیں نہیں ہیں [16] حشدک بمعنی جماعت والجمع حشودٌ یقال حشد الشیٔ جبکہ وہ جمع کرے از نصر وضرب [17] لم تفتق از نصر وضرب یقال فتق الشیٔ جبکہ وہ پھاڑے وفتق الثوب جبکہ کپڑے کی سیون توڑے وادھیڑے [18] رتق از نصر یقال رتق الثوب جبکہ جوڑے ورتق الفتق جبکہ وہ درست کرے والراتق بمعنے اصلاح کرنے والا ورتق بینہم جبکہ وہ درمیان میں صلح کرا دے ورتق الشیٔ جبکہ وہ بند کرے [19] سمع مصدر بمعنے سننے کا حاسہ۔ کان وسنی ہوئی بات وسنا ہوا ذکر والجمع اسماع واسمع [20] فازدہانی ای حرکنی وخرجنی یعنی مجھے تعجب میں ڈالا از افعال [21] الخطبۃ بالضم مصدر از نصر بمعنی وعظ کہنا تقریر کرنا لیکچر دینا وحاضرین کے سامنے خطبہ پڑھنا۔

دُوْنَ الْخِطْبَةِ الْمَجْلُوَّةِ۔ حَتّٰی قُلْتُ قَدْ وَكَلْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الْخَطْبَ۔ فَدَبِّرْهُ تَدْبِيْرَ مَنْ طَبَّ لِمَنْ حَبَّ فَنَهَضَ مُهَرْوِلًا۔ ثُمَّ عَادَ مُتَهَلِّلًا۔ وَقَالَ اَبْشِرْ بِاِعْتِبَابِ الدَّهْرِ۔ وَاخْتِلَابِ الدَّرِّ۔ فَقَدْ وُلِّيْتُ الْعَقْدَ وَالْفَلْتُ النَّقْدَ۔ وَكَانْ قَدْ۔ ثُمَّ اَخَذَنِیْ بِمُوَاعَدَةِ اَهْلِ الْخَانِ۔ وَاِعْدَادِ حَلْوَاءِ الْخِوَانِ۔ فَلَمَّا مَدَّ اللَّيْلُ اَطْنَابَهُ۔ وَاَغْلَقَ كُلُّ ذِیْ بَابٍ بَابَهُ۔ اَذَّنَ فِی الْجَمَاعَةِ۔ اَلَا احْضُرُوْا فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ۔ فَلَمْ يَبْقَ فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ لَبّٰى صَوْتَهُ۔ وَحَضَرَ بَيْتَهُ۔ فَلَمَّا اصْطَفُّوْا لَدَيْهِ۔ وَاجْتَمَعَ الشَّاهِدُ وَالْمَشْهُوْدُ عَلَيْهِ۔ جَعَلَ يَرْفَعُ الْاَصْطُرْلَابَ وَيَضَعُهُ وَيَلْحَظُ التَّقْوِيْمَ وَيَدَعُهُ اِلٰی اَنْ نَعَسَ الْقَوْمُ۔ وَغَشِيَ النَّوْمُ۔

الترجمۃ والمطالب

عورت کے بناؤ سنگھار کی زینت نے یہاں تک کہ میں نے اس سے کہہ دیا کہ یہ مہم میں نے تمہارے سپرد کر دی تم اس کو اس خوبی سے سرانجام دو جیسے کہ سمجھدار اپنے کسی دوست کے لئے انجام دیتا ہے۔ پس وہ کھڑا ہوا اس

حال میں کہ وہ جلدی کرنے والا تھا۔ پھر وہ لوٹا اس حال میں کہ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا اور اس نے کہا تجھے زمانہ کی خوشی اور دودھ دینا مبارک ہو (یعنی تمہاری حاجت برآئی) اور عقد نکاح میرے متعلق ہوگیا ہے اور مہر معجل کا بھی مجھے کفیل اور ضامن بنادیا گیا ہے خلاصہ یہ کہ معاملہ بالکل طے پاگیا ہے پھر وہ سرائے والوں سے وعدہ لینے اور حلوا یعنی وہ جو دسترخوان پر رکھا جائے وہ اس کی تیاری میں مصروف ہوگیا پس جبکہ رات نے اپنی طنابیں دڈوریاں) کھینچ لیں (یعنی رات کا وقت آگیا) اور ہر دروازے والے نے اپنا دروازہ بند کرلیا تو لوگوں میں اطلاع دی کہ آپ سب یہاں آکر موجود ہوں۔ چنانچہ کوئی نہ رہا جس نے دعوت کو نہ قبول کیا ہو (یعنی سب آنے کے لئے رضامند ہوگئے) اور اس کے گھر میں نہ آیا ہو جب سب لوگ اس کے پاس صف بستہ آموجود ہوئے اور گواہ (حاضرین کی جماعت) اور دولھا اور ولی بھی جمع ہوگئے تو اس نے یہ شروع کیا کہ کبھی تو وہ اضطرلاب اٹھاتا تھا۔ اور کبھی اس کو رکھ دیتا تھا۔ اور زائچہ دیکھتا تھا اور چھوڑ دیتا تھا یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے اور بالآخر کو نیند آہی گئی۔

تشریح لغات

۱ المجلوۃ یہ اسم مفعول کا صیغہ از نصر یقال جلا العروس علے زوجہا جلوۃ بتثلیث الجیم وجلاءً جبکہ وہ بناؤ سنگار کر کے پیش کرے ۲ الخطب مصدر بمعنی معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا عموماً بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے والجمع خطوب ۳ تدبیر من الخ ہذا مثل یضرب لطلب احتمال التعب فی الحاجۃ ۴ طب یقال طبہ ای داواہ وطب الرجل ای تأنی للامور وتلطف ومنہ المثل من احب طب ویقال اصنعہ صنعۃ من طب لمن حب او صنعۃ حاذق للانسان یحبہ از نصر وضرب والمصدر طب ۵ مہرولا اسم فاعل کا صیغہ از بعثر یقال ہرول جبکہ وہ تیز چلے دوڑے ۶ متہللا تہلل مصدر از تفعل یقال تہلل الوجہ او السحاب جبکہ چمک اٹھے ویقال تہلل فلان جبکہ وہ خوشی سے دمکتے ہوئے چہرے والا ہو ۷ باعتاب مصدر از افعال یقال اعتبہ جبکہ وہ ناراضی اور ملامت کو دور کرے و رضامند کرے یقال واعتب عنہ جبکہ وہ پھرے ۸ احتلاب مصدر از افتعال بمعنے دودھ دوہنا و نکالنا ۹ الدر مصدر بالفتح بمعنے دودھ و دودھ کی زیادتی وخوں و بالضم بمعنی بڑموتی اور احتلاب الدر سے مراد حاجت کا پوری ہونا ہے یعنی عقد نکاح ۱۰ النقد مصدر قیمت جو فوراً ادا کی جائے اور یہاں اس سے مراد مہر حاضر (یعنی معجل) ہے ۱۱ وکان قد ای وکان قد صلح الامر الذی ولیتہ و احضر المال وتیسر النکاح وتم الامر ای حصل المراد وھذا یقال عند تحقیق الامر والعلم بوقوعہ فحذف للدلالۃ الحال ۱۲ الحلواء والحلوی حلوا ومیٹھا میوہ والجمع حلاوی ۱۲ ۱۳ الخوان بکسر الخاء المعجمۃ وضمہا ای الطبق الذی یوضع علیہ الطعام (دسترخوان) والجمع اخونۃ وخون ۱۴ اطناب یہ طنب کی جمع ہے بمعنے خیمہ کی رسی اور یہاں اس سے مراد رات کا داخل ہونا ہے ۱۵ لبی از تفعیل تلبیۃ مصدر بمعنی جواب دینا لبیک کہنا ۱۶ اصطفوا اصطفاف مصدر از افتعال بمعنے صفوں میں کھڑا ہونا ۱۷ الشاہد سے مراد حاضرین کی جماعت ہے اور مشہود علیہ سے مراد زوج اور اس کا ولی ہے ۱۸ اصطرلاب ہو مقیاس النجوم والشمس ویعرف سیر الکواکب واول من صنع ھذا الشئ ہو لاب بن ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام فلما صنع ھذا الشکل وجئی بہ الی ادریس علیہ السلام فقال من سطر ھذا الاسطر فقیل لہ لاب فاضیف الی لاب ۱۹ التقویم جنتری جس میں سعد ونحس ساعتیں بتائی جائیں وجنم پترا و زائچہ والجمع تقادیم ۲۰ نعس از فتح ونصر یقال نعس الرجل جبکہ وہ اونگھے۔؟

فَقُلْتُ لَهُ يَا هٰذَا اَضِعِ الْفَاسَ فِي الرَّاسِ۔ وَخَلِّصِ النَّاسَ مِنَ النُّعَاسِ۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ثُمَّ انْتَشَطَ مِنْ عُقْلَةِ الْوُجُوْمِ۔ وَاَقْسَمَ بِالطُّوْرِ۔ وَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ۔ لَيَنْكَشِفَنَّ سِرُّ هٰذَا الْاَمْرِ الْمَسْتُوْرِ

بازکشادہ ۱۲ گرہ ۱۲ خاموشی ۱۲ ای کوہ طور ۱۲ لوح محفوظ ۱۲ آشکار میشود ۱۲ کار نہفتہ ۱۲

وَيَنْتَشِرَنَّ ذِكْرُهُ اِلٰى يَوْمِ النُّشُوْرِ۔ ثُمَّ اَنَّهُ جَثَا عَلٰى رُكْبَتِهِ۔ وَاسْتَرْعَى الْاَسْمَاعَ لِخُطْبَتِهِ۔ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْمَحْمُوْدِ۔ الْمَالِكِ الْوَدُوْدِ۔ مُصَوِّرِ كُلِّ مَوْلُوْدٍ۔ وَمَاٰلِ كُلِّ مَطْرُوْدٍ۔ سَاطِحِ الْمِهَادِ۔ وَمُوَطِّدِ الْاَوْطَادِ۔ وَمُرْسِلِ الْاَمْطَارِ وَمُسَهِّلِ الْاَوْطَارِ۔ عَالِمِ الْاَسْرَارِ وَمُدْرِكِهَا۔ وَمُدَمِّرِ الْاَمْلَاكِ وَمُهْلِكِهَا وَمُكَوِّرِ الدُّهُوْرِ وَمُكَرِّرِهَا۔

الترجمۃ والمطالب

بس اس سے میں نے کہا اے شخص تو اپنے سر میں کلہاڑی مارے اور لوگوں کو سونے سے نجات دیے پس کر اس نے ستاروں پر نظر ڈالی پھر وہ کھلا غم کی خاموشی کی گرہ سے اور کوہ طور اور قرآن یا لوح محفوظ کی قسم کھا کر کہنے لگا اس کام چھپے ہوئے کا بھید ضرور ظاہر ہوگا۔ اور اس کا قیامت تک تذکرہ زبان پر رہے گا اس کے بعد گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے اپنی تقریر کو چپ چاپ سننے کی درخواست کی اور کہنے لگا تمام تعریف صرف اللہ ہی کے لئے ہے جو بادشاہ ہے اور وہ ہی تعریف کے قابل ہے اور وہ مالک ہے اور درست رکھنے والا ہے اور ہر بچہ کی وہی صورت بنانے والا ہے اور ہر وہ شخص جس کو دھتکارا جائے یا علیحدہ کیا جائے اسی کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے اور وہ ہی زمین کو بچھانے والا ہے اور پہاڑوں کو مضبوط کرنے والا ہے اور بارش بھیجنے والا ہے اور حاجتوں کو آسان کرنے والا ہے (یعنی امید کو پوری کرنے والا ہے) اور بھیدوں کو وہ جاننے والا ہے اور احاطہ کرنے والا ہے دریا پانے والا ہے، اور بادشاہوں کو ہلاک اور برباد کرنے والا ہے اور زمانوں کو لپیٹنے والا (یعنی جمع کرنے والا) اور لوٹانے والا ہے۔

تشریح لغات

۱؎ ضع الفاس الخ یہ عام کہاوت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس بات کو قبول کر لو۔ اور بعض اس کا مطلب یہ کہتے ہیں فی الراس سے راس الخشبۃ مراد ہے جو شخص لکڑی پھاڑتا ہے وہ کلہاڑی کو سر پر اٹھا کر لکڑی پر نشان کر کے پھاڑتا ہے تو اس سے یہ مطلب نکلا کہ تو لوگوں کو انتظار میں مت رکھ۔ اور ان کو تکلیف مت دے جو تو اس کام کو کرنا چاہتا ہے اس کو تو کرلے اگرچہ وہ سخت کام ہو ۲؎ فنظر نظرۃ الخ عرب والے یہ جملہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ انسان اس کام کے کرنے میں متفکر ہو۔ اور اس کام کے کرنے کی تدبیر سوچے جیسے کہ قرآن پاک میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں فنظر نظرۃ فی النجوم ۳؎ انتشط انتشاط مصدر از انفعال بمعنی کھولنا یقال انتشط الحبل جبکہ وہ رسی کو کھولنے کے لئے کھینچے وانتشط الحبل رسی کا کھولنا ۴؎ عقلۃ بالضم جس سے باندھا جائے والجمع عقلٌ ۵؎ الوجوم مصدر از ضرب بمعنی خاموشی ۶؎ بالطور وہ پہاڑ جس کی طرف حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو آگ نظر آئی تھی۔ اور خدا کی جھلک نظر آئی ۷؎ الکتاب المسطور سے مراد قرآن ہے یا لوح محفوظ یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیاں مراد ہیں کہ ان پر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا وہ کتاب ہے جس میں اعمال لکھے جاتے ہیں یا توریت ہے یا وہ کتاب مقصود ہے جو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے واسطے لکھی ہے ۸؎ الامر المستور بمعنی پوشیدہ راز اور اس سے یہ مراد ہے کہ ان کو حلوا یا شیرینی اس لئے کھلانا ہے تاکہ وہ بے ہوش ہو جائیں اور یہ مال کو ان سے لیکر چپت بنے ۹؎ ینتشرن انتشار مصدر از انفعال بمعنی پھیلنا ۱۰؎ یوم النشور سے مراد قیامت کا دن ہے ۱۱؎ جثا ای برک کالبعیر از نصر وضرب زانو پر بیٹھنا والمصدر جثو وجثیٌ ۱۲؎ استرعی از استفعال استرعاءٌ مصدر یقال استرعاہ السمع جبکہ وہ توجہ کرنے کو کہے واسترعاہ الشیٔ کسی چیز کی حفاظت کرنے کے لئے کہنا ۱۳؎ الملک بمعنے بادشاہ والجمع ملوکٌ واملاک ۱۴؎ الودود بہت محبت کرنے والا (یعنی دوست رکھنے والا) ۱۵؎ مولود مفعول کا صیغہ ہے بمعنی چھوٹا بچہ والجمع موالید ۱۶؎ مآل بمعنے لوٹنے کی جگہ نتیجہ وانجام ۱۷؎ مطرود اسم مفعول کا صیغہ از نصر یقال طردہ طرداً وطرداً جبکہ دور کرے علیحدہ کرے اور دھتکارے وطردہ من بلاد وہ جبکہ وہ جلاوطن کرے وطرد الابل جبکہ وہ ادھر ادھر سے

جمع کرکے ہانکے ١٨ ساطح یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال سطح جبکہ بچھائے ١٩ المہاد بچھونا دلیست زمین دالجمع مہدٌ ومُهُدٌ وامهدۃٌ وفی التنزیل الم نجعل الارض مہادًا والی الارض کیف سطحت ٢٠ موطد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از تفعیل یقال وطدہ فتوطد اس نے اس کو مضبوط کیا پس وہ ہوگیا ٢١ الاطواد یہ طودٌ کی جمع ہے بمعنے پہاڑ وفی التنزیل کالطود العظیم ٢٢ الامطار یہ مطر کی جمع ہے بمعنے بارش ٢٣ الاوطار یہ وطر کی جمع ہے بمعنی حاجت ولا یبنی منہ فعل قال تعالیٰ فلما قضی زید منہا وطرا - ویقال تقضّی منہ وطرہ اداوطارہ ای نال منہ بغیتہ ٢٤ مدرکہا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنے پانے والا اور احاطہ کرنے والا ٢٥ مدمر از تفعیل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی لپیٹنے والا یقال کوّر العمامۃ جبکہ وہ سر پہ پگڑی باندھے وکوّر اللّٰہ اللَّیْلَ عَلَی النَّہَارِ جبکہ وہ ایک کو دوسرے میں داخل کرے ۔ زمانہ کے لپیٹنے سے مراد ایک کو دوسرے میں داخل کرنا ہے یا دن کی روشنی کا چلا جانا ہے یا زیادہ کرنا ہے واللہ اعلم ۔

وَمُوْرِدِ الْاُمُوْرِ وَمُصْدِرِهَا ۔ عَمَّ سَمَاحُهٗ وَكَمَلَ ۔ وَهَطَلَ رُكَامُهٗ وَهَمَلَ ۔ وَطَاوَعَ السُّؤْلَ وَالْاَمَلَ ۔ وَاَوْسَعَ الْمُرْمِلَ وَالْاَرْمَلَ ۔ اَحْمَدُهٗ حَمْدًا مَمْدُوْدًا مَدَاهُ ۔ وَاُوَحِّدُهٗ كَمَا وَحَّدَهُ الْاَوَّاهُ ۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ لِلْاُمَمِ سِوَاهُ ۔ وَلَا صَادِعَ لِمَا عَدَّلَهٗ وَسَوَّاهُ ۔ اَرْسَلَ مُحَمَّدًا عَلَمًا لِلْاِسْلَامِ ۔ وَاِمَامًا لِلْحُكَّامِ ۔ وَمُسَدِّدًا لِلرَّعَاعِ ۔ وَمُعَطِّلًا اَحْكَامَ وَدٍّ وَسُوَاعٍ ۔ اَعْلَمَ وَعَلَّمَ ۔ وَحَكَمَ وَاَحْكَمَ ۔ وَاَصَّلَ الْاُصُوْلَ وَمَهَّدَ ۔ وَاَكَّدَ الْوُعُوْدَ وَاَوْعَدَ ۔ وَاَصَلَ اللّٰهُ لَهُ الْاِكْرَامَ ۔ وَاَوْدَعَ رُوْحَهٗ دَارَ السَّلَامِ ۔ وَرَحِمَ اٰلَهٗ وَاَهْلَهُ الْكِرَامَ ۔ مَا لَمَعَ اٰلٌ ۔ وَمَلَعَ رَالٌ ۔

الترجمۃ والمطالب

اور چیزوں کو وہ لانے والا ہے اور لوٹانے والا ہے اس کی بخشش عام اور کامل ہے اور اس کا بادل (یعنی بخشش) پے درپے بہنے والا ہے اور بہتا ہے اور حاجت اور امید کو وہ برلاتا ہے اور مسکین اور بیوہ کو وہ مالدار بناتا ہے اور میں اس کی طویل اور بے انتہا حمد کرتا ہوں اور میں اس کو ایک ہی سمجھتا ہوں جیسے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس کو ایک ہی سمجھا اور وہی ایک خدا ہے اور مخلوق کے لئے اس کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں اور اس کے مہیا کئے ہوئے اور درست کئے ہوئے کے لئے کوئی تغیر کرنے والا نہیں اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کا پہاڑ (یا پیشوا یا نشان) اور حاکموں کا امام اور برے آدمیوں کے لئے اصلاح کرنے والا اور ود اور سواع (بتوں کے) احکام کو مٹانے والا بنا کر بھیجا ۔ اور آپ نے ان کو احکام شریعت بتلائے اور سکھلائے اور گناہوں سے روکا ۔ اور شریعت کے اصولوں کو مضبوط کیا ۔ اور اس کے اصول بیان کئے اور ان کو پھیلایا ۔ اور وعدوں کو مضبوط کیا ۔ اور آپ نے لوگوں کو خدا کے عذاب سے ڈرایا ۔ اور خدا تعالیٰ آپ کی بزرگی کو ہمیشہ قائم رکھے ۔ اور آپ کی روح مبارک کو جنت میں داخل کرے ۔ اور آپ کے آل اور عزیزوں بزرگوں پر رحمت نازل فرمائے جب تک کہ ریت چمکتا رہے اور شتر مرغ کا بچہ کودتا پھرے (قیامت تک) ۔

تشریح لغات

۱ مورد یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی لانے والا یعنی شروع کرنے والا ۲ مصدر یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی لوٹانے والا یقال اصدرہ عن کذا جبکہ واپس کرے ۳ ہطل از ضرب یقال ہطل المطر ہطلاً وہطلانًا وتہطالًا جبکہ متفرق طریقوں سے بڑی بڑی بوندوں والی لگاتار بارش ہو ۴ رکام بالضم تہ بتہ بادل یا ریت وغیرہ کا ڈھیر وفی التنزیل ثم یؤلف بینہ ثم یجعلہ رکاما ۵ ہمل از نصر وضرب ای دام قطرہا ومطرہا یقال ہملت السماء ای دام مطرہا

فی سکون و هملت عینه ای فاضت دسوعًا والمصدر همل وهمول وهملان و یقال هملت الابل ای ترکت سدی ای مسیبة لا تعمل ولا تستعمل لیلاً و نهارًا ومنه اهمله ای ترکه ولم یستعمل عمدًا او نسیانا واهمل امره ای لم یحکموا از سمع ۷؎ طاوع از مفاعلت مطاوعة مصدر یقال طاوع ای وافق ۸؎ السؤل السؤال والسول والسؤلة مایسئل والسّئال والسُؤلة والسُؤل کثیرا لسوال ۸؎ ادسع از افعال یقال ادسع جبکہ مال دار ہو ۹؎ المرمل اسم فاعل کا صیغہ از افعال یقال ارمل القوم جبکہ توشہ ختم ہو اور محتاج ہو ۱۰؎ الارمل مسکین اور وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو اور مرد جس کی بیوی مرگئی ہو در نڈوا والجمع ارامل وارا ملةٌ ۱۱؎ ممدودا یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر والمصدر مدٌّ یقال مدالشیٔ وبالشیٔ جبکہ پھیلائے اور کھینچے ومداللہ عمرہ جبکہ طویل کرے اور یہاں اس سے مراد بے انتہا ہے ۱۲؎ الاداہ بہت آہ کرنے والا یقال اوہ وتاوّہ جبکہ وہ دردمند ہو اور اس سے مراد حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں کما فی القرآن المجید ان ابراہیم لاواہ حلیم ۱۳؎ صادع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از فتح یقال صدع الشیٔ جبکہ وہ اس طرح پھاڑے کہ جدا نہ ہوا در متفرق کر دینا اور یہاں اس سے مراد بدلتے والا ہے ۱۴؎ عدلہ تعدیل مصدر از تفعیل بمعنی برابر کرنا عدلہ اور سواہ ان دونوں کے معنے ایک ہیں کقولہ تعالیٰ یا ایہا الانسان ما غرك بربك الکریم الذی خلقك فسوّاك فعدلك یعنی لاراد لحکمه وقضائه ۱۵؎ علما بمعنے جھنڈا وقوم کا سردار و کپڑے کا نقش والجمع اعلام وراستہ کا نشان واونچا پہاڑ وعلامت ونشان ومنارہ والجمع اعلام وعلام ۱۶؎ للرعاع بمعنے سفلہ از مردم یعنی کمین آدمی ومنہ یقال رعاع الناس بمعنی کمین آدمی ۱۷؎ معطلا از تفعیل یقال عطل الشیٔ جبکہ وہ بے کار چھوڑ دے۔ اور یہاں اس سے مراد مٹانے والے کے ہیں ۱۸؎ ودّ وسواع یہ دو بتوں کے نام ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں تھے اور ان دونوں کو معبود بنا رکھا تھا۔ ودکو معبود قبیلہ کلب نے بصورت مرد بنا رکھا تھا۔ اور سواع کو قبیلہ ہمدان نے بصورت عورت بنا رکھا تھا ۱۹؎ اعلم از افعال اعلام مصدر بمعنی بتلانا ای اخبرالناس لبشرائع الاعلام ۲۰؎ وعلم از تفعیل تعلیم مصدر بمعنی سکھانا و بتلانا ای علمهم احکام الشریعة ۲۱؎ حکم از نصر یقال حکمه عن کذا جبکہ منع کرے اور باز رکھے ای منع الناس عن المعاصی ۲۲؎ احکم از افعال احکام مصدر بمعنے مضبوط کرنا ای اتقن اصول الشریعة وفروعها۔ ۲۳؎ اصل از تفعیل یقال اصل جبکہ اصل بیان کرے ۲۴؎ مهد از تفعیل یقال مهد الفرش جبکہ وہ بچھائے اور یہاں اس سے پھیلانا مراد ہے ۲۵؎ ادعد از افعال ایعاد مصدر بمعنی وعدہ کرنا دھمکی دینا منہ یقال اوعدہ جبکہ دعدہ کرے۔ اور دھمکی دے ای خوف الناس من عذاب اللہ ۲۶؎ واصل مواصلة مصدر از مفاعلت بمعنے ہمیشگی کرنا ولگاتار کرنا وتعلق رکھنا واصل الشیٔ وفی الشیٔ جبکہ ہمیشہ کرے اور لگاتار کرے ۲۷؎ مالمع اس میں ما معنے میں مادام کے ہے اور لمع از فتح یقال لمع البرق لمعا ولمعانًا ولموعًا ولمیعًا وتلمعاعًا جبکہ بجلی چمکے اور روشن ہو ۲۸؎ آل بمعنی ریت یا وہ سرابی کیفیت جو چلچلاتی دھوپ میں زوال سے پہلے محسوس ہوتی ہے ۲۹؎ لمع از فتح ای اسرع دعدا وثب یقال ملعت الناقة ای اسرعت وخفت وایضا ملع الفصیل امه ای رضعها وملع الشاة ای سلخها والمراد ههنا المعنی الاول والمصدر ملعٌ ۳۰؎ رال یہ رالۃٌ کا مونث ہے بمعنی شترمرغ کا بچہ والجمع رئال وارؤلٌ وریلانٌ ورئالةٌ

وَطَلَعَ هِلَالٌ۔ وَسُمِعَ اِهْلَالٌ۔ اِعْمَلُوْا رَعَاكُمُ اللّٰهُ اَصْلَحَ الْاَعْمَالِ۔ وَاسْلُكُوْا مَسَالِكَ الْحَلَالِ وَاطَّرِحُوا الْحَرَامَ وَدَعُوْهُ۔ وَاسْمَعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَعُوْهُ۔ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَرَاعُوْهَا۔ وَعَاصُوا الْاَهْوَاءَ وَارْدَعُوْهَا وَصَاهِرُوْا لُحَمَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ۔ وَصَارِمُوْا رَهْطَ اللَّهْوِ وَالطَّمَعِ۔ وَمُصَاهِرُكُمْ اَطْهَرُ الْاَحْرَارِ مَوْلِدًا۔ وَاَسْرَاهُمْ سُؤْدَدًا۔ وَاَحْلَاهُمْ مَوْرِدًا۔ وَاَصَحُّهُمْ مَوْعِدًا۔ وَهَا هُوَ اَمَّكُمْ وَحَلَّ حَرَمَكُمْ۔ مُمْلِكًا عَرُوْسَكُمُ الْمُكَرَّمَةَ۔ وَمَاهِرًا لَهَا كَمَا مَهَرَ الرَّسُوْلُ اُمَّ سَلَمَةَ۔ وَهُوَ اَكْرَمُ صِهْرٍ اُوْدِعَ الْاَوْلَادَ۔ وَمُلِّكَ مَا اَرَادَ۔ وَمَا سَهَا مُمَلِّكُهٗ وَلَا وَهَمَ۔ وَلَا

وَكِسٌ مُلَاحِمُهٗ وَلَا وُصِمَ۔
ای ناقص ۱۲ ای لا عیب ۱۲

الترجمۃ والمطالب

اور جب تک کہ چاند نکلتا رہے اور جب تک کہ تلبیہ کی آواز یا مطلق آواز سنی جائیں تم اچھے اعمال کرو، خدا تمہاری حفاظت کرے۔ اور چلو تم حلال کے راستوں پر اور حرام کو ڈال دو، اور چھوڑ دو (یعنی فعل حرام اور برے راستوں کو تم اختیار نہ کرو) اور تم خدا کا حکم سنو اور اس کو محفوظ رکھو، اور تم صلہ رحمی کرو اور اس کی حفاظت کرو اور خواہشات نفسانی کی تم نافرمانی کرو، اور ان سے تم باز رہو اور نیک اور پرہیزگاروں کو تم داماد بناؤ (یعنی ان سے اپنی لڑکیوں کا نکاح کرو۔ اور لہو ولعب اور طمع والوں سے تم قطع تعلق کرو چنانچہ تمہارا داماد پیدائشی طور پر شریفوں کا شریف ہے اور سرداری کے اعتبار سے وہ بزرگتر ہے اور اخلاق کے اعتبار سے وہ بہت ہی اچھا ہے (یعنی عمدہ کلام والا ہے) اور اس کے وعدے زیادہ سچے ہیں اور تم کو یہ معلوم ہونا چاہئے اس نے تمہارا ارادہ کیا ہے اور وہ تمہارے گھر میں اترا ہے اس حال میں کہ وہ نکاح کی وجہ سے اپنی دلہن کو جو بزرگ و برتر ہے لینے والا ہے اور وہ مہر مقرر کرنے والا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سلمہؓ کا مقرر کیا تھا۔ اور وہ بہترین داماد ہے اور جس کی صلب میں اولاد ودیعت رکھی گئی ہے اور وہ جو چیز چاہتا ہے اس کا وہ مالک ہے نہ تو اس سے لڑکی بیاہنے والے سے چوک ہوئی اور نہ غلطی اور نہ دھوکا دیا گیا ہے داماد بنانے والا اور نہ وہ عیب لگایا گیا ہے۔

تشریح لغات

۱ه اہلال چاند دیکھتے وقت آواز کو بلند کرنا یا احرام کے وقت تلبیہ سے آواز کو بلند کرنا اور مقصد یہ ہے کہ دنیا میں جب تک آواز سنی جائے ۲ه اطرحوا اطراح مصدر از افتعال بمعنی ڈالنا و پھینکنا ۳ه دعوہ از ودع یدع یہ امر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی تم چھوڑ دو و فی التنزیل ما ودعک ربک بالتخفیف ای ما ترک ۴ه دعوہ اس میں واؤ عطف کا ہے اور یہ دُعیٰ سے امر ہے بمعنے یاد کرنا ۵ه راعوہا از مفاعلت مراعاۃ مصدر بمعنی حفاظت کرنا اور کسی کے حق کو محفوظ رکھنا ۶ه اردعوہا از فتح یقال ردعہ عن کذا ردعًا جبکہ روکے اور ہٹائے ۷ه صاہروا مصاہرت مصدر از مفاعلت بمعنی داماد بننا اور سسرا بننا یقال صاہو القوم و فی القوم وما ہو بہم القوم بہم والیہم و فیہم جبکہ داماد بنے ۸ه لحم یہ لحمۃ بضم اللام کی جمع ہے بمعنی رشتہ داری یعنی اطلبوا المزوجۃ اذا تزوجتم من قوم صالحین ۹ه صارموا مصارمت مصدر از مفاعلت بمعنی قطع تعلق کرنا ۱۰ه رہط بسکون الہاء و فتحہا بمعنی آدمی کی قوم اور قبیلہ اور تین سے دس تک کا گروہ اور جس میں کوئی عورت نہ ہو والجمع ارہط وارہاط ۱۱ه مصاہرکم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی داماد ای الذی یستزوج منکم و ہو الحارث بن ہمام ۱۲ه اطہر الاحرار یعنی وہ خالص ہے اصل اور نسب میں ۱۳ه اسراہم ای اشرفہم و افضلہم اور یہ ماخوذ ہے سرا یسرو سے جبکہ وہ سردار ہو ۱۴ه سودداً بمعنے سرداری و شرافت و بلند مرتبہ ۱۵ه موردًا بمعنی خلق ۱۶ه امکم از نصر یہ فعل ماضی کا صیغہ ہے ام مصدر بمعنے قصد کرنا ۱۷ه حرمکم مصدر ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے اور جس کی طرف سے مدافعت کی جائے۔ اور بمعنی مقدس اور یہاں اس سے مراد گھر ہے ۱۸ه مملکا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے املاک مصدر از افعال بمعنی نکاح کرنے والا یقال ملکہ المرأۃ جبکہ وہ نکاح کر لے ۱۹ه عروس بمعنی دولہا دلہن والجمع عرائس ۲۰ه المکرم اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل بمعنی بزرگ تر اور وہ چیز کہ عورت کے پاس نکاح سے پہلے بھیجی جائے ۲۱ه ماہرا یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال مہر المرأۃ ای اعطاہا المہر وامہرہا ای سمی

عه حضرت ام سلمہؓ کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس درہم کی تھی۔

لها المهر وعن ابی زید مهر المرأة وامهرها بمعنی والقیاس علی الاول ان یقال قرأ الها الا ان المراد ههنا تسمیة المهر لا اعطاؤها ۲۲؎ ام سلمۃ یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ۲۳؎ اودع از افعال یقال اودعہ الشئ جبکہ وہ کسی کے پاس امانت رکھے اودع الاولاد سے مطلب ہے کہ اچھے شوہر وہ ہیں کہ ان سے اولاد ہو ۲۴؎ ملک یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے از تفعیل یقال ملک الشئ جبکہ وہ مالک بنالے ۲۵؎ وما سہا اس میں ما کلمہ نافیہ ہے اور سہا یہ سہو سے ماخوذ ہے بمعنی غافل ہونا یقال سہا فی الامر وعن الامر جبکہ وہ غافل ہو از نصر ۲۶؎ مملکہ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی لڑکی بیاہنے والا از افعال ۲۷؎ لا دہم ای ماغلط فی تزویج بنتہ من ہذا الرجل از ضرب یقال دہم یہم فی الشئ وہما ایسی چیز کی طرف جانا جس کا ارادہ نہ ہو ووہم الشئ جبکہ خیال کرے اور تصور کرے ۲۸؎ وکس ای نقص وکس مصدر از ضرب بمعنے گھٹنا وکم ہونا وکس الشئ جبکہ وہ گھٹ لے ۲۹؎ ملا حمہ ای مصاہرہ نا ذا تزوجت بنت احد فانت ملاحمہ وہو ملاحمک ویقال لاحم بین الشیئین جبکہ وہ ایک دوسرے کو چپکائے ۳۰؎ وصم وصم مصدر از ضرب بمعنی عیب لگانا یقال وصم الشئ جبکہ وہ عیب لگائے۔

اَسْاَلُ اللّٰہَ لَکُمْ اِحْمَادَ وِصَالِہٖ۔ وَدَوَامَ اِسْعَادِہٖ۔ وَاَلْہَمَ کُلًّا اِصْلَاحَ حَالِہٖ۔ وَالْاِعْدَادَ لِمَعَادِہٖ۔ وَلَہُ الْحَمْدُ السَّرْمَدُ۔ وَالْمَدْحُ لِرَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ۔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِہِ الْبَدِیْعَۃِ النِّظَامِ۔ الْعَرِیَّۃِ مِنَ الْاِعْجَامِ۔ عَقَدَ الْعَقْدَ عَلَی الْخَمْسِ الْمِئِیْنَ۔ وَقَالَ لِیْ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ۔ ثُمَّ اَحْضَرَ الْحَلْوَاءَ الَّتِیْ کَانَ اَعَدَّہَا وَاَبْدَی الْاٰبِدَۃَ عِنْدَہَا۔ فَاَقْبَلَتْ اِقْبَالَ الْجَمَاعَۃِ عَلَیْہَا۔ وَکِدْتُ اَہْوِیْ بِیَدِیْ اِلَیْہَا۔ فَزَجَرَنِیْ عَنِ الْمُؤَاکَلَۃِ۔ وَاَنْہَضَنِیْ لِلْمُنَاوَلَۃِ۔ فَوَاللّٰہِ مَا کَانَ بِاَسْرَعَ مِنْ تَصَافُحِ الْاَجْفَانِ حَتّٰی خَرَّ الْقَوْمُ لِلْاَذْقَانِ۔ فَلَمَّا رَاَیْتُہُمْ کَاَعْجَازِ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ۔ اَوْکَصَرْعٰی بِنْتِ خَابِیَۃٍ۔ عَلِمْتُ اَنَّہَا اِحْدَی الْکُبَرِ۔ وَاُمُّ الْعِبَرِ۔ فَقُلْتُ لَہٗ یَا عُدَیَّ نَفْسِہٖ۔ وَعُبَیْدَ فَلْسِہٖ۔ اَاَعْدَدْتَ لِلْقَوْمِ حَلْوًا۔ اَمْ بَلْوٰی۔

الترجمۃ والمطالب

اور میں خدا سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ یہ تمہارا ملنا قابل تعریف اور مبارک ہو اور ہمیشہ نیک بختی رہے اور ہر ایک شخص کو اپنی اصلاح حالت اور آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے اور خدا ہی کے لئے ہمیشہ کی حمد ہے اور اس کی پیغمبر کی تعریف جن کا نام گرامی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے پس جبکہ وہ اپنے اس بے نقط خطبہ سے جس کی نادر ترتیب تھی فارغ ہوا تو اس نے پانچسو درہم پر نکاح اپنا کیا۔ اور اس نے مجھے رفاء اور بنین کی دعا دی پھر وہ تیار کیا ہوا حلوا لایا اور اس نے اس وقت عجیب قسم کی حرکت کی جماعت کے ساتھ میں بھی حلوے پر ہاتھ ڈالنے ہی والا تھا۔ پس اس نے مجھے روک دیا۔ اور اس نے مجھ کو حلوا دینے کے لئے اٹھالیا پس خدا کی قسم پلک جھپکتے ہی جھپکتے لوگ ٹھوڑیوں کے بل گرے جب میں نے یہ دیکھا کہ یہ سب کھجور کے درخت کی کھوکلی جڑ یا شرابیوں کی طرح بچھڑے ہوئے پڑے ہیں تو میں نے سمجھا کہ یہ کوئی بڑی مصیبت اور عبرتوں کی اصل (یا جڑ) ہے پس میں نے اس سے کہا اے اپنے نفس کے دشمن اور اپنے پیسہ کے غلام (لالچی) کیا تو نے قوم کے لئے حلوا تیار کیا ہے یا کوئی مصیبت۔

تشریح لغات

۱؎ احماد وصالہ اس ملنے کو اچھا اور مبارک کرے ۲؎ اصلاح حالہ ای بالتوبۃ والاستغفار ۳؎ الاعداد مصدر از افعال بمعنی تیاری یقال اعدہ للامر جبکہ وہ تیار کرے ۴؎ لمعادہ ای لاخرتہ یہ مصدر بمعنے لوٹنے کی جگہ ۵؎ السرمد الدائم یقال لیل سرمد ای لیل طویل والسرمدی الذی لا اول لہ ولا آخر ۶؎ الاعجام مصدر از افعال یقال اعجم الکتاب جبکہ وہ نقطے اور اعراب

لگائے ۵؎ بالرفاء ای بالموافقۃ والاجتماع والائتلاف اور یہ مشتق ہے رفات الثوب سے اذا صممت بعضہ الی بعض ولائمت بینهما بنساجۃ از نصر یقال هذا للمعرّس (جس کی شادی ہو) والباء متعلقۃ بفعل مضمر تقدیرہ لتکن اتواصلۃ بینهما بالرفاء والبنین اولیکن هذا العقد مقرونا بالرفاء والبنین ای بالاجتماع والائتلاف وکثرۃ البنین اور یہ جاہلیت میں نکاح کرنے والے کو دعا دیتے تھے تو ہمارے حضورؐ نے فرمایا اس کے بجائے یوں کہو خیر و برکت کے لئے بارک اللہ لک وبارک علیک ۸؎ الآبدہ عجیب و غریب معاملہ جس سے عقل حیران رہ جائے اور آدمی گھبرا جائے اور آبدہ کے معنے وحشی کے بھی آتے ہیں جیسا کہ وحشی غریب ہوتا ہے اسی طرح یہ خصلت بھی عجیب و غریب ہے اور اس کے یہ بھی معنی آتے ہیں وہ مصیبت کہ جس کا چرچا ہمیشہ (قیامت تک) رہے و بمعنی عجیب و نادر چیز والجمع اوابد ۹؎ اهوی از ضرب یقال هوی الشیٔ هویًا وهویًا وهویانًا جبکہ اوپر سے نیچے گرے اور یہاں اس سے مراد ڈالنا ہے ۱۰؎ المؤاکلۃ مصدر از مفاعلت بمعنے کھانا ۱۱؎ للمناولۃ مصدر از مفاعلت بمعنے دینا یعنی لوگوں کو حلوا دینا ۱۲؎ تصافح مصدر از تفاعل بمعنی پلک لگ جانا یقال تصافحت الاجفان جبکہ پلک جھپک جائے ۱۳؎ خر از نصر و ضرب یقال خرّ خرًّا وخرورًا جبکہ اوپر سے نیچے گرے وخرّ للہ ساجدًا جبکہ وہ سجدے میں گر پڑے وخرّ علیہ جبکہ غیر معلوم جگہ سے اچانک آپڑے ۱۴؎ للاذقان یہ ذقن کی جمع ہے، بمعنی ٹھوڑی ۱۵؎ اعجاز بمعنی جڑ یقال اعجاز النخل یعنی درخت خرما کی جڑیں ۱۶؎ خاویۃ یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال خوی البیت ای سقط وتهدم از ضرب والمصدر خواءً ۱۷؎ کصرعی یہ صریع کی جمع ہے صریع وہ شخص جس کو کوئی پچھاڑے اور وہ زمین پر گر جائے ۱۸؎ بنت خابیۃ الخابیۃ اور الخابیۃ کے معنے شراب کے مٹکے کے آتے ہیں والجمع الخوابی والخوابی اور بنت خابیۃ کے معنے شراب کے ہیں ۱۹؎ الکبر یہ کبریٰ کی جمع ہے اور یہ اکبر کا مونث ہے بمعنے بڑی مصیبت ۲۰؎ ام بمعنے کسی چیز کی اصل اور ماں والجمع امہات وامات ۲۱؎ یاعدی یہ عدو کی تصغیر بمعنی دشمن ۲۲؎ عبید یہ عبد کی تصغیر ہے بمعنے غلام ۲۳؎ بلوی بمعنی مصیبت و آزمائش والجمع بلایا۔

فَقَالَ لَمْ اَعُدُ اِلَّا خَبِيصَ الْبَنْجِ۔ فِيْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ۔ فَقُلْتُ اُقْسِمُ بِمَنْ اَطْلَعَهَا زُهْرًا۔ وَهَدٰى بِهَا السَّارِيْنَ طُرًّا۔ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا۔ وَاَبْقَيْتَ لَكَ فِي الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ ثُمَّ حِرْتُ فِكْرَةً فِيْ صَيُّوْرِ اَمْرِهٖ۔ وَخِيْفَةً مِنْ عَدْوٰى عُرِّهٖ۔ حَتّٰى طَارَتْ نَفْسِيْ شَعَاعًا۔ وَاُرْعِدَتْ فَرَائِصِيْ اِرْتِيَاعًا۔ فَلَمَّا رَاٰى اسْتِطَارَةَ فَرَقِيْ۔ وَاسْتِشَاطَةَ قَلَقِيْ۔ قَالَ مَا هٰذَا الْفِكْرُ الْمُرْمِضُ۔ وَالرَّوْعُ الْمُوْمِضُ۔ فَاِنْ يَكُنْ فِكْرُكَ فِيْ اَجَلِيْ مِنْ اَجْلِيْ۔ فَاَنَا الْاٰنَ اَرْتَعُ وَاَطْفِرُ۔ وَاَقْوٰى هٰذِهِ الْبُقْعَةُ مِنِّيْ وَاَقْفَرُ۔ وَكَمْ مِثْلِهَا فَارَقْتُهَا وَهِيَ تَصْفِرُ۔

الترجمۃ والمطالب پس اس نے کہا میں نے تو صرف بھنگ کا حلوا درخت خدنگ کے پیالوں میں تیار کیا ہے پس میں نے کہا اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے ستاروں کو چمکا کر رات میں چلنے والی جماعت کو راستہ دکھایا اور البتہ تحقیق کہ تم نے یہ نہایت نامناسب (خراب) حرکت کی ہے اور تم رسوائیوں میں یاد کر چھوڑ چلے ہو۔ پھر میری یہ حالت تھی کہ اس کام کے انجام کے سوچ میں میں حیران تھا۔ اور اس بڑھے ہوئے نقصان پہنچانے والے فعل سے میں ڈر رہا تھا۔ اور میرا نفس غم کی وجہ سے پراگندہ اور پریشان تھا، اور ڈر کی وجہ سے میرے کاندھوں کا گوشت کانپ رہا تھا۔ جب اس نے میرے خوف کی پریشانی اور میری بہت زیادہ بیقراری کو دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ تکلیف دینے والی فکر اور حیران کرنے والا خوف جو ظاہر ہو رہا ہے وہ کیوں ہے اگر تجھے میرے قصور اور میری

برائی پر فکر ہے تو میں ابھی کود تا ہوں۔ اور اس جگہ کو خالی کئے۔ اور چھوڑے جاتا ہوں۔ اور میں تو ایسی کتنی جگہوں پر چیختا چلاتا ہوا چھوڑ کر چلا گیا ہوں۔

تشریح لغات

لہ خبیص یہ ایک قسم کے حلوے کا نام ہے جس میں گھی و آٹا و شہد ملا کر پکایا جاتا ہے لہ البنج یہ بھنگ کا معرب ہے یہ منشیات میں سے ہے سلہ صحاف بالکسر یہ صحفۃ کی جمع ہے بمعنے کھانے کا پیالہ کلہ الخلنج یہ خدنگ کا معرب ہے یہ ایک درخت کا نام ہے جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں ۵ہ اطلعہا الضمیر مبہم یفسرہ زہرا لہ زہرا بمعنے ستارے چمکنے والے از فتح شہ طرا بالضم بمعنی سب یقال جاؤ اطراً یعنی سب آئے ۵ہ نکرا بالضم مصدر بمعنی چالاکی و تیز فہمی و برا کام و بہت برا کام ۹ہ المخزیات یہ مخزیۃ کی جمع ہے از افعال یقال اخزاہ جبکہ شرمندگی میں ڈالے اور ذلیل کرے نلہ ذکرا مصدر بمعنی شہرت و یادگار و ذکر الیت اور مرنے کے بعد لوگوں کی زبان پر نام باقی رہنا اور یہاں اس سے مراد ذلت کے ساتھ اس کا نام مشہور ہوتا ہے للہ صیور بمعنی عقل رائے اور صیورۃ کے معنی انجام کار کے ہیں کلہ عدوی، بیمار کا اپنے ساتھ پڑوسی میں چلا جانا سلہ عرۃ مصدر از نصر و ضرب بمعنی خارش و کھجلی کلہ شعاعا بالفتح ای متفرقا غما و ہما (ہر بکھری ہوئی چیز) یقال ضربت بالعصا علی الحائط فتطایرت شعاعًا یعنی میں نے لاٹھی کو دیوار پر دے مارا جس کی وجہ سے لاٹھی کے چیتھڑے اڑ گئے و ذہب القوم شعاعًا یعنی قوم بکھر گئی و طار قلبہ شعاعًا یعنی اس کا دل غموں کی وجہ سے پراگندہ ہو گیا ۵لہ ارعدت ارعاد مصدر از افعال بمعنی کانپنا و اعلم ان الرعدۃ للخائف والرعشۃ للشیخ الکبیر ومد من الخمر والقفقفۃ من یجد البرد الشدید والعلز للمریض والمریض علی شئی یریدہ والزمع للمدھوش والمخاطر للہ فرائص یہ فریصۃ کی جمع ہے وہی لحم تحت الکتف یتحرک ہذا اللحم اذا خاف الرجل کلہ ارتیاعا مصدر از افتعال بمعنے ڈر و گھبراہٹ شلہ استطارۃ فرقی ای انتشار خوفی فرق یہ مصدر ہے بمعنی گھبراہٹ اور استطارۃ مصدر از استفعال بمعنی پراگندگی واڑنا ۹لہ استشاطۃ مصدر از استفعال بمعنی سخت اور زیادتی نلہ المرمض یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال ای المحرق اور یہ رمض سے مشتق ہے۔ ای اذا احرق ویقال رمض النہار ای اشتد حرہ و رمض للامر ای احترق لہ غیظا از سمع والمصدر رمض والرمضاء الشدید الحر و منہ الرمضان للہ الموبص یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال اور یہ مشتق ہے اومض سے ای اذا اشار بالعین یعنی الخوف الذی یظہر اثرہ فی الوجہ والعین کلہ فی اجلی ای فی شری و جنا یتی یقال اجل علیہ اجلاً بالسکون اذا جرّ علیہ جریرۃ از نصر والمصدر اجل وایضًا اجل من سمع معناہ تاخر ۲۳لہ من اجلی ای لاجلی ای من خوف ان یصیبنی ضر یقال فعلت ہذا من اجلک ای خوفًا من طوق ضرر علیک ۲۴لہ ارتع از فتح یقال رتعت الماشیۃ اذا خرجت الی المرعی واکلت ماشاءت ۲۵لہ اطفر ای اثب واقفز یقال طفر ای وثب فی ارتفاع کما یثب الانسان علی الحائط ماوراءہ از ضرب والمصدر طفر و طفور ۲۶لہ اقوی از افعال یقال اقوی البقعۃ جبکہ وہ خالی کرنا ہے ۲۷لہ اقفر از افعال یقال اقفر العظم جبکہ وہ ہڈی بچوڑ کے صاف کر دے۔ اور یہاں اس سے مراد اپنے آپ کو اس شہر سے خالی کرنا ہے۔ ۲۸لہ وکم مثلہا فارقتہا الخ یہ بیت کا مصرعہ ہے اور جس کا اول یہ ہے۔ فابت الی فہم ولم اک آئبا۔ وکم مثلہا فارقتہا وھی تصفر۔ ھذا البیت من قصیدۃ قالہا تابط شرًا اور اس کا قصہ یہ ہے تابط شرا پہاڑ پر شہد کی تلاش میں گیا۔ اس کے دشمن پہاڑ کے نیچے آموجود ہوئے تاکہ راستہ میں اس کا صفایا کر دیں یعنی مار ڈالیں اس نے ان کو دیکھ لیا تو یہ حیران رہ گیا اس نے اپنی مشک کو بغل میں رکھا تاکہ پیٹ پر کوئی خراش نہ ہو اور یہ پہلو کے بل پیٹ پر لیٹ گیا۔ اور پہاڑ پر سے یہ لڑھکتا ہوا زمین کے نیچے پہنچ گیا جب یہ اپنے گھر میں پہنچا تو اس نے یہ کہا فابت الی فہم الخ یعنی میں اپنے قبیلہ فہم میں اپنے دشمنوں سے بچ کر چلا آیا اور مجھے صحیح و سالم آنے کی کوئی امید ہی نہ تھی ۲۹لہ تصفر از ضرب المصدر صفیر بمعنے ہونٹوں سے سیٹی بجانا اور یہاں اس سے مراد چیخنا اور چلانا ہے۔

وَاِنْ يَكُنْ نَظَرًا لِنَفْسِكَ. وَحَذَرًا مِنْ حَبْسِكَ. فَتَنَاوَلْ فُضَالَةَ الْخَبِيْصِ. وَطِبْ نَفْسًا عَنِ الْقَمِيْصِ. حَتّٰى تَأْمَنَ الْمُسْتَعْدِيْ. وَالْمُعْدِيْ. وَيَتَمَهَّدَ لَكَ الْمُقَامُ بَعْدِيْ. وَاِلَّا فَالْمَفَرَّ الْمَفَرَّ. قَبْلَ اَنْ تُسْحَبَ وَتُجَرَّ. ثُمَّ عَمِيْدَ لِاسْتِخْرَاجِ مَا فِي الْبُيُوْتِ. مِنَ الْاَكْيَاسِ وَالتُّخُوْتِ. وَجَعَلَ يَسْتَخْلِصُ خَالِصَةَ كُلِّ مَخْزُوْنٍ. وَنُخْبَةَ كُلِّ مَذْرُوْعٍ وَمَوْزُوْنٍ. حَتّٰى غَادَرَ مَا اَلْغَاهُ فَخَّةً كَعَظْمٍ اُسْتُخْرِجَ مُخُّهُ. فَلَمَّا هَمَّنَ مَا اصْطَفَاهُ وَزَرَّمَ. وَشَمَّرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَتَحَزَّمَ. اَقْبَلَ عَلٰى اِقْبَالَ مَنْ لَبِسَ الصَّفَاقَةَ. وَخَلَعَ الصَّدَاقَةَ. وَقَالَ هَلْ لَكَ فِي الْمُصَاحَبَةِ اِلَى الْبَطِيْحَةِ لِاُزَوِّجَكَ بِاُخْرٰى مَلِيْحَةٍ.

الترجمۃ والمطالب

اور اگر تمہیں اپنی جان کا خوف ہے اور اپنے قید ہونے کا ڈر ہے تو حلوے میں سے بچا کھچا کھالو، اور تم اپنے جی میں خوش ہولو اور اپنے کرتے سے ہاتھ دھولو تاکہ حاکم اور مستغیث سے بے خوف رہو۔ اور میرے بعد تمہارے لئے یہاں ٹھہرنا آسان ہو جائے ورنہ اس سے پہلے کہ تم کھینچے جاؤ اور گھسیٹے جاؤ چلتے بنو پھر ابوزید نے اپنی کوٹھڑیوں میں رکھی ہوئی تھیلیوں اور صندوقوں کا ارادہ کیا یعنی ہر پوشیدہ چیزوں میں سے بہتر اور ہر ناپ اور تول والی چیزوں میں سے نفیس عمدہ چھانٹ کر اپنے جال سے بچی ہوئی چیز کو اس نے اس ہڈی جیسا بنا کر چھوڑ دیا جس سے گودا نکال لیا گیا ہو۔ جب وہ منتخب مال کو ہمیانی میں جمع کر چکا اور آستین چڑھا کر اپنی گٹھڑی باندھ چکا اور اپنی کمر کس کر وہ میری طرف بے حیائی سے اور سچائی کو نکال کر متوجہ ہوا اور یہ کہنے لگا کہ تم شہر بطیحہ تک میرے ساتھ چلو میں کسی اور خوبصورت نمکین سے تمہیں ملانے کی ترکیب کروں۔

تشریح لغات

1 فتناول یہ امر حاضر کا صیغہ ہے از تفاعل مناولہ مصدر بمعنی لینا اور یہاں اس سے مراد کھانا ہے۔ 2 طب یہ امر حاضر کا صیغہ ہے طاب یطیب سے بمعنے خوش ہونا اچھا ہونا، اور عمدہ ہونا از ضرب 3 المستعدی وہو الذی یستغیث بالعدوان علے من ظلمہ یعنی المظلوم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از استفعال یقال استعدیت الحاکم فاعدانی ای استغثتہ فاغاثنی 4 المعدی یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال اور یہ عدوان سے ماخوذ ہے یعنی ظالم یقال اعدی علیہ جبکہ ظلم کرے 5 یتمہد تمہد مصدر از تفعل یقال تمہد الفراش جبکہ وہ بستر بچھائے وتمہد لہ الامر جبکہ وہ آسان ہوں وتمہید ارجل جبکہ وہ قادر ہو 6 المقام بضم المیم بمعنی کھڑا ہونا اور کھڑے ہونے کی جگہ اور کھڑے ہونے کا زمانہ وبفتح المیم بمعنے کھڑے ہونے کی جگہ ومرتبہ 7 المفر بمعنے بھاگنے کی جگہ از ضرب ای وان لم یوافقہم فاقصد الفرار 8 تسحب سحب مصدر از فتح بمعنے زمین پر گھسیٹنا و کھینچے جانا 9 الاکیاس یہ کیس کی جمع ہے بمعنے تھیلی اور اس کی جمع کیسۃٌ بھی آتی ہے 10 التخوت یہ تخت کی جمع ہے بمعنی جامہ دان گٹھڑی، وبمعنے تخت اور اس سے مراد صندوق ہے 11 مخزون یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر یقال خزن المال خزنًا جبکہ وہ ذخیرہ کرے اور جمع کرے اور یہاں اس سے عمدہ چیزیں مراد ہیں 12 نخبۃ بسکون الخاء وفتحہا بمعنے چنا ہوا والجمع نخبٌ ای المختار الخالص 13 مذروع یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ذرع مصدر یقال ذرع الثوب جبکہ وہ ذراع سے ناپے از فتح 14 موزون یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از وزن یزن (ضرب) یقال وزن الشئ جبکہ وہ تولے 15 غادر یہ مفاعلت سے ہے مغادرۃ مصدر بمعنی چھوڑنا 16 فخہ بفتح الفاء بمعنے جال والجمع فخاخٌ وفخوخٌ 17 عظم بمعنی ہڈی والجمع اعظم وعظامٌ وعظامۃ 18 مخہ ہڈی کا گودا وبھیجا والجمع مخاخٌ ومخۃٌ 19 ہمن از تفعل یقال ہمن الشئ اے جعلہ فی الہمیان یعنی ہمیانی میں باندھا 20 اصطفٰے از افتعال اصطفاءٌ

مصدر یقال اصطفے المال جبکہ وہ چنے اور پسند کرے ۱۸ رزم از تفعیل یقال رزم الثیاب ترزیما اذا جمع الثیاب و شد بعضھا علی بعض حتی صار قد ررزمۃ (گٹھڑی) یعنی کپڑوں کی گٹھڑی بنالے و رزم الشیٔ ای جمعہ و شدہ و رزم بالشیٔ ای اخذ بہ درزم علی عدوہ ای غلبہ از نصر والمصدر رزم ۲۳ شمر از تفعیل یقال شمر الشیٔ جبکہ وہ سمیٹے و شمر عن ساقیہ جبکہ وہ اٹھائے و شمر للامر جبکہ وہ رسی وغیرہ سے کس کسے ۲۴ الصفاقۃ بمعنی بے حیائی اور بے شرمی یقال رجل صفیق الوجہ ای عدیم الحیاء و یقال صفق الرجل ای کان وقیحا والیضا صفق الثوب جبکہ کپڑا گف ہو از کرم والمصدر الصفاقۃ ۲۵ خلع از فتح والمصدر خلع یقال خلع الشیٔ جبکہ وہ اتارے اور نکالے ۲۶ الصداقۃ بمعنی سچی دوستی ۲۷ ہل لک ای ہل لک رغبتہ فی ان تصاحبنی الے بلد بطیحۃ ۲۸ البطیحۃ یہ ایک شہر کا نام ہے جو واسط کے اطراف میں ہے ۲۹ باخری ای بامرأۃ اخری ۳۰ ملیحہ یہ ملیح کا مؤنث ہے بمعنی خوبصورت والجمع ملاحٌ و املاحٌ ۔

فَاَقْسَمْتُ لَہٗ بِالَّذِیْ جَعَلَہٗ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کَانَ ۔ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِمَّنْ مَانَ فِیْ خَانٍ ۔ اِنَّہٗ لَا قِبَلَ لِیْ بِنِکَاحِ حُرَّتَیْنِ ۔ وَمُعَاشَرَۃِ ضَرَّتَیْنِ ۔ ثُمَّ قُلْتُ لَہٗ قَوْلَ الْمُتَطَبِّعِ بِطِبَاعِہٖ ۔ اَلْکَائِلِ لَہٗ بِصَاعِہٖ ۔ قَدْ کَفَتْنِیَ الْاُوْلٰی فَخْرًا فَاطْلُبْ اٰخَرَ لِلْاُخْرٰی ۔ فَتَبَسَّمَ مِنْ کَلَامِیْ ۔ وَدَلَفَ اِلٰی لِتِزَامِیْ ۔ فَلَوَیْتُ عَنْہُ عِذَارِیْ ۔ وَاَبْدَیْتُ لَہُ اِزْوِرَارِیْ ۔ فَلَمَّا اَبْصَرَ بِانْقِبَاضِیْ وَتَجَلّٰی لَہٗ اِعْرَاضِیْ ۔ اَنْشَدَ ؎

یَا صَارِمًا عَنِّیَ الْمَوَدَّۃَ وَالزَّمَانُ لَہٗ صُرُوْفٌ
وَمُعَنِّفِیْ فِیْ فَضْحِ مَنْ جَاوَزْتُ تَعْنِیْفَ الْعَسُوْفِ
لَا تَلْحَنِیْ فِیْمَا اَتَیْتُ فَاِنَّنِیْ بِھِمْ عَرُوْفٌ

الترجمۃ والمطالب

پس میں نے کہا اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے جناب سیدنا عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بابرکت بنایا جہاں کہیں بھی وہ ہوں اور آپ کو ان لوگوں میں جو سرائے میں ہوں خیانت کرنے والا نہیں بنایا جیسا کہ تو خائن اور دغاباز ہے اور مجھ میں دو عورتوں سے نکاح اور دو سوتنوں کے ساتھ رکھنے کی طاقت نہیں ہے پھر میں اس کی عادت سے اپنی عادت کو اس جیسی بنا کر اور اس کو اسی پیمانے سے ناپتے ہوئے (یعنی مذاق کا جواب مذاق سے دیتے ہوئے) کہنے لگا مجھے فخر کے لئے پہلی ہی عورت کافی ہے اب کسی دوسرے مرد کو دوسری عورت کے لئے ڈھونڈ لو۔ میرے اس کلام کو سن کر وہ مسکرایا اور مجھ سے وہ چپٹنے اور معانقہ کے لئے آگے بڑھا، پس میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ اور میں نے اعراض ظاہر کیا جب اس نے میری حالت بدلی ہوئی دیکھی اور میرا منہ پھیرنا (اعراض کرنا) اس پر ظاہر ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھنے لگا ؎

اے وہ شخص جس نے مجھ سے محبت کو قطع کیا۔ اور حالانکہ زمانہ کے لئے بھی خود حوادثات ہیں (یعنی یہ تیرا منہ پھیرنا یہ بھی زمانہ کے انقلابات میں سے ہے) اور میں نے تو اپنے پڑوسیوں کو رسوا کیا ہے نہ کہ تم کو مگر تم مجھے نہایت ظالم کی طرح ملامت کر رہے ہو۔ اور مجھے اس فعل پر تم ملامت نہ کرو، کیونکہ میں ان لوگوں سے خوب واقف ہوں (وہ تو اسی لائق تھے)۔

تشریح لغات

۱ فاقسمت لہ ای لابی زید ۲ جعلہ مبارکا اس سے مراد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور قرآن پاک میں ہے وجعلنی مبارکا اینما کنت (ترجمہ) اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں۔ اور آپ آسمان پر اٹھالئے

گئے۔ اور آپ کا نکاح نہیں ہوا، پس حارث بن ہمام نے اسی وجہ سے قسم کھائی ہے ۵۳ ایما کان ای فی الارض و فی السماء ۵۴ ممن خان یہ ماضی کا صیغہ ہے خیانت سے از نصر یقال خانہ فی کذا خونًا و خیانۃ و مخانۃ جبکہ وہ امانت میں خیانت کرے ۵۵ خان بمعنی دکان و سرائے والجمع خانات یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خائن نہیں بنایا جیسا کہ اے ابوزید تو خائن ہے اور تو نے مسافروں اور پڑوسیوں کے مال کو لوٹ کر سب کو ننگا اور خالی کر دیا ۵۶ لاقبل بکسر قاف و بفتح بائے موحدہ بمعنی طاقت و قدرت و فی التنزیل لاقبل لہم ای لا طاقۃ ۵۷ ضرتین یہ ضرۃ کا تثنیہ ہے یقال ضرۃ المرأۃ یعنی سوکن و سوتھن (یعنی ایک مرد کی دو بیویاں اس واسطے کہ ایک دوسرے کے نقصان پہنچانے میں لگی رہتی ہے ۵۸ المتطبع یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بتکلف اس جیسی عادت والا ہونا یقال تطبع اذا اخذ طبعا و اظہر ھذا طبعہ و لم یکن ذلک طبعہ و تطبع اذا فعل احد مثل فعل صاحبہ لیوافق طبعہ ۵۹ الکائل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے کیل سے یقال کال یکیل کیلًا و مکیلًا و مکالًا جبکہ وہ ناپے از ضرب ۶۰ بصاعہ یہ ایک قسم کا پیمانہ ہے جو اسّی روپیہ کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے والجمع اصوعٌ واَصْوُعٌ واصوُعٌ و صوعٌ و صیعانٌ الکائل بصاعہ سے مراد ای العامل لہ بمعاملۃ ہے ۶۱ الاولی یہ اول کا مونث ہے ای الزوجۃ الاولٰی ۶۲ ولف از ضرب یقال ولف الرجل ولفًا جبکہ وہ بیڑی پڑے ہوئے کی طرح آہستہ آہستہ چلے ۶۳ لالتزامی مصدر از افتعال بمعنی چمٹنا و معانقہ کرنا ۶۴ فلویت لوی (دادیۃ العین یائیۃ اللام) یلوی لیًا ولوًا و لُوِیًا جبکہ وہ رسی بٹے اور موڑے یقال لوی علیہ جبکہ وہ مڑے و لوی راسہ او برأسہ جبکہ پھیرے یا اعراض کرے ۶۵ غداری بمعنی خسارہ و رخسارے پر کان کے مقابل بال و حیا ۶۶ ازوراری مصدر از افعلال بمعنی منحرف ہوا اور اعراض کرنا یقال ازورّ عنہ جبکہ وہ انحراف کرے ۶۷ بصر از کرم و از سمع یقال بصرہ و بہ بصرًا و بصارۃ جبکہ وہ جانے اور دیکھے ۶۸ صروف بمعنی حوادثات و گردش یعنی تیرا اعراض کرنا یہ بھی زمانہ کی ایک گردش ہے ۶۹ معنف از تفعیل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال عنفہ جبکہ وہ سختی سے معاملہ کرے و عنفہ جبکہ وہ سختی سے جھڑکے اور عتاب کرے اور معنی میں یا لائمی کے ہے ۷۰ العسوف بمعنی بہت ظالم ای الظالم المائل الی غیر الطریق والمراد ھھنا المائل عن طریق المودۃ والمعرفۃ یقال عسف السلطان ای ظلم و جار و عسف الشیٔ ای اخذہ بقوۃ و عسف فی امر ای فعلہ من غیر تدبیر و عسف عن الطریق ای عدل منہ از ضرب والمصدر عسفٌ ۷۱ لاتلحنی ای لا تلمنی از لحی یلحی لحیًا یقال لحی فلانًا جبکہ وہ ملامت کرے، اور گالی دے، اور عیب نکالے۔ اور اس کا فاعل لاح آتا ہے ۷۲ عروف یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنے بہت پہچاننے والا۔

وَلَقَدْ نَزَلْتُ بِهِمْ فَلَمْ ... اَرَاهُمْ يُرَاعُوْنَ الضُّيُوْفَ

وَبَلَوْتُهُمْ فَوَجَدْتُهُمْ ... لَمَّا سَبَكْتُهُمْ زُيُوْفَ

مَا فِيْهِمْ اِلَّا مُخِيْفٌ اِنْ تَمَكَّنَ اَوْ مَخُوْفُ

لَا بِالصَّفِيِّ وَلَا الْوَفِيِّ ... وَلَا الْحَفِيِّ وَلَا الْعَطُوْفِ

فَوَثَبْتُ فِيْهِمْ وَثْبَةَ الذِّئْبِ الضَّرِيِّ عَلَى الْخَرُوْفِ

وَتَرَكْتُهُمْ صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ سُقُوْا كَاْسَ الْحُتُوْفِ

وَتَحَكَّمَتْ فِيْمَا اقْتَنَوْهُ ... يَدِيْ رَغْمُ الْاُنُوْفِ

ثُمَّ انْثَنَيْتُ بِمَغْنَمٍ ... حُلْوِ الْمَجَانِيْ وَالْقُطُوْفِ

وَلَطَالَمَا خَلَّفْتُ مَكْلُوْمَ الْحَشَا خَلْفِيْ يَطُوْفُ

وَوَتَرْتُ اَرْبَابَ الْاَرَا	ئِكِ وَالدَّرَانِكِ وَالسُّجُوْفِ
وَلَكَمْ بَلَغْتُ بِحِيْلَتِيْ	مَا لَيْسَ يُبْلَغُ بِالسُّيُوْفِ
وَوَقَفْتُ فِيْ هَوْلٍ تُرَا	عُ الْاُسْدُ فِيْهِ مِنَ الْوُقُوْفِ

الترجمة والمطالب اور البتہ تحقیق کہ میں اتر ان میں (مقیم ہوا) لیکن میں نے یہ کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے مہمانوں کے حقوق کی حفاظت کی ہو اور میں نے ان کی آزمائش کی جب میں نے ان کو گلا یا تو کھوٹا پایا (یعنی اُن کو کمین پایا) اور نہیں ہے ان میں مگر ظالم جو لوگوں کو ڈرانے والا ہے یا ان میں خوف زدہ ہے (یعنی نامرد ہے) اور نہ تو ان میں کوئی خالص دوست ہے اور نہ دوستی کے عہد کو پورا کرنے والا اور نہ کرم اور مہربانی کرنے والا پس میں نے ان پر حملہ کیا جیسا کہ لاگو بھیڑیا بکری کے چھوٹے بچہ پر حملہ کرتا ہے اور میں نے ان کو پچھاڑ کر چھوڑ دیا گویا وہ موت کے پیالے پلائے گئے ہیں۔ اور میرا ہاتھ ان کے کسب کردہ مال میں حاکم ہوگیا ہے اور یہ ذلیل وخوار پڑے ہیں اور میں چیدہ چیدہ شیریں میوؤں اور انگور کے خوشوں کی لوٹ مار کر کے واپس ہو رہا ہوں اور بہت دفعہ زخمی دلوں کو اپنے پیچھے گھومتا ہوا چھوڑ آیا ہوں (جو وہ مجھ سے بدلہ نہ لے سکے) اور کتنے مسہری والوں مسند والوں اور پردے والوں پر ظلم ڈھا چکا ہوں (یعنی میں نے ان سے بدلہ لیا ہے) اور میں نے بہت دفعہ حیلہ بازی سے وہ حاصل کیا ہے جو تلواریں بھی حاصل نہیں کر سکتیں، اور بہت دفعہ ایسے دہشت کے مقاموں میں ثابت قدم رہا ہوں جہاں پر شیر بھی ٹھیرنے سے گھبرا جاتے ہیں۔

تشریح لغات ۱؎ نزلت یعنی مہمان بن کر اترنا نزول مصدر از ضرب یقال نزل القوم وبالقوم وعلی القوم جبکہ قوم کے پاس اترے ۲؎ الضیوف یہ ضیف کی جمع ہے بمعنی مہمان والجمع اضیافٌ وضیوفٌ وضیافٌ وضیفانٌ واضائف ۳؎ زیوف یہ زیف کی جمع ہے بمعنے کھوٹا درہم اور اس سے مراد نالائق اور کمین مراد ہیں ۴؎ ما فیہم ای لیس فیہم ۵؎ مخیف ای ظالم یخوف ناس دیوذیہم یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال یقال اخافہ جبکہ ڈرائے ۶؎ مخوف یہ اسم مفعول کا صیغہ از خاف یخاف بمعنی خوفزدہ وخوفناک ۷؎ الصفی مخلص دوست والجمع اصفیاء ۸؎ الوفی بمعنے بہت وفا کرنے والا وحق دینے والا وحق لینے والا والجمع اوفیاء ۹؎ الحفی عزت واکرام واظہار خوشی میں مبالغہ کرنے والا اور کسی شخص کے حالات کے متعلق بہت سوال کرنے والا اور سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا والجمع حفواء ۱۰؎ العطوف بمعنے مہربان ومحسن والجمع عُطفٌ ۱۱؎ فوثبت وثبٌ ووثوبٌ ووثبان ووثابٌ ووثیبٌ ووثبة مصدر از ضرب بمعنی کودنا واٹھنا اور یہاں اس سے مراد حملہ کرنا ہے ۱۲؎ الذئب الضری وہ بھیڑیا جو شکار کا عادی ہو اور حریص اور شکار کا لاگو گوشت اور خون پینے والا ۱۳؎ الخروف بکری کا بچہ جبکہ وہ چار مہینے کا ہو والجمع خرافٌ واخرفةٌ وخرفان ۱۴؎ الحتوف یہ حتف کی جمع ہے بمعنی موت ۱۵؎ اقتنوہ اقتناء مصدر از افتعال بمعنی کسب کرنا اور مال جمع کرنا یقال اقتنی المال جبکہ وہ جمع کرے اور اپنے لئے حاصل کرے ۱۶؎ رغم الانوف رغم یہ ارغم کی جمع ہے بمعنے ذلیل وخوار جس کی ناک گرد آلود ہو اور رغم سمع سے آتا ہے اور یہ راغم الانف کی جمع رغم الانوف ہے ۱۷؎ بمغنم بمعنے غنیمت (وہ مال جو جنگ میں حاصل ہو) ۱۸؎ المجانی یہ مجنی مصدر میمی کی جمع ہے بمعنے چننا و چننے کی جگہ یعنی درخت جس سے پھل چنا جائے ۱۹؎ القطوف یہ قطف کی جمع ہے بمعنے توڑا ہوا پھل وانگوروں کا خوشہ اور اس کی جمع اقطاف بھی آتی ہے ۲۰؎ مکلوم الحشا یعنی زخمی دل ای مجروح القلب ۲۱؎ وترت از ضرب والمصدر وترٌ وترة یقال وتر فلانًا جبکہ وہ گھبرا دے اور ستائے اور تکلیف پہنچائے اور یہاں اس سے بدلہ لینا مراد ہے ۲۲؎ الارائک یہ اریکة کی جمع بمعنی آراستہ ومزین تخت ۲۳؎ الدرانک یہ درنوک

کی جمع ہے بمعنی غالیچہ اور قالین اور درنیک کے بھی یہی معنی آتے ہیں [۲۴] السجوف یہ سجف بالفتح وکسر ا کی جمع ہے بمعنی دروازے کے دو پردے جن کے بیچ میں کھلا ہوا ہو اور اس کے معنی پردے کے بھی آتے ہیں [۲۵] ہول مصدر بمعنی خوف وڈر والجمع اہوال و ہول [۲۶] الاسد یہ اسد کی جمع ہے بمعنے شیر اور یہ نر اور مادہ دونوں کے لئے مستعمل ہے والجمع اسد وأسود وأسُد وآساد ایضاً۔

وَكَمْ سَفَكْتُ وَكَمْ فَتَكْتُ وَكَمْ هَتَكْتُ حِمَى أَنُوفٍ

وَكَمْ ارْتَكَضْتُ مُوبِقٍ لِيْ فِي الذُّنُوبِ وَكَمْ خُفُوفٍ

لٰكِنَّنِيْ أَعْدَدْتُ حُسْنَ الظَّنِّ بِالْمَوْلَى الرَّؤُوفِ

قَالَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى هٰذَا الْبَيْتِ لَجَّ فِي الْاِسْتِعْبَارِ، وَأَلَظَّ بِالْاِسْتِغْفَارِ۔ حَتَّى اسْتَمَالَ هَوَى قَلْبِي الْمُنْحَرِفِ۔ وَرَجَوْتُ لَهُ مَا يُرْجَى لِلْمُقْتَرِفِ۔ ثُمَّ إِنَّهُ غَيَّضَ دَمْعَهُ الْمُنْهَلَّ وَتَأَبَّطَ جِرَابَهُ وَالسَّلَّ۔ وَقَالَ لِابْنِهِ احْتَمِلِ الْبَاقِيَ۔ وَاللّٰهُ الْوَاقِيْ۔ (قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ) فَلَمَّا رَأَيْتُ انْسِيَابَ الْحَيَّةِ وَالْحُيَيَّةِ۔ وَانْتِهَاءَ الدَّاءِ إِلَى الْكَيَّةِ۔ عَلِمْتُ أَنَّ تَرَبُّثِيْ بِالْخَانِ۔ مَجْلَبَةٌ لِلْهَوَانِ۔ فَضَمَمْتُ رُحَيْلِيْ۔ وَجَمَعْتُ لِلرِّحْلَةِ ذَيْلِيْ۔ وَبِتُّ لَيْلَتِيْ أَسْرِيْ إِلَى الطَّيِّبِ۔ وَأَحْتَسِبُ اللّٰهَ عَلَى الْخَطِيْبِ

الترجمة والمطالب

اور میں نے بہت خون بہائے ہیں اور میں نے بہت اچانک طور پر قتل کئے ہیں اور میں بڑے بڑے لوگوں کی چار دیواری میں جا گھسا ہوں اور میں گناہوں کی بہت سی ہلاک کرنے والی دوڑیں دوڑ چکا ہوں۔ اور بہت ہی دوڑا ہوں مگر میں نے ہمیشہ خدا کے ساتھ اپنا اچھا یقین رکھا ہے جو وہ بہت ہی بڑا مہربان ہے۔ راوی کہتا ہے۔ جب وہ اس شعر پر پہنچا تو وہ بہت آنسو گرانے لگا۔ اور لگاتار وہ گناہوں کی معافی مانگنے لگا یہاں تک کہ میرے دل کی خواہش کو اس نے اپنی طرف مائل کر لیا اور میں نے اس سے رحمت کی امید کی جیسا کہ گنہگار اقرار کرنے والا امید رکھتا ہے۔ پھر اس نے لپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو روکا اور وہ گٹھڑی اپنی بغل میں دبا کر چلا گیا۔ اور لپنے لڑکے سے کہتا چلا گیا کہ بقیہ (جو باقی رہ گیا ہے) تم اٹھالو اور خدا تعالے محافظ نگہبان ہے۔ راوی کہتا ہے جب میں نے سانپ (ابوزید) اور سنپولئے (اس کا بیٹا) کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور بیماری کو داغنے کی حد تک پہنچا ہوا دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ میرا سرائے میں ٹھیرنا ذلت کا اٹھانا ہے۔ چنانچہ اپنے مختصر سامان کو جمع کر کے میں نے کوچ کی تیاری کی اور تمام رات شہر طیب کی طرف میں چلتا رہا اور میں اللہ ہی کو کافی سمجھتا ہوں (جو وہ بدلہ لینے والا ہے) اور وہ اس خطیب کے برے کام کا حساب لینے والا ہے۔

تشریح لغات

[۱] سفکت از ضرب والمصدر سفک یقال سفک الماء والدم جبکہ پانی یا خون بہائے [۲] فتکت از نصر و ضرب والمصدر فتک بمعنی غفلت میں پکڑنا اور قتل کرنا [۳] حمی چراگاہ جس میں دوسرے کے جانوروں کے چرانے کی ممانعت ہو (چار دیواری اور ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے [۴] انوف یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی خود دار اور بہت متکبر ناک بھوں سیکڑنے والا [۵] ارتکاض مصدر از افتعال بمعنی دوڑ و چلنا یقال ارتکض خیلہم الیہ جبکہ وہ دوڑائے وارتکض القوم فی المیدان جبکہ

وہ دوڑنے میں مقابلہ کرے ۶ موبق یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی ہلاک کرنے والی اور یہ وبق سے مشتق ہے یقال ای ہلک از ضرب وحسب وسمع ۷ خفوف یہ مصدر ہے از ضرب یقال خف خفًا وخفۃً وخفوفًا الی العدو جبکہ وہ جلدی کرے وخف القوم جبکہ جلدی کوچ کرکے کم ہو ۸ الرؤف یہ صفت کا صیغہ ہے بمعنی بہت مہربانی کرنے والا ۹ لج از ضرب وسمع یقال لج فی الامر جبکہ لازم ہو اور باز رہنے سے انکار کرے ولج بہ الہم جبکہ لازم رہے ولج علٰے فلان فی المسألۃ جبکہ اصرار کرنے اور جلدی فیصلہ کرنے کی خواہش کرے والمصدر لج ولجاج ولجاجۃ اور یہاں زیادہ کرنے اور بہانے کے ہیں ۱۰ الاستعبار مصدر از استفعال بمعنی آنسو بہانا یقال استعبر جبکہ آنسو بہائے اور غمگین ہو ۱۱ الظ ای الخ واَمَرَّ ولازم یقال لظہ ای لزمہ والمصدر لظ ولظیظ از نصر اور یہ باب افعال سے ہے یقال الظ بالشئی جبکہ وہ چمٹ جائے اور نہ چھوڑے ۱۲ استمال از استفعال استمالۃ مصدر بمعنی مائل کرنا ۱۳ المقترف اقتراف مصدر از افتعال بمعنے اقرار کرنے والا ای فمن اکتسب ذنبا ثم اعترف بہ وندم علیہ یرجی لہ ان یغفرلہ ربہ بفضلہ ۱۴ غیض از تفعیل یقال غیض الماء جبکہ پانی کم ہو وغیض دمعہ جبکہ وہ اپنے آنسو روکے ۱۵ المنہل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے انہلال مصدر بمعنی بہنا یقال انہل المطر جبکہ زور سے آواز کے ساتھ بارش ہو وانہلت العین جبکہ آنسو بہیں ۱۶ تابط از تفعیل یقال تابط الشئی جبکہ وہ بغل میں لے ۱۷ جراب بالفتح بمعنے چمڑے کی تھیلی وتوشہ دان اور یہاں اس سے مراد گٹھڑی ہے ۱۸ الحیۃ بمعنی سانپ اور یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے مستعمل ہے والجمع حیات وحیوات اور اس سے مراد ابو زید ہے ۱۹ الحیبۃ یہ حیۃ کی تصغیر ہے اور اس سے مراد اس کا بیٹا ہے ۲۰ الی الکیۃ بمعنی داغ لگانے کی جگہ اور یہ کوی کا اسم مرۃ ہے اور یہ مثل اس طرح ہے آخر الطب الکی یعنی آخر علاج داغ دینا ہے جب مرض لاعلاج ہو جائے تو اس کا اخیر علاج صرف داغ دینا ہے۔ اور یہ جملہ نعمان بن عاد نے کہا تھا یہاں یہ استعارہ ہے کہ میرا ابھی اب ٹھہرنا سرائے میں ٹھیک نہیں ہے ۲۱ تربثی مصدر از تفعل بمعنی ٹھہرنا و دیر کرنا ویقال ربثہ ای حبسہ وربثہ عن کذا ای منعہ از نصر والمصدر ربث رحیلی یہ رحل کی تصغیر ہے اور یہاں اس سے مراد تھوڑا سامان ہے ۲۲ جمعت الخ یہ سفر سے کنایہ ہے ۲۳ بت والمصدر بیات وبیتوتۃ ومبیت ومبات از ضرب وسمع یقال بات فی المکان جبکہ رات گذارے ۲۴ الطیب یہ ایک شہر کا نام ہے جو واسطہ کے قریب ہے ۲۵ احتسب احتساب مصدر از افتعال بمعنی گمان کرنا وشمار کرنا اور برے کام سے روکنا اور حساب لینا اور یہاں یہ بددعا ہے گویا وہ یوں کہتا ہے اللہ حسبہ او مجازیہ علٰے قبائح اعمالہ وفضائح افعالہ گویا ابو زید کو عذاب الٰہی سے ڈراتا اور دھمکاتا ہے کہ اللہ تجھ سے ضرور بدلہ لے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دعا ہے کہ اللہ تیرے لئے کافی ہے اور بددعا ہی کے معنی یہاں زیادہ مناسب ہیں۔

اَلْمَقَامَةُ الثَّلَاثُوْنَ الصُّوْرِيَّةُ

حَكَى الْحٰرِثُ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ ارْتَحَلْتُ مِنْ مَدِيْنَةِ الْمَنْصُوْرِ. اِلٰى بَلْدَةِ صُوْرٍ. فَلَمَّا حَصَلْتُ بِهَا ذَا رِفْعَةٍ وَخَفْضٍ. وَمَالِكَ رَفْعٍ وَخَفْضٍ. تُقْتُ اِلٰى مِصْرَ تَوْقَانَ السَّقِيْمِ اِلَى الْاُسَاةِ. وَالْكَرِيْمِ اِلَى الْمُوَاسَاةِ. فَرَفَضْتُ عَلَائِقَ الْاِسْتِقَامَةِ. وَنَفَضْتُ عَوَائِقَ الْاِقَامَةِ. وَاعْرَوْرَيْتُ ظَهْرَ ابْنِ النَّعَامَةِ. وَاَجْفَلْتُ نَحْوَهَا اِجْفَالَ النَّعَامَةِ. فَلَمَّا دَخَلْتُهَا بَعْدَ مُعَانَاةِ الْاَيْنِ. وَمُدَانَاةِ الْحَيْنِ. كَلِفْتُ بِهَا كَلَفَ النَّشْوَانِ بِالْاِصْطِبَاحِ. وَالْحَيْرَانِ بِتَنَفُّسِ الصَّبَاحِ. فَبَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا اَطُوْفُ. وَتَحْتِيْ فَرَسٌ قَطُوْفٌ. اِذْ رَاَيْتُ عَلٰى جُرْدٍ مِنَ الْخَيْلِ. عُصْبَةً كَمَصَابِيْحِ اللَّيْلِ.

44/1

الترجمۃ والمطالب

(تیسویں مجلس جو صوریہ کے نام سے مشہور ہے)

حارث بن ہمام نے بیان کیا کہ میں نے بغداد سے شہر صور کی طرف کوچ کیا پس جب میں وہاں اُترا اس حال میں کہ میں فراخی وعیش کی حالت میں تھا۔ اور بلندی وپستی کا مالک تھا (اپنے ملنے والوں کو اعلیٰ درجہ پر پہنچانے کی تمنا رکھتا تھا اور جو دشمن تھے ان کو کم درجہ رکھنے کی خواہش تھی) پس میں نے شہر مصر کی طرف خواہش کی جیسے کہ بیمار کو طبیبوں کی اور سخی آدمی کو غم خواری کی چنانچہ میں نے قیام کے تعلقات کو اور اقامت کے اشغال (کاموں) کو چھوڑا اور پشت راہ پر سوار ہو کر شتر مرغ کی طرح دوڑتا ہوا مصر کی طرف میں چل کھڑا ہوا بالاخر میں تکلیف اٹھا کر اور ہلاکت (موت) کے قریب ہو کر میں وہاں جا پہنچا۔ اور میں اس پر ایسا عاشق ہوا جیسے مست صبح کی شراب پر عاشق ہو اور بھٹکتا ہوا صبح کے نکلنے پر عاشق ہوتا ہے ایک دن میں مصر میں گھوڑے سست رفتار پر گھوم رہا تھا۔ یکایک میں نے ایک جماعت کو عربی گھوڑے پر (جس کے چھوٹے چھوٹے بال تھے) سوار دیکھا اور وہ رات کے چراغوں کی طرح (یعنی تاروں کی طرح) جگمگا رہے تھے۔

تشریح لغات

[1] مدینۃ المنصور سے بغداد مراد ہے اس لئے کہ ابو جعفر منصور نے اس کی بنیاد رکھی [2] صور۔ صور شہر شام میں ہے جو فلسطین کے کنارے پر واقع ہے [3] حصلت از نصر ای نزلت بہا [4] رفعۃ ای ذا عزہ وعلو قدر [5] خفض مصدر بمعنی آسودگی وفراخی کی زندگی از کرم [6] رفع وخفض بلندی وپستی [7] تقت من تاق الیہ ای اشتاق والمصدر توق وتوق وتوقان وتیاقۃ از نصر [8] الاساۃ یہ آسی کی جمع ہے بمعنی معالج وطبیب اور اس جمع اساۃ بھی آتی ہے [9] المواساۃ مصدر از مفاعلت بمعنے غمخواری [10] فرفضت رفض ورفض مصدر از نصر وضرب بمعنی چھوڑنا وپھینکنا یقال رفض الشئ جبکہ وہ چھوڑے [11] علائق یہ علاقہ کی جمع ہے بمعنے ہانڈی وغیرہ لٹکانے کی چیز [12] الاستقامہ مصدر از استفعال ھی ما یتعلق بالانسان من المال والزوجۃ والد والصاحب والحبیب والمراد اسباب السکون والقرار [13] نفضت ای ترکت اور یہ مشتق ہے نفض القوم ای ذھب زادھم ومالھم وفنی ویقال ایضا نفض الثوب ای حرکہ لیزول عنہ الغبار از نصر والمصدر نفضٌ [14] عوائق یقال عوائق الرجل ای اشغالہ التی تمنعہ عن الخروج والدخول [15] الاقامۃ مصدر ضد المسافرۃ بمعنے ٹھہرنا [16] اعروریت یقال اعروریت الدابۃ ای رکبتہا عریۃ [17] ابن النعامۃ عظم الساق او القدم او باطنہا وقیل عرق فی القدم وقیل القوس وقیل الطریق ای قصدت الطریق ورکبت الفرس وسرت راجلا وماشیا [18] اجفلت از افعال بمعنی جلدی کرنا [19] النعامۃ بمعنے شتر مرغ یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح پر مستعمل ہے والجمع نعام ونعامات ونعائم اور مذکر کو ظلیم کہتے ہیں اور شتر مرغ کے پر خوبصورت ہوتے ہیں جس کو زینت کے لئے استعمال کرتے ہیں والنعامۃ حیوان یقال فیہ انہ مرکب من خلقۃ الجمل اخذ من الجمل العنق والوظیف ومن الطیر الجناح والمنقار والریش [20] معاناۃ مصدر از مفاعلت بمعنی مشقت اٹھانا اور تکلیف سہنا [21] الاین بمعنی تھکن وماندگی [22] مداناۃ مصدر از مفاعلت بمعنی قریب ہونا [23] الحین بفتح الحاء المہملۃ بمعنی ہلاکت ورنج ومحنت [24] کلفت از سمع والمصدر کلف بمعنی عاشق زار ہونا [25] النشوان بمعنی مست اور اس کا مؤنث نشویٰ آتا ہے والجمع نشاویٰ [26] بالاصطباح صبح کے وقت شراب پینا [27] تنفس الصباح صبح کا سانس لینا یعنی صبح کا ظاہر ہونا ہے [28] قطوف من الدواب التی تسیٔ السیر وتبطئ والجمع قطف یقال قطف الفرس ای ضاق مشیہ وابطاء از نصر وضرب [29] جرد یہ اجرد کی جمع ہے وہ گھوڑا جس کے بال کم ہوں اور یہاں اس سے مراد عربی گھوڑا ہے [30] عصبۃ العصبۃ من الرجال والخیل والطیر یعنی مردوں یا گھوڑوں یا پرندوں کی جماعت والجمع عصبٌ [31] المصابیح یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ۔

فَسَأَلْتُ لِانْتِجَاعِ النُّزْهَةِ عَنِ الْعُصْبَةِ وَالْوِجْهَةِ ـ فَقِيْلَ اَمَّا الْقَوْمُ فَشُهُوْدٌ ـ وَاَمَّا الْمَقْصِدُ فَاِمْلَاكٌ مَشْهُوْدٌ تَحْدُوْنِيْ مَيْعَةُ النَّشَاطِ ـ عَلٰى اَنْ سِرْتُ مَعَ الْفُرَّاطِ ـ لِاَفُوْزَ بِحَلَاوَةِ اللِّقَاطِ وَاَحُوْزَ حَلْوَاءَ السِّمَاطِ ـ فَاَفْضَيْنَا بَعْدَ مُكَابَدَةِ الْعَنَاءِ اِلٰى دَارٍ رَفِيْعَةِ الْبِنَاءِ ـ وَسِيْعَةِ الْفِنَاءِ ـ تَشْهَدُ لِبَانِيْهَا بِالثَّرَاءِ وَالسَّنَاءِ ـ فَلَمَّا نَزَلْنَا عَنْ صَهَوَاتِ الْخُيُوْلِ ـ وَقَدَّمْنَا الْاَقْدَامَ لِلدُّخُوْلِ ـ رَاَيْتُ دِهْلِيْزَهَا مُجَلَّلًا بِاَطْمَارٍ مُخَرَّقَةٍ ـ وَمُكَلَّلًا بِمَخَارِفَ مُعَلَّقَةٍ ـ وَهُنَاكَ شَخْصٌ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَوْقَ دَكَّةٍ لَطِيْفَةٍ ـ فَرَابَنِيْ عُنْوَانُ الصَّحِيْفَةِ ـ وَمَرْاٰى هٰذِهِ الطَّرِيْفَةِ ـ وَدَعَانِي التَّطَيُّرُ بِتِلْكَ الْمَنَاحِسِ ـ اِلٰى اَنْ عَمَدْتُ لِذٰلِكَ الْجَالِسِ ـ فَعَزَمْتُ عَلَيْهِ بِمُصَرِّفِ الْاَقْدَارِ ـ لِيُعَرِّفَنِيْ مَنْ رَبُّ هٰذِهِ الدَّارِ ـ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ لَهَا مَالِكٌ مُعَيَّنٌ ـ وَلَا صَاحِبٌ مُبَيَّنٌ ـ

الترجمۃ والمطالب

پس میں ان کے ساتھ سیر کرنے کے لئے (تاکہ میری پریشانی دور ہو جائے) ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں اور کہاں کا ارادہ ہے پس مجھے بتایا گیا کہ یہ گواہوں کا گروہ ہے اور لیکن مقصد نکاح میں حاضر ہونا ہے، پس مجھے بھی اول ہی اس خوشی نے آگے چلنے والوں کے ساتھ چلنے پر آمادہ کیا تاکہ میں شیرینی کے نچھاور سے فائدہ اٹھاؤں اور حلوا دستر خوان کا حاصل کر سکوں، چنانچہ ہم تکلیف اٹھانے کے بعد ایک ایسے گھر پر جا پہنچے جس کی عمارت کی بلندی اور صحن کا کشادہ ہونا اس کے بنانے والے کی دولت اور اس کے بلندی مرتبہ ہونے پر گواہی دے رہی تھی جب ہم نے گھوڑوں کی پیٹھوں پر سے اتر کر اندر جانے کے لئے قدم بڑھائے تو میں نے دیکھا کہ دہلیز (چوکھٹ) پرانے کپڑوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور چھوٹی چھوٹی ٹوکریاں (یعنی زنبیلیں) گویا تاج کی طرح لٹکی ہوئی ہیں، اور ایک خوشنما چبوترے پر مکلف فرش بچھا ہوا ہے جس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں پس مجھے اس طرح شروع آتے ہی ان چیزوں کے دیکھنے اور اس نادر چیزوں کے دیکھنے نے (جس طرح کہ خط کے پتہ کو دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں) تشک میں ڈال دیا، اور ان منحوس چیزوں کی بدفالی نے ان بیٹھے ہوئے شخص کی طرف متوجہ کیا میں نے ان سے بواسطہ خدا کے مالک مکان کا پتہ معلوم کیا تو جو یہ جواب ملا کہ اس کا کوئی معین اور مقرر مالک نہیں ہے اور نہ کوئی ایسے صاحب ہیں جن کو ظاہر کیا جائے (بتایا جائے)۔

تشریح لغات

لہ لانتجاع مصدر از افتعال بمعنی بخشش طلب کرنے کیلئے کسی کے پاس آنا اور یہاں یہ طلب اور حاصل کرنے کے معنی میں ہے ٢ہ النزہۃ یہ اسم ہے تنزہ سے بمعنی سیر و تفریح والجمع نزہ اور یہاں سیر سے اپنی افسردگی کو دور کرنا مراد ہے ٣ہ الوجہۃ بکسر الواو وضمہا بمعنے ارادہ و مقصد اور جس کی طرف تم توجہ کرو جانب و گوشہ ٤ہ فشہود یہ شاہد کی جمع ہے بمعنی گواہ ٥ہ فاملاک مصدر از افعال بمعنی نکاح کرانا یقال املکہ المرأۃ اس کا نکاح کرائے ٦ہ مشہود یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از سمع یقال شہد المجلس جبکہ وہ حاضر ہو اور یہاں مراد لوگوں کا نکاح میں حاضر ہونا ہے ٧ہ تحدوتنی از نصر یقال حدا الریح السحاب جبکہ ہانکے اور چلائے وحداہ علے کذا جبکہ برانگیختہ کرے ٨ہ میعۃ یقال میعۃ الشئ اوّلہ واصلہ یقال میعۃ الشباب اولہ ومیعۃ الفرس اول جریہ۔ والمیعۃ ایضا سیلان الشئ المذوب یقال ماع الشئ ای سال علے وجہ الارض منبسطا والمانع السائل از ضرب والمصدر مَیْعٌ ٩ہ الفراط یہ فارط کی جمع ہے وہ شخص جو گھاس اور پانی کی تلاش میں قوم سے آگے جائے ١٠ہ اللقاط جو چیزیں نکاح کے وقت چنی جائیں جیسے چھوارے اور چھواروں کو نکاح کے وقت لوگوں پر پھینک دیا جاتا ہے تاکہ لوگ چنیں اور اٹھائیں اور عرب میں عروسی پر چھوارے نثار کئے جاتے تھے ١١ہ السماط سماط وہ ہے جو نانبائی کی دکان یا ہوٹل میں دو صف مردوں کی مقابل کھاتے وقت جو بیٹھے اور طعام سماط وہ ہے جو دستر خوان

کو دوسرے دستر خوان سے ملاکر بچھایا جائے اور کھانوں سے دستر خوان کو سجایا جائے اور دونوں طرف اس کے بالمقابل بیٹھیں اور لشکر کے صف باندھنے کے بھی اس کے معنی آتے ہیں وایضا الشئی المتصف وسماط القوم ای صفھم ویقال ھم علی سماط واحد ای علی نظم واحد ۱۲؎ مکابدۃ مصدر از مفاعلت بمعنی تکلیف اٹھانا ۱۳؎ العناء بمعنی مشقت وتکلیف وتھکن ۱۴؎ الفناء گھر کے سامنے کا میدان والجمع افنیۃ وفنی ۱۵؎ بالثراء بمعنی مالداری و مال یا قوم کی کثرت ۱۶؎ السناء بمعنی بلندی ومرتبہ ۱۷؎ صھوات یہ صھوۃ کی جمع ہے گھوڑے کی پیٹھ (یعنی وہ حصہ جس پر زین کسی جائے اور کوہان کا پچھلا حصہ) اور اس کی جمع صہاءٌ بھی آتی ہے ۱۸؎ الخیول یہ خیل کی جمع ہے بمعنی گھوڑے ۱۹؎ دہلیز ما بین الباب والدار یعنی ڈیوڑھی ولمبا تنگ راستہ والجمع دہالیز ۲۰؎ مجللا اسم مفعول کا صیغہ از تفعیل یقال جَلَّل الشئی جبکہ وہ ڈھکے اور ڈھانپ لے یقال جلل المطر الارض جبکہ بارش زمین کو ڈھانپ لے ۲۱؎ باطمار یہ طمر بالکسر کی جمع ہے بمعنی پھٹے پرانے کپڑے ۲۲؎ مخرقۃ اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل یقال خرقہ جبکہ وہ پھاڑے ۲۳؎ مکللا تکلیل مصدر از تفعیل بمعنی تاج پہنانا ۲۴؎ بمخارف یہ مخرف کی جمع ہے بمعنی چھوٹی ٹوکری جس میں عمدہ کھجوریں چن کے رکھی جائیں ۲۵؎ قطیفۃ چھوردار و مخملی چادر والجمع قطف وقطائف ۲۶؎ دکۃ بالفتح بیٹھنے یا کرسی رکھنے کے لئے چبوترہ والجمع دکاک ۲۷؎ فرابنی ریب مصدر بمعنی شک میں ڈالنا ۲۸؎ عنوان الصحیفۃ اس سے مراد شروع یعنی دہلیز کی حالت اور صورت اور ٹوکری کا لٹکا ہوا ہونا اور پھٹے کپڑے سے چوکھٹ کا ڈھکا ہوا ہونا مراد ہے ۲۹؎ مرای ہو ما یقع علیہ البصر من کل شئی وینظر الیہ (دیکھنے کی جگہ) ۳۰؎ الطریفۃ بمعنی عجیب و نادر چیز والجمع طرف وطرائف ۳۱؎ التطیر مصدر از تفعل بمعنی فال بدلینا یقال تطیر بالشئی ومنہ جبکہ وہ بدفالی لے ۳۲؎ المناحس یہ منحوس کی جمع ہے یعنی نحوست کی چیزیں ۳۳؎ نعزمیتہ عزم مصدر از ضرب یقال عزم الیہ جبکہ قسم دے ۳۴؎ بمصرف الاقدار۔ اقدار یہ قدر کی جمع ہے بمعنی تقدیر الٰہی (یعنی خدا تعالیٰ کی قسم) جو وہی تقدیروں کو پھیرنے اور پلٹنے والا ہے ۳۵؎ مبین یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل بمعنی بیان کیا جائے یعنی ظاہر کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔

إِنَّمَا هِيَ مَصْطَبَةُ الْمُقِيفِينَ وَالْمَدْرُوزِينَ۔ وَوَلِيجَةُ الْمُشَقْشِقِينَ وَالْمُجَلْوِزِينَ۔ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّا لِلّٰهِ عَلَىٰ ضَلَّةِ الْمَسْعَىٰ۔ وَإِمْحَالِ الْمَرْعَىٰ۔ وَهَمَمْتُ فِي الْحَالِ بِالرُّجْعَىٰ۔ لٰكِنَّنِي اسْتَهْجَنْتُ الْعَوْدَ مِنْ فَوْرِي۔ وَالْقَهْقَرَةَ دُونَ غَيْرِي۔ فَوَلَجْتُ الدَّارَ مُتَجَرِّعًا الْغُصَصَ۔ كَمَا يَلِجُ الْعُصْفُورُ الْقَفَصَ۔ فَإِذَا فِيهَا أَرَائِكُ مَنْقُوشَةٌ۔ وَطَنَافِسُ مَفْرُوشَةٌ۔ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ۔ وَسُجُوفٌ مَرْصُوفَةٌ۔ وَقَدْ أَقْبَلَ الْمَلِكُ يَمِيسُ فِي بُرْدَتِهِ۔ وَيَتَبَهْنَسُ بَيْنَ حَفَدَتِهِ۔ فَحِينَ جَلَسَ كَأَنَّهُ ابْنُ مَاءِ السَّمَاءِ۔ نَادَىٰ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الْأَحْمَاءِ۔

الترجمۃ والمطالب

پس یہ تو سرائے محتاجوں اور فقیروں کی ہے اور سائلوں آواز کرنے والوں اور فقیروں اشعار پڑھنے والوں کے آنے کی جگہ ہے، پس میں نے اپنے دل میں انا للہ کہا یہ تو ہماری کوششوں کی ناکامی اور خشک چراگاہ ہے اور میں نے اسی وقت لوٹنے کا ارادہ کر لیا، لیکن اپنی فوراً واپسی اور اپنے الٹے پاؤں کو اچھا نہ جان کر غم اور غصہ کے گھونٹ نگلتا ہوا اندر جا ہی پہنچا جیسے چڑیا اپنے پنجرے میں آئے پس میں نے وہاں جاکر دیکھا کہ منقش اور مزین تخت ہیں۔ اور اس پر قالین بچھے ہوئے ہیں اور صف بصف تکئے رکھے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے پردے پڑے ہوئے ہیں اور دولہا اپنی چادر (سیاہ) میں ناز سے چلتے ہوئے نوکروں کے درمیان اکڑتے ہوئے آرہے ہیں، پس جس وقت وہ عظمت وشان اور جمال کے ساتھ بیٹھے تو براتوں میں سے ایک صاحب نے پکار کے کہا۔

تشریح لغات

۱؎ مصطبۃ بمعنی غریبوں اور مسکینوں کا مکان ۲؎ المقیفین از تفعیل یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے یقال تقیف اثرہ اتتبعہ فالمقیف السائل الذی یتبع اثار الناس طالباً لحاجتہ ۳؎ المدروزین ای الذی یلدر علے الباب واصلہ من قولھم درز الرجل ای جلس علے الباب (دروازہ) اور یہ معرب ہے ۴؎ ولیجۃ ای الموضع الذی یلج الناس ای یدخل ۵؎ المشقشقین وہ نقراء جو بلند آواز سے اشعار پڑھ کر بھیک مانگیں ۶؎ المجلوزین وہ نقراء جو اشعار پڑھیں اور سوال کریں اور مکانوں کے دروازوں پر کھڑے رہیں اور پھر اشعار پڑھیں۔ اور پھر مانگیں یقال فلان مجلوز العمل یعنی وہ اپنے کام میں مشاق ہے ۷؎ ضلۃ المسعے یہ اس وقت عرب میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ مصیبت لاحق ہو یعنی ہماری کوشش رائگاں گئی اور ہمیں اس ضیافت میں کھانے تک کو نہ ملا کیونکہ اس کے اہل نقراء اور تنگ دست ہیں ۸؎ امحال صیرورۃ کرنا الموضع ذا محل (ای قحط) یعنی قحط زدہ ہونا اور یہ کنایہ ہے اپنی غرض میں کامیاب نہ ہونا ۹؎ ہمت ہمٌ مصدر از نصر بمعنی ارادہ کرنا یقال ہم بالشئی جبکہ وہ ارادہ کرے ۱۰؎ استہجنت از استفعال استہجان مصدر بمعنی قبیح اور برا سمجھنا ۱۱؎ القہقرۃ مصدر پچھلے پاؤں لوٹنا یقال رجع القہقری جبکہ وہ پچھلے پاؤں لوٹے از بعثر ۱۲؎ متجرعا تجرع مصدر از تفعل اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گھونٹ گھونٹ یعنی تھوڑا تھوڑا پینے والا ویقال تجرع الغیظ جبکہ وہ غصہ پی جائے ۱۳؎ الغصص یہ غصۃ کی جمع ہے جس کا پھندا لگے و بمعنے غم واندوہ ۱۴؎ العصفور چڑیا اور کبوتر سے ہر چھوٹا پرندہ والجمع عصافیر اور اس کا مؤنث عصفورۃ ہے ۱۵؎ القفص پنجرا والجمع اقفاص ۱۶؎ ارائک یہ اریکۃ کی جمع ہے بمعنے آراستہ ومزین تخت اور اس کی جمع اریک بھی آتی ہے ۱۷؎ طنافس یہ طنفسۃ بفتح الطاء وبضم الطاء وکسرہا کی جمع ہے بمعنی فرش چٹائی وکپڑا ۱۸؎ نمارق یہ نمرقۃ کی جمع ہے بمعنی چھوٹا تکیہ وگاؤ تکیہ تفصیل ضروب من الثیاب السجل من القطن والحریر من الابریشم والخنیف ما غلظ من الکتان والشرب مارق منہ والردن ما غلظ من الخز والسکب مارق منہ والبادۃ من اللبود والزرما نقۃ من الصوف وفی الحدیث ان موسیٰ علیہ السلام کانت علیہ زرما نقۃ لما قال لہ ربہ تعالیٰ ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سوء ۱۹؎ سجوف یہ سجف کی جمع ہے وہ دو پردے جو دروازوں پر لٹکائے جائیں اور درمیان سے جدا ہوں ۲۰؎ مرصوفۃ یہ اسم مفعول کا صیغہ اور یہ مرصوف کا مؤنث ہے آپس میں ملے ہوئے ای مرتبۃ مضمومۃ بعضھا الی بعض یقال رصفت الحجارۃ ای ضم بعضھا الی بعض از نصر والمصدر رصفٌ ۲۱؎ الملک بمعنی دولہا اور سسر کے بھی اس کے معنے آتے ہیں ۲۲؎ یمیس از ضرب والمصدر میسٌ بمعنے اکڑ کے اور اتراتے ہوئے چلنا ۲۳؎ یتبہنس یقال تبہنس جبکہ وہ ناز سے اکڑتا ہوا چلے ۲۴؎ حفدۃ یہ حافد کی جمع ہے بمعنے خادم تابع مددگار اور اس کی جمع حفدٌ بھی آتی ہے ۲۵؎ ابن ماء السماء یہ نعمان بن المنذر کا نام ہے جو عرب کا بادشاہ تھا، اور اس کی ماں کا نام ماء السماء تھا اس لئے کہ اس کا دودھ صاف تھا یا یہ خوبصورت تھی اب عرب والے ماء السماء نام رکھنے لگے اس لئے کہ ان کی زندگی کا دار ومدار آسمان کی بارش سے تھا۔ اور یہاں اس سے مراد اس کی عظمت شان اور اس کا جمال ہے وقال الجوھری ماء السماء لقب عامر بن حارثۃ الازدی وھو ابو عمرو بن مرا الذی خرج من الیمن لما احس السبیل العرم وسمی ماء السماء لانہ کان اذا اجذب الناس کفی مؤنتھم حتی یأتیھم الخصب فقالوا ھو ماء السماء ای خلف منہ وقیل لولدہ بنو ماء السماء وھم ملوک الشام واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۲۶؎ الاحماء یہ حموٌ کی جمع ہے بمعنی خاوند کی جانب سے عورت کا قریبی رشتہ دار اور اصہار زوجہ کی جانب سے خاوند کا قریبی رشتہ دار۔

وَحُرْمَةِ سَاسَانَ اُسْتَاذِ الْاُسْتَاذِيْنَ ۔ وَقُدْوَةِ الشَّحَاذِيْنَ ۔ لَاعَقَدْتُ هٰذَا الْعَقْدَ الْمُبَجَّلَ ۔ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الْاَغَرِّ الْمُحَجَّلِ ۔ اِلَّا الَّذِيْ جَالَ وَجَابَ ۔ وَشَبَّ فِي الْكُدْيَةِ وَشَابَ ۔ فَاَعْجَبَ رَهْطَ الصِّهْرِ مَا اَشَارُوْا اِلَيْهِ ۔

وَاذِنُوا فِي إِحْضَارِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ. فَبَرَزَ شَيْخٌ قَدْ أَمَالَ الْمَلَوَانِ قَامَتَهُ. وَنَوَّرَ الْفَتَيَانِ ثَغَامَتَهُ. فَتَبَاشَرَتِ الْجَمَاعَةُ بِإِقْبَالِهِ. وَتَبَادَرَتْ إِلَى اسْتِقْبَالِهِ. فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى زُرْبِيَّتِهِ. وَسَكَنَتِ الضَّوْضَاءُ لِهَيْبَتِهِ. ازْدَلَفَ إِلَى مِسْنَدِهِ. وَمَسَحَ سَبَلَتَهُ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْتَدِئِ بِالْإِفْضَالِ. الْمُبْتَدِعِ لِلنَّوَالِ. الْمُتَقَرَّبِ إِلَيْهِ بِالسُّؤَالِ.

ن اقباله

الترجمة والمطالب

اور قسم ہے فقیروں کے مکھیا اور سردار کی جو وہ استاذوں کا استاذ ہے (یعنی بہت ہی ہوشیار اور چالاک ہے) اور بھکاریوں (فقیروں) کا پیشوا ہے اس معظم بزرگ عقد کو آج کے روشن اور مبارک دن میں صرف وہی شخص منعقد کرسکتا ہے جو مانگنے میں جولانی دکھاتا ہو اور اس نے اسی کے لئے سفر کئے ہوں اور اسی میں وہ جوان ہوا ہو اور پھر بوڑھا ہوگیا ہو اس کے اس اشارہ کرنے نے سدھیوں کو تعجب میں ڈال دیا، لیکن منصوص علیہ جس میں یہ صفات موجود ہوں یعنی الذی جال وجاب الخ کے حاضر لانے کی انہوں نے اجازت دے دی، چنانچہ ایک بوڑھا جس کے قد کو (حوادثات زمانہ) رات اور دن نے جھکا دیا تھا، اور اس کے سر اور داڑھی کے بالوں کو صبح اور شام نے سفید کردیا تھا ظاہر ہوا پس اس کے آنے پر لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور اس کے استقبال کی طرف جھپٹ پڑے جب وہ اپنی ریشمیں گدی پر بیٹھا اور اس کی ہیبت کی وجہ سے شور موقوف ہوا تب وہ اپنے مسند (بڑے تکیہ) کے قریب ہوا۔ اور داڑھی پر ہاتھ پھیر کر یا وہ مونچھوں کو تاؤ دے کر کہنے لگا کہ تمام تعریفیں خداوند تعالیٰ کے ہی لئے ہیں جو بھلائیوں کی ابتدا کرنے والا ہے (یعنی بندوں کو بغیر مانگنے اور بغیر استحقاق کے روزی دینے والا ہے) اور بخشش کرنے والا ہے جس کی نزدیکی مانگنے ہی میں ہے۔

تشریح لغات

۱ وحرمۃ میں واو قسم کے لئے ہے ۲ ساسان بھکاریوں یعنی بھیک مانگنے والوں کا سردار اور چودھری مکھیا۔ ۳ الشحاذین یہ شحاذ کی جمع ہے بھکاریوں کا امام اور یہ مشتق ہے شحذت السکین سے جبکہ چھری کو تیز کیا جائے ۴ المبجل یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل یقال بجّلہٗ ای عظمہ یقال بجل فلان ای عظم فھو بجیل والمصدر بجولٌ و بجالۃٌ از کرم ۵ الاغر بمعنی خوبصورت اور ہر چیز کا سفید اور بمعنی فیاض اور سردار اور شریف ۶ المحجل المحجل من الخیل ٹانگوں میں سفیدی والا گھوڑا ومنہ یوم محجل یعنی خوشی کا دن ویقال امر اغر محجل یعنی بہت مشہور معاملہ ۷ جاب از نصر والمصدر جوبٌ وتجوابٌ یقال جاب البلاد جبکہ طے کرے وجاب الثوب جوبا جبکہ کاٹے وجاب الصخرۃ جبکہ چٹان کو تراشے ۸ شب ای صار شابا از ضرب یقال شب الغلام شبابا وشبیبۃً جبکہ جوان ہو ۹ الکدیۃ بالضم سخت ٹھوس زمین بڑی سخت چٹان والجمع کدی اور کدیۃ کے معنی طلب عطا اور باصرار مانگنے کا پیشہ اور زمانہ کی سختی کے بھی آتے ہیں اور یہاں زمانہ کی سختی کے ہیں ۱۰ شاب از ضرب والمصدر شیب و شیبۃٌ ومشیب یقال شاب زید جبکہ وہ سفید بالوں والا ہو یعنی بوڑھا ہو ۱۱ الصھر بالکسر بمعنی قرابت و داماد یا بہنوئی والجمع اصھار ۱۲ المنصوص یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از نصر والمصدر نصٌّ یقال نصّ الشئ جبکہ بلند کرے ونص الرجل جبکہ پوری طرح سے دریافت کرے ونص العروس جبکہ دلہن کو حجلہ عروسی میں بٹھائے ونص الشئ جبکہ ظاہر ہو اور المنصوص علیہ سے وہ شخص مراد ہے جو یہ صفات اس میں موجود ہوں یعنی الذی جال وجاب وشب فی الکدیۃ وشاب الخ ہے ۱۳ الملوان ملوان سے مراد رات اور دن ہیں اور حمزہ یہ کہتے ہیں کہ ملوان اور فتیان اور جدیدان اور عصران اور متباریان یہ دن اور رات کے نام ہیں اور سیرانی کہتے ہیں صبح اور رات یعنی ما بین مغرب اور عشاء کے وقت کو کہتے ہیں واللہ اعلم

۱۴ الفتیان یعنی صبح اور شام اور یا رات اور دن ۱۵ ثغامتہ یہ ایک قسم کا پھولوں والا درخت ہے اور اس سے یہاں مراد بال اور سر کا سفید ہونا ہے ۱۶ فتباشرت از تفاعل والمصدر تباشر یقال تباشر بالامر جبکہ وہ ایک دوسرے کو خوشخبری دے ۱۷ تبادرت تبادر مصدر از تفاعل بمعنی سبقت کرنا اور آگے بڑھنا ۱۸ زربیتہ یہ ایک قسم کا بچھونا ہے یعنی مسند ۱۹ الضوضاء لڑائی یا مجمع کی آوازیں یقال ضوضا ای احدث الضوضاء والضوضاء والضوضی والضیضاء الجلبۃ واصوات الناس فی الجواب او فی الازدحام والمصدر ضوضاۃ و ضیضاء ۲۰ ازدلف از افتعال ازدلاف مصدر بمعنی آگے ہونا و قریب ہونا ۲۱ سبلۃ مونچھ کے بال اوپر کے لب کے درمیان کا دائرہ و داڑھی کا اگلا حصہ والجمع سبال ۲۲ بالافضال مصدر از افعال بمعنی بھلائی کرنا اور مہربانی کرنا یعنی بغیر مانگے اور بغیر استحقاق کے وہ روزی دینے والا ہے ۲۳ المبتدع ابتداع مصدر از افتعال بمعنی ایجاد کرنا اور یہاں اس سے مراد شروع کرنا یعنی دینا ہے ۲۴ للنوال بمعنی داد و دہش و حصہ و درستی ۲۵ المتقرب اشارہ الی قولہ تعالیٰ فاذا سألك عبادی عنی فانی قریب فمن سالہ تعالیٰ تقرب منہ ومن لم یسال یغضب اللہ علیہ لان ترك السوال منہ تعالیٰ استکبار یبعدُ العبد من حضرتہ تعالیٰ ۔

اَلْمُؤَمَّلِ لِتَحْقِيقِ الْاٰمَالِ۔ اَلَّذِیْ شَرَعَ الزَّكٰوةَ فِی الْاَمْوَالِ۔ وَزَجَرَ عَنْ نَهْرِ السُّوَّالِ۔ وَنَدَبَ اِلٰى مُوَاسَاةِ الْمُضْطَرِّ وَاَمَرَ بِاِطْعَامِ الْقَانِعِ وَالْمُعْتَرِّ۔ وَوَصَفَ عِبَادَهُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ فِیْ كِتَابِهِ الْمُبِيْنِ۔ فَقَالَ وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ وَالَّذِيْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ۔ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ اَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا رَزَقَ مِنْ طُعْمَةٍ هَنِيَّةٍ۔ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ اسْتِمَاعِ دَعْوَةٍ بِلَا نِيَّةٍ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا يَجْزِی الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ۔ وَيَمْحَقُ الرِّبٰوا وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الرَّحِيْمُ۔ وَرَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ۔ اِبْتَعَثَهٗ لِيَنْسَخَ الظُّلْمَةَ بِالضِّيَآءِ۔ وَيَنْتَصِفَ لِلْفُقَرَآءِ مِنَ الْاَغْنِيَآءِ۔

الترجمۃ والمطالب اور اسی سے امیدوں کے پوری کی جانے کی امید ہے اور وہ ایسا خدا ہے جس نے مالوں میں زکوۃ کو فرض کیا اور مانگنے والوں کو جھڑکنے سے روکا اور محتاج لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کو آپ نے توجہ دلائی اور سائل اور وہ سائل (جو اپنی حاجت ظاہر کرے مگر مانگے نہیں) اس کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا اور جس نے اپنے مقرب بندوں کی قرآن پاک میں اس طرح تعریف کی ہے اور وہ سب سے زیادہ سچا ہے اور وہ لوگ ہیں جن کے مالوں میں سائل اور محروم کے لئے مقرر حصہ (زکوۃ کا) ہے میں خوشگوار کھانے پر (جو مجھے بغیر تکلیف کے مل جائیں جو اس نے دیئے) اس کی تعریف کرتا ہوں اور میں بغیر ارادہ کے دعا سننے سے پناہ مانگتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں صدقہ کرنے والے اور صدقہ کرنے والی کو اچھی جزا دینے والا وہی معبود ہے اور سود کے مال کو بے برکت یعنی گھٹاتا ہے۔ یعنی اللہ سود کے مال کو کتنا ہی وہ زیادہ ہو اس کا انجام خسران کی طرف کھینچتا ہے اور اللہ صدقوں کو زیادہ کرتا ہے۔ یعنی صدقے کتنے ہی کم ہوں اس کا ثواب زیادہ ہی ہے) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رحیم بندے (یعنی رحم کرنے والے ہیں) اور اس کے رسول کریم ہیں (یعنی بخشش کرنے والے ہیں) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ کفر کی تاریکی کو ایمان واسلام کی روشنی سے دور کر دیں۔ اور محتاجوں کو مالداروں سے حق دلوائیں۔

⁂ ⁂ ⁂

تشریح لغات

[1] المؤمل یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے از باب تفعیل بمعنی امید کیا گیا [2] الامال یہ امل کی جمع ہے بمعنے امید یعنی خدا ہی سے امید کی جاتی ہے وہ انسان کی حاجتوں کو پورا کرتا ہے [3] نہر مصدر از فتح یقال نہر السائل جبکہ وہ سائل کو ڈانٹے اور اس سے اشارہ واما السائل فلا تنہر کی طرف ہے [4] السوال یہ سائل کی جمع بمعنے فقیر اور سوال کرنے والا اور اس کی جمع سائلون اور سؤل اور سالۃ بھی آتی ہے [5] ندب از نصر یقال ندب فلانا لے الامر او للامر جبکہ بلائے اور برانگیختہ کرے [6] القانع یہ قنوع بالضم سے ماخوذ ہے بمعنے عاجزی سے سوال کرنے والا اور یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے وقوم کا خادم والجمع قانعون وقنع [7] المعتر فقیر بغیر سوال کئے ہوئے بخشش کے درپے ہونے والا [8] حق معلوم سے مراد زکوٰۃ ہے اور بعض صدقہ اور مہمانی کہتے ہیں [9] للسائل والمحروم اس کے معنی میں اختلاف ہے سائل تو وہ جو سوال کرے اور محروم وہ جو سوال نہ کرے کانہ احرم من الرزق بترک السوال اور بعض یہ کہتے ہیں سائل وہ جو فقیر اور محتاج ہو خواہ وہ سوال کرے یا نہ کرے اور محروم وہ جو مال دار معلوم ہو پس وہ صدقہ سے محروم ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ محروم وہ جو سوال نہ کرے اور بولنے پر قادر نہ ہو جیسے کتا بلی وغیرہ [10] طعمۃ خوراک ورزق کسب وکمائی کا ذریعہ [11] ہنیئۃ بمعنی خوشگوار اور بلا مشقت کے حاصل ہونے والی چیز اور یہ اصل میں ہنیئۃ ہے اس میں ابدال اور ادغام کرکے ہنیّۃ کر لیا جاتا ہے یقال ہذا امر اماک ہنیا یعنی یہ بات تم کو بلا مشقت حاصل ہوئی۔ [12] دعوۃ دعوۃ سے بمعنی دعا ہے یقال ولہم الدعوۃ علے غیرہم یعنی دعا میں ان سے ابتدا ہے وارادبہذا الدعاء قول المسؤل منہ للسائل اذا لم یرد ان یعطیہ شیئا عافاک اللہ ورزقک اللہ وبورک فیک ویقصدون بذلک ردّہ لا دعاء لہ عرب والے ایسے موقع پر زیادہ تر یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان الفاظوں کو اسمٗ للرد کہا جاتا ہے [13] یمحق از فتح محق مصدر بمعنے مٹانا و باطل کرنا [14] الربوا بمعنے زیادتی۔ سود بیاج [15] یربی از افعال یقال اربی الشیٔ جبکہ وہ بڑھائے ای یزید فی ثوابہا من عشر امثالہا الی سبعمائۃ والی ماشاء اللہ تعالیٰ [16] ابتعثہ ابتعاث مصدر از افتعال بمعنی بھیجنا یقال ابتعثہ ای ارسلہ [17] ینسخ نسخ مصدر از فتح یقال نسخ الشیٔ جبکہ زائل کرے۔ اور باطل کرے اور مٹائے [18] الظلمۃ ظلمۃ سے مراد گمراہی ہے یعنی کفر کی تاریکی [19] بالضیاء ضیاء سے مراد ہدایت کرنا ہے یعنی اسلام کی روشنی [20] ینتصف انتصاف مصدر از انتعال یقال انتصفت من فلان جب وہ انصاف چاہے اور حق لے اور بدلہ لے۔

فَرَفَقَ[1] صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِسْكِيْنِ. وَخَفَضَ[2] جَنَاحَهٗ لِلْمُسْتَكِيْنِ[3]. وَفَرَضَ الْحُقُوْقَ فِيْ اَمْوَالِ الْمُثْرِيْنَ[4]. وَبَيَّنَ مَا يَجِبُ لِلْمُقِلِّيْنَ[5] عَلَى الْمُكْثِرِيْنَ[6]. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلَاةً تُحْظِيْهِ بِالزُّلْفَةِ. وَعَلٰى اَصْفِيَائِهٖ اَهْلِ الصُّفَّةِ. اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى شَرَعَ النِّكَاحَ لِتَتَعَفَّفُوْا. وَسَنَّ التَّنَاسُلَ لِكَيْ تَتَضَاعَفُوْا. فَقَالَ سُبْحَانَهٗ لِتَعْرِفُوْا. يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا. وَهٰذَا اَبُو الدَّرَّاجِ.

الترجمۃ والمطالب

پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین پر مہربانی فرمائی اور عاجز کے لئے اپنے بازو کو بچھایا (اس پر شفقت فرمائی) اور مالداروں کے مالوں میں حقوق واجب کئے اور جو کچھ کہ فقیروں کا مال داروں پر حق ہے اس کو ظاہر فرمایا اور آپ پر ایسی رحمت فرمائے جو اللہ سے قرب حاصل ہو اور آپ کے احباب یعنی اہل صفہ پر حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو مشروع کیا تاکہ تم پارسا بنو (یعنی تم برے کاموں سے بچو) اور آپس میں نسل کے طریقہ کو رواج دیا تاکہ تم بڑھو چنانچہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے تاکہ تم پہچانو ہم نے تم کو مذکر اور مؤنث (یعنی حضرت آدم وحوا) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں بڑے اور چھوٹے قبیلوں اور خاندانوں پر ہم نے بانٹ دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اور یہ ابوالدراج (شوہر دولہا)۔

تشریح لغات

لہ فرفق ای تلطف از نصر و کرم و سمع یقال رفق رفقاً و مرفقاً و مرفقاً و مرفقاً بہ ولہ و علیہ جبکہ وہ مہربانی کا برتاؤ کرے ٢ خفض از ضرب والمصدر خفض بمعنے پست کرنا و پروں کو بچھانا یعنی شفقت کرنا اس سے مراد ہے ٣ للستکین بمعنی خاضع و عاجز کما فی قولہ تعالیٰ واخفض جناحک الخ اور یہ باب استفعال سے ہے یقال استکان لفلان جبکہ عاجزی کرے یا عاجزی ظاہر کرے ٤ المثرین یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال اثراءً مصدر بمعنی بہت مالدار ہونا ٥ للمقلین المقل بمعنی فقیر و محتاج اور وہ فقیر جس کے پاس کچھ ہو ٦ المکثرین مکثر وہ شخص جس کے پاس مال بہت ہو ٧ تخطئہ ای تعطیہ از افعال یقال اخطاہ جب صاحب رتبہ بنائے واحظاہ بالمال جبکہ مال کا حصہ دے واحظاہ علی فلان جبکہ فضیلت دے ٨ بازلفۃ ای بالقربۃ یعنی نزدیکی و درجہ و مرتبہ درات کا ایک حصہ والجمع زلف و زلفات و زلفات ٩ اصفیائہ یہ صفیٌ کی جمع ہے بمعنی مخلص دوست ١٠ اہل الصفہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ فقراء کی جماعت تھی جو مسجد کے کونے میں کھجوروں کے پٹھوں کی چھت کے زیر سایہ اپنی زندگی بسر کیا کرتے تھے اور وہیں سوتے تھے اس لئے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں اور یہ اسلام کے مہمان تھے اور ان کے یہ نام ہیں حضرت ابو ذر غفاری حضرت عمار بن یاسر حضرت سلمان فارسی حضرت صہیب حضرت بلال حضرت ابوہریرہ حضرت خباب حضرت حذیفہ حضرت ابو سعید خدری حضرت بشر بن الخصاصیہ اور ابو مویہ یہ آزاد کردہ غلام تھے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ١١ لتعففوا از تفعل یقال تعفف جبکہ حرام یا غیر مستحسن سے رکے اور پاکدامن ہونا ١٢ سن از نصر والمصدر سن یقال سن الطریقۃ یعنی طریقہ اختیار کرنا اور یہاں پر اس کے معنے نکاح کی سنت جاری کرنے کے ہیں اس لئے کہ یہ نسل کا سبب ہے اور اس سے اولاد بڑھے گی۔ اور ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو تمہاری اولاد بڑھے گی اس پر میں قیامت کے روز فخر کروں گا۔ فلذا اقول ان علے المسلمین من اہل الہندان یکثر التزوج ولکن مع مراعاۃ حقوق الازواج ثم علیہم التادیب والتہذیب ویتبدل قلتہم بالکثرۃ ١٣ تضاعفوا تضاعف مصدر از تفاعل بمعنی بڑھنا و دوچند ہونا ١٤ شعوبا یہ شعب کی جمع ہے صاحب کشاف نے بیان کیا ہے کہ عرب میں یہ چھ طبقات تھے شعبہ۔ قبیلہ۔ عمارۃ۔ بطن۔ فخذ۔ فصیلۃ۔ اور شعبہ یہ سب سے عام ہے جس کے ماتحت قبائل ہوتے ہیں۔ اور قبائل کے ماتحت عمائر اور عمائر کے ماتحت بطون اور بطون کے ماتحت افخاذ اور افخاذ کے ماتحت فصائل ہوتے ہیں لہذا خزیمہ کو شعبہ اور کنانہ کو قبیلہ اور قریش کو عمارہ اور قصی کو بطن اور ہاشم کو فخذ اور عباس کو فصیلہ کہیں گے اور شعوب اس لئے کہا گیا کہ اس سے اور قبیلے نکلتے ہیں ١٥ ابوالدراج یہ زوج کی کنیت ہے ہذا کنایۃ عن کثرۃ درجہ وسعیہ فی الطلب اور دراج کے لفظی معنے بہت پھرنے والے اور چغل خور کے آتے ہیں۔

وَلَاجٌ بْنُ خَرَّاجٍ۔ ذُوالْوَجْهِ الْوَقَاحِ۔ وَالْإِفْكِ الصُّرَاحِ۔ وَالْهَرِيْرِ وَالصِّيَاحِ۔ وَالْإِبْرَامِ وَالْإِلْحَاحِ۔ يَخْطُبُ سَلِيْطَةً أَهْلِهَا۔ وَشَرِيْطَةَ بَعْلِهَا۔ قَنْبَسُ۔ بِنْتِ أَبِي الْعَنْبَسِ۔ بِمَا بَلَغَهُ مِنَ الْتِحَافِهَا بِالْحَافِهَا وَإِسْرَافِهَا فِي إِسْفَافِهَا۔

الترجمۃ والمطالب

بہت گھسنے والا ہے لوگوں میں اور بہت تیزی سے نکلنے والا ہے (یعنی بھیک مانگنے میں اس کو پوری مہارت ہے) اور لیکن بے شرم چہرہ والا ہے اور خالص جھوٹ بولنے والا ہے اور بہت چیخ کر مانگتا ہے اور آواز سے مانگتا ہے (کہ لوگ اس سے تنگ ہو جاتے ہیں) اور اس طرح وہ مانگتا ہے کہ لوگوں کو پریشان کر دیتا ہے اور وہ مانگنے میں اصرار اور ضد کرتا ہے اور وہ ایسی عورت چاہتا ہے جو اپنے اہل میں زیادہ زبان دراز ہو اور وہ شوہر کی شرط کے مطابق ہو۔ اس کا نام قنبس ہے جو ابی العنبس

کی لڑکی ہے یا تو یہ فرضی نام ہیں یا یہ نام اس مناسبت سے رکھے ہیں یعنی وہ بہت تیز زبان ہے اور کج خلق ہے کیونکہ اس کو خبر ملی ہے کہ وہ عورت سوال کرنے میں اپنی کسر نہیں چھوڑتی یعنی سوال کرنے میں اس کو پورا ملکہ ہے) اور کمینہ پن میں وہ حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

تشریح لغات

لہ دلاج بن خراج یعنی بھیک مانگنے میں اس کو پوری مہارت ہے لہ ذوالوجہ الوقاح یعنی مانگنے میں بے شرم ہے وہ کسی کے آگے جھینپتا نہیں لہ والافک الصراح اور وہ بیباکی سے خالص جھوٹ بولنے سے اپنا کام نکال لیتا ہے لکہ الہریر کتے کی آواز جو نباح سے کم ہو اور یعنی ایسی آواز سے جھینپتا اور مانگتا ہے کہ آدمی اس سے تنگ اور پریشان ہوجاتے ہیں اور اس کا اطلاق بدخلق پر ہوتا ہے شہ الابرام مصدر از افعال یقال ابرم علیہ فی الجدال جبکہ وہ خاموش کرنے کے ارادے سے بحث کئے جائے یعنی وہ اس طرح سے مانگتا ہے کہ لوگوں کو تنگ کر دیتا ہے لہ الالحاح ہو المبالغۃ فی السوال یعنی بغیر لئے وہ ٹلتا نہیں شہ سلیطۃ زبان دراز عورت جو بک بک کئے جائے شہ شریطۃ بعلہا وہ عورت جو اپنے خاوند کی شرط کے مطابق ہو یعنی وہ بھی مانگنے اور کمانے میں ماہر ہو تاکہ دونوں کی خوب گذرے شہ تنبس یہ نام ہے اور یہ قبس سے ماخوذ ہے جس کے معنے شعلے کے ہیں یعنی وہ کلام کی تیزی میں شعلہ جیسی ہو جیسے شعلہ کا کام جلانے کا ہے اسی طرح وہ دوسروں کو اپنے کلام سے جلادے نلہ العنبس یہ شیر کا نام ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہ عبوس سے مشتق ہے جس کے معنے ترشروئی کے ہیں یعنی جو ترش روئی اور کج خلقی سے بات کرے للہ التحافہا ای اشتمالہا یہ مصدر افتعال سے ہے یقال التحف جبکہ وہ اپنے لئے لحاف بنائے والتحف باللحاف جبکہ وہ لحاف سے ڈھانپے یعنی اس کے خاوند نے اس سے اس لئے شادی کی ہے کہ وہ بھی اپنے اس فن میں ماہر ہے للہ بالحافہا یہ مصدر باب افعال سے ہے یقال الحف السائل جبکہ وہ اصرار سے مانگے یعنی وہ مانگنے میں خوب گریہ وزاری کرتی ہے للہ اسرافہا یہ مصدر ہے از افعال بمعنے زیادتی کرنا حد سے تجاوز کرنا للہ اسفافہا یہ مصدر ہے افعال سے یقال اسف الرجل جبکہ وہ اپنے ادنیٰ کاموں کے پیچھے پڑے ویقال اسف الی الامور الدنیۃ یعنی وہ ادنیٰ کاموں کے قریب ہوا واسف الطائر او السحاب جبکہ زمین سے قریب ہو کر اڑے یا گذرے واسف النظر جبکہ وہ تیز نظر سے دیکھے یعنی جیسا وہ وقت دیکھتی ہے اس کے مطابق وہ گذرتی ہے

وَاِنْكِمَاشِهَا عَلٰى مَعَاشِهَا۔ وَانْتِعَاشِهَا عِنْدَهِرَاشِهَا۔ وَقَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ۔ شِلَاقًا وَعُكَّازًا وَصِقَاعًا وَكُرَّازًا۔ فَانْكِحُوهُ اِنْكَاحَ مِثْلِهٖ۔ وَصِلُوا حَبْلَكُمْ بِحَبْلِهٖ۔ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ اَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ لِي وَلَكُمْ۔ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يُكْثِرَ فِي الْمَصَالِطِ نَسْلَكُمْ وَيَحْرُسَ مِنَ الْمَعَاطِبِ شَمْلَكُمْ۔ فَلَمَّا فَرَغَ الشَّيْخُ مِنْ خُطْبَتِهٖ۔ وَاَبْرَمَ لِلْخَتَنِ عَقْدَ خِطْبَتِهٖ۔ تَسَاقَطَ مِنَ النِّثَارِ۔ مَا اسْتَغْرَقَ حَدَّ الْاِكْثَارِ۔ وَاَغْرَى الشَّحِيحَ بِالْاِيثَارِ۔ ثُمَّ نَهَضَ الشَّيْخُ يَسْحَبُ وَلَا ذِلَهٗ۔ وَيَقْدُمُ اَرَاذِلَهٗ۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَتَبِعْتُهٗ لِاَنْظُرَ عُرْجَةَ الْقَوْمِ۔ وَاُكْمِلَ بَهْجَةَ الْيَوْمِ۔

الترجمۃ والمطالب

اور رزق کے طلب کرنے میں وہ جلدی کرتی ہے اور لڑنے جھگڑنے میں وہ بہت ہوشیار و چالاک ہے اور اس نے فقیری کا جھولا اور ڈنڈا اور چادر اور چھوٹے منہ کا لوٹا ان چیزوں کو بطور مہر کے ادا کیا ہے لہٰذا تم بھی اس جیسا نکاح کرو اور اپنی رسی کو اس کی رسی کے ساتھ بٹ دو اگر تم فقیری سے ڈرتے ہو تو تم کو عنقریب خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مالدار کردے گا مجھے یہی کہنا ہے اور میں خدائے بزرگ سے اپنے اور تمہارے سب کے لئے مغفرت کا طالب ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست ہے کہ تمہارے

گھروں میں بچے زیادہ ہوں اور بربادی سے تمہاری جماعت محفوظ رہے جب بوڑھے بزرگ صاحب اپنے خطبہ سے فارغ ہوئے اور داماد یعنی دولہا کے لئے عورت مخطوبہ سے نکاح مضبوط کر چکے تو بے انتہا نکاح کے وقت نچھاور ہوئی یہاں تک کہ کنجوس کو بھی بخشش کرنے پر اکسا دیا اس کے بعد بوڑھے صاحب اپنے دامنوں کو کھینچتے ہوئے نوکروں کے آگے چل کھڑے ہوئے حارث بن ہمام کہتا ہے میں بھی قوم کا ارادہ معلوم کرنے اور آج کے دن کی خوبی کو پورا کرنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔

تشریح لغات

۱؎ انکماشہا ای سرعتہا یقال کمش الرجل کان سریعًا والانکماش مصدر از انفعال بمعنی جلدی ۲؎ معاشہا رزق کا طلب کرنا اور کھانے پینے کی جس چیز سے زندگی بسر ہو سکے اور زندگی کا ذریعہ والجمع معائش ۳؎ انتہاشہا مصدر از افتعال بمعنی اٹھنا ۴؎ ہراشہا یہ مفاعلت کا مصدر ہے یقال ہارش مہارشۃً وہراشًا بعض الکلاب علی بعضہا جبکہ بعض کو بعض پر بھڑکائے وہارش فلان فلانًا جبکہ ایک دوسرے پر حملہ کرے اور ایک دوسرے سے جھگڑا کرے ہراش کے معنی مقاتلہ اور جھگڑا کرنے کے ہیں ۵؎ الصداق بفتح الصاد المہملۃ بمعنی مہر والجمع اصدقۃٌ وصدق ۶؎ مثلاقا فقیروں کا تھیلا (جھولا) ۷؎ عکازہ ڈنڈا یا سوٹا جس میں نیچے پھل لگا ہوا ہو والجمع عکاکیز وعکازات ۸؎ مقاعًا بالکسر برقع اور داڑھی کو تیل سے بچانے کے لئے چیتھڑا اور وہ چیز جس سے اونٹنی کی ناک کو باندھ دیں اور اونٹ کی گدی پر داغ اور یہاں اس کے معنے فقیری کی چادر اور رومال کے ہیں جو فقرا سر پر باندھتے ہیں ۹؎ کراز بالضم الکاف بمعنے شیشی و تنگ سر کا کوزہ (جس کی گردن تنگ ہو) ۱۰؎ عیلۃ مصدر بمعنی محتاجی یقال عال یعیل عیلًا وعیلۃ وعیولًا ومعیلًا جبکہ وہ محتاج ہو ۱۱؎ المصاطب غریبوں اور مسکینوں کی جگہ کو کہتے ہیں ۱۲؎ یحرس ای یحفظ از نصر وضرب یقال حرسہ حرسًا جبکہ وہ حفاظت کرے ۱۳؎ المعاطب یہ معطب کی جمع ہے بمعنے ہلاکت کی جگہ ۱۴؎ شملکم شمل بمعنے امر مجتمع وامر متفرق یہ دونوں معنے میں مستعمل ہے یقال جمع اللہ شملہم یعنی اللہ ان کے امور متفرق کو جمع کرے وفرق اللہ شملہم یعنی اللہ ان کے اجتماع کو توڑ دے ۱۵؎ ابرم از افعال ابرام مصدر بمعنے مضبوط اور مستحکم کرنا ۱۶؎ للختن عورت کی طرف سے رشتہ جیسے سسر، سالا۔ داماد والجمع اختان ۱۷؎ خطبۃ بالکسر مصدر منگنی کرنا اور وہ عورت جس سے منگنی کی جائے ۱۸؎ تساقط تساقط مصدر از تفاعل بمعنی گرنا ۱۹؎ انتثار ہوا یا نثر وقت النکاح کالتمر واللوز وغیرہ ذلک یعنی نکاح کے بعد چھوارے وغیرہ بکھیرنا لٹانا ۲۰؎ اغری از افعال اغراء مصدر بمعنی برانگیختہ کرنا ابھارنا آمادہ کرنا ۲۱؎ الشحیح بمعنے بخیل و حریص والجمع شحاح واشحۃٌ واشحاءُ ۲۲؎ بالایثار مصدر بمعنی بخشش کرنا یقال آثرہ ایثارًا جبکہ اکرام کرے اور فضیلت دے ۲۳؎ ذلاذلہ یہ ذلذل کی جمع ہے بضم الذالین وکسرہما کپڑے کا دامن یقال شمر ذلاذک لہذا الامر یعنی اس کام کے لئے تم اپنے دامن کو سمیٹ لو وذلاذل الناس یعنی سب سے آخری لوگ ۲۴؎ الاذلہ یہ ازول کی جمع ہے بمعنے گھٹیا وردی اس سے مراد خادم اور نوکر ہیں اور اس کی جمع ارذلون بھی آتی ہے ۲۵؎ عرجۃ بفتح العین وضمہا جس پر توقف کیا جائے اور یہاں اس کے معنی مقصد اور مراد کے ہیں ۲۶؎ بہجہ بالفتح بمعنے خوبصورتی و تر و تازگی و خوشی یا ظہور خوشی۔

فَعَاجَ بِهِمْ اِلٰى سِمَاطٍ زَيَّنَتْهُ طُهَاتُهٗ۔ وَتَنَاصَفَتْ فِى الْحُسْنِ جِهَاتُهٗ۔ فَحِيْنَ رَبَعَ كُلُّ شَخْصٍ فِىْ رِبْضَتِهٖ۔ وَطَفِقَ يَرْتَعُ فِىْ رَوْضَتِهٖ۔ اِنْسَلَلْتُ مِنَ الصَّفِّ۔ وَفَرَرْتُ مِنَ الزَّحْفِ۔ فَحَانَتْ مِنَ الشَّيْخِ لَفْتَةٌ اِلَىَّ۔ وَنَظْرَةٌ هَجَمَ بِهَا طَرْفُهٗ عَلَىَّ۔ فَقَالَ اِلٰى اَيْنَ يَا بَرَمُ۔ هَلَّا عَاشَرْتَ مُعَاشَرَةَ مَنْ فِيْهِ كَرَمٌ۔ فَقُلْتُ وَالَّذِىْ خَلَقَهَا طِبَاقًا۔ وَطَبَّقَهَا اِشْرَاقًا۔ لَا ذُقْتُ لَمَاقًا۔ وَلَا لُكْتُ رُقَاقًا۔ اَوْ تُخْبِرَنِىْ اَيْنَ مَدَبُّ صِبَاكَ۔ وَمِنْ اَيْنَ مَهَبُّ صَبَاكَ۔ فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ مِرَارًا۔

وَاَرْسَلَ الْبُكَاءَ مِدْرَارًا حَتّٰى اِذَا اسْتَنْزَفَ الدَّمْعَ وَاسْتَنْصَتَ الْجَمْعَ وَقَالَ لِيَ ارْعِنِي السَّمْعَ ۔

(سیلاب در پے ۱۲ — خشک کردہ ۱۲ — خاموشی خواست ۱۲ — از گروہ ۱۲ — ای بشنو سخن من ۱۲)

الترجمۃ والمطالب

پس وہاں کو دسترخوان کی طرف چلا جس کو پکانے والوں نے زینت دی تھی (آراستہ کیا تھا) اور جس کی تمام جانبیں رونق میں برابر تھیں جب ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر اپنے اپنے باغ میں چلنے لگا (یعنی کھانے لگا) تو میں لوگوں کی جماعت سے کھسک گیا اور مجمع سے بھاگ گیا۔ لیکن اس بڑھے نے مجھے دیکھ لیا، اور اس کے دیکھنے نے مجھے اچانک گھیر لیا، چنانچہ وہ مجھ سے کہنے لگا اے کنجوس تو بخشش والوں کے ساتھ کیوں شریک نہیں ہوتا تو میں نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے آسمانوں کو تہ بتہ پیدا کیا اور ان آسمانوں کو روشنی سے پُر کیا میں تو کوئی چیز نہ چکھوں گا اور نہ چپاتی کھاؤں گا جب تک تو مجھے یہ نہ بتلائے کہ تمہارا بچپن کہاں گذرا ہے یعنی تم کہاں کے رہنے والے ہو، اور تمہاری ہوا کہاں سے آئی ہے (یعنی تم کہاں سے آئے ہو) یہ سن کر اس نے چند مرتبہ ٹھنڈے سانس بھرے اور اس نے آنسوؤں کی جھڑی لگا دی (یعنی وہ بہت رونے لگا) یہاں تک کہ اس نے آنسو روکے اور جماعت کو خاموش کر کے مجھ سے وہ کہنے لگا کہ تم غور سے میری بات سنو ۔

تشریح لغات

۱؎ فعاج از ہبم اور یہ عاج یعوج عوجاً سے ماخوذ ہے ای ذہب از نصر ۲؎ سماط بالکسر بمعنی صف بستہ چیز و دسترخوان ۳؎ طہاۃ یہ طاہ کی جمع ہے بمعنی پکانے والا (نانبائی باورچی) ۴؎ تناصفت ای تعادلت تناصف مصدر از تفاعل ایک دوسرے سے انصاف کرنا اور برابری کرنا ۵؎ جہاتہ یہ جہت کی جمع ہے بمعنی جوانب و اطراف ۶؎ ربع از فتح یقال ربع بالمکان جبکہ وہ اقامت کرے و ربع علیہ جبکہ وہ مہربانی کرے ویقال ربع علیک او علی نفسک او علی ظلعک جبکہ وہ توقف کرے و ربع عنہ جبکہ رُکے ۷؎ ربضۃ بالکسر لاشوں کے ڈھیر کی جگہ و بکریوں کا گلہ و آدمیوں کا گروہ و بکری کے بیٹھنے کی ہیئت اور یہاں یہ جگہ کے معنی میں ہے ۸؎ برتع از فتح والمصدر رتع و رتوع و رتاع یقال رتع جبکہ وہ آسودہ زندگی بسر کرے و رتع فی المکان جبکہ وہ اقامت کرے اور فراخی کے ساتھ کھائے پیئے ۹؎ روضۃ باغ والجمع روض و ریاض و روضات و ریضان ۱۰؎ انسللت انسلال مصدر از انفعال یقال انسل من الزحام جبکہ وہ بھیڑ میں چپکے سے کھسک جائے ای خرجت منسلا برفق لئلا یطردونی حین عرفونی طفیلیا ۱۲ ۱۱؎ از حف بہت بڑا لشکر جو دشمن کی طرف جائے والجمع زحوف ۱۲؎ فحانت از ضرب یقال حان الشئ حینا و حینونۃ جبکہ وقت قریب ہو ۱۳؎ لفتۃ مصدر متوجہ ہونا یقال لفت الیہ لفتۃ ای التفت الیہ از ضرب ۱۴؎ بابرم بخیل ولئیم اور وہ شخص جو بخل کی وجہ سے جوئے میں شریک نہ ہو والجمع ابرام ۱۵؎ طباقا مصدر از مفاعلت یقال طابقہ طباقا و مطابقۃ بمعنی موافقت کرنا وطابق بین قمیصین جبکہ وہ ایک کے اوپر ایک پہنے اور یہاں اس سے تہ بتہ مراد ہے ۱۶؎ طبقہا از تفعیل یقال طبق السحاب الجو جبکہ بادل فضا کو گھیرے وطبق الشئ بمعنی عام ہونا ای جعلہا وملاہا ۱۷؎ لاذقت ای ماذقت ۱۸؎ لماقا بفتح اللام چکھنے کی تھوڑی چیز یقال ماذقت لماقا یعنی میں نے کچھ نہیں چکھا وما بالارض لماق یعنی زمین میں چراگاہ نہیں ۱۹؎ ولا لست ای لاذقت یقال لاس الشئ لوسا اذا ذاقہ ولاس الشئ فی فمہ ای ادارہ بلسانہ ویقال ماذقت لوسا ولواسا ای ماذقت شیئا واللواسۃ اللقمۃ از نصر ۲۰؎ رقاقا بضم الراء المہملۃ بمعنی پتلی روٹی اور اس کا واحد رقاقۃ ہے ۲۱؎ او تخبرنی او بمعنی الی ان ۲۲؎ مدب بمعنی بہنے کی جگہ یقال مدب السیل اور چیونٹی کے چلنے کی قطار یقال مدب النمل اور یہاں اس سے پیدا ہونے کی جگہ مراد ہے ۲۳؎ صباک بالکسر بمعنی بچپن یقال رأیتہ فی صباہ ای فی صباہ جبکہ اس کو بچپنے میں دیکھا ہو ۲۴؎ مہب ہوا چلنے کی جگہ والجمع مہاب یرید من این مجیئک ۲۵؎ صباک بالفتح یہ صبا پروائی ہوا کے معنی میں ہے اور یہ مؤنث ہے اور اس کے

مقابل ہوا کا نام دبور ہے والجمع صبوات واصباءٌ ۲۶ الصعداء غم یا تھکن کی وجہ سے لمبا سانس ۲۷ مرارا یہ مرّۃ کی جمع ہے بمعنی کئی مرتبہ اور اس کی جمع مرٌّ اور مریرٌ اور مروٌر اور مرّات بھی آتی ہے ۲۸ مدرارا بکسر المیم بمعنی بہت بہنے والا یقال سماء مدرارٌ یعنی موسلا دھار برسنے والا بادل وعین مدرارٌ یعنی بہت آنسو بہانے والی آنکھ ۲۹ استنزف از استفعال استنزاف مصدر بمعنے سب نکالنا یقال استنزف الدمع او الماء جبکہ سب نکالے یہاں آنسو کا رکنا اور بند ہونا مراد ہے ۳۰ استنصت استنصات مصدر از استفعال بمعنے خاموش کھڑا ہونا یقال استنصتہ جبکہ وہ خاموش رہنے کی درخواست کرے ای قال انصتوا ۳۱ ارعنی السمع ای الق الی سمعک یعنی تو غور سے سن اور بعض نسخوں میں ہے اسمع یقال رعی الامر جبکہ وہ حفاظت کرے درعی علیہ حرمتہ جبکہ پاس عزت کرے۔

مَسْقَطُ الرَّاسِ سَرُوْجُ　　وَبِهَا كُنْتُ اَمُوْجُ
بَلْدَةٌ يُوْجَدُ فِيْهَا　　كُلُّ شَيْءٍ وَيَرُوْجُ
وِرْدُهَا مِنْ سَلْسَبِيْلٍ　　وَصَحَارِيْهَا مُرُوْجُ
وَبَنُوْهَا وَمَغَانِيْهِمْ نُجُوْمٌ وَبُرُوْجُ
حَبَّذَا نَفْحَةُ رَيَّاهَا　　وَاَزَاهِيْرُ رُبَاهَا
وَمَرْاٰهَا الْبَهِيْجُ　　حِيْنَ تَنْجَابُ الثُّلُوْجُ
مَنْ رَاٰهَا قَالَ مَرْسًى　　جَنَّةُ الدُّنْيَا سَرُوْجُ
وَلِمَنْ يَنْزَاحُ عَنْهَا　　زَفَرَاتٌ وَنَشِيْجُ
مِثْلَ مَا لَاقَيْتُ مُذْ اَخْرَجَنِيْ عَنْهَا الْعُلُوْجُ
عَبْرَةٌ تَهْمِيْ وَشَجْوٌ　　كُلَّمَا قَرَّ يَهِيْجُ
وَهُمُوْمٌ كُلَّ يَوْمٍ　　خَطْبُهَا خَطْبٌ مَرِيْجُ
وَمَسَاعٍ فِي التَّرَجِّيْ　　قَاصِرَاتُ الْخَطْوِ عُوْجُ

الترجمۃ والمطالب

میرے پیدا ہونے کی جگہ سروج ہے اور میں وہیں موج کرتا ہوں اور وہ ایسا شہر ہے جہاں ہر چیز یں موجود ہیں اور وہاں کا پانی سلسبیل (جنت کے پانی) کی طرح ہے اور وہاں کے جنگل سرسبز وشاداب ہیں وہاں کے لوگ ستارے ہیں اور ان کے گھر آسمان کے برج کی طرح ہیں اور وہاں کی خوشگوار ہوا کی خوشبو بہت ہی اچھی ہے، اور وہاں کا منظر بہت ہی اچھا ہے اور برف پگھلنے کے بعد وہاں کے ٹیلوں کی کلیاں بہت ہی اچھی اور خوشنما ہیں اور جس نے اسے دیکھا پکار اٹھا کہ میں یہیں ٹھہروں گا۔ اور دنیا کی جنت سروج ہے اور جو وہاں سے دور ہوتا ہے تو اس کے لیے سانس گرم ہوتے ہیں اور بہت ہی روتا ہے جیسا کہ میں مبتلا ہوں جب سے کہ شہر روم کے کافروں نے مجھے نکال دیا ہے میرے آنسو بہتے رہتے ہیں اور غم اگر چلا جاتا ہے تو وہ پھر بھڑک اٹھتا ہے اور ہر روز نئے غموں سے مجھے واسطہ پڑتا ہے اور شہر کا حال تباہ وبرباد ہے اور امید کرنے میں کوشش جن کے قدم چھوٹے اور ٹیڑھے ہیں یعنی وہ درست نہیں ہیں (یعنی میری کوشش کرنا بے سود ہے اور مجھے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

تشریح لغات

۱ مسقط وہ جگہ جہاں پر پیدائش کے وقت سر گرے یعنی پیدائش کی جگہ ۲ اموج از نصر والمصدر موج یقال ماج البحر جبکہ سمندر موج مارے وماج القوم جبکہ مضطرب ہو وماج عن القوم جبکہ وہ حق سے تجاوز

کرے ای اثر درواشی متبختراً ۳ یروج از نصر والمصدر رَوج درواجٌ یقال راج الامر جبکہ جلدی دراج السلعۃ جبکہ رائج ہو دراج الدراہم جبکہ رواج پکڑے دراج الطعام جبکہ کھانا تیار ہو اور یہاں مراد بہت زیادہ ہونا ہے ۴ دردہا پانی پر بہونچنا دپانی کا حصہ اور یہاں اس سے مراد پانی ہے ۵ سلسبیل یہ جنت کے چشمہ کا نام ہے اور اس کے معنے نرم اور خوشگوار آسانی سے اترنے والے پانی کے بھی آتے ہیں اور یہاں اس کے معنی شیریں اور خوش گوار پانی کے ہیں ۶ صحاری یہ صحرا کی جمع ہے بمعنی وہ جنگل جس میں نباتات نہ ہوں اور اس کی جمع صحاریٰ اور صحارا اور صحراوات بھی آتی ہے ۷ مروج یہ مرج کی جمع ہے بمعنی چراگاہ اور اس سے مراد سرسبز جگہ اور باغات ہیں یقال مرج الدابۃ ای ارسلہا ترعی فی المرج ویقال از نصر ۸ بنوہا ای من ولد فیہا بنوہا یہ مبتدا ہے اور مغانیہم یہ مبتدا ثانی ہے اور نجوم یہ خبر اول ہے اور بروج یہ خبر ثانی ہے ای بنوہا نجوم ومغانیہم بروج ۹ مغانی یہ مغنی کی جمع ہے بمعنے گھر یقال ضربت مبانیہم وغلت مغانیہم یعنی اس کا شرف جاتا رہا اور ان کے مکان خالی ہوگئے ۱۰ نجوم یہ نجم کی جمع ہے بمعنی بیل بغیر تنہ کے نباتات ۱۱ بروج یہ برج کی جمع ہے بمعنی ستون قلعہ ومحل و منارہ و گنبد اور اس کی جمع ابراجٌ اور ابرجۃٌ بھی آتی ہے اور برج آسمانی برجوں میں ایک برج ہے اور آسمانی برج بارہ ہیں ۱۲ نفحۃ یہ نفح کا اسم مرہ ہے یقال نفحۃ الدم یعنی خون کا فوارہ ونفحۃ الریح ہوا کا جھونکا ونفحۃ الطیب خوشبو کی بھڑک ونفحۃ من الالبان بمعنے خالص دودھ اور نفحہ کے معنے عطیہ کے بھی آتے ہیں والجمع نفحات اور یہاں اس سے مراد خوشبو ہے ۱۳ ریاہا بمعنے عمدہ خوشبو ۱۴ مراٰہا بمعنے منظر ۱۵ البہیج یہ صفت کا صیغہ ہے از کرم یقال بہج بہاجۃ وبہاجاً جبکہ خوبصورت ہو والبہیج ای الحسن الذی یعجب من یراہ ویسُرّہ ۱۶ ازاہیر یہ ازہار کی جمع ہے اور ازہار یہ زہر کی جمع ہے یہ جمع الجمع ہے بمعنی کلی وشگوفہ اور اس کا واحد زہرۃٌ ہے۔ ۱۷ رباہا یہ ربوۃٌ بفتح الباء وضمہا کی جمع ہے بمعنے ٹیلہ اور اس کی جمع ربیٰ بھی آتی ہے ۱۸ تجاب از انفعال یقال انجاب الثوب جبکہ کھل جائے اور یہاں مراد دور ہونا اور جانا ہے ۱۹ الثلوج یہ ثلج کی جمع ہے بمعنی برف اور اس کا واحد ثلجۃٌ ہے ۲۰ مرسی بمعنی بندرگاہ والجمع مراس ای ہذا موضع الاقامۃ والنزول ۲۱ نیزاح انزیاح مصدر از انفعال بمعنی زائل ہونا ومجردہ از نصر یقال زاح عن المکان یزوح زوحاً وزواحاً جبکہ وہ دور ہو وزاح العلۃ جبکہ زائل ہو ۲۲ زفرات یہ زفرۃٌ کی جمع ہے بمعنی لمبے لمبے سانس وگرم سانس ۲۳ نشیج مصدر بمعنی رونے کی آواز یقال نشج الباکی جبکہ روتے روتے ہچکی لگے ونشجت القدر جبکہ ہانڈی کھد کھد لائے از ضرب وعبرۃ نشیج آنسو جبکہ آواز بھی ہو ۲۴ زحزح از بعثر یقال زحزحہ عن مکانہ جبکہ دور کرے اور ہٹائے ۲۵ العلوج یہ علج کی جمع ہے بمعنی موٹا قوی وعجمی کافر اور بعض مطلقاً اس کا کافر پر اطلاق کرتے ہیں اور اس کی جمع اعلاجٌ اور علجۃٌ بھی آتی ہے اور یہاں اس سے مراد شہر روم کے کافر ہیں یعنی لشکر روم نے میرے شہر پر حملہ کرکے مجھے نکال دیا ہے ۲۶ عبرۃ بمعنی آنسو والجمع عبرات وعبرۃٌ وعِبَرٌ اور عِبرٌ کا اسم عبرت ہے ۲۷ شجوٌ مصدر بمعنی غم واندوہ وحاجت ۲۸ ہیج از ضرب والمصدر ہیج وہیاج وہیجانٌ بمعنی بھڑکنا وبرانگیختہ ہونا ۲۹ ہموم یہ ہم کی جمع ہے بمعنی غم وارادہ ۳۰ خطب مصدر بمعنی حالت ومعاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا والجمع خطوب ۳۱ مریج یقال امر مریجٌ یعنی بے ترتیب اور گڑبڑ و بے ترتیب معاملہ اور یہاں اس سے مراد تباہ وخراب ہے اور یہ مشتق ہے مرج الخاتم فی اصبعہ جس وقت کہ اس کو بے آرام کرے ۳۲ مساع یہ مسعٰی کی جمع ہے بمعنی کوشش ومسلک وتصرف ۳۳ الخطو بمعنی قدم یقال خطا خطوا جبکہ قدموں کے درمیان کشادہ کرکے چلے از نصر اور خطوۃٌ کے معنے دو قدموں کے درمیان کے فاصلہ کے آتے ہیں ۳۴ عوج یہ اعوج کی جمع ہے بمعنے ٹیڑھا ہونا یعنی میرے کام پورے نہیں ہوتے اور میں اس میں ناکام رہتا ہوں۔

لَیْتَ یَوْمِیْ حُتِّمَ لَمَّا　　　حُتِّمَ لِیْ مِنْہَا الْخُرُوْجُ

ای قضی لی بالموت ۱۲　　　ای قدر لی ۱۲　　　بیرون آمدن ۱۲

قَالَ فَلَمَّا بَيَّنَ بَلْدَةَ . وَوَعَيْتُ مَا أَنْشَدَهُ . أَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَلَّامَتُنَا أَبُوْ زَيْدٍ . وَإِنْ كَانَ الْهَرَمُ قَدْ أَوْثَقَهُ بِقَيْدٍ . فَبَادَرْتُ إِلَى مُصَافَحَتِهِ . وَاغْتَنَمْتُ مُوَاكَلَتَهُ مِنْ صَحْفَتِهِ . وَظَلْتُ مُدَّةَ مُقَامِيْ بِمِصْرَ أَعْشُوْ إِلَى شُوَاظِهِ . وَأَحْشُوْ صَدَفَتَيَّ مِنْ دُرَرِ أَلْفَاظِهِ . إِلَى أَنْ نَعَبَ بَيْنَنَا غُرَابُ الْبَيْنِ . فَفَارَقْتُهُ مُفَارَقَةَ الْجَفْنِ لِلْعَيْنِ .

الترجمة والمطالب

کیا اچھا ہوتا اس دن تو مجھے موت آجاتی جس دن میرے مقدر میں وہاں سے نکلنا لکھا تھا راوی کہتا ہے، پس جب اُس نے اپنا شہر بتلایا اور جو اس نے اشعار پڑھے تھے وہ میں نے یاد کرلئے تو مجھے یقین ہوگیا کہ یہ تو ہمارے بزرگ علامہ ابوزید ہی ہیں اگرچہ بڑھاپے نے اس کو اپنی رسیوں میں جکڑ رکھا ہے چنانچہ میں نے جلدی سے مصافحہ کیا۔ اور اس کا ہم پیالہ ہو کر اس کے ساتھ کھانا کھایا میں نے غنیمت سمجھا اور مصر کے قیام تک یہ میرا طریقہ رہا کہ میں ابوزید کے شعلوں کی طرف (اُس سے روشنی حاصل کرنے کے لئے جاتا تھا اور میں اپنے دونوں سیپوں (یعنی اپنے دونوں کانوں) کو اس کے الفاظ کے موتی (یعنی فصیح کلام) سے بھر لاتا یہاں تک کہ ہم کو جدائی کے کوے نے پکارا، پس میں تو اس سے جدا ہوگیا جس طرح پلک آنکھ سے جدا ہو (یعنی بہت ہی جلد) جیسے کہ آنکھ کھلے۔

تشریح لغات

۱؎ حم از نصر یقال حم الامر جبکہ فیصلہ کیا جائے وحم الشئ قریب ہونا وحم لہ کذا جبکہ مقدر کیا جائے حم یہاں مقدر کئے جانے کے معنی میں ہے ای قضی لی بالموت ۲؎ حم لی اور یہ بھی مقدر کئے جانے کے معنی میں ہے ای قدر لی الخروج من بلدۃ سروج ۳؎ بلدہ بلد بمعنی شہر ہر ایک جگہ آباد ہو یا غیر آباد والجمع بلاد و بلدان ۴؎ علامتنا یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت جاننے والا ۵؎ الہرم مصدر بمعنی انتہائی بڑھاپا از سمع یقال ہرم ہرماً ومہرمۃً ومہرماً جبکہ وہ کمزور ہو اور بہت بوڑھا ہو ۶؎ اوثقہ از افعال یقال اوثقہ ایثاقاً جبکہ وہ رسی سے باندھے ۷؎ بقید بمعنی جانور کے پاؤں باندھنے کی رسی والجمع قیود واقیاد والمراد ہہنا بقید الضعف ۸؎ الی المصافحۃ کما جاء فی الحدیث من صافح اخاہ ولیس فی صدر احد منہما علی اخیہ احنۃ فینتہ الم یفترقا ایدیہما حتی یغفر لہما ما مضی من ذنوبہما ۹؎ مواکلۃ مصدر از مفاعلت بمعنی اس کے ساتھ کھانا ۱۰؎ صحفۃ بڑا چوڑا پیالہ جس سے پانچ آدمی آسودہ ہو جائیں والجمع صحاف ۱۱؎ ظلت یہ اصل میں ظللت تھا اس میں لام تخفیف کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے ای طفقت ۱۲؎ اعشوا ای اقصد یقال الرجل ای قصدہ لیلاً وعشاہ وعشا الیہ ای قصدہ وطلب فضلہ وعشا عنہ ای اعرض از نصر ۱۳؎ شواظ بالضم والکسر بغیر دھوئیں کا شعلہ اور آگ دھوپ کی گرمی اور پیاس کی شدت وچیخ وپکار وگالی گلوچ اور اس سے مراد اس سے روشنی حاصل کرنا ہے ۱۴؎ احشوا از نصر والمصدر حشو بمعنے بھرنا یقال حشا الوسادۃ بالقطن جبکہ وہ تکیہ میں روئی بھرے ۱۵؎ صدفتی صدفۃ کے معنی ایک سیپی کے ہیں والجمع اصداف اور اس سے مراد دونوں کان ہیں اور یہ اصل میں صدفتین تھا، اور اس کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا تو نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ۱۶؎ درر یہ درۃ کی جمع ہے بمعنی بڑا موتی اور اس کا واحد درۃ ہے اور اس کی جمع درات بھی آتی ہے ۱۷؎ نعب از فتح وضرب یقال نعب الغرابُ نعباً ونعاباً ونعیباً ونعباناً وتنعاباً جبکہ کوا کائیں کرے اور جدائی کا خوف دلائے اور یہ بد فالی کے وقت اہل عرب استعمال کرتے ہیں ۱۸؎ الجفن للعین یعنی جھپکا کے اور جلدی سے۔ اور آنکھ کے بند کرنے میں بہت سے فائدے ہیں، ایک تو آنکھ کو کوئی تکلیف لاحق نہیں ہوتی، اور دھوپ

کی تیزی بھی نہیں پہنچتی اسی طرح پہلے آنکھ بند کر کے کھولی جائے اسی طرح وہ بہت جلد ہی چل دیا۔ ھذا اٰخر ما تیسّر لھذا الاحقر المدعو بمحمد افتخار علی غفرله ولوالدیه ولمشائخه ولاساتذته اجمعین۔ من الالتقاط من کلام الائمة والاکابر والمرجو من اولی الفضل والاحترام ذی المجد والافتخار ان لاینسوا الاحقر واساتذته واقاربه واحباءه فی دعواتهم الصالحات ویغمضوا عن العثرات والزلات وھذا ھو المامول والمامول عند کرام الناس مفعول رب ھب لی حکما والحقنی بالصالحین واجعل لی لسان صدق فی الاٰخرین واجعلنی من ورثة جنة النعیم ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم اٰمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔